إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

ترجمہ: بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

ترجمہ: آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اس کو محبت ہو

عُمْدَۃُ الْمَقَامَات

مصنف

عالم باعمل عارف باللہ حضرت خواجہ محمد فضل اللہ مجددی

تذکرہ اکابر مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

ترجمہ و تحقیق

ڈاکٹر مفتی محمد سلیم نقشبندی مدظلہ العالی

(جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)

جلد اوّل

باہتمام

مجدد الف ثانی ٹرسٹ کراچی

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا

ترجمہ: بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔ (سورۃ المزمل، ۱۹)

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

ترجمہ: آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اس کی محبت ہو۔ (بخاری، رقم: ۶۱۶۹)

عُمدۃ المقامات

مصنف

عالم باعمل عارف باللہ حضرت خواجہ محمد فضل اللہ مجددی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ اکابر مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

ترجمہ و تحقیق

ڈاکٹر مفتی محمد سلیم نقشبندی مدظلہ العالی

(جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)

جلد اوّل

باہتمام

مجدد الف ثانی ٹرسٹ کراچی

ناشر

تبلیغ صوفیاء دعوت الی الخیر

زیر سرپرستی

حضرت اقدس خلیفہ مطلق پیر طریقت رہبر شریعت نثار الحق نقشبندی مجددی سیفی حنفی مدظلہ العالی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں:

نام کتاب	:	عمدۃ المقامات
مصنف	:	عالم باعمل عارف باللہ حضرت خواجہ محمد فضل اللہ مجددی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتحقیق	:	ڈاکٹر مفتی محمد سلیم نقشبندی مدظلہ العالی (جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)
جلد	:	اوّل
اشاعت بارِاوّل	:	جون 2015ء
تعداد	:	1500
صفحات	:	848
ناشر	:	تبلیغ صوفیاء دعوت الی الخیر
باہتمام	:	مجدد الف ثانی ویلفیئر

297.4
ع 67 خ
160215
کڑ جلد 1

قارئین کرام متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط ہو، پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں ازالہ کیا جا سکے۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے (ادارہ)

کتاب ملنے کا پتہ:

مرکزی خانقاہ شریف

اورنگی ٹاؤن سیکٹر 4F مومن آباد روڈ مجاہد کالونی نزد فٹبال گراؤنڈ کراچی 41 پاکستان۔

021-36740009,0300-2230155,0333-2331084,0322-3852618

مدرقہ/پبلشر

١٩-٠٢-٢٠١٨

انتساب

واہ زہِ نصیب حضرت سیّدنا ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام حضرت سیّدنا عبداللہ انصاری ہروی علیہ الرحمۃ

مجدّدِ اعظم حضرت عالی امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

بشرفِ قبول

نثار الحق سیفی

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۱
۲	اصطلاحات مشائخ صوفیہ	۴
۳	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مقررہ اصول	۲۶
۴	اصطلاحات سلوک نقشبندیہ مجددیہ	۲۷
۵	اصطلاحات مجددیہ	۲۸
۶	سنگت اولیاء	۳۰
۷	علامہ علی بن سلطان محمد القاری، حنفی، نقشبندی، قدس سرہ، متوفی، ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:	۳۰
۸	ابوسعادات عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی، یمنی، مکی، رحمۃ اللہ علیہ، متوفی، ۷۶۸ھ لکھتے ہیں	۳۰
۹	سید محمد ہاشم کشمی، برہانپوری، نقشبندی مجددی، قدس سرہ، متوفی، ۱۰۴۵ھ، لکھتے ہیں:	۳۲
۱۰	شیخ فریدالدین عطار، نیشاپوری، قدس سرہ، متوفی، ۶۲۷ھ، لکھتے ہیں:	۳۲
۱۱	شیخ العارفین مولانا نظام الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:	۳۲
۱۲	حضرت علامہ شہزادہ داراشکوہ قادری لکھتے ہیں:	۳۳
۱۳	شیخ المشائخ زبدۃ العارفین حضرت خواجہ عارف ریوگری، قدس سرہ،	۳۳
۱۴	سید محمد ہاشم کشمی، برہانپوری، نقشبندی مجددی، قدس سرہ، متوفی، ۱۰۴۵ھ، لکھتے ہیں:	۳۳
۱۵	خواجہ محمد پارسا، متوفی رحمۃ اللہ علیہ، ۸۲۲ھ، لکھتے ہیں:	۳۵
۱۶	حضرت شیخ المشائخ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا	۳۵
۱۷	شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:	۳۶

۱۸	حضرت شیخ امیر کلال قدس اللہ سرہ عرض بردار ہیں	۳۶
۱۹	شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہروی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:	۳۷
۲۰	حضرت شیخ المشائخ شیخ احمد اعرابی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:	۳۷
۲۱	ضرت شہباز لامکانی مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:	۳۸
۲۲	ابراہیم قصار علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ دنیا میں دو چیزیں	۳۹
۲۳	محمد بن سماک قدس سرہ نے اپنے وصال سے دعا فرمائی	۳۹
۲۴	ابوعبداللہ سنجری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ مفید چیز	۳۹
۲۵	نماز و روزہ میں اشتغال اور ایسی کتابوں کا مطالعہ بہت مفید ہے جن میں احوال مشائخ لکھے ہوئے ہیں۔	۴۱
۲۶	مولانا جلال الدین، رومی، بلخی، علیہ الرحمۃ	۴۱
۲۷	بے وقوف لوگ مسجد کی تعظیم کرتے ہیں (کہ یہ خانۂ خدا ہے اور) اہلِ دل کو ستانے پر کمر بستہ ہیں (حالانکہ):	۴۲
۲۸	:اس (ظاہری مسجد) کو تو (بعض خاص وجوہ سے خانۂ خدا) مان لیا گیا ہے (اور) یہ (بزرگوں کے دل) سچ مچ (کے خانۂ خدا) ہیں، ارے (عقل کے) گدھو! مسجد تو (ان) بزرگوں کے دل ہی ہیں۔	۴۲
۲۹	حضرت شیخ بدرالدین سرہندی قدس سرہ فرماتے ہیں	۴۳
۳۰	حضرت شیخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں:	۴۳
۳۱	عرض مترجم و محقق	۴۵
۳۲	احوال مترجم و محقق	۴۶
۳۳	عمدۃ المقامات	۴۹
۳۴	مُقدمہ	۶۰
۳۵	نورِ نبی ﷺ کی ابتدائے تخلیق اور نسب شریف،	۶۰
۳۶	نسب مبارک رسول اللہ ﷺ	۶۱
۳۷	آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دی۔	۶۷
۳۸	میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کا مولا ہے۔	۶۸
۳۹	حضور ﷺ کے خصائص	۷۰

۴۰	آپ ﷺ کے معجزات مطہرہ کا بیان	۷۱
۴۱	حضور ﷺ کے اخلاق عالیہ مقدسہ اور صفات معنویہ	۷۲
۴۲	یں ان کی تعریف نہیں کرسکتا، لیکن ان کے مداحوں میں شامل ہوسکتا ہوں	۷۴
۴۳	ذکر اولاد نبی رحمت ﷺ	۷۵
۴۴	رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)	۷۶
۴۵	خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم	۷۸
۴۶	آئمہ مہدیین (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا ذکر	۸۳
۴۷	دوسرے امام! حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۸۵
۴۸	تیسرے امام! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۸۶
۴۹	الرابع امام! حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ	۸۷
۵۰	امام پنجم! حضرت امام محمد باقر بن علی زین العابدین رضی اللہ عنہ	۸۸
۵۱	امام ششم! حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ	۸۸
۵۲	امام ہفتم! حضرت امام موسیٰ کاظم بن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ	۸۹
۵۳	امام ہشتم! حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	۹۰
۵۴	امام نہم! حضرت امام محمد تقی بن علی رضا رضی اللہ عنہ	۹۰
۵۵	امام دہم! حضرت امام علی نقی بن محمد تقی رضی اللہ عنہ	۹۱
۵۶	امام یازدہم! حضرت امام حسن عسکری بن علی نقی رضی اللہ عنہ	۹۱
۵۷	امام دوازدہم! حضرت امام محمد بن حسن عسکری رضی اللہ عنہ	۹۲
۵۸	عقائد اہل سنت و جماعت (شکر اللہ سعیھم) کا بیان	۹۳
۵۹	اہل صفہ رضی اللہ عنہم کے مناقب	۹۳
۶۰	نبی اکرم احمد مختار ﷺ کے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر	۹۵
۶۱	عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر	۹۸
۶۲	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی دوسری نسبت	۹۹

۶۳	پہلے انتخاب کا ذکر	۱۰۵
۶۴	تذکرہ ثانی! سلطان المشائخ حضرت خواجہ ابوالحرقانی علیہ الرحمۃ	۱۰۷
۶۵	تیسرا ذکر! حضرت شیخ ابو علی فارمدی (قدس سرہ العزیز)	۱۱۰
۶۶	چوتھا ذکر! خواجہ امام حقانی حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
۶۷	پانچواں ذکر! خواجہ جہاں خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۵
۶۸	چھٹا ذکر! حضرت خواجہ عارف ریوگری اور خواجہ محمود انجیر فغنوی اور خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہم	۱۱۷
۶۹	ساتواں ذکر! حضرت خواجہ بابا سماسی علیہ الرحمۃ	۱۱۸
۷۰	آٹھواں ذکر! حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمۃ	۱۲۰
۷۱	نوواں ذکر! خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۲
۷۲	دسواں ذکر: حضرت خواجہ علاؤالدین عطار علیہ الرحمۃ	۱۳۳
۷۳	گیارھواں ذکر: حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ	۱۳۶
۷۴	بارھواں ذکر: حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ	۱۴۱
۷۵	تیرھواں تذکرہ: حضرت خواجہ عبید اللہ احرار سرچشمہ بحار اسرار علیہ الرحمۃ	۱۴۳
۷۶	چودھواں ذکر: حضرت مولانا زاہد وحشی، حضرت مولانا درویش محمد اور حضرت مولانا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہم	۱۴۹
۷۷	پندرھواں ذکر: حضرت خواجہ محی الدین محمد باقی الملقب خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ	۱۵۲
۷۸	ہیبت حق ہے مخلوق سے نہیں،	۱۶۱
۷۹	شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کو میرے پاس آنے کی برکت سے مجھے معلوم ہوا کہ توحید ایک تنگ راستہ ہے اور ایک کھلا راستہ کوئی اور ہے۔	۱۶۶
۸۰	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نسب کا ذکر	۱۷۲
۸۱	دوسرا تذکرہ! سلطان شہاب الدین فرخ شاہ فاروقی علیہ الرحمۃ	۱۷۳
۸۲	تذکرہ! امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ	۱۷۵
۸۳	تیسرا ذکر! والد ماجد حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	۱۷۷
۸۴	ان اکابر کا ذکر جن سے حضرت مخدوم (قدس سرہ العزیز) نے صحبت کا فیض حاصل کیا	۱۸۴
۸۵	حضرت شیخ خواجہ رکن الدین علیہ الرحمۃ	۱۸۶

۸۶	حضرت شیخ جلال الدین تھانسری علیہ الرحمۃ	۱۸۷
۸۷	حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کی حضرت کمال کیتھلی علیہ الرحمۃ سے ملاقات	۱۸۸
۸۸	باغ کوتروتازہ کر کے سجایا گیا، شبنم کی طرح آئے، بیٹھے اور چلے گئے۔	۱۹۰
۸۹	حضرت سید علی قوام علیہ الرحمۃ ان پر ملک العلام کی رحمت الی یوم القیامۃ	۱۹۲
۹۰	عشق میں اس طرح کی بے وقوفیاں ہوتی رہتی ہیں۔	۱۹۵
۹۱	کامل اس میدان میں اسے جان کہ وہ مکمل، ہوکر بھی سرداری میں غلاموں والے کام کرے۔	۱۹۹
۹۲	حیا آنی چاہئے ہزار بار حیا آنی چاہئے۔	۲۰۵
۹۳	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی ولادت صوری کا ذکر	۲۰۶
۹۴	ذکر خاص! آپ رضی اللہ عنہ کا بیرستان علوم عقلیہ ونقلیہ کے حصول کے لئے جانا	۲۰۸
۹۵	حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نسبت باطنی اور سلوک کی طرف توجہ کرنا	۲۱۵
۹۶	اس چاند کی خاطر مثل شمع اور پھول کے، پروانہ اور بلبل نے آپس میں جنگ کی	۲۱۶
۹۷	حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین کریم الطرفین شیخ الجن والانس جناب سید عبدالقادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ عنہ	۲۲۰
۹۸	حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا حضرت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ کی صحبت کو اختیار کرنا اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا حصول	۲۲۴
۹۹	دوست کے ایک اشارہ پر ہم سر کے بل دوڑیں۔	۲۲۵
۱۰۰	تیرے حال پر تیرا حال ہی دلیل و برہان ہے۔	۲۲۷
۱۰۱	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا کلام عالی	۲۲۷
۱۰۲	آپ نے فرمایا کہ آج آسمان کے نیچے اس گروہ کے اندر آپ جیسا کوئی اور نہیں۔	۲۴۱
۱۰۳	دائرۂ تکمیل بکمال مطلق یعنی عنداللہ کرامت سے:	۲۴۳
۱۰۴	دائرۂ مکمل بالکمال المقید بالفناء والبقاء	۲۴۴
۱۰۵	دائرہ کمال مطلق	۲۴۴
۱۰۶	آپ کے بعض بلند احوال ومعاملات ارجمند کی تعریف وتحریر آپ کی وہ کرامات جو اکثر اولیاء سے ممتاز ہیں:	۲۴۶

۱۰۷	آپ کو مقتدائے جہاں کا خطاب دیا۔	۲۵۳
۱۰۸	میرے اندر تقویٰ کہاں سے آیا اور قبولیت کی امید کیسے کی جاسکتی ہے غائب سے آواز آئی تم متقین میں سے ہو۔	۲۵۵
۱۰۹	حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دن ورات کے معمولات	۲۷۱
۱۱۰	دوسرے انتخاب سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بعض علوم ومعارف واسرار وکرامات	۲۸۳
۱۱۱	ورج کا کیا جرم اگر کسی کی آنکھیں ہی نہیں۔	۲۸۳
۱۱۲	کرامات مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	۲۹۵
۱۱۳	حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا دار فانی سے فردوس جاویدانی کی طرف رحلت فرمانا اور محبوب معانی جل وعلیٰ سے وصل ہونا	۳۱۱
۱۱۴	خلفاء عظام حضرت خواجہ مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)	۳۲۴
۱۱۵	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سے خلافت پانا:	۳۲۷
۱۱۶	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی نگاہ شفقت وعنایت	۳۲۸
۱۱۷	مظہر کمالات خلت خازن الرحمۃ قطب وحید حضرت شیخ محمد سعید (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)	۳۳۵
۱۱۸	ہوائیں اس طرف لیے جاتی ہیں جدھر کشتیاں نہیں چا تیں۔	۳۴۱
۱۱۹	اولاد حضرت خازن الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ	۳۵۰
۱۲۰	حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۳۵۳
۱۲۱	خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی بقیہ اولاد کا ذکر:	۳۵۵
۱۲۲	شیخ عبدالاحد ولد حضرت خازن الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ:	۳۵۸
۱۲۳	والد بزرگوار خود رحمۃ اللہ علیہ:	۳۶۷
۱۲۴	حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب میں سے بعض معارف اعلیٰ کا ذکر:	۳۹۲
۱۲۵	خواب میں چوہا بھی اونٹ نظر آتا ہے۔	۳۹۴
۱۲۶	سعدی محال ہے کہ راہ صفا، در مصطفی ﷺ کے بغیر حاصل ہو۔	۴۲۲
۱۲۷	کیونکہ یہ لوگ اپنے گلے سے تقلید کی رسی کو نکال دیتے ہیں اور ان کے باطن میں ٹیڑھا پن اور حقیقت کو بدلنا ہے۔	۴۲۷
۱۲۸	شیخ الیاس رحمۃ اللہ علیہ طریقہ عالیہ کے بعض کلمات کی تشریح میں	۴۵۱
۱۲۹	خواجہ عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض کرامات وتصرفات:	۴۶۱

۱۳۰	اول و آخر اور ازل سے ابد تک ، عارفین کے علم میں ظاہر ہوتا ہے۔	۴۷۱
۱۳۱	سمندر کو اگر کوزے میں بند کرو ، تو اپنی ایک دن کی زندگی میں کتنا جمع کر لو گے۔	۴۷۵
۱۳۲	عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کا جہان فانی سے جنت الفردوس کی طرف کوچ:	۴۷۷
۱۳۳	حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عرس مبارک کے دنوں میں جب نیاز کیلئے کھانا تیار کیا گیا	۴۸۱
۱۳۴	شیخ محمد صبغۃ اللہ اور صاحبزادگان و اخوان رضی اللہ عنہم	۴۹۶
۱۳۵	شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و خصوصیات و کرامات	۵۰۷
۱۳۶	شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی کرامات و خوارق عادات	۵۱۶
۱۳۷	ہودی کی بیٹی سے جب برقع اتر گیا ، شیخ کے خیال کی حدود میں آگ لگ گئی۔	۵۲۱
۱۳۸	حضرت تاج الاولیاء علیہ الرحمۃ کا انتقال	۵۳۷
۱۳۹	حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کے فرزندان اور خلفاء کرام	۵۴۱
۱۴۰	حضرت شیخ محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ	۵۴۴
۱۴۱	ھٰذا المکتوب الشریف	۵۴۷
۱۴۲	مدح من کلام حضرت قیوم جہان رحمۃ اللہ علیہ	۵۴۹
۱۴۳	فرزند ثالث حضرت تاج الاولیاء قیوم زماں علیہ الرحمۃ	۵۵۱
۱۴۴	فرزند رابع حضرت قیوم الزمان علیہ الرحمۃ مخدوم زادہ صغیر	۵۵۱
۱۴۵	تاج الاولیاء حضرت قیوم زمان رضی اللہ عنہ کے خلفاء کرام	۵۵۲
۱۴۶	فرزند ثانی حضرت عروۃ الوثقیٰ محمد حجۃ اللہ عرف نقشبند ثانی (قدس سرہما)	۵۵۳
۱۴۷	فرزند ثالث حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شیخ محمد عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۵۵۵
۱۴۸	حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزند ثالث شیخ محمد اشرف قدس سرہ	۵۵۷
۱۴۹	حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے پانچویں صاحبزادے شیخ محمد سیف الدین علیہ الرحمۃ	۵۵۹
۱۵۰	حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے چھٹے صاحبزادے شیخ محمد صدیق علیہ الرحمۃ	۵۶۱
۱۵۱	شیخ حاجی غلام محمد معصوم اور قدوۃ الاولیاء ملاذ الاتقیاء مستغرق انوار سرمد حضرت شاہ غلام محمد رضی اللہ عنہ	۵۶۳
۱۵۲	اے قیوم کے پیالے کی مست شراب ، تجھ پر معصوم کا نام مزین ہوا۔	۵۶۴
۱۵۳	مام جہان ان کے ایسے مسخر ہوئے ، دونوں جہاں نے ان کے در پر حلقہ بنالیا۔	۵۷۳

۱۵۴	حضرت حاجی قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم قدس سرہ کی عادات وکرامات	۵۸۰
۱۵۵	حضرت قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات	۵۹۱
۱۵۶	قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد ولد قطب الاقطاب امام الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۶۰۴
۱۵۷	حضرت جیو صاحب شاہ غلام حسین اور آپ کی اولاد (قدس اللہ اسرارہم)	۶۱۷
۱۵۸	حضرت شاہ غلام حسین اور آپ کے صاحبزادے (قدس اللہ اسرارہم)	۶۱۹
۱۵۹	آپ کی کرامات وعادات رحمۃ اللہ علیہ	۶۲۳
۱۶۰	احوال حضرت عزت اللہ اور حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد کے باقی صاحبزادے رحمۃ اللہ علیہم	۶۲۸
۱۶۱	حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت صوری	۶۳۱
۱۶۲	جس کا تو راہنما ہے اسے کسی کا خوف نہیں۔	۶۳۵
۱۶۳	حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ کا سن بلوغ وکسب کمال ودرجات عالیہ	۶۳۶
۱۶۴	تو چاہے آستین چڑھائے یا اپنا دامن چھپالے، مکھی حلوائی کی دوکان سے کہیں نہ جائے گی	۶۳۸
۱۶۵	ہنرمند بچے کا کمال باپ کی زینت ہے، میٹھا پانی برسانے والے بادل سے سبزہ اگتا ہے۔	۶۴۳
۱۶۶	حضرت قیوم جہاں زبدہ اہل اللہ حضرت صفی اللہ کی معمولہ عبادات رحمۃ اللہ علیہ	۶۴۹
۱۶۷	حضرت قیوم جہاں محبوب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ السبحان کے بعض عادات وعبادات	۶۵۷
۱۶۸	کرامات	۶۵۸
۱۶۹	حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ کی جنت الفردوس کی طرف رحلت	۶۶۴
۱۷۰	جامی کی دودن کی زندگی تیرے غم سے سیر نہ ہوئی، کاش کہ اس عشق کیلئے عمر جاوداں ہوتی	۶۶۵
۱۷۱	پیر مغاں کا دروازہ بند ہو گیا افسوس، اب اندھے ہیں کیا میخانہ اور کیا پینا	۶۶۸
۱۷۲	حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان	۶۸۷
۱۷۴	حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کرام	۶۹۰
۱۷۵	عارفہ باللہ ومقبولہ بارگاہ رسول اللہ ﷺ حضرت بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا	۶۹۵
۱۷۶	شیخ عبدالوہاب بخاری علیہ الرحمہ کی طرف اظہار محبت کیلئے لکھا گیا	۶۹۵
۱۷۷	شروط اجازت:	۷۰۱
۱۷۸	مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات	۷۱۱

۱۷۹	فی نے تیرے نام کا نقش دل پر بنالیا، اس کا سرمایہ ہے تیرا عام لطف۔	۷۱۵
۱۸۰	صفی جو برے کردار والا بخشش کے لائق ہے، جان سے تیرا طلبگار دل کی تلاش کرنے والا یا اللہ	۷۱۶
۱۸۱	نعت سید المرسلین شفیع المذنبین ﷺ بطریق المثمن	۷۳۲
۱۸۲	نعت شریف بطریق المسدس	۷۳۶
۱۸۳	مثنوی فی مدح جناب امام ربّانی محبوب سبحانی	۷۴۳
۱۸۴	مصنف کا منقبت سے نعت کی طرف رجوع کرنا	۷۴۴
۱۸۵	منقبت حضرت خواجہ سرمست بادہ قیوم امام محمد معصوم رضی اللہ عنہ	۷۵۰
۱۸۶	منقبت قدوۃ العلماء الراسخین شیخ محمد سعید رضی اللہ عنہ	۷۵۲
۱۸۷	کاشف اسرار لی مع اللہ حضرت شیخ حاجی محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ	۷۵۵
۱۸۸	امام العارفین عارف بے بدل شیخ محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ	۷۵۷
۱۸۹	منقبت سر قطب الاقطاب حضرت حاجی غلام محمد معصوم رضی اللہ عنہ	۷۵۸
۱۹۰	منقبت حضرت مولانا جلال الدین رومی (قدس اللہ سرہ العزیز)	۷۶۱
۱۹۱	میں نے کہا کہ آؤ اس کا نام تاریخ کہو، کہا کہ تحقیقاً عمدۃ المقامات کہہ لو	۷۶۲
۱۹۲	ضمیمہ از تاریخ اولیاء المعروف بالہامات غیبیہ فی سلاسل سیفیہ	۷۶۳
۱۹۳	زبدۃ العارفین شاہ ضیاء عرف جناب حضرت شہید صاحب (قدس اللہ سرہ)	۷۶۴
۱۹۴	حضرت شہید علیہ الرحمہ کا ایک عجیب واقعہ ہے	۷۶۷
۱۹۵	حضرت حاجی شاہ ضیاء مجدد المعروف حضرت میانجی صاحب قدس سرہ	۷۷۶
۱۹۶	مرشد کریم کی منقبت کو بطریق مخمس یوں بیان کیا ہے۔	۷۷۸
۱۹۷	میری فریاد کو سننے والے ضیاء مجدد ہیں	۷۷۹
۱۹۸	زبدۃ العارفین شاہ محمد شمس الحق والدین علیہ الرحمہ الفاروقی نسباً والحنفی مذہباً والمحمدی والنقشبندی مشرباً۔	۷۸۲
۱۹۹	تو اس کی قدر نہیں جانے گا خدا کی قسم جب تک تو اسے چکھے گا نہیں۔	۷۸۳
۲۰۰	حضرت مولانا طالقان (قدس اللہ سرہ العزیز)	۷۹۰

۲۰۱	آپ کے مریدین جو عشاق تھے ان کی کیفیت یہ تھی کہ وہ آہ و زاری اضطراب و وجد چیخنا اور مرغ بسمل کی طرح ان کا تڑپنا مشہور تھا اور وہ پروانہ وار مضطرب دل لئے ہوئے تھے۔	۷۹۲
۲۰۲	حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی (قدس اللہ سرہ العزیز)۔	۷۹۳
۲۰۳	پانچ گھنٹوں میں پورا قرآن کریم ختم فرمالیتے تھے۔	۷۹۳
۲۰۴	رمضان المبارک کے ایک مہینہ میں آپ نے سترہ پارے قرآن کریم کے حفظ فرمالئے تھے	۷۹۳
۲۰۵	اندر سے آشنا اور باہر سے بیگانہ ہو، اس طرح کے خوبصورت جہاں میں کم ہوتے ہیں۔	۷۹۴
۲۰۶	حضرت مرشدنا (قدس اللہ سرہ)۔	۷۹۶
۲۰۷	طریق نقشبندی میں تمہارا کام کافی ہے، مجدد الف ثانی جیسے تیرے انوار ہیں۔	۸۰۴
۲۰۸	افسوس افسوس گوہر ناشناس صرافوں کے ہاتھ میں، ہر زمانہ میں موتی کو ٹھیکری کے برابر کیا گیا۔	۸۰۵
۲۰۹	تو اسے ذکر کی تلقین نہ فرماتے۔	۸۱۶
۲۱۰	اسی طرح وہ شخص جو ترک سنت اور فعل بدعت میں مبتلا ہوتا۔	۸۱۶
۲۱۱	آپ کا ایک مکتوب جو اس دعویٰ کی تائید کرتا ہے۔	۸۱۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحۡسَانِہٖ وَفَضۡلِ رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ادارہ ہذا (مجددالف ثانی ٹرسٹ) پہلے بھی کئی کتب ورسائل قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے جسے قارئین نے بے حد پسند کیا ہے۔اور اب پانچ جلدوں پر مشتمل یہ کتاب پیش کی جارہی ہے جس کی پہلی جلد جو **عمدۃ المقامات** کے نام سے موسوم ہے اس کے شروع میں صوفیاء کرام کی ضروری اصطلاحات مع مختصر تشریح اور ذکر صالحین کی فضیلت واہمیت کے متعلق سنگت اولیاء کے عنوان کے تحت اضافہ شامل کر دیا گیا ہے۔

اور **عمدۃ المقامات** جو کہ خواجہ فضل اللہ مجددی فاروقی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے جسکے فارسی زبان میں ہونے کی وجہ سے اردو دان حضرات اس کے استفادہ سے محروم تھے، اس کے اردو ترجمہ کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی ہماری معلومات کے مطابق اس کا اردو میں ترجمہ کہیں نہیں ہوا ہے۔اس کتاب میں حضور اکرم ﷺ سے لے کر خواجہ صفی اللہ علیہ الرحمۃ تک شیوخ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے کامل واکمل صوفیاء وعلماء کے احوال ہیں، خواجہ صفی اللہ علیہ الرحمۃ سے آگے حضرت مبارک علیہ الرحمۃ تک کے احوال کو بطورِ ضمیمہ شامل کر دیا گیا ہے، اور اس کتاب میں متن فارسی مع اردو ترجمہ شاملِ اشاعت ہے۔

اس کے اردو ترجمہ وتحقیق کی سعادت استاذ العلماء محقق دوراں عظیم مذہبی اسکالر، ڈاکٹر مفتی محمد سلیم نقشبندی مدظلہ العالی نے حاصل کی اور ایک قلیل عرصہ میں یہ علمی کام مکمل کیا۔

اور اس کے علاوہ کتاب، شرفِ انصار، (اشاعت کی تاریخ ستمبر ۲۰۱۳) کے آخر میں وعدہ کیا تھا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ اور خاص طور پر حضرت مبارک سیدنا ومرشدنا زبدۃ المقربین قیوم زماں حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن علیہ الرحمۃ کے سلسلہ عالیہ کے معمولات ومنقولات پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات دیں گے، الحمد اللہ وہ وعدہ پایۂ تکمیل کو پہنچا، اب قارئین کی خدمت میں چار جلدوں پر مشتمل، **عمدۃ المقامات مع عمدۃ الجوابات** پیش کر رہے ہیں۔اور یہ کام تقریباً بیس (۲۰) ماہ میں مکمل ہوا۔

اس کاوش کا اندازہ اہل علم واہل تحقیق قارئین مطالعے کے بعد ہی کر پائیں گے کہ اس علمی کام کی تجمیع وتحقیق اور تخریج میں کیا کیا مشکلات اور دشواریاں پیش آئی ہوں گی۔مزید اگر اعتراضات پر کوئی کتاب یا رسالہ ہو تو اس کو بھی ادارہ کی طرف ارسال کریں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کا بھی جواب دیا جاسکے۔

اس کتاب کی تیاری میں ہر طریقے سے کوشش کی گئی ہے کہ کسی قسم کی کوئی علمی غلطی یا نقص باقی نہ رہے مگر پھر بھی بشری تقاضوں کی وجہ سے اگر کتاب وسنت کے خلاف قارئین کو کچھ نظر آئے تو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

علامہ علاء الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی، حنفی، قدس سرہ، متوفی ۱۰۸۸ھ، لکھتے ہیں:

وَيَأْبَى اللهُ الْعِصْمَةَ لِكِتَابٍ غَيْرِ كِتَابِهِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب (قرآن مجید) کے سوا ہر کتاب کی عصمت کا انکار فرماتا ہے۔ (در المختار مع رد المحتار، ج ۱، ص ۱۰۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس کی شرح میں علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، حنفی، نقشبندی، علیہ الرحمہ، متوفی ۱۲۵۲ھ، لکھتے ہیں:

فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ، أَوْ لَمْ يُقَدِّرِ الْعِصْمَةَ لِكِتَابٍ غَيْرِ كِتَابِهِ الْعَزِيزِ الَّذِي قَالَ فِيهِ - لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ، (سورۂ فصلت، ۴۲) فَغَيْرُهُ مِنَ الْكُتُبِ قَدْ يَقَعُ فِيهِ الْخَطَأُ وَالزَّلَلُ، لِأَنَّهَا مِنْ تَالِيفِ الْبَشَرِ وَالْخَطَأُ وَالزَّلَلُ مِنْ شِعَارِهِمْ. [تَنْبِيهٌ] قَالَ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْبُخَارِيُّ فِي شَرْحِهِ عَلَى أُصُولِ الْإِمَامِ الْبَزْدَوِيِّ مَا نَصُّهُ: رَوَى الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - أَنَّهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي صَنَّفْتُ هَذِهِ الْكُتُبَ فَلَمْ آلُ فِيهَا الصَّوَابَ. وَلَا بُدَّ أَنْ يُوجَدَ فِيهَا مَا يُخَالِفُ، كِتَابَ اللهِ تَعَالَى وَسُنَّةَ رَسُولِهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ اللهُ تَعَالَى - (وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا، (سورۂ النساء، ۸۲) فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهَا مِمَّا يُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى وَسُنَّةَ رَسُولِهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَإِنِّي رَاجِعٌ عَنْهُ إِلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَسُنَّةِ رَسُولِهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُزَنِيُّ: قَرَأْتُ كِتَابَ الرِّسَالَةِ عَلَى الشَّافِعِيِّ ثَمَانِينَ مَرَّةً، فَمَا مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَكَانَ يَقِفُ عَلَى خَطَأٍ. فَقَالَ الشَّافِعِيُّ: هِيهِ، أَبَى اللهُ أَنْ يَكُونَ كِتَابًا صَحِيحًا غَيْرَ كِتَابِهِ۔۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز کے سوا کسی کتاب کے لیے عصمت کو مقرر نہیں کیا یا کسی کتاب کی عصمت پر راضی نہیں ہے، یہ صرف اسی کی شان ہے جس کے حق میں فرمایا: لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ۔

ترجمہ: باطل کو اس کی راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے (حم سجدہ: ۴۲)

سو قرآن مجید کے علاوہ دوسری کتابوں میں خطائیں اور لغزشیں واقع ہوتی ہیں، کیونکہ وہ انسان کی تصنیفات ہیں اور خطاء اور لغزش انسان کی سرشت ہے۔ علامہ عبد العزیز بخاری نے اصول بزدوی کی شرح میں لکھا ہے کہ بویطی نے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے، میں نے اس میں صحت اور صواب کو ترک نہیں کیا، لیکن اس میں ضرور کوئی نہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہوگی، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔

ترجمہ: اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں اختلاف پاتے۔ (النساء: ۸۲)

لہٰذا تم کو اس میں جو بات کتاب اللہ، اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ملے اس کو چھوڑ دو، کیونکہ میں کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کرنے والا ہوں حضرت امام مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی کتاب ''الرسالہ'' ان کے سامنے اسی (۸۰) مرتبہ پڑھی اور ہر مرتبہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ اس میں کسی خطاء پر مطلع ہوئے، بالآخر حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار فرماتا

کہ اس کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب صحیح (غلطی سے محفوظ) ہو۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج ۱، ص ۱۰۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اظہارِ تشکر: اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء جیسی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خود حمد و ثناء فرمائی، جیسی کہ اللہ تعالیٰ محبوب و پسند فرمائے اور حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سب سے افضل واعلیٰ درود وسلام ہو،

اس کے بعد مرشدِ کریم صوفی باصفاء خلیفۂ مطلق پیر طریقت رہبرِ شریعت حضرت اقدس نثار الحق نقشبندی مجددی سیفی مدظلہ العالی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی شب و روز کاوشوں سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اللہ رب العزت حضرت اقدس کے علم وعمل اور اخلاص میں ترقیاں و برکتیں عطا فرمائے صحت و تندرستی عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ہم کو ان کے فیوض و برکات سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اور آخر میں ہم اپنے تمام دوست واحباب اور مفتیانِ شرع متین جن میں علماء کرام، صوفیاء کرام، اسکالر حضرات، ایم فل، پی ایچ ڈی، ڈاکٹر، پروفیسر حضرات، وکلاء شامل ہیں اور ان کے علاوہ جس نے بھی اس کاوش میں اپنی خدمات پیش کیں ہیں ان کے بے حد شکر گزار ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل ان تمام لوگوں کی محنت کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر جزاء خیر عطاء فرمائے، اور ذریعہ نجات بنائے اور اسے امت محمدی ﷺ کے لیے کثیر نفع مند بنائے آمین۔

والسلام مع الاکرام

صدر

تبلیغ صوفیاء دعوت الی الخیر، مجلس شوریٰ

وحید دالف ثانی ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل (کراچی پاکستان)

مولانا سردار ذاکر احمد نقشبندی مجددی سیفی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

اصطلاحات مشائخ صوفیہ

- افاقہ: حالت صحو
- بے خودی: مرحلۂ فنا، حالتِ سکر
- کمندیں: زلفیں
- یسار: بائیں
- فصل: جدائی
- استغنا: بے نیازی
- مقتدا: پیر
- نایافت: نارسائی
- جنون: دیوانگی
- جامہ: غلاف کعبہ
- ہیکل وپیکر: جسم وصورت
- استہلاک: مٹ جانا
- منجیات: نجات دلانے والی چیزیں
- اسوۂ حسنہ: نیک نمونہ
- احوال ومواجید: کیفیات وجد
- شق کیا: پھاڑا
- موقف: جائے قیام
- قیام: عبادت
- علیا: بلند درجہ
- صاحب دولت: صاحب استعداد
- بسیطِ حقیقی: وجودِ خداوندی
- تجلّی صوری: رویت الٰہی
- یمین: دائیں
- اشباح: صورتیں
- متمکن: مستقل
- ریا: دکھاوا
- غیبت: پوشیدگی
- مقدارِ شرع: حدیث فقہ
- خلوت وجلوت: تنہائی ومجلس
- مرجع: جائے رجوع
- حضور وغیبت میں: سامنے اور پیٹھ پیچھے
- مہلکات: ہلاک کرنے والی چیزیں
- دارالسلام: جنت
- رفع: ترک
- طریقے: یعنی شریعت
- سیری وسیرابی: پیٹ بھر کر کھلانا پلانا
- منہ کے بل: اوندھا کر کے
- سفلی: نچلا درجہ
- غرفہ: بالاخانہ
- مراتب نفی: درجات فنا

- رسوخ: پختگی
- نسبات: تعلقات
- فوقانی: اوپر والے
- ساقط: گھٹیا
- بطال: جھوٹا مدعی
- معلول: علت والی
- شہود: نزول ومشاہدہ
- لطف: مہربانی
- دائمی موت: دائمی فنا
- بطون: پوشیدگیاں
- تازیانہ: کوڑا
- کشاں: کھینچ کر
- کلیہ: قاعدہ
- متکلم: گویا تا/صاحب کلام
- خلوت: تنہائی
- ارشاد: ہدایت کرنا
- آزار: رنج
- مومنین کا حشر: قیامت کے دن جمع کیا جانا
- جہاد اصغر: چھوٹا جہاد
- اعمال کی صورت: ظاہری شکل
- تمنی: خواہش کرنا
- اخبار: خبر دینا
- تجزی: اجزاء ہونا
- وجود عیناً: عین ذات کے طور پر
- مربی: تربیت کرنے والا
- متمیز: ممتاز
- ملکہ: قدرت
- تحتانی: نیچے والے
- شہود: مشاہدہ ہونا
- خسیس کناس: کمینہ خاک روب
- سریان ذاتی: ذات کا سرایت کرجانا
- صورت: تصور
- معتدبہ: معتبر
- صورۃً: ظاہری طور پر
- مخلوط: مرکب
- نادانی: جہل
- محب: محبت کرنے والے
- یافت: حصول کیفیات
- مواجید: وجدوحال
- استماع: سننے کیلئے کان لگانا
- سر: باطن
- منافی: خلاف
- خارج: نکلا ہوا
- سلف: پہلے لوگ
- جہاد اکبر: بڑا جہاد
- استفہام: پوچھنا
- ترجی: امید کرنا
- وعید: ڈرانا
- منزہ ومبرا: پاک وبری
- منتہی: آخری درجہ
- مستہلک: فانی
- شکر: مٹھائی

- بدایت: شروع ہونا
- متلاشی: فانی
- صلاح ہے: بھلا
- انانیت: میں پن
- استفادہ: فائدہ حاصل کرنا
- محبوب: پسندیدہ
- آنکھ بھینگی: ایک چیز کا دو دکھائی دینا
- مربی: پرورش کرنے والا
- کوہ قاف اور سدِ سکندری: بہت بڑا بوجھ اور رکاوٹ
- مجاورین: خدمت گار
- بقعہ: قطعۂ زمین
- مرأتیت: آئینہ ہونا
- منتہا: آخری مقام
- من حیث ھو: جیسے اسکی حیثیت ہے
- تکثر: کثیر ہونا
- بحت: محض
- حق میں لاھو: وہ عین ذات نہیں ہے
- **لاھو ولا غیرہ**: نہ وہ عین ذات ہے اور نہ اس کا غیر ہے
- حیات کے ساتھ مسبوق ہے: حیات اس پر سبقت رکھتی ہے
- صفات ثمانیہ تعالت: آٹھ صفات
- صدور: ظہور
- مہلت: تاخیر
- نائب مناب: قائم مقام
- ہوس: خواہش
- انا کا اطلاق: میں کا نظر آنا
- ماشی: چلنے پھرنے والا ہونا
- منتسبات: تعلقات
- فساد: خرابی
- قاری: پڑھنے والے
- افادہ: فائدہ پہنچانا
- صفت سے بھی ذہول: نسیان اور بھول جانا
- عالم سفلی: دنیا و مافیہا
- دید و دانش: دیکھنا اور جاننا
- بے وجودی: عدم وفنائیت
- مفاض و مستفاد: جاری و حاصل
- دید و داد: دیکھنا اور دینا
- نکارت: ناآشنائی
- احتمال: شکوک
- صحراؤں: وسعتوں
- جود یعنی خارجی: وجود
- فائض: جاری
- سمع: سننا
- **لاغیرہ**: اور اس کا غیر نہیں ہے
- پس علم محاط: احاطہ کیا ہوا علم
- محیط: احاطہ کرنے والا
- باطن: پوشیدہ
- مجمع گاہ: دنیا
- ماجرا: واقعہ
- تعریض: دوسروں کو چھیڑنا، اشارہ کرنا
- یافت: پانا
- بے شمار حصے: اجزاء
- اشتمال و جامعیت: شامل و جامع ہونا

- التذاذ: لذت حاصل کرنا
- دوئی: دو ہونا
- ارتفاع: دور ہونا
- اسفل سافلین: نہایت پستی
- ہستی: ہونا
- توانائی: کرسکنا
- اجر: مزدوری
- عطائی ہے: بخشش کی ہوئی ہے
- نسیان: بھول جانا
- دانش: جاننا
- یافت: پانا
- تاخر: پیچھے ہونا
- بعدُوحجاب: دوری و پردہ
- لرزاں وترساں: کانپتا اورڈرتا
- گم شدہ: فانی
- حلقہ: کنڈی
- علام الغیوب: اللہ تعالی
- ایلام: رنج والم دینا
- تعمیر: آبادی
- الرحیل: کوچ
- برزخ کبریٰ: قیامت
- آفاق: دنیا
- مستہلک: فانی
- مصنوع: بنائی ہوئی
- دورنمائی: دوردکھلانے والی
- اظہرمن الشمس: سورج سے زیادہ ظاہر
- متعارف: مشہور
- مزایلت: جدائی
- مزایلت: زائل ہونا
- محسنات بدیعی: عمدہ صنائع وبدائع
- ودانش: جاننا
- غیبت: غیرموجودگی
- خدمات: طاعات
- ناچیز: ضائع
- نہج: طریقہ
- منافی: مخالف
- محذور: ممنوع
- اوقات کو: معمولات سے
- وجودموہوب: عطائی وجود
- حقیقی ہستی: بقاباللہ
- سامان: سفر
- مضطرب: بے چین
- گرفتاری: محبت
- اہل تفرقہ: دنیاداروں
- استغنا: بے نیازی
- برزخ صغریٰ: قبر
- معطل: بیکار
- محجوب: محروم
- مراتب: وجود
- چنگل: پنجۂ قبضہ
- شق: غم کثیر
- تعقل: سمجھ

- واجد فاقد: ایسا پانا والا جو نہ پانے والا ہو
- تبرا: بیزاری
- مشیخت: پیری مریدی کرنا
- حسن: صباحت
- گرفتاریوں : پابندیوں
- ورائیت : ماوراء ہونا
- فتح الباب: دروازہ کا کھل جانا
- خلق: مخلوق
- شامت : برائی
- بلا : مصیبت
- اندراج النہایت فی البدایۃ: ابتدا میں انتہا کا درج ہونا
- دست وگریبان: مربوط
- سلب : نفی
- تحقق : موجود ہونا
- استتار: پوشیدگی، چھپنا
- مشارٌ الیہ: شخص مذکور
- خلاف : ماوراً
- بصر وبصیرت: ظاہری وباطنی نظر
- انخلاع : اپنی ہستی سے جدا ہونا
- بیچون: بے مثل
- اطلاق: ذات مطلق
- سامان باندھ لے : رخصت ہوجائے
- مدلول: جس کی طرف رہنمائی کی جائے
- ہجر : جدائی
- امانت: اہل امانت
- مبادی ومقدمات : ابتدائی امور
- قریب بعید ہے: ایسا قریب جو بعید ہے
- رعونت: غرور
- صفت: مثال
- پیاس :: طلب
- جہل : نادانی
- دارالسلام : جنت
- حفاظت: رعایت
- بلیات : آزمائشیں
- مصیبت کا مورد: نازل ہونے کی جگہ
- تضاد : مخالفت
- سیئات: برائیاں
- سبقت: پیش قدمی
- ذوق: وجدان
- عود: واپس لوٹنا
- انصباغ : رنگ میں رنگا جانا
- پوشیدگی رہ جائے: سمجھ میں نہ آئے
- دیدار باری تعالیٰ
- احکام : کے معاملہ
- تلوینیات: رنگ رنگیاں
- بیچونی: بے مثل ہونا
- تقویٰ: پرہیزگاری
- دال: رہنمائی کرنے والا
- منشا : جائے پیدائش
- اذواق: مزے
- ادراک : پانا
- حمال :قلی

- کوزہ: برتن
- آسمان: آسمان دنیا
- جوہر جلا: چمک
- راسخ: پختہ
- پگھلا: مٹا
- بلا: قحط
- عفو: معاف کرنے کی صفت
- شریت: برائی
- خاکیوں: انسانوں
- بصیرت: باطن
- کونی: حادث
- بے نوال: مفلس
- لایعنی: فضول کاموں
- وحدت: توحید
- دریچہ: کھڑکی
- حلم: بردباری
- ستاری: پردہ پوشی کی صفت
- خیریت: نیکی
- خواجہ: مالک
- لیجا کر: وارفتہ کر کے
- وصول: الی اللہ
- وجود: موہوم
- نیست ہست نما ہے: یعنی بظاہر ہست ہے اور حقیقت میں نیست ہے
- ہست نما: عدم وجود نما
- مواجید: کیفیات
- پاک: خالص
- متعارف: مشہور
- کاغذ: مکتوب
- کبریت احمر: سرخ گندھک
- استنکاف: خلوت وعلیحدگی اختیار کرنا
- غنا: بے نیازی
- جلوت ومحافل: لوگوں اور محفلوں میں ہونا
- اقامت: گھر پر رہنا اور سفر نہ کرنا
- نیستی: فنائیت
- قطع البلعوم: گلا کاٹ دیا جائے
- نزول: رجوع
- عبادت: پوجا
- الودود: خدا
- کمیت وکیفیت: مقدار وصفت
- صفائی: خالص ہونا
- معنوی: باطن
- محمود: اچھا
- ترک: گوشہ نشینی
- زیادہ: درج
- ہمت: حوصلہ
- گوشے: خلوت گاہیں
- تنویر: صفائی وجلا
- گزشتگی: گزر جانا
- تنگ کوچہ: توحید وجودی
- تنزیہ: پاکی
- مرجوعین: واپس لوٹنے والے

- اُنس: لگاؤ
- عار :شرم
- تغیروتلون : بدلتے رہنا
- مانند :ہم مثل
- اثر:علامت
- دیار :مکین
- جزو: حصہ
- التجاومنت:گڑگڑانا
- حاصل :پیداوار
- فطرتوں: صلاحیتوں
- مقدمات: مبادیات
- شہود: مشاہدہ
- دارالقا: آخرت
- دید:مشاہدہ
- نمونہ:عکس
- اغیار:ماسوا
- تخریب : بربادی
- نگرانی :حضوری
- نیاز:ہدیہ
- یکایک: یکدم
- آرام :سکون
- منتسبات: نسبتوں
- شبح: مشابہ صورت
- بحت: محض
- منتہی: آخری
- خواطر:دل کی باتیں
- مطلوب مطلق:ذاتِ حق تعالیٰ
- ذم: برائی
- فتراک :شکاربند
- فرسنگ :دور
- گم شدگی :فنائیت
- توفیق : ہمت
- مکر: تدبیر
- تقیدات : پابندیوں
- تجرید:تنہائی
- جواہر :موتی
- یاس:ناامیدی
- قدم: قدیم ہونا
- انقطاع:جدائی
- منشا:رضا
- خواجگی : بزرگی
- صوری:ظاہری
- تعمیر: آبادی
- جمعیت:اطمینان
- ادراک : سمجھ
- مرفوع: اٹھادی گئی
- شطح:خلاف شرع کلمات
- جماد: بے جان چیز
- مجموع :سب عدمات
- متجلی لہ: جس کو تجلی کا مشاہدہ ہو
- بعیدہ: غیریقینی
- ہمت :توجہ وقصد

- رہبانیت: ترک دنیا
- وہم: خیال
- حس: حرکت کی آواز
- ظن وتخمین : اندازے
- کلام کرنا: باہم گفتگو کرنا
- جہت مذکورہ : جذبہ بے سلوک کی جہت
- قوم: اہل تصوف
- کائن: موجود
- تطبیق: مطابقت
- عروج : ترقی
- قدسیوں: ملائکہ
- شان : شان کلام
- مستہلک : نیست ونابود
- انشراح : کشادگی
- مقوم : درست رکھنے والا
- طینت: سرشت
- موہبت : بخشش
- حضوروغیبت میں : موجودگی وغیب ہونے میں
- فراست : دانائی
- حضورخودبخود: اپنا حضور اپنے ساتھ
- نشاط: رغبت
- وحدانی التوجہ: توجہ کی یکسوئی والا
- عارف کی کنہ : حقیقت، ماہیت
- رمدبرومتصرف : تدبیروتصرف کرنے والی
- أنا: میں پن
- وحرمان : بے نصیبی
- منشا: منبع
- علم کلام: عقائد
- محذور: جس سے بچا جائے
- اموات :مردے
- ثقلین: انسان وجن
- کام جاننے والے: تجربہ کار
- صفات حضیض: نیچے درجے کی صفات
- عالم مجاز: دنیا
- ناشی :پیدا کرنے والا
- معلوم: معین
- بیت :گھر
- حاصل: نچوڑ
- مقربات: نزدیک کرنے والے
- سر: بھید
- دیدودانش: عقل وسمجھ
- خمیر کیا: گوندھا
- تعبیر ضحک : منہ بند کلی جوذراسی کھلی ہو
- غیبت: عدم موجودگی
- عدمیت :فنائیت
- تکرار: مشق
- تلقین: ذکر سکھانا
- مابہ الاشتراک: جزومشترک
- کائن :کارفرما
- انانیت : میں پن
- بُعد: دوری
- دیت :خون بہا

- عقلی: ذہنی
- غایت : انتہا
- عروج :ترقی
- افاضہ: حاصل ہونا
- تفضّل: فضل وکرم کرنا
- آنسو بہاتے ہوئے: گریہ وزاری کرتے ہوئے
- صاحبانِ اولش : اہل پس خوردہ
- اصحاب یمین: داہنے ہاتھ والوں
- خلت : خلیل ہونا
- سفلیات : پستیاں
- ساتھ گروی : پھنسا ہوا
- ہمنشین ہے : وہ ساتھی
- دارالغرور: دنیا
- تفرقوں: عدم حضور
- علامت : شناخت
- لطیفہ کے رب: مربی، تربیت کرنے والا
- کمال واکمال : کامل ہونا اور کامل بنانا
- ممنوع: غیر مسلّم
- نفس :ذات
- اتحاد تغیر : متضاد چیزوں کا متحد ہونا
- موثر: اثر پیدا کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ
- قدم : قدامت
- عارف مرجوع :واپس لوٹے ہوئے عارف
- جزائے وفاق: پورا پورا بدلہ
- معرا: خالی
- انخلاع: پوری طرح نکل جانا
- ورائیت : ماوراء ہونا
- عنصر پاک : خاک
- جوارح :اعضاء
- مستغنی :بے نیاز
- خوردہ : جھوٹے
- جرس: گھنٹی
- اصحاب یسار: بائیں ہاتھ والے
- صباحت کی نعیم: نعمت وراحت
- تخلیہ: خالی ہونا
- عاجلہ : جلدی ملنے والی ہے
- جوڑے : دوست
- امور عاجلہ: دنیاوی کام
- یوم نشور : قیامت
- بدایت :ابتداء
- مماثل : مانند
- عظیم الشان: اعلیٰ مرتبہ
- نامرادی : عدم خواہشات
- محجوب: پوشیدہ
- موہبت: عنایت الٰہی
- بود: ہونا
- نمود: ظہور
- آثار: نشانات
- تعذیب: عذاب دینا
- شبح: صورت
- مبرا : پاک
- استحالہ: محال ہونا

- اتصال : ملاپ
- بساطت : بسیط ہونا
- بیچون وبیچگونہ : بے کیف وقیاس
- نہایت النہایت: نہایت کی انتہا
- بنی آدم :انسان
- دارالقرار: آخرت
- عالم:دنیا
- قضیہ :اصول
- فرس:گھوڑا
- شہود :مشاہدہ
- ہیولیٰ :مادہ
- تکفیر وتشنیع: ان کو کافر وبرا کہنا
- اقناعیات : قانع اور قائل کردینے والی چیزیں
- معطل : بیکار
- لا ھو ولا غیر ہیں: نہ وہ ذات ہیں اور نہ غیر ذات ہیں
- اطلاق : استعمال
- کون وحصول :ہست ہونا اور پیدا ہونا
- متمائزہ: متضادہ
- شیئیت: شے ہونا
- لوح :لوح محفوظ
- جماد مواد : مادہ
- منشاء : اصل
- دیو: بھوت
- من لم یذق لم یدر: جس نے نہیں چکھا اس نے نہیں جانا
- مورد: وارد ہونے کی جگہ
- لُب : مغز
- تَنَزِیلاً: بکثرت نازل ہوں گے
- تجزی وتحدید: اجزا والا اور محدود ہونا
- مواجید : وجد وکیفیات
- یافت: پالینا
- استعداد :قابلیت
- ابہام :جو مبہم ہو
- ملک الموت :موت کا فرشتہ
- تنزیل:تجلیات صفات میں نزول کرنا
- شہود :مشاہدہ
- گرفتاری :تعلق
- محصور :محدود
- صدور:موجودگی
- محدث : غیر قدیم
- مقدمہ : بنیادی وابتدائی باتیں
- فی نفسہ : اپنی ذات میں
- متجزی :اجزاء ہونے والا
- نقیض:ضد
- قلب حقیقت :حقیقت کا بدل جانا
- مطلق مطلقاً:کسی اعتبار سے بھی
- فامحدث : نئی پیدا شدہ ہے
- متناقض :متضاد
- ترک :چھوڑنا
- مزاحمت : شرکت
- کلمۂ انا: میں
- قشر: چھلکا
- لب الالباب: مغزوں کا مغز

- طغیان: حد سے تجاوز کرنا
- مواخذہ : سزا
- گناہ پر اصرار کرے: یعنی بار بار کرے
- وصول : الی اللہ پہنچنا
- مشیت: مرضی
- زندیقوں : بے دینوں
- مصادرواحداث: جس سے دوسری چیزیں نکلیں اور جو نئی پیدا ہونے والی ہوں
- متوجہ الیہا: جس کی طرف توجہ کی جائے
- بیچونی و بے چگونی : بے مانند و بے کیف ہونا
- مشکوٰۃ : چراغ دان
- مستہلک : فانی
- ملکہ: صفت راسخہ
- نایافت: نہ پانا
- موعود: وعدہ کی گئی
- وصل: ملاپ
- ارذل: نہایت کمزور
- مالیخولیا: جنون
- اہلِ انابت: اہلِ سلوک
- متلوّن: رنگا رنگی
- عموم: حکمِ عام
- توسیع: گنجائش
- اطلاق: استعمال
- اتارہ: سرکش
- حبسِ دم: سانس روکنا
- متلوّن: رنگا رنگی
- مرسل: رسول، بھیجا گیا
- مسؤل: جس چیز کا سوال کیا جائے
- سوال: مانگنا
- اوحدی: منفرد
- صدور: موجودگی
- ملأ اعلیٰ: فرشتوں کے گروہ
- الف: ہزار سال
- وظیفہ: معمول
- راضی و مرضی: عمدہ و پسندیدہ
- موہبت: بخششِ الٰہی
- لیت و لعل : آجکل
- آگاہی: حضور و معرفت
- اقتباس: استفادہ
- ابلیسی جزء : ناری جزء
- الوہیت: معبود ہونا
- خطرات: خیالات
- منافات: تضاد
- تعلیم و تعلم: پڑھنا اور پڑھانا
- روحی عروج: معراجِ روحانی
- سب کرنا: بُرا کہنا
- حُسن: خوبی
- معہود: مقرر
- مباح: جائز
- مسئول عنہ: جس سے سوال کیا جائے
- وحدانی: یگانہ
- جلال: بزرگی

- خیریت: بھلائی
- عدم: فنائیت
- مافات: فوت شدہ امور
- شیریں: راضی
- مراد: مطلوب
- بے چونی: بے کیفی
- بُعد: دُوری
- خون کم کرنے: فصد لئے جانے
- پشمینہ: اونی کپڑا
- کسور: اکائیاں
- انقلاب: تسلسل
- ہمہ نیست موجود اوست: سب نہیں ہیں موجود وہی ہے
- خیال کی باتوں
- مقدمات: واردات
- کبریتِ احمر: سرخ گندھک یعنی نادر
- مضغہ: جسمانی دل
- انعکاسی وانصباغی: عکس قبول کرنے اور رنگا جانے کے طور پر
- مُدرَک: جس کا ادراک کیا جائے یعنی ادراک کرنے والے کی اپنی ذات
- حدوث: پیدا ہونا
- حباب: بُلبُلہ
- ہمہ ظہور اوست: سب کچھ اسی کا ظہور ہے
- تفویض: اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا
- وتبعی: کسی کی پیروی سے
- فقدان: گُم کرنا
- حصر: تحدید
- سلب: نفی
- کمیت: مقدار
- تلخیوں: تکلیفوں اور سختیوں
- تلخ: ناراض
- نامراد: غیر مطلوب
- لوازم: شرائط
- استعداد: قابلیت
- روئی کا: سوتی
- عشرات: دہائیاں
- تفویض: سپرد
- ہمہ از وست: سب کچھ اس سے ہے
- موہومات ومتخیلات: وہم وخیال
- تعقل: تفکر
- تناسخ: آواگون
- مضغہ: گوشت کا ٹکڑا
- حدیث نفس: خیالات ووساوس
- مُدرِک: ادراک کرنے والے
- محلِ: وجود
- ساء وبئس: بُرا وخراب
- قسری: کسی کے زبردستی کھینچنے سے
- مرجوع: واپس لوٹے ہوئے
- مربی: تربیت کرنے والی
- عقل معاش: دنیاوی کاموں کی سمجھ

- عقل معاد: معاملات آخرت کی سمجھ
- لطیفہ باد: ہوا
- لطیفہ نار: آگ
- سد سکندری: بڑی رکاوٹ
- منعکس ہو: اس قسم کی اجازت
- کمال: کامل ہونا
- محویت: مٹ جانا
- منحصر ہونا: بند ہونا، اعتماد ہونا
- ڈھایا: چھوڑا
- انانیت: میں پن
- دوطرے: شملہ وطرہ
- متبوع: جس کا اتباع کیا جائے
- موعود: جس کا وعدہ کیا گیا ہو
- سریع السیر: زیادہ تیز رفتار
- سیر آفاقی مطلوب کو اپنے آپ سے باہر تلاش کرنا ہے
- سیر انفسی اپنے آپ میں آنا اور اپنے دل کے گرد پھرنا ہے
- رؤیت اخروی: آخرت میں دیدار الٰہی
- قدوم شریف: آپ کی تشریف آوری
- یثرب: مدینہ طیبہ
- جمع بین القربین: دونوں قربوں میں جمع
- کلیہ: قاعدہ
- اطفال: بچے
- کمیت: مقدار
- حقیقی مدلول: جس پر حقیقتاً دلالت کی جائے
- زوابد: دل میں انوار حق کی شدت
- منجا: دل کا محل آفت سے فرار

- درمیان برزخ: حد فاصل واسطہ
- لطیفہ آب: پانی
- وقوف: واقفیت، شعور، تمیز
- شیوخ: پیر
- مجازلہٗ: جس کو اجازت دی گئی ہے
- اکمال: کامل کرنا
- اسم ذات: لفظ اللہ
- میزان: ترازو
- ہلاک کرنا: زہر قاتل
- اندیشہ: خیال
- مقتدیٰ: جس کی اقتداء کی جائے
- راجح: بھاری
- امور محدثہ: دین میں نئے پیدا کردہ امور
- فتنہ: آزمائش
- دوفناؤں: فنائے قلب ونفس
- صورت: صفت
- استبعاد: رویت کو بعید جاننا
- ولایت سہ گانہ: صغریٰ وکبریٰ وعلیا
- مشہود معلول: علت وسبب والا
- ولقیت: کبریٰ
- مرجان: مونگے
- خشکی: سستی
- دال: دلالت کرنے والا
- خطرات: دل میں تفرقات کا گذر
- ملجا: تحصیل مقصود کا اعتماد۔
- طوالع: دل میں انوار معارف کا ظہور۔

- لطیفہ: دقیق نکات کا اشارہ
- سر: راز دوستی کا اخفا۔
- خوئی: آفات کو غیر سے چھپانا
- انتباہ: غفلت کا دل سے نکلنا۔
- اشتباہ: حق و باطل میں تذبذب
- قرار: حقیقت حال سے تردد کا دور ہونا۔
- اسم: علامت جو مسمی سے جدگانہ ہو
- تسمیہ: مسمی سے متعلق خبر۔
- نفی: کسی چیز کے عدم کا اعلان
- اثبات: کسی چیز کے وجود کا اقرار۔
- غیران: ایک چیز کا وجود دوسری چیز کی فنا
- جسم: اجزائے پریشان کا اجتماع۔
- سوال: طلب کرنا (کسی چیز کی حقیقت)
- جواب: سوال کے مضمون کے متعلق اطلاع۔
- حسن: جو چیز امر حق کے مطابق
- قبیح: جو امر الٰہی کے خلاف ہو۔
- سفہ: اوامر حق کا ترک کرنا۔
- ظلم: کسی چیز کو ایسے مقام پر رکھنا جو اس کا اہل نہ ہو۔
- عدل: کسی چیز کو اس کا مناسب مقام دینا
- ملک: جس کا کوئی فعل قابل اعتراض نہ ہو۔
- استغراق: ذکر حق میں حصول فنا کا نام
- لوامع: دل میں طلوع انوار بقائے حصول کے ساتھ۔
- وطنات: عرفان حق میں جو کچھ باطن میں رونما ہو
- وسایط: وہ اسباب جن کے ذریعہ مقصود حاصل ہو۔
- فواید: باطن کا اس چیز کو پالینا جس کی ضرورت ہو
- اشارہ: غیر کو مقصود کی خبر دینا بغیر زبان ہلائے۔
- ایما: بغیر بیان یا اشارہ کے کنایۃً مخاطب کرنا
- تجرد: دنیوی رشتہ و پیوند سے کنارہ کش ہو جانا۔
- عدم: وجود کی ضد، کسی شئ کا نہ ہونا
- وارد: حقیقت یعنی معانی کا دل پر وارد ہونا۔
- انزعاج: عالم وجد میں دل کی حرکت
- جوہر: کسی چیز کا اصل جو بذات خود قائم ہو۔
- ذات: کسی چیز کی اصلیت اور حقیقت
- طمس: اس چیز کی اصلیت کی نفی جس کی یاد باقی ہے
- عرض: جو چیز جوہر کے ساتھ وابستہ ہو۔
- اسم الظاہر: ظہور حق کو اسم الظاہر سے تعبیر کرتے ہیں
- اولیائے عشرت: اولیائے ظاہر۔ حالتِ شعور میں لذتِ حق حاصل ہونا۔
- حق نفس: فرائض کی ادائیگی کے لیے بقدرِ توانائی کھانا کھانا۔
- عالم خلق: عالم شہادت، وہ عالم ہے جو مادہ سے پیدا کیا گیا۔
- آثار: اثر کی جمع، نشانیاں ظاہری و باطنی حالات جن سے کسی شئ کی حقیقت معلوم ہو۔
- احوال: حال کی جمع، کیفیت، سالکان طریقت کے نزدیک قلبی واردات کا نام ہے۔
- ازل: ماضی کی ہمیشگی جس کی کوئی ابتدائی حد نہ ہو۔ ازلیت اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت ہے۔
- تجلی: غیبی انوار جو دل کو روشن کرتے ہیں۔ یہ دو طرح کے ہیں۔ تجلی ذاتی و تجلی صفاتی۔
- تفرقہ: ہر تعلق سے بے نیاز ہو جانا، اس کی ضد جمعیّت ہے یعنی ذات واحد کے مشاہدے میں کھو جانا۔

- جمعیت: ماسوا اللہ سے بے نیاز ہو کر ذات حق میں منہمک ہو جانا۔
- سالک: معرفت وسلوک کی راہ پر چلنے والا صوفی جو تقرب الٰہی کا طالب ہو۔
- کشف: کھولنا ظاہر کرنا وہ درجہ جہاں پہنچ کر اولیاء اللہ (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) پر غیب کے اسرار کھل جاتے ہیں۔
- حقیقت: وصل حق کے مقام پر اقامت اور محل تنزیہہ پر استقامت کا نام ہے۔
- مظاہر: مظہر کی جمع ظاہر ہونے کی جگہ، کسی شئ کا مظہر خود اس کی اپنی صورت ہوتی ہے اور صورت معقول یا محسوس ہونے کی دلیل ہے۔انسان کے جملہ اسماء وصفات اللہ تبارک وتعالیٰ کے مظہر ہیں۔اسی لئے معرفتِ خداوندی حاصل کرنا اس کے خصائص میں داخل ہے۔
- تعیُّنات: تعین کی جمع، پہچان، اصطلاح صوفیہ میں تعین اوّل سے مراد وحدت اور تعین دوم وحدانیت ہے۔تعین ہی کے ذریعے ایک شئ کو دوسری شئ سے پہچانا جاتا ہے۔
- حق: حق سے مراد حق تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔کیونکہ یہ اسمائے باری تعالیٰ میں سے ایک اسم ہے۔

جیسے فرمایا ذالك بان الله هوالحق ''یہ بات اس لئے کہ اللہ تعالیٰ حق ہے۔''

- علائق: کمتر درجہ کے اسباب جن میں الجھ کر طالب اپنے مقصود سے بے بہرہ ہو جائے۔
- محدث: جس کا وجود بعد میں ظاہر ہوا ہو یعنی جو پہلے نہ تھا اور بعد میں وجود میں آیا۔
- قدیم: جس کا وجود ہمیشہ سے تھا اور رہے گا۔یہ سوائے ذات حق کے اور کچھ نہیں۔
- ازل: وہ جس کی ابتداء نہ ہو، وہ، نقطۂ آغاز جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہ ہو۔
- ابد: وہ انتہا جس کی انتہا نہ ہو، وہ، نقطۂ اختتام جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہ ہو۔
- صفت: وہ چیز جو قابل بیان ہو بغیر اپنے وجود کے یعنی جس کا اپنا وجود نہ ہو، صرف موصوف کی موجودگی میں صورت پذیر ہو۔
- احسان: وہ مقام ہے جس میں بندہ خدا کے اسماء وصفات کے آثار دیکھتا ہے۔اذواق وہ حالت جو کلام محبوب سن کر طالب میں پیدا ہوتی ہے۔ مشاہدۂ حق پہلا اثر ذوق ہے۔صوفیہ نے درجۂ اول کے شہود کو ذوق کا نام دیا ہے۔
- اربابِ جہل: طالبوں کی وہ قسم جو طلب میں مردہ دل اور اس ادراکِ حقائق سے عاری ہو۔
- اربابِ کشف: وہ اصحاب جو مشاہدۂ حق اور اس کی تجلی میں تکرار نہیں کرتے۔
- استہلاک: ہر وقت مشاہدۂ جمال الٰہی میں ڈوبے رہنا، اپنی ذات کو ذاتِ حق میں مستہلک پانا۔
- اسماء وصفات: اسم اس لفظ کو کہتے ہیں، جس سے حق تعالیٰ کی طرف اشارہ کیا جائے اور وہ اشارہ اس کی ذات سے ہو یا صفت سے۔
- اسم صغیر: انسان کا خلق: عالم خلق) اور امر (عالم امر) کا جامع ہو کر اس اسم کا مستحق ہونا۔
- اعدام: اعیان ثابتہ جو علمِ حق تعالیٰ میں تو موجود ہیں لیکن خارجاً معدوم ہیں۔
- اعدام اضافیہ: جن پر آثار واحکام کا تحقق ہو۔جو فیضانِ وجود کے بعد وجود کا صالح ہو۔

- بازگشت: طالب بوقتِ ذکر اپنے دِل میں یہ دعا کرے ''الٰہی میرا مقصود تو اور تیری رضا ہے...''
- بعد الجمع: نفس کو حقیقتِ فنا ملنے کے بعد اسے دعوت وارشاد کا حق مل جاتا ہے اس مقام کو بعد الجمع کہتے ہیں۔
- تجلّی: ذات واسماء وصفات وافعال ِ الٰہی کا کسی پر پڑنے کا نام تجلّی ہے۔ اس کی بہت سی اقسام ہیں۔
- تجلّی افعال: اللہ تعالیٰ صفاتِ افعالی اور صفاتِ ربوبیت سے سالک پر ظاہر ہوتا ہے۔ تجلّی افعالی کے وقت بندہ افعال کی نسبت اپنی طرف نہیں کرسکتا
- تجلّی ذات: جب ذات کی تجلّی سالک پر ہوتی ہے تو سالک فانی مطلق ہوکر اپنے علم وشعور سے بے تعلق ہوجاتا ہے،
- تجلّی ذاتی: میں اس فنائیتِ عبد کے بعد بقائے حق سے باقی ہونے کو بقا باللہ کہتے ہیں۔
- تجلّی ذاتِ بحت: بحت کہتے ہیں خالص کو ۔ تجلّی ذات (ر۔ک باں) کی تعریف کے پیش نظر اسے فنائیتِ خاصہ کہہ سکتے ہیں۔
- تجلّی فعلی: اس میں سالک صفاتِ فعلیہ ربوبیہ میں سے کسی صفت کے ساتھ حق تعالیٰ کو متجلّی پاتا ہے اس میں بندے سے قول وفعل وارادہ سلب ہوجاتا ہے اور وہ ہر چیز میں قدرت کو دیکھتا ہے۔
- تنزلات: وجود نے مرتبۂ وراء الوراء سے جن منازل سے علی الترتیب نزول فرما کر کائنات میں گلشن آرائی کی انھیں تنزلات سے موسوم کرتے ہیں جملہ تنزلات شہود سے واقع ہوئے ہیں۔
- تمکن وثبات: وہ مقام ہے جس میں سالک مغلوب الحال نہیں ہوتا، تلوین کا متضاد ہے۔
- توجہ: تمام ماسویٰ اللہ سے روگردان ہوکر حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہونا۔
- جمیعت قلبی: ہمت کو مجتمع کر کے اپنی توجہ سوئے حق کرنا اور دل کو ماسویٰ سے کندن کرنا۔
- حضور: قلب کا خلق سے غافل ہوکر حق تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا۔ مقام وحدت، صاحب لمع کہتے ہیں کہ حضور سے مراد حضور قلب ہے۔
- حق: صوفیا کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ''حق بسیط'' اسی طرح اصطلاحاً مستعمل ہے۔
- حقیقتِ حال: طالب کے احوال وواردات (ر۔ک باں) میں بعض اوقات خاص لحات میں 'غلبۂ احوال' سے افاقہ ہوتا ہے خصوصاً نماز کے اوقات میں ایسی حالت کو جو غیر استقراری ہو حقیقتِ حال کہتے ہیں۔
- ذکر: اللہ کی یاد یا دالٰہی میں جمیع غیر اللہ کو دل سے فراموش کر کے حضور قلب کے ساتھ قرب ومعیت حق تعالیٰ کا انکشاف حاصل کرنے کی کوشش کو ذکر کہتے ہیں۔
- رضا: محبت خدا میں کسی حالت میں بھی فرق نہ ڈالنا، خوشی، غم اور تکلیف میں رضائے الٰہی پر شاکر رہنا
- رویت: کسی چیز کو آنکھ سے دیکھنا نہ کہ بصیرت سے معلوم کرنا۔ رویت حق ولقاء خدا۔
- زوال عین: عین سے مراد عین ثابت ہے جو کہ عالم کے اس آئینہ کو کہتے ہیں جو علم حق تعالیٰ میں قبل تخلیق عالم موجود تھا اور اب بھی ہے۔ اس مقام واحدیت بھی کہتے ہیں۔
- سکر: بے خودی، تعطل عقل جو مشاہدۂ جمال معشوق حقیقی کا نتیجہ ہو۔ یہ وہ حالت ہے جو غیبت سے تقویت پاتی ہے۔
- شہود: رویت حق بحق شہود۔ حق تعالیٰ کا اس طرح مشاہدہ کہ سالک مراتب تعینات عبور کر کے توحید عیانی کے مقام میں پہنچ جائے۔ غیریت کو دور

کرے۔

- عالم ارواح: اس سے مراد عالم ملکوت ہے، عالم ملکوت کی فرع عالم محسوس ہے، عالم ارواح بمقابلہ عالم محسوس، ذوقِ شہود میں ظاہر تر اور زیادہ قوی ہے۔ اس میں معانی محسوس صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔
- عالم مثال: یہ عالم برزخ ہے۔ درمیان عالم ملکوت اور عالم ناسوت کے۔ اس کا نام عالم مثال اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ عالم جسمانی کی صورتوں پر مشتمل ہے۔
- عروج: اجسام سے احدیت تک پہنچنا۔ سالک اپنے جسم کو محو کر کے عالم مثال میں اور عالم مثال گم کرنے کے بعد عالم ارواح میں، اسی طرح عالم اعیان میں اور وہاں سے وحدت میں اور وحدت سے احدیت میں۔
- عناصر اربعہ: صوفیاء نے چار عناصر کو ''چہارم نفس'' سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی آتش کو نفس امارہ، ہوا کو نفس لوامہ، پانی کو نفس ملہمہ اور خاک کو نفس مطمئنہ سے۔
- عین: ذاتِ حق تعالیٰ کے ساتھ اتحاد، ہستیٔ حق میں گم ہونا، سالک کا ذات حق میں محو ہو جانا۔
- غلبہ: وہ حالتِ مغلوبی جس میں سالک کے لیے سبب کا ملاحظہ اور ادب کی رعایت ناممکن ہو
- غیبت: اپنے نفس سے اور خلق سے غائب اور حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر رہنا کبھی مقام کثرت کو اور کبھی اللہ سے محجوب اور خلق کے سامنے حاضر ہونے کو غیبت کہتے ہیں۔
- قبض: وارداتِ قلبی کے بند ہو جانے کو کہتے ہیں۔
- قلب: قلب ایک جوہر نورانی ہے جو مادہ سے مجرد اور روح اور نفس انسانی کے مابین ایک درمیانی چیز ہے۔
- قلبِ صنوبری: گوشت کا لوتھڑا، صنوبری یا مخروطی شکل کا بائیں پستان کے نیچے اس کا نور زرد (اور لال) ہے سرسوں کے پھول جیسا۔
- کسب: بندے کی قدرت اور اس کے ارادے کے تعلق سے عبارت ہے جس کے کرنے کی اسے قدرت حاصل ہو اس میں عموماً کسبِ خیر اور کسب شر کی انواع کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔
- لوائح: نفی مراد سے اثبات۔
- کشف: امورِ غیبی اور معانیٔ حقیقی پر حجابات (ر-ک ب آن) کا اٹھنا اور حقیقت ورائے حجاب پر وجوداً اور شہوداً اطلاع پانا کشف ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں کشفِ صوری کشف معنوی۔
- اَربابِ شہود: کشف و کرامت اور حق و معرفت والے لوگ
- طوارق: رات کی مناجات میں دل پر بشارت یا زجر کا نزول۔
- مواجید: وہ حالات جو صوفیا پر بطریق کشف و وجد ظاہر ہوں۔
- نفس امارہ: جب نفس حیوانی کا قوت روحانی پر غلبہ ہو جائے تو اسے نفس امارہ کہتے ہیں۔
- شیئان: وہ دو چیزیں جنکا وجود ایک دوسرے پر منحصر ہو۔
- ضدات: وہ چیزیں جن کا وجود ایک دوسرے کا منافی ہو۔

- نفس مطمئنہ: نفس کا خود کو بُرے اعمال پر ملامت کرتے رہنے کے عمل کو نفس لوامہ کہتے ہیں۔ جب قلبی انوار نفس میں قوت حیوانی پر غالب آجاتے ہیں تو اس سے نفس کو اطمینان حاصل ہوتا ہے جسے نفس مطمئنہ کہا جاتا ہے۔
- عالم امر: وہ عالم ہے جو بلا مدت و مادہ حق تعالیٰ کے حکم سے وجود میں آیا۔
- حقائق: وہ علم ہے جس سے حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو، حقائق کی کئی اقسام ہیں
- صفا: پاکیزگی، خلوص، دل کو خطراتِ اغیار سے پاک کرنا۔
- تنیزیہ: ذاتِ حق تعالیٰ کا صفاتِ نقص یا صفاتِ ممکنات سے پاک و منزہ ہونا۔
- تجلی صفاتی: اس میں سالکِ حق تعالیٰ کو امہاتِ صفات میں تجلی پاتا ہے۔
- بسط: وارداتِ قلبی کے بند ہو جانے کو قبض اور کُھل جانے کو بسط کہتے ہیں۔
- اوتاد: رجال اللہ کی بارہ اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ اوتاد چار ہوتے ہیں۔
- اولیائے عزلت: ایسے افراد جنھوں نے انقطاع از ما سوا کر لیا ہو۔ اولیائے مستور،
- افاضۂ کمالات: متابعت کا ایک درجہ جو صرف محبت سے متعلق ہے۔
- رمس: کسی چیز کی اصلیت کی نفی بمعہ اس کے اثرات کے۔
- کلیت: انسانی اوصاف کا کلیات میں جذب ہو جانا۔
- عدم: معدوم، ناپید، سلب محض، نفی محض۔
- عالم: اس سے مراد مخلوقات خداوند عالم ہے کہتے ہیں اٹھارہ ہزار یا پچاس ہزار عالم ہیں۔ اہل فلسفہ کے نزدیک دو عالم ہیں، علوی اور سفلی، علمائے اصول کہتے ہیں کہ عرش سے تحت الثریٰ تک ایک عالم ہے الغرض عالم مجموعہ ہے مخلوقات کی اقسام کا، اہل طریقت بھی عالم ارواح عالم نفوس کے قائل ہیں مگر ان کا مطلب وہ دو عالم نہیں جو اہل فلسفہ تسلیم کرتے ہیں۔ اہل طریقت کا مطلب اجتماع ارواح اور اجتماع نفوس ہے۔
- وحدت الوجود ہمہ اوست: نسیان ما سوائے اللہ۔ کفر طریقت۔ مقام جمع۔ ولایت صغریٰ۔ فنا و بقاء۔ فنا فی اللہ، بقا باللہ حضرت شمس العارفین قطب العارفین الشیخ احمد علیہ الرحمہ کی تحقیقات میں یہ سب حالات ظلال اسماء صفات کے ہیں۔ صفات الٰہی و ذات الٰہی اس سے آگے ہیں۔ یہ ولایت اولیاء اللہ کو نصیب ہے۔
- ولایت کبریٰ: حضرات انبیاء علیہم السلام کی ولایت ہے اور اس کا تعلق اسماء صفات خدا سے ہے اور اس ولایت کبریٰ میں حضرات صحابہ و اہل بیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو پورا پورا حصہ ملا ہے۔ اسی واسطے صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مرتبہ کو کوئی ولی نہیں پا سکتا۔
- ولایت علیا: ملائکہ کرام علیہم السلام کی ولایت ہے جس کا تعلق اسماء صفات و شیونات صفات سے ہے شیون اس مقام کو کہتے ہیں۔ جہاں ذات خدا سے صفات خدا قائم ہیں مثلاً درخت کی جڑ میں ے جہاں سے شاخ درخت نکلی تو جائے نکاس کو نہ عین جڑ کہیں گے نہ غیر جڑ اسی واسطے اسماء صفات خدا کو نہ عین ذات کہتے ہیں نہ غیر ذات ملائکہ کی ترقی انتہائی اسماء و صفات و شیونات تک ہے۔
- کمالات نبوت: کمال نبوت کا تقرب تجلیات عین ذات بے پردہ صفات ہے اسی واسطے حضرات انبیاء علیہم السلام کے مرتبہ کو کوئی مخلوقات میں سے نہیں

پہنچ سکتا اگرچہ ولایت فرشتوں کی اعلیٰ ہے لیکن کمالات نبوت کی فرع ہے کیونکہ نبوت میں سے ولایت کی شاخ نکلتی ہے نہ کہ ولایت سے نبوت ولایت کو نبوت سے افضل جاننا نہایت غلطی اور بے سمجھی ہے اور دیگر مقامات کمالات رسالت واولوالعزم وغیرہ کمالات نبوت سے اعلیٰ ہیں۔

- حقیقت ممکنہ: (حضرت سلطان العارفین امام شریعت وطریقت الشیخ احمد علیہ الرحمہ) کی اصطلاح میں وہ مقام ہے۔ جس جگہ عدم محض کے مقابلہ میں اسماء صفات خدا تجلی فرمائی اور اس میں ایک شکل نے وجود پکڑا مثلاً آئینہ محض عدم میں دیکھنے والے کا جو عکس قائم ہو گا وہ عکس نہ عین وجود ہے نہ غیر وجود نہ محض شر ہے نہ محض خیر وہ عکس نہ عین عدم ہے نہ عین وجود اسی مقام کو حضرت شمس العارفین قطب العارفین الشیخ احمد علیہ الرحمہ حقیقت ممکنہ فرماتے ہیں اسی جگہ تمام مخلوقات کی اصل مثل تخم درخت کے ہے۔

- شراب: شراب سے مراد عشق حق تعالیٰ ہے جیسے اس شراب سے عقل جاتی رہتی ہے ویسے ہی شراب محبت حق سے عقل معاش جاتی رہتی ہے اور عقل معاد قوی ہو جاتی چنانچہ حضرت حکیم سنائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

جس کو حضرت شیخ المشائخ مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ نے اپنی مثنوی میں بطور سرخی لکھ کر خوب شرح کی ہے۔

آں مے کہ تو میخواری حرامے		مے نخوریم جز علالے
جھد کن تازنیست ھست شوی		درشراب خداتومست شوی

ترجمہ: وہ شراب جو تو پیتا ہے حرام ہے، میں حلال کے علاوہ نہیں پیتا

کوشش کر کہ نیستی سے ہستی میں بدل جائے شراب خدا میں تو مست ہو جائے۔

- عالم خلق: تمام زمین وآسمان وغیرہ جو بتدریج پیدا ہوئے اور اسی سے اربع عناصر کا تعلق ہے۔
- عالم امر: جو لفظ کن کے ساتھ پیدا ہو۔

قلب (نور زرد اور لال) روح (نور سرخ اور زرد) سر (نور سفید) خفی (نور سیاہ) اخفی (نور سبز)

یہ لطائف عالم امر سے جو سینہ انسان سے اس کا تعلق ہے اور سینہ میں ہی ان کی جگہ ہے۔

- ظلال: ظلال سے مراد عکس ہے جیسے درخت کا سایہ یا درخت کا عکس پانی میں دکھتا ہے یا جیسے آدمی کا عکس آئینہ میں۔

سفر در وطن: سیر انفسی سے عبارت ہے کہ اس کو جذبہ بھی کہتے ہیں ان بزرگواروں کے معاملہ کی ابتدا اسی سیر سے ہے اور سیر آفاقی کہ سلوک اسی سے عبارت ہے اس سیر کے ضمن میں طے ہو جاتی ہے اور دوسرے سلسلوں میں کام کی ابتدا سیر آفاقی سے کرتے ہیں اور (ان کی) انتہا سیر انفسی پر ہے اور کام کی ابتدا سیر انفسی سے کرنا اس طریقہ کی خصوصیت ہے اور اندراج نہایت در بدایت (ابتدا میں انتہا کا درج ہونا) اسی معنی میں ہے کہ سیر انفسی جو کہ دوسروں کی نہایت ہے وہ ان اکابر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی ابتدا ہے سیر آفاقی مطلوب کو اپنے سے باہر ڈھونڈنا ہے اور سیر انفسی اپنے آپ میں آنا اور اپنے دل کے گرد گھومنا ہے، اس معنی میں (بزرگوں) نے کہا ہے۔

ھمچونا بینا مبر ھر سوئے دست		با تو در زیر گلیم است ھر چہ ھست

ترجمہ: تو اندھے کی طرح ہر طرف ہاتھ نہ لیجا، جو کچھ ہے وہ تیرے ساتھ ہی کمبل کے نیچے ہے

١٦٠٢١٥

خلوت درانجمن: یعنی انجمن (مجلس) میں جو کہ تفرقہ (جدائی) کی جگہ ہے باطن کی راہ سے مطلوب کے ساتھ خلوت رکھتا ہو اور باہر کا تفرقہ اندرونی حجرہ (باطن) میں راہ نہ پائے۔

از برون درمیان بازارم		وزدرون خلوتیست با یارم

ترجمہ: میں باہر سے (ظاہری طور پر) بازار میں ہو اور اندر سے (باطنی طور پر) مجھ کو دوست کے ساتھ خلوت ہے۔

ابتدا میں یہ معنی تکلف کے ساتھ ہے اور انتہا میں بلا تکلف ہے اور اس طریقہ میں چونکہ یہ معنی ابتدا میں حاصل ہو جاتا ہے ان بزرگوں نے اس کو حاصل کرنے کیلئے ایک راستہ وضع کیا ہے (اس لئے یہ بات) اس طریقہ کی خصوصیات میں سے ہے اگرچہ دوسرے طریقوں کے منتہیوں کو بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اسی معنی میں بزرگوں نے کہا ہے۔

از دروں شو آشنا وز بروں بیگانہ وش		ایں چنیں زیبا صفت کم می بود اندر جہاں

ترجمہ: تو اندر سے آشنا ہو جا اور باہر سے بیگانوں کی طرح رہ، اس قسم کی اچھی صفت والا دنیا میں کم ہی ہوتا ہے۔

”من لم یملک عینہ فلیس القلب عندہ“

ترجمہ: جو شخص اپنی آنکھ کا مالک نہیں ہوا تو اس کے پاس دل نہیں ہے۔

- نظر برقدم: اس چیز سے عبارت ہے کہ راستہ چلنے میں نظر قدم پر جمائی جائے اور طرح طرح کے محسوسات کے ساتھ نظر کو پراگندہ نہ کرے تاکہ دل جمعیت کے زیادہ قریب ہو جائے کیونکہ ابتدا میں دل نظر کے تابع ہے اور نظر کی پراگندگی دل میں اثر کرتی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

بچہ مشغول کنم دیدہ و دل را کہ مدام		دل ترا می طلبد دیدہ می جوید

ترجمہ: میں دیدہ و دل کو کس چیز کے ساتھ مشغول کروں ہمیشہ دل تجھ کو طلب کرتا ہے اور آنکھ تجھ کو تلاش کرتی ہے۔

- ہوش دردم: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے سانس کا واقف رہے تاکہ وہ غفلت سے باہر نہ آئے تیسرا کلمہ اس تفرقہ کو دور کرنے کیلئے ہے جو کہ آفاق سے اُٹھتا ہے اور چوتھا کلمہ انفسی تفرقہ کو دور کرنے کیلئے ہے۔

یادکرد و یادداشت: سالک جب تک طریقت (تکلف) تصنع میں ہے اور حقیقت و ملکۂ حضور کے ساتھ نہیں ملا ہے (اس وقت تک) یادکرد کے مقام میں ہے۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار		می دار نہفتہ چشم دل جانبِ یار

ترجمہ: ہمیشہ ہر جگہ ہر شخص کے ساتھ ہر کام میں رہ اور دل کی آنکھ کو پوشیدہ طور پر یار کی جانب رکھ۔

اور جب حضور دائمی ہو جاتا اور ”یادکرد“ کے تکلف سے رہائی پالیتا ہے اور ایسا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے کہ نفی کرنے سے بھی نفی نہیں ہوتا تو (یہ حالت) ”یادداشت“ ہوتی ہے۔

دارم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال		دردل ز تو آرزو ودردیدہ خیال

ترجمہ: میں ہر جگہ ہر شخص کے ساتھ ہر حال میں، ہوں دل میں تیری آرزو اور آنکھ میں تیرا خیال رکھتا ہوں۔

اور ''یادداشت'' کے دوسرے معنی بھی ہیں جو کہ نہایت اعلیٰ ہیں اور وہ معنی اس مکتوب کے لائق نہیں ہیں۔

- وقوفِ قلبی: یہ ہے کہ دل کا نگہبان و واقف رہے اور ایک توجہ و نظر اس پر رکھتا رہے اور ذکر کو ترک کرے تا کہ تفرقہ اس میں راہ نہ پائے اور وہ ماسوا کے نقوش کے ساتھ منقش نہ ہو جائے۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ دل بیکار نہیں ہے یا ماسوی کے ساتھ ملا ہوا یا مطلوب کے ساتھ اٹکا ہوا ہے۔ آدمی جب تک بیدار ہے ظاہری حواس جو کہ جاسوس ہیں عالم (دنیا) کی خبریں دل کو پہنچاتے ہیں اور تفرقہ میں رکھتے ہیں اور جب سو جاتا ہے تو باطنی حواس یہ کام کرتے ہیں اور دل کو پریشان رکھتے ہیں اور جب صاحبِ دل شخص اپنے دل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو گویا اس توجہ سے ایک قلعہ اس کے دل کے گرد پیدا ہو جاتا ہے اور عالم (دنیا) کی خبروں کو دل تک پہنچنے نہیں دیتا، اس وقت دل انتہائی مقصد کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے کیونکہ بیکاری اس کے حق میں ناپید ہے

جب اس طرف سے روک دیا گیا تو اس طرف توجہ کئے بغیر چارہ نہیں رکھتا، مذکور کے ذکر و توجہ کا محتاج نہیں ہے، دل کو دشمن سے باز رکھ، دوست کو طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آئینہ سے زنگ دور کر نور کے ظہور کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں نے حضرت شہباز لا مکانی مقبول یزدانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے سنا ہے کہ اگر کسی کو قلبی ذکر اثر نہ کرے اور وہ شخص متاثر نہ ہو تو اس کو ذکر سے روک کر محض وقوف قلبی کا امر کیا جائے اور (اس پر) توجہات کرنی چاہئیں تا کہ ذکر اثر کر جائے۔

- وقوف عددی: سے مراد یہ ہے کہ ذکر نفی اثبات کے عدد پر اس طرح پر جو کہ اس طریقہ میں مقرر ہے واقف رہے تا کہ ہر سانس میں طاق عدد کہے جفت نہ کہے۔

- مراقبہ: ترقب سے مشتق ہے ترقب انتظار کو کہتے ہیں پس مطلوب کے انتظار میں ظاہری و باطنی حواس کو جمع کرنا مراقبہ ہے۔

همه چشمیم تا برون آئی		همه گو شیم تا چه فرمائی

ترجمہ: ہم سب آنکھ ہیں (یعنی منتظر ہیں) تا کہ تو باہر آ جائے اور ہم سب کان ہیں تا کہ (سنیں کہ) تو کیا فرماتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے مراقبہ بلّی سے سیکھا ہے اور مراقبہ کے ایک دوسرے معنی بھی ہیں اور وہ حق سبحانہ کی دائمی اطلاع کے ساتھ بندہ کا آگاہ و باخبر ہونا اور اس کو اللہ تعالیٰ شانہ کا حضور ہے، خواجہ بزرگ قدس سرہ فرماتے تھے کہ مراقبہ کا طریق (راستہ) نفی و اثبات کے طریق سے اعلیٰ ہے اور جذبہ کے زیادہ قریب ہے مراقبہ کے طریق سے وزارت اور ملک و ملکوت میں تصرف کے مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے اور خواطر (دل کی باتوں) پر آگاہی اور موہبت (بخشش) کی نظر سے دیکھنا اور باطن کو منور کرنا مراقبہ کی ہمیشگی سے (حاصل ہوتا) ہے مراقبہ کے ملکہ (مشق) سے دلوں کی دائمی جمعیت (سکون) اور دلوں کی دائمی قبولیت حاصل (ہوتی) ہے اور اس معنی کو جمع و قبول کہتے ہیں۔

- سلطان ذکر: یہ ہے کہ ذکر تمام بدن کو محیط ہو جاتا ہے اور ہر عضو دل کی طرح ذاکر اور مطلوب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

هردم به هوائے تُست ومساز		هر موئے زگیسوم به پرواز

ترجمہ: میں ہر دم تیری محبت میں سانس لئے رہا (جی رہا) ہوں (اور) میرے گیسو کا ہر بال پرواز میں ہے۔

- رابطہ: (سے مراد) دل میں پیر کی صورت کی حفاظت ہے۔ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ نے رابطہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس جگہ کہ انھوں نے فرمایا ہے۔

سایۂ رھبر بہ است از ذکر حق	

ترجمہ: رہبر کا سایہ ذکرحق سے بہتر ہے۔

یعنی یہ طریقہ (رابطہ) ذکر سے نفع دینے والا ہے اس کی تشریح یہ ہے کہ مرید بیچارہ چونکہ عالم سفلی (دنیا) کا گرفتار ہے (اس لئے) عالم علوی (عالم بالا) سے مناسبت نہیں رکھتا تاکہ اس (اللہ تعالیٰ کی) بارگاہ سے بلاواسطہ فیوض وبرکات حاصل کرے کوئی ایسا واسطہ بننے والا شخص ہونا چاہیئے جو دونوں جانب کا مالک ہو کہ عالم علوی سے کچھ حاصل کرکے عالم سفلی کی طرف دعوت وارشاد کیلئے رخ کئے ہوئے ہو اور پہلی مناسبت کی راہ سے عالم غیب سے فیوض اخذ کرکے دوسری مناسبت کی راہ سے جو کہ وہ عالم سفلی کے ساتھ رکھتا ہے ان فیوض کو صاحب استعداد لوگوں تک پہنچائے اور مرید کے حق میں وہ واسطہ پیر ہے کہ جس نے غیب الغیب (ذات حق) کے ساتھ بے کیف اتصال پیدا کرکے عالم شہادت (دنیا) کی طرف رجوع کیا ہے پس مرید مناسبت کی جس قدر زیادہ صورتیں پیر کے ساتھ رکھتا ہوگا اس کے باطن سے اسی قدر زیادہ فیض اخذ کرے گا۔

زاں روئے کہ چشم تست احول		معبود تو پیر تست اول

ترجمہ: کیونکہ تیری آنکھ ایک چیز کو دو دیکھنے والی ہے (اس لئے) اول تیرا معبود تیرا پیر ہے۔

اور جن چیزوں کے ذریعہ پیر کے ساتھ مناسبت حاصل ہوتی ہے وہ پیر کے ساتھ محبت وخدمت اور ظاہر وباطن میں اس کے آداب کی رعایت اور عادات وعبادات میں اس کا اتباع اور اپنی مرادوں کو اس کی مرادوں کے تابع کرنا اور اپنے آپ کو اس کے حضور میں ''**کالمیت بین یدی الغسال**'' (مردہ بدست غسال کی مانند) دیکھنا اور پیر میں فانی ہوجانا ہے اور اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ فنافی الشیخ فنافی اللہ کا مقدمہ (تمہید) ہے۔ اور رابطہ کا طریقہ ان امور میں سب سے عظیم امر ہے اور (یہ) پیر کے ساتھ بہت ہی زیادہ مناسبت پیدا کرتا ہے اور ان مذکورہ امور کو آسان کرنے والا ہے جو کہ مناسبت حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں اور رابطہ کی نسبت غالب آجاتی ہے تو (سالک) اپنے آپ کو عین پیر پاتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے لباس وصفت کے ساتھ موصوف پاتا ہے اور جدھر دیکھتا ہے پیر کی صورت کو دیکھتا ہے۔

درو دیوار چو آئینہ شد از کثرتِ شوق		ھر کجا می نگرم روئے ترا می بینم

ترجمہ: کثرت شوق کی وجہ سے درودیوار آئینہ کی مانند ہوگئے ہیں جس طرف بھی دیکھتا ہوں تیرا ہی چہرہ دیکھتا ہوں۔

ماسوی اللہ کی طرف التفات کرنے اور غیر اللہ کے شہود وشعور سے دل کو یگانہ (خالی) کردینا توحید ہے۔

توحید بعرفِ صوفی صاحب سیر		تخلیص دل از توجہ اوست بغیر

ترجمہ: صاحبِ سیر صوفی کی اصطلاح میں دل کو غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے آزاد کرنا توحید ہے۔

عدم: (کا مطلب) جذبہ کی جہت میں فنا ہے اور یہ اپنے ساتھ اور اپنے اوصاف کے ساتھ شعور نہ ہونے سے عبارت ہے۔

وجودِ عدم: ایک بقا ہے جو کہ اس فنا پر مرتب ہوتی ہے۔ یہ فنا وبقا چونکہ اس جذبہ کی جہت میں ہے کہ جس کے ساتھ سلوک شامل نہیں ہوا ہے اس لئے وجود بشریت کی طرف عَود کرنے سے محفوظ نہیں ہے پس اس کے ساتھ ولایت حاصل نہیں ہوتی۔ اور فنا وبقائے حقیقی ہی ہے کہ جس کے ساتھ ولایت وابستہ ہے اور عود مذکور سے محفوظ ہے اور دوام اس کے لئے ضروری ہے۔

- فنائے حقیقی: اس (اللہ) تعالیٰ کے ماسوا کا نسیان اور غیر اللہ کے علم کا زوال ہے۔ ہمارے حضرت عالی شہباز لامکانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ

اگر اشیاء کے علم حصولی کا زوال ہے تو (یہ) فنائے قلبی ہے اور اگر علم حضوری کا زوال ہے کہ جس سے مراد نفس حاضر (سالک کی اپنی ذات) ہے تو فنائے نفس ہے۔

وجودِ فنا: وہ بقا ہے جو کہ اس فنا پر مرتب ہوتی ہے اور (سالک) ولایتِ ثانیہ سے وجود موہوب کے ساتھ موجود ہو جاتا ہے حضرت خواجہ خواجگان بہاء الحق والدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اسی معنی میں فرمایا ہے کہ

- وجودِ عدم: وجودِ بشریت کی طرف عود کرتا ہے لیکن وجود فنا وجود بشریت کی طرف عود نہیں کرتا۔
- بازگشت: سے مراد یہ ہے کہ نفی واثبات کے ذکر کے بعد مقرر طریقہ پر زبان دل سے یہ کہے کہ اے اللہ میرا مقصود تو ہی ہے اور میری رضا تجھ ہی سے ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مقررہ اصول:

جاننا چاہیئے کہ مشائخ طریقہ (عالیہ) نقشبندیہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مقررہ اصولوں میں سے ایک اصول "نظر بر قدم" ہے نظر بر قدم سے یہ مراد نہیں کہ نظر قدم سے تجاوز نہ کرے اور قدم سے آگے نہ بڑھائے کیونکہ یہ چیز خلاف واقع ہے۔ بلکہ (مراد یہ ہے کہ) نظر ہمیشہ قدم سے آگے رہے اور قدم کو اپنے پیچھے رکھے کیونکہ بلند زینوں پر جانے کیلئے پہلے نظر چڑھتی ہے اس کے بعد قدم آگے بڑھتا ہے اور جب قدم نظر کے مرتبہ پر پہنچ گیا تو نظر بھی زینے کے اگلے حصے پر پہنچ جاتی ہے اور قدم اس کی پیروی میں اوپر چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد نظر اس مقام سے آگے ترقی کرتی ہے علیٰ ہذا القیاس اور اگر مراد یہ ہے کہ نظر اس مقام تک ترقی کرے جہاں پر قدم کی گنجائش نہ ہو تو یہ بھی خلاف واقع ہے کیونکہ قدم کے تمام ہونے کے بعد اگر نظر تنہا نہ ہو تو بہت سے کمال کے مراتب فوت ہو جاتے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ قدم کی انتہا سالک کی استعداد کے مراتب کی انتہا ہے بلکہ اس نبی علیہ السلام کی استعداد کی انتہا تک ہے۔ جس کے قدم پر وہ سالک ہے۔ لیکن قدم اول اصالت کے ساتھ ہے اور قدم ثانی اس نبی علیہ السلام کی پیروی میں ہے اور ان دو استعدادوں کے مرتبوں سے اوپر اس کا قدم نہیں جا سکتا البتہ نظر جا سکتی ہے اور یہ نظر جب حدت (تیزی) حاصل کر لیتی ہے تو اس کی انتہا اس نبی علیہ السلام کی نظر کے مرتبوں کی انتہا ہو جاتی ہے جس کے قدم پر وہ سالک ہے کیونکہ نبی علیہ السلام کی کامل پیروی کرنے والوں کو بھی اس کے جملہ کمالات سے حصہ حاصل ہوتا ہے لیکن مراتب استعداد کی انتہا تک جو کہ سالک کی اصالت وتبعیت پر منحصر ہے قدم اور نظر موافقت رکھتے ہیں اس کے بعد قدم کوتاہی اور نظر تنہا صعود کرتی ہے اور اس نبی علیہ السلام کی نظر کے مراتب کی انتہا تک ترقی کر لیتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کی نظر بھی ان کے قدموں سے آگے صعود کرتی ہے اور ان بزرگوں یعنی انبیاء علیہم السلام کی کامل تابعداری کرنے والوں کو بھی ان کی نظروں کے مقامات سے حصہ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ان کے قدموں کے مقامات سے ان کو حصہ ملتا ہے اور حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ سرکار دو عالم ﷺ کے قدم مبارک کے اوپر مقام رویت ہے جس کا وعدہ دوسروں کیلئے آخرت میں ہے اور جو کچھ دوسروں کیلئے ادھار ہے وہ آپ (حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ سرکار دو عالم ﷺ) کے لئے نقد ہے اور آپ (حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ سرکار دو عالم ﷺ) کی کامل تابعداری کرنے والوں کو بھی اس مقام سے حصہ حاصل ہے اگرچہ رویت نہیں ہے۔

فریاد حافظ ایں ہمہ بیہودہ نیست		ہم قصہ غریب وحدیث عجیب ہست

ترجمہ: نہیں بکواس حافظ کی یہ فریاد، البتہ وہ قصہ عجیب اور احوال کی گفتگو ہے۔

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر "نظر بر قدم" سے مراد یہ ہو کہ قدم کو چاہیئے کہ نظر سے پیچھے نہ رہے اس طرح پر کہ کسی وقت بھی میں بھی قدم مقام نظر تک نہ پہنچے تو یہ درست ہے کیونکہ یہ معنی ترقی کو روکتے ہیں (یعنی نظر سے قدم کا پیچھے رہ جانا اور مقام نظر تک کسی وقت میں نہ پہنچنا مانع ترقی ہے) اور اسی طرح

اگر قدم اور نظر سے ظاہری قدم ونظر مراد لی جائے تو بھی گنجائش ہے کیونکہ راستہ چلتے وقت نظر پراگندگی پیدا کرتی ہے اور مختلف چیزوں کے دیکھنے کی وجہ سے انتشار پیدا ہوتا ہے اور اگر نظر کو قدم پر جمالیا جائے تو جمعیت (اطمینان) کیلئے بہت اقرب ہے اور یہ مراد دوسرے کلمہ کے معنی کے قریب ہے اور وہ کلمہ ''ہوش دردم'' ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پہلا کلمہ پراگندگی کو دور کرنے کیلئے ہے جو آفاق (بیرونی حالات) سے پیدا ہوتی ہے اور کلمہ ثانی انفس (اندرون) کی پراگندگی کو دور کرنے کیلئے ہے اور تیسرا کلمہ جو دونوں کلموں کے قریب ہے وہ کلمہ ''سفر در وطن'' ہے اور اس سے مراد انفس کی سیر ہے کہ اس کا منشا حصول ''اندراج النہایت فی البدایت'' ہے۔ (یعنی ابتدا میں انتہا کا حاصل ہونا) جو اس طریقہ عالیہ (نقشبندیہ) کے ساتھ مخصوص ہے اگرچہ ''سیر انفسی'' تمام طریقوں میں ہے لیکن ''سیر آفاقی'' حاصل ہونے کے بعد ہے اور اس طریقے میں ابتدا ہی اس سیر سے ہوتی ہے اور سیر آفاقی اس سیر کے ضمن میں مندرج ہے اس اعتبار سے اس طریقہ عالیہ (نقشبندیہ) کو ''اندراج النھایۃ فی البدایۃ'' کہنے کی گنجائش رکھتا ہے اور کلمہ چہارم جو ان تینوں کلموں کے ساتھ ہے وہ کلمہ ''خلوت در انجمن'' ہے۔ جب ''سفر در وطن'' میسر ہو جائے تو انجمن (لوگوں میں رہتے ہوئے) میں بھی خلوت خانہ وطن میں سفر جاری رہتا ہے اور آفاق کی پراگندگی انفس کے حجرے میں داخل ہونے نہیں پاتی۔ یہ بھی اس وقت ہے جبکہ حجرہ (نفس) کے دروازے اور سوراخوں کو بند کیا ہوا ہو لہٰذا انجمن میں متکلم اور مخاطب کا تفرقہ نہ ہونا چاہئیے اور کسی کی طرف بھی متوجہ نہ ہوں اور یہ تمام حیلے اور تکلفات ابتدائے سیر اور اس کے وسط میں اختیار کرنے پڑتے ہیں لیکن سیر کی انتہا میں ان کا کوئی کام نہیں ہے عین تفرقہ میں بھی جمعیت حاصل ہوتی ہے اور عین غفلت میں حاضر (یعنی حضوری حاصل رہتی ہے) اس جگہ کوئی شخص یہ گمان نہ کر لے کہ منتہی کے حق میں تفرقہ اور عدم تفرقہ مطلقاً برابر ہے ایسا نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ تفرقہ اور عدم تفرقہ اس کی باطن کی جمعیت کیلئے برابر ہے اس کے باوجود اگر ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع کر لے اور تفرقہ کو ظاہر سے دفع کر دے تو یہ اولیٰ وانسب ہوگا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نبی حضور پرنور آقائے دوجہان مدنی تاجدار ﷺ سے فرماتا ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً (سورۃ مزمل)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع تعلق کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو۔

اصطلاحات سلوک نقشبندیہ مجددیہ

پہلے ہم گذشتہ اولیاء نقشبند کی اصطلاحات کا ذکر کریں گے اور بعد میں شمس العارفین مقبول یزدانی شیخ احمد کابلی علیہ الرحمۃ کی اصطلاحات مجددیہ کو بیان کریں گے تاکہ دونوں کا فرق معلوم ہو جائے۔

گذشتہ اولیاء کرام نے تین سیریں مقرر کی ہیں یعنی سیر الی اللہ، سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ۔

سیر الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ عالم خلق سے عالم امر کی طرف جانا۔ احدیت اور وحدت سیر الی اللہ میں داخل ہیں۔

سیر فی اللہ احدیت میں سیر کرنا ہے۔

سیر عن اللہ سے مراد احدیت حق سے کثرت خلق کی طرف آنا۔ احدیت سے مراد صفات باری تعالیٰ کی تفصیل ہے۔ جو حقائق ممکنات کیلئے بمنزلہ اعیان ثابتہ ہے۔ وحدت سے مراد صفات کا مجمل بیان جو حقیقت محمدی ﷺ ہے۔

احدیت ذات بحت ہے اور نسبت واعتبار سے معرا۔ سیر فی اللہ کو سیر نظری قرار دیا گیا ہے۔ نہ کہ سیر قدمی۔ بحت اور احدیت عالم مثال اور عالم شہادت ہیں۔ اس

احدیت ۔ وحدیت واحدیت ۔ عالم مثال اور عالم شہادت کو حضرات الخمس کہتے ہیں ۔ حضرات الخمس کا باہمی فرق محض اعتباری ہے ۔ ورنہ در حقیقت احدیت سے لے کر کثرت خلق تک ایک ہی ذات اور ایک ہی وجود ہے ۔

ان اولیاء کرام کے منصب یہ ہیں ۔ اول قطب الاقطاب ۔ اس سے دوسرے درجہ پر فرد پھر قطب مدار ۔ لیکن وہ غوث اور قطب مدار کو ایک ہی جانتے ہیں ۔ چار اوتاد ہیں ۔ اور چالیس ابدال ۔ ان کے بعد نجبا ۔ نقبا شرفا اور رجال الغیب کا درجہ ہے ۔

اصطلاحات مجددیہ

جس چیز کو اولیائے سلف نے سیر الی اللہ وحدت اور احدیت مقرر کیا ہے ۔ شمس العارفین کعبۂ صفا کیشاں شیخ احمد کابلی علیہ الرحمۃ نے اسے ولایت صغریٰ اور اسماو صفات کا سایہ مقرر فرمایا ہے ۔ احدیت کا نام ولایت کبریٰ اور دائرہ اسماء وصفات جو خلق کی طرف متوجہ ہے ۔ رکھا ہے اور سیر فی اللہ کو سیر الی اللہ میں داخل فرمایا ہے ۔ جس مقام کا نام گذشتہ اولیاء کرام نے احدیت رکھا ہے ۔ (حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ) نے اس کے اوپر اور سولہ مقامات بیان فرمائے ہیں ۔ اور ذات احدیت کو ان مقامات سے بھی پرے سے پرے یعنی ماوراء الوراء فرمایا ہے اور وہ مقامات یہ ہیں ۔ کہ ولایت کبریٰ کے اوپر ولایت علیاء ہے ۔ اس ولایت علیاء کا تعلق علیم سے ہے اور ولایت کبریٰ کا علم سے ۔ یعنی وہ اسم صفت تھا اور یہ اسم ذات ۔ کیونکہ ذات میں دو علم ہیں علم الگ ہے اور علیم جدا ۔ ولایت علیاء کے بعد کمالات نبوت ہیں ۔ ۔ کمالات نبوت یعنی علم وقدرت وغیرہ صفات ہیں ۔ کمالات نبوت بلحاظ مرتبہ تینوں قسم کی ولایت (صغریٰ، کبریٰ، علیا) سے افضل ہے اور ان کے مقابلے میں تینوں ولایتیں بمنزلہ قطرہ کے ہیں بلکہ کمالات نبوت کا ایک نقطہ سمندر سے بدرجہا بہتر ہے ۔

کمالات نبوت کا انتہائی مقام قیومیت ، حقیقت کعبہ ، حقیقت قرآن اور حقیقت نماز ہے ۔ ان کے سلوک کا انتہائی مقام حقیقت نماز ہے حتیٰ کہ ختم المرسلین ﷺ کا انتہائی مقام بھی حقیقت نماز ہے ۔ اس کے بعد معبودیت صرف ہے ۔

ولایت صغریٰ اولیاء کی ولایت ہے ۔ ولایت کبریٰ انبیاء علیہم السلام کی ولایت ہے ۔ اور ولایت علیا فرشتوں کی ولایت ہے

حضرت عندلیب گلشن راز قبلہ درویشاں تاج الاولیاء مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس ہزار سال کے عرصہ میں جس قدر اولیاء کرام گذرے ہیں ۔ سب کے سب ولایت صغریٰ میں تھے ۔ اور اولیاء کرام کے مختلف منصب مثلاً قطب ، غوث وغیرہ بھی ولایت صغریٰ میں ہیں ۔ ولایت کبریٰ ، ولایت علیاء اور کمالات نبوت تک ان میں سے کوئی بھی نہیں پہنچا البتہ صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو یہ درجے عنایت ہوئے ۔ ان کے ہزار سال گذرنے پر ان مقامات کا ظہور ہوا ۔ جن اولیاء (مجاذیب ومجانین) نے شریعت کی مخالفت کی ہے اسی وجہ سے کی ہے کہ وہ کمالات نبوت کو نہیں پہنچے اور مقامات نبوت سے ناآشنا ہے ۔

- حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی تجلی جو سالک پر عالم شہود کی صورتوں اور شکلوں کے پردے میں ظاہر ہوتی ہیں اس کو انھوں نے کشف ملکوت کا نام دیا ہے ۔
- وہ تجلی کہ جو عالم مثال کی صورت اور شکلوں کے پردے میں ظاہر ہے ۔ اور مثال وعالم شہادت سے زیادہ لطیف ہے اس کو کشف جبروت کہتے ہیں ۔ اور ان مثالی صورتوں کو اعیان ثابتہ کہتے اور ان کا نام اللہ تعالیٰ کی صفات قرار دیتے ہیں ۔ انہیں ممکنات کے حقائق سمجھتے ہیں ۔ اور عالم شہادت کی صورتوں کو ان مثال صورتوں کا عکس جانتے ہیں ۔ کیونکہ انھوں نے سن رکھا ہے کہ مشائخ (رحمہم اللہ علیہم) نے فرمایا ہے ممکنات کے حقائق اعیان ثابتہ ہیں ۔ اور اسی سے یہ لوگ گمان کرنے لگے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی علمی صورتیں (صور علمیہ) جن کو اعیان ثابتہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے محسوس شکلوں (صور محسوسہ) کے

رنگ میں اسی قدر و قامت اسی خدو خال اسی کان و ناک اور اسی سر اور چہرہ کے ساتھ موجود ہیں۔ لازمی طور پر وہ صورتیں جن کا مشاہدہ انھوں نے عالم مثال میں کیا ہے ان کے متعلق ان لوگوں نے گمان کر لیا کہ وہ اعیان ثابتہ ہیں اور یہ صورتیں ان کا ہو بہو عکس ہیں۔ وہ حضرات یہ بات نہیں سمجھتے کہ اس گروہ کی مراد یہ ہے کہ حقائق علمیہ میں سے اگر ایک حقیقت خارج میں ظاہر ہو جائے تو وہ ایک مخصوص ہیئت اور معین شکل کی ہوگی۔ اور جو تمام خارجی حقیقتوں مظاہر سے پوری طرح امتیاز رکھتی ہوگی نہ یہ کہ کان اور ناک بجنسہٖ وہاں سے آئے ہیں۔

- اور کشف سوم کو کشف ذات کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کو بے کیف بھی کہتے ہیں۔ اور اس سے مراد حق سبحانہ وتعالیٰ کی تجلی ہے جو نور کو بے رنگ پردے میں تمام عالم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کبھی اس نور کی مثال صبح کی روشنی سے دیتے ہیں اور اس نور کے شہود کو ذات بے کیف کا مشاہدہ خیال کرتے ہیں۔

اس کیلئے وہ ایک اصطلاح ''رویت بصری'' بھی تجویز کرتے ہیں بلکہ اس کو واقعی سمجھتے اور اس نور کے ظہور کی انتہا خیال کرتے ہیں، اور جن اکابر طریقت نے اپنی انتہا کی خبر دی ہے چونکہ ان لوگوں کے خیال میں وہ مقام نہایت نہیں ہے لہٰذا وہ ان اکابر کی تنقیص کرتے اور ان پر زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہیں۔ اور بقا کا مقام جس کو مشائخ نے مقام بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ (میرے ذریعہ سے سنتا اور دیکھتا ہے) وہ اس جماعت کے نزدیک ان کا پہلا کشف ہے اور اس زعم میں صاحب بقا اولیاء کے انتہائی درجہ کو اپنا ابتدائی درجہ کہتے ہیں۔

غلط فہمی کی وجہ:

وہ نہیں جانتے کہ بے رنگ نور تجلی صوری میں داخل ہے جس کے اوپر تجلی معنوی ہے جو تجلیٔ صفات ہے، تجلیٔ ذات تو اس سے بھی بہت بلند ہے اور اکابر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو یہ بقا تجلیٔ ذات کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ اپنے زعم فاسدہ میں یہ لوگ اکابر اولیاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں سے بعض کو اپنے کشف ملکوت کے مقام میں سمجھتے ہیں اور بعض کو مرتبۂ کشف جبروت میں، اور مرتبۂ کشف ذات کو جو کہ ان کا کشف سوم ہے معلوم نہیں کس کیلئے وہ ثابت کرتے ہیں اور خود کو اسی دولت کے ساتھ ممتاز سمجھتے ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

ترجمہ: یہ بات نہایت سخت اور سنگین و گراں ہے جو وہ اپنی فضول گوئی سے ادا کرتے ہیں (یعنی چھوٹا منہ بڑی بات) (سورہ کہف)

واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی حقیقت حال کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

یہ ہیں مختصراً وہ اصطلاحات جن کا علم طالب حق کے لئے ضروری ہے

سنگت اولیاء:

حمد صلاۃ کے بعد:

حضرت علامہ علی بن سلطان محمد القاری، حنفی، نقشبندی، قدس سرہ، متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

بمجرد ذکرہ وذکر أصحابه فإن عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة وعند نزول الرحمة یحصل للقلوب الاطمئنان والسکینة۔

ترجمہ: ''محض ذکر حضور (محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ) اور ذکر صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سے قلوب مطمئن ہوتے ہیں کیونکہ صالحین کے ذکر پاک کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے اور بوقت نزولِ رحمت دلوں کو اطمینان اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔

(شرح شفاء، الباب الاول، الفصل الاول، ج۱، ص۶۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

لَا أذکر فِي مَکَانٍ إِلَّا ذکرت معي یَا مُحَمَّد فَمَن ذَکَرَنِي وَلَم یذکرك لَیْسَ لَهُ فِي الجنّةَ نصیب۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب ﷺ جہاں میرا ذکر ہوتا ہے تیرا ذکر (بھی) میرے ساتھ ہوتا ہے جس نے میرا ذکر کیا اور تمہارا ذکر نہ کیا تو جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور، ج۶، ص۷۳۲، مکتبہ الرحاب، القاہرہ)

عن معاذ قال قال رسول اللہ ﷺ ذِکرُ الأَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِکرُ الصَّالِحِینَ کَفَّارَةُ الذُّنُوبِ۔

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء علیہم السلام اور رسولوں علیہم السلام کا ذکر کرنا ان کے فضائل بیان کرنا ان کی تعریف کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے نیکوں کا (اللہ کے ولیوں کا) ذکر کرنا (ان کے فضائل وحالات بیان کرنا ان کی تعریف کرنا) گناہوں کا کفارہ ہے۔ (یعنی ولیوں کے ذکر سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔)

(الدیلمی، کنز العمال، رقم الحدیث: ۴۳۵۷۷، ج۱۵، ص۳۸۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، جامع الاحادیث، رقم: ۱۲۵۰۳)

حضرت امام عفیف الدین ابو سعادات عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی، یمنی، مکی، علیہ الرحمۃ، متوفی ۷۶۸ھ لکھتے ہیں:

روینا عن تاج العارفین، قطب العلوم، سید الطائفة المشغولة باللّٰہ العارفة، ابی القاسم الجنید قدس اللہ روحه ونور ضریحه، انه قیل له ما للمریدین فی مجاراة الاحکام؟ فقال: الحکایات جند من جنود اللہ تعالیٰ، تقوی بها قلوب المریدین، قیل له: فهل فی ذلک شاهد؟ فقال رضی اللہ عنه نعم، قوله تعالیٰ: وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک۔ (هود: ۱۲۰) وکذلک حکی عن الشیخ الصالح الکبیر، العارف باللّٰہ الخبیر، ابی سلیمان الدارانی رضی اللہ عنه قال: اختلفت الی مجلس بعض القصاص، فاثر کلامه فی قلبی، فلما قمت لم یبق فی قلبی منه شیئ، فعدت ثانیا فسمعته، فبقی فی قلبی اثر کلامه فی الطریق، ثم ذهبت فعدت ثالثا، فبقی اثر کلامه فی قلبی حتی رجعت الی منزلی، فکسرت آلات المخالفات، ولزمت الطریق الی اللہ تعالیٰ، ولما حکی للشیخ العارف الواعظ یحییٰ بن معاذ الرازی رضی اللہ عنه هذه الحکایة قال عصفور اصطاد کرکیا یعنی بالعصفور

:القاض، وبالکرکیی: اباسلمان الدارانی و کذلک بلغنا ان الرحمۃ تنزل عند ذکر الصالحین ثم حذفت اسانید الحکایات رغبۃ فی الاختصار، وعلماً بان من لیس لہ فیھم اعتقاد لا یفید فیہ الاسناد۔ واما من اعتقدہم فانہ ینتفع بما سمع عنھم، ولا یتوقف علی ثبوت الاسانید القویۃ، کتوقف الاحادیث النبویۃ، اذ لیس یترتب علی ذلک شیء من الاحکام الشرعیۃ، بل مجرد حکایات وعظیۃ، فینبغی ان یتعظ بھا ولا ینکر، فقد قال الشیوخ رضی اللہ عنھم: اقل عقوبۃ المنکر علی الصالحین ان یحرم برکتھم، قالوا ویخشی علیہ سوء الخاتمۃ، نعوذ باللہ من سوء القضاء۔ وقال الشیخ العارف باللہ ابو تراب النخشبی رضی اللہ عنہ: اذا الف القلب الاعراض عن اللہ تبارک وتعالیٰ، صحبتہ الوقیعۃ فی اولیاء اللہ عز وجل۔ وقال الشیخ العارف ابو الفوارس شاہ بن شجاع الکرمانی رضی اللہ عنہ: ماتعبد متعبد باکثر من التحبب الی اولیاء اللہ تعالیٰ، لان محبۃ اولیاء اللہ تعالیٰ، دلیل علی محبۃ اللہ، تعالیٰ۔

ترجمہ: امام الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا کہ بزرگان دین اور اولیاء اللہ کے واقعات وحکایات سے مریدین کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ فرمایا: بزرگان دین کے واقعات اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں، ان سے اہل ارادت کے دل مطمئن ثابت قدم ہوتے ہیں" سائل نے عرض کیا حضور! آپ کے اس قول کی کوئی دلیل بھی ہے؟ آپ نے دلیل میں قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِۦ فُؤَادَكَ۔

ترجمہ: اور رسولوں کی خبروں میں سے سب باتیں ہم بیان فرماتے ہیں جن سے آپ کے دل کو ثابت قدمی بخشیں۔ (ہود: ۱۲۰)

اسی طرح صالح کبیر عارف باللہ شیخ ابوسلمان دارانی علیہ الرحمۃ کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کے نصائح انسانی قلوب کو رب ذوالجلال کی جانب متوجہ کرتے ہیں۔ شیخ ابوسلیمان دارانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا میں نے ایک وعظ کی مجلس میں شرکت کی جب تک مجلس میں رہا مجھ پر وعظ کا اثر رہا مجلس سے آیا تو اثر جاتا رہا دوبارہ مجلس وعظ میں حاضری دی تو اس کا اثر مجلس سے اٹھ کر آنے کے بعد راستے تک رہا اور تیسری بار حاضر مجلس ہوا تو اس کا اثر گھر جانے کے بعد بھی مجھ میں باقی رہا۔ چنانچہ میں نے راہ حق سے دور لے جانے والے تمام امور کو خیر باد کہا اور معاصی کے وسائل کا خاتمہ کر ڈالا اور اللہ تعالیٰ کا راستہ اختیار کیا۔ فرماتے ہیں کہ یہ حکایت شیخ عارف یحییٰ بن معاذ علیہ الرحمۃ نے سنی تو فرمایا: چڑیا نے کلنگ کا شکار کر لیا۔ اس مقولہ میں چڑیا سے مراد واعظ اور کلنگ سے مراد حضرت شیخ سلیمان دارانی علیہ الرحمۃ کی ذات ہے اسی طرح ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ: یقیناً ذکر صالحین کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ واقعات کی سند کو میں نے اختصار کے خیال سے حذف کر دیا کیونکہ جو بزرگوں کا معتقد نہیں اسے سند بھی کوئی فائدہ نہیں دے گی اور جو معتقد ہیں وہ بغیر سند کے بھی حصول فیض کریں گے اور ان حکایات کے لئے احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی طرح قوی اسناد کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ ان سے احکام شرعیہ کے استنباط کا تعلق نہیں ہے بلکہ یہ صرف ناصحانہ حکایتیں ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ان سے پند وموعظت حاصل کی جائے اور انکار نہ کیا جائے کیونکہ مشائخ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: بزرگوں کے منکر کی کمتر سزا یہ ہے کہ وہ ان کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا: اور ایسے کے سوء خاتمہ کا خوف ہے۔ (نعوذ باللہ من سوء القضاء) شیخ عارف ابوتراب نخشبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: قلب جب اللہ تعالیٰ سے اعراض کا عادی ہو جاتا ہے تو اولیاء اللہ کے پیچھے پڑتا ہے اور ان کی مخالفت کرتا ہے۔ اور شیخ عارف ابوالفوارس شاہ بن شجاع کرمانی علیہ الرحمۃ

نے فرمایا: اولیاء اللہ کی محبت سے افضل کوئی ریاضت نہیں، کیونکہ ان کی محبت حب خدا کی نشانی ہے۔

(روض الریاحین فی حکایات الصالحین، ص۹،۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت علامہ سید محمد ہاشم کشمی، برہانپوری، نقشبندی مجددی، قدس سرہ، متوفی ۱۰۴۵ھ، لکھتے ہیں:

ماهی کان گشت محروم از فرات		از کف آبے جوید حیات

ترجمہ: وہ مچھلی جو فرات سے محروم ہوگئی وہ ایک ہتھیلی بھر پانی ہی میں اپنی حیات کو غنیمت سمجھتی ہے

چون شداز دست یکے نور نظر		از عصا بر کف نهد جزع بصر

ترجمہ: جب کوئی شخص بینائی سے محروم ہوجاتا ہے تو وہ راستہ ٹٹولنے کیلئے لاٹھی کو غنیمت سمجھتا ہے

چون نماند مرضعه پستان طلب		بنهد از انگشت خود پستان بلب

ترجمہ: جب شیر خوار خود دودھ طلب نہیں کرتا تو اس کے منہ میں دودھ بڑھایا جاتا ہے

چونکه شد ساقی و صافیهاے خم		قوت مخموران چه باشد لائے خم

ترجمہ: جب ساقی بھی نہیں رہا اور عمدہ شراب بھی نہیں رہی تو شراب پینے والوں کیلئے تلچھٹ ہی رہ جاتی ہے

چون برون شد ز انجمن شمع چگل		بوئے او پروانه جست از تاب دل

ترجمہ: جب انجمن سے شمع چگل (حسن شمع) چلی گئی تو اس کی بو کو پروانے نے دل کی تڑپ سے حاصل کرلیا۔

(برکات احمدیہ، زبدۃ المقامات، ص۵، المکتبۃ ایشق بشارع دار الشفقۃ، استانبول، ترکیہ)

حضرت شیخ فرید الدین عطار، نیشاپوری، قدس سرہ، متوفی ۶۲۷ھ، لکھتے ہیں:

شیخ ابو علی دقاق را گفتند (رحمہ اللہ) که: در سخن مردان شنیدن هیچ فائده هست، چون بر آن کار نمی توانیم کرد؟ گفت: بلی در وی دو فائده هست: اول آنکه اگر مرد طالب بود، قوی همت گردد و طلبش زیادت شود، دوم آنکه اگر در خود دماغی بیند آن دماغ فرو شکند، و دعوی از سر او بیرون کند و نیک او بد نماید و اگر کور نیست [بیند]۔

ترجمہ: حضرت شیخ ابو علی دقاق علیہ الرحمۃ سے لوگوں نے پوچھا کہ مرشدوں اور مشائخ کے احوال کو ہم پڑھتے تو ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرسکتے۔ اس سے کچھ فائدہ ہوگا یا نہیں۔ جواب دیا فائدہ ہی فائدہ ہے اول یہ کہ ان کی باتیں طالبوں کو قوی بناتی ہیں۔ اور ان کی طلب کو زیادہ کرتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر اس میں تکبر اور خود پسندی ہو تو وہ بھی زائل ہوجاتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اس راہ میں اس کا گزر ہوتا ہے جس سے وہ صاحب مقامات اور عارف ہوجاتا ہے پھر وہ ان سب کا ان کے احوال اور علوم سے موازنہ کرے۔ (اگر موافق پائے تو شکر کرے نہیں تو استغفار۔ طالب کی انابت حقیقت کا حصہ بن جاتی ہے۔)

(تذکرۃ الاولیاء، دیباچۂ مولف، ص۳، ایران)

شیخ العارفین مولانا نظام الدین یمنی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

حضرت شیخ اصیل الدین سپید باز که یکے از خلفاء ثلثه غیر حضرت قدوة الکبرىٰ۔ انداز فوائد استماع کلمات مشائخ واطلا

مقالات، اولیاء راسخ در خواست قال الاشرف ذکر الصالحین وتذکرۃ العارفین نور یتجلی فی قلوب الطالبین المسترشدین۔

ترجمہ: حضرت شیخ اصیل الدین سفیر باز نے کہ حضرت قدوۃ الکبریٰ کے خلفاء ثلاثہ میں سے ایک ہیں مقالات اولیاء اور کلمات مشائخ کے سننے کے فوائد کے سلسلہ میں حضرت قدوۃ الکبریٰ سے درخواست کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ صالحین کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ ایک نور ہے جو ہدایت طلب کرنے والوں کے دلوں میں پرتوفگن ہوتا ہے۔

(لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، حصہ، اول ص، ۱۳، مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی)

حضرت علامہ شہزادہ داراشکوہ قادری لکھتے ہیں:

پس بعد از انبیاء هیچکس نزدیک تر از ایشان نیست بخدائے عزوجل وهیچکس بزرگ تر از ایشان نیست وهیچکس محرم تر از ایشان نیست وهیچکس کریم تر از ایشان نیست وهیچکس عالی همت تر از ایشان نیست وهیچکس بے نیاز تر از ایشان نیز وهیچکس، وفاضل تر و کامل تر از ایشان نیست وهیچکس عالم تر وعامل تر از ایشان نیست وهیچکس حلیم تر وخلیق تر از ایشان نیست وهیچکس شجاع تر وسخی تر از ایشان نیست۔

ترجمہ: پس انبیاء ﷺ کے بعد خدا کے نزدیک اس گروہ کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ اور اعزاز و اکرام کے اعتبار سے بھی اس گروہ سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی نہیں۔ اس گروہ سے زیادہ نہ کوئی بلند حوصلہ اور عالی ہمت ہوسکتا ہے اور نہ کوئی ایسا بے نیاز اور کامل ترین۔ جیسا کہ اولیاء کاملین کی جماعت ہوتی ہے۔ حلم و بردباری شجاعت و دلیری، سخاوت و جواں مردی وغیرہ اور اخلاق حمیدہ میں ان کا کوئی ہمسر نہیں ہوسکتا۔

(سفینۃ الاولیاء، ص، ۱۳، درطبع منشی نول کشور بہ طبع مزین مقبول جہان گردید)

شیخ المشائخ زبدۃ العارفین حضرت خواجہ عارف ریوگری، قدس سرہ، متوفی، ۶۴۹ھ، لکھتے ہیں:

ایها العارف! بعد از کلام مجید واحادیث نبوی صلی اللہ علیه وسلم استماع کلام مشائخ علیهم الرحمه موجب توفیق وسبب ترقیق قلب وباعث تنفیر از ماسوی اللہ وترغیب ارتکاب رضاء اللہ است۔

ترجمہ: اے عارف کلام مجید اور احادیث نبوی ﷺ کے بعد مشائخ (اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کے کلام کا سننا توفیق (زیادتی۔ شوق) کا موجب قلب کی رقت و نرمی کا سبب ماسوا اللہ سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتا ہے۔

(عارف نامہ، ص، ۹، گاپا سنز، اردو بازار، ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی)

حضرت علامہ سید محمد ہاشم کشمی، برہانپوری، نقشبندی مجددی، قدس سرہ، متوفی، ۱۰۴۵ھ، لکھتے ہیں:

بار کردند همر هان به قطار		بار ما نیست ماچه بار کنیم
بر بلندی رویم و بنشینیم		اشترا مر دمان شمار کنیم

ترجمہ: (تشریح) ساتھیوں نے بوجھ دے کر لادیا ہے۔ مگر ہمارا اتنا یارا کہاں کہ بوجھ اٹھا سکیں۔

ہم بلندی پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے اونٹ شمار کرتے ہیں۔

و روزگار زندگانی را به گفتگوی منقبت ایشان و بهای و هوی محبت ایشان بسر برد و به زیر سایهٔ لوای ایشان سر از خاک بر آورد۔

کیا اچھا ہو کہ ان بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کی منقبت بیان کرتے کرتے ان کی محبت میں سرگرداں رہتے اور انکے جھنڈوں کے سایہ تلے ہم خاک سے اٹھیں۔

مصرع

پروانۂ آن شوم که پر وانه اوست

ترجمہ: جوان پر پروانہ وار نثار ہو میں اس کا پروانہ ہو جاؤں

مانا که حب وقوع ((من یحبک)) که در وسط دعای نبویست۔ علی قائله الصلوة و السلام۔ به تعلیم امت مرحومه که:

((اللهم ارزقنی حُبَّکِ و حُبَّ مَن یحبک و حب عمل الذی یقربنی الیک)) اشارهٔ ایست به آنکه این حب واسطهٔ آن دو حب دیگر است۔

شاهباز بلند سیر ابو سعید ابو الخیر۔ قدس سره۔ روزی مر اصحاب خویش را فرمود:

چون فردا شمارا از شما پرسند زینهار به جواب آن مشغول نگر دید۔

گفتند: شیخا چه گوییم؟ فرمود: بگوئید: ما را در دنیا مهتران بودند که ایشان حال مارا به از ما دانند۔ چون به ما حوالت کنید کار شما بر آید۔

حبیب کبریا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے امت کو اس دعا کی تعلیم دی (اے اللہ مجھے اپنی محبت عنایت فرما جو تجھ سے محبت کرے اس کی محبت عنایت فرما اور جو عمل تیری محبت سے قریب کرے اس عمل کی محبت عنایت فرما) اس ارشاد نبوی ﷺ میں (جو تجھ سے محبت کرے اس کی محبت عنایت فرما) کا لفظ درمیان میں واقع ہوا ہے اس میں اشارہ ہے کہ بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کی یہ ایک محبت دو دوسری محبتوں کا ذریعہ بنتی ہے خدا ﷻ کی محبت کا بھی اور نیک عمل کی محبت کا بھی عظیم بزرگ حضرت شیخ المشائخ ابو سعید ابو الخیر علیہ الرحمہ نے ایک دن اپنے مریدوں سے فرمایا کہ کل روز قیامت جب تم سے تمہارے بارے میں پوچھا جائے تو ہرگز جواب دینے کی کوشش نہ کرنا مریدوں نے عرض کیا۔ پھر ہم کیا کہیں آپ (حضرت شیخ المشائخ ابو سعید ابو الخیر علیہ الرحمہ) نے فرمایا تم یہ کہنا کہ ہم تو دنیا میں بہت کمتر و حقیر تھے البتہ ان بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کا دامن پکڑا تھا یہ ہمارا حال زیادہ بہتر جانتے ہیں جب تم معاملہ ہم پر چھوڑ دو گے تو تم انشاء اللہ بخیر و خوبی عہدہ برا ہو گے۔

(نسمات القدس، ص، ۷)

حضرت علامہ سید محمد ہاشم کشمی، برہانپوری، نقشبندی مجددی، قدس سرہ، متوفی، ۱۰۴۵ھ، لکھتے ہیں:

در ((نفحات الانس)) در احوال شیخ ابو علی شُبوی است۔ رحمة الله۔ که بزرگان گفته اند: ((خویشتن را در میان ایشان در خزان و خویشتن را از ایشان و از دوستان ایشان فرانمای اگر چه دانی چگونه رسوائی؟ تا فردا گویند: تو کیستی؟ گوئیی: از دوستان ایشانم و چون از سخنان ایشان بشنوی اگر چه معنی ندانی سری در جنبان تا فردا گوئی: از سر جنبان ایشانم۔ گویند ترا حقیست۔ مگر بدان سبب برهیی، رزقنی الله۔ سبحانه و جمیع الاخوان۔ وفور محبتهم و متابعتهم بحق مولاء الاکابر و حرمتهم۔

ترجمہ: کتاب نفحات القدس میں حضرت شیخ المشائخ شیخ ابو علی شبولی علیہ الرحمہ کے حالات میں لکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خود کو ان بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم

اجمعین) کیساتھ رکھ ان بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) اور انکے ساتھ نشست و برخاست کرنے والوں سے فیض حاصل کرتا کہ کل قیامت کے دن جب تجھ سے پوچھیں کہ تو کون ہے تو کہہ سکے کہ میں ان کے ساتھ نشست و برخاست کرنے والا اور ان کا دوست ہوں اور جب تو ان بزرگوں کی باتیں سنے تو اگرچہ تیری سمجھ میں نہ آئیں اپنی گردن جھکالیا کرتا کہ کل قیامت کے دن کہہ سکے کہ میں ان بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کی باتیں سن کر گردن جھکانے والا تھا اگرچہ تو حقیقی مجرم ہی ہو اس سبب سے اللہ تعالیٰ سے تیری رہائی ہوجائے گی۔ (اللہ پاک ہمیں اور تمام بھائیوں کو ان بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کی محبت و اتباع نصیب فرمائے بہ طفیل اکابر (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

(نسمات القدس، ص ۷، ۸)

حضرت خواجہ محمد پارسا، متوفی علیہ الرحمۃ، ۸۲۲ھ، لکھتے ہیں:

شیخ شہید شیخ مجد الدین بغدادی قدس اللہ سرہ دعا می کردند و می فرمودند: الٰہی کارِ تو بعلت نیست، مرا ازین قوم گردان یا از نظار گیانِ این قوم گردان کہ قسم دیگر را طاقت ندارم۔ نظم:

گر نیم مرغان رہ را ہیچکس		ذکرِ ایشان کردہ ام اینم نہ بس
گر نیم زیشان ازیشان گفتہ ام		خوش دلم کین قصہ از جان گفتہ ام

شیخ المشائخ شیخ مجد الدّین بغدادی علیہ الرحمۃ دعا کرتے تھے کہ یا الٰہی تیرا کام کسی سبب کا محتاج نہیں ہے بلکہ فضل وعنایت سے ہے مجھے ان لوگوں میں سے بنا یا ان لوگوں کو دیکھنے والوں میں سے بنا کیونکہ مجھے دوسری قسم یعنی اسباب کا محتاج بننے والوں کی طاقت و ہمت نہیں ہے۔

گر نیم مرغان رہ را ہیچکس		ذکرِ ایشان کردہ ام اینم نہ بس
گر نیم زیشان ازیشان گفتہ ام		خوش دلم کین قصہ از جان گفتہ ام

ترجمہ: اگر میں مردان یا مرغان راہ یعنی راہ ہدایت یافتہ اور راہ دکھانے والوں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہوں۔ لیکن اب ان کا ناکافی ذکر کیا ہے۔ اگرچہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں لیکن ان بزرگوں (رحمۃ اللہ علیہم) کا ذکر کیا۔ میں اس بات پر دل سے خوش ہوں کہ میں نے روحانی نفوس کا قصہ بیان ہے۔

(رسالہ قدسیہ، ص ۱۱۹، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان اسلام آباد)

وشیخ امام عارف ربانی ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی قدس اللہ تعالیٰ روحہ سرہ را پرسیدند: چون این طایفہ روی در نقاب آرند چہ کنیم تا بسلامت مانیم۔ فرمودند: ہر روز از سخنانِ ایشان بخوانید۔ ویکے از صدیقان می فرماید: کسے باید کہ از و گوید تا من شنوم یا من گویم و او می شنود۔ اگر در جنت گفت و گوئے او نخواھد بود مرا با جنت چہ کار۔ اقتباس جذوات مواحید از انفاس طیبۂ ایشان توان کرد۔

ترجمہ: حضرت شیخ المشائخ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ جب اس گروہ (اولیاء اللہ) کے لوگ پردہ فرما جائیں یعنی فوت ہوجائیں تو ہم سلامت رہنے کیلئے کیا کریں آپ (حضرت شیخ المشائخ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ ان کے کلمات (انکے حالات سنو اور پڑھو) سے پڑھ ہر روز پڑھا کریں ایک صدیق (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ کوئی ان کی باتیں پڑھے تا کہ میں سنوں یا میں پڑھوں اور وہ سنیں اگر جنت میں ان کی باتیں نہ ہوں تو

میرا جنت سے کیا کام ان نفوس پاک (اولیاء اللہ) کے وجد و حال و کیفیت سے جذب فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

(رسالہ قدسیہ، ص، ۱۱۹، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان اسلام آباد)

حضرت سراج السالکین شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرمودند عمدہ ترین قصص از قصص بنی نوع انسان قصص صوفیاء است کیونکہ از خواندن آن شما منسوب بآن باشد و ایں وجہ و سبب نجات مے بود۔

ترجمہ: حضرت سراج السالکین شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سب افسانوں میں سے عمدہ افسانے صوفیوں کے افسانے ہیں اسلئے کہ ان کی باتوں کے سبب تجھے ان سے نسبت حاصل ہوگی۔ اور یہی نسبت نجات کا موجب ہوگی۔

(مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۲)

حضرت شیخ الشیوخ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ در رسالہ محبوبہ تحریر مے فرمائیند کہ مشائخ رحم اللہ فرمودند تو جہد مے کن کہ در دل دوستان حق جائے دل تو پیدا مے شود و ایں اگر میسر نمے شود تو محبت دوستان خدا را در دل خود جائے دید کیونکہ جب دوستان خدا در دل جائے گزیند در آں وقت فراش خانہ دل تو از حرص و ھوا پاک شود و شاہ محبت حقیقی ایں حالت کا دید نزول مے فرمائید و اگر تو در دل دوستان خدا جائے گیرد فاللہ رب العزت در آں دل دعر یوم سہ صد و ستین دفعہ نگاہ کرد و لما شمار ھماں جائے مے دید ندان شاءاللہ تعالیٰ عمل شمار ادر دین و دنیا تحسین مے کرد۔

ترجمہ: حضرت شیخ الشیوخ محمد پارسا علیہ الرحمہ رسالہ محبوبہ میں لکھتے ہیں: کہ مشائخ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) فرماتے ہیں کہ تو اس بات کی کوشش کر کہ اپنے دل کی جگہ دوستان حق کے دل میں بنائے۔ اور اگر یہ بات میسر نہ ہو سکے۔ تو دوستان خدا کی دوستی کو اپنے دل میں جگہ دے۔ کیونکہ جب اس کے دوستوں کی دوستی کا مقام تیرے دل میں ہوگا۔ تو دل کے فراش خانہ کو حرص وہوا سے پاک کردے گا۔ اور محبت حقیقی کا بادشاہ جب مقام دیکھے گا تو نزول فرمائے گا۔ اور اگر تو خدا کے دوستوں کے دلوں میں اپنا مقام بنالے گا۔ تو چونکہ وہاں پر ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ (۳۶۰) نظر رحمت ہوتی ہے۔ اگر وہاں تجھے دیکھ لیا جائے گا۔ تو انشاء اللہ تیرے دونوں جہاں کے کام سنور جائیں گے۔

(مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۶)

حضرت شیخ امیر دکلال رحمۃ اللہ علیہ گفتند در عند ذکر الابرار تنزل الرحمۃ و بمصداق حکایات المشائخ جند من جنود اللہ یعنی ذکر الاولیاء باعث نزول رحمت است و مصداق ایں آنست کہ حکایات مشائخ عسکر میں عسا کر اللہ و ایں سبب حفظ ایمان است و یادگار پیران طریقت مریدان باعقیدت را روح ایمان است۔

ترجمہ: حضرت شیخ امیر کلال قدس اللہ سرہ عرض بردار ہیں "بفجواء عند ذکر الابرار تنزل الرحمۃ" اور بمصداق "حکایات المشائخ جند من جنود اللہ" مقربان بارگاہ الٰہی کے حالات کا تذکرہ باعث نزولِ رحمت اور سبب حفظان ایمان ہے۔ اور پیران طریقت کی یادگار ہی مریدانِ باعقیدت کیلئے روح وایمان ہے۔

شعر:

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ		ھو المسک ما کررتہ یتضوع

یعنی بار بار نعمان (امام اعظم) کا ذکر کرو۔ کہ ان کا ذکر مثل مشک کے ہے جس قدر کرو گے خوشبو آئے گی۔

شیخ الاسلام عبداللہ انصاری هروی فرمودند: علامت نیک بختی آنست که کلام مشائخ رحهم اللہ شنید و اعتقاد آن کند و آن را محبوب مے داند وجه ایں آنست که کلام دوستان حق و محبت دوستان حق را خصوصیت ایں است که باهمی نیست پیدا مے شود و پس از اں از ایں نسبت نسبت حق تعالیٰ پیدا شد و ازیں سبب انسان ولی اللہ مے شود۔

ترجمہ: شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہروی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ نیک بختی کی علامت یہ ہے۔ کہ مشائخ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی باتیں سنے اور ان پر اعتقاد کرے۔ اور ان سے محبت کرے۔ کیونکہ دوستان حق کی باتوں کی دوستی اور دوستان حق کی دوستی باہمی ایک نسبت پیدا کرتی ہے۔ جس سے پھر حق تعالیٰ سے نسبت پیدا ہوتی ہے۔ جس کے سبب انسان ولی اللہ ہو جاتا ہے۔

(مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۷)

در قوت القلوب مذکور است که آن شخص که منکر مقام ولیے است یا منکر ے حال عارفے است ادنی حالت آن شخص اینست که یقین او کمزور مے شود حالت بر آنست که کافر در مرتبه کفر مے رسد و در آن نفاق و کینه در آید و عذاب آن بدنصیبی و نقصان است۔

ترجمہ: قوت القلوب میں مذکور ہے: کہ جو شخص ولی کے کسی مقام یا عارف (باللہ) کے کسی حال کا منکر ہو۔ تو اس کی اچھی سے حالت یقین کی کمزوری اور بری حالت، کفر، نفاق اور کینہ ہے۔ اس کا عذاب بدنصیبی اور نقصان ہے۔

(مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۷)

حضرت قدوة الاولیاء شیخ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ حین وقت وصال نصیحت فرمود اول آنست که کلام پیران را در سماعت جگه بده و اگر نه تواں باید شد کم از کم نام آن یاد کن ایں سبب فیض یابی است۔

ترجمہ: حضرت قدوۃ الاولیاء شیخ عبداللہ انصاری علیہ الرحمہ نے انتقال فرماتے وقت یہ نصیحت کی اول تو پیروں کی باتیں سنو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم نام ضرور یاد رکھو۔ تا کہ اسی سے تم بہرہ یاب ہو (فیض یاب ہو جاؤ)

(مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۸)

حضرت شیخ المشائخ شیخ احمد اعرابی رحمۃ اللہ فرمودند: که من تعریف صوفیائ بو جه ایں نمی کنم که من محتاج آن ام بلکه محض بوجه شوق و حال که در من است و عرفان، قرب و اشراق که آناں حاصل است من مے نمے دانم که چه گفتم و چه نوشتم ولے من سد کتاباں، در تعریف آن نوشتم نیز کم است۔

ترجمہ: حضرت شیخ المشائخ شیخ احمد اعرابی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ میں صوفیوں کی تعریف اس واسطے نہیں کرتا۔ کہ مجھے ان کی احتیاج ہے۔ بلکہ محض اس شوق اور حال کی وجہ سے جو مجھے ہے۔ اور عرفان، قرب اور شرق کے سبب سے جو انھیں حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیا کہوں اور کیا لکھوں۔ اگر سو (۱۰۰) کتابیں بھی ان کی تعریف میں لکھوں تو تھوڑی ہیں۔

(مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۹)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی شهباز لا مکانی رحمۃ اللہ فرمودند: انکار کوتاه اندیشان از کرامات و احوال اولیاء رحهم اللہ ازیں سبب، است که آن از اسرار و حقیقت آن واقف نیتند و در آن احوال ایشان را نشان نیست و وجه انکار آن است که بروئے عوام رسوا نمے

شوندو آن نمے دانستند که در روئے خاصان آں رسوائی شدید است خدایا آناں راهدایت داد، کار نیکاں را بر حالت خود قیاس نه کن خواه در نوشتن چه باشد۔

ترجمه: حضرت شہباز لا مکانی مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: کہ ان کوتاہ اندیشوں کا بزرگوں کی کرامات اور ان کے احوال سے انکار کرنا اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ خود ان اسرار سے واقف نہیں ہوتے۔ اور احوال کا نشان تک ان میں نہیں پایا جاتا یہ نفی تو اس واسطے کرتے ہیں کہ عوام کے روبرو رسوانہ ہوں۔ لیکن انھیں یہ معلوم نہیں۔ کہ خواص کے نزدیک ان کی سخت رسوائی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت کرے۔ پاک لوگوں کے کام کا اندازہ اپنی حالت سے نہ کر۔ خواہ لکھنے میں کیسا ہی آسان ہو۔ (مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص،۱۲)

حضرت علامہ سید محمد ہاشم کشمی، برہانپوری، نقشبندی مجددی، قدس سرہ، متوفی، ۱۰۴۵ھ، لکھتے ہیں:

نسمه: مولانا محمود قواس گوید: که نزدِ مولانا نور الله شکایت از حال خود کردم۔ فرمود: محبت این طایفه داری؟ گفتم: بلی گفت: تراهمین بس است۔ شیخ الاسلام انصاری گوید: دوستی این کار است و نزدیک است که انکارِ این کار از این کار بود۔ مولانا عبد الغفور در شرح آں گفته۔ زیرا که انکارِ این کار به مستلزم تصور این کار است و تصویر این کار ازین کار۔

ترجمه: نسمہ: حضرت مولانا محمود قواس فرماتے ہیں کہ مولانا نوراللہ اسفندانی علیہ الرحمۃ سے میں نے اپنی حال زار کا شکوہ کیا۔ آپ نے فرمایا ''محبت ایں طائفہ علیہ داری'' (تم بزرگان دین سے محبت کرتے ہو؟) میں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت نے فرمایا: تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ یعنی ان کی محبت آہستہ آہستہ تمہارے اندر ان تکالیف کی برداشت پیدا کردیگی اس لیے کہ انہوں نے ان سے زیادہ خراب حالات میں بھی کبھی شکوہ نہ کیا۔ وہ ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔ شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں: اس کام کی دوستی ومحبت ایسی ہے جیسا خود یہ کام کرنا۔ اور قریب ہے کہ اس کام کا انکار اس دوستی کے انکار کا باعث ہو۔ یعنی بزرگوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے کی خواہش ہوگی تو ان جیسا ہوتا جائیگا۔ اور اگر ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے کو ہی پسند نہ کریگا تو ایک وقت آئے گا ان کی بزرگی کے انکار پر آمادہ ہوجائیگا۔) حضرت مولانا عبدالغفور لاہوری قدس سرہ اس ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کام کا انکار اس کام کے تصور کو مستلزم ہے۔ واللہ اعلم۔

(نسمات القدس، مقالہ اولی، ص،۶۹، ۷۰)

معارف آگاہی مولانا جلال الدین، رومی، بلخی، علیہ الرحمۃ، متوفی، ۶۷۲ھ، لکھتے ہیں:

آنچنانکه عارف از راهِ نهاں		خوش نشسته میرود در صد جهاں

ترجمه: جس طرح عارف بیٹھے بٹھائے ایک مخفی راستہ سے سینکڑوں جہاں میں چلا جاتا ہے۔

گر ندادستش چنیں رفتار دست		ایں خبرها زاں ولایت از کیست

ترجمه: اگر اس (عارف) کو ایسی رفتار حاصل نہیں ہوئی تو اس اقلیم (غیب) کی یہ خبریں کس سے (منقول) ہیں۔

ایں خبرها ویں روایات محق		صد هزاراں پیر بر وے متفق

ترجمه: یہ خبریں اور یہ سچی روایات (وہ ہیں) جن پر لاکھوں شیوخ متفق (ہیں)۔

(مفتاح العلوم، دفتر ششم، ص ۷۸۷)

حضرت علامہ شہزادہ داراشکوہ قادری لکھتے ہیں:

ابراهیم قصار گفته اند بسنده است تر از دنیا دو چیز صحبت فقیری و خدمت دوستی از دوستان خدا۔

ترجمہ: ابراہیم قصار علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ دنیا میں دو چیزیں سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں ایک فقیروں کی صحبت اور دوسرے اولیاء اللہ کی محبت اور ان کی خدمت۔

(سفینۃ الاولیاء، ص، ۱۵، درطبع منشی نول کشور بہ طبع مزین مقبول جہان گردید)

حضرت علامہ شہزادہ داراشکوہ قادری لکھتے ہیں:

محمد بن سماک قدس سره در وقت رحلت مناجات میکردند که بار خدایا بر تو ظاهر است که در وقت معصیت کردن اهل طاعت ترا دوست می داشتم اکنون دوستی ایشان کفارت گهناهان من گردان۔

ترجمہ: محمد بن سماک قدس سرہ نے اپنے وصال سے دعا فرمائی کہ اے اللہ تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میں تیری نافرمانی کرتے وقت تیرے فرمابرداروں سے محبت رکھتا تھا۔ آج تو ان کی دوستی کو میرے گناہوں کا کفارہ کردے۔

(سفینۃ الاولیاء، ص، ۱۵، درطبع منشی نول کشور بہ طبع مزین مقبول جہان گردید)

حضرت علامہ شہزادہ داراشکوہ قادری لکھتے ہیں:

عبداللہ سنجری گفته اند سود مند ترین چیزی مرد باترا صحبت صالحان است و اقتدا بایشان در افعال و اقوال و زیارت کردن قبر هائے دوستان خدا و خواجه معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیه فرموده اند صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بدان بدتر از کار بد۔

ترجمہ: ابوعبداللہ سنجری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ مفید چیز نیکوں کی صحبت ہے۔ اور افعال واقوال میں ان کی اتباع و پیروی اور اولیاء اللہ کے مزارات مقدس کی زیارت اور حاضری۔

خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ نیکوں کی صحبت مین بیٹھنا نیکی کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور مفید ہے۔ اسی طرح بروں کی صحبت میں بیٹھنا گناہ کرنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

(سفینۃ الاولیاء، ص، ۱۵، درطبع منشی نول کشور بہ طبع مزین مقبول جہان گردید)

حضرت علامہ شہزادہ داراشکوہ قادری لکھتے ہیں:

سهیل ابن عبداللہ تستری رحمہ اللہ گفته اند از نشانهائی بدبختی که دیدار و صحبت اولیاء دست دهد و توفیق قبول نیابد و در دل انکار آرد۔

ترجمہ: سہیل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بدنصیبی اور محرومی کی علامتوں میں سے ہے کہ اولیاء اللہ کی صحبت وزیارت سے احتراز کرے اور ان کی باتوں اور نصیحتوں کو قبول نہ کرے بلکہ دل سے انکار کرے۔

(سفینۃ الاولیاء، ص، ۱۶، درطبع منشی نول کشور بہ طبع مزین مقبول جہان گردید)

حضرت نظام الدین اولیاء رحمهم اللہ فرمودند: رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عداز فراغت نماز فجر در اوراد و ادعیه مشغول مے شود و بعد از ان حکایات انبیاء و اولیاء بیان مے کرد و فرمودند آن بآنهان کرد و همه آن در بهشت رفت۔

ترجمہ: حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز ادا کرتے تو اوراد سے فارغ ہوکر انبیاء اور اولیاء کی حکایت بیان کرتے اور

فرماتے کہ جوشخص انبیاء اور اولیاء کی حکایات بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ اس پر حرام کردیتا ہے اور اس کا حشر بھی قیامت کے دن انہیں کے ساتھ ہوگا۔ انہی کے ہمراہ بہشت میں داخل ہوگا۔ (ہشت بہشت، ص ۶۲۷)

حضرت مؤید الدین بیرنگ خواجہ محمد باقی باللہ، کابلی، حنفی، نقشبندی، قدس سرہ، متوفی، ۱۰۱۳ھ، لکھتے ہیں:

جمعه سیزدهم ذی الحجه سنه مذکور سعادت حضوری بدست آمد چون این فقیر رادید ندتبسم کنان فرمودند که برائے سخن شنیدن، آمده هم دریں محل از حاضران شخصے رامخاطب ساخته فرمودند که ابو عبدالله مروزی هر جاسخن مشائخ می شنید به یکے می گفت که این را برائے من بنویس چنانچه از سخنان ایں طائفه مجلدی جمع کرده بود و باخود میداشت۔ روزی برلب آبے طهارت می کرد۔ ناگاه آں مجلد در آب افتادوے گوید که من ازیں معنے سخت متالم شدم و دریں تالم و تاسف می بودم که شبے سهل عبدالله تستری رابخوب دیدم که بمن گفت که عمل بمقتضائے سخنان ایشان باید کرد و نوشتن هیچ نیست زمانے بریں بگذشت که حضرت رسالت پناه، صلی الله علیه وسلم هم وراں خواب ظاهر شدند وبمن خطاب کرده فرمودند که بایں صدیق یعنی سهل تستری بگوئے که سخنان ایشاں نوشتن اثر محبت ایشاں است و محبت ایشاں عین مقصود لختے سخن در سماع افتاده شخصے ایں مصراع خواند که شیخ سعدی شیرازی قدس سره گفته۔

مصرعه

که این حظ نفس است وآں قوت روح

ترجمہ: جمعہ ۱۳ / ذی الحجہ مذکور کو فقیر خدمت حالیہ میں حاضر ہوا۔ جب حضور نے اس فقیر کو دیکھا۔ مسکرا کر فرمایا۔ کہ باتیں سننے کے لئے آئے ہو۔ حضور نے حاضرین میں سے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ابوعبداللہ مروزی علیہ الرحمہ جب کبھی مشائخ کی باتیں سنتے تو کسی شخص کو فرماتے کہ ان باتوں کو میرے لئے لکھ لو۔ چنانچہ انہوں نے بزرگوں کی باتیں سن سن کر ایک کتاب کی صورت میں جمع کررکھا تھا۔ جس کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ ایک دن دریا کے کنارے وضو کررہے تھے۔ کہ وہ کتاب دریا میں گر پڑی۔ ابوعبداللہ مروزی علیہ الرحمہ کو بڑا غم ہوا۔ اسی افسوس کی حالت میں ایک رات حضرت سہل عبداللہ تستری علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ بزرگوں کی باتوں کے موافق عمل کرنا چاہئے۔ صرف لکھنے سے کیا فائدہ اسی خواب کی حالت میں تھوڑی دیر کے بعد حضرت رسالت پناہ ﷺ نے اپنا جمال با کمال دکھایا اور ابوعبداللہ مروزی علیہ الرحمہ کو فرمایا کہ اس صدیق یعنی سہل تستری علیہ الرحمہ کو کہہ دو کہ ان بزرگوں کی باتوں کو لکھنا ان کی محبت کا نشان ہے اور ان کی محبت عین مقصود ہے۔ پھر کچھ دیر تک سماع و سرور کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔

ایک شخص نے شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا یہ مصرعہ پڑھا۔

مصرعه

که این حظ نفس است وآں قوت روح

ترجمہ: یہ نفس کا حصہ ہے اور وہ روح کی قوت۔

(کلیات باقی باللہ، یعنی مجموعۂ کلام ورسائل وملفوظات ومکتوبات، ص ۳۸، ملک دین محمد اینڈ سنز، اشاعت منزل بل روڈ، لاہور)

میر سید احمد مکی مے فرمائید آن از مخلصین خواجہ بے رنگ رحمۃ اللہ بود کہ خواجہ جیو رحمۃ اللہ زما وعدہ کردہ باشد کہ من در آن وقتے کہ در بہشت مے روم باذن اللہ شمانیز مع مامے گزرانیدند، مے فرمودند کہ ما در یک روز در مجلس حضرت شیخ احمد جیو یعنی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فی بلدۃ سرہند مے بودم شیخ مجدد مے فرمائید کہ در بہشت رفتن آسان نیست بسے مشکل و دشوار است، پس ازان حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرات فرمود مفہوم آن این است کہ در بہشت آن شخص در آمد کہ آن مثل مائے باران پاک و صاف کردہ، بود حضرت شیخ مجدد الف ثانی در بیان کردن آن حدیث پاک نالیدند و فرمود در دفع تعلق حسن صوری مشغولیت نماز و روزہ، و خواندن آن کتب کہ در بیان احوال مشائخ رحمۃ اللہ بود نہایت مفید است۔

ترجمہ: فرمایا میر سید احمد مکی علیہ الرحمہ جو کہ خواجہ بیرنگ علیہ الرحمہ (والد ماجد) کے مخلصین میں سے تھے۔ فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ جیو (خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ) نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ جب ہم بہشت میں جائیں گے تم کو بھی (باذن اللہ) اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ فرمایا میں (سرہند میں) ایک روز حضرت شیخ احمد جیو (حضرت مجدد الف ثانی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت علیہ الرحمہ فرمارہے تھے کہ بہشت میں جانا معمولی بات نہیں ہے۔ بہت دشوار ہے پھر حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے ایک حدیث پڑھی جس کا مضمون یہ تھا کہ بہشت میں وہ شخص جائے گا جو مثلِ آب باراں، پاک وصاف ہو گیا ہوگا۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ یہ بیان کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ فرمایا تعلق حسن صوری (یعنی عشق مجازی) کے دفع کرنے کے لیے نماز وروزہ میں اشتغال اور ایسی کتابوں کا مطالعہ بہت مفید ہے جن میں احوال مشائخ لکھے ہوئے ہیں۔

(تذکرہ خواجہ باقی باللہ، ص ۷۳)

معارف آگاہی مولانا جلال الدین، رومی، بلخی، علیہ الرحمہ، متوفی ۶۷۲ھ، لکھتے ہیں:

تیغ در زرّاد خانہ اولیاست		دیدنِ ایشان شمارا کیمیاست

ترجمہ: (جو) تلوار (تجھے چاہئے وہ) اولیاء (اللہ) کے اسلحہ خانہ میں (موجود) ہے۔ ان (اولیائ) کی زیارت تمہارے حق میں کیمیا ہے۔

(مفتاح العلوم، دفتر اول، ص ۲۷۸)

انارِ خنداں باغ را خنداں کند		صحبتِ مردانت از مرداں کند

ترجمہ: تروتازہ انار (سارے) باغ کو تروتازہ بنا دیتا ہے۔ مردانِ حق کی صحبت تم کو مرد بنا دے گی۔

یک زمانے صحبتے با اولیاء		بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

ترجمہ: کچھ دیر اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہونا سو برس کی بے ریا (یعنی خالص) طاعت سے (فضیلت میں) بڑھ کر ہے۔ حافظ

گر تو سنگِ خارہ و مرمر شوی		چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

ترجمہ: اگر تو سخت پتھر یا (سنگِ مرمر) بھی ہو۔ جب کسی صاحبدل (ولی کامل) سے ملے گا (تو اس کی برکت سے) موتی بن جائے گا۔ جامی

مِہرِ پاکاں درمیانِ جاں نشاں		دل مدہ الّا بمِہرِ دل خوشاں

ترجمہ: پاک لوگوں کی محبت (اپنی جان) میں جما لے۔ دل خوش لوگوں کے سوا (جو دنیا سے بے غم ہیں) کسی کی محبت میں دل نہ دے۔

(مفتاح العلوم، دفتر اول، ص ۲۷۹)

دل تُرا در کوئے اهلِ دل کشید		تن تُرا در حبسِ آب و گِل کشید

ترجمہ: دل تجھ کواہل دل کے کوچے میں لے جانے کا مقتضی ہے۔ جسم تجھ کو علائقِ جسمانیہ کی قید میں ڈالنے کا متقاضی ہے۔

(مفتاح العلوم، دفتر اول، ص، ۲۸۰)

صحبتِ صالح تُرا صالح کند		صحبتِ طالح تُرا طالح کند

ترجمہ: نیک کی صحبت تجھ کو نیک بناتی ہے۔ اور بد بخت کی صحبت تجھ کو بد بخت بناتی ہے۔

(مفتاح العلوم، دفتر اول، ص، ۲۸۱)

بر درِ ایں خانه گستاخی ز چیست؟		گر همیدانند کاندر خانه کیست؟

ترجمہ: اس گھر کے دروازے پر گستاخی کیوں (کی جاتی) ہے اگر لوگ یہ جانتے ہیں کہ اس گھر میں کون ہے؟

مطلب: جو لوگ ان اہل اللہ سے گستاخانہ پیش آتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ ان کے بواطن میں کون بس رہا ہے اور کس کی تجلی سے ان کے انوار درخشاں ہیں ورنہ ان کو یہ جرأت نہ ہوتی۔

ابلهاں تعظیمِ مسجد میکنند		در جفائے اهلِ دل جد میکنند

ترجمہ: بے وقوف لوگ مسجد کی تعظیم کرتے ہیں (کہ یہ خانۂ خدا ہے اور) اہلِ دل کو ستانے پر کمر بستہ ہیں (حالانکہ):

آں مجازست ایں حقیقت اے خراں		نیست مسجد جز درونِ سروراں

ترجمہ: اس (ظاہری مسجد) کو تو (بعض خاص وجوہ سے خانۂ خدا) مان لیا گیا ہے (اور) یہ (بزرگوں کے دل) سچ مچ (کے خانۂ خدا) ہیں، ارے (عقل کے) گدھو! مسجد تو (ان) بزرگوں کے دل ہی ہیں۔ کما قیل

کعبه بنگاه خلیل آذر ست		دل گذر گاهِ جلیل اکبر ست

ترجمہ: خلیل آذر علیہ السلام کی نگاہ میں کعبہ ہے، دل جلیل اکبر جل جلالہ کی گزرگاہ ہے۔

مسجدے کو اندرونِ اولیاء ست		سجده گاهِ جمله است آنجا خدا ست

ترجمہ: وہ مسجد جو اولیاء کے بواطن ہیں تمام (مخلوق) کی سجدہ گاہ ہیں (کیونکہ) وہاں خدا (کے انوار جلوہ افگن) ہیں۔

(مفتاح العلوم، دفتر دوم، ص ۹۰۰)

چوں گرسنه مے شوی سگ مے شوی		تندو بد پیوند و بدرگ مے شوی

ترجمہ: اگر تم بھوکے رہتے ہو تو تمہاری کتے کی سی خصلت ہو جاتی ہے۔ تم تند مزاج، بداخلاق اور بد خصلت بن جاتے ہو۔

چوں شدی تو سیر مردارے شوی		بے خبر چوں نقشِ دیوارے شوی

ترجمہ: جب تم سیر ہو جاتے ہو تو مردار بن جاتے ہو۔ نقشِ دیوار کی طرح بے خبر ہو کر رہ جاتے ہو۔

(مفتاح العلوم، دفتر اول، ص، ۹۲۱)

ہر چہ گوید مردِ عاشق بوئے عشق	از دھانش مے جھد در کوئے عشق

ترجمہ: (لیکن) عاشق جو کچھ کہتا ہے اس کے منہ سے عشق (کے نکات) کی ہی خوشبوعشق کے کوچے میں مہک اٹھتی ہے۔

صاحبِ دہ بادشاہِ جسمہا ست	صاحبِ دل شاہِ دلہائے شما ست

ترجمہ: شہر کا حاکم تو تمہارے اجسام پر حکمران ہے۔ صاحب دل (ولی) تمہارے قلوب پر فرمانروا ہے۔

(مفتاح العلوم، دفتر اول، ص، ۵۷۲)

حضرت شیخ بدرالدین سرہندی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس امر پر امت محمدیہ ﷺ کا اجماع ہے کہ تفسیر وحدیث کے بعد بزرگانِ دین کے ارشادات بہترین کلام ہیں۔ منقول ہے کہ جو شخص اپنے پیرانِ سلسلہ کے حالات وارشادات اور مقامات اور کرامات لکھے تو ہر ایک حرف کے بدلے ستر ستر نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں۔

حضرت شیخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں:

لکل داخل وھشة۔ بعد ازان دعا گوی چون این سخن بشنید بر خاطر گزرانید کہ بعد ازین ہر چہ از زبان مبارک شیخ الاسلام بشنوم در قلم آرم ہنوز نیکو این درون دعا گو نہ گزشتہ بود کہ فرمود زہی سعادت آن مرید کہ ہر چہ از زبان پیر خود بشنود ہوش و گوش او بدان متعلق بود وآن را بنویسد زیرا چہ برد را برار الاولیاء آمدہ است چون مرید ہر چہ از بشنود وآن را بنویسد بعدد ہر حرفے کہ بقلم آرد ثواب، طاعت ہزار سال در نامۂ او ثبت کنند وبعد مردن جائے او در علیین باشد۔

ترجمہ: لکل داخل وھشة۔ جب میں نے سنا تو دل میں خیال آیا جو کچھ آپ (حضرت بابا فریدالدین گنج شکر قدس اللہ سرہ) کی زبان مبارک سے نکلے گا قلمبند کروں گا ابھی یہ خیال دل میں پرورش پا رہا تھا کہ (حضرت بابا فریدالدین گنج شکر قدس اللہ سرہ کا) ارشاد ہوا: اس مرید کی کیا ہی سعادت ہے جو اپنے پیر کے فرمودات کو تحریر کرے اور گوش ہوش اس طرف لگائے اس کے متعلق ابرار اولیاء میں لکھا ہے کہ مرید کی لکھائی پر (اگر کوئی اپنے شیخ کا صرف ایک ملفوظ لکھے تو) حق تعالیٰ ہزار سال کی اطاعت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا ہوتا ہے اور مرنے کے بعد اس کا مقام اعلیٰ علیین میں ہوتا ہے۔

(راحت القلوب مجلس، ا، ص، ۲، مطبوعہ مجتبائی، دہلی)

عوام از عارفے پر سیدند کہ ما کار کنیکان نمے کنیم و از خواندن کتابان آن چہ سود است آن عارف گفت فائدہ کثیر است اگر جاہل است، عالم مے شود و اگر عالم است عارف مے شود و اگر دور است نزدیک مے شود علم از کتاب حاصل شد و احوال و اقوال از سلوک، حاصل شدند و فائدہ شنیدن حکایات بزرگاں آنست کہ سامع احوال، اقوال وافعال آنان را در خودنمے بیند پس ازان تکبروغرور از دل اودوار مے شود و ازپیروی آن مثل آن شدواین ظاہر است کہ در زمانہ نبی علیہ السلام کرامت ولی دلیل حقانیت آن است، وبعد زمانہ نبوت دلیل نبوت نبی آن وتصدیق ولایت ولی اللہ است پس آن شخص کہ منکر کرامات اولیائ است آن منکر معجزات انبیائ علیہم السلام است و گمراہی آنرا کافیست۔

ترجمہ: ایک عارف علیہ الرحمہ سے لوگوں نے پوچھا کہ جب ہم بزرگوں کے سے کام نہیں کر سکتے۔ تو پھر ان کی کتابیں پڑھنے سے کیا فائدہ۔ اس نے کہا بہت فائدہ

ہے۔اگر جاہل ہے تو عالم ہو جائے گا۔اور عالم ہے۔تو عارف ہو جائے گا۔اور اگر دور ہے تو نزدیک ہو جائے گا۔علم کتاب سے حاصل ہوتا ہے۔اور اقوال اور احوال سلوک سے۔اور اس گروہ کی حکایات (تذکرہ) سننے کا یہ فائدہ ہے۔کہ جب ان کے سے اقوال، افعال اور احوال اپنے آپ میں نہ پائے گا۔تو اس کے دل سے تکبر اور غرور دور ہو جائے گا۔اور ان کی پیروی کر کے ان جیسا ہو جائے گا۔یہ بات ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا احمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں ولی کی کرامات اس کی سچائی پر دلالت کرتی ہے۔اور زمانہ نبوت کے بعد نبوت اور اس کی ولایت دونوں کی تصدیق کرتی ہے۔پس جو شخص اولیاء اللہ کی کرامات کا منکر ہے۔وہ گویا ایک طرح سے انبیاء علیہم السلام کے معجزوں کا منکر ہے۔سوا سے اس کی گمراہی ہی کافی ہے۔ (مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۷)

مشائخ نقشبندیہ رحمہم اللہ فرمودند نسبت طریقہ ما در وقت موت ظاہر مے شود وجہ این آنست کہ ظہور نسبت نقشبندیہ بقدر رو گردانی از دنیا است زیادتی رو گردانی از دنیا باعث زیادتی ظہور نسبت است۔

ترجمہ: مشائخ نقشبند (رحمہم اللہ علیہم اجمعین) فرماتے ہیں: کہ ہمارے طریقہ کی نسبت مرتے وقت ظاہر ہوتی ہے۔اس کی وجہ ظاہر ہے۔کہ جس قدر اس دنیا سے روگردانی کی جاتی ہے اسی قدر وہ نسبت زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ (مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۱۱)

حضرت علامہ شہزادہ دارا شکوہ قادری لکھتے ہیں:

رسیدن باین جماعت و ملازمت ایشان را از جملہ واجبات و حصول باید دانست و در ہر جا کہ باشند ملازمت ایشان باید کرد کہ شیخ الاسلام فرمودہ اند دیدار مشائخ را غنیمت باید شمرد و اگر چہ دیدار پیران بزور عرفات بشود کہ آنرا درنتوان یافت آن ہمیشہ نبود و عرفات ہمیشہ باشد و دیدار ایشان را مغتنم دان کہ ترک شدن آنرا تدارک نباشد۔

ترجمہ: اس پاک طینت گروہ کی صحبت اور ان تک رسائی سعادت و برکت سمجھنا چاہیے اور جہاں کہیں بھی یہ لوگ موجود ہوں ان کی صحبت سے استفادہ حاصل کرنا چاہیے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے کہ: "مشائخ کے دیدار و ملاقات کو غنیمت جاننا چاہیے۔کیونکہ اگر ان پیران کامل کا دیدار نہ حاصل ہو تو پھر اس کی تلافی ممکن نہیں۔محرومی ہی رہے گی۔شوق دیدار تو ہمہ وقت ہوتا ہے لیکن ہر وقت دیدار ممکن نہیں۔اس لیے ان اولیاء کے دیدار و ملاقات کو مغتنم سمجھو، کیونکہ اس کا تدارک ممکن نہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص، ۱۵، در طبع منشی نول کشور بہ طبع مزین مقبول جہان گردید)

غرض از نقل این اقوال آنست کہ مطالعہ کنند گان را یقین این گروہ مے شود و آن ہرزہ سنیان کی نفی احوال این گروہ کنند بر آن اثر نہ کنند و از وسوسہ ایشان محفوظ شود الٰہما را از شر نفس محفوظ دار و از وبال اعمال بدنگہ کن۔

ترجمہ: ان نقلیات سے غرض یہ ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کو اس کے ملاحظہ سے اس گروہ کا یقین ہو جائے۔اور اس گروہ کی ہزلیات جو سالکوں کے احوال کی نفی کرتا ہے۔ان پر اثر نہ کریں اور ان لوگوں کے وسوسوں کی مصیبت سے محفوظ رہیں۔اے پروردگار! ہمیں ہمارے نفسوں کے شر اور ہمارے برے اعمال کے وبال سے بچا۔ (مقامات احمدیہ ملفوظات معصومیہ، ص، ۱۰)

سالک کو چاہیئے کہ اس بڑی نعمت یعنی صحبت اہل اللہ کی قدر کو پہنچانے اگر ایسی صحبت میسر آ جائے تو چند لمحات گوش دل کو اہل اللہ کی باتیں سننے کیلئے وقف کر دے اور اس کی اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرے تاکہ اس کو اسی صحبت میں تقویت و تربیت حاصل ہو۔

عــرض مترجم ومحقق

حامداً مصلیاً وبعد: انبیاء ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری کا واحد مقصد لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی راہ کی طرف گامزن کرنا تھا، دستور الٰہی کے مطابق انبیاء ﷺ کے بعد علماء ربانیین علیھم الرحمۃ کو یہ منصب سونپا گیا علماء کرام ہر دور میں اپنی اپنی قابلیت واستطاعت کے مطابق اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتے رہے اور علم ظاہر کے ساتھ ساتھ طالبین کو علم باطن کی ضوفشانیوں سے بھی نوازتے رہے۔ ان کے متبعین نے اللہ رب العزت کی سنت جاریہ پر عمل کرتے ہوئے ان کاملین کے احوال شب وروز کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ زینت قرطاس کیا تاکہ بعد میں آنے والی نسلیں اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلیں انہی علماء ربانیین میں سے ایک خانوادہ مجددیہ کے چشم وچراغ حضرت علامہ محمد فضل اللہ سرہندی فاروقی بن عارف کامل حضرت شاہ غلام نبی قدس سرہ العزیز ہیں جنہوں نے خاندان مجددی میں سے اپنے سلسلہ کی اجازت کے کامل واکمل عرفاء کے احوال کو بیان کرتے ہوئے ایک جامع کتاب عمدۃ المقامات فارسی زبان میں لکھی آپ چونکہ اہل علم صوفیاء میں سے ہیں اس لئے فارسی لکھتے لکھتے جہاں کہیں عربی زبان کا کوئی جملہ تحریر فرماتے ہیں وہاں سے آگے کئی صفحات عربی میں ہی تحریر فرماتے ہیں۔

مجھے میرے شیخ ومربی حضرت اقدس پیر طریقت رہبر شریعت صوفی نثار الحق نقشبندی مجددی سیفی مدظلہ العالی نے کچھ عرصہ پہلے دو کتابیں۔ عمدۃ المقامات اور تحقیقات خواجہ محمد پارسا، کے متعلق فرمایا کہ ان کا اردو میں ترجمہ کریں یہ دونوں کتابیں اکثر فارسی زبان میں ہیں اور کچھ حصے عربی میں بھی ہیں میں نے جب انہیں دیکھا تو ان کا کماحقہ ترجمہ میرے لئے مشکل تھا اور خالص طور پر جہاں کہیں صوفیاء کے مکاشفات اور علم باطن کی خاص باتیں تھیں ان کا مافی الضمیر کو ادا کرنا مشکل تھا لیکن اللہ تعالیٰ ورسول کریم ﷺ کی نظر رحمت اور قبلہ مرشدی حضرت اقدس مدظلہ العالی کی توجہ خاص سے یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ اور ترجمہ سلیس اور بامحاورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور دوسری کتاب تحقیقات خواجہ محمد پارسا، کا کام ہونے کے بعد ضروری احوال کی وجہ سے روک دیا گیا۔

منہج تحقیق وترجمہ: اور اس کتاب کے ترجمہ کے ساتھ ہم نے تحقیق وتخریج کی ذمہ داری کو بھی نبھایا ہے۔ اور احادیث کی تخریج میں اس چیز کا لحاظ کیا گیا ہے کہ مصنف نے اگر کسی کتاب کا ذکر کیا ہے تو کوشش کی گئی ہے کہ اسی کتاب سے اس کی تخریج کی جائے اور مزید کتب کے حوالہ کو بھی ذکر کر دیا جائے ، اور بعض جگہ مصنف کے ذکر کردہ الفاظ میں کہیں کمی بیشی تھی تو اس کو بھی معروف کتب احادیث کے الفاظ کے ساتھ درست روایت کو ذکر کیا گیا ہے۔

اور ساتھ ہی اس کتاب کی چونکہ کتابت قدیم دور کی ہے۔ اس میں کچھ الفاظ نہیں پڑھے جاتے تھے ہم نے ماسبق اور مابعد کے مضمون کے مطابق اپنی سمجھ کے مطابق قابل قدر جملوں کا اضافہ کیا ہے۔ اور بعض مقامات دوسری کتب کے تقابل سے تصحیح کرنے کی کوشش بھی کی ہے اور اسی طرح قدیم فارسی میں استعمال ہونے والا وہ رسم الخط جو اب استعمال میں نہیں جیسا کہ عالمی کی جگہ پر عالمے ہے۔ ہم نے اسکی جگہ جدید رسم الخط استعمال کیا ہے اسی طرح آیات، احادیث اور اقوال کی بھی تخریج کی ہے۔ اس سب کام میں مولانا ذاکر احمد نقشبندی اور مفتی محمد صدیق نقشبندی چنیوٹی نے بھرپور میری معاونت کی ہے اللہ تعالیٰ معاونین کو جزائے خیر سے نوازے۔ (والسلام)

ڈاکٹر مفتی محمد سلیم نقشبندی

(جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)۔

احوال مترجم ومحقق

محمد سلیم بن قاری رحیم بخش حامدی علیہ الرحمہ آپ کا تعلق راجپوت خاندان سے ہے۔آپ کی پیدائش ۲ جنوری ۱۹۷۷ کو ہوئی۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اور قرآن کریم کی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی اور دنیاوی تعلیم اپنے گاؤں کے اسکول میں مڈل تک حاصل کی اور اسکے بعد مزید تعلیم کے لئے کراچی گئے وہاں پر دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کو حاصل کیا دینی تعلیم کے لیے آپ کے تایا قاری عبدالرحمن حامدی علیہ الرحمہ نے جامعہ حامدیہ رضویہ گلشن رضا ونز د کراچی یونیورسٹی کا انتخاب کیا اور ۱۹۹۲ کے اوائل میں آپ نے جامعہ میں داخلہ لیا جس کے مہتمم استاذ العلماء استاذِ گرامی شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی غلام نبی فخری مدظلہ العالی سے آپکے والد محترم اور تایا جان کے قدیم علمی مراسم تھے اس لئے انہوں نے خاص توجہ سے نوازا اور دوسرے اساتذہ میں سے خاص طور پر حضرت علامہ محمد مشتاق احمد نقشبندی علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ عبدالمالک صاحب علیہ الرحمہ سے علم دین کے ساتھ ساتھ خاص تربیت بھی حاصل کی ۱۹۹۵ میں آپکی شب وروز کی محنت کو دیکھتے ہوئے اور دن بدن علمی ترقی کی وجہ سے استاذ العلماء استاذِ گرامی شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی غلام نبی فخری مدظلہ العالی نے فجر کی نماز اور ظہر کے بعد کچھ کلاسسز کے اسباق آپکے ذمہ لگادیئے اس وقت آپکی عمر ابھی تقریباً اٹھارہ سال تھی۔

آپ نے استاذِ محترم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے وہاں پر باقاعدہ تدریس شروع کردی اور تقریباً پانچ سال سے کم عرصہ میں آپ نے مکمل درس نظامی ایک جامعہ میں پڑھا۔

اس دوران اکثر استاذِ گرامی اپنی موجودگی میں آپکو فرماتے کہ آج جامعہ میں جمعہ تم پڑھاؤ اور اس کے ساتھ ساتھ دارالافتاء کی ذمہ داری سونپتے ہوئے فتویٰ کی اجازت بھی عطافرمائی اور آپ دوسری قابل قدر اساتذہ کی موجودگی میں اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے اور ۱۹۹۶ میں شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی عبدالغفور حسین آبادی سعیدی علیہ الرحمہ سے دورہ حدیث مکمل کیا۔

اور ۲۰۰۱ تک یہاں تدریس کے فرائض ادا کئے اس کے بعد آپ کو پنجاب کے شہر گوجرہ میں بھیج دیا گیا وہاں پر جامعۃ البرکت ادارے کی ابھی ابتداء تھی آپ کے سپرد جامعہ کا مکمل نظام کردیا گیا اور چند ماہ میں ملک کے مختلف علاقوں سے طلباء حصول علم کے لئے آپ کے پاس آنے لگے اس کے ساتھ آپ نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد سے عربی زبان وادب عربیک لٹریچر میں ایم فل ۲۰۰۷ میں کیا، جس میں مقالہ کا عنوان شعر الصحابہ فی الدفاع عن حوزۃ الاسلام (عربی) اور پی ایچ ڈی کی ڈگری ۲۰۱۲ میں حاصل کی۔جس میں مقالہ کا عنوان، دور اللغۃ فی استنباط الاحکام من القرآن الکریم (عربی)

جامعۃ البرکت کی انتظامیہ کی درس نظامی کے ساتھ عدم دلچسپی کی وجہ سے آپ پریشان تھے اور تدریس کے لیے کہیں اور جانا چاہتے تھے انہیں دنوں میں فیصل آباد کے جامعہ قادریہ رضویہ کی انتظامیہ نے آپکی علمی شہرت اور قابلیت ودیکھتے ہوئے آپ سے اصرار کیا کہ آپ جامعہ قادریہ میں آجائیں کہیں اور نہ جائیں کیونکہ آپ کے پاس دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی تعلیم ہے،ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ادارہ میں بھی دونوں قسم کی تعلیم سے طلباء کو مزین کیا جائے پھر آپ نے گوجرہ والوں کی عدم دلچسپی کے باعث دورہ حدیث کے اسباق کلاس کو مکمل پڑھائے اور جامعہ قادریہ میں آکر طالبات کے شعبہ درس نظامی کے ساتھ ساتھ اسکول وکالج کی تعلیم کو ایک ہی وقت میں مکمل کرانے کا اعزاز حاصل کیا اور اس شعبہ کے نظام کو مکمل کرنے کے بعد ۹۔۲۰۰۸ میں طلباء کے شعبہ درس نظامی کی اصلاحات کیں اور جامعہ قادریہ رضویہ میں تخصص فی الفقہ کے شعبہ کو شروع کیا اور دنیائے علم کو ایک جدید کورس سے متعارف کروایا اور اہل علم علماء نے اسکی تحسین کی اور آج

کل جی سی یونیورسٹی میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جامعہ قادریہ میں تخصص فی الفقہ اور حدیث پاک کی کلاسز کو پڑھا رہے ہیں اور آپ کی تحقیقی کاوشوں کو دیکھتے ہوئے دینی مدارس اور مختلف یونیورسٹیز کے طلباء اپنے مقالہ جات میں مدد کے لیے آپ سے رجوع کرتے ہیں اور آپ خوش اسلوبی سے انکی معاونت فرماتے ہیں آپ کی تقریباً ساڑھے تین ہزار کتب کی ذاتی لائبریری بھی ہے۔

تصوف وسلوک:

استاذِ مکرم فرماتے ہیں کہ طالب علمی کے زمانہ سے ہی کسی کامل شیخ کی تلاش میں تھے تاکہ علم ظاہر کے ساتھ ساتھ علم باطن کو بھی حاصل کیا جائے ابتداء میں اپنے والد صاحب علیہ الرحمہ سے انکے شیخ کامل حضرت علامہ حامد علی خان صاحب علیہ الرحمہ جنہیں تحریک نظام مصطفی میں ملتان کے بے تاج بادشاہ کا خطاب ملا تھا کی باتیں عادات واطوار سنا کرتے تھے اور شیخ کامل کی جستجو تھی اور والد صاحب کی نسبت سے طالبعلمی کے زمانہ اپنے نام کے ساتھ حامدی لکھا کرتے تھے۔

اور تصوف کی بنیادی کتب احیاء العلوم، کیمیائے سعادت، کشف المحجوب، غنیۃ الطالبین، مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی، عوارف المعارف جیسی کتابوں کا بالاستعاب طالب علمی کے ابتدائی زمانہ میں ہی مطالعہ کرلیا تھا اور آپ بتاتے ہیں کہ فارسی وصرف کی تعلیم کے درمیان علامہ عبدالمالک اور مفتی مشتاق احمد صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ صوفیاء کرام اور انکے اعمال ومراتب سے متعلق گفتگو اور مکالمہ بازی میں بڑی دلچسپی رہتی تھی۔ اور استاذ العلماء استاذِ گرامی شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی غلام نبی فخری مدظلہ العالی اسباق کے دوران اپنے شیخ کا ذکر کثرت سے کرتے تھے جس سے راہ سلوک کی طرف چلنے کا ذوق اور بھی بڑھتا اس سلسلہ میں تعلیم پر گہری توجہ کے ساتھ ساتھ معمول یہ بن گیا تھا کہ جمعۃ المبارک والے دن اسباق کی چھٹی ہونے کی وجہ سے کراچی شہر اور گردونواح کے کامل صوفیاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مزارات پر حاضری دیتے اور اس کے لئے فجر کی نماز کے فوراً بعد کا وقت مقرر کیا کیونکہ ان اوقات میں کراچی کے لوگ اکثر طور پر سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور رش نہیں ہوتا ان مزارات میں سے حضرت عبداللہ شاہ غازی، شاہ یوسف غازی، حضرت بابا غلام نبی سمندری بابا، حضرت سخی لعل شہباز قلندر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مزارات ہیں۔ اور اس ذوق میں انکے ہم سبق ساتھی حضرت علامہ محمد شوکت ہزاروی نقشبندی صاحب بھی اکثر شریک ہوتے اور انکے ساتھ اس موضوع پر اکثر معلومات کا تبادلہ ہوا کرتا تھا۔ انہیں دنوں میں یہ تقریباً ۱۹۹۵ کی بات ہے حضرت علامہ محمد شوکت نقشبندی ہزاروی نے ذکر کیا کہ میں ایک کامل بزرگ کے پاس جاتا ہوں وہ ہیں تو ابھی نوجوان لیکن ان میں، میں نے وہ صفات دیکھی ہیں جو کاملین کے متعلق پڑھی ہیں۔ ایک دفعہ میں بھی جمعہ والے دن ان کے ساتھ وہاں حاضر ہوا اس وقت مجھے اس علاقہ کا خاص علم نہ تھا محفل ذکر سے فراغت کے بعد بزرگوں سے ملاقات ہوئی اور پھر واپس جامعہ آ گئے۔ اور اس ملاقات کے اثرات باطن پر محسوس ہونے لگے اس کے بعد پھر دوسرے جمعہ حاضری ہوئی اس وقت محفل ذکر کے بعد حضرت اقدس پیر طریقت رہبر شریعت صوفی نثار الحق نقشبندی مجددی سیفی مدظلہ العالی نے پوچھا کہاں سے آئے ہو بتایا کہ مولانا شوکت صاحب کے ساتھ آیا ہوں پھر تیسری ملاقات میں آپ نے ذکر کی تلقین فرمائی اور آپ فرماتے ہیں کہ اس طرح سے ذوق ومعرفت کو پروان چڑھتے آج تقریباً بیس سال گزر گئے اور حضرت اقدس مدظلہ العالی کی نوازشات سے عنایات خداوندی جل وعلیٰ اور نظر رسول رحمت ﷺ ہمیشہ سے شامل حال ہے۔ اور مرگ وبعد الموت بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہ باعزت کیف وسرور سرشار کرتا رہے گا۔

علمی وتحقیقی تصانیف

(۱) شعر الصحابہ فی الدفاع عن حوزۃ الاسلام (عربی) مقالہ ایم فل (زیر طبع)

(۲) دور اللغۃ فی استنباط الاحکام من القرآن الکریم (عربی) مقالہ پی ایچ ڈی (زیرِ طبع)

(۳) فتاوٰی افریقہ، تصنیف امام احمد رضا علیہ الرحمۃ (تعریب وتخریج) (زیرِ طبع)

(۴) سیرت الرسول اور انٹرنیشنل لاء (اردو، انگلش) (زیرِ طبع)

(۵) سیرت الرسول اور فن تحقیق وتدریس (زیرِ طبع)

(۶) شرح تفسیر بیضاوی (زیرِ طبع)

(۷) مقالات فقہ جدید (زیرِ طبع)

(۸) ترجمہ وتحقیق عمدۃ المقامات (یہ آپ کے ہاتھوں میں)

(۹) ترجمہ وتحقیق تحقیقات خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ (زیرِ طبع)

(۱۰) ترجمہ، تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الگیلانی علیہ الرحمۃ واولادہ (خاندان غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ) (زیرِ طبع)

والسلام، خادم

مفتی محمد صدیق چنیوٹی۔

(مہتمم وخطیب جامع مسجد مجددِ اعظم)

گلستان جوہر بلاک ۹، اے، راشدی گوٹھ نمبر ۲، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمـدۃ المقامات

أَحمدُاللهَ العَلِيَّ العَظِيمَ وَأُصَلِّيَ وَأُسَلِّمِ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الكَرِيمِ وَعَلٰى آلِهِ ذَوِى الفَضَائِلِ الجَسِيمِ وَخِيَارِ صَحْبِهِ بِالتخصيص وَبَوَاقِيهِم بِالتَّعْمِيمِ۔

اللہ تعالیٰ بلند عظیم ذات کی حمد بیان کرتا ہوں صلوٰۃ وسلام اسکے رسول نبی کریم ﷺ پر بھیجتا ہوں آپ کی آل اصحاب فضائل اور خصوصاً صحابہ اخیار ور باقی سب صحابہ پر بالعموم سلام ہو۔

عمده فصاحت عندلیب زبان وزبدۂ بلاغت طوطی بیان سپاس و ستائش خالقے است که خلقت انسان را بخلعتِ خلافت إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً کسوت امتیاز پوشانیده از سائر مخلوقات بشرافت بشارت إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ بسابقه مواهب و عنایات ممتااز گردانید

زبان کی بلبل کی عمدہ فصاحت طوطیٔ بیان کی بلاغت کا خلاصہ یہ سب کچھ اس خالق کی حمد وستائش کے لئے ہے جس نے خلقت انسان کو خلعت خلافت میں زمیں میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ کہ کر عطا فرمائی اور انسان کو امتیاز کا لباس پہناتے ہوئے ساری مخلوقات میں سے شرافت کا لباس یہ کہ کر بے شک ہم نے انسان کو خوبصورت تقویم میں پیدائش عطا فرمائی اور تمام عطیات وعنایات سے ممتاز فرمادیا۔

فرد

گر بر تن من زبان شود هر موئے		یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

ترجمہ: اگر میرے جسم کے ہر بال کی زبان بن جائے، تیرا ایک شکر ہزار سے بھی نہ کرسکوں۔

جلوۂ شاهد قصب قلم و حلیه عروس کلک رقم نعت سَيِّدِ الْأَوَّلِين وَالْآخِرِين و قائل كُنْتُ نَبِيًّا وادم بَين الماء وَالطِّين است که باعث خلقت، اطباق افلاک او وعلّت غائے اظهار ربوبیت پاک وی است

جلوہ محبوب کی قلم کی زبان بلندی مقام کی دلہن کا لباس حضور سید الاولین وآخرین کی نعت لکھنے سے مکمل ہوتا ہے۔ جنہوں نے فرمایا تھا۔ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے جو تخلیق افلاک کا باعث اور اظہار ربوبیت کی علت غائیہ ہیں۔

رباعی:

بصورتِ تو نگارد گر شنیده نشد		بقامتِ تو درین باغ سرو دیده نشد

ترجمہ: تیری صورت جیسا کوئی اور محبوب نہ سنا گیا، اس باغ میں تیرے قد جیسا سرو دیکھا نہ گیا۔

زکلک صنعتِ حق یا محمد ﷺ عربی	مثال ذات شریفِ تو آفریده نشد

ترجمہ: صنعت حق کی بلندی میں اے محمد عربی ﷺ تیری ذات شیرف کی مثال پیدا نہ کی گئی۔

صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالٰی وَتَسْلِیْمَاتُهٗ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن۔

اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام آپ پر آپ طیبین پر اور عترت طاہرین خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام ﷺ پر۔

قطعه

ابوبکر است چون عرشِ معظم	عمر باوسعتِ کرسی است همدم

ترجمہ: ابوبکر عرش معظم کی مثل عمر کسی کی وسعت کے ہمدم۔

نباشد کلک عثمان از قلم کم	علی بر نسخۂ لوح هست اعلم

ترجمہ: عثمان کی بلندی لکھنے سے کم نہ ہوگی علی نسخہ لوح کے کامل عالم۔

ببین کاین چار تن هستند باهم	بیک جسم او بیک روح و بیکدم

ترجمہ: دیکھو یہ چاروں جسم آپس میں اسطرح ایک جسم ایک روح اور ایک سانس۔

امّا بعد میگوید اضعف عباد الله القوی محمدن الملقب بفضل الله السرهندی الفاروقیّ ابن العارف الولی شاه غلام نبیّ غفر الله له و لو الدیه واحسن الیهما و الیه که این مختصریست نافع و منتخبیست جامع در تبیان احوال و آثار کبار و اقوال و اطوار اولو الایادی و الابصار که آن اکابر دین و جلساء مسند یقین بجدّت بصیرت بل بسابقه موهبت وجود بشریت خود هارا باخته بواجب الوجود تعالی وتقدس در ساخته از اتّصاف خود منسلخ شده باخلاق واجبی جلّ و علی متخلق گردیده اند و از ولادت ثانیه مولود و بانوار قدم مشهود شده اند کریمه اَوَمَنْ كَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ مشعر ازا نها است لهذا ازاوج علی تنزیل شده بحضیض ادنی رجوع قهقری نموده اند و بجهان جهان گم گشتگان بوادیے هوا و سر گردان تیه اغو اسائق سبیل تحقیق و سابق جادہ توفیق شده ان

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کمزور محمد ملقب فضل اللہ سرہندی فاروقی بن عارف ولی شاہ غلام نبی غفر الله له و لو الدیه واحسن الیهما و الیه۔ کہتا ہے کہ یہ کتاب مختصر اور نفع مند ہے اور جامع انتخاب ہے ان کبار کے احوال واقوال کا جو صاحب بصیرت وقت تھے جو اکابر دین اور مجلس یقین کے مسند نشین تھے بصیرت کی روشنی میں اپنے وجود کو اپنی سابقہ موہبت بشریت کو جلا دینے والے اور اپنے آپ کو واجب الوجود کے اوصاف سے متصف کر کے اپنی صفات سے باہر نکلنے والے تھے۔ اور اخلاق واجبی جل وعلی کو اپنانے والے جو ولادت ثانیہ میں مولود ہوئے اور انوار قدم سے مشہود بنے آیت کریمہ میں ہے۔

کیا وہ شخص جو مردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا اور اسکے لئے نور بنایا جسے لے کر لوگوں میں چلتا ہے۔ جو اس معنی کا شعور دیتی ہے۔ لہٰذا ان بزرگوں نے بلندی سے نزول کر کے اس ادنی دنیا کی طرف آئے اور اس جہاں میں گراہ اور اعدائی وادی میں سرگردان کا خدا ثبات میں رہنے والوں کو سبیل تحقیق کی طرف چلایا اور جادہ توفیق میں سبقت کر گئے۔

بیت:

زانکه در عالم چو رشد و تربیت		نیست ممکن غیر جذب جنسیت

ترجمہ: اس جہاں میں ھدایت وتربیت ممکن نہیں سوائے جذب جنسیت کے۔

لاجرم بوجود موھوب حقانی تحقیق یافته واسطۂ وصول خلائق گردیده اند و در این جزؤ زمان چون کیسۂ ایام از این جواهر نفیسه خالی و عاری مگر خال خالی و آن هم در قباب حضرت عزت متواری لهذا متعطشان زلال وصال و متعلّقان سلسله اتصال تسکین خاطر بذکر این اکابر مے جویند و بالوف تاسف می گویند

یقیناانہوں نے وجودموہوب حقانی کے تحقیق کو پالیااور وصول مخلوق کا واسطہ بن گئے۔اب جب زمانے کا یہ حصہ ان جواہر نفیسہ سے خالہ ہےاور حضرت عزت کے قبہ میں پوشیدہ ہیں تو اس لئے وصال کے میٹھے پانی کے پیاسے اور دل کی تسکین کے لیئے اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والے ان بزرگوں کے ذکر میں رہتے ہیں اور ہزارمرتبہ افسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

مثنوی:

چونکه گل رفت و گلستان شد خراب		بوئ گل را از که جوئی از گلاب

ترجمہ: جب پھول ختم ہو گئے اور باغ خراب ہوگیا، پھول کی خوشبو کو سوائے پھول کے نہ پائے گا۔

ازان جمله کاتب این اوراق چونکه از صحبت کثیر البرکت حضرت قیوم جهان قطب دائره زمین و زمان مجدد مأته ثالث عشر سمی ابو البشر علی نبینا و علیه الصلوٰة والتسلیمات۔

ان سب حالتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ارقم حضرت قیوم جہاں قطب دائرہ زمین و زماں تیرھویں صدی کے مجدد ابوالبشر علی نبینا علیہ الصلاۃ والتسلیمات کے ہم نام کی صحبت کثیرالبرکت سے محروم ہوگیا ہے۔

ابیات لمؤلفه:

آنکه مسجود و ملائک بشده همنامش		نتوانم زاوب تا بلب آرم نامش

ترجمہ: وہ جو مسجود ملائکہ کے ہم نام ہوئے، ادب نہیں کہ میں زبان سے انکا نام لوں۔

وانکه کحل بصر اهل صفا گردیده		از سر عز و شرف خاک راهِ اقدامش

ترجمہ: وہ جو اہل صفا کی آنکھوں کا سرمہ بنے، انکے قدموں کی خاک عزت وشرت کے لئے سر پر۔

عالمی را از خمار ابدی داد نجات		جُرعه ساغر دریائ طهور آشامش

ترجمہ: پورے جہاں کو ابدی نشہ سے نجات دی، طہارت کی خوشبو والے دریا کے ساغر کے ایک گھونٹ سے۔

خلعتِ قطبیّت و غوثیّت و قیومی		از کمالِ کرم ایزد بنمود انعامش

ترجمہ: قطبیت قیومیت اور غوثیت کی خلعت، کمال کرم سے اللہ تعالی نے آپکو انعام میں دے۔

فضل چون حاصل جان اسم شریفش دارد		تانیارد بزبان نیست بدل آرامش

ترجمہ: فضل جب انکا نام حاصل جان ہے اسے جب تک زبان سے ادا نہ کریں دل کو آرام نہیں آتا۔

شده آدم صفی الله چو نامِ نامیش		گشته عالم همه مملوز فیوض عامش

ترجمہ: جب آدم اپنے نام کی طرح صفی اللہ ہو گئے انکے فیوض عام سے جہاں بھر گیا۔

منکر او شود از درگهِ یزدان محروم		همچو ابلیس که شد از سبب هم نامش

ترجمہ: انکا منکر درگاۂ یزداں سے محروم ہوا ابلیس کی طرح جو انکے نام سے مردود ہوا۔

شعر:

لایدرک الواصف المطری خصائصه		وان یک سابقا فی کل ما وصفا

ترجمہ: بادی النظر سے انکے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے اگر چہ وہ ہر طرح کے وصف میں سبقت رکھتے ہیں۔

بقضیه ارتحال آن قبله ارباب کمال مهجور گردیده تسلّی ده خاطر حزین جز این ندید که ظلمت لیالی فراق را بیاد ایام وصال بمشعلی از بیان احوال او مشتعل و بمشغلی از ذکر کمال او مشتغل سازد۔

میں اس قبلہ ارباب کی رحلت سے صحبت سے محروم ہو گیا تو اس پریشان دل کی تسلی سوائے اس کے نہ دیکھی کہ فراق کی راتوں می تاریکی کو وصال کی یاد کی مشع سے ان کے احوال اور ذکر کمال کے بیان میں مشغول کر کے روشن کروں۔

ابیات لمحرّره:

یاد آن صحبت که بودم از ادب		در جنابش مهر خاموشی بلب

ترجمہ: اس صحبت کی ادب سے یاد کر جس میں تھا انکی بارگاہ میں خاموشی کی مہر زبان پر۔

محو گشته از خود و پندار خود		مست از جامِ وصالِ یار خود

ترجمہ: اپنے آپ سے اور اپنی نصیحت سے پوشیدہ، اپنے یار کے جام وصال میں مست۔

گرچه بودم درحضور ش بسته چشم		لیک سر تا پا تمامی گشته چشم

ترجمہ: انکی بارگاہ من میں اگر چہ چمگادر کی آنکھ والا تھا، لیکن سر سے پاؤں تک آنکھ بن گیا۔

ملتصق گرچه زبانم بُد بکام		لیک از اذکار دل بُد در کلام

ترجمہ: میری زبان اگر چہ مقصد میں بند تھی، لیکن دل کے اذکار میں زبان تھی

بے خبر از نیک وزشتِ روزگار		بے اثر از گردشِ لیل و نهار

ترجمہ: نہ خبر تھی زمانے کے اچھے برے کی، نہ دن ورات کی گردش کا اثر تھا

بے خبر از هجرتش بس ماه و سال		می خرامیدم به بستان و سال

ترجمہ: انکی ہجرت سے بے خبر کئی سال، میں باغ وصال میں خرامیدہ رہا

و ای زین دم که ازان عالی جناب		دور ماندم با دل و جان خراب

ترجمہ: اور اس وقت پر کہ وہ عالی جناب، دور ہو گئے اس دل وجان خراب سے

در تگ و دو هر طرف بی پاؤسر		بے دلیل اندر طریقِ پر خطر

ترجمہ: ہر طرف تگ ودو میں بے سروپا، پرخطر راستہ میں بغیر دلیل کے

راه نا پیداؤ منزل نه عیان		اسپ ناهموار بگسته عِنان

ترجمہ: انکی راہ واضح نہ منزل، گھوڑا ناہموار باگ چھوڑ گیا

فرصتم بس تنگ دل پر اضطراب		و آنچه رفت از کف نمی یابم بخواب

ترجمہ: فرصت بہت کم اور دل مضطرب، وہ جو ہاتھ سے گیا خواب میں نہ ملے گا

دم بدم باخود خیالی میکنم		بے خود از خود صد سوالے میکنم

ترجمہ: ہر سانس اپنے آپ میں خیال کر رکھوں، بے خودی میں اپنے آپ سے سوسوال کرتا ہوں

روز و شب مفتون فکرِ او شدم		لاجرم مشغول ذکر او شدم

ترجمہ: روز وشب کے فتنہ میں انکی فکر ہے، یقیناً انکے ذکر میں مشغول ہوا

فضل زین پیچیده در این گفتگو		تا بروز آرد شبے زین جستجو

ترجمہ: فضل اس گفتگو کو اسطرح لپیٹتا ہے، تاکہ کسی دن آئے رات کو اس جستجو میں

متصل آن واقعه مسوده چند بر روی کار آورد فامّا بحکم کل امر مرهون باوقاتها در بیاض نیامد و معوق ماند در این ایام باز آن داعیه تازه شد وچنان بخاطر ریخت که اگر از احوال متقدمین و متأخرین این سلسله علیه مرتب رساله جمع نمایء چه احوال این اکابر مسلسل،من اوله الی آخره در یک جا مذکور نه گردید بل در کتب متعدده متفرق ست هر آئنه کثیر المنفعت و زائد البرکت خواهد بود و رونق دیگر خواهد افزود۔

اس واقعہ کے متصل کچھ مسودہ تیار کیا لیکن ہر کام اپنے اوقات کا مرہون ہوتا ہے۔ اسے کاغذ پہ لکھا گیا لیکن رک گیا پھر ان دنوں میں اسکا داعیہ تازہ ہوا اور اس وقت دل میں خیال آیا کہ اس سلسلہ کے تمام اولین وآخرین بزرگوں کے اول سے آخر تک کے احوال کو اگر ایک جگہ اکٹھا لکھا جائے تو کیا میں اچھا ہوں کیونکہ انکے احوال متفرق کتب میں تھے تو اس میں کثیر فائدہ ہوگا برکت زیادہ ہوگی اور رونق بڑھ جائے گی۔

مصرعه:

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

ترجمہ: جڑے ہوئے موتی کا حسن اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

هر چند در خود شائستگی و لیاقت این امر نمی یافت مُعْتَصِمًا بِحَبْلِ اللہ رشتۂ امید قوی کردہ شروعے در جمع آوری آنها نمود۔

میرے اندر اگر چہ اس کام کرنے کی لیاقت وشائستگی نہ تھی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو کے رشتہ سے امید کرتے ہوئے اس کام کو شروع کیا۔

فرد:

قبولش گر بیاید در افادت		هم استعداد بخشد هم سعادت

ترجمہ: اگر اسکے افادہ کو قبول کیا گیا وہ استعداد بھی دے گا سعادت بھی۔

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ و این مجموعہ را عُمْدَۃُ المقامات

نامید و مشتمل بر منتخبات سبعه سوائ مقدمه و خاتمه هفت منتخب ترتیب داده و هر منتخبی به چند تذکره مذکور شد و مقدمه را در سیر نبی علیه و آله الصَّلٰوة والسَّلام و ذکر آل و اصحاب او و کیفیت اتصال طریقۂ علیه حضرات نقشبندیه بجناب قدس او مع التحقیقات اللائقة بها مقرر ساخت و خاتمه را در جمع قصائد متفرقه حضرت مرشدی قیوم جهان قدس سره مخصوص گردانید۔ ملتمس از قاریان و سامعان آنکه چون وقت عزیز ایشان از مطالعه این اوراق خوش گردو جامع را بدعائ خیر خاتمت و حسن عاقبت یاد آور باشند۔

اے رب کریم آسانی فرما مشکل نہ فرما۔ اس مجموعہ کا نام عمدۃ المقامات رکھا گیا اور یہ انتخابات پر مشتمل ہے مقدم اور خاتمہ کے علاوہ اس میں سات منتخاب کی ترتیب ہے۔ اور ہر منتخب میں چند تذکرے ہیں اور مقمہ میں حضور نبی ﷺ کی سیرت آل والصحاب کا ذکر اور حضور ﷺ تک سلسلہ عالیہ کا افعال بیان کیا ہے۔ اسے لائق تحقیقات سے مزین کیا گیا اور کتاب کے خاتمہ میں مختلف قصائد کو جمع کیا گیا ہے۔ جو سب کے سب حضرت مرشد قیوم جہاں قدس سرہ کے ساتھ خاص کئے گئے ہیں۔

میں اس کتاب کے پڑھنے والے اور سننے والوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ جب اس کتاب کے مطالعہ میں اپنا وقت عزیز صرف کریں اور خوش ہوں تو میرے لئے خاتمہ الخیر کی دعا کریں۔ اور اچھی عاقبت سے یاد رکھیں۔

فرد

ای آنکه بساحلی و دلشاد		می کن زغریق و زعمش یاد

ترجمہ: اے وہ جو ساحل پر خوش ہے، غرق ہونے والے اور اس کے زعم کو یاد کر

و آنچه از احوال و اقوال این اکابر که در بند رقم و قید قلم آمده همه را باذعان و قبول پیش آیند و برد و انکار وقت خود را ملول نمایند و هر آنچه از دقّت لفظ و علو معنے مستبعد نماید علم آنرا مفوّض بر قائل آن دارند چه این اکابر در اظهار این معاملات در میان نه اند

ور جتنے بھی اس میں بزرگوں کے احوال واقوال تحریر میں آئے ہیں ان سب کو قبولیت کی نظر سے دیکھنا اور ردو انکار کی طرف ذہن نہ لانا۔ اور اپنے دل کو ملال نہ دینا۔ اور وہ جس کے الفاظ کی دقت اور معنی کی بلندی کی وجہ سے علم سمجھ میں نہ آئے اسکی حقیقت کا علم قائل پر چھوڑ دے کیونکہ ان معاملات کو بیان کرنے میں یہ اکابر حصہ دار نہیں ہیں۔

مصرعه

زبانے زما بود گوئنده او

زبان میری ہے کہنے والا وہ ہے۔

زبان اینها حکم شجره موسٰی علی نبیّنا وعلیه الصّلوٰة والتسلیمات گرفته دوست حق پرست ایشان نشان از ید بیضا داده

ان لوگوں کی زبان موسیٰ علی نبینا ﷺ کے درخت کی طرح ہے ان حق پرستوں کے دوست نے انہیں ید بیضاء عطا فرمایا ہے۔

مثنوی:

از تست طلسم این خزانه		من هیچ نه ام درین میانه

ترجمہ: اس خزانہ کے طلسمات تجھ سے ہی ہیں میں اس میں کچھ نہیں

معنی تو دهی چنین شگر فم		من جلد کتاب صوت و حرفم

ترجمہ: اتنے خوبصورت معانی تو نے نہیں دیئے ہیں میں کتاب کی جلد آوز اور الفاظ ہوں۔

انتخاب این رساله را از کتب معتبره مثل نفحات و رشحات و زبدة المقامات و حضرات القدس و نسمات الانس و برکات معصومی ومعدن الجواهر و اشجار الخلد و اثمار الاشجار و مخزن الانوار صفی احمدی فی کشف الاسرار المجدّدی نموده شد

اس کتاب میں جن انتخابات کو بیان کیا گیا ہے انہیں بڑی معتبر کتب سے اخذ کیا گیا ہے جن میں نفحات، رشحات، زبدۃ المقامات، حضرات القدس، نسمات الانس، برکات معصومی، معدن الجواہر، اشجار الخلد، اثمار لاشجار، اور صفی احمدی کی مخزن الانوار فی کشف الاسرار المجد دی شامل ہیں۔

و فهرست منتخبات و تذکرات آنرا بدایں تفصیل مفصل گردانید منتخب اوّل از منتخبات سبعه مشتمل بر پانزده تذکره تذکره اولی از منتخب اول، در ذکر حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سره العزیز تذکره ثانیه از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه ابو الحسن خرقانی قدس سره العزیز تذکره ثالث از منتخب اوّل در ذکر شیخ ابو علی فارمدی قدس الله سره تذکره رابعه از منتخب اول در ذکر خواجه، یوسف همدانی قدس الله سره تذکره خامس از منتخب اول در ذکر خواجه عبد الخالق غجدوانی قدس الله سره تذکره سادس، از منتخب اول در ذکر خواجه عارف ریوگری و خواجه محمود انجیر فغنوے و خواجه علی رامیتنی قدس الله اسرارهم تذکره سابع از منتخب اول در ذکر خواجه بابا محمد سماسی قدس الله سره تذکره ثامن از منتخب اول در ذکر حضرت سید امیر کلال قدس الله سره تذکره تاسع از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه خواجگان بهاؤ الدین بلاگردان قدس الله سره تذکره عاشره از منتخب اول در ذکر خواجه علاؤالدین عطّار قدس الله سره تذکره احدی عشر از منتخب اول در ذکر خواجه محمد پارسا قدس الله سره تذکره اثنی عشر از منتخب اول در ذکر مولانا یعقوب چرخی قدس الله سره تذکره ثالث عشره از منتخب اول در ذکر خواجه عبید الله احرار قدس الله، سره تذکره رابع عشر از منتخب اول در ذکر مولانا زاهد وحشی قدس الله سره و مولانا درویش قدس سره و خواجه امکنه قدس سره تذکره خامس عشره از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه بیرنگ محمد ن الباقی رضی الله تعالیٰ عنهم۔

منتخب ثانی از منتخبات سبعه منقسم بر سیزده تذکره در احوال حضرت مجدد الف ثانی و ذکر اجداد و نسب ایشان قدس الله اسرارهم۔

تذکره اولی از منتخب ثانی در ذکر نسب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه تذکره ثانی در ذکر سلطان شهاب الدین علی ملقب بفرخشاه کابلی و ذکر حضرت امام رفیع الدین قدس سرهما تذکره ثالثه از منتخب ثانی در ذکر حضرت مخدوم عبد الاحد باذکر شیوخ، ایشان قدس اسرارهم تذکره رابعه از منتخب ثانی در ذکر ولادت صوری حضرت مجدد الفثانی قدس سره العزیز تذکره خامسه از منتخب ثانی، در ذکر شدن بدبیرستان و تعلیم تعلم حضرت مجددا لف ثانی قدس الله سره تذکره سادسه از منتخب ثانی در ذکر توجه ایشان به کشف باطنی ازوالد خود قدس سره تذکره سابعه از منتخب ثانی در ذکر بعضے احوال حضرت شیخ الجن والانس سیّد عبدالقادر الجیلانی قدس الله سره۔ تذکره ثامن از منتخب ثانی در ذکر دریافت حضرت مجدد الف ثانی صحبت حضرت خواجه بیرنگ، قدس سرهما تذکره تاسعه از منتخب ثانی در ذکر تجدید وغیره خصوصیات حضرت مجدد الف ثانی قدس سره تذکره عاشره از منتخب ثانی در ذکر عبادات یومی ولیلی حضرت مجدد الفثانی قدس سره تذکره حادی عشر از منتخب ثانی در ذکر بعضی علوم و معارف و تصرف و خوارق حضرت مجدد الف ثانی قدس سره العزیز تذکره اثنی عشر از منتخب ثانی در رحلت جناب حضرت مجدد الف ثانی قدس سره العزیز تذکره ثالث عشر از منتخب ثانی در ذکر اسامی خلفاء حضرت مجدد الف ثانی قدس سره و رضی الله عنهم اجمعین۔

منتخب ثالث از منتخبات سبعه متضمن بر شش تذکره و در ذکر فرزندان حضرت مجدد الف ثانی و اولاد و احفاد ایشانان قدس الله تعالٰی اسرارهم۔

تذکره اولٰی از منتخب ثالث در ذکر حضرت شیخ محمد صادق قدس سرهٗ۔ تذکره ثانیه از منتخب ثالث در ذکر حضرت خازن الرحمة خواجه محمد سعید قدس سرهٗ تذکره ثالثه از منتخب ثالث در ذکر فرزندان خواجه محمد سعید قدس سرهٗ تذکره رابعه از منتخب، ثالث در ذکر حضرت عروة الوثقی خواجه محمد مَعصوم بطریق ایجار تذکره خامسه از منتخب ثالث در ذکر فرزندان باقی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرهٗ تذکره سادسه از منتخب ثالث در ذکر حضرت وحدت ولد شیخ محمد سعید قدس سرهٗ۔

منتخب رابعه از منتخبات سبعه منطبق بر شش تذکره در ذکر حضرت عروة الوثقی خواجه محمد معصوم قدس سره بطریق تفصیل۔

تذکره اولٰی از منتخب رابعه در ذکر ولادت حضرت عروة الوثقی قدس سرهٗ تا رسیدن ایشان بدرجات کمال و اکمال تذکره ثانیه از، منتخب رابع در ذکر ایراد بعضی عرائض ایشان بوالد بزرگوار خود قدس سره تذکره ثالثه از منتخب رابع در ذکر بعضی معارف خاصه، حضرت عروة الوثقی قدس سره تذکره رابعه از منتخب رابع در ذکر تصرفات و خرق عادات حضرت عروة الوثقی قدس سره تذکره خامسه از منتخب رابع در ذکر ارتحال حضرت عروة الوثقی قدس سره تذکره سادسه از منتخب رابع در ذکر آسامی خلفاء حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالٰی عنهم اجمعین۔

منتخب خامس از منتخبات سبعه متحمل بر ده تذکره در احوال حضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان قدس سره تذکره رابعه از منتخب خامس در ذکر وفات حضرت قیوم الزمان باذکر اسماء خلفای ایشان تذکره خامسه از منتخب خامس در ذکر حضرت شیخ محمد

اسمعیل و باقی فرزندان حضرت قیوم الزمان قدس سرہ العزیز تذکرہ سادسہ از منتخب خامس در ذکر حجۃ اللہ محمد نقشبند قدس سرہ العزیز تذکرہ سابعہ از منتخب خامس در ذکر حضرت مروّج الشریعۃ محمد عبید اللہ قدس سرہ تذکرہ ثامنہ از منتخب خامس در ذکر حضرت شیخ محمد اشرف قدس سرہ تذکرہ تاسعہ از منتخب خامس در ذکر حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سرہ تذکرہ عاشرہ از منتخب خامس در ذکر حضرت شیخ محمد صدیق قدس سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

منتخب سادس از منتخبات سبعہ مشتمل بر ہفت تذکرہ در احوال حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم قدس اللہ تعالیٰ سرہ و قدوۃ الاولیا شاہ غلام محمد و فرزندان ایشان قدس اسرارھم۔

تذکرہ اولیٰ از منتخب سادس در ذکر ولادت حضرت شاہ غلام محمد معصوم و رسیدن ایشان بدرجات کمال و اکمال تذکرہ ثانی، از منتخب سادس در ذکر خصوصیات و خوارق عادات ایشان تذکرہ ثالثہ از منتخب سادس در ذکر وفات باذکر خلفاء ایشان تذکرہ رابعہ از منتخب سادس در ذکر قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد قدس سرہ تذکرہ خامسہ از منتخب سادس در ذکر حضرت، شاہ غلام حسین قدس سرہ تذکرہ سادسہ از منتخب سادس در ذکر حضرت غلام حسن قدس سرہ تذکرہ سابعہ از منتخب سادس در ذکر حضرت شاہ عزۃ اللہ و باقی فرزندان حضرت شاہ غلام محمد معصوم رضی اللہ عنہم۔

منتخب سابع از منتخبات سبعہ متضمن بر ہفت تذکرہ در احوال حضرت قیوم جہان حاجی محمد صفی اللہ و منتسبان ایشان قدس سرھم تذکرہ اولیٰ از منتخب سابع در ذکر ولادت حضرت قیوم جہان قدس اللہ سرہ تذکرہ ثانیہ از منتخب سابع در ذکر رسیدن ایشان بدرجات کمال و اکمال و خصوصیات ایشان تذکرہ ثالثہ از منتخب سابع در ذکر تصانیف و اشعار و خوارق ایشان تذکرہ رابعہ از منتخب سابع در ذکر ارتحال ایشان بفرادیس جنان تذکرہ خامسہ از منتخب سابع در ذکر فرزندان حضرت قیوم جہان قدس سرہ تذکرہ، سادسہ از منتخب سابع در ذکر حضرت بی بی صاحبہ و منتسبات صالحات ایشان رحمھن اللہ تعالیٰ۔ و مادہ تاریخ و ترتیب و ترکیب این مجموعہ را در حروف یرضی اللہ عنک بہ و در مصرعہ این منظومہ داخل کردہ شد۔

ان انتخابات اور تذکروں کی تفصیل کچھ اسطرح سے ہے منتخبات سبعہ میں سے منتخب اول پندرہ تذکروں پر مشتمل ہے۔ منتخب اول کا پہلا۔ تذکرہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کے احوال پر مشتمل ہے۔ دوسرے۔ تذکرہ مین حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز کے ذکر میں ہے۔ تیسرا۔ تذکرہ شیخ ابوعلی فارمدی قدس سرہ کے ذکر میں ہے۔ چوتھا۔ تذکرہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ اللہ کے ذکر پر ہے۔ پانچوں۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ کے احوال اور چھٹے۔ میں حضرت خواجہ عارف ریوگری۔ قدس اللہ سرہ ساتواں۔ تذکرہ خواجہ بابا سماسی قدس اللہ سرہ کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ آٹھواں۔ ذکر مین حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمۃ کا ذکر ہے۔ نویں۔ تذکرہ میں حضرت خواجہ خواجگان بہاؤالدین بلاگرداں قدس اللہ سرہ کے احوال ہیں۔ دسویں۔ ذکر میں حضرت خواجہ علاؤالدین عطار قدس اللہ سرہ کا ذکر ہے۔ گیارھویں۔ ذکر میں حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ کا تذکرہ ہے۔ بارھویں۔ تذکرہ میں حضرت مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ کا ذکر ہے۔ تیرھویں۔ تذکرہ میں حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس اللہ سرہ کا تذکرہ ہے۔ چودھواں۔ تذکرہ حضرت مولانا زاہد وخشی قدس اللہ سرہ اور مولانا درویش قدس اللہ سرہ اور خواجہ امکنگی قدس اللہ سرہ کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ پندرھواں۔ تذکرہ حضرت خواجہ بے رنگ محمد الباقی باللہ علیہ الرحمۃ کے ذکر و احوال پر مشتمل ہے اور منتخبات سبعہ میں سے دوسرا انتخاب تیرہ تذکروں پر مشتمل ہے اس میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی اور آپ کے آباؤ

...ادﷺ کے احوال پر مشتمل ہے۔

...ثانی کا پہلا تذکرہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نسب نامہ کے لئے مخصوص ہے دوسرے تذکرہ میں سلطان شہاب الدین علی لقب فرخ شاہ کابلی کے ذکر اور حضرت امام رفیع الدین قدس اللہ سرھما کے ذکر میں ہے۔ تیسرا تذکرہ حضرت مخدوم عبدالاحد کا ذکر اپنے شیوخ کے ساتھ ہے چوتھا تذکرہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی ولادت مبارکہ کے بیان میں ہے۔ اور چھٹے تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعلیم و تربیت کے احوال کا ذکر ہے۔ اور چھٹے تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے باطنی کشف کے حصول کا ذکر ہے۔ اور ساتویں تذکرہ میں حضرت شیخ الجن و الانس سید عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ کے احوال پر مشتمل ہے۔ آٹھویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا حضرت خواجہ بیرنگ قدس اللہ سرہ سے صحبت کے حصول کے احوال کا ذکر ہے۔ نویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کی تجدیدی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ دسویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کی رات و دن کی عبادات کے احوال کے ذکر ہے۔ اور گیارھویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کے بعض علوم و معارف اور خوارق و کرامات کا ذکر ہے۔ اور بارھویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کی اس دنیا سے رحلت کے ذکر پر موقوف ہے۔ اور تیرھویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے بعض خلفائ کے نام لکھے گئے ہیں۔ سات منتخبات میں سے تیسرا انتخاب حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی اولاد اور اگلی نسل کے احوال کے ذکر میں ہے قدس اللہ سرہم۔ تیسرے انتخاب میں سے پہلا تذکرہ حضرت خواجہ محمد صادق قدس سرہ کے ذکر میں ہے۔ اور دوسے تذکرہ میں حضرت خازن الرحمت خواجہ محمد سعید قدس سرہ کے احوال مذکور ہیں تیسرے تذکرہ میں حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ کے احوال کا ذکر بطریق اختصار کیا گیا ہے۔ اور پانچویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ کے باقی فرزندان کا ذکر کیا گیا۔ اور چھٹے تذکرہ میں حضرت وحدت ولد شیخ محمد سعید قدس اللہ سرہ کے احوال کا ذکر ہے سات انتخابات میں سے چوتھا انتخاب چھ تذکروں پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کا ذکر بطریق تفصیل سے کیا گیا ہے۔ چوتھے انتخاب کا پہلا تذکرہ حضرت عروۃ الوثقیٰ کی ولادت سے لے کر درجہ کمال و اکمال تک پہنچنے کے احوال پر منحصر ہے۔ اور دوسرے تذکرہ میں آپ کے کچھ وہ خطوط مذکور ہوئے ہیں۔ جو آپ نے قبلہ والد صاحب کی طرف اپنے احوال پر لکھے تھے۔ تیسرے تذکرہ میں حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرہ العزیز کے فرق عادات و کرامات کا ذکر ہے۔ پانچویں۔ تذکرہ میں آپ کے سانحہ ارتحال الی الآخرہ کا ذکر ہے۔ چھٹے تذکرہ میں حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ کے بعض خلفائ کرام کے نام مذکور ہیں۔ اور پانچوان انتخاب منجملہ حضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان قدس اللہ سرہ کے احوال میں ہے۔ اس کے چوتھے انتخاب میں حضرت قیوم الزماں کی وفات اور خلفائے کے نام ذکر ہوئے ہیں۔ پانچویں۔ انتخاب میں حضرت شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمہ اور حضرت قیوم الزماں قدس سرہ العزیز کی باقی اولاد کے ذکر میں ہے۔ چھٹے انتخاب میں حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبندی قدس سرہ العزیز کا ذکر ہے۔ ساتویں تذکرہ میں حضرت خواجہ مروج الشریعۃ محمد عبیداللہ قدس سرہ کا ذکر ہے۔ آٹھویں تذکرہ میں حضرت شیخ محمد اشرت قدس سرہ کا ذکر ہے۔ نواں تذکرہ حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سرہ کے ذکر میں ہے۔ گیارھواں تذکرہ حضرت خواجہ محمد صدیق قدس اللہ سرہ کے تذکرہ میں ہے۔ منتخبات سبعہ میں سے چھٹا انتخاب کے سات تذکرے حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم قدس اللہ سرہ اور قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد اور انکی اولاد کے قدس اللہ اسرارھم کے تذکرہ میں ہے۔ اس کا پہلا تذکرہ حضرت شاہ غلام محمد معصوم کی ولادت اور انکے درجات کمال و اکمال تک پہنچنے کا ذکر ہے دوسرے تذکرہ میں آپ کی خصوصیات اور خوارق عادات کا ذکر ہے۔ آٹھویں تذکرہ میں آپ کی وفات کے ساتھ آپ کے خلفائ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چوتھے انتخاب میں حضرت قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد قدس اللہ سرہ کا ذکر ہے۔ پانچویں انتخاب میں حضرت شاہ غلام حسین قدس سرہ کا ذکر ہے۔ چھٹے انتخاب میں حضرت شاہ غلام حسن کا ذکر ہے۔ اور

ساتویں انتخاب میں حضرت شاہ عزت اللہ اور حضرت شاہ غلام محمد معصوم کے باقی فرزندوں کا ذکر ہے۔

اور منتخب سابع سات تذکروں پر مشتمل ہے۔ جو حضرت قیوم جہاں حاجی محمد صفی اللہ علیہ الرحمۃ اور انکی طرف منسوب لوگوں کے تذکرون پر مشتمل ہے۔ ان میں سے پہلا تذکرہ حضرت قیوم جہاں قدس سرہ کے تذکرہ ولایت پر منحصر ہے۔ دوسرے تذکرہ میں آپ کا درجہ کمال واکمال تک پہنچا اور انکی خصوصیات پر مشتمل ہے۔ تیسرے تذکرہ میں آمکہ تصانیف اور اشعار اور کرامات کے ذکر پر منحصر ہے۔ چوتھے تذکرہ میں آپکا اس جہاں سے جنت الفردوس کی طرف رحلت فرمانے پر مشتمل ہے۔ پانچواں آپ کے صاحبزادگان کے احوال کو اپنے اندر سموئے ہوئے پر ہے۔ چھٹا تذکرہ آپکے خلفائے کے ذکر کے لئے ہے۔ اور ساتویں تذکرہ میں حضرت بی بی صاحبہ اور آ کہ طرف منسوب شخصیات علیہ الرحمۃ کے احوال پر مشتمل ہے۔

اور اس کتاب کے مادہ تاریخ ترتیب اور ترکیب کو ان حروف ''اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ تم سے راضی ہو'' میں بند ہے اور اس منظوم مصرعہ کے اندر داخل ہے۔

ابیات لمؤلفه:

نازم بکلک خامه که سر تا بپادوید		بس نقش دلپذیر بروئ ورق کشید

ترجمه: اسی خاص تحریر پر میں سر سے پاؤں تک نازاں ہوں، بہت دلپذیر نقش ونگار اوراق پر بنائے۔

زانوار رشحه اش چو جهان گشت منجلی		خورشید خط بنده گیش بر جبین کشید

ترجمه: اس کے چھینٹوں کے انوار سے جہاں روشن ہوا، سورج نے س غلام کے چہرہ پر خط کھینچا۔

باختصار منتخبی مجتمع چو او		در زیر چرخ چشم کواکب دگر ندید

ترجمه: اختصار میں اس جیسا انتخاب واجتماع، آسمان کے نیچے ستارون کی آنکھ نے نہ دیکھا۔

واز شوق گل ر خان معانی این چمن		بالید غنچه ولم و پیرهن درید

ترجمه: اس چمن کے پھول جیسے معانی سے، میرے دل نے غنچہ بنایا اور کپڑے پھاڑ دیئے۔

چون بوستانِ خلد مرتب ز شش جهت		جاوید ماند فصل بهارش خزان ندید

ترجمه: باغ جنت کی طرح چھ اطراف سے، اس کے بہار کی فصل ہمیشہ رہے خزاں نہ دیکھے۔

تاریخ افتتاح بگوش از سروش غیب		یرضی الله عنک به ام ندا رسید

ترجمه: تاریخ افتتاح تیب کی آواز سے کانوں میں آئی، اس کے وسیلہ سے اللہ تجھ سے راضی ہے آواز آئی۔

جن و بشر به تهنیت احسنت فضل گفت		لِلّٰه دَرُّجا معه از ملک شنید

ترجمه: جن وبشر نے اچھے الفاظ مین فضل کو مبارک دی فرشتہ سے سنا جمع کرنے والے ہے اللہ کی رحمت ہے۔

واختم لنا بعافية يا الٰهنا		من لطفک الرشيد و عن فضلک السعيد

ترجمه: اے اللہ اس عافیت سے ختم فرما اپنے ھدایت والے لطف اور بخت والے فضل سے۔

مُقدّمه

فِیهِ رشحة مِن سیر النبیّ المختار صَلّی اللہ علیه واله الابرار وصحبهِ الکبار والمهاجرین والانصار ولمعة مِن خصائِص اهل بَیتهِ الاطهار والاخیار رضِی اللہ عنهم اِلٰی یَوۡمِ القرار بطریق الایجاز والاختصار تبرّکًا وَتیَمُّنًا لِافتِتَاحِ ذِکر الصَّالحین الْاَخیار۔

مقدمہ: اس میں نبی مختار ﷺ کی سیرت طیبہ کا چیدہ چیدہ ذکر ہے اور اہل بیت اطہار اور صحابہ اخیار ﷺ کا تذکرہ ایجاز اور اختصار کے طریقہ کو اختیار کرتے ہوئے صالحین کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

فرد:

خالی از نقش و نگار مدح حسن تو مباد		خال و خطِ فکرت من معنی پنهان من

ترجمه: تیرے حسن کے نقش ونگار سے کچھ خالی نہ ہو، تیرے خدوخال کی فکر میرے دل کا مقصد ہو۔

تیرے خدوخال کی فکر میرے دل کا مقصد ہو۔

بدانکه ابتدائے خلقت و آفرینش نور نبوی صلی اللہ علیه واله وسلم وبیان مجملی از نسب شریف مقدس او و حالات و غزوات و معجزات مبارک وی۔ عَلَیهِ وعلٰی الهِ مِنَ الصّلوات افضلها وَمِنَ التحیّات اکملها۔

ترجمه: نورِ نبی ﷺ کی ابتدائے تخلیق اور نسب شریف، معجزات، حالات، غزوات کا مختصر تذکرہ۔

از جابر بن عبداللہ مرویست که اول چیزے که خدائے تعالی آفرید نور حضرت پیغمبر خاتم النبوۃ است صلی اللہ علیه واله وسلم پس آن نور را منقسم بدو قسم ساخت قسمیکه در لطافت و صفا بود موسوم بنور شد و از و ارواح انبیاء و اولیاء و ملائکه و اجرام علوی آفرید و قسم دیگر موسوم بنار شده از وجانّ بن البجان و اجسام مخلوقات سفلے آفرید

ترجمه: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس چیز کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے فرمائی وہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کا نور ہے پھر اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ایک وہ حصہ جو لطافت وصفا کی انتہاء پر تھا اسے نور سے موسوم کیا اور اس سے انبیاء ﷺ کی ارواح طیبہ اور اولیاء وملائکہ اور اجرام علویہ کی تخلیق فرمائی اور دوسرے حصہ سے جن اور اجسام مخلوقات سفلیہ کو پیدا فرمایا۔

نسب شریفش برین نهج است

حَضرَتْ محمَّد صَلّی اللہ علیه واله وسلّم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مره بن کعب بن، لؤیٔ بن غالب بن فهر بن مالک بن نضر بن کنانة بن خزیمة بن مدرکة بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عَدٌ بن اُدَدٰ بن حمل بن قیذار بن اسمعیل علیه السلام بن ابراهیم عَلیه السلام بن تارخ بن ناخور بن اشرع بن ادعو بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن ملک بن متلوشلخ بن اخنوخ وهو ادریس علیه السلام بن برد بن مهلائیل بن قینان بن انوش بن شیث، بن ادم علیه السَّلام۔

نسب مبارک رسول اللہ ﷺ

حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصیّ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نظر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عد بن اود بن حمل بن قیذار بن اسمٰعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناخور بن اشرع بن ارعو بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ اور وہ ادریس علیہ السلام بن برد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام ہیں۔

ولادت مبارکش روز دوشنبہ دوازدهم شب از ماہ ربیع الاولی گذشتہ و پنجاہ و پنج روز از سال فیل منقضی شدہ و چهل سال از سلطنت نوشیروان بسر آمدہ در مکہ معظمہ بوقوع پیوستہ پدرش عبداللہ بروایت اصح قبل تولد مبارکش وفات یافتہ مادرش آمنہ بنت وهب بنت عبد مناف در شش سالگی آنحضرت رحلت نمودہ بعد ازان عمش ابو طالب در سن دوازدہ سالگے بجانب شام بردہ و در بیست و پنج سالگے بمال خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتجارت بہ شام رفتہ و بعد از معاودت او را خواستہ و چون سنین عمر مبارکش بچهل رسید روز دو شنبہ هفدهم شهر رمضان وقت چاشت در غار حرای مکہ معظمہ جبرئیل علیہ السلام برو آمد و پنج آیہ از سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ برو خواندہ بدعوت مامور شدہ و آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم سہ سال دعوت خفیہ بود پس ازان آشکارا شدہ و چون قریش ایذائ مسلمانان میکردند سال پنجم بعثت بعضی از مسلمانان بامر آنحضرت بجانب حبشہ هجرت نمودند و در سال هفتم همہ قریش بایکدیگر معاهدہ کردند کہ بابنی هاشم مناکحہ و معاملہ نکنند و در سال دوازدهم قضیہ کثیر الابتهاج معراج روائداد و در سال سیزدهم هفتاد مرد و سہ زن از اعیان مدینہ خیر سکینہ اسلام آوردند و همدر این سال هجرت بمدینہ منورہ واقع شد سنہ احدے از هجرت بعد تا سیس بنائ مسجد قبا و عمارت مسجد شریف مدینہ مکرمہ و استحکام عقد مواخات میان مهاجرین و انصار بموجب حکم پروردگار مستعد قتل کفار گشت پس از زیادہ ماہ در دوم صفر بغزوہ ابوا کہ موضعے است قریب مدینہ طیبہ باشصت تن در طلب کفار قریش برآمدہ می وقوع قتال بمدینہ مراجعت فرمود و در همین سال سریہ حمزہ بن عبدالمطلب و سریہ عبیدۃ بن الحارث بن عبدالمطلب بود و در همین سال عبداللہ بن سلام و سلمان فارسی اسلام آوردند و فاطمہ زهرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و دیگر بنات طیبات و سودہ و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنهن باعیال ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مکہ بمدینہ منورہ آمدند و پیش از هجرت فرض نماز دو رکعت بود و بعدیک ماہ از هجرت در حضر نماز چهار گانی فرض شد و سنت بعد ازان مشروع شد۔

ترجمہ: حضور ﷺ کی ولادت مبارک مکہ مکرمہ میں بروز سوموار بارہ ربیع الاول کو ہوئی عام الفیل کے ۵۵ دن گزر چکے تھے اور نوشیروان کی سلطنت کے چالیس سال پورے ہو چکے تھے صحیح روایت کے مطابق آپ ﷺ کے والد گرامی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے وفات پا چکے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی تو دنیا فانی سے رخصت فرما گئیں اس کے بعد بارہ سال کی عمر میں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب آپ کو تجارت کے لئے ملک شام لے گئے، اور پچیس سال کی عمر میں آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر شام گئے اس سفر سے واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا

نکاح مبارک ہوا اور جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کو پہنچی تو غار حرا میں سوموار کے دن سترہ رمضان المبارک چاشت کے وقت آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام سورت اقرأ کی ابتدائی پانچ آیات لے کر حاضر ہوئے اس کے بعد آپ ﷺ دعوت پر مامور ہوئے اور نبی آخر الزمان ﷺ کی دعوت تین سال تک خفیہ و پوشیدہ رہی اس کے بعد علی الاعلان دعوت و تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور بعثت کے پانچویں سال جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو ایذاء رسانی میں زیادتی کر دی تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا اور بعثت کے ساتویں سال مشرکین مکہ نے اتفاقی طور پر بنی ہاشم سے نکاح کرنے اور لین دین پر پابندی کا معاہدہ کیا اور بعثت کے بارھویں سال واقعہ معراجِ رسول ﷺ ہوا۔ اور تیرھویں سال مدینہ منورہ کے سترہ مرد و خواتین مشرف باسلام ہوئے۔ اور اسی سال ہجرت کا حکم ہوا ہجرت کے پہلے سال کے اہم واقعات میں سے مسجد قبا کی تعمیر مسجد نبوی کی تعمیر عقد مواخات انصار و مہاجرین ہوا اسی سال جہاد کا حکم نازل ہوا ہجرت کے گیارہ ماہ بعد ۲ صفر المظفر میں غزوہ ابوا ہوا جس میں سولہ کفار قریش کی طلب میں روانہ ہوئے اور بغیر لڑائی کے واپس آئے اور اسی سال سریہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور سریہ عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہوئے اور اسی سال حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسلام کی آغوش میں آئے۔ اور اسی سال حضرت فاطمہ اور دیگر بنات رسول ﷺ حضرت سودہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت کی۔ اور ہجرت سے پہلے دو رکعات نماز فرض تھی اور ہجرت کے ایک ماہ کے بعد سفر میں دو رکعت نماز رہی اور حالت قیام میں چار رکعت فرض نماز کر دی گئی اور سنت نماز اس کے بعد مشروع ہوئے۔

سنه اثنی از هجرت در ماه ربیع الاول بغزوه ابوا که دو ریست سه روز راه از مدینه منوره با دویست نفر از صحابه روان شد و در جمادی الاول بغزوه حشره که نام مکانیست بیرون رفت و در هر دو غزوه بے قتال مراجعت فرمود و در همین سال غزوه بدر اولی شد که آنحضرت صلی الله علیه وسلم باهفتاد کس از مهاجرین بطلب کرز بن جابر که بر مواشی مدینه غارت زده بود برآمد و او را نیافته رجوع فرمود و در شهر صفر یا رجب حضرت بی بی فاطمه زهرا رضی الله عنها باحضرت علی کرم الله وجهه الکریم تزویج فرمود و عمر شریف حضرت زهرا رضی الله عنها در آن وقت شانزده و عمر شریف حضرت مرتضیٰ بیست و پنج سال بود و همدرین سال قبله از بیت المقدس بجانب کعبه تحویل شد و بعد از شعبان آیة فرضیت صوم رمضان نزول کرد و صدقه فطر وجوب یافت و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در مصلی مدینه منوره نماز عید بگذارد و همدرین سال غزوه بدر کبریٰ هفدهم رمضان واقع شد و سبب نگونساری کفر و باعث عزت اسلام، گردید و ابی جهل لعین و دیگر روسائے قریش هفتاد نفر قریش کشته شدند و هفتاد تن از آنها اسیر گشتند و عباس بن عبدالمطلب و عقیل بن ابی طالب از اساری بودند و از مسلمانان هفت انصار و پنج مهاجر شهید شدند و ذوالفقار از غنائم این غزوه بنی سلیم و غزوه بنی، قینقاع در همین سال بود و در این سال نماز عید الاضحی گذارد و دو کبش بدست مبارک خود قربان نمود۔

ترجمہ: اور ۲ھ میں غزوہ ابوا جو مدینہ منورہ سے تین دن کی مسافت پر ہے، کے لئے ماہ ربیع الاول میں دو سو صحابہ کرام کے ساتھ آپ تشریف لے گئے اور جمادی الاول میں غزوہ حشرہ کے لئے تشریف لے گئے لیکن دونوں میں بغیر قتال کے واپسی ہوئی اور اسی سال غزوہ بدر اولیٰ ہوا جس میں ستر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضور ﷺ کرز بن جابر کی طلب میں تشریف لے گئے تھے اور اس سال ماہ رجب یا صفر میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اس وقت

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر سولہ سال کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔اوراس سال تحویل قبلہ بیت المقدس سے مکہ مکرمہ کی طرف ہوااوراس کے بعد شعبان المعظم کے مہینہ میں روزے کی فرضیت کا حکم نازل ہوااور صدقۂ فطر واجب ہوااوراس سال مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ نے نماز عید الفطر ادا فرمائی اور اسی سال غزوہ بدر کبریٰ رونما ہوا جو اسلام کی سربلندی اور کفر کی ذلت کا باعث بنا اس غزوہ میں ابوجہل لعین اور دیگر روسائے قریش کے ساتھ ستر کافر واصل جہنم ہوئے۔اور ستر لوگ ان میں سے قیدی بنالئے گئے ان قیدیوں میں اس وقت حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور مسلمانوں میں سے سات انصار اور پانچ مہاجرین شہید ہوئے اور اسی سال غزوہ بنی قینقاع اور بنی سلیم ہوئے اور اسی سال رسول رحمت ﷺ نے نماز عید الاضحیٰ ادا فرمائی اور اپنے ہاتھ مبارک سے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔

سنہ ثلثلہ در این سال غزوہ سویق و غزوہ نجد و سریۃ زید بن حارث و سریۃ محمد بن مسلمۃ و تزویج ام کلثوم رضی اللہ عنہا با عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ و نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم با حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و ولادت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اتفاق افتادہ و در شوال غزوہ احد وقوع یافت کہ دران دندان مبارک و شفتہ شریف مجروح شد و سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ باہفتاد و صحابہ دیگر از مہاجر و انصار بشرف شہادت رسیدند سنہ اَرْبَعَۃ درین سال سریہ بئر معونہ بود کہ ہفتاد جوان از انصار کہ ایشان را قُرّاء می گفتند شہید شدند و آنحضرت تا چہل صباح در قنوت فجر بر آن قبائل کہ آنہا را کشتہ بودند دعائے بد نمودند و دیگر سریہ رجیع بود کہ نام موضعے است و در ربیع الاول غزوہ بنی النضیر بود کہ قبیلہ از یہود است و در غرہ ذی قعدہ غزوہ بدر صغریٰ بود و آیۃ تحریم خمر نازل شد در ہمین سال زینب بنت خزیمہ ام المؤمنین و فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وفات یافتند

ترجمہ: ۳ھ کے اہم واقعات میں سے غزوہ سویق، غزوہ نجد اور سریہ زید بن حارث، سریہ محمد بن مسلمہ۔حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور حضور ﷺ نے حضرت حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہا کو زوجیت کا شرف بخشا اور اسی سال حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور شوال میں غزوہ احد ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور ہونٹ مبارک زخمی ہوئے اسی غزوہ میں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم میں سے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔۴ ہجری کے قابل ذکر واقعات میں سے سریہ بیر معونہ کا واقعہ ہے جس میں انصار میں سے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے جو کہ سارے کے سارے قراء (متبحر علماء) تھے اسی واقعہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے چالیس دن تک فجر کی نماز میں قنوت پڑھی تھی اور قاتل قبائل کے خلاف دعا فرمائی تھی اور قاتل قبائل کے خلاف دعا فرمائی تھی اور دوسرا واقعہ سریہ رجیع کا ہے اور غزوہ بنی نضیر و ذی قعدہ میں غزوہ بدر صغریٰ ہوا اور شراب کی حرمت نازل ہوئی اور اسی سال زینت بنت خزیمہ ام المؤمنین اور فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

سنہ خمسہ من الھجرۃ در ماہ محرم غزوہ ذات الرقاع بود و درو صلوٰۃ خوف مشروع شد و در ربیع الاول غزوہ دومۃ الجندل بود کہ نام جائیست و در شعبان غزوہ مریسیع بود کہ نام آبیست و آنرا غزوہ بنی مصطلق نیز گویند و جویریہ بنت الحارث از اسارائ این غزوہ است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم او را اعتاق فرمودہ تزویج فرمود و نزول آیۃ تیمم در ہمین سال بود و در ذی قعدہ غزوہ خندق بود کہ او را احزاب نیز خوانند و درین غزوہ سید ابرار ذوالفقار را بر حیدر کرار بست و آنشہ سوار معرکہ کارزار عمرو بن عبدو

پهلوان برابر می افتاد بکُشت و آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم در شان او فرمود :لمبارزة علی بن ابی طالب یوم الخندق
[illegible] من اعمال امّتی الی یوم القیمة۔ بعده بنی قریظه و مشروعیت صلوٰة خسوف شد و فرضیت حج نزول یافته۔

ترجمه: ۵ ہجری اس سال ماہ محرم میں غزوہ ذات الرقاع ہوا جس میں صلوٰۃ الخوف مشروع ہوئی اور ربیع الاول میں غزوہ دومۃ الجندل ہوا اور شعبان میں غزوہ مریسیع ہوا جس کو غزوہ بنی مصطلق بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت جویریہ ﷺ اسی غزوہ میں قید ہو کر آئی تھیں جن کو حضور ﷺ نے آزاد فرما کر نکاح کا شرف بخشا۔ اسی سال تیمم کے جواز کا حکم نازل ہوا۔ ذی قعدہ میں غزوہ خندق ہوا جسے غزوہ احزاب بھی کہا جاتا ہے اور اسی غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقابلہ عمرو بن عبدود سے ہوا جو کہ ایسا پہلوان تھا کہ ہزار آدمی کا مقابلہ اکیلے کرتا تھا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا اور اس مقابلہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

لمُبَارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ أَعْمَالِ أُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ترجمه: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا عمرو بن عبدود سے خندق کے دن مقابلہ کرنا یہ عمل قیامت تک میری امت کے افضل اعمال میں سے ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین ،ج،۳،ص،۳۴،رقم: ۴۳۲۷،البدر المنیر ،ج،۹،ص،۱۰۱،اتحاف المهرة لابن حجر ،رقم: ۱۶۷۹۸،ج،۱۳،ص،۳۳۱،جامع الاحادیث ،رقم:۱۸۸۱۹،ج،۱۸،ص،۵۳،الفردوس بماثور الخطاب ،رقم:۵۴۰۶،ج،۳،ص،۴۵۵،منهاج السنة النبویة ،ج،۵،ص،۴۰،تاریخ بغداد،ج،۱۴،ص،۵۴۶،تاریخ دمشق لابن عساکر ،رقم:۵۸۵۸،ج،۵۰،ص،۳۳۳،اسمی المطلب فی سیرة امیر المومنین علی بن ابی طالب ﷺ،ج،۲،ص،۱۰۵۱،السلسلة الضعیفة ،رقم:۴۰۰،المنتقی من منهاج الاعتدال،ج،۱،ص،۳۱۳)

اس کے بعد غزوہ بنی قریضہ اور صلوٰۃ خسوف کی مشروعیت ہوئی اور اسی سال حج کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔

سنه ستّه غزوه بنی الحیان در ربیع الاول این سال بود و غزوه غابة و صلوٰة استسقاء و غزوه حدیبیه و تزویج آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم جویریه بنت الحارث را و قضیه افک جناب امّ المؤمنین عائشه صدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنها و نزول آیات بینات در برأت ذات اطهر او از اقوال منافقین و مرضاء القلوب نیز در همین سال بود و در همین سال اتحاذ خاتم و بعث رسل بملوک آفاق و هدایائ مقوقس ملک اسکندریه ماریه قبطیه را و خواهرش شیرین و حمار یعفور نام و بغله دلدل نام و کسوف آفتاب و مشروعیت صلوٰة کسوف واقع شد

ترجمه: ۶ ہجری ربیع الاول میں غزوہ بنی الحیان ہوا دوسرے اہم واقعات میں سے غزوہ غابہ، صلوٰۃ استسقاء، غزوہ حدیبیہ اور جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کا نکاح ہوا تھا۔ قضیہ افک بھی اسی سال ہوا جس میں آیات براۃ نازل ہوئیں اور اسی سال نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھی مہر لگانے کے لئے بنائی اور دوسرے ممالک کے بادشاہوں کی طرف قاصد (سفیر) روانہ فرمائے اور اسی سال مقوقس بادشاہ اسکندریہ کی طرف سے تحائف آئے جن میں حضرت ماریہ قبطیہ اور ان کی بہن شیرین رضی اللہ عنہا آئیں اور دراز گوش جس کا نام یعفور تھا حضور اکرم ﷺ اس پر سواری فرمایا کرتے تھے اور خچر جس کا نام دلدل تھا وہ آئے اس سال سورج گرہن ہوا جس میں صلوٰۃ کسوف ادا کی گئی۔

سنه سَبعة در این سال فتح خیبر بود که امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجهه در او را کنده سپر خود نموده بود تا فتح صورت بست و از لشکر مسلمانان پانزده نفر بشرف شهادت رسیدند و از یهود نو و سه کس مقتول شدند و صفیه بنت حیی که یکی از امهات مؤمنین است از اولاد هارون پیغمبر علیه السلام بود بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم رسید و آنحضرت او را آزاد نموده تزویج فرمود و قضیه زهر کردن یهودیه در طعام آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم و طلوع شمس بعد از غروب و در آن غزوه از اکل حمار اهلی و هر ذی ناب از

سباع و بیع مغانم قبل القسمة و وطی جواری پیش از استبرا نهی کردند و همدرین سال تحریم نکاح متعه که در اوائل اسلام حلال بود و قضیه لیلة التعریس و آنحضرت و اصحاب صلی اللہ علیه وسلم و فوت نماز صبح و قضائ آن باذان و اقامت و جماعت و عمرۂ قضا واقع شد، وهم درین سال نجاشی ملک حبشه ام حبیبه بنت ابی سفیان را در حبشه برائ آنحضرت تزویج کرد و انحضرت صلی اللہ علیه وسلم میمونه بنت الحارث را نیز تزویج فرمود۔

ترجمہ: ۷ ہجری اس سال فتح خیبر ہوا جس میں رسول اکرم ﷺ نے اپنی تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی تھی مسلمانوں میں سے پندرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور یہود میں سے تیرانوے (۹۳) لوگ واصل جہنم ہوئے تھے اور ام المؤمنین صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا جو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھی ان سے محبوب خدا ﷺ نے نکاح فرمایا اسی سال حضور ﷺ کے ساتھ یہودیہ کے زہر دینے والا واقعہ ہوا اور اسی سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضاء ہونے کی وجہ سے طلوع شمس بعد از غروب کا معجزہ ہوا اور اس غزوہ میں پالتو گدھے اور ہر درندے کی حرمت کا حکم ہوا اور غنیمت کا استعمال قبل تقسیم ممنوع ہوئی اور لونڈیوں سے استبراء رحم سے پہلے وطی کرنے کی ممانعت کی گئی اور اوائل اسلام میں متعہ حلال تھا اسے حرام کر دیا گیا اسی سال لیلۃ التعریس میں حضور ﷺ کی نماز بمع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فوت ہونے کا واقعہ ہوا جسے بعد میں اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کیا گیا، اسی سال عمرہ قضاء ادا کیا گیا اور نجاشی بادشاہ حبشہ نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور ﷺ سے کیا اور انہیں دنوں میں میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح فرمایا۔

سنه ثمانیه در ذی الحجه این سال از ماریه قبطیه ابراهیم علیه التحیة ابن رسول صلی اللہ علیه وسلّم ولادت یافت آن حضرت مبشر او را غلامے بخشید در این سال در مسجد شریف نبوی منبر راست کردند و هم درین سال سریه مؤته "بالضم که موضعے است بزمین شام واقع شد و در این سریه" زید بن الحارث و جعفر طیّار و عبد اللہ بن رواحه از پس یکدیگر رایت گرفته شهید شدند آخر الامر رایت را خالد بن الولید گرفت و فتح بر دست او شد و جعفر بن ابی طالب از آنسرور صلی اللہ علیه وسلم بلقب طیّار و ذو الجناحین ملقب شد و خالد خطاب سیف اللہ یافت هم درین سال سریه خبط بود که غزوه سیف البحر هم خوانند و در این سریه ماهی عنبر نام از دریائ بر آمد که کاسۂ چشم او سیزده مرد را جائ بود تا ماهی یا نصف ماهی طعام عسکر بود از بقیه اش آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم هم تناول فرمود و در همین، سال فتح مکه معظمه شد و اسلام ابوسفیان و معاویه و هنداه و عکرمة بن ابو جهل و ابو قحافه پدر حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی، اللہ عنه بعد فتح مکه بود و غزوه حنین نیز درین سال بود و دران غزوه غنائیم بیشمار بدست افتاد که میان مُؤَلَّفَة القلوب و دیگر اصحاب قسمت شد و بعده غزوه طائف و عمره جعرانه شد و کعب بن زهیر قصیده بانت سعاد در خدمت مقدس آورده محفوظ امن، و سلامت شد۔

ترجمہ: ۸ ہجری اس سال حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ابن رسول اللہ ﷺ کی ولادت حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی جس نے آپ ﷺ کو اس کی بشارت دی تھی آپ نے اسے غلام عطا فرمایا تھا اور اس سال مسجد نبوی میں منبر بنایا گیا اور اس سال سریہ موتہ ملک شام میں واقع ہوا اسی غزوہ میں حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فوج کی کمان سنبھالتے ہوئے یکے بعد دیگرے شہادت کے منصب پر فائز ہوئے اور آخر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور فتح حاصل ہوئی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو طیار اڑنے والے اور دو پروں والے کا لقب عطا فرمایا

...ت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کے لقب سے نوازا۔ اور اسی سال سریہ خبط اور غزوہ سیف البحر ہوئے اور اس غزوہ میں ایک مچھلی سمندر نے باہر پھینکی جس کا نام عنبر تھا جس کی آنکھ کی جگہ اتنی بڑی تھی کہ اس میں تیرہ آدمی بیٹھ سکتے تھے وہ پوری ایک مچھلی یا آدھی پورے لشکر کی خوراک کے لئے کافی تھی اس میں سے بچی ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ واپس لائے تھے اور وہ حضور ﷺ نے تناول فرمائی اس سال فتح مکہ ہوا جس میں حضرت ابوسفیان، معاویہ، ہندہ عکرمہ بن ابی جہل اور ابوقحافہ والد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ غزوہ حنین بھی اسی سال ہوا جس میں مسلمانوں کے پاس کافی مقدار میں مال غنیمت آیا جو مؤلفۃ القلوب اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کیا گیا اس کے بعد غزوہ طائف اور عمرہ جعرانہ کا واقعہ ہوا اور کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ اسی سال اپنا معروف قصیدہ بانت سعاد حضور ﷺ کی بارگاہ میں پڑھا جس کے سننے پر نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور امن کا پیغام دیا۔

سنہ تاسعہ در این سال بعث عُیینہ بن حصین و نزول آیۃ کریمہ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ۔

ترجمہ: ۹ ہجری اس سال کے اہم واقعات میں سے اس آیت کریمہ کا نزول ہے جس میں مسلمانوں کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ کے آداب اللہ رب العزت کی طرف سے سکھائے گئے۔

وہ آیت کریمہ یہ ہے: إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

ترجمہ: جو لوگ آپ کو گھر کے باہر کھڑے ہو کر آواز دیتے ہیں وہ اکثر بے وقوف ہیں۔ (سورۃ الحجرات: ۴)

واقع شد و مدت یک ماہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ھجران نساء عصمت انتماء اختیار کرد در این سال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغزوہ تبوک بر آمد و امیر المؤمنین حضرت علی اکرم اللہ وجھہ در مدینہ شریف بر اھل و عیال گذاشت و حاضر آورد و صدیق تمام مال خود را رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فاروق نصف مال خود را و تجھیز ذی النورین جیش عُسرت را در ھمین غزوہ بود و بی جنگ رجوع فرمودند و سریہ خالد در ھمین سال بود و مسجد ضرار را کہ منافقان بعلت حسد اھل قبا جھت تقلیل جماعت آن مسجد کردہ بودند بوحی الٰھی خراب فرمود و بسوخت و بھمین سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ را بحج فرستاد و دہ آیت از اوائل سورۂ برأۃ باو داد کہ بر مردم بخواند و چون روان شد علی کرم اللہ وجھہ را باوی فرستاد و در این سال نجاشی در حبشہ وفات یافت و آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مدینہ برو نماز گذارد و شافعیہ را اینجا دلیل است بر جواز نماز جنازہ بر غائب و حنفیہ گویند کہ آن مخصوص بہ پیغمبر است علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرانکہ جنازہ نجاشی را برو کشف کردند پس در حقیقت نماز بر حاضر گذارد و در ھمین سال ام کلثوم زوجہ عثمان رضی اللہ عنہما وفات یافت و در آن سال بود کہ وفود عرب از ھر جانب ورود آوردند لھذا آنرا عام الوفود نامند۔

ترجمہ: اور اسی میں ازواج مطہرات (رضوان اللہ تعالیٰ علیہن) سے واقعہ ایلاء پیش آیا غزوہ تبوک میں حضور ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اہل وعیال کی نگرانی پر مقرر فرمایا اسی غزوہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لائے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش فرمایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا نصف مال سرکار کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اس غزوہ کو جیش العسرت کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے مال سے اس لشکر کو تیار کیا لیکن اس جنگ میں قتال کے بغیر ہی واپسی ہوئی سریہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسی سال ہوا مسجد ضرار جو منافقین نے اہل

قبا سے حسد کرتے ہوئے اوران کی نمازیوں میں کمی کرنے کے لئے بنائی تھی اس کو جلادیا گیا اوراسی سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا گیا اور دس آیات سورت برأت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا اوراسی سال حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی حبشہ میں وفات ہوئی اور حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں ان کی خصوصی طور پر غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی جو کہ اوروں کے لئے جائز نہیں جبکہ شوافع اسی جنازہ کی وجہ سے غائبانہ نماز جنازہ کو جائز کہتے ہیں باقی آئمہ خصوصیت پر محمول کرتے ہیں اسی سال حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اوراسی سال کو عام الوفود بھی کہا جاتا ہے جس میں ہرطرف سے وفود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سنہ عشرة در این سال وفد بنی حنیفه بود که میان ایشان مسیلمه کذاب بود که مرتد شده دعوی نبوت کرد و گفت که آن حضرت مرا شریک خود ساخته و همدر این سال قضیه مباهله بانصارائے نجران که نام یکی از مواضع است واقع شد و آیة أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ الی آخره نازل و درین سال قدوم وفد بجیله بود که دران جریر بن عبدالله بجلی بود که طول قداو شش گز شرعی و درازی نعلش یک گز بود و عمر رضی الله عنه او را از کمال حسن و جمال یوسف این امت میخواند جریر با صد و پنجاه کس از قوم اسلام آورد پس او را بجهت هدم و صنم، ذوالخاصه که آنرا کعبه ثانیه گفتندے به یمن روان فرمود و ابراهیم ابن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلّم وفات یافت و در بقیع مدفون گشت وهمان روز کسوف واقع شد و هم در این سال حجة الوداع است و آیة اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ نزول یافت و حضرت صدیق معنے این سر معلوم نموده محزون گشت و حضرت امیر را آنحضرت صلی الله علیه وسلم درین سال فرمود من کنت مولاه فعلی مولاه۔

ترجمه: ۱۰ ہجری اس سال کے اہم واقعات میں سے وفد بنی حنیفہ کا آنا ہے جس میں مسیلمہ کذاب نے حضور ﷺ کا شریک بننے کا دعویٰ کیا اورآپ ﷺ کے انکار پر مرتد ہوکر نبوت کا دعویدار ہوا اوراسی سال نجران کے عیسائیوں کے ساتھ واقعہ مباہلہ پیش آیا اورآیت کریمہ ''نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ'' (سورۃ آل عمران:۶۱) نازل ہوئی اوراسی سال وفد بجیلہ آیا جس میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کا قد چھ گز شرعی تھا اوران کا جوتا ایک گز کا تھا ان کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خوبصورتی کی وجہ سے اس امت کا یوسف کہا کرتے تھے ان کے ساتھ ان کی قوم کے ۱۵۰ آدمی مسلمان ہوئے پھران کو حضور ﷺ نے ذوالخاصہ کا جو بت یمن میں مشہور تھا جسے کعبہ ثانیہ کہا جاتا تھا اسے تباہ کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔اسی سال حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں تدفین ہوئی اسی سال حجۃ الوداع ہوا جس میں تکمیل دین کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ''

ترجمه: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اوراپنی نعمت تم پر مکمل کردی۔(سورۃ المائدہ:۳)

اس آیت میں پوشیدہ معنی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا کہ دین لانے والے رسول اللہ ﷺ کا کام مکمل ہوگیا اور حضور ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے۔تو یہ آیت کریمہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے کہ فراق کا وقت قریب ہے۔

اوراسی سال حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا:

مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

ترجمہ: میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کا مولا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم:۱۲۱، سنن الترمذی، رقم:۳۷۱۳، مسند البزار، رقم:۴۲۹۸، ج،۱۰،ص،۲۱۱، السنن الکبریٰ للنسائی، رقم:۸۰۸۹،ج،۷،ص،۳۰۹، فضائل الصحابہ، لابن احمد بن حنبل، رقم:۹۸۹،ج،۲،ص،۵۸۴، مسند امام احمد، ج،۱،ص،۸۰، المعجم الاوسط، رقم:۳۴۶،ج،۱،ص،۱۱۱، المعجم الصغیر للطبرانی، رقم:۱۷۵،ج،۱،ص،۱۱۹،۱۲۹، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم:۳۰۴۹،ج،۳،ص،۱۷۹، المستدرک علی الصحیحین، رقم:۴۵۷۸،ج،۳،ص،۱۱۹، مسند ابی یعلی الموصلی، رقم:۵۶۷،ج،۱،ص،۴۲۸، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم:۳۲۰۷۲،ج،۶،ص،۳۶۶)

سنه احدے عشرة جناب اطہر درین سال اهل بقیع را بامر اللہ استغفار نمود و در صفر روز دو شنبه سریة اسامة بن زید بود و جیش عظیم را باوی بعث فرمود روز چهار شنبه در وجود شریفش تپ و درد سر عارض شد و روز پنج شنبه بدست خود لوای مبارک عقد کرده باو داد و کبار مهاجر و انصار را مثل ابی بکر و عمر و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابی عبیده رضی اللہ عنهم و مثال ایشان را باسامه همراه کردو چون ذات شریف او مریض بود جیش در منزل اول معطل ماند بعد ارتحال مبر کش جیش او روانه شد و ببرکت آنحضرت فتح کلی یافت، روز دو شنبه بمسجد در آمد و اصحاب را بامر خود باقتداء ابی بکر در نماز دید و خوش شد و اقتدا باوی نموده بخانه رفت پس در نصف روز بوقت چاشت دوازدهم ربیع الاول بقول اصح وصال حضرت ایزدمتعال اختیار فرمود و اهل بیت او ویرا غسل دادند و جماعت مسلمانان بروی نماز جنازه گذاردند و امام هیچ کس نشد اولا نماز جنازه آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم صحابه خواندند بعده ملائکه جماعه میخواند و بعده جماعه مسلمانان و در شب یا سحر چهار شنبه دفن نمودند سنین عمر مبارکش بقول اصح شصت و سه سال و لنعم ماقیل فی تاریخ وفاته صلی اللہ علیه وآله وسلم

فرد:

هُوَ بود همیشه بر زبانش		تاریخ شده است هو از این رو

ترجمہ: آپ کی زبان پر ہمیشہ ھو تھا، اسی لئے آپ کی تاریخ وفات ھو ہے۔

۱۱ ہجری اس سال حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت البقیع میں مدفون مسلمانوں کی دعائے مغفرت کے لئے تشریف لے گئے اور ماہ صفر المظفر میں سوموار کے دن سریہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے ایک بڑے لشکر کو روانہ فرمایا اور بدھ کے دن آپ ﷺ کے سر میں درد اور بخار شروع ہوا اور جمعرات کے دن حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس لشکر کا جھنڈا باندھا اور اس میں بڑے بڑے صحابہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا چونکہ اس کے بعد حضور ﷺ کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا تو یہ لشکر ایک منزل کے فاصلہ پر جا کر رک گیا اور پھر یہ لشکر حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد گیا تھا اور انہیں آپ ﷺ کی برکت سے فتح بھی نصیب ہوئی تھی۔ دس ربیع الاول بروز ہفتہ کو آپ ﷺ گھر میں ہی رہے اور اتوار کو مرض میں اور شدت ہوئی پیر کے دن آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اپنے حکم پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھتا دیکھ کر خوش ہوئے اور پھر گھر تشریف لے گئے۔

صحیح قول کے مطابق سوموار کے دن ۱۲ ربیع الاول کو حضور ﷺ نے بارگاہ رب العالمین کی طرف رحلت فرمائی "انا للہ وانا الیہ راجعون" حضور ﷺ کے

اہل بیت میں سے کچھ افراد نے آپ ﷺ کو غسل دیا اور صحابہ کرام ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی لیکن امام کوئی نہ تھا اس کے بعد فرشتوں نے نماز جنازہ پڑھا۔ دو دن کے بعد بدھ کے دن حضور ﷺ کی تدفین عمل میں آئی اور صحیح قول کے سیرت نگار فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی اور آپ ﷺ کی تاریخ وفات میں یہ شعر بہت اچھا کہا گیا ہے۔

فائدہ جلیله اهل سیر رحمة الله تعالیٰ علیهم اطلاق غزوه کنند بر آن حربے که آنحضرت صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم به نفس نفیس خود دران لشکر حاضر بوده باشد و آنها بیست و هفت اند و در نه غزوه ازان جمله به نفس نفیس خود قتال فرمودند اوّل بدر دوم احد سوم مریسیع چهارم خندق پنجم قریظه ششم خیبر هفتم فتح مکه هشتم طائف نهم حنین وقیل در غزوه بنی النضیر هم قتال نمودو سریه بعث آن فوجے باشد که بر اعدائے دین فرستاده بسر واری یکے از اصحاب خود آن چهل و هفت بود فائده بعضے گفته اند که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم چون بمدینه تشریف فرمود امر بتاریخ کرد و آنرا از هجرت نوشتند و بعضی گویند وضع اولاً از عمر بن الخطاب بود رضی الله عنه بر رای حضرت علی کرم الله وجهه و همه اصحاب اتفاق نموده ابتدائے سال از ماه محرم اعتبار نمودند۔

ترجمہ: عظیم فائدہ: علماء اہل سیرت علیہم الرحمہ غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں حضور ﷺ نے خود شرکت فرمائی ہو اور یہ غزوات ۲۷ ہیں ان میں سے ۹ غزوات میں لڑائی کی نوبت آئی ان میں پہلا بدر، دوم احد، سوم مریسیع، چہارم خندق، پنجم قریظہ، ششم خیبر، ہفتم فتح مکہ، ہشتم طائف، نہم حنین اور بعض نے کہا کہ غزوہ بنی نضیر میں بھی لڑائی ہوئی اور سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں حضور ﷺ نے لشکر بھیجا ہو خود نہ تشریف لے گئے ہوں اور یہ ۴۷ ہیں۔

فائدہ: بعض لوگ کہتے ہیں جب آپ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے تو تاریخ ہجرت کے دن سے لکھنے کا حکم فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت سے تاریخ کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی اور تمام صحابہ کرام ﷺ کا اتفاق ہے کہ اسلامی سال کی ابتداء ماہ محرم سے ہوتی ہے۔

بیان شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

روایت می کند امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه الکریم که جناب پیغمبر ما صلی الله علیه و آله وسلم بسیار باهیبت بود چنانکه هر که از دور دیدے بتر سیدے و چون نزدیک آمدے خوش شدی کشاده روئے بود و روشنائی ازان همیافت اگر دراز مردے با او همراه رفتے ازو فروتر نمودے گِرد سر بود و جعد موی مبارکش تا بناگوش ایستاده بودے و چون فرو کشیدے بسر کتف رسیدے و هرگاه بگذاشتے بازبجائے خود شدی فراخ پیشانی و کشاده ابر و بود و درمیان دوا بروی مبارک او رگے بود که چون در خشم شدی پیدا آمدی، و باریک بینی و باریک لب بود کشاده دندان و گرد روے و شیرین سخن و لطیف آواز و سیاه موئے و سفید عارض و خوب گردن، و معتدل اندام و پشت مبارکش باشکم راست و فراخ بر بود و از سینه او تا ناف او خطی بود از موئے خورد و میده چنانکه بقلم نگارند دراز ساعدین کف دراز و باریک انگشت بود و میان انگشتان کشادگی داشت و و دراز ناخن بود و نگریستن او از دنباله چشم، بود و بیشتر بزمین نگریستے و آهسته بود و نه تندخوی کشاده پیشانی نه ترش روے خنده آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم تبسم، بود حکمش عدل و گفتارش حکمت و پیشه اش سخاوت بود و بدی را مکافات نکردے و گناه را عفو فرمودے و درمیان دو کتف او خالی بود سیاه بزروی مائل از دینار کمتر بود و آن مهر نبوت بود و ازان بوئے خوش آمدے مانند مشک صلوٰة الله تعالی و سلامه علیه

صحبہ ابدًا۔

حضور ﷺ کے خصائص

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ بارعب تھے جو آپ ﷺ کو دور سے دیکھتا اس پر رعب چھا جاتا تھا اور جب قریب آتا تو دل میں خوشی کی کیفیت ہوتی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے روشنی کی چمک نظر آتی تھی اگر کوئی لمبے قد والا شخص آپ ﷺ کے ساتھ چلتا تو اس کا قد آپ ﷺ سے چھوٹا لگتا تھا آپ ﷺ کے سر کے بال گھونگھرالے تھے اور لمبائی کانوں کی لو تک تھی گھنگریالے ہونے کی وجہ سے یہیں ٹھہرے رہتے اور اگر انہیں کھینچا جاتا تو کندھے تک لمبے ہوتے اور چھوڑنے پر اپنی جگہ پر آ جاتے تھے، آپ ﷺ کی پیشانی مبارک چوڑی تھی ابرو کشادہ تھے اور ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر آتی تھی ناک مبارک باریک اور باریک ہونٹ تھے اور دانت مبارک کشادہ تھے آپ کی آواز میٹھی اور خوبصورت تھی بال مبارک سیاہ رخسار سفید تمام اعضاء جسمانی معتدل تھے پیٹھ اور پیٹ برابر تھے اور کندھے کشادہ تھے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کا ایک خط تھا جیسا کہ قلم سے بناتے ہیں کلایاں لمبی اور ہاتھ کشادہ تھے انگلیاں باریک اور انگلیوں کے درمیان کشادگی تھی ناخن انگلیوں کے مطابق لمبے تھے لمبی اور گہری آنکھیں تھی چلتے ہوئے آہستہ چلتے اور نظریں زمین پر رہتی تھی آپ ﷺ کی پیشانی مبارک چوڑی تھی چہرہ ہنس مکھ تھا ترش رونہ تھے بات کرتے تو مسکرا کر کرتے تھے آپ ﷺ کے خصائل حمیدہ کچھ یوں تھے۔ حکم عدل کے مطابق، گفتگو حکمت بھری، سخاوت پیشہ، برائی کا بدلہ نہیں غلطی کو معاف فرمانا آپ کے کندھوں کے درمیان ایک نشان تھا جس کا رنگ سیاہ زردی مائل (جیسے ہلکا سرخ رنگ جسے گلابی کہتے ہیں) تھا جسے مہر نبوت کہا جاتا ہے اس کا دائرہ ایک دینار سے کم تھا اور آپ ﷺ کے بدن سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔

بَیان مُعجزات زاکیات اوصلّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

بدان اَسعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را معجزات بسیار و بیشمار است اما آنچہ حق تعالیٰ او را بر آن مخصوص گردانیدہ آنست کہ او را سید ہمہ پیغمبران کرد علیہ وعلیھم السلام و ہمہ در زیر علم او باشند روز آخرت و از مادر ختنہ کردہ و ناف بریدہ زاد و چون از مادر جدا شد سر بسجدہ نہاد و انگشت بر کرد او کلمہ شہادت بر زبان آورد و ہر گاہ کہ دایہ او مشغول کارے بودے گھوارہ خود بجنبیدے و انگشت خود دمیدی مزہ شیر و انگبین یافتی بول و غائط او را کس ندیدے و احتلامش نیفتادے چشمش در خواب شدی و دلش بیدار بودے و از عقب ہم چنان دیدے کہ از پیش ہر گز پشہ و مگس بر او نہ نشستے و بہر ستورے کہ سوار شدی، گرچہ ضعیف بودے بر ہمہ ستوران سبقت بُردے و موی زیر ناف او بر نیامدے و باہر کس کہ کشتی گرفتے اگرچہ قوی بودی او را بینداختے و سنگریزہ بر دست او تسبیح گفتے و سنگ و کلوخ بر او سلام فرستادی و ہر جا کہ آب دھن انداختے آنجا خوشبوئ گشتے وستون مسجد از جدائ او نالیدی چون در کنار گرفتی خاموش شدے درخت بفرمان او از جائ خود پیش آمدی چون فرمودے باز گشتی، ابر بر سر او سایہ افگندی پریان با او سخن گفتندے و ایمان آوردندے و از میان انگشت او چندان آب بر آمدی کہ ہمہ لشکر سیراب شدی در حرب بدر لشکر کفار را بیک مشت خاک ہزیمت داد و از ہمہ نہانیہا خبر دادے حدیث غار با صاحبش و آنچہ درو گذشت معروف است سو سمار و آہو با او سخن گفتی و رفتن او بمعراج بر براق و دیدن او ہفت آسمان و زمین و ملکوت و عرش و

کرسی، و حجابھائے و سدرۃ المنتھیٰ و درخت طوبی وقاب و قوسین او ادنی و رویت او جناب قدس خداوندی را بچشم سرو گفتگو و بر گشتن در یک ثلث شب مشھور است بتان کعبه او را سجده کردندی و بزغاله بریان زھر آلوده با او سخن درآمد و سینه او را بشگافتندوبشستند و بعلم و حکمت و ایمان مملو ساختند بازبجائ خود آوردند در شب ولادت او کنگرھائ قصر کسری بیفتاد و بحیرہ ساوہ خشک شدو آتشکدہ فارس کہ ھزار سال نہ مردہ بود سرد شدو ماہ باشارہ او شق و دو نیم شدو آفتاب بدعای او بعد غروب عود نمودو کودک خورد در گھوارہ بہ پیغمبرے او خبر داد و اعظم ھمہ معجزات قرآن عظیم کریم است کہ ھیچ فصیحے از فصحائے عرب مانند کوتاہ ترین سور ھائے او کہ سہ آیہ باشند نیاوردہ و ھمیشہ بر صفحہ روزگار باقی ماند و تغییر و تبدیل درو راہ نیافتہ و برھمین مقدار بر معجزات زاکیات آن سرور کائنات علیہ افضل الصّلوٰۃ و اکمل التحیات بر سبیل ایجاز و اختصار اکتفا نمود۔

آپ ﷺ کے معجزات مطہرہ کا بیان

تجھے اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں نیک بخت بنائے۔رسول اللہ ﷺ کے معجزات شمار سے باہر ہیں لیکن ان میں سے جو آپ ﷺ کو خصوصیت کے طور پر عطا کئے گئے ان کو حصولِ برکت کے لئے ذکر کیا جاتا ہے آپ ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا سردار بنایا گیا قیامت کے دن سب آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے اکھٹے ہوں گے مادر رضی اللہ عنہا کے رحم سے ناف کٹی ہوئی اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے پیدا ہوتے ہی سر سجدے میں رکھا اور انگلی اٹھا کر کلمہ شہادت پڑھا جب آپ ﷺ کی دائی مبارکہ کام میں مشغول ہوتی تو پنگھوڑا خود بخود ہلتا تھا آپ اپنی انگلی چوستے تو اس سے دودھ اور شہد کا مزہ آتا تھا آپ ﷺ کے بول و براز کو کسی نے نہ دیکھا احتلام نہیں ہوتا تھا آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتے جیسے سامنے سے دیکھتے۔جسم مبارک پر مکھی یا مچھر کبھی نہ بیٹھا۔ جس سواری پر بھی آپ سوار ہوتے اگر چہ وہ سواری کمزور ہوتی وہ سب سے آگے بڑھ جاتی آپ کے زیر ناف بال نہیں آتے تھے جب کبھی کشتی کا موقع آیا اگر چہ مقابلہ میں جتنا بھی قوی شخص ہوتا چت ہوجاتا کنکریوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کی پتھر اور مٹی کے ڈھیلے آپ پر سلام پڑھتے تھے جہاں لعاب دہن لگتا وہاں سے خوشبو آتی مسجد کا ستون آپ کی جدائی میں رویا جب اسے سینے سے لگایا تو چپ ہوگیا درخت آپ کے حکم پر اپنی جگہ چھوڑ کر آگے آ گیا پھر حکم کے مطابق واپس چلا گیا بادل آپ پر سایہ کرتے پرندے آپ سے گفتگو کرتے اور آپ پر ایمان لاتے انگلیوں سے اتنا پانی بہا کہ سارا لشکر سیراب ہوگیا جنگ بدر میں ایک مٹھی مٹی سے پورے لشکر کو شکست دے دی پوشیدہ غیب کی خبریں آپ دیتے جو حدیث مشہور ہجرت کے وقت غار میں اپنے یارِ غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کی ہوئی گفتگو سے واضح ہے یہ سارے خصائل مشہور ہیں گوہ اور ہرن نے آپ سے اپنا حال دل سنایا معراج کی رات براق پر بیٹھنا ساتوں آسمانوں اور زمین کی سیر کرنا ملکوت عرش و کرسی حجابات سدرۃ المنتہیٰ شجرہ طوبیٰ مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر فیض یابی دیدار الٰہی جل جلالہ کا آنکھوں سے ہونا اللہ رب العزت سے گفتگو کرنا اور پھر تہائی رات میں واپس آنا مشہور ہے کعبہ کے بتوں کا آپ کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا زہر آلود بھنے ہوئے بکری کے گوشت کا آپ سے ہم کلام ہونا آپ ﷺ کے سینہ مبارک کا چاک ہونا نور و حکمت سے بھرنا اور پھر اس کا اپنی اصلی جگہ پر آجانا شب ولادت قیصر و کسریٰ کے محلات کے کنگروں کا گر جانا دریائے ساوہ کا پانی جاری ہونا ایران کا معبود آتش کدہ جو ہزار سال سے جل رہا تھا اس کی آگ بجھ گئی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا ڈوبا ہوا سورج آپ کی دعا سے واپس آگیا پنگوڑے میں لیٹے ہوئے بچے نے آپ ﷺ کے نبی ہونے کی خبر دی سب سے بڑا معجزہ آپ ﷺ کا قرآن کریم ہے جس کی ایک چھوٹی سورت جس

یں کوئی عرب کا زبان دان فصیح اس جیسی نہ بنا سکا یہ ہمیشہ سے روئے زمین پر موجود ہے اس کا چیلنج آج بھی باقی ہے کوئی اس کے مقابلہ میں نہ آسکا اور نہ اس میں کوئی تغیر و تبدل کر سکا۔

حضور اکرم سرور کائنات ﷺ کے ان معجزات کو مختصر الفاظ میں برکت کے لئے بیان کیا اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

بیان صفات مَعنویہ و اخلاق عُلّیہ قدسیہ او صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم

قال اللہ تعالیٰ وَإِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ حق سبحانہ و تعالیٰ خلق او را عظیم فرمود برائے آنکہ مکارم اخلاق در وجود شریفش مجتمع بودہ و خبر معتبر بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ و مشعر باین است از جناب بی بی عائشۃ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہما و عن ابیہا مروی است کہ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بود یعنی باوامر و نواہی و آداب و اخلاق کہ از قرآن معلوم می شود و عمل می فرمود و حسن خلق آنسرور بمرتبہ بود کہ ہر گز ہیچ کس را از زمرہ یاران نبود و ہم ازو منقولست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خانہ خود چنان سلوک می کرد کہ یکی از احاد الناس سلوک می کردے وبکارہائے خانہ قیام می نمود و جاروب می داد و جامۂ خود می دوخت و نعلین را وصلہ میکرد و شتر را آب می داد و گوسفندان را می دوشید و خادم را در کارہا مدد می داد و با او طعام می خورد و بضاعت خود را از بازار بر میداشت و بخانہ می آورد۔

حضور ﷺ کے اخلاق عالیہ مقدسہ اور صفات معنویہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور بے شک آپ خلق عظیم کے مرتبہ پر فائز ہیں'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے اخلاق کو عظیم فرمایا۔ کیونکہ آپ ﷺ کے وجود مبارک میں تمام اچھے واعلیٰ اخلاق جمع تھے اور حدیث مشہور میں آپ ﷺ کا فرمان ہے مجھے اعلیٰ اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ بھی اسی طرف اشارہ کرتا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا خلق قرآن کریم ہے۔ یعنی قرآن کریم میں جن احکام امرونہی کا حکم ہے اور آداب واخلاقیات کا ذکر ہے ان سب پر آپ ﷺ کا عمل تھا اور آپ ﷺ کا حسن خلق اس درجہ کا تھا کہ کسی کو وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہیں آپ ﷺ کے اخلاق مرویہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گھر میں رویہ اس طرح ہوتا تھا جیسے عام لوگوں کا ہوتا ہے گھر کے کام خود کر لیتے جھاڑو خود دے لیتے کپڑے سی لیتے جوتے گانٹھ لیتے اونٹ کو پانی پلاتے بکریوں کا دودھ دھو لیتے خادموں کی کاموں میں مدد فرماتے ان کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے اپنا سامان بازار سے خرید کر خود اٹھا کے گھر لاتے۔

زہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمرتبہ بود کہ دنیا را در نظر ہمت او عرض کردند التفات بآن ننمودند و از دنیا بیرون رفت و زرہ او بنزد یہودے مرہون بود و سہ روز متتابع و یا دو روز متتابع از نان جو سیر نشد و گاہ گاہے در خانہ او یکماہ آتش افروختہ نمی گشت و بآب و خرمائے می گذاردند و گاہے شب گرسنہ خواب کردی و روز روزہ داشتے۔

ترجمہ: زہد: حضور اکرم ﷺ کا زہد یہ تھا کہ مال دنیا کی طرف کسی لمحہ بھی توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ جب اس دنیا سے رحلت فرمائی تو آپ ﷺ کی زرہ یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی دو یا تین دن مسلسل جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھاتے کبھی گھر میں ایک مہینہ گزر جاتا اور چولہا نہ جلتا تھا۔ پانی اور کھجور سے وقت گزارا جاتا

کبھی رات کو بھوکے سو جاتے اور دن میں روزہ بھی رکھا جاتا۔

واضع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بماثبہ بود کہ زانوھائ خود را از زانوھائ ھمنشین نہ گذر اینذی و ھر کس کہ با او رسیدے سلام بر آنکس کردے و ابتدا بمصافحہ نمودی و پائ خود را در حضور اصحاب دراز نہ کردے و جائ بر کسی کہ بروی در آمدی او را تعظیم و اکرام نمودے و چون کسی کہ حاجت داشتے و نزد او رفتی و در نماز بودی در نماز تخفیف کردی و حاجت او را بر آوردے و باز بنماز مشغول شدی و بروئے زمین تکیہ فرمودی و بخواب میرفت و دعوت بندہ زرخریدہ را اجابت می فرمود

ترجمہ: تواضع و عاجزی: حضور رحمت عالم ﷺ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ جب بیٹھتے تو سامنے والے کی طرف پاؤں لمبے نہ کرتے جو گزرتا اسے سلام کرتے پہلے خود ہاتھ ملاتے لوگوں کی موجودگی میں پاؤں لمبے نہ کرتے کسی کے لئے جگہ تنگ نہ فرماتے باہر سے کوئی حاضر ہوتا تو اس کا اکرام کرتے جب کسی کو کوئی کام ہوتا اور وہ آتا تو آپ جماعت جلدی ادا فرماتے اور اس کی حاجت کو پورا فرماتے اور اگلی نماز میں مشغول ہو جاتے بغیر بستر کے زمین پر آرام فرما لیتے اور غلام کی دعوت کو قبول فرماتے۔

جود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بغایتی بود کہ سائل را از درگاہ خود محروم نگردا ینذی نوبتی صد ھزار درھم آوردند ھمہ را بر حصیر ریخت و بر مردم قسمت فرمودہ چون برخواست یک درھم آنجا نماندہ بود۔

ترجمہ: جود و سخا: حضور رحمت عالم ﷺ کی سخاوت انتہاء درجہ کی تھی آپ کسی بھی سائل کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ واپس نہ لوٹاتے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس ایک لاکھ درھم آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اپنی چٹائی پر بکھیر دیا اور اٹھنے سے پہلے سب کچھ لوگوں میں تقسیم فرما دیا جب اٹھے تو اپنے پاس ایک درھم بھی نہ تھا۔

حِلم مُبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنہایتی بود کہ ھر چند از اقارب و اجانب ایذا می کشید تحمل می فرمود و در صدد انتقام در نمی آمد بلک در ایذائ آن جھد نمی کرد و دعائ خیر در شان ایشان بتقدیم رسانیدی۔

ترجمہ: حلم مبارک: نبی رحمت ﷺ کی برداشت اس حد تک تھی کہ اپنے یا غیر کسی کی بھی ایذا کا جواب نہیں دیتے تھے اور نہ ہی اس ایذا دینے والے سے انتقام لیتے تھے بلکہ اس کے لئے دعا خیر فرمایا کرتے تھے۔

وفا بر وعدہ خود لازم می شمرد و ھرگز خلف وعدہ از وی متحقق نشد۔

ترجمہ: وعدہ وفائی: آپ ﷺ اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرنا اپنے اوپر لازم سمجھتے تھے اور کبھی بھی آپ ﷺ سے وعدہ خلافی ثابت نہیں ہوئی۔

شجاعتش چنان بود کہ ھیچ کس در دلاوری بآن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نمی رسید و ھر گاہ در محاربہ بجمعی از اعدا رسیدی اول کسی کہ بآن جمع دست برو نمودے او بودے۔

ترجمہ: بہادری: رسول اللہ ﷺ انتہائی شجاعت اور بہادری کے درجہ پر فائز تھے کوئی بھی اس وصف میں آپ ﷺ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا ایک دفعہ مقابلہ میں ایک جماعت آئی تو سب سے پہلے آپ ان سے مقابلہ کے لئے آگے بڑھے۔

حَیاء او بمرتبہ بود کہ گفتہ اند آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سخت حیاتر بود از دختر دوشیزہ در پردہ خود و اگر از کسی مکروھے دیدے در وے تغییری پیدا شدے لیکن بمواجھت باو نگفتی الا در حقوق اللہ و حقوق العباد۔

ترجمہ: حیاء: حیاء رسول اللہ ﷺ اس درجہ کا تھا کہ آپ ﷺ کے اوصاف میں مروی ہے کہ حیاء کرنے میں نبی اکرم ﷺ پردہ میں رہنے والی دوشیزہ سے بھی زیادہ صفت کے مالک تھے اگر آپ ﷺ کسی سے کوئی ناپسندیدہ بات سنتے یا دیکھتے تو صرف آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناراضی کے اثرات نظر آتے تھے زبان سے اسے کچھ نہ فرماتے لیکن حقوق اللہ یا حقوق العباد کی بات کو بیان کرنے سے حیاء نہ فرماتے۔

حکمت و علم او بحدیکہ ایزد سبحانہ علوم اولین و آخرین باو عطا فرمود۔

ترجمہ: حکمت وعلم: علم وحکمت میں آپ ﷺ کا درجہ ومقام یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو علوم اولین وآخرین کا جامع بنایا۔

عفتش آنکہ ہر گز بے ملک یمین و نکاح دستش زنے را نرسیدہ بود دلش بر خلائق مہربان و سینہ اش منشرح و از خوف خدا دائما گریان، و مہمان دوست بود قائم بامر خدا و اجتہاد کنندہ در عبادت و طالب رضائ مولا بود و بزرگان را تعظیم کردی جہت وقار ایشان و خوردان را بخود نزدیک گردانیدے و نعمت را شکر گفتے اگرچہ اندک بودی کم گوی و کم خندہ و بسیار تبسم و کف کشادہ و تازہ، روی و شیرین سخن و اندک تنعم و دیر خشم و زود آشتے و لطیف طبع و مجتنب از حرام و شبہ مستجمع جمیع صفات حمیدہ و دور، از ہمہ صفات ذمیمہ بود و نبود زشت گوی و نہ عیب جوی و نہ سنگین و نہ دشنام دہ و نہ جامع بال و محتکر و طماع و حریص و بخیل، و منان و مکار و مناع خیر و اکوال و کسلان و عجوال و حاسد و ضار و متکبر و غدار و ہیچ عادت بد نداشت چون استیفاء این معافی، ممکن نیست بر این مقدار تبرّکا اختصار رفت و آنچہ درین مجموعہ از سِیَر اطہر او ایمائے رفتہ در جنب اوصاف بی پایان او صلی، اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اقلام اہل سیر را مشرف ساختہ است بدان ماند کہ پیرہ زنے بکلاوہ تاری خود را در صف خریدا ران حضرت، یوسف صِدّیق علیہ الصلوٰۃ و السّلام داخل ساخت و از ان عَلم خود می افراخت

بیت:

نہ مدحش می توانم گفت و امّا		بمدّاحش خود را می ستایم

ترجمہ: میں ان کی تعریف نہیں کرسکتا لیکن ان کے مداحوں میں شامل ہوسکتا ہوں

ترجمہ: پاک دامنی: رسول رحمت ﷺ کی پاک دامنی کے لئے یہ کافی ہے کہ آپ ﷺ نے بے نکاح یا اپنی لونڈیوں کے علاوہ کسی کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا۔ نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو اختصار کے ساتھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے: آپ ﷺ کا دل مخلوق پر مہربان، سینہ مبارک کشادہ آنکھیں خوف خدا سے رونے والی مہمان دوست حکم خدا تعالیٰ کو قائم رکھنے والے عبادت میں مشقت کرنے والے مولائے کائنات کی رضا کے طالب بڑوں کی عزت کرنے والے چھوٹوں کو اپنے نزدیک بٹھانے والے نعمت کا شکرادا کرنے والے اگرچہ بہت چھوٹی ہی ہو کم گو، کھل کھلا کر کم ہنستے تبسم زیادہ فرماتے ہاتھ کھلا رکھتے چہرہ تروتازہ گفتگو میٹھی غصہ جلدی ظاہر نہ ہوتا صلح جلدی کرتے طبیعت میں لطافت حرام اور مشتبہ اشیاء سے انتہائی دور گویا کہ آپ ﷺ تمام صفات حمیدہ وخوب سے متصف تھے بری عادت کوئی نہ پائی جاتی عیب بیان نہ کرتے سنگدل نہ تھے گالی گلوچ نہ کرتے نہ مال جمع کرتے نہ طمع ولالچ کرتے نہ ذخیرہ اندوزی کرتے حرص وبخل نہ تھا احسان جتلانے والے مکاری کرنے والے نہ تھے کارِخیر کو نہ روکتے زیادہ نہ کھاتے سستی نہ کرتے جلد بازی نہ کرتے حسد متکبر غدار ضرر رساں نہ تھے کائنات کی کوئی

بری عادت آپ ﷺ کے قریب بھی نہ آتی تھے۔

جن اوصاف حمیدہ کے آپ ﷺ مالک تھے ان کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں صرف تبرک حاصل کرنے کے لئے مختصر الفاظ میں کچھ بیان کیا ہے۔ اور ان الفاظ میں ان تفصیلی واقعات اور احوال کی طرف اشارہ کر دیا ہے جو طویل اور تفصیلی سیرت کی کتب میں موجود ہیں اور علماء اہل سیرت کے قلم نے انہیں لکھنے کا شرف حاصل کیا ہے یہ اس خاتون کی مثال ہے جو ایک کلاوہ ''کچے دھاگے کی ایک گٹی'' لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں شامل ہوئی تھی اور ان سے محبت رسول ﷺ میں اپنا جھنڈا بلند کر لیا تھا۔

ذکر اولاد اَمجاد جناب نبوی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وَسلّم

وآنها سه بودند قاسم أسن اولاد آنحضرت بود و بدین سبب آنحضرت مکنی بابو القاسم گشت ولادتش در مکه معظمه زندگانیش ده سال، عبد اللہ وے نیز در مکه معظمه بوجود آمده در طفولیت وفات کرده ابراهیم در مدینه منوره سال هشتم از هجرت متولد شده ویک نیم ساله شده وفات یافت اناث چهار اند زینب که بزرگترین بنات بوده بقول اصح ولادتش در سال سی و یکم از واقعه فیل ود ر سال هشتم، هجری وفات یافته رقیه ولادتش در سال سی و سیوم از واقعه فیل بود آخر بنکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنه آمد و سال دوم، هجری متوفی شد ام کلثوم که آنحضرت صلی اللہ علیه و آله و اصحابه وسلم بعد از وفات رقیه و خلاص وی از زوج اول او قبل از وفات، نیز بعثمان بن عفان رضی اللہ عنه داد و فاتش سال نهم هجری حضرت بی بی فاطمة الزهراء رضی اللہ تعالی عنها ولادتش از سال سی و پنجم بواقعه فیل بود و بقولے در سال چهل و یکم و خورد ترین دختران آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم بود و بحضرت علی کرم اللہ وجهه الکریم در سال اول یا دوم هجرت عقد بست و فاتش سیوم رمضان بعد فوت پیغمبر صلی اللہ علیه و آله وسلم بشش ماه یا چهل روز و مدت حیاتش بیست و هشت سال۔

ذکر اولاد نبی رحمت ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی اولاد میں سے بیٹے تین تھے ایک حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جو آپ ﷺ کی اولاد پاک میں سب سے بڑے تھے ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور دس سال کی عمر میں وصال فرما گئے ان کے نام پر نبی ﷺ نے کنیت رکھی تھی۔ دوسرے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ کی ولادت بھی مکہ میں ہوئی تھی اور آپ کا وصال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ تیسرے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہجرت کے آٹھویں سال ہوئی تھی آپ کا وصال ڈیڑھ سال کی عمر میں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں کی تعداد چار ہے۔ ان میں سب سے بڑی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں ان کی ولادت عام الفیل اکتیسویں سال ہوئی اور سن ۸ ہجری میں وصال فرمایا۔ دوسری حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آپ کی ولادت عام الفیل کے تینتیسویں سال ہوئی اور آپ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ۲ ہجری میں وصال فرمایا۔ اور تیسری حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان کا نکاح پہلے کسی اور سے تھا ان سے ختم کر دیا گیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ان کا بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا ان کا وصال ۹ ہجری میں ہوا۔ چوتھی حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت عام الفیل کے پینتیسویں سال ہوئی اور بعض مورخین کے قول کے مطابق ۴۱ ویں سال ہوئی یہ حضور ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے پہلے یا دوسرے سال ہوا

کی وفات تین رمضان المبارک کو رسول رحمت ﷺ کے وصال مبارک کے چھ ماہ اور چالیس دن کے بعد ہوئی آپ کی عمر مبارک ۲۸ سال تھی۔

زوجات طاھرات آنحضرت صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم

اوّل: خدیجه کبرٰی رضی اللہ عنها بنت خویلد

اوّل کسی که از زنان بشرف اسلام مشرف شد و تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم فرمودے بود و اوّل از ازواج طاهرات که شرف فراش مقدس یافت نیز وی بوده رضی اللہ تعالیٰ عنها و مال خود را در رضائے وی صرف نموده اولاد آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم از ذکور و اناث همه از وی بودند اِلّا اِبْراهیمَ علیه التحیة از ماریه قبطیه متولد شده و تا او در قید حیات بود آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم زن دیگر نخواست و مدت بیست و پنج سال مصاحبۂ صلی اللہ علیه و آله وسلم بود وفاتش سال ذوم از بعثت عمر مبارکش شصت و پنج سال بود۔

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

اول: حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد

آپ خواتین میں سے پہلی شخصیت ہیں جو مشرف باسلام ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق فرمائی ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک کی زینت بنیں اور اپنا مال رسول اللہ ﷺ کی رضا کی خاطر آپ کو عطا کر دیا۔ حضور ﷺ کی تمام اولاد پاک مذکر و مؤنث سب آپ سے ہی ہیں سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے جو حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں۔ جب تک آپ حیات رہیں نبی اکرم ﷺ نے دوسری شادی نہیں فرمائی آپ ۲۵ سال حضور اکرم ﷺ کے رفاقت میں رہیں بعثت کے دوسرے سال آپ کا وصال ہوا جب آپ کی عمر مبارک ۶۵ سال تھی۔

دوئم سوده بنت زمعه در سال دهم از بعثت او را بخواست و فاتش در آخر خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

دوسری: حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ نے آپ سے بعثت کے دسویں سال نکاح فرمایا ان کی وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخر میں ہوئی۔

سیوم عائشه صدیقه بنت صدیق النبی صَلی اللہ علیه و آله وسلم با او محبت و الفت بسیار داشت و وے بهترین مصاحبان او بود و اورع و اتقی و رائ و اجتهاد و در خدمت و محبت پیغمبر صلی اللہ علیه و آله وسلم بے مثل و بے همتا بود و وفات مبارکش سنه خمسین هجری زندگانیش شصت و شش سال۔

سوم: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ سے حضور اکرم ﷺ کو بے حد محبت تھی ازواج مطہرات میں سے پسندیدہ تھیں عابدہ زاہدہ متقیہ رائے واجتہاد تھی رسول اللہ ﷺ کی محبت اور خدمت میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ آپ کا وصال مبارک ۵۰ ہجری میں ہوا آپ کی عمر مبارک چھیاسٹھ سال تھی۔

چهارم حفصه بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه در سال سیوم هجری در سلک امهات المؤمنین داخل شد وفات مبارکش در سال چهل و پنج یا پنجاه و پنج از هجرت زندگانیش بقرب شصت سال رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

چہارم: حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا، ۳ ہجری میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں شامل ہوئیں آپ کا وصال مبارک ۴۵ ہجری یا ۵۵ ہجری کو ہوا آپ کی زندگی مبارک ساٹھ سال کے قریب تھی۔

پنجم زینب بنت خزیمہ در سال سیوم از هجرات بنکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مشرف شد و بعد هشت ماه وفات یافت رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

پنجم: حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا، ۳ ہجری کو حضور ﷺ کے نکاح سے مشرف ہوئیں اور آٹھ ماہ بعد ہی وصال فرما گئیں۔

ششم امّ سَلمَة بنت عاتكة بنت عَبد المطلب در سال چهارم هجری در عقد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ سلم در آمد و در سال شصت و یک هجری فوت شد عمرش هشتاد و چهار سال رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

ششم: حضرت ام سلمہ بنت عاتکہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا، ۴ ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے عقد میں شامل ہوئیں اور ۶۱ ہجری میں وصال فرمایا آپ کی عمر مبارک ۸۴ سال تھی۔

هفتم زینب بنت جحش اول اهل زید بن الحارثه بود و بعد مفارقت در سال پنجم هجری آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم او را بخواست و فاتش سال بیستم هجری حیاتش پنجاه و سه سال۔

ہفتم: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آپ کا پہلے نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا ان سے جدائی کے بعد ۵ ہجری میں رسول اللہ ﷺ سے عقد ہوا ان کا وصال ۲۰ ہجری میں ہوا۔ آپ کی عمر مبارک ۵۳ سال تھی۔

هشتم جویریه بنت الحارث آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سال پنجم هجری او را بخواست و فاتش سال پنجاه و شش هجری زندگانیش شصت و پنج سال رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنهَا بود۔

ہشتم: حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ نے ۵ ہجری میں آپ سے نکاح فرمایا اور آپ کا وصال ۵۶ ہجری میں ہوا آپ کی عمر مبارک ۶۵ سال تھی۔

نهم اَمّ حَبِیبَه بنت ابی سفیان هفتم هجری او را بخواست و فاتش سال چهل و چهارم رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

نہم: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، ۷ ہجری میں آپ سے نکاح ہوا آپ کی وفات مبارک ۴۴ ہجری میں ہوئی۔

دهم صفیه بنت حیی بعد حرب خیبر او را بخواست و فاتش سال سی و شش هجری رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

دہم: حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا جنگ خیبر کے بعد رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئیں اور آپ کی وفات ۳۶ ہجری میں ہوئی۔

یازدهم میمونه بنت الحارث سال هفتم بنکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم در آمد و فاتش سال شصت و سه هجری از این جمله یازده، ازواج مطهرات حضرت خدیجه و زینب در حین حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وفات یافتند و آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم از نه دیگر متوفی شد صَلّی اللہ علیہ و آلہ و صحبه و سلّم و اهل بیته الطاهرین و الطاهرات۔

حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا، ۷ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا اور آپ کا وصال مبارک ۳۶ ہجری میں ہوا ان گیارہ ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) میں سے حضرت خدیجہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ نے زندگی مبارکہ میں وفات پائی اور باقی نو ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے وقت موجود تھیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم واھل بیتہ الطاھرین والطاھرات رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

ذکر حضرات خُلَفَآءِ الرَّاشِدِین رضوان اللہ تعالٰی عَلیہم اجمعین

ایشان چہارتن انداوّل وافضل الصحابۃ واوّلھم بالتّصدیق

حضرت ابوبکر الصّدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

نسبش باحضرت سید البشر در مرہ بن کعب اتصال می یابد بدین تفصیل ابوبکر بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب مادرش امّ الخیر بنت صخر بن عامر ولادتش بعد سانحہ فیل بدو سال و چہار ماہ نامش در جاھلیت عبد الکعبہ بود در اسلام عبداللہ سی و ھشت سال بود کہ اول از مسلمانان تصدیق رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آورد و بھیچ دلیل محتاج نشد وملقب بصدیق اکبر شد و اعظم و اکرم و احب خلق نزد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و لیاقت بخلت خود او را فرمود و پیش قدم ھمہ اصحاب، چہ در حیات و چہ در ممات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و بعد فوت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع اصحاب بر خلافت او راضی شدند و او را بھترین بشر بعد الانبیاء میدانستند روز اول خواص و روز دوم عوام بیعت نمودند و حضرت علی کرم اللہ وجھہ نیز روز دوم بیعت نمودند و سبب تاخیر او گرفتاری بود در امور عزا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سلم بقول اصح نہ امرے دیگر وقیل سبب طلب نا نمودن او بمشورت کہ بسبب گرفتاری بامور عزا او را طلب ننمودہ بودند نہ امر دیگر و او را خلیفہ رسول اللہ می، خواندند و نقش نگین او نعم القادر اللہ وقیل العبد الذلیل للرب الجلیل در خلافت خود منصب قضا بعُمر بن الخطاب تفویض فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و باچندین قبائل کہ بعد از فوت پیغمبر مرتد شدہ بودند مراسم جھاد بجا آورد و وفات مبارکش بیست و دویم جمادی الاول سال سیزدھم ھجری ایام خلافتش دو سال و سہ ماہ و چند روز بود مدت حیات مبارکش بہ سنت نبوی شصت و سہ سال بود و چون زمان رحلتش نزدیک رسید عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ را خلیفہ خود نمود۔

خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم

حضور اکرم ﷺ کے چار خلفاء میں سے پہلے اور سب سے افضل اور سب سے پہلے تصدیق کرنے والے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں

خلیفۂ اول: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ نسب میں مرہ بن کعب پر جا کر رسول اللہ ﷺ کے نسب سے ملتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔ ابوبکر بن ابی قحافہ بن

عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب۔آپ کی والدہ ام الخیر بنت صخر بن عامر تھیں آپ کی ولادت عام الفیل کے دو سال اور چار ماہ بعد ہوئی آپ کا دورِ جاہلیت میں عبدالکعبہ نام تھا اور زمانہ اسلام میں عبداللہ تھا آپ کی عمر مبارک ۳۸ سال تھی جب آپ نے مردوں میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی اور اس پر آپ ﷺ سے کوئی دلیل نہیں مانگی اور صدیق اکبر کے لقب سے مشہور ہوئے۔آپ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے اعظم اکرم اور محبوب ترین تھے۔رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنا خلیل ہونے کا شرف عطا فرمایا آپ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں اور اس کے بعد سب صحابہ کرام ﷡ سے مقدم تھے اور رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد سب صحابہ کرام ﷡ آپ کی خلافت پر متفق تھے۔جو آپ کو انبیاء ؑ کے بعد افضل البشر سمجھتے تھے خلافت کے پہلے دن آپ نے بیعت خواص اور دوسرے دن بیعت عوام کی تھی اور حضرت علی ؓ نے بھی دوسرے دن آپ کی بیعت کی تھی اور اس میں تاخیر صحیح قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی تعزیت سے متعلقہ امور میں مصروفیت تھی نہ کہ کوئی دوسری وجہ تھی۔اور بعض مؤرخین کا قول ہے کہ پہلے دن خلافت کے مشورہ میں صحابہ کرام ﷡ نے حضرت علی ؓ کو تعزیت کے امور میں مصروفیت کی وجہ سے طلب نہ کیا تھا۔آپ کو خلیفۃ الرسول کا خطاب دیا گیا اور انگوٹھی کا نقش نعم القادر اور بعض کا قول ہے العبد الذلیل للرب الجلیل تھا۔اپنی خلافت کے دور میں منصب قضاء حضرت عمر ؓ کے سپرد کیا رسول اللہ ﷺ کی وفات مبارکہ کے بعد جو قبائل مرتد ہو گئے تھے ان سے جہاد کیا۔آپ ؓ کی وفات ۲۲ جمادی الاول ۱۳ ہجری کو ہوئی آپ کی مدت حیات سنت کے مطابق ۶۳ سال تھی اور جب آپ کے وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عمر فاروق ؓ کو اپنا خلیفہ نامزد فرمادیا۔

اَلثّانی النّاطق بالحق والصواب حضرت عُمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ

نسبش بهشت واسطه بکعب که از جمله اجداد خیر العباد است اتصال میابد بدین طریق عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن ذراح بن عدی بن کعب مادرش خثیمه بنت هاشم بن مغیره۔ ولادتش بعد از سیزده سال واقعه فیل لقبش فاروق اعظم کنیتش ابوالحفص و او را امیر المؤمنین گفتندی و نقش نگینش کفی بالموت واعظا یا عمر اسلامش سال ششم از بعثت و واسطه قوت اسلام و پشتی مسلمانان و نگونساری بتان و بت پرستان در زمان خلافت او اسلام قوت و توسع پیدا نمود و در اطراف عالم منتشر شد کوفه و بصره در زمان او تعمیر یافت و مصر و اسکندریه و روم و اکثر بلاد شام و عراق و آذربیجان و فارس و کرمان و طبرستان وغیره مفتوح شد۔

بیت:

بعد پیغمبر بالطافِ کریم		کرد فتح چار صد شهر عظیم

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد رب کریم مہربانی سے، چار سو بڑے شہر فتح کئے

در سال بیست و سیوم هجری ابو لؤلؤ در حین نماز صبح روز چهار شنبه بیست و هفتم ذی الحجه وقیل غره محرم فاروق را چهار ضرب تیغ زد و در روز پنج شنبه آن فوت شد خلافتش ده سال عمر مبارکش به سنت نبوی شصت سه سال بود مدفن شریفش با پیغمبر صلی اللہ علیه وآله وسلم و صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنه دریک حجره مبارکه رضی اللہ عنه۔

خلیفۂ ثانی: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الناطق بالحق والصواب

آپ کا نسب مبارک آٹھ واسطوں سے کعب پر جا کر رسول اللہ ﷺ خیر العباد سے ملتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرطبہ بن ذراح بن عدی بن کعب آپ کی والدہ خثیمہ بنت ہاشم بن مغیرہ تھیں آپ کی ولادت عام الفیل کے تیرہ سال بعد ہوئی آپ کا لقب فاروق اعظم کنیت ابوالحفص تھی اور آپ کو امیر المؤمنین کہا جاتا تھا۔ آپ کی انگوٹھی کا نقش کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا یَا عُمَرُ تھا۔

(کنز العمال، رقم: ۳۸۱۸، ج ۱۲، ص ۵۸۵، جامع الاحادیث، رقم: ۲۹۶۵۵، ج ۲۷، ص ۴۱، البدایۃ والنھایۃ، ج ۷، ص ۱۵۱، تاریخ الخلفاء، ص ۱۰۹)

آپ بعثت کے چھٹے سال مشرف باسلام ہوئے جو قوت اسلام اور مسلمانوں کی پشت پناہی کا واسطہ اور بتوں اور بت پرستوں کی سرنگونی کا باعث بنا آپ کے دور خلافت میں اسلام کو قوت ملی اور اطراف عالم میں پھیل گیا کوفہ اور بصرہ کے شہر آپ کے دور میں بنے اور مصر اسکندریہ روم اور اکثر عجمی ممالک شام عراق آذربیجان فارس کرمان طبرستان وغیرہ آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح ہوئے۔

۲۳ ہجری ۲ ذی الحج اور بعض کے مطابق یکم محرم بروز بدھ فجر کی نماز میں ابولؤلؤ نے آپ پر چار تلوار کے وار کئے اور جمعرات کے روز آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کی مدت خلافت ۱۰ سال تھی اور عمر مبارک سنت کے مطابق ۶۳ سال ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حجرہ مبارکہ میں عمل پذیر ہوئی۔

الثالث جامع القرآن ذی النورین والبرهان رفیق النبی فی الجنان حضرت عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه

هو عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیه بن عبد الشمس بن عبد المناف بن قصی چون ابو لؤلؤ غلام مغیره بن شعبه فاروق را مجروح نمود فاروق رضی الله عنه فرمود که سزاوار خلافت شش تن اند علی و عثمان و سعد بن ابی وقاص طلحه و زبیر و عبد الرحمن بن عوف باید که یکی از ایشان بعد من خلیفه باشد روز چهارم از فوت او رضی الله عنه جماعت مسلمین با عثمان بیعت نمودند و مدت دوازده سال بر مسند خلافت بکمال استقلال متمکن بود بعده جماعت از مصریان با محمد بن ابی بکر اتفاق نموده بر وخروج نمودند شبے که فردائے آن بشهادت رسیده پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم بخواب دید که بوی بفرمود که فردا افطار با ماخواهی کرد پس اعوان خود را از جنگ منع نمود و در سرائے خود بحین تلاوت قرآن مجید شهید شد رضی الله عنه مدت حیاتش هفتاد و دو سال و زمان خلافتش دوازده سال و شهادتش نوزدهم شهر ذی الحجه الحرام واقع شد رضی الله تعالی عنه۔

خلیفۂ ثالث: جامع القرآن ذی النورین والبرہان رفیق النبی ﷺ فی الجنان حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

آپ کا نسب عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد المناف بن قصی۔ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا تو اس وقت آپ نے فرمایا کہ میرے بعد چھ شخصیات خلافت کی حقدار ہیں علی، عثمان، سعد بن ابی وقاص، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تمہیں

چاہئے کہ ان میں سے کسی ایک کو خلیفہ نامزد کر لینا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وصال کے چوتھے روز سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا کر بیعت کر لی۔ اور آپ مدت خلافت بارہ سال میں مسند خلافت پر کامل متمکن رہے، یہ مدت مکمل ہونے کے بعد حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کچھ اختلاف ہوا (یہ بعد میں ختم ہو گیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہو گئے تھے) اس کی آڑ میں ایک جماعت نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا اور اس رات جس کی صبح آپ کو شہادت نصیب ہوئی تھی آپ نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ آپ سے فرما رہے ہیں کہ کل روزہ ہمارے ساتھ افطار کرنا اس کے بعد آپ نے باغیوں کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا آپ اپنے گھر میں تلاوت میں مصروف تھے کہ آپ کو شہید کر دیا گیا آپ کی عمر مبارک ۸۲ سال تھی (اکثر روایات میں ۶۳ سال ہے) اور خلافت کی مدت ۱۲ سال اور آپ کی شہادت ۱۹ ذی الحج کو ہوئی۔

الرابع اَسَدُ اللہ الغالب مطلوب کلّ طالب امیر المؤمنین حضرت علیّ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت باسعادتش در سنہ بیست و ہشتم از واقعہ فیل بود در خانہ کعبہ

بیت:

شد او درَ بیت الحرامش صدف		کسی را میسر نشد این شرف

کنیتش ابو الحسن و ابو الحسین و ابو السّبطین و ابو الریحانتین و ابو تراب و القابش بسیار و نقش خاتمش الملک للہ در صغر سن اسلام آورد و بقولی آنجناب اول کسی است کہ اسلام آوردہ و بقول اصح آنکہ اول مسلمات از زنان خدیجہ و از کلانان ابوبکر و از خوردان علی و در اکثر معارک و مواقف در ملازمت جناب نبوت مآب شرائط شجاعت و جہاد مرعی داشت بعد از مقدمہ شہادت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعہ مسلمین برضا و رغبت بوی بیعت نمودند و مسند خلافت را بوجود ذی جود شریفش آراست و عزل و نصب حکام ماضیہ فرمود جہت طلب قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ دروی و دیگر اصحاب اختلاف افتاد و مآل بجدال و قتال انجامید چون اصحاب پیغمبر ہمہ صاحب رائے و اجتہاد بودند و خطائیکہ از راہ اجتہاد واقع شود از ملامت دور است زبان را جز بذکر خیر ایشان نباید کشود و سلامت خود را در این بائید دید۔

خلیفۂ رابع اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ کی ولادت عام الفیل کے ۲۸ سال خانہ کعبہ میں ہوئی۔

بیت:

شد او درَ بیت الحرامش صدف		کسی را میسر نشد این شرف

ترجمہ: وہ ایسے موتی کہ بیت الحرام ان کی سیپ، کسی اور کو یہ عزت حاصل نہیں۔

آپ کئی کنیتوں سے مشہور ہوئے۔ ابو الحسن، ابو الحسین، ابو السبطین، ابو الریحانتین اور ابو تراب اور اسی طرح آپ کے القابات بھی کئی ہیں آپ کی انگوٹھی کا نقش

بچپن میں ہی آپ اسلام لائے اور ایک قول کے مطابق سب سے پہلے آپ اسلام لائے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ خواتین میں سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بچوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ آپ اکثر معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے اور دادِ شجاعت وصول کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بالاتفاق مسلمانوں نے آپ کی بیعت کی اور مسند خلافت آپ کے وجود سے مزین ہوئی اپنی ذمہ داری کا حصہ گزشتہ حکام کی طرح چلایا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے حوالہ سے حضرت علی اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کچھ اختلاف ہو جو آپ کی لڑائی پر منتج ہوا اور اظہار حقیقت کے بعد سب مجتمع ہو گئے یہ اس لئے ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اصحاب اجتہاد ورائے تھے اور دونوں طرف کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے اپنے اجتہاد پر کاربند تھے اور اجتہادی خطاء قابل گرفت نہیں بلکہ باعث ثواب ہے لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہستیوں کو اپنی زبان کی زد میں نہ لائیں اور ان کو ذکر خیر سے یاد کریں۔

چنانچہ وی فرمودہ اخواننا بغوا علَینا لیسوا کفرۃ ولا فسقۃ لما لھم من التاویل۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ وہ ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہماری مخالفت کی انہوں نے کفر وفسق نہیں کیا کیونکہ ان کے پاس اپنے موقف کے دلائل ہیں۔

و ازین عبارت مبارک بقرینہ تاویل لب بخطا نمی باید کشود و فرمودہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ را در این مقام نصب عین باید دید کہ فرمودہ تلک دماء طھر اللہ تعالیٰ عنھا ایدینا فلنطھر عنھا السنتنا آخر الامر صلح واقع شد و قضیہ تحکیم وقوع یافت چون ایام وصال رسیدہ روز جمعہ ھفدھم رمضان عبدالرحمن ابن ملجم رجیم شمشیر بر سر مبارک او زد و نوازدھم یا بیستم ویکم شھر مذکور بجوار رحمت غفور انتقال فرمود سبطین شریفین او را غسل دادہ مدفن مبارک کش بموجب وصیت او از نظر خلق پنھان ساختند لھذا چند جا قبر شریفش تعین یافتہ ارباب مکاشفہ ذر جاھا متعددہ نشان دادہ اند منھا بہ نجف اشرف منھا مزار فیض آثار بلخ وغیرہ امّا در سفینۃ الاولیا قول ثانی را ترجیح دادہ اند ھر چند اول مشھور گشتہ و ارباب کشوف صادقہ نیز در بلخ بسیار تعین نمودہ اند والعلم عنداللہ سبحانہ مدت حیاتش شصت و سہ سال بہ سنت نبوی علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام وخلافتش چھار سال و نہ ماہ ازواج طاھراتش نہ اند اول آنھا خاتون قیامت شافعہ امت سیّدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنھا تا او زندہ بود زن دیگر نخواست و در حیات او از زن دیگر ممنوع بود پسرانش پانزدہ تن بودند حسن وحسین رضی اللہ عنھما محسن عبداللہ عباس عثمان جعفر یحییٰ عون محمد اکبر عمر محمد اصغر عبیداللہ ابوبکر بنات طاھراتش ھفدہ اند زینب الکبریٰ امّ کلثوم کبریٰ رقیہ امۃ الکبریٰ امھا میمونہ ام الحسین ام کلثوم صغریٰ فاطمہ ام حدقہ امّ الکرام امّ سلمۃ حمامہ نفیسہ ام جعفر امامہ رضی اللہ عنھم وعنھن۔

ترجمہ: اس عبارت کو بھی تاویل خطاء کے لئے زیر لب نہیں لانا چاہئے اس مقام پر حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ "یہ ایسے خون تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہمیں چاہئے کہ ہم اس سے اپنی زبانوں کو پاک رکھیں" آخر کار ان تمام معاملات میں حَکَم والے معاملہ کے ساتھ صلح واقع ہوئی جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو ۱۷ رمضان المبارک جمعہ کے دن عبدالرحمن بن ملجم مردود نے تلوار سے آپ کے سر پر وار کیا جس کی وجہ سے آپ ۱۹ یا ۲۰ رمضان المبارک کو منصبِ شہادت پر فائز ہوئے۔ اور رب غفور ورحیم کے جوار رحمت میں منتقل

ہوئے۔آپ کے صاحبزادوں نے آپ کوغسل دیا اور آپ کی وصیت کے مطابق تدفین کے عمل کوخفیہ رکھا گیا اس لئے آپ کے مزار مبارک کی کوئی یقینی جگہ نہیں ہے اورارباب مکاشفہ نے متعدد جگہوں کی نشان دہی کی ہے ان میں سے ایک نجف اشرف اور دوسری بلخ میں مزار کے متعلق بتایا گیا ہے اور سفینۃ الاولیاء کے مصنف نے دوسرے کوصحیح قرار دیا ہے۔ اگرچہ پہلا زیادہ مشہور ہے اور کشف صادق رکھنے والوں نے بھی دوسرے کو زیادہ صحیح کہا ہے۔حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال سنت کے مطابق ہے اور مدت خلافت چار سال ۹ ماہ ہے اور آپ کی ازواج مطہرات نو ۹ تھیں سب سے پہلی خاتون قیامت شافعہ امت روز محشر سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جب تک آپ حیات تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی سے نکاح نہیں کیا کیونکہ ان کے ہوتے ہوئے کسی دوسری خاتون سے نکاح ممنوع تھا۔آپ کے پندرہ صاحبزادے تھے ان کے اسماء یہ ہیں۔

حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہما، محسن، عبداللہ، عباس، عثمان، جعفر، یحییٰ، عون، محمد اکبر، عمر، محمد اصغر، عبید اللہ، ابوبکر رضی اللہ عنہم اور آپ کی سترہ ۱۷ صاحبزادیاں تھیں جن کے اسماء مبارکہ یہ ہیں۔ زینب الکبریٰ، ام کلثوم الکبریٰ، رقیہ، امۃ الکبریٰ امہانی، میمونہ، ام الحسین، ام کلثوم صغریٰ، فاطمہ، ام حدقہ، ام الکرام، ام سلمہ، حمام، نفسیہ، ام جعفر، امامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)۔

ذِکر اَئِمہ مَھْدِیّین رضوان اللّٰہ تعالٰی علیھم اجمعین

عَلِیٌ کرّم اللہ وجھہ اِمَامْ اوّل من ائمہ اثنا عَشَرَ رَضِیَ اللہ تَعَالی عَنْھُمْ وَھُوَ الرّابع من الخلفاء الاربعة الراشدین رضوان اللہ تعالی، علیھم اجمعین۔

آئمہ مہدیین (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا ذکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ بارہ ۱۲ اماموں میں سے پہلے امام ہیں اور خلفاء راشدین میں سے چوتھے خلیفہ ہیں۔

بیت:

اول و آخر ابرار توئی		مشرق و مغرب انوار توئی

ترجمہ: نیکوں کے اول و آخر آپ ہی ہیں مشرق و مغرب میں آپ کے ہی انوار ہیں

فقیر در ایامیکه بزیارت روضه شریفش که در توابع بلخ واقع است مشرف شدم و حضوری روئے داده بزبان شوق چند فردے بقافیه مثنوی معروض داشتم اینجا ایراد آن بخاطر فاتر زیبا نمود۔

فقیر جن دنوں میں آپ کے روضہ شریف کی زیارت کے لئے گیا جو بلخ کے مضافات میں ہے اور آپ کے حضور حاضر ہوا تو زبان شوق سے میں نے چند اشعار مثنوی کی شکل میں عرض کئے ان کو اس جگہ تڑپنے والے دل کی خاطر ذکر کرتا ہوں۔

نظم:

یاعَلِیْ بَادشَاہِ کونینیْ

ترجمہ: اے علی آپ دونوں جہانوں کے سردار ہیں

اَوْلیَا را تو قُرَّۃ العَینی

ترجمہ: اولیاء آپ سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کرتے ہیں۔

بولایت کسے قدم نزند		بولائے تو تاکہ دم نزند

ترجمہ: ولایت کے مقام پر کوئی شخص قدم نہیں رکھ سکتا، جب تک آپ کی ولایت کو نہ تسلیم کرے۔

در مِس قلب زشت پرزنگم		که زقَلّابیش بستی تنگم

ترجمہ: برے دل کا تانبا زنگ سے آلودہ ہے، اس کی بے رخی سے بہت تنگ ہوں میں۔

یک نگاهے نموده زر سازے		کارم از یک نگاه در سازے

ترجمہ: ایک نگاہ فرما کر اسے سونا بنادیں، آپ کی ایک نظر سے میرا کام بن جائے گا۔

گرچه من لائق نگاهِ نیم		در رهت به زخاک راهِ نیم

ترجمہ: اگرچہ میں آپ کی نگاہ کے لائق نہیں، آپ کی راہ پر چلوں بہتر ہے آدھے رستے کی مٹی پر رہنے سے۔

لیک در رهِ گذار گر قدمے		بنهی بر سرِ من از کرمے

ترجمہ: لیکن راہ گزر پر آپ قدم، رکھیں میرے سر پر تو یہ احسان ہے۔

زان شرافت براوج ماه شوم		زگدائی گذشته شاه شوم

ترجمہ: اس سے بزرگی کے افق پر میں چاند بن جاؤں، گدائی سے میں شاہ بن جاؤں۔

شاه گردم ولے کمین بنده		بکلابِ درت سر افگنده

ترجمہ: شاہ بن جاؤں میں لیکن بندہ میں گھٹیا ہوں، آپ کے در کے کتوں کے سامنے سر جھکاتا ہوں۔

بر رسول کریم و اصحابش		به همه اهل بیت و احبابش

ترجمہ: رسول کریم اور آپ کے صحابہ پر تھا، تمام اہل بیت اور آپ کے دوستوں پر۔

نکنم رَدز درگهِ کرمت		ای سرم خاک باب بر قدمت

ترجمہ: میں رد نہیں کرتا آپ کے احسان کے دروازے کو، یعنی میرا سر آپ کے قدموں کی خاک پر رہے۔

فضل را جز جناب حضرت تو

ترجمہ: آپ کی بارگاہ کے فضل کے علاوہ۔

نیست روئے وسیله دیگر سو

ترجمہ: نہیں ہے وسیلے کا چہرہ کسی دوسری طرف۔

امام ثانی حضرت امام حسَن رضی اللہ تعالیٰ عنه

کنیتش ابو محمد ولقبش تقی و طیب و سیّد و لادتش روز سه شنبه منتصف رمضان المبارک سنه اثنین او ثلاث من الهجرة در مدینه منوره و بعد از شهادت امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجهه الکریم مردم عراق پر نفاق بشرط جنگ اهل شام باوی بیعت نمودند چون خدمت وی بعزم شام بمدائن رسید معاویه نیز روئ بعراق آورد و خدمت حضرت بیوفائی لشکر خود دیده باوی صلح کرد و خلافت را بوی گذاشته بمدینه منوره توطن فرمود بالآخر منکوحه اش بحرکت یزید پلید الماس سوده بخوردنش داد مدت چهل روز بیمار بود روز هفتم صفر سنه تسع واربعین بقولی اوائیل ربیع الاول سنه خمسین انتقال فرمود و عمرش چهل و هفت سال بود اولادش ذکور ده اند زید و حسن و عمر و قاسم و عبداللہ و عبدالرحمٰن و حسین و اثرم و طلحه و اسحاق و اناث شش تن بودند جبرائیل اسم شریفش بر قطعه از حریر بهشت نوشته حسن بن علی نزد رسول علیه و علی آله الصلوٰة والسلام بهدیه آورده و وی شبیه ترین مردمان بود نبی علیه و علی آله الصلوٰة والسلام روزے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنه امام حسن رضی اللہ عنه را بر دوش گرفته بود و سوگند می خورد که این شبیه نبی است علیه الصلوٰة والسلام نه شبیه علی کرم اللہ وجهه و علی رضی اللہ عنه ایستاده بود و تبسم می نمود و ازوی می آرند که بیست و پنج حج پیاده گذارده و حال آنکه بجانب وی راباوی میکشیدند رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

دوسرے امام! حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابومحمد اور لقب تقی، طیب، سید تھا اور آپ کی ولادت منگل کے دن پندرہ رمضان المبارک ۲ یا ۳ ہجری کو مدینہ طیبہ میں ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عراق کے پرنفاق لوگوں نے اہل شام کے ساتھ جنگ کی شرط پر آپ کی بیعت کی۔ جب آپ نے شام سے مدائن پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی عراق پہنچے۔ وہاں پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے لشکر کی بے وفائی نظر آئی۔ تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کی اور صلح کے ساتھ مدینہ منورہ چلے آئے۔ اور وہیں قیام فرمایا۔ بالآخر آپ کی منکوحہ الماس نے یزید پلید کی تحریک پر کھانے میں زہر ملا دیا۔ چالیس دن آپ بیمار رہے۔ ۷ صفر المظفر ایک قول کے مطابق ۴۹ ہجری دوسرے قول کے مطابق ربیع الاول کی ابتداء میں ۵۰ ہجری میں انتقال فرمایا آپ کی عمر مبرک ۴۷ سال تھی آپ کی اولاد میں سے بیٹے ۱۰ ہیں۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

حضرت زید، حضرت حسن، عمر، قاسم، عبداللہ، عبدالرحمن، حسین، اثرم، طلحہ، اور اسحاق رضی اللہ عنہم تھے۔ اور صاحبزادیاں چھ (۶) تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے اسم مبارک کو جنتی ریشم کے ایک ٹکڑے پر لکھے ہوئے حسن بن علی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ آپ کی مشابہت تمام لوگوں میں سب سے زیادہ نبی ﷺ سے تھی۔

ایک دن امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو کندھے سے پکڑا ہوا تھا اور قسم اٹھائی کہ یہ نبی ﷺ کے مشابہہ ہیں نہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے تھے یہ سن کر مسکرائے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ نے ۲۵ حج پیدل کئے۔ اور اپنے حال کو ان کے حال کے ساتھ ملایا۔

امام ثالث حضرت امام حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

[illegible]ش ابوعبدالله و لقبش سیّد و شهید و لادتش در مدینه منوره روز سه شنبه چهارم شعبان سنه اربع هجری قیل آخر ربیع الاول سنه ثلث مدت حملش شش ماه و هیچ فرزندی شش ماه نیامده و گروی ویحییٰ علیه السلام چون نوبت امارت بیزید رسید قریب بیست هزار اهل عراق بارسول او که مسلم باشد بیعت نمودند و اورا طلب داشتند در این اثنا عبیدالله بن زیاد بفرموده یزید پلید از بصره بکوفه آمد چون خدمت امام از مکه معظمه بسمت عراق روان شد اهل عراق باعبیدالله بن زیاد در قصد کشتن او اتفاق نموده بر او بر آمدند جناب او را باهفتاد و دو تن و یا هشتاد و دو تن از اهل بیتش و اتباعش روز جمعه و بقولے روز شنبه عاشر محرم سنه احد و ستین شهید ساختند عمر مبارکش پنجاه و شش سال و پنج ماه و هشت روز اولادش ذکور بقول اصح علی اکبر علی اصغر جعفر عبدالله که در هنگام طفلی باپدر خویش همراه بودند و بعز شهادت رسیدند و اناث دو تن بودند رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم وی را حسین نام نهاد و وی را جمالی بود که چون در تاریکی نشستے مردم از بیاض جبین او بریق رخساره مبارکش بوی راه بردندے وو ے از سینه تا پائها مشابه بود با رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم چنانکه امیر المؤمنین حسن از سینه تا فرق سرور رسول صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است که حسین از من است و من از حسین ام خدا دوست میدارد آن کس را که حسین رضی الله تعالیٰ عنه را دوست دارد و حسین سبط است از اسباط۔

تیسرے امام! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب سید، اور شہید تھا۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں منگل کے دن ۴ شعبان المعظم ۴ ہجری میں ہوئی اور بعض نے کہا ربیع الاول کے آخر میں ۳ ہجری میں ہوئی تھی۔ اور آپ کے حمل کی مدت چھ ماہ تھی۔ کوئی بچہ بھی چھ ماہ کا پیدا نہیں ہوا تھا مگر آپ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ جب امارت یزید کے پاس آئی تو تقریباً بیس ہزار عراقیوں نے آپ کے بھیجے ہوئے حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور آپ کو وہاں طلب کیا۔ اس دوران یزید پلید کے کہنے پر عبیداللہ بن زیاد بصرہ سے کوفہ آیا اور اس دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مکہ سے عراق کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ اور اہل عراق عبیداللہ بن زیاد کے ساتھ مل کر آپ کو شہید کرنے پر اتفاق کر چکے تھے۔ جب مقابلہ ہوا تو آپ کے ۷۲ یا ۸۲ ساتھی جو آپ کے اہل بیت اور چاہنے والوں میں سے تھے ان کو جمعہ کے دن اور ایک قول کے مطابق ہفتہ کے دن ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری کو شہید کر دیا۔ آپ کی عمر مبارک اس وقت ۵۶ سال اور پانچ ماہ اور آٹھ دن تھی آپ کی اولاد میں صاحبزادے صحیح قول کے مطابق حضرت علی اکبر، علی اصغر، جعفر اور عبداللہ رضی اللہ عنہم تھے جو کہ بچپن کی عمر میں اپنے والد محترم کے ساتھ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور آپ کی دو صاحبزادیاں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین رکھا تھا اور آپ کے چہرے پر ایسا جمال تھا کہ تاریکی میں بیٹھے ہوئے بھی لوگ آپ کے چہرے پر اور رخسار پرنور کی چمک کی وجہ سے آپ کو پہچان لیتے تھے اور آپ سینہ سے لے کر پاؤں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر کی مانگ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھے گا جس نے حسین رضی اللہ عنہ کو دوست رکھا حسین رضی اللہ عنہ جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہیں۔

امام رابع حضرت امام زین العابدین علی ابن حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما

کنیتش ابو محمد و ابو الحسن و لقبش سیّد العابدین و زین العابدین و سجّاد و لادتش روز شنبہ پنجم شعبان سنہ ثمان و ثلثین یا ثلث و ثلثین در زمان حیات امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجھہ در مدینہ منورہ واقع شد و او در روضہ واقعہ پدر بزرگوار خود مریض بود چون عمر عزیزش پنجاہ و ھفت سال رسید بگفتہ ولید بن عبد الملک دوازدھم محرم سنہ خمس و تسعین او را بزھر شھید ساختند امامتش سی و چھار سال و دو روز اولاد ذکورش محمد باقر زید عمر عبد اللہ حسن حسین اکبر حسین اصغر عبد الرحمٰن سلمان علی محمد اکبر محمد اصغر و اناث چھار تن بود مادر امام زید العابدین شھر بانو دختر یزدجر و از اولاد نوشیروان عادل است و سبب تلقیب او بزین العابدین آنکہ شبے در نماز تھجد بود و شیطان بصورت اژدھائ خود را باو نمود وے ھیچ ملتفت نشد آخر پائ مبارک او را گزید و او را دردناک ساخت خدائ تعالٰی بوے منکشف گردانید کہ این ابلیس است پس وے را دشنام داد طپانچہ زد و گفت دور شو ای ملعون دور شد برخواست تا ورد خود ادا نماید ھاتف صدا داد اَنتَ زین العابدین سہ بار گفت۔

الرابع امام! حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابومحمد اور ابوالحسن اور لقب سید العابدین، زین العابدین اور سجاد ہیں۔آپ کی ولادت ہفتہ کے دن ۵ شعبان المعظم ۳۸ ہجری یا ۳۳ ہجری میں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ اپنے والد محترم کے روضہ میں بیمار ہو گئے جب آپ کی عمر مبارک ۵۷ سال کو پہنچی تو کہا جاتا ہے کہ ولید بن عبد الملک نے ۱۲ محرم ۹۵ ہجری کو شہد میں زہر ملا کر آپ کو دیا۔آپ کی امامت ۳۴ سال اور دو دن تھی آپ کی اولاد میں صاحبزادے حضرت محمد باقر، زید، عمر، عبد اللہ، حسن، حسین اکبر، حسین اصغر، عبد الرحمن، سلمان، علی، محمد اکبر، محمد اکبر رضی اللہ عنہم تھے۔اور بیٹیاں چار تھیں۔آپ کی والدہ محترمہ حضرت شہر بانو جو یزدجر کی بیٹی تھیں اور وہ عادل نوشیروان کی اولاد سے تھا۔آپ کا لقب زین العابدین ہونے کی وجہ یہ ہے ایک رات آپ تہجد کی نماز میں تھے شیطان اژدھا کی شکل میں ظاہر ہوا آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی آخر اس نے پاؤں کو ڈس لیا تا کہ آپ کو درد ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے منکشف فرمایا کہ یہ ابلیس ہے پس آپ نے اسے تھپڑ مارا اور برا بھلا کہتے ہوئے کہا اے ملعون دور ہو جا وہ دور ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے تا کہ اپنے معمول کو پورا کریں تو اس وقت غیب سے تین مرتبہ آواز آئی ''انت زین العابدین''

امام خامس امام محمد باقر بن علی زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہما

کنیتش ابو جعفر و لقبش باقر سُمِّیَ بِذٰلِکَ لتبقرہ فی العلم و توسعہ فیہ مادرش ام عبد اللہ فاطمہ بنت الحسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما ولادتش در مدینہ منورہ روز جمعہ سیوم ماہ صفر یا غرہ رجب سنہ سبع و خمسین پیش از شھادت امیر المؤمنین حسین رضی اللہ عنہ بسہ سال و وفاتش سنہ اربع عشر و مأتہ و عمرش پنجاہ و ھفت سال و قبرش در بقیع نزد پدرش و امامتش نوزدہ سال وے گفتہ است کہ بر جابر بن عبد اللہ در آمدم و سلام کردم و چشم وے پوشیدہ شدہ بود سلام مرا جواب داد و گفت کیستی گفتم محمد بن علی بن حسین گفت ای فرزند رسول اللہ پیش آئی پیشتر شدم دست مرا بوسید و از جانب رسول سلام بر من خواند و گفت پیغمبر علیہ السلام مرا گفت ای جابر

بمانی تا وقتیکه ملاقات کنی بایکی از فرزندان من که وی را محمد بن علی بن حسین گوئیند خدائے تعالیٰ وے را نور و حکمت خواهد و وے را از من سلام برسان۔

امام پنجم! حضرت امام محمد باقر بن علی زین العابدین رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو جعفر اور لقب باقر ہے یہ لقب آپ کی علمی وسعت اور گہرائی کی وجہ سے دیا گیا آپ کی والدہ ماجدہ ام عبداللہ فاطمہ بنت الحسن بن علی رضی اللہ عنہم تھی آپ کی ولادت ۵۷ ہجری تین صفر المظفر بروز جمعہ کو مدینہ منورہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے تین سال پہلے ہوئی اور آپ کی وفات ۱۱۴ ہجری میں ہوئی جس وقت آپ کی عمر ۵۷ سال تھی۔ آپ کا مزار مبارک جنت البقیع میں والد محترم کے پاس ہے آپ کی مدت امامت ۱۹ سال تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور سلام کیا اس وقت ان کی آنکھوں کی بینائی ختم ہوگئی تھی۔ انہوں نے پوچھا کون ہو تو میں نے کہا محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ پھر انہوں نے فرمایا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے فرزند آگے آؤ میں آگے بڑھا تو انہوں نے میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور رسول اکرم ﷺ کی طرف سے مجھے سلام کہا اور کہا کہ ایک دن مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے جابر تم اس وقت تک رہو گے کہ میرے بیٹوں میں سے ایک سے ملاقات کرو گے اس کا نام محمد بن علی بن حسین ہوگا اسے اللہ تعالیٰ نور علم وحکمت سے نوازے گا اسے میرا سلام کہنا۔

امام سادس حضرت امام جعفر صادق بن مُحَمَّد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو عبداللہ و ابو اسماعیل و له القاب اشهرها الصادق مادرش ام فروه بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنهم، و مادر ام فروه اسما بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنهما و لادتش در مدینه منوره ۸۳ ثلث و ثمانین من الهجرة و قیل روز دو شنبه هفدهم ربیع الاول و فاتش نیز در مدینه منوره روز دو شنبه منتصف رجب ۱۴۸ ثمان و اربعین مأته مدت حیاتش شصت و پنج، سال امامتش سی و چهار سال و دو ماه و قبره فی البقیع عند ابیه و جده رضی اللہ تعالیٰ عنهم اولاد ذکورش موسیٰ کاظم اسحق محمد اسمٰعیل عبداللہ عباس علی اناث سه تن بودند از عظمای علمائ و کبرائ مقتدائے اولیاء است او را فضائل و کمالات بسیار است و طریقه اکابر نقشبندیه بوے اتصال دارد چنانکه در مجلس مذکور شود ان شاءاللہ تعالیٰ۔

امام ششم! حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ، ابو اسماعیل ہے۔ اور آپ کے کئی القابات ہیں۔ ان میں سے مشہور ''الصادق'' ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور ام فروہ کی والدہ اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم ہیں۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۸۳ ہجری میں ہوئی بروز سوموار ۱۷ ربیع الاول کو ہوئی آپ کی وفات سوموار کے دن ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی عمر ۶۵ سال اور آپ کی امامت کی مدت ۳۴ سال ۲ ماہ ہے۔ اور آپ کی قبر انور جنت البقیع میں آپ کے والد اور آپ کے دادا کے پاس ہے رضی اللہ عنہم۔ آپ کی اولاد میں سے بیٹوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ موسیٰ کاظم اسحاق، محمد اسماعیل، عبداللہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہم ہیں اور صاحبزادیوں کے اسماء یہ ہیں۔ عظمیٰ، علمی، کبری۔ آپ اولیاء کے مقتدا ہیں اور آپ کی کرامات اور فضائل

بہت سارے ہیں۔اکابر نقشبندیہ کا طریقہ آپ سے متصل ہے۔جیسا کہ مجلس میں ذکر ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

امام سابع حضرت امام موسیٰ کَاظِمُ بن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو الحسن و ابو ابراھیم ولقبش کاظم مادرش امّ ولد بودہ حمیدہ بربریہ ولادتش در ابو امیان مکہ و مدینہ در روز شنبہ ہفتم صفر سنہ ثمان و عشرین و مأتہ وفاتش در حبس ہارون الرشید در بغداد ایام حیاتش پنجاہ و پنج سال امامتش بیست و پنج سال و سہ ماہ اولادش ذکور علی رضا، زید، ابراھیم، عقیل ،ھارون ،حسن ،حسین، عبداللہ اکبر، عبداللہ اصغر، اسمٰعیل ،محمد ،احمد ،جعفر، یحیی، اسحاق ،عباس ،ابو القاسم ،حمزہ ،عبدالرحمٰن ،قاسم، جعفر اکبر ،جعفر اصغر، اناث ہژدہ تن بودند عابد ترین و کریمترین اھل زمان خود بودند رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

امام ہفتم! حضرت امام موسیٰ کاظم بن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوابراہیم ہے۔اور آپ کا لقب کاظم ہے۔آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں۔جن کا اسم گرامی حمیدہ بربریہ ہے۔آپ کی ولادت ابواہ کے مقام پر ہوئی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے بروز ہفتہ ۷ صفر المظفر ۱۲۸ ہجری اور آپ کا وصال بغداد کے اندر ہارون الرشید کی قید اندر ہوا۔آپ کی زندگی ۵۵ سال تھی اور مدت امامت ۲۵ سال اور ۳ ماہ تھی۔آپ کی اولاد میں سے آپ کے صاحبزادوں کے اسماء یہ ہیں۔علی رضا، زید، ابراہیم، عقیل، ہارون، حسن، حسین، عبداللہ اکبر، عبداللہ اصغر، اسماعیل، محمد، احمد، جعفر، یحییٰ، اسحاق، عباس، ابو القاسم، حمزہ، عبدالرحمن، قاسم، جعفر اکبر، جعفر اصغر۔ اور آپ کی صاحبزادیاں پندرہ تھیں آپ اپنے زمانے کے بہت عابد اور سخی تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

امام ثامن حضرت علی رَضا بن موسیٰ کاظم رَضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو الحسن لقب وی رضا واین کنیت و لقب پدرش بوی نہادند وھو فی رضا اللہ سبحانہ ورضاء رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم مادرش،سکینہ نوبیہ است ولادتش در مدینہ منورہ بودہ روز پنج شنبہ یازدھم ربیع الآخر ۱۵۳ ثلث و خمسین و مأتہ وفاتش در ولایت طوس بود در قریہ سناباد از رستاق توقان فی شھر رمضان ۲۰۸ ثمان و مأتین وقبرش طرف قبلہ قبر ھارون الرشید در قبہ کہ در سرای حمید بن قحطہ طای است امامتش بیست ویک سال و پنج ماہ و کسری ایام حیاتش پنجاہ و یک سال و کسری مادرش ام ولد بودہ کہ بسیار نامھا دارد منھا نجمہ و ازان حمیدہ بود مادر کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شبے مصطفیٰ را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخواب دید کہ فرمود نجمہ را بموسیٰ بخش کہ زدو باشد کہ از وی فرزندی وجود گیرد کہ بھترین اھل زمین بود از ام رضا رضی اللہ عنہ روایت کنند کہ، گفت چون برضا حاملہ،شدم ھرگز از خود ثقل حمل برنیافتم و در خواب از شکم خود آواز تسبیح تھلیل می شنیدم ھول و ھیبت بر من،غلبہ میکرد و چون بیدار می،شدم ھیچ آواز نمی آمد و در زمان ولادت دستھار ابر زمین نھادہ روئے بآسمان کردہ لب مبارک خود را می جنبانید چنانکہ کسی،سخن، گوید و مناجات کند اولاد ذکورش محمد تقی ابو جعفر اکبر ابوجعفر اصغر ابوالحسن ابراھیم حسین، اناث یک تن بودہ۔

امام ہشتم ! حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب رضا تھا۔ یہ کنیت اور لقب آپ کے والد محترم نے رکھا تھا۔ کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول ﷺ کی رضا ہیں۔ آپ کی والدہ سکینہ نوبیہ ہیں۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں جمعرات کے دن ۱۱ ربیع الثانی ۱۵۳ ہجری میں ہوئی اور آپ کی وفات رستاق طوقان کے بازارشناء میں ہوئی جو کہ ملک طوس کا علاقہ ہے۔ رمضان المبارک ۲۰۸ ہجری میں ہوئی۔ اور آپ کی قبر مبارک ہارون الرشید کی قبر کے قبلہ کی طرف سرائے حمید بن کحستبہ میں واقع ہے۔ آپ کی مدت امامت ۲۱ سال ۵ ماہ اور کچھ دن ہے۔ اور آپ کی عمر مبارک ۵۱ سال اور کچھ دن ہے۔ آپ کی والدہ ام ولد تھیں۔ اور ان کے کئی نام تھے جن میں سے نجمہ اور حمیدہ ہیں۔ حضرت کاظم رضی اللہ عنہ کی والدہ نے ایک رات خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی جس میں آپ فرمارہے ہیں کہ نجمہ موسیٰ کو دے دو۔ کہ ان سے ایک بیٹا پیدا ہوگا جو اہل زمین میں سے بہترین ہوگا۔ اور حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب میں رضا کے ساتھ حاملہ ہوئی تو میں حمل کا کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتی تھی اور نیند میں میں اپنے پیٹ سے تسبیح وتہلیل کی آواز سنتی تھی تو میں یہ سن کر خوف زدہ ہو کر بیدار ہوتی تھی تو کوئی آواز نہیں آرہی تھی اور جب ان کی ولادت ہوئی تو ہاتھ زمین پر رکھے چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور ہونٹ اس طرح سے ہلا رہے ہیں جیسے کہ کسی سے گفتگو اور مناجات کرر ہے ہوں آپ کی اولاد میں سے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔ محمد تقی، ابوجعفر اکبر، ابوجعفر اصغر، ابوالحسن، ابراہیم، حسین۔ اور صاحبزادی ایک تھی۔

امام تاسع امام محمد تقی بن علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو جعفر و لقبش تقی و جواد مادر وی ام ولد بوده خیزران نام ولادتش در مدینہ منورہ بود روز جمعه دهم رجب یا هفدهم ۱۹۵ خمس و تسعین و مأته ووفاتش روز سه شنبه ششم ذی الحجه ۲۲۰ عشر و مأتین در عهد خلافت معتصم وقبرش در بغداد قفائ جدّ وی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما از کمال علم و ادب و افضل و کرم که داشت باصغر سن مامون مخلص وی شده دختر ام الفضل را بزنی بوی داد و همراه وی بمدینه منوره روان نمود و هزار درهم در هر سال بوی فرستادے امامتش هفده یا هجده سال ایام زندگانیش بیست پنج سال و دو ماه ویازده روز من کلماته القدسیة یوم العدل علی الظالم اشد من یوم الجور علی المظلوم العلماء غرباء لکثرة الجهاد بینهم اولادش ذکور علی نقی و موسی اناث نیز دوتن بودند رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

امام نہم ! حضرت امام محمد تقی بن علی رضا رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوجعفر اور لقب تقی اور جواد تھا۔ آپ کی والدہ ام ولد تھیں۔ جن کا نام خیزران تھا۔ اور آپ کی ولادت جمعہ کے روز ۱۰ یا ۱۷ رجب المرجب ۱۹۵ ہجری کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ اور آپ کی وفات ۲۲۰ ہجری معتصم باللہ کی خلافت کے زمانہ میں ۶ ذوالحج منگل کے دن ہوئی آپ کا مزار شریف بغداد میں آپ کے دادا کاظم رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب ہے۔ آپ میں علم وادب کا کمال پایا جاتا تھا۔ اور چھوٹی عمر سے ہی فضل وکرم میں مشہور ہو گئے۔ ام فضل کی بیٹی نے آپ کو ایک خاتون دیں ان کے ساتھ آپ مدینہ منورہ چلے گئے اور ہزار درہم سالانہ انہیں دیتے تھے۔ آپ کی امامت ۱۷ یا ۱۸ سال ہے۔

اور آپ کی عمر مبارک ۲۵ سال ۲ ماہ اور گیارہ دن ہے۔ آپ کے مشہور کلمات میں سے ایک یہ ہے ”عدل کا دن ظالم پر زیادہ سخت ہوگا اس دن سے جس

بن مظلوم پر ظلم کیا گیا۔ ''علماء مسافروں کی طرح ہوں جاہلوں کی کثرت کی وجہ سے'' آپ کے صاحبزادوں کے اسماء یہ ہیں۔ علی نقی اور موسیٰ اور آپ کی صاحبزادیاں بھی دو تھیں رضی اللہ عنہم۔

امام عاشر حضرت عَلی نقی بن مُحَمَّد تقی رضی اللّٰہ تعالٰی عَنهما

کنیتش ابو الحسن و لقب وی هادی و بعسکری مشهور مادرش ام ولد بوده سمانه نام و قیل امه امّ الفضل بنت المامون و لادتش در مدینه بوده سیزدهم رجب سنہ ۲۱۴ اربع عشر و مأتین وفاتش در سرمن رائ از نواحی بغداد در زمان منتصر روز شنبه اواخر سنہ ۲۵۴ اربع و خمسین، و مأتین قبرش هم در سرائے اویست که سرمن رائ داشته زندگانیش چهل و یکسال امامتش سے و سه سال و شش ماه و بیست و هفت روز مناقب و کمالات او زیاده از حد تکتیب است و اولادش حسن عسکری حسین جعفر رضی الله تعالی عنهم اجمعین۔ و از اناث یک تن بود۔

امام دہم! حضرت امام علی نقی بن محمد تقی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب ھادی تھا۔ اور عسکری کے لقب سے آپ مشہور ہوئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام سمانہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ ام فضل بنت المامون ہیں اور آپ کی ولادت ۲۱۴ ہجری ۱۳ رجب المرجب کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ کی وفات ۲۵۴ ہجری ہفتہ کے دن بغداد کے نواحی علاقے سرمن رائے میں ہوئی۔ اور آپ کا مزار شریف سرمن رائے کے سرائے میں ہے۔

آپ کی زندگی ۴۱ سال اور امامت ۳۰ سال ۶ ماہ اور ۲۷ دن ہے۔ آپ کے مناقب اور کمالات لکھنے کی حد سے ماوراء ہیں آپ کی اولاد میں سے بیٹوں کے یہ نام ہیں۔ حسن عسکری، حسین، جعفر رضی اللہ عنہم اور آپ کی صاحبزادی ایک تھی۔

امام حادی عَشر حضرت امام حَسن عَسکری بن علی نقی رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما

کنیتش ابو محمد و لقبش زکی و خالص و سراج وی نیز چون پدر مشهور است بعسکری مادرش ام ولد بوده سوسن نام و قیل غیر لک و لادتش در مدینه روز دو شنبه چهارم ربیع الاول سنہ ۲۳۲ اثنا و ثلثین و مأتین وفاتش در سرمن رائ در سنه ستین و مأتین قبرش پهلوئ بر پدرش است و مدت حیاتش بیست هفت سال و دو ماه و بیست روز امامتش پنج سال و هفت ماه و کسری از اولادش امام محمد۔

امام یازدہم! حضرت امام حسن عسکری بن علی نقی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب زکی، خلاص اور سراج تھا آپ بھی اپنے والد کی طرح عسکری کے لقب سے مشہور ہوئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام سوسن تھا کچھ نے اس کے علاوہ بھی نام بتایا ہے آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۲۳۲ ہجری ۴ ربیع الاول بروز ہفتہ ہوئی۔ اور آپ کا وصال سرمن رائے میں ۲۶۰ ہجری میں ہوا آپ کا مزار آپ کے والد کے پہلو میں ہے۔ آپ کی زندگی ۲۷ سال ۲ ماہ اور ۲۰ دن تھی اور آپ کی امامت ۵ سال ۷ ماہ اور کچھ دن تھی آپ کی اولاد میں سے صرف امام محمد رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام ثانی عشر حضرت امام مُحَمَّد بن الحَسن العسکری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

کنیتش ابو القاسم لقبش عبداللہ و نزد امامیہ حجت وقائم و منتظر و مهدی و صاحب زمان وَهُوَ عِنْدَهُم بزعهم و اخْتِرَاعِهِمْ خَاتِمُ الْوِلَايَةِ وَالْإِمَامَةِ وَانَّهُمْ يَزْعَمُوْنَ اَنَّهُ دَخَلَ السِّرْدَابَ الَّذِىْ بِسُرَّمن راى وامّهٗ تَنظُرُ اِلَيْهِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهَا وَذٰلِكَ فِىْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَقيل فِىْ سِتَّةٍ وَسِتِّيْنَ مِائَتَيْنِ فَاخْتَفٰى اِلَى الْاٰنِ عَلٰى زَعْمِهِمْ مادرش ام ولد بوده نرجس نام وقيل غير ذلک ولادتش درسرمن رائ در بيست وسيوم رمضان ۲۵۸ ثمان وخمسين ومأتين ويقال فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَان ۲۵۵ خمس وخمسين ومائتين امانزد اهل کشف و باطن و علماء ظاهر اهل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیهم ومنهم شیخ علاؤ الدولة سمنانی میگوید که چون امام محمد بن حسن مختفی شددر زمرۂ ابدال داخل شد و چون قطب آن وقت علی بن حسین بغدادی فوت شد امام محمد بن حسن برو نماز گذارد و بجاءِ او بنشست، ونوازده سال در مرتبه قطبیت بود تافوت شدو در مدینه منوره مدفون گردید۔

امام دوازدہم! حضرت امام محمد بن حسن عسکری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالقاسم اور لقب عبداللہ اور امامیہ کے نزدیک آپ حجت، کائن، منتظر مہدی اور صاحب زمان کے القاب سے مشہور ہیں او آپ ان کے گمان اختراع کے مطابق خاتم الولایۃ والامامۃ ہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ آپ سرداب میں داخل ہوئے اور دیکھنے والوں کی نظروں سے اوجھل گئے اور آپ کی والدہ آپ کو دیکھ رہی تھیں پس آپ ان کے پاس نکل کر نہیں آئے اور یہ ۲۶۵ ہجری میں ہوا اور بعض کا قول ہے کہ یہ ۲۶۶ ہجری میں ہوا امامیہ کے گمان کے مطابق اب تک آپ وہاں پوشیدہ ہیں آپ کی والدہ ام ولد تھیں۔ جن کا نام نرجس تھا اور بعض نے اس کے علاوہ نام بتایا ہے آپ کی ولادت سرمن رائے میں ۲۳ رمضان المبارک ۲۵۸ میں ہوئی بعض کے قول کے مطابق ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں ہوئی۔ اہل کشف و باطن اور علماء ظاہر اہل سنت والجماعت (شکر اللہ تعالیٰ سعیہ) کے نزدیک جن میں سے شیخ علاء الدولۃ سنانی ہیں وہ کہتے ہیں۔ امام محمد بن حسن مخفی ہو کر ابدالوں میں شامل ہو گئے اور جب اس وقت کے قطب علی بن حسین بغدادی فوت ہوئے تو امام محمد بن حسن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی مسند پر بیٹھے۔ ۱۹ سال مرتبہ قطبیت پر فائز رہے۔ اور پھر آپ کا انتقال ہوا اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔

دربیان اعتقاد اهل سُنّت وجَمَاعت شکر اللّٰہ سعیهم

در حق مهدی موعود آنست که مهدی موعود یکی از سادات حسینی است که در آخر الزمان در مدینه مشرفه متولد شود و نام او نام پدر او موافق نام حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیه وآله وسلم بود و از مکه مبارکه وقت چهل سالگی ظهور کند وقیل هجرت او سوئ بیت المقدس بود و در کتف او علامت بود چنانچه در کتف آنسرور بوده در ماهِ محرم روز عاشور ابعد از سن یک هزار و دو صد الی ماشاء اللہ، ظهور نماید و سه صد و سیزده کس از اشراف قوم بعدد اهل بدر باو بیعت کند درمیان رکن ومقام و باو بیرق حضرت رسالت پناه وپیراهن وتیغ او باشد صلی اللہ علیه وآله وصحبه وسلم وخلق را بحق دعوت کند وتمامی عرب وعجم اطاعتش کنند بے جنگ و کراه دراو اکراه ودر آخر ایام وی عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام از آسمان نازل شود و در پس او روز جمعه نماز صبح کنده ومدت بادشاهی او

اختلاف اقوال هفت سال یا چهل سال بود وهکذا یستفاد عن الاخبار والاٰثار والعلم عندالله وعبارت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سره ودر فتوحات مکیه مطابق همین است۔

عقائد اہل سنت وجماعت (شکر اللہ سعیہم) کا بیان

علماء اہل سنت کا عقیدہ حضرت امام مہدی موعود ﷺ کے بارے میں یہ ہے کہ آپ حسینی سادات میں سے ایک ہوں گے کہ آخری زمانہ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے ان کا اور ان کے والد کا نام حضور اکرم ﷺ کے نام کے موافق ہوگا اور مکہ مکرمہ میں ۴۰ سال کی عمر میں ان کا ظہور ہوگا۔ اور بعض نے کہا ان کی ہجرت بیت المقدس کی طرف ہوگی ان کے کندھوں کے درمیان اس طرح کا نشان ہوگا جیسا کہ حضور ﷺ کے تھا وہ ماہ محرم میں عاشورہ کے دن ۱۲۰۰ ہجری کے بعد جب اللہ چاہے گا ان کا ظہور ہوگا اور ۳۱۳ شخصیات اہل بدر کی تعداد کے موافق مکہ معظمہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت کریں گے۔ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا لباس اور تلوار ہوگی مخلوق کو حق کی دعوت دیں گے۔ تمام عرب وعجم ان کی اطاعت کرے گا بغیر کسی جنگ کے کرے گا، ان کے آخری دنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا اور ان کی اقتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمعہ کے دن فجر کی نماز ادا کریں گے۔ اور ان کی حکمرانی کی مدت اختلاف اقوال کے مطابق سات سال یا چالیس سال ہوگی۔ احادیث اور روایات سے اسی طرح ظاہر ہوتا ہے اور حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ کا قول فتوحات مکیہ میں اسی کے مطابق ہے۔

میں نے اپنے والد کی زبان سے سنا ان کو ان کے والد ہادی الخلق الی الحق حضرت مولانا حاجی ضیاء الحق قدس سرہ نے فرمایا کہ فقیر کو مکہ معظمہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک ولی ملے جو مرتبہ غوثیت پر فائز تھے میں نے ان سے حضرت امام مہدی کے ظہور کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے مرنے کے بعد جب تمہاری عمر سے دگنا وقت گزر جائے گا تو اس کے بعد حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔

فَصل دربیان بعضے مناقب اهل صُفّه رضی اللّٰه تعالٰی عنهم

بدانکه اُمت مجتمع اند برآنکه پیغمبر را صلی الله علیه وآله وسلم گروهے بودند از اصحاب که در مسجد وی لازم بودند و مهیا مر عبادت، را ودست به کلی از دنیا برداشته بودند و از کسب معاش اعراض کرده۔

اہل صفہ ﷺ کے مناقب

رسول اللہ ﷺ کی ساری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ کے صحابہ کرام ﷺ میں سے کچھ لوگ مسجد میں ہر وقت موجود رہتے جن کا مقصد عبادت میں وقت گزارنا تھا اور دنیا سے بالکل قطع تعلق تھے۔ اور کسب معاش سے اعراض کرتے تھے۔

وخدائے تعالیٰ از برائے آنها پیغمبر خویش را فرموده قوله تعالیٰ وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ

ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے فرمایا: اور ان لوگوں کو آپ اپنے پاس سے دور نہ کریں جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ (سورۃ الانعام: ۵۲)

...ن بودند کہ توکل بر خدا کردہ رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم مامور بود صحبت ایشان قولہ تعالیٰ:

...نفسك مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ۔

ترجمہ: یہ سب فقراء مہاجرین تھے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ صحبت رکھنے کے متعلق یوں فرمایا ''اور آپ اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ رکھیں جو اپنے رب کو صبح شام یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اپنی نظریں ان سے نہ ہٹائیں کہ آپ دنیا کی زندگی کی زینت کا ارادہ کریں'' (سورۃ الکہف:۲۸)

تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر یکے از ایشان را دیدی گفتے مادر و پدرم فدائے آنہا باد کہ خدائے تعالیٰ از برائے آنہا بر من عتاب کرد، وقرآن مجید در فضائل ایشان ناطق است پیغمبر را صلی اللہ ولیہ وسلم اندر فضائل ایشان اخبار بسیار است۔

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ ان میں سے کسی کو بھی دیکھتے تو فرماتے میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے لئے مجھے یہ حکم فرما کر ان کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن مجید میں ان کے فضائل بہت سارے بیان کئے گئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں بھی ان کے بہت سارے فضائل ہیں۔

ابن عباس روایت کردہ کہ وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اصحاب الصفۃ فرای فقرھم وجھدھم ومع ذلک طیب قلوبھم فقال ابشروا یا اصحاب الصفۃ فمن بقی من امتی علی النعت الذی انتم علیہ راضیا بمافیہ فانہ من رفقائی فی الجنۃ معنی خبر آنست کہ چون پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بر اصحاب صفہ گذشت و مر ایشان را بدید و بایستاد و خورمی دل ایشان را در فقر و مجاہدت بدید فرمود کہ بشارت باو مر شمارا و آنہارا کہ پس از شما بپائیند بر صفت شما و در فقر خود راضی باشند ایشان از رفیقان من باشند اندر بہشت۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ اصحاب صفہ کے پاس ٹھہرے آپ نے ان کے فقر اور مشقت کو دیکھا اور دیکھا کہ وہ اس حالت پر خوش ہیں تو آپ نے فرمایا اصحاب صفہ تمہیں خوشخبری ہو میری امت میں سے جو کوئی بھی اس وصف پر قائم رہا جس پر تم ہو اور وہ اس پر راضی رہا تو وہ جنت میں میرے دوستوں میں سے ہوگا۔

(تفسیر الزمخشری ،الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل ،سورۃ البقرہ ،تحت الآیۃ :۲۷۳،ج۱،ص،۳۱۸،تخریج احادیث الکشاف،رقم:۱۶۸،ص،۱۶۲،الفتح الکبیر ،رقم:۱۶۴۸،ج،۱،ص،۱۹،کنز العمال،رقم:۱۶۵۷۷،ج،۶،ص،۴۶۷،الجامع الصغیر،رقم:۱۰۵۲،ص،۱۰۵۲،جامع الاحادیث،رقم:۱۵۵،ج،۱،ص،۱۰۷)

و آسامی بعضی از ایشان نوشتہ می شود منہم بلال بن رباح و ابو عبداللہ سلمان فارسی و ابو عبیدۃ عامر بن عبداللہ بن جراح و ابو الیقظان عمار بن یاسر و ابو مسعود ھذلی و عتبہ بن مسعود و برادرش مقداد بن اسود و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ و خباب بن ارت و صہیب بن سنان، وعتبہ بن غزوان و زید بن خطاب و ابو کبشہ و ابو المرثد کنانۃ بن حصین عدوی و حذیفہ بن الیمان و عکاشہ بن محصن و مسعود بن، ربیع انصاری و ابوذر جندب جنادہ غفاری و صفوان بن بیضا و ابو الدرداء عویم بن عامر و ابو لبابہ بن عبدالمنذر و عبداللہ بن بدر الجھنی وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ وارحمنا ربنا بحرمتھم امین وادخلنا فی زمرۃ اتباعھم یارب الغلمین۔

ترجمہ: اصحاب صفہ میں سے کچھ کے نام یہ ہیں۔ حضرت بلال بن رواحہ، حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی، حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح، حضرت ابوالیقظان، حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابومسعود ہزلی، حضرت عتبہ بن مسعود اور ان کے بھائی حضرت مقداد بن اسود، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت

خباب بن الارت، حضرت صہیب بن سنان، حضرت عقبہ بن غزوان، حضرت زید بن خطاب، حضرت ابو کبشہ، حضرت ابو المرثد، حضرت کفانہ بن حصین عدوی، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت عکاشہ بن محض، حضرت مسعود بن ربیع انصاری، حضرت ابو ذر جندب بن جنادہ غفاری، حضرت صفوان بن بیضاء، حضرت ابو الدرداء حضرت اویم بن عامر، حضرت ابولبابہ بن منذر، اور حضرت عبداللہ بن بدر الجہانی وغیرہم ﷺ، اے اللہ ہم پر ان کے سیلہ سے رحم فرما اور ہمیں ان کے تابعین کی صف میں شامل فرما آمین۔

اما ابوهريره و ثوبان و معاذ بن الحارث و سائب بن خلاد و ثابت بن وديعه و ابو عيسىٰ بن عويم بن ساعد و سالم بن عمر بن ثابت و ابو البشر كعب بن عمرو و صهيب بن سنان و عبدالله بن انيس و حجاج بن عمرو الاسلمی رضی الله تعالىٰ عنهم نيز از جمله ايشانند و در ان درجه بودند گاهے بسببے تعلق کردندے۔ كذا وجدت فی المكتوب۔

اور حضرت ابو ہریرہ، حضرت ثوبان، حضرت معاذ بن حارث، حضرت صائب بن خلدہ، حضرت ثابت بن ودیعہ، حضرت ابو عیسیٰ بن ادیم بن ساعت، حضرت سالم بن عمر بن ثاب، حضرت ابو البشر کعب بن عمر، حضرت صہیب بن سنان، حضرت عبداللہ بن انیس، حضرت حجاج بن عمر الاسلمی ﷺ بھی ان میں سے تھے لیکن اس درجہ میں تھے کبھی ان سے تعلق رکھتے اور کبھی ضرورت کی بنا پر چلے جاتے۔

در ذکر بعضی اصحاب کبار احمد مختار صلّی الله علیه واٰله وَصحبه وسلّم

نبی اکرم احمد مختار ﷺ کے کبار صحابہ کرام ﷺ کا ذکر

الالف: ابوذر غفاری ابوعبیدۃ بن الحارث بن عبدالمطلب ابی بن کعب انصاری ابان بن سعید ابو ہریرہ عبدالرحمن بن صخر الاوسی اسامۃ بن زید بن حارثہ قضاعی اشجع منذر بن عامر العبدی ابو اللحم خلف بن عبدالملک انصاری اشعث محمد بن قیس ابو محصن عکاشہ اسدی اوس بن ثابت برادر حسان انس بن نضر ابوحمزہ انس بن مالک اسعد بن زرارۃ انصاری ابوامامہ باہلی ابو بردہ بن قیس بن عامر ابوموسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس ابو برزۃ عبداللہ بن نسلۃ انصاری ابوبکر تبع بن حارث ابوحذیفہ بن ہاشم بن عتبہ بن عبدالشمس بن عبدمناف ابودجانہ سماک بن حرشۃ الانصاری ابوالدرداء بن عویم بن عامر الانصاری ابوالہیثم مالک بن تیہان الانصاری ابوطلحہ زید ابوضمیرۃ اسما بن حارثہ بن سعید الاسلمی اسد بن سریع ضمیر ابوالعاص بن ربیع زوج زینب رضی اللہ عنہا اسد بن عروۃ اکال بن نعمان انصاری ابوکبشۃ سلیم ابومحذورہ سلمی بن سلمۃ ابومسعود عتبۃ ابوایوب خالد بن زید انصاری ابواعور سعید بن زید عدوی ابونافع ابوقتادۃ الانصاری ابوقتادۃ انصاری بن نعمان ابوسعید خدری بن سعید بن مالک انصاری ابوالطفیل عامر بن واثلہ لیثی۔ ﷺ

آخرین اصحاب بحسب وفات۔

ترجمہ: یہ صحابہ کرام ﷺ میں سب سے آخر میں وصال فرماتے ہیں۔

الباء: بلال بن رباح حبشی موذن بعلی بن منبہ بعلی بن ثقیف براء بن عازب انصاری براء بن مالک براء بن معرور سلمی بریدہ بن حصیب اسلمی بشر بن ارطاۃ قرشی بشر بن سعد انصاری بلال بن حارث۔ ﷺ

: تمیم بن اوس دارانی تمیم بن مولی الحر اش الخزرجی تمیم بن یعارن الخرمدجی۔ رضی اللہ عنہم

الثاء: ثابت بن قیس الانصاری خطیب ثابت بن ضحاک الانصاری ثعلبۃ بن غنم بن عدی الانصاری ثوبان حکمی ثابت بن ہزال انصاری۔ رضی اللہ عنہم

الجیم: جعفر طیار برادر حیدر کرار رضی اللہ عنہما۔ جریر بن عبداللہ بجلی جابر بن عبداللہ انصاری جہجاء بن سعید غفاری جابر بن صخر بن امیر انصاری جعفر بن ابی سفیان جابر بن مرہ عامری جنادۃ بن امیۃ ازدی جنادۃ دوسی۔ رضی اللہ عنہم

الحاء: حمزہ بن عبدالمطلب سید الشہداء عم النبی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام و اخیہ من الرضاع حارث بن ہشام خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین حراث بن خزیمۃ انصاری حکیم بن حرام قرشی حسان بن ثابت انصاری شاعر مداح پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام حارث بن نوفل حارثۃ بن سراقہ انصاری حارثۃ بن عمر انصاری حارثہ بن نعمان انصاری حجر بن عدی حنظلہ بن مالک حذیفہ بن مالک غفاری حذیفہ بن الیمان صاحب سرہ ﷺ حصین بن حارث بن عبدالمطلب حکم بن سعید بن عاص بن امیہ حویطب بن عبدالعزی حارثہ بن ابی حازم اصمری۔ رضی اللہ عنہم

الخاء: خالد بن ولید قرشی مخزومی خفاف بن بدیہ خباب بن الارث خوات بن الجبیر۔ رضی اللہ عنہم

الدال: دحیہ بن خلیفہ۔ رضی اللہ عنہ

الذال: ذوالبجاد بن عبداللہ بن عبدالسہم ذوالشمالین عمیر بن عبد بن عمرو کہ اوراذوالیدین ہم گویند ذرعہ بن عامر اسلمی۔ رضی اللہ عنہم

الراء: ربیعہ بن اکثم بن شجرۃ ربیعہ بن کعب بن مالک رافع بن خدیج انصاری رفاعۃ بن مالک بن عجلان انصاری رفاعۃ بن عمر بن نوفل انصاری رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب رویفع بن ثابت بن سکن

الزاء: زید بن حارثہ زید بن ثابت انصاری زید بن ملحان زہیر بن عجرۃ زبرقان بن حصین بن بدر زہیر بن قیس النسلوی زہرۃ بن خونہ بن عبداللہ زید بن صفوان زید بن ارقم بن زید بن زید بن حاطب زید بن سہل انصاری۔ رضی اللہ عنہم

السین: سلمان فارسی سعد بن معاذ سہیل رومی سہل بن عدی سہل بن قیس سلمہ بن ثابت سعد بن سوید سلیم انصاری سہل بن سعد سمرہ بن جندب سکران بن عمرو سنان بن ابی سنان سلمہ بن عبداللہ سلمہ بن اسلم سعید بن عاص بن امیہ سعید بن ثابت سعید بن ربیع سلمہ بن عمرو سلمہ بن مسعود سعید بن عدی سہیل بن جمان سوید بن سعد سعد بن عبادۃ سوید بن نعمان سہل بن بیضا سہل بن حنیف۔ رضی اللہ عنہم

الشین: شیبہ بن عثمان شرجیل بن حسنہ شداد بن اوس انصاری۔ رضی اللہ عنہم

الصاد: صفوان بن امیہ صہیب بن سنان صلہ بن اشیم۔ رضی اللہ عنہم

الضاد: ضرام بن مقرون مزنی ضمام بن ثعلبہ سعدی۔ رضی اللہ عنہم

الطاء: طارق بن شہاب طفیل بن حارث طفیل بن عمرو وطلحہ بن عقبہ انصاری طلحہ بن اسحاق۔ رضی اللہ عنہم

الظاء: ظہیر بن رافع بن اسحاق۔ رضی اللہ عنہ

العین: عباس بن عبدالمطلب عم النبی ﷺ عمار بن یاسر عیسیٰ عبداللہ بن ام مکتوم عمرو بن امیہ ضمیری عامر بن فہیرہ عبادہ بن خشخاش عبداللہ بن عمرو انصاری
رری عبداللہ بن فتح عبداللہ بن جبیر عمارۃ بن مخلد عمرو بن جموح عمر بن حمام بن جموح عتبہ بن ربیع عبید ین معالی عبید ین تیہان عبداللہ بن مسلمہ عباس بن عبادہ
بداللہ بن رواحہ عبادہ بن صامت عروہ بن مسعود ثقفی علاء حضرمی عبداللہ بن مسعود دہزلی عبداللہ بن زید انصاری عکاشہ بن محصن اسدی عمرو بن الحق عباد بن لحان
بدین امیہ بن وہب عبداللہ بن سہل عبداللہ بن صعصعہ عمارۃ بن حقیۃ عمرو بن اوس عمر بن معدیکرب عمرو عاص عبادۃ بن بشیر عبادۃ بن الحرث عامر بن ثابت عائذ
ن معویہ عبدالرحمن قبطی عتاب والد سعید علی بن عاص عبداللہ بن انس عبداللہ بن ثابت عبداللہ بن سعید عبداللہ بن مالک عبداللہ بن عتیک عمار بن اوس عمار بن حزم
مرو بن طفیل بن عمرو عبدالرحمن بن عبداللہ عبدالرحمن بن خبیل عبداللہ بن بدیل عبدالرحمن بن خالد ولید عبدالرحمن بن ربیعہ عبدالرحمن بن سماک عبدالرحمن بن عایذ
بداللہ بن انیس عمران بن حصین عبداللہ بن عباس عبیداللہ بن عباس عبداللہ بن مغفل مزنی عبداللہ عمرو بن العاص سہمی عبداللہ بن قرط ازدی عثمان بن عامر قرشی
رحضرت ابوبکر صدیق کنیتش ابوقحافہ ﷺ عبداللہ بن ابی جدرو عثمان بن ابی العاص عثمان بن طلحہ عتبہ بن عبید عرباض بن ساریہ عبید بن زید عقیل بن ابی طالب
خ مرتضیٰ ﷺ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب عدی بن حاتم طائی عمیر عوف بن مالک عدی بن عمیرہ عثمان بن مظعون عبداللہ بن قیس عبید بن خلف قرشی عبداللہ
ن حارث عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ﷺ

وقد مضی اسمہ فی ذکر اسماء اصحاب الصفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم

اوران کا نام اصحاب صفہ ﷺ کی فہرست میں گزر چکا ہے۔

عبداللہ بن زبیر عبداللہ سہل عمارۃ بن عمارۃ بن عقبہ عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن ابی اوفی۔ ﷺ

الفاء: فضیل بن عباس فیروز دیلمی فضالہ بن عبید۔ ﷺ

القاف: قیس بن سعد انصاری قبیصہ بن ذویب قتادۃ بن نعمان قثم بن عباس بن عبدالمطلب۔ ﷺ

الکاف: کعب بن عجرہ کلثوم الاوسی

اللام: لبید عامری شاعر۔ ﷺ

المیم: محمد بن ابی بکر ن الصدیق مصعب بن عمیر معاذ بن جبل انصاری مغیرہ بن شعبہ مغیرہ بن سعد۔ ﷺ

النون: نوفل بن حارث نوفل بن معویہ نعمان بن مقرن نعیم بن اوس دارانی۔ ﷺ

الواء: واثلہ بن اسقع ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ

الھاء: ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ

الیاء: یسار۔ رضی اللہ عنہ

ذِکر السِّتَّۃِ البَاقیۃ مِنَ العشرۃ المُبشِّرۃ اَلَّذِین بایعوہ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

طلحہ بن عبداللہ زبیر بن عوام سعد بن ابی وقاص سعید بن زید عبدالرحمن بن عوف ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنھم وَعَنْ سائر الصحابۃ اجمعین تنبیہ مخفی نماند کہ نسبت سلسلہ علیہ حضرات طیفوریہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ صبغویہ صفویہ از حضرت خواجۂ کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین خلاصہ موجودات مجتبی حضرت محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ افضل الصّلوٰۃ واکمل التحیات بخلیفہ اول و پیر و بے مثل مقتدائ صغار و کبار ثانی اثنین اِذْھُمَا فِی الْغَارِ مقدم جادہ تحقیق حضرت ابی بکرن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امیر المؤمنین امام الاعدلین واقف اسرار تنزیل محدث کلام الجلیل جناب فیض ماب خلفہ مکرم فاروق اعظم صاحب الدرۃ والاحتساب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و امیر المؤمنین امام الاورعین الذی استحیت منہ ملائکۃ الرحمٰن رفیق النبی فی الجنان ذی النورین والبرھان جامع اٰیات القراٰن کمثل الترتیب فی لوحِ الرحمٰن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امیر المؤمنین امام الاشجعین مَوْلی العرب والعجم صاحب الفضل والکرم مظھر العجائب والغرائب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسیدہ ومنھم ومن الصدیق التقی بحضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فائز گردیدہ چہ خدمت وے رضی اللہ عنہ باوجود دریافت صحبت حضرت خیر البریہ و بیعت خلفاء اربعہ مظھر کمالات صدیقیت شدہ و از خدمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ این نسبت علیہ بحضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنھم رسید و از ایشان با امام ھمام واجب التعظیم والتکریم مقتدائے اخلائق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منتقل شدہ و نیز خدمت حضرت قاسم مذکور جد مادری امام مذبور است رضی اللہ عنھما لھٰذا خدمت امام فرمودہ ولدنی ابوبکر مرتین چہ مراد از تولید مرتین کہ ذکر یافتہ یکی ولادت صوری است کہ بہ نسبت والدہ باو رسیدہ و ثانی ولادت سنوی است کہ بانتساب ولایت او فائض گردید رضی اللہ عنھما و این نسبت عبارت از ولایت ممتزج بکمالات نبوت است و معبر بولایت صدیقیہ۔

عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر

وہ صحابہ جنہوں نے بیعت رضوان میں حصہ لیا ان میں سے حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ہیں۔

تنبیہ! یہ بات مخفی نہیں ہے کہ سلسلہ عالیہ حضرات طیفوریہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ صبغویہ صفویہ کی نسبت حضرت خواجہ کائنات مفخر موجودات رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین، خلاصہ موجودات، اشرف المخلوقات، حبیب رب العالمین، سید ولد آدم اجمعین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ سے خلیفہ اول بے مثل چھوٹے اور بڑوں کے امام ومقتداء دو میں سے دوسرے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ تحقیق کے میدان میں سب سے آگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المؤمنین امام الاعدلین، واقف اسرار تنزیل، محدث کلام جلیل جناب خزانہ فیض خلیفہ مکرم فاروق اعظم صاحب درۃ والاحتساب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین متقیوں کے امام جن سے رحمان کے فرشتے بھی حیا فرماتے ہیں جو جنت میں نبی ﷺ کے دوست ہوں گے۔ ذی نورین والبرہان، جامع آیات

القرآن اس طرح سے کہ جس طرح لوحِ محفوظ میں ترتیب تھی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین بہادروں کے امام عرب وعجم کے مولا صاحب فضل واحسان، مظہر العجائب والغرائب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہوئی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی صحبت کا فیض حاصل کرنے اور خلفاء اربعہ سے بیعت کرنے کی وجہ سے مظہر کمالات صدیقیت کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور آگے کی نسلوں کے لیے یہ نسبت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ تک پہنچی اور ان سے امام ہمام واجب التعظیم والتکریم مقتدائے خلائق حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کی طرف منتقل ہوئی حضرت قاسم رضی اللہ عنہ امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کے نانا بھی ہیں اسی لئے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ابوبکر نے دو مرتبہ پیدا کیا۔ یہاں ولادت سے مراد ان سے ذکر خفی کا حصول ہے ایک ولادت صغریٰ کی شکل میں جو کہ آپ کو والدہ ماجدہ کی نسبت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچاتی ہے۔ اور دوسری ولادت معنوی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت سے مقام ولایت پر فائز ہوئے اور اس نسبت سے مراد وہ ولایت ہے جو کمالات نبوت سے معمور ہے جس کی تعبیر ولایت صدیقیت سے کی جاتی ہے۔

بیان نسبت ثانیہ امام الخلائق جعفر الصّادق رضی اللہ عنہ
کہ بواسطۂ آباء کرام خود رضوان اللہ علیہم اجمعین مشرف شدہ اند بدین تفصیل

کہ حضرت او را از والد ماجد خویش امام ہمام پیشوائے اکابر حضرت محمد ن الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ایشان را از والد ماجد خود حضرت زین العباد امام سجاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ایشان را از والد ماجد خویش قرۃ عین تبول و والی و وارث نسبت نبی مجتبائے ثقلین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ و ایشان را از امام المؤمنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم، و حضرت ویرا از جناب فیض مآب رسالت انتساب صلّی اللہ علیہ وعلی آلہ الکرام و صحبہ العظام و این نسبت کنایہ از ولایت خاصہ خلاصہ غیر ممتزجہ است و در مادہ امام این ہر دو نسبت متمیز بودہ اند کمثل مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ و وے رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع ولایتین و مرجع طریقین گردیدہ و از این اجتماع این طریقہ را تفوق بر سائر طرق اکابر ثابت شدہ و پیش طاق این، بزرگواران مرتفع کردیدہ مجمع البحرین آمدہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی دوسری نسبت

(یہ نسبت آپ کو آپ کے آباء واجداد (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی طرف سے یوں مشرف کرتی ہے اس کی تفصیل یہ ہے)۔

کہ یہ نسبت آپ کو اپنے والد ماجد امام ہمام پیشوائے اکابر حضرت محمد الباقر رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی۔ اور ان کو ان کے والد حضرت زین العابدین امام سجاد رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی۔ اور ان کو اپنے والد ماجد جو حضرت بتول رضی اللہ عنہا کی آنکھوں اور دل کی ٹھنڈک تھے اور نبی مجتبیٰ ﷺ کی نسبت کے وارث حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی اور انہیں امام المؤمنین امام الاشجعین، اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی اور انہیں حضرت فیض مآب امام الانبیاء ﷺ سے حاصل ہوئی۔ اور یہ نسبت ولایت خلاصہ کا خاصہ ہے جو کسی اور نسبت سے نہیں ملتی۔ اور حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کے مادہ کے اندر یہ دونوں نسبتیں

...ہیں۔ جیسے اللہ کریم نے فرمایا۔ دو سمندر مل گئے ان دونوں کے درمیان ایک ایسا پردہ ہے کہ وہ اپنی جگہ سے تجاوز نہیں کر سکتے اس وجہ سے ...پ ﷺ دونوں ولایتوں کے جامع اور دو طریقوں کے ملجاء اور ماویٰ ہیں۔ اور اس اجتماع کی وجہ سے اس طریقہ کو باقی طریقوں پر فضیلت اور برتری باقی اکابر کے سب طریقوں پر حاصل ہے۔ ان بزرگوں کے سامنے طاق ختم ہوا (جدائی) اور دونوں سمندر مل گئے۔

فرد:

از این افیون که ساقی در می افگند		حریفان را نه سر ماند نه دستار

ترجمہ: وہ افیون جو ساقی نے شراب میں ڈالی، اس کی وجہ سے حریفوں کے نہ سر رہے اور نہ دستاریں۔

وبعضے این نسبت ثانیه را اول گفته و اولی را ثانی قرار داده اند چنانچه در شجره منظومه خود سید حسین که از خلفائے مرشدے ام حضرت قیوم جهان قدس سره العزیز است نظم فرمود در اینجا چند فرمودے از ان ایرادمی رود۔

اور بعض صوفیاء نے دوسری نسبت کو پہلی کہا ہے اور پہلی کو دوسری قرار دیا ہے۔ جیسا کہ میرے مرشد حضرت قیوم جہان قدس سرہ العزیز کے خلیفہ سید حسن نے نظم میں جو کہا ہے یہاں اس کے چند اشعار نقل کرتا ہوں۔

نظم:

با امامِ سید جعفر دو نسبت شد قرین		از رسولِ حق در این ره بر افراط کمال

ترجمہ: امام سید جعفر میں دو نسبتیں یکجا ہوئیں، رسول حق سے اس راستہ میں کمال کی انتہاء کے لئے۔

آن یکی دادش بر اقلیم ولایت سروری		وان دگر بخشیدش از خوانِ نبوت صد نوال

ترجمہ: ایک نے ان کو ولایت کے جہاں میں سرداری دی، اور دوسری نے ان کو دستر خوان نبوت سے سینکڑوں نوالے دیئے۔

اولین نسبت که ابوابِ ولایت بر کشود		از جناب والد خود یافت آن صاحب کمال

ترجمہ: پہلی نسبت نے ان پر ولایت کے دروازے کھولے، اپنے والد کی بارگاہ سے اس صاحب کمال نے حاصل کئے۔

والدش باقر محمد از شهِ زین العباد		او زابِ خود حسین مجتبیٰ بے قیل و قال

ترجمہ: ان کے والد باقر جو شاہ زین العابدین ہیں، انہوں نے اپنے والد حسین مجتبیٰ سے بغیر کسی حیل وحجت کے۔

آن شهنشاهِ شهیدان از امیر المؤمنین		حیدر صفدر علی مرتضیٰ تاج الرجال

ترجمہ: انہوں نے شہنشاہ شہیدان امیر المؤمنین سے، جو حیدر صفدر علی المرتضیٰ تاج الرجال ہیں۔

رهبرِ شاهِ ولایت شد شفیع المذنبین		صدر بدرِ هر دو عالم شمع بزم لایزال

ترجمہ: شفیع المذنبین ولایت کے شاہوں کے رہبر ہیں، دونوں جہان کے چاند کے سردار ہیں اور نہ ختم ہونیوالی بزم کی شمع۔

آمدم اکنون بشرح نسبتِ ثانیه اش		آنکه بر قربِ کمالات نبوت هست دال

ترجمہ: اب میں ان کی دوسری نسبت کی شرح کی طرف آتا ہوں، وہ جو کمالات نبوت کے قرب پر دلالت کرتی ہے۔

اخذ کرد از باطن قاسم که جد امّ او است		آن امام المسلمین جعفر بفضلِ ذو الجلال

ترجمہ: اخذ کیا انہوں نے اس نسبت کو قاسم کے باطن سے جو انکی والدہ کے جد ہیں، وہ امام المسلمین حضرت جعفر ہیں اللہ کے فضل سے

پیرِ او سلمان فارس مقتدائ وقت خویش		یافت از صدیق اکبر پر تو صدق و کمال

ترجمہ: ان کے پیر سلمان فارسی ہیں جو اپنے وقت کے امام تھے، صدیق اکبر سے پایا انہوں نے مقام صدق وکمال

افضل الاصحاب خیر الاولیا صدیق را		راہ نما خیر الرسل شد آفتابِ بے زوال

ترجمہ: سب صحابہ سے افضل اولیاء میں بہترین صدیق اکبر کو، راہ دکھائی امام الرسل نے بن گئے نہ ڈوبنے والا سورج

مخفی نماند که چون حاشیه حضرت مرشدی ام قیوم جهان قدس الله سره الاقدس در رساله منظومه خود که در بیان کیفیت نسبت اکابر طریقه اربعه مسمی بچهار جوی نموده اند انتساب طرق اربعه را بجناب فیض مآب اسد الله الغالب داده اند و جمله طرق را از ایشان جاری و اثبات کرده اند و تحقیقات واضح فرموده چند از ان نوشته می شود وهذا هو۔

ترجمہ: یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ میرے مرشد حضرت قیوم جہاں قدس اللہ سرہ الاقدس نے اپنے منظوم رسالے میں جو حاشیہ لکھا ہے اس میں چاروں سلسلوں کے اکابر کی نسبت کو بیان کیا ہے۔ اس کا نام چار نہریں رکھا ہے اس میں چاروں سلسلوں کو فیض مآب اسد اللہ الغالب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا اور سارے سلسلوں کو انہی سے جاری کیا ہے اور ثابت کیا ہے اور واضح تحقیقات کی ہے اس میں سے چند اشعار نقل کرتا ہوں۔

بشنو از من شمۂ مصدوق حال		در بیانِ فضل آن صاحب کمال

ترجمہ: سنو مجھ سے خوشبو اس سچے حال والے کی، بیان ہے اس صاحب کمال کے فضل کا

این طرقهائ که باحق موصلند		واین سلاسل که با حمد میرسند

ترجمہ: یہ طریقے جو حق تک پہنچاتے ہیں، اور یہ سلسلے جو احمد ﷺ تک پہنچتے ہیں

اصل این جوها بحرِ مرتضیٰ است		اصلِ او در پائے نورِ مصطفیٰ است

ترجمہ: اصل ان نہروں کی مرتضیٰ کا سمندر ہے، اصل اس کی نور مصطفی کے قدموں سے ہے

نقشبندی قادری و چشتیه		سهر وردی کبرویه سلسله

ترجمہ: نقشبندی، قادری اور چشتی، سہروردی اور کبرویا سلسلہ

درمیانِ اهلِ سنت اے پسر		واین سلاسل نیست خالی از کفر

ترجمہ: درمیان اہلسنت کے ہیں اے بیٹے، یہ سلسلے خالی نہیں ہیں نعمت سے

قطب و غوث و فرد و ابدال اے اخی		مبتدی و اوسطی و منتهی

ترجمہ: قطب وغوث وفرد وابدال اے بھائی، ابتداء والا اوسط والا اور انتہا والا

واصلان و کاملان و مقتدا		عاشقان و عارفان و رهنما

ترجمہ: واصلین، کاملین اور ائمہ، عاشق اور عارف اور رہنما

سائرِ ارباب توحیدِ وجود		جمله غواصانِ دریائے شهود

ترجمہ: سارے توحید وجود کے اقرار کرنے والے، سارے دریائے شہود میں غوطہ لگانے والے

حق شناسان و معارف دستگاه		مرشدان و هادیان و دین پناه

ترجمہ: حق شناس اور معارف کو جاننے والے، مرشد ہیں اور ہادی ہیں اور دین پناہ

آنچه بودند و بیایند در جهان		وآنچه هستند آشکار او نهان

ترجمہ: جو بھی جہاں میں تھے اور آئیں گے، وہ جو ہیں ظاہر اور پوشیدہ

این همه شاهان گدایانِ ویند		ریزه چینِ خوان الوانِ ویند

ترجمہ: یہ سارے شاہ گدا ان کے ہیں، ان کے رنگا رنگ دسترخوان کے ٹکڑے چننے والے ہیں

هریکی شیرِ نیستان ویست		هر یکی ممنونِ احسانِ ویست

ترجمہ: ہر ایک ان کی نسبت سے شیر بنا، ہر کوئی ان کا احسان مند ہے

این سلاسل جمله باوی میرسند		واین صدفها گوهر آن مظهر اند

ترجمہ: یہ سارے سلسلے ان تک پہنچتے ہیں، اور یہ وہ سیپی ہے کہ جس کے موتی ظاہر ہیں

سوئ پیغمبر بالطافِ اله		هادی جزو و کل است آن دین پناه

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی طرف اللہ کے لطف سے، ہادی وہ جزء وکل کے ہیں وہ دین پناہ ہیں

معدن انوار احمد مجتبیٰ است		مخزنِ اسرار سرمد مرتضیٰ است

ترجمہ: احمد مجتبیٰ کے انوار کا وہ خزانہ ہیں، ہمیشہ والے اسرار کا خزانہ مرتضیٰ ہیں

وحل این شبه سائل را باین عبارت فرموده اند و رفع آن کرده حقیقت معامله را اظهار نموده جائیکه فرمودند۔

ترجمہ: سائل کے اس شبہ کا ازالہ جو ان اشعار کی وجہ سے پیدا ہوا اس کا ذکر کر کے اور پھر اس کا ازالہ بھی کیا اور حقیقت کا اظہار بھی کیا اور اسے اس طرح سے بیان کیا۔

من کلامه المبارک:

گر کسے را شبه آید در نظر		این بیان را بهر سه یارِ دگر

ترجمہ: اگر کسی کی نظر میں یہ شبہہ پیدا ہو، کہ اس بیان کیلئے دوسرے تین یار بھی ہیں

که ابوبکر و عمر و عثمان هم		کرده اند آزاد جانهارا از غم

ترجمه: کہ ابوبکر، عمر اور عثمان نے بھی، کیا جہان کو آزاد غموں سے

بیشتر بُد بلک درآوان شان		فیض ارشاد و هدایت در جهان

ترجمه: بہت سارے روئے ہیں ان کی شان میں، رشد و ہدایت کا فیض جہان میں ان سے

صیقل دلهائی عالم کرده اند		گوی از چوگان عرفان برده اند

ترجمه: انہوں نے جہاں کے دلوں کو زنگ سے صاف کیا، وہ معرفت کی گیند سب سے آگے لے گئے

تو چرا گوئ که تنها از علی		هست جاری در جهان فیضِ نبی

ترجمه: تم کیسے کہتے ہو کہ تنہا حضرت علی سے، ہے جاری فیض نبی ﷺ کا جہان میں۔

چون ابوبکر از خلافت باز رست		حضرتِ فاروق بر جائیش نشست

ترجمه: جب حضرت ابوبکر خلافت سے گزر گئے، حضرت فاروق ان کی جگہ پر بیٹھے۔

هرکه از صدیق فیضِ داشت او		با عمر هم نرد معنی باخت او

ترجمه: جس کسی نے صدیق اکبر سے فیض حاصل کیا، حضرت عمر سے بھی اس نے اس کا کچھ معنی لیا۔

کرد بیعتٌ بعد زان شد مستفید		یافت قربِ حق مزید اندر مزید

ترجمه: کی بیعت ان کی اور ہوئے ان سے مستفیذ، پایا اللہ کے قرب میں اضافہ دراضافہ۔

چونکه عثمان جانشین شد بعد زو		روئے آوردند جمله سوئے او

ترجمه: جب حضرت عثمان ان کے جانشین ہوئے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

جان او را قبلۀ خود ساختند		بیعتش کردند فیضِ یافتند

ترجمه: لوگوں نے ان کی جان کو اپنا قبلہ بنایا، ان کی بیعت کی اور ان سے فیض پایا۔

آنچه صدیقی و فاروقی بُدند		چون عمر بگذشت عثمانی شدند

ترجمه: وہ جو صدیقی تھے اور فاروقی ہوئے، جب عمر تشریف لے گئے تو وہ عثمانی ہوئے۔

بعد زان نوبت بحید رچون رسید		حیدری گشتند از بهر مزید

ترجمه: بعد ان کے جب باری حیدر تک پہنچی، تو وہ افاضہ معرفت کے لیے حیدری ہوئے۔

بادلِ بے کُره جانِ بے ملال		بیعتش کردند آن اهلِ کمال

ترجمه: رضامند دل کے ساتھ اور بغیر جان کے تکلف کے، بیعت ان کی کی اہل کمال نے۔

مظهر انوار گشتند او همه		مصدر اسرار گشتند او همه

ترجمہ: وہ سب انوار کا مظہر ہوئے، سب کے اسرار کا وہ ملجا بنے۔

چون که شد بر صدق فرمان نبی		ختم ایامِ خلافت بر علی

ترجمہ: نبی ﷺ کے فرمان کی صداقت کے مطابق، خلافت کے دن جب حضرت علی پر ختم ہوئے۔

لاجرم سوئ نبی در هر طریق		او توسط گشت اندر هر طریق

ترجمہ: یقیناً نبی ﷺ کی طرف جو بھی راستہ تھا، اس کا واسطہ بنے ہر راستے میں۔

ز این جهت ارشاد کل بر نام او ست		هر ولی را فرق بر اقدام او ست

ترجمہ: اس وجہ سے ارشاد ہر ولی کا ان کے نام پر ہے، لیکن ہر ولی کا فرق اس کے قدم پر ہے۔

چون بیان کیفیت نسبت باطنی جناب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمودہ شد و معلوم گردید کہ مقتدائ اکابر این سلسلہ، علیہ وجود شریف ویست و عروۃ الوثقیٰ این طریقۂ جلیلہ ذات علیا صفات او است پس ختم مقدمۂ اینجا قرار داد بتفصیل ذکر مناقب و مآرب او نپرداخت چہ فضائل او اظہر من الشمس است کہ ہر صغیر و کبیر و برناء و پیر از خصوصیات او باخبر اند و تکرار ذکر آن تحصیل حاصل

ترجمہ: یہ بیان حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نسبت باطنی کا ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس سلسلہ عالیہ کے اکابر کا امام آپ کا وجود ہے اور اس طریقہ جلیلہ کی مضبوط کنڈی آپ کی ذات والا صفات ہے لہٰذا اس جگہ مقدمہ ختم ہوا ان کے فضائل و مناقب کی تفسیر اس لئے نہیں لکھی جا رہی کہ وہ ہر چھوٹے، بڑے، بوڑھے اور جوان پر سورج کی طرح واضح ہے لہٰذا ان کا ذکر تحصیل حاصل ہے۔

بیت:

در مکرر بستنِ مضمون رنگین لطف نیست		کم دهد رنگ ار کسی بندد حنائے بسته را

ترجمہ: مضمون کے تکرار میں لطف رنگین نہیں ہوتا، کم دیتی ہے رنگ اگر استعمال شدہ مہندی لگائی جائے۔

شروع در منتخبات نمودہ شد و احوال منتسبان او بہ بیان آمد کہ از انعکاس باطنی وے بہرہ ور شدہ چون کواکب ھدایت نشان شبستان جہان از شعشعان انوار شان افروختہ و سلسلہ ذہبیہ را بخانہ آفتاب رسانیدہ

ترجمہ: ابتداء میں منتخب شخصیات کا ذکر ہے۔ اور ان کا بیان ہے انکے باطنی انعکاس سے بہرہ ور ہوئے جیسا کہ ہدایت کے ستاروں کیلئے رات کے وقت وہ نشان بن گئے اور جہان نے ان کے انوار سے روشنی پائی اور سونے کے اس سلسلے کو آفتاب تک پہنچا دیا۔

فرد:

این سلسله از طلاء ناب است		اینجا تمام آفتاب است

ترجمہ: یہ سلسلہ دانتوں کی چمک جیسا ہے، یہاں پورے آفتاب کا ذکر ہے۔

منتخب اوّل در ذکر رسیدن این نسبت شریفه بحضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ و مسمی شدن بطیفوریہ و این منتخب مشتمل بر پانزدہ تذکرہ است۔

ترجمہ: پہلا انتخاب حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ کی طرف اس نسبت کے پہنچنے کا ہے: جو سلسلۂ طیفوریہ کے نام سے مشہور ہوا اور یہ انتخاب پانچ تذکروں پر مشتمل ہے۔

پہلا انتخاب حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ کی طرف اس نسبت کے پہنچنے کا ہے: جو سلسلۂ طیفوریہ کے نام سے مشہور ہوا اور یہ انتخاب پانچ تذکروں پر مشتمل ہے۔

تذکرہ اُولٰی از منتخب اول

مخفی نماند کہ خدمت سلطان العارفین این نسبت شریف را از روحانیت سید الخلائق حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یافتہ و مستفید گردیدہ و نام ایشان طیفور بن عیسیٰ است لھذا این طریقہ را مقدمین طیفوریہ نامند و ایشان مقتدائے اھل تصوف و پیشوائے ارباب توحید اند ایشان را در سائر صوفیہ شان عظیم است لھذا ملقب بسلطان العارفین اند و تفصیل احوال ایشان سکر آمیز است فامّا بعضے سخنان را کہ نسبت بایشان می نمایند افترا است چنانچہ در نفحات خدمت مولوی جامی علیہ الرحمۃ در ذکر ایشان می نویسد کہ شیخ الاسلام قدس سرہ گفت بر بایزید فراوان دروغھا بستہ اند می گویند کہ چون خدمت ایشان نماز می کردند قعقعہ از استخوان سینہ بیرون می آمدے شنیدہ می شدے از ھیبت حق و تعظیم شریعت و در حالت رحلت فرمودہ اند الھی ماذکرتک الامن غفلۃ وما خدمتک الامن فترۃ ھرگز یاد نہ کردم ترا مگر از سر غفلت و ھرگز ترا نہ پرستیدم مگر از سرفترت این بگفتند و جان بجانان سپردند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ایشان را بعد از مرگ بخواب دیدند گفتند حالی تو چیست

فرمود کہ مرا گفتند ای پیر چہ آوردی گفتم درویشے بدرگاہ ملک شود ویرانہ گویند چہ آوردی گویند چہ خواھی و نیز در نفحات می آرند کہ در نیشاپور عجوزہ بود عرافیہ نام او از درھا سوال کردے از دنیا برفت بخوابش دیدند گفتند حال تو چیست گفت گفتند چہ آوردی گفتم آہ ھمہ عمر مرا بدین در حوالہ می کردند کہ خدا دھاد اکنون می گویند چہ آوردی فرمودند راست می گوید از و باز شوید۔ این قطعہ شعر از کلام حضرت سلطان بایزید بسطامی است قدس سرہ السامی

پہلے انتخاب کا ذکر

یہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نسبت شریف جو روحانیت سے تعلق رکھتی ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے ملی ہے وہاں سے آپ نے استفادہ کیا ہے آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ ہے اسی وجہ سے متقدمین علماء اس طریقہ کو طیفوریہ کہتے ہیں آپ عہد تصوف کے مقتدا اور ارباب توحید کے پیشوا ہیں۔ تمام صوفیاء میں آپ کا مرتبہ عظیم الشان ہے اسی وجہ سے آپ کا لقب سلطان العارفین ہے۔ آپ کے احوال کی تفصیل بڑی لمبی ہے مختصر یہ کہ آپ قوی جذب رکھتے تھے اور آپ کا کلام سکر آمیز ہے بہرحال کچھ باتیں جو آپ کی طرف منسوب ہیں وہ سب افتراء ہیں جیسا کہ نفحات الانس

میں علامہ جامی علیہ الرحمہ ان کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام قدس سرہ فرماتے ہیں کہ بایزید بسطامی پر بہت سارے بہتان باندھے گئے آپ کہتے ہیں جیسا کہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ نماز پڑھا کرتے تھے تو سینے کی ہڈیوں سے ایک آواز آتی تھی اور سنا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے اور شریعت کی تعظیم کی وجہ سے آپ نے حالت رحلت میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں نے تیرا ذکر غفلت سے کیا ہے۔ میں نے تیری عبادت کوتاہی کے ساتھ کی ہے یہ کہا اور جان محبوب کے سپرد کردی اور ان کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ آپ کا کیا حال ہے تو انہوں نے فرمایا مجھ سے سوال کیا گیا کہ اے بوڑھے! کیا لائے ہو میں نے کہا بادشاہ کی بارگاہ میں جو درویش آتا ہے اسے یہ نہیں پوچھتے کیا لائے ہو اسے کہتے ہیں کیا مانگتے ہو۔ نفحات الانس میں یہ بھی واقعہ مذکور ہے کہتے ہیں کہ نیشاپور کے اندر ایک بوڑھی عورت تھی جس کا نام ارافیہ تھا جو مختلف دروازوں پر جا کر سوال کرتی تھی۔ وہ دنیا سے چلی گئی اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا۔ اس نے کہا مجھ سے پوچھا گیا کہ تم کیا لائے ہو اس نے آہ بھر کے کہا کہ مجھے لوگوں کے دروازوں کے حوالے کر دیا اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اب پوچھتے ہو کیا لائے ہو تو انہوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا اسے چھوڑ دو یہ قطعہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ سلطان العارفین قدس سرہ کے شعروں میں سے ہے۔

شعر:

وَفَدْتُ اِلَى الْكَرِيْمِ بِغَيْرِ زَادٍ		مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيْمِ

ترجمہ: میں کریم کی بارگاہ میں بغیر زادراہ آ گیا، جو نیکیوں اور قلب سلیم سے ہو۔

وَحَمْلِ الزَّادِ اقبح كلّ شيء		اذا كان الوفود الى الكريم

ترجمہ: اور زادراہ کا اٹھانا بہت بری شئ ہے، جب کسی سخی کے پاس جانا ہو۔

وبعضی این شعر را بر کفن میت می نویسند در مدفن مبارک ایشان اختلاف است و در جانها متعدد تعین می نمایند و از انها در بسطام که ولایت ایشان بوده مشهور و معروف است و فقیر در موضعے قریب عبیک من توابع بلخ بزیارت مزار ایشان مستعد گردیدم و فیوض و برکات و هیبت و رقت بسیار آنجا مشاهده نمودم و آن موضع را ملقب بسلطان العارفین می نمایند و برتله مدورے مرتفعے صورت قبر مبارک ایشان را ساخته اندیزار وَيُتَبَرَّك به رحمة الله عَلَيهِ وَعَلَى سائر السَّالِكِين۔

بعض لوگ اس شعر کو میت کے کفن پر لکھتے ہیں آپ کی جائے تدفین میں اختلاف ہے۔ مختلف جگہوں کی نشاندہی کی گئی ہے ان میں سے ایک آپ کے ملک بسطام میں مشہور ہے اور فقیر نے جو موضع ایبک کے پاس ہے بلخ کے مضافات کے اندر آپ کے مزار کی زیارت کی ہے وہاں سے میں مستفیض ہوا۔ فیوض و برکات کو میں نے حاصل کیا۔ اور بہت ساری ہیبت و رقت کا مشاہدہ کیا۔ اس جگہ کا نام سلطان العارفین ہے بلند دائرے کی شکل میں آپ کی قبر کو بنایا گیا ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور برکت حاصل کی جاتی ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و علی سائر السالکین۔

تذکرۂ ثانی از منتخب اول در ذکر سلطان المشایخ
حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ

نام مبارک ایشان علی بن جعفر است یگانه عصر و غوث وقت خویش بودند و کسب کمال از روحانیت حضرت سلطان العارفین

نموده اند چه نسبت و لایت این هر دو بزرگوار بعد از رحلت متبوع خود ها به ثبوت پیوسته و خدمت سلطان العارفین در فراست باطنی وارث نسبت معنوی خود ایشان را معلوم نموده بشارت داده اند چنانچه خدمت مولوی رومی در مثنوی معنوی آن بشارت را بنظم کشیده تصریح فرموده اند

تذکرہ ثانی! سلطان المشائخ حضرت خواجہ ابوالخرقانی علیہ الرحمۃ

آپ کا نام مبارک علی بن جعفر ہے آپ یگانہ روزگار اور اپنے وقت کے غوث تھے۔ اور روحانیت کا فیض حضرت سلطان العارفین سے حاصل کیا ہے ولایت کی نسبت ان دونوں بزرگوں میں رحلت کے بعد اپنے متبوع سے ثبوت تک پہنچائی ہے۔ اور حضرت سلطان العارفین نے باطنی فراست سے اپنی نسبت معنوی کی وراثت معلوم کی ہے اور جس کی بشارت بھی دی ہے جیسا کہ علامہ رومی نے مثنوی معنوی کے اندر اس بشارت کو نظم کی شکل میں صراحتاً لکھا ہے۔

مثنوی:

بعد چندین سال می زائد شهے		میزند بر آسمانها خرقے

ترجمہ: کچھ سالوں کے بعد اس جہان میں ایک شاہ پیدا ہوگا، وہ اپنا خرقہ آسمانوں پر ڈالے گا۔

رویش از گلذار حق گلگون بود		از من او اندر مقام افزون بود

ترجمہ: اس کا چہرہ اللہ کے قرب سے روحانیت سے منور ہوگا، مجھ سے وہ مقام میں بڑھ کر ہوگا۔

چیست نامش گفت نامش بوالحسن		حلیه از وا گفت ابرو و ذقن

ترجمہ: پوچھا گیا ان کا نام کیا ہے کہا گیا ابوالحسن، حلیہ ان کا واضح کیا حتی کہ ٹھوڑی۔

قد او هم رنگ او هم شکل او		یک بیک وا گفت از گیسوی او

ترجمہ: قد ان کا رنگ اور شکل بھی بیان کی، ایک ایک عضو بیان کیا حتی کہ گیسو بھی۔

حلیه هائے روح او را هم نمود		از صفات و از طریق و جائ و ربود

ترجمہ: حلیہ ان کی روح کا ظاہر کیا، صفات اور طریقہ اور رہنے چلنے جگہ بھی۔

حلیۂ تن همچو تن عاریت است		دل بر آن کم نه که آن یکساعت است

ترجمہ: حلیہ تن مثل مانگے ہوئے جسم کے ہے، دل اس سے تھوڑا لگا کہ وہ ایک گھڑی ہے۔

روزے باصحاب خود فرمودند که چه چیز بهتر بود اصحاب گفتند شیخا هم تو بگوئ گفت ولے که در وے همه یاد کردگار بود از وے پرسیدند که صوفی کیست گفت بمرقع و سجاده صوفی نبود و برسوم و عادات صوفی نبود صوفی آن بود که نبود پرسیدند که اخلاص چیست گفت هرچه برائ حق کنی اخلاص است و هرچه برائ خلق کنی ریا است و فرمودند هرگز باکسی صحبت مدارید که شما گوئید خدا وا و گوید چیزی دیگر وهم وے گفته که اندوه طلب کن تا آب چشمت پدید آید که حق سبحانه وتعالیٰ گریه بندگان را دوست میدارد وهم وے فرموده که اگر سرودے بگوید و بآن حق را خواهد بهتر از ان بود که قرآن بخواند و بدان حق را نخواهد وهم

وے گفته که وارث رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم آن کس بود که بفعل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اقتدا نماید نه آن بود که روئے کاغذ سیاه کند نزد وے گفتند که شبلی گفت آن خواهم که نخواهم فرمود که این هم خواستنی است که وے گفته امروز چهل سال است که تادریک وقتم حق بدلم می نگرد دو بجز خود را نمی بیند

ایک دن اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ کیا چیز بہتر ہے؟ ساتھیوں نے کہا کہ شیخ آپ ہی بتائیں تو انہوں نے فرمایا وہ چیز جس میں ساری اللہ تعالیٰ کی یاد ہو آپ سے پوچھا گیا کہ صوفی کون ہوتا ہے تو آپ نے جواب دیا جبہ اور مسند سے صوفی نہیں ہوتا اور نہ وظائف اور اعداد سے ہوتا ہے صوفی وہ ہوتا ہے کہ جو نہ ہو آپ سے پوچھا گیا کہ اخلاص کیا ہے تو آپ نے فرمایا جو کچھ اللہ کے لئے کرو اخلاص ہے اور جو کچھ مخلوق کے لئے کرو وہ ریا ہے آپ نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ ہرگز صحبت نہ رکھو جو تمہیں کہے کہ خدا ہے اور وہ خود کچھ اور کہے اور آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ طلب اللہ تعالیٰ کی چاہت ہے تو اللہ تعالیٰ کی اتنی فکر کرو کہ تمہاری آنکھوں میں آنسو آجائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رونے کو پسند فرماتا ہے آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر گانا گائے اور اس کے دل میں اللہ کو چاہت ہے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ قرآن کو پڑھتا ہے اور اس کے دل میں خدا کی چاہت نہیں ہے۔ اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وارث وہ شخص ہے جو آپ ﷺ کے فعل کی اقتداء کرے نہ وہ کہ کاغذ سیاہ کرے ان کے پاس کسی نے کہا کہ شبلی نے کہا ہے کہ میں وہ چاہتا ہوں کہ کچھ نہیں چاہتا تو آپ نے فرمایا کہ یہ بھی چاہنا ہے اور آپ فرماتے ہیں آج ۴۰ سال ہو گئے ہیں کہ ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی یاد میں دل سے گزارا ہو۔ اور سوائے اپنے آپ کے کچھ دیکھا ہو۔

شعر:

ما بقی فیّ لغیر الله شئ		ولا فی صدری لغره قرار

ترجمہ: میرے اندر غیر اللہ کے لئے کچھ نہیں بچا، اور میرے سینے میں کسی غیر کے لئے قرار نہیں۔

فرمود که چهل سال است که تا نفسم یک شربت آب سرد خواهد یا شربت دوغ ترش می خواهد تا هنوز وے را نداده ام و وے گفته که روشن ترین دلها آن بود که دران راه خلق را نبود و بهترین کارها آن بود که دران اندیشه مخلوق نبود و حلال ترین نعمتها آن بود که بجهد تو بود و بهتر رفیقان آن بوُد که زندگانیش باحق بود و وفات ایشان شب شنبه عاشورا ۴۲۵ھ خمس و عشرین و اربعمأته واقع شده۔

آپ نے فرمایا ۴۰ سال ہو گئے ہیں کہ میرے نفس نے اگر ٹھنڈا پانی طلب کیا ہے یا شہد کا کھٹا شربت تو میں نے ابھی تک اسے نہیں دیا آپ کا فرمان ہے روشن ترین دل وہ ہے جس میں مخلوق کے لئے کوئی راستہ نہ ہو اور بہترین کام وہ ہے کہ اس میں مخلوق کا کوئی خوف نہ ہو اور حلال نعمت وہ ہے کہ اپنی محنت سے حاصل کرے اور بہترین دوست وہ ہے جس کی زندگی اللہ کے ساتھ گزرے آپ کا وصال ۱۰ محرم الحرام ہفتہ کی رات ۴۲۵ ہجری میں ہوا۔

تذکرہ ثالثہ از منتخب اول در ذکر حضرت شیخ ابوعلی فارمدی قدس سرہ العزیز

از جناب حضرت خواجه ابوالحسن خرقانی این نسبت شریف بحضرت شیخ ابوعلی فارمدی قدس سرهما رسیده و ایشان نیز بحضرت خواجه ابوالقاسم کرکانی صحبت داشته مستفیض شده اند و از اینجا طریقه کبرویه با نقشبندیه جمع می شود رضی الله عن ارباب اهلیها نام ایشان فضل الله بن محمد است شیخ الشیوخ خراسان بوده اند و متفرد بطریقه خاصه خود و در تذکر و موعظت شاگرد امام ابوالقاسم

قشیری است و انتساب او چنانچه ذکر شدبد و طرف است هم بشیخ بزرگوار ابوالقاسم کرکانی وهم بشیخ عالیمقدار خواجه ابوالحسن خرقانی است که پیشوائ مشایخ و قطب وقت خویش بوده است ابوعلی می فرماید که در ابتدائ جوانی در نیشاپور بودم بطلب علم مشغول شنیدم که ابوسعید ابوالخیر از مهنه آمده است و مجلس میگوید برفتم تا ویرا به بینم چون چشم من بر جمال وی افتاد عاشق وی گشتم و محبت این طائفه در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسه در خانۂ خود نشسته بودم آرزوئ دیدار شیخ در دل من پدید آمد وقت آن نبود که شیخ بیرون آید خواستم که صبر کنم نتوانستم بر خواستم و بیرون آمدم چون بر سر چار سو رسیدم شیخ را دیدم باجمع انبوه می رفت من هم بر اثر ایشان می رفتم بے خویشتن شیخ بجائ در رفت و جمع هم در رفت من نیز در رفتم و در گوشه شدم چنانکه شیخ مرا نمی دید چون بسماع مشغول شدند شیخ را وقت خوش شد و وجد بروی ظاهر شد جامه شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامه بیرون کرد و در پیش وے جامه را پاره می کردند برائ خود هر کس قطعه شیخ از ان می گرفت یک آستین باتریز از هم جدا کرد و بنهاد و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من جواب بازندادم مرا نمی بیند و نمی داند مگر از مریدان شیخ کسے دیگر ابوعلی طوسی نام دارد شیخ باز آواز داد جواب ندادم سیوم بار باز آواز داد جمعی گفتند مگر شیخ ترا می خواهد و پیش شیخ رفتم آن آستین و تریز بمن داد و گفت تو مارا چون آستین و تریزی آنجامه بستم و خدمت کردم و جائ عزیز بنهادم و پیوسته بخدمت شیخ می آمدم و مرا فائده و روشنی ها از خدمت شیخ پدید آمد و حالهار ونمود چون شیخ از نیشاپور برفت من پیش استاد ابوالقاسم قشیری می آمدم و حالیکه پیدا می آمد باوی می گفتم و او می گفت بروای پسر بعلم آموختن مشغول باش روز بروز آن روشنائی زیاده میشد و سه سال دیگر به تحصیل علم مشغول بودم تا یک روز قلم از محبره بر کشیدم سفید بر آمد بر خواستم و پیش استاد امام رفتم و حال باوی بگفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو بداشت تو نیز دست از وی بدار کار باش و بمعامله مشغول گرو برفتم و رختها از مدرسه به خانقاه آوردم و بخدمت استاد امام مشغول شدم روزی استاد امام در گرمابه رفته بود تنها من برفتم و لوے چند آب در گرمابه ریختم چون استاد امام برآمد و نماز بگذارد و گفت این که بود که آب در گرمابه ریخت من باخود گفتم بیخردی کردم خاموش گردم دیگر بار هم بگفت جواب ندادم چون سه بار گفت گفتم من بودم استاد امام گفت هرچه ابوالقاسم بهفتاد سال بیافت تو بیک دلو آب یافتی پس مدتے بمجاهده پیش استاد امام بنشستم یک روز حالتے بر من افتاد دران حالت گم شدم و آن واقعه باستاد امام بگفتم گفت بوعلی روش من از اینجا فراتر نیست هرچه ازاین فراتر بود راه فراز آن ندانم من باخود گفتم مرا پیرے بائستے که مرا از این مقام بالاتر بروده و آن حالت زیادت میشد من نام شیخ ابوالقاسم گرکانی شنیده بودم روئے بطوس نهادم جائیگاه وے نمی دانستم چون بشهر رسیدم جائے او پرسیدم نشان دادند رفتم باجماعتی از مریدان خویش در مسجد نشسته بود من دو رکعت نماز تحیة المسجد بگذاردم و پیش وی درآمدم وی سر در پیش داشت سر برآورد و گفت بیا ای بوعلی تا چه داری من سلام کردم و بنشستم و واقعهائے خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم کرکانی گفت آری ابتدأت مبارک باد هنوز بدرجه نرسیدۂ اما چون تربیت بیابی بدرجه برسی باخود گفتم که پیر من اینست پیش او مقام کردم بعد ازانکه مرا مدتے دراز بانواع ریاضیات و مجاهدات فرموده بود بر من اقبال فرموده عقد مجلس نمود فرزند خویش را بحکم من کرد و پیش ازآنکه شیخ ابوالقاسم عقد مجلس فرماید شیخ ابوسعید از مهنه بطوس آمده بود و بخدمت وی رفتم

گفت ای بو علی زود باشد که چون طوطیکت در سخن آرند بسی بر نیامد که شیخ مرا عقد مجلس فرمود و سخن بر من کشادہ گشت و نسبت علیه نقشبندیه را از خدمت خواجه ابو الحسن اخذ نمودہ کمامر رحمة اللہ علیه۔

تیسرا ذکر! حضرت شیخ ابو علی فارمدی (قدس سرہ العزیز)

آپ نے حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ سے یہ نسبت حاصل کی ہے اور آپ نے حضرت خواجہ ابوالقاسم کرکانی علیہ الرحمۃ سے بھی صحبت رکھی اور فیض حاصل کیا ہے اور اس جگہ پر طریقہ کبرویہ نقشبندیہ کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب سلسلہ والوں سے راضی ہو آپ کا نام فضل اللہ بن محمد علیہ الرحمۃ ہے آپ خراسان کے شیخ الشیوخ تھے اپنے طریقہ خاص میں متفرد تھے تذکرہ اور وعظ و نصیحت میں آپ امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمۃ کے شاگرد ہیں ان کی طرف آپ نسبت کرتے ہیں جیسا کہ ذکر ہوا۔ آپ شیخ بزرگوار ابوالشیخ کرکانی علیہ الرحمۃ سے بھی نسبت رکھتے اور شیخ عالی قدر خواجہ ابوالحسن خرقانی سے بھی فیض یاب ہوئے آپ مشائخ وقت کے پیشوا اور اپنے زمانے کے قطب تھے ابو علی فارمدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ابتداء جوانی میں میں نیشاپور میں طلب علم میں مشغول تھا میں نے سنا ابو سعید ابو الخیر مہنہ سے تشریف لائے ہیں اور ایک محفل میں ہیں میں نے سوچا جاتا ہوں تاکہ آپ کی زیارت کروں جب میری آنکھ آپ کے جمال پر پڑی تو میں آپ کا عاشق ہو گیا اور اس گروہ کی محبت میرے دل میں بہت زیادہ ہو گی ایک دن مدرسہ میں میں اپنی جگہ میں بیٹھا ہوا تھا میرے دل میں شیخ کے دیدار کی تمنا پیدا ہوئی یہ وقت نہیں تھا کہ شیخ باہر آتے میں نے چاہا کہ صبر کروں لیکن نہ کر سکا اور باہر آ گیا اور چاروں طرف تلاش کیا تو شیخ کو میں نے دیکھا کہ ایک جماعت کے ساتھ آپ جا رہے ہیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا شیخ ایک جگہ دروازے میں اندر چلے گئے پیچھے سارا گروہ چلا گیا میں بھی اندر گیا اور ایک کونے میں بیٹھ گیا شیخ نے مجھے نہ دیکھا وہاں جب سماع میں مشغول ہوئے شیخ پر انوار و تجلیات کے ورود کا وقت تھا ان پر وجد طاری ہو گیا اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ دیئے جب سماع سے فارغ ہوئے تو شیخ نے وہ کپڑے باہر دے دیئے شیخ کے سامنے وہ کپڑے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ ہر کسی نے اس میں سے اپنے لئے ایک ٹکڑا لے لیا۔ شیخ نے اس میں سے ایک آستین اور تریز سمیت کو جدا کر لیا اور اپنے پاس رکھ دئے۔ اور آواز دی کہ اے ابو علی طوسی تم کہاں ہو تو میں نے جواب نہ دیا کیونکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں تھا اور نہ مجھے جانتے تھے میں نے سمجھا ابو علی طوسی کسی اور مرید کا نام ہو گا شیخ نے پھر آواز دی میں نے پھر جواب نہ دیا تیسری بار پھر آواز دی تو کچھ لوگوں نے کہا شیخ شاید تجھے بلا رہے ہیں میں شیخ کے سامنے گیا تو انہوں نے وہ آستین بمع تریز مجھے دی اور کہا کہ تو ہمارے لئے اس آستین اور چادر کی طرح ہے میں نے وہ کپڑے لئے ان کو ایک اچھی جگہ پر رکھا اور شیخ کی خدمت میں آ گیا مجھے شیخ کی خدمت سے کئی فوائد اور روشنی حاصل ہوئی اور کئی اعمال سامنے آئے جب شیخ نیشاپور سے چلے گئے تو میں استاد ابوالقاسم قشیری کے پاس آیا جو میرے احوال ظاہر ہوئے تھے ان کو بیان کئے انہوں نے مجھے کہا بیٹے جاؤ اور علم سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔ دن بدن یہ روشنی زیادہ ہوتی گئی یہاں تک کہ تیس سال میں علم کے حصول میں مشغول رہا ایک دن میں نے قلم دوات میں ڈالا تو قلم بغیر سیاہی کے سفید باہر نکلا تو میں استاد کے پاس حاضر ہوا اور انہیں سارا حال بیان کیا استاد نے فرمایا جب علم نے تم سے ہاتھ کھینچ لیا ہے تو تو بھی علم سے ہاتھ اٹھا لے اپنے کام اور معاملہ میں مشغول ہو جا میں اٹھا اور اپنا سامان مدرسہ سے خانقاہ میں لے آیا اور استاد کی خدمت میں مشغول ہو گیا ایک دن استاد غسل خانے میں تشریف لے گئے تھے میں اکیلا اٹھا ڈول میں سے چند لوٹے پانی کے غسل خانے میں ڈالے جب استاد باہر آئے اور نماز ادا کی تو فرمایا کہ یہ کون تھا جس نے پانی

ڈالا ہے میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں نے بیوقوفی کی ہے خاموش رہا دوسری بار پھر استاد نے کہا میں نے جواب نہ دیا جب تیسری بار استاد نے کہا تو میں نے کہا میں ہوں۔ تو استاد نے فرمایا ابوالقاسم نے جو ستر سال میں حاصل کیا تھا تو نے ایک ڈول پانی میں حاصل کر لیا پس ایک لمبا عرصہ استاد کے سامنے مجاہدہ میں مصروف رہا ایک دن مجھ پر یہ حالت طاری ہوئی کہ میں گم ہو گیا میں نے یہ واقعہ استاد کے سامنے بیان کیا تو استاد نے فرمایا بوعلی جاؤ میں اس مقام سے آگے نہیں جا سکتا جو اس مقام سے بلند تر ہیں میں ان کے راستے کو نہیں جانتا میں نے اپنے آپ سے کہا مجھے ایسا پیر چاہئے جو مجھے اس مقام سے اوپر لے جائے اور میری حالت زیادہ بہتر ہو جائے میں نے شیخ ابوالقاسم گرگانی کا نام سنا ہوا تھا میں طوس کی طرف چل پڑا آپ کی جگہ کو میں نہیں جانتا تھا شہر میں پہنچ کر میں نے آپ کے متعلق پوچھا مجھے جہاں بتایا گیا وہاں میں گیا تو آپ مریدوں کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھی اور آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا آپ نے سر جھکایا ہوا تھا سر اوپر اٹھایا اور کہا اے ابوعلی تمہارے پاس کیا ہے میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا اور اپنے سارے حالات بیان کئے شیخ ابوالقاسم گرگانی نے فرمایا آؤ تمہیں ابتداء مبارک ہو جس درجے میں تم نہیں پہنچ سکے تربیت کے ساتھ اس درجہ میں پہنچ جاؤ گے میں نے اپنے آپ سے کہا میرا پیر یہ ہے جس کے سامنے میں آ گیا ہوں کافی عرصہ انہوں نے مجھے ریاضات اور مجاہدات کا حکم فرمایا پھر میری طرف توجہ فرمائی اور مجھے مجلس کا صدر نشین بنایا اور اپنے صاحبزادے کو میرے سپرد کیا اس سے پہلے شیخ ابوالقاسم انہیں صدر مجلس بناتے تھے آپ فرماتے ہیں شیخ ابوسعید مھنہ سے طوس آئے میں ان کی خدمت میں گیا انہوں نے مجھے کہا اے بوعلی مبارک ہو جس جگہ تو آیا ہے بہت سارے وہاں نہیں پہنچ سکے میرے شیخ نے مجھے مجلس کا صدر نشین بنایا اور میرے اوپر گفتگو کے راز کھولے۔ نسبت عالیہ نقشبندیہ کو میں نے خواجہ ابوالحسن کی خدمت سے حاصل کیا ہے۔

تذکرہ رابعہ از منتخب اول در ذکر خواجہ امام حقانی حضرت ابویعقوب یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از جناب حضرت شیخ ابو علی فارمدی رضی اللہ عنہ این نسبت عالیہ بحضرت خواجہ یوسف ہمدانی رسید و او از اولاد حضرت امام الایمہ ابو حنیفہ کوفی اند رضی اللہ عنہما کہ ایشان پسر خواجہ یعقوب بن خواجہ عبدالاحد بن عبدالباسط بن طمطم بن قالون بن محمد اسمعیل بن امام اعظم معظم صوفی صافی ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاصل نمودہ چنانکہ فرمودہ اند لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَکَ النُّعْمَانُ، دو سال کامل تر شغل ظاہرہ نمودہ بہ تعمیر باطن در خدمت امام ہمام مشغول شدند و ظاہر را بباطن جمع نمودند از اینجا بانسبت نقشبندیہ جمع می شود ولادت خواجہ یوسف ہمدانی روز دو شنبہ دویم صفر ۴۳۰ھ چہار صد و سی بود در ایام طفولیت رو بخدا آوردہ اند و علوم ظاہری را تحصیل نمودہ بخدمت حضرت شیخ بوعلی فارمدی شتافتہ اند و از انجا سلوک طریقت نمودہ اند و بزیارت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ در صغر سن مشرف شدند و سی و ہفت حج پیادہ نمودہ اند و ہزاران ختم قرآن کردہ اند و در ہر رکعتی از نماز شب یک سیپارہ قرآن ہمی خواندند و ہفت صد جزو کتاب از تفاسیر و حدیث و فقہ و اصول و فروع در حفظ داشتند و دویست و سیزدہ شیخ کامل را ملاقات کردہ اند و مستفاد شدہ اند و ہفت ہزار بت پرست را مسلمان نمودہ اند و برائے قوت خود دہقانی یا کسب ہائے دیگر بوقت حاجت می کردند و ہر سال چہل روز احتساب عوام می فرمودند تا سن ہفتاد و پنج

سال متاهل نشدندو اکثر عمر شریف را در مسافرت می گذرانیدندو آخرها از همدان بسمرقند آمدندو تزویج نمودندو هر ماه نو اهالی وعلماء سمرقند را دعوت می کردند و مباحثه علم شریعت می نمودند و اکثر باحضرت خضر صحبت می داشتند و تیر خوب می انداختندو برائے دردها و زخم چشم دارو می دادندو خط خوب می نوشتندو بتعمیر و تملیک گاهی نپرداختندو برائ تپ و امثال آن تعویذمی نوشتندو پخته بازار نمی خوردندو عمامه کلان و آستین کوتاه و فراخ می داشتندو در حجره شریف غیر از بوریا و نمدو قراغندو دو بالش،و ابریق چیزے نمی گذاشتند و تدریس می فرمودندو نوافل نماز و روزه بسیار ادامی کردندو حکایات مشایخ باصحاب خود نقل می فرمودند و خدمت مولوی جامی در نفحات می نویسند که اواخر در مَرو ساکن شدند و از انجا بهرات آمدند و چند گاه اقامت کردندو بعد از ان اهل مَرو از ایشان التماس مراجعت نمودندو بمرو آمدندو باز بهرات رفتندو بعد از ان عزیمت مراجعت بمرو کردندو در راه،فوت شدندو هم آنجا که فوت شده بودند دفن کردندو بعد از چند گاه بمرو نقل شدندو وفات ایشان روز بیست هشتم محرم یاران رافرمود که آب گرم کنیدو وصایا نمودندو خلیفه سیوم خود را که سلطان احمدیسوی باشند امر بخواندان بسورة فاطر و النازعات ویس کردندو این بیت بزبان مبارک می آوردند

چوتھا ذکر! خواجہ امام حقانی حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ نے یہ نسبت حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ سے حاصل کی آپ امام الائمہ ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں کیونکہ آپ بیٹے ہیں خواجہ یعقوب بن خواجہ عبدالحق بن عبدالباسط بن طمطم بن قالون بن محمد اسماعیل بن امام اعظم معظم صوفی صافی ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہم۔اس جگہ سے امام الائمہ نے یہ نسبت مقتدائے خلائق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے حاصل کی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں اگر دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا ان دو سالوں میں آپ نے ظاہری کام کاج چھوڑ دیا تھا اور باطن کی تعمیر کے لئے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مشغول رہے تھے اور ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع کر لیا تھا یہاں نسبت نقشبندیہ جمع ہوگئی۔خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ کی ولادت بروز پیر دو صفر المظفر ۴۳۰ ہجری میں ہوئی بچپن میں ہی توجہ اللہ کی طرف لگائی اور علوم ظاہری حاصل کئے اور حضرت شیخ بوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں سے سلوک طریقت کو حاصل کیا بچپن میں آپ نے خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ کی زیارت کی تھی ۷۳ حج آپ نے پیدل کئے تھے اور ہزاروں ختم قرآن کئے تھے۔نماز تہجد کی ہر رکعت میں ایک پارہ تلاوت کرتے تھے۔سات سو جلدیں کتابوں کی جو تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، اور فروع کی تھیں۔انہیں آپ نے زبانی یاد کر لیا تھا اور ۲۱۲ کاملین شیوخ سے ملاقات کی تھی اور فیض حاصل کیا تھا اور ۷۰ ہزار بت پرستوں کو مسلمان کیا تھا اپنی روزی کے لئے آپ بوقت ضرورت کاشتکاری اور دوسرے کام کرتے تھے۔اور ہر سال ۴۰ دن عوام کا احتساب کرتے تھے۔یہاں تک کہ ۵۷ سال تک آپ نے شادی نہ کی اور عمر کا اکثر حصہ سفر میں گزارا آخری عمر میں سمرقند آ گئے تھے اور وہاں نکاح کیا اور ہر مہینے امراء اور علماء کی دعوت کرتے تھے علم شریعت میں مباحثہ کرتے اور اکثر حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتے تھے آپ تیر انداز بڑے اچھے تھے۔درد اور آنکھ کے زخم کے لئے آپ دوائی دیتے تھے۔آپ کا خط بڑا اچھا تھا تعمیر اور تملیک کے لئے کچھ بھی نہیں رکھتے تھے بخار اور دوسری بیماریوں کے لئے تعویذ لکھتے تھے بازار کا پکا ہوا کھانا نہیں کھاتے تھے۔آپ کا عمامہ بڑا اور آستین چھوٹی اور کھلی ہوتی تھیں آپ کے حجرہ میں ایک بوریا اور بستر اور دو چار پائیاں اور گدڑی کے

علاوہ کوئی چیز نہیں رہتی تھی۔ آپ تدریس فرماتے تھے نوافل اور روزہ بہت زیادہ رکھتے تھے مشائخ کی حکایات اپنے شاگردوں کو نقل کرواتے تھے آپ کے متعلق علامہ جامی نفحات الانس میں لکھتے ہیں کہ آخری عمر میں آپ نے مرو میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہاں سے ہرات آئے۔ کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اس کے بعد اہل مرو نے آپ سے واپس آنے کا التماس کیا تو آپ مرو آ گئے۔ اور پھر ہرات چلے گئے اور پھر وہاں سے واپس آنے کا ارادہ کیا کہ راستہ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ جہاں آپ فوت ہوئے تھے وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا کچھ عرصہ بعد پھر آپ کو مرو منتقل کر دیا گیا آپ کا وصال ۲۸ محرم الحرام کو ہوا اور اپنے دوستوں سے فرمایا کہ پانی گرم کرو اور دوسری وصیتیں آپ نے کیں اور اپنے تیسرے خلیفہ جو سلطان احمد یسوی تھے انہیں سورہ فاتحہ اور نازعات اور سورہ یٰسین پڑھنے کا حکم دیا۔ اور یہ شعر آپ کی زبان پر جاری تھا۔

فرد:

در کوئے تو عاشقان جان بحالے بدھند		کانجا ملک الموت نگنجد ھرگز

ترجمہ: تیری گلی میں عاشق جان اس حال میں دیتے ہیں، کہ وہاں ملک الموت نہیں سما سکتا

و حضرت خضر و الیاس باجمعی از ابدال و اولیا و اقطاب حاضر شدند و فرمودند که غوث وقت را که حاضر است به پهلوئ من دفن کنید بعد از تمام وصایا روح مبارک عروج فرمود و غوث مومی الیه نیز جان بداد و کان ذلک فی شهور ۵۳۵ خمس و ثلثین و خمسمأته و عاش فی الدنیا خمسا و تسعین سنةً مزار فیض آثار ایشان در مرو ظاهر و مشهور است یزار و یتبرک به رحمة الله علیه از جمله یاران صاحب، کمال ایشان چهار بزرگوار بخلافت آنحضرت ممتاز بودند بدین ترتیب خواجه عبدالله برقی خواجه حسن انداقی خواجه احمدیسوی خواجه جهان خواجه عبدالخالق غجدوانی رضی الله تعالیٰ عنهم و سوائے این چهار اصحاب با کمال حضرت بسیار بودند از ان جمله خواجه شاه عاتقری شیخ نظام الدین ماتریدی رحمة الله علیه خواجه محمد خواجه گاذرونی کلابادی خواجه محمد شوخی خواجه حلیم پل غانقری ابوموسیٰ و امام یحییٰ و خواجه اسحاق و امام سلمان عارف ترک و خواجه مُهله و خواجه قرنش و خواجه آدم سادواری و خواجه رباط وغیره و چهار خلیفه مذبور فوق بعد رحلت آنحضرت چنانکه وصیت بود ارشاد خلائق نمودند و از زمان این بزرگواران سلسله طریقه خواجگان ملقب شد و ایشان بخواجه اولیا ملقب بودند بطریقه کبرویه و نیز مجاز بودند و از خلفاء اربعه ایشان، طرق جاری ماند و طریقه مانحن فیه از جناب خلیفه چهارم خواجه جهان خواجه عبدالخالق غجدوانی که رئیس طریقه خواجگان اند مانده رحمة الله علیهم اجمعین۔

اس حالت میں حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام ابدال اولیاء اور اقطاب کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ غوث وقت جو حاضر ہے اسے میرے پہلو میں دفن کرنا ان تمام وصیتوں کے بعد آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی اور جس غوث کی طرف اشارہ کیا تھا اس نے بھی جان دے دی اور یہ ۵۵۳ ہجری کا واقعہ ہے آپ دنیا میں ۹۵ سال رہے آپ کا مزار مبارک مرو میں مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور تبرک حاصل کیا جاتا ہے آپ کے تمام مریدین میں سے ۴ بزرگ آپ کی خلافت سے ممتاز ہوئے جو یہ ہیں۔ خواجہ عبداللہ برقی، خواجہ حسن انداقی، خواجہ احمد یسوی اور خواجہ جہاں۔ خواجہ عبدالخالق غجدوانی ہیں۔ ان چار باکمال اصحاب کے علاوہ اور بھی بہت سارے ہیں جیسے خواجہ شاہ آنکری، شیخ نظام الدین ماتریدی، خواجہ محمد، خواجہ گازرونی

کلا آبادی، خواجہ محمد شوخی، خواجہ حلیم پل غانکری، ابوموسیٰ، امام یحییٰ، خواجہ اسحاق، امام سلمان عارف ترک، خواجہ مُلا، خواجہ قرنش، خواجہ آدم سعدواری، خواجہ رباط وغیرہم۔ آپ کے چار خلفاء نے آپ کے حکم کے مطابق آپ کے وصال کے بعد مخلوق کے رشد وہدایت میں مشغول ہوئے اور زمانہ میں ان بزرگوں کی وجہ سے یہ سلسلہ طریقہ خواجگان کے لقب سے مشہور ہوا۔ اور آپ کو خواجہ اولیاء کا لقب دیا گیا جو طریقہ کبرویہ سے ہے اس میں بھی آپ مجاز تھے اور ان چاروں خلفاء کے طریقے جاری رہے اور ہمارا طریقہ خلیفہ چہارم خواجہ جہاں خواجہ عبدالخالق غجدوانی کا ہے جو طریقہ خواجگان کے رئیس ہیں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)۔

تذکرہ خامسہ از منتخب اوّل در ذکر جناب خواجہ جہان خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از جناب خواجه اولیا این نسبت مبارک بخواجه جهان حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی رسید و ایشان از اولاد حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه اند کذافی الرشحات و از طرف مادر بادشاه زاده ملاطیه بودند و اسم والد ایشان خواجه عبدالجمیل است و ایشان در سن بیست و دو سالگے بطلب خدا مشغول شدند روش ایشان در طریقت حجت است و مقبول همه فرقند علی الدوام و در راه صدق و صفا و متابعت سنت مصطفی صلی اللہ علیه وآله وسلم و مجانبت و مخالفت از بدعت و هوا کوشیده اند و روش پاک خود را از نظر اغیار پوشیده اند ایشان را سبق ذکر دل در جوانی از حضرت خضر علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام بوده و بران سبق مواظبت نموده اند و خواجه خضر ایشان را بفرزندی قبول کرده و فرموده اند که در حوض آب درائی و غوطه خور و بدل بگوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه چنان کردند و این سبق را گرفتند و بکار مشغول شدند و کشادها یافتند از اول حال تا آخر روزگار ایشان بنزدیک همه خلق محمود و مقبول بوده بعد ازان بخدمت شیخ الشیوخ عالم ربانی عارف سبحانی خواجه امام ابی یعقوب یوسف همدانی قدس اللہ روحه به بخارا آمدند و خواجه عبدالخالق صحبت ایشان را دریافتند و معلوم کردند که ایشان راهم ذکر دل بوده در صحبت ایشان می بودند تا مدتے که بخارا بودند گفتند که خواجه خضر علیه السلام پیر سبق ایشانند و خواجه یوسف پیر صحبت و خرقه بعد از خواجه ابو یوسف خواجه عبدالخالق بریاضت مشغول شدند و احوال خود را پوشیده می داشتند و لایت ایشان چنان شد که در یک وقت نماز بکعبه می رفتند و می آمدند و در شام ایشان را مریدان بسیار پدید آمد و خانقاه و آستانه پیدا شد روزے در ایام عاشور اجمعی انبوه بخدمت خواجه نشسته بودند و ایشان در معرفت سخن می گفتند ناگاه جوانی درآمد بصورت زاهدان خرقه در بر و سجاده بر کتف در گوشه بنشست حضرت خواجه دروے نظر کردند بعد از ساعتے آن جوان برخواست و گفت حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیه وآله وسلم فرموده است که اتّقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللہ عز و جل سر این حدیث چیست خواجه رحمة اللہ علیه فرمودند که سر این حدیث آن است که زنا ربری و ایمان آری جوان گفت نعوذبالله منها که مرا زنار باشد خواجه باخادم اشاره فرمود خادم برخاست و خرقه از سر جوان بر کشید درزیر خرقه زناری پید شد آن جوان فی الحال آن زنار را ببرید و ایمان آورد حضرت خواجه فرمودند بیائیدای یاران بیائید تا مانیز بموافقت این جوان نو عهد زنارها قطع کنیم و ایمان آریم چنانچه وے زنار ظاهری ببرید ما نیز زنار باطنی که عبارت از پندار است ببریم تاچنانکه وے آمرزیده شد ما نیز آمرزیده شویم حالت عجیب بریاران ظاهر شد و در قدمهائے خواجه می افتادند و تجدید توبه می کردند

روزے درویشے پیش خواجه می گفت اگر خدائے تعالیٰ مرا مخیر گرداند میان بهشت و دوزخ من دوزخ را اختیار کنم چه من در همه عمر بر مراد نفس بوده ام در آنحال بهشت مراد نفس من بود و دوزخ مراد خدائ تعالیٰ خواجه این سخن را رد کردند و فرمودند که بنده را با مراد چه کار هر کجا گویند رو رویم و هر کجا گویند باش باشیم بندگی اینست نه آنکه تو میگوئی آن درویش گفت که شیطان را بر روندگان راه هیچ و سترس باشد خواجه فرمودند هر رونده که بسر حد فناء نفس نه رسیده باشد چون در خشم شود شیطان برو دست یابد اما آن رونده که بفناء نفس رسیده باشد ویرا خشم نباشد غیرت بود و هر کجا غیرت بود شیطان بگریز و این چنین صفت آنکس را مسلم باشد که روئے براه حق دار و خدائرا عز وجل بدست راست گیر و سنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بدست چپ گیرد و درمیان این دو روشنائی راه را سلوک کند روزی مسافری از راه دور بخدمت خواجه آمده بود ناگاه جوانے خوب صورت بخدمت خواجه درآمد و طلب دعا کرد خواجه دعا فرمود آن جوان ناپیدا شد آن مسافر پرسید که این جوان چه کس بود خواجه فرمودند که فرشته بود که مقام او در چهارم آسمان بود بسبب تقصیری از مقام خود دور افتاده بود بآسمان دنیا آمده با فرشتگان دیگر گفت چه کار کنم که حق تعالیٰ باز مرا بهمان مقام رساند فرشتگان وے را اینجا نشان دادند و دعا درخواست دعا کردیم با جابت مقرون شد بمقام خود باز رسیدن آن مسافر گفت خواجه مارا بدعائی ایمان مدد کنیده باشد که ازین دام گاهے شیطان جان بسلامت ببریم خواجه فرمودند که وعده آن است که بعد از ادائ فرض هر کس که دعا کند مستجاب شود تو بر کار باش و مارا بدعائے خیر یاد کن بعد از فرائض ما نیز ترا یاد کنیم باشد که درین میان اثر اجابت ظاهر شود هم در حق تو هم در حق من وبالله التوفیق۔

پانچواں ذکر! خواجہ جہاں خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ

خواجہ جہاں خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ کو یہ نسبت حضرت خواجہ اولیاء علیہ السلام سے حاصل ہوئی۔ آپ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ جیسا کہ صاحب رشحات نے بیان کیا۔ والدہ کی طرف سے آپ ملاطیہ کے شہزادوں سے ہیں آپ کے والد کا نام خواجہ عبدالجمیل ہے بیس سال کی عمر میں آپ طلب خدا میں مشغول ہوئے آپ کا عمل طریقت میں حجت مانا جاتا ہے اور تصوف کے تمام سلاسل میں مقبول ہیں۔ آپ راہ صدق وصفاء میں سنت رسول اللہ ﷺ کے پابند اور بدعت سے دور رہنے والے اور خواہشات سے دور رہنے والے ہیں۔ آپ نے اپنی پاکیزہ طبیعت کو اغیار کی نظر سے پوشیدہ رکھا اور ذکر قلبی کا پہلا سبق آپ نے حضرت خضر علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا اس سبق پر آپ نے مداومت اختیار کی یہاں تک کہ خواجہ خضر علیہ السلام نے آپ کو اپنی فرزندیت میں قبول کرلیا اور فرمایا اس پانی کے حوض میں غوطہ لگاؤ اور دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو تو انہوں نے ایسا کیا اور یہ سبق حاصل کیا اور اپنے کام میں مشغول ہوگئے اور اس میں بہت کشادگی حاصل ہوئی آپ اول سے آخر تک تمام مخلوق میں مقبول رہے اس کے بعد جب شیخ الشیوخ عالم ربانی عارف سبحانی خواجہ امام ابو یوسف یعقوب ہمدانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ بخارا آئے تو خواجہ عبدالخالق نے ان کی صحبت اختیار کی اور ان کے ہاں بھی ذکر قلبی کو پایا اور ان کی صحبت ایک عرصہ تک اختیار کی جب تک شیخ یوسف بخارا میں رہے آپ کہتے ہیں کہ میرے پہلے پیر حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور خواجہ یوسف ان کے پیر صحبت وخرقہ ہیں، خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی کے بعد خواجہ عبدالخالق غجدوانی ریاضت میں مشغول ہوگئے اور اپنے احوال کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا اور ان کو قرب خداوندی کا یہ مقام

حاصل ہوا کہ آپ ایک ہی وقت میں نماز کعبہ میں ادا کرتے اور واپس بھی آجاتے ملک شام میں آپ کے مریدین کی کثرت ہوگئی کہ خانقاہ اور آستانہ بن گیا عاشورہ کے دن خواجہ صاحب کی خدمت میں کثیر تعداد میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ معرفت کے موضوع پر گفتگو فرما رہے تھے اچانک ایک نوجوان آیا جس کی صورت زاہدوں جیسی تھی خرقہ پہنا ہوا تھا اور کندھے پر گدری رکھی ہوئی تھی ایک کونے میں بیٹھ گیا حضرت خواجہ نے اس کی طرف دیکھا کچھ دیر کے بعد وہ نوجوان کھڑا ہوا اور کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ ہے:

اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عزوجل۔

ترجمہ: مؤمن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(سنن الترمذی، رقم:۳۱۲۷، المعجم الاوسط، رقم:۳۲۵۴، ج۳، ص۳۱۲، المعجم الکبیر رقم:۷۴۹۷، ج۸، ص۱۰۲، مسند الشامیین للطبرانی، رقم:۲۰۴۲، ج۳، ص۱۸۳، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ج۴، ص۹۴، مسند الشہاب، القضاعی، رقم:۶۶۳، ج۱، ص۳۸۷، جامع بیان العلم وفضلہ، رقم:۱۱۹۷، ج۱، ص۶۷۷، مسند ابی حنیفۃ، روایۃ الحصکفی، کتاب التفسیر، رقم:۳، شرح مسند ابی حنیفۃ، ج۱، ص۵۶۶، جامع الاصول، رقم:۶۸۴، ج۲، ص۲۰۵، جامع المسانید والسنن، رقم:۱۰۸۶۳، ج۸، ص۵۱۶، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد رقم:۱۷۹۴۰، ج۱۰، ص۲۶۸، الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر، رقم:۲۴۴، ج۱، ص۳۶، کنز العمال، رقم:۳۰۷۳۰، ج۱۱، ص۸۸، الجامع الصغیر، رقم:۱۱۴۰، ج۱، ص۱۱۴۰)

اس حدیث کا کیا راز ہے تو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس کا راز یہ ہے کہ زنار کو توڑ دو اور ایمان لے آؤ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کیا میرے پاس زنار ہے خواجہ علیہ الرحمۃ نے ایک خادم کو اشارہ کیا تو اس نے اس کے کپڑے اور چادر کو جب ہٹایا تو اس کے جسم پر زنار واضح نظر آرہا تھا تو اس نوجوان نے زنار اسی وقت توڑ دیا اور ایمان لے آیا تو آپ نے فرمایا آؤ نوجوان ہم بھی اس کی موافقت کریں اور زنار توڑ دیں اور ایمان لے آئیں جیسا کہ اس نے ظاہری زنار توڑا ہے ہم بھی زنار دباطنی جو کہ نصیحت سے عبارت ہے اسے توڑ دیں جیسا کہ وہ بخشا گیا ہم بھی بخشے جائیں یہ سن کر لوگوں کی عجیب حالت ہوگئی سب آپ کے قدموں پر گر گئے اور توبہ کی تجدید کی ایک دن خواجہ علیہ الرحمۃ کے پاس ایک درویش آیا اور کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ جنت اور جہنم میں سے جدھر چاہو جاؤ تو میں جہنم میں جاؤں گا جنت میں نہیں اس لئے کہ ساری عمر میں جب نفس کی مراد پر چلا ہوں تو اس وقت میرے نفس کی مراد جنت ہوگی۔ اور دوزخ مراد خدا تعالیٰ ہوگی تو حضرت خواجہ نے یہ بات رد کر دی اور فرمایا کہ بندے کی مراد کی کوئی حیثیت نہیں جدھر وہ فرمائے گا ہم چلے جائیں گے جہاں فرمائے گا رہو رہنے لگ جائیں گے۔ بندگی خدا کی یہ ہے نہ کہ وہ جو تو کہہ رہا ہے اس درویش نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ پر کون سے لوگ ہیں جن پر شیطان کو دسترس حاصل ہوتی ہے آپ نے فرمایا وہ لوگ جو فنائے نفس کی سرحد پر نہیں پہنچے کیونکہ جب بندہ خوف کی حالت میں ہوتا ہے تو شیطان اسے دوست بنالیتا ہے

اور جب وہ فنائے نفس کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اس کا خوف ختم ہو جاتا ہے اور وہ مقام غیرت پر فائز ہو جاتا ہے اور جہاں غیرت ہوتی ہے شیطان وہاں نہیں آتا یہ صفت اس شخص کی ہوتی ہے جو مسلمہ طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں چل پڑے اور دائیں ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کو پکڑے اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفیٰ ﷺ کو پکڑے اور ان دونوں کی روشنی میں راہ سلوک کو اختیار کرے۔ ایک دن خواجہ علیہ الرحمۃ کے پاس ایک مسافر دور سے آیا ہوا تھا کہ ایک نوجوان خوبصورت آپ کے پاس آیا اور دعا کرنے کے لئے کہا آپ نے دعا فرمائی اس کے بعد وہ نوجوان غائب ہو گیا اس مسافر نے کہا یہ کون تھا تو آپ نے فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جس کا مقام چوتھے آسمان پر تھا اور کسی غلطی کی وجہ سے اسے آسمان دنیا پر بھیج دیا گیا وہاں پر اس نے دوسرے فرشتوں سے پوچھا میں کیا کروں کہ

مجھے پھر میرے مقام پر بھیج دیا جائے تو فرشتوں نے اسے اس جگہ آنے کے بارے میں کہا ہے یہ اس لئے یہاں دعا کروانے کے لئے آیا تھا میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور پھر اسے اس مقام پر دوبارہ بھیج دیا گیا اس مسافر نے کہا اے خواجہ میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اس جہاں میں شیطان کے جال سے بچ جاؤں اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے جاؤں تو خواجہ نے فرمایا وعدہ یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد جو شخص دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے تو یہ کام کر کہ فرض نماز کے بعد میرے لئے دعائے خیر کر میں بھی تمہیں یاد کروں گا ہوسکتا ہے اس دوران دعا قبول کی جائے تیری میرے حق میں اور میری تیرے حق میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔

تذکرہ سادسہ از منتخب اول در ذکر جناب حضرت خواجہ عارف ریوگری و خواجۂ محمود انجیر فغنوی و خواجہ علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

و از حضرت خواجہ جہان این نسبت بحضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ ہر چند سوائے ایشان دیگر خلفائے نیز داشتند خواجہ اولیاء کلان و خواجہ احمد صدیق و خواجۂ سلمان کثیر و اقدام و اعظم خلفائے ایشان خواجہ عارف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بودند و نسبت ارادت و وسائط حضرات خواجگان نقشبندی از این نسبت علیہ بحضرت خواجہ عارف ریوگری است رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و از ایشان این نسبت علیہ بحضرت مولانا خواجہ محمود انجیر فغنوی رسیدہ و ایشان صاحب حالات بلند و معاملات ارجمند اند رحمۃ اللہ علیہ و از حضرت مولانا محمود فغنوی این نسبت علیہ بحضرت مولانا خواجہ علی رامیتنی رسیدہ و لقب ایشان حضرت عزیزان است و ایشان را مقامات عالیہ و کرامات ظاہرہ بسیار بودند و مزار مبارک ایشان در خوارزم مشہور است یزار ویتبرّک بہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ و ذکر این ہر سہ اکابر در یک تذکرہ مذکور گردید و ہر یکی از ایشان در وقت خود مرجع و مقتدائے عالمیان بودند۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

چھٹا ذکر! حضرت خواجہ عارف ریوگری اور خواجہ محمود انجیر فغنوی اور خواجہ علی رامیتنی رحمہم اللہ

حضرت خواجہ عارف ریوگری علیہ الرحمۃ نے یہ نسبت حضرت خواجہ جہاں سے حاصل کی حضرت خواجہ جہاں کے ان کے علاوہ دوسرے خلفا بھی تھے جیسے خواجہ کلاں علیہ الرحمۃ و خواجہ احمد صدیق علیہ الرحمۃ و خواجہ سلمان کثیر علیہ الرحمۃ ان سب سے مقدم اور اعظم خلیفہ حضرت خواجہ عارف ریوگری علیہ الرحمۃ ہی تھے۔ نسبت ارادت اور دوسرے خواجگان نقشبندی کے وسیلہ و واسطہ اس جماعت میں سے حضرت خواجہ عارف ریوگری علیہ الرحمۃ ہی تھے اور ان سے یہ نسبت عالیہ حضرت مولانا خواجہ محمود انجیر فغنوی علیہ الرحمۃ تک پہنچی اور آپ صاحب حالات بلند اور اعلیٰ معاملات کے مالک تھے اور حضرت مولانا محمود فغنوی علیہ الرحمۃ سے یہ نسبت عالیہ حضرت مولانا خواجہ علی رامیتی علیہ الرحمۃ تک پہنچی اور آپ کا لقب حضرت عزیزان ہے اور آپ کے مقامات عالیہ اور واضح کرامات بہت زیادہ ہیں اور آپ کا مزار مبارک خوارزم میں مشہور ہے جس کی لوگ زیارت کرتے ہیں۔ اور تبرک حاصل کرتے ہیں ان تینوں اکابر کا ذکر مبارک ایک ہی جگہ آ گیا ہے ان میں سے ہر ایک اپنے وقت میں مرجع خلائق اور لوگوں کے مقتداء تھے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تذکرہ سابعہ از منتخب اول در ذکر حضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

و از جناب حضرت عزیزان این نسبت شریف بحضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ است و ایشان وحید عصر و فرید دھر بودند و خدمت حضرت خواجہ بہاؤ الدین را نظر قبول بفرزندی از ایشان بودہ و ایشان اند کہ بارھا بر قصر ھندوان می گذشتند و می، فرمودند کہ از این خاک بوئ مردے می آید زود باشد کہ قصر ھندوان قصر عارفان شود تا روزے از منزل حضرت سید امیر کلال کہ از خلفائ ایشانند بطرف قصر عارفان متوجہ شدند و فرمودند کہ آن بوئ زیادت شدہ است ھمانا کہ آن مرد متولد شدہ است چون نزول فرمودند از ولادت خواجہ سہ روز گذشتہ بود جد ایشان معاملہ بر سینہ ایشان گذاشتہ بہ نیاز تمام بخدمت خواجہ محمد بابا بردند فرمودند کہ او فرزند ما است ما او را قبول کردیم و توجہ باصحاب کردہ فرمودند کہ این آن مرد است کہ ما بوئ او شنیدہ بودیم مقتدائے روزگار شود و بامیر کلال فرمودند کہ در حق فرزندم بہاؤ الدین تربیت و شفقت دریغ ندارے و ترا بحل نکنم اگر تقصیری کنی امیر فرمودند مرد نباشم اگر در وصیت خواجہ تقصیرے کنم و حضرت خواجہ بہاؤ الدین می فرمودند کہ چون خواستیم کہ متاھل شویم جدمن مرا بحضرت خواجہ محمد بابا فرستاد و بسماسی کہ برکت قدوم ایشان منازل برسد چون بلقائے ایشان مشرف شدم اول کرامتے کہ مشاھدہ کردم آن بود کہ دران شب در من نیاز و تضرعے پیدا شدہ بود برخواستم و در مسجد ایشان درآمدم و دو رکعت نماز گذارم و سر بسجدہ نھادم و تضرع و نیاز تمام نمودم دران میان بر زبان من گذشت کہ الٰھی قوت کشیدن بار بلاء خود و تحمل محنت و محبت خود مرا کرامت فرماء چون بامداد بحضرت خواجہ رسیدم فرمودند کہ ای فرزند در دعا چنین می باید گفت الٰھی آنچہ رضائ تو دران است این بندہ ضعیف را بران دار بفضل خود اگر خداوند تعالیٰ بحکمت خود بدوستے بلا فرستد بعنائت خود آن دوست را قوت آن بار بروے ظاھر گرداند باختیار طلب بلا دشوار است گستاخی نباید کرد بعد ازان طعام حاضر شد چون بخوردیم قرصے بمن دادند در خاطر من گذشت کہ اینجا سیر خوردیم و ھمین ساعت بمنزل خواھیم رسیدن این نان ما را بچہ کار آید چون روان گشتند من در رکاب ایشان بہ نیاز تمام میرفتم و اگر تفرقہ در باطن پیدا می شد می فرمودند کہ خاطر را نگاہ می باید داشت و در راہ بمنزل یکی از محبان رسیدند بہ بشاشت و نیاز تمام پیش آمد چون نزول فرمودند دران فقیر اثر اضطرابے مشاھدہ نمودند گفتند حقیقت حال چیست براستی باز نمائی گفت شیر شتر حاضر است ولی نان نیست خواجہ توجہ بمن کردند فرمودند کہ آن قرص بیار کہ عاقبت بکار آمد و مرا بمشاھدہ آن احوال یقین بحضرت ایشان زیادت شد رحمۃ اللہ علیہ و علی سائر السالکین۔

ساتواں ذکر! حضرت خواجہ بابا سماسی علیہ الرحمۃ

حضرت خوجہ بابا سماسی علیہ الرحمۃ نے یہ نسبت شریفہ حضرت عزیزان سے حاصل کی آپ وحید عصر اور فرید زمانہ تھے اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کو آپ نے اپنی فرزندی میں قبول فرمایا تھا آپ نے کئی مرتبہ قصر ہند پر چکر لگایا اور فرمایا کہ اس جگہ سے ایسے مرد کی خوشبو آرہی ہے جو اس قصر ہند کو قصر عارفان میں بدل

دے گا۔ایک دن آپ سید امیر کلال علیہ الرحمۃ جو کہ آپ کے خلیفہ ہیں ان کے مکان سے قصر عارفاں کی طرف منہ کر کے فرماتے ہیں آج وہ خوشبو زیادہ ہوگئی ہے شاید کہ وہ مرد پیدا ہوگیا ہے جب آپ اس مکان سے نیچے تشریف لائے تو حضرت خواجہ کی ولادت کو تین دن گزر گئے تھے آپ کے دادا نے نیازمندی سے آپ کو اٹھایا اور حضرت بابا سماسی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا یہ میرا فرزند ہے میں نے اسے قبول کیا اس کے بعد اپنے مریدین کی طرف نظر کر کے آپ نے فرمایا یہ وہ مرد ہے جس کی میں نے خوشبو سونگھی تھی یہ اپنے زمانہ کے لوگوں کا مقتدا بنے گا اور پھر آپ نے خواجہ امیر کلال سے فرمایا میرے بیٹے کی تربیت میں کوئی کوتاہی نہ کرنا اور اگر کوتاہی کرو گے تو میں تمہیں معاف نہ کروں گا خواجہ امیر کلال نے عرض کی اگر میں کوتاہی کروں تو مرد نہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے جب مرید ہونے کا ارادہ کیا تو مجھے میرے دادا نے حضرت خواجہ بابا سماسی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں سماس بھیجا۔ان کے قدموں کی برکت سے میں منازل طے کر گیا۔جب میں حضرت کی ملاقات سے مشرف ہوا پہلی کرامت جو میں نے دیکھی تھی وہ یہ تھی کہ اس رات میرے اندر عاجزی اور نیازمندی پیدا ہوئی میں اٹھا اور حضرت کی مسجد میں آیا دو رکعات نماز ادا کی اور سر سجدہ میں رکھا تو آہ وزاری ظاہر ہوئی اس دوران میری زبان پر یہ دعا جاری ہوئی اے میرے رب اپنی آزمائش کی مشقت اٹھانے کی قوت اور جدوجہد اور اپنی محبت مجھے عطا فرما۔صبح کے وقت جب حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ فرماتے ہیں کہ اے بیٹے دعا یوں کرنی چاہئے کہ اے میرے خدا جس چیز میں تیری رضا ہے اس پر بندہ ضعیف کو اپنے فضل سے قائم فرما اگر اللہ تعالیٰ اپنے دوست کی آزمائش میں حکمت جانتا ہے تو اسے اس کی قوت بھی عطا فرمائے گا اور اس پر اس کی حکمت بھی ظاہر فرمادے گا۔اپنے اختیار سے آزمائش کو طلب کرنا مشکل کام ہے اس لئے یہ گستاخی نہیں کرنی چاہئے۔اس کے بعد کھانا لایا گیا ہم نے کھایا آپ نے ایک روٹی مجھے دی میرے دل میں آیا کہ یہاں میں نے پیٹ بھر کے کھالیا ہے جب اپنے ٹھکانے پر جاؤں گا تو کام آئے گی میں نے اپنے رکاب میں اسے اس خواہش سے رکھ لیا مگر میرے باطن میں مختلف خیالات پیدا ہوئے آپ نے فرمایا کہ دل پر نظر رکھنی چاہئے راستے میں ایک منزل پر ایک محبت کرنے والا آگیا آپ اس سے خوشی اور تواضع سے پیش آئے جب آپ اترے تو اس فقیر میں اضطراب کا مشاہدہ کیا تو آپ نے پوچھا حقیقت حال کیا ہے انہوں نے سچائی سے بتایا کہ اونٹ کا دودھ حاضر ہے روٹی نہیں۔خواجہ نے میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا وہ روٹی لاؤ جو تجھے آخرت میں کام آئے گی۔ان تمام احوال کا مشاہدہ کر کے حضرت خواجہ کے متعلق میرا اعتقاد اور زیادہ ہوا۔

تذکرہ ثامنہ از منتخب اول در ذکر
حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً

و از خدمت حضرت خواجہ بابا محمد سماسی این نسبت علیہ بحضرت سید امیر کلال رضی اللہ عنہما رسید و خدمت خواجہ بہاؤالدین را نسبت صحبت و تعلم آداب سلوک طریقت و تلقین ذکر از ایشان است روزی مجمع عظیم بود خدمت امیر خواجہ را طلبیدند روئے بایشان کردند و گفتند کہ فرزندم بہاؤالدین نقش حضرت خواجہ محمد بابا سماسی را قدس سرہ در حق شما تمام بجا آوردم کہ گفتہ بودند آنچہ تربیت در حق تو کردم در حق فرزندم بہاؤالدین بجا آورے و دریغ نداری و اشارہ بسینہ خود کردند گفتند کہ پستان را برائے شما خشک کردم و مرغ روحانیت شما از بیضۂ بشریت بیرون آمد اما مرغ ہمت شما بلند پرواز افتادہ است اکنون اجازت است ہر کجا کہ بوی بشام شما میرسد از ترک و تاجیک طلبید و در طلبکارے بموجب ہمت خود تقصیر نہ کنید۔

آٹھواں ذکر! حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمۃ

حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمۃ نے یہ نسبت حضرت بابا محمد سماسی علیہ الرحمۃ سے حاصل کی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمۃ کی نسبت صحبت اور تعلم آداب سلوک وطریقت اور تلقین ذکر انہیں سے حاصل ہوا ایک دن حضرت امیر کلال علیہ الرحمۃ کی نسبت میں ایک عظیم مجمع تھا آپ نے حضرت خواجہ بہاؤالدین علیہ الرحمۃ کو طلب فرمایا اور کہا میرے فرزند بہاؤالدین علیہ الرحمۃ تمہارے بارے میں مجھے حضرت بابا سماسی علیہ الرحمۃ نے جو فرمایا تھا میں نے وہ سب پورا کر دیا۔ انہوں نے مجھے فرمایا تھا کہ جس طرح میں نے تمہاری تربیت کی ہے۔

اسی طرح میرے فرزند بہاؤالدین علیہ الرحمۃ کی بھی کرنا اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرنا اور آپ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے تمہاری تربیت کے لئے اپنا سینہ خشک کر لیا ہے اور تمہاری روحانیت کا پرندہ بشریت کے دائرہ سے باہر آ گیا ہے۔ یہاں تک کہ تمہاری ہمت کا پرندہ بلند پرواز کر گیا ہے اب تمہیں اجازت ہے جس جگہ بھی تمہارے جسم کی خوشبو جائے گی ترکی اور تاجک لوگ تمہارے پاس طلب کے لئے آئیں گے اور تم نے اپنی استطاعت کے مطابق کوتاہی نہیں کرنی۔

و چنان آرند از حضرت خواجه که چون این نفس از خدمت امیر رحمة الله علیه ظاهر شدن و اسطه ابتلا شد اگر بهمان صورت بمتابعت امیر می بودم از ابتلا دور تر و بسلامت نزدیکتر می بودم روزے حضرت امیر حضرت خواجه را گفتند چون استاد شاگرد را تربیت کند هر آئینه خواهد که اثر تربیت خود را در شاگرد مشاهده کند تا وی را اعتماد شود بر آنکه تربیت من در وے جائیگیر افتاد است و اگر خللے در کار شاگرد بیند آن خلل را باصلاح نمائید انگاه فرمودند که فرزند من امیر برهان حاضر است و هیچکس دست تصرف بروے ننهاده است و تربیت معنوے نکرده است در نظر من بتربیت وے مشغول شوید تا اثر آنرا مطالعه نمائیم و مرا بر صفت شما اعتماد شود حضرت خواجه بمراقبه نشسته بودند متوجه خدمت سید امیر شده از غایت رعایت ادب در امتثال آن امر متوقف گشته خدمت امیر فرمودند توقف نمی باید کرد و حضرت خواجه رحمة الله تعالیٰ علیه امتثال امر ایشان کردند متوجه باطن امیر برهان شدند و بتصرف در باطن وی مشغول شدند و در حال آثار آن تصرف در باطن و ظاهر امیر برهان پیدا گشت و حالے بزرگ در وے پدید آمد و از سکر حقیقے ظاهر شد و فرزندان ایشان بسیار اند خدمت امیر برهان و امیر شاه و امیر حمزه اما خلفائے ایشان حضرت مولانا عارف ریوگری و مولانا جمال الدین کیشی و مولانا جمال الدین هستانی و خواجه یادگار و خواجه شیخ درازدبی و شیخ شمس الدین کمال و مولانا طاهر و مولانا محمد خلیفه و مولانا بهاؤالدین طوسی و پهلوان محمود علاج سمرقندی و شیخ بدرالدین برهانی و خواجه محمود اسکنوی و شیخ ایمن، شاه کرمینکی و اعظم و اقدم همه ایشان خدمت حضرت خواجه خواجگان بهاؤالدین نقشبند بلا گردان رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین و نستغفر الله بهم لی وللمؤمنین أمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ترجمه: حضرت خواجہ بہاؤالدین علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں جب یہ نفس حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ابتلاء کا واسطہ ظاہر ہوا تو اس صورت میں میں نے سید امیر کلال علیہ الرحمۃ سے مکمل متابعت کو دیکھا تو میں نے اپنے آپ کو ابتلاء سے دور اور سلامتی کے نزدیک تر پایا ایک دن

حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ سے فرماتے ہیں کہ استاد جب شاگرد کی تربیت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے اثر کا شاگرد میں مشاہدہ بھی کرے تا کہ استاد کو اعتماد ہو جائے کہ میری تربیت کو شاگرد کی طبیعت قبول کر رہی ہے اور اگر اس معاملہ میں شاگرد کی طبیعت میں کوئی خلل دیکھے تو اس کی اصلاح کرے اس دوران حضرت امیر کلاں کے صاحبزادے امیر برہان وہاں آئے تو حضرت امیر کلال علیہ الرحمہ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ سے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا امیر برہان حاضر ہے کسی نے اس پر اپنا دست تصرف استعمال نہیں کیا اور تربیت معنوی نہیں کی تم میری نظر کے سامنے ان کی تربیت میں مشغول ہو جاؤ تا کہ میں اس کا اثر دیکھوں اور مجھے تمہاری قابلیت پر اعتماد ہو جائے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اس حکم پر عمل کے لیے مراقبہ کیا اور حضرت امیر کلال کے حکم پر عمل کے لئے اس پر توقف کیا تو مراقبہ میں اپنے باطن کو اس حکم کے مطابق موافق نہ پایا

اس کے بعد یہ ساری بات حضرت امیر کلال علیہ الرحمہ کی خدمت میں گزارش کر دی تو حضرت امیر کلال علیہ الرحمہ نے بھی حضرت خواجہ سے موافقت کی اور پھر خود اپنے بیٹے امیر برہان کے باطن میں توجہ کی اور تصرف فرمایا اور ان کی تربیت میں مشغول ہو گئے اس کا اثر ظاہر و باطن میں ظاہر ہوا اور ایک بزرگ شخصیت کے احوال ان میں پیدا ہو گئے اور سکر حقیقی کا اثر ان میں رونما ہوا آپ کے کئی صاحبزادے تھے جن میں سے امیر برہان علیہ الرحمہ، امیر شاہ علیہ الرحمہ، امیر حمزہ علیہ الرحمہ ہیں اور آپ کے اکابر خلفاء میں سے حضرت مولانا عارف ریوگری علیہ الرحمہ، مولانا جمال الدین کیشی علیہ الرحمہ، مولانا جمال الدین ہستانی علیہ الرحمہ، خواجہ یادگار علیہ الرحمہ، خواجہ شیخ دراز ولی علیہ الرحمہ، شیخ شمس الدین کمال علیہ الرحمہ، مولانا ظاہر علیہ الرحمہ، مولانا محمد خلیفہ علیہ الرحمہ مولانا بہاؤالدین طوسی علیہ الرحمہ، پہلوان محمود علاج سمرقندی علیہ الرحمہ، شیخ بدرالدین برہانی علیہ الرحمہ، خواجہ محمود اسکندری علیہ الرحمہ، شیخ ایمن شاہ کرمینکی علیہ الرحمہ اور ان سے مقدم اور بڑے حضرت خواجۂ خواجگان بہاؤالدین نقشبند ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و نستغفر اللہ بھم لی و للمؤمنین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تذکرہ تاسعہ از منتخب اوّل در ذکر خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بلاگردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از خدمت حضرت سید امیر کلال نسبت خاصہ شریفہ بخدمت حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رسیدہ و نام مبارک ایشان محمد بن محمد البخاری است این سید محمد ابن سید جلال الدین ابن سید برھان الدین خال ابن سید زین العابدین ابن سید قاسم ابن سید سفیان ابن سید برھان ابن سید قلیج ابن سید محمود ابن سید ایلال ابن سید نقی ابن سید صوفی ابن سید محی الدین ابن سید علی اکبر ابن امام عالی مقام حضرت حسن عسکری علیہ وعلی آباءہ الکرام التحیۃ والرضوان ولادت باسعادت آنحضرت در ۷۱۸ھ هفت صد و هجده بود وقیل نوزدہ و ایشان را نظر قبولیت بفرزندے از خدمت خواجہ بابا محمد سماسی است رحمۃ اللہ علیہ و تعلیم آداب طریقت بحسب صورت از سید امیر کلال نمودہ اند چنانکه گذشت و بعد از ان بامر حضرت سید کمامر صحبت بہ قثم شیخ و خلیل اتا که هر دو از مشائخ ترک بودند نیز نمودہ اند و مستفید شدہ و بمولانا عارف دیگ گرانی که خلیفه حضرت سید امیر و هم پیرہ ایشان اند در سفر و حضر صحبت ها نمودند چنانکه می فرمایند که، هفت سال با مولانا عارف در تگ دپو بودم که از اصل آگاهی یابم و سه بار بسفر حجاز رفتم اگر مثل مولینا ناصیہ مولانا می یافتم هرگز بر نمی گشتم۔

نوواں ذکر! خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت خواجۂ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نسبت حضرت سید امیر کلاں علیہ الرحمۃ سے حاصل ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن محمد البخاری ہے آپ کے والد محترم سید محمد بن سید جلال الدین بن سید برہان الدین جو ماموں ہیں سید زین العابدین کے بن سید قاسم بن سید سفیان بن سید برہان بن سید قلیچ بن سید بلال بن سید بلال بن سید نقی بن سید صوفی بن سید محی الدین بن سید علی اکبر بن امام عالی مقام حضرت حسن عسکری علیہ وآلہ وآبائہ الکرام التحیۃ والسلام۔ آپ کی ولادت ۷۱۸ ہجری یا ۷۱۹ ہجری میں ہوئی آپ کو حضرت بابا سماسی علیہ الرحمۃ نے اپنی فرزندیت میں قبول فرمایا جیسا کہ گزر چکا اور تعلیم آداب تصوف وطریقت ظاہری صورت کے اعتبار سے حضرت سید امیر کلاں سے حاصل کئے اس کی تفصیل پہلے گزر چکی اس کے بعد حضرت سید امیر کے فرمان کے مطابق قثم شیخ اور خلیل سے صحبت اختیار کی یہ دونوں مشائخ ترک میں سے ہیں ان سے بھی آپ نے استفادہ کیا اور مولانا عارف ریگ گرانی جو حضرت امیر کلال کے خلیفہ ہیں ان کی صحبت میں بھی رہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں سات سال حضرت مولانا عارف ریگ کی خدمت میں رہا تا کہ اصل سے آگاہی حاصل کروں اور تین مرتبہ میں سفر حجاز کے لئے روانہ ہوا اس دوران اگر میں نے مولانا کا سایہ بھی دیکھا تو اس سے آگے نہیں بڑھا۔

اما بحسب حقیقت ایشان اویسی بودہ اند و تربیت از روحانیت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یافتہ اند چنانکہ می فرمودند کہ شبے در مبادی احوال و غلبات جذبات بر سر مزار متبرک از مزارات بخارا رسیدم بھر مزار چراغے دیدم افروختہ و در چراغدان روغن تمام و فتیلہ یافتم اما فتیلہ را اندک حرکت می بائست داد تا از روغن برون آید و بتازگی بر افروزد و در مزار آخرین متوجہ قبلہ نشستم دران توجہ غیبتی افتاد مشاہدہ کردم کہ دیوار قبلہ شق شد و تختے بزرگ پیدا شد و پردہ سبز در پیش او کشیدہ و گرداگرد آن تخت جماعتے اند خواجہ بابا را درمیان ایشان شناختم و دانستم کہ ایشان از گذشتگان اند از ان جماعت یکی مرا گفت بر تخت خواجہ عبدالخالق اند و آن جماعت خلفائے ایشانند و بھر یک اشارت کرد خواجہ احمد صدیق و خواجہ اولیا کلان و خواجہ عارف ریوگری و خواجہ محمود انجیر فغنوی و خواجہ علی رامیتنی قدس اللہ ارواحھم و چون بخواجہ محمد باباسماسی رسید گفت ایشان را در حال حیات دریافت شیخ تو اند و ترا کلاھے دادہ اند و ترا کرامت کردہ اند کہ بلاء نازل شدہ از برکت تو دفع شود آنگاہ آن جماعت گفتند گوش دار نیک شنو کہ حضرت خواجہ بزرگ سخنان خواھند فرمود کہ در سلوک راہ حق سبحانہ وتعالیٰ ترا ازان چارہ نباشد از آن جماعت درخواستم کہ بر حضرت خواجہ سلام کنم و بجمال مبارک ایشان مشرف شوم پردہ از پیش برگرفتند پیرے دیدم نورانی سلام کردم جواب دادند آنگاہ سخنانیکہ بمبدأ سلوک و وسط و نہایت تعلق دارد بمن درمیان آوردند۔

ترجمہ: حقیقت کے اعتبار سے آپ اویسی ہیں اور روحانیت کی تربیت آپ نے خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ سے حاصل کی آپ فرماتے ہیں کہ ابتدائی احوال میں جب جذبات کا غلبہ تھا میں تبرک کے لئے بخارا کے مزارات میں سے ایک مزار پر حاضر ہوا تو وہاں میں نے تمام مزارات پر چراغ روشن دیکھے۔ چراغوں میں تیل مکمل تھا اور میں نے اس کے فتیلہ کو تھوڑی سی حرکت دے کر باہر نکالا جس سے اس کی روشنی بڑھ گئی۔ میں آخری مزار کے پاس قبلہ کی طرف سے توجہ کر کے بیٹھ گیا۔ توجہ غیب کی حالت میں، میں نے مشاہدہ کیا کہ قبلہ کی دیوار شق ہوگئی ہے اور ایک بڑا تخت ظاہر ہوا اس کے سامنے ایک سبز رنگ کا پردہ لٹکا ہوا تھا اور اس

تخت کے اردگرد بزرگوں کی ایک جماعت تھی ان کے درمیان میں میں نے بابا کو پہچان لیا اور اس سے میں نے یہ بھی جان لیا کہ یہ فوت شدگان کی جماعت ہے ان میں سے ایک نے مجھے بتایا کہ یہ تخت پر خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمہ ہیں۔ اور یہ ان کے ساتھ ان کے خلفاء کی ایک جماعت ہے اور ہر ایک کی طرف اشارہ کر کے ان کے یہ نام بتائے۔ خواجہ احمد صدیق، خواجہ اولیاء کلاں، خواجہ عارف ریوگری، خواجہ محمود انجیر فغنوی اور خواجہ علی رامیتنی (قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم)۔ اور جب خواجہ محمد ساسی تک پہنچے تو کہا ان کی زندگی کے احوال جانو یہ تمہارے شیخ ہیں۔ جنہوں نے تمہیں کلاہ اور دستار دی تھی اور تمہیں اس حد تک پہنچایا تھا کہ اگر کوئی بلا نازل ہو تو تمہاری برکت سے وہ ختم ہو جائے گی۔ اس جماعت نے کہا غور سے سنو کہ حضرت خواجہ بزرگ کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں کہ راہ سلوک میں تمہیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں میں نے اس جماعت سے درخواست کی کہ میں ان کی بارگاہ میں سلام پیش کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سامنے سے پردہ ہٹا دیا تو میں نے ایک نورانی صورت والے بزرگ کی زیارت کی میں نے سلام پیش کیا آپ نے جواب دیا اور وہاں پر ہماری جو گفتگو ہوئی وہ راہ سلوک کی ابتداء وسط اور نہایت سے تعلق رکھتی ہے۔

و گفتند آن چراغها که بآن کیفیت باتو نمودند اشارت و بشارت است ترا باستعداد و قابلیت این راه اما فتیله استعداد و در حرکت می باید آورد تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه نمودند که در همه احوال قدم بر جاده امر و نهی و عمل بعزیمت و سنت بجا آری و از رخصت ها و بدعتها دور باشی و دائما احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را ورد خود سازی و متفحص و متجسس اخبار و آثار رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و صحابہ کرام او رضی اللہ عنہم باشی و بعد ازین سخنان آن جماعت مرا گفتند شاهد صدق حال تو آنست که فردا علی الصباح فلان جا بروی و فلان کار کنی و تفصیل آن در مقامات ایشان مذکور است و گفتند بعد از ان متوجه نسف شو بخدمت سید امیر کلال قدس سره چون بموجب فرموده ایشان بنسف رفتم و بخدمت سید امیر کلال قدس سره رسیدم، خدمت امیر الطاف فرمودند و التفاتها نمودند و مرا تلقین ذکر کردند و بطریق نفی و اثبات بطریق خفیه مشغول ساختند و چون درواقعه مامور بودم بعمل عزیمت بذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان سوال کرد که درویشی شمار امور وثی است یا مکتسب ایشان فرمودند بحکم: جَذْبَةٌ مِنْ جَذْبَاتِ الْحَقِّ توازی عمل الثقلین باین سعادت مشرف گشتیم۔

ترجمہ: اور انہوں نے فرمایا کہ وہ چراغ جو تو نے اس کیفیت میں دیکھا تھا وہ تمہارے لئے اشارہ ہے اور خوشخبری ہے اس راستے کی استعداد اور قابلیت کے لئے بہرحال تم اپنی روح کی استعداد کے فتیلہ کو حرکت دو تا کہ وہ روشن ہو جائے اور اسرار ظاہر ہوں دوسرا یہ فرمایا اور اس میں مبالغہ کیا کہ تم پر ہر حال میں شریعت کے امر و نہی کے مطابق عمل کرنا سنت اور عزیمت کو سامنے رکھنا اور رخصت اور بدعت سے دور رہنا اور ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو عمل میں لانا اخبار اور آثار رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تلاش میں رہنا لازم ہے اس گفتگو کے بعد اس جماعت نے مجھے کہا کہ تیرے حال کی سچائی پر یہ بات گواہ ہے کہ کل صبح فلاں جگہ جانا اور فلاں کام کرنا اس سب کی تفصیل آپ کے مقامات میں مذکور ہے اور فرمایا کہ اس کے بعد نسف چلے جانا وہاں سید امیر کلاں قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ان کے فرمانے کے مطابق میں نسف گیا اور سید امیر کلال قدس سرہ کی بارگاہ میں پہنچا اور حضرت نے میری طرف توجہ فرمائی اور مجھے ذکر کی تلقین کی اور نفی اثبات کا ذکر خفی کے طریقہ سے مجھے عطا کیا اور جب میں واقعہ میں جس کا حکم دیا گیا تھا کام کرنے لگا تو عزیمت پر اعلانیہ میں نے عمل نہیں کیا تو

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ پر ایمان لاؤ۔ (سورۃ النساء: ۱۳۶)

اس آیت کریمہ میں اشارہ ہے اس طرف کہ ہر لمحہ اپنے وجود طبعی کی نفی کرنی چاہئے اور معبود حقیقی کا اثبات کرنا چاہئے۔

شیخ جنید قدس سرہ می فرمودند کہ شصت سال است کہ ایمان آوردہ ام و در ایمان تازہ کردہ ام و می فرمودند کہ نفی وجود نزدیک ماہ اقرب طرقست لیکن جز تبرک اختیار و دید قصور اعمال حاصل نمی شود و می فرمودند کہ تعلق بماسوی روندہ این راہ حجاب بزرگ است

ترجمہ: شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ساٹھ سال گزر گئے کہ میں ایمان لاتا ہوں اور ایمان کو تازہ کرتا ہوں اور آپ فرماتے ہیں کہ وجود کی نفی میرے نزدیک بہت قریبی طریقہ ہے لیکن یہ اختیار کو چھوڑنے اور اپنے اعمال میں کوتاہی دیکھنے کے سوا حاصل نہیں ہوسکتا اور یہ بھی آپ کا فرمان ہے کہ راہ سلوک پر چلنے والے کیلئے ماسواللہ سے تعلق حجاب ہے۔

فرد:

تعلق حجاب است بے حاصلی		چو پیوندھا بگسلی و اصلی

ترجمہ: بے جالوگوں سے میل جول حجاب ہے، جس طرح گھسے ہوئے دھاگہ سے خالص کپڑے کو پیوند لگے

اھلِ حقیقت ایمان را چنین تعریف کردہ اند کہ اَلْاِیْمَانُ عَقْدُ الْقَلْبِ بِنَفْیِ جَمِیْعِ مَاتَوَلَّھَتِ الْقُلُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الْمَنَافِعِ وَالْمَضَارِ سِوَی اللہ تعالٰی و می فرمودند کہ طریقہ ما صحبت است و در خلوت شہرتست و در شہرت آفت است و خیریت در جمعیت است و جمعیت در صحبت شرط نفی بودن دریکدگر۔

اور اہل حقیقت ایمان کی یہ تعریف بیان کرتے ہیں ایمان یہ ہے کہ جن چیزوں کی بھی دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے وہ فائدہ مند چیزیں ہوں یا نقصان دہ جو بھی ہے ماسوا اللہ تعالیٰ ہے دل کے ساتھ ان سب کی نفی وانکار کا معاہدہ کرنا۔ آپ فرماتے ہیں ہمارا طریقہ صحبت میں ہے اور خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت ہے اور جمعیت میں خیر ہے اور جمعیت کی شرط صحبت میں ایک دوسرے سے تعلق کی نفی ہے۔

و آنچہ آن بزرگ فرمودہ است کہ تَعَالِ نُؤْمِنْ سَاعَۃً اشارت بآنست کہ اگر جمعی از طالبان این راہ کہ بایکدیگر صحبت دارند دران خیر و برکت بسیار است امید است کہ مداومت و ملازمت بر آن منتھی بہ ایمان حقیقی شود۔

ترجمہ: اور وہ جو ایک بزرگ شخصیت (حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) کا یہ فرمان ہے: آؤ ایک لمحہ کے لئے ایمان لے آئیں۔ وہ اسی طرف اشارہ ہے اور اگر راہ سلوک پر گامزن سالکین ایک دوسرے سے تعلق رکھ کر یہ جمعیت پیدا کریں تو اس میں بہت خیر و برکت ہے اور اس میں یہ امید کی جاتی ہے کہ اگر اس طریقہ پر مداومت اور تسلسل رکھا جائے تو ایمان حقیقی نصیب ہوجائے گا۔

کسی نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کی درویشی موروثی ہے یا کسبی ہے تو آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے جذبات میں سے ایک جذبہ ہے جو سارے جہانوں کے عمل کے برابر ہے یہ سعادت مجھے عطا کی گئی۔

و از ایشان پرسیدند که طریقه شما ذکر جهریه و خلوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد گفتند که بنائ طریقه شما بر چیست فرمودند که خلوت در انجمن بظاهر باخلق و باطن باحق سبحانه و تعالیٰ

فرد:

از درون شو آشنا و از برون بیگانه باش		این چنین زیبا صفت کم میبود اندر جهان

ترجمہ: اندر سے تو آشنا ہو اور باہر سے بے گانہ، ان صفات سے مزین کم لوگ ہوتے ہیں جہاں میں۔

آنچه حق سبحانه و تعالیٰ می فرماید که رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ اشارت باین مقام است۔

اور آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کا طریقہ ذکر جہر خلوت اور سماع کا ہے تو آپ نے فرمایا یہ نہیں ہے پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کے طریقہ کی بناء کس چیز پر ہے تو آپ نے فرمایا خلوت در انجمن یعنی ظاہر میں انسان مخلوق کے ساتھ ہو اور باطن میں اللہ سبحانہ کے ساتھ ہو۔

وہ جو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: کچھ لوگ ایسے ہیں تجارت اور خرید وفروخت انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ (سورۃ النور: ۳۷)

وہ اشارہ اسی مقام کی طرف ہے۔

گویند که حضرت خواجه را هرگز غلام و کنیزک نبوده است ایشان را از این سخن سوال کردند فرمودند که بندگی باخواجگی راست نمی آید کسی از ایشان پرسید که سلسله حضرت شما بکجا میرسد گفتند که از سلسله کسی بجائے نمی رسد۔

ترجمہ: حضرت خواجہ کا کوئی غلام اور کنیز نہ تھی کسی نے اس بارے میں آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ بندگی خواجگی کے ساتھ صحیح نہیں رہتی کسی نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کا سلسلہ کہاں تک پہنچا ہے تو آپ نے فرمایا کسی کا بھی سلسلہ انتہاء تک نہیں پہنچ سکتا۔

و می فرمودند که نفسهائے خود را تهمت بنهید که هر که بعنایت حق سبحانه و تعالیٰ نفس خود را ببدی شناخته باشد و مکر و کید او را دانسته نزد او این عمل سهل است از روندگان این راه بسیار بودند که گناه دیگری را بر خود نهاده اند و بار آن کشیده و می فرمودند که قوله تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ اشارت بآن است که در هر طرفة العین نفی این وجود طبیعی می باید کرد و اثبات معبود حقیقی می باید نمود۔

ترجمہ: اور فرمایا اپنے نفس کو تہمت میں رکھو کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عنایت کے مطابق اپنے نفس کو برائی کے ساتھ پہچانتا ہے اور اس کے مکر و فریب کو جانتا ہے اس کیلئے یہ عمل آسان ہے اس راستے پر چلنے والے بہت سارے لوگ ہیں کہ انہوں نے دوسروں کے گناہوں کو اپنے سر لیا اور ان کا بوجھ اٹھایا آپ نے

و می فرمودند که طریقۂ ما عروہ وثقی است و چنگ در ذیل متابعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زدنست و اقتدا باآثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کردانست و درین طریقہ باندک عمل فتوح بسیار است اما رعایت متابعت سنت کاری بزرگ است و ہر کہ از این طریقۂ ما روئ بگرداند خطر دین دارد و می فرمودند کہ طالب می باید کہ در زمانی بادوستے از دوستان حق صحبت می دارد و واقف حال، خود می باشد و زمان صحبت را بازمان گذشتہ موازنت کند اگر تفاوت یابد بحکم اِذَا اَصَبْتَ فَالْزِمْ صحبت آن عزیز را غنیمت داند ونیز می فرمودہ اند لَآ اِلٰہَ نفی آلھہ طبعیت است اِلَّا اللہ اثبات معبود بحق است جل جلالہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ خود را درمقام فَاتَّبِعُوْنِیْ در آوردن،است مقصود از ذکر آنست کہ بحقیقت کلمۂ توحید برسدو حقیقت کلمہ آنست کہ از گفتن کلمہ ما سوی اللہ بکلی نفی شود بسیار گفتن شرط نیست۔

ترجمہ: اور آپ فرماتے ہیں کہ میرا طریقہ عروۃ الوثقیٰ ہے اور اس میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کے دامن سے وابستگی اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریقہ پر چلنا ہے اس طریقہ میں تھوڑا سا عمل بھی بہت برکات دیتا ہے اور ہر معاملہ کو سنت کے مطابق لانا بہت بڑے لوگوں کا کام ہے اور جو بھی اس طریقہ پر گامزن ہوگا دین اسے حاصل ہوجائے گا اور آپ کا یہ بھی فرمان ہے طالب راہ سلوک کو چاہئے کہ کچھ عرصہ اللہ تعالیٰ کے کسی دوست کے ساتھ صحبت اختیار کرے تا کہ اسے اپنی معرفت حاصل ہوجائے اور اس صحبت کے زمانہ کے ساتھ اپنے گذشتہ زمانہ کا موازنہ کرے اور اگر اس میں کوئی فرق محسوس کرو تو پھر اس صحبت کو لازم پکڑو یعنی اس اللہ تعالیٰ کے دوست سے جدائی نہ کرنا آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ لا الہ سے طبعیتی خدا کی نفی ہے الا اللہ سے معبود حق جل جلالہ کا ثبوت ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کہہ کر اپنے آپ کو فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ پس میری اتباع کرو۔ کے مقام پر فائز کرنا ہے اور کلمہ طیبہ کے ذکر سے مقصد حقیقت کلمہ توحید ہے اور حقیقت کلمہ توحید یہ ہے کہ کلمہ توحید پڑھنے سے تمام ماسوا اللہ کی نفی ہوجائے اس ذکر کا زیادہ کرنا شرط نہیں۔

و می فرمودہ اند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و مامی گوئیم کہ چون روئ ناخن است ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست و می فرمودہ اند کہ بسر توحید میتوان رسید اما بسر معرفت رسیدن دشوار است وقتیکہ خواجہ بسفر مبارک حج می رفتند یکے از بزرگ زادگان خراسان را تعلیم ذکر کردہ بودند در وقت مراجعت بایشان گفتند کہ فلان کس بتکرار سبق ذکرے کہ تعلیم گرفتہ بود کم مشغولی کرد فرمودند باکے نیست پس ازوے پرسیدند کہ مارا ہیچ خواب دیدی گفت آری فرمودند کہ این بس است از این سخن معلوم می شود کہ ہر کرا اندک رابطہ باین عزیزان باشد امید کہ آخر الامر ملحق بایشان گردد و آن سبب نجات و رفع درجات وی شود۔

ترجمہ: آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ کا فرمان ہے کہ صوفیاء کے گروہ کے سامنے زمین ایک دسترخوان کی حیثیت رکھتی ہے میں کہتا ہوں ایک ناخن کی طرح ہے ان کی نظروں سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں آپ فرماتے ہیں کہ سر توحید تک پہنچنا آسان ہے اور سر معرفت تک پہنچنا مشکل ہے ایک دفعہ خواجہ بہاؤالدین علیہ الرحمۃ حج پر جانے لگے تو خراسان کے بزرگ زادوں میں سے ایک کو ذکر کی تعلیم دی آپ جب واپس آئے تو آپ سے کہا گیا کہ فلاں صاحبزادے نے جو ذکر کی تعلیم حاصل کی تھی اس سبق کے تکرار میں کم مشغول رہے ہیں آپ نے فرمایا کوئی ڈر نہیں پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ میرے متعلق کونسا خواب

دیکھا ہےتو اس نے جواب دیا کہ آپ کو آئے ہوئے دیکھا ہےتو آپ نے فرمایا یہی کافی ہے اس بات سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے بزرگوں سے تھوڑا سا بھی رابطہ رکھتا ہے امید ہے کہ آخرکار وہ اس سے مل جائے گا اور یہ اس کی نجات اور بلندی درجات کا سبب بنے گا۔

شخصی در حضرت ایشان گفت که فلان کس رنجور است توجه خاطر شریف دریوزه می دارد فرمودند اول باز گشت دل خسته می باید و آنگاه توجه خاطر شکسته از خدمت ایشان طلب کرامت کردند فرمودند که کرامت ما ظاهر است باوجود چندین بار گناه بر روئ زمین می توانم رفت۔

توجمه: کسی نے آپ کے پاس کہا کہ فلاں شخص رنجیدہ اور پریشان حال ہے آپ نے فرمایا بازگشت کی ابتداء میں دل خستہ ہونا چاہئے اس وقت شکستہ دل کو اس حالت سے کرامت کی طلب ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میری کرامت یہی کافی ہے کہ اتنے گناہوں کے بوجھ کے باوجود زمین پر چل پھر رہا ہوں۔

و می فرموده اند که شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره را پرسیدند که در پیش جنازه شما کدام آیت بخوانیم فرمودند که آیت خواندن کاربزرگ است این بیت خوانید۔

توجمه: آپ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ سرہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے جنازہ سامنے کون سی آیت کی تلاوت کی جائے تو انہوں نے فرمایا آیات کی تلاوت ایک بڑا کام ہے صرف یہ شعر پڑھنا۔

دوست رسد نزد دوست یار بنزدیک یار		چیست از این خوبتر در همه آفاق کار

توجمه: جہاں میں اس بہتر کیا مقصد ہے، دوست دوست سے ملے اور یار یار کے پاس آئے

باز پس حضرت ایشان فرمودند در پیش جنازه ما این بیت خوانید

اس کے بعد حضرت نے فرمایا میرے جنازہ کے سامنے یہ شعر پڑھنا۔

فرد:

شیئًا لله از جمال روئے تو		مفلسانیم آمده درکوئے تو

توجمه: ایک مفلس تیری گلی میں آیا ہے، اللہ کے لئے تھوڑا سا اپنے جمال کا دیدار عطا کرنا۔

حاشیہ: اس سے ملحق حضرت شہنشاہ نقشبند علیہ الرحمۃ کا یہ شعر بھی ہے۔

آفرین بر دست وبر بازوئے تو		دست بکشا همی جانبِ زنبیل ما

توجمه: میری زنبیل کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاؤ، آفرین ہے تیرے جیسے بازوں اور ہاتھوں پر۔

از خدمتِ مولانا جلال الدین خالدی رحمة الله علیه پرسیدند که نسبت سلوک و طریق خواجه بهاؤالدین ازمتأخران مشایخ رحمهم الله تعالی بطریقه که مناسبت دارد فرمودند که سخن از متقدمان گوئیده و بیست سال زیادت است که تا این قسم ظهور آثار ولایت که بر خدمت خواجه بهاؤالدین بعنایت الٰهی ظاهر شده است بر هیچکس از مشایخ طریقت از متأخران نشده است خدمت۔

حضرت مولانا جلال الدین خالدی ﷫ سے پوچھا گیا کہ خواجہ بہاؤالدین ﷫ اور متاخرین کے طریقہ سلوک میں کیا مناسبت ہے آپ فرماتے ہیں کہ متقدمین کے متعلق گفتگو میں ایک لمبا عرصہ چاہئے لیکن جس قسم کے آثار ولایت کا ظہور اللہ تعالیٰ کی عنایت سے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند ﷫ پر ہوا آج تک متاخرین میں سے کسی پر نہیں ہوا۔

مولوی جامی می فرماید که شیخ قطب الدین نام پیرے از اصحاب خواجه در زمان شریف تشریف آورده بود وے گفت که من خورد سال بودم حضرت خواجه مرا فرمودند که بفلان کبوتر خانه رو و بچه چند کبوتر بیار چون کبوتر بچگان می آوردم مرا خاطر بآن میل کرد که یک کبوتر بچه زنده نگاه داشتم و بحضور خواجه نیاوردم چون کبوتر بچگان را پختند و بر حاضران قسمت کردند مرا ندادند و گفتند که فلان کس نصیب خود را زنده گرفته است و همت ایشان تمامی مصروف در ترویج شریعت و تخریب بدعت و عمل بعزیمت بود توجه مبارک بامور معاش بقدر ضرورت و مهتم داشتن عمل و نیت چنانکه این رباعی ایشان مشعر بر آن است۔

حضرت علامہ جامی ﷫ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ جن کا نام شیخ قطب الدین تھا جو خواجہ صاحب ﷫ کے مریدوں سے تھے ایک دن تشریف لائے اور بتایا کہ میں چھوٹا تھا مجھے ایک دن حضرت خواجہ بہاؤالدین ﷫ نے فرمایا کہ فلاں کبوتروں کی دوکان پر جاؤ اور کبوتر خرید کے لاؤ میں گیا اور کبوتر خرید کر لایا ان میں سے ایک بچہ مجھے پسند آیا میں نے کبوتر کے بچے کو زندہ رکھ لیا اور حضرت خواجہ ﷫ کی خدمت میں اسے پیش نہ کیا باقیوں کو زندہ ذبح کر کے پکایا گیا اور جو مہمان موجود تھے ان میں تقسیم کر دیا گیا اور مجھے نہ دیا گیا اور فرمایا کہ فلاں شخص نے اپنے حصے کا زندہ کبوتر لے لیا ہے آپ کی ساری زندگی شریعت کی ترویج کی اشاعت میں محصور ہے اور بدعت کے قلع قمع میں بسر ہوتی ہے اور آپ کا عمل زندگی میں امور عزیمت پر رہا اور معاش پر توجہ بقدر ضرورت تھی آپ کا عمل میں اہتمام اور نیت کا خلوص اس رباعی سے ظاہر ہے۔

رباعی:

گر طاعت خود نقش کنم بر نانے		و آن نان بنهم پیش سگے نادانے

ترجمہ: اگر میں اپنی عبادت کے متعلق ایک روٹی پر لکھ دو، اور وہ ایک نادان کتے کے سامنے رکھوں

و آن سگ سالِ گرسنه در کهدانی		از ننگ بر آن نان ننهد دندانے

ترجمہ: وہ کتہ جو کئی سال سے بھوک کا شکار ہے، وہ بھوک کی تکلیف کے باوجود روٹی کی منہ نہ لگائے گا

وقوتِ نسبت و کشش و کوشش و اتباع سنت و اجتناب بدعت بنوعیکه مافوق آن متصور نباشد حضرت خواجه بیرنگ قدس سره در مثنوی مبارک خود در مدح ایشان می فرماید۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند ﷫ کی نسبت کشش اور جدوجہد اتباع سنت اور بدعت سے دوری اس درجہ کی کہ اس سے بالاتر تصور انسان میں ناممکن ہے اس کے متعلق حضرت خواجہ بیرنگ ﷫ اپنی ایک مثنوی میں یوں بیان کرتے ہیں

مثنوی:

ابو الوقت دو عالم قطب ارشاد		بهاؤ الدین که شد دین از وے آباد

ترجمہ: بوالوقت (سارے لوگوں کے امام) دونوں عالم میں مرتبہ قطب ارشاد پر فائز ہیں، وہ بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ ہیں جن سے دین آباد ہوا

ز سنت در جنید افگند آشوب	بجذبه بایزیدش آستان روب

ترجمہ: سنت کی اتباع کو دیکھ کر حضرت جنید علیہ الرحمۃ بھی نگاہ رشک سے نہیں دیکھتے، اور جذبہ سلوک کو دیکھ کر بایزید علیہ الرحمۃ ان کے آستاں پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

پئے تسکین مشتاقانِ دیدار	جمال مصطفی را آئینه روب

ترجمہ: آپ کا دیدار چاہنے والوں کے لئے تسکین کا باعث ہے، جس میں جمال مصطفی ﷺ کا عکس نظر آتا ہے۔

دران آئینه می بیند محقق	سواد مَن رَانِیْ قَدْ رَاَی الْحَق

ترجمہ: اس آئینہ میں محقق دیکھتا ہے، عکس (فرمان رسول ﷺ) جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

فنا فی الله خواجه بس بلند است	بکن تاویل خواجه نقشبند است

ترجمہ: فنا فی اللہ کے مقام پر خواجہ علیہ الرحمۃ بہت بلندی کے حامل ہیں، جس کی تاویل خواجہ نقشبند کے نام سے ہوئی۔

خلیفه بود حق را در زمانه	نمودش بر زخی و ان درمیانه

ترجمہ: اپنے زمانہ میں آپ خلیفہ حق تھے، جن کی مثال برزخ میں تھی لیکن آپ ہمارے درمیان ہیں۔

از اتباعِ سنت ہیچ امری نامرعی نمی گذاشتند و آنچہ از اعمال مصطفوی می یافتند مبادرت می نمودند۔

ترجمہ: اتباع سنت رسول ﷺ میں آپ کوئی ناشائستہ بات کو گوارا نہ کرتے اور جو بھی عمل مصطفی ﷺ ہوتا اس پر جلد عمل کرتے۔

حتی کہ روزے مسموع ایشان شد کہ جناب رسالت مآب با جماعت اصحاب خود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نان می پختند و ہر یکی نان خود بر تنوری می بست بدست خود آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم نان مبارک خود بدست مقدس بہ تنورے بست نان تمامی جماعت یاران پختہ شد رضی اللہ عنہم و نان مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خام ماند چہ بمس مقدس او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتش اثر نداشت خدمت حضرت خواجہ اتباعاً لسنتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحاب خود بہمین روش نانہا پختند نان ہا ہمہ یاران پختہ شدند و نان حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناپختہ ماند رہے مرتبہ اتباع کہ تا کجا یک جہتی می آرد۔

ترجمہ: ایک دن آپ نے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کی جماعت کے ساتھ روٹی لگائی سب صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی روٹیاں پک گئیں لیکن آپ ﷺ کی روٹی نہ پکی کیونکہ جسے سرکار اقدس ﷺ نے چھولیا ہو اسے آگ نہیں جلاتی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمۃ نے اتباع سنت رسول اللہ ﷺ کی خاطر اپنے مریدین کے ساتھ ایک دن روٹی پکائی سب مریدین کی روٹیاں پک گئیں آپ کی روٹی نہ پکی یہ سنت رسول اللہ ﷺ کی محبت کا نتیجہ ہے کہ سنت دونوں طرف سے ثابت ہو رہی ہے (روٹی لگانے میں اور روٹی کے نہ پکنے میں)۔

خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ می فرمائیند کہ تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب را فر است و این مقدمہ دلالت بر انتہائے کمالیت متابعت ایشان می نماید مر آن سرور را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دستگیری بیکسان پیشہ عام ایشان و مشکل کشائی در

ماندگان خاصۂ آن آستان عالی شان در این معنی خواجہ اعظم کشمیری قصیدہ در شجرات الخلد بنظم کشیدہ چند فردے ایراد می رود۔

مخدوم حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تابع کامل جو ہوتا ہے اسے اپنے متبوع کے تمام کمالات نصیب ہوتے ہیں اور یہ واقعہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمۃ کی کمال اتباع کا آئینہ دار ہے بیکسوں کی دستگیری رسول اللہ ﷺ کا عموم ہے اور کمزور لوگوں کی مدد اور مشکل کشائی اس آستانہ کا خاصہ ہے اس عمل کی متابعت میں خواجہ اعظم کشمیری نے ایک قصیدہ شجرات الخلد میں بیان کیا ہے اس میں سے کچھ شعر ذکر کئے جاتے ہیں

مثنوی:

رقم زد سیدی از اہلِ عرفان		زحالِ سالکے موفور ایقان

ترجمہ: اہل عرفان میں سے ایک سردار کے متعلق لکھا جاتا ہے، سالک کا حال یقین کو محکم کرنے کے لئے۔

کہ نامِ پاک او خواجہ ضیا بود		دلش روشن ز اسرارِ خدا بود

ترجمہ: کہ نام ان کا خواجہ ضیاء تھا، اس کا دل اسرار خدا سے روشن تھا۔

کہ یکشب بود سرِ گرمِ شکر خواب		بدشتِ محشرش بردند بی تاب

ترجمہ: ایک رات وہ میٹھی نیند سو رہا تھا، اس نے خواب دیکھا کہ اسے میدان حشر میں لے گئے۔

چو دید آشوب صحرائے قیامت		ہمہ محشر بغوغائے ندامت

ترجمہ: جب وہاں محشر کی پریشانی کو دیکھا، سارے حشر والے ندامت سے آہ وزاری کر رہے ہیں۔

روان جمعی سوی فردوس اعلی		بدوزخ خلق دیگر بے سروپا

ترجمہ: ایک جماعت جنت اعلیٰ کی طرف گامزن ہے، ایک مخلوق دوزخ کی طرف مجبوراً جا رہی ہے۔

ہمہ کفار را سوئے جہنم		ہمی بردند باصد محنت و غم

ترجمہ: سارے کافر جہنم میں جا رہے ہیں، سب پریشان اور غم کی حالت میں لے جائے جا رہے ہیں

در آن اشوب یک ہندو نژادے		زکار دین و دولت نامرادے

ترجمہ: اس پریشانی کی حالت میں ایک ہندو کا بیٹا، وہ جو ہندو کار دین اور دولت ایمان سے نامراد تھا۔

زرفتن جانبِ دوزخ ابا کرد		پیٔ تخلیص خود بس ماجرا کرد

ترجمہ: اس نے دوزخ میں جانے سے انکار کر دیا، اس نے اپنے آپ کو چھڑانے میں آہ وزاری کی۔

گرہ نکشود از کارش وسائل		شدہ کفرش ز راد الخلد حائل

ترجمہ: کسی وسیلہ نے اس کے معاملہ کی گرہ نہ کھولی، اس کا کفر اس کے راستہ میں حائل ہو گیا۔

درآنحالت ز جوش آمد بفریاد		بگفتا با تنِ زار و دلِ داد

ترجمہ: اس حالت میں جوش سے اس نے فریاد کی، اس نے انصاف چاہنے والے دل اور پریشان جسم سے عرض کی۔

بدنیا گر غمے رنجے مرا بود		کفیلم خواجۂ مشکل کشا بود

ترجمہ: اگر دنیا میں مجھے کوئی رنج اور غم ہوتا، تو میرے کفیل خواجہ مشکل کشا ہوتے۔

نیازِ خواجه می دادم همیشه		رسیدے او بفریادم همیشه

ترجمہ: میں ہمیشہ خواجہ کے نام کی نیاز دیتا تھا، وہ ہمیشہ میری فریادرسی کرتے تھے۔

قبولم بود دینِ او بتحقیق		زبس حاجت روائیهائ تدقیق

ترجمہ: میں نے یقیناً ان کے دل کو قبول کر لیا تھا، بہت سی پریشانیوں میں میری حاجت روائی ہوئی۔

مرا نازش در این محشر همین است		پناهِ من بهائ ملک و دین است

ترجمہ: مجھے اس میدان محشر میں انہیں پر ناز ہے، میری پناہ گاہ بہاؤالملک والدین ہیں۔

ندا آمد ز درگاهے الٰهی		که شد هر چند عمرش در تباهی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے آواز آئی، اگرچہ اس کی عمر تباہی میں گزری۔

شو از خاصانِ من نامِ بزرگے		براهِ نقشبندی بس سترگے

ترجمہ: جب میرے خاص لوگوں میں سے ایک بزرگ کا نام لیا ہے، نقشبندیت کی راہ میں بہت نام لیا ہے۔

شفیع آورد دادیش رهائی		تعجب نیست از شان الٰهی

ترجمہ: وہ شفیع لایا ہے اسے رہائی دی گئی، شان پروردگار پر یہ کوئی تعجب نہیں۔

از این حالت بسی از اهل محشر		نمودند از تاسف دست بر سر

ترجمہ: اس کو دیکھ کر بہت سارے اہل محشر، نے افسوس کے ہاتھ سر پر رکھے۔

که ای کاش اندر آن دنیائ مردود		زما هر یک غلامِ خواجه می بود

ترجمہ: کاش کہ اس مردود دنیا میں، ہم میں سے ہر کوئی خواجہ کا غلام ہوتا۔

بلے این نقش در دل خوش نشست ست		که او مشکل کشائی کار بسته است

ترجمہ: یقیناً یہ نشان دل میں بیٹھ گیا، وہ الجھے ہوئے کاموں کے مشکل کشا ہیں۔

خدمت ایشان عنایت میکردند که مسلمانی و انقیاد احکام و رعایت عمل بعزیمت و دور بودن از رخصتهائے بقدر ضرورت همه نورها و صفاها و رحمت است و واسطه وصول بدرجات ولایت است بمنازل و مقامات اولیاء اللہ از پرورش این صفتها میرسند و این همه دور افتادگی هائے از آن است که خود را دور میدارند و اختیار بر خود زیاده می کنند و گرنه قصور در فیض الٰهی جل شانه نیست۔

ترجمہ: آپ فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد احکام کو بجالانا اور عمل عزیمت کو تھامنا اور بقدر ضرورت رخصت سے دور رہنا یہ سارا کا سارا نور اور صفاء قلب ہے اور رحمت خداوند ہے اور درجات ولایت تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اولیاء اللہ منازل اور مقامات تک اس کے ذریعہ پہنچے ہیں اور دوسرے لوگ اپنے

آپ کو اس عمل سے دور رکھتے ہیں اور اپنے اختیار کو زیادہ استعمال کرتے ہیں ورنہ فیضِ الٰہی جل شانہ کی کوئی کمی نہیں۔

از سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ذکر کردند کہ ایشان تمثیل می نمودند کہ تانم تعلقات دور نشود کوزہ وجود شائستہ آن نگردد کہ او را در خمدان تصرف درآوردند و باز چون کوزھا را در خمدان درآوردند بعضے ازان درست می آید و بعضی دران خمدان شکستہ این،نسبت ظہور ارادت ازلی است و باین ہمہ آنرا کہ شکستہ بیرون آمدہ است فی الجملہ امید است کہ دیگر بارہ او را آرد سازند و باکلی،دیگر یار کنند و بار و دیگر باخمدان پزند تاباشد کہ این بار درست بیرون آید و فرمودہ اند کہ حضرت سید امیر در آخر حیات سہ،شبانروزی بقبلہ متوجہ بودند و باکسی سخن نمی گفتند بعد ازان بسخن آمدند و شکر گفتند و فرمودند کہ مقصود از این توجہ آن بود کہ شناختہ شود کہ این در را بقبول باز کنند یا برد الحمدللہ بقبول کشودند۔

ترجمہ: حضرت سید امیر کلاں رحمۃ اللہ علیہ اس کی ایک مثال یوں بیان کرتے ہیں تا کہ دنیاوی معاملات سے دور نہ ہو کہ پیالہ کو ایک اچھی شکل دینے کے لئے اس کی مٹی کو گوندھنے کے بعد چاک میں کمہار لاتا ہے اور اسے چکر دے کر ایک خوبصورت پیالہ بنا دیتا ہے کمہار کے چاک میں سے کچھ صحیح وسالم نکلتے ہیں اور کچھ ٹوٹے ہوئے یہ ارادت نسبت ازلی کا ظہور ہے اور ٹوٹے ہوئے کو پھر دوبارہ چاک میں لا کر درست کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت امیر کلاں رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری تین دنوں میں قبلہ رو ہو کر بیٹھے رہے اور کسی سے کوئی بات نہ کی تین دنوں کے بعد بات کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ اس توجہ کا مطلب یہ تھا کہ پتہ چلے کہ اس دنیا سے مقبول جاتا ہوں یا رد کیا جاتا ہوں۔ الحمد للہ قبولیت کے ساتھ جاؤں گا۔

وفات حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ روز دو شنبہ سیوم ماہِ ربیع الاول سنہ احدے و تسعین و سبع مأتہ بودہ است قدس اللہ تعالیٰ روحہ وافاض علینا فتوحہ آمین مُدت عمر شریف مبارک ایشان ہفتاد و دوسال در ماہ تاریخ ایشان حضرت خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ می فرماید

ترجمہ: حضرت خواجہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۷۹۱ ہجری بروز ہفتہ تین ربیع الاول کو ہوا قدس اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ آمین۔ آپ کی عمر مبارک بہتر ۷۲ سال تھی آپ کے مادہ تاریخ میں حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قطعہ لکھا ہے۔

قطعہ:

بہاو الحق والدین طاب مثواہ	امامِ ملت و شیخ جماعت

ترجمہ: بہاؤالحق والدین اللہ تعالیٰ ان کے ٹھکانے کو پاک کرلے، وہ امام ملت اور جماعت کے شیخ ہیں۔

چو میرفت از جہان این بیت میخواند	بر اہلِ فضل و اربابِ بلاغت

ترجمہ: جب جہاں سے آپ رخصت ہوئے تو یہ شعر پڑھ رہے تھے، فضیلت اور علم والے موجود تھے۔

بطاعت قرب ایزد و میتوان یافت	قدم در نہ کرت ہست استطاعت

ترجمہ: طاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، قدم اٹھانا استطاعت سے ہوتا ہے۔

بدین دستور تاریخ وفاتش	برون آزراز حروفِ قرب طاعت

ترجمہ: اس دستور کے ساتھ آپ کی تاریخ وفات، حروف ''قرب طاعت'' کے حروف سے نکل سکتی ہے

و نیز خدمت حضرت مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ فرمودہ و فرد مادۂ تاریخ اینست

حضرت علامہ جامی علیہ الرحمۃ نے بھی آپ کی مدحت میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں مادہ تاریخ وصال یہ حروف بتائے ہیں۔

فرد:

منزل و ماوائ او چون بود قصرِ عارفان		قصر عرفان زان سبب آمد حسابِ رحلتش

ترجمہ: آپ کا ٹھکانہ اور منزل جب قصر عارفان ہے، اس وجہ سے قصر عارفان آپ کی رحلت کا حساب بتاتا ہے

و اصحاب با کمال ایشان بسیار اند اما خلافائ کاملین ایشان همین چهار اند اول و اقدم ایشان خدمت غواص بحار انوار خواجه علاؤالدین عطار عطر الله تعالی تربته و دوم خدمت امام اولیاء و اتقیا خواجهٔ محمد پارسا سوم حضرت قطب ربانی خواجه علاؤالدین غجدوانی چهارم مقتدائ حضرات نقشبندی خدمت مولانا یعقوب چرخی رضی الله عنهم اجمعین در این عدد چهار خلیفه نیز متابعت سنت آمد و اولاد مبارک ایشان نیز از دختر ماند و این نیز سنت نبوی نصیب روزگار ایشان شد۔

ترجمہ: آپ کے مریدوں میں باکمال لوگ بے حساب ہیں لیکن آپ کے خلفائے خاص چار ہیں سب سے پہلے اور مقدم جنہوں نے انوار و تجلیات کے سمندر میں آپ کی صحبت سے غوطہ لگایا وہ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار اللہ تعالیٰ ان کے مزار کو معطر کرے، دوسرے امام الاولیاء والاتقیاء حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ ہیں اور تیسرے حضرت خواجہ قطب ربانی خواجہ علاؤالدین غجدوانی علیہ الرحمۃ اور چوتھے نقشبندیوں کے مقتداء حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ ہیں خلفاء کرام کی تعداد چار ہونے میں سنت کی اتباع کی گئی اور آپ کی اولاد مبارک صرف صاحبزادی کی طرف سے ہے اس میں بھی آپ کو اس دنیا میں سنت میسر آئی۔

تذکرہ عاشرہ از منتخب اول در ذکر حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

نام مبارک ایشان محمد بن المحمد البخاری است از کبار اصحاب و کمل خلفائی حضرت خواجه بهاؤالدین اند و خدمت حضرت خواجه در ایام حیات خود حواله تربیت بسیاری از طالبان بایشان میکردند و می فرمودند که علاؤالدین خیلی بار بر ماسبک کرده است لاجرم انوار ولایت و آثار آن علی الوجه الاتم الاکمل از ایشان بظهور پیوست و بیمن صحبت و حسن تربیت ایشان بسیاری از طالبان از پائیگاه بعد نقصان به پیشگاه قرب و کمال رسیده و مرتبه تکمیل و کمال یافته اند بعضی از کلمات قدسیه ایشان در قید کتابت می رود۔

دسواں ذکر: حضرت خواجہ علاؤالدین عطار علیہ الرحمۃ

آپ کا نام مبارک محمد ابن محمد البخاری ہے اور حضرت خواجہ بہاؤالدین علیہ الرحمۃ کے اصحاب علم و کمال والے خلفاء میں سے ہیں حضرت خواجہ بہاؤالدین علیہ الرحمۃ اپنی زندگی میں ہی بہت سارے طالبان حق کو آپ کی خدمت میں بھیج دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ علاؤالدین خیلی نے میرا بوجھ کم کر دیا ہے یقیناً ولایت کے انوار و آثار کامل اور تام طریقہ سے آپ سے ظاہر ہوئے اور آپ کی تربیت سے اور صحبت کی برکت سے بہت سارے طالبان حق آپ کے وسیلہ سے قرب الٰہی اور کمال کے درجات تک پہنچے اور مرتبہ تکمیل اور کمال عروج انہیں نصیب ہوا ہے آپ کے بعض ملفوظات مقدسہ کو لکھا جاتا ہے۔

منها سابقه عنایت ازلی الٰهی را می بائید دید و از امید واری بآن عنایت بے علت و طلب آن عنایت لحظه غافل نمی بائید بود و از استغناء خود را نگاه می باید داشت و اندک غضب حق را سبحانه بزرگ می بائید شمرد و ترسان و لرزان می باید بود از ظهور استغناءِ حقیقی تعالی شانه۔

ترجمه: ۱۔ پہلے ہونے والی عنائت الٰہی جل جلالہ کو نظر میں رکھنا چاہئے بغیر کسی علت اور درجہ طلب کے اس عنائت کا امیدوار رہنا چاہئے اور ایک لحہ بھی غافل نہیں ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی شان استغنا کو نظر میں رکھے اور اللہ تعالیٰ کے تھوڑے سے غضب کو بھی بہت بڑا جاننا چاہئے اور استغنائے حقیقی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اس سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

منها خاموشی از سه صفت باید که خالی نبود یا نگاه داشت خطرات یا مطالعه ذکر دل که گویا کشته باشد یا مشاهده احوال که بر دل بگذرد۔

ترجمه: ۲۔ خاموشی تین حالات سے خالی نہیں ہونی چاہئے خطرات میں نظر وفکر کے لئے یا ذکر قلبی کے مطالعہ کے لئے وہ کیفیت اس طرح ہو کہ قتل کر دیا گیا ہے یا جو احوال دل پر وارد ہوتے ہیں ان کے مشاہدہ کے لئے۔

منها خطرات مانع نبود احتراز ازان دشوار باشد اختیار طبعی که مدت بیست سال در نفی آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت اما قرار نیافت خطرات منع کردن کار قوی است و بعضے بر آنند که خطرات را اعتبارے نیست اما نبائد گذشت که متمکن گردد که تمکین آن شده در مجاری فیض پدید آید بنا بر آن دائم متفحص احوال باطن بائید و خود را به نفس زدن تهی کردن دل ظاهراً بامر مرشد در حضور یا در غیبت برای نفی خطرات است که تمکن یافته است در باطن و سبب آنست که هر معنی در لباس صورت بود هر وقت خود را به، نفس زدن از خطرات موانعی که تمکن یافته تهی می باید کردن۔

ترجمه: ۳۔ خطرات راہ سلوک کے منافی نہیں لیکن ان سے بچنا مشکل ہے میں اپنے طبعی اختیار سے بیس سال اس کی نفی کرتا رہا اچانک ایک وقت آیا کہ میں نسبت خطرہ سے آگے گزر گیا لیکن اس میں قرار نہیں آیا کیونکہ خطرات کو روکنا ایک بڑا کام ہے اور بعض صوفیاء کہتے ہیں کہ خطرات کا کوئی اعتبار نہیں لیکن انہیں ایسے نہ چھوڑے حتیٰ کہ ان پر قوت حاصل کر لے یہاں تک کہ ان کو روکتے ہوئے فیض الٰہی جل جلالہ کے بہاؤ میں آجائے اس بناء پر ہمیشہ احوال باطن کی تلاش میں رہے اور نفس کو ختم کرنے کی طرف متوجہ رہے دل کو مرشد کے حکم سے حضور اور غیبت میں ہر چیز سے خالی کر دینا خطرات کو روکنے کے لئے کافی ہے یہاں تک کہ باطن پر قدرت حاصل ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر معنی لباس صورت میں ہوتا ہے اور اپنے نفس کو قتل کرنے اور دل کو خطرات سے منع کرنے میں لگا رہے یہاں تک کہ نفس پر گرفت پکی ہو جائے اور دل ان خطرات سے خالی ہو جائے۔

منها در خود رفتن است و از خود رفتن و اصل در راه معتبر این است و علامت در خود رفتن از خود رفتن است غیبت از خود و حضور باحق و تعالی بقدر عشق است و نتیجهٔ محبت مفرط است حسن هر که بیشتر غیبت از خود و حضور با معشوق بیشتر و چون ملک و ملکوت بر طالب پوشیده شود و فراموش گردد فنا است و چون هستی سالک هم بر سالک پوشیده شود فناء فناء بود۔

ترجمه: ۴۔ ''در خود رفتن'' ہے اور ''از خود رفتن'' (یہ دونوں تصوف کی اصطلاح میں از خود رفتن اپنے آپ بیگانہ ہونا ہے اور در خود رفتن کا مطلب اللہ سبحانہ

وتعالیٰ کی بارگاہ میں بقدر عشق حاضر رہنا ہے) یہی اصل اس راہ میں معتبر ہے اور در خود رفتن کی از خود رفتن سے مناسبت یہ ہے کہ اپنے احوال سے سالک بیگانہ ہو جائے اور اپنے عشق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر نظر آئے اور اس کا اثر یوں نظر آتا ہے کہ محبت الٰہیہ جل جلالہ میں زیادتی نظر آتی ہے جیسا کہ جو شخص اپنے احوال کو پس پشت رکھ کر محبوب کے قرب میں جب حاضر ہوتا ہے تو معشوق کی محبت میں افراط نظر آتا ہے اور اس کے ہاں موجود ہوتے ہوئے ساری کائنات سے بیگانہ ہوتا ہے اس کو کوئی خبر نہیں رہتی سوائے محبوب کے ان احوال میں سے گزرتے ہوئے جب طالب پر ملک اور ملکوت پوشیدہ ہو جائیں اور ہر چیز کو وہ فراموش کر دے تو یہ فنا ہے اور جب سالک کی اپنی ہستی اپنے اوپر ہی پوشیدہ ہو جائے تو یہ مقام فناء الفناء ہے۔

ومنہا بعد از ہر نماز ے از پنج وقت نماز و بعد از مذاکرہ علم بیست بار کلمہ استغفار را گفتن ممد است در سعی و توجہ کہ ذکر کردہ شد۔

ترجمہ: ۵۔ پانچ فرض نمازوں سے ہر نماز سے فارغ ہونے کے بعد مذاکرہ علم کے بعد میں بیس ۲۰ مرتبہ کلمہ استغفار پڑھے یہ عمل توجہ اور ذکر میں مددگار ہوگا۔

منہا صیقل بر روئ آئینہ باید بدستہ آئینہ یا بر پہلو یا بر پشت فائدہ ندھد در این زمان بذکر خفیہ کہ مشغول اند بعد او میگوئیند بدل مقصود بسیار گفتن نیست در یک نفس سہ کرت گویند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ طرف راست آغاز کند و بر دل فرود آرد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ از جانب چپ بیرون آرد بی مجاہدہ نمیشود پیش از صبح و بعد از شام در خلوت و فراغت از خلوت شیخ عطار میگوئید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: ۶۔ آئینہ کے چہرے پر جو زنگ ہے اسے ہاتھ سے صاف کرنے سے فائدہ ہوتا ہے نہ کہ پہلو یا پشت سے وہ اس طرح کہ جب ذکر خفی میں مشغول ہو اس سے فراغت کے بعد دل سے ایک سانس میں تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے زیادہ کہنا مقصد نہیں اسے اپنے دائیں طرف سے نکالتا کرے اور دل پر لاکر محمد رسول اللہ کہے اور اپنے جسم کے بائیں طرف سے نکلتا ہوا محسوس کرے یہ عمل بغیر مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوگا اور یہ عمل صبح کی نماز سے پہلے اور عشاء کی نماز کے بعد خلوت میں اور خلوت سے فارغ ہونے کے بعد کرے حضرت شیخ عطار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فرد:

صد ہزاران قطرہ خون از دل چکید		تا نشانِ قطرۂ زان یافتم

ترجمہ: لاکھوں قطرے خون کے دل سے ٹپکائے، تو پھر میں ان سے ایک قطرہ کا نشان پایا

یا در یک نفس نہ کرت گوید یا ہجدہ اگر نتیجہ ندھد از سر گیرد۔

ترجمہ: یا اس عمل میں ذکر نفی اثبات کو ایک سانس میں نو ۹ مرتبہ کرے یا اٹھارہ ۱۸ مرتبہ کرے اگر اس کا اثر ظاہر نہ ہو تو دوبارہ کرے۔

منہا حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ می فرمودند طریقہ مراقبہ از طریقہ نفی و اثبات اعلی و اقرب است بجذبہ و از طریقہ مراقبہ بمرتبہ وزارت و تصرف در ملک و ملکوت میتوان رسید و اشراف بر خواطر و بنظر موہبت نظر کردن و باطن را منور گردانیدن از دوام مراقبہ است از مراقبہ ملکہ دوام جمعیت خاطر و دوام قبول دلہا حاصل است و این معنی را [illegible] قبول می نامند۔

ترجمہ: ۷۔ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں طریقہ مراقبہ جذبہ کے ساتھ نفی و اثبات کے طریقہ سے افضل و اعلیٰ ہے اور طریقہ مراقبہ سے ملک و ملکوت میں تصرف کرنے والے مرتبہ کو وزارت اور تصرف ملک و ملکوت تک پہنچا جا سکتا ہے مراقبہ پر دوام کرنے سے دل کے خیالات پر نظر کرنے اور دل پر ہونے والی واردات کو دیکھنے اور دل کو منور کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور مراقبہ پر مداومت سے جمعیت خاطر اور دل کی قبولیت کا دوام حاصل ہوتا ہے اور اس باطنی کیفیت کو صوفیاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) جمع و قبول کی اصطلاح سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت ایشان بعد از نماز خفتن شب چهار شنبه دوازدهم رجب سنه اثنین و ثمان مأیة بوده است و روضه مبارک ایشان در ویه شغانیان است نورنا اللہ تعالیٰ بانواره و شرفنا بزیارته و خدمت شیخ مولانا نظام الدین خاموش از خلفائ ایشانند۔

ترجمه: حضرت خواجه علاء الدین عطار علیہ الرحمۃ کی وفات عشاء کی نماز کے بعد بدھ کے دن ۱۲ رجب المرجب ۸۰۲ھ میں ہوئی اور آپ کا روضہ مبارک چغانیاں کے گاؤں میں ہے نورنا اللہ تعالیٰ بانوارہ وشرفنا بزیارتہ اور حضرت مخدوم شیخ مولانا نظام الدین خاموش علیہ الرحمۃ آپ کے خلفاء میں سے ہیں۔

تذکرہ احدیے عشر از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه محمد پارسا رحمة الله علیه

نام مبارک ایشان محمد بن محمود الحافظ البخاری است ایشان نیز از کبار خلفائ حضرت خواجه بزرگ اند قدس سره حضرت خواجه بزرگ در حق ایشان فرموده اند باحضور اصحاب خود بایشان خطاب کرده اند که حقے و امنتے که از خلفاء خاندان خواجگان قدس سرهم باین ضعیف رسیده است و آنچه در این راه کسب کرده است آن امانت را بشمامی سپریم چنانکه برادر دینی مولانا عارف بما سپرد و قبول می باید کرد و این امانت را بخلق حق سبحانه می باید رساند ایشان تواضع کردند و قبول نمودند۔

گیارھواں ذکر: حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ

آپ کا نام مبارک محمد بن محمود الحافظ البخاری علیہ الرحمۃ ہے آپ خواجہ بزرگ حضرت بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کے کبار خلفاء میں سے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ نے ایک دفعہ اپنے مریدین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا وہاں خواجہ پارسا علیہ الرحمۃ بھی موجود تھے کہ میں نے حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارہم کے خلفاء کے خاندان سے جو کچھ بھی حاصل کیا اور جو میں نے اس راہ پر چلتے ہوئے حاصل کیا وہ ساری امانت میں تمہیں (خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ) کو دیتا ہوں جیسا کہ میرے دینی بھائی مولانا عارف علیہ الرحمۃ نے میرے سپرد کی تھی اسے قبول کرو اور مخلوق خدا سبحانہ کو آگے پہنچاؤ آپ نے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے قبول کرلیا۔

و در مرض اخیر در غیبت ایشان در حضور اصحاب و احباب در حق ایشان فرمودند که مقصود از ظهور ما وجود او است و او را بهر دو طریق جذبه و سلوک تربیت کرده ام اگر مشغول میشود جهانی از و منور میشود و در محلِ دیگر صفت برخ بنظر موهبت او را کرامت کرده اند و قصه برخ رضی اللہ تعالیٰ عنه در کتاب قوت القلوب مذکور است۔

ترجمه: حضرت بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ اپنی مرض کے دنوں میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ کی غیر موجودگی میں دوسرے مریدین کی موجودگی میں فرماتے ہیں میرے وجود کے ظہور کا مقصد ان کا وجود تھا میں نے جذبہ اور سلوک دونوں طریقوں سے ان کی تربیت کی ہے اگر یہ اگلوں کی تربیت میں مشغول ہوئے تو ان سے خلق کثیر منور ہوگی اور ایک دوسرے مقام پر آپ نے خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ کے متعلق فرمایا کہ میں نے ان کو صفت بُرخ سے اپنی نظر کے ساتھ مزین کیا اور بُرخ کا واقعہ قوت القلوب میں مذکور ہے۔ (حضرت برخ رضی اللہ عنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ولی اللہ زرخرید غلام تھا)

و در محل دیگر او را بنظر موهبت نفسی بخشیده اند تا هر چه گوید آن شود و در محل دیگر فرموده اند هر چه او می گوید حق تعالیٰ آن کند بحکم حدیث صحیح اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ لَاَبَرَّهُ میگویم که بگو و نمیگوید۔

ترجمه: اور ایک دوسرے مقام پر آپ نے اپنی باطنی نظر سے موہبت نفسی آپ کو عطا کی اس کا فیضان یہ ہے جو وہ کہے گا ویسا ہی ہو جائے اور ایک

دوسرے مقام پر آپ نے فرمایا کہ آدمی جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ ویسا ہی کرتا ہے کیونکہ صحیح حدیث پاک میں آتا ہے کہ:

اِنَّ مِنۡ عِبَادِ اللّٰہِ مَنۡ لَوۡ اَقۡسَمَ عَلَی اللّٰہِ سُبۡحَانَہٗ لَاَبَرَّہٗ۔

ترجمہ: بے شک اللہ کے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھائیں اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔

(صحیح البخاری ،رقم:۲۷۰۳،صحیح مسلم ،رقم:۱۶۷۵،سنن ابن ماجہ ،رقم:۲۶۴۹،مسند احمد ،رقم:۱۲۳۰۱،ج،۱۹،ص،۳۱۲،رقم:۱۲۷۰۴،ج،۲۰،ص،۱۲۹،مسند البزار ،رقم:۶۵۶۷،السنن الکبری للنسائی ،رقم:۶۹۳۱،سنن النسائی ،رقم:۴۷۵۵،سنن ابی داوٗد ،رقم:۴۵۹۵،شرح معانی الآثار ،رقم:۶۸۲۶،ج،۴،ص،۱۷۱،صحیح ابن حبان ،رقم:۶۴۹۰،ج،۱۴،ص،۴۱۴،المعجم الکبیر للطبرانی،رقم:۷۶۸،مسند الشہاب القضاعی،رقم:۱۰۰۲،شرح السنۃ للبغوی،رقم:۲۵۲۹،السنن الصغیر للبیہقی،رقم:۲۹۶۰،مسند ابی یعلی الموصلی ،رقم:۳۳۹۶،السنن الکبری للبیہقی،رقم:۱۵۸۸۳)

و در محلی دیگر ایشان را تلقین ذکر خفیه فرمودند و ایشانرا اجازت دادند بعمل بموجب آنچه داند از دقائق و حقائق آداب طریقت و تعلیم آن الی غیر ذٰلک مِنَ التَّشۡرِیۡفَاتِ الَّتِیۡ لَاتَعُدُّ وَلَاتحصی سـ۸۲۲ـــہ اثنین و عشرین و ثمان مأیة به نیت طواف بیت اللہ الحرام و زیارۃ نبی علیه الصلوٰۃ والسلام از بخارا بیرون آمدند از راه نسف بصغانیان و ترمذ و بلخ و هرات بقصد زیارات مزارات متبرکه روان شدند همه جا سادات و مشائخ و علماء مقدم شریف ایشان را مغتنم شمردند و باعزاز و اکرام تمام تلقی نمودند خدمت مولوی جامی علیه الرحمة در نفحات اظهار می نمانند که چون از ولایت جام میگذشتند پدر ایشان باجمعی از نیاز مندان خدمت مولوی را که هنوز عمر شریف ایشان پنج سال تمام نشده بود بر دوش بر داشته بقصد زیارت بیرون شدند بخدمت ایشان رسیدیم یکی از نیاز مندان مرا بامر والد بر دوش گرفته پیش محفه محفوف ایشان داشت و ایشان التفات نمودند واکسیر نبات کرمانی عنایت فرمودند امروز ازان شصت سال گذشته است هنوز صفائ طلعت منور ایشان در چشم من است و لذت دیدار مبارک ایشان در دل من همانا که رابطه اخلاص و اعتقاد که این فقیر را نسبت بخاندان خواجگان قدس اللہ تعالیٰ اسرارهم واقع است ببرکت نظر ایشان بوده باشد و امید میدارم که بیمن همین رابطه در زمره محبان و مخلصان ایشان محشور شوم بمنه وجوده بر اصل سخن رویم می آمدند که چون به نیشاپور رسیدند بواسطه حرارت هوا و خوف راه درمیان اصحاب سخنی میگذشت فی الجمله فتورے بعزیمت هاراه یافت دیوان مولانا جلال الدین رومی قدس سره را بتفاول کشادند این ابیات بر آمد۔

اور ایک دوسرے مقام میں آپ نے ذکر خفی کی تلقین کرتے ہوئے آپ کو اجازت دی اس عمل کے مطابق جو دقائق اور حقائق کے اندازے سے اور آداب طریقت اور تعلیم سے مطابقت رکھتا ہے اس کے علاوہ اور بہت سے فضائل آپ کے ہیں جن کا شمار ممکن نہیں ۸۲۲ ہجری میں آپ بیت اللہ اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے بخارا سے باہر تشریف لائے اور اس سفر میں نسف صنایان ترمذ بلخ اور ہرات کے شہروں سے مزارات متبرکہ کی زیارت کرتے ہوئے گذرے ہر شہر کے سادات علماء و مشائخ نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کے وہاں آنے کو بابرکت جانا اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ ملاقات کی علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس میں بیان کرتے ہیں کہ جب ولایت کا جام یہاں سے گذرا تو میرے والد اپنے مریدین کی جماعت کے ساتھ مجھے ساتھ اٹھایا جبکہ میری عمر ابھی پانچ سال پوری نہ ہوئی تھی آپ کی زیارت کیلئے شہر سے باہر تشریف لائے جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو مریدوں میں سے ایک مرید نے والد صاحب کے حکم کے مطابق مجھے کندھوں پر اٹھایا اور ایک چادر میں لپیٹ کر مجھے آپ کے سامنے لے گئے آپ نے باطنی توجہ مجھ پر فرمائی اور لطف و عنایت کی اکسیر عطا کی اس دن

سے آج تک ساٹھ سال گذر گئے اب تک میں ان کی منور کردہ صفائے قلب کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور آپ کے دیدار کی لذت کو آج بھی دل میں اسی طرح سے محسوس کرتا ہوں وہ رابطۂ اخلاص اور اعتقاد جو اس فقیر کو حاصل ہے وہ خاندان خواجگان قدس اسرارہم کی نسبت سے اور آپ کی نظر کی برکت سے ہے اور میں امید کرتا ہوں اسی رابطہ اور خلوص کے ساتھ میں آپ کے محبین اور مخلصین کے ساتھ میدان حشر میں جاؤں گا میں اصل بات کی طرف واپس آتا ہوں کہ جب نیشاپور میں پہنچے تو ہوا کی گرمی اور راستے کی خوف کی وجہ سے کچھ دوستوں نے بات کی کہ آگے نہ جایا جائے یعنی ان کی عزیمت میں فطور آ گیا تو آپ نے مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ کا دیوان نیک فعالی کیلئے کھولا تو یہ ابیات سامنے آئے۔

فردیات:

رویدای عاشقانِ حق باقبالِ ابد ملحق		روان باشید همچون مه بسوی برج مسعودی

ترجمہ: اے حق کے عاشقو ہمیشہ بخت سے ملے رہو، چلتے رہو چاند کی طرح برج مسعودی کی طرف

مبارک بادتا این راه بتوفیق و امان الله		بهر شهری و هر جائ بهر دشتی که پیمودی

ترجمہ: مبارک ہو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور امن کے ساتھ، ہر شہر اور ہر جگہ اور ہر صحرا میں جہاں تم جاؤ

از انجا این مکتوب ببخارا فرستاد بودند هٰذا مکتوبه الشریف باسمه سبحانه نوشته شد این مکتوب در روزی که بیرون آمده شده بود از نیشا پور صانها الله و جمیع بلاد المسلمین عن الأفات و المخافات و آن روز یازدهم بود از جمادی الآخر ۸۲۲ھ اثنین و عشرین و ثمان مأیة در حالِ صحت و سلامت و رفاهیت و شوق تمام بفضل و کرم الٰهی جل ذکره و قوت قلب و قوت یقین به فیض و فضل نامتناهی بحکم اشارات و بشارات۔

ترجمہ: پھر اس مقام سے آپ نے یہ خط بخارا روانہ کیا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام سے ابتداء کی جاتی ہے یہ خط اس دن لکھا جارہا ہے جب نیشاپور سے باہر نکل آئے اللہ تعالیٰ اس شہر اور مسلمانوں کے تمام شہروں کو آفات اور خوف زدہ کرنے والی چیزوں سے محفوظ رکھے اس وقت ۸۲۲ ہجری گیارہ جمادی الآخر ہے ہم اپنے سفر پر جاری ہیں صحت، سلامتی، خیر خواہی اور مکمل شوق اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، قوت قلب، قوت یقین اور بے انتہا فیض وفضل اچھے اشاروں اور بشارات کے ساتھ جاری وساری ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نیک فالی سے حکم لیا کرتے تھے اور بدشگونی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

(مسند احمد، رقم: ۲۳۲۸، مسند ابن الجعد، رقم: ۳۰۰۷، مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم: ۲۸۱۳، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۱۲۹۴)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ يَرَهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت سے صرف بشارات باقی رہ جائیں گی جنہیں مؤمن دیکھا کرے گا یا اسے دکھائی جائیں گی۔

(شعب الایمان، رقم: ۴۴۱۹، شرح مشکل الآثار، رقم: ۵۷۶۱، جامع الاصول، رقم: ۹۹۸، کنز العمال، رقم: ۴۱۴۱۹، جامع الاحادیث، رقم: ۱۸۷۴۵)

وھذا حدیث متفق علٰی صحته یَانَبِیَّ الھدی حدیثک غوثی واعتصامی ببابک التجائی والتھابی و چون در کتف صحت وسلامت بمکہ محترمہ رسیدند وارکان حج تمام کردند ایشان را مرضے عارض شد چنانکه طواف و وداع در عماری کردند و از انجا متوجه مدینه شدندو در راہ اصحاب را طلبیدندو املافرمودند که۔

ترجمہ: اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا گیا ہے اے نبی ہدایت ﷺ آپ کی حدیث میری مدد کرنے والی ہے میں نے آپ کے دروازہ کو تھاما ہوا ہے میری التجاء اورآہ وزاری کی جگہ یہی ہے۔

آپ جب صحت وسلامتی کے ساتھ سواری پرسوار مکہ معظمہ پہنچ گئے اورارکان حج مکمل کر لئے تو آپ کو مرض لاحق ہوااورآپ نے طواف وداع سواری پر کیا اوروہاں سے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اورراستے میں اپنے مریدین کوطلب فرمایااور یہ لکھوایا۔

بِسمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم جاءنی سید الطائفة جنید قدس سرہ فی ضحوة یوم السبت التاسع عشر من ذی الحجة سنه اثنین و عشرین و ثمان مأته عند انصرافنا من مکة المبارکة زادھا تکریما و برکاتا و نحن نسیر مع الرکب وانا بین النوم والیقظة فقال رحمة اللہ علیه فی زیارته وبشارته القصد مقبول و حفظتُ ھذه الکلمة و سررتُ بھا ثم استیقظت من الحالة الواقعة بین النوم والیقظة الحمد للہ علی ذلک بعد ازان کلمات دیگر ھم بعبارت عربی املا فرمودند که ترجمه آن این شود که این کلمه واحده که سید الطائفة واقع شد کلمه ایست جامعه تامه وبشارتے است شامله عامه مارا و اولاد مارا و اصحاب و احباب حاضر و غائب مارا ازیرانکه قصد ما درین مشاعر عظام و ادعیه که کرده شد بھر موقف و مقام مصالح دینی و دنیوی همه آن بود و آن قصد بمقتضائ این بشارت مقرون بقبول والحمدللہِ سبحانه حمدا طیبا مبارکا ویوافی نعمه ویکافی مزید کرمه روز چهار شنبه بیست سوم ذی الحجة بمدینه رسیدند و از حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیه وآله وسلم بشارتها یافته آن مسوده املا را طلبیدند تا برآن زیارت کنند چون مطالعه کردند فرمودند که همین ها است و زیارت نوشته اند و در روز پنجشنبه بجوار رحمت حق سبحانه وتعالیٰ پیوستند مولانا شمس الدین رومی و اهل مدینه و قافله بر ایشان نماز گذاردند و شب جمعه دران منزل نزول فرمودند در جوار قبه شریفه امیر المؤمنین عباس رضی اللہ عنه و شیخ زین الدین کوفی رحمة اللہ علیه از مصر سنگے سفید تراشیده آورده است و لوح مزار ایشان ساخته و بآن از سائر قبور ممتاز است فقیر راقم گوئند که مرتبه اول این فقیر در سنه مأتین و اثناعشر بعد الالف که بزیارت حرمین الشریفین مستسعده شده بودم بزیارت ایشان رسیدم آن سنگ موجود بودچون بار دیگر در سنه الف و مأتین و خمس و عشرین باز مشرف شدم آن سنگ را ندیدم همانا که وهابیه که مسلط شده بودند برداشته باشند می آرند که خدمت خواجه ابو نصر پارسا چنین می فرمایند که وقتیکه والد من فوت می شد ببالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر شدم روئ مبارک ایشان کشادم تانظری کنم چشم بکشادند و تبسم نمودند و قلق و اضطراب من زیادت شد به پایان پائے ایشان آمدم و روئ خود بر کف پائے ایشان نهادم پائ خود بالا کشیدند و تاریخ وفات ایشان سنه اثنین و عشرین و ثمان مأته یوم الخمیس واربع وعشرین من شھر ذی حجة الحرام کما مر رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے ابتداء جورحمٰن اوررحیم ہے جب ہم مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور برکات کوزیادہ کرے سے واپس لوٹے ہم ایک قافلہ کے

ساتھ تھے ۸۲۲ھ ۱۹ ذی الحجۃ بروز ہفتہ کو میں دوپہر کے وقت نیند اور جاگنے کی درمیانی کیفیت میں تھا کہ میرے پاس سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ تشریف لائے اور آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی زیارت اور بشارت میں فرمایا یہ ارادہ مقبول ہے میں نے یہ جملہ یاد رکھا اور اس سے خوشی حاصل ہوئی پھر میں نیند سے بیدار ہوا الحمد للہ علی ذالک آپ نے اس کے بعد کچھ اور کلمات عربی زبان میں لکھوائے جن کا مفہوم یہ ہے کہ جو سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کا فرمان خواب میں مجھے ہوا وہ ایک جامع جملہ ہے اور مکمل بشارت ہے جو عام ہے میرے اور میری اولاد اور تمام مریدین کے لئے جو حاضر ہیں یا غائب ہیں اس لئے کہ میرا مقصد یہاں آنے کا دعائیں کرنا تھا ہر جگہ اور ہر مقام پر جو دینی اور دنیاوی مصالح کے لئے تھیں۔

اور آپ نے جو فرمایا ہے کہ یہ مقصد آپ کا قبول ہوا ہے وہ اس سب دعاؤں اور عبارتوں کو شامل ہے اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ تعریف جو برکت والی اور اس کی نعمتوں کو پورا کرنے والی اور اس کے کرم کو زیادہ کرنے والی ہے اس کے بعد آپ بدھ کے دن ۲۳ ذی الحجۃ کو مدینہ طیبہ پہنچے وہاں آپ نے حضور اکرم ﷺ سے بھی بشارات سنیں اور وہ مسودہ جس پر پہلے کچھ لکھوایا تھا منگوایا اور اسے دیکھ کر اور فرمایا یہی کافی ہے اور جمعرات کے دن آپ جوار رحمت میں تشریف لے گئے مولانا شمس الدین رومی اور اہل مدینہ اور دوسرے قافلہ والوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور اپنی منزل میں آپ نے جمعہ کی رات نزول فرمایا آپ کی مزار مبارک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قریب تھی اور شیخ زین الدین خوفی علیہ الرحمۃ ایک سفید پتھر مصر سے تراشا ہوا لائے اور آپ کی مزار کی تختی کے طور پر لگا یا گیا اور وہاں آپ کی قبر مبارک تمام قبور سے ممتاز ہے اور فقیر راقم، ۱۲۰۰ھ میں حرمین طیبین کی زیارت کو گیا تو میں نے آپ کے مزار شریف کی زیارت کی تو اس وقت بھی وہ پتھر لگا ہوا تھا لیکن دوسری بار ۱۲۲۵ھ میں جب میں اس کی زیارت کے لئے گیا تو وہ پتھر میں نے نہ دیکھا کیونکہ اس وقت وہاں پر وہابی مسلط ہو گئے تھے اور انہوں نے وہ پتھر اکھاڑ دیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ خواجہ ابونصر پارسا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے والد کا جب انتقال ہوا تو میں وہاں موجود نہ تھا جب میں آیا تو چادر ہٹا کر آپ کی زیارت کی تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور دیکھ کر مسکرائے میرے دل کی تکلیف واضطراب زیادہ ہو گیا پھر میں پاؤں کی طرف حاضر ہوا اور اپنا چہرہ آپ کے قدموں پر رکھا تو آپ نے پاؤں کھینچ لئے آپ کی تاریخ وفات ۸۲۲ھ ۲۴ ذی الحج بروز جمعرات کو ہے جیسا کہ ذکر ہوا۔

تذکرہ اثنی عشر از منتخب اوّل

در ذکر حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

نسبت شریفہ نقشبندیہ از حضرت خواجہ بزرگ بحضرت مولانا یعقوب چرخی رسیدہ همانا کہ موجب فرمودہ حضرت خواجہ بزرگ بایشان کہ ای یعقوب کہ آنچہ از من بو رسیدہ است بمردم برسان مشعر از این نسبت علیہ باشد و بعد از وفات حضرت خواجہ بزرگ بصحبت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسیدہ اند و صحبتها نمودہ و از وی می آرند کہ می فرمودند اول بار کہ بہ صحبت خواجہ بزرگ قدس سرہ رسیدم فرمودند کہ مابخود کارے نمی کنم خدمت مولانا فرمودہ اند کہ هر گز شبے بر من از ان سخت تر نگذشتہ بود کہ در فکر آن بودم کہ این در بر من بہ قبول بکشانید یا رد کنند چون بامداد و پیش ایشان رفتم فرمودند کہ قبول کردند اما تو بہ صحبت خواجہ علاؤ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواهی بود بعد ازان من بولایت بدخشان افتادم و خدمت خواجہ

علاؤ الدین بعد از وفات خواجه بزرگ بچغانیان آمدند و متوطن شدند پس کسی پیش من فرستادند که حضرت خواجه فرمودند که در صحبت ما خواهی بود پیش ایشان رفتم و مادام حیات ایشان در صحبت ایشان بودم۔

بارھواں ذکر: حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ

آپ نے نسبت نقشبندیہ خواجہ بزرگ حضرت بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمۃ سے حاصل کی اور مسند خلافت کے مجاز ہوئے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ نے آپ سے فرمایا کہ جو خوشبو تم نے مجھ سے حاصل کی اسے لوگوں تک پہنچاؤ اس سے مراد یہ نسبت ہی ہے اور حضرت خواجہ بزرگ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد آپ حضرت خواجہ علاء الدین عطار علیہ الرحمۃ کی نسبت میں آئے اور ان کی صحبت اختیار کی آپ فرماتے ہیں کہ جب میں پہلی بار خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کی نسبت کے حصول کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ فرماتے ہیں ہم خود کوئی کام نہیں کرتے حضرت مولانا فرماتے ہیں کہ زندگی میں میرے اوپر اس سے زیادہ سخت رات کوئی نہیں گذری کہ میں اس فکر میں رہا ہوں کہ پتہ نہیں میں رد کیا جاتا ہوں یا قبول کیا جاتا ہوں۔ جب میں صبح حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے قبول فرمایا اور توبہ کے لئے مجھے فرمایا کہ خواجہ علاء الدین علیہ الرحمۃ کے پاس جاؤ اس کے بعد میں بدخشان گیا اور خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد خواجہ علاؤالدین علیہ الرحمۃ کی صحبت کے لئے چغانیان آیا اور وہاں مقیم ہو گیا پھر کسی کو حضرت خواجہ علاؤالدین علیہ الرحمۃ نے میرے پاس بھیجا اور صحبت میں طلب فرمایا اور پھر آپ کی حیات ظاہری تک میں آپ کی خدمت میں رہا۔

خدمت مولوی جامی علیہ الرحمۃ از زبان الہام ترجمان حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ نفحات چنان ذکر می نماید که در هرات بودم که مرا داعیه خدمت مولانا یعقوب پیدا شده متوجه ولایت چغانیان شدم به محنت و مشقت بسیار آنجا رسیدم همانا که آن راه اکثر پیاده رفته بودند چون به صحبت ایشان مشرف شدم بروئ مبارک ایشان اندک بیاضی که موجب نفرت طبیعت می باشد بود با من در لباس سیاست و درشت گوئی ظاهر شدند و چندان سیاست نمودند و درشت گفتند که نزدیک بود که باطن ما از ایشان منقطع شود و مرا یاس تمام حاصل گردد بسیار محزون و مغموم شدم بار دیگر که بمجلس ایشان رسیدم بر من به صفت محبوبی چنان ظاهر شدند که هرگز هیچکس را چنان محبوب ندیده بودم و با من لطف بسیار نمودند۔

ترجمہ: حضرت علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نفحات الانس میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں ہرات میں رہتا تھا میرے دل میں مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ کے ملنے کا خیال آیا تو میں چغانیاں کی طرف چل پڑا کافی مشقت کے بعد اکثر سفر پیدل کرتے ہوئے میں وہاں پہنچا اور ان کی صحبت میں بیٹھا تو میں نے ان کے چہرے پر باطنی بے زاری کی وجہ سے سفیدی کا مشاہدہ کیا اور حضرت میرے ساتھ لباس سیاست اور درشت لہجہ میں متوجہ ہوئے اور اس ظاہری سیاست اور نفرت سے قریب تھا کہ باطنی طور پر میں ان سے منقطع ہو جاتا مجھے ناامیدی اور غم و پریشانی حاصل ہوئی پھر دوسری مرتبہ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو اس وقت انہیں لباس محبوبی میں پایا اور ان سے جو کیفیت محبوبی ظاہر ہو رہی تھی میں نے ان کو دیکھ کر یہ کہا کہ ان سے زیادہ محبوب میں نے آج تک نہیں دیکھا اور آپ میرے ساتھ کافی مہربانی سے پیش آئے۔

و خدمت مولوی می نویسند که در حینیکه خواجه احرار این نقل می فرمودند در نظر فقیر بصورت عزیزی درآمدند که مرا رابطه

وارادت و محبت تمام بآن عزیز بود و چند گاہ بود کہ از دنیا رفتہ بود فی الحال خلع آن صورت کردند مرا تصور آن شد کہ شاید آن ہمین در خیال من بودہ باشد بعد ازان از بعضی ہمراہان شنیدم کہ وی ہم آن را مشاہدہ کردہ بود عقیدہ فقیر آنست آن خلع و لبس صورت بشعور باختیار ایشان بودہ اثبات این معنی را کہ از خدمت حضرت مولانا یعقوب نقل کردند خدمت حضرت مولانا یعقوب می فرمودند کہ طالبی کہ بہ صحبت عزیزی می آید چون خواجہ عبیداللہ می باید آید چراغ مہیا ساختہ در روغن و فتیلہ امادہ کردہ ہمین کہ کو کردی بآن می باید داشت خدمت خواجہ عبیداللہ فرمودند کہ خدمت مولانا یعقوب و شیخ زین الدین خوانی رحمہما اللہ تعالیٰ پیش مولانا شہاب الدین شیروانی ہم سبق بودند روزی حضرت خواجہ عبیداللہ قدس سرہ از حضرت مولوی جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پرسیدند کہ، شیخ زین الدین مذبور بحل وقائع و تعبیر منامات مشغولی می نمایند و درین باب اہتمام تمام دارند گفتند آری چنان بود کہ

ترجمہ: حضرت مخدوم علامہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب خواجہ احرار علیہ الرحمہ یہ بات نقل کر رہے تھے تو میرے سامنے آپ صورت عزیزی میں آئے کہ میرا رابطہ وارادہ اور محبت آپ سے مکمل ہوگئی کچھ عرصہ گزرا تھا کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے میں نے اس وقت آپ کی صورت کا خیال کیا تو آپ ظاہراً تشریف لائے مجھے خیال آیا کہ شاید یہ میرا خیال ہو حقیقت میں ایسا نہ ہو بعد میں میں نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے سنا کہ اس نے بھی آپ کی آمد کا مشاہدہ کیا تھا اور فقیر کا عقیدہ ہے کہ وہ آپ کا خیال اور تصور بھی آپ کے اختیار سے ہی آیا تھا اس مفہوم کے ثبوت کے لئے حضرت مولانا یعقوب علیہ الرحمہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں کہ وہ طالب جو صحبت عزیزی میں آتا ہے جیسے خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمہ کہ وہ اپنا چراغ تیل اور فتیلہ تیار کر کے لائے تھے اگر اس طرح کوئی لائے تو اسے قبول کر لینا چاہیے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا یعقوب علیہ الرحمہ اور شیخ زین الدین خوانی علیہ الرحمہ دونوں حضرات مولانا شہاب الدین شیروانی علیہ الرحمہ کے پاس ہم سبق تھے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمہ نے ایک دن حضرت علامہ جامی علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ شیخ زین الدین پریشانیوں کے حل اور خوابوں کی تعبیر میں مہارت رکھتے تھے تو آپ نے جواب دیا میرا خیال بھی ایسا ہی ہے۔

ساعۃً فساعۃً از خود غائب می شدند چون حاضر شدند این بیت را خواندند

ترجمہ: حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمہ کچھ وقت کے لئے اپنے آپ سے غائب ہو جاتے تھے یہ آپ کا طریقہ تھا کہ کبھی کچھ دیر کے لئے غائب ہو جاتے اور پھر حاضر ہو جاتے اور یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم		نشبم نشب پرستم که حدیث خواب گویم

ترجمہ: جب میں سورج کا غلام ہوں تو اس کی باتیں بتاؤں گا، نہ میں رات ہوں اور نہ رات کا پرستار ہوں کہ خواب کی باتیں کیوں کروں۔

این رباعی از مقولہ مبارک ایشان است

یہ رباعی بھی آپ کا مقولہ ہے

رباعی:

در مسلخ عشق جرنکو را نکشند		لاغر صفتان زشت خورا نکشند

ترجمہ: عشق کے مذبحہ خانہ میں صالح کے علاوہ کسی کو نہیں کھینچا جاتا گھٹیا صفت اور بری عادات والے کو وہاں ذبح نہیں کرتے۔

گر عاشق صادقی از کشتن مگریز		مردار بود هر آنچه او را نکشند

ترجمہ: اگر تو عاشق صادق ہے تو ذبح ہونے سے گریز نہ کر، وہ مردار ہوتا ہے جسے ذبح نہیں کیا جاتا

واین فرد نیز از مقولات مبارک ایشان است

یہ شعر بھی آپ کے مقولات سے ہے

بیت:

ای بندہ بمن گریز خود را ابلہ کن		گر شاہ جهان نگردی انگه گله کن

ترجمہ: اے بندے میرے گریز سے خود کو بے وقوف بنا اگر تو جہان کا سلطان نہ بن جائے تو پھر گلہ کرنا

تذکرہ ثالث عشرہ از منتخب اوّل در ذکر سر چشمہ بحار اسرار خواجہ عُبید اللہ اخرار رحمۃ اللہ علیہ

ین نسبت علیہ نقشبندیہ از حضرت مولانا یعقوب چرخی بحضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ رسیدہ و خدمت خواجہ احرار از بائ کرام فاروقی اند والدہ ماجدہ ایشان از سادات حسینی است از احفاد شیخ خاوند ظھور اند و بشیخ عمر باغستانی هم نسبت دارند یشان بعد از اتمام تحصیل علوم و ریاضات شاقہ و حصول بعضی کمالات اخذ طریقہ علیہ از خدمت مولانا یعقوب کردہ اند کما اشارہ د، و باعلی مرتبہ کمال و اکمال رسیدہ اند و ترویج و تکمیل طریقہ علیہ بسیار فرمودہ اند ارشاد ایشان اتم و اکمل آمد و عالم تشنہ لبان ادی ناکامی از بحر مواج فیوض و برکات ایشان کامیاب و سیراب شدند و خدمت ایشان در اول عمر فقر صوری بکمال داشتند و از ان ظ وافر برداشتہ اواسط و اواخر مظھر اسم الغنی شدند و مثل ایشان کم کسی درین طریقہ بغنائے ظاهری رسیدہ باشد وجود شریف شان سر چشمہ فیوض ظاهری و باطنی ربانی بودہ چنانکہ برکات باطنی ایشان عالمی را منور ساختہ احسانهائ ظاهری ایشان نیز اهل الم را ممنون گردانیدہ جوئیهائ آب کہ از انهار برآوردہ اند در اکثر بلاد ماوراء النهر و خراسان امید است کہ تا مادام قیامت کشت اهری اهل عالم را سیراب دارد و فیوض باطنی ایشان کذالک الی یوم القیام ارباب باطن ایشان از قید تقریر و احاطہ تحریر بیرون است

تیرھواں تذکرہ: حضرت خواجہ عبید اللہ احرار سر چشمہ بحار اسرار علیہ الرحمۃ

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت نقشبندیہ مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ سے حاصل کی۔ حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمۃ کے آباء واجداد فاروقی ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ حسینی سادات میں سے تھیں جو شیخ خاوند کی اولاد سے تھے اور شیخ عمر باغستانی سے بھی آپ کی نسبت ہے آپ نے تحصیل علم اور ریاضات شاقہ اور بعض کمالات کے حصول کے بعد حضرت مولانا یعقوب علیہ الرحمۃ سے طریقہ عالیہ حاصل کیا اور اعلیٰ مرتبہ کمال واکمال تک پہنچے اور طریقہ عالیہ کی ترویج وتکمیل میں آپ نے بہت کام کیا اور آپ کا ارشاد تام اور کامل ہے آپ نے ایک جہان جو طریقت میں تشنہ لب اور ناکام تھے ان کو فیوض و برکات کے سمندر سے ہمکنار کیا اور

آپ اول عمر میں فقر صوری سے متصف تھے اور اس کا وافر حصہ حاصل کیا درمیان عمر اور آخر میں آپ اسم الغنی کے مظہر بنے آپ کی طرح کم ہی کوئی اس طریقہ سے غنائے ظاہری تک پہنچا ہوگا آپ کا وجود مبارک فیوض ظاہری و باطنی کا سرچشمہ تھا جیسا کہ آپ کی باطنی برکات نے ایک جہاں کو منور کیا اور آپ کے ظاہری احسانات سے بھی اہل جہاں احسانمند ہیں آپ کے فیضان کی جو نہریں بنیں جن سے اکثر ماوراء النہر اور خراسان کے لوگ سیراب ہوئے ہیں امید ہے کہ تا قیامت ایسا ہی رہے گا اور آپ کے ظاہری احسانات سے لوگ سیراب ہوتے رہیں گے اور آپ کے فیوض باطنی بھی قیامت تک اہل باطن کو سیراب کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ یہ زوال سے محفوظ رہیں گے اور آپ کے فیوض و برکات ظاہری و باطنی احاطہ تحریر میں نہیں لائے جا سکتے۔

فرد:

بحر را گر آوری در کوزۂ		چند گنجد قسمت یک روزۂ

ترجمہ: سمندر کو اگر کوزہ میں بند کر دے، تو ایک دن کی قسمت اس میں کیسے سما سکتی ہے

از ملفوظات ایشان است بر خور داری از حیوٰۃ کسے را است کہ دلش از دنیا سرد باشد و بذکر حق سبحانہ وتعالیٰ گرم حرارت قلبش نگذارد کہ محبت دنیا کرد حریم دل گردد تا چنان گردد کہ اندیشہ اش جز حق سبحانہ وتعالیٰ بھیچ چیز نباشد فیض نخستین مظاہر کثیر است ہر چہ موجود است او را از تجلی ذاتی نصیب است کہ آنرا خاص می گویند این وجہ را انجذاب بحق سبحانہ وتعالیٰ واقع است بحسب دوام توجہ اگر بتاثیر اسم الھادی از تصرف اسم المضل نجات یابد بدوام انجذابش بذات مقدس از خود بکلی نیست شدہ باشد بھمین ملحق گشتہ غیر از حق سبحانہ وتعالیٰ نہ بیند و نداند و العیاذ باللہ اگر بہ تاثیر اسم المضل طریقہ مستقیم انجذاب بذات کم کند گرفتار خود گشتہ جز خود نہ بیند و جز خود نداند ھمہ آن کند کہ ظلمتش بر ظلمت افزاید و ھمیشہ محجوب و ممنوع از شھود وحدت گردو نہ او را روح در طاعت باشد بلکہ طاعت نیز نباشد ھمہ عذاب ھائے دنیوی و اخروی و صوری و معنوی را مستعد و مہیا گردد و خلاصی از این بلینہ را اسباب است از توبۃ النصوح و مباشرت اعمال صالح بھترین آنکہ از سر صدق بخدمت طائفہ کہ بمحبت ذاتی از خود رھائی یافتہ اند قیام نماید و بتمامی خود در ادر ایشان گم کند رزقنا اللہ وایاکم۔

ترجمہ: آپ کے ملفوظات میں سے ہے کہ اے بیٹے زندگی اس شخص کی ہے کہ اس کا دل دنیا کی محبت سے سرد پڑ گیا ہو اور اس کا دل ذکر سبحانہ وتعالیٰ گرمی و حرارت کو چھوڑے تا کہ اس حرم دل کے گرد محبتِ دنیا ڈیرانہ ڈال لے اور ایسا ہو جائے کہ سوائے خوف خدا کے اس کے دل میں کچھ نہ ہو، اور وہ اس طرح ہو جائے کہ اس کے دل میں خوف خدا تعالیٰ کے سوا کچھ نہ ہو اور فیض الٰہی جل جلالہ کے مظاہر بہت ہیں جو بھی موجود ہے وہ تجلی ذاتی سے حصہ وافر رکھتا ہے اسے خاص کہتے ہیں۔

اور اس طریقہ پر انجذاب حق سبحانہ وتعالیٰ حاصل ہوتا ہے وہ اس طرح ہوتا ہے کہ اسم الھادی کی تاثیر اور توجہ سے اگر اسم المضل کے تصرف سے نجات حاصل ہو اور انجذاب اللہ تعالیٰ کے دوام سے ذات مقدس تعالیٰ سے تعلق حاصل ہو جائے اور اپنی ذات سے کلیۃً نیست ہو جائے اور مہیمن سے مل جائے سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے نہ کچھ دیکھے اور نہ جانے اور العیاذ باللہ اگر اسم المضل کی زیادہ تاثیر کی وجہ سے طریقہ مستقیم میں انجذاب بذات کم ہو تو بچہ

آپ میں گرفتار ہوجاتا ہے اور اپنے سوا نہ کسی کو دیکھتا ہے اور کچھ جانتا ہے وہ سارے کام اس طرح کے کرتا ہے کہ تاریکی در تاریکی میں گرتا جاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے شہود وحدت سے محجوب اور ممنوع ہوجاتا ہے اس کی روح وطاعت نہیں رہتی بلکہ طاعت ہوتی ہی نہیں اور دنیاوی اور اخروی صوری اور معنوی عذاب میں گرفتار ہوجاتا ہے اور ان گناہوں کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے ان بلاؤں اور آفات سے خلاصی کا ایک راستہ ہے توبۃ النصوح اور نیک اعمال پر مداومت اس کا بہترین راستہ یہ ہے کہ صدق دل سے اپنے آپ کو ان لوگوں کا ہمنشین بنالے جو محبت ذاتی کے مقام پر فائز ہوکر اپنے آپ سے رہائی حاصل کرچکے ہوں اپنے آپ کو مکمل طور پر ان میں گم کردے۔ رزقنا اللہ وایاکم۔

دانی که پیر کیست پیر آن کسی است که آنچه مرضی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نیست از ان نیست شده باشد و آنچه نه ازو است، صلی الله علیه و آله وسلم نمانده بلک آن بائیست که از و تمام گم شده باشد و او آینه شده باشد که جز اخلاق و اوصاف نبوی صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم درو هیچ نباشد درین مقام بواسطه اتصاف بصفات نبوی مظهر تصرفات حق سبحانه وتعالی گشته و بتصرف الٰهی در بواطن مستعدان تصرف کرده تمام از خود خالی شده و بمراد حق سبحانه وتعالی ایستاده۔

ترجمہ: تو جانتا ہے کہ پیر کامل کون ہوتا ہے کامل پیر وہ ہوتا ہے کہ جس کے عمل میں جو کام رسول اللہ ﷺ کی رضا نہیں وہ بلکل نہ ہو اور جس کا ثبوت حضور اکرم ﷺ کی ذات بابرکات سے ہے اس میں رہے اور اپنے آپ کو اس میں گم کردے اور وہ آئینہ کی طرح بن جائے کہ اس میں آقا ﷺ کے اوصاف کے علاوہ اس میں کچھ بھی نظر نہ آئے اور وہ مقام جو حضور اکرم ﷺ کی صفات سے متصف ہونے سے ملتا ہے وہ واسطہ بنتا ہے اس مقام کے لیے کہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالی کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اور اس کا باطن تصرف الٰہی جل جلالہ سے مستعد ہوجاتا ہے اور اپنے آپ سے خالی ہوجاتا ہے اور مراد حق سبحانہ وتعالی کے ساتھ قائم رہتا ہے۔

بیت:

از بسکه در کنار همی کرد آن نگار		بگرفت بوئ یار رها کرد بوئے طین

ترجمہ: بہت سارے ایسے ہیں کہ انہوں نے یار کو اپنی گود میں لیا، تو یار کی خوشبو ان میں سما گئی اور مٹی کی بو ختم ہوگئی۔

و مرید آنکه بتاثیر آتش ارادت بائست او سوخته باشد و از شرارت او هیچ نمانده و بتصرف دل در آئینه پیر جمال بمراد دیده روی از مجموع قبله ها گردانیده و قباله و جمال پیر گشته و در بندگی آواز ازادی فارغ آمده و سر نیاز جز بر آستانه پیر نینداخته و اعراض از مجموع گرده سعادت خود را در قبول او دانسته و شقاوت خود را در رد او بلک رقم نیستی بر ناصیه وجود کشیده و از تفرقه شعور بود عزیز خلاص گشته۔

ترجمہ: اور مرید کامل وہ ہوتا ہے جو اپنے پیر کی ارادت میں اپنے آپ کو جلادے اور شرارت نفس سے اپنے آپ کو علیحدہ کردے اور اپنے دل کے تصرف سے آئینہ میں اپنے پیر کے جمال کو دیکھے اور پیر کو اپنے چہرہ کا مکمل طور پر قبلہ بنالے اور پیر کی کمر اور چہرہ بن جائے اور بندگی میں آزادی کی آواز سے خالی ہو جائے اور اپنی جبین نیاز کو سوائے پیر کے آستانہ کے کہیں اور نہ جھکائے اور ہر چیز سے منہ موڑ کر سعادت کو پیر کے قبول کرنے میں جانے اور اپنی بدبختی کو اس کے رد کرنے میں جانے اور اپنے وجود کی پیشانی پر نیستی کو لکھ لے اور اپنے شعور کے تفرقہ سے خلاصی حاصل کرے۔

بیت:

آنرا که در سرائ نگاریست فارغست		از باغ و بوستان تماشائے لاله زار

ترجمه: وہ شخص جومحبوب کے گھر میں ہووہ فارغ ہوتا ہے، باغ وباغیچہ اور لالہ زار کو دیکھنے سے

منہا بدانکه افضل اذکار ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ است زیرآنکه این کلمه طیبه مرکب از نفی و اثبات ست حجابے که بنده را حاصل شده است، بواسطه انتقاش صور کوینه است در دل و درین انتقاش اثبات غیر او است و نفی حق پس قرب حاصل نشود بی رفع حجاب و آن آنست که اثبات حق و نفی غیر او همچنانکه مفهوم شد بکند پس اگر مبتدی خواهد که مشغول شود و باید که باین عمل راه کوتاه کند و حصر کند حیوٰۃ خود در ابر نفسی که وی در آن است و درین نفس که وی را آخر انفاس خود داشته است بذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ بدین طریق مشغول شود که در لا اله هر چه غیر او است از دل دور کند و در الا اللّٰہ حق جل و علا را به محبوبی و معبودی ملاحظه کند چنانکه هر بار که کلمه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ را گوید بدل گوید که نیست هیچ معبودی مگر اللّٰہ باید که چنان مشغول شود که هیچ وقت ترک نکند و در همه حال باین مشغول باشد اگر ناگاه غافل شود چنان شود که مردی دری باقیمت کم کند ناگاه یادش آید که چه حال شود او را نیز همان حال شود و شدن این حال دلیل است بر متاثر شدن دل او از ذکر و چون بدان مداومت کند بدرجه رسد۔

ترجمه: آپ فرماتے ہیں کہ افضل ذکر: لا الہ الا اللہ ہے اس لئے کہ کلمہ طیبہ نفی اور اثبات سے مرکب ہے۔ بندہ کے اندر جو حجاب پایا جاتا ہے وہ صور کونیہ کے نقش کرنے سے دل میں پیدا ہوتا ہے اور یہ نقش ذات الٰہی جل جلالہ کا غیر ہے اور حق تعالیٰ کی نفی ہے پس اس وقت تک قرب حاصل نہ ہوگا جب تک یہ حجاب نہ ختم ہوگا اور وہ حجاب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا اثبات کرے اور غیر اللہ کی نفی اس طرح کرے جیسا کہ کرنے کا مفہوم ہے اگر کوئی طالب سلوک کی ابتدا میں ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس راستہ کو مختصر کرنے کے لئے اپنی ذات کو اس سانس میں بند کردے جس میں یہ ذکر کررہا ہے اور وہ سانس کہ جو ذکر کے سانسوں میں سے آخری ہے اس میں لا الہ الا اللہ کے ذکر میں اس طرح سے مشغول ہو کہ لا الہ کہہ کر جو کچھ بھی دل میں سوائے خدائے واحد کے ہے اسے ختم کردے اور الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی ذات کا محبوب اور معبود ہونے کے لحاظ سے مشاہدہ کرے اور جب بھی لا الہ الا اللہ کا ذکر کرے ہر دفعہ اللہ تعالیٰ کے سوا کی نفی کرے جو اس ذکر میں مشغول ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ اسے ترک نہ کرے اور اگر کبھی غافل ہو جائے تو اپنے آپ کو اس طرح کا خیال کرے جیسا کہ اگر کسی شخص کی قیمتی چیز کی کوئی قیمت کم ہو جائے تو اس کا حال ہوتا ہے۔ اور اس حال کا پیدا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل میں ذکر کا اثر پیدا ہو گیا ہے۔ اور جب اس پر ہمیشگی کرے گا تو ایک درجہ تک پہنچ جائے گا۔

وصال مبارک: ایشان بیست و نهم شهر ربیع الاول ۸۹۴ھ هشت صد و نو و چهار بود فرزندان گرامی ایشان خواجه عبداللّٰہ و خواجه محمد یحییٰ و خدمت خواجه عبداللّٰہ هفت پسر داشتند خواجه عبدالهادی و خواجه شهاب الدین محمود و خواجه عبدالحق و خواجه عبدالعلیم و خواجه عبدالشهید و خواجه ابوالفیض و خواجه محمد یوسف و این هر هفت بزرگوار صاحب کمال و تکمیل بوده اند و فرزندان ایشان نسلاً بعد نسل بر مسند ارشاد متکی بودند و فرزند دویم حضرت خواجه احرار که خواجه محمد یحییٰ اند سه پسر داشتند خواجه زکریا و خواجه عبدالباقی که هر دو بوالد بزرگوار خود شهید شدند و خواجه امین که فرزند سیوم خواجه یحییٰ شهید اند

حضرت ظہیر الدین بابر بادشاہ از سمرقند ھمراہ خود بکابل و ھند آوردہ اند الی الیوم اولاد ایشان در کوھستان کابل اند۔

ترجمہ: آپ کا وصال مبارک: ۲۹ ربیع الاول ۸۹۴ھ کو ہوا اور آپ کے صاحبزادے خواجہ عبداللہ، خواجہ محمد یحییٰ ہیں اور خواجہ عبداللہ کے سات بیٹے تھے۔ خواجہ عبدالہادی، خواجہ شہاب الدین محمود، خواجہ عبدالحق، خواجہ عبدالعلیم، خواجہ ابوالفیض، خواجہ عبدالشہید اور خواجہ محمد یوسف تھے۔ اور یہ ساتوں بڑے صاحب فضل وکمال تھے اور آگے ان کے بیٹے ایک نسل کے بعد دوسری نسل مسند ارشاد پر فائز ہوتے رہے۔

اب خواجہ احرار کے دوسرے بیٹے خواجہ محمد یحییٰ کے تین بیٹے تھے۔ خواجہ زکریا، خواجہ عبدالباقی، یہ دونوں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ شہید ہو گئے اور تیسرے بیٹے خواجہ محمد امین بھی شہید ہوئے یہ حضرت ظہیر الدین بابر بادشاہ کے ساتھ سمرقند سے کابل میں گئے اور پھر ہندوستان میں گئے اور ان کی اولاد آج بھی کابل کے پہاڑوں میں رہتی ہے۔

خلفاء خواجہ احرار قدس سرہ سوائے فرزندان مبارک ایشان چھل کس اند بیست کس از ایشان را صاحب رشحات ذکر کردہ و بیست باقی را صاحب نسمات مذکور نمودہ و درینجا بذکر آسامی آن بزرگواران اکتفا میرود خدمت مولانا سید حسین مولانا قاسم مولانا میر عبدالاول مولانا جعفر مولانا برھان الدین ختلانی رحمۃ اللہ علیہ مولانا لطف اللہ ختلانی مولانا شیخ مولانا ابو سعید اوبھی مولانا محمد قاضی مولانا خواجہ علی تاشکندی شیخ حبیب بخاری تاشکندی مولانا نور الدین تاشکندی مولانا زادہ اترائی ھندی مولانا خواجہ ترکستانی مولانا اسماعیل فرنگی مولانا اسماعیل شاماسی مولانا اسماعیل ثالث و بیست بزرگ را کہ صاحب نسمات مذکور ساختہ است بدین تفصیل اند اول خدمت مولانا فخر الدین علی کہ مصنف رشحات است و شیخ عبداللہ اوبھی سپرملی و مولانا سید عمادی و حافظ جلال الدین و خدمت حضرت مولانا زاھد وحشی و خواجہ تاج الدین کاشغری امیر عبداللہ یمنی شیخ عیان کازرونی مولانا اسماعیل شیروانی و خواجہ خراسانی و سید بابا خواجہ امیر سولی بلغاری مولانا عبدالوھاب سمرقندی عم زادہ مولانا عبداللہ سرپلی مذبور و خواجہ مصطفی مولانا نجم الدین و مولانا موسیٰ مولانا میر قباد ھروی مولانا درویش سرپلی۔

ترجمہ: خواجہ احرار قدس سرہ کے خلفاء آپ کے فرزندوں کے علاوہ چالیس ہیں۔ ان میں سے بیس کا ذکر صاحب رشحات نے کیا اور باقی بیس کو صاحب نسمات نے ذکر کیا ہے۔ اس جگہ صرف ان بزرگواروں کے نام لینے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا سید حسین، حضرت قاسم، حضرت سید عبدالاول، حضرت جعفر، حضرت برہان الدین اختلانی، حضرت لطف اللہ اختلانی، حضرت شیخ، حضرت ابوسعید اوبی، حضرت محمد قاضی، حضرت خواجہ علی تاشکندی، حضرت شیخ حبیب بخاری تاشکندی، حضرت مولانا نور الدین تاشکندی، حضرت مولانا زادہ اترائی ہندی، حضرت مولانا خواجہ ترکستانی، حضرت مولانا اسماعیل فرنگی، حضرت مولانا اسماعیل شاماسی، حضرت مولانا اسماعیل ثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اور بیس بزرگ کہ جن کا ذکر صاحب نسمات نے کیا ہے جس کی طرف ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں۔ ان میں سے حضرت مولانا فخر الدین علی رشحات، حضرت شیخ عبداللہ اوبی سرپلی، حضرت سید عمادی و حافظ جلال الدین، حضرت زاہد وحشی حضرت خواجہ تاج الدین کاشغری، حضرت امیر عبداللہ یمنی، شیخ عیان کازرونی، حضرت اسماعیل شروانی، حضرت خواجہ خراسانی، حضرت سید بابا، حضرت خواجہ امیر مولی بلغاری، حضرت مولانا عبدالوہاب سمرقندی، ان کے چچازاد حضرت عبداللہ سرپلی مذبور، حضرت خواجہ مصطفیٰ، حضرت نجم الدین، حضرت موسیٰ، حضرت امیر قباد ہروی، حضرت مولانا درویش سرپلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)۔

و هر کدامی را از این خلفائ فرزندان و خلفائ صاحب کمال مانده ذکر آنها بتطویل می انجامد ختم این تذکره بعبارتی که خدمت مولوی جامی در آخر ذکر ایشان در نفحات املا نموده اند میفرمایند که از ذکر احوال و اقوال خوانواده خواجگان و بیان روش و طریقه ایشان به تخصیص خدمت خواجه بهاؤ الدین نقشبند و خلفائ و اصحاب ایشان قدس الله اسراره معلوم شد که طریقه ایشان اعتقاد اهل سنت و جماعت است و اطاعت احکام شریعت و اتباع سنن سید المرسلین صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم و دوام عبودیت که عبارت است از دوام آگاهی بجناب حق سبحانه و تعالیٰ بیمزاحمت شعور بوجود غیری۔

ترجمہ: ان خلفاء اور آپ کے صاحبزادوں میں سے ہر کوئی صاحب کمال گزرا ہے۔ ان کا ذکر زیادہ ہونے کی وجہ سے اسی پر میں ختم کرتا ہوں کہ علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے ذکر کے آخر میں نفحات کے اندر لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: کہ خانوادہ خواجگان کے اقوال اور احوال لکھنے اور بیان کرنے کا مقصد خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خلفاء اور تلامذہ قدس اسرارہم کے ذکر سے معلوم ہوا کہ ان کا طریقہ اہل سنت و جماعت کا اعتقاد احکام شریعت کی اطاعت اور سید المرسلین ﷺ کی سنت کی اتباع اور عبودیت کے دوام پر ہے یہ اللہ رب العزت کی معرفت کے دوام کے وسیلہ سے ہے جس میں کسی غیر کے وجود کا کوئی شعور نہیں۔

پس گروهی که نفی این عزیزان کنند بواسطۂ آن تواند بود که ظلمت بدعت ظاهر و باطن آنهارا فرو گرفته است و رمد حسد و عصبیت دیده بصیرت آنهارا کور ساخته لاجرم انوار هدایت و آثار که از مشرق تا مغرب گرفته است اظهار کنند هیئات هیئات تم انفاسه الشریف رحمۃ الله تعالیٰ

ترجمہ: اور ان بزرگوں کا انکار کرنا صرف اس وجہ سے ہی ہوسکتا ہے کہ انکار کرنے والے کے دل میں بدعت کی تاریکی سما گئی ہے۔ حسد اور بغض اور تعصب نے اس کی بصیرت کو اندھا کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے یقینا لوگ انوار ہدایت اور آثار ولایت کو نہیں دیکھتے۔ اور اس اپنے اندھے پن کی وجہ وہ ان انوار وتجلیات اور آثار معرفت کا انکار کرتے ہیں جو مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے ہیں اور اس کے انکار سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

نظم:

نقشبندیه عجیب قافله سالار اند		که برنداز ره پنهان بحرم قافله را

ترجمہ: نقشبندی عجیب قافلہ کے سالار ہیں، کہ جو پوشیدہ راستے سے حرم میں پہنچا دیتے ہیں۔

از دل سالک ره جاذبه صحبت شان		می برد وسوسه خلوت و فکر چله را

ترجمہ: ان کی صحبت کا اثر سالک کے دل کا جذبہ کی راہ میں لے جاتا ہے، وسوسہ اور خلوت اور چلہ کشی کی فکر کو ختم کر دیتا ہے۔

قاصری گر زند این طائفه طعن قصور		حاش لله که بر آرم بزبان اینگله را

ترجمہ: کوئی کوتاہ شخص اگر اس گروہ میں طعنہ زنی کرے، اللہ کی پناہ کہ یہ شکوہ میں زبان پر لاؤں۔

همه شیران جهان بسته این سلسله اند		روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را

ترجمہ: جہاں کے سارے شیر اس سلسلہ سے وابستہ ہیں، لومڑی حیلے سے کس طرح اس سلسلہ کو ختم کر سکتی ہے۔

اتذکرہ رابع عشرۃ از منتخب اول در ذکر جناب مولانا زاهد وحشی رحمة الله علیه وذکر مولانا درویش که خلیفه ایشان وخواهرزاده ایشان است وذکر حضرت خواجه امکنه ذکر این سه بزرگوار دریک تذکره نموده شد رضی الله عنهم

و نسبت علیه حضرات نقشبندیه از حضرت خواجه عبیدالله احرار قدس سره بحضرت مولانا زاهد وحشی رسیده است و خدمت ایشان از وحش اند و وحش موضعی است از توابع حصار و ایشان از اقارب مولانا یعقوب چرخی اند و قبل از وصول خدمت حضرت خواجه احرار تعلیم بعضی اذکار و اخذ بعضی فیوضات از دیگر خلفاء حضرت مولانا مستفاد شده بودند اما مسکن اضطراب ایشان نمی،شد تا بعنایت الله سبحانه بخدمت حضرت خواجه بندگان احرار رسیدند و اخذ نسبت علیه نمودند و ایشان به علاقه قرابت مولانا یعقوب چرخی قدس سره تا بیرون شهر سمرقند صانها الله عن الآفات استقبال نمودند و باکرام و اعزاز از تمام باخود بشهر آوردند و خدمت مولانا مدتها در خدمت حضرت خواجه احرار ماندند و از ایشان بکمالات علیه و نسبتهائے شریفه خاص شدند و تصرفات و جذبات جناب ایشان بین الانام مشهور است و بعد از ایشان این نسبت علیه در سائر خلفائ و اقربای بحضرت مولانا درویش که خواهر زاده ایشان بودند رسید۔

چودھواں ذکر: حضرت مولانا زاہد وحشی، حضرت مولانا درویش محمد اور حضرت مولانا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا زاہد وحشی علیہ الرحمہ نے سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار سے حاصل کی آپ وحش سے ہیں اور وحش حصار کے گردونواح میں ایک جگہ کا نام ہے۔اور آپ مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمہ کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمہ کے پاس پہنچنے سے پہلے کچھ اذکار اور بعض فیوض وبرکات کا حضرت مولانا یعقوب علیہ الرحمہ کے دوسرے خلفاء سے استفادہ کیا۔لیکن اس سے ان کا اضطراب ختم نہ ہوا یہاں تک کہ اللہ کی عنایت سے حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں پہنچے اور آپ سے یہ نسبت عالیہ حاصل کی۔اور حضرت احرار علیہ الرحمہ نے حضرت مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمہ سے رشتہ داری کی وجہ سے سمرقند (اللہ تعالیٰ اسے آفات سے بچائے) سے باہر آکر ان کا استقبال کیا۔اور انتہائی عزت واکرام کے ساتھ شہر میں لے آئے اور آپ ایک عرصہ دراز تک خواجہ احرار علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے اور آپ کے کمالات عالیہ اور خاص نسبتوں سے فیض یاب ہوئے۔آپ کے تصرفات اور جذبات لوگوں میں مشہور ہیں اور آپ سے پھر یہ نسبت دوسرے خلفاء اور اقرباء کے ذریعے حضرت مولانا درویش جو آپ کے بھانجے ہیں ان تک پہنچی۔

ذکر مولانا دَرویش محمّد رَحمة الله علیه خدمت مولانا محمد درویش در علوم ظاهر پایه مولویت داشتند و جامع بودند در جمیع علوم عقلیه و نقلیه در احادیث بسیار شغل ایشان بود و تمام عمر مبارک را در تدریس احادیث بسر بردند و بعد از خال عالی مقدار خود قایم مقام ایشان شدند و نسبت نقشبندیه احراریه را اجرا نمودند و اکثر عمر بزاویه خمول و عزلت بسر بردند ذکر تصرفات و خرق عادات ایشان زائد از تحریر است و در نسمات وغیره کتب برخی از ان مکتوب خلفائ ایشان بسیار اند از آنجمله خواجه بزرگ کند

سبزی و خواجه محمد رضا و مولانا شیخ محمد خلوتی و ذکر غیره منتبسان ایشان بطویل می انجامد لهذا به ذکر فرزند حق پسند ایشان که اقدم و اعظم همه اند اکتفا رفت۔

حضرت مولانا درویش محمد علیہ الرحمۃ: علوم ظاہریہ میں علامہ کے درجہ پر فائز تھے اور آپ علوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع تھے لیکن احادیث نبوی ﷺ میں آپ زیادہ مشغولیت رکھتے تھے اور آپ نے اپنی تمام عمر تدریس حدیث میں بسر کی اور اپنے خالو حضرت مولانا زاہد وخشی علیہ الرحمۃ کی مسند پر بیٹھے اور نسبت نقشبندیہ احراریہ کا اجراء کیا اور عمر کا اکثر حصہ علیحدگی اور خلوت میں گزارا۔ آپ کے باطنی تصرفات اور خرق عادات (کرامات) کا ذکر احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں نسمات اور کتب برزخی میں ان کا ذکر موجود ہے آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر ہے ان میں سے اہم خواجہ بزرگ کمند سبزی، خواجہ محمد رضا، اور مولانا شیخ محمد خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں اور ان کے علاوہ کافی تعداد میں ہیں جن کے ذکر سے تطویل کا خوف ہے لہٰذا ہم آپ کے فرزند ارجمند جو تمام خلفاء سے اعلیٰ واقدم ہیں ان کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ذکر جناب مولانا خواجه امکنگی رحمة الله تعالیٰ علیه و از جناب حضرت درویش محمد این نسبت عزیز بفرزند ایشان حضرت خواجه امکنگی فائض شد و ایشان مظهر آیات بینات مصدر فیوض و برکات اند و تمامی عمر مبارک را بذکر احادیث نبوی و نشر اخلاق مصطفوی بسر بردند و تفقد احوال صادر و وارد می نمودند و در آخرها اکثر این قطعه بزبان مبارک می گذشت۔

حضرت مولانا خواجہ امکنگی علیہ الرحمۃ: نے نسبت نقشبندیہ اپنے والد محترم خواجہ مولانا درویش محمد علیہ الرحمۃ سے حاصل کی آپ اعلیٰ مقام مرتبہ پر فائز تھے اور آپ کی ذات مظہر آیات اور منبع فیوض وبرکات تھی آپ نے تمام عمر احادیث رسول ﷺ اور اخلاق نبوی ﷺ کی خدمت میں گزاری۔ آپ پر جو بھی احوال وکیفیات کا ورود ہوتا تھا اسے آپ ظاہر نہیں کرتے تھے اور عمر کے آخری حصہ میں یہ قطعہ آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا۔

قطعه:

زمان تا زمان یاد مرگ آیدم		ندانم کنون تاچه پیش آیدم

ترجمہ: کل سے آج تک موت کو یاد کرتا ہوں، ابھی تک نہیں جانتا کہ آگے کیا ہوگا

جدائی مبادا مرا از خدا		دگر هرچه پیش آیدم شایدم

ترجمہ: مجھے خدا تعالیٰ سے جدائی نہ آئے، دوسرا جو بھی ہو وہ میرے لائق ہے

وعمر مبارک شان از حدود تسعین گذشته در ۱۰۰۸ھ هزار و هشت وقیل ده رحلت نمودند و بوصال ایزد و منان مشرف شدند فرزند ایشان حضرت خواجه ابو القاسم است که صاحب کمالات و مرجع بریات بودند و در مکاتیب قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه بخدمت ایشان مکتوبی مرسل شده مشتمل بر نصائح ضروریه این راه و خلفائ حضرت خواجه امکنگی بمعه فرزندان ایشان ده نفر اند ذکر اسماء ایشان نمود می آید خدمت خواجه هاشم که ولد خواجه بزرگ کمند سبزی است و خواجه محمدیحیی ولد خواجه محمد صابر و خواجه احمد مشهور بخواجه عمک و مولانا محمد سعید و حاجی عبدالعزیز و حاجی خیر الدین، و مولانا صوفی علی آباد و خواجه لطیف کمند بادامی و اعظم و اقدم همه مسند آرائے نقشبندی و مشعل افروز مجددی خدمت

حضرت محمد باقی قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم و نورنا بانوارھم۔

ترجمہ: آپ کی عمر مبارک نوے سال سے تجاوز کر گئی تھی اور ۱۰۰۸ھ اور بعض کے مطابق ۱۰۰۱ھ میں آپ نے وصال فرمایا اور خدائے منان کے وصل سے شرف یاب ہوئے۔اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ ابوالقاسم علیہ الرحمہ صاحب فضل وکمالات گزرے ہیں، حضرت خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے آپ کی خدمت میں ایک مکتوب بھی بھیجا تھا جو پند و نصائح پر مشتمل تھا اور وہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ میں موجود ہے۔حضرت خواجہ امکنگی علیہ الرحمہ کے خلفاء ان کے خلفاء صاحبزادوں کے ساتھ دس ہیں ہم ان کے اسماء گرامی لکھنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔حضرت خواجہ ہاشم بن خواجہ بزرگ کمند سبزی، خواجہ یحییٰ ولد خواجہ محمد صابر، خواجہ احمد المشہور خواجہ عمک، مولانا محمد سعید، خواجہ حاجی عبدالعزیز، حاجی خیر الدین، مولانا صوفی علی آبادی، خواجہ لطیف کمند آبادی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) ان میں سے سب سے اہم اور اعلیٰ مسند آرائے نقشبند اور چراغ مجددی کو روشن کرنے والے حضرت خواجہ محمد باقی علیہ الرحمہ۔

تذکرہ خامس عشرۃ از منتخب اول در ذکر محی الدین خواجہ محمد باقی ملقب بخواجہ بیرنگ رضی اللہ عنہ

قبلۂ انفسے و آفاقے		بزم خاص شہود را ساقی

ترجمہ: عالم انفس و آفاق کے قبلہ، خاص بزم شہود کے آپ ساقی تھے۔

خضر جان بخش راہ مشتاقی		خواجۂ ما محمد ن الباقی

ترجمہ: خضر علیہ السلام جان بخشنے والے جن کی راہ کے مشتاق تھے، وہ ہمارے خواجہ محمد علیہ الرحمہ باقی تھے۔

این نسبت علیه از خدمت حضرت مولانا خواجه امکنگی قدس سره بحضرت خواجه محمد ن الباقی رسیده ولادت کثیر السعادت آں حضرت در بلده فاخره کابل صانها الله تعالی عن الآفات و التزلزل در شهور ۹۷۱ احدی و سبعین و تسعمأیة و چون خدمت ایشان بحد تعلیم رسیدند تحصیل از خدمت مولانا صادق حلوائی که از اکابر مدققین آن عصر بودند نمودند و بمصاحبت ایشان سفر ماوراءالنهر فرمودند در آن سفر باوجود صغر سن ذوق درویشی بهم رسانیدند و صحبت اکثر درویشان دریافتند و ملازمت هر یک بقدر استفاده ماندند و از هر جا فوائدے حاصل روزگار ایشان آمد اما از علو استعداد مسکن و اضطراب ایشان نمی شد منها مدتے بخدمت خواجه عبیدالله که خلیفه مولانا لطف الله بودند بسر بردند و باز بملامت افتخار شیخ یسوی رسیدند باز کسب کمال از جناب امیر عبدالله بلخی نمودند لیکن تسلی تمام نمی یافتند و در اضطراب می بودند تا در معامله بشرف زیادت حضرت خواجه بزرگ رضی الله عنه مشرف شدند و تلقین از آنحضرت یافتند و کذلک نیز از روحانیت خواجه عبیدالله احرار قدس سره اعانتها یافتند و ابواب فتوح باطنی نصیب روزگار ایشان شد و در تقیید اذکار و افکار طریقه علیه شدند و در همین مابین کشمیر را بقدوم مبارک خود رشک فردوس برین نمودند و چندی آنجا بخانقا. شیخ بابا والی که مجاز از طریقۂ خواجگان عالی بود می بودند۔

پندرھواں ذکر: حضرت خواجہ محی الدین محمد باقی الملقب خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ

یہ نسبت عالیہ آپ نے حضرت مولانا خواجہ امکنگی علیہ الرحمۃ سے حاصل کی۔ آپ کا ولود مسعود قابل فخر شہر کابل (اللہ تعالیٰ اسے آفات وبلیات سے محفوظ رکھے) میں ۹۷۱ ہجری میں ہوئی جب آپ سن تعلیم کو پہنچے تو حضرت مولانا صادق حلوائی علیہ الرحمۃ اس زمانے کے اکابر علماء میں سے تھے ان کے پاس تعلیم دین حاصل کی۔ اوران کے ساتھ ماوراء النہر کا سفر بھی کیا۔ اوراس صغرسنی میں آپ کو درویشی کا شوق لاحق ہوا وہاں آپ نے اکثر درویشوں کی صحبت اختیار کی اور ہر ایک سے استطاعت کے مطابق استفادہ کیا۔ اس حالت میں جہاں کہیں سے بھی کوئی فائدہ میسر ہوسکتا تھا زمانہ آپ کو وہاں لے گیا۔ لیکن بلندی استعداد کی وجہ سے آپ کے اضطراب میں سکون نہ آیا۔ ایک عرصہ تک آپ خواجہ عبید اللہ علیہ الرحمۃ جو مولانا لطف اللہ علیہ الرحمۃ کے خلیفہ تھے ان کے پاس رہے اور پھر شیخ یسوی کی صحبت میں پہنچے اور پھر یہاں سے خواجہ امیر عبداللہ بلخی کے پاس کسب فیض کے لئے آئے لیکن پھر بھی روح کو تسلی حاصل نہ ہوئی اور روح مضطرب رہی یہاں تک کہ اس کیفیت میں تھے کہ حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ سے تلقین ذکر پائی اور پھر آپ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمۃ کی روحانیت سے بھی فیض یاب ہوئے اس وجہ سے فتوحات باطنی کے دروازے آپ پر کھل گئے اور آپ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے اذکار کی قید میں آ گئے اسی دوران آپ نے اپنے قدموں سے کشمیر کی سرزمین کو رشک فردوس بنایا۔ اوروہاں پر شیخ باباوالی علیہ الرحمۃ جو طریقہ خواجگان کے مجاز تھے ان کی خانقاہ میں سکونت اختیار کی۔

و باز بهندوستان تشریف فرما شدند در آنجا شوق از دیاد فوائد بر ایشان غلبه کرد و باشاره ارواح طیبه خواجگان بولایت ماوراء النهر رسیدند و در این مرتبه غنچه امید ایشان از مهب وصال و زیده بدرجات کمال بالیدن آغاز کرد و گلبن دل مبارک ایشان چون بستان جان، صفا کیشان گل گل شگفت۔

ترجمہ: اور پھر ہندوستان تشریف لائے۔ یہاں آکر فیض وبرکات والی زمین کی زیارت کا شوق دل میں پیدا ہوا آپ خواجگان کی ارواح طیبہ کے اشارہ سے ماوراء النہر تشریف لائے۔ اس جگہ پرآ کر آپ کے وصال الی اللہ کا شگوفہ تر وتازہ ہوا اور درجات کمال نے پھل دینا شروع کیا اور آپ کے دل کا پھول خوبصورت باغ کی طرح ہر طرف کی بہار سے سما گیا۔

بیت:

از این نسیم که از فیض صبح گاهِ وزید		**هزار غنچه شگفت و بهر کلاهِ رسید**

ترجمہ: صبح کی تازہ ہوا نے فیض کو بڑھا دیا، ہزاروں غنچے کھلے اور ہر ایک انتہا تک پہنچا۔

بخت توفیق ایشان رخت سفر بمنزل خواجگان نهاد یعنی بشرف صحبت مولانا اعظم مظهر کمالات اتم خواجگی امکنگی مشرف شدند اخذ کمالات جدیده و تصحیح معاملات قدیمه فرمودند و دیدند آنچه دیدند و رسیدند بجائیکه رسیدند و باندک فرصت به نسبت خاصه نقشبندیه مشرف شدند و از خدمت ایشان مجاز گردیدند۔

ترجمہ: یہاں سے آپ کی توفیق کے بخت نے خواجگان کی درگاہ کی طرف رخت سفر باندھ لیا اور آپ مظہر کمالات مولیٰ اعظم حضرت خواجہ امکنگی علیہ الرحمۃ کی صحبت سے شرف یاب ہوئے جہاں سے آپ نے نئے کمالات حاصل کئے اور قدیم معاملات کی تصحیح کی اور پھر وہاں وہ دیکھا جو دیکھنے والے کی نظر میں نہیں آ سکتا

اوراس منزل تک پہنچے جہاں کوئی چلنے والا پہنچ نہیں سکتا اور تھوڑے عرصے کے اندر نقشبندیہ سلسلے کی خاص نسبت حاصل کر لی اور خلیفہ مجاز کے درجہ پر فائز ہوئے۔

چنانکه اصحاب خدم مولانا خواجگی از سرعت کمال و اکمال ایشان متحیر ماندند و عرق غیرت بجنبانیدند که مایان را عمرها است که در این آستان بانواع ریاضیات و خدمات مشغول ایم اما این قدر فیاضی که باندک مدت بایشان نمودند بعمرها نصیب روزگار مانشد حضرت مولانا ازین کنکاش باخبر شدند و فرمودند کار ایشان را تمام نموده برای تصحیح نزد ما آورده بودند لاچار هر که بچنان آید چنین رود۔

ترجمه: اس عمل کو دیکھ کر کہ آپ کتنی جلدی سے منصب خلافت پر پہنچے ہیں خواجہ مولانا امکنگی کے دوسرے مریدوں نے غیرت کا اظہار کیا اور غیرت کے پسینہ کو اپنی پیشانی سے صاف کیا اور کہا ہماری عمر بیت گئی ہے کہ اس آستانے پر انواع واقسام کی ریاضتوں میں مشغول ہیں اور خدمت کر رہے ہیں ہمیں وہ نہیں ملا جتنی مقدار میں تھوڑے سے عرصہ کے اندر آپ کے لئے فیاضی کی گئی ہے۔ حضرت مولانا خواجہ امکنگی علیہ الرحمۃ کو اس غیرت کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ان کا کام مکمل ہو چکا تھا صرف تصحیح کے لئے میرے پاس آئے تھے تو یقینی سی بات ہے جو اس کیفیت میں آتا ہے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

و خدمت مولانا شباروز لیلا و نهارا در خلوت بایشان صحبت داشتند و بر بعضی از فوائد زوائد اطلاع داده فرمودند که کار شما بعنایت الله سبحانه و تربیت روحانیت اکابر بانجام رسیده و شمارا باز بهندوستان باید شد که سلسله علیه را در آنجا رونق عظیم پدید آرند و مستفیدان عالی مقدار از یمن تربیت شما بروئ کار آیند پس حضرت خواجه بامر مبارک حضرت مولانا و اشاره ارواح طیبه اکابر زلال آسابکام لب تشنگان بیداد هندوستان افتادند و زمانه بهزاران زبان مترنم این مقال گشت۔

ترجمه: حضرت مولانا خواجہ امکنگی علیہ الرحمۃ نے رات دن آپ کو اپنی صحبت میں رکھا اور کثیر تعداد میں فیوض و برکات عطا کئے اور پھر فرمایا کہ تمہارا کام مکمل ہو چکا اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اکابر صوفیاء کی روحانی تربیت اپنے انجام کو پہنچی اب آپ کو دوبارہ ہندوستان جانا چاہئے تاکہ سلسلہ عالیہ وہاں پر اپنی عظیم رونق کا اظہار کرے اور بہت بڑی تعداد میں لوگ تمہاری تربیت کی برکت سے فیض یاب ہوں گے اس کے بعد حضرت خواجہ محمد باقی علیہ الرحمۃ حضرت مولانا امکنگی کے حکم سے اور اکابر صوفیاء کی ارواح طیبہ کے اشارہ سے روحانیت کے پیاسے لوگوں کو سیراب کرنے کے لئے ہندوستان تشریف لائے جہاں پر تھوڑے سے عرصہ کے اندر ہزاروں زبانوں پر یہ قول گردش کرنے لگا۔

بیت:

شکر شکن شوند همه طوطیان هند		زین قند پارسی که به بنگاله میرود

ترجمه: ہندوستان کے تمام طوطی شکر کو چھوڑنے والے ہوئے، اس پارسی شکر کی وجہ سے جو بنگالہ میں گئی۔

چون بهندوستان رسیدند سالی در بلده فاخره لاهور بماندند و بسا علماء و فضلاء آن بلده شریفه از ایشان مستفاد شدند و ازان جا متوجه دهلی گردیدند در قلعه فیروزآباد که بس منزلی است عالی بغایت دل کشائی و مشرف بدریائ مشتمل در نهایت لطافت و صفائ سکونت اختیار نمودند و تازمان ارتحال ازین دار ملال بجائ دیگر انتقال ننمودند

ترجمه: ایک سال تقریباً آپ ہندوستان آ کر لاہور میں رہے اس شہر کے علماء وفضلاء نے آپ سے استفادہ کیا۔ پھر وہاں سے آپ دہلی تشریف لے گئے اور

وہاں پر قلعہ فیروز آباد کو اپنا ٹھکانہ بنایا جہاں پر آپ نے اپنی دریا دلی سے لوگوں کو شرف یاب کیا اور وہاں اپنے آخری ایام تک سکونت اختیار فرمائی اور کہیں اور منتقل نہ ہوئے۔

بیت:

زھے طالع بقعۂ باصفا		که دروی سکونت کند اولیا

ترجمہ: کتنا ہی اچھا ہے ظاہر ہونے والا زمین کا وہ ٹکڑا، جس میں اولیاء سکونت اختیار کریں

شیوۂ مرضیہ آنحضرت قدس سرہ ھمگی ستر احوال و اخفاء کمال و خمول ونزد او تورع و اتقا بودند و از غایت انکسار و دید قصور اعمال و اتهام نیات که ایشان داشتند چه بیان نماید و در تعظیم و تکریم سادات و علمائ مبالغه می نمودند و در جزوی و کلی عملیات بفقهائے متورع رجوع می فرمودند چون طالبی به آستان ایشان مشرف می شد از غایت انکسار مهما امکنه خود را دور می داشتند و عذرها می نمودند اگر آن طالب صادق بودی و هیچ وجه ایشان وا گذار نشدی مصداق این مقاله۔

آپ کا پسندیدہ شیوہ احوال کو چھپانا کمال اور فیوضات کو مخفی رکھنا اور تقویٰ وطہارت کو قائم رکھنا تھا اور آپ نہایت انکساری اپنے اعمال کو کم اور اپنی نیت کو خالص نہ ہونے کا جو اظہار کرتے تھے وہ بیان سے باہر ہے آپ سادات اور علماء کرام کی تعظیم میں مبالغہ کیا کرتے تھے جزئی اور کلی احکام میں زیادہ متقی فقہاء کے اقوال کی طرف رجوع فرماتے تھے اور جب کوئی طالب معرفت آپ کے پاس حاضر ہوتا انتہائی عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے اور اسے اپنے آپ سے دور رکھتے اور اس سے معذرت کرتے اور اگر وہ طالب صادق ہوتا اور کوئی بھی حیلہ اسے وہاں سے نہ ہٹاتا حتی کہ وہ ان اشعار کا مصداق بن جاتا۔

قطعہ:

از این در نداریم روئ گذر		اگرچه از دو عالم گذر کرده ایم

ترجمہ: اس دروازے سے آگے گذرنے والا چہرہ میرے پاس نہیں، اگرچہ دو عالم سے میں گزر آیا ہوں۔

بیانِ نمک ھائ این می کهسار		حواله بریشِ جگر کرده ایم

ترجمہ: ان پہاڑوں کے نمک کے بیان کے لئے اپنے زخمی جگر کو اس کے حوالے کر دیا۔

و چون رسوخ طلب می دیدند لاچار بحکم اِذَارَاَیتَ لِیْ طَالِبًا کُنْ لَهٗ خَادِمًا۔

ترجمہ: اور جب آپ اس کی طلب میں پختگی دیکھتے تو مجبوراً اس مقولہ کے مطابق عمل کرتے ہوئے۔

أَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا رَأَيْتَ لِي طَالِبًا فَكُنْ لَهُ خَادِمًا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: جب تم کوئی میرا طالب دیکھو تو اس کے خادم بن جاؤ۔

(شعب الایمان، رقم: ۹۴۸۲، حلیۃ الاولیاء، ج۱۰، ص۷۶، تفسیر الثعلبی، الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، ج۳، ص۳۳۴، لطائف الاشارات تفسیر القشیری، ج۱، ص۲۳۸، البحر المحیط فی التفسیر، ج۳، ص۱۲۱، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۱، ص۲۹۹، فیض القدیر، ج۲، ص۳۹۱)

در آغوش عنایت و کنف تربیتش می کشیدند۔

ترجمہ: اسے اپنی آغوش عنایت میں لے لیتے اور اس کے لئے تربیت کے دروازے کھول دیتے۔

گویند جوانی از خراسان غریب شده مدتها در مزار فائض الانوار خواجه قطب الدین بختیار قدس سره بسر می برد و از روحانیت ایشان طلب اشاره بوجود راه نمائی کامل می کرد بعد از رسیدن خواجه بدهلی مبارک آن جوان را در واقعه نمودند که بزرگے از طریقه علیه نقشبندیه اکنون بدهلی رسیده خدمت او را لازم باش حسب الامر بخدمت ایشان رسید و اقعه را معروض داشت فرمودند که این مسکین خود را شایان آن نمی دادند دیگرے خواهد بود آن برنا بزاویه خود باز گشت شب دیگر ویرا گفتند که آن بزرگ همان است که بخدمتش رسیدے و انکسار او دیدے فرداش آن جوان چنان آمد که باز نگشت و بعز قبول مشرف شد طوبی له۔

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ خراسان سے سفر کر کے ایک نوجوان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ کے مزار پر آ کے ایک لمبا عرصہ ٹھہرا رہا اور آپ کی روحانیت سے اشارے کا منتظر رہا کہ مجھے رہنمائی حاصل ہو خواجہ باقی باللہ علیہ کے دہلی آنے کے بعد اس نوجوان کو بتایا گیا کہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ دہلی آئے ہیں تم ان کی خدمت میں جاؤ وہ حکم کے مطابق آپ کے پاس حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا یہ مسکین اس رہنمائی کے لائق نہیں تم کسی اور کو تلاش کرو وہ نوجوان اپنی قیام گاہ میں واپس چلا گیا اسے کہا گیا کہ یہ بزرگ وہی ہیں جن کے پاس تو گیا تھا جن کی عاجزی وانکساری کو تم نے دیکھا تھا اگلے دن وہ نوجوان پھر آیا اور آپ کے پاس ایسا بیٹھا کہ دوبارہ واپس نہیں گیا۔ پھر آپ نے اس طالب صادق کو قبول فرمالیا۔

از خدمت خواجه حسام الدین احمد می آرند که چون آنحضرت الحاح نمودند و باجماعة یاران فرمودند که باطراف تردد کنند مگر کسی را یابند که شایان خدمت باشند و این فقیر را نیز اعلام کنند که بخدمت او شتابم باشد که زخم خود را مرهمے یابم چون توکید بسیار نمودند توقف را دور از ادب دانسته متوجه آگره شدم و بعد از بعد رسیدن آن شهر حیران و سراسیمه بودم که چه چاره سازم باخود می گفتم که بآستان ایشان رفته معروض دارم که امتثال امر نمودم چنان کسیکه می فرمودند نیافتم در این حین براهے می گذشتم که از سرای سرود دلربائ بگوش هوشم رسید چون نیک استماع نمودم قوال این بیت سعید سعدی شیرازی قدس سره می خواند

ترجمہ: حضرت خواجہ حسام الدین علیہ فرماتے ہیں جب حضرت کسی طالب کے آنے پر انکار کرتے تو اپنے مریدین کی ایک جماعت سے بھی کہتے کہ وہ بھی اس کو یہاں سے دور کریں لیکن کسی کو اس حکم کے ماننے کی جسارت نہ ہوتی آپ نے اس فقیر کو بھی اسی طرح دور رکھا جس میں میں نے اپنے زخم کا مرہم نہ پایا۔ جب آپ نے دور رکھنے میں زیادہ کوشش کی تو میں نے اسے ادب کے خلاف جانا اور آگرہ کی طرف چل پڑا وہاں پہنچنے کے بعد میں حیران اور پریشان رہا کہ کون سا حیلہ کروں کہ وہاں سے نہ ہٹایا جاؤں میں نے اپنے آپ سے کہا کہ آپ کے آستانے پر واپس جاتا ہوں کیونکہ آپ کے حکم پر عمل ہو گیا ہے اور وہاں جا کر کہتا ہوں کہ مجھے کوئی اور نہیں ملا جب میں راستے سے گزر رہا تھا تو ایک سرور کی صدا میں سے کچھ آواز میرے کانوں تک پہنچی جب میں سننے کے لئے آگے بڑھا تو قوال حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ کا یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

بیت:

تو خواهی آستین افشان و خواهی دامن اندر کش		مگس هرگز نخواهد رفت از دکان حلوائی

ترجمہ: تو چاہے آستین کو جھاڑے یا دامن اندر کھینچے، مکھی حلوائی کی دوکان سے ہرگز نہ جائے گی

سماع این بیت دامان براخگرم زد سر از پانشناخته بخدمت ایشان رسیدم و گفتم آنچه دیدم و شنیدم تفصیل فروتنی و انکسار ایشان را در کتاب نسمات الانس و زبدة المقامات باید دید این منتخب گنجایش آن ندارد۔

ترجمہ: اس بیت کو سن کر میرے صبر کے دامن میں طلاطم آ گیا اور میں سر اور پاؤں کی تمیز کیے بغیر سبک رفتاری سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جو کچھ سنا تھا دیکھا تھا عرض گزار کیا آپ کی عجز وانکساری کی تفصیل نسمات الانس اور زبدۃ المقامات میں دیکھنی چاہیے یہ مختصر کتاب اس کی گنجائش نہیں رکھتی۔

و طریقہ مرضیہ آنحضرت آن بود کہ ہر کرا می پذیرفتند نخست توبہ اش می دادند اگر عشق آن طالب را بخود مشاہدہ می نمودند، بطریق رابطہ نگہداشت صورت مبارک خود بہ حقیقت جامعہ از امر می کردند و بسیار کشائش از این احضار و نگاھداشت صورت شریف پدیدار می گشت۔

ترجمہ: آپ حضرت کی ذات کا پسندیدہ طریقہ یہ تھا کہ کسی کو قبول کرنے کے لئے اس کی توبہ کو ضروری جانتے اور اگر اس طالب کے عشق کا نور مشاہدہ فرماتے تو نگہداشت کے رابطہ کے طریقہ سے اپنی صورت مبارک کی حقیقت کا جامہ اسے پہناتے اس صورت کے حاضر کرنے اور نگہداشت سے وہ کشادگی کو قبول کرتا۔

آوردہ اند کہ خواجہ برہان نام بزرگی از خواجھائے دہ بیدی کہ از اکابر خود نسبت فیوض داشت چون بخدمت ایشان ارادت آورد طلب افادہ و استفادہ نمود ایشان ویرا بنگاہ داشت صورت مبارک اشارت فرمودند او در تعجب شد و بامحرمان خود گفت این شغل مناسب جمعی است کہ اول قدم در این راہ نہادہ باشند مر ایشان کرم نمودہ بمراقبہ عالی تر از آن اشارہ نمایند و ستانش گفتند امتثال امر باید نمود چون عقیدت درست داشت لاچار بنگاہ داشت صورت مبارک پرداخت دو روزی نرفتہ بود کہ آن صورت او را فرو گرفت و نسبت عظیم بروی استیلا نمود تا غلبہ سکرش بجای رسید کہ باوجود تمکین و کبر سن مقدار دو ذراع از زمین می جست و ہر سوئے خود را بدیوار و اشجار میزد تا آنکہ چندی از جوانان او را گرفتہ بودند قوت ایشان بنگاھداشت او وفا نمی کرد تا دید آنچہ دید۔

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ ایک بزرگ جو بیدی دیہات کے خواجاؤں میں سے تھے جن کا نام خواجہ برہان تھا۔ انہوں نے اپنے بزرگوں سے اپنی نسبت میں بہت سارے فیوض و برکات حاصل کئے تھے جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طلب افادہ و استفادہ کا اظہار کیا آپ نے نظر ڈالی اور خرقہ کا اشارہ کیا ان کو یہ بات پسند آئی اور اپنے مریدوں سے انہوں نے کہا کہ یہ شغل جمع کے مناسب ہے کہ پہلے اس راہ میں قدم رکھ چکے ہیں آپ نے خاص ان پر کرم فرمایا اور اس سے مراقبہ عالی کرنے کا اشارہ کیا ان کے دوستوں نے کہا کہ آپ کا حکم ماننا چاہئے جب عقیدت کو آپ نے درست پایا انہیں نگہداشت میں رکھا۔ تو ظاہری صورت اٹھ گئی اور دو دن ابھی نہ گزرے تھے کہ وہ صورت ان سے ختم ہوگئی اور عظیم نسبت کا ان پر اظہار ہوا اور سکر کا غلبہ ان کا اس حد تک پہنچ گیا کہ باوجود روحانی طاقت رکھنے کے اور عمر زیادہ ہونے کے دو ذراع زمین سے اوپر چھلانگ لگاتے اور اپنے آپ کو دیواروں اور درختوں میں مارتے یہاں تک کہ چند نوجوان ان کو پکڑتے تھے ان کی قوت نگہداشت میں ان سے وفا نہ کرتی یہاں تک کہ انہوں نے دیکھا جو دیکھا۔

اما بیشتر طالبان را بذکر دل بطریق مقرر اکابر دلالت می نمودند و جمعی را بذکر نفی و اثبات و بعضے را بذکر اسم ذات عز اسمہ۔

ترجمہ: بہرحال بیشتر طلباء طریقت کو آپ اکابر کے مقرر کردہ طریقہ سے ذکر قلبی عطا کرتے اور ایک جماعت کو نفی اثبات کا ذکر کردیتے اور بعض کو ذکر اسم ذات عز اسمہ عطا فرماتے۔

از غایت سریان نسبت آنحضرت جمعی بمجرد دیدن ایشان بیہوش می شدند و مجذوب و مغلوب میگر دیدند گویند کہ یکبار

خطیب بر منبر بودہ نظرش بر جمال ایشان کشود صیحہ زد و از منبر بزیر افتاد۔

ترجمہ: آپ کی نسبت کے سریع الاثر ہونے کی وجہ سے ایک جماعت ایسی گزری ہے کہ جنہوں نے جب آپ کو دیکھا تو اسی وقت بے ہوش ہو گئے۔ اور مجذوب ومغلوب ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک خطیب منبر پر بیٹھا تھا تو اس کی نظر آپ کے جمال پر پڑی۔ اسی وقت زور سے چیخ ماری اور منبر سے نیچے گر گیا۔

آوردہ اند کہ شبے از شبہائ ماہ مبارک رمضان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدست خادمی فالودہ برائ ایشان فرستادند آن خادم از سادہ دلی بدروازہ خاص رفتہ حلقہ بدر زد حضرت خواجہ خود بدروازہ مبارک تشریف آوردند ظرف را از دست او گرفتہ فرمودند کہ از کجائی گفت خادم شخ احمدم فرمودند کہ چون خادم شیخ احمد مائے بامائی بمجرد مراجعت آن خادم را جذبہ فرو گرفت فریاد کنان افتان و خیزان خود را بخدمت حضرت ایشان رسانید آنحضرت فرمودند حال چیست بشورش تمام گفت کہ ہمہ جا چہ در حجر و چہ در شجر و زمین و آسمان نورے بی کیف و بیرنگ بی غایت و بی نہایت می بینم کہ بیان آن نمی توانم کرد حضرت ایشان فرمودند البتہ حضرت خواجہ مقابل این بیچارہ شدہ اند فرداش بحضرت خواجہ رسانیدند فرمودند۔

ترجمہ: روایت کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی ایک رات حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے خادم کے ہاتھ آپ کے پاس فالودہ بھیجا وہ خادم سادہ دلی سے حلقہ خاص کے دروازہ پر آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ خود دروازہ پر تشریف لائے اس کے ہاتھ سے برتن پکڑتے ہوئے فرمایا کہاں سے آئے ہو تو اس نے جواب دیا کہ میں شیخ احمد علیہ الرحمہ کا خادم ہوں تو آپ نے فرمایا جب تو شیخ احمد علیہ الرحمہ کا خادم ہے تو میرا ہے اس خادم کے لوٹتے ہی اس کا جذبہ مقام عالی پر پہنچ گیا وہ آہ وکناں کرتا ہوا دوڑتا ہوا اپنے آپ کو حضرت کی بارگاہ میں لایا۔ حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے تو پریشانی میں اس نے کہا کہ جس جگہ بھی دیکھتا ہوں پتھروں میں درختوں میں اور زمین میں اور آسمان میں بے کیف اور بے رنگ نور کو دیکھتا ہوں جو بے غایت وبے انتہا ہے جس کا میں بیان نہیں کرسکتا۔ حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا یقیناً یہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے سامنے آیا تھا۔ صبح اسے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں بھیجا اور تبسم فرماتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

بیت:

بروز حشر شہیدان چو خون بہا طلبند		تبسمے کن و خاموش کن زبانِ ہمہ

ترجمہ: قیامت کے دن شہید خون بہا طلب کریں گے، وہ تبسم فرمائے گا اور سب کی زبان خاموش ہوجائے گی

گویند کہ عسکری بخدمت ایشان آمدہ بود ایشان بتقریب طہارت از مسجد بیرون شدند خادم آن سپاہی عنان اسپ را گرفتہ ایستادہ بود حین تنحخ استبراء نظر کیمیا اثر بر آن خادم افتاد چون ایشان بہ مسجد رسیدند خبر آوردند کہ خادم عسکری را جذبہ و بیخودی بخاک افگندہ و میان اسپان چون گوئ ہر طرف غلطان است از قبل شام تا پاسی از شب در اضطراب بود بنا گاہ بشوریدہ روئ بباز ار نہاد و ہمچنان بصحرا بیرون رفت و دیگر ہیچ کس از وی خبر نیافت۔

ترجمہ: روایت کیا جاتا ہے کہ ایک سپاہی آپ کی خدمت میں آیا طہارت کی نیت سے آپ مسجد سے باہر تشریف لائے۔ اس سپاہی کا خادم گھوڑے کی لگام پکڑ کر کھڑا ہوا تھا آپ کی نظر کیمیا اثر اس پر پڑی جب آپ واپس مسجد میں تشریف لائے تو خبر ملی کہ اس سپاہی کے خادم کا جذبہ اور بے خودی اسے خاک آلود

رہا ہے اور وہ خادم لشکر کے گھوڑوں کے درمیان گیند کی طرح ادھر ادھر اچھل کود کر رہا ہے شام سے پہلے سے لے کر رات کا ایک حصہ گزرنے تک وہ اضطراب میں رہا۔ اچانک احوال کی شوریدگی اس میں لوٹ آئی اور وہ دوڑتا ہوا صحراء میں چلا گیا اور کسی کو اس کی کوئی خبر نہ ملی۔

زهد و استغنائ ایشان از امتعه دنیوی تابحدی بود که در مجلس شریف ایشان سخن از امور دنیوی نمی گذشت بعضے تونگران که از اهل ارادت بودند التماس می نمودند که کفافی برائ یومیه فقرائ معین نمایند ایشان در حق جمعی که نسبت معنوی بایشان درست کرده بودند رضا نمی دادند و بمادون ایشان مجوز می داشتند از غایت تنفر که ایشان را از این ممر بود بوقتیکه عزم سفر حجاز کردند عبدالرحیم خان مخاطب بخان خانان که از محبان ایشان بود چون خبر یافت لک روپیه که عبارر از صدهزار روپیه باشد جهت خرچ راه از زاد و راحله درویشان ایشان فرستاده عرض نمود که بقبول آن بر من منت نهید خدمت ایشان روئ درهم کشیدند و فرمودند که بحج رفتن چون منی گوارای آن نمی کند که آن همه سیم و زر مسلمانی را صرف خود کنم نپذیرفتند و باز بگردانیدند و بی تقیدی ایشان از مسکن و ملبوس و ماکول تا بحدی بود که اگر یک طعام غیر مرغوب را چندین روز پی درپی بخدمت ایشان حاضر میکردند نمی فرمودند که طعام دیگر کنید و کذلک اگر جامه چندی در بدن مبارک بودی که چرکین شدی طلب دیگر جامه نمی داشتند و نیز هر چنددر خانه تنگ و تیره می بودند یا آن مسکن کهنه شدی یا از خاک و خاشاک پر گشتی از ان جا که غرق لجه تسلیم و رضا بودند اظهار تنطیف و تنویر و تعمیر آن نمی نمود ایام ایشان باوضو و صرف عبادت و تکثیر طاعت می گذشت و شبها که بعد از ادائے نماز عشائ بحجره تشریف فرما میشدند و مراقب می نشستند چون ضعف اعضاء غلبه می کرد و برخواسته تجدید وضو می نمودند و دوگانه ادا کرده باز می نشستند باز چون اعضاء بدرد و ضعف می آمد چنان می کردند اکثری شب بر این می گذشت احتیاط در لقمه تا بحدے بود که هدیه که می رسید بحکم حدیث نحن لانرد الهدیه رد نمی کردند اما آنرا خرچ نمی کردندے بل از محل اطیب قرض حسنه می گرفتند و در بدل آن آنرا میدادندے که بحکم فقها آن درجه دیگر در حلیت پیدا می کند۔

ترجمہ: آپ کا زہد اور استغناء دنیاوی ساز و سامان سے اس حد تک تھا کہ آپ کی مجلس شریف میں کوئی بھی دنیاوی معاملات کی بات نہیں ہوتی تھی۔ بعض مالداروں نے جو آپ کے ارادتمند تھے آپ سے التماس کی کہ آپ کی خانقاہ کے فقراء کے لئے یومیہ خرچہ مقرر کردیں۔ تو آپ نے وہ جماعت جس نے آپ کے ساتھ نسبت معنوی درست کرلی تھی۔ ان کے لئے رضا کا اظہار نہ کیا اور جو ان سے نیچے والے درجے کے تھے ان کے لئے جائز قرار دیا دنیاوی ساز و سامان سے آپ کو غایت درجہ کی نفرت جو آپ کو تھی اس کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ آپ نے ایک دفعہ حجاز کے سفر کا ارادہ کیا تو ایک شخص عبدالرحیم خان جو خان خانان کے لقب سے مشہور تھا اور آپ کے محبین میں سے تھا جب اسے اس سفر کی خبر ملی تو اس نے ایک لاکھ روپیہ آپ کی خدمت میں درویشوں اور سواریوں کے زادراہ کے لئے بھیجا اور عرض کی کہ اسے قبول فرما کر مجھ پر احسان کریں آپ یہ سن کر ناراض ہوئے اور فرمایا جب اسے ہمارا حج پر جانا پسند نہیں تو اس کا پیسہ مسلمانوں پر خرچ کروں آپ نے اسے قبول نہ فرمایا اور واپس لوٹا دیا آپ کا لباس کھانا پینا اور مسکن بغیر کسی قید کے اس حد تک تھا کہ اگر ایک غیر مرغوب کھانا چند دن مسلسل آپ کو ملتا تو آپ کبھی نہ فرماتے کہ دوسرا کھانا لاؤ اور اسی طرح جو لباس آپ زیب تن کئے ہوتے جب تک پھٹ نہ جاتا تو دوسرا لباس طلب نہ فرماتے اسی طرح آپ کا گھر کبھی تنگ اور چھوٹا ہوتا تھا یا وہ گھر پرانا ہو جاتا یا وہ سامان و اسباب سے پر ہو جاتا کہ آپ تسلیم و رضا میں اس طرح غرق تھے کہ اس گھر کی تعمیر اور صفائی

کا اظہار بھی نہ فرماتے تھے آپ کے زندگی کے دن باوضو اور عبادت کے صرف میں گزرتے تھے اور رات کے وقت عشاء کی نماز کے بعد آپ حجرہ میں تشریف لے آتے اور مراقبہ فرماتے تھے اور جب اعضاء پر کمزوری بڑھتی اٹھتے اور تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت ادا فرمانے کے بعد پھر بیٹھ جاتے جب بھی اعضاء میں کمزوری کا اظہار ہوتا تو ایسا ہی کرتے اور کھانے میں اس درجہ کی احتیاط تھی کہ اگر آپ کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس میں فرمایا گیا کہ: نحن لانرد الهديه۔ ''ہم ہدیہ رد نہیں کرتے'' اسے رد نہیں کرتے تھے لیکن خود اسے خرچ بھی نہیں کرتے تھے آپ اپنے خرچہ کے لئے قرض لیتے تھے اور پھر اس ہدیہ کو اس کے بدلہ میں دے دیتے تھے کیونکہ فقہاء کے حکم کے مطابق اس میں دوسرے درجہ کی حلیت پیدا ہو جاتی ہے۔

و تاکید تمام می فرمودند که پزنده طعام بوضو باشد بل از باب حضور و صفا باشد و هنگام طبخ با حرف دنیاوی نپردازد و می فرمودند از لقمه که بیحضور و احتیاط خورده شود دودی می خیزد که مجاری فیض را می بندد و ارواح طیبه که وسیله فیض اند مقابل قلب نمی شوند و همه مریدان را برین احتیاط ترغیب می نمودند و کذلک در همه امور عمل ایشان بعزیمت و اولی بود۔

ترجمہ: اور آپ تاکید فرماتے کہ کھانا پکانے والا باوضو ہو بلکہ صاحب حضور وصفا ہو اور پکاتے وقت کوئی بھی دنیاوی بات نہ کرے اور آپ فرماتے تھے کہ جو لقمہ بے حضور اور بے احتیاط سے کھایا جاتا ہے وہ ایسا دھواں پیدا کرتا ہے جو فیض کے راستے کو بند کر دیتا ہے اور وہ ارواح طیبہ جو فیض کا وسیلہ ہیں وہ دل کے سامنے نہیں آتے آپ تمام مریدین کو اسی احتیاط کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اسی طرح تمام معاملات میں آپ عزیمت اور اولی پر عمل کرتے تھے۔

و از انجا که در کتب احادیث بقراءت فاتحه خلف امام تو کید رفته چند روز بر آن آمدند که فاتحه خلف امام قراءت نمایند در این اثناء امام الائمة سراج الامة ابو حنیفة کوفی رحمة الله علیه را در معامله دیده اند که قصیده غراء در مدح خود می خوانند که از ان این مضمون مستفاد می گردد که چندین اولیا کبار در مذهب من بوده اند بعد از این واقعه ترک آن نموده اند۔

ترجمہ: کتب حدیث میں جو متعدد احادیث کے اندر قرأت خلف الامام کی تاکید آئی ہے آپ نے چند دن اس پر عمل کیا اور امام کے پیچھے قرأت کی۔ اس دوران امام الائمہ سراج الامۃ ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوا اور ایک خوبصورت قصیدہ آپ نے اپنی مدح میں پڑھا۔ جس کا مضمون یہ بنتا ہے کہ کتنے ہی اولیاء کبار رحمہم اللہ میرے مذہب پر عمل کرتے ہیں اس واقعہ کے بعد آپ نے قرأت خلف الامام کو ترک کر دیا۔

علو همت ایشان آن بود که از بدایت احوال تا نهایت کمال به هیچ یک از احوالات بلند و مکاشفات ارجمند سر همت ایشان فرود نمی آمد در عین بحر یافت دم از نایافت زده خشک لب می بودند و این رباعی شریف ایشان نیز دلالت برین مدعا می کند

آپ کی شان کی بلندی کے لئے یہ کافی ہے کہ احوال سلوک کی ابتداء سے لے کر کمال کی انتہا تک بلند و بالا حالات و مکاشفات میں سے کسی بھی موقعہ پر آپ کا سر جھکا نہیں (عین سمندر یافت میں) آپ نے نہ یافت کا سانس لیا اور خشک لب رہے یہ رباعی آپ کے ان احوال پر دلالت کرتی ہے۔

رباعی:

در راه خدا جمله ادب باید بود		تاجان باقی است در طلب باید بود

ترجمہ: راہ خدا میں تمام ادب ہونا چاہئے، جب تک جان باقی ہے طلب میں رہنا چاہئے

دریا دریا اگر به کامت ریزند		کم باید کرد خشک لب باید بود

ترجمہ: دریا در دریا اگر تیرے جسم پر بہائے جائیں، تو پھر بھی لب خشک رہنے چاہیے

شیخ تاج که از خلفاء ایشان بوده فرموده که روزی در حجره خاص ایشان بودم ایشان را بغایت مغلوب و مستهلک دیدم در حکایة شدم اما آثار شعور بکلام خود در ایشان نیافتم پیشتر گفت و کو سؤال درمیان آوردم تا بعد از ساعتی چند بتکلم آمدند بعد ازان فرمودند که فلان کس امروز عجب رسیدی که کلّمینی یا حمیرے اما شدی که در حیرت و نیستی و دهشت عجب رفته بودم هم از این غلبه تفرید ایشان بود که سر بشیخی و صحبت در نمی دادند ایام توجه ایشان بتربیت درویشان بدو سال نکشید چون حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه بکمال و اکمال رسیدند ایشان خود را از صحبت و تعلیم ارباب ارادت باز کشیدند و یاران را حواله ایشان نمودند چنانچه تفصیل آن در احوال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه بیاید انشاء اللہ تعالیٰ و خود آنزو اگیر شدند بشیوه قطب آفاق ابو علی دقاق قدس سره بدرو و اندوه سر بگریبان نیستی و کشیدند و غیر نماز بجماعت بمسجد حاضر نمی شدند هر که ایشان را میدید از حدیث مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَيِّتٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ یاد می کرد مع ذلک از هیبت و دهشت دیدار ایشان هر که هر کجا می بود نقش دیوار می شد۔

شیخ تاج الدین جو آپ کے خلفاء میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے حجرہ خاص میں تھا تو میں نے آپ کو مغلوب اور مستہلک دیکھا۔ جس کی حکایت نہیں کر سکتا۔ میں نے کلام کا شعور ان کے اندر نہ پایا میں نے آپ سے گفتگو کی اور آپ سے سوالات کئے۔ جن کا کچھ گھڑیوں کے بعد آپ نے جواب دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا آج ایک عجیب شخص آیا تھا۔ کہ وہ اس شخص جیسا تھا جس نے اپنے گدھے سے کہا تھا کہ اے میرے گدھے مجھ سے بات کرو۔ شیخ تاج الدین کہتے ہیں کہ اس سے مجھے حیرت نیستی اور عجیب دہشت حاصل ہوئی۔

اس طرح کے غلبہ میں آپ کی شان کو تفرد حاصل ہے جس میں آپ صحبت اور شیخوخیت کی طرف نہیں آتے آپ کو مریدوں کی طرف توجہ اور درویشوں کی تربیت کرتے ہوئے ابھی دو سال نہ گزرے تھے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کامل و اکمل کی منزل تک پہنچ گئے تو آپ نے مریدین کی صحبت اور تعلیم و تربیت سے ہاتھ اٹھا لیا اور انہیں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا جس کی تفصیل حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے احوال میں ان شاء اللہ العزیز آئے گی۔ اور اپنے آپ کو آپ نے لوگوں سے دور کر لیا اور قطب آفاق ابو علی دقاق قدس سرہ کے شیوہ میں اپنے آپ کو لے آئے۔ اور اپنا سر نیستی کے گریبان میں ڈال دیا جذبے کے غلبے کی وجہ سے مسجد میں بھی صرف جماعت کے لیے حاضر ہوتے تھے۔

جو بھی آپ کو دیکھتا اس حدیث کا مصداق سمجھتا:

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَيِّتٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ۔

ترجمہ: جو ارادہ کرتا ہے کہ زمین پر چلتے ہوئے کسی میت کو دیکھے وہ ابن ابی قحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ النساء، تحت الآیۃ: ۹۴، ج ۲، ص ۲۶۳، نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب، ج ۵، ص ۱۶۵)

اور اس کے ساتھ آپ کی ہیبت اور دہشت کا یہ عالم تھا کہ جو کوئی جہاں کہیں بھی آپ کو دیکھ لیتا اس پر نقش ہو جاتی تھیں۔

بیت:

هیبت حق است این از خلق نیست	هیبت این مرد صاحب دلق اینست

ترجمہ: یہ ہیبت حق ہے مخلوق سے نہیں، ہیبت اس مرد کی ہے گدڑی والے کی نہیں

بمجرد دیدن ایشان بمصداق خبر إذَا رُؤُوا، ذُكِرَ اللهُ۔ بظهور می رسید تاروزیکه عُبور ایشان بیکی از قرای که سکنه آن هنود بودند بوقوع پیوست بمجردی که نظر آن جماعت بر ایشان افتاد باهمدیگر می گفتند که این عجب مردیست که از دیدن او خدابیاد ما آمده۔

ترجمہ: آپ کے دیکھنے سے ہی اس حدیث کی صداقت نظر آتی ہے جس میں فرمایا گیا: إذَا رُؤُوا، ذُكِرَ اللهُ۔ **ترجمہ:** جب انہیں دیکھا جائے خدا یاد آجائے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۱۱۹، مسند البزار، رقم: ۵۰۳۴، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۴۲۳، الزہد والرقائق لابن المبارک والزہد لنعیم بن حماد، ص، ۲۷، مسند اسحاق بن راہویہ، ج، ۵، ص، ۱۸۰، مسند احمد رقم: ۲۷۵۹۹، الادب المفرد، رقم: ۳۲۳، شعب الایمان، رقم: ۶۸۸، الدر المنثور فی التفسیر الماثور، ج، ۲، ص، ۵۸۳، مجمع الزوائد، رقم: ۱۳۱۴۰، اتحاف الخیرۃ، رقم: ۵۳۵۸، المطالب العالیہ، رقم: ۲۶۶۵، کنز العمال، رقم: ۱۷۸۳، جامع الاحادیث، رقم: ۴۰۹۴)

ایک دن آپ ایک ایسی بستی سے گزرے جہاں ہندو رہتے تھے، جب ان کی ایک جماعت پر آپ کی نظر پڑی تو وہ سب ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ عجیب مرد ہے جسے دیکھتے ہی خدا یاد آجاتا ہے۔

و با این همت گاه گاه از جوش قلق و اضطراب تنها در کوچه و بازار می گذشتند و در سایه دیواری بخاک می نشستند با این همه نیستی هاىٔ و حیرت سر موی در امور شرعیه و التزام عزیمت فتورے نمی رفت و سماع و رقص را در آنجا چه بار و وجد و تواجد را کجا مجال۔

ترجمہ: اس ہمت کے ساتھ کبھی کبھی جوش قلق اور اضطراب اتنا بڑھتا کہ اکیلے باہر گلیوں میں چلے جاتے اور دیوار کے سائے میں خاک پر بیٹھ جاتے۔ نیستی کی اس انتہائی حالت کے باوجود اور حیرت کے درجہ کی انتہا ہوتے ہوئے آپ ایک بال برابر امور شریعت سے اور التزام عزیمت سے ادھر ادھر نہیں ہوتے تھے۔ اس کیفیت کو خراب کرنے میں سماع و رقص کا کیا اثر ہوگا اور وجد و تواجد اس پر کسی طرح اثر انداز ہو سکتا ہے۔

تاحدیکه روزی در حضور ایشان یکی از درویشان بجهر الله گفت فرمودند باو بگوئید که ادب مجلس ما دانسته به مجلس ما بیاید

یہاں تک کہ آپ کی محفل میں ایک دفعہ ایک شخص نے اونچی آواز میں اللہ کہا تو آپ نے فرمایا اسے کہو میری مجلس میں میری مجلس کے آداب سیکھ کر آئے۔

مصرعه:

ای تو مجموعه خوبی ز کدامت گوئیم

ترجمہ: اے وہ ذات جو مجموعہ خوبی ہے تیرے بارے میں کیا کیا بتاؤں۔

شاهد عظیم بر علو همت و حال ایشان همین بس است که در مدت دو سال که بر مسند شیخی بوده اند در این فرصت قلیله چه مردم، که ز خوان دولت ایشان روزیمند گردیده اند و چه آثار برکات در کشور هندوستان از ایشان انبساط گرفت و این سلسله شریفه نقشبندیه که در آن دیار غریب بود ترویج تمام یافت خدمت۔

ترجمہ: آپ کی بلندی شان اور مقام کی بلندی پر یہی بات گواہی کے لئے کافی ہے کہ آپ شیخیت کے منصب پر صرف ۲ سال بیٹھے ہیں اور اس قلیل عرصہ میں آپ کے فیضان کے دسترخوان سے کتنی مخلوق نے اپنی روزی لی ہے اور کتنے آثار و برکات ہندوستان کے پورے ملک میں آپ کی وجہ سے پھیلے ہیں اور یہ

سلسلہ نقشبندیہ جو ہندوستان کے ملک میں نیا آیا تھا کس طرح اس نے ترویج واشاعت پائی۔

خدمت مولانا هاشم در زبدة المقامات در ذکر ایشان می نویسد که فاضلے باین حقیر گفت که بعضے شیخان بزرگ صاحب حال وقال هفتاد سال در هند شیخی کردند معلوم است که از ایشان چه ماند و که ماند شاهد بزرگے خواجه شماهمین است که بسن چهل سالگی رفتند و دو سالی شیخی نمودند و عالمی را بهره ور گردایندند امید است که تامادام قیام ساعت فیوض و برکات ایشان پائنده و باقی باشد۔

ترجمہ: مخدوم حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ آپ کے ذکر میں زبدۃ المقامات میں لکھتے ہیں۔کہ ایک فاضل نے اس فقیر کو کہا کہ بعض شیوخ نے جو صاحب حال وقال تھے۔ستر ستر سال ہندوستان میں شیخیت کے منصب پر بیٹھے ہیں لیکن آج ان سے کچھ بھی باقی نہیں لیکن آپ کے خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی ذات پر یہی بات کافی گواہ ہے کہ چالیس سال کی عمر میں اس دنیا سے تشریف لے گئے اور ۲ سال شیخیت کی مسند پر بیٹھے اور ایک جہان کو اپنے فیوض و برکات سے بہرہ ور کیا۔امید ہے کہ آپ کے فیوض و برکات تا قیام قیامت باقی رہیں گے۔

اشاره که باویسی بودن ایشان بالا رفته بود از کلام مبارک ایشان که در مثنوی خود بنظم آورده اند اشعار میرود

ترجمہ: آپ کے اویسی المسلک ہونے کا اشارہ جو آپ کے کلام مبارک سے ظاہر ہوتا ہے جس کو آپ نے مثنوی میں خود نظم کیا ہے۔وہ یہ ہے۔

مثنوی:

شنیدستم که مشاقان درگاه		طلب گاران سِرِّلِیْ مَعَ اللہ

ترجمہ: میں نے سنا کہ اس درگاہ کے چاہنے والے، طلبگار رہیں (سرّ فرمان رسول ﷺ کے) میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص وقت ہوتا ہے۔

(شرح سنن ابن ماجہ للسیوطی ،ج ۱،ص ۳۱۳،مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ،ج ۱،ص ۵۸،فیض القدیر ،ج ۴،ص ۶،تحفۃ الابرار شرح مصابیح السنۃ ،ج ۲،ص ۶۸،مقاصد الحسنۃ ص ۵۶۵،رقم: ۹۲۹،بحر الفوائد المسمی بمعانی الاخبار للکلاباذی،ص ۱۰۱)

خصوصا کاشفِ سر نهانی		ابو القاسم چراغ کرکانے

ترجمہ: خصوصاً سرِّ پوشیدہ کو کھولنے والے ،ابوالقاسم جو کہ کرکان کا چراغ ہیں

بخلوت در بدایت کارش این بود		انیسِ خاطر افکارش این بود

ترجمہ: ابتداء میں مقام خلوت ان کا کام تھا ،آپ کے افکار دلوں کو مانوس کرنے والے تھے

که بوده وردِ جان نام اویسش		که باشد شرآبیے از جامِ اویسش

ترجمہ: ان کی جان کا ورد اویس رضی اللہ عنہ کا نام ہوا ، انہوں نے اویس رضی اللہ عنہ کے جام سے شراب عشق حاصل کی

اویس آسا ازان بحر عنایت		مگر بے واسطه یابد عنایت

ترجمہ: اویس رضی اللہ عنہ نے انہیں عنایت کے سمندر سے سیراب کیا، بغیر کسی واسطہ کے ،یہ عنایت پائی

کیم من کین هوس گیرد دماغم		بیابد نور از این سودا چرا غم

ترجمہ: میں کہاں اور مرا دماغ کس خواہش کا طلبگار ہوا ، کہ میرے چراغ نے اس محبوب سے نور معرفت حاصل کیا

دل از ذکر اویسم شاد گردد		دماغم زین ھوس آباد گردد

ترجمہ: میرا دل اویس رضی اللہ عنہ کے ذکر سے شاد ہوا ، میرا دماغ اس چاہت سے آباد ہوا

در این راه قدر خود چندان ندام		که در دلِ نخل این سودا نشانم

ترجمہ: اس راہ میں اپنی میں کچھ قدر نہیں جانتا، کہ میرے دل میں جس عشق کا درخت پروان چڑھ رہا ہے

زبانم زین تلفظ گرچه بند است		دلم بیخواست صید این کمند است

ترجمہ: اس کے متعلق بولنے سے میری زبان بند ہے ، میرا دل بغیر چاہنے کے جس جال کا شکار ہے

دل اندر شرم و جان سر گرم اینست		که جانان رحمة للعالمین اینست

ترجمہ: دل میں احساس شرمندگی اور جان اس عمل میں سرگرم ہے ، کہ آپ رحمۃ للعالمین ﷺ کی جان ہیں

قبولش گر بباید در افادت		هم استعداد بخشد هم سعادت

ترجمہ: میرے افادہ کے لئے اگر آپ قبول فرمالیں ، اور میری استعداد کو سعادت بخشیں

در این سودا درِ دیگر کشایم		روم از جانب دیگر بیایم

ترجمہ: اس راہ عشق میں میں ایک دوسرا دروازہ کھولوں ، ایک دوسری راہ سے میں اس طرف جاؤں

شفیع آرم روانِ دوستانش		مدد خواهم ز روح پیروانش

ترجمہ: میں آپ ﷺ کے دوستوں کی روح کو شفیع بنا کے لاتا ہوں ، آپ ﷺ کے پیروکاروں کی روح سے مدد چاہتا ہوں

به بوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ		باهلِ بیت و اصحابِ پیمبر

ترجمہ: حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، حیدر رضی اللہ عنہم کے وسیلہ سے ، نبی ﷺ کے صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے وسیلے سے

بصدق و سوز پور بوقحافه		بعلم و دانشِ ختم الخلافه

ترجمہ: صدق و سوز عشق سے معمور ابوقحافہ کے بیٹے ، علم و دانش والے خاتم الخلفاء

بشامِ هجرت و تاریکیِ غار		بآن خوش عنکبوتِ عنبرین تار

ترجمہ: ہجرت کی رات غار کی تاریکی میں ، وہ قسمت والی مکڑی کے جالے

بجورے کز قریش و اقربا دید		بآشوبِ که دشتِ کربلا دید

ترجمہ: وہ جنہوں نے ظلم قریش اور قریبی رشتہ داروں سے دیکھا ، وہ زخم جو کرب وبلا کے میدان میں دیکھا

بدار و گیر حربِ بدر و خندق		بروزِ فتح نور حصحص الحق

ترجمہ: گھر میں اور جنگ بدر اور خندق میں، فتح مکہ کے دن نور واضح ہو گیا۔

بآن شب کز سرائے امہانی		رسیده در مکانے لامکانی

ترجمہ: وہ ذات کہ ایک رات ام ہانی کے گھر سے ، لامکان تک جا پہنچے۔

به بیرون رفتن آزاده زین ده		بسُبحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ

ترجمہ: اس زمین کی حدود سے باہر تشریف لے گئے ، پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندۂ خاص کو سیر کرائی۔

بدیدی آنچه می بائست دیدن		به بیخود گفتن و بیخود شنیدن

ترجمہ: وہ دیکھا جو دیکھا جاسکتا تھا ، بےخود ذات سے کہا اور بےخود ذات سے سنا۔

بفقری کز خودش درویش میداشت		سری الفقر فخری پیش میداشت

ترجمہ: وہ فقر جس سے اپنے آپ کو درویش بنایا ، فقر میرا فخر ہے اس کا سر حاصل کیا۔

بآندم کا ورد روزِ شفاعت		کنی تدبیر مشتِ بے بضاعت

ترجمہ: شفاعت کے دن میں آپ کے نام کا ورد کروں گا، آپ کوئی تدبیر فرمائیں اس مٹھی بھر بے قیمت مٹی کے لیے۔

که این غافل کشاید چشم زین خواب		ازان حجره عنایت پرورش یاب

ترجمہ: اس غافل نے نیند سے آنکھ کھولی ، اس عنایت کے حجرہ سے پرورش پائی۔

نهد در قرن اول آشیانه		اویس ثانیش خواند زمانه

ترجمہ: جس نے قرن اول میں اپنا آشیانہ بنایا تھا ، زمانہ اسے اویس ثانی کہنے لگا۔

ز آسیبِ زمانه فارغ البال		به بینم ماضی و مستقبلش حال

ترجمہ: زمانہ کے آسیب سے فارغ البال ، میں نے دیکھا ان کے ماضی حال و مستقبل کو۔

من ارچه دورم از بختِ سینه دل		تو حالِ سرمدی داری چه مشکل

ترجمہ: میں اگرچہ اپنے بخت سینہ دل سے دور ہوں، تیرا حال سرمدی رکھتا ہے کیا مشکل

شنائی نیست دریائ قدم را		یدِ طولی است دریائ کرم را

ترجمہ: قدم کو دریا سے شناسائی نہیں ، لیکن دریائے کرم کے ہاتھ بڑے وسیع ہیں

مرا گرچه سراسر کار خام است		تمامم دان که این سودا تمام است

ترجمہ: میں اگرچہ سراسر خام ہوں ، تو مکمل جان کہ یہ عاشق کامل ہے

در اوائل و اواسط آنحضرت مستغرق بحر توحید وجود بودند هرچند در اواخر ازان مقام ترقی نموده بوحدت شهود پیوسته اند اما از رباعیات ایشان معنی وحدت وجود مستفاد می شود بعضی رباعیات ایشان را خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه شرح

نمودہ از توحید وجودی صرف نمودہ بتوحید شہودی بردہ و بعضی رباعیات کہ بطرز رسالہ املا نمودہ اند و مسمی بسلسلۃ الاحرار کردہ اندتبرکا چندرباعی رازینت این اوراق می نمایم۔

ترجمہ: حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ ابتداء اور وسط میں توحید وجودی کے سمندر میں غرق تھے اور آخری احوال میں اس مقام سے ترقی کر کے وحدت شہودی کے مقام پر پہنچے لیکن آپ کی کچھ رباعیات سے وحدت الوجود کے مفہوم کا استفادہ ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے آپ کی بعض رباعیات کی شرح کر کے ان کو توحید وجودی سے توحید شہودی کی طرف پھیرا ہے۔ اور بعض رباعیات کو آپ نے رسالہ کی شکل میں املاء کرایا ہے اور اس کا نام سلسلۃ الاحرار رکھا ہے۔ حصول تبرک کے لئے میں چندرباعیات کو ان اوراق کی زینت بنا تا ہوں۔

رباعی:

چون ظاہر علم پردۂ مقصود است		وین مشت خیال سر بسر نابود است

ترجمہ: جب علم ظاہر مقصود کا پردہ ہے، یہ تصور کا حصہ یقیناً نہیں ہوا

از نقش دمی بسوئ بی نقش برو		وانگہ نظارہ کن کہ حق موجود است

ترجمہ: میرا سانس نقش ونگار سے بے نقش کی طرف گیا ، اس وقت نظارہ ہوا کہ حق موجود ہے

ہر جنس تو نہریست ز انہارِ نقوش		شد ظاہر و باطن تو درکار نقوش

ترجمہ: تیری ہر جنس نقوش کی نہروں سے ایک نہر ہے، تیرا ظاہر و باطن نقوش کے کام میں ہے

برخیز جمالِ نقشبندی بطلب		کاسان شودت شکست بازار نقوش

ترجمہ: نقشبندی کا جمال طلب کی طرف بڑھا ، کہ بازار نقوش کو توڑنا آسان ہوا

چون نقش نہادہ روبہ بی نقش آری		زان لوح وجود نسخہ برداری

ترجمہ: جب تو نقش رکھتا ہے تو چہرہ بے نقش کی طرف لا ، اس سے وجود کی تختی کا نسخہ اٹھا

نورے بیرنگ ترجمانش گردد		زنہار کہ دل بترجمانش نسپاری

ترجمہ: بے رنگ نور اس کا ترجمان بن گیا، دل اس کی ترجمانی کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

آن بیرنگی چوپر تواند از شود		بس راز نہفتہ را کہ غماز شود

ترجمہ: وہ بے رنگی جب ظاہر ہوئی، بہت سے پوشیدہ رازوں کی طرف اشارہ کیا۔

ہر جانوریست بر کشد جملہ بخود		و انگاہ پے انکشاف ہر راز شود

ترجمہ: ہر جگہ اپنے نور کو ظاہر کیا، اس وقت ہر راز کو منکشف کیا ۔

گویند کہ چون رسدت دل بکمال		گردد دل و جان ز ترجمان فارغ بال

ترجمہ: کہا کہ جب تیرا دل کمال تک پہنچ گیا، دل و جان اس کی ترجمانی سے فارغ ہو گیا۔

چشم از ہر سو سرمۂ مازاغ کشد	گوش از ہر جانب شنود بانگ تعال

ترجمہ: آنکھ نے سرمہ مازاغ کا حاصل کیا، کان نے ہرطرف سے آگے آ کی آواز سنی۔

ای گشته بهر نموده بیهوده گرد	این است مقام کنت سمعه بشنو

ترجمہ: اے وہ جو دکھلاوے کے لئے بناہے بیہودہ بن جا (اپنے آپ کو ختم کردے)، یہ وہ مقام ہے (میں اس کے کان بنتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے) تو غور سے سن

درتست نمونۂ که بس بے طرفست	بنشین بهر طرف مرو درتگ و دو

ترجمہ: تیری ذات میں اس کا نمونہ ہے جو بے طرف ہے (جو کسی سمت میں نہیں سما سکتا)، بیٹھ ہرطرف اس تگ و دو میں نہ جا۔

یک لحظه سرے به جیب هستی در کش	حرفے انَا گوئی را خطے در برکش

ترجمہ: ایک لمحہ کے لئے ہستی کے گریبان میں اپنا سر ڈال، انا کا لفظ کہنے پر لکیر کھینچ دے (اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھ)۔

گر مردرهی بنا مرادی خواکن	یعنی که نگار نیستی در برکش

ترجمہ: اگر تو اس راستہ کا مرد ہے تو نامردی والی عادتیں بنا (یعنی اپنی ہستی کے اختیارات کو ختم کردے)، تو محبوب نہیں ہے کہ تجھے بغل میں چھپایا جائے

وین سکۂ من که بنام فقر است	این روشنی از نور تمام فقر است

ترجمہ: میرے نام کا سکہ فقر کے نام سے ہے، یہ روشنی نور کامل کے فقر سے ہے۔

بر خیز رہِ خواجۂ احرار بگیر	کان راه ز سرحد مقام فقر است

ترجمہ: اٹھ اور اس راستے کے راہنما خواجہ احرار کو پکڑ، کہ ان کی راہ مقام فقر کی سرحد سے شروع ہوتی ہے۔

در ابتدائ از فحوئے کلام ایشان بطرف وحدت وجود میل معلوم می شود در آخر تنزہ نام نمودہ اند و فرمودند کہ از برکت صحبت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ معلوم شد کہ توحید کوچۂ تنگ است شاہراہ دیگر است

ترجمہ: راہِ سلوک کی ابتداء میں آپ کی کلام کے ظاہر کا میلان وحدت الوجود کی طرف تھا اور پھر اس سے رجوع کرلیا آپ فرماتے ہیں کہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو میرے پاس آنے کی برکت سے مجھے معلوم ہوا کہ توحید ایک تنگ راستہ ہے اور ایک کھلا راستہ کوئی اور ہے۔

فرد:

کمال طفل هنرمند زینتِ پدر است	شود ز آب گهر نام ابر نیسان سبز

ترجمہ: ہنرمند بیٹے کا کمال باپ کی زینت ہے، آب گہر کے برسنے سے سبزہ اگتا ہے

والدہ ماجدہ ایشان از سادات حسینی انداز قانات نساء ہموارہ بہ نیاز و شکستگی و التجا و ہمیشہ مشغول خدمت فقراء چنانچہ خدمت طبخ خانقاہ معلّی حضرت خواجہ خود می کردند۔

ترجمہ: آپ کی والدہ ماجدہ سادات حسینی میں سے تھیں آپ پاکباز عورتوں میں سے تھیں عاجزی وانکساری آپ کا شیوہ تھا۔ آپ ملنسار تھیں ہمیشہ فقراء کی

خدمت میں مصروف رہتی تھیں۔حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خانقاہ کا کھانا خود بناتی تھیں۔

مخفی نماند که بعد از حضرت خواجه بزرگ این سه اشخاص درین طریقۂ علیه عدیم المثال بوده اند همانا که اشاره حضرت خواجه در مثنوی مبارک خود باینمدعا نموده اند جائیکه می فرمائیند

ترجمہ: یہ بات مخفی نہیں ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کے بعد یہ تین شخصیات طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں عدیم المثال ہیں۔یہی اشارہ حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے اپنی ایک مثنوی میں فرمایا۔ایک جگہ آپ فرماتے ہیں وہ یہ اشعار ہیں:

مثنوی:

زاین پیش بخطه بخارا	بودی چو حیات آشکارا

ترجمہ: اس سے پہلے بخارا کا خطہ تھا ، جب سے زندگی رونما ہوئی ہے

آئینه ارجمند می بود	نے نقش نه نقشبند می بود

ترجمہ: بخت کی بلندیوں کا آئینہ تھا ، نہ نقش تھا نہ نقشبند تھا

امروز در این خرابه منشین	این مشتِ خیال را فروچین

ترجمہ: آج اس صحرا میں نہ بیٹھنا، اس مٹھی بھر مٹی کے خیال کو پی جا

اینجا تنم ارچه اوفتاد است	جان سر بهمان زمین نهاد است

ترجمہ: اس جگہ میرا جسم اگر چہ پیدا ہوا ہے، سر جان اسی جگہ رکھا گیا

دارم بهمان زمین سروکار	من نیز بخاری ام برفتار

ترجمہ: میں اسی سرزمین سے تعلق رکھتا ہوں ، رفتار میں میں بھی بخاری ہوا

ساقی می نقشبند پیش آر	من صید توام کند پیش آر

ترجمہ: اے ساقی نقشبند کی شراب سامنے لا ، میں تیرا شکار بن جاؤں گا تو جال سامنے لا

هر چند کمند عنبری بوئ	آن نیست که آورد بمن روئے

ترجمہ: جس کی بھی کمند عنبر کی خوشبو رکھتی ہے، وہ ایسا نہیں کہ میرے سامنے چہرہ لا سکے

آهوئ ختن شکار دارد	بالاشه خرے چه کار دارد

ترجمہ: صحت مند ہرن کا شکار کیا جاتا ہے ، کمزور گدھے کا کیا شکار کرنا۔

عطار که نقشبند ثانیست	در حلقۂ آن کمند فانی است

ترجمہ: عطار جو کہ نقشبند ثانی ہیں، ان کے حلقہ میں کمند فانی ہے۔

آن رشته که پارسا لقب بود		در پیچش آن کمند آسود

ترجمہ: وہ رشتہ جو پارسا لقب رکھنے والے سے ہے ،اس کے پیچ کے سامنے وہ کمند آسودہ ہے۔

آن خواجۂ بندگانِ آزاد		سر در خم این کمند بنهاد

ترجمہ: وہ آزاد بندوں کے خواجہ ہیں ، جنہوں نے اس کمند کے پیچ میں سر رکھا۔

من چون اوسی چنین نیارم		من خود سگ این سه یار غارم

ترجمہ: میں ان تین جیسا آپ کو نہیں سمجھتا ، میں تو خود ان تین یاروں کا کتا ہوں۔

خوش آنکه سه یار چار گردد		قصرِ ادب استوار گردد

ترجمہ: کتنا اچھا ہے وہ جوان تینوں کا چوتھا یار بنا ،ادب کا محل اس سے مکمل ہوا۔

خشتے گردم که این نکو قصر		آید به کمال خود درین عصر

ترجمہ: میں اس خوبصورت محل کی اینٹ ہوتا،جس کے ذریعہ وہ محل اس زمانہ میں کمال تک پہنچا۔

در بزم زلال باده نوشان		خواندم ختم مئے فروشان

ترجمہ: شراب عشق پینے والوں کی بزم میں ، میں نے شراب فروشوں میں سے اختتامی مہر لگا دی۔

چون عمر شریف ایشان از حدود اربعین متجاوز شد قرین بآن مبشر برفع علاقۂ جسمانی شدند شوق وصل عریانی دامنگیر ایشان شده ترک اختلاط مردم می نمودند دستْ مبارک از کار خانه شیخی کشیدند و مقدمۂ ارشاد فیض رشاد را باسرها بحضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ گذاشتند مستعد بلقاء اللہ و منتظر برفیق اعلی نشستند ماناکه این رباعی دران آوان بزبان مبارک ایشان گذشته

ترجمہ: جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال سے متجاوز ہوئی اس سے کچھ وقت پہلے آپ کو جسمانی نسبت کے اٹھانے کی بشارت ملی تو وصل الی اللہ کا شوق دامن گیر ہوا۔لوگوں سے میل ملاپ بھی ختم کر دیا مسند شیخی سے کنارہ کش ہو گئے۔

اور رشد و ہدایت کا کام تمام فیض و اسرار کے ساتھ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے سپرد کر دیا۔اور لقاء اللہ اور وصل رفیق اعلیٰ کا انتظار کرنے لگے۔شاید یہ رباعی انہیں اوقات میں آپ کی زبان مبارک سے نکلی ہو۔

رباعی:

صحرا نشین زسیل حذر کن که آستین		ترمیکنم بگریه و افشرده می روم

ترجمہ: اے صحرا نشین سیلاب سے پرہیز کر کہ آستین ، میں نے تر کی ہے آنسوؤں سے اور خشک کر کے جا رہا ہوں۔

آن گلبنم زباغ تو کزیک نسیم لطف		نشگفته ام هنوز که پژ مُرده میروم

ترجمہ: میں وہ پھول ہوں کہ تیرے لطف کی تازہ ہوا والے باغ سے ،ابھی میں شگفتہ نہیں ہوا اور افسردہ جا رہا ہوں۔

ذکر وصال آنحضرت روز شنبه بیستم جمادی الثانی ۱۰۱۲ یک هزار و دوازده که سن مبارک از چهل متجاوز شده مشرف بلقاء الله شدند و محبان عقیدت سرشت را اسیر دام حسرت و حیرانی گذاشته تاریخ وصال ایشان را یکی از محبان در قطعه بنظم آورده۔

آپ کا وصال مبارک بروز ہفتہ ۱۰۱۲ھ ۲۰ جمادی الثانی کو ہوا جب آپ لقاء اللہ سے شرف یاب ہوئے تھے تو اس وقت آپ کی عمر مبارک چالیس سال سے متجاوز تھی کہ آپ اپنے محبین و مریدین کو حسرت و پریشانی کے عالم میں چھوڑ کر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ کسی محبت کرنے والے نے آپ کی تاریخ وصال کو اس قطعہ میں بیان کیا ہے

قطعه:

ذاتے که بدوست بود باقے		و از خود همه فانی الصفة بود

ترجمہ: وہ ذات جو دوست کے ساتھ باقی تھی، اور اپنے آپ میں فانی الصفہ تھی۔

برخالق خویش جملگی عشق		بر خلق تمام عاطفت بود

ترجمہ: سارا عشق اپنے خالق کے لئے تھا، ساری مخلوق پر لطف وعنایت تھی۔

وی تشنه لبِ بسال وصلتش		خوش گفت که بحرِ معرفت بود

ترجمہ: وہ تشنہ لب اپنے وصال کے سال، بہت اچھا کہا کہ آپ بحر معرفت تھے۔

و نیز از حروف نقشبند وقت یافته شده و روضه متبرکه ایشان در دهلی کهنه جوار قدم رسول علیٰ صاحبه الصلوٰۃ والسلام والتحیه واقع شده مانا که در کلام خود اشاره باین نموده اند جائیکه می فرمایند۔

ترجمہ: حروف نقشبند سے بھی وصال کا وقت نکلتا ہے اور آپ کا روضہ مبارک کہنہ دہلی میں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کے نشان کے پاس ہے۔ اس مدفن مبارک کی طرف آپ نے اپنے کلام میں اشارہ بھی کیا تھا۔

مثنوی:

در دیده کشم قبول خود را		خاکِ قدم رسولِ خود را

ترجمہ: اپنی آنکھوں میں قبولیت کے لئے لگاؤں، اپنے رسول ﷺ کے قدموں کی خاک کو۔

ای خاک مدینه در کجائی		در دیدهٔ من چرانیائی

ترجمہ: اے خاک مدینہ تو کہاں ہے، میرے آنکھوں میں تو نور کیوں نہیں لاتی۔

ای مردمِ چشم دور بینا		وی چشم چراغ نور بینا

ترجمہ: اے دور بیں آنکھوں والے انسان، اے چراغ نور کو دیکھنے والی آنکھ۔

دریاب غمِ آشیانه را		بنو از سیاه خانهٔ را

ترجمہ: میں نے اپنے آشیانہ کے غم کو حاصل کرلیا ہے، تو اس سیاہ خانہ کو نوازدے۔

فرزندگان گرامی ایشان دو اند خدمت خواجه عبیدالله و خواجه عبدالله از ایشان در سن رضاع مانده بودند بحسن خدمت خواجه

حسام الدین احمد که متکفل ایشانان شده بودند چون بمرتبه تدریس رسیدند از علوم معقوله و منقوله بهره کامل یافتند چنانچه پایه علمیت ایشان از عرائض که بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه نوشته اند معلوم است که بعبارت تازی در کمال بلاغت، املافرموده اند و بعضی از انهارا خدمت مولانا هاشم قدس سره در زبدة المقامات درج نموده نزد ذکر والد ایشان فی الجمله بعد از فراغ علوم ظاهری بطلب معامله باطنی بحسب وصیت والد بزرگوار خود بخدمت سراسر سعادت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه مشرف شدند و کسب طریقه علیه والد خود نموده بدرجات علیا فایز شدند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه رعایت ایشانان در هرامور زاید التحریر می فرموده اند از خلفاء جناب حضرت خواجه بیرنگ بدون جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه خدمت حضرت شخ تاج و شیخ اللہ داد و خواجه حسام الدین احمد این سه بزرگوار به نسبتی که خدمت خواجه بیرنگ قدس سره حاصل نموده بودند اکتفافرموده و باقی خلفاء مبارک ایشان بموجب امر مرشد خود بل بسابقه موهبت بآنچه حاصل روزگار ایشان بود مکتفا نشده بسعی از دیار بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه شتافتند و یافتند آنچه یافتند، و معامله خود را از ابنائ جنس بالا بردند پیش طاق ایشانان مرتفع گردید۔

ترجمہ: آپ کے دوفرزندان مبارک تھے، حضرت خواجہ عبیداللہ علیہ الرحمۃ اور حضرت خواجہ عبداللہ علیہ الرحمۃ چھوٹے ابھی مدت رضاعت میں تھے جب آپ کا وصال ہوا۔ ان کی پرورش خواجہ حسام الدین علیہ الرحمۃ کے سپرد ہوئی جب یہ دونوں صاحبزادے پڑھنے لکھنے کی عمر تک پہنچے تو علوم عقلیہ ونقلیہ سے وافر حصہ حاصل کیا۔ اور ان کا علمی مرتبہ ان خطوط سے واضح ہوتا ہے جو حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں لکھے گئے تھے ان کی عبارت جو عربی زبان میں ہے اس میں فصاحت وبلاغت پر عبور نظر آتا ہے۔

اوران میں سے کچھ کو حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ نے زبدۃ المقامات میں وہاں نقل کیا ہے۔ جہاں ان صاحبزادوں کے والد کا ذکر ہے۔ الغرض یہ صاحبزادے علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد اپنے والد کی وصیت کے مطابق علوم باطنی کے حصول کے لئے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پاس آئے اور اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے طریقہ عالیہ کے حصول کے بعد مقام عالی پر فائز ہوئے اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ان کا ہر معاملہ میں دوسروں کی بنسبت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے۔

حضرت خلافت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ کے خلفاء سے خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے علاوہ حضرت خواجہ شیخ تاج علیہ الرحمۃ اور شیخ اللہ داد علیہ الرحمۃ بھی ہیں اور خواجہ حسام الدین احمد علیہ الرحمۃ ان تینوں بزرگوں کے علاوہ خواجہ بے رنگ علیہ الرحمۃ سے بھی نسبت حاصل کی۔ اور آپ کے باقی خلفاء نے اپنے مرشد کے حکم کے مطابق سابقہ حصول معرفت پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اپنے اپنے علاقوں سے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پاس حصول معرفت کے لئے حاضر ہوئے اور اپنے معاملہ کو اپنے ہم نشینوں سے آگے لے گئے اور ان کے مراتب اور بلند ہو گئے۔

شعر:

هنيئًا لارباب النعيم نعيمها		وللعاشق المسكين مايتجرع

ترجمہ: ارباب نعمت کو ان کی نعمتیں مبارک ہوں، اور عاشق مسکین کے لئے وہی کافی ہے جو وہ پیتا ہے

انشاء اللہ تعالیٰ ذکر اسماء آنہارا در منتخب ثانی نزد ذکر اسماء خلفاء حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ خواھد نمود۔

ترجمہ: ان کے نام اور احوال انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے خلفاء کے ذکر میں کریں گے۔

منتخب ثانی از منتخبات سبعه منقسم بر سیزده تذکره در احوال جناب محبوب سبحانی قطب ربانی غوث یزدانی قیوم رحمانی کاشف اسرار سبع المثانی واقف رموز مقطعات فرقانی و مشتبهات قرآنی حضرت مجدد الف ثانی لازال اسمه، کالاسم المبارک الذی بشربه عیسی علی نبیّنا وعلیه الصلوٰة والسلام الشیخ احمد ابن الشیخ عبدالاحد الفاروقی الکابلی السرهندی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه وذکر آباء واجداد و نسب ایشان قدس اللّٰہ تعالیٰ اسرارهم۔

دوسرا انتخاب:

اس میں تیرہ تذکروں کو ذکر کیا گیا ہے

۱۔احوال جناب محبوب سبحانی قطب ربانی غوث یزدانی قیوم رحمانی کاشف اسرار سبع المثانی واقف رموز مقطعات فرقانی ومتشابہات قرآنی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہمیشہ آپ کا نام مبارک قائم رہے اسم متبرک اسم کی طرح جس کی عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام نے بشارت دی تھی۔(یعنی حضور ﷺ کے نام مبارک احمد کی قرآن کریم میں عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی تھی) الشیخ احمد بن الشیخ عبدالاحد الفاروقی الکابلی سرہندی رحمہما اللہ آپ کے آباء واجداد اور ان کے نسب کا ذکر ہے۔

تذکره اولیٰ از منتخب ثانی

در ذکر نسب حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی رضی اللّٰہ عنه

مخفی نماند که نسب مبارک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه بخلیفه ثانی امیر المؤمنین و امام الاعدلین الناطق بالحق والصواب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه میرسد بدین ترتیب که اسم مبارک ایشان شیخ احمد ابن شیخ عبدالاحد ایشان ولد شیخ زین العابدین ایشان ولد شیخ عبدالخالق ایشان ولد شیخ محمد ایشان ولد شیخ حبیب اللہ ایشان ولد شیخ قطب الاقطاب غوث العالمین حضرت امام رفیع الدین ایشان ولد شیخ نصیر الدین ایشان ولد شیخ سلیمان ایشان ولد شیخ یوسف ایشان ولد شیخ اسحاق ایشان ولد شیخ عبداللہ ایشان ولد شیخ شعیب ایشان ولد شیخ احمد ایشان ولد شیخ یوسف ایشان ولد شیخ سلطان شهاب الدین علی المعروف بفرخشاه کابلی الفاروقی و ایشان ولد خواجه نصیر الدین ایشان ولد خواجه محمود ایشان ولد خواجه سلیمان ایشان ولد خواجه مسعود ایشان ولد خواجه عبداللہ الواعظ الاصغر ایشان ولد خواجه عبداللہ الواعظ الاکبر ایشان ولد خواجه ابو الفتح ایشان ولد خواجه اسحاق ایشان ولد خواجه ابراهیم ایشان ولد خواجه ناصر الدین ایشان ولد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ایشان ولد حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین۔

پہلا تذکرہ دوسرے منتخب میں سے

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نسب کا ذکر

یہ بات مخفی نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نسب مبارک خلیفہ ثانی امیر المؤمنین امام الاعدلین الناطق بالحق والصواب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے جس کی ترتیب یہ ہے۔آپ کا نام مبارک شیخ احمد بن شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحق بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ بن شیخ قطب الاقطاب غوث العالمین حضرت امام رفیع الدین بن شیخ نصیرالدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ سلطان شہاب الدین علی المعروف فرخ شاہ کابلی الفاروقی بن خواجہ نصیرالدین بن خواجہ محمود بن خواجہ سلیمان بن خواجہ مسعود بن خواجہ عبداللہ الواعظ الاصغر بن خواجہ عبدالاحد الواعظ الاکبر بن خواجہ ابوالفتح بن خواجہ اسحاق بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ ناصرالدین بن حضرت عبداللہ بن حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم۔

(حاشیہ)

مخفی نماند کہ تمام نسب مبارک تا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ از روئ انتخاب سی و دو نفر میشوند لیکن در اینجا پسر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ناصر نام مقرر نمودہ اند واین تعین را از زبدۃ المقاما ت مولانا ہاشم کشمی نقل کردہ اما مولانا بدر الدین سرہندی در حضرات القدس بجائے ناصر سالم نام این حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نوشتہ وھمیں اس سالم را در کتب حدیث در اولاد صلبی حضرت عبد اللہ یافتہ شد پس ز این تقریر معلوم شد کہ آنچہ مولانا بدر الدین قدس سرہ نوشتہ اندبر صواب خواھدزیرا کہ نام ناصر در اولاد ایشان ظاہر یافتہ نشدہ مگر احتمال لقب دارد کہ ھمان سالم ملقب بناصر باشند لیکن این ھم ضعیف می نماید واللہ تعالی اعلم وعلمہ احکم حررہ الفقیر الضعیف خویدم اھل اللہ تعالی انشاء اللہ تعالی بفضلہ وجودہ المسکین عبد القیوم قوم اللہ تعالی بفضلہ علی انسداد والھمہ بعنایتہ طریق الرشاد ۱۲۷۱ نقل از دستخط مبارک حضرت قیوم زمان غوث دوران خواجۂ قندھار قدس سرہ۔اللھم اغفر وارحم لکاتبہ ولقاریہ ولساعیہ۔

یہ بات واضح ہے کہ آپ کے نسب مبارک میں آپ سے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ تک بتیس افراد ہیں لیکن یہاں ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام ناصر لکھا ہے اور یہ ہم نے زبدۃ المقامات سے لیا ہے جو مولانا ہاشم کشمی نے لکھا لیکن مولانا بدرالدین سرہندی نے حضرات القدس میں ناصر کی جگہ سالم نام لکھا ہے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام ہے اور کتب حدیث میں یہی مذکور ہے۔اور آپ کی صلبی اولاد میں بھی یہی نام ہے۔یہ اس لئے لکھا ہے کہ جو مولانا ہاشم نے لکھا ہے وہ زیادہ درست ہے۔کیونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ناصر نام ظاہر نہیں لیکن یہ احتمال ہے کہ ناصر حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا لقب ہو۔لیکن یہ احتمال کمزور ہے۔اللہ ورسول اعلم۔یہ میں نے ۱۲۷۱ھ میں حضرت قیوم زماں غوث دوران خواجہ قندھار قدس سرہ کے حکم کے مطابق لکھا ہے۔

تذکرہ ثانیہ از منتخب ثانی در ذکر سلطان شہاب الدین فرخشاہ فاروقی کہ از اجداد مبارک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اند و در تذکرہ اولی این منتخب اسم مبارک ایشان نوشتہ شد با ذکر امام رفیع الدین کابلی و در ذکر حضرت امام رفیع الدین قدس اللہ تعالٰی اسرارہم

امابعد مخفی نماند کہ از جملہ اجداد کبار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد از جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما این دو بزرگوار یعنی حضرت سلطان شہاب الدین و حضرت امام رفیع الدین قدس سرہما از جملہ اولیا مکملین اند حضرت سلطان شہاب الدین علی لقب ایشان فرخشاہ است و خدمت ایشان قبل از سلوک صوفیہ والی کابل بودہ اند از قبل سلاطین غزنویہ وقیل بعد از زوال سلطنت غزنوی ایشان از کابل خروج نمودہ اند و سلطنت بایشان مقرر شدہ و خدمت ایشان مراراً بہندوستان باعساکر و افواج قاہرہ جہت کفار و ترویج اسلام و توہین اصنام تشریف فرماشدہ اند و بافتح و فیروزی بغنائم بسیار بکابل مراجعت نمودہ اند آخر الامر عنایات الٰہی شامل حال و قرین احوال ایشانان شدہ توجہ ایشانان شدہ توجہ ایشان را از امور سلطنت گردانیدہ شوق وذوق خود را نصیب روزگار ایشان نمودہ قبلہ توجہ ایشان را بسلوک طریقہ علیہ حضرات چشتیہ مصروف داشتہ و از اکابر آن طریقہ عالی مستفید گردیدند و بدرجات کمال و اکمال مشرف شدند و عالمی از سرچشمۂ فیض ایشان سیراب و کامیاب سکونت اختیار فرمودہ مادام حیات بہ فیاضی خلق مشغول بودند و بعد از رحلت در ہمان سر زمین آسودند امروز آن موضع بدرۂ فرخشاہ معروف و مشہور است قبر مبارک را زیارت گاہ عالی ساختہ اند قبلہ توجہ آن نواحی مزار ایشان است یزار ویتبرّک بہ الحال برادر این راقم حروف، شاہ ضیاء الحق سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ واوصلہ الی غایۃ ماتیمناہ تعمیر مزار فیض آثار ایشان نمودہ و مسجد و خانقاہ عالی را معمور ساختہ خود بتربیت طلاب آن نواحی دران خانقاہ مبارک مشغولست و سکونت خود را در آنجا مقرر نمودہ ایزد تعالیٰ بیمن برکات ایشان او را باعلی مراتب کمال و اکمال ممتاز درنسب عارف اکبر حضرت شیخ فرید گنج شکر قدس سرہ الانوار نیز بایشان اتصال می باید۔

دوسرا تذکرہ! سلطان شہاب الدین فرخ شاہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد میں سے ہیں۔

اس پہلے تذکرہ کی ابتداء ان کے نام مبارک سے کی جاتی ہے ان کے ساتھ امام رفیع الدین کابلی قدس اسرارہم کا ذکر ہے

امابعد یہ بات مخفی نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے آباء واجداد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بعد بھی تمام اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ تبع تابعین میں سے جو آپ کے اجداد میں سے حضرت سلطان شہاب الدین علی اور حضرت امام رفیع الدین قدس اللہ اسرارہم ان کا مشہور لقب فرخ شاہ تھا۔ آپ راہ سلوک کو اختیار

کرنے سے پہلے سلاطین غزنی کی طرف سے کابل کے والی تھے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ سلطنت غزنی کے زوال کے بعد آپ کابل سے چلے گئے اور اس ملک کی سلطنت مکمل طور پر آپ کے قبضہ میں آگئی تھی اس دوران آپ نے ہندوستان کی طرف بغرض جہاد و تبلیغ اسلام کئی سفر کئے اور فتح مندی اور کثیر مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے۔ اور آخر کار عنایات الٰہیہ آپ کے شامل حال ہوئیں اور آپ کی توجہ امور سلطنت سے راہ سلوک کے ذوق وشوق کی طرف پھر گئی اور معاملات سلطنت کو چھوڑ کر آپ طریقہ عالیہ چشتیہ میں مشغول ہو گئے اور اپنے دور کے اس سلسلہ کے اکابر سے استفادہ کیا اور درجات کمال تک رسائی حاصل کی اور ایک جہاں آپ کی صحبت سے کامیاب اور روح کی تشنگی سے سیراب ہوا آپ نے امور سلطنت کو ترک کر کے کابل کے کوہستان میں سکونت اختیار کر لی اور پھر آخری عمر تک اسی حالت میں مخلوق کی راہنمائی میں مصروف رہے اور رحلت کے بعد اسی سرزمین میں مدفون ہوئے آپ کا مزار مبارک مشہور ومعروف ہے لوگ آپ کے مزار سے حصول تبرک کے لئے آج بھی متوجہ رہتے ہیں یہ مزار مبارک موضع درۂ فرخ شاہ میں ہے اس راقم الحروف کے بھائی شاہ ضیاء الحق سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ نے اس مزار مبارک کی نئی تعمیر کی ہے اور وہاں ایک مسجد وخانقاہ بنائی ہے اور خود وہاں پر طلباء کرام کی تربیت میں مصروف ہیں اور وہیں پر رہائش پذیر ہیں اللہ تعالیٰ آپؒ کی برکت سے ان کو اعلیٰ مراتب کمال میں ممتاز فرمائے۔ اور عارف اکبر شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ الانوار کا سلسلہ نسب بھی آپ سے ملتا ہے۔

بیت:

این دعوت را بگاہِ تھلیل		آمین آمین کناد جبریل

ترجمہ: اس دعا کے کرتے ہوئے سحری کے وقت، آمین آمین جبریل علیہ السلام نے کہا۔

ذکر امام رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ جد ششم حضرت مجدد الف ثانی اند و خدمت ایشان جامع بودند در علوم ظاهری و باطنی و اقتباس انوار کمال از شمع صحبت حضرت سید جلال الدین بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ملقب بسید مخدوم جهانیان بود نموده اند و خدمت امام رفیع الدین را امام نماز و خلیفه ایشان بوده اند آورده اند که چون حضرت مخدوم جهانیان از ولایت بخارا بکابل تشریف فرما شدند و حضرت امام رفیع الدین را از آنجا را همراه خود بهندوستان آورده اند چون خدمت ایشان بقریه براس که پنج شش کروه است از سهرند رسیدند مردم آن قریه از خدمت ایشان التماس آن داشتند که چون خدمت ایشان بدهلی برسند به پادشاه وقت که مرید ایشان است بفرمایند که بیشه سهرند را شهری آباد نماید که آن پیشه موحش و مسکن شیر و سباع است رعایای اطراف آن سرزمین بر سانیدن مالیه سلطان ببلده سامانه که بعد مسافت دارد عسر تمام می کشند خدمت ایشان قبول استدعا نمودند و متوجه دار الخلافه شدند و چون بکنور که دو منزل است از دهلی رسیدند سلطان فیروز شاه که از سلاطین افاغنه بوده است استقبال ایشان نموده بقریه مذبور آمده بشرف ملاقات ایشان مستعد گردید خدمت ایشان مسئول آنجماعه را بسلطان رسانیدند و سلطان فرموده ایشان را سعادت خود دانسته قبول نمود و حکم فرمود که دران سرزمین شهرے بناء کنند خواجه فتح اللہ را که برادر حضرت امام رفیع الدین بودند و از مقربان سلطان تعین نمود که با دو هزار سوار رفته دران سرزمین باشد و بانصرام آن مهم اقدام نماید چون خواجه فتح اللہ آمده شروع در تعمیر آن قلعه کرد روز باهتمام تمام آنچه بنامی یافت در شب منهدم می شد علی الصبح باز تعمیر می نمودند بدستور سابق منهدم می یافتند۔ چون این مقدمه را

بعرض سلطان رسانیدند خلیفه علاج آن را بحضرت مخدوم جهانیان حواله نمود خدمت ایشان امام رفیع الدین را فرمودند که شما رفته متوجه احوال کیفیت این واقعه شوید چنانچه برادر شما از طرف سلطان مامور بتعمیر است از جانب ما شما آمر باشید و خشتی از دست مبارک خود بایشان دادند و فرمودند که بدست خود در بنائے قلعۀ گذارید چون خدمت ایشان بامر مرشد خود بدان سرزمین رسیدند و خشت را در بنائ قلعه گذاشتند و متوجه کیفیت آن حال شدند معلوم نمودند که خدمت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر قدس سره را از نادانستگی به بیگار گرفته بودند چه ایشان خود را پوشیده بودند و کسی ایشان را نمی شناخت و از غیرت باطنی بنائ قلعه را هر شب منهدم می ساخت خدمت امام رفیع الدین شیخ مذکور را دریافته عذر تقصیر برادر خود خواست شیخ فرمود که رفیع الدین بپاسخاطر تو این شهر چند روز آباد باشد و الا نه تا قیام قیامت آبادی این را نمی گذاشتم بعد ازین چون قلعه مذبور بانصرام رسید سلطان فرمود که این قلعه بتصرف حضرت امام رفیع الدین آباد شده است خدمتِ ایشان آنجا سکونت نمایند و محصولات آنرا صرف فقراء خود کنند از آنروز سکونت حضرات اسلاف مجدویه دران بلده سهرند مقرر شد خدمت ایشان مدت حیات خود آنجا بودند و بعد رحلت تربت شریف ایشان بیرون شهر نمودند هر چند الحال قبر مبارک ایشان در اندرون شهر شد از کثرت آبادی خدمت مولانا هاشم در زبدة المقامات می نویسد حضرت امام رفیع الدین شدند و مدت تمام محاذی صدر امام برپائ مراقب ماندند بعضی مخلصان معروض داشتند که اگر بنشینند خوب باشد ایشان نشستن توجه نفرمودند و زمانے به تربت والده معصومه خویش رحمهما اللہ تعالیٰ که دران مقبره منوره است نیز خاموش ایستاده اند فردائے آن شب خدمت مخدوم زاده مستحکم بر جاده مخزن الاسرار و العلوم خواجہ محمد معصوم سری شگرف از زیارت شب بیان نمودند مجمل آن اینست که حضرت بعد از مراجعت فرمودند که چون محاذی روضه امام ایستادم از حق سبحانه و تعالیٰ ملتمس آن شدم که الٰهی از جمیع این گورستان عذاب را امرتفع کن آواز رسید که هفته عذاب از ایشان بردارند باز ملتجی شدم که رحمت ترا نهایتی نیست در مغفرت بافزای حکم شد که ماهے عذاب مرفوع گردد باز بیش تضرع نمودم بکرم خاص نوازش فرمودند و به کلی بخشیدند فردائے آنروز بمقبره که والد جد ایشاں مدفون اند رفتند بخاطر مبارک آنحضرت مضمون حدیث معروف گذشت که چون عالمی بر مقبره بگذرد تا چهل روز عذاب آن مقبره را بردارند بمجرد این خطور ملهم شدند که بقدوم تو تا قیامت عذاب ازین مقبره برداشتم

بیت:

بدین خوبی و رعنائی تو از هر در که باز آئی		دری باشد که از رحمت بروئ خلق بکشائی

ترجمہ: اس خوبی اور رعنائی کے ساتھ تو ہر دروازے سے دیکھائی دیتا ہے، خوبصورت وہ دروازہ ہے جس سے مخلوق پر رحمت برستی ہے

تذکرہ! امام رفیع الدین علیہ الرحمہ

آپ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے چھٹے دادا ہیں آپ علوم ظاہری و باطنی میں درجہ کمال پر فائز تھے آپ علوم باطنی اور انوار کمال کو حضرت سید جلال الدین بخاری علیہ الرحمہ کی شمع صحبت سے حاصل کیا۔ حضرت بخاری علیہ الرحمہ مخدوم جہانیاں کے نام سے مشہور ہوئے حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ حضرت مخدوم

جہانیاں علیہ الرحمہ کی نماز کے امام ہوا کرتے تھے۔ اور آپ سے خلافت بھی حاصل کی کہا جاتا ہے کہ جب حضرت مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ بخارا سے تشریف لائے اور وہاں سے حضرت امام رفیع الدین احرار علیہ الرحمہ کو اپنے ساتھ ہندوستان لے آئے۔ جب آپ سفر کے دوران بر اس کے گاؤں پہنچے جو سہرند (سرہند) سے پانچ چھ کوس دور ہے تو وہاں کے لوگوں نے آپ کی خدمت میں التماس کی کہ جب آپ دہلی جائیں تو بادشاہ وقت جو آپ کا مرید ہے اسے فرمائیں کہ سہرند کے جنگل میں شہر آباد کریں کیونکہ یہ وحشی جانوروں کا گھر ہے اور وہاں کی رعایا اپنا مالیہ پہنچانے کے لئے سامانہ شہر جاتے ہیں وہ وہاں سے بہت دور ہے جس کی وجہ سے اہلیان علاقہ کافی مشکل پیش آتی ہے۔

آپ نے ان لوگوں کی درخواست کو قبول فرمایا اور دار الخلافہ کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ کنور کے علاقہ میں پہنچے جو دہلی سے دو منزل دور ہے تو سلطان فیروز شاہ جو افاغنہ (خلجی) کے شہنشاہوں سے تھا اس شہر مین آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہوا اور شرف ملاقات حاصل کیا اسے آپ نے لوگوں کی خواہش کے متعلق فرمایا اس نے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اسے قبول کیا اور اس جگہ شہر بنانے کا حکم کیا اور خواجہ فتح اللہ علیہ الرحمہ جو کہ حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ کے بھائی اور مقرب بادشاہ تھے حکم کیا کہ تم دو ہزار سواروں کے ساتھ روانہ ہو جاؤ اور اس شہر کی تعمیر کو مکمل کرو۔

جب خواجہ فتح اللہ وہاں پہنچ کر اس شہر کی تعمیر میں مصروف ہوئے تو دن کے وقت جتنی بھی تعمیر ہوتی تھی رات کو وہ خود بخود منہدم ہو جاتی تھی یہ سلسلہ کئی دن تک چلتا رہا یہ خبر بادشاہ کے پاس پہنچائی گئی تو بادشاہ نے خلیفہ علاج کے ذریعہ یہ خبر حضرت مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ کی خدمت میں گزارش بھیجی تو حضرت مخدوم علیہ الرحمہ نے حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ سے فرمایا تم ان احوال کی طرف متوجہ ہو کیونکہ تمہارا بھائی اس کام پر بادشاہ کی طرف سے مامور ہے تم میری طرف سے جاؤ اور ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے پکڑائی اور کہا کہ اس اینٹ کو خود جا کر قلعہ کی بنیاد میں رکھنا۔ آپ جب حکم مرشد کے مطابق وہاں پہنچے اور وہ اینٹ قلعہ کی بنیاد میں رکھی اور پھر اس کی نہ بننے والی کیفیت کی طرف باطنی طور پر متوجہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر قدس سرہ کو اس تعمیر کے کام میں بے سمجھی میں بیگار میں پکڑا گیا ہے اور انہوں نے ان تمام احوال میں اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور یہاں کوئی انہیں جانتا بھی نہیں اور آپ اپنی غیرت باطنی سے رات میں دن میں ہونے والی تعمیر کو منہدم کر دیتے ہیں اس کے بعد حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ نے شیخ بوعلی قلندر علیہ الرحمہ کو تلاش کر لیا اور ان سے اپنے بھائی کی غلطی کی معافی مانگی تو شیخ نے فرمایا اے رفیع الدین علیہ الرحمہ تمہاری وجہ سے یہ شہر چند دن میں آباد ہو جائے گا ورنہ میں قیامت تک اسے آباد نہ ہونے دیتا۔

جب یہ قلعہ مکمل ہو گیا تو بادشاہ نے کہا کہ یہ شہر حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ کی وجہ سے آباد ہوا ہے۔ لہٰذا حضرت بھی اس جگہ سکونت اختیار فرمائیں اور اس شہر سے ہونے والی آمدنی کو اپنی خانقاہ کے فقراء پر خرچ کریں اس دن سے یہ شہر اسلاف مجددیہ کا مسکن ہے حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ اپنی بقیہ زندگی یہیں رہے آپ کی رحلت کے بعد اندرون شہر میں انہیں دفن کیا حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمہ نے زبدۃ المقامات میں یہی تحریر کیا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک خوبصورت رات میں حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ کی مزار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور قبر کے سینہ کے برابر کھڑے ہو کر مراقبہ کیا بعض مریدین میں سے مخلصین نے عرض کی حضور بیٹھ جائیں تو بہت بہتر ہوگا آپ بیٹھ گئے اور کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور پھر کچھ دیر کے لئے والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جن کی مزار بھی اسی مقبرہ میں ہے وہاں جا کر مراقب ہوئے اس رات کی صبح حضرت مخدوم زادہ مسند نشین جادہ مخزن الاسرار والعلوم خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ نے اس رات کی کیفیت کو کچھ یوں بیان کیا۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رات کو جب میں حضرت

امام علیہ السلام کے روضہ کے برابر جا کر کھڑا ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی مولیٰ اس سارے قبرستان والوں سے عذاب کو اٹھالے تو جواب آیا کہ ایک ہفتہ کے لئے ان کا عذاب اٹھالیا گیا ہے۔ میں نے پھر التجاء کی الٰہی تیری رحمت کی کوئی انتہاء نہیں ہے تو اپنی رحمت کو بڑھا دے جواب آیا ایک مہینہ کے لئے عذاب اٹھالیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں نے پھر آہ وزاری کی تو خاص کرم الٰہی نمودار ہوا اور جواب آیا سب کی بخشش کر دی گئی ہے۔ صبح کے وقت جس مقبرہ میں آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ آرام فرما ہیں وہاں حاضر ہوئے تو دل میں اس حدیث پاک کا مضمون آیا اور آپ کی برکت سے دل میں منکشف ہوا حدیث پاک ہے۔ عالم دین جب کسی قبرستان سے گزرتا ہے تو اس قبرستان سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے تو مجھے الہام ہوا کہ تیرے اس قبرستان میں آنے سے ہم نے تا قیام قیامت ان سے عذاب کو اٹھالیا ہے۔

تذکرہ ثالثہ از منتخب ثانی در ذکر والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی خدمت شیخ مخدوم عبدالاحد قادری الچشتی باذکر شیوخ ایشان قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم

لقب ایشان حضرت مخدوم است و خدمت ایشان را در عنفوان جوانی و اوان تحصیل علوم ظاہری بناگاہ دست شوق این راہ گریبان گیر دل شدہ بخدمت مطہر النفوس شیخ عبدالقدوس قدس سرہ بر دو آنجا بکمند ارادت او در آمدہ تلقین اذکار فرا گرفت چون از خدمت شیخ التماس سکونت خود بر آن آستان خواست و طلب مصاحبت بدان درویشان کرد شیخ فرمود قدم عزیمت بر تحصیل علوم دین و شریعت نہادہ بعد از تحصیل اینجا مراجعت نمائی و بتحصیل معاملہ کمر ہمت بہ بند کہ درویش بیعلم را چندان تمکین اینست و چون حضرت مخدوم این شنود و ملاحظہ کبر سن شیخ نمود زبان مسئلت بکشود و گفت ترسم کہ اگر پس از انصرام و اتمام علوم بدین عتبہ علیہ شتابم این گرامی صحبت در نیابم شیخ فرمود چون مرا نیابی بفرزندم رکن الدین شود از و بجو آنچہ می جوئ حسب الامر شریف باز بر تحصیل علوم مراجعت فرمود قضا را پیش از تمامی تحصیل او عمر گرامی شریف شیخ وی رخت تمامی کشید

تیسرا ذکر! والد ماجد حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ مخدوم عبدالاحد قادری چشتی اور آپ کے شیوخ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا ذکر

آپ کا لقب مبارک حضرت مخدوم ہے آپ ابتدائی اور عنفوان جوانی میں علوم ظاہری میں مصروف تھے اور اس شوق سے معمور آپ حضرت مطہر النفوس شیخ عبدالقدوس قدس سرہ کے پاس حاضر ہوئے اور وہاں جا کر ارادت کا اظہار کیا تو آپ نے اذکار کی تلقین فرمائی اور بعد مین جب آپ نے حضرت کی خدمت میں درویشوں کے پاس رہنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا عزیمت یہ ہے کہ پہلے علوم ظاہری کے حصول کو مقدم جانو اور شریعت کا علم حاصل کرو اور اس کے حصول کے بعد پھر یہاں واپس آنا کیونکہ بے علم درویش کو راہ سلوک میں تمکن حاصل نہیں ہوتا جب حضرت مخدوم نے یہ جواب سنا اور آپ کے عمر کا لحاظ کیا تو اپنی زبان حال سے گزارش کی کہ حضرت ممکن ہے کہ میں علوم ظاہری میں جب یہ مقام و مرتبہ حاصل کرلوں تو مجھے خوف ہے کہ واپس لوٹنے پر آپ کی صحبت میسر نہ آئے۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے نہ پاؤ تو میرے بیٹے رکن الدین ہوں گے ان سے جو چاہو حاصل کرلینا۔ آپ حکم کے مطابق علوم ظاہری کے حصول کے بعد جب واپس آئے تو قضاء اپنا فیصلہ کر چکی تھی اور حضرت اپنا رخت سفر باندھ چکے تھے۔

مصرعه

آن نامه سوز دل باتمام رسید پس

ترجمه: دل سوز تحریر مکمل ہوئی

حضرت مخدوم بعد از فراغ اکتساب فنون علوم از منقول و معقول و سیر و سیاحت بعضی بلاد بحکم اشارة آن بشارت بخدمت شیخ رکن الدین قدس سره شدو خدمت او بفرموده و وصیت والد ماجد خود ملاحظه علو استعداد طریق شفقت و عنایت پیشتر نموده و نظرات تربیت را در باره ایشان دریغ نداشت و چون از موائد فوائد خویش بهره در کرد و خرقه خلافت از دو طریقه مبارک قادری و چشتی قدس الله تعالیٰ اسراره الیهما پوشائید و بتلقین و تربیت طلاّب امر فرمود و اجازت نامه بغایت عالی در بلاغت معانی و فصاحت الفاظ نوشت و آن نامۂ گرامی را که نگارش نموداین است۔

پس حضرت مخدوم علیہ الرحمہ علوم عقلیہ ونقلیہ اور مختلف ممالک کی سیر وسیاحت کے بعد جب فارغ ہوئے تو بشارت حضرت عبدالقدوس علیہ الرحمہ کے مطابق حضرت شیخ رکن الدین علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے توانہوں نے والد ماجد کی وصیت کے مطابق آپ کو نظر خاص سے نوازا اور آپ کی تربیت میں کسی طرح کی کوئی کمی نہ چھوڑی جب آپ نے اپنے مقدر کا فیضان یہاں سے حاصل کرلیا تو آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا گیا جو کہ طریقہ قادریہ اور چشتیہ میں تھا قدس اللہ اسرارہم اور طالبین حق کی تربیت کا حکم فرمایا اور اجازت نامہ کو فصیح وبلیغ الفاظ میں لکھا اور اس اجازت نامہ کی جو تحریر ہے وہ کچھ اس طرح کی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وفد الخیر والاقبال موعدا		وکوکب المجد فی الافق الاعلی اصعدا

ترجمه: خیر اور اچھے بخت کے وفد نے وعدہ کیا، بزرگی کے ستارے افق اعلیٰ میں بلند ہوئے۔

بُشرے تراکه دولت دارین رو نمود	.	ایجاز وعده کرد نقابے زرُخ کشود

ترجمه: تیرے لئے خوشخبری ہو دونوں جہانوں کی دولت نے تجھے چہرہ دکھایا، اعجاز کا وعدہ کرتے ہوئے چہرے سے نقاب ہٹایا۔

در آسمان رفعت شمشی برآمده		نورے ازان بتافت اندر جهان نمود

ترجمه: آسمان میں بلندی کا سورج طلوع ہوا، اس سے ایسا نور چمکا کہ پورے جہان میں سما گیا۔

الحمدُ للہ الذی خلق الأدم علی صُورته و کرمه بخلافته، واجری تلک النسبة بین انبیائه واولیائه وقدم احسانه علی منته واخر شکره علی نعمته وهو الاول والأخر، والظاهر والباطن لا مؤخر لما قدم۔ ولا مقدم لما اخر۔ ولا معلن لما ابطن ولا مخفی لما اظهر۔ وتمت همم اولیائه۔ عن الرکون۔ الی الاکوان عارا۔ واعتلقت الجنان بارا۔ فدارت علیهم بکرة و عشیة کاس المحبة من کوثر محبوبهم دارا۔ کلما جن علیهم اللیل جعل قلوبهم مَن شوق لقاء الخلیل نارا۔ وتفیض عینهم من الدمع مدرارا۔ لیلا ونهارا۔ ویشتغلون بذکره سراجهار ا۔ و یتمتعون بمناجات المحبوب اعلالا واسرارا۔ ویطوفون حول سرادقات الوحدة افکارا۔ لایزال منهم فیکل زمان من یعرف فی وجهه نضارة العرفان۔ وهو عطشان وحیران۔ له فی فضاء العشق والوله طیران غایة مطلوبه لقاء الرحمان و نهایة مقصوده رضاء المنان فینظر فی

اقطار الارض أثاره ویظھر فی الأفاق انوارہ۔ لسانه ناطق بالحق۔ وھو داع الی الرب للخلق لیخرجھم من الظلمات الی النور۔ ویقربھم و یحببیھم الی اللہ الغفور۔ والصلٰوۃ والسّلام علی من ھو خیر خلقه واحبّائه و خاتم انبیائه واصفیائه وھو رسول الرحمة وصاحب الشریعة الغراء والطریقة الزھراء والحنیفیة البیضاء وعلٰی اٰله وخلفائه الاربعة واصحابه الکرام البررۃ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جس نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا اور اپنی خلافت عطا فرما کے احسان فرمایا۔ اور اپنی اس نسبت کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں جاری فرما دیا اور اپنے احسان کو اپنی جزاء پر مقدم فرمایا۔ اور شکر کو نعمت سے مؤخر کیا وہ اول ہے آخر ہے ظاہر ہے اور باطن ہے جسے وہ آگے بڑھائے اسے پیچھے لانے والا کوئی نہیں اور جسے وہ مؤخر کرے اسے آگے کرنے والا کوئی نہیں جسے وہ پوشیدہ فرمائے اسے ظاہر کرنے والا کوئی نہیں اور جسے ظاہر کرے اسے مخفی کرنے والا کوئی نہیں اس کے اولیاء کی ہمتیں ان کی طرف چلتے ہوئے جھکنے سے تام ہوگئیں اور جنت نیکوں سے بھر گئی محبت کے پیالے ان پر صبح شام دور کرتے ہیں جو ان کے محبوب کے دار میں کوثر سے لبریز ہیں اور جب ان پر رات آتی ہے تو ان کے دل محبوب کی ملاقات کے شوق میں انگارہ بن جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں لگاتار آنسو بہاتی رہتی ہیں دن اور رات وہ سرا اور جہرا اس کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور اپنے محبوب سے مناجات کرنے کا فائدہ لیتے ہیں وہ اشارہ اور رازداری سے ان کے افکار وحدت کے دائرے میں چکر لگاتے ہیں مسلسل ان کے چہروں میں معرفت کی روشنی پہچانی جاتی ہے عشق کی فضا میں وہ حیران اور پیاسے رہتے ہیں معرفت کی حیرانگی کے میدان میں وہ رحمان کی لقا کے لئے انتہائی مطلوب تک پہنچ جاتے ہیں ان کے مقصد کی انتہا مالک کی رضا ہے بس وہ زمین کے اطراف میں اس کی رضا کے آثار دیکھتے ہیں آفاق میں اس کے انوار ظاہر ہوتے ہیں اس کی زبان حق بولتی ہے وہ اپنے رب کی طرف مخلوق کو بلاتے ہیں تاکہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جائیں اور اللہ غفور الرحیم انہیں قریب کر دے اور صلاۃ وسلام ہوں اس ذات پر جو ساری مخلوق سے بہترین ہے اور اللہ کے محبوب ہیں خاتم الانبیاء ﷺ ہیں سب سے چنے ہوئے ہیں اور وہ رسول رحمت ہیں روشن شریعت والے ہیں جن کا طریقہ چمک دار ہے ملت حنفی روشن ہے آپ کی آل اور آپ کے چاروں خلفاء پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔

امّا بعد: فان الدعوۃ الی اللہ العلام من اوثق دعائم الاسلام والایمان واکرم مناھج العمل والاحسان علی ما ورد فی الخبر عنه علیه الصلوٰۃ والسلام

ترجمہ: اما بعد بے شک اللہ کی طرف بلانا ایمان اور اسلام کے مضبوط ستونوں میں سے ہے اور احسان اور عمل کے عزت والے طریقوں میں سے ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا حضور ﷺ نے فرمایا:

والذی نفس محمد بیدہ صلی اللہ علیه واٰله وسلّم ان احب عباد اللہ الی اللہ الذین یحببون اللہ الی عبادہ ویحببون عباد اللہ الی اللہ ویمشون فی الارض بالوعظ والنصیحة۔

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ کو اپنے بندوں میں سے سب سے محبوب وہ بندہ ہے جو اللہ کی رحمت کو اس کے بندوں کے لئے مانگتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور زمین میں وہ وعظ ونصیحت کرتے ہیں۔

وفي بعض الأثر إن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلّم قال: والذي نفسُ محمدٍ بیدہ لئن شئتم لأُقسِمَنَّ لکم: إنَّ أحبَّ عبادِ اللہِ إلی اللہ

الذین یحبون اللہ إلی عبادہ، ویحببون عباداللہ إلی اللہ ویمشون (وفی روایۃ:یسعون) في الأرضِ بالنصیحۃ

ترجمہ: اور کچھ روایات میں اس طرح آیا ہے کے حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگرتم چاھوتو میں تمہیں قسم اٹھا کر بتا سکتاھوں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے محبوب ترین بندہ اللہ تعالیٰ کو وہ ہے جو اللہ کی رحمت اس کے بندوں کے لیے مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس کی طرف بلاتے ہیں اور زمین پر چلتے ہیں ایک روایت میں ہے کوشش کرتے ہیں لوگوں کو نصیحت کی۔

(عوارف المعارف، البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید، سورۃ المائدہ؛ تحت الآیۃ: ۳۲، ج۲، ص۳۳، جامع العلوم والحکم، ص۲۲۴)

حَدَّثَنَا عَبدُ اللهِ، نا خَلَفُ بنُ هِشَامٍ، نا حَزمُ بنُ أَبِي حَزمٍ، قَالَ: سَمِعتُ الحسَنَ، يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا مِن أَصحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ، لَئِن شِئتُم لَأُقسِمَنَّ لَكُم بِاللهِ، أَنَّ أَحَبَّ عِبَادِ اللهِ الَّذِينَ يُحَبِّبُونَ اللهَ إِلَى عِبَادِهِ، وَيَسعَونَ (فی روایۃ: وَيَمشُونَ) فِي الأَرضِ بِالنَّصِيحَةِ

ترجمہ: ہمیں حضرت عبداللہ ﷺ نے حدیث بیان کی ان کو حضرت خلف بن حشام ﷺ نے انہیں حضرت حزم بن حزم نے وہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو سناوہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ میں سے ایک شخصیت نے یہ کہا کہ قسم ہے اس ذات کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگرتم چاھوتو میں تمہیں قسم اٹھا کر بتا سکتاھوں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے محبوب ترین بندہ اللہ تعالیٰ کو وہ ہے جو اللہ کی رحمت اس کے بندوں کے لیے مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور زمین پر چلتے ہیں ایک روایت کوشش کرتے ہیں لوگوں کو نصیحت کی۔

(الاولیاء لابن ابی الدنیا، رقم:۳۶، ص۲۰، الزہد لوکیع، ص۶۲۰، رقم:۳۴۵، الزہد لاحمد بن حنبل رقم:۷۷۰، ص۱۱۸، التوبیخ والتنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی، ص۲۲، غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب، ص۷۴، موسوعۃ الاخلاق والزہد والرقائق، ج۲، ص۲۱، دروس التربویۃ من الاحادیث النبویۃ، ج، ص۲۴، المستطرف فی کل فن مستطرف، ص۸۸، صید الافکار فی الادب والاخلاق والحکم والامثال، ج۲، ص۵۵)

کما قال اللہ تعالیٰ، قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي۔ (سورۃ یوسف:۱۰۸)

ترجمہ: جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ فرمادیجئے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں بصیرت پر اور وہ جنہوں نے میری اتباع کی۔

انمایکون برعایۃ اقوالہ وافعالہ واحوالہ ثم ان الاخ الاعز الرضی والصاحب المرضی المتوجہ الی رحمتہ رب العالمین المتوکل الی مالک یوم الدین اخانا العالم الشیخ عبد الاحد بن زین العابدین لمّا صح قصدہ ولبس الخرقۃ منّا وتفقہ بالعلم واشتعل بالذکر والفکر شغلًا کاملا اجزنا لہ اجازۃ بالباس الخرقۃ للطالبین کما اجازلنا شیخنا وابونا شیخ الاسلام قطب الاقطاب الشیخ عبد القدوس قدس اللہ سرہ العزیز وھو من شیخہ الشیخ الاسلام الشیخ محمّد عارف وھو من شیخہ وابیہ الشیخ احمد عبد الحق وھو من شیخہ الشیخ جلال پانی پتی وھو من شیخہ الشیخ شمس الدین ترک پانی پتی وھو من شیخہ الشیخ علاء الدین علی احمد صابر وھو من شیخہ الشیخ فرید الحق والدین مسعود اجودھنی من شیخہ قطب الحق والملۃ والدین خواجہ قطب الدین بختیار اوشی وھو من شیخہ خواجہ معین الدین سنجری وھو من شیخہ الشیخ عثمان الھارونی وھو من شیخہ ووالدہ سید السادات محی الدین ابی نصر وھو من شیخہ ووالدہ سید الحسب والنسب ابی صالح وھو من شیخہ حاجی شریف زندنی وھو من شیخہ الشیخ مودود چشتی وھو من شیخہ الشیخ ابی یوسف چشتی وھو

من شیخه ابی محمّد چشتی وهو من شیخه ابو اسحاق شامی وهو من شیخه الشیخ علی الدینوری وهو من شیخه الشیخ هبیرة البصری وهو من شیخه الشیخ شلطان البلخ ابراهیم الادهم وهو من شیخه فضیل ابن عیاض وهو من شیخه الشیخ عبدالواحد بن زید وهو من شیخه الشیخ حسن البصری وهو من شیخه الشیخ امیر المؤمنین وامام المسلمین علی المرتضٰی کرم الله وجهه وهو من حضرت الرسالة الرفیعة القدسیة محمّد رسول الله صلی الله علیه واٰله وصحبه وسلم وهو من الله تعالٰی عزّ وجلّ وایضا اخبر له دامت برکاته وزیدت درجاته بالباس الخرقة المبارکة القادریة المحمدیّة لمن یطلبها ویراه اهلا و مستحقا لهما کما اجازنا بالباس الخرقة للطالبین استاذ علماء المشرق والمغرب علامة الوری علم الهدی المحقق المدقق الکامل المکمل سیّد السادات امیر سید ابراهیم معین الحسنی الحسینی الایرجی القادری وهو من شیخه الشیخ بهاؤ الدین الانصاری الحسنی الحسینی القادری وهو من السید السند الشیخ احمد الحلبی القادری وهو من شیخه و والده سید السادات سید موسی القادری وهو من شیخه و والده سید عبدالقادر وهو من شیخه و والده سید السادات سید حسن وهو من شیخه و والده سید السادات محی الملة والدین ابی نصر وهو من شیخه و والده سید الحسب والنسب سید السادات ابی صالح وهو من والده السیّد الجیّد السند المستند عبد الرزاق وهو من والده سیّد السادات قبلة ارباب الکرامات قطب الکونین غوث الثقلین محی الحق والشریعة والطریقة والحقیقة ابی محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی الله تعالٰی عنه وقدس الله تعالٰی روحه وهو من شیخه الشیخ ابی سعید المخزومی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی الحسن القرشی الهنکاری وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی فرج یوسف الطرسوسی وهو من شیخه شیخ الاسلام عبدالواحد بن عبدالعزیز الیمنی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی بکر الشبلی وهو من شیخ الاسلام سید الطائفة الصوفیة جنید البغدادی وهو من شیخه شیخ الاسلام سرّی المفلس السقطی وهو من شیخه شیخ الاسلام معروف الکرخی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی سلیمان داؤد الطائی وهو من امام علی موسی رضا وهو من ابیه الامام جعفر الصادق وهو من ابیه الامام محمدن الباقر وهو من ابیه الامام زین العابدین وهو من ابیه الامام السعید الشهید حسین وهو من ابیه امام المسلمین وامیر المؤمنین اسد الله الغالب علی بن ابی طالب رضی الله تعالٰی عنه وعن اولاده و احفاده و انصاره وهو عن سید المرسلین امام المتقین خاتم النبیین المبعوث رحمة للعالمین محمّدن النبی الامی الامین صلی الله تعالٰی علیه وبارک علیه واٰله الطالبین الطاهرین۔

ترجمہ: اور بے شک یہ دعوت تمام ہوتی ہے نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال کی رعایت کرنے سے۔ پھر بے شک میرے عزت دار بھائی اور راضی رہنے والے دوست جو رب العالمین کی رحمت کی طرف متوجہ ہیں جو مالک یوم الدین پر توکل کرتے ہیں ہمارے بھائی علامہ شیخ عبدالاحد بن زین العابدین نے جب اپنے ارادے کی تصحیح کر لی۔ اور ہماری طرف سے خرقہ خلافت پہن لیا علم میں تفقہ کے درجے پر فائز ہوئے ذکر وفکر میں کامل طور پر مشغول ہو گئے تو ہم نے انہیں اجازت دی طالبین حق کو خرقہ پہنانے کی جیسا کہ ہمیں اجازت دی تھی ہمارے شیخ اور ہمارے والد نے شیخ الاسلام قطب الاقطاب شیخ عبدالقدوس قدس اللہ سرہ العزیز نے اجازت دی تھی۔ اور وہ مجاز تھے اپنے شیخ شیخ الاسلام الشیخ محمد عارف سے اور وہ اپنے شیخ اور اپنے والد شیخ احمد عبدالحق سے اور وہ مجاز تھے اپنے شیخ شیخ جلال پانی پتی سے اور وہ اپنے شیخ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی سے اور وہ اپنے شیخ شیخ علاء الدین علی احمد صابر سے اور وہ اپنے شیخ شیخ فریدالحق والدین مسعود اجودھنی اور اپنے شیخ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اور وہ اپنے شیخ خواجہ معین الدین سنجری سے اور وہ اپنے شیخ شیخ العثمان ہارونی سے اور

وہ اپنے شیخ اور والد سید السادات محی الدین ابی اسد سے اور وہ اپنے شیخ اور والد سید الحسب والنسب ابو صالح سے اور وہ اپنے شیخ حاجی شریف زندنی سے اور وہ اپنے شیخ مودود چشتی سے اور وہ اپنے شیخ شیخ ابو یوسف چشتی سے اور وہ اپنے شیخ ابو محمد چشتی سے اور وہ اپنے شیخ ابو اسحاق شاتی سے اور وہ اپنے شیخ علی الدینوری سے اور وہ اپنے شیخ شیخ بہیرہ البصری سے اور وہ اپنے شیخ شیخ سلطان بلخ ابراہیم الادھم سے اور وہ اپنے شیخ فضیل بن عیاض سے اور وہ اپنے شیخ عبدالواحد بن زید سے اور وہ اپنے شیخ شیخ حسن بصری سے اور وہ اپنے شیخ شیخ امیر المؤمنین امام المسلمین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اور وہ مجاز تھے صاحب رسالۃ الرفیعہ القدسیہ محمد رسول اللہ ﷺ سے۔ اور آپ مجاز تھے اللہ رب العزت سے۔ اور یہ بھی میں انہیں خبر دیتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی برکات کو ہمیشہ رکھے۔ ان کے درجات کو زیادہ فرمائے۔ انہیں قادریہ محمدیہ مبارکہ خرقہ پہنانے کی بھی اجازت دیتا ہوں اس کو جوان سے طلب کرے اور یہ اسے اس کا مستحق اور اہل سمجھیں جیسا کہ مجھے اجازت دی طالبان حق کو خرقہ پہنانے کی استاذ علماء المشرق والمغرب علامۃ الوریٰ والھدیٰ محقق مدقق کامل مکمل سید السادات امیر سید ابراہیم معین الحسنی الحسینی الائیرجی القادری اور وہ مجاز تھے اپنے شیخ شیخ بہاء الدین الحسنی الحسینی القادری سے اور وہ سید السند شیخ احمد الحلوی القادری سے اور وہ اپنے شیخ اور والد سید السادات سید موسیٰ القادری سے اور وہ اپنے شیخ اور والد سید عبدالقادر سے اور وہ اپنے شیخ اور والد سید السادات سید حسن سے اور وہ اپنے شیخ اور والد سید السادات محی الملۃ والدین ابو نصر سے اور وہ اپنے شیخ اور والد سید الحسب والنسب سید السادات ابو صالح سے اور اپنے والد سید الجید السند المستند عبدالرزاق سے اور وہ اپنے والد سید السادات قبلہ ارباب کرامات قطب الکونین غوث الثقلین محی الحق والشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ سے اور وہ مجاز تھے اپنے شیخ ابو سعید المخزومی سے اور وہ اپنے شیخ شیخ الاسلام ابوالحسن القرشی الھنکاری علیہ الرحمہ اور وہ اپنے شیخ شیخ الاسلام ابوالفرج یوسف الطرطوسی سے اور وہ اپنے شیخ شیخ الاسلام عبدالواحد بن عبدالعزیز الیمنی علیہ الرحمہ سے اور وہ اپنے شیخ شیخ الاسلام ابوبکر الشبلی علیہ الرحمہ سے اور وہ شیخ الاسلام سید الطائفہ الصوفیہ جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے اور وہ اپنے شیخ شیخ الاسلام سری المفلس السقطی علیہ الرحمہ اور وہ اپنے شیخ شیخ الاسلام معروف الکرخی علیہ الرحمہ سے اور وہ اپنے شیخ شیخ الاسلام ابو سلیمان داود الطائی علیہ الرحمہ سے اور وہ امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد امام السعید الشہید حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد امام المسلمین امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور آپ مجاز تھے سید المرسلین امام المتقین خاتم النبیین المبعوث رحمۃ للعالمین محمد النبی الامی الامین ﷺ سے۔

و وَصّینا له دامت برکاته ان یشتغل بالعلوم الصّوفیة و اوراد المشایخ و اعمالهم مراعیا حقوق الشرع من الاصل و الفرع ممتثلًا و امر الله تعالٰی و مجتنبًا لنواهیه و متأدبًا باداب الصُوفیة حق الادب و ان لا یتردد لارباب الدنیا و اصحابها و ان لا یحضر فی مجلسهم لطلب الدنیا و ان یحب اولاد الشیخ و اقربائه و یراعی حقوق ادابهم۔

ترجمہ: اور ہم انہیں دامت برکاتہ وصیت کرتے ہیں کہ وہ علوم صوفیہ میں مشغول رہیں اور مشائخ کے اعمال اور اوراد کی رعایت کریں اور حقوق شرع میں سے اصل اور فرع کو مانیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں اور نواہی سے اجتناب کریں اور آداب صوفیاء کا حق ادب کریں اور ارباب دنیا اور ان کے دوستوں کے پاس نہ جائیں اور دنیا کی طلب کے لئے ان کی مجالس میں حاضر نہ ہوں اور اپنے شیخ کی اولاد اور اقرباء سے محبت کریں اور ان کے حقوق کی رعایت کریں۔

کما قال اللہ تعالٰی لحبیبه صلی اللہ علیه و اٰله و صحبه و سلم

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى۔ (سورۃ الشوریٰ:۲۳)

ترجمہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا۔ اے محبوب فرما دیجیئے میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا مگر اپنے اقرباء سے محبت۔

و ان یشتغل باللہ اشتغالا باطنا مغرضا عن غیر اللہ کما قال اللہ تعالٰی لحبیبہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم:

ترجمہ: اور یہ کہ یہ مشغول رہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا مشغول رہنا جو غیر اللہ سے اعراض کا باعث بنے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ سے فرمایا:

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلًا ؕ

ترجمہ: اپنے رب کے نام کا ذکر کریں۔ اور مخلوق سے بالکل جدا ہو کر اس کی طرف رہیں۔ (سورۃ المزمل:۸)

زاھدًا فی الدنیا راغبًا الی العقبی ثابتًا علی السعادۃ والسخاوۃ من غیر الالتفات الی رسوم اھل البطالۃ وان یجعل الوحدۃ والعزلۃ راس مالہ فانھا متمسک ارباب الصدق والصفا فان استطاع ان یستمر اوقاتہ علی ملازمتہ بالخلوۃ فھو اولی وأخری وان لم یتیسر لہ ذلک فیجعل لنفسہ نصیبا منھا وینبغی ان لایکون سنتہ خالیۃ عن خلوۃ او خلوتین فان کان ھکذا فھذا العزیز نائب عن یدنا وبین الناس خلیفتنا فیرحم اللہ من اکرم وعظم من اکرمناہ وعظمناہ واھان اللہ من اھانہ فاسئل اللہ العظیم المنان ان یکون الاخ المشار الیہ مرضیا عند اللہ ومحبوبا عند الناس اللہ بلغہ الی منتہ مطالب الصدیقین واوصلہ الی اعلی درجات العارفین الکاملین المکملین بحرمۃ النبی وألہ وصلی اللہ علی حضرۃ خیر خلقہ وألہ وصحبہ اجمعین من الفقیر الحقیر المجیز المرخص رکن الدین بن عبدالقدوس اسمٰعیل الحنفی وحزرہ فی سنۃ تسع وسبعین وتسعمأتہ والسلام علی من اتبع الھدی انتھی۔

ترجمہ: اور یہ دنیا میں زہد اختیار کریں عقبیٰ کی طرف راغب رہیں۔ اہل باطل کی رسوم کی طرف توجہ کئے بغیر سعادت اور سخاوت پر ثابت قدم رہیں۔ اکیلا رہنے اور گوشہ نشینی کو اپنا راُس المال سمجھیں۔ بے شک ارباب صدق وصفا اس کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور اگر یہ استطاعت رکھیں کہ اپنے اوقات کو مسلسل خلوت میں گزاریں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اپنے نفس کے لئے ایک حصہ مقرر کرلیں اور یہ بہت بہتر ہے کہ ان کا ایک سال ایک یا دو خلوتوں سے خالی نہ ہو۔ پس اگر یہ عزیز ایسا ہوئے تو وہ ہمارے نائب ہیں اور لوگوں کے درمیان ہمارے خلیفہ ہیں پس اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کو عظیم بنائے اس سے زیادہ جو اس نے ہم پر کرم فرمایا اور ہمیں عزت دی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی اہانت کرے جس کو یہ برا سمجھے پس اللہ عظیم اور منان سے میں سوال کرتا ہوں کہ یہ بھائی جن کی طرف اشارہ کیا گیا کہ یہ اللہ کے ہاں راضی اور اللہ کے ہاں محبوب رہیں اے اللہ انہیں صدیقین کے مطالب کی انتہا تک پہنچا اور انہیں عارفین کاملین اور مکملین کے اعلیٰ درجات تک پہنچا بوسیلہ نبی ﷺ جو مخلوق میں سب سے بہترین ہیں آپ کی آل اور صحابہ پر صلاۃ وسلام یہ اجازت فقیر حقیر مرخص رکن الدین بن عبدالقدوس اسماعیل الحنفی کی طرف سے ہے۔ اسے ۹۷۹ ہجری میں تحریر کیا گیا۔

وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰى

ترجمہ: ان سب پر سلام ہو جو ہدایت کی اتباع کرتے ہیں۔ (سورۃ طٰہٰ:۴۸)

ذکر اکابر که حضرت مخدوم از صحبت آنها مستفید شده اند اول خدمت شیخ عبد القدّوس قدس سره العزیز

وایشان از اکابر شیوخ هندوستان اند از فرزندان شیخ صفی الدین که در اصول و فروع علوم از فحول محققین بود و صاحب تصانیف مفیده سکر و شورش قوی داشت و جدو سماع کثیر باوجود کثرت جذبات و وفور غلبات در اتباع سنت سینه بغایت متیقن و در التزام عزایم امور سخت متمکن او را کتابیے است مسمی به انوار العیون مرتب علی سبعه فنون که در هر فن اسرار عالی بر صحائف املا آورده و او را مکاتیب است بس حلاوت بخش در مکتوبے می نویسد که شیخ با سید محمد گیسو دراز زبان دراز کرد از حیرانی گفت که او سبحانه وتعالیٰ وراء الوراء است اگر چه این سخن نیز باشد اما جوینده را جان نیز باشد که در طلب او طالب را از همه وراء الوراء باید شد محققان گفته اند که نهایت رجوع بسوئ بدایت است و چون بدایت را بدایت نیست نهایت را نهایت نه بود که خدائے را جل شانه نهایت نه بود و طالب در نهایت بی نهایت باید تا در نهایت رجوع بسوئ هدایت آید مومنان خدائ عز وجلّ را در بهشت بینند نه آنکه خدا در بهشت باشد تعالی الله عن ذلک علوا کبیرا اما طالب را در بهشت باید شد و از بهشت باید شد چون ما فی الجنة سوی اللهروئے نماید وراء الوراء تحت الثریٰ یک جا آید چه جای وراء الوراء است در اکثر مکاتیبش از انکسار و افتقار و خوف خاتمه می نویسند هیهات هیهات تا عقبه ابهام فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ در پیش است کجا خواب و خورد و کرا قرار و آرام در کیش استجائے دیگر می نگارد

ان اکابر کا ذکر جن سے حضرت مخدوم (قدس سرہ العزیز) نے صحبت کا فیض حاصل کیا

حضرت شیخ عبد القدوس (قدس سرہ العزیز)

آپ ہندوستان کے اکابر شیوخ میں سے ہیں اور آپ شیخ صفی الدین کے فرزند ہیں جو اصول وفروع کے علوم میں محققین علماء میں سے تھے اور صاحب تصانیف مفیدہ تھے آپ سکر اور غلبہ قوی رکھتے تھے وجد اور سماع بھی کثیر کرتے تھے نور غلبات اور کثرت جذبات کے باوجود آپ اتباع سنت میں انتہائی اہتمام کرتے تھے اور احکام عزیمت پر عمل کو لازم پکڑتے تھے اور آپ کی ایک کتاب ہے جس کا نام انوار العیون ہے جو سات فنون میں ترتیب دی گئی اور ہر فن کے اسرار ونکات کو صحائف میں لکھوایا ہے اور آپ کے بہت سارے مکتوبات ہیں جو بہت حلاوت بخش ہیں آپ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ ایک شیخ نے سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے معرفت کی حیرانگی میں بہت لمبی بات کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے اگر چہ یہ بات بھی ہے لیکن تلاش کرنے والے کے اندر جان بھی ہونی چاہئے تا کہ اس کی طلب میں اس طالب کا بھی وراء الوراء سے ہونا چاہئے۔ محققین کہتے ہیں انتہا ابتدا کی طرف لوٹتی ہے تو جب ابتدا کی ابتدا نہیں ہے تو انتہا کی بھی انتہا نہیں ہے خدائے عز وجل کی معرفت کی انتہا نہیں ہے اور طالب انتہا میں بے انتہا ہوتا ہے تا کہ انتہا میں ابتدا کی طرف رجوع کرے۔ مؤمن جنت میں اللہ عز وجل کا دیدار کریں گے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بہت بلند ہے لیکن طالب حق کو جنت میں ہونا چاہئے تا کہ وہ جنت میں سے ہو جائے۔ جیسے وہ جنت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھے وراء الوراء تحت الثریٰ یعنی ایک جگہ ہے جو جگہ وراء الوراء کی ہے اکثر مکاتیب

کے اندر عاجزی انکساری اور خوف سے خاتمے کے ساتھ لکھتے ہیں۔ افسوس، افسوس عاقبت میں ابہام ہے ایک گروہ جنت میں جائے گا ایک جہنم میں جب یہ کیفیت سامنے ہے تو کہاں کی نیند اور کہاں کا کھانا اور اقرار و آرام کیسے کرنا۔

بیت:

کس می ندهد نشان ز آب و گل من		حل می نشود در این جهان مشکل من

ترجمہ: کوئی نہیں نشانی بتائے گا میری مٹی اور پانی کی ، اس جہاں میں میری کوئی مشکل حل نہیں ہوگی۔

از هیبت این دو راه خون شد دلِ من		تاخود بکدا راه بود منزل من

ترجمہ: ان دوراہوں کی ہیبت سے میرا دل خوش ہوگا ، جب وہ خود راہ سے گزارے گا وہ میری منزل ہوگی۔

دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں:

فرد:

در کوئ بتان رفت همه عمر دریغا		چون برهمن پیر به بتخانه بماندیم

ترجمہ: بتوں کی گلی میں ساری عمر گزر گئی ، برہمن کی طرح پیر بت خانے میں رہا۔

عمر باخر رسید مرگ و سفر عاقبت در پیش آمد زاد آن که علم و عمل بر متابعت سید المرسلین صلی اللہ علیه و آله وسلم است بدست نیامد و خوف و حیرت آن فرا گرفت که امام مسلمانان ابو حنیفه کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه می فرماید اکثر مایسلب الایمان عند النزع ندانم دران وقت دشواری و زمان بیقراری چه پیش آید جائے در تنصیح فرزند نخست خود شیخ حمید الدین نوشته اندای فرزند فرصت عزیز است و روز و شب در تحصیل علوم بجدو جهد کوشش بلیغ نماء که وقت تحصیل علوم همین است و دوام طهارت و اداء فرائض و سنن باتعدیل ارکان باخضوع و خشوع بر وجهے که صاحب شرع خبر کرده است لازم گیر که استقامت این کار سعادت و جهانی و دولت دو جهانی و برکات و رحمت بے شمار است بدانکه مقصود از علم عمل است که فردا از عمل پرسند نه از بسیاری علم و مقصود از عمل اخلاص و محبت حق تعالیٰ است فیسئل الصادقین عن صدقهم کمر شکن خواص و عوام است و مقصود از اخلاص محبت محبوب است که معبود بر حق است و موجود مطلق۔

ترجمہ: آخری عمر کا لمحہ پہنچ آیا موت آ گئی عاقبت کا سفر درپیش ہے اس کا زادراہ علم و عمل ہے جس کا انحصار سید المرسلین ﷺ کی اتباع پر ہے میرے ہاتھ میں کچھ نہیں خوف اور حیرت نے اس طرح پکڑا ہے کہ امام المسلمین ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اکثر لوگوں سے نزع کی حالت میں ایمان چھین لیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ اس دشواری کے زمانے میں اور بے قراری کے وقت میں میرے ساتھ کیا پیش آئے گا۔ آپ اپنے صاحبزادے کی نصیحت میں لکھتے ہیں شیخ حمید الدین لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اے بیٹے! فرصت کو دوست جان، رات دن علوم کے حاصل کرنے میں کوشش کر کہ علوم کے حاصل کرنے کا وقت یہی ہے طہارت پر دوام رکھنا فرائض اور سنت کو تعدیل ارکان اور خشوع و خضوع سے ادا کرنا اس طریقے پر جیسا کہ صاحب شرع ﷺ نے فرمایا ہے اسے لازم پکڑنا یہ دونوں جہان کی سعادت اور دولت کا کام ہے اس کی برکات بے شمار ہیں یہ بات جان لو کہ علم کا مقصد عمل ہے کیونکہ انسان سے عمل کے بارے میں پوچھا جائے گا نہ کہ علم کے بارے میں اور عمل سے مقصود اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم (صادقین سے ان کے صدق کے بارے میں سوال کیا جائے گا) خاص اور عام

لوگوں کی کمر کو توڑ دیتا ہے اور اخلاص کا مقصد محبوب کی محبت ہے جو کہ معبود برحق اور موجود مطلق ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: بے شک میری نماز اور میری قربانی میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔(سورۃ الانعام:۱۶۲)

انتہی کلماتہ الشریفۃ خدمت شیخ از این دار پر ملال انتقال بآن سال نمودہ کہ شیخ اجل مبین آنست رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

ترجمہ: آپ کے کلمات مکمل ہوئے حضرت شیخ کا اس دار سے انتقال پر ملال اس سال ہوا کہ شیخ اجل وہ بیان کرنے والے ہیں۔ علیہ الرحمۃ

(حاشیہ: (شیخ اجل) کے عدد سے آپ کا سن وفات ۹۴۴ ہجری بنتا ہے۔)

ذکر شیخ خواجہ رکن الدین قدّس سرہ العزیز

فرزند دویم و خلیفہ اول حضرت شیخ عبدالقدوس اند بعد از والد خود بر جادہ ارشاد بنشست باجودیکہ از والد خود باعلی درجات کمال رسیدہ بود از خدمت سید ابراهیم الایرجی القادری نیز طریقہ علیہ قادریہ را اخذ نمود چنانکہ در ارشاد نامہ حضرت مخدوم ذکر نمودہ و خدمت او صاحب اسرار و احوال عالیہ بودہ و تصانیف شائیستہ دارد از ان جملہ است مرج البحرین محتوی بر اسرار علوم دینی و یقینی و نیز او را مکتوبات کثیر البرکات است در یکی از مکاتیب خود بیکے از محرمان راز نوشتہ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ للہ الحمد و المنۃ کہ در دیدہ مشہودی نماندہ بجز خدا مع ہذا جز افلاس و عجز بیش نہ و جز حیرت و درماندگی کیش نہ شیخ رکن الدین را بر حل بعضے کلمات سکریہ والد خویش تحقیقات است از ان جملہ است کہ والد ماجدروزی در اثنائ سماع در زبان راندند کہ خدا داند ما کجائیم باز فرمودہ اگر گوئی خدا نداند شاید شیخ رکن الدین می نویسد مراد از علم الٰہی تعین علمی است اجمالی یا تفصیلی کہ بوحدت و حدانیت معبر اند شیخ در آنوقت فوق تعین علمی بودہ خدمت شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ در سنہ ثلث و ثمانین و تسعمأتہ از این جہان رفتہ مضجع او با سائر اخوانش در جنب والد بزرگوار او است الا شیخ احمد ولد شیخ عبدالنبی شہید صاحب کتاب سنن الہدی کہ در شاہ آباد آسودہ انتقال او در سنہ اثنین و سبعین و تسع مأتہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

حضرت شیخ خواجہ رکن الدین علیہ الرحمۃ

آپ حضرت شیخ عبدالقدوس علیہ الرحمۃ کے ولد ثانی اور خلیفہ اول ہیں۔ اپنے والد کے بعد آپ سجادہ نشین ٹھہرے۔ باوجود اس کے کہ آپ کمالات کے اعلیٰ مراتب حاصل کر چکے تھے پھر بھی سید ابراہیم الایرجی القادری علیہ الرحمۃ سے طریقہ عالیہ قادریہ کا فیض حاصل کیا جیسا کہ حضرت مخدوم کے ارشاد نامہ میں مذکور ہے آپ صاحب اسرار و احوال عالیہ تھے اور کئی خوبصورت تصانیف کے مصنف تھے ان میں سے ایک مرج البحرین ہے جو اسرارِ علوم دینیہ یقینیہ پر مشتمل ہے۔ اور آپ کے کثیر البرکات مکتوبات ہیں اپنے رازدانوں میں سے ایک کی طرف لکھے گئے ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ: ''اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو'' (سورۃ الضحیٰ:۱۱)

کے مطابق الحمد للہ علی احسانہ میری مشہود والی نظر میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہیں۔ اس کے باوجود سوائے فقیری اور عاجزی کے کچھ نہیں اور سوائے حیرت اور محتاجی کے کوئی کیفیت نہیں۔

حضرت شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ نے اپنے والد ماجد کے بعض کلمات سکریہ کی توضیح و تفسیر بھی بیان کی ہے ان میں سے ایک یہ جملہ ہے کہ حضرت مخدوم ایک سماع کے دوران زبان پر یہ جملہ لائے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں کہاں ہوں پھر فرماتے ہیں اگر تو کہے کہ شاید خدا نہیں جانتا۔ شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس سے مراد علم الٰہی جل جلالہ کی تعین ہے وہ اجمالی سے یا تفصیلی جو وحدت اور احدیت سے تعبیر کیا گیا ہے شیخ اس وقت تعین علمی کے مقام پر تھے۔ شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ کا وصال مبارک ۹۸۳ ہجری میں ہوا آپ کا مزار مبارک باقی اقرباء کے ساتھ والد بزرگوار علیہ الرحمۃ کے پہلو میں ہے۔ سوائے شیخ احمد بن شیخ عبد الغنی علیہ الرحمۃ کے ان کا مزار مبارک شاہ آباد میں ہے جنہوں نے کتاب سنن الہدیٰ تحریر کی اور ان کا انتقال ۹۷۲ ہجری میں ہوا تھا۔

بیت:

تشنه از دریا جدائی می کنم		بر سرِ گنجے گدائی می کنم

ترجمہ: دریا سے میں تشنہ لب جدا ہوا ، خزانہ کے اوپر رہ کر میں گدائی کرتا رہا۔

ذکر شیخ جلال الدین تھانسری رحمۃ اللہ علیہ

از اعاظم خلفائے شیخ عبدالقدوس اند و خدمت حضرت مخدوم را بعلاقه هم پیر گی بایشان صحبت هائے شائسته و مجالس شگرف بوده و از علم ظاهری بهره تام داشت و استغراق و استهلاک تمام تا گوئیند که بسا بودے که برائے ادائے نماز مریدانش آمده برائے افاقت شیخ باواز بلند حق حق می گفتند تا از سکر بصحو می آمد عمر دراز یافت بعد از نو و پنج سالگی در سنه تسع و ثمانین و تسع مأته باخرت شتافت در بلده خود مضجع یافت رحمة الله علیه و خدمت او را رسائل مفید است و مکاتیب شگرف۔

حضرت شیخ جلال الدین تھانسری علیہ الرحمۃ

آپ شیخ عبدالقدوس علیہ الرحمۃ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کے ساتھ آپ کی زیادہ عمر اور بزرگی کی وجہ سے شائستہ صحبت اور راز داری والی مجالس ہوتی تھیں آپ علم ظاہری میں حصہ وافر رکھتے تھے اور اکثر استغراق و استہلاک کی حالت میں رہتے تھے کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور حالت استغراق سے باہر لانے کے لئے آپ کے مرید حق، حق، حق کا نعرہ لگاتے تھے آپ نے لمبی عمر پائی اور پچانوے سال کی عمر میں ۹۸۹ ہجری میں آپ کا وصال ہوا اور اپنے ہی شہر میں آپ کا مزار بنا اور آپ کے کئی مفید رسائل اور مکاتیب ہیں۔

ذکر ملاقات

حضرت مخدوم علی الرحمۃ بحضرت شیخ کمال کھتلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم را در آوان مجالست حضرت شیخ جلال ملاقات بحضرت شاه کمال روید اد روزی حضرت مخدوم با شیخ جلال صحبت داشت که مردے بصورت اهل سپاه بآن خانقاه در آمد بحضرت شیخ معانقه نمود در انجمن بنشست شیخ او را از سپاه دانسته از

احوال شاہ و سپاہ پرسیدوی از این پرستش در شورش درآمد و گفت شیخا اگر مسکینے از مسکینان این راہ جهت اقتباس انوار اللہ باین خانقاہ آید شمارا لایق نیست از احوال شاہ و سپاہ پرسیدن اگر خواهش این اخبار دارید بر راہ گذر بنشینید و از روندگان بجوئید شیخ از غایت بردباری طریق معذرت پیش گرفت حضرت مخدوم آثار جذبہ ازو فهمیدہ چون او از محفل شیخ بیرون شد در عقب او شدند با او اظهار و اخلاص نمودند از منزل و مسکن او پرسیدند آن عزیز نیز بالغت و بشاشت آمدہ اظهار احوال خود و منزل و ماوائ باز نمود و فرمود سکونت فقیر پیشتر بقصبۂ پائیل است و پائیل از توابع سهرنداست حضرت مخدوم بعد از چندے آنجا شدند و خدمت شیخ کمال ذوی الکمال را آنجا یافتند و صحبت هائ کرم بهم رسید و فیما بین این دو بزرگوار الفت بسیار روئداد تا بحدے کہ شاہ کمال مذبور مع عیال و اطفال بہ منزل جنت مشاکل حضرت مخدوم می آمد و چندی گذرانیدہ باز بہ مسکن خود مراجعت نمودی فی الجملہ فوائد بسیار از مجالست و مصاحبت شاہ کمال نصیب وقت ایشان شد و غرائب معاملات و عجائب خرق عادات ازو مشاهدہ نمودند خدمت شاہ کمال باوجودیکہ اویسی بودند نسبت ظاهری بشیخ فضیل داشت کہ بہ نہ واسطہ بشیخ الجن والانس جناب شاہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرسید بدین تفصیل ارادت شیخ فضیل بسید گدا رحمان اول و اورا بسید ابوالحسن و اورا بسید شمس الدین صحرائی و اورا بسید عقیل و اورا بسید برهان الدین و اورا بسید عبدالوهاب و اورا بسید شرف الدین و اورا بسید شرف الدین و اورا بسید عبدالرزاق و اورا بوالد ماجد خود امام الفیتن غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قدس اللہ سرہ الاقدس و شاہ کمال اکثرها از شوریدہ سرے و آشفتہ حالی بجزائر و مفاوز بسر بردے و دران بوادی چون احتیاج طعامش شدی بناگاہ دران بیدا شهری پیدا شدی و ساکنان آن شهر او را هرچہ تمامتر باعزاز و اکرام بمنازل خویش بردندے و ضیافت نمودندے و شیخ از طعام و شراب آنها تناول کردے و شب بمصداق ابیت عندربی امکنہ ایشان غنودی بامدادان کہ شیخ بیدار شدی نہ از آن شهر نامی دیدی و نہ نشانے یافتی۔

حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کی حضرت کمال کیتھلی علیہ الرحمۃ سے ملاقات

حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ ایک دفعہ حضرت شیخ جلال علیہ الرحمۃ کے ساتھ مجالست میں تھے کہ اس دوران حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ سے ملاقات رونما ہوئی ایک دن حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ اور شیخ جمال علیہ الرحمۃ بیٹھے تھے کہ ایک شخص سپاہیانہ لباس میں آیا خانقاہ میں حضرت شیخ نے اس سے معانقہ کیا اور وہ انجمن میں بیٹھ گیا شیخ نے اسے فوج میں سے سمجھا اور اس سے بادشاہ اور فوج کے بارے میں پوچھنے لگے وہ شخص ان سوالات کے پوچھنے سے غصہ میں آیا اور کہا کہ ایک مسکین آپ کے پاس انوار اللہ کے اقتباس کی غرض سے اس خانقاہ میں آیا ہے لہٰذا آپ کو یہ لائق نہیں کہ آپ مجھ سے فوج اور بادشاہ کے متعلق سوال کریں۔ اور اگر آپ ان کے متعلق معلومات چاہتے ہیں تو جائیں سڑک پر بیٹھ جائیں اور وہاں سے گزرنے والوں سے یہ سوال کریں حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ اس کی گفتگو سے اس کے جذبات کو سمجھ گئے وہ جب شیخ کی محفل ختم ہونے کے بعد باہر گیا تو آپ بھی اس کے پیچھے گئے اور اس سے محبت و اخلاص کا اظہار کیا اور اس سے اس کے گھر اور پتہ کا پوچھا تو اس نے بھی محبت و خلوص کا اظہار کیا اور اپنے احوال و گھر کا پتہ بتایا اور کہا کہ فقیر کا مسکن پائیل قصبہ میں ہے جو سہرند کے مضافات میں ہے حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کچھ دنوں کے بعد وہاں تشریف لے گئے تو وہاں حضرت شیخ کمال علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہوئی اور کچھ دیر کی صحبت رہی اور پھر یہ دوستی اور تعلق اس حد تک بڑھا کہ حضرت

شاہ کمال علیہ الرحمۃ مع اہل وعیال کے حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کے گھر تشریف لائے اور کچھ دن یہاں گزار کر پھر واپس تشریف لے گئے۔ الغرض ان دونوں بزرگوں کی ملاقات سے ایک دوسرے کو کافی فوائد نصیب ہوئے اور حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ سے عجیب وغریب معاملات تصوف کا ظہور ہوا آپ نسبتاً اگرچہ اویسی ہے لیکن ظاہری نسبت آپ کی شیخ فضیل علیہ الرحمۃ سے تھی کہ آپ نو واسطوں سے شیخ الانس والجن حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے آپ کی نسبت پہنچتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ شیخ فضیل کو یہ خلافت سید گدا رحمان ثانی سے ان کو سید شمس الدین عارف سے ان کو سید گدا رحمان اول سے ان کو سید ابوالحسن سے ان کو سید شمس الدین صحرائی سے ان کو سید عقیل سے ان کو سید برہان الدین سے ان کو سید عبدالوہاب سے ان کو سید شرف الدین سے ان کو سید عبدالرزاق سے اور ان کو اپنے والد 'جد امام الفتین غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی۔ آپ اکثر اوقات ظاہری حالت کو خراب رکھتے اور بیابان وجنگل میں وقت گزارتے اور جب کہ 'ے پینے کی حاجت ہوتی تو اس وقت غائب سے ایک شہر رونما ہوتا اور وہاں کے مکین آپ کو اپنے گھر لے جا کر آپ کی دعوت کرتے اور رات اس حدیث پاک ''میں رات اپنے رب کے پاس گزارتا ہوں'' کے مطابق وہاں گزارتے اور صبح جب بیدار ہوتے تو اس شہر کا نام ونشان تک نہ ہوتا تھا۔

و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از والد خود نقل نمودہ اند کہ خدمت شاہ کمال چون در بیان معارف و تبین اسرار می در آمد دقائق در میان می آورد کہ باوجود قوت علمیت مستمعان کامل احوال را بعد از تامل و تفکر بسیار بمرور ایام بفہم می در آمد۔

بیت:

ارباب فنا زندہ بجاء دگر اند		بیرون زد و کون در جہان دگر اند

ترجمہ: ارباب فنا اس جگہ کچھ اور نظر آتے ہیں، ان دونوں جہاں کے دائروں سے باہر کچھ اور ہیں۔

و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ چون نظر کشفی سر دادہ می شود بعد از حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین از مشایخ علیہ قادریہ چون شیخ کمال اقل قلیل بنظر می در آید چون عمر مبارک کش از ثمانین تجاوز نمودہ در تاسع عشر از جمادی الآخر ۹۸۱ احدی و ثمانین و تسع مأتہ راہ وصل برفیق اعلی یافت و در قصبہ کھتل از قراء تابعہ سرہند است خواب گاہ یافت رحمۃ اللہ سبحانہ علیہ رحمۃ واسعۃ بعد از وی خدمت شاہ سکندر نواسہ او و وارث نسبت او شد صاحب حالات بلند و معارف ارجمند بود حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمایند کہ جانب آفتاب میتوان بفراعت نظر کردن اما بر دل شاہ سکندر از غلبہ نور نظر را راہ نیست شاہ مذکور ۱۰۲۳ ثلث وعشرین بعد الالف از جہان رفت رحمۃ اللہ سبحانہ۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں والد محترم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ جب اسرار و دقائق کو بیان فرماتے تو ان میں کمال علم کی وجہ سے ایسے نکات بیان کرتے تھے کہ بڑے بڑے اہل علم بہت سارے تدبر و تفکر کے بعد اسے سمجھ سکتے تھے۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب کشف کی نظر سے دیکھا گیا تو حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین علیہ الرحمۃ کے بعد مشائخ قادریہ میں حضرت شیخ کمال علیہ الرحمۃ جیسے بہت کم نظر آئے ہیں جب آپ کی عمر مبارک ۸۰ سال سے تجاوز کر گئی تو آپ ۹ جمادی الآخر ۹۸۱ ہجری میں وصال الٰہی جل مجدہ کی طرف گامزن ہوئے اور قصبہ کھتل جو کہ سہرند کے مضافات سے ہے وہاں مدفون ہوئے اور آپ کے بعد آپ کے نواسے شاہ سکندر علیہ الرحمۃ آپ کی مسند کے وارث

بنے جو کہ صاحب حالات بلند اور معارف کا کمال رکھنے والے تھے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ فرماتے ہیں کہ سورج کی طرف انسان کے لئے نظر بھر کے دیکھنا ممکن ہے لیکن حضرت شاہ سکندر علیہ کے دل پر جو انوار و تجلیات کا ورود ہے اس کی وجہ سے ان کے دل کی طرف نظر بھر کے دیکھنا ممکن نہیں شاہ سکندر علیہ کا انتقال مبارک ۱۰۲۳ھ میں ہوا اور جوار رحمت اللہ جل مجدہ میں سکونت اختیار کی۔

بیت:

چمن را ترو تازه آراستند		چو شب نم نشستند برخواستند

ترجمہ: باغ کو تر و تازہ کر کے سجایا گیا، شبنم کی طرح آئے، بیٹھے اور چلے گئے۔

خدمت حضرت مخدوم سیاحت بسیار نموده اند و بسا بزرگان را یافته اند و مستفاد شده و ایشان در این سیر و سیاحت عهد نموده بودند که در هیچ جا از علمیت خود ویا از نسبت خود اظهار ننمایند و همه جا طالب باشند نه مطلوب و از هر که آثار بدعت بینند باو صحبت، ندانددر اسفار خود بسی علماء عامل و عرفاء کامل را دریافته اندا از آنها چیزے بیان شود منها چون گذر ایشان بر تهاس افتاده شیخ الهداد مردے بود بغایت معمر و عزیز صحبت هائ عزیزان یافته او را آنجا یافتند باوے صحبت نمودندوے فرموده هر راه را نهایت نیست الا راه حق را عز وجل که آنرا نهایت است و خدمت ایشان از آن کلام بغایت متعجب می بودند و در معنے آن متفکر چه خلاف صریح، بجمیع مشایخ که منازل الوصول لاینقطع ابدا الابدین خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه می فرمایند که حل این معنی آن چنا بخاطر می آید که هیچ چیز را ذات نیست چه حقائق همه اشیا جز وجوه و اعتبارات نیست و نه اند و وجوه و اعتبارات را غایت نیست بخلاف راه وصول باد سبحانه که منتهی بذات اقدس او گردو زیرانکه چون عارف را بسیر محبوبی و اجمالی بمحض عنایات از سیر صفات و شیونات بگذرانند آنجا همه وجوه و اعتبارات مفقود کردند و سیر او بذات بحت منتهی گردد بعد از ان سیر در راه ماند و دست ادراک از دامان آن کوتاه پس آن سیر لاینقطع ابد الا بدین گفته اند سیر اسماء و صفات است که سیر تفصیلی است و غایة ندارد و خدمت، حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه از والد ماجد خود نقل می فرمودند که روزے در مجلسے ذکر اره بر می کشیدند شیخ الهداد مذبور حاضر بود بعد از فراغ آن مر اصحاب ذکر را می فرمود که ذکر برائے تصفیه دل و انجلائے آنست که دل نیست مگر آئینه که زنگی برو نشسته است او را صیقلے باید کرد و تا روشنی پذیر دو آن خود بذکر خفیه میسر است نه آنست که دل آهنی باشد که مارا به تپک برو باید زد یعنی بر این ضربت و شدت ذکر نباید کرد حضرت مخدوم می فرمودند که در سیاحت خویش ببلاد بنگاله بشهرے رسیدم که در آنجا درویشے بود شیخ برهان نام داشت و در یکی از مساجد باحیائے لیالی بسر می برد شبها از فرط بے قراری بگریه و زاری می بود وِداد و مهربانی بمن اظهار کردی و گفتے بیا تا چندگاه باهم بگذرانیم اما از جهت آنکه امرے از امور بدعت را مرتکب بود دلم پذیرائ صحبت او نه گشت و آن درویش اکثر شعرے از شعرهائ هندی همی خواندے و اشک اخران از دیدگان فشاندے مضمون آن شعر این بود که حیرت دارم از لطافت معشوق که اگر گوئی از بس نراکتش موئ را آنجا گنجانی نیست شاید و اگر از بسے انبساط و اتساع او گوئ عالمها در و کم است نیز درست آید

حضرت مخدوم علیہ نے سیاحت وسفر بہت کیا اور کئی بزرگوں سے استفادہ کیا اور جہاں کہیں بھی آپ تشریف لے گئے کہیں بھی اپنی علمیت یا نسبت کا اظہار نہیں

کیا ہر جگہ طالب بن کر رہتے مطلوب نہیں بنتے تھے اور جہاں کہیں بھی آثار بدعت دیکھتے وہاں جانا بند کردیتے آپ اپنے سفر و سیاحت کے درمیان کئی عرفاء اور علماء سے ملے ان میں سے کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ جب آپ تہاس شہر میں گئے تو وہاں پر شیخ الہداد علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی جو معمر اور بہت اچھی صحبت والے تھے جب ان سے آپ فیض یاب ہوئے تو وہ فرماتے ہیں کہ کسی بھی راستے کی انتہا نہیں مگر راہ حق ﷻ کی انتہا ہے۔ حضرت مخدوم علیہ الرحمہ یہ کلام سن کر کافی متعجب ہوئے اور اس کے معنی میں متفکر رہتے کیونکہ یہ مشائخ کی اس کلام ''وصول کی منازل ابدالآباد تک ختم نہیں ہوتیں'' کے صراحۃً خلاف پایا۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اس کلام کی یہ توجیح فرماتے تھے کہ جو کچھ بھی دل میں آتا ہے اس کی کوئی ذات نہیں کیونکہ اشیاء کے حقائق صرف اعتبارات کے سوا کچھ اور نہیں اور وجوہ واعتبارات کی کوئی انتہا نہیں اور راہ وصل کی انتہا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوتی ہے کیونکہ جب عارف کو سیر محبوبی اور اجمالی سے محض عنایات کی بنا پر صفات و شیونات کی سیر سے گزارا جاتا ہے تو وہاں اعتبارات و وجوہ ختم ہوجاتے ہیں اور اس کی سیر محض ذات پر ختم ہوجاتی ہے اس کے بعد سیر سالک راستے میں رہ جاتی ہے اور ادراک کا دامن اس سے تنگ رہتا ہے پس اس سیر کو کہا گیا کہ یہ ابدالآباد تک ختم نہیں ہوتی اور سیر اسماء وصفات سیر تفصیلی ہے اس کی کوئی انتہا و غایت نہیں۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ والد محترم علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں ایک دن محفل ذکر میں کافی توجہ فرمائی شیخ الہداد علیہ الرحمہ بھی وہاں موجود تھے محفل ذکر سے فراغت کے بعد موجود اصحاب ذکر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ذکر دل کو صاف اور چمکدار بنانے کے لئے ہے کیونکہ ہر دل اس آئینہ کی مثل ہے جس پر گرد وغبار اور زنگ ہوتا ہے اس کو صاف کرنے کے لئے ریگ مال کی ضرورت ہے تا کہ اس میں روشنی اور چمک پیدا ہو اور وہ ذکر خفی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ دل کسی لوہے کی بنی ہوئی چیز کی طرح ہے جس کو صاف کرنے کے لئے ریت اور خاک کی ضرورت ہے یعنی اس دل پر ذکر اللہ کی ضرب کی شدت کرنی چاہئے تا کہ وہ صاف ہوجائے اور اس میں نور کی روشنی پیدا ہو۔

حضرت مخدوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی سیاحت کے دوران بنگال کے کسی شہر میں گیا وہاں ایک درویش تھا جس کا نام برہان تھا راتوں کی عبادت کے لئے وہ ایک مسجد میں رہا کرتے تھے اور راتوں کو وہ فرط و بےقراری سے رویا کرتے اور آہ وزاری کرتے تھے اپنی کیفیت اور مہربانی خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ ذکر کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے آؤ ہم اکٹھا کچھ وقت گزاریں وہ درویش کچھ معمولات بدعت کرتا تھا اس لئے میرا دل اس کی صحبت کو قبول نہ کرتا۔ وہ درویش اکثر کچھ ہندی شعر پڑھا کرتا تھا اور آنکھوں سے آنسو بہایا کرتا تھا ان شعروں کا مضمون کچھ یوں ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ محبوب کی لطافت کے متعلق اگر اس کی نزاکت کے بارے میں تو کہے کہ ایک بال بھی وہاں اور نہیں سما سکتا تو درست ہے اور اگر کہے کہ اس کی خوشی اور وسعت توجہ کے لئے پورا جہان بھی کم ہے تو درست ہے۔

بیت:

نمکدانی به تنگی چون دلِ مور		نمک چندان که در عالم فتد شور

ترجمہ: نمکدانی چیونٹی کے دل کی طرح تنگ ہے ، اور نمک اتنا زیادہ ہے کہ جہاں میں شور پڑ گیا۔

ذکر سید علی قوام علیه رحمة مَلکِ العَلّام الی یوم القیام

وهم خدمت مخدوم را گذاری بشهر جونپور رافتاده و آنجا فوائد صحبت سید علی قوام را دریافته قدس سرهما و او بزرگے بود صاحب سکر و وجد و سماع و خوارق ظاهره و کرامات باهره ذو التوکل و التبتل و الانقطاع در سلسله خواجه معین الدین سنجری

مرید شیخ بهاؤ الدین جونپوری که بسه واسطه بشیخ نصیر الدین محمود میر سید رحمۃ اللہ سبحانه ازوی می آرند که سید الانام را صلی اللہ علیه واله وسلم در منام دید که فرمود علی دهل بر در خود می زنی و از خلق خبر نمی گیری گفت یارسول اللہ اگر اهل دل است از آن تست و اگر دور است هم از آن تست علی بیچاره درمیان کیست فرمود برائے خلق دعا کن که دعائے تو برائے ایشان مقبول است توفی رحمۃ اللہ علیه ۹۵۰ھ خمسین وتسعمأته۔

حضرت سید علی قوام علیہ الرحمۃ ان پر ملک العلام کی رحمت الیٰ یوم القیامۃ

حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ نے آپ کی صحبت میں کچھ وقت جونپور میں گزارا۔ اور اس صحبت کے فوائد کو حاصل کیا۔ آپ صاحب سکر ووجد اور سماع سننے والے تھے آپ کی خرق عادات کئی کرامات ہیں آپ صاحب توکل اور گوشہ نشین تھے، خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے سلسلہ میں خواجہ بہاؤالدین جونپوری کے مرید تھے جو تین واسطوں سے شیخ نصیر الدین محمود علیہ الرحمۃ تک پہنچتے ہیں۔ ایک دفعہ خواب میں آپ کو حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا اے علی اپنے دروازہ پر ڈھول بجاتے ہو اور مخلوق کی کوئی خبر نہیں عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر اہل دل میں سے ہیں تو آپ کے وسیلہ سے اور اگر دور ہیں تو بھی آپ سے ہیں (آپ کے وسیلہ سے نزدیک ہوں گے) علی بیچارہ کو درمیان میں کیا حیثیت حاصل ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے علی تم مخلوق کے لئے دعا کرو تمہاری دعا ان پر قبول کی جائے گی۔ آپ کا وسال مبارک ۹۵۰ ہجری میں ہوا۔

بالجمله حضرت مخدوم صحبت بسیاری از اهل معرفت و علوم را دریافت از اسفار عنان مراجعت بوطن برتافت تا زمان انتقال از این دار پر ملال در بلده مبارکه سرهند بود همواره شبها را به گریه و زاری و طاعات و عبادات بسر بردے و روزها بر مستفیدان کتب متداوله از معقول و منقول بی تعطیل و فتور بر سبیل تحقیق و تدقیق بیان می فرمودند و در جمیع علوم علامه نحریر بود چنانچه علماء عصر و فضلائے وقت ایشان را باستاذی قبول داشتند و از سحاب افاضه اش سیراب و شاداب می بودند می فرمودند که چون در دقایق بزدوی غور نموده می آید محسوس می گردد که در جنب علو اجتهاد و وقت استنباط سراج الامة امام الائمة امام الائمة سائر مجتهدین کالتلامیذ اند

ترجمہ: الغرض حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ نے کئی ممالک کا سفر کیا اور اہل اللہ سے استفادہ کیا اور ان اسفار سے واپسی پر آپ اپنے علاقہ سرہند میں تا وصال رہے اس کے بعد آپ کی راتیں طاعات وعبادات اور گریہ وزاری مین گزرتیں اور دن کے وقت علوم متداولہ کی کتب معقولہ اور منقولہ کے مطالعہ اور تحقیق میں گزرتے اور آپ جمیع علوم میں علامۃ وحید وفرید تھے اور اسی لئے علماء عصر نے آپ کو استاذ قبول کیا اور آپ کے فیض سے سیراب وشاداب ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ جب میں نے علامہ بزدوی کی کتاب دقائق بزدوی میں غور وفکر سے مطالعہ کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ اجتہاد واستنباط میں اعلی مرتبہ کی وجہ سے سراج الامۃ امام الائمۃ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے سامنے سارے مجتہدین شاگردوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ونیز بمصداق خبر:

لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

ترجمہ: اور اس حدیث پاک کا آپ مصداق ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ ایک آدمی کو بھی اگر ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

(مسند احمد، رقم: ۲۲۱۲۷، الزہد والرقائق لابن المبارک والزہد لنعیم بن حماد، رقم: ۱۳۷۵، ص ۸۴، العقد الثمین فی شرح احادیث اصول الدین، ج ۱، ص ۲۴۷، شرح البخاری للسفیری، المجالس الوعظیۃ فی شرح احادیث خیر البریۃ، ج ۲، ص ۸۲، فتاوی الشبکۃ الاسلامیۃ، ج ۵، ص ۳۸، احیاء علوم الدین، ج ۱، ص ۹)

ارباب سلوک باطنی از خدمت کثیر البرکت ایشان بدرجات کمال و اکمال میرسیدند و شاگردان درس و بیان کتب صوفیه علیه را چون تعرف و عوارف المعارف و فصوص الحکم وغیره در غایة علو همتی افراشت بسا ارباب شوق و اصحاب ذوق که بقرأت و استماع این کتب در خدمت عالی او از دور و نزدیک طرف بستندے و از مبینت افاده او بمقاصد پیوستندے۔

ترجمہ: بہت سارے ارباب سلوک حضرت مخدوم علیہ الرحمہ کی برکت سے اعلیٰ مراتب کو پہنچے۔ اور بہت سارے لوگوں نے آپ کی شاگردی اختیار کی اور آپ سے درس وتدریس علوم دینیہ کے علاوہ تعرف، عوارف المعارف، فصوص الحکم جیسی کتابیں پڑھنے کے لئے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اس مقصد کے لئے دور ونزدیک کے بہت سارے لوگ آئے اور استفادہ کیا۔

قدوة المشایخ جناب شیخ میر که در بلده لاهور گذشته است از تلامذه و مجازان ایشان است حضرت او از آگاهی در اسرار ارباب توحید وجودی مرتبه علیا داشت و در حل دقائق شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی الله عنه از فرط علم و غلبهٔ حال ید طولی داشت و برمشرب او بود باتکه مقتضیات هجوم این علوم و حالات بیشتر سکریات و شطحیات است اما از علو فطرت و فرط تمکین و بلندی همت بل بمحض صیانت حضرت عز اسمه و جل ذکره بر طبق کلام ثمرة الالهام شیخ ربانی ابو سلیمان دارانی که ربما یقع فی قلبی النکتة من نکتة القوم ایاما فلم اقبل منه الا بشاهدین عدلین الکتاب و السنة و حالیکه مخالف کتاب و سنت بودے خواه از خویش یافتے خواه از غیر بشنیدے بر آن اعتبار ننهادے و اعتداد نفرمودے هذا علم صحة الاحوال و صداقة الاقوال و خلوص الاعمال رحم الله تعالی اربابها رحمة واسعة ورحم عبدا قال أمینا۔

ترجمہ: قدوۃ المشائخ حضرت شیخ میر علیہ الرحمہ جو لاہور میں گزرے ہیں (میاں میر علیہ الرحمہ) یہ بھی آپ کے شاگردوں اور خلفاء میں سے ہیں۔ آپ اسرار اور توحید وجودی کی آگاہی میں اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے اور شیخ اکبر محی الدین ابن العربی علیہ الرحمہ کے دقائق کے حل میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور آپ کا مشرب یہ ہے کہ آپ سے علوم وحالات کے ہجوم کی وجہ سے کئی کلمات سکریہ وارد ہوئے ہیں بہر حال اعلیٰ مرتبہ اور فرط تمکین بلندی ہمت سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے ہی ہوتی ہے جو کلام کے آنے سے الہام کی وجہ سے محفوظ رہتی ہے شیخ ربانی ابوسلیمان دارانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں قوم کے بیان کردہ نکات میں سے ایک نکتہ کئی دن تک میرے دل میں آتا لیکن میں اس کو بغیر دو عادل گواہوں قرآن وسنت کے قبول نہ کرتا اور وہ حال جو کتاب وسنت کے خلاف ہوتا وہ اپنا ہوتا یا کسی اور کا اسے ہرگز قبول نہ کرتے اور نہ کوئی اعتبار کرتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے یہ علم ہے صحت احوال واقوال اور خلوص اعمال کا ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ ہو اور اس پر بھی رحم ہو جو آمین کہے۔

از خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه منقولیست که از والد خود رحمة الله علیه نقل می فرمودند که ایشان مدتے جویان بودند ملاقات شیخ عبدالغنی را که درویشے بود در شهر سونتیه بس معمر و بزرگ بجهت استماع رازے که از او بایشان رسیده بود که پیر او که جد مادری او بوده قریب هنگام احتضار او را بایکی از درویشان شوریده کار بنزد خویش خواند تا القائے نسبتی نماید و اعطائے نعمتی فرماید چون بخدمتش حاضر شدند سرے از حقیقت این معامله بزبان راند که بمجرد استماع آن سر آن درویش شوریده است از جان بشست و شیخ عبدالغنی هم چنان حیران و سراسیمه جان بر جائے ماند۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ والد محترم ایک شیخ کی مدت سے تلاش میں تھے ان کا نام عبدالغنی تھا وہ شہر سون

تیہ میں معمر و بزرگ تھے ملاقات اس لئے چاہتے تھے کہ وہ راز سننا چاہتے تھے جو ان کے پاس تھا وہ اس طرح کہ ان کے پیر جوان کے رشتہ میں نانا لگتے تھے انہوں نے اپنے وصال کے وقت مبتدی درویش کو اپنے پاس بلایا تاکہ نسبت کا القاء کریں اور نعمت باطنی عطا کریں جب وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اس معاملہ کی حقیقت زبان سے بیان کی تو وہ اس راز کے سنتے ہی شوریدہ احوال درویش اپنی جان سے چلا گیا اور شیخ عبدالغنی بھی وہاں موجود تھے وہ حیران ششدر اپنی جگہ پر قائم رہے۔

خدمت مولانا هاشم علیه الرحمة می فرمايد ارادة الله سبحانه خدمت شيخ عبدالغنی را به جهت مهمی از سرهند عبور فرا پیش آمد در کاروان سرائے نزول نمودند و حضرت مخدوم از قدوم میمنت لزوم او مطلع شدند بدان کاروان سرائے شدند و خدمت شیخ را یافتند بعد از موانست و مجالست خلوتی درخواستند و التماس اظهار و ابراز آنراز نمودند و آن سر را نشان جستند فرمودند که همین مسئله که ما برانیم حال و مشرب ما است ایماء ازانکه این همه می نماید واحد حقیقی است که بعنوان کثرت نمودار گشته لیکن چون آن درویش لوحی بود ساده و این راز مفاجأ بگوشش رسید تحمل آنرا بر نتافته و براه هلاکت شتافت شیخ عبدالغنی چون اهل آن و صاحب تمکین بود برجائے بماند۔

ترجمہ: حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، حضرت شیخ عبدالغنی علیہ الرحمۃ کسی کام کے سلسلہ میں جارہے تھے کہ کاروان سفر کے ساتھ سرہند کی سرائے میں پڑاؤ کیا حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کو آپ کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ سرائے میں تشریف لے گئے شیخ عبدالغنی علیہ الرحمۃ سے ملاقات کی کچھ دیر مجلس چلتی رہی پھر آپ نے خلوت طلب کی اور اس التماس کا اظہار کیا کہ آپ وہ راز بتائیں جو آپ کے مرشد علیہ الرحمۃ نے آپ کو بتایا تھا جبکہ آپ صحیح رہے اور دوسرا درویش شوریدہ احوال ہوا آپ نے فرمایا وہ مسئلہ کہ میں جس پر ہوں وہ میرا مشرب وحال ہے یہ اس راز سے اشارہ ہے کہ واحد حقیقی ایک ہی ہے وہ اپنے عنوانات سے کثرت میں نمودار ہوتا ہے لیکن اس درویش کے دل کی تختی ابھی سادہ تھی اور یہ راز اس کو اچانک بتایا گیا تھا وہ اس کا متحمل نہ ہوا اور ہلاکت کی راہ چلا اور شیخ عبدالغنی اس کے اہل تھے اور صاحب تمکین تھے وہ اپنی حالت پر رہے۔

بیت

چه راز بود که شب از تو بر زبان بگذشت		که روز عمر بسامان ترجمان بگذشت

ترجمہ: وہ کونسا راز تھا جو رات کو تمہاری زبان پر آیا، کہ عمر کے سارے دن اس کی ترجمانی میں گذر گئے۔

بگوش صید ندانم زبان تیغ چه گفت		که در سماع در افتاد همدران بگذشت

ترجمہ: شکار کے کان تیر کی زبان نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، جو کچھ سماعت میں آیا وہ سب گزر گیا۔

حضرت مخدوم فرمودند گاه باشد که پیش از ظهور حقیقت توحید کما هو بعضی مبتدیان و متوسطان را از استیلائ محبت که از اقتضائ آن استیلائ آن است که غیر محبوب را نیز در نظر محب محبوب می دارند کثرت موهومه مستیقنه را بکسوت وحدت هویدا میگردانند۔

ترجمہ: حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کبھی حقیقت وحدانیت کے ظہور سے جیسا کہ بعض متوسطین اور مبتدی سالکین کے لئے ہوتا ہے وہ استیلاء محبت سے

جس کا تقاضا اس کا استیلاء ہے اس سے محبوب کے غیر کو بھی محب کی نظر میں محبوب سمجھتے ہیں اور وہ کثرت موہومہ مستیقنہ کو وحدت کے لباس میں ظاہر پاتے ہیں۔

چنانکه در شهرے براهے میشدم درویش را دیدم که از حال خود میگفت که وقتی در شهرے بودم براهی می رفتم ناگاه نظرم بریکی از نساء جمیله افتاد که بطرف بامِ خویش خرامش می نمود بمجرد دیدن او از خود شدم و او خود مخفی و مستور گشت من دران حالت چون در خود نگریستم لباس او را بهمان رنگ و صورت و کمیت و کیفیت بر خویش یافتم چنانکه از نظاره گیان شرم گین گشتم و خویش را کناره جستم۔

ترجمه: حضرت مخدوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں ایک شہر میں گیا وہاں ایک درویش کو دیکھا اس نے اپنا حال کچھ یوں بیان کیا کہ میں ایک شہر میں جارہا تھا وہاں میں نے ایک خوبصورت عورت کو اپنے گھر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا وہ خراماں خراماں چل رہی تھی میں اس کے دیکھتے ہی خود رفتہ ہو گیا اور وہ چلی گئی اور پوشیدہ ہو گئی میں نے اس حالت میں جب اپنے حال پر نظر ڈالی تو دیکھتا ہوں کہ اس کا لباس مکمل کیفیت اور کمیت کے ساتھ میرے اوپر ہے میں اس نظارہ سے بہت شرمندہ ہوا اور وہاں سے کنارہ کش ہو گیا۔

مصرعه:

در عشق چنین بو العجبی ها باشد

ترجمه: عشق میں اس طرح کی بے وقوفیاں ہوتی رہتی ہیں۔

خدمت ایشان فرمودند چگونه اشیائ متعدده متکثره عین واحد حقیقی بود که کثرت موهوم است یعنی حضرت حق سبحانه ظلال اسماء و صفات خود را از مرتبه حس و وهم بقدرت کامله نمودی و ابقائ بخشیده عالم نامیده اما در خارج بحقیقت موجودی نیست جز ذات و صفات حقیقت او سبحانه موهوم چگونه عین موجود حقیقی بود تحقیق این مبحث در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه در مواضع متعدده بتدقیقات عالیه و تمثیلات واضحه نگارش یافته من اراد الاطلاع بها تفصیلاً و اجمالاً فلیرجع الیها علمًا و حالاً۔

ترجمه: حضرت مخدوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ متعدد اور کثیر اشیاء عین واحد حقیقی ہوں کیونکہ یہاں کثرت موہوم ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے اسماء وصفات کے ظلال کو مرتبہ حس اور وہم میں اپنی قدرت کاملہ سے اس جہاں میں بقا بخشتا ہے لیکن خارج میں اس کی حقیقت موجود نہیں اس کی ذات وصفات کے سوا باقی سب کچھ موہوم ہے وہ کیسے عین موجود حقیقی بن سکتا ہے اس کی تحقیق حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس اللہ سرہ کے مکتوبات قدسی آیات میں موجود ہے جو ان کی تفصیل واجمال کی اطلاع چاہتا ہے وہ ان کا مطالعہ کرے۔

بالجمله خدمت حضرت مخدوم ایام حیات خود را باتباع سرور کائنات علیه افضل الصلوٰة و التسلیمات بسر می بردند که سنتے از سنن عادیه را هم ترک نمی نمودند تا بجائ که مهما امکن ازار لنگ کردندی و نعلین ذو قبالین در پائ آوردندی وهمه لباس مبارک را از کتب تحقیق نموده متابعت فرمودندی پس از طاعات مسنونه و دعوات ماثوره بعضی وظائف او را بعضی مشایخ قدس الله ارواحهم را نیز از دست ندادندی چون منافی عزیمه نمی دانستند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه می فرمودند این درویش توفیق

عبادات نافله از والد بزرگوار خود است چنانچه تفصیل آن مذکور گردد انشاء اللہ تعالیٰ هر چند سلوک از سلاسل دیگر نموده بودند و از برکات آن طرق نستفید گشته اما غایت اشتیاق و نهایت اخلاص بسلسله علیه حضرات نقشبندیه اظهار می نمودند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی از زبان والدخود فرمایند که چنان معلوم ما گردیده که مرکز این دائره و شاهراه این بادیه بدست طائفه علیه نقشبندیه افتاده, و نسبت اینها فوق همه نسبت ها ظاهر میگردد و می فرمودند که باوجودیکه از رسائل و کتب این طریقه بر اوضاع و اطوار و اسرار ایشان اطلاعے دست داده است و حظها وافر گرفته ایم و از نسبت شریفه بهره ها یافته اما همواره خواهان آنیم که یکی از کارشناسان وراه نمایان این سلسله را حق سبحانه بدیار ما رساند یا مارا بدیار آنها برد تا از برکات صحبت و اقتباس انوار این اکابر نمائیم خدمت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ می فرمائیند که چون من بشرف صحبت خواجه یعنی خواجۂ بیرنگ مشرف شدم و از فرط محبّت و آرزو مندی که حضرت مخدوم را بود بصحبت اکابر نقشبندیه معروض داشتم فرمودند که مارا نیز شوق دیدن ایشان بسیار بوده چون بسرهند رسیدیم، خبرے از ایشان گرفتم ماناکه بیکی از قرائے آن حدود تشریف برده بودند۔

ترجمہ: الغرض حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں ہر معاملہ میں سنت سرور کائنات ﷺ پر عمل کرتے حتیٰ کہ سنن عادیہ (جو کہ عادتاً آپ ﷺ نے فرمائے نہ کہ شرعی حکم کے طور پر) کو بھی ترک نہ فرماتے تھے حتی کہ اکثر تہبند استعمال فرماتے اور کبھی بھی اپنے ازار کو نیچے نہ لٹکاتے اور جوتا بھی دوتسموں والا استعمال فرماتے اور پورا لباس جو محقق کتب میں سنت سے ثابت ہے استعمال فرماتے اس کے بعد سنت عبادات اور ادعیہ ماثورہ پر عمل کرتے اور بعض مشائخ کے جو وظائف اوراوراد سنت سے ثابت نہیں وہ نہ کرتے جنہیں وہ عزیمت کے منافی جانتے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جو نوافل عبادات کی توفیق نصیب ہوئی ہے وہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ہے اس کی تفصیل انشاء اللہ ذکر کی جائے گی۔آپ نے اگرچہ دوسرے سلاسل طریقت سے سلوک حاصل کیا اوران کی برکات سے استفادکیا لیکن انتہائی شوق اور خلوص کا اظہار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے فرماتے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس مرکز معرفت کا دائرہ اور شاہراہ سلوک کی باگ ڈور طائفہ عالیہ نقشبندیہ سے ہے اوران کی نسبت باقی سب سے اعلیٰ ہے آپ فرماتے ہیں کہ اس کے باوجود کہ میں نے سلسلہ نقشبندیہ کی بہت سی کتب اور رسائل کا مطالعہ کیا ہے اوران سے استفادہ کیا ہے اور نسبت نقشبندیہ سے فائدہ حاصل کیا تھا لیکن اس کے باوجود شدید خواہش ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اس راستے کے جاننے والوں اور راہنماؤں میں سے کسی ایک کو ہمارے شہر میں یا مجھے ان کے شہر میں لے جائے تا کہ میں ان کی برکات صحبت اوران کے نور معرفت سے استفادہ کروں۔حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب حضرت خواجہ بیرنگ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات سے شرف یاب ہوا تو میں نے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کی سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں سے ملاقات کی شدید خواہش اور زیارت کی تمنا کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہمیں بھی ان سے ملنے کا شوق ہے اور جب ہم سرہند پہنچے تو والد محترم کی خبر ملی کہ آپ ایک قریبی بستی میں تشریف لے گیے تھے۔

و خدمت حضرت مخدوم را در علوم دینی کتب شائسته و در اسرار یقینی رسائل خجسته اند از ان جمله کتاب کنوز الحقایق و رساله اسرار التشهد که بسانکات عالیه را دران بقلم بیان آورده اند نفع الله سبحانه الطالبین بها بر شناسند کان جوهر سخن هوید است که آن، همه مفاض از حضرت واهب العطیات است و جناب او مامور بدان نگارش و املااست چنانکه خود در عنوان آن رساله شریف این معنی، را نگارش می نمایند آنجا که امر فرمایند هذا اسرار التشهد فی معراج النبی صلی الله علیه و اله وسلم افاض الله سبحانه علینا بفیضه

القدیم و فضله العمیم فابرزتها امتثالا لامر المفیض الحکیم هر چند این رساله بزبان تازی است اما خدمت مولانا هاشم علیه الرحمة در زبدة المقامات برخے از آنرا ترجمه نموده بزبان پارسی۔ اینجانیز ازان ترجمه قدرے ایراد میرود۔

ترجمہ: حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کی تصانیف میں کئی علوم دینیہ کی کتب ہیں اور اسرار یقینیہ کے رسائل ہیں ان میں سے کنوز الحقائق ہے جو اسرار تشہد پر ایک رسالہ لکھا گیا ہے اس میں بہت سارے نکات عالیہ بیان فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ طالبین کو اس سے نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے علم کی پہچان رکھنے والا اس رسالہ کو پڑھنے کے بعد یہ گمان کرتا ہے کہ یہ سب کچھ بارگاہ واہب العطیات سے ہی عطا کیا گیا ہے اور آپ صرف اسی کے لکھنے پر مامور ہیں ایک جگہ اس رسالہ میں آپ فرماتے ہیں ''یہ تشہد کے اسرار جو نبی اکرم ﷺ کی معراج کے بارے میں ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فیض قدیم اور فضل عمیم سے القا کئے ہیں میں صرف فیض کے امر کی اتباع کرتے ہوئے یہ لکھ رہا ہوں۔ یہ رسالہ عربی زبان میں ہے لیکن اس کے کچھ حصہ کا ترجمہ فارسی زبان میں مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ نے زبدۃ المقامات میں لکھا ہے میں بھی اس کا کچھ حصہ یہاں تحریر کرتا ہوں۔

طلب معراج که متضمن رؤیت است به لسان استعداد الزم و اتم است مرا استجابت را لهذا موسی علیه السلام ممنوع گشت از رؤیت باسؤال لفظی زیرانکه پیش از استعداد آن طلب نمود در معنی التحیات در همین مقاله می فرماید التحیات لِلّٰهِ و الصّلوات و الطیبات فی اظهار الکمال بصفات الجمال و نعوت الجلال لجمیع الانواعِ و بجمیع الاعتبارات للذات المستجمع لجمیع الکمال المنزه عن النقص و الزوال فانه باعتبار قولی و فعلی و حالی امّا القولیّ فکاَظْهَارِ الانسان عظمة الحق سبحانه و کماله باللّسان و امّا الفعلی فکَامتثال الاَوَامِرِ و اجتناب النواهی باتیان الاعمال البدنی و الافعال الحسّیّ من العبادات و انواع الخیرات و استعمال کلّ عضو فیما خلق له ابتغاء لوجه اللّٰه تعالی۔

ترجمہ: معراج کی طلب جس کے ضمن میں رؤیت باری تعالیٰ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صاحب استعداد زبان سے بغیر لفظوں کے سوال کے رونما ہوئی اس لئے کہ استعداد والی زبان کی دعا کا قبول ہونا تام ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے جو سوال رؤیت ہوا اس لئے ممنوع قرار دیا گیا کہ وہ زبان صاحب استعداد ہونے سے پہلے سوال رؤیت کر بیٹھی۔ اور التحیات میں یہ مقالہ تحریر کیا گیا۔ تمام تحیات (مالی عبادات) اور صلوٰت (بدنی عبادات) اور کلمات طیبات (قولی عبادات) اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اس میں کمال کا اظہار ہے صفات جمال اور نعوت جلال اور تمام انواع کا اس ذات کے تمام اعتبارات کے ساتھ جو تمام کمالات کی جامع ہے جو نقص و زوال سے پاک ہے پس وہ قولی، فعلی، اور حالی اعتبار سے ہے۔ قولی اعتبار سے اس طرح کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کمال کا اظہار زبان سے کرتا ہے۔ اور فعلی اس طرح کہ انسان حکم الٰہی کو مان کر اور نہی کی وجہ سے رک کر اعمال بدنی کرتا ہے اور افعال حسی کے ذریعہ عبادات اور خیرات کے کام اور اس میں اپنے عضو کا استعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے۔

و امّا الحالی فکَاِشْتِغَال القلب و الرّوح بکسب الکمالات العلمیّة و العملیة و التخلق باخلاق الاِلٰهیة فان الانسان مأمور به لیصیر الکمالات ملکة نفسه کما ورد فی الحدیث تخلقوا باخلاق اللّٰه هٰذا بالنسبة الی مقام الفرق و اما بالنسبة الٰی مقام الجمع فالقولی کذکره سُبحانه تعریفات ذاته بکمالات صفاته فی ضمن الحروف و الکلمات فی الکتب المنزلة و الفعلی فکاِظهار اجماله و جلاله من الغیب الی الشهادة و من الباطن الی الظاهر و من العلم الی العین و الحالی کتجلیته سبحانه و ظهوره علی نفسه بالفیض المقدّس او باعتبار الذاتی

والصفاتی والافعالی فالذاتی کذکر الحق سبحانه بصفة وجوب الوجود وانه منزه عن الکل وسائر فی الکلّ بالکل ای بحدیّة جمع جمیع کمالاته واسمائه وصفاته بحیث لا مفاصلة فی الاشیاء کلّها ولاها واسفلها من هذه الحیثیة اَصلا

ترجمہ: اور حالی یہ ہے کہ دل اور روح کو علمی اور عملی کمالات کے حصول میں لگا تا ہے اور اخلاق الٰہیہ کو اپنا وطیرہ بنالیتا ہے اور انسان کو اس امر کا حکم دیا گیا کہ وہ کمالات کو اپنے نفس کا ملکہ بنالے جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا تم اللہ کے اخلاق کو اپناؤ یہ مقام فرق کی نسبت سے بیان کیا گیا۔ اور مقام جمع کی نسبت قولی ذکر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی ذات کی تعریف صفات کمال کا ذکر حروف اور کلمات کی شکل میں جیسا کہ آسمانی کتابوں میں ہوا اور فعلی یہ ہوا کہ جمال اور جلال الٰہی کا اظہار غیب سے شہادۃ اور باطن سے ظاہر کی طرف اور علم سے عین کی طرف اور حالی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اور اس کا اپنے فیض مقدس سے اپنے نفس پر ظہور یا ذاتی، صفاتی اور افعالی اعتبار سے ذاتی اس طرح جسے اللہ کا ذکر صفت وجوب الوجود سے اور وہ سب سے جدا ہے اور ہر ایک میں مکمل ہے اور اپنی حدیث میں سب کمالات، اسمائ، صفات کا جامع ہے۔ اس حیثیت سے کہ کہیں بھی اشیاء کا اس سے فصل نہیں اعلیٰ ہو یا اسفل۔

والصفاتی کذکره سبحانه بصفة العلم او بصفة القدرة والافعالی کتعظیمه سبحانه باللسان او بالجنان بصفة الخالقیة والرازقیة او غیر ذٰلک من الاسماء والصفات الفعلیة والمعتبر عند العرفاء المحققین الثناء الذاتی فانه شامل لجمیع وجوه التعظیم واوصاف الکمال بخلاف الثناء لاسماء الوصفیة الفعلیة فانه یوجب التحدید والتقیید اگر شوق علوم ایشان دامنگیر شود پس در رساله مبارکه رجوع نمائی واین مختصر حامل کل آن نتوان شد ونیز در موضعی از مواضع این کتاب قلمی می نمایند که سر آنست که این ثناء التحیات لله الخ بود از آن حضرت صلی اللہ علیه وآله وصحبه وسلم بر قرب فرائیض محمول داریم که حق سبحانه فاعل بود وبنده آلت نه بر قرب نوافل که بنده فاعل بود وحق تعالیٰ آلت لانه لما تم فقره علیه الصَّلوة والسلام وارتفع من البین استحال ان یستند الیه شیء فمایظهر منه فانما هو من الله سبحانه لِکَمَالِهٖ کقوله علیه الصلوة والسلام لا احصی ثناء علیک الخ وان الحق ینطق بلسان عمر ویمکن ان یجعل من قرب النوافل بتنزله الیه وارخائه له نفسه فی البین انکسارًا له واظهارًا للعجز۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا ذکر صفاتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی صفت علم یا صفت قدرت سے کیا جائے اور افعالی ذکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کو زبان سے بیان کرے یا دل سے اس کی صفت خالقیت، رزاقیت یا اس کے علاوہ اسماء اور صفات کے ساتھ ذکر کرے۔ اور عرفاء محققین کے ہاں معتبر ثناء ذاتی ہے یہ تمام وجوہ تعظیم اور اوصاف کمال کو شامل ہے بخلاف ثناء کے جو اسماء وصفیہ فعلیہ کے لئے کی جاتی ہیں یہ محدود اور مقید ہوتی ہیں۔ اگر تمہیں ان علوم کا شوق ہے تو خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے اس رسالہ کی طرف رجوع کرو یہ مختصر کتاب اس سارے کی متحمل نہیں اس کتاب کے ایک قلمی نسخہ میں یہ دیکھا گیا جس میں ثناء التحیات للہ کا سرّ بیان کیا گیا تھا۔ حضور ﷺ سے اسے ہم قرب فرائض پر محمول کریں گے جس میں فاعل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے نہ کہ قرب نوافل پر جس میں فاعل بندہ ہے اور آلہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا فقر کامل ہو گیا اور آپ کا مقام بین سے بلند ہو گیا تو پھر محال ہے کہ کسی بھی چیز کا اسناد رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا جائے جو کچھ بھی آپ ﷺ سے ظاہر ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہ آپ ﷺ کے کمال کے لئے ہے جیسے حضور ﷺ کا قول ہے اے میرے مولیٰ جل جلالہ میں تیری ثناء کامل نہیں کر سکتا جس طرح کہ تو خود اپنی ثناء فرماتا ہے۔ اور اسی طرح نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے کہ حق عمر کی زبان پر بولتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے مقام وصل کو قرب نوافل سے بنایا جائے کہ آپ ﷺ نے اس کی طرف نزول فرمایا

اور مقام بین کی طرف اپنے نفس کو جھکا یا انکساری اور اظہار عجز کے لئے ایسا کیا ہو۔

بیت:

تمام اینجا کسی دان کز تمامی		کند باخواجگی کار غلامی

ترجمہ: کامل اس میدان میں اسے جان کہ وہ مکمل، ہو کر بھی سرداری میں غلاموں والے کام کرے۔

او یجعل وجود الموھوب لہ من الحق سبحانہ بدل وجودہ و وجودہ مضافا الیہ و ان کان من الحق سبحانہ مبالغۃ فی تنزیہ او باعتبار مقام الدوران فی المقامات الثلثۃ من قرب النوافل و الفرائض و الجمع بینھما من غیر تقیید بواحد منھما و ھذا المقام او ادنی المختص بنبینا محمد صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و در خاتمہ این رسالہ شریفہ بقلم مبارک آوردہ اند کہ مرا بر دل بعون اللہ تعالٰی چنان می آید کہ امر بقراء ت تشھد در آخر نماز تذکیر و ایذان است بر آنکہ نماز معراج مؤمنین است پس سزاوار آن است کہ معراج مؤمنان نیز در و متضمن باشد چیزے را کہ در معراج او صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بظھور پیوستہ از احوال عظیمہ و تشریفات علیہ رزقنا اللہ سبحانہ و تعالٰی جرعۃ من کاسہ صلی اللہ علیہ و سلم بلطفہ و امر بصلوٰۃ بعد از تشھد بر آنسرور سید البشر اعلام است بر انکہ معراج مؤمنین بمتابعت او است صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و ادای حق نعماء است کہ رسیدہ مسلمین را بیمن ھدایت و متابعت او صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و تنبیہ است بر آنکہ چون آنحضرت شرکت بخشید امت را بہ تشریفات معراج فینبغی لھم الصلوٰۃ علیہ فی معراجھم و نیز ایما است بر انکہ اگر چند کمال امت بنھایت مرتبہ اکمال عروج نماید بیرون نمی رود از ربقہ متابعت او علیہ الصلوٰۃ و السلام و نمیرسد نھایت ایشان ببدایت مقام او و سر ایشانست بتحت اقدام او

ترجمہ: یا یہ معنی کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عطا کئے ہوئے مقامات کو اس کے وجود کا بدل بنایا جائے اور اپنے وجود کی اس کی طرف اضافت کی ہو۔ اگر چہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ میں مبالغہ ہے یا یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ کا مقام ان تینوں مقامات میں موجود ہے قرب نوافل، قرب فرائض، اور قرب نوافل وفرائض۔ ان میں سے کسی ایک میں مقید نہ کیا جائے اور یہ مقام اور اس کے علاوہ دوسرے مقامات ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہیں۔ اس رسالہ کے خاتمہ میں آپ اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ آیا کہ نماز کے آخر میں تشہد کا پڑھنا یہ بات یاد دلانے کے لئے ہے کہ نماز مؤمن کی معراج ہے اور اس معراج کے اندر وہ چیز بھی شامل ہونی چاہئے جو حضور ﷺ کی معراج سے ظاہر و پیوستہ ہے جس میں عظیم القدر احوال کا ظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کے پیالۂ کرم سے ایک گھونٹ اپنے لطف سے عطا فرمائے اور نماز میں تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم بھی اس کا تقاضا کرتا ہے کہ مؤمنین کی معراج رسول اللہ ﷺ کی معراج کے صدقہ سے ہے لہٰذا آپ کی اس نعمت کے حق کو ادا کرنے کا یہ باعث ہے۔ کیونکہ مسلمانوں تک جو ہدایت آئی وہ رسول اللہ ﷺ کی متابعت کے وسیلہ سے آئی اور اس بات کی تنبیہ ہے کہ آپ ﷺ نے جب اپنی معراج میں مؤمنین کو شامل فرمایا ہے تو انہیں لازم ہے کہ آپ ﷺ پر درود پڑھیں اور اس میں یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ اگر امت کے چند کمالات اپنے عروج پر بھی پہنچ جائیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کی متابعت سے کسی طرح بھی خارج نہیں ہو سکتے۔ اور امتیوں کی انتہاء آپ ﷺ کے مقامات کی ابتداء کو بھی نہیں پا سکتی امتیوں کے لئے سرِّ نہاں یہی ہے کہ وہ آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام

پیش کریں اور کسی طرح سے بھی آپ سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

فرد:

از این تفخر اگر سر بفرقدین کشم		کم است گر بقدومش سرم بیابد جای

ترجمہ: اس فخر کے ساتھ اگر میرا سر آسمانوں تک بلند ہو، یہ بہت کم ہے کہ میں سر تیرے قدموں سے بھی آگے لے جاؤں۔

ایضاً اشارتست الی ان منتهی معراجهم الی النبی علیه الصلوٰة والسلام و منتهی معراجه صلی الله علیه واله وسلم الی الله سبحانه وتعالیٰ ذو العظم الاتری انه علیه الصلوٰة والسلام اثنی علی الله سبحانه فی الابتداء بقوله التحیات لله الخ والمؤمنون امروا بالصلوٰة علیه علیه التحیات والتسلیمات فی منتهاهم بعضے فوائد که حضرت مجدد الف ثانی از والد خود حضرت مخدوم رضی الله تعالیٰ عنهما بیان نموده اند تحریر می یابد۔

ترجمہ: اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ امتی کی معراج حضور ﷺ کی بارگاہ تک رسائی ہے اور حضور ﷺ کی معراج اللہ تعالیٰ کا وصل ہے۔ کیا تشہد پڑھتے ہوئے یہ نہیں دیکھتے کہ اس کی ابتداء میں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ثناء کو التحیات للہ الخ کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔ اور مؤمنوں کو پھر بعد میں حکم ملتا ہے کہ وہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔ یہ ان کی انتہاء ہے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے کچھ فوائد اپنے والد محترم حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ سے سنے ہیں انہیں یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

اززبان والدمے فرمودند که یک بار شیخ جلال الدین پیش شیخ رکن الدین آن کلام صاحب تعرف را که عارف از رویت و مشاهده او سبحانه درین نشا بچشم سر و چه بچشم سر جز ایقان بهره ندارد در میان نهاد شیخ جلال الدین گفت این سخن مبنی بر ستر اسرار است اما این توجیه شیخ رکن الدین را خاطر نشین نشد حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه می فرمودند که من از خدمت والد پرسیدم که آخر شماء شیخ رکن الدین آنرا چگونه توفیق دادید و بر چه تقریر نهادید و فرمودند سالها بسیار گذشته بخاطر نمانده اما آنچه الحال بر دل می آید آنست که در مقام اتحاد همین یقین است پس چنانکه هر کس را بخود می باشد چه شهود و اثنینیت می طلبد و مشاهده مغائرت می خواهد۔

ترجمہ: حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیخ جلال الدین شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ نے صاحب تعرف کے اس کلام کو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی رؤیت اور مشاہدہ کا مطلب اس جہان میں سر کی آنکھوں سے کرنے کا مطلب سوائے ایقان قلب کے اور کچھ نہیں۔ اس گفتگو کے دوران شیخ جلال الدین علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ بات ستر اسرار پر مبنی ہے یہ توجیہ شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ کے دل میں اتر گئی۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے والد محترم علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ آپ کو اور شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ کو اس میں سے کتنا حصہ عطا کیا گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا بہت سال گزر گئے ہیں اب دل میں کچھ نہیں۔ بہر حال اب جو دل میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ مقام اتحاد میں یہی یقین ہے اور وہ ہر شخص کو خود ہوتا ہے۔ چاہے وہ شہود اثنینیت طلب کرے یا مشاہدہ مغائرت کو مانگے۔

منها حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه در مکتوبے از مکاتیب قدسی آیات خویش نگارش فرموده اند که از والد بزرگوار خود

رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ ام کہ اکثر از گروھھائ ہفتاد و دو ملت کہ بضلالت رفتہ اند و راہ راست گم کردہ منشاء آن دخول در طریقہ صوفیہ است کہ کار را بانجام نارسانیدہ غلطھا کردہ اند و بضلالت رفتہ۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار علیہ الرحمۃ فرماتے یہ آپ علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں سے ایک مکتوب مبارک میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اکثر فرقے بہتر فرقوں میں سے جو گمراہ ہوں گے اور راہ راست کو چھوڑ بیٹھیں گے اس کی وجہ ہے کہ وہ طریقہ صوفیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں داخل نہیں ہوں گے اس لئے ان کا کام انجام تک نہیں پہنچا ہوگا جس کی وجہ سے وہ گمراہی میں رہ جائیں گے۔

منھا حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبی بقلم مبارک می آرند کہ حضرت والد بزرگوار قدس سرہ می فرمودند کہ در علم سلوک رسالہ دیدہ ام کہ آنجا نوشتہ کہ در ماکولات مراعات اعتدال نمودن و حد وسط نگاہ داشتن در وصول بمطلوب کافی است و با این مراعات ھم احتیاج بذکر و فکر نیست۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ ایک دن والد محترم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے علم سلوک میں ایک رسالہ دیکھا کہ اس میں لکھا تھا کہ کھانے کی چیزوں میں حد اعتدال کو سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ وصول مطلوب میں کافی ہے اور اس طرح کی مراعات کو ذکر و فکر کو حاجت نہیں۔

خدمت مولانا ھاشم قدس سرہ در کتاب خود می نویسد کہ فقیر خود از زبان حضرت مخدوم زادھائ عالی و عمین بزرگوار ایشان، شنیدہ ام کہ روزی یکی از مخلصان حضرت مخدوم بحجرہ افول و زاویہ خمول ایشان درآمدہ می بیند کہ آن جناب مقتول و مقطوع افتادہ اند آن مخلص نوحہ کنان و خاک بر سر ریزان بیرون برآمد دیگران را خبر کردہ چون آن ھر دو یار بان حجرہ شدند خدمت، ایشان را حی و سالم دیدند و جالس و مراقب یافتند حیران شدہ سر در قدم مبارک ایشان گذاشتند پس حضرت مخدوم بآنھا فرمودند کہ تا بحیات این جھان باشیم افشائ سر نکنید یاران از سر آن پرسیدند فرمودند کہ بیان را در پیرامون آن راہ نیست و لیکن بزبان حال این ابیات عارف رومی قدس سرہ العزیز مترنم ساختند

ترجمہ: حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ صاحبزادوں میں سے کسی سے میں نے سنا کہ ایک دن ایک خادم حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کے حجرہ خلوت میں چلا گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کو قتل کیا گیا ہے اور اعضاء علیحدہ علیحدہ کر دیئے گئے ہیں وہ روتا اور آہ وزاری کرتا ہوا باہر نکلا اس نے باہر نکل کر دوسروں کو بتایا جب وہ دونوں آپ کے حجرہ میں آئے تو آپ کو صحیح وسالم پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے مراقبہ میں مصروف ہیں یہ دیکھ کر حیران ہوئے اور سر آپ کے قدموں میں رکھ دیا تو حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ نے انہیں فرمایا کہ میں جب تک اس جہاں میں ہوں یہ راز فاش نہ کرنا۔ ان مریدین نے یہ راز پوچھنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا اسے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں لیکن اپنی زبان سے حضرت عارف رومی علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار ترنم میں پڑھے:

غزل:

دشمن خویشم ای یاران کہ مارا می کشد		غرق دریائیم مارا موج دریا می کشد

ترجمہ: دشمن میں خود اپنا ہوں مجھے میرے یاروں نے قتل کیا ہے، میں اپنے دریا میں غرق ہوں کہ مجھے دریا کی موج کھینچتی ہے

نیست عزرائیل را بر عاشقانِ او رہے		عاشقانِ دوست را ھم عشق سودامی کشد

ترجمہ: عزرائیل اس کے عاشقوں کی طرف نہیں آتا، محبوب کے عاشقوں کو محبوب کا عشق قتل کرتا ہے

تشنگان نعره زنان يَالَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ		خفیه صد جان میدهد دلدار پیدا می کشد

ترجمہ: پیاسے نعرہ لگاتے ہیں کاش میری قوم جانتی، خفیہ طریقہ سے سو دفعہ جان دے کر محبوب کو ظاہر کرتے ہیں

بس کنم چون من بگویم سرا قتل عاشقان		زانکه منکر خویش را از خشم و صفرا می کشد

ترجمہ: میں انتہا کر دوں گا میں عاشقوں کے قتل کا راز بیان کروں، اس لئے کہ میں اپنے منکر کا خوف کرتا ہوں اور زرد ہو جاتا ہوں

چون زبان قلم بحرف شهادت کبری گویا شد اکنون جائ آن است که بیان ذکر موت صغرا نمائیم چون حضرت مخدوم رحمة الله علیه جمازه حیات را بدروازه سنین ثمانین رسانیده و بزبان نبوی صلی الله علیه وسلم ابناء آن عتقاء الله اند نفس نفیس ایشان ندائ ارْجِعِیْ را شنیده اجابت فرمود کان ذلک فی السابع عشر و سبع بعد الالف رضی الله تعالی عنه در بیرون شهر سرهند لاقل گروهی از شهر مذبور جانب شمال آسودند تاریخ وصال ایشان را چنین یافته نظم نموده اند

ترجمہ: جب قلم کے حروف کی زبان سے شہادت کبریٰ کا میں نے ذکر کر دیا ہے تو اب موت صغریٰ کے بیان کرنے کا وقت ہے۔

جب حضرت مخدوم علیہ الرحمہ نے اپنی زندگی کے سفر کو ۸۰ سال کے دروازہ میں داخل کر دیا جبکہ آپ نے نبی ﷺ سے سنا ہوا تھا کہ اس راہ کے چلنے والے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں تو آپ نے اپنے رب کی طرف لوٹ جانے کی آواز سنی اور اس حکم پر عمل کیا یہ سال ۱۰۰۷ھ تھا اور آپ کو شہر سرہند کے بیرونی دروازہ میں شمال کی طرف سپرد خاک کیا گیا آپ کی تاریخ وصال ان الفاظ میں بیان کی گئی۔ شعر:

رباعی:

آن شیخ که بود اعلم اندر هر فن		جانش گهری سر ازل را معدن

ترجمہ: وہ شیخ جو ہر فن کے ماہر تھے، ان کی جان سرِّ ازل کی کان بنی۔

چون شیخ زمانه بود در علم و عمل		تاریخ وصال آن بگو شیخ زمن

ترجمہ: وہ اپنے زمانہ میں شیخ تھے علم و عمل کے، شیخ زمانہ میں ان کی تاریخ وصال کو بیان کیا گیا۔

از خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه می آرند که ایشان فرمودند که زمان احتضار والد بزرگوار خود حاضر بودم دران سکرات ناگاه بزبان مبارک راندند که سخن همان است که شیخ بزرگوار فرمود گمانم آن شد که مراد ایشان حضرت شیخ محی الدین ابن عربی باشد باستفهام معروض داشتم که شیخ ابن عربی فرمودند نه شیخ ما شیخ عبد القدوس گفتم آن کلام کدام است فرمودند آن سخن اینست که گفت حقیقت او سبحانه هستی مطلق است اما کسوت کونی خاک در چشم محجوبان می افگند و درو محجوب میدارد بعد ازان معروض داشتم که مرا بامری دلالت نمائیند و وصیت فرمایند که بران باشم فرمودند که ترا بر همین سخن وصیت میکنم،وهم از خدمت ایشان می آرند که چون بارها والد مارا بزبان مبارک می گذشت که محبت اهل بیت حضرت خاتمیت علیه وعلیهم الصلوٰة والتحیة را در حرز ایمان وحسن خاتمه مدخلی عظیم است هنگام نزع ایشان من آن را فریاد ایشان دادم فرمودند که

الحمدﷲ والمنة که سرشار آن محبت ایم وغرق آن دریائے نعمت

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے آخری وقت میں نزع کی حالت میں حاضر تھا اس حالت میں آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے فرمایا بات اس طرح ہے کہ شیخ بزرگوار فرماتے ہیں اسی جملہ سے میں نے سمجھا کہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے رہے ہیں تو میں نے پوچھا شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ؟ تو آپ نے فرمایا نہیں میرے شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ۔ میں نے عرض کیا وہ کون سی بات ہے تو آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہستی مطلق ہے اور کونین کا لباس محبوب کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کیلئے ہے جس میں خود کو پوشیدہ رکھا ہے۔ اس کے بعد مجھے حکم فرمایا اور وصیت فرمائی کہ میں اسی نظریہ پر رہوں اور آپ کی زبان پر بار بار یہ کلمہ میں نے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت ایمان کو بچانے اور حسن خاتمہ کا بہترین وسیلہ ہے۔ نزع کی حالت میں بھی میں نے آپ سے اس بات کی تصدیق چاہی تو فرمایا الحمد للہ تعالیٰ والمنۃ کہ میں اس محبت سے سرشار ہوں اور اس کے دریا میں غرق ہوں۔ شعر:

فرد:

الٰهی بحقِ بنی فاطمه		که بر قول ایمان کنی خاتمه

ترجمہ: اے میرے معبود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے وسیلہ سے، میرا خاتمہ ایمان کے قول پر فرمانا۔

خدمت حضرت مخدوم مطابق شیخ خود حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ هفت پسر داشتند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی فرزند چهارم اند۔ مرکز آن دائره خدمت حضرت مولانا هاشم علیه الرحمة در اینجا رمزے بیان فرموده اند که آن حضرت رابع آمد که در مراتب حساب مرتبه رابع مرتبه الف است و خدمت آن حضرت مجدد الف اند و آنحضرت آفتاب فلک ولایت اند و نور شمس، که از انوار دیگر کواکب اعظم و انوار است جائ او فلک رابعه آمد برادران ایشان همه فاضل و صالح بانسبت بودند یکی از اخوان حضرت مجدد الف ثانی شیخ شاه محمد نوزده سال از ایشان بزرگتر بوده تربیت از والدماجدش یافتی از علم ظاهر و نسبت باطن پدر بزرگوار حظ وافر گرفته و از زبان حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه می آرند که از زبان والد خود قدس سره شنیدم که بارها فرمودی که شاه محمد در قال و حال تلمیذ رشید ما است خدمت وے در عنفوان جوانی در حیات والد شریف خود در حلت نمود رحمه الله سبحانه رحمة واسعة۔

ترجمہ: حضرت مخدوم والد محترم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کی مطابقت واتباع میں سات بیٹے تھے ان میں سے چوتھے خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور آپ کا مقام دائرہ مرکز میں ہے حضرت مولانا ہاشم رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک نکتہ بیان فرماتے ہین کہ علم الحساب کے اعتبار سے چوتھا مرتبہ ہزار کے عدد کا ہے اس لئے ولادت میں والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کی پشت سے آپ کا چوتھا نمبر ہے اور آپ آفتاب ولایت کا نور ہیں اور آفتاب یعنی سورج کا مقام چوتھے آسمان پر ہے اس لئے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھائیوں میں چوتھا نمبر ہے آپ کے تمام بھائی عالم وفاضل اور صالح تھے ان میں سے ایک بھائی شاہ محمد تھے جو آپ سے ۱۹ سال بڑے تھے انہوں نے ظاہری وباطنی تربیت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور درجہ کمال تک پہنچے حضرت خوا۔

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے والد محترم علیہ الرحمہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ شاہ محمد قال و حال میں میرا شاگرد ہے آپ کے یہ بھائی جوانی کی عمر میں والد محترم کی زندگی میں ہی اس دنیا سے پردہ فرما گئے تھے۔

و از حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه روح الله روحه العزیز می آرند که فرمودند که در وقت اختصار این برادر حاضر بودند ناگاه تبسمی، کرد موجب آن پرسیدم گفت حقیقة محمدی علیه وَعَلٰی الهٖ الصَّلٰوة والسَّلام برمن منکشف شد و مشاهد آنم الحمد لله علی الاحسان دیگر از برادران ایشان شیخ محمد مسعود رحمة الله علیه بود که بعد از والد تلقین ذکر از خدمت حضرت خواجه بیرنگ نیز یافته و مستفیض گردیده دیگر از برادران ایشان شیخ غلام محمد و دیگر شیخ مودود که در مکاتیب قدسی آیات بنام مومی الیهما مکاتیب متعدده وارد شده از ان جمله این مکتوب بشیخ مودود نوشته اند در آنوقت که بجهت تحصیل مایحتاج دنیوی بارباب غنا رجوع نمود مکتوب شریف ای برادر وفقنا الله سبحانه وایاک فرصت حساب بسیار قلیل و عذاب ابدی متفرع برآن حیف باشد اگر کسے این فرصت، را در تحصیل امور لاطائل صرف نماید و ملتزم آلام مخلد گردد اے برادر مردم از اطراف و جوانب در رنگ مور و ملخ میریزند و شما قدر دولت خانگی را نا شناخته در طلب دنیائ دنیه بذوق می دوید و بشوق خواهان حصول آیند شعبة من الایمان حدیث نبوی است علیه من، الصلوة افضلها ومن التسلیمات اکملها ای برادر این نوع اجتماع اهل الله و این قسم جمعیت لله و فی الله که امروز در سرهند میسر، است اگر گرد عالم گردید معلوم نیست که عشر عشیر این دولت پیدا آرید و شمه از ان ماجرا حاصل کنید و شما این چنین دولت رامفت از دست دادید و از جواهر نفیس بجوز و مویز در رنگ طفلان اکتفا نمودید۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو تروتازہ رکھے فرماتے ہیں کہ میں اس بھائی کے نزاع کی حالت میں پاس تھا میرے بھائی اس حالت میں ہنسنے لگے اور میں نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی تو کہا مجھ پر حقیقت محمدیہ ﷺ منکشف ہوئی ہے میں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ اور دوسرے بھائی شیخ محمد مسعود علیہ الرحمہ تھے جنہوں نے والد محترم علیہ الرحمہ کے بعد تلقین ذکر حضرت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمہ سے بھی حاصل کی۔ اور ان سے کسب فیض کیا دوسرے بھائیوں میں سے شیخ غلام محمد اور شیخ مودود (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) ہیں مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ میں متعدد مکتوب ان کے نام سے درج ہیں ان مکاتیب میں سے ایک مکتوب یہ ہے جو شیخ مودود علیہ الرحمہ کی جانب اس وقت لکھا جب انہوں نے دنیاوی حاجات کے حصول کے لئے اہل غنا کی طرف رجوع کیا تھا اور وہ مکتوب یہ ہے ''اے بھائی اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں وہ توفیق عطا فرمائے جو کثیر حساب سے اور ابدی عذاب سے بچائے اس شخص پر افسوس ہے کہ جو اس عمر کی فرصت کو غیر ضروری معاملات میں خرچ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے ہمیشہ والے عذاب میں مبتلا ہوگا اے بھائی لوگ دور دراز کے علاقوں سے چیونٹیوں اور پرندوں کی طرح آ رہے ہیں اور تم گھر میں رکھی ہوئی دولت کی قدر کو نہ پہچانتے ہوئے گھٹیا دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہو اور اس کے حصول کا شوق رکھتے ہو حیا ایمان کا حصہ ہے یہ حدیث نبوی ﷺ ہے اے میرے بھائی یہ جو سرہند میں اہل اللہ کا اجتماع اور جمعیت للہ فی اللہ ہے اگر تم پوری دنیا میں چکر لگاؤ تو تمہیں اس کا شاید سواں حصہ بھی نہ مل پائے تم بھی اس کی خوشبو حاصل کرو اور تم ہو کہ اس دولت کو مفت میں ہاتھ سے گنوار ہے ہو بچوں کی طرح ہیرے اور جواہرات اور موتیوں کے رنگوں پر اکتفا نہ کرو۔

مصرعه

شرمت بادا هزار شرمت باد

ترجمه: حیا آنی چاہئے ہزار بار حیا آنی چاہئے۔

ای برادر تا وقت دیگر شاید فرصت ندهند و اگر دهند این اجتماع بر پا نگذارند آن زمان علاج چیست و تدارک آن بچه بود تلافی بچه چیز حاصل آید غلط کرده اید و خطا فهمیده اید بلقمه هائے چرب و شیرین مفتون نشوید و بلباس هائ نفیس و مزین فریب نخورید که نتائج آن غیر از حسرت و ندامت چه در دنیا و چه در آخرت هیچ نیست بواسطه رضا طلبی اهل و عیال خود را در بلا انداختن و اختیار عذاب اخروی نمودن از عقل دور اندیشی دور است حق سبحانه و تعالیٰ عقل دهاد و متنبه کناد ای برادر در دنیا که در بیوفائ مثل است و اهل دنیا که در دناءت و خست مشهور حیف باشد که کسی عمر گرامی خود را درپیے بے وفا و خسیس صرف نماید وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغ۔

ترجمه: اے میرے بھائی شاید اگلا وقت فرصت نہ دے اگر فرصت مل بھی جائے تو ممکن ہے کہ یہ اجتماع نہ ہو اس وقت کا علاج کس چیز سے کروگے۔ تب خیال آئے گا کہ غلط کیا ہے اور غلط سمجھا ہے لذیذ و مرغن غذا اور خوبصورت و نفیس لباس کی وجہ سے دنیا کے فریب میں نہ آجانا کیونکہ اس کا نتیجہ دنیا و آخرت میں سوائے حسرت و ندامت کے کچھ نہیں۔ اہل وعیال کی خوشنودی کے لئے اپنے آپ کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں میں ڈالنا عقلمندی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے عقل عطا فرمائی ہے ان باتوں پر متنبہ ہو جاؤ اے بھائی دنیا کی بے وفائی کی مثال دی جاتی ہے اور اہل دنیا گھٹیا اور کمینہ پن میں مشہور ہیں افسوس ہے اس شخص پر جو گھٹیا اور کمینہ پن کے حصول میں اپنی عمر صرف کرے ہمارے ذمہ حق بات کو پہنچانا ہے۔

تذکره رابعه از منتخب ثانی

در ذکر ولادت صوری جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللّٰه عنه

منقول است که حضرت مخدوم علیه الرحمة که والد ایشان اند چون همواره بسیاحت و انقطاع میل داشتند و بمهاجرت میگذرانیدند اکثر در بلدان و بقاع غربت بسر مے بردند چنانکه در ذکر ایشان رمزی از ان گذشته چند گاه در سکندره که قریب پاتاوه است از قصبات مشهوره هندوستان بطریق نشر علوم شرعی و ادائ عبادات سنیه اقامت داشتند چون انوار صلاح و آثار معرفت و ذکابر جبین مبین ایشان لائح و لامع بود روزی عورتے از اعیان آن بلده مبارکه که در صلاح و خدا طلبی از مشهورات اشراف آن دیار بود بفراست صادقه که متصف بود بحکم اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ بمشاهده کمال ایشان که ظاهر از احوال ایشان بود التماسی نمود که من در کنار تربیت خود خواهری دارم که از کانِ جواهر عفت در صدف عصمت است میخواهم که در حباله عقد شما منتظم گردانم و امید دارم که این التماس پذیرائ قبول افتد چون حلاوت تفرید و ذوق تجرید بر باطن عالی ایشان غالب بود فی الحال بقبول لب نکشادند و عذر خواستند چون التماس باهتمام پیوست و موافق تقدیر و رضا خداوندی بود بر منصۂ قبول رسیده او را در عقد خود منتظم ساختند و چند گاه آن جا بسر بردند چنان مشهور است که آن عفیفه از مردم ترین که قوم مشهور اند در افاغنه بوده و العلم عند اللّٰه ایزد تعالیٰ و تقدس از برکت

نیکو گمانی و خجسته نیتی این مخدره آسمان عصمت جواهر او را مطلع بیضا و صدف دریکتا گردانید یعنی چون حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه بزرگی را از ان عفیفه بظهور آورد این قصه شبهاهت تمام دارد بقصه حضرت ثابت والد امام انام ابی حنیفه کوفی رضی اللہ عنه که بزرگی از اتقیائ کوفه بملاحظه کثرت ورع و تقوی ایشان صبیه طاهره خود را بعقود در آورد چنانچه در کتب مسطور است حق سبحانه آنجا بیمن گمان نیک او ثمره چون سراج الامة امام الائمة رضی اللہ عنه وجود آورد و اینجا بعنایات او تعالیٰ چون این قطب ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه ظهور یافت طلوع این آفتاب ولایت و ولادت این اختر برج هدایت در حدود ۹۷۱ احدی و سبعین و تسعمأته وقوع یافته

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی ولادت صوری کا ذکر

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے والد گرامی حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ شروع میں سیر وسیاحت اور مہاجرت پر عمل پیرا رہے اور کمال کے حصول تک اکثر مما لک میں سفر کرتے رہے اور مسافرت کی زندگی گزارتے رہے جیسا کہ سابقہ ذکر میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے لہٰذا منازل اعلیٰ کے حصول کے بعد آپ سکندرہ جو ہندوستان کے مشہور شہروں میں سے ''پاتاوہ'' کے قریب ہے سکونت اختیار کی اور غرض یہ تھی کہ علوم شرعیہ کی ترویج کی جائے اور عبادت سنت کا پرچار کیا جائے اور آپ کی پیشانی پر انوار وتجلیات اور معرفت کے آثار نمایاں تھے وہاں ایک خاتون تھیں جو ایک عزت دار گھرانہ سے تعلق رکھتی تھیں اور نیکی و پارسائی میں معروف تھیں خدا طلبی ان کا شیوہ تھا انہوں نے اس حدیث پاک:

اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ۔

ترجمہ: مؤمن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(سنن الترمذی، رقم: ۳۱۲۷، المعجم الاوسط، رقم: ۳۲۵۴، ج۳، ص۳۱۲، المعجم الکبیر رقم: ۷۴۹۷، ج۸، ص۱۰۲، مسند الشامیین للطبرانی، رقم: ۲۰۴۲، ج۳، ص۱۸۳، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ج۴، ص۹۴، مسند الشہاب، القضاعی، رقم: ۶۶۳، ج۱، ص۳۸۷، جامع بیان العلم وفضلہ، رقم: ۱۱۹۷، ج۱، ص۶۷۷، مسند ابی حنیفۃ، روایۃ الحصکفی، کتاب التفسیر، رقم: ۳، شرح مسند ابی حنیفۃ، ج۱، ص۵۶۶، جامع الاصول، رقم: ۶۸۴، ج۲، ص۲۰۵، جامع المسانید والسنن، رقم: ۱۰۸۶۳، ج۸، ص۵۱۶، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد رقم: ۱۷۹۴۰، ج۱۰، ص۲۶۸، الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر، رقم: ۲۴۴، ج۱، ص۳۶، کنز العمال، رقم: ۳۰۷۳۰، ج۱۱، ص۸۸، الجامع الصغیر، رقم: ۱۱۴۰، ج۱، ص۱۱۴۰)

کے مصداق آپ کے آثار معرفت کو پہچان لیا تو وہ آپ کے پاس آئی اور التماس کی کہ میں نے اپنی بھتیجی کو پالا ہے اور اس کی تربیت کی ہے وہ ایک نیک و پارسا لڑکی ہے میں چاہتی ہوں کہ اسے آپ کے نکاح میں دوں میں امید کرتی ہوں کہ آپ اس گزارش کو قبول فرمائیں گے۔ اس وقت چونکہ آپ پر حالت تجرد کا غلبہ تھا جس کی وجہ سے آپ نے یہ گزارش قبول نہ فرمائی اور جب یہ گزارش مسلسل رہی اور رضاء الٰہی جل جلالہ اور تقدیر میں جب مناسب ہوا تو آپ نے اس عرض کو قبول کر لیا اور نکاح فرما لیا اور یہ خاتون افغان قوم میں سے ایک قبیلہ ''ترین'' میں سے تھیں آپ نے کچھ عرصہ اس علاقہ میں بسر کیا یہ خاتون پردہ دار اور چادر حیاء اوڑھے ہوئے تھیں رحم کی پاکی نے آسمان رحمت کی آبیاری کو قبول کیا تو صدف طاہر نے دریکتا سے اس دنیا کو نوازا جو ظاہری صورت اختیار کرنے کے بعد خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بزرگ صورت میں رونما ہوا۔ یہ واقعہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے والد گرامی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے مشابہت کامل رکھتا ہے جیسا کہ کتب احوال میں منقول ہے کہ

کوفہ میں ایک بزرگ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی صفت تقویٰ اور نیکوکاری سے متاثر ہوکر اپنی ایک پاک دامن بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیک نیتی کی برکت سے ان کو امام اعظم سراج الامہ امام الائمہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں ثمرۂ طیبہ عطا فرمایا اور اس جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایات کو نچھاور کرتے ہوئے قطب ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شکل میں اس خطہ پر اپنی رحمت کا ظہور فرمایا تو آفتاب ہدایت کا آسمان ولایت پر طلوع ۹۷۱ ہجری کے قرب و جوار میں ہوا۔

بیت:

زھے دولتِ مادرِ روزگار		که پوری چو تو پرور در کنار

ترجمہ: مادر روزگا کی عظمت کتنی خوب ہے، جس نے آپ جیسی شخصیت کو اپنی گود میں پالا۔

که کلمه خاشع بیان آن سال سعادت اقبال می نماید تولید ایشان واقع در شهر سرهند شده۔

ترجمہ: آپ کی ولادت باسعادت کی گھڑی کو خاشع کے عدد سے دریافت کیا گیا اور آپ کی ولادت شہر سرہند میں وقوع پذیر ہوئی۔

بیت:

سرهند مگو که رشک طور است		خار و خس او همه زنور است

ترجمہ: سرہند کو نہ کہو کہ وہ رشک طور ہے، اس کے کانٹے اور تنکے سب نور سے ہیں۔

آن بلده شریفه از اماکن مشهوره بلدان هندوستان است و مرکز آن کشور برکت نشان در ایام طفولیت هر که ایشان را می دید (کریمه)۔

ترجمہ: یہ شہر ہندوستان کے مشہور شہروں میں سے ہے اور یہ شہر بچپن میں آپ کی قیام گاہ تھا اور اس وقت سے اس شہر کی رونق کو دیکھنے والے کو یہ آیت کریمہ یاد آجاتی ہے۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ

ترجمہ: قریب ہے کہ اس کے تیل سے روشنی آگ لگائے بغیر حاصل ہو جائے۔ (سورۃ النور: ۳۵)

بزبان حال و قال می کشود خدمت شاه کمال قادری که ذکر شریفش گذشت انظار خاصه در حق ایشان مرعی می داشتند گویند که در ایام کودکی خدمت ایشان را ضعف قوی روئے داده و معامله بیاس کشید چنانکه والد ماجد ایشان از غایت بی آرامی ایشان را بر کنار کشید وبخدمت شاه کمال رحمة الله علیه برده التماس دعاء صحت ایشان نمود خدمت شاه بجذبه و شورش تمام بزبان مبارک راند که خاطر جمع دارید که این طفل عمر در از خواهد یافت و عالم و عامل و عارف کامل خواهد شد و نیز بکرات آن شیخ بزرگوار بوالد ایشان رحمة الله علیه انفاس بشارت اساس در حق ایشان فرموده خدمت ایشان در سن هفت هشت ساله بودند که شیخ کمال از این جهان انتقال نموده و حلیه مبارک، شیخ را کماهو بیاد داشتند مشهور است که روزی در ایام طفولیت والد ماجد ایشان حضرت شاه کمال را مهمان داشتند ایشان را برداشته بخدمت شیخ آوردند تا شیخ التفات دعا در حق ایشان نماید حضرت شیخ ایشان را در بغل خود گرفته انگشت مبارک را در دهان ایشان گذاشتند ایشان در گریه شدند۔ حضرت شیخ بدست چیزے داشتند که در آن آثار بدعت بود حضرت شیخ تبسم فرموده آن شئ را از دست مبارک دور کردند فی الحال ایشان انگشت را چوشیدند خدمت شیخ فرمودند که بابابس قدرے برائ

اولاد ماگذار و روی بحضرت مخدوم کردہ فرمودند کہ این طفل تو بسیار متشرع و ملتزم سنت خواھد بود و سخن حق را ہرگز واگذار نخواھد شد دیدی کہ مارا نیز دلالت بانداختن آن شئ بدعت نمودہ جزاہ اللہ سبحانہ عنا خیرا الجزاء نسبت مارا تمام کشید الاقدرے برائے اولاد ما گذاشت۔

ترجمہ: حضرت شیخ کمال شاہ قادری علیہ الرحمۃ جن کا ذکر تفصیل سے گزر چکا ہے۔ آپ پر خاص نظر رکھتے تھے بچپن میں آپ ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے اور کمزوری کی وجہ سے آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے ایک دن آپ کو اٹھا کر حضرت شاہ کمال قادری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں لے گئے اور دعا کی درخواست کی حضرت قبلہ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ یہ سن کر انتہائی جذبہ وجوش کی کیفیت میں فرماتے ہیں کہ یہ بچہ عمر دراز پائے گا اور عالم باعمل اور عارف کامل بنے گا اور حضرت شیخ کمال قادری علیہ الرحمۃ نے آپ کے بارے میں اور بھی بشارات دیں اور آپ ابھی سات یا آٹھ سال کے تھے کہ حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ اس دنیا سے پردہ فرما گئے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو آپ کا سارا حلیہ یاد تھا۔ آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے ایک دن حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ کی دعوت کی اور آپ ابھی بچے تھے ان کو اٹھا کر والد کریم لائے اور دعا کی درخواست کی حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے آپ کو گود میں لیا اور ایک انگلی آپ کے منہ میں ڈالی جس کی وجہ سے آپ رونے لگ گئے یہ دیکھ کر شاہ صاحب علیہ الرحمۃ مسکرائے ان کے ہاتھ میں ایک چیز تھی جس کا تعلق بدعت سے تھا وہ آپ نے رکھی تو حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پرسکون ہو گئے اور اسی وقت انگلی چوسنے لگے۔ اور حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بابا بس کرو میری اولاد کا حصہ تو چھوڑ دو۔ اور آپ کی طرف چہرہ کر کے فرماتے ہیں کہ تمہارا یہ بچہ شریعت کا پابند اور سنت پر سختی سے عمل کرے گا اور حق کو بیان کرنے میں کبھی بھی کوتاہی نہیں کرے گا۔ تم دیکھتے نہیں کہ مجھے بدعت سے دور رہنے کی کس طرح سے تلقین کی ہے۔ (وہ بدعت یہ تھی کہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ہاتھ میں ایک طلائی انگوٹھی تھی جو کہ مرد کے لئے پہننا منع ہے) اللہ تعالیٰ ان کو ہماری طرف سے اچھی جزا سے نوازے اس بچہ نے مجھ سے میری تمام نسبت حاصل کر لی ہے صرف میری اولاد کا حصہ باقی چھوڑا ہے۔

تذکرہ خامسہ از منتخب ثانی
در شدن ایشان بہ بیرستان و رسیدن ایشان بکمال علوم عقلیہ ونقلیّۃ رضی اللہ عنہ

بالجملہ چون سن مبارک ایشان لائق بدرس شد والد ماجد ایشان اول خدمت ایشان را بحفظ قرآن شریف مشغول نمودند و در اندک مدت از حفظ فارغ شدہ بہ تحصیل علوم پرداختند از خدمت والد ماجد خود اکثرے علوم را حاصل نمودند بتوجہ چندروزے فتحے کلی و ملکہ شافی بایشان روئداد چناچہ عبارات دقیقہ را حلہا و تحقیق می فرمودند بر بعضی مواضع کتب دقیقہ بعبارات دلکش کشاد و مشکلات را تحریر می نمودند بعضے علوم را از نزد علمائے کبار آن روزگار نیز حاصل نمودند۔

ذکر خامس! آپ رضی اللہ عنہ کا بیرستان علوم عقلیہ ونقلیہ کے حصول کے لئے جانا

جب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی عمر مبارک پڑھنے لکھنے کی حد تک پہنچی تو آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے آپ کو سب سے پہلے حفظ قرآن میں مشغول کیا آپ

نے قلیل مدت میں قرآن کریم حفظ فرمالیا۔اور پھرعلوم دینیہ کے حصول میں مشغول ہو گئے چونکہ آپ کے والدمحترم علیہ الرحمۃ خودبھی عالم تھےاورعلوم دینیہ پر کامل دسترس رکھتے تھےجس کی وجہ سے قلیل مدت میں آپ نے تمام علوم میں مہارت تامہ حاصل کرلی یہاں تک کہ آپ کودقیق مسائل کے حل اورعبارات کے اطباق کاملکہ حاصل ہوگیااوربعض جگہوں پرآپ عجیب وغریب نکات کوبھی حاشیہ کی شکل میں بیان فرماتے تھےاور پھرآپ نے کچھ اس زمانے کے کبار علماء سے حاصل کئے۔

بعده بسیال کوت رفته بنزد محقق مدقق مولانا کمال کشمیری رحمة الله علیه که از فحول دانش ورو متورع بوده از باطن نیز صاحب نسبت قوی واستاد مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی علیه الرحمة بوده بعضے کتب متداوله معقول را خواندند و بعضی کتب احادیث بنزد شیخ یعقوب کشمیری علیه الرحمة گذرانیده و خدمت شیخ یعقوب از خلفای بزرگ شیخ معظم قطب مکرم شیخ حسین خوارزمی کبروی قدس سرهما بوده و در حرمین شریفین زادهما الله شرفا و تعظیما نزد کبار محدثین آنجا تصحیح حدیث، نموده بود و نیز خدمت ایشان بعداز جلوس بمسند ارشاد اجازت تفسیر واحدی را باجمیع مؤلفاتش چون بسیط و وسیط و اسباب نزول و نیز تفسیر قاضی بیضاوی را باجمیع مصنفاتش چون ثلاثیات و منهاج الاصول و غاية القصوی و غیرهما و صحیح امام بخاری باجمیع مؤلفاتش چون ثلاثیات والادب مفرده و افعالا لعبادله و تاریخ و غیر ذلک و مشکوة تبریزی و شمایل ترمذی و جامع صغیر سیوطی و قصیده برده شیخ بوسعید بوصیری و نیز روایت حدیث مسلسل راکه ذکر شود مع الاسناد از عالم ربانی قاضی بهلول بدخشانی رحمه الله تعالی علیه که از مخلصین و مریدین ایشان بوده یافته بودند و قاضی مذکور اجازت این کتب مذکوره را بآن حدیث مسلسل از شیخ معظم عبدالرحمن بن فهد داشته که او و آبائ او در بلاد معظمه عرب از کبار محدثین بوده اند و خانه ایشان اباً جدٍّ بیت الحدیث بود چون بیان اسناد همه کتب مذبوره بتطویل می انجامد ازان یا اسناد اجازت مشکوة را باسند آن حدیث بتحریر می آرد اَمّا الحدیث المسلسل بالاولية قال الشیخ عبدالرحمٰن بن فهد سمعته من لفظ سیدی و والدی عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فهد و من لفظ سیدی و عمی حافظ جار الله بن فهدوهو اوّل حدیث سمعته منهما قالا حدثنابه والدنا الحافظ عزیز الدین عبدالعزیز بن فهدوهو اول حدیث، سمعنا منه قال حدثنی به جدی الحافظ الرحل تقی الدین ابن محمد بن فهد الهاشمی العلوی وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنی به جمع من المشایخ الاعلام اجلّهم العلّامة برهان الدین الانباسی سماعًا من لفظه و قاضی الحاجات ابو الحامد الطبریّ بقراتی علیه بحرم شریف مکه وهو اول حدیث سمعته منهما قالا اخبرنا به الخطیب صدر الدین ابو الفتح محمد بن المبرومی وقال الانباسی وهو اول حدیث سمعته منه وقال المطری وهو اول حدیث رویته عنه قال اخبرنا به الشیخ نجیب الدین عبد اللّطیف البحرانی وهو اوّل حدیث سمعته منه قال اخبرنا به الحافظ ابو الفرح ابن الجوزی وهو اول حدیث سمعته منه قال اخبرنا به ابوسعید اسماعیل بن ابی صالح النیشاپوری وهو اول حدیث سمعته منه قال اخبرنا ابو صالح احمد بن عبدالملک المؤذن وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا ابو طاهر محمد بن فحش الزیادی وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا به ابو الحامد احمد البزار وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا به عبد الرحمٰن بن بشر بن الحکم العبدری وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا به سفیان عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبدالله بن عمرو بن العاص عن عبدالله بن، عمرو بن العاص رضی الله تعالی

عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمٰن تبارك وتعالى ارحموا مَنْ فى الارض يرحمكم من فى السماء۔

ترجمہ: اس کے بعد آپ سیالکوٹ میں حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ کے استاد مکرم حضرت مولانا کمال کشمیری علیہ الرحمۃ کے پاس علوم عقلیہ کی متداول کتب پڑھنے کے حصول کے لئے گئے وہ اپنے وقت کے جید علماء اور متقی پرہیز گار لوگوں میں سے تھے اور صاحب نسبت تھے اور علم حدیث نبوی ﷺ کی بعض کتب آپ نے حضرت مولانا یعقوب کشمیری سے پڑھیں (آپ حضرت شیخ معظم قطب مکرم شیخ حسین خوارزمی کبروی قدس اللہ سرہ کے خلیفہ تھے) اور اس کے بعد حرمین شریفین میں حاضر ہو کر آپ نے وہاں کے کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ نے مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کے بعد علم تفسیر واحدی اور ان کی تمام تصانیف کی اجازت حاصل کی جیسے بسیط و وسیط اور اسباب نزول اور تفسیر قاضی بیضاوی اور ان کی تمام تصانیف جیسے ثلاثیات، منہاج الاصول، غایۃ القصویٰ وغیرہما اور صحیح امام بخاری اور ان کی تمام مصنفات جیسے ثلاثیات اور الادب المفرد، افعال العبادلہ، تاریخ اور اس کے علاوہ مشکوٰۃ تبریزی، شمائل ترمذی، جامع صغیر سیوطی اور قصیدہ بردہ شیخ ابوسعید بوصیری کا اور حدیث مسلسل کی اجازت جس کی سند کا ذکر آگے آئے گا عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی علیہ الرحمۃ سے حاصل کی جو کہ آپ کے مریدین و مخلصین میں سے تھے اور قاضی صاحب علیہ الرحمۃ نے یہ اجازت حدیث مسلسل کے ساتھ شیخ معظم عبدالرحمن بن فہد علیہ الرحمۃ سے حاصل کی تھی یہ بزرگ اور ان کے آباء و اجداد عرب کے بڑے علماء و محدثین میں سے تھے اور باپ کی طرف سے ان کا گھرانہ بیت الحدیث کہلاتا تھا تمام کتابوں کی اجازت والی سند کا ذکر لمبا ہو جائے گا ہم صرف حدیث مسلسل کی سند کے ساتھ مشکوٰۃ شریف کی سند اجازت کا ذکر کرتے ہین حدیث مسلسل کی سند یہ ہے شیخ عبدالرحمن بن فہد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد شیخ عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فہد علیہ الرحمۃ اور اپنے چچا شیخ جار اللہ بن فہد علیہ الرحمۃ سے جو پہلی حدیث سنی وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں ہمارے والد حافظ عزیز الدین عبدالعزیز بن فہد نے بیان کیا اور ان سے ہم نے جو پہلی حدیث سنی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے دادا الحافظ الرحل تقی الدین بن محمد بن فہد الہاشمی العلوی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ پہلی حدیث میں نے بڑے بڑے علماء و مشائخ سے جو سنی ان میں سب سے بڑے علماء برہان الدین الانباسی اور قاضی الحاجات ابوحامد الطبری ہیں جن کے سامنے میں نے وہ حدیث حرم مکہ میں پڑھی اور وہ کہتے ہیں ہم نے پہلی حدیث خطیب صدر الدین ابوالفتح محمد بن المبروی سے سنی اور عطری کہتے ہیں کہ میں نے یہ پہلی حدیث ان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پہلی حدیث شیخ نجیب الدین عبداللطیف الحرانی سے سنی ہے وہ کہتے ہیں پہلی حدیث جو میں نے سنی وہ ہمیں حافظ ابوالفرج ابن الجوزی نے یہ پہلی حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں پہلی حدیث میں نے جن سے سنی وہ ابوسعید اسماعیل بن ابوصالح نیشاپوری ہیں وہ کہتے ہیں میں نے جن سے پہلی حدیث سنی وہ ابوصالح احمد بن عبدالملک المؤذن ہیں اور انہوں نے پہلی حدیث جن سے سنی وہ ابوطاہر محمد بن محمش الزیادی ہیں وہ کہتے ہیں میں نے جن سے پہلی حدیث سنی وہ ابوحامد احمد البزاز ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں پہلی حدیث جنہوں نے بیان کی وہ عبدالرحمن بن بشر بن الحکم العبدری ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں پہلی حدیث جنہوں نے بیان کی وہ سفیان عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے ابوقابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

واما اسناد مشكوٰة المصابيح كه كتابيست نسبت بديگر كتب مسطوره متداول و مشهور باجابت و اسناد محتاج تر از ديگر كتب وحديث و وسائط اسناد بمؤلفش كمتر از وسائط كتب ديگر اين است كه ذكر مى يابد از حضرت مجدد الف ثانى قدس سره تا شيخ عزيز

الرحمن بن فهد رحمۃ اللہ علیہ همان سند است که در حدیث گذشته محرر گشت لیکن شیخ عزیز الدین بن فهد مشکوٰة را هم از شیخ تقی الدین بن فهد الهاشمی اجازت دارد و هم از شیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی رحمهما الله تعالیٰ قال الشیخ تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ اخبرنا به عالیا الشیخ امام شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجزلی اخبرنا به العلامة امام الدین علی بن مبارک شاه الصدیقی الساوجی المعروف بخواجه و قال شیخ الاسلام ابن حجر اخبرنا به العلّامة القویّ قاضی الاقضیة محمد بن محمد بن یعقوب الفیروز ابادی الشیرازی الصدیقی الشافعی قال اخبرنا به الحافظ جلال الدین حسین اخبرنا به مؤلفه ناصر السُنة ابو عبدالله محمد بن عبدالله الخطیب التبریزی قال الساوجی قِرْأةً واجازةً وقال الأخر اذنا فقط بعد از اخذ این اجازت ایشان فرموده اند که محسوس گردید که مراد داخل در طبقه محدثین کردند و خدمت ایشان بفرزندان گرامی خود و خواجه محمد هاشم کشمی بدخشانی این همه اجازت داده اند رضی الله عنهم اجمعین۔

ترجمه: مشکوٰۃ شریف کی اسناد کی اجازت یہ وہ کتاب ہے جو حدیث پاک کی دوسری کتابوں میں سے منتخب کردہ احادیث سے لکھی گئی ہے یہ بنسبت دوسری کتب کے ذکر کرنے میں زیادہ اہم ہے اور اس کا کمتر واسطہ ہے اسے بیان کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ عزیز الدین بن فہد رحمۃ اللہ علیہ تک وہی ہے جو اوپر ذکر کی گئی لیکن شیخ عزیز الدین بن فہد کو مشکوٰۃ کی اجازت شیخ تقی الدین بن فہد الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت ہے اور انہیں شیخ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت حاصل ہے شیخ تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی شیخ امام شرف الدین عبدالرحیم بن عبدالکریم المبز لی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی علامہ امام الدین علی بن مبارک الشاہ الصدیقی الساوجی المعروف خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علامہ القوی قاضی الاقضیہ محمد بن محمد یعقوب فیروز آبادی الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حافظ جلال الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فرماتے ہیں ہمیں پڑھایا اس کتاب کے مصنف ناصر السنۃ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزی الساوجی رحمۃ اللہ علیہ نے ہم نے یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی اور انہوں نے اجازت دی اور دوسروں نے صرف روایت کی اجازت لی۔ اس اجازت کے حصول کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں مجھے طبقہ محدثین میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور آپ نے یہ اجازت اپنے صاحبزادوں اور خواجہ محمد ہاشم کشمی بدخشانی کو بھی عطا فرمائی رضی اللہ عنہم۔

چون خدمت ایشان از استفاده علوم منقول و معقول و فروع و اصول فارغ شدند رخت بمسند افاده کشیدند و مدتها طلبه علوم از برکات خویش بهره ور گردانیدند و بعضی رسائل شریفه بتازی و فارسی در غایت بلاغت و فصاحت تصنیف فرمودند که از آن جمله است رساله رد شیعه می آرند که در آن وقت ابو الفضل مرجع فضلائ بوده لاچار خدمت ایشان نیز گاهے به مجلس او می شدند و وی براووفور فضائل کثیره ایشان اطلاع یافته تعظیم هائ و رعایت ها می نمود روزے ایشان در مجلس فضلا باو نشسته بودند و وی زبان توصیف فلاسفه کشوده و علوم ایشان را بسیار ستوده آن قدر مبالغۂ نمود که عائد می شد بتوهین علماء دین جمله علما حاضر مجلس از هیبت و شوکت او ملاحظه نموده خاموش بودند و یارائ لب کشودن نداشتند ایشان۔

ترجمه: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جب علوم عقلیہ، نقلیہ اور اصول سے فارغ ہوئے تو ہندوستان کی طرف رخت سفر باندھا اور ایک عرصہ دراز تک طلبۂ علوم دینیہ کی پیاس بجھاتے رہے اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ رسائل عربی اور فارسی زبان میں تحریر فرمائے جو کہ فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہیں ان

میں سے ایک رسالہ ردشیعہ میں ہے اس زمانہ میں ابوالفضل ایک علمی احترام رکھتا تھا اور لوگوں کا اس کے پاس آنا جانا تھا اور کبھی کبھی آپکو بھی معاشرتی مجبوری کے تحت اس کی مجلس میں آنا پڑتا آپ کے فضل سے وہ واقف تھا وہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا ایک دن وہ کچھ فضلاء کی مجلس میں بیٹھا تھا جس میں آپ بھی تھے تو گفتگو میں علوم فلسفہ اور اہل فلسفہ کی تعریف میں اس نے اتنا مبالغہ کیا کہ علماء دین کی اہانت کر گیا حاضرین مجلس اس کی ظاہری شان وشوکت کو جانتے تھے اس لئے اسے روکنے کی طاقت کسی میں نہ تھی اور نہ ہی کسی نے کوئی زبان کھولی۔

از جنون اسلام تحمل عودند و فرمودند که امام غزالی قدس سره در رساله المنقذ عن الضلال بر نگاشته است که از علومے که فلاسفه خود را وضع آن میدانند آنچه بکار می آید چون الهیئات و حکمت و نجوم و هیئت و طب آنرا از کتب انبیا ماتقدم و کلام ایشانان سرقة نموده اند آنچه زاده طبع ایشان است چون ریاضی و امثال آن بچه کار دین می آید ابو الفضل شنیده متغیر گشت و گفت غزالی نا معقول گفته حضرت ایشان نیز از استماع این حرف متغیر شده فرمودند اگر ذوق صحبت باهل علم داری از این حرفهائ نامعقول دور از ادب زبان باز دار و از مجلس بر خواستند و برفتند چندروز به مجلس حاضر نشدند تا او معذرت خواسته بعذر تمام طلب نمود۔

ترجمه: آپ اسلام کے جنون کے باوجود تحمل کی زبان سے بولے فرمایا کہ امام غزالی قدس سرہ کے رسالہ المنقذ عن الضلال کو پڑھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ فلاسفہ جن علوم کا اپنے آپ کو موجد کہتے ہیں وہ سب سابقہ انبیاء ﷺ کی کتب سے چوری کیا گیا ہے جیسے علم الھیات، حکمت، نجوم، ہیئت، طب اور اس میں انہوں نے اپنی طبائع کے مطابق کچھ زیادہ کرلیا ہے جیسے علم ریاضی وغیرہ ان علوم میں سے احکام اسلام میں کونسا کام آتا ہے۔ابوالفضل یہ سن کر غصہ میں آ گیا اور امام غزالی ؒ کے بارے میں نازیبا کلمات کہنے لگا آپ بھی ان الفاظ کو سن کر رنجیدہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر اہل علم کی مجلس میں بیٹھنے کا ذوق ہو تو نازیبا الفاظ سے دور رہنا اور زبان کو ادب کی حدود میں رکھنا چاہیے یہ کہہ کر آپ مجلس سے اٹھ کر چلے گیے اور کئی دن تک پھر نہ گیے اور کچھ دن کے بعد معذرت کرنے کے لیے آیا اور اپنا عذر پیش کیا۔

و نیز در روزهائے که علمائے بمجلس فیضی برادر او برائ اعانت تفسیر او که بحروف بی نقط می کرد حاضر می شدند رفته اند چون ایشان را دید خوش شده گفت خوب رسیدید موضعی از تفسیر پیش آمده که آن بحروف غیر معجمه تاویل و تفسیر نمودن متعسر شده من بسیار دماغ سوختم اما عبارت دل خواه بدست نیامد خدمت ایشان بآنکه تحریر عبارات بی نقط نور زیده بودند در ساعت مطالب کثیره در کمال بلاغت بر نگاشتند که فیضی و علمائے مجلس در حیرت رفتند و همه بکمال فضیلت ایشان قائل شدند۔

ترجمه: ایک دن فیضی کی مجلس میں جو کہ ابوالفضل کا بھائی تھا علماء فیضی کی بے نقطہ تفسیر لکھنے کے لئے مدد کے لئے موجود تھے آپ بھی وہاں تشریف لے گئے آپ کو دیکھ کر وہ سب خوش ہوئے اور کہا کہ اچھا ہوا کہ آپ تشریف لائے کیونکہ تفسیر میں ایک جگہ پر وضاحت کے لئے بے نقطہ الفاظ کا استعمال بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ہم نے بڑا دماغ لڑایا ہے کہیں بھی حل نظر نہیں آیا اور دل لبھانے والی عبارت نہیں بن رہی۔حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ؒ نے تھوڑے وقت میں بڑی فصاحت و بلاغت میں فی البدیع کلام میں تمام مطالب کو بے نقطہ الفاظ میں بیان کر دیا یہ دیکھ کر فیضی اور دوسرے علماء حیرت میں آ گئے اور آپ کے فضل و کمال کے قائل ہوئے۔

غرض از نوشتن این حکایات آنکه آثار حمیت و غیرت ایشان در ایام قبل از ارشاد بر مردم فضلاء آن وقت مستولی بود و همه بفضائل ایشان قائل و منقاد اَللّٰھُمَّ لَاتَحرِمْنَا اَجرَہٗ بِرَحمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: ان واقعات کے احوال لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مسند ارشاد پر بیٹھنے سے پہلے بھی کس طرح سے دینی غیرت سے معمور تھے۔ اور اس وقت بھی لوگ آپ کے فضل و کمال کے علماء و عوام ماننے والے تھے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرمانا۔ اپنی رحمت کے ساتھ اے ارحم الراحمین۔

تذکرہ سادسہ از منتخب ثانی
در ذکر توجه مجدد الف ثانی بکسب نسبت باطنی و سلوک نمودن ایشان

می آرند که چون خدمت ایشان در علوم ظاهر مرتبه کمال حاصل نمودند و دران وقت کسی را یارائے مقاومت و مباحثه با ایشان نماند وطلاب ایشان نیز بدرجات فضیلت ممتاز شده میل خاطر عالی بکسب سلوک باطنی آمد و در آن آوان ایشان را جهت بعضی مهمی اراده سفر آگره شد و بدان طرف تشریف فرما شدند و مدت مدید آنجا اقامت درزیدند والد ماجد ایشان از کمال محبت که نسبت بایشان در سائر فرزندان داشتند از مفارقت ایشان بے آرام شده توجه باگره فرمودند و بملاقات ایشان رسیدند و تسلی حاصل نمودند یکی از فضلائے آن دیار از آمدن حضرت مخدوم مطلع شده بزیارت ایشان آمد بعد از ملاقات کثیر الافادات عرض نمود که باعث باین توجه ایشانرا چه بود فرمودند که شوق ملاقات فرزند دلبند شیخ احمد سلمه ربه چون وے را بنا بر بعضی ضروریات نزد ما آمدن میسر نه نمود ما آمدیم

چھٹا ذکر!
حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نسبت باطنی اور سلوک کی طرف توجہ کرنا

بیان کیا جاتا ہے کہ جب خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ علوم ظاہری میں درجہ کمال کو پہنچے تو اس وقت علماء عصر میں سے کسی میں آپ سے علمی مباحثہ کرنے کی سکت نہ تھی اور آپ کے بہت سے طلباء نے بھی آپ سے علوم دینیہ میں کمال حاصل کیا اور مقامات ممتازہ پر فائز ہوئے۔

اس کے بعد آپ سلوک باطنی کے کسب کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت آپ آگرہ کی طرف سفر فرمانے کے لئے مائل ہوئے وہاں پہنچ کر کافی عرصہ تک وہیں مقیم رہے آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ آپ سے دوسری اولاد کی نسبت کامل محبت رکھتے تھے لہٰذا آپ کی لمبی جدائی کی وجہ سے دلبرداشتہ ہوئے اور ایک دن ملنے کے لئے آگرہ تشریف لے گئے اس شہر کے فاضل علماء میں سے ایک کو آپ کے آنے کی خبر ہوئی تو وہ آپ کی زیارت کے لئے آیا اور ملاقات میں حصول فیض کے بعد آپ سے یہاں آنے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا میرا بیٹا شیخ احمد سلمہ ربہ یہاں اپنی کچھ مصروفیات میں مگن ہے وہ ملاقات کے لئے نہیں آ سکا لہٰذا میں اس سے ملنے آ گیا ہوں۔

مصرعہ:

یوسف نرود بکنعان یعقوب برون آید

ترجمہ: یوسف علیہ السلام جب کنعان نہ گئے تو یعقوب علیہ السلام تشریف لے آئے

فی الجملہ ایشان بو الدماجد خود بوطن مراجعت نمودند مصداق این فرد

الغرض اس ملاقات کے بعد آپ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنے وطن واپس تشریف لائے جو اس شعر کے مصداق ہے۔

بیت:

یار در خانه و ما گرد جهان می گردیم		آب در کوزه و ما تشنه لبان می گردیم

ترجمہ: یار گھر میں ہے اور میں اسے جہاں میں تلاش کر رہا ہوں، پانی پیالے میں موجود ہے اور میں پیاسے لبوں کے ساتھ گھوم رہا ہوں۔

التزام خدمت و صحبت و الد بزرگوار خود نمودند و همگی در اقتباس انوار باطنی ایشان شدند و نسبت هائے عالیه و فوائد متعالیه نصیب روزگار ایشان آمد و بدرجات کمال و اکمال رسیدند از خدمت و الد خود ارشاد طریقه عالیه حضرات قادریه و چشتیه رضی الله تعالیٰ عنه عن اهالیهما حاصل کردند و از توجه حضرت مخدوم بسا مراتب کمال بدیشان رسید چنانکه خود در رسائل و مکاتیب تصریح،بآن نموده اند ازانجمله است آنکه در فقره نختین از رساله مبداء و معاد نوشته اند که این درویش را مایه نسبت فردیت از پدر بزرگوار خود حاصل شده بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے که جذبه قوی داشتند و بخوارق مشهور بودند بدست آمده بود و نیز این درویش را توفیق عبادات نافله خصوصاً ادائ صلوة مددی از پدر وی است و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود که در سلسله چشتیه بودند حاصل شده بود انتهی کلامه الشریف المعالی مراد ایشان ازان عزیز کثیر الجذبة والخوارق خدمت شیخ کمال قادری است که ذکر شده و از عزیز دیگر که در سلسله چشتیه فرمودند شیخ عبدالقدوس مذبور رحمهما الله سبحانه اند و خدمت ایشان بیواسطه والد خود نیز از انظار کثیر الآثار حضرت شاه کمال کما مر بهره نسبت قادری یافته بودند چنانچه می آرند که بعد از رسیدن ایشان بخدمت حضرت خوجه بیرنگ اخذ طریقه نقشبندیه روزے در مراقبه یاران نشسته بودند که خدمت شاه سکندر که نبیره حضرت شاه کمال بود قدس سرهما آمده خرقه حضرت شاه کمال که از طریقه قادری داشتند بر دوش حضرت مجدد الف ثانی انداختند خدمت ایشان چشم کشاده شاه را دیدند استاده و خرقهٔ مبارک بر دوش خود افتاده بتواضع تمام برخاسته معانقه نمودند شاه مذکور فرمودند که چند مرتبه حضرت جد شریف خود را در معامله میدیدم که می فرمودند که خرقه ما را بفلان بر که مراد حضرت شما باشد اما مرا خرقه مبارک را بر آوردن خصوصا بکسی دادن دشوار بود از این امر قاعده می بودم لیکن بتاکید مامور شدم ناچار امتثال امر نمودم خدمت حضرت مجدد الف ثانی آن خرقه را پوشیده بحرم سرائے مبارک تشریف بردند بعد از مدت بیرون آمدند و بمحرمان اسرار فرمودند که بعد از پوشیدن خرقه حضرت شاه کمال قضیه عجیب روی داده آن اینست که چون خرقه را پوشیدم حضرت شیخ الجن والانس سیدنا عبدالقادر الجیلانی رحمة الله علیه را دیدم که با خلفائ کبار خود تا حضرت شاه کمال رحمة الله علیه حاضر شدند

حضرت غوث ربانی دل مرا در تصرف خود در آورد و به انوار و اسرار نسبت ہائے خاصہ منور گردانید و من غرق لجہ آن انوار و اسرار و احوال گشتم و در غواصی آن دریا در آمدم چون چند ساعت بر این معاملہ برفت ہم در غلبات آن احوال ناگاہ بر دلم خطور نمود کہ تو مربائ اکابر نقشبندیہ بودی و ملاک امر تو نسبت ہائ آن بزرگان بود اکنون صورت دیگر گرفت بمجرد این خطور دیدم کہ مشایخ سلسلہ علیہ نقشبندیہ از خواجہ جہان خواجہ عبدالخالق تا حضرت شیخ ما حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اسرارہم در رسیدند و بر کار من در مشاجرہ افتادند اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم فرمودند کہ این مربائے ماست و از تربیت ما بذوق و حال و کمال و اکمال رسیدہ شما را باو چہ دخل است اکابر قادریہ رحمۃ اللہ علیہ گفتند در طفولیت ما را باو نظری بودہ و چاشنی از خوان نعمت ما بودہ اکنون نیز خرقہ ما پوشیدہ

اس کے بعد آپ والد محترم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں اور صحبت میں کسب فیض کے لئے رہے اور انوار باطنہ اور فوائد عالیہ حاصل کئے اور درجات کمال واکمال تک پہنچے اور والد محترم علیہ الرحمۃ سے طریقہ عالیہ قادریہ اور چشتیہ کو حاصل کیا اللہ تعالیٰ سب سلاسل والوں سے راضی ہو۔ اور والد ماجد کی توجہ سے مراتب کمال تک آپ کی رسائی ہوئی اور اس کی صراحت آپ علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں فرمائی ہے ان میں سے ایک کی طرف آپ نے اپنے رسالہ مبداء ومعاد میں ایک فقرہ تحریر فرمایا ہے کہ اس درویش کو نسبت فردیت اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ سے حاصل ہوئی ہے اور والد بزرگوار علیہ الرحمۃ کو یہ نسبت ایک ایسے عزیز سے ملی تھی جو جذبہ قوی اور کرامات میں مشہور تھے اور اس درویش کو عبادات نافلہ خصوصا صلوٰۃ مددی میں توفیق بھی والد محترم سے حاصل ہوئی اور انہیں اپنے شیخ کامل جو سلسلہ چشتیہ میں تھے ان سے حاصل ہوئی تھی۔

آپ کی ایک عزیز سے مراد شیخ کمال قادری علیہ الرحمۃ ہیں اور دوسرے عزیز سے مراد جو سلسلہ چشتیہ میں تھے وہ شیخ عبدالقدوس مذبور علیہ الرحمۃ ہیں اور آپ نے بہت سے کمالات اپنے والد محترم علیہ الرحمۃ کے وسیلہ سے حضرت شاہ کمال سے نسبت قادری میں حاصل کئے جن کا ذکر گزر چکا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ جب حضرت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں طریقہ عالیہ نقشبندیہ حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور وہاں پر سالکین کے ساتھ ایک دن مراقبہ میں مصروف تھے اس وقت نبیرہ حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ حضرت شاہ سکندر تشریف لائے اور آپ کے کندھوں پر خرقہ ڈال دیا آپ نے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ شاہ سکندر علیہ الرحمۃ کھڑے ہیں اور کندھوں پر خرقہ بھی دیکھا تو عاجزانہ طور پر معانقہ کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے دادا محترم کو کئی مرتبہ دیکھا کہ مجھے فرماتے ہیں کہ میرا خرقہ خلافت شیخ احمد علیہ الرحمۃ کو دو تو میرے لئے یہ خرقہ خلافت قادری کسی کو دینا مشکل تھا لیکن جب تاکید کے ساتھ فرمایا تو حکم ماننے کے سوا چارہ نہیں تھا۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ وہ خرقہ پہن کر اپنے حرم سرا میں تشریف لے گئے اور کافی عرصہ کے بعد باہر تشریف لائے اور اپنے محرم راز لوگوں سے فرمایا کہ خرقہ پہننے کے بعد حضرت شاہ کمال نے مجھے ایک عجیب قصے میں ڈال دیا اور وہ یہ ہے کہ جب میں نے خرقہ پہنا تو حضرت شیخ الانس والجن سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنے خلفاء کے ساتھ دیکھا جو شروع سے حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ تک تھے حضرت غوثِ ربانی علیہ الرحمۃ نے میرا دل اپنے تصرف میں لے لیا جس کی وجہ سے وہ دل انوار واسرار کی نسبت سے منور ہو گیا اور میں ان احوال کی لہروں میں گم ہو گیا اور اس دریا میں غوطہ زنی کرنے لگا ان احوال کے غلبہ میں

تھوڑا سا وقت گزرا تھا تو اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ تو اکابر نقشبند کی نسبت کا پروردہ ہے اور تو ان بزرگوں کی نسبت کا مالک ہے اور اب تو دوسری نسبت کی طرف جا رہا ہے صرف اس خیال آنے سے میں نے دیکھا کہ مشائخ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت خواجہ جہاں خواجہ عبدالخالق علیہ الرحمۃ سے لے کر میرے شیخ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ تک سارے موجود ہیں اور دونوں سلاسل کے بزرگ آپس میں مکالمہ میں مصروف ہیں اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہ فرماتے ہیں کہ یہ ہماری نسبت کا پروردہ ہے اور ہماری تربیت سے یہ مقامِ حال وکمال واکمال تک پہنچا ہے آپ لوگ اس کی طرف کیوں متوجہ ہوئے سلسلہ عالیہ قادریہ کے بزرگوں نے فرمایا بچپن میں ان کی طرف ہماری نظر گئی تھی اور ہمارے دستر خوان سے ان کو چاشنی ملی تھی اور اب خرقہ بھی ہمارا پہنا ہوا ہے۔

بیت:

زبهر آن مه چون شمع و چون گل		گرفته جنگ باپروانه بلبل

ترجمہ: اس چاند کی خاطر مثل شمع اور پھول کے، پروانہ اور بلبل نے آپس میں جنگ کی

در این مباحثه بودند که جماعت از مشایخ کبرویه و چشتیه در رسیدند بمشارکت کل مصالحت نمودند بعد ازان حظ وافر و نصیب کامل از نسبتین شریفین در باطن خود دریافتم لاجرم خدمت ایشان از سلاسل دیگر نیز مرید می گرفتند و شجره آن مشائخ می دادند کلاه و دامنے نیز و اگر طالبی از سلاسل دیگر ذکر طلب می نمود تعلمش می کردند و به نسبت آن ها تربیت می کردند روزی یکے ازطالبان صادق از ایشان ذوق نسبت شریفه علیه قادریه نمود ایشان فرمودند به صحبت حاضر میشده باش آن طالب حاضر میشد خدمتِ ایشان خود را به نسبت آن اکابر داشته افاضه احوال بروے می فرمودند چون دو سه ایام برین گذشت اصحابی که ریزه چینان خوان نعمت نقشبندیه بودند در احوال خود بستگی یافتند یکی از ایشان دل تنگ شده عرض حال نمود که دو سه روز است که قبض در احوال خود می بینم باعث آن ندانم که چه تقصیر رفته است دیگری نیز مثل آن معروض داشت خدمت ایشان تبسم نمودند و فرمودند که هیچ تقصیرے از شما بوقوع نیامده بل سر این بستگی آنست که شما از ما اقتباس انوار نسبت اکابر نقشبندیه می نمایند و ما خود را در این دو سه روز جهة افاضه طالبی ازطالبان نسبت علیه قادریه بر آن نسبت میداریم و دریچه القائ او کشوده ایم ناچار شما را بآن مناسبتے نیست معطل مانده اید و متخلل گشته چون ما به نسبت خواجگان رجوع نمائیم بستگی شما بکشاید همچنان شد که فرموده بودند و نیز چنانکه گذشت نسبت چشتیه از والد خود یافته بودند اما از راه تقوی و التزام متابعت سنت مصطفی صلوٰت الله علیه واله از سرود و تواجد وغیرهما که مرسوم این سلسله علیه است احتراز می فرمودند هر چند خاطر عاطر ایشان مائل بسفر حجاز بوده اما از جهت رعایتِ خدمت والد خود و اخذ فیوضات ایشان جائے نمی رفتند می آرند دران ایام وقتے ایشان را ضعفے قوی روئداده والد مخدوم زادگان دو گانه نماز حاجت گذارده متوجه قبله شده بگریه و زاری افتاد در آن اثنا بخواب رفت می بیند که قائلے می گوئید که خاطر جمع دار که مارا باین مرد کارے عظیم فرا پیش است که هنوز از هزار یکی بظهور نیامده لاجرم خدمت ایشان بزودی ازآن بیماری شفا یافتند بعد از چند گاه ازان بخدمت خواجه بیرنگ شدند و آن علم اتم را باحوال اکمل هم آغوش گردانیدند و آن جدول احوال سابق را بقلزم کمال و اکمال جمع ساختند تا در زمان خود قطب دوران و پناه جهانیان شدند در فصل الخطاب خدمت خواجه محمد پارسا رضی الله

عنه، می نویسند و کذلک دیگر محققین در معنی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ که علما سه گروه اند بعضی بعلم ظاهر عالم اند و بعضی بعلم باطن برخے بعلم باطن وهم بعلم ظاهر و قسم ثالث بس نادر بود اگر در هر قرنے یکی هم باشد برکت او به مشرق و مغرب رسد قطب وقت او بود و عالمیان در پناه دولت او باشند انتهی کلامه الشریف چون ذکر حضرت قادری در اینجا شده لازم آمد که شمه از جناب حضرت شاه سید عَبد القادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ تعالی عنه مذکور سازم و آنرا نمک این خوان و گل سرسبد این بستان نمایم اللہ انفعنا به و اوصلنا بکمال العبودیة بحرمته آمین یارب العالمین۔

اسی مباحثہ میں دونوں سلسلوں کے بزرگ تھے کہ ایک جماعت مشائخ کبرویہ و چشتیہ کی تشریف لائی جن کے شریک ہونے سے آپس میں مصالحت ہوئی اس کے بعد میں نے اپنا وافر و کامل حصہ دونوں نسبتوں سے حاصل کیا۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی دوسرے سلسلہ میں بھی لوگوں کو مرید کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ کے مشائخ کا شجرہ ٹوپی اور جبہ بھی دیا کرتے تھے اور اگر کوئی طالب دوسرے سلاسل میں سے ذکر و اذکار کی طلب کرتا تو آپ اس کی تربیت اسی سلسلہ سے کیا کرتے تھے ایک دن ایک سلسلہ عالیہ قادریہ کی نسبت کا طالب صادق بن کر آیا تو آپ نے اسے صحبت میں حاضر ہونے کا فرمایا جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے اس نسبت کی توجہ اس کی طرف فرمائی دو تین دن اسی حالت میں گزرے تو وہ سالکین جو آپ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی طلب کر رہے تھے وہ اپنے احوال میں قبض کا شکار ہو گئے اور ان کے احوال میں ترقی رک گئی تو اس صورت کا ذکر انہوں نے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا اور کہا کہ ہم سے کیا غلطی ہوئی کہ ہم اس صورت کا شکار ہو گئے ہیں آپ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ کوئی غلطی نہیں ہوئی بلکہ میں ان دنوں میں اس طالب کی تربیت میں مصروف تھا جو سلسلہ قادری کی طلب لے کر آیا ہے اس وجہ سے نسبت نقشبندیہ میری طرف سے معطل تھی جس وجہ سے تمہارے احوال قبض کا شکار ہو گئے اور جب میں نسبت خواجگان کی طرف رجوع کروں گا تمہارے احوال میں اسی طرح سے کشادگی آ جائے گی اور ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔

جیسا کہ پہلے گزرا حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ چشتیہ اپنے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا لیکن قوالی اور وجد جو کہ اس سلسلہ میں پائے جاتے ہیں سنت کی مطابقت کرتے ہوئے آپ ان سے احتراز فرماتے تھے ایک دفعہ آپ کے دل میں حجاز مقدس جانے کا ارادہ پیدا ہوا لیکن والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی وجہ سے اور آپ سے فیوضات کے اکتساب کی وجہ سے ارادہ ملتوی کر دیا۔ انہیں دنوں میں آپ بیمار ہوئے اور شدید کمزور پڑ گئے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے دو رکعات نماز حاجت ادا فرمائی اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر التجا اور آہ و زاری میں مصروف ہو گئے اس اثناء میں آپ پر نیند کا غلبہ آیا اور خواب میں آپ نے کسی کہنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ آپ دلبرداشتہ نہ ہوں ہم نے اس سے ایک عظیم کام لینا ہے ابھی ایک ہزار سال مکمل نہیں ہوا اس کے کچھ عرصہ بعد آپ کو حتمی شفا نصیب ہوئی اور کچھ دنوں بعد آپ حضرت خواجہ بیرنگ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کسب فیض کیا اور علم تمام اور احوال کمال کو اپنی آغوش میں جمع کیا اور اسے سابقہ حاصل شدہ احوال کے ساتھ معرفت کے سمندر میں جمع فرمایا یہاں تک کہ اپنے زمانہ میں قطب دوران اور پناہ جہانیاں کے مرتبہ پر فائز ہوئے فصل الخطاب کتاب میں خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں اور اسی طرح دوسرے علماء محققین بھی اس آیت ''انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء'' بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔ کے معنی میں فرماتے ہیں کہ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں ایک علماء علم ظاہر اور دوسرے علماء علم باطن اور ان

میں سے کچھ وہ ہوتے ہیں جو علم ظاہر و باطن دونوں کے عامل و عالم ہوتے ہیں۔لیکن یہ تیسری قسم کے علماء بہت تھوڑے ہوتے ہیں ان میں سے اگر ایک زمانہ میں ایک بھی ہو تو اس کی برکات مشرق و مغرب تک پہنچتی ہیں اور وہ قطب وقت ہوتا ہے اور عالم پناہ ہوتا ہے۔خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ کی کلام یہاں ختم ہوئی۔

قادری سلسلہ کے بزرگوں کا ذکر کرتے ہوئے اس جگہ لازم ہے کہ حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قطب الخافقین قیوم الفئتین حضرت شاہ سید عبدالقادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ عنہ کا مختصر ذکر کیا جائے۔اور انہیں ہم دسترخوان معرفت کا نمک اور اس باغ کا گل زیبا سمجھتے ہیں۔"اللّٰھم انفعنا بہ و اوصلنا بکمال العبودیۃ بحرمتہ امین یارب العالمین"۔

تذکرہ سابعہ از منتخب ثانی

در ذکر بعضی احوال حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین کریم الطرفین شیخ الجن والانس جناب سید عبدالقادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد است علوی بودہ و حسنی و از جانب مادر نبیرہ شیخ ابو عبداللہ صومعی است نام مادر ایشان اُمّ الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت شیخ عبداللہ صومعی وی گفتہ است کہ چون فرزند من عبدالقادر متولد شد ہرگز در روز رمضان شیر نخوردہ یک بار ہلال رمضان جہت ابر پوشیدہ شد از مادر جناب وی پرسیدند فرمود امروز عبدالقادر شیر نخوردہ است آخر معلوم شد کہ آنروز از رمضان بودہ است ولادت کثیر السعادت ایشان در ۴۷۱ ھ احدی وسبعین و اربعمأتہ بودہ است و وفات مبارک ایشان در ۵۶۱ ھ احدی و ستین و خمسمأتہ ایشان فرمودہ اند کہ خورد بودم روز عرفہ بصحرا بیرون میرفتم دنبال گاوی گرفتم جہۃ حراست آن گاؤ روی باز پس کرد گفت یا عبدالقادر مَالِهٰذَا خُلِقْتَ وَمَا بِهٰذَا أُمِرْتَ بترسیدم و باز گشتم و بر بام سرائے خود برآمدم حاجیان را دیدم کہ درعرفات ایستادہ بودند پیش مادر خود رفتم گفتم مرا در کار خدائی تعالیٰ کن و اجازت دہ کہ ببغداد بردم و بعلم مشغول شوم و صالحان را زیارت کنم از من سبب آن داعیہ را پرسیدند باوی گفتم بگریست و برخواست و ہشتاد دینار بیرون آورد کہ میراث پدر من ماندہ بود چہل دینار را برائے برادر من گذاشت و چہل دینار را در زیر بغل من در جامہ من دوخت و مرا اذن سفر کرد و مرا عہد داد بر صدق در جمیع احوال و بوداع من بیرون آمد و گفت ای فرزند برو کہ برائے خدائے تعالیٰ از تو بہ بریدم و تا قیامت روئے ترا نخواہم دید من باقافلہ اندک بجانب بغداد توجہ نمودم چون از ہمدان بگذشتم شصت سوار بیرون آمدند و قافلہ را بگرفتند و ہیچ کس مرا تعرض نکردنا گاہ یکی از ایشان برمن گذشت و گفت ای فقیر چہ داری گفتم چہل دینار گفت کجا است گفتم در جامہ من دوختہ است در زیر بغل من گمان بردند کہ مکر استہزامی کند مرا بگذشت و برفت و دیگری بمن رسید ہمان پرسید ہمان جواب شنید او نیز مرا بگذاشت و برفت و دیگری بمن رسید ہمان پرسید ہمان جواب شنید او نیز مرا بگذاشت و برفت و ہر دو پیش مہتر ایشان بہم رسیدند آنچہ از من شنیدہ بودند باوی بگفتند مرا طلبید بر بالائے تلے کہ اموال قافلہ را قسمت کردند پس گفت باخود چہ داری گفتم چہل

دینار در جامۂ من دوختہ است در زیر بغل من فرمود تا جامۂ من بشگافتند و آنچه گفته بودم یافتند و گفت تراچه بر این داشت که اعتراف کردی گفتم والده من مرا عهد داده بر صدق و راستی و من در عهدوی خیانت نمی کنم پس مهتر ایشان بگریست و گفت چندین سال است که من در عهد پروردگار خود خیانت کرده ام و بدست من توبه کردند و آنچه از قافله گرفته بودند باز دادند اول تائبان بر دست من ایشان بوده اند و خدمت ایشان در ثمانین و اربعمأته به بغداد رسیدند و بجد تمام تحصیل علوم مشغول شدند اول بقراءت قرآن بعد ازان بفقه و حدیث و علوم دینیه پیش بزرگان که دران زمان متعین بودند و باندک روزگارے از اقران خود فائق شدند و از اهل آن زمان ممیز گشتند و در ۵۲۱ھ احدی و عشرین و خمسمأیة مجلس وعظ نهادند و خدمت ایشان را کرامات ظاهر و احوال و مقامات عالی بوده است خدمت حضرت مولوی جامی علی الرحمة در نفحات این ذکر نموده اند و نقل از امام یافعیؒ نیز می آرند وفی تاریخ الامام الیافعی رحمة الله علیه واما کراماته فخارجة عن الحصر و قد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمة ان کراماته تواترات او قریب من التواتر و معلوم بالاتفاق انه لم یظهر ظهور کراماته لغیره من شیوخ الأفاق خدمت ایشان می فرمودند که پانزده سال در یک بروج بنشستم و باخدائی تعالیٰ عهد کرده بودم که نخورم تا نخورانند و لقمه در دهان من ننهند و نیاشامم تا مرا نیاشامانند یک بار چهل روز هیچ نخوردم بعد از چهل روز شخصی آمد و قدرے طعام آورد و بنهاد و برفت نزدیک بود که نفس من بر بالائ طعام افتد از بس گرسنگی گفتم والله که ازعهدیکه باخدائی تعالیٰ بسته ام بر نگردم شنیدم که در باطن من کسی فریاد می کند بآواز بلند می گوئید الجوع الجوع ناگاه شیخ ابوسعید مخزومی قدس سره بمن بگذشت آواز بشنید گفت این آواز چیست ای عبدالقادر گفتم این قلق و اضطراب نفس است اما روح برقرار خود است در مشاهده خداوند خود گفت بخانۂ ما بیاد برفت و من در نفس خود گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه ابوالعباس خضر علیه السلام درآمد و گفت برخیز و پیش ابوسعید برو رفتم دیدم که ابوسعید بر در خانه خود ایستاده است و انتظار می برد گفت ای عبدالقادر آنچه من گفتم بس نبود که خضر را نیز می بائست گفت پس مرا بخانه درآورد و طعامیکه مهیا کرده بود لقمه در دهان من بنهاد تا سیر شدم بعد ازان مرا خرقه پوشانید و صحبت ویرا لازم گرفتم الشیخ ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح بن عبدالله الجیلی لبس الخرقة من ید الشیخ ابی سعید المبارک بن علی المخزومی وهو لبسها من ید الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الهنکاری وهو لبسها من ید الشیخ ابوالفرح الطرطوسی وهو من ید الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی وهو من ید الشیخ ابی بکر الشبلی قدس الله تعالیٰ ارواحهم وهم خدمت ایشان فرموده اند که وقتی در مناجات می بودم شخصے پیش آمد که وی را هرگز ندیده بودم گفت صحبت می خواهی گفتم آرے گفت بشرط آنکه مخالفت نکنی گفتم نکنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم یک سال برفت پس باز آمد من همان جا بودم ساعتی نزدیک من بنشست و برفت و گفت از اینجا نروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد و باخود نان و شیر آورد گفت من خضرم مرا فرمودند که ماباتو طعام خورم آنرا بخوردیم گفت برخیز و ببغداد برو و باهم ببغداد آمدیم مخفی نماند که جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه راهیائے وصول را که بجناب قدس خداوندی جلشانه موصلند دو راه فرموده اند راهی، فرموده اند که بقرب نبوت تعلق دارد و راهی دیگرے را اثبات نموده اند که بقرب ولایت تعلق دارد اول مخصوص بانبیا و صحابه و از سائر مؤمنین اقل قلیل را از زمان راه بار فرموده اند و هر که را ازان راه بردند بے توسل و واسطه خواهد بود که حیلولیت یکی دیگرے را

نخواهد بود و راه دوم را که بقرب ولایت متعلق گفته اند آنجا حیلولیت اصل عظیم داشته اند و آن راه بعد از سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخصوص بجناب حضرت علی کرم اللہ وجهه الکریم داشته و بعد از ایشان ائمه اثنا عشر را وارث آنراه فرموده بعد از ایشان هر کرا فیض وصول رسیده بتوسط ایشانان بودیعنی دیگریرا تسلیم آنراه بالاصاله نشده و چون نوبت بجناب شیخ الجن والانس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنه رسید آنراه مفوض بایشان شد تامادام قیام ساعت آنراه را مفوض بایشان فرموده اندو خودرا در آن راه نائب ایشان قرار داده اند و راه وصول حضرات نقشبندیه وغیره خال خالی را حتیٰ که حضرت مهدیٔ موعود را از راه اولی فرموده اند خود را باصالت و بالذات نیز قابل آن راه اول قرار داده اند که بالاصالت است و تبعیت را آنجا احتیاج نیست اگر تفصیل این مدعا را خواسته باشند در مکتوب صد و بیست و سیوم از جلد ثالث مکاتیب شریف که ختم آن جلد همان مکتوب قرار یافت مطالعه نمایند پس در اولیاء کرام وجود شریف ایشان را شان عظیم است که اظهر من الشمس است لِلّٰہ الحمد والمنة که این فقیر هر چند از آباء از اولاد حضرت مجدد الف ثانی ام اما از جانب امهات نسبت غلامی بایشان دارم چه والده والد و والده جد فقیر هر دو از اولاد ایشان و ازان امیدواری عظیم دارم

ساتواں ذکر!

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین کریم الطرفین شیخ الجن والانس جناب سید عبدالقادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابومحمد ہے اور آپ نسب میں علوی وحسنی ہیں اور والدہ کی طرف آپ کا نسب شیخ عبداللہ صومعی کی نسل سے ہے والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت شیخ عبداللہ صومعی ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا تو یہ بچہ رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیا کرتا تھا ایک دفعہ ان کے بچپن میں رمضان شریف کا چاند بادلوں کی وجہ سے نہ دیکھا جاسکا مجھے لوگوں نے پوچھا تو میں نے کہا آپ آج عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا اگلے دن پتہ چلا کہ واقعی آج رمضان المبارک کا پہلا دن تھا۔

آپ کی ولادت مبارک ۴۷۱ ہجری کو اور وفات حسرت الایاس ۵۶۱ ہجری میں ہوئی آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بچپن میں میں والدہ کے ساتھ حج کے دنوں میں میدان عرفات میں تھا اور صحراء کی طرف نکل گیا وہاں ایک گائے میں نے دیکھی تو میں نے اس کی دم پکڑ لی جس کی وجہ سے وہ آگے نہ چل سکی تو وہ منہ پیچھے کر کے زبان حال سے کہتی ہے کہ اے عبدالقادر تو اس لئے پیدا نہیں ہوا اور نہ تجھے اس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد میں اپنی قیام گاہ میں آیا تو حاجیوں کو عرفات میں دیکھا تو والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ مجھے آپ اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے آزاد کردیں اور اجازت دیں کہ میں بغداد میں جاؤں اور حصول علم میں مشغول ہوجاؤں اور صالحین کی زیارت کروں والدہ نے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے بتادی وہ رونے لگ گیں اور گھر آ کر انہوں نے ۸۰ اسی دینار جو میرے والد کی وراثت کے تھے نکالے اور دونوں بھائیوں کو چالیس چالیس دینار دیئے میرے چھوٹے بھائی کے حصے کے چالیس رکھ لیے اور میرے دینار میرے

کپڑوں میں میری بغل کے نیچے سی دیئے اور پھر سفر کی اجازت دی اور مجھ سے وعدہ لیا کہ میں ہمیشہ ہر حالت میں سچ بولوں گا اور مجھے الوداع کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے میں اللہ تعالیٰ کے لئے تجھ سے جدا ہو رہی ہوں اور قیامت تک تیرا چہرہ نہ دیکھوں گی میں ایک قافلہ میں بغداد کی طرف روانہ ہو گیا ابھی ہم ہمدان سے گزرے تھے کہ ساٹھ سواروں کے ایک گروہ نے قافلہ کو گھیر لیا اور مال لوٹ لیا لیکن مجھے کسی نے کچھ نہ کہا ایک ان میں سے میری طرف بڑھا اور کہا کہ اے فقیر تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا کہ چالیس دینار میرے پاس ہیں انہوں نے کہا کہاں ہیں میں نے کہا میری بغل کے نیچے کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں انہوں نے اسے مذاق سمجھا لہٰذا مجھے چھوڑ کر آگے چلے پھر ایک اور میرے پاس آیا اس نے پوچھا میں نے وہی جواب دیا وہ بھی میرا مذاق سمجھ کر چھوڑ کر آگے چلا گیا وہ دونوں اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اسے بتایا اس نے مجھے وہاں بلایا جہاں دوسرے لوگوں کا چھینا ہوا مال آپس میں تقسیم کر رہے تھے اس نے مجھ سے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے میں نے کہا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں پوچھا کہاں ہیں میں نے کہا میری بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں اس نے میرے قول کی تصدیق کے لئے میرے کپڑے پھاڑنے کا حکم دیا تو جتنے پیسے میں نے کہے تھے اتنے ان کو مل گئے اس نے مجھ سے اعتراف کرنے کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ میں نے اپنی والدہ سے وعدہ کیا تھا کہ ہمیشہ سچ بولوں گا لہٰذا میں نے اس لئے آپ لوگوں سے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اپنی والدہ سے کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی تو وہ سردار میری گفتگو سن کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ کتنے سال ہو گئے ہیں کہ میں اپنے پروردگار سے خیانت کر رہا ہوں اور پھر اس نے میرے ہاتھوں پر توبہ کی تو اس کے باقی ساتھی کہنے لگے کہ تو ڈاکہ زنی میں ہمارا سردار تھا اب توبہ کرنے میں بھی ہمارا سردار ہے ہم سب تیرے پیچھے ہیں۔ انہوں نے بھی میرے ہاتھ پر توبہ کی اور جو کچھ قافلہ والوں سے لوٹا تھا وہ واپس کر دیا یہ وہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی تھی۔

آپ ۴۸۰ ہجری میں بغداد پہنچے اور مکمل جدوجہد علوم دینیہ کے حصول میں مشغول ہو گئے پہلے علم قرآت قرآن حاصل کیا پھر فقہ، حدیث اور علوم دینیہ حاصل کئے اور جوان علوم کے ماہر بزرگ علماء وہاں تھے سب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند دنوں میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لے گئے اور سب سے ممتاز ہو گئے اور ۵۲۱ ہجری میں مجلس وعظ مقرر کرنا شروع کی آپ کی کرامات واحوال و مقامات عالیہ بہت ہیں۔

علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں نفحات میں ذکر کیا ہے اور امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ تاریخ یافعی میں ہے کہ آپ کی کرامات حد شمار میں نہیں آتی اور مجھے علماء اعلام میں سے ایک نے بتایا کہ آپ کی کرامات حد تواتر میں ہیں۔ اور اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اتنی کثرت سے کرامات شیوخ میں سے کسی اور کی نہیں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک مجھے خود نہ کھلایا جائے اور نہ پیوں گا جب تک مجھے پلایا نہ جائے میں ایک برج میں پندرہ سال تک اسی کیفیت میں مبتلا رہا اور سلسلہ چلتا رہا ایک دفعہ چالیس دن گزر گئے مین نے کچھ نہ کھایا اور نہ پیا چالیس دن کے بعد ایک شخص میرے پاس آیا اور کھانا رکھ کر چلا گیا قریب تھا کہ میرا نفس مجھ پر غالب آجائے اور مین خود کھانے لگتا۔

میں نے کہا یا اللہ جو تجھ سے وعدہ کیا ہے اسے نبھاؤں گا اور کچھ نہ پیوں گا نہ کھاؤں گا پھر میں نے اپنے باطن سے آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے بھوک بھوک اتنے میں میرے پاس سے شیخ ابو سعید مخزومی گزرے اور فرمایا کہ اے عبدالقادر یہ آواز کس طرح کی ہے میں نے کہا کہ یہ نفس کی فریاد اور آہ وزاری ہے لیکن روح اپنے مقام میں برقرار ہے اور مشاہدہ خداوند تعالیٰ میں مصروف ہے یہ سن کر انہوں نے کہا آؤ میرے ساتھ میرے گھر چلو وہ چلے گئے میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں یہاں سے باہر نہ جاؤں گا۔ اچانک حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جاؤ میں چلا گیا تو دیکھا کہ حضرت

ابو سعید علیہ الرحمۃ دروازے پر میرا انتظار کر رہے ہیں مجھے دیکھ کر کہا کہ اے عبد القادر علیہ الرحمۃ میرا کہنا کافی نہ تھا کہ خضر علیہ السلام کے کہنے پر آئے ہو پھر مجھے گھر کے اندر لائے اور جو کھانا گھر میں تھا اس میں سے ایک ایک لقمہ مجھے کھلانے لگے یہاں تک کہ میں شکم سیر ہو گیا اس کے بعد مجھے خرقہ پہنایا پھر میں نے ان کی صحبت کو لازم پکڑا۔ حضرت شیخ ابو محمد عبد القادر بن ابو صالح بن عبد اللہ الجیلی علیہ الرحمۃ نے شیخ ابو سعید مبارک بن علی المخزومی علیہ الرحمۃ سے یہ خرقہ خلافت لیا۔ انہوں نے شیخ الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الهنکاری علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے لیا انہوں نے شیخ ابو الفرج الطرطوسی کے ہاتھ سے پہنا۔ انہوں نے شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی کے ہاتھ سے پہنا۔ انہوں نے شیخ ابو بکر شبلی کے ہاتھ سے خرقہ خلافت حاصل کیا قدس اللہ اسرارھم وارواحھم۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مناجات مین مصروف تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہتا ہے کہ تو میری صحبت چاہتا ہے میں نے اسے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا میں نے کہا ہاں اس نے کہا کہ ایک شرط ہے کہ تو میری مخالفت نہ کرے گا میں نے کہا ٹھیک ہے اس نے مجھے کہا یہاں بیٹھو میں آتا ہوں میں ایک سال تک اس جگہ بیٹھا رہا ایک سال کے بعد وہ آیا اور کہا یہیں رہو میں آتا ہوں ایک سال گزرنے کے بعد وہ پھر آیا اور اپنے ساتھ روٹی اور دودھ لایا اور کہا کہ میں خضر ہوں میں تمہارے ساتھ کھانا کھاؤں گا میں نے وہ کھانا کھایا اور پھر مجھے فرماتے ہیں جاؤ بغداد جاؤ تو میں بغداد آ گیا۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وصال بارگاہ خداوند جل وعلی کے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا راستہ جو ثابت ہے اسے قرب ولایت سے تعلق ہے۔ پہلا راستہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قلیل مؤمنین کے ساتھ خاص ہے۔ انہیں اس راہ سے وصل حاصل ہوتا ہے اور جسے بھی اس راستے سے لایا جاتا ہے بے واسطہ ووسیلہ لایا جاتا ہے اس مین کسی بھی چیز کی آمیزش نہیں ہوتی، اور دوسرا راستہ قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں حیلولیت ایک بلند مرتبہ رکھتی ہے یہ راستہ حضور ﷺ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے خاص ہے۔ آپ کے بعد حضرات ائمہ اثنا عشریہ اس کے وارث ہیں جسے بھی فیض ملتا ہے ان کے وسیلہ سے ملتا ہے۔ یعنی کسی اور کو اس راستہ سے بالا صالہ حصہ نہیں ملتا اور جب یہ سلسلہ حضرت شیخ الجن والانس عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ تک پہنچا تو تا قیام قیامت یہ منصب آپ کو ملا اور آپ رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنا نائب مقرر فرمایا ہے۔

حضرات نقشبندیہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) حتیٰ کہ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کا وصول بھی پہلی راہ سے حاصل ہے جو کہ بالا صالۃ ہے اس کو تبعیت کی ضرورت نہیں اگر تم اس دعویٰ کی تفصیل دیکھنا چاہتے ہو تو مکتوبات شریف میں مکتوب نمبر ۱۲۳ کا مطالعہ کرو۔ اس راستہ کے اولیاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا وجود شریف انتہائی بابرکت اور عظیم الشان ہے جو کہ اظہر من الشمس ہے۔ تمام حمد اور احسان اللہ کے لئے ہیں۔ فقیر بھی آباء واجداد کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہے اور والدہ کی طرف سے بھی میرے آباء کا تعلق آپ کی غلامی سے ہے میرے والد کی والدہ اور دادا کی والدہ بھی آپ کی اولاد سے ہیں اور آپ کے فیض کے امیدواروں میں میرا نام بھی ہے۔

بیت:

اگرچہ خود گل بستان باغ دراغ نہ ام		هزار شکر که فارغ ازان دماغ نه ام

ترجمہ: اگرچہ میں باغ کا پھول اور راگ نہیں ہوں، ہزار شکر ہے کہ میں اس کے ذہن سے فارغ نہیں ہوں۔

فائدہ مجلس شوریٰ:

قدوۃ اولیاء حضرت خواجہ حاجی محمد فضل اللہ مجددی، علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۴۱ھ لکھتے ہیں:

جب یہ سلسلہ تا قیام قیامت یہ منصب آپ رضی اللہ عنہ کو ملا اور حضور رضی اللہ عنہ نے آپ (حضور مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ) کو اپنا نائب مقرر فرمایا ہے۔

اس عبارت میں جو باتیں ہیں:

(۱) تا قیام قیامت یہ منصب آپ کو ملا۔

(۲) غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنایا۔

یہ ایک سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے، حقیقت اس کے خلاف ہے۔ اس کے آگے ایک اور سوال ہے اس کے جواب میں مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

واصل کے دو راستے ہیں:

(۱) قربِ ولایت،

(۲) قربِ نبوت۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ان دونوں راستوں سے واصل ہوں گے۔ اس کے بعد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں: جائز ہے کہ قربِ ولایت کی راہ سے قربِ نبوت تک کوئی پہنچ جائے اور یہ سارے کارخانے اس سے وابستہ کیا جائیں۔ حاجی فضل اللہ مجددی علیہ الرحمہ نے ایک اور عبارت لکھی ہے: حضرات نقشبندیہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) حتیٰ کہ حضرت امام مہدی موعود رضی اللہ عنہ کا وصول بھی پہلی راہ سے حاصل ہے۔ تو ادھر بات ختم ہوگئی۔ کیونکہ قربِ نبوت کے سامنے قربِ ولایت کا مقام راستے میں پڑا ہوا اٹکا ہے۔

مزید تفصیل جاننا چاہتے ہو تو عمدۃ الجوابات تیسری جلد باب نمبر ۲۳، اور باب نمبر ۲۹ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تذکرہ ثامنہ از منتخب ثانی

در ذکر دریافت حضرت مجدد الف ثانی شرف صحبت حضرت خواجہ بیرنگ را واخذ طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

می آرند کہ خدمت ایشان را شوق طواف بیت اللہ و زیارت روضہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ہمیشہ دامنگیر بودہ از جہت پاس کبر سن والد بزرگوار خود رحمۃ اللہ علیہ آن داعیہ را در تعویق می انداختند تا آنکہ در سنہ سبع بعد الالف والد ماجد ایشان ازاین دار پر ملال انتقال اختیار نمودند و سفر آخرت گزیدند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ خدمت ایشان را چون موانع نماند در سنہ ثامن بعد الالف متوجہ سفر سعادت اثر یثرب و بطحا شدند چون بدار الاولیاء دھلی رسیدند مولانا حسن کشمیری کہ یکی از فضلائے آن وقت، و آشنائے ایشان بود از قدوم حضرت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ ایشانرا مطلع گردانید کہ بزرگے از طریقہ علیہ حضرات خوجگان درین بلدہ رسیدہ بسیار عزیز الوجود است و صاحب کمال حال و قال اگر ایشان رفتہ ملاقات نمایند امید کہ حظ وافر نصیب

وقت گردد چون خدمت ایشان از والد ماجد خود شوق دریافت اکابر طریقه نقشبندیه شنیده بودند و در دل مبارک ایشان نیز میل بود آن دلالت را موجب سعادت دانسته بصحابت مومی الیه بخدمت حضرت خواجه شدند و خدمت به بشاشت تمام تلقی نمودند و از قصد ایشان پرسیدند ایشان عزمی که داشتند بعرض رسانیدند با آنکه شیوه مرضیه حضرت خواجه نبود که کسی را از طلاب بنفس نفیس دلالت بر اخذ طریقه از خود یا التزام صحبت خود نمایند یا از مثل این سفر مبارک بسکونت خانقاه معلی خود اشارة فرمایند اما از آنجا که نظر عالی بر استعداد و قابلیت ایشان افتاد از عادات خویش تجاوز نموده فرمودند هر چند اراده سفر مبارکی در پیش دارید اما چند روز میتوان بفقراء شما صحبت داشت لااقل ماهی یا هفته چه مانع باشد حسب الامر اختیار بودن هفته نمودند و در آن هفته بملازمت ماه و هفته می رسیدند و دو روزی بر آن نرفته که آثار کشش و تصرف حضرت خواجه در ایشان اثر کرد و بر آن شدند که اخذ طریقه علیه نموده شغلے حاصل کرده و آنرا از اراده قرار داده بسفر مبارک اثر روند۔

آٹھواں ذکر!

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا حضرت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ کی صحبت کو اختیار کرنا اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا حصول

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو بیت اللہ کے طواف اور روضۂ رسول اللہ ﷺ کا بے حد شوق تھا۔لیکن والد بزرگوار علیہ الرحمۃ کی علالت اور بزرگی کے پیش نظر وہاں سے نہ جاتے تھے یہاں تک کہ ۱۰۰۷ھ میں والد محترم علیہ الرحمۃ کے وصال مبارک بعد اس سفر مبارک کے مانع کوئی چیز نہ رہی تو آپ نے ۱۰۰۸ھ میں مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کی زیارت کے لئے رخت سفر باندھا جب آپ دار الاولیاء دہلی میں پہنچے وہاں پر مولانا حسن کشمیری جو کہ فضلاء میں سے تھے اور آپ کو جانتے تھے ملنے کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت خواجہ بیرنگ (خواجہ باقی باللہ) علیہ الرحمۃ کی آمد کی خبر دی اور بتایا کہ آپ حضرات خواجگان طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے ہیں آپ صاحب کمال وحال وقال ہیں اگر آپ ان سے ملاقات کریں تو امید ہے کہ آپ کو قرب الٰہ کا وافر حصہ نصیب ہوگا حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ سے اکابر نقشبندیہ کو ملنے اور اس کے شوق کا سنا کرتے تھے آپ کے دل میں بھی انہیں ملنے کا اشتیاق تھا آپ نے اس خبر کو موجب سعادت سمجھا اور مولانا حسن کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ آپ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی ملاقات کے لئے چل پڑے اور دل رغبت سے ملاقات کا اظہار کیا آپ نے ارادہ کے متعلق پوچھا تو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے ارادہ کا اظہار کیا خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر طالبان سلوک میں سے کوئی آپ کے پاس طلب کا اظہار کرتا تو آپ اس کو صحبت کی اجازت دیتے یا سفر میں ہوتے تو خانقاہ آنے کا اشارہ فرماتے لیکن خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی استعداد کو دیکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم جو سفر مبارک کا ارادہ رکھتے ہو لیکن اگر ایک ماہ یا ہفتہ ہمارے فقراء کی صحبت اختیار کرو تو کیا کوئی چیز مانع ہے تو آپ نے حکم کے مطابق ایک ہفتہ وہاں صحبت میں رہنے کا اظہار کیا یہاں تک کہ ایک ماہ اور دو ہفتہ گزر گئے۔اس صحبت میں ابھی دو دن بھی نہ گزرے تھے کہ حضرت خواجہ

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ میں آثار کشش اور تصرف ظاہر ہونے لگے یہاں تک کہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا حصول مکمل ہوا اور پھر آپ اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔

بیت:

بگیرم زادِ رهِ این سراغ		ز شورابهٔ اشک و از قرص داغ

ترجمہ: اس سراغ کا زادراہ میں نے لے لیا ہے، آنسوؤں کے نمک اور داغ کی ٹکیا سے۔

آن را بحضرت خواجه معروض داشتند خدمت ایشان بی آنکه امر باستخاره نمایند یا تاملی فرمایند چنانکه داب مبارک ایشان بوده نکرده۔

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ کے پاس اگر کوئی طالب بن کے آتا تو آپ استخارہ کا حکم فرماتے یا اس میں کچھ تأمل فرماتے لیکن خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے بارے میں کچھ نہ کیا۔

مصرعه

از دوست یک اشاره از ما بسر دویدن۔

ترجمہ: دوست کے ایک اشارہ پر ہم سر کے بل دوڑیں۔

فی الفور بخلوت عالی برده بذکر دل امر نمودند توجهات عالیه بکار بردند که همدران لحظه دل حق منزل ایشان بذکر خفیه آشنا گردیدو باسم ذات گویا شد۔

آپ نے خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو فی الفور خلوت میں طلب فرمایا اور ذکر قلبی عطا کیا اور توجہات عالیہ کارگر ہوئیں اسی لمحہ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر خفی کی منزل سے آپ کو آگاہ کردیا۔ اور اسم ذات سے گویا ہوئے۔

بیت

محبت با دل تفتیده الفت بیشتر گیرد		چراغی را که بر سر دود باشد زود تر گیرد

ترجمہ: ٹوٹے ہوئے دل میں محبت زیادہ اثر کرتی ہے ، وہ چراغ جس کے سر پر دھواں ہو جلدی روشنی پکڑتا ہے

آرام و التذاذ و حلاوت تمام روئ نمود یوماً فیوماً آناً فاناً ترقیات عالیه و عروجات متعالیه به ظهور پیوست تا دیدند آنچه دیدند و رسیدند بد آنچه رسیدند بشوق طواف خانه کعبه می شدند در اثنائ این راه وصول بصاحب خانه میسر شد حضرت خواجه ایشانرا در خلوت خواسته رازی که چندین مدت که در دل داشتند درمیان آوردند که چون مرا حضرت مولانا بزرگ خواجه امکنگی قدس سره امر نمودند که بهندوستان شوتا این سلسله شریفه را آنجا از تو رواجے پدیدار شود فقیر خود را شایان این معنی ندیده تواضع نمودم امر باستخاره فرمودند و آن استخاره دیدم که گویا طوطی بسر شاخی نشسته و مادر دل خود نیت کردیم که اگر آن طوطی از سر شاخ آمده بر دست ما بنشیند مارا کشائیش ها درین سفر خواهد روئ نمود بمجرد این خطور آن طوطی پرواز نموده آمده بر دست ما بنشست و ما آب دهان خود در منقارا و کردیم و آن طوطی در دهان من شکر ریخت فردائے آن شب واقعه را بعرض حضرت مولانا خواجگی قدس سره

رسانیدم فرمودند که شمارا ازو تر متوجه هندوستان باید شد که طوطی جانور هند است در هندوستان از دامان شما عزیزی بوجود آید که عالمی از و منور گردد مدتیست که اکابر انتظار او می بودند شمارا نیز ازو بهره رسد لاچار متوجه هندوستان شدم و بهر منزل جویائے آن طوطی می بودم چون بشهر سرهند رسیدم در واقعه نمودند که تو در جوار قطب فرود آمده و از حلیه آن قطب نیز آگاه گردانیدند صباح آن شب بدریافت درویشان و گوشه نشینان آن بلده رفتم جماعت را دیدم که نه ایشانرا بر آن حلیه یافتم و نه آثار و علامت، قطبیت از هیچ یک معائنه نمودم گفتم شاید کسی از اهل این شهر قابلیت این معنی داشته باشد که بعد از این به ظهور آید همان روز که شمارا دیدم هم حلیه شما موافق یافتم و هم نشان آن قابلیت در شما مشهود گشت و نیز فرمودند که چون بنواحی سرهند رسیدم دشت و صحرائے آنجا پر مشعل دیدم که آن را نیز اشاره بمعامله شما می دانم بالجمله آنچه در دو سه ماه بعنایت اللہ از یمن تربیت خواجه باقی باللہ در حق ایشان به ظهور رسیده قلم زبان و زبان قلم از تحریر و تقریر عاجز و قاصر شمۂ از ان کلام معجز نظام خود ایشان که بتحریص طالبے بر نگاشته اند تبرکاً ایراد می رود۔

ترجمہ: آپ کے دل میں التذاذ وحلاوت نے اثر دیکھایا اور دن بدن آناً فاناً ترقیات عالیہ کی طرف گامزن ہوئے یہاں تک کہ وہ دیکھا جو دیکھا وہاں پہنچے جہاں پہنچے۔ اور طواف خانہ کعبہ کا شوق اس مقام تک پہنچا کہ اس کی زیارت میں صاحب خانہ کی زیارت میسر ہوئی۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ اپنی خلوت میں لے گئے اور جو راز آپ کے دل میں تھے وہ سارے وہاں بیان کئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے خواجہ بزرگ حضرت خواجہ امکنگی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ تم ہندوستان جاؤ تاکہ تمہاری وجہ سے ہندوستان میں یہ سلسلہ رواج پکڑے گا میں نے اپنے آپ کو اس کا اہل نہ سمجھا عاجزی کا اظہار کیا تو آپ نے مجھے استخارہ کرنے کا حکم فرمایا میں نے استخارہ میں دیکھا کہ ایک درخت کی شاخ کے سرے پر ایک پرندہ بیٹھا ہے میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ پرندہ میرے ہاتھ پر بیٹھ جائے تو میرے سفر میں آسانی ہوگی میرے اس خیال کے آنے سے وہ پرندہ میرے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا۔ اور میرے منہ سے پانی پینے لگا اور اس کی چونچ سے مٹھاس میرے منہ میں آنے لگی میں نے صبح کے وقت یہ واقعہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم ہندوستان جاؤ یہ پرندہ ہندوستان کا رہنے والا ہے۔ تم ہندوستان جاؤ تمہارے وجود سے ایک ایسا شخص تربیت پائے گا کہ اس سے سارا جہاں منور ہو جائے گا اس شخص کے انتظار میں اکابر اولیاء کرام ایک مدت سے ہیں۔ تمہیں بھی اس سے حصہ میسر ہوگا۔ میں مجبوراً ہندوستان چلا آیا۔ اور اس پرندہ کی منزل کو تلاش کرنے لگا۔ جب میں سرہند پہنچا تو دکھایا گیا کہ تم ایک قطب کے پڑوس میں ہو اس قطب کا حلیہ بھی بتایا۔

میں صبح کے وقت اس شہر کے گوشہ نشینوں کی تلاش میں نکل پڑا انہیں دیکھا تو ان میں سے کسی میں بھی قطبیت کے آثار نظر نہیں آئے۔ اور نہ ان میں مجھے وہ حلیہ نظر آیا۔ میں نے سمجھا کہ شاید جو اس شہر میں اس قابلیت کا ہوگا وہ ابھی آئے گا تمہیں میں نے جس دن دیکھا تو اس حلیہ کے موافق پایا اور تمہارے اندر وہ تمام آثار بھی دیکھے اور آپ فرماتے ہیں کہ جب میں سرہند پہنچا تو اس کے جنگل اور صحرا میں چراغ روشن دیکھے ان میں بھی تمہارے معاملہ کی طرف اشارہ تھا۔

الغرض دو تین ماہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی عنایت سے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی تربیت کی برکت سے آپ کے اندر جس کمال کا اظہار ہوا قلم کی زبان اس کے بیان سے قاصر ہے اس میں سے کچھ وہ جو آپ کی زبان مبارک سے بیان ہوا طلباء کی خواہش کے لئے تبرکاً ذکر کیا جاتا ہے۔

مصرعه:

بر حال تو هم حال تو برهان و دلیل

ترجمہ: تیرے حال پر تیرا حال ہی دلیل و برہان ہے۔

کلامه العالی

این درویش را چون هوس این راه پیدا شد عنایت خداوندی جل شانه هادی کار او گشته بخدمت و لایت پناه حقیقت آگاه هادی طریق اندراج النهایة فی البدایة والی السبیل الموصل الی درجات الولایت مؤید الدین الرضی شیخنا و امامنا محمد ن الباقی قدس سره که یکی از خلفائ کبار خانواده حضرات اکابر نقشبندیه قدس الله اسرارهم بوده اند رسانید و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانه تعلیم نمودند و بطریق معهود توجه نمودند تا التذاذ او تمام در من پیدا شد و از کمال شوق گریه دست داد بعد از یک روز کیفیت بیخودی روئے نمود یک دیار محیط دیدم و صور و اشکال عالم را در رنگ سایه دران دریا می یافتم و این بیخودی رفته رفته استیلائ پیدا کرد و متداد کشید و گاهے تا یک پهر روز می کشید و گاهے تا دو پهر روز می کشید و بعضی اوقات استیعاب شب می نمود چون این قضیه را بعرض حضرت ایشان رسانیدم فرمودند که تمام عالم را یکی می بینی و متصل واحد می یابی عرض کردم که بلی فرمودند که معتبر در فنای آن است که بوجود دیدن آن اتصال بی شعوری حاصل شود در همان شب فنائ فنا باین صفت حاصل شد بعرض رسانیدم و حالتی که بعد از فنائ حاصل شده بود نیز بعرض رسانیدم و گفتم که من علم خود را نسبت بحق سبحانه حضوری می یابم بعد ازان نورے که محیط همه اشیا است ظاهر گشت و من آن را حق دانستم جل و علا و آن نور رنگ سیاه داشت بعرض رسانیدم فرمودند که حق مشهود است جل سلطانه اما در پرده نور نیز فرمودند که این انبساط که دران نور می نماید و در علم است بواسطه تعلق ذات جل شانه باشیاء متعدده که بالائے و پست واقع شده اند منبسط می نماید نفی انبساط باید کرد و بعد ازان آن نور سیاه منبسط رو بانقباض آورده تنگ شدن گرفت تا آنکه بنقطه کشید فرمودند آن نقطه را هم نفی باید کرد و بحیرت آمد همچنان کردم آن نقطه موهوم هم از میان زائل شد و بحیرت انجامید که دران موطن شهود حق سبحانه خود بخود است چون عرض رسانیدم فرمودند که همین حضور حضور نقشبندیه است و نسبت نقشبندیه عبارت ازین حضور است و این حضور را حضور بے غیب نیز می گوئیند و اندراج النهایة فی البدایة در این مقطن صورت می بندد و حصول این نسبت مر طالب را در این طریق در رنگ اخذ کردن طالب است در سلاسل دیگر اذکار و او راد پیر تا بر آن عمل نماید۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا کلام عالی

آپ فرماتے ہیں کہ جب اس درویش میں اس راہ کی ہوس پیدا ہوئی تو عنایت خداوندی جل وعلی نے ہدایت فرمائی تو میں ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق انتہاء کو ابتداء میں لانے والے۔ ہمارے شیخ امام محمد باقی علیہ الرحمہ جو کہ اکابر خانوادہ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کے خلفاء میں سے ہیں کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ نے مجھے اسم ذات جل وعلی کا ذکر تعلیم فرمایا اور مقررہ طریقہ سے توجہ فرمائی یہاں تک کہ میرے اندر لذت اور کمال شوق سے گریہ پیدا ہوا اور ایک دن کے

بعد بے خودی کی کیفیت طاری ہوئی تو میں نے دریا کو محیط دیکھا اور کائنات کی شکلوں اور صورتوں کو سایہ کی طرح دریا میں دیکھا اس بے خودی نے آہستہ آہستہ استیلاء پیدا کیا اور لمبی ہوگئی کبھی دن میں ایک پہر کبھی دو اور کبھی پوری رات میں نے یہ صورت آپ کی بارگاہ میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا فنا کا ایک حصہ حاصل ہوا ہے۔اور آپ نے ذکر کرنے سے منع فرمادیا۔اور مجھے اپنی نظر میں رکھا اور اس سے آگاہی کا اثر دیکھا یا دو دن کے بعد مجھے فنا مصطلح حاصل ہوگئی میں نے یہ سب کچھ آپ کی بارگاہ میں عرض کیا آپ نے فرمایا اپنے کام میں مشغول رہو اس کے بعد فناء الفنا حاصل ہوئی میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی آپ نے فرمایا سارے جہاں کو تم آپس میں ملا ہوا اور ایک دیکھ رہے ہو میں نے عرض کی جی ہاں تو آپ نے فرمایا فناء الفنا میں معتبر یہ چیز ہے کہ اس اتصال کے دیکھنے کے باوجود بے شعوری حاصل ہو۔تو اس رات مجھے فناءِ فناءِ ان صفات کے ساتھ حاصل ہوئی میں نے جا کر عرض کیا اور اس حالت کا بھی بتایا جو فنا سے حاصل ہوئی تھی اور میں نے کہا کہ میں اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کی نسبت حضوری مین دیکھتا ہوں اس کے بعد ایسا نور ظاہر ہوا جو تمام اشیاء پر محیط تھا میں نے اسے حق جل وعلیٰ سمجھا اور وہ نور سیاہ رنگ کا تھا جب میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا حق جل جلالہ مشہود ہے اور جو نور کے پردہ میں اور اس انبسات میں جو نور نظر آتا ہے وہ علم میں اللہ جل شانہ کے تعلق کے واسطہ سے ہے جو متعدد اشیاء اوپر والی اور نیچے ولی سب میں واقع ہوا ہے جو منبسط نظر آتا ہے اس انبسات کی نفی ہونی چاہئے اس کے بعد وہ سیاہ نور جو منبسط تھا اس کا انقباض ہونے لگا اور وہ تنگ دائرہ میں آنے لگا حتی کہ ایک نقطہ رہ گیا آپ نے فرمایا اس کی بھی نفی ہونی چاہئے اور حیرت آگئی اور میں اس حالت پر رہا وہ نکتہ موہوم بھی زائل ہوگیا اور حیرت اس انجام کو پہنچی کہ اس جگہ شہود حق سبحانہ خود بخود دھو گیا جب میں نے یہ ساری کیفیت عرض کی تو آپ نے فرمایا یہ حضور حضور نقشبندیہ ہے اور نسبت نقشبندیہ اسی حضور سے عبارت ہے اور اس حضور کو حضور بے غایت بھی کہتے ہیں اور انتہا کا ابتدا میں ہونے کی اصطلاح بھی اس جگہ اپنی صورت دیکھائی ہے اور اس نسبت کا حصول اس راستہ کے طالب کو طالب کے رنگ اخذ کرنے میں حاصل ہوتا ہے اور دوسرے سلاسل میں اذکار اوراد کا پیر سے حاصل ہونا اور پھر اس پر عمل ہونے میں ہے۔

مصرعہ:

قیاس کن ز گلستان من بهار مرا

ترجمہ: میرے باغ سے میری بہار کی حقیقت کو سمجھ لو۔

و این درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دو ماه چند روز از ابتدائ زمان تعلیم ذکر حاصل شده بود و بعد از تحقق شدن این نسبت فنائ دیگر که آنرا فنائ حقیقی گویند حاصل گشت و دل را آن قدر وسعت پیدا شد که تمام عالم را از عرش تا مرکز زمین در جنب آن، وسعت مقدار خردله قدرے نبود بعد ازان خود را و عالم را هر فرد عالم را بلکه هر ذره را حق می دیدم جل و علا بعد ازان هر ذره عالم را و افراد آنرا و عین خود را دیدم خود را عین همه اینها با آنکه تمام عالم را در یکذره گم یافتم بعد ازان خود را بلک هر ذره را آن قدر منبسط و وسیع دیدم که تمام عالم را بلکه اصناف عالم را دران گنجایش باشد بلک خود را و هر ذره را نورے یافتم منبسط که در هر ذره ساری است، و صور و اشکال عالم دران نور مضمحل و متلاشی بعد ازان خود را بلک هر ذره را مقوم تمام عالم یافتم چون بعرض رسانیدم فرمودند که مرتبه حق الیقین در توحید همین است و جمع الجمع عبارت از این مقام است بعد ازان صور و اشکال عالم را تمامی چنانکه

اول حق می یافتم این زمان موهوم دیدم و هر ذره را که حق می یافتم بے تفاوت و بے تغیر همان ذره را موهوم یافتم بغایت حیرت دست داد در این اثنا عبارت فصوص که از پدر بزرگوار علیه الرحمة شنیده بودم بیاد آمد که فرموده است ان شئت قلت انه ای العالم حق و ان شئت قلت انه خلق و ان شئت قلت انه حق من وجه و خلق من وجه و ان شئت قلت بالحیرة بعدم التمیز بینهما این عبارت فی الجمله مسکن آن اضطراب گشت بعد از ان در ملازمت ایشان رفته عرض حال خود کردم فرمودند که هنوز حضور تو صاف نه شده است بکار خود مشغول باش تا تمیز موجود از موهوم ظاهر شود عبارت فصوص را که مشعر بر عدم تمیز بود خواندم فرمودند که شیخ بیان حال کامل نه کرده است عدم تمیز هم نسبت ببعضی ثابت است حسب الامر بکار خود مشغول گشتم حضرت حق سبحانه وتعالیٰ به محض توجه شریف حضرت ایشان بعد از دو روز تمیز در موجود موهوم ظاهر گردانید تا موجود حقیقے را از موهوم متخیل ممتاز یافتم و صفات و افعال و آثار که از موهوم می نمایند از حق سبحانه یافتم در خارج جز یکذات موجود ندیدم چون این حالت را بعرض اشرف رسانیدم فرمودند که مرتبه فرق بعد الجمع همین است و نهایت سعی تا اینجا است پیش از این آنچه در نهاد استعداد هر کسی نهاده اند ظاهر می شود این مرتبه را مشایخ طریقت مقام تکمیل گفته اند انتهی کلامه الشریف و بعد از این کلام دقایق علیه ازو ارادات احوال شریفه بقلم آورده اند که خوانندگان کلام مبارک ایشان را پوشیده نخواهد بود این معامله مذکوره که سالکان را بسالها دست نداده ایشان را بسیر محبوبی و مرادی در اندک فرصت به حصول پیوسته و حضرت خواجه قدس سره می فرمودند که ایشان را از محبوبان و مرادان اند و این سرعت سیر ایشان از آنست که در ان ایام که ایشان بخدمت حضرت خواجه رسیدند خدمت ایشان بیکے از مخلصان مکتوبی نوشته اند و آنجا قلمی نموده اند شیخ احمد نام مردے است از سرهند کثیر العلم و قوی العمل روزے چند فقیر باو نشست و برخاست کرده عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاهده نموده بآن ماند که چراغی شود که عالم ها ازو روشن گردد الحمد لله تعالیٰ احوال کامله او مرا بیقین پیوسته و این شیخ مشار الیه برادران و اقربا دارد همه مردم صالح و از طبقه علما و چندے را دعاگوئ ملازمت کرده از جواهر عالیه دانسته استعداد هائ عجیب دارند فرزندان آن شیخ که اطفال اند اسرار الهی اند بالجمله شجره طیبه است اَنۡبَتَهُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا فقرائے باب الله دلهائ عجیب دارند انتهی کلامه اللطیف۔

ترجمہ: اس فقیر کو یہ عزیز الوجود نسبت دو ماہ اور چند دن میں ابتدائی زمانہ میں تعلیم ذکر کے بعد حاصل ہوئی اور اس کی تحقیق کے بعد دوسری فنا حاصل ہوئی جسے فنا حقیقی کہا جاتا ہے اور اس سے دل میں اس قدر وسعت حاصل ہوئی کہ تمام جہان کو عرش سے لیکر مرکز زمین تک اس وسعت کے پہلو میں ایک رائی کے دانے کی حیثیت حاصل نہ تھی اور اس کے بعد میں اپنے آپ کو اور پورے جہان کو اور جہان کے ہر فرد کو بلکہ ہر ذرہ کو حق جل وعلیٰ دیکھنے لگا اور اس کے بعد جہان کے ہر ذرے کو ہر فرد کو اپنا عین دیکھنے لگا اور اپنے آپ کو ان کا عین دیکھنے لگا یہاں تک کہ سارے جہان کو میں نے ایک ذرہ میں گم پایا اور اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو اس قدر منبسط اور وسیع دیکھا کہ تمام جہان بلکہ تمام اصناف جہان اس میں سما جائیں بلکہ اپنے آپ کو اور ہر ذرے کو ایک ایسا نور منبسط دیکھی جو ہر ذرہ میں جاری ہے جہان کی تمام صورتیں اور شکلیں مضمحل اور متلاشی نظر آتی ہیں اور اس کے بعد میں نے آپنے آپ کو بلکہ جہان کے ہر ذرہ کو جہان کا مقوم

پایا یہ سب کچھ میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے توحید میں حق الیقین کا یہی مرتبہ ہے اور جمع الجمع سے مراد یہی مقام ہے اس کے بعد جہان کی صورتوں شکلوں کو جن کو میں نے پہلے حق سمجھا تھا اس زمانہ میں انہیں موہوم دیکھا اور جن ذروں کو میں حق سمجھتا تھا ان کو بغیر کسی تفوت اور تغیر کے موہوم دیکھنے لگا اور حیرت کے انتہائی مقام تک پہنچ گیا۔

اس حالت میں مجھے فصوص الحکم کی وہ عبارت یاد آئی جو میں نے اپنے والد بزرگوار سے سنی تھی جس میں صاحب الحکم نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو یہ کہو جہان حق ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ کہو کہ وہ مخلوق ہے اور اگر تم چاہو تو یہ بھی کہو کہ من وجہ حق ہے اور من وجہ مخلوق ہے اور اگر تم چاہو تو ان دونوں میں تمیز نہ دینے کی وجہ سے کہ میں حیرت میں ہوں۔ عبارت کا یہ جملہ اضطراب کا مسکن بن گیا اس کے بعد میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض حال کی تو آپ نے فرمایا ابھی تک تمہارا حضور صاف نہیں ہوا اپنے کام میں مشغول رہو یہاں تک کہ موہوم اور موجود میں تمیز حاصل ہو جائے میرے ذہن میں فصوص الحکم کی عبارت جو تھی وہ میں نے پڑھ کر سنائی جو پیچھے گزری تو آپ نے فرمایا شیخ نے اس حال کا بیان کامل نہیں کیا عدم تمیز بھی بعض نسبت سے ثابت ہے میں حکم کے مطابق کام میں مشغول ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی توجہ سے دو دن کے بعد موجود اور موہوم میں تمیز ظاہر فرمادی یہاں تک کہ موجود حقیقی کو موہوم اور متخیل سے ممتاز پایا۔ اور صفات وافعال وآثار جو موہوم سے نظر آرہے تھے انہیں حق سبحانہ وتعالیٰ سے پایا اور خارج میں ایک ذات کے علاوہ اور کسی کو نہ دیکھا جب یہ حالت میں نے آپ کی بارگاہ میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا فرق کے بعد جمع کا مقام یہی ہے۔ اور سالک کی کوشش کی انتہا یہی مقام ہے اس سے آگے جو کسی کی استعداد میں ہے وہ ظاہر ہوتا ہے اور اس مرتبہ کو مشائخ طریقت مقام تکمیل کا مقام دیتے ہیں۔

اس کے بعد دقائق عالیہ اور وردات احوال شریفہ کو لکھا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والوں سے یہ کلام مخفی نہ رہ جائے کہ یہ معاملہ جس کا ذکر کیا گیا ہے دوسرے سالکین کو کئی سالوں میں بھی حاصل نہیں ہوا اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو سیر محبوب اور مرادی کے ساتھ تھوڑے سے وقت کے اندر مقصود تک پہنچا دیا حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں محبوبوں اور مرادوں میں سے ہوں اور اس سیر میں سرعت اس وجہ سے ہے کہ جن دنوں میں میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں پہنچا ان دنوں میں آپ نے کسی ایک مخلص کو خط لکھا تھا جس میں لکھا تھا کہ شیخ احمد ایک ایسے شخص کا نام ہے جو سرہند سے ہے کثیر العلم اور قوی العمل ہے فقیر چند دن اس کے پاس بیٹھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا اور اس میں زمانہ کے بہت سارے عجائبات کا مشاہدہ کیا جن کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ایک ایسا چراغ ہوگا جس سے پورا جہان روشن ہوگا۔ الحمد للہ تعالیٰ اس کے احوال کاملہ نے مجھے یقین تک پہنچا دیا اور اس شیخ کے دوسرے بھائی اور رشتہ دار بھی ہیں جو سب کے سب صالحین اور علماء کے طبقہ سے ہیں اس نے چند دن اس دعا گو کی ملازمت اختیار کی جس کے ذریعے جواہر عالیہ کو جان لیا کہ وہ عجیب استعداد رکھتا ہے اور اس شیخ کے بیٹے ہیں جو ابھی چھوٹے ہیں لیکن وہ بھی اسرار الٰہی میں سے ہیں الغرض وہ شجرہ طیبہ ہے اللہ تعالیٰ اسے اچھی پروان چڑھائے اللہ تعالیٰ کے دروازے کے فقراء عجیب دل رکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ قدس سرہ چون ایشانرا کامل و مکمل یافتند محامد قولی و فعلی بجا آوردند در ساعتے کہ مشتری کسب سعادت ارزید ایشان را خلعت اجازت کاملہ پوشانیدند و بسرهند کہ وطن مالوف ایشان بود رخصت نمودند و جمعی از طالبان صادق خود را در خدمت ایشان تعین فرمودند پس خدمت ایشان بانعام فراوان بوطن آمدند چون شهباز بلند سیر ابوسعید ابوالخیر از خدمت شیخ

الاقطاب ابو العباس قصاب آملی قدس سرهما چنانچه فرموده اند که باز آمدیم باصدهزار خلعت و فتوح بامر حضرت خواجه خود بتربیت طالبان مشغول شدند در اندک مدت جمع غفیر از سر چشمه فیوضات ایشان شاداب شدند در آن اثنا ناگاه مستر شدان را وداع نموده صحبت را خواستند که بعزلت مبدل کنند از انجا که همت والائ ایشان بآنچه حاصل وقت ایشان شده اکتفا نا نموده در طلب مطلب مافوق بود و بعضی اصحاب و ارباب غبطه آنرا شنیده بعرض حضرت خواجه قدس سره بنوعے دیگر رسانیدند چون این معنی مسموع مبارک شد این عریضه به پیر بزرگوار خود مرسل داشتند۔

ترجمہ: حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے جب آپ کو کامل و مکمل پایا تو قولی اور فعلی تعریف کے ساتھ عزت افزائی کی اور آپ کو خلعت و اجازت عطا فرمائی اور سر ہند کی طرف رخصت فرمایا اپنے سالکین کی ایک جماعت کو آپ کے ساتھ بھیجا۔ پس آپ انعام واکرام کے ساتھ وطن تشریف لائے جیسے اس میدان کے شہباز ابو سعید ابوالخیر حضرت شیخ الاقطاب ابوالعباس قصاب عاملی قدس سرہ کے بارگاہ سے واپس آئے تھے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں لاکھوں طرح کی خلعت اور فتوحات کے ساتھ واپس آیا اور شیخ کے حکم کے مطابق سالکین کی تربیت میں مشغول ہو گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایک جمع غفیر ان فیوضات کے چشمہ سے سیراب ہوا۔

اس تربیت کے دوران اچانک آپ نے طالبان راہ ہدایت کو الوداع کہا جو صحبت کا ارادہ رکھتے تھے انہیں علیحدہ کر دیا اور جو مرید اس وقت چاہتے تھے اس پر اکتفانہ کیا اور مطلب مافوق کی طلب میں چلے گئے اور جو اصحاب غرض اور آپ سے غبطہ رکھتے تھے انہوں نے اس بات کو (مریدین کی تربیت کو چھوڑ کر عزلت میں جانا) کو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں کسی اور طرح پہنچایا اور جب یہ بات آپ کے علم میں آئی تو آپ نے اپنے پیر بزرگوار علیہ الرحمۃ کی خدمت میں یہ مکتوب لکھا۔

عریضه از آن روز که از ملامت بر آمده بواسطه میل بفوق الفوق بمقام ارشاد چندانی مناسبت ندارد چند گاه خود همت آن بود که در گوشه خزیده شود و مردم در صحبت همچو ببر و شیر در نظر می آمدند عزم و عزلت مصمم شده بود اما استخاره موافق نمی آمد عروج در مراتب قرب بغایت الغایۃ هر چند غایت ندارد میسر شده و می شود می برند و می آرند: كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ- بر مقامات جمیع مشایخ الی ماشاء اللہ تعالیٰ گذرانیدند۔

ترجمہ: جس دن میں آپ کی صحبت سے جدا ہو کے آیا ہوں فوق الفوق کی طرف توجہ ہونے کی وجہ سے مقام ارشاد کے ساتھ مناسبت نظر نہیں آ رہی تو میں نے عزلت نشینی کا مصمم ارادہ کر لیا ہے لیکن استخارہ اس کے موافق نہیں آیا اور مراتب القرب میں عروج غایت الغایۃ تک ہے جہاں کی کوئی انتہا نہیں ہے اور حاصل ہوا۔ لایا گیا، لے جایا گیا۔ ہر لحہ اس آیت کا مصداق ہے:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ

ترجمہ: ہر دن وہ ایک خاص حالت میں ہے (سورۃ الرحمٰن:۲۹)

اور اس کیفیت میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا تمام مشائخ کے مقامات سے گزارا گیا۔

بیت:

گلے بردند زین دھلیز پست		بدان درگاہِ والا دست بر دست

ترجمہ: اس نیچے مقام والی دہلیز سے ایک پھول ، اس بلند درگاہ میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا

در این میان اگر توسط روحانیت مشایخ را تعداد می نمایم بطول انجامد۔

ترجمہ: ان احوال میں جن بزرگوں کی روحانیت واسطہ بنی اگر ان کا ذکر کریں تو طول پکڑ جائے گی۔

بالجملہ از جمیع مقامات اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیدند از عنایات چہ نویسد قبل من قبل بلا علّة چندان وجوہ ولایت و کمالات آنرا نمودند کہ چہ در تحریر آرد در شہر ذالحجۃ در مدارج نزول تا مقام قلب فرود آوردند و این مقام مقام تکمیل و ارشاد است اما ہنوز چیز ہا از متمم و متکمل از برائے این مقام در کار است تا کی میسر شود امر آسان نیست کہ میسر شود بلک این وجوہ مخصوص، بمرادان است مریدان اینجا قدمگاہ ندارند نہایت عروج آخر او تا بدایت مقام اصل است پیشتر افرادھم گذر ندارند: ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ۔ وجہ توقف در مراتب تکمیل و ارشاد این است و عدم نورانیت بواسطہ ظہور ظلمت غیب است چیز دیگر نیست مردم از متخیلات خود چیزھامی پزند اعتبار نباید کرد۔

ترجمہ: الغرض تمام مقامات اصل سے مثل سایہ کے گزارا گیا ان عنایات کے متعلق کیا لکھا جائے جو پہلے سے بھی پہلے بغیر کسی علت کے ہوئیں اور ولایت وکمالات کی وجوہ کو اس طرح سے دیکھایا گیا کہ تحریر میں نہیں آسکتا اور ذی الحج کے مہینہ میں مقام نزول کی طرف لایا گیا جو مقام ارشاد اور مقام تکمیل ہے بہرحال ابھی کچھ چیزیں اس مقام میں تکمیل و اتمام چاہتی ہیں وہ کیسے حاصل ہوتا ہے آسان نہیں بلکہ یہ ساری وجوہ مرادوں کے ساتھ خاص ہیں مریدین اس جگہ قدم نہیں رکھ سکتے اس کے عروج کی انتہا مقام اصل کی ابتدا میں ہے زیادہ تر لوگ اس سے آگے نہیں جاسکتے:

ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ

ترجمہ: یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جسے چاہے وہ عطا فرماتا ہے وہ بڑے فضل والا ہے۔(سورۃ الجمعہ:۴)

مراتب تکمیل وارشاد میں توقف کرنے کی وجہ یہ ہے اور عدم نورانیت کا سبب ظہور ظلمت غیبت ہے اور کچھ بھی نہیں لوگ اپنے خیالات سے کچھ چیزیں گھڑ لیتے ہیں ان پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔

فرد:

در نیابد حال پختہ ہیچ خام		پس سخن کوتاہ باید والسلام

ترجمہ: پختہ خیال شخصیت میں خام خیالی نہیں آتی پس گفتگو مختصر چاہیے والسلام،

در اندیشہ این قسم احتمال ضرر غالب است آن جماعہ را فرمایند کہ از احوال این خستہ بال نظر خیال خود بپوشند مجال نظر را محال دیگر بسیار است۔

اس طرح کے گمانوں میں احتمال ضرر غالب ہوتا ہے آپ اس جماعت سے فرمائیں کہ اس کم خیال کے احوال سے اپنی نظریں بند رکھیں دیکھنے کے لئے اور محالات کافی ہیں۔

بیت:

من گم شدہ ام مرا مجوئید		از گم شد گان سخن مگوئید

ترجمہ: میں گم شدہ ہوں مجھے تلاش نہ کریں ، اور گم شدہ کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتا

از غیرت خداوندی جل سلطانہ باید اندیشید امرئے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کمال او می خواھد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب است و فی الحقیقۃ معارضہ است باو تعالیٰ انتھی کلامہ الشریف۔

غیرت خداوندی جل وعلیٰ سے ڈرنا چاہئے اللہ تعالیٰ جس کو کمال عطا فرمانا چاہئے اس کی تنقیص کرنا نامناسب ہے حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنا ہے۔

فی الجملہ مطلبی را کہ می جستند بہ محض کرم و عطا فرمودند آن گاہ بافاضۂ طلاب باز گشتند چنانکہ در یکی از مکاتیب شریف نگارش فرمودہ اند کہ حاصلش اینست کہ چون خواجہ من مرا بہ کمال و اکمال مصطلح این طائفہ علیہ رسانیدہ اجازت دادند و مرا فی الجملہ آنوقت در کمال و اکمال مصطلحہ حاصل خود ترددی در کمالیت مشایخ لازم آید حسب الامر شریف شروع در تعلیم طریقت رفت و در مسترشدان کار سنین بساعات محسوس گشت درین میان باز علم بنقص خود پدید آمد آنان را کہ پیرامون من می تنیدند جمع کردہ حدیث نقص خوف گفتم و وداع خواستم اما طالبان این معنی را محمول بر تواضع داشتہ از آنچہ داشتند بر نگشتند بعد از چند گاہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ احوال منتظرہ را محصل گردانید انتھی مااخذنا من کلامہ المبارک بار دوم بشوق دریافت ملازمت حضرت خواجہ عالی شان از سرھند بدھلی شدند مدتھا در خدمت پیر بزرگوار خود بسر بُردند صحبت ھائے شگرف گذرانیدہ و معاملہ را باضعاف مضاعف رسانیدہ بنوعی رعایت ادب پیر بزرگوار بجامے آوردند کہ فوق آن متصور نباشد۔

الغرض آپ کے کلام کے ذکر کرنے میں جو قابل ذکر چیز ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطاوکرم سے جو کچھ مقامات عالیہ آپ کو حاصل ہوئے ان سے آپ طلباء کے فائدہ کے لئے نزول فرماتے ہیں اپنے مکاتیب میں سے ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں کہ جب میرے خواجہ علیہ الرحمہ نے مجھے کمال واکمال جو اس طائفہ کی اصطلاح ہے اس میں پہنچایا اور مجھے اجازت عطا فرمائی تو میں اس وقت اپنے مقام کمال واکمال کے حصول میں متردد تھا آپ نے اپنے فیض کرامت سے یہ شک پہچان لیا اور فرمایا کہ شک کو اس معاملہ میں جگہ نہیں دینی چاہئے کیونکہ فی الحقیقت یہ مشائخ عظام کے کمال میں شک کو لازم کرتا ہے اس کے بعد میں حکم کے مطابق طریقت کی تعلیم میں شروع ہو گیا اور طلباء کے سالوں کے کام چند گھڑیوں میں ہونے لگے اسی دوران مجھے اپنے علم میں نقص نظر آنے لگا میں نے اس حالت کے پیش نظر سالکین سے معذرت چاہی اور انہیں الوداع کہا کہ جاؤ لیکن سالکین نے اس کلام کو عاجزی پر محمول کیا اور نہ گئے اس کے کچھ عرصہ بعد جن احوال کا منتظر تھا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ عطا ہوئے یہ آپ کی کلام کا خلاصہ ہے۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ دوسری مرتبہ حضرت خواجہ عالی شان محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ کی صحبت کو حاصل کرنے کیلئے سرہند سے دلی گئے کافی عرصہ حضرت پیر بزرگوار محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے آپ کو صحبت دل پزیر عطا فرمائی اور معاملہ مراتب میں دگنا در دگنا ہونے کی وجہ حضرت پیر بزرگ

وار علیہ الرحمۃ کا ادب ہے اور وہ ایسا ادب ہے کہ جس سے آگے تصور نہیں کیا جا سکتا۔

خدمت حضرت خواجه محمد هاشم کشمی در کتاب زبدة المقامات می نویسند که این فقیر از زبان خواجه حسام الدین احمد شنیده ام که باوجود علو مرتبت و کثرت فضیلت که ایشان را بود در کمال رعایت اداب حضرت پیر دستگیر خود هیچ کس از میان اصحاب چون ایشان نبود لهذا پیش از دیگران برکات نصیب روزگار ایشان شد روزے حضرت خواجه مرا بطلب ایشان فرستادند همین، که برسیدم و گفتم که حضرت پیر دستگیر طلب ایشان دارند مجرد استماع این خبر رنگ رخساره ایشان متغیر شد چون تغیر چهره خائفان از غایت خشیت اضطرابے قریب برعشه در ایشان پدیدار گشت من باخود گفتم سبحان الله آنکه می شنیدم ع نزدیکان را بیش بود حیرانی۔ به چشم خود دیدم۔

توجمه: حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی اپنی کتاب زبدۃ المقامات میں لکھتے ہیں کے اس فقیر نے خواجہ حسام الدین احمد سے سنا ہے کہ باوجود بلندی مرتبہ اور کثرت فضیلت کے جو انہیں اپنے پیر بھائیوں میں حضرت پیر دست گیر باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے ادب کی رعایت کی وجہ سے حاصل تھی اس کے باوجود فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جیسا ہم میں سے کوئی نہ تھا اسی وجہ سے ان کے حصہ میں فیوض و برکات دوسروں کی بنسبت زیادہ آئے ایک دفعہ حضرت باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو بلانے کے لئے مجھے بھیجا میں جب پہنچا تو میں نے صرف ابھی یہ پیغام دیا تھا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ آپ کو بلا رہے ہیں یہ سنتے ہی آپ کے چہرے کا رنگ ایسے تبدیل ہو گیا جیسے کسی خوف زدہ کا انتہائی خوف کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس خوف کی وجہ سے آپ میں خشیت اور اضطراب پیدا ہوا جس کی وجہ سے جسم پر راعشہ طاری ہو گیا یہ دیکھ کر میں نے کہا سبحان اللہ وہ جو میں نے سنا تھا مقربین کو خوف خدا زیادہ ہوتا ہے اسے میں نے آپ کے اندر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

خدمت ایشان در رساله مبدء و معاد رقم نموده اند که ما چهار کس بودیم در ملازمت حضرت خواجه هر یکے را اعتقاد علیحده بود و معامله جدا این فقیر بیقین میدانست که مثل این صحبت و اجتماع و مانند این تربیت و ارشاد بعد از زمان أنسرور علیه وعلى أله الصلوة والسلام هرگز بوجود نیامده است و شکر این نعمت بجا می آورد که اگرچه بشرف صحبت خیر البشر علیه وعلى أله الصلوة والسلام شرف نشدیم بارے از سعادت این صحبت محروم نماندیم و هر کدام را باندازه اعتقاد بهره رسید هم چنان خواجه قدس سره لوائے نسبت هائے عالیه خود را بر فرق فرقدان سامی این فاروقی نژادا فرشتند و کارخانه ارشاد بایشان حواله داشتند یاران جهت مند خود را بصحبت ایشان داده رخصت وطن نمودند ایشان این مرتبه مدتے بلاتردد بافاضات سالکان باب الله مشغول بودند احوالات عظیمه خود و ترقیات یاران را بزبان قلم عرض داشته بپیر بزرگوار خود نوشته اند چنانچه افتتاح دفتر اول بآن عرائض سته مقرر رفته کما لایخفی علی ناظریها هم چنین حضرت خواجه بزرگوار احوال یارانے که در حضور شریف در دهلی بودند غائبانه از ایشان کیفیت احوال آنهارا از ایشان می پرسیدند که توجه نموده ترقیات و قابلیات هر یکے را معلوم فرموده از سرهند بایشان رقم نماید روزے یکی از خلّص اصحاب حضرت خواجه قدس سره بتضرع تمام التماس نظرات عنایات خاصه نموده فرموده اند که انشاء الله تعالى چون جناب شیخ احمد از سرهند اینجا بیایند التماس کنیم که در حق تو توجهات خاصه نمایند و در اندک فرصت ترا بمقامات عالیه رسانند کذلک دقایق علوم طریق و درجات

مقام بعضے ارباب معرفت را نیز از ایشان استفسار می فرمودند و ایشان حسب الامر معلوم نمودہ بعرض می رسانیدند چنانکہ این مکتوب حضرت خواجہ قدس سرہ کہ بایشان ورود یافتہ ایمائ باین مدعا دارد۔

ترجمہ: آپ اپنے رسالہ مبداء و معاد میں تحریر فرماتے ہیں ہم چار لوگ تھے جو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے قرب میں رہتے تھے ہر ایک کا معاملہ اور اعتقاد جدا تھا یہ فقیر یقین سے جانتا ہے کہ اس طرح کی صحبت اور اجتماع اور تربیت حضور ﷺ کی صحبت اور تربیت کے بعد کسی اور کو حاصل ہونا ممکن نہیں اور میں اس کا شکر بجالاتا ہوں اگر چہ میں سید الانبیاء حضور ﷺ کی صحبت سے مستفیض نہیں ہوسکا اور آپ کی صحبت سے محروم ہوں لیکن مجھے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی نسبت عالیہ کے جھنڈے نے جو اس فاروقی نژاد پر برسا ہے اور ارشاد کا کام جو میرے حوالے کیا ہے اس کا اعتقاد آقا ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہے اس صحبت کے بعد حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو حضرت باقی باللہ علیہ الرحمہ نے رخصت فرمایا اور اپنے مریدین کو ان کے سپرد کر دیا اس مرتبہ آپ کافی عرصہ تک بلا تردد سالکین کی تربیت میں مشغول رہے اپنے احوال اور اپنے مریدین کی ترقی کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضرت پیر بزرگوار خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں بھیج دیتے تھے۔ جیسا کہ آپ نے دفتر اول کے شروع میں چھ عریضے تحریر فرمائے ہیں جو کہ پڑھنے والوں پر مخفی نہیں ہیں۔ حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ ان دوستوں کے احوال جو آپ کے پاس دہلی میں موجود تھے غائبانہ طور پر حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے پوچھا کرتے تھے کہ آپ توجہ کر کے ان کی ترقی اور قابلیت کو معلوم کر کے سرہند سے لکھ کر بھیجیں۔ ایک دن ایک شخص حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کا بہت مخلص تھا اس نے بڑی آہ وزاری کر کے آپ سے خاص نظر عنایت طلب کی تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ جب جناب شیخ احمد سرہندی یہاں آئیں گے تو ہم ان سے کہیں گے کہ تمہارے حق میں خاص توجہ کریں اور تھوڑی مدت میں مقامات عالیہ تک پہنچائیں۔ اسی طرح آپ سے پیر بزرگ علیہ الرحمہ اس راستہ کے علوم دقائق اور بعض اصحاب معرفت کے درجات کے بارے میں پوچھا کرتے تھے تو آپ حکم پر عمل کرتے ہوئے معلوم کر کے لکھ کے بھیجا کرتے تھے جیسا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ نے جو یہ مکتوب آپ کی طرف لکھا اس میں بھی اسی دعویٰ کا ثبوت ملتا ہے۔

مکتوب عالی مسند ارشاد اوسع و انور باد مسودہ رسالہ کہ در طریق خواجگان تمام شدہ خواجہ برہان کحل البصر مشتاقان گردانید الحمد للہ و المنہ سبحانہ بغایۃ عالی است و لطیف لیکن بخاطر می رسد کہ التماس نمودہ می آید کہ قدرے در احوال حضرت خواجہ احرار قدس سرہ تفتیش فرمایند شاید کہ امور دیگر هم ظاهر شود همان روز کہ بمطالعہ آن لطیفہ غیبیہ مشرف شد در آن اثنا انفاس خاطری کہ دست چپ یعنی عالم ارواح بایشان تعلق دارد چون حاضر شد بجهت ضعف حافظہ متردد گشت کہ مشار الیہ کہ بود لیکن ظن آن غالب بود کہ اشارۃ بحضرت خواجہ بود یکی در طبقہ ائمہ دیدہ شود یمکن کہ چیزی ظاهر گردد دیگری از سخنان ایشان، معنی عظمی مفہوم می شود این نیز از بعضی خواب ہائ یافتہ شدہ کہ ایشان بحسب خلقت نہایت در بدایت مندرج مخلوق شدہ اند چہ عجب اگر فوق نقطہ علم و زیر مقام وحدت علیا کہ قابلیات مطلقہ است مخلوق باشند یکی کرم نمودہ آنجا هم دیدہ شود ایضا در حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظر بینند کہ داخل آن مقام شدہ بنزول آمدہ اند یا از راہ دیگر بکنارہ آمدہ اند شاید کہ مخلوقیت فوق نقطہ سبب عدم تقرر در آن مقام شدہ باشد باری البتہ عنایت فرمایند و نیک تفتیش نمایند کہ خیلی خاطر نگران است التماس دیگر آنکہ در باب

فنائے بشریت نیز توجھی فرمایند کہ از غیر مقام فنا فی اللہ نیز مقامے دارد یا منحصر است در داخل شدن بھمین مقام از جملہ جماعتے کہ در فوق این مقام مخلوق شدہ اند ظاہر اینست کہ ھمچنان محفوظ باشد و حاجت بکسب و ظھور فنای بشریت نداشتہ باشند ایضا جماعتے کہ در زیر ھمان وحدت محو شدہ باشند و اگر چہ از راہ جذبہ قیومیت یا غیر آن رفتہ باشند نیز از عود بوجود بشریت محفوظ باشند ایضا یک نظرے در خانہ جبروت کہ مقام انبیا است صلوٰۃ الرحمن علی نبینا و علیھم نیز بکنند کہ در آنجا نیز مقامی خود بود کہ از عود مذکور ایمن گرداند ایضاً در مقام فنا فی اللہ نیز نظرے بفرمایند کہ شاید غیر از این راہ ظاہر بتفصیل راہ دیگرے ہم داشتہ باشد و بعضی عزیزان از ان راہ داخل شدہ باشند باقی احوال آن متوقف ایشان را بہتر معلوم است چہ نویسم چندان آسامی و علامات مقامات ما را معلوم نیست و تغیرات را چہ نوع توان نوشت انشاء اللہ تعالیٰ آنچہ مرضی است ھمان شود محمد صادق و جمیع برادران و اعزہ نیاز مندی قبول فرمائند انتھی مکتوبہ العالی این استفسارھا و نوازشھا کہ از خواجہ والا مرتبت باین خلیفہ عالی منزلت بجاے رسیدہ معلوم نیست در دیگر جا واقع شدہ باشد خدمت خواجہ علیہ الرحمۃ از کمال تعطش کہ داشتند چنانچہ این دو بیت از ان نشان می دھد۔

ترجمہ: مکتوب عالی۔ مسند ارشاد اوسع وانور میں طریق خواجگان کے رسالہ کا مسودہ مکمل ہوا خواجہ برہان نے ہمارے چاہنے والوں کو اہل الیسر سمجھا ہے اللہ تعالیٰ کا احسان اور شکر ہے جس کی عنایات اور لطائف بہت عالی ہیں لیکن میرے دل میں یہ آیا کہ میں التماس کروں کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے احوال پر کچھ نظر کریں اور تفتیش کریں شاید اور کچھ احوال ظاہر ہوں اس دن کے جس دن لطیفہ غائبیہ کے لطائف سے میں مشرف ہوا میرے دل میں خیال آیا دائیں ہاتھ یعنی عالم ارواح سے ان کا تعلق ہے جب حاضر ہوئے اور حافظہ کی کمزوری کا تردد ہوا کہ کس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن غالب گمان یہ ہے اشارہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی طرف ہے جن کو ائمہ کی صف میں دیکھا ہے ممکن ہے کہ کوئی اور چیز ظاہر ہو جو گفتگو کے اس معنی سے بھی عظیم ہو اور یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خلقت کی انتہا کی وجہ سے ابتدا تک ہیں کیا عجیب ہو کہ نقطہ علم کی نظر اور مقام وحدۃ اولیہ سے نیچے ہو جو کہ قابلیات مطلقہ کی تخلیق ہے کرم کرتے ہوئے یہ بھی دیکھا جائے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں بھی نظر کی جائے کہ آپ بھی اس میں شامل ہیں آپ اس مقام میں از راہ نزول آئے ہیں یا اور کسی راستہ سے آئے ہیں شاید نقطہ سے اوپر مخلوقیت کے سبب اس مقام میں تقرب نہ ہونے کی وجہ سے البتہ اس میں دوسری نظر فرمائی اور اچھی تفتیش فرمائی کہ دل کی توجہ اس کی مہربانی ہے ۔دوسرا التماس یہ ہے کہ بشریت میں توجہ کریں، کہ فنافی اللہ کے علاوہ بھی کوئی مقام ہے یا اسی میں منحصر ہے۔ جملہ جماعت میں سے اس جماعت میں سے اس میں داخل ہونا مقام مخلوق میں سے بھی ایک اور مقام ہے جو ظاہر ہوا اور اسی طرح محفوظ ہو گیا فنا بشریت اور ظہور کی حاجت نہ رہی۔ اور اس کے نیچے جو جماعت وحدت میں محو ہو گئی ہے وہ اگر چہ از قیومیت یا اس کے علاوہ ہو یہ بھی بشریت کے وجود میں عود کرنے سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اس مقام میں بھی نظر کریں جو خانہ جبروت میں انبیاء علیہم السلام ہیں اس میں بھی نظر کریں وہاں بھی مقام خود ہے جو عود مذکور سے محفوظ ہو جاتا ہے اور فنافی اللہ کے مقام میں بھی نظر کریں کہ شاید اس راہ کے علاوہ تفصیل کسی اور راستے سے ظاہر ہو جائے بعض عزیز لوگ اس مقام سے اس راہ میں داخل ہوئے ہوں۔ باقی ان کے احوال جن میں توقف ہے سے بہتر طور پر معلوم کریں اس طرح کہ نشان و علامات کے مجھے معلوم نہیں اور اس طرح کا تعین ہوا ہے کہ اس طرح لکھا جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ جو رضا ہے وہی ہوگا محمد صادق اور سارے عزیز و اور بھائیوں کو نیاز مندی میں قبول فرمائیں آپ کا مکتوب یہاں ختم ہوا۔ یہ سوالات اور نوازشات خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی طرف سے اس خلیفہ

عالی مرتبت کو بھیجے گئے۔ معلوم نہیں کہ کسی اور جگہ تحریر ہوئے کہ نہیں ہوئے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ سے کمال چاہت رکھتے تھے۔ جوان دو اشعار سے ظاہر ہے۔

قطعہ:

بس تشنه و بس خرابم ای دوست		در حسرت یکدم آبم ای دوست

ترجمہ: میں بہت پیاسا اور خراب ہوں اے دوست، حسرت میں ایک دم میں پانی ہوجاتا ہوں اے دوست

هرجاکه رشح تو بینم		در العطش ایم ای دوست

ترجمہ: ہر جگہ تمہاری نظر کے چھینٹے دیکھتا ہوں، وہاں کی مجھے پیاس ہے اے میرے دوست

بر آن آمدند که احوالات تازه که از خصائص مقتضائ استعداد حضرت ایشان بهم رسید بطریق روایت عالی از سافل که بعضے اساتذه محدثین از تلامذه خود اخذ حدیث نموده اند خدمت حضرت خواجه آن احوال تازه را از این نائب عالی مقدار خود اخذ نمایند و بایشان اظهار مافی الضمیر فرمودند ایشان همگی تواضع شده براه معذرت رفتند که مبادا مورث بترک ادب گردد و چون الحاح حضرت خواجه بسیار بکمال شد که عدم امتثال امر منجر بملال می شد لاجرم خدمت ایشان الامر فوق الادب دانسته بآداب تمام و تواضع و احترام تام توجه بحصول آنچه پیر بزرگوار ایشان می خواستند گماشتند تا بعنایت الله سبحانه آن مطلب بحصول پیوست و حضرت خواجه بخلص اصحاب رمزی از این ماجرا درمیان نهاده بودند چنانکه خدمت مولانا هاشم علیه الرحمة برنگاشته است که خدمت شیخ تاج الدین رحمة الله علیه می گفت که آنچه در مکاتیب شریفه حضرت خواجه که بطرف حضرت مجدد الف ثانی می نوشته اند لفظ عزیز متوقف اشاره بحال خود داشتند کما قدم فی مکتوبه قریبا و آنچه در عرائض حضرت مجدد الف ثانی علیه الرحمة بطرف حضرت خواجه لفظ مذبور که احوال عزیز متوقف چنان و چنین مراد آن جود ذی جود حضرت خواجه است که بامر ایشان از حال مبارک ایشان خبر می داده اند بالجمله معامله که حضرت خواجه قدس سره بایشان داشتند و شیوه نیازمندی که اظهار می نمودند بیقین آن چنان بود که مریدی نسبت به پیر بزرگوار خود بجا آرد منها در حضور خود سر حلقه مریدان خود ایشان را گردانیده بودند و خود چون سائر مستر شدان بآن حلقه آمده داخل می شدند و چون از حلقه یا از مجلسی که ایشان می بودند حضرت خواجه می برخاستند چندین گام بشیوه قهقری می نهادند بغایت ادب و یاران را نیز توکید می کردند که در حضور ایشان ما را تعظیم نکنند آنچه مشائعتے که بمامے کردید بخدمت ایشان نمایند و می فرمودند که باطن خود را نیز در حضور ایشان متوجه مانداریداز زبان حضرت میر محمد نعمان قدس سره می آرند که دران ایام که این فقیر در بندگی حضرت خواجه صفا کیشان بسر می بردم همه یاران خود را فرموده بودند که بخدمت حضرت مجدد الف ثانی مشغولی نمائیدو الفاظ گذشته را به توکید امر می نمودند باین فقیر خطاب نموده فرموده بودند که میان شیخ احمد آفتابی اند که مثل ماهزاران ستاره درضمن ایشان گم اند از کمل اولیاے متقدمین خال خال اگر مثل ایشان گذشته باشند بعده باعتقاد تمام بخدمت ایشان رسیدم مؤید این مقوله از مکاتیب حضرت خواجه قدس سره دو رقیمه دو شاهد عدل ایراد می رود۔

ترجمہ: ہم اس مطلب پر آئے ہیں کہ آپ کے تازہ احوال اور خصائص اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی استعداد اس

راستہ پر پہنچی کہ بلند مرتبے والے کا چھوٹے مرتبے والے سے روایت کرنا ہوتا ہے جیسا کہ بعض بڑے محدثین نے اپنے چھوٹے سے حدیث روایت کی ہے۔
جیسا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ تازہ احوال کو اپنے نائب عالی مقام سے خود دریافت کرتے ہیں جو کچھ آپ کے دل میں اس کا اظہار عاجزی سے کرتے ہیں اور معذرت کرتے ہوئے کرتے ہیں وہ بھی تب جب حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے بہت زیادہ اسرار ہوتا۔ اور یہ خوف نہیں ہوتا کہ آپ کا حکم نہ ماننے میں بے ادبی ہے تو پھر آپ پیر بزرگ وار کو اپنی معلومات لکھتے تھے تا کہ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا مطلب حاصل ہو جائے۔ حضرت خواجہ اپنے مخلص مریدین کو اس کے درمیان رکھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مولانا ہاشم تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ تاج الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وہ جو حضرت خواجہ کے مکتوبات میں بھی ہے۔ جو مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی طرف لکھے گئے۔ اس میں لفظ عزیز سے اپنے حال کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ ابھی ایک مکتوب میں پیچھے گزرا۔ اور وہ جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مکتوب میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی طرف لکھے گئے ایک لفظ۔ ہے جو لفظ عزیز پر موقوف احوال کی مراد اس پر بابرکت وجود سے ظاہر کرتا ہے اس وجود بابرکت سے مراد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کا وجود ہے۔ جو آپ کے ان کے ساتھ معاملہ سے آپ کے احوال کی خبر دیتا ہے۔ الغرض جو معاملہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کا حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ساتھ نیاز مندی کا نظر آتا ہے وہ اس طرح سے کہ جیسے مرید اپنے پیر کے ساتھ۔ اور اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ اپنی موجودگی میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو محفل ذکر کا سربراہ بنا دیا کرتے اور خود مریدوں کی طرح وہاں بیٹھتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہوتے تو خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ وہاں سے اٹھ جایا کرتے تھے۔ یہ اس طرح سے ہوا جس طرح حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا انتہائی ادب کے ساتھ اپنے مریدوں کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ادب کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ ان کی موجودگی میں میری تعظیم نہ کیا کرو اور جو تواضع و عاجزی میرے پاس کرتے ہو وہ ان کے پاس کیا کرو اور یہ بھی فرماتے کہ اپنے باطن کو ان کی طرف متوجہ کیا کرو اور میری طرف متوجہ نہ کیا کرو۔ حضرت میر نعمان علیہ الرحمۃ اپنی زبان سے بیان کرتے ہیں جن دنوں میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت آپ نے تمام مریدوں کو فرمایا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور یہ حکم تاکیداً اپنے الفاظ میں فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مجھے آپ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ میاں شیخ احمد وہ سورج ہے میری طرح کے ہزاروں ستارے ان کے سامنے گم ہیں اولیاء کاملین میں سے بہت کم ایسے گزرے ہیں۔ اس کے بعد میں کامل اعتقاد کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں پہنچا۔ اس ساری پچھلی گفتگو کی تائید کرنے والے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے دو خطوط بھی ہیں جن کا ذکر کیا جاتا ہے جو کہ آپ کی طرف لکھے گئے

رقیمہ اولی حق سبحانہ باعلی مرتبہ کمال رساند وللارض من کاس الکرام نصیب آنچہ حقیقت حالت است نوشتہ می شود پیر انصار قدس سرہ می فرمودند کہ من مرید خرقانی ام لیکن اگر خرقانی در این وقت می بود باوجود پیرے اش مرید من میگرد ہر گاہ صفت، آن بی صفتان این باشد گرفتار آن آثار صفات چرا جان فدائ لوازم طلب گاری نکنند و ہر کجا بوئ بمشام ایشان رسد در پی آن نروند اکنون تامل و احتمال مانہ از استغنا و بی نیازی است موقوف باشارہ است۔

خط اول: اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مرتبہ کمال پر پہنچائے (عزت دار لوگوں کے پیالوں میں سے زمین کا بھی حصہ ہوتا ہے) جو حقیقت ہے وہ لکھی جاتی ہے پیر انصار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں خرقانی علیہ الرحمۃ کا مرید ہوں لیکن اگر خرقانی اس وقت موجود ہوتے باوجود میرے پیر ہونے کے میرے مرید ہو جاتے جب اس بے

صفت کی یہ صفت ہے تو جو ان صفات میں گرفتار ہو جاتا ہے تو وہ کس طرح اسکی طلب پر جان فدا نہ کرے جس جگہ سے بھی اسکی خوشبو اسکے حواس میں آ ئے گی یہ وہاں جائے گا اب میرا تامل واحتمال استغناء و بے نیازی سے نہیں بلکہ یہ اشارہ کرنے پر موقوف تھا۔

بیت:

گر طمع خواھد ز من سلطانِ دین		خاک بر فرقِ قناعت بعد زین

ترجمہ: اگر سلطان دین مجھ سے کچھ مانگے، قناعت کے سر پر اس کے بعد مٹی ڈالنی چاہئے

بارے نسخه حال و اراده ما این است خدائ عز وجل بر آنچه می باید مهتدی گرداناد و از عجب و پندار مخلصی بخشا و بقیة المقصود جناب سیادت مآب امیر صالح نیشاپوری سلمه الله تعالیٰ اظهار طلب نمودند چون وقت مقتضی این نبود و تضییع اوقات ایشان دادن از مسلمانی نه نمود لاجرم نه صحبت شما فرستاده شد انشاء الله تعالیٰ بقدر استعداد بهره مند کردند و توجه لطف کامل یابند۔

ترجمہ: اس مرتبہ نسخہ حال اور میرا ارادہ یہ ہے اللہ تعالی کی جو منشا ہے اس کے متعلق وہ ہدایت دینے والا ہے اور مخلصین کو نصیحت عطا فرمانے والا ہے باقی مقصد کی بات جناب سیادت مآب امیر صالح نیشاپوری علیہ الرحمہ خود ذکر کریں گے کہ وقت اس کا تقاضہ نہیں کرتا اور وقت ضائع کرنے والی بات بھی ہے جو کہ مسلمان کی صفات میں نہیں ہے۔ اس لئے یقیناً آپ کی صحبت میں میں نے بھیجا ہے کہ اپنی استعداد کے مطابق توجہ اور مہربانی سے اسے کامل بنا دیں گے۔

والدعا رقیمه ثانیه الله تعالیٰ فقراء و مساکین در مانده را از برکات بر گزیدگان بدرمانے برساند مدتیست که عرض نیاز مندے بدرگاه، ولایت پناه نکرده ام آری این یک کلمه را قاصدان صادق حامل می توانند شد الحمد لله از این قسم خود صورت می نه بندد دیگر چه نویسم سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بغایت بیشر می است و حکایات و اوضاع صوریه بسیار بے جا۔ الغرض مارا حد خود بایددانست و از فضول احتراز باید کرد و الدعا۔ انتهی رقیمته الشریفه۔

خط ثانی میں دعا یہ کلمات: اللہ تعالیٰ تھکے ہارے سالکین کو بزرگوں کی وجہ سے ان کے مقام تک پہنچائے ایک مدت گزری کہ میں نے عرض و نیاز مندی آپ کی درگاہ ولایت پناہ میں نہیں بھیجی یہ ایک کلمہ لکھ کر قاصد صادق کو بھیج رہا ہوں الحمد للہ اس طرح کے معاملہ پر توجہ نہیں دیں گے۔ دوسرا میں کیا لکھوں درویشوں کی باتیں تمہاری طرف غایت سے زیادہ ہے۔ اور ان کی حکایات اور اوضاع صوریہ کا ذکر کرنا بے جا ہے۔ الغرض مجھے اپنی حد خود پہنچانی چاہئے اور فضولیات سے بچنا چاہئے۔ الدعا۔

بالجمله این سلوک و معامله که درمیان این پیر و مرید قدس سرهما بظهور رسیده کم کسی شنیده و از عجائب روزگار است و موجب حیرت اولوا الابصار وهم شاید فنا اتم و تعطش اکمل خواجه بزرگوار وهم گواه علو مرتبه که مصداق: مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ، وَلَا أُذُن سَمِعَتْ۔ در حق حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه۔

ترجمہ: الغرض یہ سارا سلوک اور معاملہ اس پیر اور مرید کے درمیان جیسا ہے یہ اور کسی جگہ سننے میں نہیں آیا اور زمانے کی عجائبات میں سے ہے اور عقل والوں کے لئے حیرت کا باعث ہے۔ اور یہ شاید حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی کامل فناہ اور اپنے پیر کے ساتھ مکمل رغبت کا نتیجہ ہے اور یہ احوال آپ کی بلندی مرتبہ کے بھی گواہ بھی ہیں: جو اس حدیث پاک کا مصداق ہے

مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ۔

ترجمہ: جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔

(صحیح البخاری، رقم: ۳۲۴۴، صحیح مسلم، رقم: ۲۸۲۴، سنن الترمذی، رقم: ۳۱۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۳۲۸، سنن الدارمی، رقم: ۲۸۶۱، ج، ۳، ص، ۱۸۶۰، الزہد والرقائق لابن مبارک، ص، ۵۱۱، رقم: ۱۴۵۶، مسند حمیدی رقم: ۱۷۷۹، ج، ۲، ص، ۲۴، مسند احمد، رقم: ۸۱۴۳، مسند البزار، رقم: ۹۱۴۳، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۱۱۰۱۹، صحیح ابن خزیمہ، ج، ۳، ص، ۱۹۰، صحیح ابن حبان، رقم:، ج، ۲، ص، ۹۱، المعجم الاوسط، رقم: ۲۰۰، المعجم الصغیر، رقم: ۵۱، المعجم الکبیر، رقم: ۵۷۰۶، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم: ۳۵۴۹، حلیۃ الاولیاء، ج، ۲، ص، ۲۶۲، شعب الایمان، رقم: ۶۵۱۴، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۳۷۰، معجم ابن عساکر، رقم: ۳۹۴)

جو کہ خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حق میں ہیں۔

بیت:

فریاد حافظ این همه آخر بهرزه نیست	هم قصه عجیب حدیث غریب است

ترجمہ: حافظ کی یہ فریاد خواہ مخواہ نہیں، یہ قصہ عجیب ہے اور بات غریب ہے۔

در سفر سیوم که ایشان بزیارت پیر بزرگوار خود بدهلی آمدند به مجرد خبر قدوم ایشان حضرت خواجه عالی شان باستقبال تا دروازه کابلی که از منزل شریف قریب سه تیر پرتاب راه باشد پیاده تشریف آوردند و در همان سفر فرمودند که آثار ضعف بدن بسیار ظاهر می شود امید حیات کم تر مانده و فرزندان گرامی خود را خواجه عبیدالله و خواجه عبدالله که هر دو شیر خواره بودند در حجور مرضعات طلب فرمودند از ایشان التماس توجه در حق آن دو نور دیده نمودند و ایشان در حضور پیر بزرگوار بامر مبارک توجهات عالیه در حق پیر زادها خود فرمودند چنانچه اثر توجه در اطفال بحضرت خواجه معلوم شد و نیز فرموده آنحضرت در حق والدات آنها غائبانه توجه نمودند و چندان فقرات مدحیه از زبان مبارک حضرت خواجه در حق حضرت امام ربانی دیده شد که اگر کتابی جمع شود توان شد چندی را از آن تیمنا آورده۔

ترجمہ: جب آپ تیسرے سفر کے لئے اپنے پیر بزرگوار حضرت باقی باللہ علیہ الرحمہ کے پاس دہلی حاضر ہوئے۔ جب حضرت باقی باللہ علیہ الرحمہ کو ان کے آنے کی خبر پہنچی اپنے گھر سے قابلی دروازے تک تشریف لائے جو آپ کے گھر سے تین دفعہ تیر کے پھینکنے کی دوری پر تھا آپ وہاں پر پیدل تشریف لائے اور اس سفر کے دوران آپ فرماتے ہیں کہ کمزوری کے آثار زیادہ نظر آرہے ہیں زندگی کی امید کم ہے اس وقت آپ کے صاحبزادے خواجہ عبید اللہ علیہ الرحمہ اور خواجہ عبداللہ علیہ الرحمہ دونوں دودھ پیتے تھے دونوں کو دائیوں کے پاس سے منگوایا اور خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے فرمایا کہ میرے ان دونوں نور نظر کی طرف توجہ فرمائیں آپ نے حضور قبلہ پیر بزرگوار علیہ الرحمہ کی موجودگی میں ان کے حکم سے صاحبزادوں کو توجہ سے نوازا جس کا اثر حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کو معلوم ہوا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ان دونوں کی والداوں کی طرف بھی غائبانہ توجہ فرمائیں۔

اور وہ تعریفی کلمات جو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی زبان سے امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حق میں نکلے انہیں اگر جمع کیا جائے تو ایک مکمل کتاب بن جائے ان میں سے کچھ کو ہم برکت کے لئے ذکر کرتے ہیں۔

منها روزی فرمودند که ایشان از کمل محبوبان و مرادانند۔

۱۔ ایک دن آپ نے فرمایا کہ آپ مجدد الف ثانی ؒ کامل محبوبان اور مرادان سے ہیں۔

منہا فرمودہ اند کہ امروز در زیر فلک ازین طائفہ علیہ چون ایشان نیست۔

۲۔ آپ نے فرمایا کہ آج آسمان کے نیچے اس گروہ کے اندر آپ جیسا کوئی اور نہیں۔

منہا بزبان مبارک راندہ اند کہ بعد از صحابہ و کمل التابعین و مجتہدین چون ایشان معدودی چند از اخص خواص بنظر می داشتند۔

۳۔ آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا صحابہ کرام اور کامل تابعین اور ائمہ مجتہدین ؒ کے بعد آپ جیسے اخص الخاص کم نظر آتے ہیں۔

منہا فرمودہ اند کہ ما در این سہ چہار سال شیخی نکردیم چندروز بازی کردیم اما الحمد للہ و المنۃ این بازی ما دوکان پردازی ما بی فائدہ نشد چون ایشان بروی کار آمدہ۔

۴۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ تین چار سال پیری مریدی نہیں کی بلکہ بازی کرتا رہا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ میری یہ بازی اور دوکانداری بے فائدہ نہیں تھی جس میں اس طرح کے لوگ کام آئے۔

منہا فرمودہ اند کہ این تخم را از بخارا و سمرقند آوردیم و در زمین برکت آئین سرھند کشتیم۔

۵۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں یہ بیج بخارا اور سرہند سے لے کر آیا اور سمرقند کی بابرکت زمین میں کاشت کیا۔

چنانچہ جناب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ در آخر مکتوب بیان طریق باین مضمون کلام خواجہ قدس سرہ ایما نمودہ اند ہذاھو بیان طریقے کہ حضرت حق سبحانہ این حقیر را بآن ممتاز ساختہ از بدایت تا نہایت بنیادش نسبت نقشبندیہ است کہ متضمن اندراج النہایہ در بدایت است و برین بنیاد عمارت ہا ساختہ اند و کوشکہا بنا فرمودہ اند اگر این بنیاد نمی بودے معاملہ تا باینجا نمی افروز تخم از بخارا و سمرقند آوردہ در زمینی کہ مایہ اش از خاک یثرب و بطحا است کشتند و بآب فضل سالہا آنرا سیراب داشتند و بہ تربیت احسان مربی ساختند چون آن گشت و کار بکمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید انتہی می آرند کہ بعد از ارتحال حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ درمیان مسودات مکاشفات خاصہ مسودہ مسعودہ برآمد کہ آنجا چہار دائرہ کشیدہ بودند در یک دائرہ ولایت بفتح و او رقم نمودہ و در دائرہ دوم ولایت بکسر واو و در دائرہ سیوم کمال باطنی و در دائرہ چہارم کمال مطلق و در باب ہریکی از دوائر اربعہ را از خواص بعد صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ترجمہ: جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی ؒ طریقہ نقشبندیہ کے بیان والے مکتوب کے آخر میں حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ کے اس کلام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ میرے اس طریقے کا بیان ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے ممتاز بنایا۔ اس کی ابتدا سے انتہا تک بنیاد نسبت نقشبندیہ پر ہے جس کی انتہا ابتدا میں درج ہے اور اسی بنیاد پر عمارت تعمیر کی گئی ہے جس کو عالی شان بنایا گیا ہے اگر بنیاد اس پر نہ ہوتی تو معاملہ اس حد تک نہ پہنچتا جس کا میں بیج بخارا اور سرہند سے لایا گیا اور اس زمین میں کاشت کیا گیا جو خلاصہ ہے خاک یثرب و بطحا کا اور فضیلت کے پانی نے اسے کئی سالوں تک سیراب کیا اور تربیت کرنے والے نے اسے تربیت احسان میں رکھا ہے جب وہ کھیتی اپنے کمال کو پہنچ گئی تو یہ علوم و معارف پھلوں کی صورت میں عطا کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ

کے وصال مبارک کے بعد آپ کے تحریر کردہ مکاشفات کے مسودات میں سے ایک مسودہ ملا جس پر چار دائرے بنے ہوئے تھے ایک دائرہ میں ولایت واو کے فتح کے ساتھ لکھا ہوا تھا اور دوسرے دائرہ میں واو کے کسرہ کے ساتھ لکھا ہوا تھا اور تیسرے دائرہ میں کمال باطن لکھا ہوا تھا اور چوتھے دائرہ میں کمال مطلق لکھا ہوا تھا اور ان میں سے ہر ایک باب میں چاروں دائروں میں صحابہ کرام ﷺ کے اور تابعین ﷺ کے بعد خواص کا ذکر کیا گیا تھا۔

در حواشی آن دائرہ موافق مرتبہ آنان بنوعیکہ در غیب از کشف بلاریب معائنہ گردید رقم فرمودہ درمیان همه آنهاد و از ده تن از روسائے ایشان در ہر دائرہ بوجہ اکمل داخل دیدہ اند و حضرت ایشان رایعنی خدمت حضرت مجدد الف ثانی رانیز داخل دوازدہ در ہر دائرہ یافتہ اند۔

ترجمہ: اور ان دائروں کے حواشی میں ان کے مرتبوں کے موافق آپ نے جو غائب اور کشف سے مشاہدہ فرمایا اسے بغیر شک کے تحریر فرمایا اور ان سب کے درمیان بارہ شخصیات کو ان سب کا سردار ہر دائرہ میں کامل طور پر دیکھا ہے اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو ان سب دائروں میں دیکھا تھا۔

دائرہ کمال باطنی

در این کمال خواجہ علاو الدین بلندتر از خواجہ احرار مشائخ چشتیہ هم محاذی خواجہ علاو الدین از سلطان المشائخ قدر فروتر شیخین سهروردیہ از مقام اول اندک فروتر متصل بدائرہ لیکن سرها مشائخ چشتیہ ابن عربی تا اکثرے فخد کاتب و شیخ احمد زیر مقام متصل بدائرہ قدر فرود تا ربعین کاتب تا کتف تا آخر تا پارهاز فخد شیخ احمد تا آخر مثل همیں انتهی کلامہ ۱۲ من خلاصة المعارف تصنیف سید آدم بنوری قدس سرہ ثم اعلم ان هذا اسرار دغامضة من کلام حضرت قطب الولایت شیخ شیخنا و مولٰنا خواجہ محمد باقی باللہ

دائرہ کمال باطنی

اس مقام میں خواجہ علاء الدین علیہ الرحمۃ، خواجہ احرار علیہ الرحمۃ سے بلند ہیں اور مشائخ چشتیہ خواجہ علاء الدین علیہ الرحمۃ کے برابر ہیں لیکن سلطان المشائخ سے کچھ نیچے ہیں اور شیخین سہروردیہ مقام اول سے کچھ نیچے ہیں اور دائرہ سے متصل ہیں لیکن ان کا سر مشائخ چشتیہ کے برابر ہے اور ابن عربی علیہ الرحمۃ تک کاتب کی ران کے اکثر کے برابر ہیں اور شیخ احمد علیہ الرحمۃ دائرہ سے متصل مقام کے نیچے یہ کاتب کے ربعین تک ہیں اور آخر میں کاتب کے کندھے تک جو شیخ احمد علیہ الرحمۃ کی ران کے آخر تک اسی طرح ہے آپ کا کلام یہاں ختم ہوا۔

یہ خلاصۃ المعارف سے ہے جو سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے پھر یہ بات خوب جان لو کہ یہ گہرے راز کی باتیں حضرت قطب الولایت ہمارے شیخ کے شیخ مولانا خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے کلام سے ہے۔

دائرہ معرفت ولایت بفتح واو من مراتب اللاهوات والسیر فی اللہ وغیرہ من مراتب القرب:

خواجہ احرار در معرفة وجه الافتراق من النقشبندیة فان لهم فیهما اقداما راسخة وحظا لهم وافرة وجه الفتراق من الجشتیة فی الولایة بکسر الواو ومقامات السلوک وکلهم من الفریقین من خلص عباد اللہ واخص اولیائه ۱۲ خلاصة المعارف۔

دائرہ معرفت ولایت واؤ کے فتح کے ساتھ یہ مراتب لاھوت اور سیر فی اللہ وغیرہ مراتب قرب سے ہے

خواجہ احرار نقشبندیہ سے وجہ افتراق کی معرفت میں بے شک ان کے لئے دونوں سلسلوں میں قدم راسخ اور وافر حصہ ہے اور چشتیہ سے وجہ افتراق ولایت اور مقامات سلوک ہے دونوں سلسلوں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے مخلصین اور خاص اولیاء سے ہیں (خلاصۃ المعارف)

دائرہ تکمیل بکمال مطلق الکرامۃ عند اللہ:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وشیخ محی الدین ابن عربی حضرت خواجہ خواجگان پیران پیر خواجہ نقشبند وخواجہ محمد پارسا وخواجہ علاوالدین عطار وحضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہم اجمعین أمین ثم أمین۔

حضرت خواجہ غوث الثقلین داخلا تمام وکمالا ومشائخ اربعہ نقشبندیہ تمام داخلند والمتأخرین من مشائخهم تحت هذا المقام متصلین بمحیط الدائرۃ بل مقدم رؤسهم داخل فیه مولانا محمد قاضی ملا محمد خواجگی خواجہ کلان شیخ تاج مرزا حسام الدین وجمع من اصحابنا یدخلون تحت هذا المقام بتوفیق اللہ تعالیٰ الا الشیخ احمد فانه الی الصدر داخله فی المقام وبالمال الی مقدم الفخذ وکذا الکاتب بادنی زیادته حالاومالا شیخین سهروردیه الاول الصدر والثانی قریب من السرۃ مشائخ خمسة چشتیة الی مقدم الفخذوالمتاخرون من اهل التوحید الصوری منهم تحت هذا المقام کما کانوا خارجین من کماله ومن تحت مقام الکمال ۱۲ خلاصة المعارف:

دائرۂ تکمیل بکمال مطلق یعنی عند اللہ کرامت سے:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی اور حضرت خواجہ پیران پیر خواجہ نقشبند اور خواجہ محمد پارسا اور خواجہ علاء الدین عطار اور خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہم۔

حضرت غوث الثقلین مکمل اور کامل اس میں داخل ہیں اور مشائخ اربعہ نقشبندیہ بھی تمام داخل ہیں اور ان کے مشائخ میں سے متاخرین اس مقام کے تحت داخل ہیں اور محیط دائرہ سے متصل ہیں بلکہ ان کے سروں کا مقدم حصہ اس میں داخل ہے۔ مولانا محمد قاضی علیہ الرحمہ، ملا خواجگی علیہ الرحمہ، خواجہ کلاں علیہ الرحمہ، شیخ تاج مرزا حسام الدین علیہ الرحمہ، اور ہمارے اصحاب کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس میں داخل ہے۔

مگر شیخ احمد علیہ الرحمہ بے شک وہ سینہ تک اس مقام میں داخل ہیں۔ اور مال کے اعتبار سے ران کے اگلے حصہ تک۔ اور اسی طرح کاتب اس وقت اور اگلے وقت میں کچھ زیادہ ہے اور شیخین سہروردیہ پہلے سینہ تک دوسرے ناف تک اور مشائخ خمسہ چشتیہ ران کے اگلے حصہ تک۔ اور متاخرین اہل توحید صوری ان میں سے اس مقام سے نیچے ایسے ہیں جیسے خارج ہیں اس کے کمال سے اور مقام کمال سے نیچے ہیں۔ (خلاصۃ المعارف)

دائرہ تکمیل بالکمال المقید بالفناء والبقاء:

مشائخ اربعة نقشبندية داخلون تمام والغوث والختم ايضا والمشائخ الخمسة الجشتية الى ما بين الصدر والسرة شيخين سهروردیه الاول الى مقام الصدر والثانى الى مؤخرة الشيخ احمد والكاتب داخلان تماما فى التكميل قد بقامن القدماء خارجين عن الدائرة۔ (خلاصة المعارف تصنیف سید آدم بنوری قدس سرہ۔)

دائرہ مکمل بالکمال المقید بالفناء والبقاء

مشائخ نقشبندیہ اربعہ اس میں مکمل داخل ہیں۔ اورغوث وختم بھی اور مشائخ خمسہ چشتیہ سینہ سے ناف کے درمیان تک اور شیخین سہروردیہ پہلے سینہ تک اور دوسرے شیخ احمد کی پیٹھ تک اور شیخ احمد اور کاتب اس میں کامل داخل ہیں۔ صرف پاؤں باہر ہیں دائرہ سے۔ (خلاصۃ المعارف)

دائرہ کمال مطلق:

خواجہ بزرگ داخل قربہ پارسا نیز داخل لیکن رفیق خواجہ احرار تا ساق سلطان المشائخ شیخ نظام الدین قدس سرہ تا نصف فخذ شیخ نصیر الدین ایضا تا ساق لیکن باریک شیخ الشیوخ تا کتف شیخ بهاؤ الدین قدس سرہ تا قریب ناف لیکن ہر دو نزدیک شیخ نصیر الدین حضرت غوث الثقلین تمام داخل شیخ محی الدین عربی تمام داخل بلند شیخ نجم الدین کبریٰ تا کتف شیخ علاؤ الدولة تمام داخل سیدعلی همدانی تا ناف شیخ احمد بالفعل تا سر داخل بالمال تمام کاتب بالفعل نزدیک بکتف بالمال تمام داخل شیخ تاج و مرزا حسام الدین تا اربعین کاتب قدرے از سر بالمال تمام سر لیکن ہر دو یک گز فوق شیخ الهداد نزدیک باین دو بالفعل و بالمال آن دو خیلے فایق ۱۲ خلاصة المعارف رحمة الله علیه۔

دائرہ کمال مطلق

خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ اس میں داخل ہیں ان کے قریب خواجہ محمد پارسا بھی اس میں داخل ہیں لیکن خواجہ احرار کے رفیق ہیں پنڈلیوں تک۔ سلطان المشائخ شیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ شیخ نصیر الدین علیہ الرحمۃ کی نصف ران تک لیکن ایک شیخ الشیوخ شیخ بہاء الدین علیہ الرحمۃ کے کندھوں تک ناف کے قریب لیکن یہ دونوں شیخ نصیر الدین کے قریب ہیں اور حضرت غوث الثقلین اور شیخ محی الدین ابن عربی مکمل داخل ہیں۔ شیخ نجم الدین کبریٰ کندھوں تک شیخ علاء الدولہ مکمل داخل ہیں شیخ علی ہمدانی ناف تک شیخ احمد بالفعل سر تک اور انجام کے اعتبار سے مکمل کاتب بالفعل کندھوں کے قریب تک اور انجام کے اعتبار سے مکمل اور شیخ تاج الدین اور مرزا حسام الدین کاتب کے ربعین تک سر کے قریب تک اور انجام کے اعتبار سے مکمل سر تک لیکن ایک گز ایک دوسرے کے قریب اور شیخ ہداد دو پاؤں کی مسافت میں بالفعل قریب ہیں۔ اور انجام کے اعتبار سے دو گھوڑوں کی مسافت کے برابر ان سے اوپر۔ (خلاصۃ المعارف)

بعد از مرخص شدن ایشان درین مرتبہ سیوم از پیر بزرگوار خود بوطن کہ ملاقات آخر ایشانان بود رضی اللہ تعالیٰ عنہما چون بسر ہند رسیدند چندی آنجا ارشاد نمودہ بامر و اشارہ متوجہ بلدۂ فاخرہ لاہور شدند اکابر آن بلدہ مقدم محترم ایشان را غنیمت شمردہ و از

خواص و عوام و علمائ و فضلائے و صلحائ آن دیار کہ تفصیل آن بتطویل می انجامد در سلک ارادۂ آن غوث الانام در آمدند و صحبت گرم شد و حلقۂ شغل اتساعی پذیرفت بالجملہ در اثنائ این فیاضی ناگاہ خبر جانکاہ واقعہ رحلت حضرت خواجہ بایشان رسید آرام دلہا بہ بی آرامی مبدل شد و شربت شیرین آن صحبت ہا بمذاق ہمہ تلخ گردید ایشان متوجہ دہلی مبارک شدند و بزیارت روضہ متبرکہ مشرف و عزا پرسی مخدوم زادگان و ہمشیرہ ہا نمودہ اند اصحاب حضرت خواجہ شکستگی دل را مومیائی از برکت تربیت صحبت ایشان طلب نمودند لوازم ارادت و نیاز و ابتہال و افتقار چنانچہ بحضرت خواجہ بزرگوار بجا می آوردند بتقدیم رسانیدند و جمہور ایشان از صغار و کبار بیعت نمودند ایشان بحکم وصیت پیر بزرگوار خود و التماس یاران دل افگار مدت آنجا اقامت فرمودند و بتفقد احوال آنہا پرداختند چنانچہ باز مضارت ارشاد و طرادت و سرگرمی حلقہ بمثابہ کہ در حیات مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ بود از سر نو تازگی پذیرفت ارادۃ اللہ تعالیٰ سکونت ایشانرا آنجا بعضے یاران جہتہ بعضے موانع مصلحت نیافتند خدمت ایشان بحکم العود احمد بوطن معاودت فرمودند پس ہر سال الی مدت حیات ایام عرس حضرت خواجہ کہ در ماہ جمادی الآخر است از سرہند آمدہ عرس ایشان را تدارک سرِدہ بانجام رسانیدہ تفقد احوال مخدوم زادگان نمودہ و خدام روضۂ منورہ را نواختہ باز بسرہند تشریف فرما می شدند۔ اَللّٰھُمَّ لاتحرمنامن برکاتہ

ترجمہ: اس تیسرے مرتبہ کی ملاقات سے رخصت ہونے کے بعد آپ کی حضرت پیر بزرگوار علیہ الرحمہ سے یہ آخری ملاقات ہوئی اور آپ سرہند تشریف لے گئے۔ جیسے وہاں پہنچے تو وہاں تلقین وارشاد فرمایا اور غائبی اشارہ کی وجہ سے لاہور کی طرف متوجہ ہوئے اس شہر کے اکابرین نے جو خاص وعام اور علماء فضلاء اور صالحین میں سے تھے سب نے آپ کے آنے کو غنیمت شمار کیا جس کی تفصیل لکھنے سے بات لمبی ہوجائے گی۔ وہ سب حضرت غوث الانام مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے ساتھ ارادت کے سلسلہ میں شامل ہونے کے لئے آئے اس میں صحبت کا بازار گرم ہوا اور حلقہ مشغولیت بہت وسیع ہوگیا۔ الغرض اسی دوران حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے وصال کی روح نکالنے والی خبر آپ تک پہنچی جس سے آپ کے دل کا آرام بے آرامی میں بدل گیا اور صحبت کی میٹھی اور ٹھنڈی ہواؤں کا مزاج تلخ ہوگیا آپ دہلی کی طرف متوجہ ہوئے اور روضہ مبارک کی زیارت کی۔ مخدوم زادگان اور آپ کی ہمشیرہ سے تعزیت کی حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے مریدین نے اپنی دل شکستگی کو آپ کی برکت اور صحبت سے دور کیا اور آپ کے ساتھ ارادت نیازمندی کے اس سلسلے کا اظہار کیا جیسا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے دور میں ہوا کرتا تھا۔ اور بڑے اور چھوٹوں نے سب نے حضرت خواجہ بزرگوار علیہ الرحمہ کی وصیت کے مطابق آپ کی بیعت کی اور پھر ان مریدین کے التماس پر آپ نے کافی عرصہ وہاں قیام کیا اور ان مریدین کے احوال کو پروان چڑھایا یہاں تک کہ اس حلقہ کی تر وتازگی اور خوشنودی اور رونق و برکات اسی طرح سے لوٹ آئیں جیسا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے دور میں ہوا کرتا تھا اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں آپ کا وہاں رہنا بعض مریدین کی مصلحت کے خلاف تھا اس لئے آپ نے اپنے وطن کی طرف لوٹنے کا ارادہ فرمایا پھر اپنی ساری زندگی آپ آپ کے عرس کے دنوں میں تشریف لاتے اور عرس کی تقریبات مکمل فرماتے مخدوم زادگان کے احوال کا خیال رکھتے اور روضہ مبارک کے خادمین کی حوصلہ افزائی کرتے اور پھر سرہند واپس تشریف لے جاتے۔ اے اللہ ہمیں اپنی برکات سے محروم نہ کرنا۔

تذکر تاسعه از منتخب ثانی

در ذکر بعضی احوالات بلند و معاملات ارجمند و تعریف و تجدید وَمَا یناسب ذٰلک که ایشان بآن کرامات در اکثر اولیا ممتاز بودند

مخفی نماند که حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنه را در اولیائے این امت شان عظیم است و مراتب و الا که خال خال را بآن ممتاز کرده باشند هر چند زبان کتابت از تبیان آن عاجز و حوصله کاتب از تعداد آن قاصر اما بحکم من لم یدرک کله لم یترک کله بیان بعضی ازان معاملات بزرگ مراتب شگرف می نماید بگوش هوش استماع باید کرد چون ایزد تعالیٰ و تقدس ایشان را مجدد الف ثانی و منور هزار دوم گردانیده وجود شریف ایشانرا قائم مقام پیغمبر اولوا العزم ساخت بیان او آنکه سنه الف را ایزد تعالیٰ و تقدس بقدرت کامله خود در تغیر امورات تاثیری عطا کرده و عادة اللہ جاری شده که بعد مضی مدت مذکور در امورات دینی و معاملات ظاهری تغیرے کلی واقع شود لهذا بر هر الفی پیغمبر اولوا العزم با شریعت جدید مبعوث می شد و خلق را از بادیه ضلالت بشاهرات هدایت دعوت می فرمود چنانچه نور ارشاد و هدایت او از محیط عرش تا مرکز فرش شامل حال عالم و عالمیان می بود هر چند باندازه قرب زمان او و بعد او در عالم فتور راه می یافت ایزد تعالی نبی دیگر را مبعوث ساختی تا بمتابعت کتاب و شریعت او ترویج و تجدید اسلام نمودی تا دوره الف اول باتمام رسید بقرب الف دوم باز تغیر و فتور و تفریق کلی در دین اسلام افتادی و ظلمت کفر در عالم مستولی شدی چنانکه اکثر آن امم پرستش اصنام و آلهه باطله گرفتار شدندی آنگاه بعنایت بی غایت الٰهی در عین غلبات ظلمت کفر و ضعف نور اسلام بر سر سنه الف پیغمبر اولوا العزم بامعجزات ظاهر و برهان باهر و دلائل روشن و حجت محکم بعالم مبعوث می نمود تا فرو رفتگان ورطه کفر را بساحل ایمان و اسلام ارشاد هدایت می فرمودند هر کرا سعادت ازلی نصیب او بوده قبول دعوت رسالتش می نمود و از زلال خوشگوار ایمان و اسلام کام جان شیرین می ساخت و آنکه از شقاوت ازلی بقبول دعوت رسالتش ابا می کرد و از دولت ایمان و خلعت اسلام محروم می ماند ایزد تعالیٰ انتقام او بزهر قاتل عقوبت فانتقمنا منهم میداد گرفتار عذاب و عقاب دار این میکرد۔

نوواں ذکر!

آپ کے بعض بلند احوال ومعاملات ارجمند کی تعریف وتحریر

آپ کی وہ کرامات جو اکثر اولیاء سے ممتاز ہیں:

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷺ کی اس امت کے اولیاء میں ایک عظیم شان ہے اور آپ کو ان مراتب وکمالات سے نوازا گیا ہے جو بہت کم اولیاء میں نظر آتے ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ زبان ان کے بیان سے عاجز ہے۔ اور کاتب ان کی تعداد تحریر کرنے سے قاصر ہے لیکن جو سب نہ پاسکے وہ سب نہ چھوڑے کے حکم کے مطابق آپ کے کچھ مراتب کمال اور معاملات برگزیدہ کو بیان کیا جاتا ہے توجہ سے ان کو سنیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجدد الف ثانی اور ہزار دوم کو روشن

کرنے والا مقرر فرمایا تو آپ کے وجود مسعود کو اولوالعزم نبی ﷺ کی نیابت کے منصب پر فائز کیا اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آپ کو معاملات کی تبدیلی کی تاثیر عطا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ زمانہ اول سے ہے کہ ہزار سال کے بعد جب دینی معاملات میں کلی طور پر تغیر آ جاتا ہے اور معاملات دینیہ بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کسی اولوالعزم نبی ﷺ کو نئی شریعت و کتاب کے ساتھ مبعوث فرماتا جو انسانوں کی بگڑی ہوئی حالت کو بدلتے ہیں جیسا کہ نور ہدایت و ارشاد عرش سے مرکز فرش تک محیط ہے جہان اور جہان والوں تک محیط ہوتا ہے اور جب ان کے احوال میں تغیر ہوتا ہے یا ہونے والا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دین میں تجدید اور امور شریعت میں آئی ہوئی گمراہی کو ختم فرمانے کے لئے کسی نبی کو مبعوث فرماتا تھا تاکہ کتاب و شریعت کی تجدید ہو۔ اس امت کے ہزار سال پورے ہونے پر جو احکام اسلام میں تغیر اور گمراہی آ چکی تھی اور ظلمت کفر بلندی پر تھی اور اس علاقہ کی اکثر امت کفر و شرک کی گمراہی اور اصنام پرستی میں مشغول تھی تو صورت احوال چاہتی تھی کہ کوئی پیغمبر اولوالعزم اپنے معجزات کے ساتھ تشریف لائے اور اپنے محکم دلائل اور معجزات کے ذریعہ کفر کے ساحلوں میں تلاطم کو ختم کرے جن کے نصیب میں ہدایت ہو اسے قبول کرے اور ازلی محروم ہدایت اس کا انکار کرے اور شقاوت ازلی کی وجہ سے سعادت ایمان سے محروم رہے اور پھر ان سے اللہ تعالیٰ سزا کے ذریعہ انتقام لیتا اور فرماتا ہے ہم نے ان سے انتقام لے لیا۔ جس کی وجہ سے وہ عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

کما قال اللہ تعالیٰ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

جیسا کہ قرآن کریم میں فرمان الٰہی جل جلالہ ہے۔

ان میں سے کچھ لوگوں پر ہم نے آندھی بھیجی اور کچھ کو ایک چیخ نے پکڑ لیا اور کچھ قوموں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ ان میں سے وہ بھی ہیں جنہیں ہم نے غرق کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں فرمایا بلکہ وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے تھے۔ (سورۃ العنکبوت: ۴۰)

بر سر اصل سخن رویم که چون پیغمبر صلی اللہ علیه و آله وسلم مبعوث شد و خاتم النبیین آمد حضرت حق سبحانه و تعالیٰ دعوت او را کامل گردانید و دوره او را تا مادام قیام ساعت باقی داشت و نبوت و رسالت و انزال کتب و ملک باو ختم فرمود لاجرم بحکمت بالغه خود علمائ امت شریف او را حکم انبیائ بنی اسرائیل داد و هدایت و ارشادی که بانبیائے تعلق داشت کرامةً له بوجود مسعود علمائ عامل و عرفائ کامل امت او متعلق گردانید چنانچه جناب نبی صلی اللہ علیه و آله وسلم در اخبار خود از این معنی باخبر گردانید: علماء اُمّتی کانبیائ بنی اسرائیل۔ فرمود۔

ترجمہ: اب ہم اصل گفتگو کی طرف آتے ہیں جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ خاتم النبیین ٹھہرے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعوت کو کامل فرمایا اور آپ کے زمانہ نبوت کو تا قیام قیامت مخصوص فرمایا اور نبوت و رسالت کتابوں اور فرشتوں کے نزول کو بھی ختم فرما دیا تو یہ بات یقینی ہے اور حکمت بالغہ کا تقاضہ ہے کہ حضور ﷺ کی امت کے علماء عاملین کو تبلیغ و تعلیم اور کثرت میں انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کی طرح ٹھہرایا جائے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے خود حدیث پاک میں یہ نوید سنائی ہے:

عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیلَ۔

ترجمہ: میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔

(مقاصد الحسنہ ،رقم:۷۰۲،الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ رقم: ۲۹۴،کشف الخفاء ،رقم:۱۷۴۴،مرقاۃ المفاتیح ،ج،۵ص،۱۸۷۴،فیض القدیر ،ج،۱ص،۹،شرح البخاری للسفیری ،ج،۲ص،۵۷۵)

وحدیث نفیس :اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

اور دوسری حدیث پاک میں فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے (نفع) لیے ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو بھیجے گا جو تجدید دین کرے گا۔

(سنن ابوداود، رقم:۴۲۹۱،مشکوۃ المصابیح ،کتاب العلم، رقم:۲۴۷)

و چون سنہ ہزار از رحلت خواجۂ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذشت و در سنہ مذکور ہمان خاصیت الوف ماضیہ تبعاً در نہادہ بود لاجرم فتور کلی در دین و اسلام روئداد و انوار سنت رو بانقباض آورد و ظلمت رسوم کفر و بدعت روز بروز شہرت و استعلا پذیرفت، چندانکہ انواع فتور در دین پیدا شد حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ از کمال کرم و عنایت خود از امت او کہ خیر الامم است بر سر الف ثانی عالمے عارفے تام المعرفتے و قوی العلمے را قائم مقام پیغمبر اولوا العزم گردانید و آنچہ مضمون حدیث شریف مثل امتی کمثل مطر لا یدری اوّلھم خیر ام اٰخرھم بوجود مسعود شریفش ثابت گردانید چہ آخریت امت متعلق بہ مضی الف بود و ایشان را خلعت فاخرہ تجدید پوشانیدہ مجدد الف ثانی گردانیدہ تازہ شد از و شریعت مطہرہ غرا و تائید یافت ملت شریفہ حنیفیہ بیضا سر سبز گشت اشجار یقین و گلگل شگفت چمن بہارستان دین۔

اسی طرح جب خواجہ کائنات سرور انبیاء حضور ﷺ کی رحلت بابرکت کو ہزار سال گزر گئے تو ازمنہ ماضیہ کی اتباع میں اس کے بعد اس امت کے اعمال میں فساد آ گیا اور دین واسلام کے احکام میں فتور کلی آ گیا اور سنت کے انوار منقبض ہو گے اور کفر وشرک کی گھٹا ہر طرف نظر آنے لگی اور اس گمراہی نے احکام اسلام پر غلبہ پالیا اس فتور کے پیدا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خیر الامم امت محمدیہ ﷺ پر خاص عنایت فرماتے ہوئے ہزار سال پورے ہونے پر ایک تام المعرفت عارف اور قوی العمل عالم کو اولوالعزم نبی ﷺ کے قائم مقام بنا کر بھیجا۔ جن پر اس حدیث شریف کا مضمون صادق آتا ہے کہ فرمان نبی اکرم ﷺ:

مَثَلُ اُمَّتِی کَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَوْ آخِرُہٗ۔

ترجمہ: میری امت کی مثال بارش جیسی ہے جس کا یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا پہلا قطرہ بہتر ہے یا آخری۔

(مسند ابی یعلی، رقم:۳۴۷۵،سنن الترمذی، رقم:۲۸۶۸،مسند البزار، رقم:۱۴۱۲،معجم الاعرابی، رقم:۱۱۲۲،صحیح ابن حبان، رقم:۷۲۲۶،مسند ابی داوٗد الطیالسی، رقم:۶۸۲،ج،۲ص،۳۸،مسند احمد، رقم:۱۲۳۲۷،المعجم الاوسط، رقم:۴۰۵۸،المعجم الکبیر، رقم:۶۵،ج،۱۳ص،۳۱،حلیۃ الاولیاء، ج،۲ص،۲۳۱،مسند الشہاب القضاعی رقم:۱۳۴۹)

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے وجود مسعود سے اس حدیث کے معنی کا ثبوت ہوا اور ہزار سال کے مکمل ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو تجدید کی خلعت فاخرہ سے نوازا اور مجدد الف ثانی مقرر فرمایا۔ تو آپ کے تقرر کے باعث شریعت مطہرہ تروتازہ ہوگئی ملت حنیفیہ کو تائید نصیب ہوئی اور یقین کے درخت سرسبز وشاداب ہو گئے اور دین کا چمن اپنی بہار میں لہلہانے لگا۔

بیت:

از و تازه دین گشت بعد از هزار		بعالم نبی گوئی آمد دوبار

ترجمہ: ہزار سال کے بعد آپ سے دین تروتازہ ہوا، جہاں میں جیسے نبی کا فیضان دوبارہ آ گیا ہو

این معنی را بآن حضرت الهام فرمود و بکرات بافشائ آن امر نمود چنانکه خود در مکتوبی بآن ایما فرموده اند پس صاحب این نعمت عظمی را باید که به خصوصیات علیا ممتاز بود۔

ترجمہ: یہ معنی جو آپ کو الہام کیا گیا اس کو آپ نے متعدد جگہوں پر ظاہر فرمایا جیسا کہ آپ اپنے ایک مکتوب میں بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس عظیم نعمت والے کو چاہئے کہ اپنی اعلیٰ خصوصیات سے دوسروں سے ممتاز رہے۔

بیت:

هزار سال باید که تا باغ جهان		زشاخ صنعت حق چون توکل ببار آید

ترجمہ: ایک ہزار سال وقت درکار ہے کہ باغ جہاں میں، اللہ تعالیٰ کی کاریگری سے ایک شاخ پھل دے

بهر قرن و بهر قرن چونتوئی نبود		بروز گار بسی گرچه شهر یار آید

ترجمہ: لوگوں کے لئے سینکڑوں سالوں میں تجھ سا نہ آیا، زمانہ میں اگر چہ شہر یار بڑے آئے

بدین مدعا اشارتے از قلم محترم ایشان رفته آنجا که نگارش نموده اند اے فرزند این آنوقت است که در امم سابقه درین طور وقتے که پر از ظلمت است پیغمبر اولوا العزم مبعوث می گشت و ابنائ شریعت جدیده می کرد و در این امت که خیر الامم است و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیه وعلی اٰله الصلوٰة والتسلیمات علماء را مرتبه انبیائ بنی اسرائیل داده اند و بوجود علماء از وجود انبیائ کفایت فرموده اند لهذا بر سر هر مأته از علمائ این امت مجددے تعین می نمایند که احیائ شریعت فرماید علی الخصوص بعد از مضیٔ الف که در امم سابقه وقت بعثت اولو العزم است و بهر پیغمبر دران وقت اکتفا ننموده اند درین طور وقت عالمے عارفے تام المعرفتی از این امت در کار است که قائم مقام پیغمبر اولوا العزم امم سابقه باشد۔ انتهی کلامه الشریف

ترجمہ: اس دعویٰ کی طرف اشارہ آپ اپنے قلم مبارک سے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ اے بیٹے یہ وہ وقت ہے کہ اس طرح کے ظلمت والے وقت میں سابقہ امتوں میں اولوالعزم انبیاء کرام ﷺ کو مبعوث کیا جاتا تھا۔ جو نئی شریعت کی ترویج کیا کرتے تھے۔ یہ امت خیر الامم ہے۔ اور اس کے رسول خاتم الرسل ہیں تو اس کے علماء کو انبیاء بنی اسرائیل کی تبلیغ والا منصب عطا کیا گیا اور علماء کے وجود نے انبیاء ﷺ کے وجود سے کفایت حاصل کی۔

لہٰذا ہر سو سال کے بعد اس امت کے ایک عالم دین کو مجدد مقرر فرمایا جو دین کی تجدید کرتا ہے اور خصوصی طور پر کہ سابقہ امتوں میں ہزار سال کے گزرنے پر اولوالعزم نبی آنے کا وقت ہے اور اس دور میں انبیاء ﷺ کی تشریف آوری کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اس وقت ایک عالم کامل اور عارف تام کی ضرورت ہے تا کہ وہ اولوالعزم نبی کا قائم مقام بن سکے۔ یہاں آپ کا کلام مکمل ہوا۔

بیت:

فیض روح القدس ارباز مدد فرماید		دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می کرد

ترجمہ: روح القدس کا فیض اگر آجائے اور کہے، تو دوسرے بھی وہ کریں جو مسیحا کرتے ہیں۔

ای برادر آنقدر فرق که در پیغمبر اولو العزم تا غیر او است آن قدر فرق در مجدد مأیة تا مجدد الف است بلکه اضعاف آن

اے بھائی جس طرح ایک اولوالعزم نبی علیہ السلام اور دوسرے نبی علیہ السلام کے درجات میں فرق ہوتا ہے اس طرح سو سال کے مجدد اور ہزار سال کے مجدد کے درجات میں فرق ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

بیت:

نبی نیست لیکن برنگِ نبیَ		بجوشد زکویش هزاران دلی

ترجمہ: وہ نبی نہیں لیکن نبی کے رنگ میں رنگا گیا ہے ، اس کی گلی سے ہزاروں ولی تلاش کر

نگین گشت در حلقهٔ اولیا		چو در انبیاء خاتم الانبیاء

ترجمہ: حلقہ اولیاء میں وہ ایسے نگینہ کی طرح ہیں ، جیسے خاتم الانبیاء انبیاء کے گروہ میں

شقی گر بیاید شود بو سعید		یزید ار بیاید شود بایزید

ترجمہ: شقی اگر آتا ہے تو وہ ابوسعید بن جاتا ہے ، یزید اگر آتا ہے تو بایزید بن جاتا ہے

در مکتوب دیگر بعد از این ایما به بتائید این مدعا نموده اند که اے برادر این سخن امروز بر اکثر خلائق گران است و از افهام اینها دور اما اگر برسر انصاف بیایند و علوم و معارف یک دیگر را موازنه کنند و صحت و سقم احوال را بمطابقه آن ملاحظه نمایند و تعظیم و توقیر شریعت و نبوت را به بینند که در کدام یکی زیاده تر است شاید از استبعاد بر آن دیده باشند که فقیر در کتب و رسائل خود نوشته است که طریقت و حقیقت خادمان شریعت اند و نبوت افضل از ولایت اگرچه ولایت آن نبی باشد و نوشته که کمالات ولایت را بکمالات نبوت هیچ مقدارے نیست کاشکے حکم قطره داشتے نسبت بدریائے محیط و امثال این بسیار رقم نموده خصوصا در مکتوب بیان طریق که بنام فرزندیست آنجا ملاحظه نمائیند مقصود از این گفتگوئ اظهار نعمت حق است سبحانه و ترغیب طالبان این طریقت نه تفضیل خود بر دیگران معرفت خدا جل و علا بر آنکس حرام است که خود را از کافر فرنگ بهتر داند فکیف از اکابر دین۔

ترجمہ: ایک دوسرے مکتوب میں آپ اس اشارہ کی تائید یوں فرماتے ہیں اے بھائی یہ بات آج اگرچہ لوگوں پر گراں گزرتی ہے اوران کی سمجھ میں نہیں آتی لیکن اگر انصاف کے تقاضہ کا خیال کرتے ہوئے اس وقت کے علماء کے علوم ومعارف کا ایک دوسرے سے موازنہ کریں اوران کی صحت وسقم کو نظر میں رکھیں اوران کے ہاں شریعت ونبوت کی تعظیم وتوقیر کا ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ کس کے ہاں زیادہ ہے شاید وہ دیکھ لیں کہ فقیر نے اپنی کتب اور رسائل میں لکھا ہے کہ طریقت وحقیقت شریعت کے خادم ہیں اور نبوت ولایت سے افضل ہے اگرچہ اس نبی کی ہو۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ کمالات ولایت کو کمالات نبوت سے کوئی نسبت نہیں جس طرح کہ ایک قطرہ پانی دریا کے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ اور آپ کی تحریریں ہیں۔ خصوصاً وہ مکتوب جو آپ اپنے فرزند ارجمند کی طرف طریقت کے

بیان میں تحریر فرماتے ہیں اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ اس گفتگو کا مقصد اظہار نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ کی عنائت ہے اور اس طریقہ کے طالبان کی ترغیب کے لئے ہے۔ نہ کہ اپنی فضیلت کو بیان کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس شخص کے لئے حرام ہے جو ایک کافر فرنگی سے اپنے آپ کو بہتر سمجھے تو جو اپنے آپ کو اکابردین سے بہتر جانے اس کا کیا حال ہوگا۔

قطعه:

ولے چون شه مرا برداشت از خاک		سزد گر بگذرانم سر ز افلاک

ترجمہ: اگر بادشاہ نے مجھے خاک سے اٹھایا، دوسرے کے ہنر نے میرے سر کو آسمانوں سے بلند کیا۔

من آن خاکم که ابرِ نو بهاری		کند از لطف بر من قطره باری

ترجمہ: میں وہ مٹی ہوں کہ بہار کے بادل نے، اپنی مہربانی سے مجھ پر ایک قطرہ بارش برسائی۔

اگر بر روید از تن صد زبانم		چو سو سن شکر لطفش کے توانم

ترجمہ: اگر میرے جسم پر سوزبانیں پیدا ہوں، شکر کے کیڑے کی طرح میں کیسے اس کا شکر ادا کروں۔

انتهی کلامه الشریف۔ آپ کا کلام یہاں ختم ہوا۔

خدمت حضرت مولانا هاشم که از عاظم خلفائے مبارک ایشانست در زبدۃ المقامات می نویسند که مرا در دل خطور می کرد که اگر یکی از اعاظم علمائ وقت این معنی را که حضرت سبحانه ایشان رسیدم باین فقیر خطاب مسلم می داشت تائید تام می بود تا روزی با این خطره بخدمت ایشان رسیدم باین فقیر خطاب نموده فرمودند مولانا عبد عبدالحکیم سیالکوٹی که در علوم عقلیه و نقلیه و تصانیف غلیه چون او فی الحال در دیار هند نمی نماید بما نوشته بود و تبسم نموده فرمودند یکی از ان فقرات مدحیه آن بود که مجدد الف ثانی این از خوارق آنحضرت بوده که خطره او را دریافته مقصد خطره او را باو بیان نمودند و تسلی کلی دادند می آرند که مولوی عبدالحکیم علیه الرحمة شبے حضرت مجدد الف ثانی را بخواب دیده بود که این آیت مبارک باخوانند قل الله ثم ذرهم بعد از دیدن این واقعه بخدمت ایشان آمده مرید شد و تعلیم طریقه گرفت و از مخلصان حقیقی گشت و پیش از زین واقعه می گفت که من اویسی حضرت مجدد الف ثانی، ام پس خداوند این مرتبه را که مجدد الف باشد لابد خصائص عالی و مراتب متعالی است هر چند تمام آن خصائص و مراتب نمی توان، ایراد نمود اما چندی از اینهارا رونق ده این اوراق می گردانم وبالله التوفیق۔

ترجمہ: حضرت مولانا ہاشم ﷫ جو آپ کے عظیم خلفاء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں جیسا کہ جو انہوں نے زبدۃ المقامات میں تحریر کیا کہ ایک دفعہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت خواجہ شیخ احمد سرہندی ﷫ کو جو حضرت مجدد الف ثانی ﷫ کے مقام پر مقرر فرمایا ہے اس کے متعلق اگر اس وقت کے علماء میں سے ایک عظیم عالم اپنے الفاظ سے تائید کردے تو اس دعویٰ کی مکمل تائید ہوجائے گی۔ میں جب یہ خیال لیے ہوئے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ کی خدمت میں پہنچا تو آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور مخاطب فرمایا کہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی ﷫ جو علوم عقلیہ ونقلیہ اور تصانیف میں ان کے مقابلہ کا فی الحال ہندوستان میں نہیں ہے اس نے لکھا ہے۔ مولانا ہاشم ﷫ کے آپ کے بارے میں مدحیہ فقروں میں سے ایک یہ ہے خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ

انہوں نے میرے دل میں آنے والے خیال کو پڑھ لیا اور اس کے خطرہ کو بھانپ کر اس کا تسلی بخش جواب دیا۔ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ وہ یہ آیت کریمہ پڑھ رہے ہیں۔

قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ

ترجمہ: اللہ کہہ اور انہیں چھوڑ دے اپنے حال پر۔ (سورۃ الانعام:۹۱)

یہ واقعہ دیکھنے کے بعد وہ آپ کے پاس آئے اور مرید ہوئے اور طریقہ نقشبندیہ کی تعلیم حاصل کی اور آپ کے مخلص حقیقی بن گئے اس واقعہ سے پہلے آپ کہا کرتے تھے کہ میں خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا اویسی ہوں۔

اللہ تعالیٰ جس شخص کو مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مرتبہ پر فائز فرماتا ہے یقینی بات ہے کہ اس کے مقامات و مراتب بھی عالی ہوں اور وہ تمام خصائص تحریر کرنا ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان میں سے کچھ کو ان اوراق کی رونق بنایا جاتا ہے۔

منہا ظاہر شدن استعداد و قطبیت ایشان بر پیر بزرگوار ایشان قبل از رسیدن آنحضرت بخدمت آن خواجہ صفا کیشان بچندین سال۔

۱۔ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ پر آپ کی استعداد اور قطبیت کا اظہار آپ کے وہاں پہنچنے سے چند سال پہلے ہو جانا۔

منہا نور عالم افروز ایشان را ہم پیش از ظہور معاملہ ایشان بچندین مدت بصورت مشعل باشمع عظیم کمامر۔

۲۔ آپ کے معاملہ کے ظاہر ہونے سے پہلے آپ کے اس نور کا ظاہر ہونا جس نے پورے جہان کو روشن کیا جو ایک عظیم شمع کی مانند تھا۔

منہا برنگاشتن آن خواجہ عالی شان در بدایت سلوک ایشان بمخلصی کہ فلان بدان ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا از و منور گردد۔

۳۔ خواجہ عالی علیہ الرحمۃ کا ابتداء سلوک میں ہی آپ کے خلوص کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ فلاں اس چراغ کی مانند ہو گا جس سے سارا جہاں روشن ہو گا۔

منہا باز فرمودن بیکی از مخلصان در حین التماس او کہ چون ایشان بیایند التماس نمائیم کہ کار ترا بنہایت رسانند۔

۴۔ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے اپنے مخلصین میں ایک کو فرمایا کہ جب شیخ احمد علیہ الرحمۃ آئیں تو انہیں التماس کرنا کہ وہ تمہارے معاملہ کو انجام تک پہنچائیں۔

منہا حصول بشارت مرتبہ مرادیت و محبوبیت مر ایشان را از خواجہ صفا کیشان۔

۵۔ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی طرف سے آپ کو مرتبہ مرادیت و محبوبیت کی بشارت عطا کی گئی۔

منہا سرعت سیر و سلوک ایشان بحدیکہ در عرصۂ دو نیم ماہ بکمال و اکمال رسیدند۔

۶۔ آپ کے سیر سلوک کے سلسلہ میں اتنی سرعت تھی کہ آڑھائی ماہ کے عرصہ میں مرتبہ کمال و اکمال تک پہنچ گئے۔

منہا نوشتن پیر بزرگوار ایشان بسوئے ایشان کہ مدتیست کہ عرض نیازمندی بدرگاہ ولایت پناہ نکردہ ایم۔

۷۔ حضرت خواجہ بزرگوار باقی باللہ علیہ الرحمۃ کا آپ کے بارے میں آپ کو یہ لکھنا ایک عرصہ گزر گیا ہے درگاہ ولایت پناہ میں کوئی عرض میں نے نہیں کی۔

منہا تحریر نمودن آن مرشد عالی مقدار بایشان کہ سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بغایت بیشرمی است۔

۸۔ اس مرشد عالی مقام کا آپ کو یہ لکھنا کہ درویشوں کی باتیں تمہاری بارگاہ میں لکھنا حد سے تجاوز ہے۔

منہا رقم فرمودن آن خواجہ کہ مارا حد خود باید نگاہ داشت و از فضول احتراز باید نمود۔

۹۔ اور یہ بھی لکھنا مجھے اپنی حد پر نظر رکھنی چاہئے اور فضول باتوں سے بچنا چاہئے۔

منھا تنمیق نمودن آن مقتدائے جہان۔

۱۰۔ آپ کو مقتدائے جہاں کا خطاب دیا۔

مصرعه:

وللارض من كأس الكرام نصيب

ترجمہ: زمین کے لئے بھی کریم لوگوں کے پیالے میں سے حصہ ہوتا ہے۔

منھا چہ شد کہ مشعلہ مجددی از فتیلہ باقی باللہ جست۔

۱۱۔ کیا ہوا کہ مجددی مشعل باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے دیا سے روشن ہوئی۔

منھا نگارش فرمودن آن قدوۃ الاولیاء بایشان کہ شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ فرمودہ من مرید خرقانی ام اما اگر خرقانی درین وقت بودی باوجود پیرے اش مریدے من می گردی یعنی حال ما و شما چنین است۔

۱۲۔ حضرت باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے آپ کی طرف لکھا جو کہ خود بھی قدوۃ الاولیاء ہے کہ شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ خرقانی علیہ الرحمۃ کا مرید ہوں اگر خرقانی اس وقت میں ہوتے باوجود میرے پیر ہونے کے وہ میرے مرید ہوتے۔

منھا نوشتن کہ اھمال مانہ از روئے استغنا است موقوف اشارتیست۔

۱۳۔ آپ کا یہ لکھنا کہ میرا صرف نظر کرنا استغناء کی وجہ سے نہیں ہے تمہارے اشارہ کی وجہ سے موقوف ہے۔

منھا تحقیق نمودن پیر مبارک ایشان احوالات خود مخلصان حضور خود را از ایشان۔

۱۴۔ آپ کے پیر مبارک علیہ الرحمۃ کا آپ کے سامنے اپنے احوال اور اپنے مریدین کے باطنی احوال کا ذکر کرنا۔

منھا از ھمہ عجوبہ تر استفاضہ نمودن آن پیر بزرگوار از ایشان اشیر الیہ فی التذکرۃ الثامنۃ من ھذا المنتخب۔

۱۵۔ ان سب سے عجیب تر یہ ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ آپ سے استفاضہ کرتے ہیں جیسا کہ آٹھویں ذکر کے اندر اس کو ذکر کیا گیا۔

منھا فرمودن آن خواجہ عالی شان کہ ایشان آفتابی اند کہ مثل ما ھزاران ستارہ در ضمن ایشان گم اند کما مر دیگر خصائص عالی کہ خود ایشان چہ بتقریر و چہ بتحریر صریحا اشارۃ و کنایۃ اشارت بآنھا فرمودہ اند۔

۱۶۔ خواجہ عالی شان باقی باللہ علیہ الرحمۃ کا یہ فرمانا کہ آپ اس آفتاب کی مثل ہیں۔ جس کے ضمن میں مجھ جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا اور دوسرے بھی بہت سارے آپ کے خصائص جنہیں آپ نے خود اپنی تقریر اور تحریر میں صریحاً اور کنایتاً بیان فرمایا۔

منھا بعد از افاضہ پیر بزرگوار ایشان نسبتھائے عالیہ خود را بایشان و ھمہ مشائخ طرق خود را حوالہ بایشان و ایشانرا بمقامات عالیہ خود ھا برون و از خلص نسبتھائے خود عطا فرمودن چنانچہ در رسالہ مبدء و معاد مذکور است۔

۱۷۔ جب حضرت پیر بزرگوار خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے آپ کو مکمل افادہ دے دیا اور اپنی نسبت عالیہ اور دوسرے مشائخ کے سارے طریقے آپ کے حوالہ کر دیئے اور آپ کو مقامات عالیہ سے آگے لے گئے اور اپنی تمام نسبتیں آپ کو عطا فرما دیں جیسا کہ رسالہ مبداء و معاد میں موجود ہے۔

منہا آنکہ نسبتہائ ولایت و اقتباس کمالات نبوت را کہ بعضے اولیائ رحمھم اللہ تعالی بعض دون بعض جلوہ گر دانیدہ اند ایشانرا بھمہ آن نسبتہائ نواختہ اند بمعارف ھریکی سر افروز ساختہ چنانکہ بزبان مبارک فرمودند کہ از کمال عنایات او سبحانہ در حق این بندہ و کمترین اینست کہ ھیچ گونہ از این راہ نماند الا کہ این حقیر را بر آن عبور دادند از نسبت علیہ سریان و معیت و احاطہ وحدت و تشبیہ و تنزیہ و اسرار این جھانی و آن جھانے وجوبی و امکانے علیحدہ علیحدہ بمحض کرم بھرہ ور گردانیدند۔

۱۸۔ اور ولایت کی تمام نسبتیں اور کمالات نبوت کے اقتصابات جو کہ بعض اولیاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پر جلوا گر ہوتے رہے۔ آپ کو وہ تمام نسبتیں عطا کی گئیں اور ہر ایک کے اسرار و معارف سے نوازا گیا۔ جیسا کہ آپ اپنی زبان مبارک سے خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر اور کم تر بندے کو راہ معرفت کے ہر طریق سے گزارا ہے اور نسبت عالیہ سے جلدی و معیت اور احاطہ وحدت اور تشبیہ تنزہ اس جہان اور اس جہان کے اسرار وجوبی و امکانی علیحدہ علیحدہ سب سے مجھ کو حصہ محض اپنے کرم سے سرفراز فرمایا۔

منہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ المقدس ایشان را علم سمٰوٰت آموختہ چنانکہ در عرائض بخدمت حضرت خواجہ قدس سرہ معروض داشتند۔

۱۹۔ آپ کو علم سماوات حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے سکھایا جب کہ آپ نے اسے ان معروضات میں بیان فرمایا جو خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی طرف لکھی گئی۔

منہا حضرت خضر و الیاس علیھما السلام بایشان ملاقات نمودہ از حقیقت حیات و ممات خود بیان نمودہ اند چنانچہ ایشان در مکتوبے بآن تصریح نمودہ اند۔

۲۰۔ حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کو حقیقت سے آگاہ فرمایا جیسا کہ آپ نے ایک مکتوب میں اس کی تشریح فرمائی ہے۔

منہا کہ ایشان را مبادی سلوک روحانیت ابو العباس خضر علیہ السلام بعلوم لدنی نوختہ بود چنانچہ اشارہ بآن تصریح در مبدء و معاد فرمودہ اند۔

۲۱۔ سلوک روحانیہ کے ابتدائی اعمال آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے علم لدنی سے سکھائے جیسا کہ آپ نے اپنے رسالہ مبدا و معاد میں اس کا ذکر فرمایا۔

منہا آن است کہ حضرت خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ ایشان را مجتھد علم کلام ساختہ چنانچہ بیان آن در مکتوبی نمودہ اند و بر ناظران علوم ایشان صدق این مدعا مستور نیست۔

۲۲۔ حضور ﷺ نے آپ کو علم کلام کا مجتہد بنایا جس کا بیان آپ نے اپنے مکتوب میں فرمایا اور آپ کے علوم پر نظر رکھنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔

منہا از آن جملہ است کہ خدمت ایشان روزی در حلقہ مراقبہ بودند بانکسار و دید قصور اعمال رفتہ کہ ندائ در رسید کہ غفرت لک و لمن توسل بک بواسطۃ او بلا واسطۃ الی یوم القیمۃ اظھار آن امر فرمودند در رسالہ مبدء و معاد رقم زد و قلم مبارک شد۔

۲۳۔ ان سب مناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایک دن مراقبہ میں تھے اور اپنے اعمال کے اسلوب پر عاجزی اور انکساری پر

نظر ڈالی اور آواز آئی کہ میں نے تمہاری بخشش کر دی اور اس کی بھی جو قیامت والے دن تک آپ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ وسیلہ بنائے گا۔ اس کا اظہار آپ نے اپنے رسالہ مبدا و معاد میں تحریر فرمایا۔

منہا روزی بر روح یکی از فرزندان متوفی طعامے پختہ در آن اثنا بخاطر مبارک رسیدہ مضمون آیۃ انما یتقبل اللہ من المتقین کہ در من اتقا کجا و چگونہ امید قبول باشد ناگاہ ندا رسید انک من المتقین۔

۲۴۔ ایک دن آپ نے اپنے فوت شدہ صاحبزادے کی روح کے لئے ایصال ثواب کے لئے کھانا بنایا اس وقت آپ کے دل میں اس آیت کریمہ کا خیال آیا:

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ متقین سے قبول فرماتا ہے۔ (سورۃ المائدہ: ۲۷)

میرے اندر تقویٰ کہاں سے آیا اور قبولیت کی امید کیسے کی جا سکتی ہے غائب سے آواز آئی تم متقین میں سے ہو۔

منہا می فرمودند کہ ہرگز من خود بہ تہجد بر نخاستم بلکہ ہمیشہ مرا باذن و اعلام و صدا و امثال آن در ثلث آخر شب بیدار کردہ اند یکبار بی آنکہ بیدار ساز ند بیدار شدم گفتم من کیستم کہ بخود برخیزم و بہ بندگی و طاعت او تعالیٰ آویزم باز سر را بخواب نہادم لمحہ نہ رفتہ بود کہ از ہر طرف آواز و اعلام برخاست ثلث آخر شب بیدار کردند۔

۲۵۔ آپ فرماتے ہیں تہجد کے لئے میں خود کبھی بیدار نہیں ہوا ہمیشہ مجھے کسی حکم یا اعلان یا آواز یا اس طرح کی کسی اور چیز سے تہائی رات کے آخر میں بیدار کیا جاتا تھا ایک دفعہ جب مجھے بیدار کیا گیا میں نے کہا میں کون ہوں کہ خود بخود اٹھوں اور اللہ تعالیٰ کی بندگی اور طاعت بجالاؤں یہ سوچ کر میں پھر سو گیا ایک لمحہ نہیں گزرا تھا ہر طرف سے آنے والی آواز اور اعلانات نے پھر مجھے تہائی رات کو بیدار کر دیا۔

منہا حضرت مجدد الف ثانی را مبشر گردانیدند بر آنکہ بر ہر جنازہ کہ تو بنماز آن حاضر شوی آن میت مغفور است۔

۲۶۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو بشارت دی گئی کہ آپ جس کا جنازہ پڑھیں گے اس کو بخش دیا جائے گا۔

منہا بر مقبرہ کہ ایشان برائے اموات طلب آمرزش نمودند ملہم شدند بر آنکہ عذاب از اہل آن مقبرہ برداشتند چنانکہ دو شاہد بر این مدعا در ذکر حضرت امام رفیع الدین کہ از اجداد مبارک ایشان است ذکر یافتہ۔

۲۷۔ آپ جس قبرستان میں مردوں کی بخشش کے جاتے تو الہام کے ذریعے آپ کو بتایا جاتا کہ مردوں سے عذاب کو اٹھا لیا گیا ہے جس پر دو گواہ کی تحریریں حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ کے ذکر میں گزریں جو کہ آپ کے آباء و اجداد میں سے تھے۔

منہا آنکہ ایشان را بشارت دادند کہ با آنکہ این علوم کہ تو گفتۂ و تحریر نمودہ ہمہ از ما است و تا خصوصا علومی کہ در انحوی از تردد داشتند بخصوصیت و صدق آنرا او انمودند و حقیقت آنرا معلوم فرمودند۔

۲۸۔ آپ کو بشارت دی گئی جو کچھ بھی معارف آپ نے لکھے ہیں یا بیان کئے ہیں وہ سب ہماری طرف سے ہیں اور وہ علوم و معارف جن میں آپ کو کوئی تردد ہوتا خصوصیت اور صدق کے ساتھ اس پر توجہ فرماتے تو اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی۔

منہا فرمودند کہ شریعت را دیدم کہ در کوچہ ما فرود آمدہ چنانچہ کاروانے در سرائے فرود آید۔

۲۹۔ میں نے شریعت کو اپنے گھر میں اس طرح پڑاؤ ڈالتے ہوئے دیکھا جس طرح کہ ایک قافلہ ایک سرائے میں پڑاؤ ڈالتا ہے۔

منہا فرمودند کہ در دہ آخر ماہ رمضان بعد از تراویح کسلے در خود یافتم رفتم کہ بر فراش خود تکیہ کنم وقت اضطجاع از غلبہ کسل فراموشم شد کہ پہلوئ راست خود را اول بر زمین نہم چنانکہ مسنون است بر پہلوئ چپ تکیہ نمودم بعد از دراز کشیدن بیادم آمد کہ ترک سنت شد نفس از کاہلی چنان معقول ساخت کہ از روئ سہو و نسیان شدہ لیکن مرا خوف ترک سنت شد لاجرم تمام برخواستہ بہ پہلوئ راست اضطجاع نمودم متعاقب آن عمل از کرم الٰہی فیوضات و انوار نامتناہی بظہور رسید ندا و ندا دادند باین قدر کہ رعایت نمودی ترا در آخرت از ہیچ وجہ عذاب نکنم و بسبب این رعایت خادم کہ پائ تو می مالید آن را نیز آمرزیدم۔

۳۰۔ آپ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں ایک دفعہ نماز تراویح کے بعد میں نے اپنے جسم میں سستی اور کاہلی و کمزوری کو دیکھا تو خیال کیا کہ کچھ دیر کے لئے میں آرام کرلوں میں جب لیٹنے لگا تو بھول گیا کہ پہلے دائیں پہلو کو زمین پر رکھوں جیسا کہ دائیں پہلو پر سونا سنت ہے لیٹنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ میں نے خلاف سنت کیا ہے نفس نے جواب دیا کہ یہ بھول جانا کمزوری اور کاہلی سے ہوا ہے اس کا مواخذہ نہیں لیکن مجھے ترک سنت کا خوف رہا اور میں اٹھا اور دوبارہ دائیں کروٹ پر لیٹا تو اس عمل کے بعد کرم الٰہی جل وعلی کے فیوض و برکات و انوار کا لامتناہی سلسلہ ظاہر ہوا اور ندا آئی کہ جس قدر تم نے سنت کی رعایت کی ہے اس کی برکت سے آخرت میں آپ سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور اسی سبب سے جو خادم اس دوران آپ کے پاؤں دبا رہا ہے اس کی بھی بخشش کر دی ہے۔

منہا از آن جملہ است کہ در عشرہ آخر رمضان فرمودہ اند کہ امروز معاملہ عجب گذشت بر عریش خود تکیہ کردہ بودم چشم فراخابیدہ کہ احساس نمودم کہ بر آن عریش من دیگری آمدہ نشست چہ می بینم کہ سید اولین و آخرین است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودند آمدہ ام تا برائ تو اجازت نامہ نویسم و تا حال برائ کسی چنین ننوشتہ ام دیدم کہ در متن آن نامہ الطاف عظیمہ کہ تعلق باین جہان داشت ثبت نمودند و بر ظہر آن عنایات کثیرہ کہ متعلق بآن عالم بود درقم فرمودند چنانکہ این معنی را در مکتوبے از مکاتیب دفتر ثالث است نگارش فرمودہ اند و این مکتوب شریف بدست خط مبارک کہ دران دیگر فوائد زوائد از این است بعینہ نزد این فقیر است کہ آن را تعویذ جان و حرز امان می انگارم۔

آپ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عجیب معاملہ ہوا کہ میں اپنے بستر پر دراز ہوا اور آنکھیں نیند کے لئے بند کر دیں اس دوران احساس ہوا کہ میرے بستر پر کوئی اور آ کر بیٹھا ہے جب میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں اجازت نامہ لکھ دوں اور تا حال میں نے کسی اور کے لئے نہیں لکھا جب میں نے دیکھا تو اس کے متن یعنی عبارت میں اس جہاں سے متعلق عظیم عنایات ذکر تھیں اور اس کی پشت پر ان عنایات کا ذکر تھا جن کا تعلق اگلے جہان سے ہے۔ آپ نے اس سب کا مفہوم دفتر ثالث کے ایک مکتوب میں فرمایا ہے اور اس مکتوب شریف میں جو آپ کے خط مبارک سے ہے اس میں اور فوائد و زوائد کا بیان بھی ہے اور وہ بعینہ فقیر کے ہاں پہلے بھی اسی طرح تھے اور فقیر نے اسے اپنی حرز جاں بنا کے رکھا ہے۔

منہا ایشان را از جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشارت رسید کہ فردا چندین ہزار کس را بہ شفاعت تو ببخشد خدمت مولانا

هاشم، علیہ الرحمۃ می نگارد کہ فردائ آن روز کہ ایشان را این بشارت رسیدہ بود بشکرانہ آن طعامی کردند و قصہ را باز نمودند۔

۳۱۔ آپ کو حضور ﷺ کی طرف سے یہ بشارت آئی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہاری شفاعت سے اتنے ہزار لوگوں کی بخشش فرمائے گا۔ حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس دن آپ کو یہ بشارت ملی تھی اس کی صبح کو آپ نے لوگوں کو کھانا کھلایا اور شکرانہ ادا کیا اور یہ واقعہ بیان کیا۔

منہا در رسائل خود نوشتہ اند کہ الحمد للہ الذی جعلنی صلة بین البحرین و مصلحًا بین الفئتین چہ این عبارت در جای ثبت شدہ کہ ایشان در کلام صوفیہ اکرام و علمائے عظام تطبیق دادہ اند جدال فریقین را راجع بتفاوت لفظی نمودہ اند و در معنی موافق ساختہ بنوعیکہ ہیچ شبہ نماندہ آنجا این عبارت املا فرمودہ اند۔

خدمت مولانا ہاشم مذکور قدس سرہ می نویسند کہ میان این فقیر و عالمے کہ در آنوقت مرجع بودہ مشاجرتے واقع شد او گفت کہ این قسم معاملات عظمی کہ شیخ تو ادعامی کند می بائیست کہ از سرور دین و دنیا در رنگ مہدی موعود در حق او حدیثے روائیت می شد باو گفتم کہ علم جمیع احادیث بما و شما ثابت نہ از کجا معلوم شود کہ حدیث در این باب وارد نشدہ آن عزیز گفت جمع الجوامع شیخ سیوطی نزد من حاضر است و کم حدیثی از وے خارج باشد بیا تا بہم در باب فضائیل این امت جستجو کنم تا دیدہ شود کہ حدیثے درین باب برآید کہ دلالت کند مدعائ ایشان را ہر دو متوجہ شدہ کتاب را کشادیم در باب فضائیل این امت حدیثے کہ دلالت تمام داشت بمدعائے ایشان برآمد و آن حدیث اینست یکون فی امتی رجل یقال لہ صلة یدخل الجنة بشفاعتہ کذا و کذا من باین فاضل گفتم کہ این حدیث اشارہ بحال ایشان است و ایشان خود را صلہ فرمودہ اند و عبارت مذکورہ بشارت سرور دنیا و دین باین راست می آید گفت احتمال دارد و خاموش شد این مقدمہ را بآن حضرت رسانیدم تبسم نمودند و شکرانہ آنرا بر زبان آوردہ در حق این بندہ التفاتفرمونند

۳۲۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسائل میں تحریر فرماتے ہیں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے دو سمندروں کے درمیان صلہ بنایا اور دو گروہوں کے درمیان مصلح بنایا یہ عبارت اس جگہ صادق آتی ہے جہاں پر آپ نے علماء کرام اور صوفیاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی کلام میں تطبیق دی ہے اور فریقین کے جدال کو تفاوت لفظی کی طرف راجع فرمایا ہے۔ اور ایسا موافق معنی بیان کیا ہے کہ کوئی شبہ نہ رہ جائے۔

حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے اور اس وقت کے ایک عالم جو کہ مرجع عوام تھے مشاجرہ ہو گیا وہ کہنے لگے کہ جن معاملات عظمیٰ کا دعویٰ آپ کے شیخ کرتے ہیں ممکن ہے کہ وہ سرور دین و دنیا محمد مصطفی ﷺ سے حضرت مہدی موعود کے رنگ میں واقع ہوں اور یہ احادیث ان کے حق میں وارد ہوئیں ہوں میں نے کہا کہ ساری احادیث کا علم میری اور تمہاری معلومات میں تو نہیں پھر یہ کیسے معلوم کیا جائے کہ احادیث اس باب میں وارد نہیں ہوئیں۔ انہوں نے کہا امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی جمع الجوامع میرے پاس موجود ہے اس میں تقریباً ساری احادیث موجود ہیں بہت کم اس سے رہ گئیں ہیں۔

آؤ دونوں مل کر دیکھتے ہیں اس کو تمہارے شیخ کے دعویٰ پر اس میں کوئی حدیث ہے کہ نہیں ہم دونوں کتاب کا مطالعہ کرنے لگے تو کتاب میں فضائل امت کے باب میں ہمیں ایک حدیث پاک ملی جو خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے دعویٰ کی مکمل تائید کرتی تھی اور وہ حدیث پاک یہ ہے۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں:

يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ صِلَةٌ يَدْخُلُ الجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ كَذَا وَكَذَا۔

ترجمہ: میری امت میں ایک آدمی ہوگا اس کو صلہ کہا جائے گا اس کی شفاعت سے جنت میں اتنے لوگ داخل ہوں گے۔

(الزہد والرقائق لابن المبارک، رقم: ۸۶۴ص، ۲۹۷، حلیۃ الاولیاء، ج، ۲ص، ۲۴۱، کنز العمال، ج، ۱۲، ص، ۱۸۵، رقم: ۳۴۵۸۹)

میں نے اس فاضل سے کہا کہ یہ حدیث آپ کے مکمل احوال کی طرف اشارہ کررہی ہے۔آپ نے اپنے آپ کو صلہ کہا ہے اور سرور کون ومکان ﷺ کی یہ حدیث پاک آپ کے قول پر سچی آرہی ہے۔اور اس میں بشارت بھی ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا یہ حدیث اس دعویٰ کا احتمال رکھتی ہے اور پھر خاموش ہوگئے میں نے یہ مقدمہ آپکی بارگاہ میں پیش کیا آپ سب سن کر مسکرائے اور شکریے کے کلمات ادا کیے اور اس بندہ کی طرف نظر التفات فرمائی۔

منها خدمت ایشان را بانوار و برکات هفت درجه متابعت حضرت خاتمیت علیه الصلوٰة و التحیة مشرف گردانیدند تحقیق آن هفت درجه باحصول آن دولت در حق ایشان در مکتوب پنجاهم از دفتر ثانی مکتوبات قدسی آیات ثبت یافته خوانندگان آن از آنجا پی بعلو درجه ایشان خواهند برد۔

۳۳۔ حضور ﷺ نے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو اپنی متابعت کے سات درجات بمع ان کے انوار وبرکات سے مشرف فرمایا۔آپ نے ان درجات کے حصول کی دولت کی تحقیق اپنے مکتوبات دفتر ثانی کے پچاسویں مکتوب میں فرمائی ہے جسے آپ کے علو درجات کے جاننے کی خواہش ہو وہ وہاں سے مطالعہ کرلے۔

منها از ان جمله است که خناس را وسواس به محض کرم از سینه بے کینه ایشان بیرون کرده اند چنانکه فرموده اند که در نماز ضحی بودم دیدم که بلائ عظمیٰ ناگاه از سینه من بیرون رفت بعد از ان مرئی شد که آشیانه او را نیز از سینه من دور کردند ظلمات کثیره که در نواحی آن بود اثرے از آنها نماند و انشراحی عجیب سینه من دور کردند اینکه از صدر تو بیرون شد خناس است که پیغامبر علیه الصلوٰة والسلام باستعاذه از ان مامور گشته بود و نیز وانمودند که خطراتے که در اصول دین پیدا می شوند منشاء آنها همین خناس است که در صدر آشیانه وارد و هر وقت نیشا میزند۔

۳۴۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے سینہ بے کینہ میں سے وسوسہ کے خناس کو دور کردیا گیا اس کو آپ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میں چاشت کی نماز میں تھا کہ ایک بلاء عظیم میرے سینہ سے نکل کر گئی اور اس کے بعد دیکھا گیا کہ اس کے گھر کو بھی وہاں سے نکال دیا گیا اور اس کی وجہ سے جوارد گرد ظلمات تھیں انہیں بھی دور کردیا گیا اس کے بعد انشراح کے ذریعہ معلوم ہوا کہ تمہارے سینہ سے جو نکالا گیا ہے وہ وسواس ہے۔اور یہ سب کچھ نبی ﷺ کے استعاذہ پڑھنے کے حکم کی وجہ سے ہوا ہے۔اور اس میں یہ بھی معلوم ہوا کہ اصول دین کے احکام کے بارے میں جو وسوسہ پیدا کرتا ہے وہ وہی خناس ہے کہ سینہ میں اس کا گھر ہے اور وہاں رہ کر وہ ڈستا رہتا ہے۔

منها شرک خفی را از عبادات ایشان برداشتند می فرمودند که چند روز دید قصور اعمال بر نهجی استیلائ نموده که چون در نماز در فاتحه بلفظ ایاک نعبد می رسیدیم حیران می شدم که اگر این لفظ را بخوانم که بمفهوم آن مستحق نیم پس در اثنائ قراءت مصداق کلمه لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ۔ باشم و اگر نخوانم بے آن نماز درست نیست تا آنکه حضرت حق سبحانه و تعالیٰ به محض کرم شرک را از

عبادت من بر داشت و نعمت الا للہ الدین الخالص بہ ظہور پیوست الحمد للہ علی ذلک۔

۳۵۔ احسان عظیم ہے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی عبادات میں سے شرک خفی کو نکال دیا گیا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ چند دنوں سے اعمال میں قصور بلندی کی طرف ہے وہ اس طرح کہ میں جب نماز میں: ایاک نعبد۔ پڑھتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ میں اس لفظ کو پڑھتا تو ہوں لیکن اس کا معنی میرے اندر متحقق نہیں اور میں اس آیت:

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ

ترجمہ: تم وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ (سورۃ الصف: ۲)

کا مصداق بنتا ہوں اور اگر نہ پڑھوں تو اس کے بغیر نماز درست نہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے میری عبادات سے شرک کو ختم فرما دیا۔ اور اس کریمہ کے مفہوم:

أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ۔

ترجمہ: خبردار اللہ کے لئے دین خالص ہے (سورۃ الزمر: ۳) کی نعمت کا ظہور ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

منها آنکه ایشان را از غایة اتباع آنسرور رسوخ علم و عمل باامام اعظم ابو حنیفة کوفی و امام مکرم شافعی رحمة اللہ علیه مطلّبی و کبار تلامذہ ہر یک رضی اللہ تعالیٰ عنہم فنائ و بقائ بہم رسیدہ چنانچہ فرمودہ اند در حلقه صبح بودم ناگاہ یک گونہ فنائ مخصوص روئداد کہ تعینی، کہ مرا بود بر فت تامدتے کشید تا بعد از نماز عصر آن روز دیدم کی امام الائمة ابو حنیفة کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجمیع از شاگردان و جمیع علمائ مجتہدین مذہب خود گرد من مجتمع اند و مرا احاطه نمودہ و بعضے از اساتذہ امام مذکور چون ابراہیم نخعی نیز بنظر در آمدند آنگاہ دیدم کہ نور امام و نور ہر یک از ائمه کرام در من آمد و من بآن انوار ایشان تعیین بقایا یافتم و بتمامه متجسم ازآن انوار شدم و نور ہر واحدی را جدا جدا اجزائ خود میدیدم بعد از دو سه روز این معامله ہمان قسم تعیین و بقابا امام شافعی رحمة اللہ علیه باتلامذہ و مجتہدین مذہب خود در من در آمدند و مانند طائفه اولی انوار ایشان اجزائ من شد بعد از ساعتی چند دیدم کہ انوار حنفیه بسنن سابق باز آمد و الحال خود را بانوار فریقین متحقق مے یابم بعدہ فرمودہ اند دران وقت چنان مشہود گردید کہ حق از این ہر دو امام ہمام بیرون نیست آنچه از حنفی ماندہ شافعی گرفته و از ایشان تجاوز ننمودہ دو حصه تام ابو حنیفه علیہ الرحمہ را مسلم است و ثلث بطرف ثانی رحمہما اللہ تعالیٰ۔

۳۶۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو حضور ﷺ کی انتہائی اتباع کے وسیلہ سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ اور امام مکرم شافعی رضی اللہ عنہ اور دونوں کے کبار شاگردوں کے ساتھ فنا و بقا دونوں حاصل ہوتی ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں میں صبح کے حلقہ ذکر میں تھا کہ اچانک ایک کونہ میں فنا جس کا تعین میں تھا ظاہر ہوئی یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت آ گیا اس وقت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اپنے تمام شاگردوں اور اپنے مذہب کے تمام آئمہ مجتہدین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کے آتے ہیں اور میرے اردگرد حلقہ بنالیا ہے اس میں امام اعظم علیہ الرحمہ کے کچھ اساتذہ بھی مجھے نظر آئے جیسے امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ تھے اس وقت میں نے دیکھا کہ امام اعظم علیہ الرحمہ اور

دیگر تمام ائمہ کے نور میری طرف آئے جن سے میں نے بقا حاصل کی اور میں مکمل طور پر ان انوار سے متجسم ہو گیا اور ہر ایک کے نور کو میں اپنے اجزاء میں جدا جدا دیکھتا ہوں۔ اس کے دو تین دن کے بعد یہی معاملہ میرے ساتھ امام شافعی ﷺ اور ان کے مذہب کے ائمہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کی طرف سے پیش آیا اس وقت میں نے دیکھا کہ ائمہ حنفیہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) مجھ سے نکل گئے ہیں اور امام شافعی ﷺ اور ان کے تلامذہ اور ائمہ مجتہدین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) میرے اندر آ گئے ہیں اور پہلے طبقہ کے علماء کی طرح ان کے انوار میرے جسم کا جزء بن گئے ہیں اور کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ انوار حنفیہ پھر واپس آ گئے ہیں اور میں نے اپنے حال کو دونوں فریقین کے ساتھ متفق پایا ہے اور اس کے بعد میرے لئے متحقق ہوا کہ حق ان دونوں ائمہ کے اقوال سے باہر نہیں ہے جو کچھ احناف کے اقوال سے رہ گیا تھا وہ شافعیہ سے لے لیا۔ ان سے حق متجاوز نہیں ہوا اور اس کا کامل حصہ امام الائمہ ابوحنیفہ ﷺ نے حاصل کیا اور باقی ایک تہائی حصہ امام شافعی ﷺ نے حاصل کیا۔

منہا وهم از آن جمله مشائیخ نقشبندیه و مشایخ قادریه را قدس اللهِ اسرارهم بر سر ایشان مشاجرت رفت تا آنکه مشایخ طرق دیگر ﷺ رسیده صلح دادند کمامر۔

۳۷۔ آپ کے فضائل میں سے ہے کہ مشائخ نقشبندیہ اور قادریہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) نے آپ کے بارے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنی چاہی تو دوسرے طریقہ کے مشائخ نے آ کر ان میں مفاہمت کرائی۔

منها فرموده اند که هر که داخل طریقه ماشده و خواهد شد تا قیامت بواسطه و غیر واسطه از رجال و نساء همه را بنظر ما در آوردند و اسم ونسب و مولد و مسکن او را نما دانانیدند اگر خواهم همر ایک بیک بیان نمائیم

۳۸۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے سلسلہ میں جتنے بھی لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ مرد و عورتوں قیامت میں جو آئیں گے وہ مجھے دکھائے گئے اور ان کے نام ونسب سب کچھ بتایا گیا حتی کہ اگر میں چاہوں تو ہر ایک کے متعلق اب سب کچھ بتا سکتا ہوں۔

مثنوی:

بشگافِ روزن و دیوارها		مطلع باشند بر اسرارها

ترجمه: کھڑکی اور دیوار میں سوراخ کے بغیر، اس کے اسرار پر اطلاع رکھتے ہیں۔

بلک پیش از زادنِ تو سالها		دیده باشندت ترا با حالها

ترجمه: بلکہ تیرے پیدا ہونے سے پہلے کئی سال، تجھے تیرے احوال کے ساتھ جانتے ہیں۔

عارفان که جام حق نوشیده اند		راز ها دانسته و پوشیده اند

ترجمه: وہ عرفا جنہوں نے حق کا جام پیا ہے، وہ سارے رازوں کو جانتے ہیں اور چھپاتے ہیں۔

منها بر ایشان ظاهر گردیده اند که در هند انبیائ بوده اند علی نبیّنا علیهم السلام که بعضی سه تن و بعضی دو تن گردیده اند و ایضاً قبور متبر که بعضی از این انبیاء را که در آن دیار آسوده اند نیز بایشان نموده اند و انوار آن را مشاهده فرموده۔

۳۹۔ آپ کے لیے ظاہر کیا گیا کہ ہندوستان میں بھی انبیاء کرام ﷺ تشریف لائے ہیں کسی جگہ تین ہیں اور کہیں دو ہیں اور ان انبیاء کرام ﷺ کی مزارات

جن علاقوں میں ہیں ان کا آپ پر اظہار کیا گیا اور آپ نے ان کے انوار کا مشاہدہ کیا ہے۔

منها احوال مآل مشاهیق جبل و مشرکان فطرت رسل که نزد ما تریدیه این جماعت در دوزخ خواهند بود و نزد اشعریه برخلاف آن بایشان مکشوف گردانیدند که بعد از بعثت و احیاء اخروی آنهارا در مقام حساب داشته باندازه جریمه معاتب و معذب خواهند ساخت و استیفائ حقوق نموده در رنگ حیوانات غیر متکلف ایشان را نیز معدوم مطلق و لاشئ محض خواهند فرمود و در مکتوب دو صد و پنجاه و نهم از جلد اول این قصه مسطور است و چنان برنگاشته اند که این مسئله را چون در محضر انبیائ کرام علیهم الصلوٰة والسلام عرض نموده آمد همه تصدیق فرمودند و مقبول داشتند وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ سُبْحَانَهٗ۔

۴۰۔ وہ لوگ جو جنگلوں میں رہے اور وہ کسی نبی کو جانتے ہی نہیں اور وہ لوگ جو اس وقت یا علاقہ میں پائے گئے جن میں کوئی نبی تشریف ہی نہیں لائے اور نہ انہیں اس سلسلہ نبوت کا علم ہوا وہ مشرکین فطرت کہلائے ایسے لوگوں کے بارے میں علمائے ماتریدیہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی رائے یہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں اور علمائے اشاعرہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) فرماتے ہیں کہ وہ عذاب کے مستحق نہیں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ پر ان کے احوال کو یوں منکشف کیا گیا کہ ان کو یوم حساب میں لایا جائے گا اور ان کے گناہوں کے مطابق انہیں سزا و عذاب کیا جائے گا اور ایک دوسرے کے حقوق دلائے جائیں گے اور پھر انہیں غیر مکلف جانوروں کی طرح موت دے کر لاشی بنا دیا جائے گا یہ سارا مسئلہ مکتوبات کی جلد اول میں مکتوب نمبر ۲۵۹ میں ذکر کیا گیا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ جب یہ مسئلہ انبیاء ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو سب نے اس کی تصدیق فرمائی اور قبول فرمایا اور حقیقت کا علم اللہ رب العزت کے پاس ہے۔

منها آنکه ایشان را از اسرار قضا مبرم و معلق مطلع گردانیدند و حکمی از احکام یک قسم قضائ مبرم را بالتماس ایشان پذیرفتند۔

۴۱۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ کو قضاء مبرم اور معلق سے آگاہ کیا گیا اور قضاء مبرم کے احکام میں سے ایک حکم پر آپ کی عرض کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا فرمایا۔

منها ایشان را از علمائ راسخین گردانیدند و از کاشفان اسرار مقطعات قرآنی و رموز متشابهات فرقانی چنانکه نگارش نموده اند که این فقیر تامدتها سر متشابهات را مفوض بعلم حضرت حق سبحانه میساخت و علمائ راسخین را غیر از ایمان بمتشابهات نصیب نمی یافت، و تاویلات که بعضی علمائے صوفیه بیان کرده اند آنها را لائق آن متشابهات نمی دانست و آن تاویلات را از اسراریکه قابل استتار باشد تصور نمی کرد چنانچه عین القضات از الف لام میم الم خواسته که بمعنی درد است که لازم عشق است و مثال آن آخر کار چون حضرت حق سبحانه بمحض فضل شمه از تاویلات متشابهات را برین فقیر ظاهر ساخت و جدولی از ان دریای محیط بزمین استعداد این مسکین کشاده گردانید دانست که علمائ راسخین را از تاویلات متشابهات و مقطعات نصیب وافر است و تفصیل آن را در زبدة المقامات و کتب ایشان باید جست این منتخب حامل تفصیل نمی تواند شد اورده اند که بعد از الحاحات مخدوم زادگان در اطلاع این اسراء مقطعات متوجه شدند باظهار یک حرف ق اذن یافتند آن را بیان نمودند و سامعان را ربودند و مخدوم زاده گان را منع از اظهار آن نمودند۔

۴۲۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ کو علمائے راسخین اور کاشف اسرار مقطعات قرآنی اور واقف رموز متشابہات فرقانی میں سے جانا گیا ہے۔ جیسا کہ

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ فقیر ایک مدت تک اسرار متشابہات کے علم کو مفوض الی اللہ سمجھتا رہا اور علماء راسخین کا حصہ ان میں صرف ان پر ایمان کو سمجھتا رہا۔ اور جو بعض صوفیاء نے متشابہات کی تاویلات کی ہیں میں انہیں ان کے قابل سمجھتا رہا۔ ان تاویلات کو قابل استتار اسرار نہ سمجھتا تھا۔ جیسا کہ عین القضات میں ہے کہ الف لام میم یہ الم ہے جو بمعنی درد کے ہے اور درد لازمات عشق ہے اور اس طرح کے دوسرے معانی بھی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک قطرہ کے ذریعہ ان کی تاویلات اس فقیر پر ظاہر کیں اور اس کے جدول سے فقیر کے محیط دریا کو کشادہ فرمایا تو مجھے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے علمائے راسخین کو اس کا حصہ عطا فرمایا ہے۔ اور اس کی تفصیل آپ نے زبدۃ المقامات میں بیان فرمائی ہے جو کوئی دیکھنا چاہیے وہ آپ کی کتب میں اسے دیکھ لے یہ مختصر کتاب اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ صاحبزادوں کے کافی اصرار کے بعد آپ کو، ق، کے اسرار بیان کرنے کی اجازت عطا کی گئی تو آپ نے دوسرے سامعین کو وہاں سے اٹھا دیا اور صرف صاحبزادوں کو بتایا اور انہیں آگے بتانے سے منع فرما دیا۔

منہا ایشان را در سیر مقامات صغری جامع گردانیدند میان قطب ارشاد و قطب افراد و آن مرتبہ از نوادر است۔

۴۳۔ آپ کو مقامات صغریٰ کی سیر کا جامع قرار دیا گیا جو قطب ارشاد اور قطب افراد کے مرتبہ کے درمیان ہے اور یہ مقام نوادرات میں سے ہے۔

منہا بر ایشان مشارب و تمیز کمالات ولایات انبیائے علیہم الصلوٰت والتحیات و کذالک طالبانے کہ بر قدم پیغمبرے از پیغمبرانند مکشوف گردانیدند و تفاوت اقدام ھر یک را دران مشارب وانمودہ چنانکہ می فرمودند کہ فلان در ولایت موسویست نزدیک نقطہ مرکز فلان قریب دائرہ و امثالھا و این نیز از نوادر است چنانچہ می آرند کہ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ را علم بمشرب خود نبود باوجودیکہ قطب زمانہ و مقتدائ اولیائے وقت خود بود چون خواست کہ معلوم او شود یکی از مریدان را بنزد بزرگے کہ باین علم ممتاز بودہ فرستاد آن بزرگ در اثنای تفتیش حال از ان طالب پرسید کہ جھدک ما چون است آن مرید از این حرف دل تنگ بحضرت شیخ خود باز گشت از آنچہ شنیدہ معروض داشت شیخ بتواجد برخاست و گفت مقصد ما بحصول پیوست و معلوم شد کہ ما بقدم کلیم اللہ علیہ السلام بودہ ایم کہ جھود امت اورا گویند۔

۴۴۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر انبیاء علیہم السلام کی ولایات اور کمالات کو منکشف کیا گیا اور اسی طرح طالبان سلوک کی ولایت کو کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اور ہر قدم اور اس کے مشرب میں فرق کو بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ فلاں ولایت موسوی پر ہے اور فلاں نقطہ کے مرکز کے نزدیک ہے۔ اور فلاں دائرہ کے قریب ہے اور اسی طرح اور بھی کئی بیان فرمائے۔ اور یہ بھی نوادر معرفت سے ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ کا علم ان کے اپنے مشرب سے نہ تھا باوجود اس کے کہ وہ مقتدائے زمانہ اور قدوۃ الاولیاء تھے۔ جب انہوں نے چاہا کہ اس وجہ کو معلوم کریں تو انہوں نے اپنے ایک مرید کو ایک بزرگ کے پاس جو اس علم میں ممتاز تھے بھیجا۔ اس بزرگ نے تفتیش حال کے دوران اس طالب سے پوچھا میرا چھوٹا یہودی کیسا ہے۔ اس طالب نے یہ لفظ سنے تو وہ متنفر ہو کر وہاں سے اٹھ آیا اور آ کر اپنے شیخ کو ساری بات بتائی وہ شیخ یہ سن کر وجد میں آ گئے اور کہنے لگے مجھے میری مراد مل گئی ہے۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میں موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوں کیونکہ یہود ان کی امت کو کہا جاتا ہے۔

منہا حضرت حق سبحانہ ایشان را بہ محض کرم قدرتے و قوتے عطا نمودہ بود و تصرف بخشیدہ کہ یکی را از ولایتی و مشربی کہ در آن بود بولایتی کہ فوق آن بود می رسانیدند چنانچہ بہ مخدوم زادہ بزرگ قدس سرہ رقم نمودہ اند کہ شمارا بعد از ولایت موسوی بولایت

مُحَمَّدِی آوردہ شد۔

۴۵۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے آپ کو یہ طاقت وقدرت عطا فرمائی تھی کہ آپ تصرف فرما کر کسی کو جو کسی نبی کے قدم پر ہے اس سے اوپر والے مرتبہ میں لے آئیں۔ جیسا کہ آپ اپنے بڑے صاحبزادے علیہ الرحمۃ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تم ولایت موسوی پر تھے تمہیں وہاں سے ولایت محمدی پر لایا گیا۔

منها تعین وجودی و تعین حسی که تاغایة الحال عارفی بآن لب نه کشوده بر ایشان ظاهر گردانیدند و باسرار انوار آن مرتبه علیا ایشان را مشرف ساختند۔

۴۶۔ آپ کی یہ قوت تھی کہ تعین وجودی اور تعین حسی میں ابھی تک طالب اسے اپنی زبان پر نہ لاتا تھا کہ آپ اسے ظاہر فرما دیتے اور اسرار وانوار کے ساتھ اسے مقام علیا پر پہنچا دیتے تھے۔

منها ایشانرا باسرار معاملات قلوب خمسه نواخته اند خصوصاً بمرتبه علیا که بقلب خامس متعلق است و آن از مقامات شکر فست چنانچه در فقره از فقرات رساله مبدء و معاد بیان فرموده اند فاذا بلغ العارف الاتم معرفةً والاکمل شهود آهذا المقام العزیز وجودُهٗ الشریف رتبته یصیر ذلک العارف قلبا للعوالم کلّها والظهورات جمیعًا وهو المتحقق بالولایة المحمدیّة والمشرف بالدعوة المصطفویة علی صاحبها الصلٰوة والتحیة فالاقطاب والابدال والاوتاد داخلون تحت دائرة ولایته والافراد والاحاد وسائر فرق الاولیاء مندرجون تحت انوار هدایته لماهو النائب مناب رسول الله والمهدٰی بهدی حبیب الله وهٰذه النسبة الشریفة العزیزة وجودها مخصوصة بآحاد المرادین ولیس للمریدین فی هٰذه الکمال نصیب هٰذا هو النهایة العظمی والغایة القصوی لیس فوقه کمالٌ ولا اَکرَمُ منه نوالٌ لو وجد بعد الوف سنة مثل هذا العارف لَاغتُنِمَ ویسر برکته الی مُدةٍ مَدیدة وأجال متباعدة وهو الذی کلامه دواء ونظره شفائٌ والحضرة المهدیٰ سیوجد علی هٰذه النسبة الشریفة من هٰذه الامة الخیرة ذٰلِکَ فَضْلُ اللهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وحصول هٰذه الدولة القصوی منوطة باتمام طریقی السلوک والجذبة تفصیلا مرتبة بعد مرتبة واکمال مقام الفناء الاتم والبقاء الاکمل درجة بعد درجة هٰذا لایتیسّر الا بکمال متابعة سید المرسلین و حبیب ربّ العالمین علیه وعلٰی اٰله من الصلوة افضلها ومن التسلیمات اکملها الحمد لله الذی جعلنا من متابعیه والمسئول من الله سبحانه کمال متابعته والثبات علیه والاستقامة علی شریعته یرحم الله عبدا قال أمینا وهٰذه المعارف من الاسرار الدقیقه والرموز الحقیقة ماتکلّم بها احد من اکابر الاولیاء وما اشار الیها احد من اعاظم الاصفیاء استاثر الله سبحانه هٰذا العبد بهٰذه الاسرار وافشاء بها بصدقة حبیبه علیه وعلی اٰله الصَّلٰوة والسَّلام ولنعم ماقال فی الشعر الفارسی

۴۷۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو قلوب خمسہ کے اسرار و معاملات تعلیم دیئے گئے خصوصا قلب خامس کے مراتب علیہ اور وہ مقامات عالیہ سے ہے جیسا کہ مبدا و المعاد میں ایک پیرا ہے۔ جس میں آپ بیان فرماتے ہیں کہ جب عارف تام المعرفت اور اکمل شہود اس مقام عزیز پر پہنچتا ہے یعنی (قلب خامس) پر تو وہ عارف سارے جہانوں اور ظہورات کے لئے قلب بن جاتا ہے اور وہ ولایت محمدیہ سے متحقق ہو جاتا ہے اور دعوت مصطفویہ سے مشرف ہوتا ہے اور اقطاب ابدال اوتاد اس کی ولایت کے دائرہ میں داخل ہو جاتے ہیں افراد اور احاد اور دوسرے تمام فرقے اولیاء میں سے اس کے انوار ہدایت کے تحت مندرج ہوتے ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کا نائب اور حبیب اللہ ﷺ کی ہدایت پر چلنے والا ہوتا ہے اور یہ نسبت شریف کم حاصل ہوتی ہے اور مرادین میں سے کسی ایک کے

ساتھ مخصوص ہوتی ہے اور مریدین کو اس میں سے حصہ نہیں ملتا یہ مقامات کی ایک عظیم انتہاء اور منزل مقصود ہے اس سے بڑا کوئی کمال نہیں اس سے بڑا کوئی اسے پانے والا نہیں۔ اور اگر ہزاروں سال کے بعد بھی اس طرح کا کوئی عارف پایا جائے تو یہ غنیمت ہے اور اس کی برکت لمبے عرصہ اور کئی زمانوں تک رہتی ہے۔ اور وہ ہوتا ہے جس کی کلام دوا ہوتی ہے اور اس کی نظر شفاء ہوتی ہے حضرت مہدی علیہ السلام اس امت مختارہ میں سے اسی نسبت پر ہوں گے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ الحدید:۲۱)

اور اس دولت عظمیٰ کا حصول منحصر ہے طریق سلوک کے اتمام اور جذبہ تفصیلی کے مرتبہ بعد المرتبہ حاصل ہونے کے بعد اور فناء اتم اور بقاء اکمل کے مرتبہ کے کامل ہونے کے بعد درجہ بدرجہ اور یہ سب کچھ سید المرسلین ﷺ کی کامل اتباع کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ آپ پر اور آپ کی آل پر صلوٰۃ اور افضل سلام کامل ہو۔ اللہ تعالیٰ کی تمام تعریفیں کہ اس نے ہمیں آپ ﷺ کے متبعین میں سے بنایا اور اللہ تعالیٰ سے ہم آپ کی کامل اتباع اور اس پر اثبات و شریعت پر استقامت کا سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جو آمین کہے۔ ان معارف اسرار دقیقہ اور رموز حقیقہ کے متعلق اکابر اولیاء میں سے کسی نے گفتگو نہیں کی اور بڑے بڑے اصفیاء میں سے کسی نے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کو ان اسرار معرفت کے لئے خاص کر لیا ہے اور ان کا اظہار اپنے حبیب ﷺ کے وسیلہ سے فرمایا ہے۔ کیا ہی اچھا فارسی شعر میں کہا گیا۔

بیت:

اگر باد شه بر درِ پیرزن		بیاید توای خواجه سبلت مکن

ترجمہ: اگر بادشاہ بوڑھی عورت کے گھر آئے تو اے سردار حیرانگی نہ کر

لیس قبوله تعالی معلقا بشیٔ و لا مسببا بسبب۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قبولیت کسی چیز سے معلق نہیں اور نہ کسی سبب کی محتاج ہے۔

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ (سورۃ ابراہیم:۲۷) و اور

يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ

ترجمہ: جو ارادہ فرماتا ہے اس کا حکم فرماتا ہے۔ (سورۃ المائدۃ:۱)

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: اور جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ:۱۰۵)

وصلّی اللہ علی سیدنا محمد و اٰله و صحبه و سلم و بارک و علی جمیع الانبیاء و المرسلین علی الملائکة المقربین و علی عبادہ

الصالحین و السلام علی من اتبع الھدی و التزم متابعته المصطفی علیه الصلوٰۃ و السلام۔

منھا ایشان را ملھم ساختند که دنیائ ترا آخرت گردانیدم جناب حضرت عُروۃ الوثقٰی قدس سرہ العزیز مکتوبے در معنی این کلام نوشته اند که بعضی تمتعات این نشان فانیه که موجب تنقیص درجات اخرویه است در حق ایشان نچنین بود که نعیم دنیا حکم نعیم آخرت پیدا کرد و نیز ھرچه در دنیا مشھود گردد بی شائبه ظلیت نیست و این نشاء تاب آنکه بے ازاله این شائبه جلوہ گر شود ندارد مگر انسرور دین و دنیا را این دولت عطا فرمودہ بودند حضرت مجدد الف ثانی را از غایت کمال اتباع آنسرور اگر از الوش خوان آن حضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم نصیبه رسد و ایشان نیز بآن نصیبه در بعضی مرقومات خود اشارتھا نمودہ اند و نیز می تواند بود که مراد از این فرمودہ ایشان آن بود که ھر چند مشھود عارف اکمل باشد اما تا در قید حیات این جھانی است مقید حبل الخیال است و خلاصی بکلی از قید خیال در این نشاء محال چنانکه مولانا رومی قدس سرہ قریب احتضار می فرمود۔

۷ ۴۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو الہام میں بتایا گیا کہ آپ کی دنیا کو ہم نے آخرت بنا دیا۔ جناب صاحبزادہ عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ العزیز نے اس مقولہ کے مفہوم میں ایک مکتوب لکھا تھا۔ جو اس کی وضاحت کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا فانی کے بعض فوائد اخروی درجات کی تنقیص کا باعث بنتے ہیں لیکن آپ کے حق میں ایسا نہیں کیا گیا بلکہ دنیا کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں کا حکم دے دیا گیا کہ جس طرح آخرت کی نعمتوں کا استعمال رضاء الٰہی کا باعث ہے ایسے ہی دنیا کی نعمتوں کو بنا دیا گیا۔ دوسرا مفہوم اس کا یہ ہے کہ اس دنیا میں صوفی کے لئے جو کچھ مشہود ہوتا ہے وہ ظلمت کے شائبہ سے خالی نہیں ہوتا اور یہ وصف کشف بغیر اس کے ظاہر نہیں ہوتی لیکن حضور ﷺ کو یہ دولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی تھی۔ اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس نعمت میں سے حصہ آقائے دین و دنیا ﷺ کے دسترخوان میں سے کمال اتباع رسول رحمت ﷺ کے وسیلہ سے عطا فرمایا گیا۔ اور یہ بھی ہوا ہے کہ جو کمال حضور ﷺ میں بنسبت دوسرے انبیاء علیہم السلام کے موجود ہے اس میں سے آپ ﷺ کے کامل و اکمل تبعین کو بھی اس نور سے حصہ عطا کیا جاتا ہے۔ اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس حصہ کے متعلق اپنی کچھ تحریروں میں اشارہ بھی فرمایا ہے۔

اور یہ بھی آپ کے اس قول سے مراد لیا جاسکتا ہے کہ عارف کامل کا جو مشاہدہ ہوتا ہے وہ جب تک اس دنیاوی حیات میں ہے وہ خیال کے ساتھ مقید ہے اور اس خیال کی قید سے خلاصی اس دنیا میں ممکن نہیں جیسا کہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال کے وقت کے قریب فرماتے ہیں۔

مثنوی:

من شوم عریان ز تن او از خیال		تا خرامم در نہایت الوصال

ترجمہ: میں جسم سے ننگا ہوا اور وہ خیال سے، تاکہ میں وصال کی انتہا میں رقص کروں

مگر آنکه فردے را از کمال تابعان انبیاء علیھم الصّلوٰۃ و السلام بطفیل ایشان بھرہ رسیدہ باشد چه خلاصی از قید خیال در این نشاء در ولایت انبیاء است که باصل الاصل متعلق است۔

مگر جو عارف انبیاء علیہم السلام کی کامل و اکمل اتباع کرتا ہے اسے اس میں سے ان کے وسیلہ سے حصہ ملتا ہے کیونکہ خیال کی قید سے نکلنا انبیاء علیہم السلام کی ولایت کا خاصہ ہے کیونکہ وہ اصل الاصول سے متعلق ہے۔

منها ایشان را از اسرار انوار حقیقت قرآنی و حقیقت کعبه ربانی و حقیقت بیت المقدس بهره فراوان بخشیدند کما یفهم من مکاتیبه المتعددۃ۔

۴۸۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو حقیقت کعبہ ربانی وحقیقت بیت المقدس سے وافر حصہ عطا فرمایا گیا جس کا اظہار آپ کے بہت سارے مکاتیب سے ملتا ہے۔

منها ایشان را وراء آفاق و انفس معامله نموده اند که انفس نزد آن چون آفاق است بیان مجمل آن در رساله مبدء و معاد نموده و مفصل بتفصیل در مکتوب چهل سیوم از جلد دوم فرموده اند و معامله کالرویة را در آن اثبات نموده اند و رقم کرده که این دولت عظمی است که بعد از زمان اصحاب رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین کم کسے باین مستعد گشته است هر چند این سخن مستبعد می نماید و مقبول اکثری نمی گردد اما اظهار نعمت عظمی می نمایم کوته اندیشان قبول کنند یا نه این نسبت فرد بروجه اکمل در حضرت مهدی علیه الرضوان ظهور خواهد یافت۔

۴۹۔ آپ کا معاملہ آفاق وانفس سے ماوراء ہے کیونکہ آپ کے مقامات میں انفس آفاق کی حیثیت رکھتا ہے اس کا مجمل بیان آپ نے رسالہ مبدا و معاد میں کیا ہے اور اس کی تفصیل جلد ۲ مکتوب نمبر ۴۳ اور اس میں کالرویۃ والے معاملہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ اور آپ یہ فرماتے ہیں کہ یہ دولت عظمیٰ صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے دور کے بعد کم ہی کسی کو نصیب ہوئی ہے اور جن کی استعداد یہ نہ تھی انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا میں صرف اس نعمت عظمیٰ کو بیان کر رہا ہوں کوئی کوتاہ نظر اسے قبول کرے یا نہ کرے اور یہ نسبت بروجہ اکمل یکتائی کے ساتھ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے اس کا اظہار ہوگا۔

منها آنکه حق سبحانه ایشان را بحق الیقین مشرف ساخته که حق الیقین دیگران نزد آن علم الیقین است چنانچه این معنی را در مکتوب چهارم از جلد دویم بیان نموده اند و فرموده که از این حق الیقین چه گوید اگر گوید که فهم کند و چه دریابد این معارف از حیطه ولایت خارج است ارباب ولایت در رنگ علمائ ظواهر در ادراک آن عاجزند و در درک آن قاصر این علوم مقتبس از مشکوۃ انوار نبوت اند علی صاحبها الصلوۃ والسلام والتحیة که بعد از تجدید الف ثانی به تبعیت و وراثت تازه گشته اند۔

۵۰۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق الیقین کے مرتبہ پر فائز فرمایا اور دوسروں کا حق الیقین آپ کے نزدیک علم الیقین کا مرتبہ رکھتا ہے۔ اس سارے مفہوم کو آپ مکتوبات کی جلد نمبر ۲ کے مکتوب نمبر ۴ میں بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس حق الیقین میں سے کیا بیان کروں اور اگر کروں تو کس کی سمجھ میں آئے گا کیونکہ یہ معارف احاطہ ولایت سے خارج ہیں کیونکہ ارباب ولایت علم ظاہر کی صورت میں اسے بیان کرنے سے قاصر ہیں اور اس کے ادراک سے عاجز ہیں کیونکہ یہ چراغ نبوت سے حاصل کردہ نور ہے جو تجدید الف ثانی کے بعد وراثت کی تبعیت میں آکر تازہ ہوئے ہیں۔

منها بایشان راهی که ورائ جذبه و سلوک است نموده اند آن را براه اقتباس نبوت تعبیر فرموده اند و بیان آن در مکتوب سی صد و یکم از جلد اول کرده اند۔

۵۱۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے جذبہ وسلوک کے علاوہ ایک اور راہ کو بیان کیا ہے جسے آپ نے طریق اقتباس نبوت کا نام دیا ہے۔ اور اسے جلد نمبر ۱ کے مکتوب نمبر ۳۰۱ میں بیان فرمایا ہے۔

منہا ایشان را بکمال متابعت سید انبیا بمقامیکہ فوق مقام رضا است مشرف گردانیدہ آن را بہ محبت ذاتی تعبیر نمودہ اند و آن بسیار عزیز الوجود است کہ کسی از اولیا بآن اشارہ نفرمودہ اند۔

۵۲۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو مقام رضا سے اوپر ایک درجہ عطا فرمایا گیا جسے محبت ذاتی کا نام دیا گیا اور یہ مقام نادر الوجود ہے دوسرے اولیاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) میں سے کسی نے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا۔

منہا ایشان را درجات ولایہ ثلاثہ صغریٰ و کبریٰ و علیا کہ ولایت اولیاء و انبیاء و ملائکہ است منکشف گردانیدند و محقق ساختند بدان چنانچہ در مکاتیب علیہ مبین و مشرح است۔

۵۳۔ آپ کو ولایت کے درجات ثلاثہ ولایت صغریٰ، ولایت کبریٰ اور ولایت علیا سے مشرف کیا گیا جو کہ علی ترتیب ولایت اولیاء، انبیاء اور ملائکہ ہے۔ اور اس سے آپ کو محقق کیا گیا اور ان تمام کی شرح آپ نے اپنے مکتوبات میں بیان فرمائی ہے۔

منہا ایشان را بمحض الطاف خزینہ رحمت گردانیدند چنانکہ در مکتوب سی صد و پانزدھم از دفتر اول بیانے یافتہ۔

۵۴۔ آپ کو خزینہ رحمت میں سے الطافات سے محض بنایا گیا جسے آپ نے جلد نمبر ۱ مکتوب نمبر ۳۱۵ میں بیان فرمایا ہے۔

منہا بایشان معلوم گردانیدہ اند کہ از ایشان تا ظہور مہدی آخر الزمان چون ایشان دیگرے باین کمال بظہور نخواہد آمد۔

۵۵۔ آپ کو بتایا گیا کہ جن مقامات سے آپ مستفیض ہوئے ہیں آپ کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تک کسی اور کو مشرف نہ کیا جائے گا۔

منہا در رسالہ مبدء و معاد نگارش فرمودہ اند کہ در اوائل حال می بینم کہ در مکانے طواف می کنم و جمع دیگر نیز در ان طواف بامن شریک اند و بطوی سیر آن جماعت تا حدیست کہ تا من یکدورہ طواف را بانجام می رسانم آن جماعت دو سہ قدم مسافت قطع میکنند در آن اثنا معلوم می گردد کہ این مکان فوق العرش است و جماعت طواف کنندگان ملائکہ کرام اند علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام۔

۵٦۔ آپ رسالہ مبدأ و معاد میں ذکر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے احوال کی ابتداء میں دیکھا کہ میں ایک مکان کا طواف کر رہا ہوں اور میرے ساتھ ایک دوسری جماعت بھی اس میں شامل ہے۔ لیکن اس طواف میں میرا اور اس جماعت کا چلنا اس طرح ہے کہ میں ایک چکر جو لگاتا ہوں وہ اسے دو تین قدم میں طے کر لیتے ہیں تو پھر مجھے معلوم ہوا کہ یہ مقام عرش سے اوپر ہے اور یہ طواف کرنے والی جماعت ملائکہ کرام کی ہے۔

وَاللهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے اپنی رحمت کے ساتھ مختص فرماتا ہے۔ (سورۃ البقرۃ:۱۰۵)

منہا ایشان را بتجدید الف ثانی مبشر گردانیدند چنانچہ ذکر یافت و این ہمہ خصائص آن بیان شد و خدمت مولانا ہاشم از جملہ خصائص پنج خاصیہ عظیمہ را در عبارت تازی در کتاب خود ذکر کردہ است و آن این است۔

۵۷۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو جس خطاب سے نوازا گیا ہے اس کی آپ کو بشارت دی گئی جس کا ذکر پہلے گزر چکا یہ جو آپ کے سارے خصائص بیان کئے گئے ہیں ان میں سے پانچ کو حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمہ نے عربی زبان میں یوں بیان کیا ہے۔

الاولی: مندرجة فی دعائه الشریف الحمد لله الذی جعلنی صلة بین البحرین و مصلحًا بین الفئتین و هی مرقومة فی المکتوب السادس من

الجلد الثانی۔

۱۔ پہلی خصوصیت جسے آپ نے جلد ۲ مکتوب نمبر ۶ میں بیان کیا ہے جو آپ کی دعا میں ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جس نے مجھے دو سمندروں کے درمیان صلہ بنایا اور دو گروہوں کی اصلاح کرنے والا بنایا۔

والثانیة: وصوله قدس سره بمقام المقربین الذین مرتبتهم فوق اصحاب الیمین کما ان اصحاب الیمین فوق اصحاب الشمال بالمرتبة العلیا وهذا مسطورة من قلمه الشریف فی المکتوب الاربعین من الجلد الثانی۔

۲۔ جلد نمبر ۲ مکتوب نمبر ۴۰ میں آپ فرماتے ہیں کہ میرا وصل مقام مقربین پر ہے جو اصحاب یمین کے مقام سے اوپر ہے جیسا کہ اصحاب یمین اصحاب شمال سے اوپر ہیں مراتب علیا کے ساتھ۔

والثالثة: کلامه سبحانه وتعالیٰ معه قدس اللہ سره شفاها وذلک لافراد الانبیاء علیهم الصلوة والطیبات وقد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیهم بالتبعیة والوراثة واذا کثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم سمی محدثا کما کان امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه واشارة باین است آنچه در بیاض خاص خود حضرت عروة الوثقی مرقوم فرموده است که حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالیٰ عنه بوراثت جد مبارک ایشان فاروق اعظم محدث بفتح دال گردانیدند الحمد للہ علی ذلک۔

۳۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رب کریم جل وعلی کا ہم کلام ہونا یہ اصل میں انبیاء علیہم السلام کے لئے مقام ہے لیکن کبھی کبھی جو انبیاء علیہم السلام کی کامل واکمل اتباع رکھنے والے ہوتے ہیں انہیں بھی یہ شرف عطا کیا جاتا ہے۔ جو کہ متابعت اور وراثت کے طریقہ پر ہوتا ہے اور جسے یہ عطا کیا جاتا ہے اور محدث کہا جاتا ہے جیسا کہ امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے اور اس کا اشارہ صاحبزادہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک خاص تحریر میں یوں فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دادا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وراثت خاصہ میں سے حصہ عطا کیا گیا اور آپ کو محدَث بنایا گیا۔ یہ کلمہ دال کے فتحہ سے پڑھا جاتا ہے۔

والرابعة: مندرجة فی المکتوب التاسع والسبعین من الجلد الثالث وهی انه سبحانه اعطی له قدس سره ذاتا قیوما للعالم الذی هو اعراض مجتمعة الخ۔

۴۔ مکتوبات کی جلد ۳ اور مکتوب نمبر ۷۹ میں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیوم عالم بنایا اس مقام میں تمام اعراض مجتمع ہیں۔

والخامسة: فی المعرفة التی یتعلق باصله ان طینته من بقیة طینة نبیه علیه الصلوٰة والسلام کطینة النخلة من بقیته آدم علیه السلام۔

۵۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو وہ معرفت عطا فرمائی گئی جس کا تعلق اپنی اصل سے ہے کہ آپ کا خمیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خمیر سے ہے جس طرح کہ آدم علیہ السلام کے بقیہ خمیر سے کھجور کا درخت بنایا گیا۔

و از خصائص عظمی آن است که قریب بایام وصال فرمودند که هر کمالیکه در نوع بشر ممکن است مرا عطا فرمودند بوراثت و تبعیت سید البشر علیه الصلوٰة والسلام بدان محقق ساختند و اگر خواهم آن را بمقدمات معقوله معقول مستمعان نمائیم بنهجی بیان فرمودند که مستمعان معلوم نمودند۔

منها می فرمودند که نسبت خاصه ما تا انقراض این نشاء در فرزندان ما خواهد ماند۔

منها از همه عجب تر از خصائص ایشان آنکه حق سبحانه ایشان را باوجود تبعیت و وراثت به نصیبے از اصالت ممتاز گردانید چنانکه تفصیل آن در مکاتیب عالیه مندرجه است۔

آپ کے خصائص عظمیٰ میں سے ہے کہ آپ قریب الوصال کے وقت میں فرماتے ہیں کہ مجھے وہ تمام کمالات عطا کئے گئے جو انسان کو عطا کئے جانا ممکن ہیں۔اور حضور ﷺ کی اتباع کے وسیلہ سے انہیں محقق فرمایا گیا۔اور اگر میں انہیں سامعین کی عقل کے مطابق بیان کرنا چاہوں تو سننے والوں کو اس سے سمجھ آئے گا آپ فرماتے ہیں کہ میری نسبت خاصہ اس دنیا کے اختتام تک میرے فرزندوں میں رہے گی اور آپ کے اعلیٰ خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باوجود آپ کے تبعیت و وراثت سے حصہ ملنے پر اصالت سے امتیاز عطا فرمایا جن کی تفصیل آپ عالی قدر مکاتیب میں موجود ہے۔

مصرعه:

قلم اینجا رسید سر بشکست

ترجمہ: قلم نے اس جگہ پہنچ کر اپنا سر توڑ دیا۔

بیت:

گر بگویم شرح زین بے حد شود		مثنوی هشتاد من کاغذ شود

ترجمہ: اگر میں اس کی شرح کروں تو حدود سے تجاوز کر جائے گی ، مثنوی کا کاغذ ۸۰ من کا ہو جائے گا۔

اگر عالمی عارفی بانصاف در مکاتیب لطیفه و رسائل ایشان عبور فرماید بیش از این بخصائص ایشان پے برد همین مقدار که بیان نموده شد نیز بسیار است اذعان و قبول از خوانندگان و شنوندگان در کار۔

اگر کوئی عارف و عالم شخص آپ کے مکتوبات کو غور سے پڑھے اور ان میں سے آپ کے خصائص کو نکالے تو بے شمار نکل سکتے ہیں لیکن جس مقدار میں ہم نے بیان کیا ہے اس سے متعلق پڑھنے اور سننے والوں کے لئے معلومات اور قبولیت کو واضح کرتا ہے۔

بیت:

رازجز با رازدان انباز نیست		راز اندر گوش منکر راز نیست

ترجمہ: راز کو راز دار کے بغیر بیان کرا چھا نہیں ، منکر کے کان میں راز راز نہیں۔

اگر بیش ازین شوق استماع احوال مبارک ایشان از قسم معارف عالیه و کمالات سنیه و خصوصیات عالیات و نکات نادرات را جویان باشند پس بمقامات مولانا هاشم علیه الرحمة که مسمی بزبدة المقامات است یا به حضرات القدس که جمع مولانا بدر الدین است که هردو اکابر از جمله خلفائ جهت مند ایشان اند رحمهما بهما رجوع نمایند تا تفصیل احوال ایشان و کیفیت مقال و الائ نشان معلوم گردد که این حقیر در این منتخب از گلشن بگلے و از خرمن بدانه اکتفا نموده۔

ترجمہ: اگر کسی کو حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات و احوال اور خصائص کی معلومات میں زیادہ کی دلچسپی ہے اور آپ کے معارف و کمالات

سنیہ کو جاننا چاہتا ہے تو وہ مولانا ہاشم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب زبدۃ المقامات اور حضرت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حضرات القدس کا مطالعہ کرے کیونکہ یہ دونوں بزرگ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اکابر خلفاء میں سے ہیں میں نے تو گلستان میں سے ایک کلی اور پورے کھلیان میں سے ایک دانہ کی مثل بیان کیا ہے۔ اور اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

تذکرہ عاشرہ از منتخب ثانی

در ذکر بعضی عبادات یومی ولیلی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ در مقامات خود می نویسند کہ از زبان الہام ترجمان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ شنیدم، کہ بتقریبے می فرمودند عمل و کار ماچہ باشد ہر چہ بما عطا کردہ اند بمحض فضل و صرف کرم می دانم اگر مثلاً امری بہانہ کرم باشد آن بمتابعت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خواہد بود کہ مدار کار خود در ابدان می دانم ہر چہ بما دادہ انداز راہ این اتباع دادہ اند جزئیاً و کلیاً و ہر چہ ندادہ اند آن بسبب نقص در متابعت کہ از راہ بشریت رفتہ باشد ہست و فرمودہ اند کہ یک روز بسہو در در آمدن بخلا اول پائے راست نہادم آن روز چندین احوال بر من بستہ شد می آرند کہ خدمت ایشان روزے بسرعت جہت غلبہ بول بہ متوضا شدند و باز بسرعت تمام بیرون آمدند آب طلب داشتہ دست مبارک شستہ باز بہ متوضا شدند بعد از فراغ از متوضا کہ بیرون تشریف فرما شدند عنایت نمودند کہ تقاضائے بول استیلائے نمود بسرعت بمتوضا در آمدم و نشستہ بودم کہ نظرم بر پشت ناخن اُفتاد کہ نقطہ سیاہے برو بود کہ برائے امتحان قلم نہادہ بودم بآن نقطہ سیاہی کہ از اسباب کتابت حروف قرآنی است لائق و برعایت ادب، مطابق ندیدم باوجودیکہ از غلبہ تقاضائے محنت داشتم لیکن آن محنت پیش این محنت ترک ادب حقیر نمود بیرون آمدہ آن نقطہ سیاہی شستم و باز آمدم آوردہ اند کہ روزی بخادم فرمودند کہ چند قرنفل حاضر کن خادم شش قرنفل حاضر آورد در عتاب رفتہ فرمودند ای نیک صوفی ما آن قدر نشنیدۂ کہ اللّٰہ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ این رعایت از مستحبات است مردم مستحب را چہ دانستہ اند مستحب دوست داشتہ او است سبحانہ وتعالیٰ اگر دنیا و آخرت را بیک عملی کہ دوست داشتہ حق عز وجل باشد بدہند ہیچ ندادہ باشند فرمودہ، اند کہ ما برعایت مستحبات تا بآن حد توجہ داریم کہ وقت شستن روئ قصد می کنم کہ اول آب بر خدّیمین رسد کہ آنہم از مستحبات است می آرند کہ از ایامی کہ تمام بصوم نمودند چون پرسیدہ شد از سبب آن فرمودند کہ قضائ احتیاطی روزہائ این رمضان است کہ در آن روز استنجا شدہ باشد و فرمودند کہ والد ماجد ما علیہ الرحمۃ مہما امکن در روز رمضان استنجا نمی کردند اگر بضرورت واقع میشد آن را قضائ داشتند نعم السلف و نعم الخلف می آرند کہ یکی از حکام عہد کہ در کار ایشان ترددی داشت از اقضی القضاۃ وقت کہ ہمسایہ حضرت بود در خلوتی پرسید کہ شما مردم عالمے اند و صادق القول و صاحب دیانت از حال عزیزیکہ ہمسایہ شما، است بگوئید فرمود کہ احوال باطنی این طائفہ از دریافت ما دور است اما این قدر می گویم کہ مشاہدہ اطوار این بزرگوار ما را بااطوار اولیائے ماتقدم یقینی دیگر بخشید زیرا نکہ چون ریاضات عجیبہ و طاعات کثیرہ کمل متقدمین را در کتب می خواندیم بخاطر می، گذشت شاید محبان ایشان بمبالغہ نوشتہ باشند چون اوضاع این عزیز را دیدم آن تردد برخواست و بنویسندگان احوال نگہ داریم کہ

هنوز کم نوشته اند الحق چنین بود که این عالم منصف بحق متصف فرمود جَزَاه الله خیرا می آرند از درویشی که خدمات آب وضو و مصلی و مایتعلق بامور العبادات حواله او بود می فرمود که من تمام روز همان ساعت قیلوله ایشان و در شب ثلث دوم فرصتی بکار خود می، یابم دورائے این دو وقت مرا از استیعاب طاعات آن حضرت فرصتے نیست همچنین اصحاب خود را به کثرت و دوام ذکر و مراقبه و حضور تحریص می فرمودند و می گفت که این دار دار عمل است و مزرع کشت کار حضور باطن را بر عایت آداب و اعمال ظاهر جمع ساخته در کار باشند۔

گیارھواں ذکر!

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ کے دن ورات کے معمولات

حضرت مولانا ہاشم ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک تقریب میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ کی زبان الہام ترجمان سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جو کچھ بھی مجھے عطا کیا گیا وہ محض وصرف فضل وکرم ہی میں سمجھتا ہوں میرے عمل کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے اگر کوئی چیز اس فضل وکرم کا بہانہ بنی ہے تو وہ سید الاولین وآخرین ﷺ کی اتباع ہے میں اپنے سارے کام کی مدار اسی پر ہی جانتا ہوں جو کچھ بھی مجھے دیا گیا اس اتباع کی راہ سے ہی عطا کیا گیا ہے۔ اور جو کچھ نہیں ملا وہ بشری تقاضہ کے مطابق اگر کوئی خطا ہوئی تو اس وجہ سے میں عطا سے محروم رہ گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بیت الخلاء میں بھول کر دایاں پاؤں رکھ کر داخل ہوا۔ اس دن کچھ احوال کی واردات مجھ پر بند ہو گئیں۔ آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک دن آپ غلبہ بول کی وجہ سے استنجا خانہ میں داخل ہو گئے اور پھر جلدی سے باہر تشریف لائے اور پانی منگوایا ہاتھ دھو کر پھر استنجا خانہ میں تشریف لے گئے۔ فراغت کے بعد جب باہر تشریف لائے تو اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ میں جب استنجا کے لئے بیٹھا تو میری نظر میرے ناخن پر پڑی اس پر ایک سیاہی کا نقطہ تھا کیوں کے میں لکھتے ہوئے اٹھا تھا اور قلم رکھنے کی وجہ سے سیاہی لگ گئی تھی میں نے سوچا کہ سیاہی قرآنی آیات لکھنے کا سبب ہے اور ادب کا تقاضہ یہ نہیں کہ میں اسے استنجا خانہ میں دھوؤں وہاں اٹھنا غلبہ بول کی وجہ سے مشکل تھا لیکن یہ مشکل بے ادبی سے زیادہ نہیں تھی اس لئے میں باہر آیا اور ہاتھ دھو کر پھر گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن آپ نے خادم سے فرمایا کہ قرنفل کے کچھ دانے لاؤ وہ خادم گیا اور چھ دانے لایا آپ یہ دیکھ کر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے نیک صوفی کیا تم نے سنا نہیں کہ:

إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، رقم: ۲۶۷۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۱۶۹، مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم: ۸۹، مسند الشافعی، ج ۱، ص ۱۹۱، مسند ابن الجعد، رقم: ۹۴۵، مسند احمد رقم: ۷۸۶، سنن الدارمی، رقم: ۱۶۲۱، سنن ابی داؤد، رقم: ۱۴۱۶، سنن الترمذی، رقم: ۴۵۳، مسند البزار، رقم: ۶۷۱، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۴۴۰، سنن النسائی، رقم: ۱۶۷۵، صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۷۷)

اس کی رعایت کرنا مستحبات سے ہے لوگ مستحب کو کچھ نہیں جانتے مستحب اسے کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پسند کرتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ عمل کے بدلہ میں دنیا بھی دینی پڑے تو سمجھے کچھ نہیں دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں مستحبات میں اس حد تک توجہ کرتا ہوں کہ وضو کے وقت جب پاؤں دھوتا ہوں

تو پہلے پانی کو دایں رخسار پر ڈالتا ہوں کیونکہ یہ مستحب ہے ایک دفعہ آپ نے غیر رمضان میں روزہ رکھا اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ احتیاط رمضان کا روزہ ہے کہ جس دن رمضان میں میں نے استنجا کیا تھا اس کی قضاء ہے کیونکہ والد ماجد علیہ الرحمۃ رمضان المبارک کے دنوں میں جہاں تک ممکن ہوتا استنجانہ کرتے تھے اور اگر مجبورا کرنے کی ضرورت پیش آتی تو بعد میں اس دن کی قضا دیا کرتے تھے اسلاف کتنے اچھے اور اخلاف کتنے خوب ہیں آپ کے زمانہ میں ایک حاکم کو آپ کے احوال کے بارے میں تردد تھا آپ کے پڑوس میں اس وقت کے قاضی القضاۃ رہتے تھے اس حاکم نے علیحدگی میں ایک دن اس قاضی سے پوچھا کہ آپ عالم ہیں اور صاحب دیانت ہیں آپ مجھے اپنے صاحب عزت ہمسایہ کے بارے میں بتائیں کہ ان کے احوال کیسے ہیں۔ اس نے کہا کہ اس گروہ کے احوال باطنی کا جاننا تو ممکن نہیں لیکن ظاہری احوال کے متعلق اتنا ضرور کہوں گا کہ میں نے یقینی طور پر ان کے وہ معمولات دیکھے ہیں جو ان اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے ہیں جو گزر چکے کیونکہ متقدمین اولیاء کے معمولات کے متعلق جو کچھ میں نے کتابوں میں پڑھا تھا وہ ان میں دیکھا ہے پہلے میں بھی سمجھتا تھا کہ ان کے متعلقین نے جو کچھ آپ کے بارے میں لکھا ہے وہ مبالغہ امیز ہے لیکن جب میں نے ان کے معمولات کا مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے بہت کم لکھا ہے جس سے میرا ان کے بارے میں تردد ختم ہو گیا اور حق بھی وہی ہے جو اس عالم دین منصف بحق نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اسے اچھی جزاء عطا فرمائے۔

آپ کا وہ خادم جو وضو مصلی اور عبادت سے متعلقہ امور پر مامور تھا وہ درویش کہتا ہے کہ میں قیلولہ اور رات کے ثلث دوم کے وقت اپنے کام کرنے کی فرصت پاتا ہوں کیونکہ ان اوقات میں میں آپ کے طاعت والے معاملات سے فرصت پاتا ہوں اسی طرح آپ اپنے ساتھیوں کو دوام ذکر اور مراقبہ کی تلقین فرماتے تھے اور فرماتے کہ یہ دنیا دار عمل ہے اور کھیتی کے کاشت کی جگہ ہے اپنے باطن کو آداب واعمال کی رعایت ظاہر کرنے میں لگانا چاہیے۔

بالجملہ عمل مبارک ایشان در صیف و شتا و سفر و حضر آن بود کہ نصف اخیر غالباً و گاہ ثلث آخر شب برخاستہ ادعیہ مسنونہ آن وقت را خواندہ وضو در کمال اسباغ و احتیاط می نمودند و بران نبودند کہ دیگرے در وضو آب بدست مبارک ایشان ریزد و در آب وضو، آن قدر احتیاط بظہور میرسید کہ فوق آن متصور نباشد استقبال قبلہ را دران رعایت می کردند اما در وقت شستن رجلین بسوئ شمال یا جنوب منحرف می شدند و مسواک را در ہر وضو و ضورا در ہر نماز لازم می داشتند الا ماشاء اللہ تعالیٰ و ہر عضوی را سہ بار تمام می شستند و ہر بار بدست آب از ان عضو چکیدہ می افشاندند کہ احتمال تقاطر نمی ماند نہ در عضو مغسولہ و نہ در ید غاسلہ و چنان می نمودند کہ چون در طہارت و نجاست غاسلہ وضو اختلافست ہر چند فتوی بر طہارتست اما عمل بر احوط می نمودند و در غسل ہر عضوی کلمہ شہادت و در ورد نیز بادعیہ ماثورہ دیگر کہ در کتب احادیث چون تکملہ مشکوٰۃ و بعضی کتب فقہ و عوارف آمدہ می خواندند و بعد از ادائ وضو گوشہ چشم حق بین بجانب آسمان کردہ دعائیکہ آن وقت ماثورہ است می خواندند و متوجہ تہجد می شدند و باطمانیت و حضور و جمعیت تمام در طول قنوت تہجد ادا می نمودند بمرتبہ کہ طاقت بشری بی تائید الٰہی جل شانہ در ادائے آن عاجز وقاصر است در اوائل احوال بیشتر در تہجد وضحی و فیئی زوال تکرار قرأت سورہ یٰس می فرمودند چنانکہ گاہی قراءۃ آن سورہ بہشتاد مرتبہ در کل آن صلوات می کشید و گاہی کم و گاہی زیادہ و در اواخر بیشتر در نمازہا بہ ختم قرآن مجید اشتغال می نمودند بعد از ادائ تہجد بخشوع و استغراق تمام خاموش و مراقب می نشستند و پیش از صبح بدو سہ ساعت ساعتی بر طبق سنت می غنودند تا تہجد بین النومین بظہور انجامد و باز پیش از دمیدن صبح بیدار شدہ بنماز فجر می پرداختند و سنت بامداد را در خانہ ادا نمودہ درمیان

سنت و فرض تکرار کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ بطریق خفیہ می کردند وقت فرض بمسجد آمدہ بایاران ادائے نماز می فرمودند وتا وقت اشراق بااصحاب خود حلقہ زدہ مراقب می نشستند آن گاہ نماز اشراق را بطول قرأت چہار رکعت بدو سلام ادا فرمودہ بہ تسبیحات و ادعیہ ماثورہ کہ درآن وقت است می پرداختند بعد ازان بحرم رفتہ لحظہ از احوال مستورات و اطفال خبر می گرفتند و امورے را کہ بمعاش تعلق داشتہ می فرمودند بعد ازان بخلوت می شدند و بقرأت قرآن مجید مشغول می شدند بعد ادائے تلاوت طالبان را احضار می فرمودند و کیفیت احوال استفسار می فرمودند بعدہ خلص اصحاب را طلب نمودہ باسرار خاصہ لب می کشودند و از استماع سامعان را از خود ربودہ القائے نسبت و اعطائے نعمت می نمودند و ہر یک از یاران را بموافق حال و ملائمت استعداد بامری دلالت می کردند و بر حال فائض شدہ اطلاع می بخشیدند و بعلو ہمت و اتباع سنت و دوام ذکر و حضور مراقبہ و اخفائے حال تاکید می کردند و می فرمودند کہ اگر بتمام دنیا و مافیہا یک فعل مرضی او سبحانہ وتعالیٰ معلوم کردہ بمقتضائے آن عمل میسر شود غنیمت عظیم دانند و حکم آن دارد کہ کسی بہ خزف ریزہ چند جوہر نفیس خراج عالم را بخرد و بجماد لا طائل روح بدست آرد می فرمودند در ترغیب تکرار کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہ کاش در جنب این کلمہ طیبہ تمام عالم حکم قطرہ می داشت نسبت بدریاے محیط این کلمہ طیبہ، جامع کمالات ولایت و نبوت است و مردم تعجب دارند کہ بیک گفتن این کلمہ طیبہ چگونہ دخول جنت میسر شود و محسوس ومشہود این فقیر شدہ کہ اگر تمام عالم را بیک گفتن این کلمہ ببخشند و بہ بہشت فرستند گنجائش دارد و اگر برکات این کلمہ را قسمت کنند بتمام عالم ہمہ را ابدالآباد معمور و سیراب گرداند و نیز فرمودند کہ حصول برکت و ظہور عظمت این کلمہ باعتبار درجات قائلان است ہرچند گویندہ عظیم تر برکت و عظمت آن بیشتر و این مصرعہ برزبان مبارک می راندند

ترجمہ: الغرض آپ کا عمل مبارک گرمی وسردی سفر وحضر میں یہ تھا کہ رات کے نصف اخیر میں غالباً اور کبھی کبھی رات کے آخری تہائی حصہ میں بیدار ہوتے اور ادعیہ مسنونہ پڑھا کرتے تھے اور وضو کمال احتیاط سے کیا کرتے تھے اور آپ کے وضو کا پانی ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے پر نہیں گرتا تھا اور پانی کے استعمال میں اس قدر احتیاط فرماتے تھے کہ اس سے زیادہ کا تصور نہیں اور وضو کرتے وقت استقبال قبلہ کی رعایت فرماتے تھے اور جب پاؤں دھوتے تو شمال یا جنوب کی سمت پھر جایا کرتے تھے اور مسواک کو ہر وضو میں لازم پکڑتے اور وضو ہر نماز کے لئے نیا کرتے تھے الا ماشاء اللہ اور ہر عضو کو تین مرتبہ دھویا کرتے تھے اور ہر دفعہ عضو سے پانی اس طرح بہتا تھا اور صاف ہو جاتا کہ مزید قطرے نہیں گرتے تھے۔ نہ دھوئے ہوئے عضو سے اور نہ جس سے دوسرا عضو دھویا جاتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر فرماتے کہ جس طرح نجاست دھونے والے عضو کی طہارت میں اختلاف ہے اسی طرح وضو کا عمل کرنے والے عضو کے دھلنے میں بھی اختلاف ہے اگرچہ فتویٰ اس کی طہارت پر ہے لیکن عمل آپ کا احتیاط پر تھا۔ اور غسل کرتے ہوئے ہر عضو کے دھوتے وقت کلمہ شہادت اور درود پاک اور دیگر ادعیہ ماثورہ جو تکملہ مشکوٰۃ اور علم فقہ کی دوسرے کتابوں اور عوارف میں ہیں پڑھا کرتے تھے اور وضو کرنے کے بعد آپ اپنی حق دیکھنے والی آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند فرماتے اور جو دعا ماثور ہے اسے پڑھا کرتے تھے پھر آپ نماز تہجد کی طرف متوجہ ہوتے اطمینان اور حضور قلب سے آپ تہجد ادا فرماتے جس میں لمبا قیام ہوتا تھا جس کو بغیر فضل الٰہی جل وعلیٰ کے بشری طاقت میں ادا کرنا ممکن نہیں اوائل احوال میں آپ نماز تہجد اور چاشت میں سورۃ یٰسین کی قرأت فرماتے کبھی کبھی پوری نماز میں یہ سورت ۸۰ مرتبہ پڑھتے تھے۔ کبھی کم وزیادہ بھی ہوتی تھی اور آخری احوال میں آپ تمام نمازوں میں ختم قرآن کا عمل کرتے تھے اور تہجد ادا فرمانے کے بعد خشوع واستغراق سے آپ خاموشی سے مراقبہ فرماتے تھے اور صبح کی نماز سے کچھ دیر پہلے آرام فرماتے تا کہ تہجد کی نماز سنت کے مطابق دو نیندوں کے درمیان ہو اور صبح

ہونے سے پہلے بیدار ہوتے اور سنتیں گھر میں ادا فرماتے۔ سنتوں اور فرضوں کے درمیانی وقفہ میں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا تکرار خفیہ طریقہ سے فرماتے فرض ادا فرمانے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے اور دوسرے یاروں کے ساتھ نماز ادا فرماتے نماز کے بعد چاشت کے وقت تک مریدین کے ساتھ مراقبہ میں مصروف رہتے اور پھر چاشت کی چار رکعات کو دو سلام کے ساتھ لمبی قرأت کرتے ہوئے ادا فرماتے اور پھر اس وقت کی ماثورہ دعاؤں اور تسبیحات کو پڑھا کرتے تھے۔

اس کے بعد آپ گھر تشریف لے جاتے ازواج واولاد کے احوال دریافت فرماتے اور گھریلو زندگی اور معاش کے احوال پر توجہ دیتے اور اہل خانہ کے پاس کچھ وقت گزارنے کے بعد آپ خانقاہ میں تشریف لے آتے اور خلوت میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور قرأت قرآن کریم سے فراغت کے بعد آپ سالکین وطلباء کو طلب فرماتے اور ہر ایک کی کیفیت سے متعلقہ احوال دریافت فرماتے تھے ان کے احوال پر توجہ فرمانے کے بعد خاص احباب سے محفل فرماتے تھے اور اسرار خاصہ سے ان کے سامنے لب کھولا کرتے تھے اور ان تشنہ لقائے حق احباب کو اپنے خاص کلمات سنا کر اعطائے نعمت ونسبت سے نوازا کرتے تھے اور ان احباب کو ان میں سے ہر ایک کی استعداد کے مطابق ان کے احوال کی نشاندہی فرماتے اور جن احوال پر وہ فائز ہوئے ان سے انہیں متنبہ کرتے تھے اور پھر انہیں مسلسل جہد اور اتباع سنت اور دوام ذکر ومراقبہ اور اخفاء حال کی تلقین فرماتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر پوری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی والے کسی ایک کام پر معلومات حاصل ہو جائیں تو اس کے مطابق عمل کو غنیمت جاننا چاہئے اور اس کا حکم یوں سمجھے کہ جیسے کوئی شخص ٹھیکری کے دو ٹکڑے دے کر ایک جوہر نفیس حاصل کرے اور پورے جہان کے ذی عقل اور جمادات کو خراج میں دے کر روح کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور آپ مریدین کو کلمہ طیبہ کے ذکر کی تلقین فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ کلمہ طیبہ کی فضیلت اس طرح سے ہے کہ جس طرح اس کے سامنے پوری کائنات ایک قطرہ کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت ونبوت ہے اور لوگ اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک دفعہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے بدلہ میں جنت حاصل ہو جائے گی۔ اس فقیر کے احساس وشہود میں جو آیا وہ یہ ہے کہ اس ایک کلمہ طیبہ کے عوض اگر پوری انسانیت کو بخشش مل جائے تو ممکن ہے اور اس کلمہ طیبہ کی برکات کو اگر پوری کائنات میں ابدالآباد تک تقسیم کریں تو سب اس کی برکات سے سیراب ہو جائیں گے اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اس کلمہ کی برکات کہنے والے کے مقام ومرتبہ کے مطابق ہوتی ہیں۔ جس طرح کہنے والا عظیم ہوگا اسی قدر اس کی برکات ہوں گی اور یہ مصرعہ زبان پر آپ لایا کرتے۔

مصرعه:

یزیدک وجهه حسنا اذما زدته نظراً

ترجمہ: جتنا زیادہ میں اسے دیکھتا ہوں اس کا حسن اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔

صحبت ایشان بیشتر به خاموشی میگذشت یاران ایشان را از غایت هیبت و کمال خشوع و ادب که می بود زهره انبساط نداشتند و تمکین ایشان بمرتبه بود که باوجود ورود این احوالات عظیمه هرگز آثار تلون بر ایشان ظاهر نمی شد چون ضحوة الکبری می شد هشت رکعت نماز در خلوت ادا نموده باز بحرم تشریف می بردند و بآن جماعت طعام تناول نموده خود بنفس نفیس توجه فرموده بهمه، فرزندان و درویشان یک یک از هرچه پخته شده بود می رسانیدند و اگر از متعلقان کسی حاضر نبوده قسمت او را می گذاشتند بعد از تناول طعام ادعیه ماثوره که دران وقت آمده می خواندند و در اخیر ایام عزلت گزیدند و اغلب صائم معمول ست از ایشان کمتر دیده شد که در احادیث صحیحه نیامده است و هر روزے که مفطر می بودند یک بار پیش از نیم روز طعام تناول می کردند و آن بغایت قلیل مع

ذلک می فرمودند که چه توان کرد بحکم اقتضائ آخر الزمان در گرسنگیها کمال اتباع آن سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم میسر نمی شود می فرمودند امرے کہ عارف را از ملکیت بہ بشریت نزدیک می سازد ھیچ چیز چون خوردن نیست گاہ تہجد صورت مثالیہ کدورات آن بنظر می در آید و طعام را بہ خشوع و حضور تمام تناول می فرمودند یاران را نیز آن وقت بحضور و خشوع تاکید می نمودند وقت طعام زانوئ یسار خوابانیدہ یمین را بران می نہادند و گاہ در غیر مجالس دیدہ میشد کہ ہر دو زانو بر داشتہ اکل می فرمودند بعد از تناول طعام لحظہ چند بہ حکم سنت قیلولہ می کردند و مؤذن ایشان در اول وقت ظہر اذان می گفت بعد از شنیدن اذان بلا اہمال متوجہ وضو می شدند و بسنت زوال می پرداختند و می فرمودند کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم از زمان بعثت تا زمان رحلت از سنیا سنت زوال ترک نہ فرمودہ اند قراءت دران گاہ ارطوال مفصل می بود گاھے از قصار بعد ازان چہار رکعت سنت دیگر می گذاردند بعد از فراغ نماز ظہر نشستہ از حافظ جزوی یا کم و بیش می شنیدند و اگر درسے بود می فرمودند اگر حافظ حاضر نبودی خود بخلوت تلاوت می کردند و نماز عصر اول وقت بعد از خروج مثلین ادا می فرمودند و چہار رکعت قبل از عصر سنت ترک نہ کردہ اند بعدہ قریب بوقت غروب بایاران بسکوت بطریق مراقبہ می گذرانیدند و در این حلقہ ھائ فجر و عصر باطنا متوجہ احوال مسترشدان می شدند و نماز مغرب را اگر غیم نبودی در اول وقت ادا کردہ۔

ترجمہ: آپ کی صحبت خاموشی میں گزر جایا کرتی اور یار لوگ آپ کی ہیبت وعظمت کی وجہ سے آپ کے سامنے کوئی خوشی کا اظہار نہ کر سکتے تھے اور آپ کو اپنے احوال پر اس قدر تمکن حاصل تھا کہ عظیم احوال کی واردات اور محنت عبادات کی وجہ سے آپ کے چہرہ پر تھکاوٹ کے آثار ظاہر نہیں ہوتے تھے اور ضحوۃ الکبریٰ کے وقت آٹھ رکعات نماز خلوت میں ادا فرماتے پھر حرم میں تشریف فرما ہوتے اور جماعت کے ساتھ کھانا تناول فرماتے اور خود ہر ایک کے کھانا پر توجہ دیتے تھے۔تمام فرزندوں اور درویشوں میں سے ایک ایک کو کھانا عطا فرماتے تھے اور جو موجود نہ ہوتا اس کا حصہ رکھ دیا جاتا کھانا کھانے کے بعد ادعیہ ماثوہ پڑھتے اور آخری ایام میں آپ نے اس وقت کا کھانا چھوڑ دیا تھا اور اکثر روزہ سے رہا کرتے تھے۔اور کھانا بھی خلوت میں تناول فرماتے تھے اور لوگ جس طرح کے کھانے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں آپ سے یہ کم دیکھا گیا کیونکہ صحیح احادیث میں یہ نہیں آیا اور جس دن آپ کا روزہ نہیں ہوتا تھا اس دن دوپہر سے تھوڑا پہلے ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے تھے اور یہ قلیل ہوا کرتا تھا اور اس کے باوجود آپ فرمایا کرتے تھے کہ آخری عمر میں مجھ سے حضور ﷺ کی اتباع کم کھانے کے عمل میں نہیں ہو رہی۔اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ عارف کو جو چیز ملکیت سے بشریت کے زیادہ قریب کرتی ہے وہ کھانا ہی ہے اور کبھی کبھی تہجد کے وقت اس کی کدورت کی صورت مثالیہ نظر آئی ہے اور کھانا آپ نہایت عاجزی اور خشوع سے کھایا کرتے تھے اور کھانے کے وقت بائیں زانوں کو نیچے بچھاتے اور دائیں کو اوپر کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی دوسری مجالس میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ آپ دونوں زانو کھڑے کر کے کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانے کے بعد سنت کے مطابق قیلولہ فرماتے تھے اور آپ کا مؤذن پہلے وقت میں آذان ظہر دیتا تھا آذان سننے کے فوراً بعد آپ وضو فرماتے اور سنت زوال ادا فرماتے اور آپ کہا کرتے تھے کہ حضور ﷺ نے زمانہ بعثت سے زمانہ رحلت از دنیا تک کبھی بھی سنت زوال ترک نہیں فرمائیں ان رکعات میں کبھی طوال مفصل سورتوں کی قرأت اور کبھی قصار مفصل کی قرأت فرماتے تھے اس کے بعد آپ سنت ظہر ادا فرماتے تھے اور ظہر کی نماز سے فراغت کے بعد حافظ قرآن سے ایک پارہ یا کبھی اس سے کم وبیش

تلاوت سنا کرتے تھے اور حافظ کی غیر موجودگی میں خلوت میں خود تلاوت کیا کرتے تھے اور کبھی حاضرین کو درس سے بھی نوازتے تھے اور خروج مثلین کے بعد نمازِ عصر کو اول وقت میں ادا فرماتے تھے اور سنت عصر کو کبھی ترک نہیں فرمایا اور عصر کے بعد مغرب سے کچھ پہلے مریدین کے ساتھ مراقبہ فرماتے تھے اور اس حلقہ میں فجر اور عصر کی نماز کے بعد مریدین کے احوال پر باطنی توجہ فرمایا کرتے تھے اور بادل نہ ہونے کی صورت میں نمازِ مغرب اول وقت میں ادا فرماتے۔

بعد از ادائ فرائض بھمان جلسه سر ده بار کلمه: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الخ۔ می خواندند۔

اور فرض ادا کرنے کے بعد اسی جلسہ میں کلمہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الخ۔ کا ورد سر اُ دس مرتبہ کرتے۔

و در اواخر فصل بین السنة و الفرائض زیاده از خواندن: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ نمی نمودند۔

اور فرضوں اور سنت کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ کرتے ہوئے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، رقم: ۱۳۳۶، سنن ابن ماجه، رقم: ۹۲۴، السنن الکبریٰ للنسائی، رقم: ۱۰۱۲۷، مصنف ابن ابی شیبه، رقم: ۳۰۸۵، مشکوٰۃ، رقم: ۹۶۰)

بعد از ادائ دو رکعت سنت اوابین بادعیه ماثوره که در آن وقت آمده می پرداختند و اوابین را شش رکعت که در حدیث شریف آمده همراه، دو رکعت سنت خواهد بود و سوره واقعه را غالباً دران می خواندند و نماز عشاء را بعد از زائل شدن بیاض اُفق که نزد امام اعظم رحمة الله علیه شفق عبارت ازو است ادا می نمودند و چهار چهار رکعت قبل و بعد از فرض عشا سنت زوائد سوائ دو رکعت مؤکده می خواندند قرأت در چهار رکعت سنت آخرین الم سجده و سوره تبارک و قل یا ایها الکٰفرون و قل هو الله اَحَد می فرمودند و گاهِ دران چهار رکعت، چهار قل خوانده می شد و بعد از ادائ وترا گر در چهار رکعت مذکور قرأت سوره نمی شد سوره الم سجده و سورة الملک می خواندند و سورة دخان را نیز اول شب می خواندند و یاران را بخواندن این سوره در آن وقت دلالت می فرمودند و در رکعت اولیٰ از وتر سبّح اسم و در ثانیه قل یا ایها الکٰفرون و در ثالثه سوره اخلاص می خواندند و باقنوت حنفی رحمة الله علیه قنوت شافعی رحمة الله علیه ضم می کردند بعد از ادای وتر دو رکعت نشسته ادا می فرمودند و در رکعت اولی اذا زلزلة و در ثانیه قُل یا ایها الکٰفرون می خواندند و در اواخر بطریق ندرت، این دو رکعت ادا می یافت و می فرمودند که فقهارا دران قیل و قال است و دو سجده که بعد از وتر متعارف شده نمی کردند و می فرمودند که بعضی علمائ بر کراهت آن فتوی داده اند وتر را گاهِ اول شب گاهِ آخر شب ادا می کردند و در اول شب اگر ادا نموده بودند در آخر شب تکرار نمی کردند و می فرمودند که پیغمبر صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم فرموده اند که دریک شب دو وتر نباشد بعد از ادائ صلوٰۃ عشاء و وتر زود به مضجع رفته می غنودند و قبل از اضطجاع آیات و ادعیه ماثوره را می خواندند و می فرمودند که بیداری بعد از عشا بیداری آخر شب را فتور می اندازد و در روز دو شنبه اکثر می خواندند خصوصاً شب جمعه و روز جمعه و شب دو شنبه و روز دو شنبه و در اواخر یاران را شب هائے جمعه جمع کرده هزار بار درود می فرستادند بعد از ادائ آن درود ساعتی مراقب شده بانکسار تمام دعا می کردند رساله دعائے ماثوره جمع نمودند بارساله صلواة که جناب شیخ الجن و الانس محبوب سبحانی قطب ربانی غوث، صمدانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالیٰ عنه ترتیب داده اند می خواندند و نماز جمعه بمسجد جامع و عیدین به مصلی حاضر می شدند و ظهر را نیز بعد از ادائ نماز جمعه احتیاطاً می گذاردند و در روز عید الاضحی تکبیرات را در راه بلند می گفتند و احیاناً

بنا بر فتویٰ مضمرات پست و در عشرہ ذی الحجہ بصیام و قیام و خلوت و کثرت عبادت و تبتل می گذرانیدند و دران عشرہ موئ و ناخن نمی گرفتند جھۃ تشبہ بحاجیان چنانچہ مستحب است اما آنچہ در روز عرفہ مردم می کنند نمی کردند و در آن عشرہ ہر روز و شب قرأۃ سورۃ و الفجر می فرمودند و کذلک در باقی آن شہر نیز قرأت آن سورہ مذکورہ می کردند و صلوٰۃ کسوف و خسوف می گذاردند و نماز تراویح را در سفر و حضر بہ جمعیت تمام ادا می فرمودند و ختمہائ قرآن مکرر می خواندند و در این ایام خود دو ختم یا سہ ختم می، کردند و در میان ہر تراویح گاہِ بسکوت و گاہِ بادعیہ آن وقت کہ آمدہ است می پرداختند و در غیر رمضان نیز ختمہائ مکرر در ہر ماہ می نمودند و ختم احزاب کہ معمول شدہ نمی فرمودند کہ در مسنون بودن آن سخن است وقت تلاوت از سیمائ ایشان چنان معلوم می شد کہ اسرار حقائق قرآنی و برکات آیات فرقانی بر ایشان فائض می گشت فرمودہ اند کہ عزیزے فرمودہ کہ بدستخط حضرت مولانا یعقوب چرخی نوشتہ دیدہ شد کہ در ختم احزاب۔

ترجمہ: اور نماز اوابین کی دوسنتیں ادا کرنے کے بعد اس وقت کی ماثورہ دعائیں پڑھا کرتے تھے اور مکمل نماز اوابین چھ رکعت ادا فرماتے تھے اور کبھی کبھی چار بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ شارحین حدیث نے ذکر کیا ہے کہ اوابین کی چھ رکعات سے مراد دوسنتیں ساتھ شامل کرتے ہیں اس نماز میں اکثر سورۃ واقعہ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور نماز عشاء کو افق کی سفیدی جو زردی کے بعد آتی ہے ادا فرماتے جو کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک افق سے مراد ہے اور فرضوں سے پہلے چار رکعت سنت اور بعد میں سنن زوائد ادا فرماتے تھے اور بعد والی چار سنتوں میں سورۃ آلمٓ سجدہ اور سورۃ الملک اور الکٰفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے اور کبھی ان چاروں رکعات میں چار قل پڑھا کرتے تھے اور وتر ادا کرنے کے بعد اگر مذکورہ قرأت نہ کی ہوتی تو سورۃ الملک اور الم سجدہ تلاوت کرتے تھے اور رات کے اول حصہ میں سورۃ دخان بھی پڑھا کرتے تھے اور مریدین کو بھی یہ سورۃ پڑھنے کا فرماتے تھے اور وتروں میں پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں الکٰفرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے اور دعائے قنوت میں قنوت حنفی کے ساتھ قنوت شافعی کو بھی شامل کیا کرتے تھے اور وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں اذا زلزلت اور دوسری میں الکٰفرون پڑھا کرتے تھے اور آخری عمر میں یہ دو رکعات کبھی کبھی ادا فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ فقہاء کرام کے ہاں اس میں کوئی مستند قول نہیں ہے اور جو کچھ لوگ وتروں کے بعد دو سجدہ کرتے ہیں اس سے پرہیز کرتے اور فرماتے تھے کہ علماء کرام نے اس کی کراہت کا فتویٰ دیا ہے اور وتروں کی نماز کبھی رات کے اول حصہ اور کبھی آخری حصہ میں ادا فرماتے اور اگر عشاء کی نماز کے ساتھ وتر ادا فرمالیتے تو پھر اس کا تکرار نہ فرماتے اور فرماتے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے نماز عشاء اور وتر ادا فرمانے کے بعد آپ آرام فرمانے کے لئے چلے جاتے اور لیٹ کر سنت کے مطابق دعائیں پڑھتے اور فرماتے تھے کہ عشاء کے بعد جاگنے کی وجہ سے تہجد کے وقت اٹھنے میں سستی ہوتی ہے اور درود پاک رات دن کثرت سے پڑھا کرتے تھے خصوصاً شب جمعہ اور دن میں اور پیر کی رات اور دن میں اور عمر کے آخری حصہ میں آپ جمعہ کی رات مریدین کو جمع کر کے ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد مراقبہ فرماتے اور پھر انتہائی عاجزی سے دعا فرمایا کرتے تھے اور حضور غوث الاعظم شیخ الجن والانس محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا دعاؤں میں ترتیب کردہ رسالہ پڑھا کرتے تھے اور نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد اور عید کے لئے عیدگاہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد احتیاط الظہر بھی ادا فرماتے تھے اور تکبیرات عید کو راستہ

میں بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی بنا بر فتویٰ آہستہ بھی پڑھا کرتے تھے اور عشرہ ذی الحجہ میں روزہ اور قیام اللیل اور خلوت کثرت عبادت اور شب بیداری میں بسر کیا کرتے تھے اور مستحب پر عمل کرتے ہوئے اس میں ناخن اور بال نہ کٹواتے حاجیوں سے مشابہت کرتے ہوئے اور عام لوگ جو عرفہ والے دن کرتے ہیں وہ نہ کرتے تھے اور اس عشرہ میں سورۃ والفجر کی تلاوت فرماتے اور باقی مہینہ میں بھی یہ معمول جاری رہتا تھا اور سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز بھی ادا فرماتے تھے اور نماز تراویح کو جماعت کے ساتھ سفر و حضر میں ختم قرآن کے ساتھ ادا کرتے اور کبھی کبھی کئی مرتبہ بھی ادا فرماتے تھے۔ اور ان دنوں میں خود دو یا تین مرتبہ ختم قرآن کیا کرتے تھے اور تراویح کے درمیان بھی آہستہ بھی بلند آواز میں سنت کے مطابق دعائیں مانگتے تھے رمضان المبارک کے علاوہ ہر مہینہ میں کئی مرتبہ ختم قرآن پاک کیا کرتے تھے اور ختم احزاب آپ کا معمول نہیں تھا کیونکہ اس کے سنت ہونے میں تعامل ہے تلاوت کے وقت جیسا کہ معلوم ہوا آپ پر حقائق قرآنی اور برکات فرقانی کا نزول ہوا کرتا تھا میرے ایک عزیز نے کہا ہے کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ کا لکھا ہوا جس کو انہوں نے دیکھا ہے جس پر ان کے دستخط بھی تھے جو کہ ختم احزاب کو اس شعر میں بیان کرتے ہیں۔

بیت:

فاتحه انعام و یونس گیر طٰه ای همام		عنکبوت انگه زمر پس واقعه دان و السلام

ترجمہ: سورۃ فاتحہ، انعام و یونس اور طٰحہ اے عقل مند۔ عنکبوت اور اس وقت واقعہ کے بعد زُمر جان اور تم پر سلامتی ہو۔

در سفرها نیز در محفه نشسته تلاوت قرآن می نمودند و می آرند که گاهِ چهار جزو و گاهِ سه گاهِ کم و بیش در محفه تلاوت می کردند و اکثر بر محفه دثار می کشیدند تا نظر بر عورات مردم نه افتد تسبیح رکوع و سجود را اکثر پنج یا نه یا یازده در حالت انفراد می رسانیدند که در نماز رعایت سنن و مندوبات و آداب نماز حضور قلب می نماید این رعایت باهمه ذکر است که یاد کرد آمر است سبحانه و توجه باو و نیز می فرمودند که مردم بهوس ریاضتها و مجاهدها می نمایند هیچ ریاضت و مجاهده برابر رعایت اداب نماز نیست لاسیما نمازهائ فرض و واجب و سنن و ادائ نماز بنوعیکه می فرمودند بس مشکل است و لهذا حق سبحانه می فرماید:

ترجمہ: سفر کے دوران کجاوہ کے پردہ میں بیٹھ کر تلاوت قرآن پاک کیا کرتے تھے جو کہ کبھی تین پارے کبھی چار پارے ہوتی تھی اکثر اوقات کجاوا کے اوپر چادر ڈال لیا کرتے تھے تا کہ کسی کی پردہ دری نہ ہو۔ رکوع اور سجدہ کی تسبیح کو اکثر پانچ یا نو مرتبہ پڑھا کرتے تھے اور یہ حالت انفراد میں ہوتا تھا نماز کے اندر مستحبات سنن اور نماز کے آداب کی حضور قلب کے ساتھ رعایت کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان کی رعایت کرنا بھی ذکر ہے۔ اور نہ کہ ذکر صرف اسی کو یاد کرنا یا اس کی طرف توجہ کرنا ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ لوگ مجاہدہ اور ریاضت میں ہوس اور لالچ کا اظہار کرتے ہیں جب کہ آداب نماز کی رعایت کرنے کے مقابلہ میں مجاہدہ اور ریاضت کی کوئی حیثیت نہیں خاص طور نماز فرض، واجب، سنت اور جس طرح سے آپ نے فرمایا ایسی نماز پڑھنا انتہائی مشکل ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ

ترجمہ: بیشک وہ بہت بھاری ہے مگر خوف رکھنے والوں کے لئے۔ (سورۃ البقرۃ: ۴۵)

دو رکعت نماز تحیه مسجد و تحیه وضو را ترک نمی کردند و در رنگ سنن مؤکد سنن زوائد در سفر و در حضر بے تکلف ادا می کردند و در آنکه زیادتی و نقصان در عمل و فعل ماثوره در ظهور نیاید احتیاط بلیغ بجا می آوردند و بجز تراویح هیچ نماز نفل را بجماعت ادا نمی کردند و بنماز استخاره شروع در کارهائ می نمودند و گاهِ باستفتائ قلب و گاه چند مهم را بیک استخاره جمع می کردند و آنهارا دران تعداد می نمودند و اگر در مهم اول استخاره فراموش شدے بوقت یاد تدارک آن می فرمودند و در تشهد اشاره سبابه نمی کردند و می فرمودند که اگرچه ظاهر بعضی احادیث دلالت می نمائدو نیز بعضے روایات حنفیه هم در جواز آن آمده است اما چون نیک تتبع نموده آمد احوط و مفتی به ترک آن معلوم شد که بسیاری از علماء حرام و مکروه هم گفته اند چون امری میان حل و حرمت دائر شود ترک آن اولی است و نیز عمل حنفیه و روایات بر اصل و ظاهر الروایة است و امام محمد اتیان آن را در اصل ذکر نکرده بل در نوادر آورده و در آخر جلد اول مکتوبے درین باب آورده اند و گاهے در بعضی نوافل احتیاطاً بعمل آورده اند۔

ترجمہ: آپ دورکعت نماز تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کو ترک نہیں کرتے تھے وہ سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کو سفر وحضر میں ہمیشہ ادا کرتے تھے اور عمل سنت میں زیادتی یا نقصان کی صورت میں جیسے بھی کمی آتی اس میں آپ انتہائی احتیاط کیا کرتے تھے اور نماز تراویح کے علاوہ کوئی بھی نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتے اور نماز استخارہ کو ہر کام کے شروع میں ادا کیا کرتے اور کبھی کبھی دل کے فتویٰ اور دعا مسنون پر اکتفاء کیا کرتے تھے اور ہر طرح کے کلی اور جزئی کام میں استخارہ کو لازم رکھتے تھے اور کبھی کبھی کئی کاموں کے لئے ایک ہی استخارہ کیا کرتے تھے اور ان میں تعداد کا اظہار کیا کرتے تھے اور اگر کسی کام کے شروع میں استخارہ بھول جاتے تو یاد آنے پر اس کی قضاء کیا کرتے تھے تشہد میں اشارہ سبابہ نہ کرتے اور آپ فرماتے تھے اگر چہ بعض احادیث کا ظاہر اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اشارہ کرنا چاہئے اور بعض احناف کی روایات بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ لیکن بہت سارے مطالعہ اور تتبع کے بعد احتیاط اس میں نظر آتی کہ اشارہ سبابہ کا ترک اولی ہے۔ کیونکہ بہت سارے علماء نے اس کو حرام اور مکروہ کہا ہے اور جب کسی شرعی حکم میں حلت اور حرمت میں اقوال ملیں تو اس وقت اس کا ترک اولیٰ ہوتا ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ مذہب حنفی کی روایات اصل اور ظاہر روایہ پر موقوف ہے اور امام محمد ﷫ نے اصول کی کتابوں میں اس کے کرنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ نوادر میں کیا ہے اور مکتوبات کی جلد اول کے آخر میں اس مسئلہ پر آپ کا ایک پورا مکتوب ہے لیکن کبھی کبھی نفل نماز میں احتیاطاً اشارہ سبابہ کیا کرتے تھے۔

فاتحه بعد از ادائ فرض برائ ارواح گذشتگان و برائ مهمات دین و دنیا چنانچه مشهور شده نمی خواندند که فقها آن را مکروه داشته اند و بعد ادائ نماز فجر و عصر دست برداشته دعا می کردند اما در سه نماز دیگر غالباً نمی کردند و فاتحه خلف امام را مستحسن نمی شمردند و خلف برو فاجر نماز جائز می داشتند و بر هر بر و فاجر نماز می گزاردند و عیادت مرضی می نمودند و ادعیه ماثوره بر مریض می خواندند و در رفع مرض بعضے مرضی توجه می گماشتند و بسے امراض بتوجه آن مظهر فیاض مرتفع می گردید و به زیارت قبور می رفتند و باستغفار و دعوات ماثوره اعانت می نمودند و نیز بتوجه خاص متوجه احوال موتی می شدند و اوائل چون بزیارت پیر و پدر بزرگوار خود می رفتند دست بر قبر مبارک می رسانیدند که فقها تجویز آن نمودند و اواخر ترک آن عمل کردند که منع نیز در این باب آمده۔ وبالجمله تقبیل قبور را مستحسن نمی داشتند۔

ترجمہ: اور عام لوگ جو فرض نمازوں کے بعد ایصال ثواب کے لئے اور دوسرے اہم کاموں کے لئے سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں وہ آپ نہیں پڑھتے تھے کیونکہ فقہاء کرام نے اسے مکروہ لکھا ہے اور نماز فجر اور عصر ادا کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے اور باقی تین نمازوں میں اکثر نہیں کیا کرتے تھے اور

فاتحہ خلف الامام کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور امام نیکوکار ہو یا گناہ گار ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے تھے اور ہر نیک و گناہ گار کی نماز جنازہ ادا کیا کرتے تھے اور مریضوں کی عیادت کیا کرتے تھے اور سنت کے مطابق ان کے لئے دعا فرماتے اور کچھ مریضوں کے مرض کو دفع کرنے کے لئے توجہ بھی فرمایا کرتے تھے اور بہت ساری امراض آپ کی توجہ سے دور ہوئیں قبروں کی زیارت کے لئے آپ تشریف لے جاتے اہل قبور کے لئے استغفار اور ماثورہ دعائیں پڑھ کر ان کی مدد کیا کرتے تھے اور توجہ خاص کے ذریعے احوال موتی کی طرف توجہ کیا کرتے تھے اور شروع شروع میں جب اپنے پیر محترم اور والد بزرگوار علیہ الرحمۃ کے مزار کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تو اس پر ہاتھ رکھا کرتے بعض فقہاء کے قول جواز پر عمل کرتے ہوئے اور بعد میں اس عمل سے منع کر دیا اور فرمایا فقہاء کرام قبر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے ہیں الغرض قبر کو چومنے سے منع فرماتے۔

اما استعانت از موتیٰ تجویز می نمودند و اجابت دعوت می فرمودند مگر آنکه در مجلس منکرات می بود و ذکر جهر را جز در مواضع معدوده مشروعه کتکبیرات التشریق وغیرها تجویز نمی کردند و حالیکه سرِ موئ مخالفت بشریعت و ادائے اهل سنت و جماعت می داشت قبول نمی کردند و می فرمودند که احوال تابع شریعت است نشریعت تابع احوال که شریعت قطعی است بوحی ثابت شده و احوال ظنی است از کشف و الهام ثبوت یافته و می فرمودند که عجب است در بعضے درویشان خام ناتمام که کشف خود را اعتبار نموده بانکار و مخالفت این شریعت باهره اقدام می نمایند و حال آن که حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام بآن مرتبه علیا اگر زنده می بود غیر از متابعت این شریعت نمی کرد و این تهیدستان بے سرو برگ را چه رسد و رائ علمائ ماتریدیه را بر رائے اشعریه می گزیدند و می فرمودند که این بزرگواران از مداخلات فلسفیه دور اند و باقتباس نور نبوت نزدیک تر و خواص بشر را از خواص ملک و نبوت را از ولایت افضل می گفتند اگرچه ولایت آن نبی باشد و صحو را بر سکر ترجیح می دادند و ولی عشرت را بر ولّی عزلت بهتر می دانستند و جمیع اصحاب را بر جمیع اولیائ امت فضل می دادند و منازعات و مشاجرات اصحاب را بر محامل نیک صرف می نمودند و از اجتهاد و رای می دانستند و از هوا و هوس که مناسب شان ایشان نیست دور می داشتند و طریقه نقشبندیه را بر طرق سائر مشائخ فضل می دادند و این طریق را طریق اصحاب کرام می دانستند بعلاقه این اندراج النهایة فی البدایة می دانستند و می فرمودند که اهل این طریقه فرموده اند که نسبت فوق همه نسبتها است از آنکه طریقه ایشان در متابعت سنت است و رعایت عزیمت فوق دیگر طرق است لاجرم نسبت ایشان بر فوق نسبت سائر طرق باشد و رخصت ها که بعضی متأخرین این طریقه بر خلاف طریق مبارک حضرت خواجه بزرگ و خواجه علاؤ الدین عطار و خواجه پارسا قدس الله اسرارهم احداث نموده اند نمی پسندیده اند۔ و شیخ محی الدین ابن عربی قدس سره را بزرگ می دانستند و نیک یاد می کردند و می گفتند که باوجود این محبت که مرا بشیخ است قدس سره بعضے علوم کشفی شیخ را نمی پسندم و حق بر خلاف آن معلوم می شود اما چون این خطائ کشفے است در رنگ خطائ اجتهادی از مواخذه دور است و لیکن مقلد مجتهد مخطی چون مجتهد خود ماخوذ نیست بخلاف مقلد صاحب کشف خطا که او در پیروی آن کشف خطا ماخوذ است که کشف یکی بر دیگری حجت نبود و در این ایام ارشاد نیز درس بعضی کتب دینی چون بیضاوی و صحیح بخاری و مشکوة و عوارف و بزدوی و هدایه مواقف می فرمودند و طلبه را بر تحصیل علوم دینی تحریص می نمودند و تحصیل علوم را بر

سلوک طریق صوفیه مقدم می داشتند و چون سفر می کردند در ایام مسنونه سفر می کردند و مقید بساعات نجومیه نبودند و می فرمودند که نحوست ساعات بعد از ولادت آن سرور علیه الصلوٰة والسلام مرتفع شده بتائید این حدیث که الایام ایام الله والعباد عباد الله و دیگر ادعیه ماثوره که دران ایام آمده می خواندند و همچنین در منازل و فرود آمدن ادعیه ماثوره را ترک نمی کردند و نیز دعوات ماثوره را در پوشیدن لباس و نوشیدن آب و تناول طعام و دیدن ماه و آئینه بعمل می آوردند تفصیل ادعیه مذکوره بایراد آنها در رساله یومی و لیلی ایشان باید طلبید اینجا اختصار بحکایت آن رفت حضرت ایشان کثیر الحمد و استغفار بودند و بنعمت قلیل هم شکر فراوان بزبان می آوردند باندک ترک ادب استغفار کثیر می نمودند و اگر بلیه می رسید می گفتند که شامت اطوار ما است اما بلیه را صابون بسیار جنایات می دانستند و زینه بساعر وجات می فرمودند روزی یکے از ایشان پرسید که باعثے که سلطان وقت از ادب تجاوز نموده آزار شما داده چه بود فرمودند که باعث افعال بدما بود و این آیة برخواندند۔

ترجمہ: اوراہل قبور سے مدد کو مستحسن سمجھتے تھے اوردعوت کوقبول فرماتے الا کہ جس میں خلاف شریعت کوئی حکم ہوتا۔اورذکر جہر کواچھا نہ سمجھتے سوائے ان جگہوں کے جہاں شریعت کا حکم ہے مثلاً تکبیرات تشریق اورصوفیاء کرام کے وہ احوال جو بال برابر بھی شریعت کے مخالف ہوتے اور اہل سنت وجماعت کی تشریحات کے خلاف ہوتے انہیں قبول نہ فرماتے اور فرماتے کہ احوال شریعت کے تابع ہے نہ شریعت احوال کے تابع ہے کیونکہ شریعت وحی الٰہی جل وعلیٰ سے ثابت ہے جو کہ قطعی ہے اوراحوال ظنی ہیں کیونکہ وہ کشف والہام سے ثابت ہیں آپ فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ بعض خام صوفیوں نے اپنے کشف کا اعتبار کیا اوراس شریعت باہرہ کی مخالفت کی اور حقیقت یہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بوجود اس کے کہ وہ بڑے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں اگر زندہ ہوتے تو وہ بھی اس شریعت کی اتباع کرتے اور یہ خالی ہاتھ اور بے سروپا صوفی شریعت کے متعلق کیا کہتے ہیں اورعلم عقائد میں آپ علمائے ماتریدیہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کی رائے کوعلمائے اشعریہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) سے زیادہ ترجیح دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ علماء عقائد فلسفہ سے دور ہیں اور اقتباس نورنبوت سے نزدیک تر ہیں اورخواص ملائکہ سے خاص بشر کوافضل جانتے تھے اورنبوت ولایت سے افضل ہے اگر چہ وہ اسی نبی کی ولایت ہی ہو اورصحو کو حالت سکر پر ترجیح دیتے تھے اور ولی عشرت (یعنی معاشرہ میں رہنے والے ولی) کو ولی عزلت (یعنی جنگلوں میں رہنے والے ولی) سے افضل جانتے تھے۔تمام صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو جملہ اولیاء امت سے افضل جانتے تھے اور صحابہ کرام کے منازعات ومشاجرات کو نیک نیتی اوراجتہادی رائے سے جانتے تھے کیونکہ خواہش وہوس ان کے شایان شان نہ جانتے تھے اورطریقہ نقشبندیہ کو دوسرے تمام طریقوں سے افضل سمجھتے تھے اس طریقہ کو صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا طریقہ اور اندراج الانتہاء فی الابتداء اس طریقہ کا خاصہ سمجھتے تھے۔اورآپ فرماتے کہ س طریقہ کے بزرگ کہتے ہیں کہ ان کی نسبت باقی طرق کی نسبت سے بلند ہے اس لئے کہ یہ طریقہ متابعت سنت پر قائم ہے اورعزیمت کی رعایت کرنے کی وجہ سے یہ طریقہ دوسرے طریقوں سے فوقیت رکھتا ہے اوراس سلسلہ کے کچھ لوگوں نے رخصت کو جو اختیار کیا اورعزیمت کو چھوڑا حضرت خواجہ بزرگ وخواجہ علاؤالدین عطار وخواجہ محمد پارسا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے خلاف طریقہ کو اختیار کیا آپ اسے پسند نہ فرماتے تھے اورشیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کو بزرگ ونیک جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس شیخ کی محبت کے باوجود میں شیخ ابن عربی علیہ الرحمۃ کے بعض کشفی علوم کو پسند نہیں کرتا کیونکہ میری معلومات میں حق ان کی رائے کے خلاف ہے اور یہ خطائے کشفی ہے جو کہ خطائے اجتہادی کے رنگ میں ہوتے ہوئے قابل مواخذہ

نہیں لیکن مجتہد مخطی کا مقلد مجتہد کی طرح قابل مواخذہ عند اللہ نہیں اور مقلد صاحب کشف خطا اس کشف کی اتباع میں قابل مواخذہ ہوگا کیونکہ ایک کا کشف دوسرے کے لئے قابل حجت نہیں آپ اپنی زندگی کے ان دنوں میں تفسیر بیضاوی اور امام بخاری کی الصحیح، مشکوٰۃ المصابیح، عوارف المعارف، بزدوی، شرح مواقف کے درس میں مشغول تھے اور طلباء کو حصول علم دین کا ذوق دلاتے تھے اور علوم دینیہ کے حصول کو سلوک طریقت پر مقدم جانتے تھے اور آپ سفر کے لئے ایام مسنونہ کا انتخاب فرماتے تھے جو اوقات نجوم سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ اوقات وایام کی نحوست حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے ختم ہوگئی جس کی تائید اس حدیث پاک سے فرماتے۔ دن سارے اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بندے سارے اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اور جو دعائیں سنت سے ثابت ہیں ان دنوں میں انہیں پڑھا کرتے تھے اور کہیں پر قیام کرنے کے لئے جو دعائیں ثابت ہیں وہ بھی آپ پڑھا کرتے تھے اسی طرح کھانے، پینے، لباس پہننے اور شیشہ دیکھنے کی جو دعائیں ہیں وہ پڑھا کرتے تھے ان دعاؤں کی تفصیل آپ کے رسالہ یومی ولیلی میں دیکھی جاسکتی ہے اختصار کے پیش نظر یہاں ذکر نہیں کی جارہیں۔

آپ اکثر اوقات کو حمد واستغفار میں گزارا کرتے تھے اور قلیل نعمت کے حصول پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے اور تھوڑے سے ترک ادب پر استغفار فرماتے تھے اور اگر کسی ابتلاء میں مبتلاء ہوتے تو اسے اپنے اعمال کی سزا اور بلاؤں کو جنایات کا صابن سمجھتے تھے اور بلندی درجات کا ذریعہ جانتے ایک دن کسی نے پوچھا کہ بادشاہ وقت آپ کو پریشان کرتا ہے اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فرمایا میرے اعمال کی سزا ہے اور یہ آیت پڑھی:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ۔

ترجمه: جو بھی تمہیں مصیبت ملتی ہے وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے ہے۔ (سورۃ الشوریٰ: ۳۰)

وبایں همه کثرت عمل دید قصور اعمال بر ایشان استیلائے تمام داشت و یاران را دلالت می نمودند و می فرمودند که عمل صالح را عجب چنان نابود می سازد که آتش همه را باید که قبائح خفیه خود را در نظر آرد و حسنات را متهم دارد بل از اتیان آن حسنه شرمنده گردد و در ایام حبس یکے از درویشان عریضه نوشته از قبض حال و ملامت خلق شکایت نموده ایشان در جواب این رقیمه مرسل داشتند۔

ترجمه: اور کثرت عمل کے باوجود آپ اپنے اعمال کو کم سمجھتے تھے اور اپنے مریدین سے فرماتے کہ اپنے نیک اعمال کو اس طرح تعجب سے نہ دیکھے کہ وہ حسنات کے لئے آگ بن جائے۔ اور اپنے خفیہ قباحتوں کو اپنی نظر میں اس طرح رکھے کہ نیکی کرتے وقت شرمندگی کا اظہار کرے کہ میں اتنے گناہ کرنے کے بعد یہ نیکی کررہا ہوں۔ آپ کے قلعہ گوالیار میں قید کے دوران ایک مرید نے خط لکھا اور اس میں اپنے احوال کے قبض اور مخلوق کی ملامت کی شکایت کی تو آپ نے جواب میں یہ خط لکھا۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى۔

ترجمه: سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔ (سورۃ النمل: ۵۹)

صحیفه شریفه که ارسال داشته بودند رسید از جفا و ملامت خلق نوشته بودند این خود جمال این طائفه است و صیقل زنگار ایشان باعث قبض و کدورت چرا باشد اوائل حال که این فقیر باین قلعه رسیده محسوس می شد که انوار ملامت خلق از بلاد و قری در رنگ سحابهائے نورانی پے در پے می رسید و کار را از حضیض باوج می رسانید سالها بتربیت جمالی قطع مراحل می نمودند الحال بتربیت

جلالی قطع مسافت می نمایند در مقام صبر بلک در مقام رضا باشند و جمال و جلال را مساوی دانند نوشته بودند که از وقت ظهور فتنه نذوق مانده است و نه حال باید که ذوق و حال در رنگ عوام سخن کرده اند و دور از محبت ذاتیه رفته اید بر خلاف گذشته جلال را پیش جمال انگارند ایلام را زیاده از انعام تصور نمایند زیرانکه در جمال و انعام مراد محبوب مشوب بمراد خود است و در جلال و ایلام خالص مراد محبوب است و خلاف مراد خود اینجا وقت و حال ورائے وقت و حال سابق است شتان ما بینهما انتهی کلامه الشریف۔

ترجمہ: آپ کا لکھا ہوا خط ملا جس میں لوگوں کی جفا اور ملامت کے بارے میں لکھا تھا یہ اس طریقہ کا جمال ہے اور رنگ مال ہے اس سے صوفی کو رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے میں جب اس قلعہ میں آیا تھا تو میں نے لوگوں کی ملامت کو مختلف ممالک اور شہروں سے نورانی بادلوں کی شکل میں آتے ہوئے دیکھا جنہوں نے اس معاملہ کو اور اونچا کر دیا کئی سال جو تربیت جمال میں منازل کو طے کیا تھا اب تربیت جلالی سے مسافت طے ہو رہی ہے اور اس پر صبر کی وجہ سے مقام رضا کا حصول ہے اور یہاں پر جلال و جمال کو مساوی جانتا ہے اور ظہور فتنہ سے ذوق حال کو دوگنا ہونا چاہئے کیونکہ محبوب کی جفا اس کی وفا سے زیادہ باعث لذت ہوتی ہے وہ اگرچہ لوگوں کی ملامت کے رنگ میں ہو اور محبت ذاتیہ سے یہ دور نہ لے جائے جلال کو جمال سے مقدم جانے اور ایلام یعنی مصیبت کو انعام سے مقدم جانے کیونکہ انعام میں محبوب کی مراد اپنی مراد سے ملی ہوئی ہے اور جلال و مصیبت و ابتلاء میں صرف محبوب کی رضا ہوتی ہے اپنی رضا نہیں ہوتی اور اس جگہ اپنی رائے کے خلاف وقت و حال سابق وقت و حال سابق ہے اور ان دونوں کے مراتب میں بہت دوری ہے۔

تذکرہ حادی عشر از منتخب ثانی

درذکر بعضی علوم و معارف و اسرار و خوارق و کرامات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ

مخفی نماند هر که از خوان الوان ایشان چاشنی دیده و از مکاتیب و رسائل و الاء ایشان بهره یافته پی بعلو مراتب و معارف ایشان بوده باشد که هر یک لجۂ اسرار شریعت و حقیقت است بحکم کلام مرتضوی کرم اللہ وجهه قائله که المرء مخفی تحت لسانه ناچار پی بعلو مرتبت و سمو منزلت صاحب آن مقال خواهد برد۔

گیارھواں ذکر:

دوسرے انتخاب سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے

بعض علوم و معارف و اسرار و کرامات

جو شخص آپ کے دسترخوان سے چاشنی حاصل کرتا ہے اور آپ کے مکاتیب اور رسائل کے مطالعہ کا ذوق رکھتا ہے وہ آپ کے معارف اور علو مراتب کو جانتا ہے جن میں وہ اسرار شریعت و حقیقت کی لہروں کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کلام سے ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ انسان اپنی زبان کے اندر پوشیدہ ہے اس سے صاحب کلام کا مرتبہ و مقام نظر آ جاتا ہے۔

لطائف تو عیان است زین شکر ریزی		که در کلام تو قدرِ تو می توان دیدن

ترجمہ: اس شکر کے ٹکڑے سے تیرے لطائف عیاں ہیں، کہ تیری کلام میں تیری قدر دیکھی جاسکتی ہے۔

خدمت حضرت مولانا هاشم علیه الرحمة می نگارند که عالمے عاملے در توصیف مقولات ایشان می گفت که کتب و رسائل قوم تصنیف است یا تالیف تالیف آن که سخنان مردم زا بسیاق و سباق نیکو جمع کنند و تصنیف آنکه علوم و نکات و اردات خود را از مهارت علمی و علو فطرت که بظهور رسیده باشد خواه بالهام ربانی خواه بکشوف صادقه جلوه گر شده باشد در نگارش آرند مدتها بود که از میان اهل روزگار تصنیف رفته بود و همین تالیف مانده بود الا بندرت که بعضی مؤلفان در تالیفات خود از زاده طبع و علم خویش حرفے می آرند اکنون انصاف این است که در این جزو زمان تصنیف متین زیبا رسائل و مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی است که هر چند بر آن عبور نمودیم از دیگران آن جا نقل ندیدیم الا به ندرت و ضرورت بیشترش مکشوفات و ملهمات خاص این بزرگ دین است و همه عالی ونازنین و برونق شرع متین جَزَاهُ اللهُ عن الطالبین خیر الجزاء و نیز نگارش نموده که یکی از فضلائ وقت و عرفائ زمان می گفت که دریافت مذاق اهل این زمانه شایان ادراک دقائق حقائق این بزرگوار نیست این عزیز بائستے در پشیین روزگار بودی تا پایۂ کلام او را قدر دانستندی و متاخران سخن او را باستشهاد ایراد نمودندی و نیز گفت که مزاج اهل وقت باسخنان ایشان چون قصه آن گروه کوتاه اندیش است در حق آن دانائ حکمت کیش پرسیده شد که آن قصه آن گروه چگونه بود و گفت که دانائ در مجلس پادشاهے گفت جانورے را دیده ام که اخگر بر افروخته می خورد اهل مجلس هرگز آن را ندیده بودند و در عقل ایشان گنجائ آن نبود از هر طرف بانکار او پیچیدند چون بیچاره دید که هر چند مبالغه میکنم سوئ ظن آن بیخردان زیاده می شود ناچار به مشقت بسیار آن جانور را بدست آورد و در مجلس سلطان در حضور منکرین حاضر کرد همگی جمع شده اخگرها بر افروختند و نزد جانور گذاشتند آن مرغ یک یک را بمنقار کشیده فرو می برد چون بدیدن بجهل خود مقر علم صدق آن دانا قائل شدند۔

ترجمہ: حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک عالم باعمل آپ کے مکتوبات کی توصیف میں فرماتے ہیں کہ کسی قوم کے رسائل ہوں یا کتابیں جو تصنیف یا تالیف کی شکل میں ہیں تالیف اسے کہتے ہیں جو دوسرے لوگوں کی کلام کو سیاق وسباق کے لحاظ سے اچھی شکل میں جمع کیا جائے۔ اور تصنیف اسے کہتے ہیں جس میں مصنف بسیار مطالعہ کے بعد مختلف علوم کے نکات اور اپنی واردات قلبی جو الہام ربانی جل وعلی کی طرف سے ہو یا بطریق کشف ومشاہدہ ہوں ان کو مہارت علمی اور فطرت کی بلندی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تحریر میں بیان کرے۔ لیکن ایک مدت گزر گئی اہل زمانہ سے تصنیف اٹھ گئی اور صرف تالیف رہ گئی ہاں بعض مؤلفین اپنی تالیفات میں کہیں اپنے علم اور طبع کے مطابق کچھ باتیں اپنی طرف سے کرتے ہیں۔ اس دور میں انصاف یہ ہے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات اور رسائل کو دیکھا تو ان کی تحریر میں فن تصنیف پر میں نے عبور پایا اور کسی جگہ میں کہیں اور سے منقول عبارات بہت کم دیکھیں اور وہ بھی وہاں ہیں جہاں کہیں استشہاد اور دلیل کے لئے ذکر کرنے کی ضرورت پیش آئی وہاں نقل کی ہیں اور باقی بیان کردہ عبارت میں وہ کچھ ہے جو الہام ربانی جل وعلی اور کشف وواردات قلبی سے ہے اور وہ بھی ان بزرگوں یعنی خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بیان کردہ تمام باتیں موافق شرع متین ہیں اس سے ہٹ کر کچھ نہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے طالبین کی طرف سے جزاء عطا فرمائے آمین۔ دوسرے فضلاء زمانہ میں سے ایک نے خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کو کچھ اس طرح سے سراہا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بیان کردہ حقائق و دقائق اس زمانہ کے لوگوں کے مذاق کے ادراک میں نہیں آسکتے اس طرح کے بزرگ کو کسی پہلے زمانہ میں ہونا چاہئے تھا تا کہ ان کی کلام کی قدر کو جانا جاسکتا اور متاخرین ان کی کلام کو کما حقہٗ نہیں سمجھ سکتے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کے کلام کا اور اہل زمانہ کی عقل کا قصہ اس طرح کا ہے جیسا کہ ایک دانا صاحب حکمت کا قصہ ایک کوتاہ عقل گروہ کے ساتھ تھا کسی نے پوچھا وہ قصہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ ایک دانا صاحب حکمت شخص نے بادشاہ کی مجلس میں کہا کہ میں نے ایک جانور دیکھا ہے جو جلتے ہوئے انگارے کو کھا جاتا ہے اہل مجلس نے اس طرح کا جانور نہ دیکھا تھا انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور ان کی عقل میں اس حکیم کی بات نہ آئی اور ہر طرف سے انکار کی آواز آنے لگی اور اس صاحب حکمت نے جب دیکھا کہ میں جتنا بھی ان کو منانے میں مبالغہ کروں گا ان لوگوں کی بدظنی اتنی ہی بڑھتی جائے گی لہٰذا وہ مجبور ہو کر گئے اور اس جانور کو پکڑ کر لائے اس مجلس میں آگ جلائی گئی جب اس کے انگارے تیار ہو گئے تو اس وقت اسی جانور کے سامنے رکھے گئے تو وہ ان کو اپنی چونچ سے اٹھا کر کھانے لگا یہ دیکھ کر وہ جاہل اس صاحب علم کے صدق کے قائل ہو گئے۔

و نیز مؤید این معنی از امام حجت الاسلام محمد غزالی قدس اللہ سرہ العالی بسلطان سنجر رسانیدند کہ بسا سخنان او کہ از دقت درمیزان عقل ایشان نمی گنجد ھجو است و سلطان ازین ممر خاطر خود را از امام منحرف گردانید امام چون بشنید مکتوبے بسلطان نوشت کہ این فقرہ چند از ان مکتوب است امروز سخنان می شنیدم کہ اگر در خواب آن دیدمی اضغاث احلام گفتمی شک نیست کہ در سخن این غریب بیچارہ مشکل بسیار است کہ فہم ھر کس بدان ترسد و آن نیز از اغلاق و غموض معانی نیست بلکہ از ضعف خاطر و سستی مزاج اھل روزگار است و بشرح ھر چہ گفتہ ام از مشکلات و مغلقات باھرہ کہ فرمان شود از عھدہ بیرون می آیم انتھی کلام العالی الغزالی قدس سرہ و خدمت مولانائے مذکور در تعریف کلام اعجاز نظام ایشان در افتتاح دفتر ثالث مکاتیب شریف کہ جمع او است فردے چند نظم نمودا ست دو سہ فردی از ان ایراد می رود۔

ترجمہ: یہ معنی ہمیں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کے کلام سے بھی ملتا ہے وہ کچھ اس طرح سے ہے کہ آپ نے سنجر کے بادشاہ کو لکھا کہ میری تحریر کی کچھ باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں بادشاہ نے اسے اپنی توہین سمجھا اور اپنے دل میں یہ سمجھنے لگا کہ یہ امام بادشاہ کی قدر و منزلت سے واقف نہیں اور منحرف ہے امام غزالی علیہ الرحمۃ کو جب یہ باتیں پہنچیں تو آپ نے اسے ایک خط لکھا جس میں یہ بیان کیا کہ میں آج کل کچھ باتیں سن رہا ہوں اگر انہیں میں خواب میں دیکھتا تو پریشان کن خواب سمجھتا۔ اس میں شک نہیں کہ مجھ غریب بیچارہ کی باتیں بہت مشکل ہیں اور ہر ایک کی فہم و فراست میں وہ نہیں آتیں اور یہ اغلاق اور معانی کے غامض ہونے سے نہیں بلکہ دلی کمزوری اور زمانہ کے مزاج کی سستی کی وجہ سے ایسا ہے اور شرح میں میں نے جو کچھ بھی مغلقات اور مشکل معانی سے بیان کیا ہے میں نے انہیں بیان کر کے اپنی ذمہ داری کو پورا کیا ہے۔ مولانا مذکور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے کلام کے اعجاز میں جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ مکتوبات کی تیسری جلد کے شروع میں شعروں میں یوں بیان ہوا ہے۔

فرد:

مہین فرزند فاروق است چون اب		کنون نطق از زبانِ او کندرب

ترجمہ: یہ قابل فخر فرزند فاروق رضی اللہ عنہ اپنے باپ کی طرح ہیں، کہ اب رب کریم ان کی زبان الہام سے بولتا ہے

سراپا نسخۂ اطلاق فاروق		بزهرِ منقصت تریاق فاروق

ترجمہ: وہ سراپائے اخلاق فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، تریاق فاروقی رضی اللہ عنہ سے زہر ایمان کو ختم کرتے ہیں۔

زهر یک نقطه اش چون نافۂ تر		شمیمِ وصل جانان میزند سر

ترجمہ: ان کے کلام کے ہر نقطہ سے نافہ ہرن کی طرح، وصل جاناں کی ٹھنڈی ہوا وہاں سے سر اٹھاتی ہے۔

لطائف تو عیان است زین شکر ریزی		چه داند نافه اش گر در مشام است

ترجمہ: لیکن وہ شخص کہ زکام کی وجہ سے اس کا ناک بند ہے، وہ کستوری کی خوشبو کو کیا جانے اگرچہ اس کے ناک میں ہو۔

و نیز نگارش نموده که روزے یکی از علمأ متشرع باین حقیر گفت که شنیده ام حضرت مجدد الف ثانی را رسائل و مکاتیب است، اما ندیده ام خدمت مولانا مکتوب را که دران طریقت و حقیقت را خادمان شریعت اثبات نموده اند بسمع آن عالم دیندار رسانید چون بشنید از ذوق فراوان روئے بجانب آسمان کرد و هر دو دست را بدعا برداشت تا مدتے و به مولانا گفت که در این زمانه فاسد پُر بدعت از استماع کلام و رسائل اکثر مشایخ وقت بر آئینه دل زنگ حُزن و ملال نشسته بود کلام شیخ بلند مقام یعنی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آن را صیقل نمود الحمد للهِ الذی اذهب عنا الحزن۔

ترجمہ: مولانا ہاشم علیہ الرحمہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ متشرع علماء میں سے کسی نے ان سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے رسائل اور مکاتیب ہیں میں نے انہیں اب تک نہیں دیکھا مولانا ہاشم علیہ الرحمہ نے وہ خط لیا جس میں آپ نے طریقت وحقیقت کو شریعت کا خادم ثابت کیا ہے اور پڑھ کر انہیں سنایا جب انہوں نے وہ سنا تو دونوں ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر کے اپنے ذوق میں دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں اس زمانہ پر بدعت میں دلوں پر زنگ ہونے کی وجہ سے جو حزن وملال آیا ہے وہ آپ کے کلام کے سننے سے دور ہوتا ہے۔ کیونکہ خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا کلام ایسے دلوں کے لئے ریگ مال کا درجہ رکھتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو ذات غم کو ہم سے لے گئی۔

بیت:

از لب نه رود لذت حرفِ او		درّی است که از گوش برون نتوان کرد

ترجمہ: میرے لبوں سے اس کے لبوں کے الفاظ کی لذت جاتی نہیں، وہ ایسے موتی ہیں کہ کانوں سے باہر نہیں ہوسکتے۔

آورده اند که شیوه نازنین آن قدوة المحققین آن بود که به بیان معارف مبادرت نمی نمودند تا به ماخذ و منشاء آن علوم متحقق نمی شدند و چون فلق صبح در نظر بصیرت و کشف ایشان جمال آن معانی جلوه گر نمی گشت به مجرد قوت علمی از ان سخن نمی کردند یامردمان از دور و نزدیک بزبان قلم سوالات درمیان آورده جواب آن التماس می نمودند خدمت ایشان اگر سائل را لائق آن جواب نمی دیدند بجواب آن نمی پرداختند و گاهے بودے که مامور بجواب او نمی شدند اگر لائق می یافتند یا اشارتے می رسید ناچار بتفصیل

بااجمال کلمه چند در جواب بخامه مشکین شمامه می نگاشتند موجب ظهور آن مکاتیب کثیره باوجود کثرت اشغال بامور کمال و استغراق آن حضرت این بود اظهار ابتدائ توجه ایشان بتحریر اسرار امرو ارشاد پیر بزرگوار ایشان بوده و ایضا امر ارواح طیبه عارفین بلک در اکثرے معارف تحسین از حضرت سید المرسلین صلوات اللہ وسلامه علیه واله وصحبه اجمعین مشاهده فرموده اند چنانچه بعریضه که بخدمت حضرت خواجه نوشته اند تصریح باین معنی نموده اند منها در کشف هریک ازین مقدمه مذکوره بمقتضائے وقت مسوده کرده شد بعضی متممات و مکملات آن علوم مسطوره نیز مخطور شده بود فرصت تحریر آنها نشد که حامل عرض داشت راهی، شد انشاء اللہ تعالیٰ متعقب بخدمت خواهد فرستاد الحال رساله دیگر بیاض رسیده بود و فرستاد آن رساله بالتماس بعضی یاران میسر شد التماس نمودند که نصائح بنویس که در طریق نافع کار بود بمقتضائے آن زندگانی کرده شود الحق رساله غیر مکرر کثیر البرکت است بعد از تحریر آن چنان معلوم شد که حضرت رسالت خاتمیت علیه الصلوٰة والسلام والتحیة باجمع کثیر از مشایخ امت خود تشریف ارزانی دارند از کمال کرم خویش آن را بوسه می کنند و بمشایخ می نمائیند که این نوع معتقدات حاصل می باید کرد جماعت که باین علوم مستند گشته بودند نورانے و ممتاز اند و عزیز الوجود درو بروئ آن حضرت علیه الصلوٰة والسلام استاده اند القصه بطولها در همان مجلس خواندند و باشاعة این واقعه فقیر را امر فرمودند۔

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ قدوۃ المحققین مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی ناز انداز کچھ اس طرح سے ہیں کہ جب تک آپ کے علم کا ماٴ خذ ومنشاء معلوم نہ ہو جائے ان علمی موشگافیوں کو نہیں سمجھا جا سکتا اور صبح کی روشنی کی طرح بصیرت وکشف کی نظر میں ان معانی کا جمال نہیں سما سکتا کیونکہ آپ صرف قوت علمی سے بات نہیں کرتے دور ونزدیک سے متعلقین آپ سے سوالات کیا کرتے تھے آپ ان کے جوابات دیتے لیکن اگر کسی سائل کو اس جواب کے سمجھنے کے لائق نہ سمجھتے تو جواب نہ دیتے تھے اور اگر آپ سمجھتے کہ وہ جواب پر عمل نہیں کرے گا تو اسے بھی جواب نہ دیتے اور اگر لائق سمجھتے تو کہیں اشارہ سے جواب دیتے اور کہیں اجمال سے کہیں تفصیل سے چند کلمات مشک امبرین لکھ دیتے تھے آپ کے امور کمال اور استغراق ومشاہدہ میں انتہائی مشغولیت کے باوجود کثیر مکتوبات کی وجہ یہی ہے۔

آپ کی ابتدائی احوال میں توجہ اپنے پیر بزرگوار کے امور ارشاد کی تحریر میں گزرے اور یہ بھی ہوا کہ اکثر عارفین کی ارواح طیبہ بلکہ اکثر تحریروں میں آپ کے معارف کی تحسین حضور سید المرسلین ﷺ کی طرف سے بھی مشاہدہ میں آئی جیسا کہ آپ نے اپنے پیر بزرگوار حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک خط میں بھی اس حقیقت کا اظہار فرمایا اس میں سے کچھ ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اس مقدمہ مذکورہ کا جب مسودہ تیار کیا جا رہا تھا تو اس کے تقاضہ کے مطابق کشف سے ظاہر ہوا کہ اس کے بعض تتمات اور مکملات جو ان علوم کے متعلقہ ہیں انہیں تحریر کیا جائے لیکن اس کی فرصت نہ ملی کیونکہ یہ تحریر لے جانے والا جا چکا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کی خدمت میں ارسال کی جائے گی۔ فی الحال ایک اور رسالہ لکھا گیا ہے جس کی وجہ بعض متعلقین کی التماس ہے جو انہوں نے اس لئے کی تھی کہ کچھ ایسے نصائح لکھ دیں جو زندگی گزارنے کے اصول کو بیان کریں اور حق یہ ہے کہ رسالہ مذکورہ کثیر البرکت ہے کیونکہ مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ حضور خاتم المرسلین ﷺ مشائخ کی کثیر جماعت میں تشریف فرما ہیں اور کمال کرم کا اظہار فرماتے ہوئے اس رسالہ کو بوسہ دے رہے ہیں اور تمام مشائخ کو دکھا رہے ہیں کہ اس طرح کے معتقدات کا جو جماعت علم حاصل کرتی ہے اور ان علوم سے مستند ہوتی ہے وہ نورانی اور ممتاز ہے اور یہ عزیز الوجود حضور ﷺ کے سامنے کھڑا ہے

آپ نے یہ لمبا واقعہ اسی مجلس میں بیان کیا اور فقیر کو اس واقعہ کے افشاء کا حکم فرمایا۔

مصرعه:

با کریمان کارها دشوار نیست

ترجمه: کریم شخصیات کے لئے یہ کام دشوار نہیں۔

انتهی کلامه العالی۔ آپ کا کلام ختم ہوا

بلکه بمقتضائ آن که ایشان را بوراثت جدّ معظم فاروق اعظم رضی الله تعالی عنه از محدثیت بفتح دال نصیبه فراوان داده بودند چنانچه سابقا اشاره بآن رفته لاجرم این همه اسرار و معارف ازو است سبحانه که بزبان این بنده خاص برگزیده خود اظهار نمود ع زبانے زما بود گوئینده او:

ترجمه: اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے دادا محترم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی محدَثیت (دال کے زبر کے ساتھ) میں سے وافر حصہ ملا ہے جس کی طرف پہلے کلام میں بھی اشارہ کیا گیا ہے تو یقیناً یہ سارے اسرار و معارف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جن کا اپنے اس برگزیدہ بندے کی زبان سے اظہار کیا گیا ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ ''زبان میری ہے کلام اس کا ہے''

خدمت حضرت مولانا هاشم رحمة الله علیه در دیباجه مکتوبات قدسی آیات ترقیم نموده مجملش آنکه خدمت حضرت مجدد الف ثانی فرموده اند که بعد از تمام دفتر اول مکتوبات بر خاطر عاطر گذشته که آیا این همه معارف که بتحریر آورده ایم مقبول و مرضی است یا در این اثنا ایشان ملهم شدند که ایم همه علوم که نوشتۂ بلکه هرچه در گفتگوئ تو آمده همه مقبول و مرضی ما است بل این همه را ما گفته ایم، و بیان ما است و در آن وقت آن علوم و معارف را یک بیک در نظر ایشان داشته اند همه را در ان داخل یافته بتحریر مکاتیب جلد دویم پرداخته اند و نیز باعث تحریر این علوم آن است که لمحه وجود بشریت را از ورود وارد قوی آسایش حاصل آید چنانچه کلّمینی یا حمیرا بدان دلالت می کند و خدمت عارف رومیؒ فرماید در غزلے۔

ترجمه: حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دفتر اول کے مکمل ہونے کے بعد میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں نے اس میں جتنے علوم و معارف کو بیان کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول اور پسندیدہ ہیں کہ نہیں اس خیال کے دوران ہی مجھے بتایا گیا کہ یہ جو تمام علوم تو نے لکھے ہیں بلکہ جو کچھ بھی تم نے کہا ہے وہ سب ہماری مرضی سے ہے اور ہمیں پسند ہے بلکہ یہ سب کچھ میرا کہا ہوا اور میرا بیان ہے اس وقت ان تمام علوم معارف میں سے ایک ایک کو اپنی نظر میں رکھا ہے اور پھر انہیں تحریر کر کے دفتر دوم کے مکاتیب میں بیان کیا ہے اور یہ بھی ایک نقطہ ہے کہ ان علوم کے تحریر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے لکھتے وقت وجود بشریت کو ورود واردِ قوی سے آسائش حاصل ہو جائے جیسا کہ حدیث پاک کا یہ جملہ جو آقا ﷺ کی زبان سے حالت استغراق کی انتہائی کیفیت میں نکلتا ہے اور آپ فرماتے ہیں ''اے عائشہ سرخ رنگ والی مجھ سے گفتگو کرو''

حضرت مولانا عارف رومی علیہ الرحمہ اپنی ایک غزل میں فرماتے ہیں۔

فرد:

این تکلف هائ من در شعر من		کلّمینی یاحمیرائی من است

ترجمہ: میرا اپنے شعروں میں تکلف کرنا میرے لئے اس جملہ اے سرخ رنگ والی (عائشہ صدیقہ ﷞) مجھ سے کلام کرو کی طرح ہے۔

وشیخ الاسلام هروی قدس سره می فرماید کسی که یک ساعت مرا از حق سبحانه غافل سازد امید است که گناهان او را به بخشندچه وجود بشریت را غفلت در کار است حق سبحانه از کمال کرم خود هر یکے را از این طائفه باندازه استعداد باموریکه مستلزم غفلت اند ظاهر ایشان را بآن امور مشغول ساخته است تا آن بار وجود فی الجمله از ایشان تخفیف یابد جمعی را بسماع و رقص الفت داده، و طائفه را تصنیف کتب و تحریر علوم و معارف شعار ساخته آورده اند که عبدالرحیم اصطرخی همراه سگ بانان بصحرا می رفت، شخصی از عزیزی سر آن پرسید فرمود تا نفسے از بار وجود خلاص شود لهذا هر کسی را اطلاع از احوال اکابر نداده‌اند۔

ترجمہ: شیخ الاسلام ہروی علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے ایک ساعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے غافل کردے امید ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے کیونکہ وجود بشری کو غفلت درکار ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے کمال کرم سے اس طائفہ مقربہ کو ان کی استعداد کے مطابق غفلت والے معاملات میں مشغول فرمادیتا ہے تاکہ قرب الٰہی میں استغراق کا جو بوجھ ان کے وجود بشری پر ہوتا ہے اس سے ان کو کچھ دیر کے لئے تخفیف مل جائے اس لئے کسی کو سماع ورقص میں مشغول کیا جاتا ہے کسی کو تحریر و تصنیف کی رغبت دی جاتی ہے اور کوئی علوم و معارف کی گھتیاں سلجھانے میں مشغول ہوجاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبدالرحیم اصطرخی علیہ ایک دفعہ کتے پالنے والوں کے ساتھ صحرا میں چلے گئے کسی قریبی مرید نے پوچھا حضرت ایسا کیوں کیا تو آپ نے فرمایا تاکہ نفس وجود کے بارسے کچھ دیر کے لئے خلاصی پالے۔ اس لئے ہر کسی کو اکابر اولیاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے احوال کی خبر نہیں دی گئی۔

بیت:

در نیابد حال پخته هیچ خام		پس سخن کوتاه باید والسلام

ترجمہ: کوئی خام حال شخص پختہ حال کو نہیں پہچان سکتا پس بات تھوڑی کرنی چاہئے اور سلام۔

از مرقومات مبارک ایشان یکی فقرات عالیات رساله مبدء والمعاد است و رساله شریفه معارف لدنیه و رساله مکاشفات غیبیه و رساله جذبه و سلوک و رساله رد شیعه و رساله تعلقات عوارف المعارف و رساله شرح رباعیات حضرت خواجه باقی بالله قدس سره و سه، دفتر مکاتیب شریف دفتر اول متضمن هشت عریضه و دو صد و نو دو سه مکتوب است که مجموع سی صد و سیزده کرد و مطابق عدد انبیاءِ مرسل سمی بدر المعرفة جلد دفتر ثانی مشتمل بر نو دو نه مکتوب موافق اسماء حسنیٰ جلد دفتر ثالث محتوی است بر صد و چهارده مکتوب بر طبق سور قرآن و بعد از تمام این جلد ثالث مکاتیب دیگر که از قلم فیض رقم ترقیم یافته شروع دفتر چهارم بود اما چون، بعدد چهارده نرسیده که آن ماه چهارده آسمان تجرید رو در نقاب مغرب تراب کشید قدس سره و نور مضجعه المعطر بحرمت سیّدالبشر علیه وعلی آله وصحبه الصلوٰة والسلام الی الیوم المنتظر لاچار آن مکاتیب را در جلد ثالث داخل نمودند برخوانندگان آن معارف معلی حضرت ایشان مستور نیست که علوم ایشان را از علوم رفعت و غموض و دقت پایه عالی و سرمایه دیگر است که مصداق

مالا عین رأت تواند بود من ہیچ مدان را چه یارا که ستایش نمایم ع آنجا که عیان است چه حاجت به بیان است:۔ اگر زیادہ از این اطلاع جوئی در کسی باشد باید که به کتب مقامات ایشان رجوع نماید تا تشفی کلی یابد اما آنچه از علوم و معارف ایشان که در قید قلم رفت کافی است و حاجت بنوشتن خوارقات نیست چرا که اعظم خوارق بنزد اکابر علوم و معارف بر وفق آرائ علمائ حق و کتاب و سنت واقع شوند خوارقی که از قسم معلق بعالم کون داشته باشد چندان اعتبار ندارد چنانچه اکثر مشایخ مکمل در آخر عمر شریف از ظہور خوارق نادم بوده اند و فرموده اند عقوبۃ الانبیاء حبس الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ مع ذلک چون عادت نویسندگان احوال اکابر چنان جاری است لاچار بعضی از خوارق ایشان که در مقامات دیده شد ایراد می رود اگرچه مصداق این مقام کلام حضرت شیخ الاسلام است که در حق ذو النون قدس سرهما فرموده اند که و بر اینار ائید بکرامات و نستائید بمقامات که مقام و حال در دست او سخره بود انتهی کلامه الشریف می آرند که روزی بتقریبی وقت مبارک ایشان کرم بود دران اثنا فرمودند که حضرت سبحانه از کمال کرم این کمترین را آن قدر قوت عطا فرموده که اگر باین چوب خشک توجه و همت گمارم عالمی ازو منور شود اما در این جزؤ آخر زمان مرضی او سبحانه تعالیٰ بر ظہور این امور نیست و نه مرا دل بر این ظہور و نیز می فرمودند و هم برنگاشته اند که شیخ الشیوخ قدس سره در عوارف بعد از ذکر کرامات و خوارق اکابر فرموده اند که کل هٰذا من مواهب الله سبحانه وقد یکاشف بها قوم و یعطی و قد یکون فوق هٰؤلاء من لا یکون له شئ من هٰذا لان هٰذه کلّها تقویة للیقین و من مُنِحَ بصرف الیقین لا حاجة له بشئ من هٰذا و کلّ هٰذا و کلّ هٰذه الکرامات دون ماذکرناه من تجویز الذکر فی القلب و وجود ذکر الذات۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے کلمات فیض نہان سے جو تحریریں معرض وجود میں لائیں ان میں سے پہلی رسالہ مبدأ والمعاد ہے دوسری معارف لدنیہ اور تیسری مکاشفات غیبیہ اور چوتھی رسالہ جذبہ وسلوک اور پانچویں رسالہ ردشیعہ اور چھٹی تعلیقات عوارف المعارف اور ساتویں رسالہ شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ ہے اور آٹھویں آپ کے مکتوبات کے تین دفتر ہیں پہلا دفتر جس میں کل مکاتیب کی تعداد ۳۱۳ انبیاء مرسل ﷺ کی تعداد کے مطابق ہیں ان کا نام بدر المعرفت رکھا گیا اور دوسرے دفتر میں ۹۹ مکتوبات اسماء الحسنیٰ کی تعداد کے مطابق ہیں اور تیسرے دفتر میں ۱۱۴ مکتوبات قرآن کریم کی سورتوں کی تعداد کے مطابق ہیں تیسری جلد کے مکمل ہونے کے بعد دوسرے مکتوبات جو آپ کے فیض رساں قلم سے لکھے جارہے تھے وہ چوتھے دفتر کے لئے تھے لیکن ابھی ان کی تعداد چودہ بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ اس آسمان تجرید کے چودھویں رات کے چاند نے غروب کی مٹی کا نقاب اپنے چہرہ پر لے لیا۔ تو پھر مجبوراً ان مکتوبات کو جلد ثالث میں شامل کردیا گیا آپ کے مکتوبات کو پڑھنے والوں پر ان کے معارف عالی اور رفعت علوم اور ان میں بیان شدہ معانی کا غوض ودقت پوشیدہ نہیں ہے اور یہ ایک ایسا معرفت کا سرمایہ ہے کہ جس کے متعلق بلاشبہ یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ یہ ایک ایسا خزانہ ہے کہ جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ مجھ جیسا مفلس آدمی ان کی تعریف میں کیا لکھ سکتا ہے اور جو چیز واضح ہو اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر کسی کو اس سے زیادہ جاننے کی ضرورت ہے تو وہ مکتوبات شریف کا مطالعہ کرلے تاکہ اس کی تشفی ہوجائے وہ علوم ومعارف جو آپ نے بیان فرمائے ہیں ان کے متعلق یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ یہ کرامات ہیں کیونکہ اکابر اولیاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے نزدیک بڑی کرامات میں سے یہ ہے کہ ایسے علوم ومعارف کو بیان کیا جائے جو علماء حق کی رائے اور کتاب وسنت کے موافق ہوں اور وہ کرامات جن کا تعلق عالم کون سے ہے ان کا یہ مقام نہیں اس لئے اکثر مشائخ کاملین اپنی آخری عمر میں کرامت کے ظہور سے

نادم ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہ السلام کی تادیب من اللہ وحی کا رک جانا ہے اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی سرزنش کرامات کا اظہار ہے اور مؤمن کی سزا طاعت میں کوتاہی ہے ان ساری چیزوں کے باوجود جولوگ اکابر کے احوال لکھتے ہیں وہ ان کی کرامات کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

اس مقام کا مصداق شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے جو ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا گیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ انہیں کرامات سے خوبصورتی حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہی کرامات نے ان کو مقامات تک پہنچایا ہے کیونکہ اس طرح تو مقام وحال ان کے ہاتھ میں مزاح بن جاتا۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ ایک تقریب کے دوران آپ کا دریائے کرم جوش میں تھا آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو اتنا نوازا ہے کہ اگر اس خشک لکڑی پر توجہ کروں تو اس میں ایسا نور پیدا ہو جائے کہ اس سے سارا جہاں روشن ہو جائے۔ لیکن اس آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اس میں نہیں ہے کہ اس طرح کے معاملات کا اظہار کیا جائے اور نہ ہی پہلے تھی اور آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں اکابرین صوفیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی کرامتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ جو کچھ بھی بیان کیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کی عنایات ہیں جو کبھی کسی قوم کو دی جاتی ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا درجہ ان اصحاب کرامات سے زیادہ ہوتا ہے لیکن ان کی کوئی کرامت نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ سارا کا سارا یقین کو مضبوط کرنے کے لئے ہوتا ہے اور جس کو اللہ کریم نے مقام یقین عطا فرما دیا ہو اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ جتنی بھی کرامات کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ ذکر قلبی اور وجود ذکر ذات سے بہت نیچے والا درجہ ہے۔

خوارق عادات بر دو نوعست نوع اول علوم و معارف الٰهی است جل سلطانه که بذات و صفات و افعال داجبی جل و علا تعلق دارد ورای نظر عقلست و خلاف متعارف و معتاد است که بنده هائے خاص خود را بآن ممتاز ساخته است و نوع از قبیل اخبار بعالم کونی و ماینا سب به است نوع اول مخصوص باهل حق و ارباب معرفت است و نوع ثانی شامل محق و مبطل است زیرانکه اهل استدراج را نیز نوع، ثانی حاصل است نوع اول نزد خدائ عز و جل اعتبار دارد که باولیائ خود مخصوص ساخته است و اعدا را بآن مشارکت نداده و نوع ثانی نزد عوام خلائق معتبر است و در انظار ایشان معزز و محترم این معنی اگرچه از اهل استدراج بظهور آید نزدیک است که از نادانی او را پرستش نمائیند و بهر رطب و یابس که ایشان را تکلیف نماید مطیع و منقاد او کردند بلک این محبوبان نوع اول را از خوارق نمی دانند و از کرامات نمی شمردند و خوارق نزد اینها منحصر در نوع ثانی است و کرامات بزعم این محبوبان مخصوص بکشف صور مخلوقات و اخبار از مغیبات ایشان زهے بیخردان علمی که باحوال مخلوقات حاضر یا غائب تعلق دارد و کدام شرافت و کرامت در وی حاصل است بلک این علم شایان آنست که بجهل مبدل گردد تا نسیان از مخلوقات و احوال ایشان که معرفت واجبے است تعالیٰ و تقدس که بشرافت و کرامت و اعزاز و احترام شایان پرتو اندازد۔

کرامات:

کرامات اور خارق عادات کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم وہ علوم ومعارف ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور افعال واجبی سے ہے اور ان میں غور وفکر کرنے والی عقل ہے اور یہ متعارف اور معتاد

علوم کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو اس کا امتیاز عطافرمایا اور دوسری قسم معلومات کونی سے تعلق رکھتی ہے پہلی قسم کے علوم اہل حق اور اصحاب معرفت کے ساتھ خاص ہے اور دوسری قسم میں اہل حق اور اہل باطل دونوں شامل ہیں کیونکہ دوسری قسم کے علوم اصحاب استدراج کو بھی حاصل ہیں اور پہلی قسم اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر ہے اور اسے اولیاء اللہ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو اس میں کوئی حصہ نہیں اور دوسری قسم کے علوم عوام کے نزدیک معتبر ہیں اور ان کی نظروں میں معزز ومحترم ہیں اگرچہ وہ اہل استدراج سے ظاہر ہیں اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عوام نادانی کی وجہ سے اسے عبادات سمجھنے لگ جاتی ہے اور دنیا کا رطب ویابس اکٹھا کرنے کیلئے انہیں اپنا فرمانبردار بنالیتے ہیں بلکہ ایسے لوگ ان کو جو پہلی قسم میں سے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں ان کے احوال کو اور کرامات کو یہ خارق عادت نہیں سمجھتے کیونکہ ان کے ہاں خارق عادت دوسری قسم میں ہیں اور وہ ان مقربین بارگاہ الٰہ کی کرامات کو مخلوقات کے راز بتانے اور غیب چیزوں کی خبر دینے کے متعلق ہی سمجھتے ہیں ان بے خبروں اور بے علموں کو کیا پتا کہ مخلوقات کے ظاہر اور باطن کے ساتھ جن علوم کا تعلق ہے ان کے کھولنے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عزت نہیں ہے بلکہ یہ علم اس لائق ہوتا ہے کہ اسے جہالت میں تبدیل کردے اور سب کچھ پتہ ہونے کے باوجود یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں کچھ پتہ نہیں کیونکہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معرفت کے علوم جاننا واجب ہیں اور یہی علوم اعزاز واکرام کے لائق ہیں۔

فرد:

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز		بسوخت عقل زحیرت که اینجه ابو العجمی است

ترجمہ: پری اپنا چہرہ چھپاتی ہے اور دیو اپنے کرشمے وناز کو ظاہر کرتا ہے ، یہ کیسی بیوقوفی ہے کہ حیرت سے عقل جل جاتی ہے

و قریب ما ذکرنا قال شیخ الاسلام الهروی و الامام الاخباری فی کتاب منازل السائرین و شرحه رحمة الله علیهم اجمعین ایضا می فرمودند که از اکثر متقدمین در طول عمر زیاده از پنج شش خوارق نوع ثانی نقل نه کرده اند جنید قدس سره که سید این طائفه است معلوم نیست که از وی ده خوارق نقل کرده باشند۔

ترجمہ: اور جو ہم نے ذکر کیا اس کی تائید کے لئے شیخ الاسلام الہروی اور امام الاخباری اپنی کتاب منازل السائرین میں لکھتے ہیں کہ اکثر اولیائے متقدمین ہیں باوجود لمبی عمر ہونے کے پانچ یا چھے کرامات کا ذکر نہیں ملتا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو صوفیاء کے گروہ کے سردار ہیں ان سے بھی شاید دس کرامات سے زیادہ کا ذکر نہیں۔

حضرت حق سبحانه و تعالیٰ از حال کلیم خود علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام چنین خبر داده است: وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ۔
اللہ رب العزت نے حضرت کلیم اللہ موسیٰ علیہ السلام کے احوال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات عطا کئے۔ (سورۃ الاسراء:۱۰۱)

و مشایخ این وقت را از کجا معلوم شد که امثال این خوارق بظهور نمی آید بلکه اولیاء اللہ را چه مقدم و چه مؤخر در هر ساعت ظهور خوارق است مدعی آن را داند یا نه داند۔

ترجمہ: اور اس وقت کے مشائخ کو کیسے معلوم ہو کہ اس طرح کی کرامات کا ظہور ہوا ہے کہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء وہ پہلے والے ہیں یا بعد والے ان کے ہاں ہر ساعت میں کرامات کا ظہور ہوتا ہے دعویٰ کرنے والا انہیں جانے یا نہ جانے۔

مصرعه:

خورشید نه مجرم ار کسی بینا نیست

ترجمہ: سورج کا کیا جرم اگر کسی کی آنکھیں ہی نہیں۔

اکثر خوارق مشایخ را مریدان خاص و جلیسان مجلس اختصاص می بینند و بمرور ایام بتقریر السنه و تحریر اقلام بین الانام شهرت می گیرد و نیز می فرمودند که کرامتی که ارباب ارشاد را ضروری است آنست که مریدان رشید را از خلقی بخلقی برند و از حالی بحالی گذرانند و مرید سعادت مند در هر روز از مرشد خود کرامات مطالعه نماید و در خود آثار تصرفات پیر بیند اولیاء اللہ را هیچ برائ نمودن دیگران اظهار خوارق در کار نیست که معامله ولایت به استتار الیق است۔

ترجمہ: مشائخ کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے خاص مریدین ان کی اکثر کرامات کو جانتے ہیں جو ان کے جانے کے بعد ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد لوگوں کے درمیان مشہور ہوتی ہیں اور لکھی جاتی ہیں اور آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسند ارشاد پر بیٹھنے والوں کیلئے جو کرامات ضروری ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ اپنے مخلص مریدوں کے احوال کو تبدیل کریں اور ان کی بری عادات کو ختم کریں اچھی عادات لائیں اور سعادت مند مرید ہر روز اپنے پیر کی اس طرح کی کرامات کو دیکھتا ہے اور اپنے اندر پیر کے تصرفات کا مشاہدہ کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اولیاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو اپنا آپ دوسروں کو دیکھانے کے لئے کرامات کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ولایت اور قرب الٰہی جل وعلی کا معاملہ پوشیدہ ہی بہتر سمجھا جاتا ہے (اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:)

أَوْلِيَائِي تحتَ قِبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي

ترجمہ: میرے اولیاء میری قباء کے نیچے ہیں ان کو میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

(احیاء علوم الدین، ج۴، ص۳۵۷، جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ج۱، ص۲۱۵، تفسیر النیسابوری، ج۲، ص۵۸، ج۵، ص۹۷، ص۵۶۴، تفسیر روح البیان، سورۃ الفرقان، تحت الآیۃ:۲۷، ج۶، ص۲۵۰، ج۹، ص۸۰، بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز، ج۵، ص۲۸۴، مرقاۃ المفاتیح، باب الریاء والسمعۃ، ج۸، ص۳۳۳۹)

برائ مدعا گواه صادق است۔

اس دعویٰ کے لیے گواہ سچا ہے۔

و تحریر نموده اند که خوارق نه از ارکان ولایت است و نه از شرائط آب بخلاف معجزه بنی را که از شرائط مقام دعوت است لیکن ظهور خوارق از اولیاء اللہ شائع است تخلف کم کند اما کثرت ظهور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد و تفاضل در آنجا باعتبار درجات قرب الٰهی جل شانه تواند بود که از ولی اقرب ظهور خوارق اقل باشد و از ابعد اکثر خوارقی که از بعضے اولیاء اللہ این امت بظهور آمده از اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنهم عشر عشیر آن نیامده با آنکه افضل اولیائ بمرتبه ادنائ صحابی نرسد نظر بر ظهور خوارق از کوته نظریست و دلیل است بر قصور استعداد و تقلیدی شایان قبول فیض نبوت و ولایت جماعة اند که استعداد و تقلیدی در ایشان غالب باشد بر قوت نظر ایشان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنه بواسطه آن قوت محتاج بلم نگشت لهذا سبق سابقان این امت آمد ابو جهل لعین، بواسطه قصور همین استعداد با وجود ظهور چندین آیات باهره و معجزات قاهره بدولت تصدیق نبوت مشرف نشد تفصیل این

مدعا در مکاتیب شریف در جاها متعدد نموده اند از انها مکتوب که بنام خواجه حسام الدین احمد نوشته اند مفصل بیان رفته کمالایخفی علی الناظرین چون ایمائ باین فوائد حاصل آمد اکنون شروع در بعضی خوارق قسم ثانی نموده می شود بگوش هوش استماع نمایند چندے درین تذکرہ بیان می شود و چندی در تذکرہ آیندہ در ذکر وفات مبارک ایشان مذکور می گردد۔

ترجمہ: خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کرامات نہ ہی ارکان ولایت سے ہیں اور نہ ہی شرائط سے ہیں یہ نبی ﷺ کے معجزہ کے خلاف ہے کیونکہ معجزہ نبی ﷺ کے دعویٰ کی دلیل ہوتا ہے لیکن ظہور کرامات اولیاء اللہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) اکثر اولیاء سے ہوتا ہے کم ہی ایسے ہوں گے جن سے نہیں ہوتا لیکن کثرت کرامات ولی کی افضلیت کی دلیل نہیں بلکہ فضیلت قرب الٰہی جل وعلی کے درجات پر موقوف ہوتی ہے اور مقرب ولی سے کم کرامات کا ظہور کم ہوتا ہے اور ابعد سے زیادہ ہوتا ہے اور صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں سے دسواں حصہ بھی اتنی کرامات کا نہیں جتنی دوسرے کم درجہ کے اولیاء کی ہیں جبکہ افضل اولیاء سب کے سب مل کر کسی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتے کسی کے مرتبہ کو جاننے کے لئے کرامات پر نظر رکھنا کوتاہ اندیشی کی دلیل ہے بلکہ یہ اس کی اپنی استعداد تقلید کے کم ہونے کی دلیل ہے جو فیض نبوت ولایت کو نہ ماننے کی طرف لے جاتا ہے اور جس میں یہ استعداد تقلید زیادہ ہوگی اس میں قوت نظر بھی زیادہ ہوگی جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قوت کی وجہ سے صاحب نبوت ﷺ سے دعویٰ کی دلیل نہیں پوچھتے فوراً دعویٰ ثابت پر ایمان لے آتے ہیں جس کی وجہ سے سابقین میں سے سب کے سردار بن جاتے ہیں اور ابوجہل لعین کے اندر اس استعداد کی کمی تھی جس کی وجہ سے وہ کئی ظاہری دلائل نبوت اور معجزات کو دیکھنے کے بعد بھی تصدیق کا شرف نہ پا سکا۔ اس دعویٰ کی تفصیل حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب میں کئی جگہ پائی جاتی ہے ان میں سے ایک مکتوب وہ بھی ہے جو خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا گیا اس میں اس کی تفصیل بیان ہے جو کہ دیکھنے والوں پر مخفی نہیں اب جب ان فوائد کی طرف ہماری کلام سے اشارہ مل گیا ہے تو اب ہم دوسری قسم کے خوارق وکرامات کا کچھ ذکر کرتے ہیں لہٰذا ہوش کے کانوں سے انہیں سننا چاہئے کچھ کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں اور کچھ کا ذکر ہم آپ کی وفات مبارک کے بیان میں کریں گے۔

مِنْ خِرْقِ عَادَاتِہٖ قدس سرّہ

نقل است کہ یکی از سادات کرام بخدمت ایشان ارادت طریقہ داشت و بجناب محبوب سبحانی حضرت غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز معتقد تمام بود بیگاہ روزے ایشان ویرا خدمتے فرمودہ اند آن سید بدان خدمت قیام نمودہ بعد از ادائ نماز شام در صحن مسجد ایستادہ بودند کہ آن سید نیز حاضر بود ویرا فرمودند کہ ترا بجناب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیازمندی و اخلاص تمام است میخواهی کہ ایشان را بہ بینی دی گفت کہ از مدتے دیر باز آرزوئ این معنی دارم فرمودند کہ ستارہ قطب را می شناسی گفت نمی شناسم بانگشت مبارک خود ویرا شناسا بستارہ قطب کردند فرمودند کہ در ستارہ نظر کن وی در همان ستارہ می دهد ناگاہ ستارہ قطب شق شد و از میان این ستارہ شخصی نورانی بہ لباس سیاہ بر آمدہ پرواز نمود و در صحن مسجد پیش آن سید فرود آمدہ ایستادہ شد ایشان بآن سید فرمودند کہ ایشان جناب محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی هستند دریاب بعد از ان کہ آن سید ایشان را ملازمت نمود باز پرواز نمودہ در همان ستارہ قطب پنہان شدند۔

کرامات مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ا۔منقول ہے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ایک سیدزادہ مرید تھا اور وہ حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے بھی محبت وعقیدت رکھتا تھا۔آپ نے اسے ایک دن ایک ذمہ داری سونپی اس سیدزادے نے وہ ذمہ داری جب پوری کردی تو عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد اسی دن آپ مسجد کے صحن میں کھڑے تھے اور وہ سیدزادہ بھی آپ کے پاس کھڑا تھا آپ نے اس سے فرمایا کہ تمہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے نیازمندی اور اخلاص ہے تم ان کی زیارت کرنا چاہتے ہو تو اس نے کہا حضور یہ تو ایک عرصہ سے میری خواہش ہے آپ نے فرمایا قطب ستارہ کو جانتے ہو اس نے کہا نہیں تو آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا کہ وہ قطب ستارہ ہے اسے دیکھو اسی دوران وہ ستارہ شق ہوا اور اس میں سے ایک بزرگ نورانی صورت اور سیاہ لباس پہنے ہوئے نمودار ہوئے اور مسجد کے صحن میں اس سید کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے آپ نے اس سیدزادے سے فرمایا یہ حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں کچھ دیر تک وہ بزرگ آپ کے ساتھ وہاں ٹھہرے رہے اور پھر پرواز کر کے اسی ستارہ میں تشریف لے گئے۔

مِن خرق عاداته نقلست که روزے شخصے بیکی از مریدان ایشان گفت که مرا باشیخ تو نقار خاطر پیدا شده است بدانجهة که شنیده ام که ایشان گفته اند که اگر در این زمانه حضرت خواجه بهاؤ الدین نقشبند زنده می بودند غاشیه مرا بر می داشتند آن مرید در اندیشه شد که آیا ایشان گفته اند این سخن راست باشد یا دروغ درین اندیشه اندوه و غم می بود و تحقیق این را می خواست و جرأت آن نداشت که از خدمت ایشان استفسار کند و اطمینان خاطر حاصل آرد از این غم روز بروز می کاهید تابوقتی که از این اندوه بیمار شد و بیماری او بجائ کشید له بحالت نزع رسید قابض ارواح را دید که می خواهد قبض روح او کند دران وقت دید که از هوا تختی پیدا شد بسیار مکلف آراسته و بران تخت عزیز نورانی نشسته و گرد بگرد او جماعه کثیر بودند آن عزیز قابض ارواح را گفت که از قبض جان این مریض دست بدار که ما این را اخلاص گردانیدیم قابض ارواح گفت که چنان مقرر بود که جان این قبض شود و موجب نجات و خلاص اینجه شد آن عزیز گفت که اگر این مرد می مُردی سه کس کافر می شدند این گفته و آن تخت بر هوا شد و مریض از این مقدمه متعجب شده باخود گفت که این عزیز که بود که درین وقت مرا از دست مرگ رهائی داد و اگر این را میدانستم می شناختم نیکو بودے فی الحال آن تخت باز از هوا فرود آمد و آن عزیز بدان مریض فرمود که مرا خواجه بهاؤ الدین نقشبند می گویند و آنچه شنیدی که شیخ تو گفته است که اگر خواجه بهاؤ الدین نقشبند در این زمانه می بود غاشیه مرا بر می داشت این سخن در حق شیخ تو بهتان و افترا است او چنین نگفته است اما محل آن دارد که من غاشیه شیخ ترا بر دارم آن مریض بعد از ان صحت کمال یافت و زیاده از حد مخلص حضرت ایشان شده فاما آنکه مراد ازیم که کفر سه نفر که مذکور شد مریض باشد و کسیکه با او گفته و آنکه آوازوی شنیده بعد از دیدن این حالت واستماع این مقدمه هریک از مخلصان شده باشند و از انکار هائ یافته۔

۲۔آپ کے مریدین میں سے ایک شخص کو کسی نے کہا کہ میرے دل میں تمہارے پیر کے بارے میں نفرت پیدا ہوگئی ہے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں اگر خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمۃ اس زمانہ میں ہوتے تو وہ بھی میرے خوشہ چین ہوتے۔وہ مرید یہ سن کر پریشان ہوا کہ آپ نے یہ کہا ہے کہ نہیں یہ سچ ہے

کہ جھوٹ آپ سے پوچھنے کی اس میں جرأت نہ تھی اور اس غم سے وہ بیمار ہو گیا اور آہستہ آہستہ اسے یہ غم حالت نزع تک لے گیا کیونکہ پیر کے متعلق کہی ہوئی بات سے اسے اطمینان قلب حاصل نہ ہوا تھا اس نزع کی حالت میں وہ دیکھتا ہے کہ فضاء میں ایک تخت ظاہر ہوتا ہے اور اسے سجایا گیا ہے جس پر ایک نورانی صورت والے بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان کے اردگرد ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے۔ اتنے میں روح قبض کرنے والا فرشتہ آتا ہے اور وہ بزرگ اسے فرماتے ہیں اس مریض کی روح قبض کرنے کا ارادہ ترک کر دو تا کہ میں اس کی خلاصی کروالوں وہ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ جب اس کا مقررہ وقت آ گیا ہے تو وہ کیسے ٹل سکتا ہے تو وہ بزرگ اسے کہتے ہیں کہ اگر اس شخص کی تو نے جان قبض کی تو اس کے مرنے سے تین لوگ کافر ہو جائیں گے یہ کہا تو وہ تخت فضاء میں غائب ہو گیا اور مریض اس ساری صورتحال کو دیکھ کر متعجب ہوا اور دل میں خیال کرتا ہے کہ یہ جو بزرگ آئے تھے اور مجھے موت سے چھٹکارا دلایا ہے کاش میں انہیں جان سکتا کہ یہ کون ہیں اسی وقت وہ تخت پھر فضاء میں نمودار ہوا اور وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھے لوگ خواجہ بہاؤالدین نقشبند کہتے ہیں اور وہ جو تو نے سنا ہے کہ تیرے شیخ نے کہا ہے کہ اگر خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمۃ ہوتے تو میرے خوشہ چین ہوتے یہ ان پر بہتان ہے انہوں نے اس طرح نہیں کہا لیکن تیرے شیخ کا یہ مقام ہے کہ میں ان سے استفادہ کرتا ہوں وہ مریض اس واقعہ کے بعد صحت یاب ہوا اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مخلصین میں شامل ہو گیا۔ اس کرامت میں یہ جو تین شخص کے کفر کی بات کی ہے وہ ایک مریض دوسرا کہنے والا اور تیسرا سننے والا (کیونکہ ولی کی دشمنی اور عالم کی اہانت کفر کا باعث ہوتی ہے) ان دونوں نے جب اس مریض سے یہ واقعہ سنا تو وہ سب آپ کے مخلص مریدین بن گئے اور آپ کے انکار سے باز آ گئے۔

مِنْ خرق عاداتہ نقل است کہ بزرگ زادہ شنید کہ ایشان خود را بر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضل می دھند بدین اندیشہ، خاطر عزم خدمت ایشان کردہ است کہ اول بگویند کہ آیا این سخن فضل را ایشان گفتہ اند یا نہ دویم آنکہ از ابا و اجداد من خبر بدھند و ھریک را بنام علیحدہ علیحدہ یاد کنند و از بزرگی آنھا بگوئند و سیوم بجھت خوردن شیر برنج بدھند چون بخدمت ایشان رسید در آن محل ایشان قصد حرم نمودہ بودند قدرے راہ رفتہ باز گشتند و در دھلیزہ ایستادند و بزرگ زادہ را مخاطب ساختہ فرمودند کہ مرا در مسلمانی کسی تردد است کہ خود را از کافر فرنگ بہتر داند تا بہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چہ رسد فرمودند کہ پدر شما و جد شما و پدر جد شما فلان و فلان و فلان بودہ اند و کمالات آنھا را از ھریک یک بزبان راندند و بخادم فرمودند کہ آن شیر و برنج کہ نگاہ داشتہ بودیم برائے ھمین جوان است و نصیبہ این است بیارید بزرگزادہ در قدم ایشان افتادہ و اظہار خواطر نمود و اکثر مردم از این اشراف خاطر مرید و معتقد شدند و آن بزرگزادہ از جملہ نیازمندان صمیمی گشت۔

۳۔ ایک بزرگ خاندان سے تعلق رکھنے والے صاحبزادے نے سنا کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے ہیں اس نے اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ اور ساتھ یہ بھی سوچا کہ بغیر پوچھے مجھے آپ میرے آباؤ اجداد کی خبر دیتے ہیں یا کہ نہیں اور ان کے مقامات بزرگی کے بارے میں کیا بتاتے ہیں اور یہ سب کچھ ان کا علیحدہ علیحدہ نام لے کر کہتے ہیں یا نہیں اور تیسری بات یہ کہ مجھے دودھ اور برنج پینے کے لئے دیتے ہیں کہ نہیں۔ جب یہ صاحبزادہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ اس وقت خانقاہ سے اپنے گھر کی طرف جانے کا ارادہ کر چکے تھے اور اس طرف جا رہے تھے اور اس کے آنے پر واپس پلٹے اور دروازہ میں کھڑے ہو کر اس بزرگ زادہ سے مخاطب ہو کے فرمایا کہ میں تو اس

شخص کی مسلمانی کے بارے میں بھی شک کرتا ہوں جو اپنے آپ کو کسی کافر فرنگی سے بہتر سمجھتا ہے یہ بات تو بہت بڑی ہے کہ بات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچے اور پھر فرمایا تمہارا باپ فلاں تمہارا دادا فلاں تھے اور پھر ان میں سے ایک ایک کے علیحدہ علیحدہ کمالات کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد خادم سے فرمایا کہ وہ دودھ اور برنج جو میں نے رکھا تھا وہ اس جوان کے لئے تھا وہ لاؤ اور ان کو دو اس کے بعد وہ صاحبزادہ آپ کے قدموں میں گر گیا اور عاجزی کا اظہار کیا اس کی وجہ سے ان کے قبیلہ کے بہت سے لوگ آپ کے مرید ہو گئے اور وہ صاحبزادہ آپ کے مخلص مریدوں میں شامل ہو گیا۔

مِن خرق عاداته۔ منقول است از ثقات اصحاب ایشان که وقتے ایشان را ضعفے روئے نمود در آن وقت مویز طلب نمودند که تناول کنند خادم ده یازده دانه مویز حاضر ساخت مراقب شدند بعد سر بر آوردند و فرمودند که امر عجیب بظهور رسید چون مویزها پیش من نهادند مرئی و محسوس گشت که همه به مناجات در آمدند و حضرت حق سبحانه مسئول ایشان را اجابت فرمود و صحت اکل آنها را در اکل آن ها ودیعت نهاد و خود چندے از انها تناول فرمودند و صحت یافتند و بقیه را نگهداشتند پس از مدتے مخدوم زاده خورد ایشان مریض شد و معامله بیاس کشید از تناول آن بشفا رسید و کذلک دو سه تن دیگر فرمودند کاش همین مویز بیشتر بودے تا بسیار بیمار را موجب شفا و صحت شدی۔

۴۔ آپ کے مخلص مریدوں میں سے کسی نے بیان کیا کہ آپ ایک دفعہ بیمار ہو گئے اور خادم سے مویز لانے کے لئے کہا خادم دس یا گیارہ دانے مویز کے لایا تو آپ نے مراقبہ کیا سر اٹھانے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ مجھے عجیب معاملہ نظر آیا ہے جب یہ مویز میرے پاس رکھے گئے تو یہ محسوس اور بولنے والے بن گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سوال پر ان کو یہ شفا عطا فرمائی کہ جو ان کو کھائے گا اسے شفا نصیب ہوگی تو آپ نے ان میں سے چند دانے کھائے اور باقی رکھوا دیئے پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کے چھوٹے صاحبزادے بیمار ہو گئے اور ان کی صحت کا معاملہ ناامیدی تک جا پہنچا ان کو وہ مویز کھانے سے شفا ملی اسی طرح اور دو تین لوگوں کو بھی شفا ملی باقی لوگوں کو جب یہ پتہ چلا تو وہ کہنے لگے کہ کاش یہ دانے زیادہ ہوتے تا کہ زیادہ بیماروں کو ان کے کھانے سے شفا ملتی۔

مِن خرق عاداته۔ منقول است که مولانا محمد صدیق کشمی که از اکابر خلفائے ایشان بود و بکمالات عالیه ممتاز فرمود روزے ژنده پوش درویشے که آثار جذب و وجد و آزادگی و تفرید از و پیدا بود بمن ملاقه شد پرسید که ارادت تو بکیست نام حضرت مجدد الف ثانی قدس سره بردم گفت از ایشان خوارقے دیده آنچه دیده بودم بیان کردم گفت من از شیخ تو خارقے بس شگرف دیده ام بتو می گوئیم تا الحال بکسی نگفته ام چون اوصاف ایشان شنوده بودم بقصد زیارت ایشان متوجه سرهند شدم از شب پاسے گذشته بود که بشهر در آمدم گفتم در این وقت چه متصدع خادمان ایشان کردم بیکی از مساجد در آمدم همسایه مسجد از من اطلاع یافت مرا بخانه خود برد مهمانی نمود در اثنائے پرس و جوئے من احوال ایشان پرسیدم در طعن ایشان شروع کرد و از حد افزود دانستم که از منکرات مکدر گشتم و بباطن ایشان متوجه شدم ناگاه دیدم شیخ از در در آمد شمشیر برهنه در دست و آن منکر را بآن پاره پاره کرد و بیرون شد از قفائے ایشان شدم ایشان غائب شدند من بخانه باز نتوانستم که شوم بجائے دیگر شدم فردائے ایشان آن تجسس مکان ایشان نموده بخدمت ایشان رسیدم و همچنان در خوف بودم ایشان مرا در آغوش گرفتند و تبسم نمودند و فرمودند ما مضی باللّیل لم یذکر فی النهار معتقد ایشان بیشتر از انکه بودم شدم۔

۵۔ مولانا محمد صدیق کشمی علیہ الرحمۃ آپ کے اکابر خلفاء میں سے تھے اور کمالات کی اعلیٰ منازل پر پہنچے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے ایک خرقہ پوش درویش ملا جس پر وجد و جذب کے آثار اور تفرید و آزادگی واضح تھی اس نے مجھ سے پوچھا تم کس کے مرید ہو تو میں نے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کا نام لیا اس نے مجھے کہا کہ تم نے آپ کی کوئی کرامت دیکھی ہے میں نے جو دیکھا تھا اسے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی آپ کی ایک عظیم کرامت دیکھی تھی یہ میں تمہیں بتا رہا ہوں کسی اور کو میں نے نہیں بتائی۔ اس نے یہ بتایا کہ میں نے آپ کے کافی سارے اوصاف سنے ہوئے تھے میں آپ کی زیارت کے لئے سرہند کی طرف متوجہ ہوا جب میں وہاں پہنچا تو رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا میں شہر میں داخل ہوا تو سوچا آپ کے خادمین کو کیسے متوجہ کروں یہ سوچ کر میں ایک مسجد میں داخل ہو گیا مسجد کے ہمسایہ کو میرے آنے کی اطلاع ملی تو وہ آیا اور مجھے اپنے گھر لے گیا اور میری ضیافت کی میں نے اس سے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق پوچھا تو وہ آپ کی برائیاں بیان کرنے لگا اور حد سے تجاوز کرنے لگا میں نے کہا یہ تو آپ کے مخالفین سے ہے میں باطنی طور پر حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی طرف متوجہ ہوا اچانک میں نے دیکھا کہ آپ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوئے ہیں اور اس منکر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور پھر باہر تشریف لے گئے میں آپ کے پیچھے گیا آپ غائب ہو گئے میں پھر اس گھر میں داخل نہ ہو سکا صبح میں آپ کا مکان تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پہنچا اور ابھی تک میں رات والے خوف میں تھا اس سے باہر نہ نکل سکا تھا آپ نے مجھے دیکھ کر گلے لگایا اور تبسم کرتے ہوئے فرمایا رات کی باتیں دن میں نہیں کی جاتیں۔ اس کے بعد میں آپ کا پہلے سے زیادہ معتقد ہو گیا۔

مِن خرق عاداته۔ منقول است که سیدے صاحب دلے سید رحمت اللہ لاہوری نام گفتہ در ایامیکه ایشان در لاهور تشریف آورده بودند بخدمت ایشان رسیدم روزی بتقریبے از ایشان شنیدم که هر چه از توهین اصنام و عبده آنها از دست مسلمانے بیاید خود را معاف ندارد و در گوشم بود تا باراده الله وقتی در اقصائ ملک دهکن با دو سه درویشے سیر می که دم بصحرائے به تبخانه رسیدیم فقیر را نصیحت ایشان بیاد آمد به یاران گفتم که در این صحرا کسی حامی این بتها نیست هر مقدار که بتوانیم از این تبخانه ویران کنیم بت ها را شکستیم و کمر بهدم دیوارها بستیم در این میان یکی از مزارعان هنود از این حال وقوف یافته باهل قریه که عابد بتخانه بودند و خبر کرد ناگاه دیدیم که قریب هزار کس سنگ و چوب بر دست بخشم تمام متوجه ما اند دهشت بر ما مستولے شد و فرار را نیز یارا ندیدیم التجابه باطن حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه نمودیم که ای شیخ بزرگوار به نصیحت شما مبادرت نموده باین بلیه گرفتار شدیم اکنون رهائ از استمداد باطنی شمامی خواهیم در التجا و تضرع آواز صریح از ایشان بگوشم رسیدم خاطر جمع دار اینک برائے حمایت تو لشکر اسلام می فرستم بیاران گفتم چنین آواز ایشان بگوشم رسید امید رهائ می نماید همه گفتند اینک کفار رسیدند تا لشکر ایشان برسد کار ماتباه می شود و کفار قریب یک تیر پرتاب بمار سیده بودند ناگاه دیدم که از سر بلندی سواران اسلام که قریب به سی و چهل باشند بسرعت تمام اسپانرا تازیانه زده بر کفار رسیدند برخے راستم نموده مارا حمایت کرده از میان آنها رهائی داده همراه شدند تا بمامنی رسیدیم۔

۶۔ جب حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ لاہور تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں ایک صاحب دل سید رحمت اللہ لاہوری حاضر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ

ایک دن ایک تقریب میں آپ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے ہاتھوں بتوں اور ان کی عبادت کرنے والوں کی تذلیل ہوئی وہ اپنے آپ کو معاف سمجھے یہ بات مجھے یاد تھی کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے میں ایک دفعہ دکن گیا اور میرے ساتھ تین درویش بھی تھے ہم صحرا میں ایک بت خانہ کے پاس پہنچ گئے مجھے آپ کی نصیحت یاد آئی میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس وقت ان بتوں کا حامی کوئی نہیں ہم جہاں تک ممکن ہے اس بت خانہ کو تباہ کر دیں۔ ہم سب مل کر اس بت خانہ کو گرانے لگ گئے اس دوران کسی ہندو کسان کو اس کی خبر مل گئی اور اس نے ہندوؤں کو جا کر ساری کیفیت کی خبر دے دی وہ تقریباً ایک ہزار لوگ ڈنڈے اور پتھر لے کر ہمارے پاس دوڑتے ہوئے آ گئے ہم نے وہاں سے فرار کا راستہ کوئی نہ دیکھا تو میں باطنی طور پر حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی طرف متوجہ ہوا اور التجاء کی کہ آپ کی نصیحت پر عمل کرنے میں جلد بازی کی وجہ سے ہم اس حال میں گرفتار ہو گئے ہیں اب آپ سے رہائی و مدد کے خواستگار ہیں تو مجھے آپ کی آواز سنائی دی کہ پریشان نہ ہونا ہم نے تمہاری مدد کے لئے لشکر اسلام کو بھیجا ہے میں نے اپنے ساتھیوں کو یہ بات بتائی انہوں نے کہا کہ کہاں سے لشکر اسلام آئے گا یہ سر پر آ گئے ہیں ہمیں ماردیں گے اتنے میں کافر ایک تیر کی مار تک ہمارے قریب آ گئے تھے اچانک اسلام کی سربلندی کرنے والا لشکر جن کی تعداد تینتالیس کے قریب تھی پہنچ گیا جن کے ہاتھوں میں کوڑے تھے انہوں نے کافروں پر حملہ کیا اور ہمیں وہاں سے رہائی دلائی اور وہ ہمیں اپنے ساتھ منی میں لے گئے۔

مِن خرق عاداته۔منقول است سید جمال نام مردی از اصحاب ذوق و حال گفته که روزی در یکی از بوادی شیری مرا پیش آمد از وحشت او و تنهائی خود سخت هر اسان شدم التجا بباطن ایشان بردم بمجرد تضرع در نظر آمد که حضرت ایشان عصائ مبارک بدست، شتابان رسیدند و عصائ مبارک بر دهان شیر دلیر کوفتند شیر فرار نمود چون چشم بایشان کردم از شیر و ایشان نشانے ندیدم۔

۷۔ اصحاب ذوق وحال میں سے ایک شخص جس کا نام سید جمال تھا وہ بتاتا ہے کہ ایک دفعہ سفر کے دوران وادی میں میرا ایک شیر سے سامنا ہو گیا میں تنہائی کی وجہ سے دہشت زدہ ہو گیا اس پریشانی کی حالت میں میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور مدد کی التجاء کی تو میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے جلدی سے تشریف لائے اور وہ عصا شیر کے منہ پر مارا جس کی وجہ سے شیر بھاگ گیا جب میں آپ کو دیکھنے کے لئے مڑا تو نہ آپ تھے اور نہ وہاں پر شیر تھا۔

مِن خرق عاداته۔منقول است از شیخ بدیع الدین که از خلفائ کمل ایشان بود فرموده که روزی بالحاح یکے از دوستان بزیارت قبر شیخے که حضرت ایشان بنا بر صدور بعضی سخنان خلاف شرع ازو ناخوش بودند رفتم اما از این رفتن ملاحظه داشتم لیکن در موافقت آن یار ناچار بودم چون بر سر تربت آن شیخ مراقب شدم فی الفور در نظرم آمد که شیرے خشم آلوده بآن خطیره درون شد و من بجانب آن شیر به دهشت تمامی نگریستم دیدم که چشمهائ آن شیر بصورت چشم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه شدن گرفت هم چنین تمام روئ ایشان از روئ آن شیر هویدا گشت در کمال غضب از هیبت ایشان سر از مراقبه کشیدم و برخواستم۔

۸۔ شیخ بدیع الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو کہ آپ کے کامل خلفاء میں سے تھے کہ میرے دوستوں میں سے ایک نے مجھے مجبور کیا کہ فلاں شیخ کی قبر کی زیارت کے لئے جاتے ہیں مین نہ جانا چاہتا تھا کیونکہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اسے بعض خلاف شرع باتوں کی وجہ سے ناپسند فرماتے تھے میرے انکار کے باوجود اس کے زیادہ مجبور کرنے پر میں صرف اس لئے چلا گیا کہ زیارت کے لئے ہی جانا ہے میں جب وہاں پہنچا تو اس قبر کے پاس مراقبہ میں مصروف ہوا تو مراقبہ کے دوران مجھے ایک شیر نظر آیا جس کی آنکھیں آہستہ آہستہ خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی آنکھوں میں بدل گئیں اور پھر اس طرح چہرہ بھی بدل گیا جس سے

غصہ کا اظہار ہو رہا تھا میں اس صورت حال سے اتنا خوف زدہ ہوا کہ آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی سکت نہ رہی تو میں نے آپ کی کمال ہیبت کی وجہ سے سر کو مراقبہ سے اٹھایا اور چل پڑا۔

مِن خرق عاداتہ۔منقول است از عدول اصحاب ایشان که وقتی در خدمت ایشان در راهے می رفتم هوا بغایت گرم و آفتاب در کمال، حدت و تشنگی و حرارت در مخدوم زاده و یاران پیاده اثر کرد اما از غایت آداب جرأت عرض نداشتند در این اثنا حضرت ایشان بیکی از محبان نظر کرده خطاب نموده فرمودند همانا حرارت آفتاب و ترا کم غبار یاران را آزار می دهند آن یار معروض می داشت که چون معلوم حضرت ایشان است چه حاجت بعرض مخلصان ایشان تبسم نمودند گوشه چشم حق بین جانب آسمان کرده زیر لب چیزی، گفتند قدمی چند نه رفته بودند که قطعه ابر ظاهر شد محاذی ایشان و اصحاب ایشان آمده سایه افگند بهمان مقدار که غبار فرو نشیند و بوحل نه انجامد متقاطر شد و شمالی بغایت اعتدال وزیدن گرفت و ایام باران نبود یاران را از مشاهده آن موجب ازدیار عقیدت شد۔

۹۔آپ کے عادل اور مخلص مریدوں میں سے ایک ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کسی سفر میں جارہے تھے میں بھی ساتھ تھا اور انتہائی گرمی کا دن تھا اور پیاس بھی شدت کی تھی جس کی وجہ سے آپ کو اور صاحبزادوں کو گرمی کی شدت اور گرد و غبار سے تکلیف ہو رہی تھی لیکن ادب کی وجہ سے کسی کو کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی اچانک آپ نے ایک مخلص مرید کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا موسم کی گرمی اور گرد و غبار تکلیف دے رہی ہے۔تو اس مرید خاص نے عرض کیا حضور جب آپ کو معلوم ہے تو عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے۔حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یہ جواب سن کر مسکرائے اور چشم حق شناس کو آسمان کی طرف اٹھایا اور کچھ پڑھا ابھی ہم چند قدم بھی آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور سب لوگوں پر سایہ فگن ہو گیا اور اس سے اس مقدار میں بارش برسنے لگی کہ غبار بیٹھ گیا اور کیچڑ بھی نہیں ہوا اور یہ موسم بارش کا نہ تھا مریدین کے اس کرامت کے مشاہدہ سے اعتقاد میں اضافہ ہوا۔

مِن خرق عاداتہ خدمت حضرت مولانا هاشم علیه الرحمة می نویسند که برنائ از سادات کرام که از طلبه علم بود و آشنای براقم داشت روزے بدیده گریان آمده قصه عجیب از واقعه خود درمیان نهاده که آن خارقے بود عظیم از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه گفت شبے مطالعه مکتوبات ایشان می نمودم آنجا دیدم که نوشته اند که امام مالک شتم معاویه را چون شتم ابوبکر رضی اللہ عنه و عمر رضی اللہ عنه گفته است و همان که حد بر شاتم آنها می فرمود بر شاتم او نیز می فرمود و مرا باو نقار خاطر بود از این نقل بر آشفتم و گفتم که این چه نقل بے مزه است که اینجا ایراد نموده است مکتوبات را بر زمین افگندم و ببالین خواب سر نهادم در خواب دیدم که حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه بغضب تمام در رسید و هر دو گوش مرا بدو دست مبارک گرفته فرمود که ای طفل نادان تو هم بنوشته ما اعتراض میکنی در قیمه ما را بزمین می افگنی اگر از من سخن را که از و آشفتهٔ باور نمیکنی بیا تا ترا پیش کسی برم که خوش آمد او دانسته برادران اورا که صحابه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اند دشمن داشته همچنان مرا کشان کشان بباغی بردند در کنارے آن باغ مرا باز داشته خود بجانب ایوانی که در آن باغ می نمود رفتند آنجا دیدم عزیزی بس عظیم نورانی نشسته بود بتواضع تمام بآن عزیز ادب سلام بجا آوردند آن عزیز نیز به بشاشت تمام بایشان ملاقه شدند بعد از ان حضرت ایشان بدو زانوی ادب پیش آن عزیز نشست و ایشان حرفے معروض

داشتند و ایشان وآن عزیز از دور جانب من نگاہ و اشارتہا می نمودند یقین دانستم کہ از جانب من حرفے می گذرد و بعد از ساعتی ایشان برخواستہ مرا نزدیک طلبید و فرمودند ایشان کہ نشستہ اند حضرت امیر اند کرم اللہ وجھہ المقدس بشنو کہ چہ می فرمایند من سلام کردم بزبان گوھر افشان بیان فرمودند کہ زنہار باصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نقاری در دل داری و ملامت این بزرگواران بر زبان نیاری کہ مادانیم و برادران ما کہ بچہ نیات خیر صورت منازعات در میان مایان آمدہ و نام حضرت مجدد الف ثانی را بردہ فرمودند کہ از گفتۂ ایشان زنہار سر نہ پیچی۔ راوی گوید باوجود این نصیحت ایشان چون بدل خود رجوع نمودم دل خود را ھمچنان بر نقار آن جماعۃ یافتم ایشان را معلوم شد در غضب رفتند بحضرت شیخ تو گفتند کہ ہنوز دلش صاف نشدہ است اشارت بضرب سیلے کردند حضرت شیخ تو بقوت تمام سیلے در قفائ من زدند بعد از خوردن سیلے باخود گفتم کہ عداوت آنہا برائ محبت و رضائ ایشان اختیار کردہ بودی چون تابا این حد ایشان از این نقار و عداوت تو ایشان ناخوشنودہ می شدہ اند و برفع آن راضی تو نیز نقار از دل خود بدر کن چون نظر کردم آن دم دل خود را صاف دیدم در این میان از خواب برآمدم ھمچنان از سینہ خود اکنون از کینہ صاف می یابم و از این خواب خطاب ھمگی حضور شدہ ام و بخدمت شیخ بزرگوار تو اعتقادم یکے بر صد شدہ است۔

۱۰۔ حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ طلباء علم دین میں سے سادات کرام جو مجھے جانتے تھے ایک دن وہ روتے ہوئے میرے پاس آئے اور ایک ایسا واقعہ بیان کیا جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی ایک عظیم کرامت ہے۔ وہ سید کہتا ہے کہ میں ایک رات حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکتوبات کا مطالعہ کر رہا تھا کہ میں نے ان میں پڑھا کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دینا ایسی ہی ہے جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دینا اور ان کو گالی دینے والے کی بھی وہی حد ہے جو شیخین کو گالی دینے کی حد ہے یہ پڑھنے کے بعد میں نے کہا کہ یہ کونسی بے مزہ بات لکھ دی ہے یہ کہہ کر میں نے مکتوبات زمین پر پھینک دیئے اور سونے کے لئے تکیہ پر سر رکھا اور سو گیا تو خواب میں میں نے دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تشریف لائے ہیں اور مجھے دونوں کانوں سے پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا اے نادان لڑکے تو نے میرے لکھے ہوئے پر اعتراض کیا ہے اور پھر ان کاغذوں کو زمین پر پھینکا ہے اگر تو میری لکھی ہوئی بات کو صحیح نہیں سمجھ سکتا تو آ تمہیں میں ان کے پاس لے چلوں جہاں تمہیں اچھا لگے اور وہ اپنے بھائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کو بھی جانتے ہیں۔ آپ مجھے جلدی جلدی ایک باغ میں لے گئے اس کے کنارے پر پہنچ کر مجھے وہاں رکنے کا اشارہ کیا اور خود باغ کے اندر ایک ایوان میں داخل ہو گئے وہاں میری نظر پڑی تو ایک خوبصورت نورانی شکل والے بزرگ تشریف فرما تھے آپ انہیں سلام کرنے کے بعد ان کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے اور وہ بزرگ آپ سے بڑی خوشی سے پیش آئے اور آپ نے ان سے کوئی گفتگو فرمائی اور ان بزرگوں نے میری طرف دیکھ کر اشارہ فرمایا جس سے میں نے سمجھا کہ میرے متعلق گفتگو ہو رہی ہے کچھ دیر کے بعد آپ وہاں سے اٹھے اور میری طرف تشریف لائے مجھے نزدیک بلایا اور فرمایا یہ جو بزرگ تشریف فرما ہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں غور سے سنو کہ کیا فرماتے ہیں میں آپ کو سلام کیا تو آپ اپنی زبان گوہرفشاں سے فرماتے ہیں کہ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے بارے میں دل میں برا خیال نہ لانا اور ان بزرگوں کے بارے میں کبھی برے الفاظ زبان پر نہ لانا میں اور میرے بھائی صحابہ کرام بہتر جانتے ہیں کہ ہمارے منازعات کس خیر پر مبنی تھے۔ اور پھر حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا نام لے کر فرمایا کہ ان کے لکھے ہوئے سے

کبھی بھی انکار نہ کرنا راوی کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کے باوجود جب اپنے دل پر نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ دل میں ابھی تک وہ خیال باقی ہے جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور پھر آپ نے تمہارے شیخ سے کہا کہ ابھی تک اس کا دل صاف نہیں ہوا پھر انہوں نے مجھے تھپڑ مارنے کا حکم دیا پس تمہارے شیخ نے میری گدی میں زور سے تھپڑ مارا تھپڑ کھانے کے بعد میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عداوت کو ان کی خوشنودی کے لیے اپنے دل میں جگہ دی تھی اب جب یہ ہی اس سے خوش نہیں، اس کے ختم کرنے پر وہ خوش ہیں تو تو بھی اسے دل سے نکال دے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میرا دل اس غبار سے صاف ہو گیا ہے یہ سب دیکھنے کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا اور میں نے اپنے سینہ کو صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے کینہ سے صاف پایا اور اس کے بعد تمہارے شیخ بزرگوار علیہ الرحمہ کے بارے میں میرا اعتقاد ایک سو گنا بڑھ گیا ہے۔

مِن خرق تصرّفاته۔ منقول است که یکی از سلاطین زادها را سلطان وقت در زندان کرد و رائ ملک بر قتل آن مقرر شد و آن بیچاره، هر سو دست و پائے می زود از فقرا همت می خواست درین اثنا حضرت مجدد الف ثانی از طالع او باگره تشریف آوردند آن محبوس مایوس یکی از مخلصان ایشان را که آشنائے او بود طلب داشته بزبان او در حق خود از ایشان توجه خاص جهة خلاص دریوزه نمود ایشان متوجه شده بشارت خلاصی دادند آن میانجی بشارت باو رسانیده که ایشان فرمودند که مژده باو بر که از قتل خلاص شدی وی از غلبه اضطرابی که داشت مطمئن نشده بیکے از مجاذیب معتبر کس فرستاد و آن مجذوب گفت که وی یکے از اکابر نقشبندیه آمده، کشتی او را از گرداب هلاکت کشید مقارن آن سلطان زاده از حبس خلاص شد و به منصب رسید چنانچه بشارت بود واقع شد۔

۱۱۔ شہزادوں میں سے کسی کے بارے میں بات کی جاتی ہے کہ بادشاہ نے اسے قید کر دیا اور اسے قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا اس بیچارے نے چھٹکارے کے لئے ہر طرف ہاتھ پاؤں مارے اور فقراء سے بھی دعا کے لئے کہا لیکن خلاصی کا کوئی راستہ نظر نہ آیا انہیں دنوں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ آگرہ تشریف لائے اس قیدی مایوس کا کوئی جاننے والا آپ کا مرید خاص تھا اس کو اس نے آپ سے خلاصی کی دعا کرانے کے لئے کہا اس نے جب آ کر آپ سے گزارش کی تو آپ نے خصوصی توجہ فرمائی اور فرمایا کہ اسے خوشخبری دو کہ اس کی جان چھوٹ جائے گی لیکن اس کے دل میں جو اضطراب تھا اس کی وجہ سے اس کی پریشانی ختم نہ ہوئی اس نے اپنے کسی اعتبار والے کو ایک مجذوب کے پاس اس مسئلہ کے حل کے لئے بھیجا وہ گیا تو اس مجذوب نے کہا کہ اکابر نقشبندیہ میں سے ایک نے اس کی کشتی ہلاکت کے گرداب سے نکال دیا ہے۔ انہیں دنوں جب یہ بشارت ملی تھی وہ شہزادہ آزاد ہو گیا اور دوبارہ اپنے منصب پر بحال ہو گیا۔

مِن خرق عاداته۔ منقول است که فاضلے بخدمت ایشان آمده طلب دعائ جهة مریضے نمود و اظهار نمود که از بسیاری فقرائ طلب دعا نموده ام ایشان متوجه شده دست بدعا بر داشتند بعد از لمحه فرمودند که بیائید که دعائ مغفرت برائ او بخوانیم آن فاضل بحیرت بمنزل خود باز گشت و متوجه دیهه که مریض در آنجا بوده شد چون در آنجا رسید مردم از دفن آن فارغ شده بودند آن فاضل از مشاهده این خارق از جمله اخلاص کیشان صمیمی شده مرید شد۔

۱۲۔ ایک دن ایک فاضل آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کسی مریض کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست پیش کی۔ آپ نے ایک لمحہ کے توقف کے بعد فرمایا کہ اس کی بخشش کی دعا کرنی چاہئے اس کے بعد وہ فاضل حیرانی کے عالم میں واپس گیا اور اس مریض کے گاؤں گیا وہاں جا کے کیا دیکھتا ہے کہ لوگ اس

مریض کے دفن سے بھی فارغ ہو چکے ہیں یہ فاضل اس کرامت کا مشاہدہ کرنے کے بعد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور پکے دل سے آپ کا مرید خاص بن گیا۔

مِن خرقِ عاداته۔ خدمت مولانا محمد ہاشم رضی اللہ عنہ می نگارند کہ روزے در اثنائے تلاوت کلام مجید در سورۂ بنی اسرائیل چون بآیت: فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا رسیدم بخاطر خطور کرد کہ مگر ادائے نماز تہجد را در نصیب این برکات کہ مقام شفاعت است دخلے باشد۔ از حضرت مجدد الف ثانی می باید پرسید باین نیت در ملازمت آمدم ایشان در کار وضو بودند چون مرا دیدند فی الفور گفتند تہجد را لازم دار عرض نمودم اکثر ادا می یابد فرمودند ہر کہ می خواہد کہ از مقام محمود کہ مقام شفاعت است بہرہ تمام گیرد کو نماز تہجد را ملتزم باشد و این آیۃ مبارک را تلاوت فرمودند بعرض رسانیدم کہ در خدمت جہۃ تفحص، ہمین مدعا آمدہ بودم للہ الحمد بکرامت ایشان بے جرأت عرض بہ ظہور آمد۔

۱۳۔ حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں تلاوت کے دوران جب سورۃ بنی اسرائیل کی اس آیت:

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ترجمہ: اور آپ تہجد کی نماز ادا کریں یہ آپ کے لئے زیادہ ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے'' (سورۃ الاسراء:۷۹)

پر پہنچا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ شاید نماز تہجد کی ادائیگی کی برکات کا مقام شفاعت میں کوئی حصہ ہو۔ یہ بات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے پوچھنی چاہئے میں اس نیت سے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت وضو کرنے میں مصروف تھے آپ نے جب مجھے دیکھا تو فوراً فرمایا نماز تہجد کو لازم پکڑو میں نے عرض کیا حضور اکثر ادا کرتا ہوں اور پھر فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ مقام محمود جو کہ مقام شفاعت ہے اسے اس سے حصہ ملے اسے چاہئے کہ نماز تہجد کو لازم پکڑے اور پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی میں نے عرض کیا حضور میں یہی پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ الحمد للہ کس طرح کی آپ کی کرامت ظاہر ہوئی کہ بغیر پوچھے مدعیٰ حاصل ہو گیا۔

مِن خرقِ عاداته۔ نقل است از ثقات اصحاب ایشان کہ در سفری برباطی فرود آمدہ بودند بہ ناگاہ بہ یاران فرمودند مرئی گردیدہ کہ در این سرا امروز بلیہ عظیم رو خواہد داد بعامہ اہل سرا سرایت خواہد نمود و یاران ما یکدگر را خبر کنند کہ ہر یکے دعائے ماثورہ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، وَأَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ را تکرار کنند ہر کہ این دعا را بخواند بعنایۃ اللہ سبحانہ او و اسبابش محفوظ ماند از این فرمودہ و ساعت نہ رفتہ بود کہ در ان سرا آتش در افتاد و بشدت او ہر چہ تمام تر مشتعل شدہ بود چنانکہ مردم از اطفائے آن عاجز گشتند و بسا امتعہ بحرقت و سرقت رفت و بسا خانہ مولانا عبد المؤمن لاہوری کہ فاضلی بود از یاران ایشان اسباب او نیز محروق گشت و او خود را بصد محنت بخدمت ایشان رسانید بمولانا فرمودند کہ مگر شمارا کسی بخواندن دعائے ماثورہ مذکورہ خبر نہ کرد و گفت نہ حضرت ایشان یاران را از عدم اخبار مولانا عتاب فرمودند و کسی کہ دعائے مذکور خواندہ بود او و اسبابش بسلامت رہائی یافت۔

۱۴۔ آپ کے مخلص مریدوں میں سے ایک کا بیان ہے کہ کسی سفر میں آپ ایک سرائے میں ٹھہرے اچانک مریدین سے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے

کہ اس سرا میں ایک آزمائش آنے والی ہے اور اکثر لوگ اس کا شکار ہو جائیں گے اس لئے ایک دوسرے کو بتا دو کہ یہ دعا:

بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کہ اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ،رقم:۳۸۶۹،سنن ابی داؤد ،رقم:۵۰۸۸،سنن الترمذی ،رقم:۳۳۸۸،مسند البزار ،رقم:۳۴۵۷،السنن الکبری للنسائی ،رقم:۹۷۵۹،مسند ابی داؤد الطیالسی ،رقم:۷۹،مسند احمد،رقم:۴۴۵،الادب المفرد،ص ۳۴۶،صحیح ابن حبان ،رقم:۸۵۲،عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ،رقم:۴۴،المستدرک علی الصحیحین للحاکم ،رقم:۱۸۹۵)

وَأَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں بسبب تام کلمات کے، ہر اس شر سے جو اس نے پیدا فرمایا۔

(مسند احمد،رقم:۲۱۴۸۰،مکارم الاخلاق للخرائطی ،رقم:۸۲۰،المعجم الاوسط،رقم:۱۳۸۷،المعجم الکبیر،رقم:۶۰۸،مسند ابی حنیفہ،ص ۲۵۸،الاسماء والصفات للبیہقی ،رقم:۴۰۳،مجمع الزوائد ،رقم:۱۷۰۲۵،کنز العمال،رقم:۳۵۶۱)

پڑھیں جو یہ دعا پڑھ لے گا وہ اور اس کا سامان محفوظ رہے گا۔ ابھی آپ کو یہ فرماتے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اس سرائے میں آگ لگ گئی۔ اور سب کچھ جل گیا لوگ اس کے بجھانے سے عاجز آ گئے اکثر سامان جل گیا۔ اور کافی سارے مکان بھی جل گئے۔ مولانا عبدالمومن لاہوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مریدوں میں سے ایک تھے ان کا بھی سامان جل گیا وہ کافی کوشش کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سامان جلنے کا بتایا آپ نے مولانا سے فرمایا تمہیں کسی نے دعا پڑھنے کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ کہا کسی نے نہیں بتایا آپ نے دوسرے مریدین کو نہ بتانے کی وجہ سے ڈانٹا اور جس کسی نے بھی یہ دعا پڑھی تھی وہ اور اس کے مال واسباب محفوظ رہے باقی سب کچھ جل گیا۔

مِن خرق عاداته۔ منقول است که شیخ محمد مسعود که برادر خورد ایشان فرمودند که متوجه احوال محمد مسعود شدم هر چند بدبده مکاشفه جست وجودی نمودم ویرا هیچ جا بر روئے زمین نیافتم بعد ازان چون نیک متوجه شدم صورت قبر او که بتازگی فوت شده در نظر آمد سامعان در حیرت رفتند بعد از فرموده ایشان بچندی رفیقانش رسیده خبر وفات او رسانیدند رحمة الله تعالیٰ علیه۔

۱۵۔ شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے کسی تقریب میں شرکت کرنے کے لئے قندھار گئے ان دنوں میں سحری کرتے ہوئے آپ نے جو خادم موجود تھا اسے فرمایا کہ میں محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے اس کے وجود کو کہیں نہ پایا اس مکاشفہ کے دوران جب دوبارہ متوجہ ہوا تو ان کی تازہ قبر دیکھی سامعین یہ سن کر حیران ہوئے کچھ دنوں کے بعد ان کے رفقاء جب واپس آئے تو انہوں نے آپ کی موت کی خبر کی تصدیق کر دی۔

مِن تصرفاته۔ منقول است که در ایام که ایشان به اجمیر تشریف داشتند در ایام ابر اشکال شهر رمضان واقع شد خدمت ایشان بعادت معهود در نماز تراویح مشغول ختمات شدند شب اول یاران از سبب تنگی و گرمی مسجد بسیار بآزار شدند بعد از ادائے نماز بزبان مبارک راندند تا تمامی ختمات که قرار داده ایم اگر بکرم الٰهی یاران فرصت میداد که بیرون مسجد تراویح گذارده می شد خوب بود خدمت مولانا هاشم رحمة الله علیه می فرماید که بیکی از یاران گفتم شنیدی که چه فرمودند انشاء الله تعالیٰ دیگر تا آخر رمضان در شب

باران نخواهیم دید همچنان تا بیست هفتم باران نشد نماز را بفراغ بیرون در صحن مسجد ادا نمودیم بعد از ختمات در شب بیست هشتم باران ریختن نمود ایضا بهمین مسجد که ذکر یافت دیوارے از دست بنیاد شده بود و بیک جانب میل تمام نموده بنوعی که اکثر آیندگان مسجد و جمعی که در حواشی آن بودند از آنجا عبور نمی نمودند مترقب آن بودند که امروز یا فرد خواهد أفتاد روزے حضرت ایشان بسبیل طیبت فرمودند تا زمانیکه این فقیر اینجا اند رعایت کرده نخواهد افتاد بقول اکابر که فرموده اند ع هزل من هزل نیست تعلیم است:۔آن چنان شد که فرموده بودند روزیکه از آنجا کوچ شد تا قریب میلی نرفته بودند که یکبار افتاد۔

۱۶۔ایک دفعہ آپ اجمیر شریف تشریف لے گئے اور وہاں قیام فرمایا اس وقت موسم برسات رمضان شریف میں آیا تھا جس مسجد میں تراویح کا اہتمام کیا گیا تھا اس کے تنگ ہونے کی وجہ سے اور لوگوں کی کثرت کی وجہ سے لوگ گرمی اور حبس کی وجہ سے کافی پریشان ہوئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تراویح میں قرآن کریم کے ختم کی ترتیب دی ہے اگر اللہ تعالیٰ کے رحم کی توجہ ہوئی اور بارش نہ ہوئی تو اس ختم تک ہم انشاء اللہ تراویح کی نماز باہر صحن مسجد میں ادا کریں تو یہ کیسا ہی اچھا ہوگا۔حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مریدین میں سے کسی ایک نے مجھے کہا کہ آپ نے سنا ہے کیا فرمایا تو میں نے کہا انشاء اللہ اور ایسا ہی ہوا کہ ستائیس رمضان المبارک آ گیا اور بارش نہ ہوئی اور اٹھائیسویں رات جب ختم قرآن کریم سے فارغ ہوئے تو پھر بارش ہوئی۔اور اسی طرح یہ بھی ہوا کہ اس مسجد کی ایک دیوار جس کی بنیاد آپ کے ہاتھ سے رکھی گئی تھی وہ دیوار ایک طرف جھک گئی لوگ نماز یا جمعہ کے لئے اس طرف سے نہ آتے تھے کہیں اوپر نہ گر جائے۔آپ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ فرماتے ہیں کہ جب تک یہ فقیر یہاں پر مقیم ہے یہ اس کی رعایت کرتے ہوئے نہ گرے گی۔اسی لئے اکابرین فرماتے ہیں۔میرا مزاح مزاح نہیں تعلیم ہے۔اور ایسا ہی ہوا آپ نے وہاں سے کوچ کر کے ایک میل سفر بھی نہ کیا تھا کہ وہ دیوار گر گئی۔

مِن تصرّفاته۔نقل است که در ایامی که در لاهور رفته بودند شبی نماز خفتن را ادا نموده نزدیک یکی از دیوارهائ آن منزل ایستاده فرمودند که امشب زنهار کسی نزدیک این دالان نیاید و نه خسپد و حال آنکه باعثے از باران و امثال آن نبوده شخصے از یاران بدیگرے به طیبت گفت که خانهائ دیگر از این فرسوده تر اند گناه این خانه چیست که امشب او را بافتادن نسبت می دهند دو حصه از شب نگذشته بود ناگاه آن خانه افتاد یک کنیزے در آن خانه خفته بود در ته آن شد حضرت فرمودند که ما نگفته بودیم که نزدیک این دالان کسی نخواهد آن را از ان بر آرید چون این کنیزک را بر آوردند اصلا آسیبی برو نرسیده بود۔

۱۷۔لاہور میں قیام کے دوران حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ایک دن عشاء کی نماز ادا فرمانے کے بعد اس قیام گاہ کی ایک دیوار کے پاس آپ کھڑے تھے فرمایا کہ آج رات کوئی شخص اس دلان میں نہ آئے اور نہ یہاں کوئی سوئے حالانکہ اس وقت وہاں پر طوفان و بارش کا کوئی امکان بھی نہ تھا موسم صاف تھا مریدین میں سے ایک مرید دوسرے سے بطور مزاح کے کہتا ہے کہ دوسرے مکان اس سے زیادہ پرانے ہیں اس بیچارے مکان کا کیا گناہ کہ آج رات اس کے متعلق گرنے کی بات فرمارہے ہیں ابھی وہی رات دو حصہ بھی نہ گزرنے پائی تھی کہ مکان گر گیا اور ایک کنیز اس مکان میں سوئی ہوئی تھی وہ اس کی دیوار کے نیچے دب گئی صبح حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہ کہا تھا کہ اس دلان کے قریب کوئی نہ آئے اس کنیز کو نیچے سے نکالو۔جب اس کنیز کو نیچے سے نکالا گیا تو اسے مکان کے گرنے سے کوئی تکلیف نہ پہنچی تھی۔

مِن تصرّفاته۔نقل است که سنگے در صحن مسجد ایشان در سر ہند بود که ایشان غالباً برو نشسته وضو می نمودند آن سنگ هر گز در ایام گرما بو جود حرارت هندوستان گرم نمی شد و بریک حال بود کان هٰذا من اثر برکات جلوسه علیه رضی اللہ تعالیٰ عنه این فقیر که کاتب این اوراق است از بعضی اکابر مسموع دارم که در ایام قبل حاکمی از اهل رفضه در لکنو بود در یکے از بلدان توابع وی شخصی از اقربائے حاکم مذکور سب خلفائ الراشدین نموده بود دران بلده یکی از اعیان آن نواحی که از اهل سنت بود بے آنکه برخصت، حاکم مذبور محتاج شود آنرا فضی را بقتل رسانید چون این خبر به لکنو رسید حاکم بخود پیچید و قسم یاد نمود که آن قاتل را بانواع عقوبات هلاک گرداند و محصلان شدید فرستاده او را طالب حضور شد پس محصلان رفته وی را ازان بلد بر داشته می آوردند در اثنائ راه جماعة نشسته ورد ے می نمودند آن مرد مقیود از محصلان التماس نمود که نزد این جماعة او را طریق ختمه لاحول که منسوب بجانب حضرت مجدد الف ثانی است رضی اللہ تعالیٰ عنه نمودند آن مرد ختمه مذکوره را در اثنائ راه خوانده می آمد و آن راه واقع بر کنار دریا بوده ناگاه در نظر وی چنان ظاهر شد که در دریا زورقه می رود و یک شخص نورانی بر آن زورقه سوار بے آنکه ملاحان آن ذورقه را برند خود جاری همراه آنها می رود این مرد نزدیک شده از راکب زورقه سوال نمود که تو چه شخصے و این زورقه چون بے اعانت ملاحان، جاری است آن راکب گفت من صاحب همین ختمه ام که تو ورد نمودهٔ برائ نجات تو می روم خاطر جمع دار فی الجمله تسلی حاصل نموده مي رفت تا به ترد آن حاکم رسید به مجردیکه نظر حاکم بروی افتاد از جابر جست و به بشاشت تمام باین مرد ملاقی شده و عذر نمود که ترابے موجب تصدیع داده ام و مبلغ بسیارے باخلعت عالی بوی انعام داشته رخصت نمود این مرد چون از آن مهلکه نجات یافته و علاوه برآن چندین فتوح دید غائبانه بے آنکه خود را بوسیله مرید سازد و مخلص و معتقد شد و قصیده در کمال زیبائ تصنیف نموده، تخلص خود را اویسی قرار داد و دران قصیده مدح اکثری را از اولاد ایشان کرده اما چند فردی که در مدح ایشان است و مناسب این تذکره اینجا ایراد می رود۔

۱۸۔سرہند شریف کی مسجد جس کے صحن میں بیٹھ کر خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ وضو فرمایا کرتے تھے وہاں ایک پتھر تھا جس پر وضو کرتے وقت آپ تشریف فرما ہوا کرتے تھے وہ پتھر موسم گرما میں دھوپ میں ہونے کے باوجود گرم نہیں ہوتا تھا اور ہمیشہ ایک ہی کیفیت میں رہا کرتا تھا یہ خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے اس پر تشریف فرما ہونے کی برکت سے تھا۔

اس فقیر نے اپنے اکابر سے ایک واقعہ کچھ یوں سنا ہے کہ لکھنو کا ایک حاکم جو رافضیوں میں سے تھا اس کا ایک قریبی عزیز خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی اور دشنام زدی کرتا تھا۔اسی علاقہ میں ایک شخص اہل سنت میں سے تھا اس کو اس گستاخ کے اس عمل بد سے بڑی تکلیف تھی اس نے حاکم ظالم کے فیصلہ اور اجازت کے بغیر اس گستاخ کو قتل کر دیا جب یہ خبر لکھنو شہر میں پہنچی تو حاکم غصہ کی حالت میں پیچ وخم کھانے لگا اور اس نے قسم اٹھائی کہ میں اس قاتل کو طرح طرح کی سزائیں دے کر قتل کروں گا اور اس نے اس کو پکڑنے کے لئے فوجیوں کا ایک دستہ بھیج دیا وہ اسے پکڑ کر لا رہے تھے کہ راستہ میں آتے ہوئے ان کا گزر ایک صوفیاء کی جماعت کے پاس سے ہوا جو اپنے اوراد و وظائف میں مشغول تھے اس نے ان فوجیوں سے آہ وزاری اور التجا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس جماعت کے پاس جانے دو میں ان سے اپنے بارے میں دعا کرانا چاہتا ہوں انہوں نے اجازت دے دی تو وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنے احوال کی ساری

خبردی ان صوفیاء نے اسے لاحول کامکمل وظیفہ جو کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا معمول تھاوہ بتایاوہ شخص راستے میں اسے پڑھتا گیاوہ جس راستے سے شہر کی طرف لایا جارہا تھاوہ دریا کا کنارہ تھا جب وہاں پہنچے تو وہ شخص دیکھتا ہے کہ دریا میں ایک کشتی ظاہر ہوئی جس میں ایک نورانی صورت والے بزرگ سوار تھے اوروہ کشتی بغیر ملاحوں کے چلانے کے چل رہی تھی یہ شخص کنارے کے قریب ہوا کہ ان بزرگوں سے پوچھے کہ وہ کون ہیں اور یہ کشتی ملاحوں کی مدد کے بغیر کیسے چل رہی ہے قریب ہو کے سوال کیا تو وہ بزرگ کہنے لگے میں اس ورد کی تعلیم دینے والا ہوں جوتم کرر ہے ہواور میں تمہاری رہائی کے لئے جارہا ہوں تم پریشان نہ ہو۔اس ملاقات سے اس کے دل کوتسلی ہوئی اوراسی حالت میں وہ حاکم کے پاس گیا حاکم کی جب پہلی نظر اس پر پڑی تو وہ اپنی جگہ سے فوراً اٹھا اور اس شخص کے ساتھ بڑی عزت سے پیش آیا اور کہا تجھے میں نے بغیر کسی وجہ کے تکلیف دی ہے۔یہ کہنے کے بعد اس نے کافی سارے پیسے اور کپڑے اسے تحفہ کے طور پر دیئے اورعزت کے ساتھ رخصت کیا یہ شخص اس ہلاک کرنے والی حالت سے جب نجات پا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ باقی یہ ساری نوازشات اس نے دیکھیں اس نے خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو بذریعہ وسیلہ اپنا پیر بنالیا اور آپ کا مخلص ومعتقد بن گیا اور آپ کی شان میں ایک طویل قصیدہ لکھا اور اپنا تخلص اویسی رکھا اوراس میں آپ کی اولاد پاک کی بڑی کثرت سے مدح سرائی کی ہے اس میں سے کچھ اشعار جو اس مقام کے مناسب ہیں ہم ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

نظم من قصیدته

آنکه نامش چو برآمد بزبان می گردد		قوت ناطقه را علم لدنی از بر

ترجمہ: وہ ذات جن کا نام جب زبان پر لایا جاتا ہے ، قوت ناطقہ کو علم لدنی حاصل ہوجاتا ہے

شیخ احمد که مجدد لقبش کرد خدای		الف ثانی شده زو تازه بدین مستظهر

ترجمہ: شیخ احمد علیہ الرحمۃ جن کا لقب اللہ تعالیٰ نے مجدد بنایا ، دوسرے ہزار کا کہ ان سے دین تازہ ہوا

الفش از احدیت ز حقیقه عائیش		میم از معرفت و دال بدانش رهبر

ترجمہ: ان کے نام کا الف احدیت سے اور ح حقیقت سے ، م معرفت سے اور د دانش رہبر سے ہے

در ولایت به کمالات نبوت مخصوص		بهر ایصال خلائق به معانی زصور

ترجمہ: ولایت میں کمالات نبوت سے خاص ہوئے ، مخلوق کو ظاہری صورتوں کی حقیقت بتانے کے لئے

هرکه در حلقه خاصش نفسی زد آورد		حلقه زد برد لاهوت زمفتاح اثر

ترجمہ: جو بھی آپ کے حلقہ میں ایک سانس بھی لے لیتا ہے ، وہ لاہوت کے دروازہ پر اس کے اثر سے حلقہ بنالیتا ہے

آسمان جاه شهنشاه سریر تکمیل صاحبش		که شود قطب زمان حاجبش از فیض نظر

ترجمہ: آپ مرتبہ کے آسمان کمال کے تخت پر شہنشاہ ، کہ جن کے فیض نظر سے انکا دربان قطب زماں بن گیا

بست بر صفحهٔ هر ساده دلِ نقش کمال		نقشبندی عجبی هست بدین تازه هنر

ترجمہ: ہر صاف دل والے کے صفحہ دل پر کمال نقش کیا ، وہ عجیب نقشبندی ہیں کہ ان سے فن نقشبند تازہ ہوا

ہرکس احرام حرم می کند از بهر طواف		کعبه در مسجدش آمد به صفائی منظر

ترجمہ: آپ سے نسبت رکھنے والا جو کوئی حرم میں طواف کیلئے احرام باندھتا ہے تو کعبہ اس کی منظر کشی کے لئے آپ کی مسجد میں آتا ہے

گفتگوئش بخلائق زرہِ صدق و صفا		نطق حق دان که بود زبدۂ اولاد عمر رضی اللہ عنہ

ترجمہ: راہ صدق وصفا میں آپ کی گفتگو مخلوق کے لئے، حق بیان کرنے والی ہوتی ہے کہ آپ اولاد عمر رضی اللہ عنہ سے ہیں۔

جوش علمش همه هرجاکه بود آن علی		کانِ پی دارِ علومِ نبوی آمد در

ترجمہ: ان کے علم کا جوش جہاں کہیں وہ ہوتا ہے، کیونکہ انہوں نے دار علم النبوی ﷺ سے حصہ پایا ہے۔

نسبتِ فضل طریقش بطرق هست چنان		که بصدیق رضی اللہ عنہ بود رتبۂ اصحاب دگر

ترجمہ: آپ کے طریقہ کی نسبت کی فضیلت اس طرح، جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

رفت از دائره ظل سوئ مرکز اصل		یعنی از ذات احد گشت بجان مستبشر

ترجمہ: آپ مرکز اصل کے علاوہ دائرہ کے سایہ سے آگے بڑھ گئے یعنی آپ ذات احد سے روحانی طور پر مشورہ لینے والے ہیں۔

مشرب احمدی و خلت ابراهیمی		کرد این مجمع بحرین دلش را اطهر

ترجمہ: مشرب آپ کا احمدی اور لباس ابراہیمی علیہما السلام، ان دوسمندروں کے ملنے نے آپ کے دل کو پاک کیا۔

نقشبندی بدن و قادری و چشتی بال		طائر معرفتش را که بود عالی پر

ترجمہ: نقشبندی بدن ہے اور قادریت وچشتیت کے پر ان کے معرفت والے پرندہ کی اونچی پرواز ہے۔

نسبت فیضِ طریقش نه به احیا است فقط		می شود فائض ازو مجمع اهل مقبر

ترجمہ: آپ کے طریقہ کی نسبت سے صرف زندہ فیضیاب نہیں، اس سے کئی قبروں والے بھی فیض یاب ہوئے۔

او است قیوم که عالم بفیوضش قائم		تا قیامت بود از مهلکه خوف و خطر

ترجمہ: آپ مرتبہ قیومیت پر ہیں کہ ان سے جہاں قائم، تا قیامت مہلکات کے خوف وخطرہ سے نجات۔

هرکرا شد بسوئ مبدء فیاض عروج		همتش هست عموما بتوسط مضمر

ترجمہ: ہر جس کو فیاض کے خزانہ کی طرف عروج ملا، آپ کی ہی طاقت اس میں مضمر ہے۔

یک نگاهش در شش گانه لطائف وَ اکرد		سالکے را که در افتاد بفکرِ شش در

ترجمہ: آپ کی ایک نگاہ چھ لطائف میں اثر کرے، اس سالک کے جس کو چھ دروازوں کی سیر کی فکر ہے۔

گشت در هر دو جهان از سه حقائق آگاه		که بهر چار طرق داد به تفصیل خبر

ترجمہ: وہ دونوں جہان کے تینوں حقائق سے آگاہ ہوگیا، کیونکہ اسے چاروں طریقوں کی تفصیلی خبر دی گئی۔

صورتش در دل سالک زرخِ شاهد غیب	پرده برداشت بانوار شهادت و خوشتر

ترجمہ: اس کی صورت نے سالک کے دل میں محبوب غیبی ، سے پردہ اٹھایا جس سے انوار شہادت عیاں ہوئے۔

انقطاعش ز جهان سر حروف مقطوع	منکشف کرد بعنوان صور صد دفتر

ترجمہ: جہاں کی رغبت سے انقطاع نے ان کو حروف مقطعات کا راز ، منکشف کردیا جو سو دفاتر کی صورت میں ہے۔

شبهه اش در متشابه نبود از آیات	که بمدلول یقینش بود دانش در

ترجمہ: ان کو آیات کے متشابہات میں شبہ نہیں ، کیونکہ ان کا علم الیقین اسے جانتا ہے۔

در کلامش چو کسی خرده گرفت از خبثے	بیخرد باشد و در هر دو جهان خوار چوخر

ترجمہ: آپ کے کلام پر جس کسی نے بھی خباثت کی وجہ سے انگلی اٹھائی ، وہ بے عقل دونوں جہانوں میں گدھے کی طرح ذلیل ہوا۔

در معادت وی آنکس که نصب کرد علم	کسر شائش بود آخر سوائے ایمان منجر

ترجمہ: آپ کی دشمنی میں جس کسی نے عَلم بلند کیا ، اس کی شان کا ٹوٹنا آخر ایمان کی طرف لایا۔

حجله آرائ کرامت شود از پرده غیب	هر کرا طبع عروسی شد و حبّش زیور

ترجمہ: پردۂ غیب سے کرامت سے اسے سجایا ، جس کی طبع عروسی ہے اور زیور۔

خاطرش گر پیٔ تغییر حقائق برد	زهر تریاق شود در دهنِ ما رود سر

ترجمہ: آپ کی نیت اگر حقائق کو تبدیل کرنے کی طرف پھری ، تو سانپ اور بچھو کے منہ میں زہر تریاق بن جائے۔

آب حیوان اثرِ زهر هلال بخشد	که کند قطرۂ او قطع گلو تا به جگر

ترجمہ: اور آب حیات زہر قاتل کا اثر لے لے ، کہ اس کا ایک قطرہ گلے سے جگر تک ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

زیر کوه آمده گر سازد ازو استمداد	باشدش باهمه اثقال چو برگِ گل تر

ترجمہ: پہاڑ کے نیچے آنے والا اگر آپ سے مدد مانگے ، پہاڑ کا سارا وزن اس کے لئے پھول کی پتی بن جائے

کور را معنی تا دیده ز فیضش مرئی	حرف نا برده بلب جاکند اندر دل

ترجمہ: نابینا جو معنی پوشیدہ کو نہیں جانتا آپ کے فیض سے جاننے لگ جائے ، نا کہے ہوئے الفاظ کا معنی بھی دل میں سما جائے۔

هرکه در کام نهنگ افتد نامش گیرد	از زبانش شودش ذورقه سوی معبر

ترجمہ: جو کوئی کسی کام میں خالی ہاتھ ہو آپ کا نام لے ، تو اس کی زبان لکھے ہوئے کی تعبیر کرنے لگے۔

آنکه ره داد بمذهب ز اباطیل جهان	در حضورش چو در آئینه بقولِ منکر

ترجمہ: وہ شخصیت جس نے گمراہوں کو مذہب کی راہ دکھلائی ، آپ کی بارگاہ میں وہ ایسے ہوئے جیسے جھوٹا شیشے کے سامنے۔

فلسفی دم ز هیوئے نزند و ز صورت	جوهر اصل شود در نظرش مستظهر

ترجمہ: فلسفی ہیولیٰ اورصورت کی بحث آپ کے سامنے نہ کر سکے ، وہ جوہر اصل ہوجائے آپکی نظر کے اثر سے۔

في الحقيقة بی يقين ديده و بی روئ خطا		ثابت الاصل به بيند همه را در پيكر

ترجمہ: حقیقت میں یقین کی آنکھوں اور خطا کے چہرہ کے سوا ،سب کے پیکر کو ثابت الاصل دیکھے۔

مقرئی گر بسر گوشهٔ چشمش برسد		رؤية الله شود حاصل وقتش ببصر

ترجمہ: ظاہر پڑھنے والے پر اگر آپ کی آنکھوں کی ایک نظر پڑ جائے ،توان آنکھوں کو دیدار الٰہی جل وعلیٰ نصیب ہو۔

رافضي و خارجي چون بر سر كوئش گذرند		اين شيخين زود بنده و آن از حيدر

ترجمہ: رافضی اورخارجی اگر آپ کی نظر سے گزریں ،پہلا شیخین (ابوبکر وعمر) کا غلام اوردوسرا حیدر کا غلام بن جائے۔

تذکرہ اثنا عَشَر از منتخب ثانی

درذکر رحلت حضرت مجدد الف ثانی ازین دار فانی بفرادیس جاودانی ووَصل عِزیَانِی به محبوب معانی رضی الله تعالٰی عنه

می نویسند که ایشان قبل از ایام رحلت مبارک خود در سنه هزار و بیست چهار هجری که درآن ایام عمر گرامی ایشان بر طبق شمارا حمددر سنه پنجاه و سه سالگی بود باصحاب واقف الاسرار خود فرمودند که ملهم شده ام که قضائ مبرم در عمر زندگانی ما بشصت و سه سالگی است و از این معنی بسیار خوشنود می بودند که در این عمر متابعت حضرت سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حاصل می شود و هم موافقے باعمار صِدِّیق اکبر و فاروق اعظم وعلی مرتضی رضی الله تعالی عنهم اجمعین میسر می گردد در سنه هزار و سی دویم در بلده اجمیر تشریف داشتند فرمودند که آثار قرب ارتحال ظاهر می شود بفرزندان گرامی خود که در سرهند بودند نوشته فرستادند که ایام انقراض عمر نزدیک و فرزندان دور بعد از رسیدن این مکتوب آن هر دو محبوب خود را بملازمت آن مرغوب رسانیدند بعد از دریافت شرف ملازمت عالی آن هر دو مخدوم زادگان را در خلوت خواسته فرمودند که مرا اکنون بهیچ گونه نظری و بهیچ وجه بستگی باین جهان نمانده می باید آن جهان شدن اما چون کثرت اندوه حضرات مخدوم زادگان را مشاهده نمودند و نیز معلوم شد که ایام وصال بعد از دو سال روئے خوهد داد باز فرزندان را در خلوت طلب داشته فرمودند که چند گاه دیگر برائ اتمام کاریگر مارا نگهداشتند از نوید این مژده باز موجب تسلی خاطر آن هر دو نور دیده گردید و ازان امید سالهائے بسیار حاصل روزگا آن دو برگزیده جبار شد آورده اند که دران ایام روزی بزیارت حضرت خواجه معین الدین چشتی تشریف فرما شدند و مجاوران روضه ایشان پوش قبر مبارک راتبرک گویان آوردند خدمت ایشان آن پوش قبر مبارک را باادب تمام قبول نمودند و آہ از دل کشیده فرمودند که لباسے از این نزدیک تر بحضرت خواجه نبود لاچار آن را بما لطف نمودند برائ تکفین ما نگهدارید چون از این سفر سعادت اثر بسرهند مراجعت حاصل شد متصل بمنزل مبارک که زاویه اختیار نمودند و انزو اگزیدند چنانکه چند گاه جز به نماز جمعه به مسجد بیرون نمی آمدند الا مخدوم زادگان ایشان و از خلص درویشان یک یکے را بدان خلوت گاه بار بود دیگری را راه نبود آورده اند که در بدایت خلوت این

کلام، شیخ الاسلام را بزبان مبارک آوردند کہ چون بو علی دقاق را مشرب عالی شد مجلس او از خلق خالی شد می نویسند کہ در او اخر عمر شریف ایشان آن قدر مشرب ایشان عالی شدہ بود کہ کاملان اصحاب ایشان باوجود کثرت قوت علمیہ و آشنائی مذاق ایشان از دقت معانی کلام مبارک بطفلان نو درآمد بیرستان ملحق شدہ بودند و بھرکہ از محبان کتابتی می نوشتند تصریح می نمودند کہ اواخر نزدیک آمدہ تاچہ پیش آید و سخن از استعفاء کلی می نمودند۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا دار فانی سے فردوس جاویدانی کی طرف رحلت فرمانا اور محبوب معانی جل وعلیٰ سے وصل ہونا

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس دنیا سے رحلت سے پہلے ۱۰۲۴ھ میں جب آپ کی عمر مبارک احمد کے عدد کے مطابق، ۵۳ سال تھی اس وقت آپ نے اپنے قریبی مریدین سے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ میری عمر قضائے مبرم میں ۶۳ سال ہے اور میرے لئے یہ خوشی کا باعث ہے کہ اس میں حضرت سید المرسلین ﷺ اور آپ کے اصحاب حضرت ابو بکر صدیق و فاروق اعظم و علی المرتضیٰ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سے متابعت ہوگی۔ اور اس کے بعد ۱۰۳۲ھ میں آپ جب اجمیر شریف میں تشریف لے گئے تو رحلت کے قرب کے آثار ظاہر ہونے لگے اس وقت آپ کے دونوں صاحبزادے سرہند میں تھے تو آپ نے ان کی طرف مکتوب لکھا کہ میری عمر ختم ہونے کے قریب ہے اور میرے فرزند دور ہیں یہ خط ملنے کے بعد دونوں صاحبزادے جلدی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں جب حاضر ہوئے تو آپ ان دونوں کو خلوت میں لے گئے اور فرمایا کہ میرے لئے اب اس جہاں سے کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رہا اس لئے اس جہاں سے جانا چاہئے اس کے بعد جب آپ نے صاحبزادوں کی تکلیف کو دیکھا اور الہام سے نظر آیا کہ ابھی عمر کے دو سال باقی ہیں تو آپ نے پھر صاحبزادوں کو خلوت میں طلب فرمایا اور کہا کہ مجھے ایک اور کام کے مکمل کرنے کے لئے کچھ عرصہ اس دنیا میں رہنے کی مہلت دی گئی ہے۔

اس خوشخبری کے حاصل ہونے کے بعد دونوں صاحبزادے بڑے خوش ہوئے اور اس تھوڑے سے عرصہ کو کئی سال سمجھا اس وقت آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے وہاں کے مجاورین نے آپ کو چادر مبارک تحفہ دی اسے آپ نے ادب سے قبول فرمایا اور دل سے آہ نکالتے ہوئے فرمایا کہ اس لباس سے نزدیک خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کے کوئی اور لباس نہیں تھا اس لئے مجھ پر مہربانی فرما کر عطا کیا اسے میرے کفن کے لئے رکھ لیں جب آپ اس پر سعادت سفر سے واپس آئے تو اپنے مکان سے متصل ایک جگہ کا انتخاب فرمایا اور وہاں جانشین رہنے لگے اور سوائے نماز جمعہ کے مسجد سے باہر تشریف نہ لاتے تھے اور صاحبزادگان اور کچھ قریبی مریدین کے علاوہ آپ کی خلوت گاہ میں کوئی اور جانے کی جرأت نہ کر سکتا اس خلوت کی ابتداء میں آپ کی زبان مبارک سے شیخ الاسلام کا یہ کلام سنا گیا کہ ''جب بو علی دقاق کو مشرب عالی نصیب ہوا تو ان کی مجلس مخلوق سے خالی ہوگئی آپ کی صحبت کا قرب رکھنے والے فرماتے ہیں کہ آخری ایام میں آپ کا مشرب اس قدر عالی ہو گیا تھا کہ قرب رکھنے والے باوجود علمی قوت اور مزاج شناسی رکھنے کے آپ کی کلام کو نہ سمجھ پاتے تھے اور آپ سے وہ محبت رکھنے والے جو آپ کی کلام کو لکھا کرتے تھے انہیں صراحۃ فرمایا کہ آخری وقت قریب آ گیا ہے اس لئے میری ساری گفتگو سے دور رہیں اور اسے تحریر میں نہ لائیں۔

خدمت حضرت مولانا هاشم قدس سره که از اکابر منتسبان ایشان است می نویسد که این مسکین جهة حرج و مرج سلاطین که در صوبه دهکن بهم رسیده بود و فرزندان بدان صوبه بودند از خدمت رخصت طلب داشتم بعد از رخصت عرض نمودم که دعا فرمایند که بزدوی باین آستان ملجائ خدا پرستان مشرف شوم آن حضرت آهے کشیده فرمودند دعا کنیم که در آخرت یک جا باهم جمع شویم،می نویسند که در شب برات ایشان از خلوت خود بحرم سرا تشریف فرما شده بودند جهت تفحص حال فرزندان خدمت ام المریدین که والده حضرات مخدوم زاده گان باشند بزبان راندند که امشب شب تقدیر آجال است تا نام کرا از دفتر هستی محو نموده باشند ایشان فرمودند که شما این سخن را بشک و تردد می گوئید چه باشد حال آن کس که معائنه می بیند که نام او را از صفحه زندگانی این جهانی محو ساخته باشند روزی یکے از محبان عرض نمود که در این ایام اختیار را نزد او انقطاع از اهل و عیال و سائر خلق الله چیست فرمودند که سرش آن است که ایام ارتحال خود را از این جهان بسیار قریب می بینم چون چنین باشد جملگی خوبه تنهائی وا نزد او و به همگی انس به استغفار و استعفا ضرور است و بتمامی اوقات و انفاس را در این وقت مستغرق عبادات ظاهریه و باطنیه داشتن لازم و این معنی بی انقطاع و تبتل تام صورت پذیر نه پس شما از من دست بدارید و مرا باو سبحانه وا گذارید از این انواع کلام که مشعر این معنی است در این ایام بسیار نموده اند می نویسند که در اواخر ذوالحجة الحرام که در اوائل میزان بود عارضه ضیق النفس بر ایشان استیلا نمود دران ایام آن قدر شوق لقاء الله بر ایشان غلبه کرده بود که می فرمودند که اگر طبیب بگوید که مرض تو لاعلاج است شکرانه آن بفقرا مبلغها بدهم و دران ضعف از غایت اشتیاق بدعائ ماثوره الرفیق الاعلیٰ رطب اللسان می بودند و این ایام جناب حضرت شیخ الجن والانس را در معامله دیده اند و خدمت ایشان زبان مبارک خود را در دهان مقدس ایشان گذاشته خدمتی فرموده اند و بشارة شفا داده اند چنانکه تفصیل آن در زبدة المقامات مذکور است فارجع الیه در این میان چند روزے صحت روئداد و دل خستگان را ولو فی الجمله رائحه مرهمی رسید و در این چند یوم صحت از شدائد آلام ایام ضعف و سقام بشوق تمام یاد فرموده تاسف می نمودند که در هجوم حرارت و ضعف حلاوتے و نعمتی می یافتم که در این چند یوم صحت معلوم نمی گردد تا آنکه در دوازدهم شهر محرم الحرام فرمودند که الحال مرا نمودند که درمیان چهل و پنجاه روز ازین جهان بآن جهان بائد شد و قبر مرا بمن نشان دادند حضرت مخدوم زاده بزرگ خواجه محمد سعید قدس سره روزی ایشان را در گریه دیدند سبب آن را پرسیدند فرمودند شوق وصال ذوالجلال است از این معنی خدمت مخدوم زاده بسیار مغموم شدند یعنی بندگان خاص را حضرت حق سبحانه باختیار خود میدارد و می برد چون شوق ایشان بدین مرتبه برفتن غالب است البته ایشان را می برند چون در مخدوم زاده تغیرے معلوم نمودند فرمودند که محمد سعید از حضرت حق تعالیٰ غیرت می کنی معروض داشتند که حسرت احوال خود می کنم فرمودند که شفقت و اعانت ما بشما بعد از ارتحال ما زیاده از ایام حیات این جهانی خواهد شد که اینجا علائق بشری در بعضی اوقات ناچار مانع اعانت و توجه است و بعدالموت فراغ و تجرد است در یوم بیست و دوم صفر در حضور اصحاب پاو سر فرمودند که امروز از ان میعاد چهل روز می شود تا در این هفت هشت روز دیگر چه پیش آید و بحضرات مخدوم زاده گان خطاب نموده فرمودند که در این چند روزه صحت هر کمالی که حصول آن در نوع بشر ممکن و متصور بود حضرت حق سبحانه بطفیل حبیب خود عَلیه وعَلٰی اٰله واصحابه من الصّلوٰة افضلها ومن التحیات اکملها مرا عطا فرمودند

خدمت، مخدوم زادہ گان از این کلام عالی شان پریشان شدند چہ ازان پی بمعنی آیۃ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی بردہ بود فھم بمودند

حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ جو آپ کے اکابر خلفاء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والے صوبہ دکن میں رہتے تھے وہاں کے بادشاہوں کی وجہ سے حالات سازگار نہ تھے میں نے ان کے حال واحوال کی باز پرس کے لئے آپ سے وہاں جانے کی اجازت طلب کی اجازت ملنے کے بعد میں نے عرض کی کہ حضور دعا فرمایئے گا کہ خدا پرستوں کے اس ٹھکانے پر دوبارہ آنے کی مجھے توفیق ملے تو آپ کے منہ سے آہ نکلی اور فرمایا کہ دعا کرتا ہوں کہ آخرت میں ایک جگہ اکٹھے رہیں۔

انہیں دنوں میں شب برأت میں آپ اپنے صاحبزادوں اور گھر والوں کے احوال دریافت کرنے کے لئے خلوت سے گھر تشریف لائے تو ام المریدین زوجہ مطہرہ جو صاحبزادگان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی والدہ ہیں عرض کرتی ہیں کہ آج تقدیر کی رات ہے پتہ نہیں کس کس کا نام زندگی کے دفتر سے مٹایا جاتا ہے آپ نے فرمایا تم یہ بات بطور رشک کے کہہ رہی ہو اور وہ شخص جو معائنہ کر رہا ہے کہ اس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے اس کا کیا حال ہوگا۔

ایک دن آپ کے قریبی محبت کرنے والوں میں سے کسی ایک نے سوال کیا کہ حضور کیا وجہ ہے کہ مخلوق خدا اور اہل وعیال سے آپ بلکل منقطع ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس کا راز یہ ہے کہ میں اس جہاں سے رحلت کے اوقات کو بڑا قریب دیکھ رہا ہوں جب ایسا حال ہو تو ضرور چاہئے کہ اپنے آپ کو تنہا رکھیں اور سارے وقت کو استغفار اور طلب معافی میں اور سارے وقت کو عبادات ظاہریہ و باطنیہ میں گزارنا چاہئے۔ اور یہ مطلب بغیر تنہائی اور جدائی کے حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے تم بھی مجھ سے دور رہو اور مجھے میرے رب کریم کے ساتھ اکیلا رہنے دو اس مفہوم کی گفتگو آخری ایام میں آپ کافی فرمایا کرتے تھے۔

ذی الحجۃ الحرام کا ابتدائی دور تھا آپ پر سانس کی تنگی کی تکلیف غالب آئی اور ان دنوں میں شوق لقاء اللہ کا اسقدر غلبہ آیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر طبیب کہے کہ تمہارا مرض لاعلاج ہے تو اس کے شکرانہ میں فقراء کو روپیہ تقسیم کروں گا اور اس کمزوری میں انتہائی شوق میں آپ سنت کے مطابق یہ دعا پڑھتے تھے الرفیق الاعلیٰ اور ان دنوں میں آپ حضرت شیخ الجن والانس غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے شفاء کے لئے آپ کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی اس کی تفصیل زبدۃ المقامات میں ہے۔ وہاں سے پڑھ لیں آخری چند دنوں میں آپ کو کچھ صحت ملی جس کی وجہ سے اقرباء کا غم کچھ دور ہوا لیکن آپ ان صحت کے دنوں میں بیماری اور تکلیف کے ایام کو کثرت سے یاد فرماتے اور کہتے کہ اس تکلیف اور بیماری میں جن نعمتوں کو میں دیکھتا تھا اب صحت میں وہ نظر نہیں آتیں۔

یہاں تک کہ بارہ محرم الحرام کے دن آپ نے فرمایا کہ مجھے دیکھایا گیا ہے کہ اس جہاں سے اس جہاں تک جانے کے لئے چالیس سے پچاس دن باقی رہ گئے ہیں اور مجھے میری قبر کی جگہ دیکھائی گئی ہے آپ کے بڑے صاحبزادے خواجہ محمد سعید قدس سرہ نے ایک دن آپ کو روتے ہوئے دیکھا اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا شوق وصال ذوالجلال ہے اس راز کو سن کر مخدوم زادہ مغموم ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو اس دنیا سے جانے کا اختیار دیتا ہے اور آپ کا جب شوق لقاء اللہ تعالیٰ اس قدر غالب ہے تو آپ کو جلد یہاں سے لے جایا جائے گا۔ آپ نے صاحبزادہ کے چہرے پر جدائی کے اثرات کی وجہ سے تغیر دیکھا تو فرمایا اے محمد سعید تو اللہ تعالیٰ سے غیرت کا اظہار کر رہا ہے کہ اپنے احوال پر حسرت کر رہے ہو۔ میری شفقت اور توجہ تمہارے لئے میرے جانے کے بعد بنسبت ان دنوں کے زیادہ ہو جائے گی۔ کیونکہ اس زندگی میں یقیناً بشری تقاضے اس توجہ کے مانع ہو جاتے ہیں اور موت کے بعد ان بشری اعذار سے نجات مل

جاتی ہے۔ بائیس صفر المظفر کے دن آپ نے اپنے اصحاب کی موجودگی میں فرمایا کہ آج اس میعاد سے چالیس دن گزر گئے ہیں اور اس ہفتہ کے آٹھ دنوں میں کیا پیش آئے اور صاحبزادوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ان دنوں میں صحت وکمال جتنا بھی انسان کے لئے ممکن ہے مجھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل عطا کر دیا گیا۔ حضرت صاحبزادگان نے آپ کے اس کلام ذیشان سے وہ معنی سمجھ لیا جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے:

بیت:

از این کلامِ تو بوئ فراق می آید		وزان بجان و دلم احتراق می آید

ترجمہ: تمہارے اس کلام سے فراق کی بو آرہی ہے، اس سے دل وجان جل رہا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔

ترجمہ: میں نے آج کے دن تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ (سورۃ المائدۃ: ۳) سے سمجھ لیا تھا۔

آوردہ اند کہ در پنج شنبہ روز بیست سیوم صفر بدرویشان خستہ جگر بدست مبارک اثر تقسیم جامہا نمودند و دران روز بر بدن مبارک جامۂ پنبہ دار نبود سردی ہوا بر ایشان سرائت نمودہ تپ معاودت کرد و باز صاحب فراش شدند ازین نیز متابعت نبوی حاصل روزگار ایشان شد چہ او صلی اللہ علیہ وسلم از مرض صحت یافتہ بمفاصلہ قلیلہ باز مریض شدہ انتقال فرمودند علیہ والہ وصحبہ والسلام، کمایستفاد من الاخبار در این ایام مرض افاضہ علوم خاصہ خود بفرزندان عالی مقام خویش بیش از بیش می نمودند۔

ترجمہ: اس کے بعد ۲۳ صفر المظفر بروز جمعرات کو آپ نے درویشوں میں اپنے کپڑے تقسیم فرمائے اس دن آپ نے گرم لباس نہیں پہنا تھا جس کی وجہ سے ٹھنڈی ہوا کے اثر سے آپ کو دوبارہ بخار ہو گیا اور آپ صاحب فراش ہو گئے اس معاملہ میں بھی آپ کو حضور ﷺ کی متابعت نصیب ہوئی کیونکہ آپ ﷺ بھی آخری ایام کی مرض میں تھوڑے دنوں کے لئے صحت یاب ہوئے اور پھر بیماری واپس آ گئی تھی اور اس کے بعد تاجدار کائنات ﷺ نے اس دنیا فانی سے انتقال فرمایا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے ان دنوں میں آپ نے علوم خاصہ کا فیض اپنے صاحبزادوں کو بیش بہا عطا فرمایا۔

آوردہ اند کہ روزے گرم بیان دقائق حقائق بودند خدمت حضرت مخدوم زادہ محمد سعید فرمودند کہ ضعف حضرت ایشان آن ہمہ تکلم را نمی توانند برداشت بیان معارف را بوقت دیگر موقوف دارند فرمودند ای فرزند وقت کجا و فرصت کرا بوقت دیگر زبان، مرادانم کہ یارائے این قدر بیان ہم نخواہد بود در این غلبات ضعف نماز را بدون جماعت ادانہ فرمودند مگر روز اخیر تنہا گذاردند از ادعیہ و اذکار و مراقبہ معمولہ و ہیچ دقیقہ از دقائق شریعت و طریقت فرو گذاشت نہ کردند و تہجد را مہما امکن بجا آوردند می آرند کہ روز اخیر ایشان را فرورفتگی رو می داد مخدوم زادہ بزرگ حین افاقت بعرض اقدس رسانیدند کہ این کثرت فرورفتگی از لوازم ضعف است یا استغراق فرمودند از استغراق است کہ بعضی معاملات عظیمہ درمیان است توجہ دارم کماھو مکشوف و مشہود گردند وباتمام و کمال رسند و اسرار آن را بہ ہر دو نور دیدہ فرمودند۔

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن بڑی گرمی تھی اور بیماری کی حالت میں آپ حقائق ومعارف کے دقائق بیان کرنے میں مصروف تھے ضعف کی وجہ

سے حضرت مخدوم زادہ صاحبزادہ محمد سعید علیہ الرحمۃ نے عرض کیا حضور آپ کا ضعف اجازت نہیں دیتا کہ آپ علوم و معارف کو بیان فرمائیں لہٰذا اسے کسی اور وقت کے لئے موقوف فرمادیں تو آپ نے فرمایا اے بیٹے وقت و فرصت کسی چیز کی میں جانتا ہوں کہ دوسرے وقت میں میری زبان میں یہ طاقت نہ رہے گی لیکن اس قدر ضعف کے باوجود آپ نے نماز باجماعت ادا فرمائی اور پھر زندگی کا آخری دن اکیلے گزارا اپنے معمولات ادعیہ اذکار و مراقبہ اور شریعت کی احکام میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا جیسا ممکن تھا تہجد کی نماز کو ادا فرماتے تھے اور آخری دن اس میں زیادتی کی صاحبزادہ صاحب نے پوچھا کہ یہ زیادتی کمزوری کی وجہ سے ہے یا استغراق کی وجہ سے ہے تو فرمایا استغراق کی وجہ سے ہے اور فرمایا کہ کچھ عظیم معاملات تھے جن کی طرف توجہ کرنا ضروری تھا اور ان کو کشف اور شہود کے ذریعہ واضح کردیا گیا اور پھر ان کے اسرار و رموز کو صاحبزادوں میں بیان بھی فرمایا۔

وصایا بہ متابعت سرور دین و دنیا نمودند و بالتزام ذکر و مراقبہ و اجتناب از بدعت و عمل بعزیمت می فرمودند کہ سنت را بدندان خواہند گرفت و در این وصایا فرمودند کہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ دقیقہ از دقائق نصح بحکم الدین ھی النصیحۃ فرو نگذاشت از کتب معتبر دینی طریق متابعت کاملہ بگیرد و بر آن کار کنید و تاکید نمودند کہ در تکفین و تجھیز من مراعات اتباع سنت نبوی علی مصدرھا الصلوٰۃ و التحیۃ نمائید و بوالدہ اطفال خود فرمودہ بودند کہ چون ارتحال من از این دار پر ملال پیش از تو معلوم می شود بائد کہ از مبلغ مہر خود کفن من سازی و نیز یکے از وصایا این بود کہ قبر مرا در جائے گم نام سازید مخدوم زادہ گان عرض نمودند کہ قبل بر این شرافت و برکت موضعہ کہ برادر بزرگ ما علیہ الرحمۃ باشارت حضرت آن جا مدفون اند بیان فرمودند کہ مرقد من در ان زمین خواھد شد و تعین موضع دفن در آنجا کردہ اکنوں چنین می فرمائید بعد از لیت و لعل چون مرضی فرزندان در ان دیدند مفوض بر آنہا نہادند کہ قبر مرا خام گذارید تا باندک زمان از ان نشانی نماند و شب سہ شنبہ بیست و نہم صفر کہ روزش روز وصال خواھد بود بخادمان حضور خود فرمودند کہ بسیار محنت کشیدید ھمین محنت امشب است۔

ترجمہ: اور پھر وصیت حضور سرور دین و دنیا ﷺ کی وصایا کے مطابق فرمائی ذکر و مراقبہ کے التزام اور بدعت سے اجتناب اور عزیمت پر عمل کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ سنت رسول ﷺ کو اپنے دانتوں سے مضبوط پکڑنا اور ان وصایا میں فرمایا کہ صاحب شریعت ﷺ نے جو دقائق بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ دین سارا کا سارا نصیحت ہے اس کو نہ بھولنا اور عمل کے لئے معتبر دینی کتب کی کامل متابعت اور اس پر عمل کو لازم پکڑنا اور یہ تاکید فرمائی کہ میری تجہیز و تکفین میں سنت کی اتباع کرنا اور اپنے بچوں کی والدہ سے فرمایا کہ جب تمہیں میرے اس دنیا سے رخصتی کی خبر ملے تو اپنے مہر کی قیمت کے مطابق میرا کفن خریدنا اور یہ بھی فرمایا کہ میری قبر کسی گمنام جگہ پر بنانا اس پر صاحبزادوں نے ذکر کیا کہ اس سے پہلے تو آپ نے جہاں ہمارے بڑے بھائی آرام فرما ہیں اس جگہ کی برکت اور شرافت کا ذکر فرمایا تھا اور اب آپ کچھ اور فرمارہے ہیں اس معاملہ میں کچھ دیر کی گفتگو کے بعد اسے صاحبزادوں کی مرضی پر چھوڑ دیا اور فرمایا کہ میری قبر کو کچا رکھنا تا کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس کا نشان ختم ہوجائے ۲۹ صفر المظفر بروز پیر جو آپ کے وصال مبارک کا دن ہے اس دن آپ نے اپنے خادموں سے فرمایا کہ آپ لوگوں نے بڑی تکلیف اٹھائی اور صرف آج رات کی تکلیف باقی ہے۔

آوردہ اند کہ قریب احتضار طشت برائے بول داشتند چون حاضر آوردند ریگ در طشت نیست و ھم جستن قطرات است ترک

بول نمودند و نقص وضو نفرمودند باوضو فرمودند که مرا بر فراش بخوابایند چون ایشان را بر بستر تکیه دادند بطریق مسنونہ دست راست زیر خد راست نہادند و بذکر پرداختند خدمت مخدوم زادہ بزرگ چون سرعت نفس سر ایشان مشاہدہ نمودند معروض داشتند کہ حال شریف چونست فرمودند خوبیم و نیز فرمودند کہ آن دو رکعت نماز کہ کردہ ایم کافی است و بعد از این سخن نفرمودند جز ذکر ذات و جان مبارک را بجانان تسلیم نمودند۔

ترجمہ: جب آپ کی رحلت اقدس کا وقت قریب آیا بول کرنے کے لئے طشت منگوایا تو فرمایا کہ اس میں ریت نہیں جس کی وجہ سے بول کے قطرات اوپر گرنے کا خوف ہے اس میں آپ نے بول نہ فرمایا اور وضو نہ توڑا باوضو حالت میں آپ بستر پر آرام فرما ہوئے آپ کو تکیہ دیا گیا تو آپ نے سنت کے مطابق دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھا اور ذکر میں مشغول ہو گئے آپ کے بڑے صاحبزادہ نے اس وقت آپ کے سانس کی تیزی کو دیکھ کر عرض کی حضور کیا حال ہے تو فرمایا بڑا اچھا ہے اور پھر فرمایا کہ جو دو رکعت نماز میں نے پڑھ لی ہے کافی ہے اور اس کے بعد کوئی بات نہ کی اور ذکر ذات میں مشغول ہو گئے اور اپنی جان کو محبوب واحد جل وعلیٰ کے سپرد کر دیا۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶) رحمۃ اللہ علیہ سبحانہ رحمۃ واسعۃ ابدیۃ ولا تحرمنا اجرہ امین۔

ثابت شدہ کہ آخرین کلام اکثر انبیاء علیہ الصلوٰۃ حرف نماز بود ایشان نیز بر متابعت آن اکابر مشرف شدند ورود این واقعہ جان کاہ در وقت چاشت روز سہ شنبہ قریب یک پاس روز بیست نہم صفر بحساب شمس منتصف جدی وقیل بیست ہشتم شہر مذبور سنہ ہزار و سی و چہار از ہجرت جناب سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ سلم گویند کہ آن ماہ بیست و نہ آمدہ شب اول شہر ربیع الاول کہ ماہ وصال نبوی است بخدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شتافتند ایام ضعف و تپ ایشان مطابق عمر مبارک ایشان شصت سہ روز شد این معنی موافق مضمون حدیث صحیح حمی یوم کفارۃ سنۃ بہ ظہور آمد چون غسال بدن مبارک را بتختہ غسل آورد و جامہ از تن مبارک بر آوردند ہمہ حاضران مشاہدہ نمودند کہ آن حضرت بر شیوہ نماز دست بستہ ابہام و خضر واست بر گرد رسغ دست چپ حلقہ دادہ و حال آنکہ حضرت مخدوم زادہ گان بعد از ارتحال دست ہائے حق پرست ایشان را دراز کردہ بودند در زمان خوابانیدن بر تختہ تبسم فرمودند چنانچہ از مشاہد آن فریاد از حاضران برخواست مصداق این قطعہ شد۔

ترجمہ: یہ بات ثابت ہے کہ اکثر انبیاء ﷺ کی آخری گفتگو نماز کے متعلق تھی لہٰذا اس میں بھی آپ کو اکابر کی متابعت نصیب ہوئی یہ تکلیف دہ واقعہ چاشت کے وقت پیر کے دن ۲۹ صفر المظفر اور شمسی اعتبار سے منتصف جدی کے وقت پیش آیا اور بعض کے قول کے مطابق ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ کا وقت ہے اور یہ مہینہ ۲۹ دنوں کا تھا اور ربیع الاول شریف کی پہلی رات تھی جو کہ حضور ﷺ کے وصال اقدس کا مہینہ ہے۔ اس میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کی بیماری کے ایام آپ کی عمر مبارک کے مطابق ۶۳ دن تھے اس میں راز اس حدیث پاک کے مضمون کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا:

حمی یوم کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ۔

ترجمہ: ایک دن کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے۔

(فوائد تمام، ج۲، ص۱۲۱، اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب، ص۱۲۶، رقم:۵۶۹، الایماء الی زوائد الامالی والاجزاء، ج۶، ص۷۹، ۳، رقم:۵۸۴۶، المغنی عن حمل الاسفار، ج۱، ص۱۶۵۰، رقم:۷، المقاصد الحسنۃ، رقم:۴۲۱، کشف الخفاء، رقم:۱۱۷۳، ج۱، ص۴۲۲)

جب غسل دینے والے نے آپ کو تختہ پر لٹایا اور جسم مبارک سے کپڑے اتارے تو تمام حاضرین نے دیکھا کہ آپ نے نماز کی حالت کے مطابق ہاتھ باندھے ہوئے ہیں انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کو پکڑا ہوا ہے حالانکہ وصال مبارک کے بعد صاحبزادوں نے ہاتھ لمبے کر دیئے تھے۔ تختہ پر لٹاتے ہوئے لوگوں نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا جو اس شعر کا منظر پیش کر رہا تھا۔

قطعه:

یاد داری که وقت آمدنت		همه خندان بدند تو گریان

ترجمہ: یاد رکھ کہ تیرے آنے کے وقت، سارے ہنس رہے تھے اور تو رو رہا تھا۔

همچنان زی که وقت رفتن تو		همه گریان شوند تو خندان

ترجمہ: تیرے جانے کے وقت یہ ہونا چاہئے، کہ تو ہنسے اور لوگ روئیں۔

غسال دست هائ مبارک را کشاده راست نموده بر یسار مضطجع گردانید و غسل جانب یمین داد و چون بجانب یمین خوابانید تا یسار را نیز غسل دهد باز مرئی حاضران گردید که دستهائ شریف بحرکت ضعیف که از قوت کامله و لایت نشان قوی بود متحرک شد تا بهم آمدند و بطریق سابق ابهام و خنصر یمین بر سغ یسار حلقه گشت و حال آنکه چون اضطجاع بر یمین بوده بائستے دست راست بر چپ نمی استاد بوجودیکه دست هائ لطیف از غایت نرمی از برگ گل ملائم تر بود و لیکن بقوتے مقبوض شده بود که افتادن و جدا شدن امکان نداشت و چون کفن می پوشانیدند آن وقت نیز قبض بظهور می رسید چون حاضران کشادند مشاهده کردند که دستهائ مبارک هم بر سنن مذکور باهم جمع شدند چون بدین منوال دو سه کرت واقع شد معلوم نمودند که اینجا سریست مخفی باز به کشادن آن متعرض نشدند و این مشعر از کمال آداب و نیز مشعر از حضور است که درک هر کس بر آن نرسد۔

ترجمہ: غسل دینے والے نے آپ کے ہاتھوں کو کھولا اور بائیں طرف لٹا کر دائیں طرف کو دھویا اور جب دائیں کروٹ میں بدلا گیا کہ بائیں طرف کو غسل دیا جائے تو موجود لوگوں نے دیکھا کہ ہاتھ پھر اسی طرح نماز کی حالت میں آپ نے خود بخود باندھ لئے ہیں حالانکہ جب دائیں کروٹ پہ لٹایا گیا تھا تو دایاں ہاتھ نیچے آنے کی وجہ سے بائیں ہاتھ کے اوپر نہیں آنا چاہئے تھا اور باوجود اس کے کہ آخری عمر میں کمزوری کی وجہ سے ہاتھ بڑے نرم ہو گئے تھے پھر بھی بڑی مضبوطی سے آپ نے انہیں باندھ لیا کہ ان کا جدا کرنا مشکل تھا اور کفن پہناتے وقت بھی دیکھا گیا کہ اس طرح سے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں اور کفن کے لئے انہیں کھولا گیا تو پھر وہ اپنی حالت پر واپس آ گئے جس طرح کہ نماز میں باندھنا سنت ہے جب غسل اور کفن کے دوران متعدد مرتبہ ایسا ہوا تو سب سمجھ گئے کہ اس میں بھی کوئی راز ہے لہٰذا اسی حالت میں رہنے دیا گیا اور پھر دوبارہ نہ کھولا گیا کیونکہ اس سے کمال ادب کا پتہ چل رہا تھا اور یہ بھی علم ہوا کہ یہ حالت حضوری بارگاہ جل وعلیٰ ہے اس لئے ایسے ہی جانا چاہئے۔

صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ

کما تعیشون تموتون۔

ترجمہ: جیسا تم زندگی گزارو گے ویسا ہی مرو گے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج۱، ص۲۱۹، تفسیر النیشابوری، ج۳، ص۵۶۴، تفسیر القاسمی، ج۶، ص۵۱۵، تفسیر روح البیان، ج۲، ص۳۰۵، شم العوارض فی ذم الروافض، ص۷۲)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الحدید:۲۱)

مشاهده این خوارق عظیمه مخلصان را موجب مزید عقیدت و دیگر انرا باعث حیرت و حصول اعتقاد و ارادت شد و عدد ثیاب کفن ایشان بطریق مسنون بموجب وصیت ایشان بسه جامه سفید لفافه و قمیص و ازار و چاک قمیص از دو جانب منکبین بروایت مفتی به، و عمامه ندادند از جهة آنکه مسنون نبود و علمای منع آن نموده اند و در نماز جنازه ایشان مخدوم زاده بزرگ شیخ محمد سعید مقدم شدند بعد از نماز برائ دعا توقف نفرمودند که مقتضے سنت نبوده یعنی در همه امور رعایة عزایم و مفتی به نمودند و قبر مبارک ایشان را در قبه که فرزند اکبر ایشان شیخ محمد صادق قدس سره هما نجا مدفون بودند که واقعه در جوار مسجد مبارک بود نمودند و نورانیت و برکات آن موضع مبارک را بایشان نموده بودند چنانچه در مکتوبے کیفیت آن موضع را چنین بیان نموده اند بعنایة الله سبحانه و بصدقة حبیبه علیه و علی اله الصلوٰة و السلام و التحیة و البرکة که بلدۂ سرهند گوئیا زمین است که برائ من عمیق را پر کرده صفه بلند ساخته اند و بر اکثر بلاد و بقاع آن را ارتفاع داده و نوری دران زمین ودیعت گشته است که مقتبس از انوار بیصفتے و بی کیفیتے است در رنگ نوری که از زمین مقدسه بیت الله ساطع و لامع است پیش از ارتحال فرزندے اعظمی مرحومی بچند ماه این نور را بر این درویش ظاهر ساخته بودند و در زاویه زمین سنگ نائ بفقیر آن را نشان داده اند نورے نمود ساطع که کردے از صفة و شان بوی راه نیافته بود از کیفیات منزه و مبرا آرزوئ آنشد که آن زمین مدفنِ من شود آن نور بر سر قبر من لامع بود این معنی را بفرزندی اعظمی که صاحب سر بود ظاهر ساختم و ازان نور و آرزو مطلع گردانیدم اتفاقاً فرزند مرحومے باین دولت سبقت کرد و در پرده خاک در دریائ نور آن مستغرق کشت

ترجمہ: ان کرامات کا ظہور مخلصین کے لئے اضافہ عقیدت اور دوسروں کے لئے باعث حیرت اور حصول اعتقاد کا ذریعہ بنا آپ کے کفن کے کپڑے وصیت کے مطابق سنت پر عمل کرتے ہوئے تین تھے قمیص لفافہ اور ازار ان کا رنگ سفید تھا اور مفتی بہ روایت پر عمل کرتے ہوئے قمیص کے دونوں طرف کندھوں تک چاک کئے گئے۔ اور نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بڑے صاحبزادے شیخ محمد سعید علیہ الرحمۃ آگے بڑھے اور نماز سے فراغت کے بعد دعا کے لئے نہیں رکے کیونکہ سنت کا تقاضہ اس طرح نہیں اور تمام امور میں مفتی بہ اور عزیمت والے احکام کا لحاظ کیا گیا اور آپ کی قبر مبارک مسجد کے پڑوس میں جس مقبرہ میں آپ کے بڑے صاحبزادے شیخ محمد صادق علیہ الرحمۃ مدفون ہیں وہاں بنائی گئی آپ نے خود اس جگہ کی نورانیت اور برکت کا ذکر فرمایا تھا جیسا کہ ایک مکتوب میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور رسول اللہ ﷺ کی صداقت کے سبب اور وسیلہ سے سرہند کی زمین اس طرح سے ہے کہ جیسے ایک کنوئیں کو پر کیا گیا ہو اور اس پر اس طرح سے چبوترہ بنایا جائے کہ کہ اکثر علاقوں اور شہروں سے بلند ہو جائے اور اس زمین میں وہ نور ودیعت کیا گیا ہے جو بے صفت و کیفیت ہے اور اس نور کے رنگ میں ہے جو بیت اللہ کی زمین میں نور چمک رہا ہے میرے بڑے بیٹے نے اپنی رحلت سے کچھ عرصہ پہلے اس نور کو مجھ پر ظاہر کیا تھا اور فقیر کے لئے اس زمین پر ایک پتھر کو اونچا کر دیا گیا وہ ایک ایسا نور ہے جس کی صفت و کیفیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا اور وہ کیفیت وصفت سے منزہ ہے میری یہ خواہش تھی کہ وہ زمین میری قبر بنے

تا کہ وہ نور میری قبر کے سر پر چمکتا رہے یہ راز میں نے اپنے بڑے صاحب زادے جو کہ صاحب سر تھے ان پر ظاہر کیا تھا اور اس تمنا کے بارے میں بھی بتایا تھا لیکن اتفاقاً اس نور کو حاصل کرنے میں میرا بیٹا مجھ سے سبقت لے گیا اور خاک کے پردہ میں اس نور میں مستغرق ہو گیا۔

ع

هنيئًا لارباب النعيم نعيمها

ترجمہ: نعمت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو۔

از شرافت این بلدہ معظمہ است کہ مثل فرزندی اعظمی کہ از اکابر اولیاء اللہ است در آنجا آسودہ است و بعد از مدتی ظاہر گشت کہ آن نور مودع لمعہ است از انوار قلبیہ این فقیر کہ از آنجا اقتباس نمودہ در آن زمین افروختہ اند در رنگ آنکہ چراغی را از مشعلی بر افروزند۔

اس زمین کی برکات میں سے ہے کہ میرا بڑا بیٹا جو کہ اکابر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے ہے اس جگہ مدفون ہے اور ایک مدت کے بعد معلوم ہوا کہ وہ نور اس فقیر کے انوار قلبیہ سے لیا گیا ہے اور اسے وہاں پر روشن کیا گیا ہے جس طرح کہ چراغ کو ایک مشعل سے روشن کیا جاتا ہے۔

قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللهِ۔

ترجمہ: اے محبوب ﷺ فرما دیجئے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ (سورۃ النساء: ۷۸)

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔ (سورۃ النور: ۳۵) انتھی مرقومہ الشریف۔ آپ کا خط یہاں ختم ہوا۔

و دیگر جاھا بسیار شرافت آن موضع و آن بلدہ را بیان نمودہ اند کما لایخفی علی واقف مکاتیبہ الکرام و نیز بزبان مبارک آوردہ بودند کہ مرا محاذی فرزندی اعظمی مدفون خواھند ساخت کہ آن زمین را با حوالی آن کہ در ان داخل محاطہ بود روضۂ از ریاض جنت می بینم خدمت حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ از مکتوب ھفتادم از جلد اول کہ بملا محمد افضل ولد شیخ بدر الدین سرھندی کہ جامع حضرات القدس بود در معنی حدیث القبر روضۃ من ریاض الجنۃ می نویسند کہ در ان مکتوب بعد از بیان معنی آن، حدیث مذبور می نگارند: مخفی نماند کہ حضرت ایشان ما از غائیت اتباع سَرورِ دین و دنیا علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات نیز مبشر شدہ بودند کہ روضہ متبر کہ قبر آنحضرت در ان است و صحن قدیم آن روضہ مقدسہ روضہ است از ریاض جنت می فرمودند کہ اگر مشتی از خاک آن روضہ مبشرہ در قبر شخصے باندازند امید واری ھائ عظیم است فکیف من دُفن فیھا تم کلامہ العالی و بعد از ارتحال ایشان خوارق بسیار مخلصان دیدند و در کتب نوشتہ اند ایراد آن ھمہ درین اوراق گنجائش ندارد منھا چیزے نوشتہ می شود۔

ترجمہ: دوسری جگہوں پر اس جگہ کی عزت و برکت کو بیان کیا گیا ہے جس طرح کہ آپ کے مکتوبات کو پڑھنے والوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں اور آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ مجھے میرے بیٹے کے برابر دفن کرنا کیونکہ میں اس زمین اور اس کے اردگرد کی زمین کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ دیکھ رہا

ہوں۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ جلد اول مکتوب نمبر سترہ جو کہ ملا محمد افضل ولد شیخ بدر الدین سرہندی جو کہ جامع حضرات القدس ہیں ان کے نام لکھتے ہوئے فرمایا:

اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(سنن الترمذی، رقم: ۲۴۶۰، المعجم الاوسط، رقم: ۸۶۱۳، جامع الاصول، رقم: ۸۶۹۶، کنز العمال، رقم: ۴۲۱۰۹، الجامع الصغیر، رقم: ۳۱۵۶، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۵۳۵۲)

قبر والی حدیث پاک کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو سنت رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کی وجہ سے اس دنیا میں بشارت دی گئی تھی کہ اس روضہ مبارکہ میں آپ کی قبر انور ہوگی اور اس جگہ صحن مبارک جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ آپ کے روضہ مبارکہ کی زمین کی ایک مٹھی مٹی اگر کسی کی قبر میں ڈالی جائے تو بڑی امید کی حامل ہے پس ان کا کیا حال ہوگا جو خود اس میں مدفون ہیں۔ آپ کی رحلت کے بعد مخلصین نے کئی کرامات دیکھیں جو کہ مختلف کتب میں بیان کی گئیں ان سب کو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں چند ایک کو ذکر کیا جاتا ہے۔

خدمت حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید قدس سرہ فرمودہ اند کہ در واقعہ ایشان را دیدم از انعامات عظیمہ او تعالیٰ کہ بعد از ارتحال در باب ایشان بظہور آمدہ بشاشت و فرحت تمام بیان می فرمایند و مباہات می کنند عرض کردم کہ قبلہ گاہا از مقام شکر ہیچکس را نصیبی عطا کردہ اند فرمودند بلی مرا نیز از جملہ شاکران گردانید معروض داشتم کہ در قرآن مجید وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ آمدہ از این کریمہ چنان مستفاد می گردد کہ آن جماعۃ پیغمبران باشند یا کُمّل صحابہ چون ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودند آری چنین است اما مرا بفضل خاص و عنایت مخصوصہ نیز داخل آن جماعت ساختند خدمت حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ می فرمایند کہ ایشان را بواقعہ دیدم پرسیدم از سؤال منکر و نکیر چون گذشت فرمودند حق سبحانہ بکمال رحمت نخست بمن الہام فرمود کہ اگر تو اذان دھی این دو فرشتہ در قبر تو بیایند عرض کردم کہ الٰہی و مولائی این دو فرشتہ ہم در حضرت تو باشند پیش این بندہ مسکین نیائیند ایزد متعال نہایت رحمت و رافت خود شامل حال من داشتہ ایشان را پیش من نہ فرستاد پرسیدم ضغطہ قبر چون گذشت فرمودند کہ شد امّا اقل قلیل و نیز حضرت خازن الرحمۃ فرمودند کہ در حجرہ جماعۃ خانہ بودم و آن وقت سحر بود معائنہ دیدم کہ حضرت ایشان از در درآمدند و بر عریش من نشستہ مرا در بر گرفتند ہیئتی بر من مستولی شد و لرزہ در اعضائے من افتاد فی الحال از نظر من غائب شدند۔

ترجمہ: حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ کے اس دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو انوار و فیوضات آپ کو عطا فرمائے ان میں سے ایک واقعہ میں میں نے آپ کو دیکھا کہ بڑے ہشاش و بشاش ہیں اور فیوضات الٰہیہ کو بڑے مباہات سے بیان فرما رہے ہیں میں نے عرض کیا حضور آپ کو مقام شکر میں سے کیا عطا کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں مجھے اس میں سے حصہ ملا اور مجھے شاکرین میں شامل کیا گیا۔ میں نے عرض کیا قرآن مجید میں ہے کہ:

وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ

ترجمہ: میرے بندوں میں سے تھوڑے شکر گزار ہیں (سورۃ سبا: ۱۳)

اس آیت مبارکہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام اور کامل صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے اصحاب ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے لیکن مجھے اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے فضل وعنایت سے ان میں شامل فرمایا ہے حضرت خواجہ عروۃ الوثقی محمد معصوم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے آپ کو ایک مرتبہ دیکھا تو منکر نکیر کے سوال کے بارے میں پوچھا کیا کہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے مجھے الہام فرمایا کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں آئیں میں نے عرض کی اے میرے مولا یہ دو فرشتے تیری بارگاہ میں رہیں اس بندہ مسکین کے پاس نہ آئیں اللہ تعالیٰ نے اپنی انتہائی رحمت ورافت کا اظہار فرماتے ہوئے ان کو میرے پاس نہیں بھیجا پھر میں نے قبر کی سختی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا تھوڑی سی ہوئی حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں اپنے حجرہ میں تھا یہ سحری کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں اور میرے بستر پر بیٹھ گئے ہیں اور مجھے اپنی گود میں لے لیا ہے جس کی وجہ سے میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا پھر آپ اسی وقت میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

شیخ پیر محمد نام فاضلے کہ در آن وقت بود می گوئید کہ در نماز ظہر مخدوم زادہ کلان امام بودند بچشم سر (بفتح سین) دیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی برابر من ایستادہ اند و چون میان من و ایشان در صف جماعہ فرجہ بود دست مرا بگرفت بخود متصل ساختند کہ فاصلہ نماند تا آخر نماز ایشان را میدیدم شال بستقی پوشیدہ بودند و گوش پیچ بر سر دستار پیچیدہ و مسحی در پائے مبارک ایشان بود و من زمان زمان متحیر می شدم و تعمق می کردم کہ مبادا از وھم باشد امابے ریب و شک چنانچہ در ایام حیات میدیدم مشہود می شد چون نماز را سلام دادند ایشان را ندیدم۔

ترجمہ: ایک فاضل جن کا نام پیر محمد تھا وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ظہر کی نماز کا وقت تھا اور اس میں بڑے صاحبزادے امام تھے میں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ میرے برابر صف میں کھڑے ہیں میرے اور آپ کے درمیان صف میں کچھ جگہ خالی ہے آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس جگہ کو پر کیا میں نے نماز کے آخر تک آپ کو دیکھا آپ نے بستقی کی شال پہنی ہوئی ہے اور سر پر دستار باندھی ہوئی ہے موزوں پر مسح کیا ہوا ہے میں اس دوران حیران ہو رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ یہ میرا وہم تو نہیں اور اس میں غور وفکر کرنے کے بعد ظاہر ہوا کہ بغیر کسی شک کے میں نے آپ کو اس طرح دیکھا ہے جس طرح کہ آپ کی ظاہری حیات مبارکہ میں دیکھا تھا جب میں نے سلام پھیرا تو پھر آپ کو نہ دیکھا۔

فرد:

آمدی و آتشم بر جان زدی		رفتی و بر آتشم دامان زدی

ترجمہ: آئے اور میری جان میں آگ لگادی ، گئے تو میری آگ پر دامن ڈال گئے۔

از این قبیل در کتب مقامات ایشان دفاتر ایشان دفاتر کثیرہ مرقوم است اینجا اختصار رفت خدمت حضرت مولانا ھاشم کشمی قدس سرہ و دیگر مخلصان کہ طبع موزون داشتند بزبان فارسی و تازی مرثیہ ھائے زیبا بیان نمودہ اما اینجا بایراد چند قطعہ تواریخ ایشان اکتفا رفت اول قطعہ کہ مخدوم صاحب بتازگی نظم نمودہ اند چون در جاھائے دیگر ثبت نشدہ بود اول آن را نوشتہ می شود قطعہ این است

ترجمہ: اس طرح آپ کی کرامات پر کئی کتابیں لکھی گئیں یہاں اختصار کی وجہ سے یہ لکھا گیا حضرت مولانا ہاشم کشمی علیہ الرحمۃ اور دوسرے مخلصین جو موزوں

طبع کے حامل ہیں انہوں نے عربی اور فارسی زبان میں آپ کی منقبت و مراثی کو تحریر کیا ہے یہاں چند تاریخی قطعات کا ذکر کیا جارہا ہے۔ پہلا یہ قطعہ مخدوم صاحب نے تازہ نظم میں تحریر کیا ہے دوسری جگہ یہ نہ ملے گا اس لئے پہلے اسے ذکر کیا جاتا ہے۔

قطعه:

زین جهان پُر بَلا چون شاهِ عُرفان نقل کرد		ظل را بگذاشت در رہ زُو باصل الاصل کرد

ترجمه: اس جہاں پر بلا سے جب شاہ عرفان منتقل ہوئے ، سایہ کو راستے میں چھوڑا اور چہرا اصل الاصل کی طرف کیا

جستم از تاریخ نقلِ او ز دار الابتلاء		گفت هاتف احمد الثانی باوّل وَصل کرد

ترجمه: میں ان کے دارالابتلا سے انتقال کی تاریخ ڈھونڈ رہا تھا ، غیب سے فرشتہ نے کہا احمد ثانی اول سے مل گیا

خدمت مولانا هاشم کشمی در زبدۃ المقامات فرموده است که بعد و عمر شریف ایشان شصت و سه قطعه در ماده تاریخ نظم کرده ام از اینها این قطعه هم ایرادمی شود۔

حضرت مولانا ہاشم کشمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی عمر مبارک کے مطابق تاریخ وصال کے ۶۳ قطعات نظم کئے ہیں

قطعه:

یاَیّها الانام لقد سَافر الامام

ترجمه: اے لوگو امام چلا گیا۔

مَن کَان ذیل رأفته عُروَۃُ القُبول

ترجمه: جس کی رحمت کے تحت قبولیت کی کنڈی تھی۔

قطب الّذی تفوّض ربّ السَّمائِ له

ترجمه: وہ ایسا قطب تھا جسے رب آسمان نے ایسا حال سونپا تھا۔

حَال الّتی تحَیّرنی شانه العقول

ترجمه: جس کے متعلق عقل حیرت میں پڑ گئی۔

مَا المَوت کَان بدر کمال قد انطق

ترجمه: موت کیا ہے وہ مکمل چاند ہونے کے بعد چھپ گیا۔

مِن مشرق الظهور الی مغرب الافول

ترجمه: ظاہر ہونے کی مشرق سے چھپنے کی مغرب کی طرف۔

لمّا اصَاب ارث رسول بحقه

ترجمه: جب رسول اللہ ﷺ کی وراثت انہیں مل گئی۔

اکتب بعَام رحلته وارث الرسول

ترجمہ: تو ان کی رحلت کا سال وارث الرسول ﷺ لکھو۔

و نیز حدیث الموت جسر یو صل الحبیب الی الحبیب باز دیار لفظ اے ای الموت جسر یو صل الحبیب الی الحبیب یافته اند۔

اور لفظ ''ای'' کے زیادہ کرنے سے حدیث پاک ''موت پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے''

رضی اللہ تعالیٰ عنه وارحمنا له بفضلک۔ آمین۔ سے بھی نکلتی ہے۔

(التذکرۃ باحوال الموتی امور الآخرۃ، ص، ۱۱۶، التفسیر المظہری، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ج، ۱، ص، ۹۷، ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ج، ۹، ص، ۲۹۵، العاقبۃ فی ذکر الموت ص، ۳۲، الحبۃ اللہ لابی اسحاق الختلی، ص، ۷۶)

ماده تاریخ از اخوند امید علی سندے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیه

اخوند امید علی سندھی نے مادہ تاریخ یوں بیان کیا ہے۔

قطعه:

شهنشاه ولایت بزم عرفان را سر و ساقی		چو او بعد از نبی کو قبلۂ القاس و آفاقے

ترجمہ: شہنشاہ ولایت جو عرفان کی بزم کا سردار و ساقی تھا ، نبی ﷺ کے بعد کہ وہ انفاس و آفاق کا قبلہ تھا

در این ظلمت سرا ارشاد آبادی بنا دارد		که نورش تا قیامت تابد از اغراب و اشراقے

ترجمہ: دنیا کے ظلمت کدے میں اس کے ارشاد نے آبادی کی بنا رکھی ، آپ کا نور چمکتا ہے قیامت تک غروب سے طلوع تک

بسال هجری آن احمد ثانی ندا آمد		زهے شاه از مجدد دین احمد تازه و باقے

ترجمہ: آپ کے فراق کے سال آواز آئی احمد ثانی ، شاہ مجدد ہے جن سے دین احمد تازہ و باقی ہوا ۱۰۳۴ھ ۱۰۳۴ ہجری مقدس

صلّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی آلہٖ وَصَحْبِہٖ اجمعین بِرَحْمتک یَا اَرحَمَ الراحمین۔

آمین ثم آمین

تذکرہ ثَالثُ عَشَر از منتخب ثانی

درذکر ایراد اسماء خلفاء حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین

مخفی نماند که خلفائے ایشان را سه طبقه قرار داده اند طبقه اولی و طبقه اوسط و طبقه ادنی در طبقه اولی هر سه فرزند دلبند ایشان را که قدوۃ الاولیاء حضرت شیخ محمد صادق و خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید و عروۃ الوثقی حضرت امام محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنهم و از اصحاب میر محمد نعمان را خاص نموده اند۔

تیرھواں ذکر:

خلفاء عظام حضرت خواجہ مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے خلفاء کرام کو تین طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے پہلا طبقہ، دوسرا طبقہ اور تیسرا طبقہ۔ پہلے طبقہ میں آپ کے تین فرزندار جمند حضرت قدوۃ الاولیاء شیخ محمد صادق اور خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید اور عروۃ الوثقیٰ حضرت امام محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور آپ کے اصحاب میں سے خاص طور پر میر محمد نعمان علیہ الرحمہ کو خاص طور پر شامل کیا گیا ہے کمالات مجددی ان چار ارکان پر محیط ہے۔

و طبقه ثانی و ثالث که اوسط و ادنی قرار داده اند در آنها مثل حضرت شیخ بنگالی، حضرت شیخ عبدالحی پانی پتی و غیرهم

اور طبقہ ثانی اور ثالث جسے اوسط اور ادنیٰ قرار دیا گیا تھا اس میں یہ خلفاء کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) شامل ہیں،

حضرت شیخ عبدالحمید بنگالی و خدمت شیخ عبدالحی پانی پتی و حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم کشمی و بدخشی قدس سرہم و شیخ نور محمد تبنی و شیخ مزمل صورتی و شیخ سید باقر ہنکوری و خدمت شیخ عبدالہادی بغدادی شیخ طاہر جونپوری شیخ مولانا حمید الدین احمد آبادی شیخ داؤد سامانہ کی شیخ مولانا غازی گجراتی شیخ خواجہ محمد صدیق کشمی بدخشی شیخ بدیع الدین سہارنپوری شیخ سید شاہ محمد سہارنپوری شیخ عبدالقادر شالہ کی شیخ محمد سری و شیخ سید آدم بنوری و مولانا بدرالدین سرہندی و شیخ خضر بہلول سورتی و شیخ نور محمد کل بہاری و مولانا فرخ حسین لاہوری و شیخ عبدالرحیم بیرکی و شیخ کریم الدین حسن ابدالی و شیخ مولانا احمد و شیخ مولانا یوسف و شیخ مولانا صادق کشمیری و شیخ خواجہ محمد اشرف کابلی و شیخ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی و شیخ خواجہ محمد صادق و شیخ خواجہ محمد صالح نیشاپورے و شیخ مولانا محمد یوسف و شیخ مولانا عبدالغفور سمرقندی و شیخ حاجی دکنی و شیخ مولانا یار محمد جدید طالقانی و شیخ و مولانا یار محمد قدیم طالقانی و شیخ زین العابدین تبریزی شافعی ثم مکی و شیخ علی تبریزی ثم مکی شافعی و شیخ صوفی قربان ارکنجی و شیخ مولانا اصفر احمد رومی السمواتی حنفی و شیخ عثمان یمنی شافعی و شیخ محمد ابن حجر ہیثمی مکی و مولانا شیخ احمد برکی و شیخ حسن برکی و شیخ حاجی خضر افغان و مولانا قاسم علی و شیخ یوسف برکی و شیخ عبدالہادی و شیخ محب اللہ مانکپوری و شیخ احمد و پنی و مولانا عبدالواحد لاہوری و مولانا امان اللہ لاہوری و شیخ عبدالہادی بدوانی و شیخ عبدالعزیز نجومی مغربی مالکی و شیخ احمد استمبولی حنفی۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)۔

سوائ این پنجاه و پنج نفر عزیزان دیگر مجازان حضرت مجدد الف ثانی قدس سره بسیار اند که اینجا در قید کتابت نیامده و بتفصیل احوال بعضی از این اکابر مذکور در زبدة المقامات و غیره کتب ثبت یافته اما این مختصر بر داشت تفصیل نداشت بذکر اسمائے مبارک ایشانان اکتفا رفت و بتفصیل احوال حضرات مخدوم زاده گان عالی شان قدس الله اسرارهم پرداخت منتخب ثالث و رابع در ذکر ایشانان قرار داده و خامس و سادس و سابع را نیز مفصل از احوال پشت به پشت الی یومنا هذا ذکر نمود و بالله التوفیق۔

ترجمہ: ان مذکورہ پچپن خلفاء کرام کے علاوہ اور بھی حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے کئی خلفاء مجاز ہیں اس جگہ ان تمام کے نام ذکر نہیں کئے جا سکتے ان اکابرین میں سے کچھ کے احوال زبدۃ المقامات اور دوسری کتابوں میں مذکور ہیں اس مختصر کتاب میں سب کے احوال کا ذکر کرنا ممکن نہیں اس لئے صرف ان کے نام ذکر کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور آپ کے صاحبزادوں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا تفصیلی ذکر کریں گے۔ منتخب ثالث اور رابع کو انہیں کے ذکر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اور خامس سادس و سابع میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا ہمارے اس دور تک ذکر کیا جائے گا۔

منتخب ثالث از منتخبات سبعه در ذکر حضرات عالی درجات فرزندان حضرت مجدد الف ثانی واولاد آنها رضی اللہ عنهم منطبق بر شش تذکرہ اُولیٰ از منتخب ثالث در ذکر زبدۃ الاولیائ نتیجۃ الاتقیائ خُلاصَۃ العلمائے ملاذ الصلحائے شیخ محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنهم

خدمت ایشان فرزند نخستین حضرت مجدد الف ثانی اند رضی اللہ تعالی عنهما در علوم ظاهری پایه مولویت داشتند و در کمالات باطنی همدوش والد بزرگوار خود شده بودند۔

منتخب ثالث:

منتخب سبعہ میں سے اس انتخاب میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے فرزندان اور ان کی اولاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا ذکر کیا جائے گا۔ ان چھ تذکروں میں سے تیسرا زبدۃ الاولیاء نتیجۃ الاتقیاء خلاصۃ العلماء ملاذ الصلحاء شیخ محمد صادق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کے لئے خاص ہے۔ آپ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے وہ فرزند ہیں جو علوم ظاہری میں صاحب علم وعلامہ کے مقام پر فائز تھے اور کمالات باطنی میں اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام تھے۔

ولادت لازم السعادت ایشان در سنه هزار بود از بدایت صبی و آغاز نشو و نمائ در سیمائے سعادت انتمائے آثار ذکائ از ایشان پیدا بود۔

ولادت باسعادت:

آپ ۱۰۰۰ھ/ ۹۲-۱۵۹۱ء میں پیدا ہوئے بچپن ہی سے آپ کی پیشانی مبارک سے سعادت وولایت کے آثار ہویدا تھے۔

(آپ علوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع تھے بہت ہی چھوٹی عمر میں آپ نے اپنے جد بزرگوار حضرت شیخ عبدالاحد سے تعلیم وتربیت حاصل کی۔ بعد ازاں اکثر علوم کی تحصیل اپنے والد بزرگوار حضرت مجدد قدس سرالعزیز سے کی تھیں کچھ عربی علوم کی کتب حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ (م ۱۰۴۵ھ/م ۱۶۳۵ء) سے پڑھیں اور علوم حکمیہ کی کتابوں کی تعلیم حضرت مولانا محمد معصوم کابلی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۲۶ھ/م ۱۶۱۷ء) سے حاصل کی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں تمام ظاہری علوم سے فراغت پائی۔)

و در ایام طفولیت جد امجد ایشان حضرت مخدوم قدس سره ایشان را در کنف تعلیم و تربیت خود گرفته بودند می فرمودند که این طفل عجائب چیزها از کیفیت و حقیقت اشیا از مامی پرسد که جواب آن بدشواری توان گفت چون حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه، بخدمت حضرت خواجه باقی قدس سره مشرف شدند ایشان نیز تعلیم و تلقین ذکر از خدمت عالی اخذ نمودند تو جهات عالیات یافته به کمالات خاصه ایشان فائض شدند و به بشارات عالیه ممتاز شدند باوجود مغلوبی احوال و جذبات قوی از تعلم علوم ظاهری خود را معاف نه داشتند حفظ کلام اللہ را نموده باقی علوم را از منقول و معقول بنهایت رسانیده بودند و قوت مدرکه ایشان بر نهجے بود که روزے در صحبت علمائ وقت که یکی از علمائے شیراز آمده بود و در علوم عقلیه کسی را مجال مقاومت او نبود ایشان سوال چند از زاده، طبع خویش در میان نهادند بعد از تمام سخن آن فاضل شیرازی گفت تا این جوان را ندیدم یقین نداشتم که از طلبه هندوستان کسے قوت ادراک مسائل دقیقه علوم عقلیه داشته باشد چنانکه باید و شاید تحسین ها نمود و حظها برداشت۔

دین اور حسن تحسین صورت و خلق

شروع میں جب آپ اپنے جد بزرگوار شیخ محمد معصوم کی تربیت میں تھے آپ کے جد بزرگوار علیہ الرحمہ نے حضرت محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ سے
فرمایا تھا کہ یہ بچہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور میں اس کی محبت میں عجیب. میں پوچھتا ہوں وہ اپنی مشکل سے کیا پاتا ہے۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ
جب تک زندہ رہے حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ حضرت محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ بھی شرف زیارت حاصل کرتے
تھے۔ جب آپ حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں آ گئے تو ان کی بدولت نسبت کی سعادت نصیب ہوئی
حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے مستفیض ہوئے۔ بچپن ہی میں باطنی کمالات حاصل ہو گئے۔ ایک دن ایک
بزرگ شیخ ... آپ کے جد بزرگوار کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ نے ان سے ... کچھ مشکل بات کی ...
آپ سے ... اپنے حال ... کہ میں ... جو ... تو ... اپنی حالت کا ... بیان کیا۔ میں ... کہتا ہوں ...
... جب ... حضرت ... حال ... جب میں نے ... پھر ... تو ... میں بھی بے نظیر موجود ہیں ...
... حضرت کے ... ہاتھ پر بیعت کی ...

و از عموم نسبت بعضی در بدو صغر سن که پیش از خدمت شده بود از کمی شنیده شد می آید که روزی یکی از مشایخ آن وقت
که در خدمت عزیزی سلوک نموده کرده خلافت یافته بود بخدمت خواجه رضی الله عنه آمده حولات باطن خود را به عرض قدسی
رسانیده مرادش آن بود که کیفیت خود را کیفیت مرشد خود را بیان و ظاهر سازد او گرهیبی را تعهد نموده صحیح تر شیبه اگر فوق آن
بوده شد شد تیمه حضرت خواجه محمد معصوم دار غضب نموده فرمودند که با حوال خود را بگوئی که در پیش ما مهدان پیشتر نه خدمت
مخدوم زاده احوال خود را بعرض رسانیده بخصوص احوالات آن در پیش بود زیاده از آن چون شیخ دید که طفل هفت هشت ساله که در
... بوده که در ... بود از حال مخصص پنجه ساله ... احوال از سر ... در ... رغبت نسبت
مخدوم زاده ... که جهت تخفیف ... خدمت حضرت خواجه ... فرمودند.

کرامات اولی:

آپ بچپن میں ہی صاحب کرامت تھے۔ تین سال کی عمر میں ... ایک دن ایک بزرگ حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے باطنی حالات بیان کرنے کے بعد عرض کیا کہ حضرت اگر آپ کی صحبت میں مجھے ... ہو تو ... آپ کو
تکلیف ... تو ... نصیب ہو ... آپ کی خدمت میں ... مستفید ہوں۔ ... حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد
صدیق رحمۃ اللہ علیہ ... جب آپ ... خدمت ہوئے تو حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ... ارشاد فرمایا ... صاحب ... ہمارے ... تھے
... میں نے آپ ... اپنے ... صاحب کے بچے ... سے حاصل کر ... ہوں سے
... صاحب ... ہوئے ... بچپن کی ... آپ ... ہوئے تھے ... کا ...
... بچپن ... حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ ... آپ ... کا ...

کرتا تھا کہ اس میں تخفیف کے لیے بازار کی روٹی کھلائی جاتی تھی (کیونکہ وہ مال مشکوک ہوتا ہے۔)

چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ در مکتوبے بیان نمودہ اند حضرت خواجہ قدس سرہ در مکتوبے باین مخدوم زادہ می نویسند قرۃ العین محمد صادق برخوردار ظاہر و باطن گردد احوال او چنانچہ ظاہر است مستوجب حمد است برہمان حضور خود باشد از غیبت و استغراق اندیشہ نیست انشاء اللہ العزیز از سکر بصحو آید و فنا در شعور اندراج یابد۔ تمکلامہ الشریف۔

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی بشارات:

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ اپنے ایک مکتوب میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرالعزیز کو لکھا اس میں مخدوم زادہ کے بارے میں فرماتے ہیں ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک محمد صادق کو (اللہ تعالیٰ) ظاہر و باطن کے کمالات سے نوازے اس کے احوال جیسے کہ ظاہر ہیں لائق شکر ہیں اسی حضور پر وہ قائم رہے گا۔ اس کی غیبت و استغراق سے اندیشہ نہیں ان شاء اللہ وہ سکر سے صحو میں آجائے گا اور اس کی فنا شعور میں مندرج ہو جائے گی''۔

در کشف کون و کشف قبور نظر صائب داشتند چنانچہ حضرت خواجہ را بر کشف ایشان اعتماد تام بودہ ہموارہ ایشان را طلب داشتہ از امور غیبیہ می پرسیدند ایشان فی الفور بموجب کشف خود بیان می نمودند۔

کشف:

اکثر حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ آپ سے کون و مکان کے حقائق قبور اور مردہ لوگوں کے احوال اور دوسرے واقعات کے بارے تنہائی میں دریافت فرماتے اور آپ روحانی توجہ کے بعد ان کی کیفیات حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کر دیتے۔۔۔

و نیز بر مقابر بُردہ از احوال موتے استفسار می کردند۔ چون حضرت خواجہ در زمان حیات خود طالبان را بحضرت مجدد الف ثانی حوالہ نمودند ایشان نیز ازان جماعت بودند تربیت سلوک بتفصیل بخدمت حضرت مجدد الف ثانی نمودند و از نسبت ہائے خاصہ ایشان بہرہ کامل و حظ وافر یافتہ بمعارف بلند و مقامات ارجمند رسیدہ نظر ایشان اکسیر اثر مس وجود محبان را طلائے احمر می، نمود۔ و کلام ایشان مسیح آسا حیات جان ہائے مخلصان می فرمودند۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ سے خلافت پانا:

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ نے جب اپنے اصحاب کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے سپرد فرمایا تو آپ کو بھی اپنے والد بزرگوار کے حوالے فرمایا۔ اس طرح آپ نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ سے فیوض و برکات حاصل کئے اور مقامات و درجات نقشبندیہ مجددیہ کی تکمیل اور آپکی نسبت خاصہ سے مکمل حصہ حاصل کیا جس سے معارف اعلیٰ اور مقامات ارجمند حاصل کیے آپکی نظر اکسیر کا درجہ رکھتی تھی جو محبین کے وجود پر پڑنے سے انہیں سرخ سونا بنا دیتی تھی اور آپ کا کلام مخلصین کے لیے مسیحا تھی۔

از فقرات مبارک حضرت مجدد الف ثانی کہ در مدح ایشان در مکاتیب وارد شدہ آن قدر است کہ در جمع این منتخب نہ گنجد فقرہ چند ایراد می شود در مکتوب دو صد ہفتاد ہفتم از دفتر اول مکتوبات قدسی آیات نگارش نمودہ اند کہ فرزندے اعزی مجموعہ معارف فقیر است و نسخہ مقامات جذبہ و سلوک و ہمدر این مکتوب است کہ فرزندے از محرمان اسرار است و از خطا و غلط مصئون

و در مکتوب دو صد چهل و چهارم از همین دفتر عالی می نویسند که این مقام را بفرزندے ارشدی عنایت فرموده اند و داخل ولایت ایشان ساخته اند فقیر اینجا در رنگ مسافران در ولایت ایشان نشسته است و نیز در مکتوب سی صد پانزدهم مرقوم است که استفاده این فقیر که از ولایت موسوی نموده از راه اجمال آن ولایت است و استفاده فرزندی اعظمی علیه الرحمة از راه تفصیل آن ولائیت است عرائض که ایشان بخدمت والد خود از کیفیت احوال خویش نوشته اند تبر کاسه عریضه از انها ایراد می رود۔

حضرت مجدد ؒ کی نگاہ شفقت وعنایت

حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے بارہا آپ کے مقام وکمالات کا تذکرہ فرمایا۔ جو آپ کے مکتوبات میں موجود ہے ان سب کو اس مختصر تحریر میں نہیں لایا جا سکتا ان میں سے چند فقروں کا ذکر کیا جاتا ہے ایک بار حضرت مجدد ؒ نے آپ کے بارے میں لکھا: دفتر اول مکتوب نمبر ۲۷۷ میں ہے ''میرا عزیز فرزند مجھ فقیر کے تمام معارف کا مجموعہ اور مقامات جذبہ وسلوک کا خزانہ ہے'' نیز اسی مکتوب حضرت مجدد ؒ نے آپ کے بارے میں تحریر فرمایا ''میرا فرزند محرمان اسرار میں سے ہے اور خطا اور غلطی سے محفوظ ہے'' حضرت مجدد ؒ نے اسی مکتوب نمبر ۲۴۴ میں ایک جگہ تحریر فرمایا: ''یہ مقام اللہ پاک نے میرے فرزند ارشد کو عنایت فرمایا ہے اور ان کی ولایت میں داخل ہے یہ فقیر مسافروں کی طرح ان کی ولایت میں مقیم ہے'' حضرت مجدد ؒ نے آپ کے بارے میں مکتوب نمبر ۳۱۵ میں تحریر فرمایا: ''فقیر کا استفادہ ولایت موسوی سے اجمالی ہے اور میرے فرزند اکبر کا استفادہ اس ولایت سے تفصیلی ہے''۔ آپ نے اپنے والد گرامی مجدد الف ثانی ؒ کی خدمت میں جو خطوط مختلف اوقات میں بھیجے ہیں ان سے بھی آپ کے بلند مقامات کا علم ہوتا ہے ان میں سے برکت کے لیے تین یہاں پر نقل کئے جاتے ہیں۔

عریضه اوّل عرض داشت کم ترین بندگان محمد صادق بعرض اشرف می رساند که احوال و اوضاع این حدود بیمن توجهات عالیه، بجمعیت صوری و معنوی گذرانست مدتیست که از طرف خادمان حضرت خاطر نگران و پریشان می بود روز تحریر عریضه میان، بدر الدین رسیده خبر عافیت کامل رسانید فرحت بیحد و مسرت بے اندازه روئ نمود الحمد لله سبحانه علی ذلک حمدا کثیرا قبله گاها حافظ بهاو الدین شب سیزدهم ختم قرآن مجید کرد از شب چهاردهم حافظ موسی شروع کرده است پنج پنج سیپاره می، خواند شب آئنده که شب نو ازدهم است ختم می کند در عشره اخیر حافظ بهاؤ الدین قرار داده است که ختم خواهد کرد حضرت سلامت۔

پہلا خط: کمترین غلام اپنی عرض کو آپ کی بارگاہ عالی میں پیش کرتا ہے کہ اس طرف کے احوال وواقعات ظاہری اور معنوی تمام صورتوں میں آپ کی برکت سے بلند مقامات کی طرف گامزن ہیں ایک مدت گزری کہ آپ کے خادمین کے احوال کی طرف سے میں پریشان تھا کہ کوئی خبر نہیں آئی آج جب میں خط لکھ رہا تھا تو اس دوران میاں بدرالدین کا خط آیا جسے پڑھ کر عافیت کی خبر ملی جس سے بے حد فرحت وخوشی حاصل ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر کرتا ہوں۔

حضور قبلہ گاہ ؒ حافظ بہاء الدین نے رمضان المبارک کی تیرھویں رات کو قرآن کریم ختم کرلیا تھا چودھویں رات کو حافظ موسیٰ نے قرآن کریم شروع کیا تھا روزانہ پانچ پارے پڑھ رہے ہیں آئندہ رات ۱۹ویں ہے اس میں ختم کریں گے اور پھر آخری عشرہ میں حافظ بہاء الدین کے لیے قرار پایا ہے کہ ختم قرآن کریم کریں گے۔ حضرت آپ کی سلامتی ہو۔

شبے در نماز تراویح حافظ قرآن می خواند که مقام وسیع بس نوارنی ظاهر شد گویا مقام حقیقت قرآنی بود هر چند باین جرأت نمی

تواند کرد چنان معلوم شد که حقیقت محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام اجمال این مقام است گویا دریائ عظیم را در کوزه در آورده باشند و آن مقام تفصیل حقیقت محمدی است و اکثر انبیائ و اولیائ کمل بقدر خود از بعض آن مقام بهره دارند و از تمام آن مقام بغیر از پیغمبر ما را علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام نصیبے مفهوم نشد و این حقیر نیز بهره یافت حق سبحانه و تعالیٰ بتوجهات عالیه نصیب کامل روزی گرداند و تا هنوز آن مقام خوب واضح نشده است باقی احوال بجمعیت گذرانست درین ماه معظم خیلی برکت مفهوم می شود اخی محمد سعید اوضاع هموار دارد و اوقات بجمعیت و بذکر میگذراند یاران شهر نیز بذوق تمام حاضر می شوند فقیر تا الحال چهار سیپاره چیزے بالا حفظ کرده است تا روز عید ظاهر اً پنج سیپاره یاد کند و العبودیة۔

ایک رات حافظ صاحب نماز تراویح میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران ایک وسیع نورانی مقام ظاہر ہوا جیسا کہ وہ حقیقت قرآنی کا ہو میں یہ بتانے کی جرأت تو نہیں کر سکتا لیکن اسی دوران معلوم ہوا کہ حقیقت محمدی ﷺ اس مقام کا اجمال ہے گویا کہ ایک عظیم دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔ اور یہ مقام حقیقت محمدی ﷺ کی تفصیل ہے اور اکثر انبیاء ﷺ اور اولیاء کاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اپنے اپنے مقدر کے مطابق اس سے حصہ حاصل کرتے ہیں اور ان تمام کو ہمارے نبی ﷺ کے بغیر حصہ نہیں ملتا اس فقیر حقیر نے بھی اس سے حصہ پایا ہے حق سبحانہ وتعالیٰ آپ کی کامل توجہ سے اس فقیر کو کامل حصہ عطا فرمائے۔ ابھی تک یہ مقام کامل طور پر واضح نہیں ہوا۔ باقی تمام احوال مکمل جمعیت سے گزر رہے ہیں اس ماہ میں میرے خیال میں مزید برکات حاصل ہوں گی میرا بھائی محمد سعید بھی اپنے تمام اوقات کو جمعیت سے گزار رہا ہے اور ذکر میں مشغول ہے اس شہر کے تمام دوست ذوق وشوق سے حاضر ہوتے ہیں اس فقیر نے چار پاروں سے کچھ زیادہ یاد کر لیا ہے۔ عید تک پانچ پارے مکمل ہو جائیں گے۔ آپ کا غلام۔

عریضه دویم عرض داشت کمترین بندگان محمد صادق بذروه عرض می رساند که احوال و اوضاع این حدود مستوجب شکر است و خیریت آن ذات کعبه مرادات مع جمیع خادمان و مخلصان مطلوب و مسئول است سرافراز نامه نامی و صحیفه گرامی که به مصحوب اسماعیل مرسل بود بمطالعه آن مشرف و مبتهج گردید حق تعالیٰ سایه عاطفت آن قبله عالمیان را بر کافه اهل اسلام باقی و پاینده دارد بحرمة النبی الامی وآله الامجاد علیه من الصلوٰة اتمها ومن السلام اکملها قبله گاها از خرابی احوال خود چه نویسد که غیر از حسرت و ندامت بر قصور صور اعمال و تتبع احوال ماضیه و حال سرمایه بدست ندارد آرزوئ آنست که هیچ لحظه و ساعتی بخلاف رضائے او تعالیٰ و تقدس نه گذرد و آن میسر نه مگر آنکه توجه خادمان آن درگاه مددے فرماید و دستگیری نماید ع از کریمان کارها دشوار نیست الحمد لله و المنة که تا حال بیمن توجه شریف بطریقیکه امر فرموده بودند استقامت دارد و دران کم فتور راه می یابد بلکه روز بروز امید وار ترقی و تزائد است بعد از فجر و ظهر و عصر حلقه می نشینند و حافظ بهاوالدین چون از ترددات فرصت می یابد قرآن نیز می خواند و این فقیر بعضی اوقات مقبوض است و دیگر مبسوط قبض و بسط و توجه و ذوق و آرام و جز آن تعلق ببدن دارد و از آن تجاوز نمی نماید و به لطائف سته نه متوجه اند و نه غافل اگر توجه آنها مثل علم ضروریست بلکه حین آن توجه و ذوق مثل آن همه را داخل ظلال میداند و از ظل متجاوز نمی یابد و لطائف اولا ببدن مختلط بودند و در نظر بصیرت جز از بدن امر دیگر مفهوم نمی شد چنانچه در حضور موفور السرور عرض کرده بود الحال از بدن ممتاز در نظر می درآیند و این مقام را مقام بقامی داند و بعد از بقا بازیکنوعے از فنا روے به

لطایف نمود چنان معلوم شد کہ بے این فنا کہ بعد از بقا شود تمامی کار میسر نیست الحال چندروز است کہ مقبوض است و معاملہ سر در کم تاچه ظاهر شود فاما تاحال توجه بعالم نمانده است و چون عرض احوال ضروری بود بچند کلمه جرأت نمود قبله گاها فقیر هر شب، حضرت را بخواب می بیند الا ماشاء اللہ تعالیٰ زیادہ چہ نویسد کہ داخل تکلیفاتست و العبودیۃ۔

دوسرا خط: کمترغلام محمد صادق عرض گزار ہے کہ یہاں کے احوال وواقعات لائق شکر ہیں اور آپ کی ذات کعبہ مراد کی خیرت مع جمیع خادمین مخلصین کے مطلوب ومسئول ہے۔

آپ کا سرفراز نامہ وخط جو اسمٰعیل کے ہمراہ بھیجا گیا تھا ملا اسے پڑھ کرخوشی ومسرت حاصل ہوئی حق تعالیٰ آپ کے سایہ عاطفت کوتمام اہل اسلام پر باقی وپائندہ رکھے۔(نبی امی کے وسیلہ سے آپ کی آل امجاداور آپ پرصلوٰۃ تمام اور کامل سلام ہوں)

قبلہ گاہ! میں اپنے احوال کی خرابی کے بارے میں کیا لکھوں اپنے احوال ماضی کے قصور پر سوائے حسرت اور ندامت کے کیا کہوں اور آرزو یہ ہے کہ کوئی لحہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضاء کے خلاف نہ گزرے اور یہ میسر نہیں اگر آپ کی توجہ اس درگاہ کے خادموں کی مدد فرمائے تو حاصل ہوگی۔ اہل کرم سے یہ دشوار نہیں۔

الحمدللہ آپ کی توجہ کی برکت سے جو طریقہ آپ نے عطا فرمایا تھا اس پر استقامت ہے اور اس میں بہت کم سستی ہوتی ہے۔ بلکہ روز بروز ترقی کا امیدوار ہے۔ فجر، ظہر اور عصر کی نماز کے بعد حلقہ ذکر ہوتا ہے اور حافظ بہاء الدین اپنی فرصت کے مطابق آ کر اس میں تلاوت قرآن کریم کرتا ہے یہ فقیر بعض اوقات متبوض اور باقی اوقات میں حالت بسط میں ہوتا ہے۔ قبض وبسط، توجہ وذوق اور اکرام کو بدن سے تعلق ہے اس سے تجاوز نہیں اور لطائف ستہ نہ متوجہ ہیں اور نہ غافل ہیں لیکن ان کی توجہ مثل علم کے ہے۔ بلکہ کبھی کبھی اس توجہ وذوق کو ان تمام کی طرح سایہ میں دیکھتا ہوں اور اس سے متجاوز نہیں ہوتے اور لطائف پہلے بدن کے ساتھ مختلط تھے اور نظر بصیرت میں بدن کے علاوہ کچھ سمجھ نہیں آتا تھا اب جبکہ آپ کی بارگاہ مسرت پناہ میں ذکر کررہا ہوں تو بدن سے ممتاز نظر آرہے ہیں اور میں اسے مقام بقا سمجھتا ہوں اور بقا کے بعد ایک طرح کی فناء ان لطائف کو حاصل ہوئی ہے اس سے اس طرح معلوم ہوا کہ بغیر اس فناء کے جو بقا کے بعد ہو کام مکمل نہیں ہوتا۔ اب کچھ دن گزرے ہیں کہ حال مقبوض ہے۔ اور اب تک معاملہ اس طرح ہے آگے کیا ظاہر ہو لیکن اب توجہ عالم کی طرف ہے جب ان احوال کا ذکر ضروری ہوا آپ کی بارگاہ میں عرض کر دیا میں آپ قبلہ گاہ ﷺ کی ہررات خواب میں زیارت کرتا ہوں الا ماشاء اللہ بس زیادہ کیا لکھوں اسے پڑھنا آپ کے لئے زیادہ تکلیف کا باعث ہوگا۔ آپ کا غلام۔

عریضه ثالث آنکه عرض داشت کم ترین بندگان محمد صادق بموقف عرض می رساند که این فقیر مدتیست که مقبوض و مغموم می بود آخر الامر بمحض توجه اقدس و عنایت خداوندی جل سلطانه در رسیده بسط عظیم روئ نمود و دران بسط چنان معلوم شد که چنانچه سابقا یا دو توجه مثلا از جانب این کس می بود الحال هر چه هست از جانب او است تعالیٰ و تقدس و در خود پیش از قابلیت قبول نمی یافت کالمرأة التی تطلع علیه الشمس فاحترق بذلک الطلوع کل ظلمة و کدورة من البدن و اللطائف و حصل فیها کل نور و برکة ینبغی فانشرح الصدر و اتسع القلب و صار البدن کلّه نورًا مضیئًا الطف من الروح و السر الذین کانا قبل ذلک و وجدت التجلی الاکمل من بین اللطائف علی القلب فلما نظرت الی القلب ظهر ان فی القلب قلبًا اٰخر و و تجلّی علیه هکذا الی غیر النهایة فلم یظهر قلبا بسیطا الا و قلبا اٰخر فیه و لکن یتوهم الاٰن انه ینتهی الی القلب البسیط و لیس بمتیقن و علم ان الحالات السابقة من هذه الحالة بالنسبة الیها کانت کلّها

تکلّفات صرفة و کان یخطر اسم ھذا المقام فما کتبتھا لسوء الادب قبلہ گاھا این همه اثریست از آثار توجه حضرت۔

تیسرا خط: کمترین غلام محمد صادق اپنے موقف کے بارے میں عرض گزار ہے کہ مدت گزر گئی ہے کہ یہ فقیر حالت قبض میں ہے اور مغموم ہے آخر آپ کی توجہ اقدس اور خداوند جل سلطانہ کی عنایت شامل حال ہوئی تو بسط عظیم رونما ہوا اور وہ ایسا تھا جیسا کہ پہلے تھا وہ بھی اور دو طرف سے مجھ پر توجہ ہو رہی ہے اس وقت یہ حال ہے کہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اپنے اندر اسے قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس شیشے کی طرح کہ جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہر طرح کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے اور بدن اور لطائف سے ہر طرح کی کدورت ختم ہو جاتی ہے اور اس میں سارا نور اور برکت حاصل ہوتی ہے جو اس کے لائق ہے۔ سینہ کھل جاتا ہے دل وسیع ہو جاتا ہے۔ اور سارا بدن نور بن جاتا ہے جو نور روح اور سر سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ جو اس سے پہلے تھا اور میں لطائف کے درمیان سے تجلی اکمل کو دل پر آتے ہوئے پاتا ہوں اور جب دل کی طرف نظر اٹھاتا ہوں تو اس میں ایک اور قلب نظر آتا ہے اور اس پر تجلی نظر آتی ہے اسی طرح بے انتہاء تک یہی حال ہے کہ جو بھی قلب بسیط نظر آتا ہے اس میں دوسرا قلب نظر آتا ہے لیکن اب وہم ہوتا ہے کہ قلب بسیط تک انتہاء ہو گئی ہے لیکن یہ یقینی صورت نہیں اور یہ معلوم ہوا کہ اس سے پہلے جتنے بھی حالات تھے وہ سب تکلفات صرفہ تھے۔ اس مقام کا نام میرے دل میں ظاہر ہوتا ہے لیکن سوء ادب کی وجہ سے اسے تحریر نہیں کر رہا۔ میرے قبلہ یہ سب کچھ آپ کی توجہ کا اثر ہے۔

بیت:

گر بر تن من زبان شود هر موے	یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

ترجمہ: اگر میرے جسم کے ہر بال میں زبان بن جائے، تو تیرے ہزار شکر میں سے ایک شکر بھی ادا نہ ہوئے

حضرت سلامت آرزو مندی دریافت ملازمت خادمان درگاه را چه شرح دهد و چه نویسد شب و روز بلکه هر ساعت تصور آنست که کدام وقت نیک و ساعتے خوش خواهد بود که این مطلب اعلی و مقصد اعز بحصول خواهد پیوست و غیر از متمنائے آرزو مندی در تصور نمی آید حق سبحانه وتعالیٰ باحسن وجوه و اوثق طرق این دولت عظمی میسر گردا و بحرمته النبی و آله الامجاد علیه وعلی اله من الصّلوٰة افضلها و من التحیات اتمها۔ تم عرائضه شریفه۔

ترجمہ: حضرت کی سلامتی ہو اس درگاہ کے خادموں کی آرزو اور تمنا کی کیا تشریح کروں اور کیا لکھوں شب و روز ہر لحہ یہی آرزو ہے کہ کب کس گھڑی یہ مقصد اعلیٰ واعز حاصل ہوگا اس کے علاوہ کوئی تمنا و آرزو نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ احسن وجوہ اور اوثق طرق سے یہ دولت عظمیٰ اپنے نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل امجاد (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے وسیلہ سے عطا فرمائے۔ خطوط شریفہ ختم ہوئے۔

و از کلام و الائے ایشان پے بکمالات باطنی باید جست۔ آپ کے ان خطوط میں سے آپ کے باطنی کمالات کو تلاش کریں۔

ع

هر حال تو هم حال تو برهان و دلیل

ترجمہ: تیرا ہر حال ہی تیرے حال کی دلیل ہے۔

مکاتیب قدسی آیات درباره ایشان از حضرت مجدد الف ثانی بسیار ورود یافته تبین طریق و دیگر از علوم و اسرار بیان شده که از متتبعان مکاتیب پوشیده نیست۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بہت سارے مکتوبات آپ کی طرف لکھے گئے جن میں سے کچھ بیان طرق اور کچھ علوم واسرار کے بیان میں تھے جو کہ مکتوبات کو پڑھنے والوں پر مخفی نہیں۔

واقعہ وصال ایشان در سن بیست و چهار سالگی در کمال علو نسبت و علو جذب و انجذاب بحادثه و با چنانچه می آرند که وبائے عظیم در بلاد هندوستان واقعه شده بود و هیچ انطفا نمی یافت خدمت ایشان فرمودند که این طاعون لقمهٔ چرب می خواهد تا ما نرویم تسکین نیابد ایشان را تپ گرفت و رحلت نمودند با دو برادر خورد خویش و آتش و بامنطقی شد بعد از انتقال ایشان کسی را که تپ طاعون گرفته بود صحت یافت یکی در غلبات آن تپ دیده بود که ایشان آمده آنهارا از دست جماعت که بر آن بلیه موکل بودند خلاص می نمایند و می فرمایند که اکنون ما این بلارا برداشتیم شمارا بر مردمان پیچیدن روا نباشد یکے در واقعه دیده هر که نام ایشان را نوشته باخود دارد ازین بلیه برهد بعده هر که نام مبارک ایشان را نوشته باخود می داشت او را آسیبے ازان بلیه نمی رسید الی الیوم از برائے طاعون، صاحب زادگان نام مبارک ایشان را نوشته می دهند و مردم هائ اثر می بینند خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد از رحلت ایشان به محبی مے نویسند که فرزند اعظمی با دو برادر خود محمد فرخ و محمد عیسیٰ سفر آخرت اختیار نمودند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ حمد اللہ سبحانه که اولا باقیماندگان را قوت صبر عطا فرماید ثانیا بلیه را سر دادند خوش گفت۔

وصال مبارک:

آپ کا وصال مبارک ۲۴ سال کی عمر میں مقام کمال اور جذب وانجذاب کے حصول کے بعد ہوا جس کی وجہ طاعون کی وبا تھی جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ وبا ہندوستان میں آئی اور کسی طرح بھی ختم نہیں ہو رہی تھی اس حالت کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ یہ وبا ایک تر و تازہ لقمہ لینے کے بعد ہی ختم ہوگی اس کے بغیر اسے سکون نہیں آئے گا۔ اس وباء میں آپ کے دو بھائی اور بہن بھی وصال کر چکے تھے۔ آپ کو بخار ہوا پھر آپ کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی بخار ہوا وہ تندرست ہو گیا۔ ایک شخص پر اس بخار کا غلبہ ہوا اس دوران اس نے دیکھا کہ وہ اس وباء کی بلاؤں کے ہاتھ میں گرفتار ہے اور آپ تشریف لائے اور اس بلاء کے مؤکلوں کے ہاتھوں سے اسے چھڑایا اور فرمایا کہ میں نے اس مصیبت کو اٹھا لیا ہے اب تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ لوگوں کو تنگ کرو اور ایک نے اس وباء کے دوران دیکھا کہ جس کسی نے بھی آپ کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے وہ اس بلا سے چھٹکارہ پا جاتا ہے اس کے بعد یہ ہوا کہ جو بھی آپ کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھتا اس تک یہ بلا نہ آتی تھی اور آج تک آپ کے صاحبزادگان طاعون کی بیماری کے لئے آپ کا نام لکھ کر دیتے ہیں اور لوگ اس کے اثرات بھی دیکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ان صاحبزادوں کے وصال کے بعد اپنے ایک محبت کرنے والے کو یوں خط لکھتے ہیں: میرا جو بڑا بیٹا تھا اس نے اپنے دو بھائیوں محمد فرخ اور محمد عیسیٰ کے ساتھ سفر آخرت اختیار کیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں اور سب سے اول یہ کہ باقیوں کو اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائے دوسرا ابتلاء کو خوشی سے قبول کریں۔

شاعر نے کیا اچھا کہا:

بیت:

من از تو روئ نه پیچم گرم بیازاری		که خوش بود عزیزان تحمل و خواری

ترجمہ: میں تم سے منہ نہ موڑوں گا اگرتو مجھے ستائے، کیونکہ محبوبوں سے تحمل وخواری اچھی لگتی ہے

فرزندے مرحومے آیتی بود از آیات حق جل و علا و رحمتی بود از رحمت های رب العالمین در سن بیست و چهار سالگی آن یافت که، کم کسی یافت پایه مولوبت و تدریس علوم نقلیه و عقلیه را بحد کمال رسانیده بود حتی که تلامذه ایشان بیضاوی و شرح مواقف و امثال آنها را بقدرت تمام درس دارند و حکایات معرفت و عرفان و قصص شهود و کشوف ایشان مستغنی است از آنکه در بیان آرد معلوم شما است که در سن هشت سالگی برنهجے مغلوب حال شده بودند که حضرت خواجه ماقدس سره معالجه تسکین حال ایشان را به طعام، هائ بازار که مشکوک و مشتبه است می نمودند و می فرمودند که محبتی او را بما است بهیچ کس نیست از این سخن بزرگی ایشان را باید دریافت ولایت موسوی را بنقطه آخر رسانیده بود عجائب و غرائب آن ولایت را بیان می فرمودند همواره خاضع و خاشع و ملتجی و متضرع و متذلل و منکسر بود و می فرمودند که هریکی از اولیائے از حضرت حق سبحانه و تعالیٰ چیزے خواسته است و من التجاو تضرع خواسته ام و از محمد فرخ چه نویسد که در یازده سالگی طالب علم شده بود و کافیه خوان بشعور سبق می خواند و همواره از عذاب آخرت ترسان و لرزان بود و دعا می کرد که در سن طفولیت دینائے دنیه را وداع نماید تا از عذاب آخرت خلاص شود و در مرض، موت یارانے که تیمادارى او می کردند عجائب و غرائب ازو مشاهده نموده اند و کرامات و خوارق که از محمد عیسیٰ به هشت، سالگیْ مردم معائینه کرده اند چه نویسد بالجمله جواهر نفیسه بوده اند که بودیعت سپرده بودند لله سبحانه الحمد و المنة که امانات را باهل آن بے گره و بے اکراه حواله نمودیم اللهم لاتحرمنا اجرهم و لا تفتنا بعدهم بحرمة سید المرسلین و علیه و علیهم الصلوٰت و التسلیمات از خدمت قدوة الاولیائ شیخ محمد صادق یک پسر ماند شیخ محمد نام صاحب حالات عجیب بود از وے سه پسر خلف شدندیکی شیخ، ابراهیم که از وے بجز صبیه پسر نماند دویم شیخ زاهد که ایشان اولا نداشتند سیوم شیخ عابد که یک پسر داشتند شیخ بهاو الدین، نام اولاد ایشان شیخ محمد شجاع و شیخ ابوبکر و شیخ اظهر الدین و این حضرات همه صاحب فضائل و کمالات بودند رحمة الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔

ترجمہ: میرا مرحوم بیٹا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھا اور رب العالمین کی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھا اور ۲۴ سال کی عمر میں وہ مقام حاصل کیا کہ کم ہی کسی کو ملا ہوگا اس عمر میں علم وتدریس کے فن کو درجہ کمال تک پہنچایا حتیٰ کہ ان کے شاگرد بیضاوی اور شرح مواقف اور اس طرح کی کتابوں کی تدریس مکمل طور پر کرتے تھے اور اس کی معرفت کی حکایات اور عرفان کے قصص شہود وکشف بیان سے مستغنی ہیں جیسا کہ تمہیں معلوم ہے۔ کہ آٹھ سال کی عمر میں مغلوب الحال تھا۔ میرے خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس کے لئے بازار کا کھانا جو مشکوک ہوتا ہے اس سے منع کر دیا تھا اور فرماتے تھے کہ جو محبت مجھے محمد صادق سے ہے اور کسی سے نہیں اور اسی طرح اسے جو محبت مجھ سے ہے کسی اور سے نہیں اس بات سے ان کے مقام کی بزرگی کو دیکھ لیں وہ ولایت موسوی علیہ السلام کو آخری درجہ تک پہنچا چکا تھا اور اس ولایت کے عجائب وغرائب کو بیان کرتا تھا اور اس کے باوجود خشوع وخضوع تضرع وآہ وزاری کرنے والا اور منکسر المزاج تھا اور کہا کرتا تھا کہ تمام اولیاء

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے اللہ تعالیٰ سے کچھ نہ کچھ مانگا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے آہ وزاری مانگی ہے۔

اور اپنے بیٹے محمد فرخ کے بارے میں کیا لکھوں کہ وہ گیارہ سال کی عمر میں کافیہ کے اسباق کو مکمل شوق وزوق سے پڑھتا تھا اور اس کی ساتھ عذاب آخرت سے خوف زدہ رہتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ بچپن میں ہی اس کمینی دنیا کو چھوڑ جائے تا کہ آخرت کے عذاب سے چھٹکارا مل جائے اور مرض موت میں جو اس کے دوست تیارداری کے لئے جاتے تھے وہ عجائب وغرائب کا مشاہدہ کرتے تھے اور جو کرامات لوگوں نے محمد عیسیٰ کی آٹھ سال کی عمر میں دیکھیں ان کو کیا بیان کیا جائے۔ الغرض یہ بچے جواہر نفیسہ تھے امانت سپرد کردی گئی اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا احسان ہے کہ امانت اہل امانت کو بغیر جبر واکراہ کے دے دی گئی۔ اے اللہ ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرمانا اور ان کے بعد ہمیں خالی نہ کرنا۔ اپنے نبی سید المرسلین ﷺ کے وسیلہ سے حضرت قدوۃ الاولیاء شیخ محمد صادق علیہ الرحمہ کا ایک بیٹا شیخ محمد تھا وہ صاحب حالات عجیبہ تھا ان کے تین بیٹے تھے ان میں سے ایک شیخ ابراہیم جن کی صرف ایک بیٹی تھی۔ دوسرا شیخ زاہدان کی اولاد نہ تھی۔ تیسرے شیخ عابدان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام شیخ بہاء الدین تھا ان کی اولاد شیخ محمد شجاع، شیخ ابوبکر، شیخ اظہر الدین یہ تمام حضرات اصحاب کمال وفضائل تھے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)۔

تذکرہ ثانی از منتخب ثالث در ذکر فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ العُرفائ الکاملین زبدۃ العُلمائ الراسخین مظہر کمالات خلت خازن الرّحمۃ قطب وحید حضرت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

ولادت کثیر السعادت ایشان در سنه هزار و پنج هجری شهر شعبان المبارک بود خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه فرموده اند که محمد سعید چهار و پنج ساله بود که وی را رنجورے فرا پیش آمد در غلبات آن ضعف از وی پرسیدند که چه می خواهی، بے اختیار گفت حضرت خواجه را خواهم من این حرف او را بحضرت خواجه خود قدس سره عرض کردم فرمودند که محمد سعید شمار ندی و حریفے نمود غائبانه از ما نسبت در ربود و خدمت حضرت خواجه قدس سره در مکتوبے نوشته اند که فرزندان ایشان که اطفال اند اسرار الٰهی اند و استعداد هائ عجیب دارند بالجمله شجره طیبه اند اَنۡبَتَهُمُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا اشاره بعلو استعداد و بشارة بنمو فطرت ایشان دارد و خدمت ایشان بعد از رسیدن بسن تمیز به تحصیل علوم پرداخته قدرے به خدمت والد ماجد خویش قدس سره و برخی را در ملازمت برادر بزرگ خود شیخ محمد صادق و بعضی را به صحبت شیخ طاهر لاهوری رحمة اللہ علیه بآخر رسانیدند تا در انواع علوم عقلی و نقلی مهارت تام حاصل نمودند از حسن تصرف و یمن توجه والد ماجد خویش در ضمن تحصیل علوم ظاهریه معقوله و منقوله نسبت شریفه باطنیه این طائفه عالیه را از احوالات عالی و معارف متعالی بدست آوردند و این همه کمالات و فضائل ظاهری و معاملات فیوضات باطنی در سن هفده سالگی باتمام وانصرام رسانیدند۔ و لاشک در ماده ایشان بلوغ طبعی با بلاغت معنوی موهبت ما در زاد بوده تمام عمر شریف را تدریس بسر بردند و همه کتب دقیقه از معقوله و منقوله بمهارت تام و تحقیق و تدقیق انیق درس می فرمودند و بر بعضے کتب معتبره تعلیقات و حواشی متین و زیبا املا فرمودند منها تعلیقات مشکوٰة المصابیح که دران تقویت و ترجیح احادیثے که آنها ماخذ حنفیه است بدلائل واضحه و شواهد صادقه منتسب بکتب معتبره نموده اند و علمائ وقت از مطالعه آن محفوظ و

ممنون شدند و بغائیت پسند نمودند۔

تذکرہ ثانی منتخب ثالث:

فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ العرفاء الکاملین زبدۃ العلماء الراسخین مظہر کمالات خلت خازن الرحمۃ قطب وحید حضرت شیخ محمد سعید (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

آپ کی ولادت باسعادت کثیرہ ۱۰۰۵ھ شعبان المبارک میں ہوئی۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا ابھی چار یا پانچ سال کا تھا تو وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا اس بیماری کی کمزوری میں اس سے پوچھا گیا تمہیں کیا چاہئے تو اس نے بے اختیار کہا کہ مجھے حضرت غوث یزدانی خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ چاہیں میں نے حضرت غوث یزدانی خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں یہ الفاظ ذکر کئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا محمد سعید رند اور عشق الٰہی میں جلا ہوا ہے وہ غائبانہ طور پر مجھ سے نسبت حاصل کر گیا۔ ایک مکتوب میں حضرت غوث یزدانی خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان کے بچے اگرچہ ابھی چھوٹے ہیں لیکن اسرار الٰہیہ جل وعلی میں سے ہیں اور عجیب استعداد کے مالک ہیں۔ الغرض یہ پاک درخت ہے اللہ تعالیٰ ان کی اچھی پرورش فرمائے۔ یہ اشارہ ہے ان کی استعداد کی بلندی اور اچھی فطرت پر نشو ونما کی طرف آپ سن تمیز کو پہنچنے کے بعد علم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے کچھ عرصہ اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے پاس پڑھے اور کچھ وقت اپنے بڑے بھائی حضرت محمد صادق علیہ الرحمۃ کے پاس بھی پڑھتے رہے اور اس کے بعد شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کی صحبت نے انہیں علوم کی انتہاء تک پہنچایا کہ انواع علوم نقلیہ وعقلیہ میں مہارت تامہ حاصل کر لی اور علوم عقلیہ ونقلیہ کے تصرف اور ان سے حصول برکت میں اپنے والد گرامی علیہ الرحمۃ کی باطنی توجہ سے فیض حاصل کیا۔ اور اس طائفہ عالیہ کے معارف واحوال عالیہ کو حاصل کیا اور یہ تمام کمالات وفضائل ظاہری وباطنی آپ نے سترہ سال کی عمر میں حاصل کر لیے اور اس میں شک نہیں کہ آپ کی بلوغت طبعی کے ساتھ بلوغت معنوی بھی آپ کو مادری طور پر عطا کی گئی اور آپ نے تمام عمر مبارک درس وتدریس میں گزاری اور آپ تمام کتب معقولہ ومنقولہ کا درس بڑی تحقیق وتدقیق سے دیا کرتے اور کچھ معتبر کتب پر تعلیقات وحواشی بھی آپ نے املاء فرمائے ان میں سے مشکوٰۃ المصابیح پر تعلیقات ہیں اس کتاب میں جہاں پر مذہب حنفی کی دلیل حدیث مبارکہ ہے اسے دوسری معتبر کتب سے دلائل کے ساتھ لکھا ہے علماء وقت اس کے مطالعہ سے محظوظ وممنون ہوتے ہیں اور ان تعلیقات کو پسند فرماتے ہیں۔

خدمت حضرت مولانا ہاشم قدس سرہ می نگارند روزے در محفلی از علمائے در ملازمت ایشان بودم بتقریبی مسئلہ مشکلہ از اصول فقہ درمیان آمد ایشان حال آن را بی تنقیح بیان فرمودند سائل بگوش من آوردہ فرمود کہ ایشان در تبیان و قوت علمیہ امروز نظیر نہ دارند و نیز نگاشتہ اند کہ شبے در بلدہ لاہور در مجلسی اکابر واعزہ عصر مدعو بودند و خدمت ایشان با برادر خویش حضرت عروۃ الوثقٰی خواجہ محمد معصوم قدس سرہما نیز تشریف داشتند بتقریب سجدہ تحیہ و سجدہ تلاوت دقائق علوم درمیان افتاد حضرتین مخدومین، یک جانب بودند و جماعہ کثیرہ از فحول علمائے بیک طرف و سخن از ہر علم در تبیان آمد و بیان دقائق درمیان افتاد بنوعی این دو بزرگوار حل عقد نمودند کہ جماعہ متحیر علمیت ایشان شدند و ہمہ بفضائل ایشان معترف شدہ بعضے کہ خصوص خدمت

ایشانان را مشخص نداشتند از هم دیگر تحقیق نموده فرمودند که بلی چنان پدر را چنین فرزند باشد و آری از ان صدف ولایت این قسم دُرِ هدایت چرا بظهور نیاید و نیز بتقریب عدم رفع سبابه در تشهد بمذهب مختار حنفیه رساله نگاشته اند و فرموده اند که مقصود آن است که اولویت عدم رفع بثبوت رسیده و علمائیکه ثبت رفع بودند در اقامت جواب متحیر ماندند و خدمت ایشان کسب و سلوک طریقه را تمام و کمال از خدمت والد ماجد خود حضرت مجدد الف ثانی نموده اند و باعلی درجات کمال و اکمال پیوسته چنانکه از مکاتیب جناب مجددی کیفیت آن ظاهر است که چه اشارات نازک و بشارات باریک اندراجات یافته عقل عقیل در ادراک آن عاجز و قاصر است بیان خصوصیات و کمالات و معارف و عروجات و افادات و خرق عادات و قوت نسبت و فوقیت درجات تذهیب اوقات و تلطیف معاملات و علو واردات و بیان مناصب و کمالات که ایشان بآن ممتاز بودند در حیطه تقریر نمی گنجد و در قید تحریر نمی آید۔

ترجمہ: حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ علماء کرام کی محفل میں میں بھی آپ کے ساتھ موجود تھا اس میں گفتگو کے دوران ایک اصول فقہ کا مشکل مسئلہ درپیش آیا اس کے حل میں آپ نے بڑی خوبصورتی سے گفتگو فرمائی کہ حل ہو گیا علماء میں سے سوال کرنے والا اپنا منہ میرے کان کے قریب کر کے کہتا ہے کہ آپ کے بیان اور قوت علمیہ کی اس دور میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ لاہور میں ایک محفل تھی جس میں اکابر علماء کرام مدعو تھے آپ بھی اپنے بھائی حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے ساتھ موجود تھے اس دوران سجدہ تعظیمی اور سجدہ تلاوت کے متعلق علوم ودقائق پر گفتگو ہونے لگ گئی اس گفتگو میں دونوں صاحبزادگان ایک طرف تھے اور دوسرے بڑے بڑے علماء دوسری طرف تھے اس مسئلہ کے دقائق کو بیان کرنے کے لئے کئی علوم پر گفتگو ہوئی ان دونوں بزرگوں نے جس خوبصورتی سے دقائق کو بیان کر کے مسئلہ کی نوعیت کو حل کیا اسے دیکھ کر یہ علماء کی جماعت ان کی علمیت کو دیکھ کر بڑی حیران ہوئی۔ اور ان کے فضائل کے معترف ہوئے۔ ان علماء میں سے کچھ ان کو نہیں جانتے تھے۔ دوسروں سے پوچھنے سے ان کے متعلق جب پتہ چلا کہ یہ کن کے فرزند ہیں تو وہ کہنے لگے کیوں ایسا نہ ہو جب والد بزرگوار علیہ الرحمہ کا مقام ومرتبہ یہ ہے تو اس سیپ سے نکلنے والے لعل اس طرح کے کیوں نہ ہوتے اور ایک تقریب میں آپ نے تشہد میں انگلی نہ اٹھانے کے متعلق رسالہ لکھا اور آپ فرماتے ہیں کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انگلی نہ اٹھانے کا حکم اولیٰ ہے اس جواب کو وہ علماء جو انگلی اٹھانے کے قائل تھے وہ سن کر متحیر ہوئے۔ اور آپ نے کسب سلوک اور طریقہ کو کامل طور پر اپنے والد بزرگوار علیہ الرحمہ سے حاصل کیا۔ اور اعلیٰ درجات کمال واکمال تک پہنچے۔ جو کہ آپ کے مکتوبات سے واضح ہے کہ اس میں آپ اشارات نازک اور بشارات دقیقہ کو اس طرح سے بیان فرماتے ہیں کہ عقل ان کو سمجھنے سے قاصر ہوتی ہے۔ آپ کی خصوصیات، کمالات، بلندی درجات، معارف، خرق عادات اور مقامات عالیہ کی تعداد اس قدر ہے کہ ان تمام کو تحریر کرنا ممکن نہیں اور نہ ہی بیان ہو سکتے ہیں۔

فرد:

بحر را گر آوری در کوزۂ		چند گنجد قسمتِ یک روزہ

ترجمہ: اگر سمندر کو تو کوزہ میں بند کر دے، تو ایک دن کے استعمال کا پانی کہاں سمائے

امّا مالایدرک کلّہ لایترک کلّہ شمہ از آنہا ایراد میرود خدمت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ اند کہ وی در ہیچ مقامی از

عروج، ونزول تا امروز از من تخلف نکرده و شریک ور دیف من بوده و نیز بایشان فرموده اند که تو در ضمن مائی از اینکه نسبت تو ضمنی است دل تنگ مباش که حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ضمنی حضرت سرور دین و دنیا صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ بودند و نیز خطاب بایشان نموده فرموده اند که تو دائره نفی حضرت ابراھیم را تمام کردۂ والحال در اثبات شریک منی و خدمت ایشان به بعضی محرمان خود ظاهره نموده اند که معامله خلت باتمام رسیده والحال بامن معامله حضرت مجدد الف ثانی است یعنی در کمالات محبوبیت مستغرق شده ام۔

توجمه: بہر حال جو سارا حاصل نہ ہو سکے اسے سارے کو چھوڑنا بھی نہیں چاہئے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ آج تک میرے کسی بھی مقام عروج وزوال میں مجھ سے پیچھے نہیں رہا۔ اور میرا شریک ورد یف رہا ہے۔ اور آپ ان سے فرماتے ہیں کہ تو میرا ضمنی ہے اس سے پریشان نہ ہونا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے ضمنی تھے۔ اور ایک دفعہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ؒ نے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم نے حضرت ابراہیم ؑ کے دائرہ نفی کو کامل کر دیا ہے۔ اور فی الحال اثبات میں تو میرا شریک ہے۔ اور آپ نے اپنے رازداروں کو ایک دفعہ بتایا کہ خلت کا معاملہ میرا مکمل ہو گیا ہے۔ اور فی الحال میرا معاملہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ؒ کے ساتھ ہے۔ یعنی اب کمالات محبوبیت میں مستغرق ہوں۔

شعر:

هنيئا	لارباب	النعيم	نعيمها		وللعاشق	المسكين	مايتجرع

توجمه: اصحاب نعمت کے لئے نعمتیں بہت اچھی ہیں ، اور عاشق مسکین کے لئے وہ کافی ہے جس کے وہ گھونٹ پیتا ہے۔

و خدمت ایشان در بعضی مرقومات خود نگارش فرموده اند که حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ قطب بودند و هر قطب را دو امام می باید، دو شخص در ملازمت عالی بودند فرمودند که شما هر دو امامید و بیکی فرمودند که این از روئے تواضع یسار را بدیگری گذاشت وصاحب یمین شد خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ در بعضے مکاتیب خود نوشته اند که حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو شخص را از اصحاب خود به ولایت احمدی مبشر ساختند و خدمت حضرت خازن الرحمۃ که این تذکرہ بذکر ایشان است رضی اللہ تعالیٰ عنہ که حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو شخص را از ارباب خود فرمودند که شما را از دائرہ غضب بیرون کردند مترصد فوق باشید و مراد از این دو شخص که ذکر یاب شده حضرت خازن الرحمۃ و حضرت عروۃ الوثقی اند رضی اللہ تعالیٰ عنهما و جناب حضرت مجدد الف ثانی ؒ دقایق معارف خود را بجز این دو فرزند برومند خویش بدیگرے قابلیت اظهار و استماع آن ندیده محرم نمی فرمودند و چون، این هر دو بزرگوار در حضور عالی در بعضے اسفار نمی بودند چون وارد عظیم و معرفت شگرف روئے می نمود آن را بزبان قلم آنچہ، لایق اظهار بوده بایشان می نوشتند چنانچه در مکتوب این مدعا را ایما رفته و آن این است۔

توجمه: آپ خود اپنے مکتوبات میں سے ایک میں فرماتے ہیں کہ میرے حضرت ؒ قطب تھے اور ہر قطب کے دو امام ہوتے ہیں اور دو ملازمت عالی میں ہوتے ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ تم دونوں امام ہو۔ اور ایک سے فرمایا کہ ایک نے عاجزی کرتے ہوئے یسار کو دوسرے کے لئے چھوڑ دیا اور صاحب یمین ہو گیا۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ ؒ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ میرے حضرت ؒ نے اپنے اصحاب میں سے دو کو ولایت احمدی کی بشارت دی۔ حضرت

خازن الرحمۃ جن کا یہ تذکرہ ہے فرماتے ہیں کہ میرے حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے دوار باب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں غضب سے باہر کر کے اوپر کا مقام دیا ہے ان دو اشخاص سے مراد حضرت خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ ہیں۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے دقائق و معارف کو ان صاحبزادوں کو محرم راز سمجھتے ہوئے ان کے سامنے ذکر فرماتے تھے اور کسی دوسرے کو اس قابل نہ سمجھتے اور جب سفر میں کبھی یہ دونوں صاحبزادے موجود نہ ہوتے تو جو اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے واردات معرفت ہوتی تھیں ان میں سے جسے بہتر سمجھتے تھے لکھ لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ اس مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے۔

الحمد للہ و السلام علی رسول اللہ فرزندان گرامی هر چند مشتاق و خواهان صحبت ما اند و ماهم آرزو مند حضور و ملاقات ایشانان اما چه توان کرد که جمیع آرزوها میسر نیست۔

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ۔ میرے فرزندان گرامی اگرچہ میری صحبت کے خواہش مند ہیں اور میں ان کی حاضری وملاقات کا آرزو مند ہوں لیکن کیا کیا جائے ساری تمنائیں پوری نہیں ہوتیں۔

مصرعه:

تجری الرّیاح بما لاتشهی السفن

ترجمہ: ہوائیں اس طرف لیے جاتی ہیں جدھر کشتیاں نہیں جا تیں۔

بسیار مغتنم میداند و یک ساعت این عرصه به از سماعات کثیره امکنه تصور می نماید اینجا آن میسر است که در جاهائ دیگر معلوم نیست که تمثال آن میسر شود و علوم و معارف این مواطن جدا است و احوال و مقامات این مجمعه علیحده منعی که از جانب سلطان است، آنرا دریچه کمال رافت و رضامندی مولای خود می داند جل شانه و سعادت خود را در این حبس می انگارد و علی الخصوص در این، ایام مشاجرات کاروبار است و در این اوقات تفرقه غرائب غنج و دلال لیکن هر نعمت تازه و بوالعجب که روز بروز می رسد فرزندان، در دل می خلند و از دوری و نایافت ایشان جگر در اضطراب می باشد انگارم که شوق من بر شوق شما چرب است و غالب است، و مقرر است که آن قدر پدر خواهان پسر است پسر خواهان پدر نیست هر چند قصه اصالت و فرعیت مقتضی عکس این معنی است چه اصل را احتیاجی نیست و فرع سراسر محتاج اصل اما از پیش گاه چنین آمده و اشد شوق اصل را ثابت گشته آری۔

ترجمہ: میں بڑی غنیمت سمجھتا ہوں اور اس ایک لمحہ کو کئی گھڑیوں پر فوقیت دیتا ہوں کیونکہ ہر جگہ کا مزاج دوسری سے مختلف ہوتا ہے۔ جو یہاں میسر ہے شاید وہ دوسری جگہ میسر نہ ہو۔ اس جگہ کے علوم ومعارف جدا ہیں اور احوال ومقامات اس مجمع کے علیحدہ ہیں یہ شہنشاہ کائنات کی عطاء ہے اس میں کمال ہوتا ہے جس میں مولائی جل وعلیٰ کی رضامندی حاصل ہو لہٰذا اپنی سعادت اسی جگہ اپنے کو سمجھتا ہوں اور خصوصاً ان دنوں میں کاروباری مشاجرت ہے ان اوقات میں تفرقہ غرائب ہے لیکن ہر نعمت تازہ ہے۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ دن بدن بچوں کی محبت ملاقات زیادہ ہو رہی ہے اور ان کی دوری سے یہ دل بے تاب ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تم لوگوں کے شوق پر میرا شوق غالب ہے۔ اور یہ بات پکی ہے کہ جس طرح باپ بیٹوں کو چاہتا ہے بیٹے اس طرح سے باپ کو نہیں چاہتے اور ہر چند کہ اصل اور فرع کے قصہ کا تقاضہ اس کے برعکس ہے کیونکہ اصل کو کسی کی ضرورت نہیں ہوتی اور فرع سراسر محتاج ہوتا ہے۔ بہر حال ظاہر ایسا ہی ہے اور شوق کی شدت اصل کے لئے ثابت ہے۔

ع

در خانه بکد خدائی ماند همه خیر

ترجمہ: گھر میں سرداری رہے سب کی خیر ہے۔

والسلام۔

در مکاتیب شریف معارف خاصه اکثر نامزد ایشانان شده کما لایخفی علی ناظریها از اسوله و اجوبه و بشارات عالیه وغیره معاملات شگرف که اثبات یافته ثبوت آن فراخور این منتخب نیست لهذا از کلام خود حضرت خازن الرحمة وعرائض ایشان ایراد می رود۔

ترجمہ: آپ کے مکتوبات شریفہ میں معارف کو اکثر انہیں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جیسا کہ انہیں پڑھنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ وہ سوالات و جوابات جن سے آپ کے عالی قدر مقامات کا ثبوت ملتا ہے ان سب کا ذخیرہ اس مختصر کتاب میں سمانا ممکن نہیں۔ لہٰذا حضرت خازن علیہ الرحمۃ کے کلام کو ان کے اپنے الفاظ میں ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

هذا هوَ عرض داشت احقر العبید محمد سعید بموقف عرض اشرف می رساند که از اندوه مفارقت صوری چه عرض نماید گاه وحشت آن قدر مستولی می شود که مترصد هلاکت و مرض شدید می گردد و از خرابی احوال چه معروض دارد و باوجود تعلقات شتی که دامن گیر شده تمنائے آن دارد که دیوانه وار از جمیع علائق گسسته و همه را سوخته عزلتے اختیار نماید که جز لب گور کس را نه بیند۔

ترجمہ: یہ وہ عرض ہے جو احقر العبید محمد سعید علیہ الرحمۃ اپنے موقف کو بلند و بالا بارگاہ مین پہنچاتا ہے کہ بندہ ظاہری جدائی کے متعلق بڑا پریشان ہے۔ کیونکہ کبھی اس جدائی سے اس طرح کی وحشت ظاہر ہوتی ہے کہ بندہ کو اپنی موت کا یقین ہوجاتا ہے اور مرض بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اپنے احوال کے بارے میں کیا عرض کروں باوجود مختلف مصروفیات کے دل یہ چاہتا ہے کہ دیوانہ وار ساری مخلوق سے تعلق منقطع کردوں اور عزلت اختیار کروں اور اس پر اس طرح کاربند رہوں کہ سوائے قبر کے کنارے کے کچھ اور نہ دیکھوں۔

در حلقه پیشین نشسته بودم و حافظ قرآن می خواند ظاهر شد که چنانچه ظرفے را خالی ساخته باشند باز پر سازند بنده را پر ساختن گرفتند بنوعے که کیفیت آنرا نمے داند که چگونه بعرض رساند دریافت که تخلیه اول تخلیه پر از توهم وجود است که عدم به صرافت خود عدم بود باز پر ساختن آن این است که بجائے عدم که حقیقت این شخص بود ثبوت را داشتند اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نمی ایستد بلکه عدم مطلق و شر محض حقیقة خود نظر است و ثبوت مجدد هم منظور گویا شئ خالی را پر کرده و گران باری آن را اضح است فردائے آن روز دیدم که آئینه در کمال صفا نیست دانستم که زنگ گرفته صورت داغدار ظاهر شد از ان دل تنگ شدم آئینه دیگر گرفتم در کمال آراستگی و صفا اول پاره دران مصفا ظاهر شد ثانی الحال تمام داغدار دیدم در آن وقت تعبیر نمودند که مرآت شئ متغائر شئ است پس اول چون معامله درمیان عدم و وجود بود آئینه نیز مشابه آن بود وقتیکه معامله بعدم صرف کشید آئینه خالی از احکام عدم پیدا شد و نیز روز دیگر ان آن عقده حل شد که نوشته بود که خوب در نظر حقیقت بودن ثبوت بدل عدم نمی ایستد ظاهر شد که نهایت اطلاق آن تابقائے عدم است که تلبس با باطل است چون عدم باصل خود پیوندد دانا منقطع می شود اینجا حقیقت بی اطلاق انا ثبوت مبدل می گردد و اینجا انقطاع علم حضوری واضح می شود چه وجود خود همیشه حاضر است بصدقه قرآن حضرت امیدوار

است، کہ بتفصیل این، حقائق بہرہ ور گردد انتھی۔

ترجمہ: مکتوب شریف ایک دفعہ ظہر کی نماز کے بعد میں حلقۂ ذکر میں تھا اور حافظ صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اسی دوران ایک خالی برتن ظاہر ہوا پھر اسے بھر دیا گیا۔ اور بندہ کو بھی ایک ایسی نوع سے پر کر دیا گیا کہ اس کی کیفیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ پہلا تخلیہ تو ہم وجود سے پر تھا۔ اس کا عدم اپنے صرف سے عدم ہو جاتا ہے۔ اور دوبارہ پر کرنے کا مطلب ہے کہ بجائے عدم کے اس شخص کی حقیقت کو وجود عطا کریں لیکن نظر خوب میں حقیقت کے ہونے کا ثبوت نہیں ہوا بلکہ اپنی نظر میں عدم مطلق اور بشر کی حقیقت محض رہی اور نیا ثبوت منظور تھا اس لئے خالی شئ کو پر کیا گیا۔ جس کا گران باری واضح ہے۔ اگلے دن کی صبح کو دیکھا کہ میرے ہاتھ میں آئینہ ہے جس میں نظر آیا کہ میرے چہرے کے داغ چھپے ہوئے ہیں جو لوگوں کو نظر نہیں آ رہے۔ میں نے دیکھا کہ آئینہ صاف نہیں اس پر زنگ ہونے کی وجہ سے چہرہ صاف نظر نہیں آ رہا۔ اس سے میرا دل پریشان ہوا۔ پھر دوسرا آئینہ لیا جو صاف ستھرا تھا۔ جس کی وجہ سے دوسرے حال کو میں نے داغدار دیکھا۔ اور اس وقت مجھے تعبیر دکھائی گئی کہ شیشہ میں دیکھی جانے والی چیز باہر والی کے متغائر ہوتی ہے۔ پہلا چونکہ معاملہ عدم اور وجود کے درمیان کا تھا تو آئینہ بھی اس کے مشابہ تھا۔ اور جس وقت معاملہ عدم صرف کی طرف گیا تو آئینہ احکام عدم سے خالی ہو گیا۔ دوسرے دن اس کا عقدہ حل ہوا کہ نظر حقیقت میں دل عدم کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اس کے اطلاق کی انتہاء بقائے عدم کو قرار دینا تلبس باطل ہے۔ کیونکہ جب عدم اپنے اصل سے ملتا ہے تو، میں، منقطع ہو جاتی ہے۔ اس جگہ میں کے اطلاق کے بغیر حقیقت ثبوت میں بدل گئی ہے۔ اور علم حضوری کا انقطاع واضح ہو گیا کیونکہ اپنا وجود ہمیشہ حاضر ہے۔ اس کی تصدیق کا امیدوار ہوں ان حقائق کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

و نیز حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہ برنگاشتہ اند۔ قال اللہ تعالیٰ: لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى۔ بخاطر فاتر می رسد و حکم آن دار از احکام این نشاء جدا است در این تماشا گاہ ہیچ ترقی از حضیض مباعدہ باوج قرب ممکن نیست تا فنا و ہستی سالک دور نشود و بموت ملبس نہ گردد بخلاف آن نزہت گاہ عالی جاہ کہ ہیچ کمالے منافی کمالے دیگر نیست و معد با معد جمع موت را دران دار البقا چہ، گنجایش و فنا را چہ یارا۔

حضرت خازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے:

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى۔

ترجمہ: ان لوگوں کو اس دار آخرت میں موت نہیں آئے گی مگر صرف پہلی موت۔ (سورۃ الدخان: ۵۶)

میرے دل میں خیال آیا کہ اس جہان دنیا اور آخرت کے احکام علیحدہ علیحدہ ہیں اس جہان میں اوج کمال اور ترقی کی منازل کو کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا جب تک سالک فناء ہستی کی منازل تہہ نہ کر لے۔ اور اس حالت میں موت نہ آ جائے۔ بخلاف اس جہان کے کہ اس کا ایک کمال دوسرے کمال کے منافی نہیں ہو سکتا۔ اور موت کی اس دار بقاء میں کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔ اور فناء کا اس جہان سے کیا تعلق۔

تحقیقش آنست کہ چون در این عالم ظہور ظلال است و معاملات آن شک نیست کہ ظل را بعد از طلوع اصل آنکہ ترقی عبارت از ان است جز فنا و انہدام چارہ نیست و چون آن اصل نسبت بما فوق خود حکم ظل دارد و بعد از سطوع اصل مستتر می شود ھکذا الی ان

یاتیک الیقین و آخرت چون مقام ظهور حقائق اصل است و اصل را باصل دیگر هیچ تدافع نیست فنائ کمال اول چه در کار و عظم اضمحلال اول نزد دور و در ثانی به: نُنۡسِهَا نَأۡتِ۔ چه گنجائیش کریمه وَلَدَیۡنَا مَزِیۡدٌ ،مؤید این کار است که مشعر بقائ اول است و کریمہ:مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَأۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡهَا اَوۡ مِثۡلِهَا۔مناسب معاملات دنیوی جمعی که عنایت الٰهی جل و علاشامل حال شده است و دنیائ اینهار احکم آخرت ساخته۔

اس کی تحقیق یہ ہے کہ اس جہان میں جو کچھ بھی ہے وہ سایہ کے ظہور کی طرح ہے اور جب اصل طلوع ہوتا ہے جو کہ سالک کی ترقی ہے تو سایہ فانی وضائع ہوجاتا ہے اور اسی طرح وہ اصل اپنے سے اوپر والے درجہ کی نسبت سے سایہ کا حکم رکھتی ہے اور وہ اس کیلئے اصل ہے تو وہ بھی اپنے اصل کے ظاہر ہونے سے فناء ہوجاتی ہے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا ہے یہاں تک کہ تمہیں یقین آجائے۔اور آخرت چونکہ ظہور حقائق اصل کا مقام ہے اور ایک اصل دوسری اصل کے آنے سے ختم نہیں ہوتی، دوسری کے وارد ہونے سے پہلی کی عظمت کو فناء کس طرح صرف دوسری کی عظمت کے سامنے مضمحل ہوجاتی ہے جیسے آیات کے نسخ کے بارے میں ایک جگہ فرمایا:

نُنۡسِهَا نَأۡتِ۔

ترجمہ: پہلی کو بھلادیتے ہیں دوسری اس کی جگہ لے آتے ہیں۔(سورۃ البقرۃ:۱۰۶)

اور دوسری جگہ فرمایا نعمتوں کے بارے میں کہ:

وَلَدَیۡنَا مَزِیۡدٌ

ترجمہ: ہمارے پاس اور زیادہ بھی ہیں۔(سورۃ،ق:۳۵)

یہ آیت ہمارے پہلے دعویٰ کی تائید کرتی ہے کہ دوسرے کے آنے سے پہلے بھی باقی رہتے ہے۔اور نسخ کے بارے میں یہ جو دوسری آیت کریمہ ہے کہ:

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَأۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡهَا اَوۡ مِثۡلِهَا۔

ترجمہ: ہم کوئی بھی آیت منسوخ نہیں کرتے یا اسے بھلاتے نہیں مگر اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسی لاتے ہیں۔(سورۃ البقرۃ:۱۰۶)

یہ دنیاوی معاملات کے متعلق ہے کہ وہ دل جمعی جو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے حاصل ہوتی ہے اور پھر اس دنیا کو خاص بندوں کیلئے حکم آخرت بنادیا جاتا ہے۔

و به خطاب: ولقد اتینا اجره فی الدنیا۔ نواخته امیدوار مخلص از مضائق غرور اند و به خلعت سعادت: اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔ ممتاز۔

جو کہ اس آیت سے ظاہر ہے:

وَاٰتَیۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِی الدُّنۡیَا۔

ترجمہ: ہم اسے اس کا اجر دنیا میں دیتے ہیں۔(سورۃ العنکبوت:۲۷)

ایسے لوگوں کو تکبر کی تنگی سے خلاصی دے کر سعادت کی خلعت سے نوازا جاتا ہے جو کہ اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے:

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔ (سورۃ المائدۃ:۳)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے از روئے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔

حضرت قطب الاولیاء قدس سرہ درباب دو شخص از اصحاب خود این بشارت فرمودند۔ و این لفظ را مذکور ساختند که دنیائ شمارا آخرت کردند:

حضرت قطب الاولیاء علیہ الرحمہ نے اسی موضوع سے متعلق اپنے مریدین میں سے دو کو اس نعمت کی بشارت عطا فرمائی۔ اور یہ جملہ فرمایا تمہاری دنیا کو آخرت بنا دیا گیا:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ، وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے وہ عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ الحدید:۲۱)

تم کلامہ الشریف۔

و مراد از این دو شخص در این عبارت و امثال این حضرت خازن الرحمۃ و حضرت عروۃ الوثقی اند رضی اللہ عنہما کما ذکرنا۔

ان دو اشخاص سے مراد حضرت خازن الرحمہ اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمہما اللہ ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا۔

و خدمت ایشان به منصب خلت سر افراز بودند چنانچه در مکاتیب قدسی آیات بدان بشارات یافته اند و نیز از مرقومات ایشان است الم تریا محمد مظهر الالوهية و الاسم الجامع لمراتب الوجوب و المكان الى ربک و هو الله الهادی للشيون الذاتية و الاضافية كيف مد الظلّ مدّ ظلال شيونه على الحقائق الكونية التي هي العدمات المتقابلة لها و صورها في صورة الوجود فتعجب من كمال اقتداره في ارادته ماهو عدم محض وجود بحتا اعطائه احكامه ذاتيا صادقة فسبحان الله من جمع بين الثلج و النار و لو شاء لجعله اى الظل ساكنا غير ممدود فينبغى قول من قال اقتضاء الشيون الظهور و كذلک ثم بعد مد الظل جعلنا الشمس لذات المتعالية عليه اى على الرب او على الظل دليلا لكونه الظاهر دونه و ماسواه مكتف بدجى العدم۔

ترجمہ: اور آپ کو مقام خلت سے نوازا گیا جس طرح کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکاتیب سے واضح ہے جن میں آپ کے متعلق بشارات دی گئیں۔ آپ کی تحریروں میں سے ایک یہ ہے۔ اے محمد مظہر الوہیت اور وہ اسم جامع ہے مراتب وجود اور امکان کا۔ تم نے کیا نہیں دیکھا اپنے رب کی طرف جو ہادی ہے شیون ذاتیہ اور اضافیہ کا جس نے ظل کو پھیلایا۔ اپنے شیون کے ظل کو حقائق کونیہ پر پھیلایا اس کے لیے وہ علامات متقابلہ ہیں اور اسکی صورتیں وجود میں ہیں اس کے ارادہ میں کمال قدرت پر تعجب کر جو عدم محض ہے اور یہ خالصتا اسکی بخشش کہ وہ اپنے احکام ذاتیہ کو سچ کر دکھانے والا ہے۔ پاک ہے اس کی ذات جو برف اور آگ کو جمع کرتی ہے اور اگر چاہے تو سایہ کو ایک جگہ ٹھہرا دے آگے نہ چلنے دے۔ یہ قول ممکن ہے کہ جس نے کہا اقتضاء شیون سے مراد ظہور ہے۔ اس طرح سایہ کے پھیلنے کے بعد ہم نے ذات متعالیہ کو شمس بنایا یعنی رب العالمین پر یا سایہ پر دلیل بنایا کیونکہ وہ اپنے ماسوا سے ظاہر ہے اور دوسرے عدم کے پردوں میں چھپے ہوئے ہیں۔

شعر:

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب	گر دلیلے باید از وی رو متاب

ترجمہ: سورج کے سورج ہونے پر دلیل یہ ہے، اگر تجھے دلیل چاہئے تو اس سے چہرہ نہ پھیرو

فسبحان مَن اختفی لکثرۃ الظھوز و استتر فی سرادقات النور ولعل اختیار لفظ الشمس لتصور کبریائہ واحتجابہ بحجب العزّ وکونہ دلیلاعلیہ باحتجاب الشمس بضوءھا و شعشعانھا و کونھا دلیلا وسبیلا الیھا والی کشف الاشیاء ثم بعد المدو جعل الشمس علیہ دلیلا ایضاح السبیل بانہ لاسبیل الیہ الاھو قبضناہ ای الظل الینا قبضا یسیرا تعریجہ وتسلیکہ فی معارج الاصول اصلا فاصلا وھو سبحانہٗ اعلم۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو کثرت ظہور کے باوجود پوشیدہ ہے اورنوری چادر میں مستتر ہے اورشاید اس کی ذات سے مشابہت کیلئے لفظ شمس کا استعمال اس کی بڑائی کی وجہ سے اورعزت کے حجاب میں پوشیدہ ہونے کی وجہ سے ہواوروہ دلیل اس لئے کہ سورج اپنی روشنی اور چمک ہی میں چھپ جاتا ہے اوروہ دلیل بنتا ہے اورراستہ بنتا ہے اپنے لیے اور چیزوں کی پہچان کیلئے اور پھر سایہ کے بعد راستہ کوواضح کرنے کیلئے سورج کو ہی اس پر دلیل بنایا۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی اور دلیل نہیں اسکی ذات نے سایہ کو ہماری طرف کچھ کھینچ لیا اس کے اعلیٰ مدارج میں ترقی اوراصول کی سیڑیوں پر چلنے کیلئے اورواضح دلیل بنایا وہ پاک ذات ہی بہتر جانتی ہے۔ واللہ اعلم۔

و عبارات متین زیبا بامعانی والا خدمت حضرت مولانا ھاشم علیہ الرحمۃ از ایشان را مشعر است اما اینجا اختصار رفت و ایشان بر نگاشتہ اند کہ برادر بزرگ ما قدوۃ الاولیاء خواجہ محمد صادق قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در باب راسخین فرمودہ اند کہ محمد سعید از علمائ راسخین است الحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کثیرا و نیز بعد از منصب خلت بدیگر مناصب عالی ممتاز شدند۔ منھا قطبیت۔ منھا غوثیت۔ منھا ندیمیت۔ منھا قربت وقس علی ھذا اقرانہ و تفصیل احوالات ایشان را کتاب علیحدہ می باید من قلیل زبان قلیل بیان را چہ یارا کہ شمہ از انہا در معرض تبیان آرد

ترجمہ: حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ نے آپ کی ذی معنی کئی عبارات کونقل کیا ہے۔ جن سے آپ کی علمیت ومعرفت واضح ہوتی ہے۔ مگر اس جگہ اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق قدوۃ الاولیاء علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے راسخین کے باب میں فرمایا محمد سعید علیہ الرحمۃ علماء راسخین میں سے ہے۔ الحمد للہ علی ذلک کثیرا۔

اورآپ منصب خلت کے بعد دوسرے مقامات سے بھی سرفراز ہوئے جیسے: فردیت، قطبیت، غوثیت، ندیمیت، قربت، اسی طرح اور بھی ہیں آپ کے احوال کو ذکر کرنے کیلئے ایک مستقل کتاب چاہئے۔ چھوٹی زبان تھوڑا بیان کرنے والے مجھ جیسے کی کیا مجال کہ ان میں سے کسی کے متعلق کچھ بھی بیان کر سکے۔ (ان میں سے چندایک کا ذکر کیا گیا۔)

بیت:

وصف حالاتش نیاید در شمار		عاجزم گریک بگویم از ہزار

ترجمہ: ان کے حالات شمار میں نہیں آتے، ہزار میں سے ایک بھی میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

لاچار عنان قلم را بمدح ایشان کہ درغزلے حضرت مرشدی قیوم جہان نظم فرمودہ اند گردانیدہ شد۔

یقیناً وہ قصیدہ جوآپ کی مدح میں میرے مرشد حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا تھا اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

غزل:

پری خوابے که من دیدم نمی گنجد به تعبیرے		شود مجنون مصور گر کشد رنگش بتصویرے

ترجمہ: وہ پری جیسا چہرہ جسے خواب میں دیکھا وہ کسی تعبیر میں نہیں آتا، مصور اگر اس کے خدوخال کی تصویر کشی کرے تو مجنون ہو جائے۔

علاجے نیست جز می کهنه در دا غفلتِ مارا		شکستِ توبه لازم شد نخواهم کرد تقصیرے

ترجمہ: پرانی شراب کے علاوہ میرے دردِ غفلت کا کوئی علاج نہیں، توبہ توڑنا لازم آئے گا میں غلطی نہیں کرنا چاہتا۔

ندارم قاصدے تا نامه سوئ دوست بنویسم		همین بس اضطراب دل بود ایمائ تحریری

ترجمہ: میرے پاس قاصد ہی نہیں کہ دوست کی طرف لکھوں، یہی دل کا اضطراب کافی ہے تحریر تک۔

به بزمِ عیش بے لعلِ تومستانِ نگاهت را		نباشد موج می در ساغرِ جان کم ز زنجیری

ترجمہ: بزم زندگی کے لیے تیری مست نگاہیں، جان کے ساغر میں موج زنجیر سے کم نہیں ہوگی۔

غبارم تو تیائ چشم طور و دیدۂ بیضا است		منم خاکستر برقِ نگاهِ جلوه تاثیرے

ترجمہ: تیرا غبار میرے لئے چشم طور اور ید بیضا کی آنکھ ہے، میں تیری نگاہ کے جلوہ کی بجلی کی تاثیر سے جل گیا ہوں۔

بگلشن بے گل روئے تو چون سیر هوس گیرم		بر چشم غنچه پیکان است و هر شاخ گلش تیرے

ترجمہ: تیرے چہرے کے پھول کے بغیر میں باغ کی سیر کا ہوس رکھوں، تو ہر غنچہ کی آنکھ بھالہ اور باغ کی ہر شاخ تیر بن جائے۔

بهارِ گریه غم کو که ویران خانۂ دل را		بجز سیلِ سرشکِ دیده دشوار است تعمیرے

ترجمہ: موسم بہار میں رونا ویران دل کا ہوتا ہے، کیونکہ آنکھوں کے آنسوؤں کے سوا تعمیر ممکن نہیں۔

بکامِ تلخ جانِ خشک افیون خوار هجر انت		خیالِ بوسۂ گنج لبت شهد است و هم شیرے

ترجمہ: خشک جان والے کا مقصد تلخ اور تیرے ہجر کی افیون کھانے والا ہے، اس کے لیے تیرے لبوں کے خزانہ کے بوسہ کا خیال شہد ملے دودھ جیسا۔

چمن سرسبز و گل خندان هوا شاداب بلبل مست		بهار آمد مبارک باد با دیوانه زنجیرے

ترجمہ: چمن سرسبز پھول مسکراتے ہوئے ہوا خوشگوار بلبل مست، بہار آئی مبارک ہو دیوانہ زنجیر میں ہے۔

ز تر جرمے و زهد خشک گر آگه شوی زاهد		عبادت لعن میگوید تر اطاعات تکفیرے

ترجمہ: تیرے جرم اور زہد خشک سے اگر آگاہ ہو جائے زاہد، تیری عبادت پر لعنت کرے اور فرمانبرداری کی تکفیر۔

ز موجِ خط خشکِ بوریا خواندم که ای رزاق		ترا تعظیم تعزیر است و استشهار تشهیرے

ترجمہ: رخسار کی موج خشک گدڑی والے کو کہتی ہے اے رزاق، تیری تعظیم تعزیر ہے اور اشتہار شہرت ہے۔

به بیمارِ نگاهش قاصدے دیگر نمی باید		بجز دردِ درون و نالۂ دل آه شب گیرے

ترجمہ: اس کی نظروں کے بیمار کو دوسرے کسی قاصد کا انتظار نہیں، سوائے دردِ جگر دل کا رونا اور رات کی آہ وزاری۔

شهنشاهِ ولایت مظهر حق خازن الرحمة		در اقلیم صباحت سرور ملک یمین میرے

ترجمہ: شہنشاہ ولایت مظہر حق حضرت خازن الرحمہ، روشنی کے ٹکڑے میں سرداروں کا بادشاہ۔

خلیل آسا امام و رهنما بر جادۂ خلت		ندیده بعد احمد دیدۂ انجم چنین پیرے

ترجمہ: خلیل کا مقلد رہنما خلت کے میدان میں، جس نے امام احمد کو مجلس میں دیکھا اس نے ان جیسا پیر نہیں دیکھا۔

سعیدی اسعدی مسعود بختی آیتے فضلے		مسِ نحسِ شقاوت را سعادت بخش اکسیرے

ترجمہ: ایسا سعید اسعد خوش بخت اور فضل اللہ کی علامت، بدبختی کے عیب کو سعادت میں بدلنے والا اکسیر۔

در این بستان نوائ بلبل بیدل خوشم آمد		برنگِ غنجه خوابی دیده ام ای صبح تعبیرے

ترجمہ: اس باغ میں عاشق بلبل کی گنگناہٹ بھاتی ہے، آنکھوں کے خواب کی تعبیر صبح دیکھی ہے۔

در آغوشِ خیالم آن پری پیکر نمی گنجد		صفی تا شیشۂ هستی است نتوان کرد تسخیرے

ترجمہ: میرے خیال کی آغوش میں وہ پری پیکر نہیں سما سکتا، زندگی کے شیشہ کا صفی ہے اسے تسخیر نہیں کیا جا سکتا۔

وصال مبارک شمایل ایشان در سنه هزار و هفتاد و یک از مراجعت از سفر سعادت اثر حرمین الشریفین زادهما الله شرفا و تعظیما و، مراجعت از سفر اعظم البلاد حضرت دهلی در سن پنج و شصت روئ داد و در بلدۂ دار الارشاد سرهند در قبه که والد ماجد ایشان با برادرعالیشان دران مدفون بودند در جنب والد و برادر خود رضی الله تعالیٰ عنهما مدفون شدند و قبل از این در ذکر جناب حضرت مجددالف ثانی و حضرت شیخ محمد صادق قدس سرهما شرافت آن زمین مذکور شده کما لایخفی تاریخ وصال و میلاد ایشان را خلف ارشدو اسعد شیخ عبدالاحد قدس سره چنین نظم فرموده اند۔

آپ کا وصال پرخصال ۱۰۷۱ھ میں حرمین شریفین اللہ تعالیٰ ان کے شرف کو بلند رکھے کے سفر کی واپسی پر اور دہلی کے سفر اعظم کے بعد ۶۵ سال کی عمر میں ہوا۔ اور سرہند شریف میں جہاں آپ کے والد ماجد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور آپ کے بڑے بھائی علیہ الرحمۃ کے مقبرہ میں ان کے پہلو میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اور اس جگہ کے فضائل حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ کے ذکر میں گزر چکے ہیں۔ اور آپ کی تاریخ وصال وولادت کو آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالاحد علیہ الرحمۃ نے ان اشعار میں بیان کیا ہے:

نظم:

از پئ یک هزار پنجم سال		بود از هجرتِ نبی طل

ترجمہ: ایک ہزار اور پانچواں سال، نبی رحمت ﷺ کی ہجرت کو گزر چکا تھا۔

کامد ازکان کائنات برون		گوهر بر تر از مثال و مثل

ترجمہ: کہ آپ کائنات کی کان سے باہر تشریف لائے، ایسا گوہر جو مثال و مثل سے برتر تھا۔

یعنی از لطف خاص ربانی		وز عنایات لم یزال یزل

ترجمہ: یعنی خاص عنایات ربانی، اورلم یزل کی ہمیشہ رہنے والی عنایات سے۔

پسرے شد عطا بہ قطب زمان	مجتبائ خدائ عز و جل

ترجمہ: ایسا بیٹا کہ جو ہوا ان کی عطا سے قطب زماں، اللہ عزوجل کا پسندیدہ۔

شیخ احمد مجددِ ملت	حافظ شرع از زوال و لل

ترجمہ: شیخ احمد مجدد ملت علیہ الرحمہ، شرع کی حفاظت فرمانے والے ملاوٹ وتبدیلی سے۔

آن شھہِ دین کہ ملک عرفالش	نپذیرد ز دست دیو خلل

ترجمہ: وہ ایسے دین کے شاہ کہ ان کے عرفان کا ملک، کسی دیو کے خلل کو قبول نہیں کرتا۔

نیّ پسر آفتاب کردِ طلوع	با ھزاران شرف زبرج حمل

ترجمہ: ان کے بیٹے نے ایسا سورج طلوع کیا، جو برج حمل سے ہزار درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

کردہ پرواز تا ازاین زندان	مُرغ وحش بمر غزار اجل

ترجمہ: اس قید خانہ سے پرواز کی، ان کی روح کے پرندہ نے موت کے باغ کی طرف۔

نہ مثالش کسی بوادی علم	نہ نظیرش کسی بکوئ عمل

ترجمہ: نہ وادئ علم میں ان کی کوئی مثال ہے، اور نہ ان کے عمل کی کوئی نظیر ہے۔

نہ در اقطاب اربعش مانند	نہ در ابدال اربعینش بدل

ترجمہ: اقطاب اربع میں نہ ان کی کوئی مثال، نہ چالیس ابدالوں میں ان جیسا کوئی۔

خازن رحمتِ خدائے کریم	وارث دولت رسولِ اجل

ترجمہ: خدائے کریم کی رحمت کے خازن، رسول بزرگ تر ﷺ کے وارث۔

نام او کز ازل سعید آمد	بر سعادت بود دلیل اول

ترجمہ: ازل سے ان کا نام سعید آیا، جو ان کی سعادت پر پہلی دلیل ہے۔

خاک راھش چہ ماہ خورشید	جبہ سائیش چہ مشتری چہ زحل

ترجمہ: سورج و چاند ان کی راہ کی خاک، مشتری وزحل سیارے ان کے سایہ کا لباس۔

گر سمومش رسد صبا گردد	عارف آید زکوئ مرد دغل

ترجمہ: گرم لُو ان تک پہنچی تو صبح کی ٹھنڈی ہوا بن گئی، شوروغوغا کے بازار سے وہ مرد عارف آیا

آن امامِ زمان ز طاعت حق	نشدہ یک زمان ز راہِ کل

ترجمہ: طاعت حق میں وہ ایسا امام زمانہ، کہ ایک لمحہ بھی کوتاہی کے راہ سے نہ گزرا۔

تا شبی ساقیانِ عالم قدس	بر کشیدند بادھائے اجل

ترجمہ: وہ رات کہ عالم قدس کے ساقیوں نے، جس میں موت کی چادر کو باہر کھینچا۔

همه درکار آن ولیے گردند	جمع کردند باشراب و عسل

ترجمہ: ان کے پاس جو آیا ولی بنا، جنہوں نے دودھ وشہد کو جمع کیا۔

جام وحدت کشید و کوته ساخت	قصه پر دراز طول امل

ترجمہ: وحدت کا جام پیا اور چھوٹا کیا، خواہشات کے قصہ کو لمبا ہونے سے۔

شیونش کرده ملک باملکوت	ماتمش داشت ماه تابر جل

ترجمہ: ان کی عادات نے ملکوت میں انہیں ملک بنایا، سورج سے چاند تک ان پر ماتم کیا گیا۔

سال میلاد او فیوض حق است	گر نباشد شهور دخل عمل

ترجمہ: ان کا سال ولادت فیوض حق ہے، اگر عمل کے دخل کے ماہ نہ ہوں۔

سال عمرش نمایدت لله	گر عدد خواهی از حساب جمل

ترجمہ: آپ کی وفات کا سال للہ دیکھا گیا، اگر الفاظ کے حساب کی تعداد تو چاہے۔

سال رحلت پیاپی ارخوانی	رفت قطب زمان سعید ازل

ترجمہ: رحلت کا سال مسلسل تو دیکھ، تشریف لے گیا قطب زمان اور سعید ازل۔

فقیر از زبان الهام ترجمان والد و والده خویش شنیده ام که در ایامی از برشکال باران غلبه نموده و آب در روضه مبارک که اندرون شده و قبر متبرک که ایشان نشست نموده بود چون بتعمیر آن پرداختند و سر قبر مبارک را کشودند جسد مبارک ایشان را ملفوف در کفن شریف بنوعیکه جدید گذاشته باشند دیدند که اثرے از آثار گرد و غبار بر کفن نیافتند و روئ مبارک همچون که معمولست کشوده بنوعیکه الحال خوابیده باشند می نمود و حال آنکه از وفات مبارک ایشان قریب بصد و سی سال گذشته بود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللّٰھم اغفرلنا وارحمنا وادخلنا فی عبادک الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ترجمہ: فقیر نے اپنی والدہ اور والد کی زبان الہام رساں سے سنا کہ ایک دفعہ سرہند میں بارش زیادہ ہوئی جس کی وجہ سے پانی روضہ مبارک کے اندر داخل ہو گیا اور قبر مبارک نیچے بیٹھ گئی اسے دوبارہ تعمیر کیلئے جب کھولا گیا تو دیکھا گیا کہ آپ کا جسم مبارک کفن کے اندر اسی طرح لپٹا ہوا ہے جس طرح سے پہلے دن رکھا گیا تھا اور کفن بھی اسی طرح صاف ستھرا ہے جس پر کسی طرح بھی گرد و غبار کا کوئی داغ نہ تھا۔ اور جب آپ کے چہرہ مبارک سے کفن کو کھولا گیا تو وہ بھی ایسا نظر آیا کہ جس طرح آپ معمول کے مطابق سویا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ کے وصال مبارک کو اس وقت ۱۸۰ سال گزر گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ اے اللہ ہماری مغفرت فرما۔ رحم فرما اور اپنی رحمت سے اپنے صالح بندوں میں ہمیں شمار فرما اے ارحم الراحمین۔

صاحب برکات معصومی می نویسند کہ ایشان قریب ایام وصال خود باعظم البلاد دھلی تشریف فرما شدہ بودند و مدت در آنجا اقامت ور زیدہ از انجا مکتوبے بدار الارشاد سرھند بطلب برادر خود خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ نوشتند کہ مشعر از شوق ملاقات بود حضرت عروۃ الوثقی بعد از مطالعہ مکتوب مقصد را معلوم نمودہ بطرف برادر گرامی خود مکتوبے شوق انگیز نوشتند کہ عنقریب آن مکتوب ایراد می شود و تیاری و تھیہ سفر نمودہ تا سرای علو کہ ھفت میل است از دار الارشاد حضرت سرھند شریف بیرون شدند دران منزل ملھم گردیدند کہ برادر بزرگ شما بعد از برآمدن دھلی در سرائے سنبالکہ رحلت نمود ایشان بعد از کشف این معاملہ بسرھند مبارک مراجعت کردند بعد چند یوم قاصد خبر وحشت اثر رسانید مکتوب جناب عروۃ الوثقی در جواب مکتوب برادر بزرگ خود خازن الرحمۃ این است۔

ترجمہ: صاحب برکات معصومی لکھتے ہیں کہ ایام وصال کے قریب آپ دہلی میں تشریف فرما تھے اور جس وقت آپ نے وہاں قیام فرمایا اس دوران آپ نے وہاں سے اپنے چھوٹے بھائی حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کی طرف لکھا جس سے شوق ملاقات ظاہر ہوتا تھا۔ بھائی نے جب اس شوق کے متعلق جانا تو ایک خط لکھا اور پھر خود اکیلے ملاقات کیلئے روانہ ہو گئے اور ابھی سرہند شریف سے باہر سات میل کا سفر کیا تھا جہاں سرائے علوتھی جو سرہند سے سات میل دور ہے جب وہاں پہنچے تو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ آپ کے بڑے بھائی دہلی سے واپس آئیں گے اور جب سرائے سنبا لکہ میں پہنچیں گے تو وہاں پر ان کا وصال ہوگا۔ آپ کو جب اس معاملہ کا کشف ہوا تو آپ سرہند شریف واپس تشریف لے آئے اور پھر کچھ دنوں کے بعد قاصد نے آپ کے وصال حسرت آیات کی خبر پہنچائی۔ جو خط آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت خازن الرحمہ کو ان کے جواب میں لکھا تھا وہ یہ ہے:

بیت:

آمد ازان جناب صحیفہ بسوئے من	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَن

ترجمہ: آپ کے خط کا میری طرف آنا، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جو ہم سے غم کو لے گیا

بعد از تقدیم مراسم عقیدہ و نیاز معروض میدارد عنایت نامہ نامی و ملاطفہ گرامی کہ از کمال کرم و مھربانی مصحوب ملا طاھر نامزد این مسکین بے تسکین فرمودہ بودند بورود آن مستسعد گردیدہ از راہ تلطف و مخلص پروری مقدمات شوق آمیز و فقرھائے عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطالعہ آتش مشتاقان را مضاعف ساخت و شعلہ شوق آگینان را سربلند گردانید۔

ترجمہ: الفاظ رسمیہ اور نیاز مندی ذکر کرنے کے بعد عرض ہے کہ آپ کا عنایت نامہ اور مہربانی سے ملفوف کمال کرم سے معمور خط جو اس فقیر و مسکین بے تسکین کی طرف روانہ کیا گیا تھا موصول ہوا۔ میں اس کیلئے تیار تھا جس میں از راہ لطف و خلوص سے جو مقدمات ذکر کیے گئے تھے۔ اور عشق انگیز جملے تحریر کئے گئے تھے۔ ان کے مطالعہ کرنے سے مشتاقوں کی لذت بھڑک اٹھی ہے اور ملنے کی آگ زیادہ ہوگئی ہے۔

مصرعہ:

آب آتش را مد و شد ھمچو لفظ

ترجمہ: آگ کے پانی کا لفظوں کی طرح شد و مد ہوتا ہے۔

بلی لطف معشوق در رنگ استغنائے او عشق افزا و آتش انگیز است حالت سوختہ مشتاقان را این مصرعہ هندی بیان نمایله چونی کیسی، کام کرے جب جر کون تپ اگ:۔عاشق مسکین نہ تاب عتاب دار دو نہ طاقت عنایت نہ برداشت قھر دار دو نہ یارائ مھر۔

لیکن معشوق کی توجہ جو استغناء کے رنگ میں کی جاتی ہے وہ عشق کو بھڑکاتی ہے اور آگ کو برانگیختہ کرتی ہے۔عشق کی جلنے والی حالت کو یہ ایک ہندی زبان کا فقرہ واضح کرتا ہے۔چونے جیسا کام کرے جب پانی ڈالو آگ بن جائے۔عاشق مسکین بھی نہ عتاب معشوق کی تاب لاسکتا ہے اور نہ عنائت کی طاقت رکھتا ہے۔اور نہ قہر محبوب کی برداشت،اور نہ بے وفائی کی برداشت۔

مصرعہ:

کہ وصل از هجر باشد جان ستان تر

ترجمہ: وصال محبوب ہجر سے زیادہ جان نکالنے والا ہوتا ہے۔

حدیث نفیس: لو کشفت لاحترقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه۔ شاهد این معنی است۔

حدیث پاک اس معنی کی شاہد ہے:

لَوْ كُشِفَتْ لَأَحْرَقَتْ سُبحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ۔

ترجمہ: اگر چہرہ سے وہ نقاب اٹھا دیا جائے تو اسکے چہرے کی رونق جہاں تک نظر جائے مخلوق جلا دے۔

(معارج التقبول بشرح مسلم الوصول، ج،۱،ص،۲۰۹ تفسیر روح البیان، ج،۴،ص،۳۹۳ تفسیر مظہری، ج،۱،ص،۳۵۸)

اور دوسری جگہ یہ روایت ان الفاظ میں ہے۔

لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ۔

ترجمہ: اگر وہ چہرے کو کھول دے تو اسکے چہرے کی رونق جہاں تک نظر جائے گی مخلوق کو جلا دے گی۔

(صحیح مسلم، رقم:۲۹۲، سنن ابن ماجہ، رقم:۱۹۵، مسند البزار، رقم:۳۰۱۸، التوحید لابن خزیمہ ص،۴۵، مستخرج ابی عوانہ، رقم:۳۷۹، المعجم الاوسط، رقم:۱۵۱۲، العظمۃ لابی الشیخ الاصبہانی، ج،۲،ص،۴۳۵، الایمان لابن مندہ، رقم:۷۷۵، الاسماء والصفات، رقم:۳۹۱، شرح السنہ للبغوی، ج،۱،ص،۱۷۳، مسند ابی یعلی الموصلی، رقم:۷۲۶۲)

فرد:

گیرم بغم خانۂ ما یار خرامد		کو حوصلہ و طاقت دیدار کہ دارد

ترجمہ: میں جانتا ہوں کہ میرے غم خانہ میں میرا یار چہل قدمی کر رہا ہے، کون ہے جو اس کے دیدار کی طاقت رکھتا ہے

بلی لایحمل عطایا الملک الا مطایاہ هستی عاشق تا درمیان است مورد صد بلا است صلاح او در نیستی است و فلاح او در ترک هستی نامراد تر از ممکن معلوم نیست کہ کسے باشد کمال در حق او نفی کمال است و خیریت در سلب خریت شخصے کہ کمال او نفی کمال، بود و صلاح او در نیستی از کمال مولائ خود چہ خبر داشتہ باشد و بجمال و هستی او چگونہ پئ برد مگر آنکہ بدام نیستی صید هستی نماید و بوجود موهوب موجود گردد فح یکون العارف هو المعروف و الواجد هو الموجود دور از نفسی رفت۔

ترجمہ: یقیناً بادشاہ کی عنایات کا بوجھ اس کی سواریاں ہی اٹھا سکتی ہیں۔ حق کی ہستی جب تک درمیان میں رہتی ہے وہ مورد سو بلا ہے اس کی اصلاح نیستی میں ہے اور نامرادِ ہستی کو چھوڑ دینا اس کی فلاح ہے تجھے ممکنات سے معلوم نہیں کہ جو کامل ہوتا ہے اس کا نفی کرنا کمال ہے۔ اور اپنی عقل کو ختم کرنے میں عافیت ہے وہ شخص جس کا کمال نفی کمال میں ہو۔ اور اصلاح کمال کی نیستی میں ہو وہ اپنے مولا جل وعلی کی کیا خبر رکھ سکتا ہے۔ اور اس کے جمال ہستی کو کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ مگر وہ شخص جو نیستی کے جال میں ہستی کے شکار کو پھانس لے اور وجود موہوب میں موجود ہو پس اس درجہ پر عارف معروف اور واجد موجود بن جاتا ہے۔

ع:

بندہ باید کہ حد خود داند

ترجمہ: غلام کو چاہیے کہ اپنی حد کو پہچانے

اظہار انتظار آمدن این مسکین فرمودہ بودند

ترجمہ: آپ نے اس مسکین کے آنے کے انتظار کا اظہار فرمایا ہے۔

مصرعہ:

از دوست یک اشارہ از مابسر دویدن

ترجمہ: دوست کے ایک اشارہ پر میں سر کے بل دوڑتا ہوا آؤں۔

سعادت فقیر است کہ در خدمت برسد و از برکات صحبت کثیر الجہت مستفید و مستسعد گردد تم مکتوبہ الشریف رضی اللہ عنہ

اس فقیر کیلئے سعادت ہے کہ آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو اور صحبت سے کثیر برکات حاصل کرے۔

تذکرہ ثالِثُ از منتخب ثالث در ذکر فرزندان جناب حضرت خازِنُ الرَّحمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت ایشان خازن الرحمۃ را سوای صبیہ هائہ هشت پسر بود همہ این مخدوم زادگان بہ کمالات ظاهری و باطنی ممتاز بودند و بہ اعلیٰ درجات فیوض و برکات فائض۔

تذکرہ ثالث از منتخب ثالث:

اولاد حضرت خازن الرحمہ رضی اللہ عنہ

حضرت خازن الرحمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک بچی کے علاوہ آٹھ صاحبزادے تھے یہ تمام مخدوم زادگان کمالات ظاہری و باطنی تک پہنچے اور ممتاز مقام حاصل کیا اور فیوض و برکات کے اعلیٰ درجات تک پہنچے۔

فرزند اوّل ایشان حضرت شاہ عبداللہ قدس سرہ صاحب حالات بلند و معارف ارجمند از خدمت والد شریف خود اخذ فیوض و برکات نمودہ بفیاضی خلق مشغول بودند از ایشان یک پسر ماند میان عبدالحق نام و از وے نیز یک فرزند خلف شدہ مسمی میان احمدے

قدس سرھما۔

فرزنداول: حضرت شاہ عبداللہ قدس اللہ سرہ: آپ نے حالات اعلی اور معارف ارجمند اپنے والدگرامی سے حاصل کئے اور پھر مخلوق کوفیض رسانی میں مشغول ہو گئے۔آپ کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام عبدالحق ؒ تھا اور پھران کے بھی ایک ہی صاحبزادے تھے ان کا نام میاں احمدی ؒ تھا۔

ذکر فرزند دوئم حضرت خازن الرحمۃ حضرت شاہ لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایشان نیز از خدمت والد خود اخذ فیوضات نمودہ اند و بہ فیاضی بریہ مشغول شدہ لاولد رفتند رحمۃ اللہ علیہ۔

فرزند دوم: حضرت شاہ لطف اللہ ؒ: آپ نے بھی اپنے والدگرامی ؒ سے حصول فیض کے بعد مخلوق کی طرف توجہ فرمائی اور فیض سے منور فرمایا آپ ؒ اس دنیا سے بے اولاد تشریف لے گئے۔

ذکر فرزند سویم حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہ جناب علامۃ الوری نور الھدی میاں فرخشاہ قدس سرہ در علم و عمل در برادران ممتاز بودند و بسیار عزیز الوجود عمر مبارک ایشان زیادہ از نود شد و بسا کس از فیوض ایشان بہرہ مند شدند بیستم شوال سنہ یک ہزار و یک صد و ہشت رحلت فرمودند رحمۃ اللہ علیہ و از ایشان سہ پسر خلف شد اول قطب الاولیا شیخ علی رضا کہ بفضائل صوری و معنوی ممتاز بودند تفصیل احوال ایشان در اشجار الخلد و اثمار الاشجار خواجہ اعظم کشمیری نمودہ برادر دویم ایشان میاں محمد ارشد قدس سرہ و برادر سویم میاں ضیاء اللہ قدس سرہ۔

فرزند سوم علامۃ الوریٰ نورالہدیٰ میاں فرخ شاہ ؒ: آپ اپنے دوسرے بھائیوں سے علم میں ممتاز تھے۔اور نادرالوجود تھے آپ نے لمبی عمر پائی اور بے شمار مخلوق نے آپ سے فیض حاصل کیا۔آپ کا وصال مبارک ۱۱۰۸ھ ۲۰ سوال المکرم میں ہوا۔اور آپ کے تین صاحبزادے تھے۔اول قطب الاولیاء شیخ علی رضا ؒ جوفضائل صوری ومعنوی میں ممتاز تھے۔آپ کے حالات کی تفصیل کوخواجہ اعظم کشمیری ؒ نے اشجار الخلد اور اثمار الاشجار میں ذکر کیا ہے۔دوسرے میاں محمد ارشد قدس سرہ اور تیسرے میاں ضیاء اللہ قدس سرہ تھے۔

ذکر فرزند چہارم حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہ شیخ سعد الدین قدس سرہ کہ او نیز از خدمت والد ماجد خویش اخذ کمالات طریقہ علیہ نمودہ از وے یک پسر ماندہ میاں محمد قطب قدس سرہ و از ایشان یک فرزند خلف شدہ میاں محمد غوث قدس سرہ۔

فرزند چہارم: حضرت شیخ سعدالدین قدس سرہ: آپ نے بھی اپنے والدگرامی ؒ سے اخذ فیض کیا اور طریقہ عالیہ کے ممتاز درجہ پر فائز ہوئے۔آپ کے ایک صاحبزادے میاں محمد قطب قدس سرہ تھے۔اوران کے بھی آگے ایک بیٹے میاں محمد غوث قدس سرہ تھے۔

ذکر فرزند پنجم حضرت خازن الرحمۃ ؒ جناب مقبول الصمد شیخ عبدالاحد قدسنا اللہ بسرہ الاقدس ایشان اول فیوضات از والد شریف خود یافتہ در ثانی جہت ازدیاد فوائد از خدمت عم بزرگوار خود حضرت عروۃ الوثقی ؒ مشرف شدہ اند و از انجا معاملہ را از سائر اخوان بالا بردہ بمقامات عالی و درجات متعالی رسیدہ ذکر ایشان تفصیل می طلبد لھذا در تذکرہ علیحدہ منتخب باذکر فرزندان گرامی او مذکور خواھد شد انشاء اللہ تعالیٰ کہ ختم این منتخب بذکر احوال مبارک ایشان قرار یافتہ۔

فرزند پنجم حضرت مقبول الصمد شیخ عبدالاحد قدس سرہ: آپ نے پہلے اپنے والدگرامی ؒ سے اخذ فیض کیا اور پھر بعد میں اپنے چچا بزرگوار حضرت عروۃ

الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صحبت فیض سے مستفیض ہوئے۔ اوران فیوضات کے حصول کے بعد آپ اپنے تمام بھائیوں سے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ آپ کے احوال تفصیل طلب ہیں اس لئے علیحدہ آپ کے صاحبزادوں کے ذکر کے ساتھ آگے آپ کا تفصیل سے ذکر کیا جائے گا۔ اور انشاء اللہ یہ ذکر آپ کے وصال پر اختتام پذیر ہوگا۔

ذکر فرزند ششم حضرت خازن الرحمة علیہ الرحمہ قدوۃ اھل اللہ شیخ خلیل اللہ قدس سرہ ایشان نیز از خدمت والد خویش اخذ فیوض و برکات عالیات نمودہ اند و باعلی درجات کمال و اکمال رسیدہ از خدمت ایشان دو پسر ماندہ یکی حضرت میان نور القدس قدس سرہ و ثانی میان مراد اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

فرزند ششم: حضرت قدوۃ اہل اللہ شیخ خلیل اللہ قدس سرہ: آپ نے بھی اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ سے فیوض معارف حاصل کئے۔ اور اعلیٰ درجات پر فائز ہوئے۔ اور مقام کمال واکمال تک رسائی حاصل کی۔ آپ کے دوصاحبزادے تھے ایک حضرت میاں نور اللہ قدس سرہ اور دوسرے میاں مراد اللہ علیہ الرحمہ تھے۔

ذکر فرزند هفتم حضرت خازن الرحمة شیخ محمد تقی قدس سره که خدمت ایشان نیز از والد بزرگوار خود بدرجه کمال و اکمال رسیده فائض شده اندیک پسر از ایشان خلف شده شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیه۔

فرزند ہفتم حضرت شیخ محمد تقی قدس سرہ: آپ بھی اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر درجہ کمال واکمال تک پہنچے آپ کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام شیخ نجم الدین علیہ الرحمہ تھا۔

ذکر فرزند هشتم حضرت خازن الرحمة علیہ الرحمہ حضرت شیخ محمد یعقوب قدس سره که بسیار محبوب و مرغوب والد شریف خود بودند و از نسبتهائے خاصه ایشان حظ فراوان یافته اند و بدرجات کمالات رسیده اند از ایشان یک پسر مانده شیخ میان عصمت اللہ نام رحمۃ اللہ علیه۔

فرزند ہشتم: حضرت شیخ محمد یعقوب قدس سرہ: آپ اپنے والد محترم کے نہایت محبوب صاحبزادے تھے۔ اور آپ والد کریم کی صحبت سے خاص حصہ حاصل کیا۔ اور درجات کمال تک پہنچے آپ کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام شیخ میاں عصمت اللہ علیہ الرحمہ تھا۔

تذکرہ رابع از منتخب ثالث در ذکر فرزند سیوم حضرت مجدد الف ثانی عُروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہما بطریق ایجاز

مخفی نماند که ذکر مبارک ایشان تفصیل تام می طلبد و در یک تذکره گنجائی ندارد و لهٰذا منتخب رابع در ذکر احوال ایشان تعین شده و این منتخب چون متضمن اذکار اخوان ایشان بوده بطریق ترتیب احتراز از فوت ترتیب نموده تذکره ایشان را در محلی که مناسب ذکر ایشان بود بطریق ایجاز بمدحی که جناب مرشدیم حضرت قیوم جهان در توصیف مبارک ایشان نظم فرموده اند اکتفا رفت، و تفصیل ذکر ایشان باذکر فرزندان گرامی ایشان حواله منتخب رابع شد انشاء اللہ تعالیٰ آنجا بطریق تفصیل مذکور کلک بیان خواهد شد وَمَاتَوْفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہِ۔

تذکرہ رابع از منتخب ثالث:

فرزند ثالث مجدد الف ثانی (قدس سرہ) حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ

یہ بات اہل طریقہ سے مخفی نہیں کہ آپ کا ذکر تفصیل طلب ہے اس مختصر سے تذکرہ میں وہ نہیں سما سکتا اس لئے منتخب رابع کو آپ کے ذکر کیلئے خاص کیا گیا ہے۔ اس منتخب میں چونکہ سب بھائیوں کا ذکر تھا اس لئے ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے ہم نے آپ کا ذکر بھی کیا اور اختصار کا لحاظ کرتے ہوئے ہم صرف آپ کے مناقب کا وہ قصیدہ جو مرشد کریم حضرت قیوم جہاں نے لکھا ہے اسے یہاں ذکر کرتے ہیں اور انشاء اللہ آپ کے احوال کی تفصیل آپ کے صاحبزادوں کے ساتھ منتخب رابع میں ذکر کی جائے گی۔ وما توفیقی الا باللہ۔

قصیدہ:

قطب دوران امام معصوم است		فرد یزدان امام معصوم است

ترجمہ: قطب دوراں امام معصوم ہیں، فرد یزداں امام معصوم ہیں

قبلۂ انس سجدہ گاہ مَلک		کعبۂ جان امام معصوم است

ترجمہ: انسانوں کے قبلہ فرشتوں کی سجدہ گاہ، کعبۂ جاں امام معصوم ہیں

پائ تا سر چو آیتے رحمت		فضل و احسان امام معصوم است

ترجمہ: پاؤں سے سر تک رحمت کی نشانی، فضل و احسان امام معصوم ہیں

خواجۂ خواجگان شیخ شیوخ		پیر پیران امام معصوم است

ترجمہ: خواجۂ خواجگان شیخ شیوخ، پیروں کے پیر امام معصوم ہیں

در بشر نور قدس حق رو پوش		سر سجان امام معصوم است

ترجمہ: آپ کی صورت بشر میں نورِ حق پوشیدہ، سجان کا سر امام معصوم ہیں

قطب ارشاد قبلۂ عالم		شاہِ شاهان امام معصوم است

ترجمہ: قطب ارشاد قبلہ عالم، شاہ شاہاں امام معصوم ہیں

در قنادیل جان حق جویان		شمع ایمان امام معصوم است

ترجمہ: جان کے پردوں میں حق تلاش کرنے والے، ایمان کی شمع امام معصوم ہیں

بجگر تشنۂ زلال وصال		آب حیوان امام معصوم است

ترجمہ: جگر تشنہ وصال کے پیالہ سے، آب حیات امام معصوم ہیں

بعد اصحاب و تابعین کبار		شرف انسان امام معصوم است

ترجمہ: صحابہ وتابعین کبار کے بعد، اشرف انساں امام معصوم ہیں

زان امامت که عاجز آمد چرخ		حاملِ آن امام معصوم است

ترجمہ: وہ امانت جس کے اٹھانے سے آسماں عاجز تھا، اس کے اٹھانے والے امام معصوم ہیں

بالوهیت و رسالت و بعث		نص برهان امام معصوم است

ترجمہ: الوہیت، رسالت، بعثت، کی واضح دلیل امام معصوم ہیں

ای صفی درد صعب جانِ ترا		چیست درمان امام معصوم است

ترجمہ: اے صفی تیری جان کے مشکل درد کی، درمان امام معصوم ہیں۔

ایضاً لهٗ فِی مدحه الشریف قدس سره:

آپ کی مدح شریف کا دوسرا قصیدہ

حجة الله امام معصوم است		آیة الله امام معصوم است

ترجمہ: حجۃ اللہ امام معصوم ہیں، آیت اللہ امام معصوم ہیں

قطب و قیوم غوث هر دو ثقل		ولی الله امام معصوم است

ترجمہ: قطب وقیوم غوث ثقلین، ولی اللہ امام معصوم ہیں

در جهان قایم مقامِ رسل		کیست بالله امام معصوم است

ترجمہ: اس جہاں میں رسولوں کے نائب، کون ہیں اللہ کی قسم امام معصوم ہیں

جالِس حضرتش جلیس خدا است		رؤیة الله امام معصوم است

ترجمہ: آپ کی محفل میں بیٹھنے والا جالس خدا تعالیٰ ہے، رویت اللہ امام معصوم ہیں

دست بر دست بعد دستِ نبی		به یدالله امام معصوم است

ترجمہ: ہاتھ پر ہاتھ نبی ﷺ کے ہاتھ کے بعد، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ امام معصوم ہیں

نائبِ کامل رسول خدا		شهد الله امام معصوم است

ترجمہ: نائب کامل رسول خدا، شاہد اللہ امام معصوم ہیں

خِضر راه صفی بکعبهٔ ذات		شکر لله امام معصوم است

ترجمہ: صفی کے خضر راہ اور کعبہ ذات، اللہ کا شکر امام معصوم ہیں۔

مخفی نماند که در این منتخبات سبعه چنان قاعده قرار یافته که در هر منتخبے ذکر یکے از سر حلقهائے اکابر با ذکر اصحاب و اولاد او

نمودہ می آید الا منتخب اول کہ آنجا کمال احتصار رفتہ و ھریکے از اعاظم اولاد با اصحاب کہ او مسند آرا و سر حلقہ شدہ و از بواقی ابناء جنس خود ممتاز بود ذکر شریف او باحوال اولاد و اصحاب او در منتخب دیگر می شود برین دستور این منتخبات ستہ ترتیب یافتہ تا مسند نشین و سر حلقہ از دیگران ممتاز باشد و ترتیب و قاعدہ معلوم بود۔

ترجمہ: یہ بات یاد رکھیں کہ ان ساتوں منتخبات میں ہمارے بیان کا منہج یہ ہوگا کہ ہر منتخب میں اکابرین میں سے صدر محفل ہے اس ایک کا ذکر احوال اور اس کے ساتھ ان کی اولاد اور معتبر مریدین کا ذکر ہوگا۔ مگر منتخب اول میں چونکہ اختصار ہے اس لئے اکابر کا ذکر مع ذکر اولاد امجاد اور سربراہ حلقہ کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کا ذکر کیا ہے جو اپنے ہم عصروں سے ممتاز تھے۔ اور آپ کی اولاد کے ساتھ آپ کا ذکر پھر کیا جائے گا۔ اس اصول کے مطابق ان چھ منتخبات کو ترتیب دیا گیا ہے۔ تاکہ مسند نشین اور حلقہ کے سربراہ اپنے رفقاء سے ظاہر ہو جائیں۔

تذکرہ پنجم از منتخب سیوم در ذکر باقی فرزندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ سبحانہ و تعالیٰ عنہ

فرزند چھارم ایشان حضرت محمد اشرف نام داشتند و این مخدوم زادہ در حالت رضاع رحلت نمودند و فرزند پنجم و فرزند ششم ایشان شیخ محمد فرخ و شیخ محمد عیسی قدس سرھما این ھر دو مخدوم زادہ در صغر سن با برادر اکبر خود حضرت شیخ محمد صادق ﷺ در مقدمہ طاعون کہ ذکر یافتہ یکجا رحلت فرما شدہ اند چنانچہ خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے این معنی را نوشتہ اند المکتوب در ذکر حضرت مخدوم زادہ اکبر ایراد یافتہ کما لایخفی عن ناظربھا فرزند ھفتم جناب حضرت مجدد الف ثانی شیخ محمد یحییٰ نام داشتند المعروف بشاہ جیو ایشان ھنگام وفات والد بزرگوار خویش در سن ھفت ھشت سالگی بودند بحسن تربیت برادران گرامی چون از تحصیل علوم ظاھری فارغ شدند کسب سلوک طریقہ علیہ از ایشانان نمودند و باعلی درجات کمال و اکمال فائض شدند مکاشفات بلند و معارف ارجمند دارند کہ بعضے از آنھا را بزبان قلم معروض حضرت عروۃ الوثقی نمودہ اند بجواب صحت و سقم از ایشان سرافراز می شدند چنانچہ در مکاتیب معصومی مندرج ست و در سفر حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیما ھمرکاب برادران بزرگوار خود بودند و از امکنہ متبرکہ مستفیض و مستنیزہ شدہ اند صبیہ حضرت خواجہ خورد ولد خواجہ بیرنگ در عقد ایشان بود۔

تذکرہ پنجم:

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷺ کی بقیہ اولاد کا ذکر:

آپ ﷺ کے چوتھے صاحبزادے حضرت محمد اشرف تھے اور آپ دودھ پینے کی عمر میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ پانچویں صاحبزادے کا نام شیخ محمد فرخ اور چھٹے کا نام شیخ محمد عیسیٰ قدس سرہما یہ دونوں صاحبزادوں کا انتقال چھوٹی عمر میں اپنے بڑے بھائی حضرت شیخ محمد صادق جن کا ذکر مقدمہ میں گزرا کہ وہ طاعون کی بیماری میں وفات پا گئے تھے ان کے ساتھ ہی یہ دونوں بھائی طاعون کی وجہ سے وصال کر گئے تھے۔ اس واقعہ کا ذکر حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷺ نے اس

مکتوب میں فرمایا ہے جسے ہم مخدوم زادہ اکبر کے حالات میں بیان کر چکے ہیں آپ کے ساتویں صاحبزادے شیخ محمد یحییٰ تھے جو عرف میں شاہ جیو کے نام سے مشہور تھے۔آپ اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کے وصال مبارک کے دن سات آٹھ سال کی عمر کے تھے اس کے بعد اپنے بھائیوں سے ظاہری و باطنی تربیت حاصل کی اور علوم ظاہری سے فراغت کے بعد علم باطنی حاصل کیا اور اعلیٰ درجات کمال پر فائز ہوئے۔آپ مکاشفات اعلیٰ اور معارف ارجمند رکھتے تھے۔ان میں سے بعض کو حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نے اپنے قلم سے بیان کیا ہے۔اور صحت وسقم کے جوابات سے معمور ہے جیسا کہ مکتوبات معصومی میں درج ہے۔اور سفر حرمین شریفین اللہ تعالیٰ ان کی عزت کو زیادہ فرمائے۔میں آپ اپنے بڑے بھائیوں کے ساتھ تھے اور وہاں کی متبرک جگہوں سے فیض وتجلیات کو حاصل کیا۔

آپ کے نکاح میں حضرت خواجہ خورد ولد خواجہ بیرنگ علیہما الرحمہ کی صاحبزادی تھیں۔

در سنہ ہزار و نو و ہشت بوصال ایزد متعال مشرف شدند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔خدمت حضرت وحدت قدس سرہ تاریخ وصال ایشان را در قطعہ بنظم کشیدہ اند۔

آپ کا وصال مبارک ۱۰۹۸ھ میں ہوا علیہ الرحمہ حضرت وحدت علیہ الرحمہ واسعہ نے آپ کی تاریخ وصال کو اس قطعہ میں بیان کیا ہے۔

قطعہ:

آن عارف باللہ تبارک و تعالیٰ		جبریل صفت رفت سوئ عالم بالا

ترجمہ: وہ عارف باللہ تعالیٰ ،جبریل صفت تھے عالم بالا کی طرف پرواز کر گئے

تاریخ وصالش چوبہ پرسند عزیزان		کو بود ولی شیخ محمد یحییٰ

ترجمہ: ان کی تاریخ وصال جب پوچھی دوستوں نے ،کہ وہ ہے ولی شیخ محمد یحییٰ

و از خدمت ایشان دو پسر خلف شدند یکی حضرت شیخ ضیاؤ الدین قدس سرہ و یکے حضرت شیخ فقیر اللہ رحمۃ اللہ و این ہر دو مخدوم زادہ فائض بہ کمالات ظاہر ظاہری و باطنی بودند۔

ترجمہ: آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام شیخ ضیاء الدین قدس سرہ اور دوسرے کا نام حضرت شیخ فقیر اللہ علیہ الرحمہ تھے۔یہ دونوں صاحبزادے صاحب کمالات ومقامات اعلیٰ تھے۔

و خدمت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ الاقدس یک صبیہ داشتند آن را بہ پسر برادر خویش قاضی عبدالقادر کہ ولد شیخ عبدالرزاق اند کہ برادر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بودہ اند نسبت نمودند و خدمت قاضی عبدالقادر را از صبیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پسر ماند شیخ محمد فضل اللہ نام۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نکاح آپ نے اپنے بھائی شیخ عبدالرزاق علیہ الرحمہ کے صاحبزادے قاضی عبدالقادر علیہ الرحمہ سے کیا ان کا آگے ایک ہی بیٹا تھا جن کا نام شیخ محمد فضل اللہ علیہ الرحمہ تھا۔

نوٹ: یہاں صاحب عمدۃ المقامات کو سہو ہوا ہے کہ انہوں نے قاضی عبدالقادر علیہ الرحمہ کو براہ راست شیخ عبدالقادر علیہ الرحمہ کا فرزند سمجھ لیا ہے۔حالانکہ شیخ عبد القادر علیہ الرحمہ شیخ عبدالرزاق علیہ الرحمہ کے پوتے تھے،بیٹے نہیں تھے،اس نسب میں شیخ محمد امین علیہ الرحمہ رہ گیا ہے۔(مقامات معصومی متن فارسی،ص،۱۸۰،۱۹،۲۶۳)

و می آرند که حضرت مجدد الف ثانیؒ بفرزندان خود وصیت فرموده اند که همه مراتب متابعت سنت بجا آمده لهذا چون از صبیه ما فرزندی متولد شود آن را بر قبر من محاذی دوش من بدارید تا این سنت مبارک نیز ادا شود که جناب حضرت نبوی علیه الصلوٰة والسلام فرزندان حضرت فاطمه زهری رضی الله تعالیٰ عنها را بدوش مبارک خود سوار نموده اند۔

ترجمه: روایت کیا جاتا ہے کہ خواجہ مجدد الف ثانیؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ میں نے تمام سنتوں پر عمل کیا ہے۔ لہٰذا میری بیٹی کا جب بیٹا ہو تو اسے میری قبر میں کندھوں کے اوپر بٹھا دینا تا کہ یہ سنت بھی ادا ہو کہ حضور ﷺ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے صاحبزادوں کو اپنے کندھوں پر اٹھایا کرتے تھے۔

از خدمت حضرت شیخ محمد فضل الله قدس سره دو پسر خلف شدند شیخ حسام الدین و شیخ سفر احمد و شیخ عبد اللطیف و شیخ عبدالحی و شیخ زین الدین قدس اسرارهم اولاد ایشان اند و میان فضل احمد جیو که ارشاد ایشان الیوم بسیار است از اولاد ایشان اند چنانکه خدمت میان فضل احمد قدس سره ولد میان نیاز احمد اند و وی پسر میان سفر احمد مذکور فوق است و وی فرزند شیخ محمد فضل الله قدس سره اند رحمهم الله تعالیٰ رحمة واسعة۔

ترجمه: حضرت شیخ محمد فضل اللہ قدس سرہ کے دو صاحبزادے باقی رہے تھے اور دوسرے بچپن میں وصال کر گئے تھے ایک کا نام شیخ حسام الدین دوسرے کا شیخ سفر احمد اور تیسرے کا شیخ عبداللطیف اور چوتھے کا شیخ عبدالحی اور پانچویں کا شیخ زین الدین قدس اللہ سرہم تھا۔ اور میاں فضل احمد جیو جن کی آج کافی شہرت ہے انہی کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ میاں فضل احمد قدس سرہ ولد میاں نیاز احمد ہیں یہ میاں سفر احمد کی اولاد ہیں۔ اور یہ شیخ فضل اللہ قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں علیہم الرحمہ۔

تذکره ششم از منتخب سیوم در ذکر
شیخ عبد الاحد ولد حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالیٰ عنهما

مشهور است بحضرت وحدت قدس سره مخفی نماند که ایشان در سائر اخوان به فضائل صوری و معنوی ممتاز بودند از آنکه ایشان باوجود حصول نسبت والد بزرگوار خویش از خدمت عم عالی مقدار خود نیز فائض شده اند و سالها کسب سلوک باطنی فرموده اند درباده خلت افیون قیومیت خلط نموده اند و برکات یمین را بافیوضات یسار جمع ساخته لهذا کارخانه ارشاد ایشان استوار آمد و پیش طاق شان مرتفع شده و خدمت خانقاه معلی والد بزرگوار فی سائر اخوان تعلق بایشان داشت در میان اخوان مشهور بحضرت میان گل بودند و چون طبع موزون داشتند اشعار رنگین فرموده اند تخلص خود را وحدت قرار داده و باین تخلص چندان شهرت یافته اند که گویا لقب مبارک ایشان شده و خدمت ایشان دو مرتبه بشرف زیارت روضه جناب رسول الله صلی الله علیه واله وصحبه وسلم و طواف بیت الله الحرام زادهما الله تعالی شرفا و تعظیما مشرف و کامیاب شده اند مرتبه اول هم رکاب والد بزرگوار و عم عالی مقدار خویش رضی الله عنهما بوده اند و مرتبه ثانی همراه حضرت حجت الله قدس سره بودند در مرتبه اول عمر مبارک ایشان قریب هژده سالگی بود کتاب لطائف مدینه بعبارت تازی در غایت فصاحت و بلاغت در احوال دار و والد بزرگوار خود املا نموده اند و تصانیف ایشان بسیار اند و از آن جمله حاشیه بر بعضی اقوال تفسیر بیضاوی و سلسلة الجواهر در شرح چهل حدیث و خزائن الموده و منشور الدرر فی فضائل السور و صحائف تسعه و برهان جلی و بدائع الشرائع و جنات ثمانیه و سبیل الرشاد و اسرار الجمعة و رساله منع سبابه و شرح رباعیات حضرت

خواجه بزرگ رضی اللہ عنه و شواهد التجدید و خیر الکلام و مناجات کبیر و مناجات صغیر و قصص بر حق و نشر العطر و رساله در شرح بیت مشهور مثنوی معنوی، علم حق در علم صوفی گم شود:۔ این سخن کے باور مردم شود:۔ و فیض عام و شرح کلمه تسبیح و شرح کلمه تهلیل و شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب مجددی و اسرار الفقر و چهار چمن وغیره۔

تذکرہ ششم:

حضرت شیخ عبدالاحد ولد حضرت خازن الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ حضرت وحدت علیہ الرحمہ اپنے تمام بھائیوں سے اعلیٰ مقام فضائل صوری اور معنوی میں رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے باوجود اس کے کہ آپ نے اپنے والد بزرگوار علیہ الرحمہ سے نسبت کاملہ حاصل کی تھی لیکن پھر بھی اپنے چچا محترم سے بھی کسب فیض کیا اور کئی سال تک علم باطن کے کسب میں گزارے اور خلت کے لباس کو زیب تن فرمایا اور برکات یمین کو فیوضات یسار کے ساتھ جمع فرمایا تاکہ ارشاد کی مسند کو مضبوط کیا جائے اور اس کی عظمت کو بلند کیا جائے۔ اور اپنے والد محترم کی خانقاہ معلیٰ میں تمام بھائیوں سے زیادہ آپ کا تعلق تھا۔ اور آپ بھائیوں میں حضرت میاں گل کے نام سے شہرت رکھتے تھے آپ کی طبع موزونی تھی جس وجہ سے آپ اشعار بڑے اچھے کہتے تھے اور اپنا تخلص وحدت رکھتے تھے۔ اور پھر اس تخلص سے لوگوں میں اسی طرح شہرت پائی کہ آپ کا لقب مبارک یہی ہے۔ آپ دو مرتبہ روضۂ رسول اللہ ﷺ اور کعبہ معظمہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شرف کو زیادہ فرمائے۔ پہلی مرتبہ اپنے والد اور چچا محترم علیہما الرحمہ کے ساتھ تھے اور دوسری بار حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کی رفاقت میں سفر کیا پہلے سفر میں آپ کی عمر مبارک ۱۸ سال کی تھی اسی سفر کے متعلق آپ نے ایک کتاب لطائف مدینہ عربی زبان میں اپنے والد محترم علیہ الرحمہ پر ہونے والے واردات سے متعلق تحریر فرمائی۔ جو کہ والد ماجد نے خود تحریر کروائے تھے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی کثیر تصانیف ہیں۔ ان میں سے کچھ کے یہاں پر نام تحریر کئے جاتے ہیں۔

حاشیہ تفسیر بیضاوی، سلسلۃ الجواہر شرح چہل حدیث، خزائن الموده، منشور الدرفی فضائل السور، صحائف تسعہ، برہان جلی، بدائع الشرائع، جنات ثمانیہ، سبیل الرشاد، اسرار الجمعہ، رسالہ منع سبابہ، شرح رباعیات حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ، شواہد التجدید، خیر الکلام، مناجات کبیر، مناجات صغیر، قصص برحق، نشر العطر، رسالہ در شرح بیت مشہور مثنوی معنوی، علم حق در علم صوفی گم شود، این سخن کے باور مردم شود، فیض عام، شرح کلمہ تسبیح، شرح کلمہ تہلیل، شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب مجددی، اسرار الفقر، چہار چمن وغیرہ۔

اما این چند فرد از ابتدائے چهار چمن که در نعت سَیّد کونَین عَلَیْهِ وآلهِ الصَّلوٰة والسَّلام فرموده اند اینجا براۓ زینت این اوراق گردید

اس آخری کتاب کے شروع میں جو اشعار ہیں وہ حضور سید کونین ﷺ کی نعت مبارکہ کے ہیں انہیں یہاں ان اوراق کی زینت بنانے کیلئے ذکر کیا جاتا ہے:

نعت:

دبیرِ قدس چون اول قلم زد		محمد سرورِ عالم رقم زد

ترجمہ: کاتب قدس نے جب سب سے پہلے قلم چلایا، تو محمد سرور عالم ﷺ لکھا

لسانِ غیب چون شد در ترنم		نمود اول بتعظیمش تکلم

ترجمہ: غیب کی زبان جب بولنے لگی، سب سے پہلے ان کی تعظیم سے متعلق کہا

در این کاشانۂ تصویر تقدیر		نخستین گل محمد کرد تحریر

ترجمہ: تقدیر کے تصویر والے کارخانہ میں، یقیناً گلِ محمد ﷺ تحریر کیا

ز سروش قدر بالا شد جهانرا		چو قمری طوق مهرش قدسیان را

ترجمہ: آپ کے قد سے جہاں کی عظمت دوبالا ہوئی، جسے فرشتوں کی قدر اس کی محبت کے چاند کے طوق نے کی

جمالِ پاکش از نورِ جلال است		وجودِ نور را سایه محال است

ترجمہ: آپ کا جمال نورِ جلال سے ہے، نور کے وجود کا سایہ محال ہے

زلعلِ او کنم یک نکتۂ سر		زبان صد بار شوئیم زآبِ کوثر

ترجمہ: آپ کے ہونٹ کی خوبصورتی کا ایک لفظ بھی لکھوں، تو پہلے زبان کو سو بار آبِ کوثر سے دھوؤں

زمویش گر سخن در نامه آرم		نخست از سنبلِ تر خامه آرم

ترجمہ: آپ کے بال کی اگر خوبصورتی لکھوں، یقیناً سنبل کے قلم لاؤں

کند تا وصفِ آنزلفِ دلآرا		به مشکِ تر قلم پیچیده خود را

ترجمہ: اگر میں اس زلف دل آراء کے اوصاف بیان کروں، مشک تر سے میں اپنا قلم صاف کروں

هلالِ ابرویش تیغ یَدالله		بود برهان قاطع بهر گمراه

ترجمہ: ان کی ابرو کا ہلال یداللہ کی تلوار ہے، جو گمراہوں کے لئے قطعی دلیل ہے

بزلفش بال کثرت بسته تقدیر		بفرقش نقش وحدت کرد تحریر

ترجمہ: آپ کی زلفوں کے سنورنے سے تقدیر بندھی ہے، ان کے کھلنے سے نقش وحدت تحریر کرتا ہے

ازان ابروکه آمد جان کونین		توان جستن نشانِ قاب قوسین

ترجمہ: وہ ابرو جو دونوں جہانوں کی جان ہیں، ان سے قاب قوسین کا نشان تلاش کیا جا سکتا ہے

دو گیسو هر دو بر اسری گواهی		بمعراج حقیقت شاهراهی

ترجمہ: دونوں گیسو اسریٰ پر گواہ ہیں، حقیقت کی معراج کی شاہراہ پر

دو چشمش نشه بخش نشاتین است		دو ابرو قبله گاه قبلتین است

ترجمہ: دو آنکھیں نشاتین کا نشان بتاتی ہیں، دو ابرو قبلہ گاہ قبلتین ہیں

حیائ چشم او را چون دهد یاد ‏ ‏ که سرمه در گلوئ خامه أفتاد

توجمه: ان کی آنکھوں کے حیا کو جب یاد کرو، تو قلم کی زبان کو سرمہ لگاؤ

بیانِ قدِ او کار عظیم است ‏ ‏ نشانِ او صراطِ مستقیم است

توجمه: آپ کے قد کا نقشہ کھینچنا کارِ عظیم ہے، اس کا نشان صراط مستقیم ہے

کجا خطِ لبش کو سبزهٔ تر ‏ ‏ که آن از آب رست این زاب گوهر

توجمه: آپ کے لبوں کا خط کہاں سبزۂ تر کی طرح، کہ وہ پانی سے سیراب ہوتا ہے اور یہ آب گوہر سے

بلند از بینش مقدار کونین ‏ ‏ ازان یک کوچه ره تاقاب قوسین

توجمه: آپ کی پیشانی سے بلندی کائنات ہے، اس سے ایک گلی قاب قوسین کی ہے

کشاده از میانِ ابروان ماه ‏ ‏ برنگِ سکه در دو اسم الله

توجمه: ان ابرو سے چاند نے راستہ لیا، سکہ کے رنگ میں دو اسماالٰہی میں

زده گاهے برابر و چین تهدید ‏ ‏ چو بر بالائ بسم الله تشدید

توجمه: آپ کے ابرو پر ڈانٹ کی کنڈی لگائی، جس طرح بسم اللہ پر تشدید

به پشتش میر ایزد از غلط دور ‏ ‏ چو در مصحف نمایان آیة نور

توجمه: آپ پشت پر مہر ربانی غلطی سے دور ہے، جس طرح قرآن کریم میں آیت نور

بیادِ رنگِ بوئیش باغ باغم ‏ ‏ چو غنچه عطر پرور شد دماغم

توجمه: آپ کی یاد کی خوشبو میں میں باغ باغ ہوں، جیسے میرا دماغ عطر کا غنچہ بن گیا ہو

خدمت ایشان بعد وصال والد صاحب کمال پنجاه و شش سال بر مسند ارشاد و اکمال اتکا داشتند و ازان جمله شش سال بکسب زوائد فوائد چنانچه ایما برآن رفته بخدمت حضرت عروة الوثقی رحمة الله علیهٔ سلوک نمودند و از نسبت هائ مخصوص ایشان بهره ور شده فقیر از زبان مبارک حضرت شاه عطاء الله قدس سره که والد و الده فقیر اند شنیده ام و خدمت ایشان از اکابر مسموع داشتند که روزی جناب حضرت عروة الوثقی رحمة الله علیه بحضرت وحدت قدس الله تعالیٰ سره فرمودند که وعده بتو می نمایم که چهل توجه بتو عنایت نمایم و بهر توجه، آن قدر ترقی در حال تو خواهد شد که در مدت مدید حصول آن بدشواری باشد از ان جمله سی و چهار توجه عنایت شده بود که مقدمه انتقال حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالیٰ عنه بعالم رُخ نمود پس از این واقعه جان کاه روزی حضرت وحدت قدس الله تعالیٰ سره بر قبر متبرک که ایشان رفته معروض داشتند که از جمله توجه هائے موعود شش عدد توجه باقی است امید از الطاف حضرت آنکه بوفا انجامد بایشان چنان ایما شد که بر قبر فقیر متوجه شده بنشین تا آنچه معدود و موعود جود ایفا رود خدمت حضرت وحدت عرض نمودند که وعده در حالت حیات بود الحال نیز به هیت حیات شده توجه عنایت شود معلوم ایشان شد که در خلوت آمده باش یعنی

وقتیکه دیگرے بر قبر حاضر نه باشد ایشان وقت را مراعات نموده بر قبر مبارک می رفتند و حضرت عروة الوثقی به هیئت حیات شده از قبر مبارک خروج می فرمودند و توجه می دادند روز ششم که اتمام موعود بود حضرت وحدت قدس سره سیاهی و قلم همراه داشتند بعد از فراغ توجه عرض نمودند که بدستخط مبارک نوشته عنایت شود که آنچه بعبد الاحد وعده رفته بود که چهل توجه خواهم داد از آنها سی و چهار توجه در حالت حیات داده شده بود شش توجه باقی را بهیئت حیات شده ایفائ موعود ادا شد خدمت حضرت عروة الوثقی قدس سره العزیز را بدستخط مبارک خود عبارتے که قرین این مدعا بوده باشد نوشته دادند حضرت وحدت قدس سره آن نوشته را بسائر بنی اعمام خود نمودند همه مخدوم زاده گان دستخط والد شریف خود را شناخته و حضرت حجة الله رضی الله عنه بر پشت آن کاغذ نوشتند۔

ترجمہ: آپ اپنے والد محترم کے وصال کے بعد ۵۵ سال تک مسند ارشاد پر تشریف فرما رہے۔ اوران میں سے چھ سال کیلئے آپ کے حکم پر مزید فوائد کے حصول کیلئے روانہ ہوئے۔ اور حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ کی خدمت میں رہے اور مخصوص نسبت سے بہرہ ور ہوئے۔ فقیر نے آپ کے متعلق اپنے نانا حضرت شاہ عطا اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے انہوں نے یہ اپنے اکابر سے سنا تھا کہ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ نے حضرت وحدت قدس اللہ سرہ سے وعدہ فرمایا کہ میں تمہارے اوپر چالیس توجہات ایسی کروں گا کہ اس سے احوال میں اتنی ترقی حاصل ہوگی کہ ایک لمبی مدت میں اتنی ترقی حاصل کرنا محال ہے اس وعدہ کے مطابق ابھی ۳۴ توجہات کی تھیں کہ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ کا وصال مبارک ہو گیا۔ اس واقعہ جانکاہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ وحدت قدس سرہ آپ کی قبر مبارک پر گئے وہاں جا کر عرض کیا کہ حضور آپ نے مجھ سے چالیس توجہ کا وعدہ کیا تھا ابھی ان میں سے ۳۴ مکمل ہوئیں تھیں اور چھ رہتی تھیں کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اور وعدہ مکمل نہ ہوا۔ عرض ہے کہ آپ اپنے وعدہ کو مکمل فرمائیں گے۔ آپ کو اشارہ ہوا کہ اس فقیر کی قبر کی طرف توجہ کر کے بیٹھو تا کہ وعدہ مکمل ہو جائے۔ آپ نے عرض کیا کہ یہ وعدہ حالت حیات کا تھا لہٰذا اب بھی حالت حیات میں یہ وعدہ مکمل ہونا چاہئے۔ تو آپ کو پھر بتایا گیا کہ ہمارے پاس اس وقت آنا جب کوئی اور نہ ہو۔ تو حضرت نے اس وقت پر نظر رکھی اور جانا شروع کیا وہاں جا کر دیکھا کہ آپ اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لاتے ہیں اور توجہ فرماتے ہیں چھ دن وعدہ کے مطابق ایسا ہی ہوتا رہا اور وعدہ مکمل ہو گیا۔ آخری دن آپ قلم سیاہی ساتھ لے گئے تھے فراغت کے بعد گزارش کی کہ آپ اپنے ہاتھ سے یہ تحریر فرمائیں کہ عبد الاحد کے ساتھ چالیس توجہ کرنے کا وعدہ کیا تھا جن میں سے ۳۴ حالت زندگی میں کی تھیں اور باقی چھ وصال کے بعد حالت زندگی میں آ کر مکمل چالیس کی ہیں۔ اور وعدہ مکمل کیا ہے۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرہ کے اپنے ہاتھ سے اس کے مطابق عبارت لکھ کر دستخط بھی کئے حضرت وحدت قدس اللہ سرہ نے اپنے تمام چچا زادوں کو یہ لکھا ہوا دکھایا سب آپ کے والد محترم کے خط کو جانتے تھے۔ حضرت حجت اللہ علیہ نے اس کاغذ کی پشت پر یہ لکھا:

هذا هو الحق اليقين بلى الا ان أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ۔

ترجمہ: یہ حق الیقین ہے کیوں نہیں اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الاسراء، تحت الآیۃ: ۸۵، ج ۵، ص ۱۹۷)

قال علیه الصلاة والسلام: أولیاء الله لا یموتون ولکن ینقلون من دار إلی دار.

ترجمہ: حضور ﷺ کا فرمان ہے اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ:۱۶۹، ج،۹، ص،۷۲، ۴، تفسیر النیشا بوری، ج،۴، ص، ۳۸۳،)

خدمت ایشان در سن هفتاد و هفت سالگی بجوار رحمت حق پیوستند۔

آپ کا وصال مبارک ۷۷ سال کی عمر میں ہوا۔

خواجه اعظم کشمیری که از فدویان صمیمی ایشان بود در کتاب اشجار الخلد و اثمار الاشجار تاریخ ایشان بنظم کشیده قصیدهائے طولانی ترتیب داده است اینجا بذکر چند فردے که ماده تاریخ از ان استنباط شود اکتفا رفت۔

ترجمہ: خواجہ اعظم کشمیری آپ کے مخلص مریدین میں سے تھے انہوں نے آپ کے احوال اشجار الخلد و اثمار الاشجار میں تحریر کئے ہیں۔ اور اس کو ایک نظم میں بیان کیا ہے۔ اس میں سے یہاں پر چند اشعار نقل کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے جن سے مادہ تاریخ نکلتا ہے۔

هذا هو النظم:

از عمر مبارکش بارشاد — بگذشت چون سال هفت و هفتاد

ترجمہ: آپ کی عمر مبارک کا سفر، گزر گیا جب ستتر سال مکمل ہوئے

از وحشت این سرائے ادنے — رو کرد سوئے رفیق اعلی

ترجمہ: اسی گھٹیا سرائے کی وحشت سے، رفیق اعلیٰ کی طرف توجہ کی

شه باز هوائ لامکان شد — ارشاد فزائے قدسیان شد

ترجمہ: لامکاں کی فضاء کے شہباز بنے، قدسیوں کو ارشاد فرمانے والے ہوئے

این حال که جان و دل بفرسود — در بیست ششم زماه حج بود

ترجمہ: اس حال سے جب دل وجان فرسودہ ہوا، تو ذوالحج کے مہینہ کی چھبیس تاریخ تھی

در جمعه که عید مؤمنین است — تشریف وصال شاه دین است

ترجمہ: جمعہ والے دن کہ مؤمنین کی عید ہے، شاہ دین کا وصال مبارک ہوا

حوران بهشت خاک راهش — غلمان بصفائ دل فدائیش

ترجمہ: جنتی حوریں آپ کی خاک راہ ہیں، جنت کے غلمان دل سے آپ کے فدائی

رضوان ز بهشت سر کشیده — امروز بکامِ دل رسیده

ترجمہ: رضوان نے جنت سے سر باہر نکالا، آج وہ اپنے دل کے مقصود تک پہنچے

می گفت پس از هزار توصیف — این بیت برائ سال تالیف

ترجمہ: کہی ایک ہزار سال کے بعد یہ وصف، یہ شعر سال تالیف کے لئے

عبد الاحد آن امام قیوم		احمد سِیَر و سعید معصوم

ترجمہ: عبدالاحد ہیں وہ امام قیوم، احمد سِیَر اور سعید معصوم۔

آراستہ تخت معرفت را		اظہار نمود مرحمت را

ترجمہ: معرفت کے تخت کو انہوں نے سجایا، رحم کرنے کا ہمیشہ اظہار کیا۔

و این نیز منظومہ او است ھذا ھو:

خواجہ کشمیری کی ایک اور نظم

کرد رحلت قطب ارشاد آنکہ بود		در رہِ حق عارفان راستند

ترجمہ: قطب ارشاد جو تھا وہ رحلت کر گیا، راہ حق میں وہ عارفوں کے لئے مستند تھا۔

از نسیمِ فیض نشگفتہ گلے		ہمچو او در باغ وحدت سر سبد

ترجمہ: فیض کی ٹھنڈی ہوا سے کوئی اس طرح کا پھول نہ کھلا، جیسے وہ باغ وحدت میں ہمیشہ رہے۔

منبع اسرار ذات لم یلد		مطلع انوار اللہ الصمد

ترجمہ: وہ ذات لم یلد کے اسرار کا منبع تھے، اللہ الصمد کے انوار کا مطلع تھے۔

از عنایات ازل ذاتش سعید		با کمالِ فضل معصوم ابد

ترجمہ: ازل کی عنایات سے دل ان کا سعید تھا، کمال فضل کے ساتھ وہ ہمیشہ سے معصوم تھے۔

زد رقم اعظم بسالِ وصل او		ہادی دین بود شیخ عبدالاحد

ترجمہ: لکھا اعظم نے ان کا سال وصال، ہادی دین تھے شیخ عبدالاحد۔

ہادی دین بود شیخ عبدالاحد ۱۱۲۶ھ، ہجری مقدس صلی اللہ علیہ وسلم۔

ولہ ایضًا:

یہ بھی خواجہ کشمیری کی نظم ہے:

چو شیخ عبد الاحد آن قطب آفاق

ترجمہ: جب شیخ عبدالاحد جو قطب آفاق تھے

سفر کرد اختیار از دار دُنیا

ترجمہ: سفر کیا دار دنیا سے آگے اختیار

چراغ افروز بزمِ قدسیان شد

توجمه: انہوں نے چراغ جلایا اور قدسیوں میں شامل ہو گئے

بر اوج چرخ مانند مسیحا

توجمه: آسمان کی بلندیوں پر مسیحا کی طرح

ولے از هجر آن سرخیل اقطاب

توجمه: اقطاب کے سردار کے فرق سے

بر اهلِ دل قیامت گشت برپا

توجمه: اہل دل پر قیامت برپا ہوگئی

چو پرسیدم ز اعظم سال وصلش

توجمه: جب میں نے اعظم سے ان کا سال وصال پوچھا

بگفتا رفت شاهِ دین و دنیا

توجمه: تو انہوں نے کہا شاہ دین و دنیا چلا گیا

الٰهی خاک پاکِ مرقدش باد

توجمه: اے اللہ ان کی مرقد پاک کی خاک

ضِیا بخش سواد دیدهٔ ما

توجمه: میری آنکھوں کی بینائی کو روشنی دینے والی ہو

فرزندان گرامی ایشان که بدرجهٔ کمال رسیده اند چهار اند منهم حضرت شیخ ابو حنیفه قدس سره بعد از رحلت والد ماجد خود پنج یا شش سال زینت ده خانقاه عالم پناه بوده اند غره شهر صفر اوائل سال هزار و یک صد و دو به مرض اسهال رحلت فرما شدند رحمة الله علیه دو فرزند ارجمند گذاشتند یکی ازان دو عارف الولی شیخ محمد زکی قدس سره خدمت ایشان دو مراتب بطواف بیت الله و زیارت روضه مبارکه رَسُوْل الله صَلّی الله علیه و اٰله و صحبه وَسَلَّم شرف اندوز اند و صاحب جذب قوی بوده اند و دران اسفار بهر بلاد و بقاع که تشریف برده اند جماعه اکابر صلحائ و فضلائ قدوم میمنت لزوم ایشان را مغتنم شمرده از برکات ایشان حظ وافر و برخ کامل حاصل نموده اند فرزند دویم حضرت وحدت عارف متقی شیخ حضرت محمد تقی اند که بفضایل صوری و معنوی متصف بوده اند و مدت مدید مروج خانقاه والد بزرگوار خویش شدند و عالمی از ایشان منور شد طبع موزون نیز داشتند در رنگ والد خود بسیار اشعار رنگین فرموده اند و تخلص مبارک نقی تجویز فرموده بودند و این فرد از اشعار ایشان است۔

توجمه: آپ کے فرزندان میں سے جو درجہ کمال تک پہنچے وہ چار ہیں ان میں سے ایک حضرت شیخ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں انہوں نے اپنے والد گرامی کی رحلت کے بعد پانچ یا چھ سال خانقاہ عالم پناہ کی مسند کو رونق بخشی اور پھر ۱۱۰۲ھ میں اسہال کے مرض کی وجہ سے اس دنیا سے رحلت فرمائی۔ اور اپنے ورثاء میں دو

صاحبزادے چھوڑے ان میں سے ایک عارف الولی شیخ محمد زکی علیہ الرحمۃ ہیں آپ دو مرتبہ سفر زیارت مکہ مکرمہ وروضہ رسول اللہ ﷺ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور جذب قوی کے مرتبہ پر فائز تھے۔ اس سفر میں آپ جس ملک وشہر میں تشریف لے گئے وہاں کے اکابر صلحاء وفضلاء نے آپ کے آنے کو غنیمت جانا اور صحبت فیض سے ممنون ہوئے۔ اور آپ کی برکات سے حصہ وافر حاصل کیا۔ حضرت وحدت علیہ الرحمۃ کے دوسرے فرزند عارف متقی شیخ حضرت محمد تقی ہیں جو فضائل صوری ومعنوی سے متصف تھے۔ اور لمبا عرصہ تک اپنے والد محترم کی خانقاہ میں مسند نشین رہے اور ایک جہاں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ اور آپ بھی طبع موزوں کے متحمل تھے۔ اور اپنے والد گرامی قدس سرہ کے رنگ میں اشعار کہا کرتے تھے۔ اور اپنا تخلص نقی رکھتے تھے۔ یہ بیت آپ کے اشعار میں سے ہے۔

فرد:

عمرِ گذشته را بتاسف نقی چه سود		کے آید آن خدنگ که از شصت بگذرد

ترجمہ: گزری ہوئی عمر کا اے نقی کیا افسوس، وہ تیر کیسے واپس آئے جو کمان سے نکل گیا ہو

و این فرد نیز از ایشان است

یہ شعر بھی آپ کا ہے

فرد:

پیر گشتی بر سر راه است مشتے استخوان		مدلائی نفی اثباتے عصا باید ترا

ترجمہ: تو بوڑھا ہو گیا اور سر راہ ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے، لائے نفی کی مدکیلئے تجھے عصا چاہئے

فرزند سیوم جناب حضرت وحدت قدس سره زبده اهل ارشاد شیخ محمد مراد قدس سره که در سفر حرمین الشریفین در رکاب والدخویش رحلت نمودند رحمة الله علیه از خدمت ایشان یک پسر مانده شیخ انوار الله فرزند چهارم خدمت حضرت وحدت قدس الله سره العزیز حضرت شیخ نور الحق که بجمیع علوم ظاهری و فیوض باطنی مشرف شده اندو اکثر مناصب شرعیه بایشان مفوض بود۔

ترجمہ: اور حضرت وحدت قدس سرہ کے تیسرے فرزند جو اہل ارشاد کا خلاصہ تھے شیخ محمد مراد قدس سرہ ہیں۔ یہ اپنے والد محترم کے ساتھ حرمین شریفین کے سفر میں تھے اور اسی میں رحلت فرما گئے تھے۔ ان کا ایک بیٹا شیخ انور اللہ تھا۔ حضرت شیخ وحدت قدس اللہ سرہ کے چوتھے صاحبزادے حضرت شیخ نور الحق علیہ الرحمۃ تھے جو تمام علوم ظاہری وباطنی کے فیض سے مشرف تھے۔ اور اکثر مناصب شریعت پر فائز رہے۔

مخفی نماند که حضرت شاه عطاء الله قدس سره که جد مادری فقیر اند ایشان و والد جد ایشان پشت به پشت بطنا بعد بطن از احفاد حضرت خازن الرحمة و حضرت وحدت شده آمده اند و جد امجد اعظم ایشان نواسه حضرت خازن الرحمة بوده می آرند که والد ایشان،از اولاد حضرت حاجی عبدالوهاب بخاری بوده اند بزیارت بیت الله رفته بودند از آن جا ملهم شدند که در سرهند رفته صبیه حضرت خازن را در عقد خود آرند چون ایشان بدار الارشاد سرهند رسیدند از خدمت حضرت خازن الرحمة رضی الله عنه طلب خویشی،نمودند و اظهار کردند که مامور برآنم خدمت حضرت خازن الرحمة فرمودند که ما نیز اگر مامور شویم قبول خواهیم کرد

همان شب در واقعه بزیارت جناب بضعة رسول الله صلی الله علیه واله وصحبه وسلم حضرت فاطمة الزهرای رضی الله تعالیٰ عنها مشرف شدند و حضرت زهرا رضی اللہ تعالیٰ عنها فرمودند که صبیه خود بچادر ما انداز و بفرزند ما بده خدمت حضرت خازن الرحمة بجان منت داشته قبول نمودند فردائ آن شب صبیه خود را بے آنکه برسم اهل زمانه بطور عروسی طوئ نمایند به طریق نذر بجباله عقد ایشان در آوردند از ان روز اولاد ایشان از احفاد حضرات مجددی زده آمده اند۔

ترجمہ: حضرت شاہ عطاء اللہ قدس سرہ جو اس فقیر کے نانا ہیں اور ان کے دادا کے والد پشت در پشت حضرت خازن الرحمہ قدس سرہ اور حضرت وحدت قدس سرہ کی اولاد سے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کے والد حضرت حاجی عبدالوہاب بخاری زیارت بیت اللہ کیلئے تشریف لے گئے تھے وہاں پر الہام میں کہا گیا کہ سرہند میں حضرت خازن الرحمہ کی صاحبزادی کو اپنے عقد میں لائیں۔ جب آپ سرہند شریف میں تشریف لے گئے اور وہاں پر حضرت خازن الرحمہ قدس سرہ سے اپنے مقصد کا ذکر کیا کہ مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ تو حضرت خازن الرحمہ علیہ الرحمہ نے فرمایا اگر مجھے بھی حکم دیا گیا تو میں اسے قبول کرلوں گا۔ اسی رات حضرت خازن الرحمہ قدس سرہ خواب میں حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ عنہا کی زیارت سے شرف یاب ہوئے جس میں آپ فرماتی ہیں اپنی صاحبزادی کو میری چادر میں ڈال دو۔ اور میرے بیٹے کو دے دو۔ اس حکم کو حضرت خازن الرحمہ علیہ الرحمہ نے دل وجان سے قبول فرمایا اور اپنی صاحبزادی کا عقد مبارک بغیر اس دور کی شادی ور خصتی کی تیاری سے سادگی سے کردیا۔ اس لئے شاہ عطاء اللہ علیہ الرحمہ کی اولاد مجددی کہلائی۔

و خدمت شاه عطاء الله مذکور صبیه حضرت قطب الاقطاب حاجی غلام محمد معصوم قدس الله سره الاقدس نکاح فرموده اند پس باین تقریب والده فقیر هم نواسه حضرت خازن الرحمة شدند و هم نواسه حضرت عروة الوثقی علیہ الرحمہ گردیدند و حضرت حاجی عبدالوهاب قدس سره که جد اعظم حضرت شاه عطاء الله اند ایشان از سادات بخاری دهلوی انداز اولاد حضرت سید جلال الدین بخارے رضی الله تعالیٰ عنه خدمت حضرت حاجی عبد الوهاب قدس سره هم عصر جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه بوده و مکاتیب قدسی آیات بطرف ایشان مرسل شده و در آن مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه اظهار مودت با ایشان می نمائیند و می نویسند که از این رابطه مؤدت که نسبت اهل بیت نبوی علیه الصلوٰة والسلام حاصل وقت من شده امیدواری عظیم بهم رسیده و دیگر ازین مقوله مشعر بتعظیم ایشان باشد در آن مکتوب بسیار مندرجست انشاء الله تعالیٰ در منتخب سابع در تذکره حضرت والده آن مکتوب را با شجره نسب مبارک ایشان تحریر خواهد شد۔ وبالله التوفیق۔

ترجمہ: اور حضرت شاہ عطاء اللہ علیہ الرحمہ نے حضرت قطب الاقطاب حاجی غلام محمد قدس سرہ الاقدس کی صاحبزادی سے بھی نکاح فرمایا جو مرشدی قیوم جہاں علیہ الرحمہ کی ہمشیرہ تھیں۔ جن سے میری والدہ ماجدہ پیدا ہوئی تھیں۔ اس وجہ سے فقیر کی والدہ بھی حضرت خازن الرحمہ قدس سرہ کی نواسی ہوئیں۔ اور نواسی حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کی بھی ہوئیں۔ حضرت حاجی عبدالوہاب قدس سرہ جو حضرت عطااللہ شاہ قدس سرہ کے والد ہیں آپ بخاری دہلوی سادات سے ہیں۔ جو حضرت سید جلال الدین بخاری علیہ الرحمہ کی اولاد سے ہیں۔ اور حضرت حاجی عبدالوہاب علیہ الرحمہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں۔ ان کی طرف آپ کے متعدد مکتوبات لکھے ہوئے ہیں۔ ان مکتوبات میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے آپ سے محبت والفت کا اظہار فرمایا ہے۔ جس میں آپ تحریر

فرماتے ہیں کہ اس رابطہ سے اہل بیت نبوی ﷺ سے انس ومحبت کا تعلق ہو جس سے عظیم امید حاصل ہوئی ہے۔ دوسرے مقولات سے بھی یہ تعظیم نظر آتی ہے ان مکتوبات میں سے ہم منتخب سابع حضرت والدہ ماجدہ کے تذکرہ میں شجرہ مبارک کے ساتھ کچھ تحریر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

منتخب رابع از منتخبات سبعه در ذکر احوال حضرت عروة الوثقی محبوب سبحان قیوم عالمیان کاشف سر مکتوم حضرت امام محمد معصوم رضی الله تعالیٰ عنه وتذکره اولیٰ از منتخب رابع در ذکر تولد جناب حضرت عروة الوثقی تا رسیدن بعلوم ظاهری وفیوضات باطنی از خدمت والد بزرگوار خود رضی الله تعالیٰ عنهما

مخفی نماند که خدمت حضرت عروة الوثقی خواجه محمد معصوم فرزند ثالث حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه و قائم مقام ایشان چنانکه حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه ایشان را بر سائر فرزندان خود فضل می داند و برادر بزرگ ایشان حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالیٰ عنه باوجود کلان سالی خود ایشان را از خود ممتاز دانسته مسند ارشاد را بایشان مسلم داشتند و نیز منصب قیومی که از جمیع مناصب کمال فائق است بایشان رسیده چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه بایشان می فرمایند که اشیا از قیومت من بتوراضی ترند چنانچه در مجلس مذکور گردد انشاء الله تعالیٰ و بشارت اصالت نیز بایشان داده اند جائے که فرموده اند که بقیه از خلقت سرور دین و دنیا علیه وآله وصحبه البرکات العلی مانده بود آن را اولش گویان بیک فردے از دولتمندان امت او عطا فرمودند و تخمیر طینت او از آن نمودند و ازاین راه آن فرو از اصالت بهره در ساخته اند از ان بقیه بعد تخمیر طینت آن فرد نیز بقیه قلیلی مانده بود آن بقیه نصیب یکی از منتسبان آن فرد آمده است و تخمیر طینت او از ان فرموده اند و باندازه آن حظی از اصالت نیز یافته اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ انگارم که نصیبے که حضرت مهدی موعود را علیه الرضوان از اصالت است از راه حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام و نیز خطاب فرموده بحضرت عروة الوثقی فرموده اند که هر قدر که نصیبے از اصالت داری موافق آن نشاء محبوبیت در نهاد تو مودع است یعنی محبوبیت ذاتی و کمال انفعالی در حق ایشان نشان داده لهذا افضل ایشان علم العموم چه فرزندان و چه اصحاب یعنی بر سائر مستفیضان والد ایشان در رنگ قطعے است چنانکه حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه به کرات و مرات بایشان خطاب می فرمودند۔

منتخب رابع: احوال حضرت امام کاشف سر مکتوم عروۃ الوثقیٰ محمد معصوم رضی اللہ عنہ

ولادت تا فراغت علوم ظاہری و باطنی از والد بزرگوار خود رضی اللہ عنہ:

حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے تیسرے صاحبزادے ہیں اور آپ کے نائب ہیں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ آپ کو اپنے تمام صاحبزادوں پر ترجیح دیتے تھے اور آپ کے بڑے بھائی حضرت خازن الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بڑے ہونے کے باوجود اپنے

آپ پر فضیلت دیتے تھے اور اپنے سے ممتاز جانتے تھے اسی لئے سجادہ نشین کے طور پر آپ کو مسند پر بٹھایا گیا۔ اور آپ منصب قیومی جو تمام مناصب کمال سے بالاتر ہے اس پر فائز ہوئے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے آپ سے فرمایا تھا کہ میرے قیومیت کے افکار تم سے زیادہ راضی ہیں۔ جیسا کہ آگے ہم ذکر کریں گے انشاء اللہ اور آپ کو اصالت کی بشارت بھی دی گئی اور فرمایا کہ حضور سرور کونین ﷺ کی خلقت سے جو باقی بچا وہ پہلے آپ کی امت میں سے ایک سعادت مند کو ملے گا اور اس کی طینت کا خمیر وہ بنے گا۔ اور اس راستہ سے ایک فرد کو اس سے بہرور کیا جائے گا۔ اور اس کی تخمیر کے بعد قلیل باقی بچے گا جو اس کی طرف منسوب افراد میں سے ایک کو دیا جائے گا۔ مجھے اندازہ ہے کہ اس سے حصہ ملا ہے:

إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ۔

ترجمہ: بے شک تمہارا رب بڑی وسیع مغفرت والا ہے۔ (سورۃ النجم: ۳۲)

اور میں سمجھتا ہوں کہ اس اصالت سے حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ کا حصہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطہ سے آپ کو ملے گا اور آپ کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تمہیں اصالت سے جو بھی حصہ ملا ہے وہ نشاء محبوبیت کے موافق ہے جو تمہیں ودیعت کیا گیا ہے۔ یعنی تمہیں محبوبیت ذاتی اور کمال انفصالی سے نوازا گیا ہے لہٰذا آپ تمام صاحبزادوں سے بالعموم فضیلت رکھتے ہیں۔ اس طرح آپ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے فیض پانے والے تمام خلفاء سے بھی افضل ہوئے۔ جیسا کہ خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے آپ کو اس انداز میں کئی مرتبہ مخاطب فرمایا۔

بیت:

بعد زین هرگز نه بیند هیچ خمارے دگر	همچو من می خوارۂ و مثلِ تو سرشاری دگر

ترجمہ: اس کے بعد دوسرا کوئی نشہ نظر نہ آئے گا، میری طرح کا شراب پینے والا اور تیرے جیسا کوئی دوسرا نہ سرشار ہوگا

و نیز فرموده اند که محمد معصوم محمدی المشرب است و نیز در مکتوبی بر نگاشته اند که از فرزندی محمد معصوم چو نویسد که وی بالذات قابل این دولت است یعنی ولایت خاصه محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة چون ایمائ از فضائل ایشان نموده شد الحال از ابتدائ تولد مبارک ایشان تا انقضائ مدت عمر شریف ایشان بطریق ایجاز و اختصار چیزے نوشته می شود بگوش هوش استماع نما۔

ترجمہ: اور آپ نے فرمایا کہ محمد معصوم محمدی المشرب ہے اور ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں کہ اپنے بیٹے محمد معصوم کے بارے میں کیا لکھوں وہ خود اس دولت کے قابل ہے۔ یعنی آپ کو ولایت خاصہ محمدی ﷺ حاصل ہے آپ کے فضائل کی طرف ہم نے کچھ اشارہ کر دیا ہے اب ولادت سے لے کر عمر شریف کے مکمل ہونے تک کے تمام احوال کا ذکر اختصار کے ساتھ کریں گے۔ غور سے انہیں سنا جائے۔

ولادت کثیر السعادت ایشان در موضع بستی ملک حیدر که قریب بدو میل خام که از دار الارشاد سرهند است واقع شده یازدهم شهر شوال المکرم در حدود سنه یک هزار و هفت هجری بود که ابواب فتوح و برکات بر کافه اهل عالم از ان روئداد۔

ترجمہ: آپ کی ولادت مبارک بستی ملک حیدر میں ہوئی جو سرہند شریف سے تقریباً دو میل کی مسافت پر ہے اور غالباً ۱۱ شوال المکرم ۱۰۰۷ھ کا واقعہ ہے جس سے اس جہاں پر برکات وفتوحات کا دروازہ کھلا تھا۔

فرد:

سر شتند از نورِ حق خاکِ او		بود چون نبی طینتِ پاک او

ترجمہ: ان کی خاک کی طینت نورحق سے ہے، نبی ﷺ کی طینت سے وہ فیض لیتی ہیں

نبی نیست لیکن برنگِ نبی		بجو شد ز کویش هزاران ولی

ترجمہ: وہ نبی نہیں لیکن نبی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں، ان کے کوچہ میں ہزاروں اولیاء دیوانہ وار پھرتے ہیں

خدمت حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه می فرمودند که قدوم میمنت لزوم محمد معصوم یعنی ولادت او مارا بس مبارک و همایون آمد که بعد از تولد او بچندماه به ملازمت حضرت خواجه خود مشرف شدیم و دیدیم آنچه دیدیم۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ؒ فرماتے ہیں کہ محمد معصوم ؒ کی ولادت ہونا اوران کا اس دنیا میں تشریف لانا میرے لئے بہت مبارک ثابت ہوا کیونکہ اس کی ولادت کے بعد میں اپنے حضرت غوث یزدانی خواجہ محمد باقی باللہ ؒ کی خدمت میں چندماہ قیام پذیر رہااور وہاں پروہ کچھ دیکھا جو دیکھا۔

فرد:

اقبال کشود در برویم		کافتاد ترا گذر بسویم

ترجمہ: میرے اوپر بخت کے بادل کھل گئے، جب اچانک تیرا گزر میری طرف سے ہوا

ونیز فرموده اند که از اقتضائ علو استعداد وی بود که در ایام سه سالگی بجامعیت استعداد و حقیقت تجلی ذات و حرف توحید لب کشود و می گفت من آسمانم من زمینم من فلانم و من فلان یعنی از ارض و سما و سقف و جدران و وحوش و طیور و حجر و نباتات هر چه در نظر او می آمد می گفت آن منم آن منم۔

ترجمہ: اور آپ نے فرمایا کہ ان کی استعداد کا کمال اور بلندی اس طرح تھی کہ تین سال کی عمر میں جامع ہوگئی تھی اور اس وقت کی حقیقت تجلی ذات اور کلمات توحید کے ساتھ لبوں کو کھولا اور یہ کہنے لگے کہ میں آسمان ہوں، زمین ہوں، میں فلاں ہوں میں فلاں ہوں، یعنی زمین وآسمان، چھت، دیواریں، درندے، پرندے، پتھر، پودے، جو کچھ بھی وہ دیکھتے کہتے میں وہ ہوں میں وہ ہوں۔

فرد:

چون زلیخا از سپندان تاب عود		نام جمله چیز یوسف کرده بود

ترجمہ: زلیخا کی طرح گلدان ولکڑی، ہر چیز کا نام اس نے یوسف رکھا۔

آنچه اکابر سلف عمرها در سلوک و جذبات گذرانیده حاصل نموده و کمال دانسته وی در اول فطرت بسیر مرادی قطع نموده متوجه فوق الفوق گشته خواهان مطلبی شده که دست ادراک اکثرے از اهل الله از دامان آن کوتاه۔

ترجمہ: وہ جو اکابر نے اپنی عمروں کو سلوک وجذبات میں گزار کر حاصل کیا آپ نے وہ اول فطرت میں سیر مرادی کو قطع کر لیا۔ اور فوق الفوق کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس مطلب کی طرف متوجہ ہوئے جس کے حاصل کرنے سے اکثر اولیاء اللہ کا دامن خالی رہ گیا تھا۔

مصرعه:

سالے که نکوست از بهارش پیدا است

ترجمه: سال جواچھا لگتا ہے وہ بہار سے پیدا ہوتا ہے

می آرند که زبان زد ایشان در ایام طفولیت کلمه از سلوک بود هر کرا امیدند می فرمودند از سلوک یعنی الزام السلوک و این کلمه جامعه مشعر است بر کمال التزام سلوک در حق خود و در حق غیر خود که بمقام دعوت و ارشاد مناسبت کمال دارد و از شفقت عام که خاصه مقام دعوت است خبر می دهدند بدلالت بهدایة کلی می نماید۔

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ بچپن میں جوکلمہ بھی زبان سے جاری ہوتا راہ سلوک کے مطابق ہوتا۔ جو کچھ دیکھتے وہی کہتے ، یہ کلمات آپ کے کامل سلوک کے التزام پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں مقام دعوت وارشاد کے موافق ہے۔ اور عام پر شفقت تھی کہ خاص لوگوں کا مقام دعوت کا ہے جس پر کلی طور پر دلالت کرتے تھے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے وہ عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الجمعہ: ۴)

مصرعه:

قیاس کن زگلستان من بهار مرا

ترجمہ: میرے باغ سے میری بہار کا اندازہ کرلو۔

و اسم مبارک ایشان که چون ذات شریف شان معصوم است نیز مدل است بعصمت ذاتی و محافظت جبلی اما لقب ایشان مجد الدین است و شیوه ایشان ثبات و تمکین و مشهور به عروة الوثقی یعنی دست آویز محکم چون فقیر بجز ایشان در وسائل دست آویز ندارم لهذا در این کتاب هر جا اسم ایشان را عروة الوثقی می آرم و از آداب زبان خود را لائق تکرار اسم ایشان نمی دانم اما سعادت زبان را نیز در ذکر اسم ایشان می شمارم لِلّٰهِ دُرّ القائل۔

ترجمہ: آپ کا نام مبارک آپ کی ذات کے لغزشوں سے محفوظ ہونے پر اور عصمت ذاتی اور محافظت جبلی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کا لقب مجد الدین اور آپ کا شیوہ ثبات وتمکین اور مشہور آپ عروۃ الوثقیٰ کے لقب سے ہوئے۔ جس کا مطلب مضبوط کنڈے کو پکڑنے والا ہے۔ جیسا کہ فقیر ان کے علاوہ کوئی اور وسیلہ نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کتاب میں ہر جگہ ان کے نام کی بجائے عروۃ الوثقی لکھا ہے اور ادب میں رہتے ہوئے اپنی زبان کو بار بار آپ کا نام دہرانے کے لائق نہیں سمجھتا اور آپ کے نام کے ذکر کو اپنی زبان کی سعادت سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ قطعہ کہنے والے کو جزاء عطا فرمائے:

قطعه:

آنکه نامش بزبان بردنم از بی ادبیست		گر چه ذرات تنم جمله بنامش گویا است

ترجمہ: وہ جن کا نام زبان پر لانا بے ادبی ہے، اگرچہ میرے جسم کا ہر ذرہ ان کا نام لیتا ہے

لیک زانجا که زبان نیز سعادت طلب است		گر باین نام شریفش نرسانم رجفا است

ترجمہ: لیکن اس جگہ سے زبان بھی طلب سعادت میں ہے، اگر میں اسے اس نام تک نہ پہنچاؤں تو یہ زیادتی ہے

قطب حق هادیئی دین خواجه محمد معصوم		آنکه پیشش بتواضع قد افلاک دوتا است

ترجمہ: قطب حق ہادیٔ دین خواجہ معصوم ہیں، وہ ایسی شخصیت ہیں کہ عاجزی سے ان کے سامنے آسمان جھکے ہیں

ظاهرش جمله بانوار شریعت روشن		باطنش جمله باسرار حقیقت دانا است

ترجمہ: ان کا ظاہر تمام انوار شریعت سے روشن ہے، ان کا باطن مکمل اسرار حقیقت کا جاننے والا ہے

قطع شد بر قدا و خلعت قیومیت		آرے این خلعت فاخر بچنین قد زیبا است

ترجمہ: ان کے جسم پر خلعت قیومیت پہنائی گئی، یقیناً یہ خلعت ایسے جسم کے لئے ہی زیبا ہے

قدسنا اللہ تعالٰی بسرہ و افاض علینا و علی العالمین فیوضہ و فتوحہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سر کے ساتھ پاک فرمائے اور ہم پر تمام عالمین پر ان کے فیوضات اور فتوحات کا سایہ رکھے۔

فرد:

رشته عمر قلم بسیار بائستے دراز		تا نوشتی شرح آن پیچیده کاکل اندکے

ترجمہ: عمر کا قلم سے رشتہ بہت لمبا چاہئے، تب بھی اس محبوب کی سیرت کو تھوڑا سا لکھ پائیں گے

خدمت ایشان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند کہ اقتباس محمد معصوم نسبتہائے مارا یومًا فیومًا انًا فانًا بصاحب شرح وقایہ می ماند کہ در خطبہ کتاب خود آوردہ الفہا جدّی الوقایۃ سبقا سبقا و کنت اجری فی میدان حفظہا طلقا طلقا حتی اتفق اتمام تالیفہا مع اتمام حفظی حضرت وحدت قدس سرہ فرمودہ اند۔

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے جو میری نسبتوں کو ایک ایک دن میں اچانک حاصل کیا وہ معاملہ صاحب شرح وقایہ علیہ الرحمۃ کی طرح ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب کے خطبہ میں لکھا ہے کہ میرے دادا نے کتاب الوقایہ کو ایک ایک دن کے سبق کے مطابق لکھا ہے۔ میں بھی اسے ساتھ ساتھ حفظ کرتا رہا حتی کہ انہوں نے جب وہ کتاب مکمل کی تو اس وقت وہ ساری مجھے یاد تھی۔ حضرت وحدت قدس سرہ فرماتے ہیں:

مثنوی:

مجدد به توصیف او لب کشاد		بفرمود کای طفل عرفان نژاد

ترجمہ: مجدد نے ان کی تعریف میں لب کشائی فرمائی، فرمایا یہ بچہ صاحب عرفان ہے

ز عرفان نوشتم ورق در ورق		همه خواندی از من سبق در سبق

ترجمہ: ان کے عرفان کو میں ایک ایک صفحہ میں لکھتا ہوں، ان سب کا مجھ سے سبق پڑھا

تو یک نقطه زین لوح نگذاشتی		هر آنچه نهادم تو برداشتی

ترجمہ: تونے اس میدان میں نقطہ بھی نہ چھوڑا، جو کچھ میں نے بیان کیا وہ تونے یاد کرلیا

تو آخر چو من قطب دوران شوی		زمن این بشارت بیاد آورے

ترجمہ: تو آخر میری طرح قطب دوران ہوگا، یہ بشارت میری طرف سے یاد رکھنا

چون در نهاد ایشان آثار شد وارشاد وعلو استعداد از زمان صغرسن مشاهده می فرمودند ونظر عنایات شامل حال ایشان مرعی داشتند ومنتظر ظهور کمالات خفیه که در ممکن استعداد ایشان مودع بود می بودند و می فرمودند که چون علم مبدع حال است از تحصیل آن چاره، نه بود ازان جهت به تحصیل علوم از معقول و منقول دلالت می نمودند از کتب دقیقه بقراءۃ صفحه صفحه ورق ورق امر کرده می، فرمودند که با بازود از تحصیل علوم فارغ شوید که مارا بشما کارهائ عظیم است و اکثر علوم از خدمت والد خود اخذ فرموده اند چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نوشته اند که درین ایام فرزندی محمد معصوم جواهر شرح مواقف راتمام کرده در اثنای سبق او قباحت هائے این بیخردان بوضوح آمده و فائدها برآن مرتب شد الحمد للّٰہ الّذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق بالجمله بعضے از علوم را از خدمت برادر اکبر خود قدوۃ الاولیائ حضرت شیخ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ و برخے را از شیخ محمد طاهر لاهوری که از فحول علمائے و اعاظم خلفائ والد ایشان بوده اند حاصل نموده اند و از اماکن دیگر نیز مستفیض شده اند و اذن کتب حدیث را نیز والد خود با حدیث مسلسل یافته اند بتوجه شریف مجددیے و موهبت ایزدی به سنت والد بزرگوار خود و اخوین عالی مقدار خود در سن شانزده سالگی از تحصیل علوم فراغ کلی یافتند و در ضمن این علوم ظاهری اکثر کمالات باطنی را تیز حاصل نموده اند اما بعد از فراغ به همگی همت و تمامی قوت باقتباس انوار والد عالی مقدار خویش مقدار مشغول شدند و آناً فآناً باسرار خاصه و معاملات مختصه و مقامات فخیمه و درجات عظیمه و کمالات عظیمه بلند و حالات ارجمند ایشان محقق شدند در رنگ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بجمیع فضائل ایشان منضبط گردیدند۔

ترجمہ: جب آپ علیہ الرحمہ نے ان میں آثار رشد وہدایت کو اور استعداد کی بلندی کو بچپن سے ہی آپ میں مشاہدہ کیا تو عنایات والی نظر جوان کے مقام کے مناسب تھی اس کو ان کے شامل حال رکھا۔ اور کمالات خفیہ کے ظہور کے منتظر رہے جو ان کی استعداد میں ودیعت کئے گئے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جب علم ہر حال کو ظاہر کرنے والا ہے تو اس کا حاصل کرنا لازم ہے اس وجہ سے علوم معقول ومنقول حاصل کرنے کا حکم فرمایا اور کتب دقیقہ کا ایک ایک صفحہ پڑھنے کا حکم فرمایا اور پھر فرمایا بابا علوم کے حصول سے جلدی فارغ ہو جاؤ مجھے تم سے بڑے کام ہیں۔ اور آپ نے اکثر علوم اپنے والد محترم حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کئے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میرے بیٹے محمد معصوم علیہ الرحمہ نے جواہر شرح مواقف کو میرے پاس مکمل کیا ہے اس کے اسباق کے دوران بے عقلوں والی کئی قباحتیں سامنے آئیں اور اس کے فوائد اس پر مرتب ہوئے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کی جس نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہم خود ہدایت حاصل کرنے والے نہ تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا۔ تحقیق ہمارے رب تعالیٰ کے رسول حق لے کر آئے۔ الغرض آپ نے کچھ علوم اپنے بڑے بھائی حضرت قدوۃ الاولیاء شیخ محمد صادق علیہ الرحمہ سے اور کچھ حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری علیہ الرحمہ سے حاصل کئے اور کچھ دوسرے علوم کے لئے دیگر علاقوں کا بھی سفر فرمایا اور استفادہ کے بعد واپس آئے۔ اور کتب حدیث کی سند اجازت اپنے والد محترم خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے حاصل کی اور توجہ مجددی

واللہ تعالیٰ کی عطا سے اپنے والد محترم اور بھائیوں کی طرح سولہ سال کی عمر میں تحصیل علوم سے کلی فراغت حاصل کی اور ان علوم کے حصول کے دوران اکثر مقامات باطنی کو بھی طے کرلیا تھا۔لیکن ان علوم کے حصول کے بعد مکمل طور پر اپنے والد محترم علیہ الرحمہ سے انوار وتجلیات کے حصول میں منہمک ہو گئے ۔اور آنا فانا اسرار خاصہ، معاملات مختصہ مقامات عالیہ درجات عظیمہ کمالات عالیہ اور حالات عظیمہ سے سرفراز ہوئے ۔اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے رنگ میں تمام کمالات حاصل کئے ۔

نظم:

ہست این حضرت ایشان امام معصوم		که چنان است مبر از تلوث یکسر

ترجمہ: آپ حضرت امام معصوم ہیں، اس طرح کہ ہر طرح کی آلائش سے مبرا ہیں

صورت شرع مجسم بکمالِ تقوی		خلعت فاخره سنتش آمد در بر

ترجمہ: شریعت کی صورت میں آپ مجسم تقویٰ کے کمال پر، خلعت فاخرہ کو سنت کے مطابق زیب تن کیا

در کمالات مجدد که تقرب بگذشت		کام بر کام بهر مرتبه اش کرد گذر

ترجمہ: کمالات مجددی میں تقرب میں اس طرح گزرے، مقصد سے اگلے مقصد پر آپ کا گزر ہوا

و نسبت محبوبیت آن قدر بایشان غلبه داشت که تقریر و تحریر رابر نمے تابد

ترجمہ: نسبت محبوبیت کا آپ پر اس طرح سے غلبہ تھا کہ اس کو تحریر و بیان میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

فرد:

تو از خوبی نمی گنجی بعالم		مرا هرگز کجا گنجی در آغوش

ترجمہ: تیری ایک خوبی پورے جہاں میں نہیں سماسکتی، میں اپنی گود میں کس طرح لاسکتا ہوں

لیکن ایمائے ازان در این معنی یافته می شود که خدمت حضرت والد ایشان هر چند برائ نکاح آن مخدوم زاده متوجه میشدند که ماذون گردند بدان مامور نمی شدند مدتهائے در این اندیشه بودند تا آنکه روزی برائ بول بالائ بامے برآمدند بعد از نشستن دیدند که چند دانه گندم آنجا افتاده است از غایت رعایت ادب آن جاء بول ننمودند باوجود غلبه آن در این اثنا ملهم شدند که در نکاح فرزند ترا اذن دادیم و منکشف ساختند که منع از این امر از کمال غیرت الٰهی جل شانه که در حق این نوباده بوستان محبوبیت است بود۔

ترجمہ: اس مقام محبوبیت کی طرف اس واقعہ سے بھی اشارہ ملتا ہے کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے جب بھی آپ کے نکاح کا ارادہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اجازت ملنے کے خواہاں ہوئے تو اجازت نہ ملی کافی عرصہ اس تجسس میں رہے ایک دن آپ بول فرمانے کیلئے بالا خانہ سے باہر تشریف لائے اور بول کرنے کیلئے بیٹھنے کے بعد دیکھا کہ وہاں گندم کے چند دانے پڑے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ادب کرتے ہوئے باوجود غلبۂ بول کے آپ نے وہاں بول نہ فرمایا اس دوران آپ کو الہام کے ذریعہ صاحبزادہ کے نکاح کی طرف توجہ دلائی گئی اور اجازت دی گئی اور کشف کے ذریعہ معلوم ہوا کہ نکاح سے ممانعت غیرت الٰہی جل وعلیٰ کی وجہ سے تھی کیونکہ باغ محبت الٰہی جل وعلیٰ میں اس نوزایدہ کو مقام محبوبیت عطا کیا گیا ہے (اور محبت میں دوسرا گوارہ نہیں)۔

بیت:

بوئ گل را نسیم آرد	زان بغیرت ز اشتمام تو ام

ترجمہ: پھول کی وہ خوشبو جو صبح کی ہوالائے، غیرت سے دیکھیں تو وہ مجھے گالی دینے کے برابر ہے

بعدہ بدلالت مولانا طاهر لاهوری قدس سره که از خلفاء والد ایشان بودند صبیه حضرت سید سند میر سفر احمد که خدمت ایشان از روم، تشریف آورده بودند از جمله سادات کرام و خلیفه عالی مقام حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه بودند برائ حضرت عروة الوثقی خواستند خدمت میر مذکور بجان منت نهاده قبول فرمودند آن بدر فلک سیادت را باآفتاب بُرج ولایت اقتران دادند و از این اقتران تامادام قیامت کواکب هدایت در شبستان عالم ماندانه قریب مجیب و جناب والدبزرگوار ایشان باوجود حقوق شتی که در ذمه ایشان داشتند آن قدر در تعظیم ایشان می کوشند که مافوق آن متصور نباشد۔

ترجمہ: اس کے بعد حضرت شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمہ جو حضرت مجددالف ثانی علیہ الرحمہ کے اجل خلفاء سے ہیں ان کے اشارہ پر حضرت سید سند میر سفر احمد علیہ الرحمہ جو روم سے تشریف لائے تھے وہ بھی آپ کے اجل خلفاء سے اور سادات کرام سے تھے ان کی صاحبزادی کو حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کے نکاح کیلئے طلب فرمایا انہوں نے کمال تابعداری سے اسے قبول فرمایا اور فلک سیادت کے چاند کو آفتاب برج ولات سے ملا دیا گیا۔ اور اس ملاپ کا اثر قیامت تک کواکب ہدایت میں چمکتا رہے گا۔ بے شک وہ قریب اور قبول فرمانے والا ہے۔ قبلہ والدمحترم خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمہ اگرچہ آپ پر بہت سارے حقوق رکھتے تھے لیکن ان کے باوجود آپ کا اتنا احترام کرتے تھے کہ اس سے زیادہ متصور نہیں۔

می آرند که در ایام صغر ایشان خدمت حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه در دهلی تشریف داشتند و حضرت عروة الوثقی هم رکاب ایشان بودند روزی در محل اضطجاع قیلوله والد خود خفته بودند خدمت والد ایشان جهت قیلوله تشریف فرما شدند بدر حجره چون رسیدند دیدند که حضرت عروة الوثقی در مقام ایشان آرام دارند خادم خواست که خدمت ایشان را بیدار سازد آن را منع فرمودند و گفتند که دوستے از دوستان خدا جل شانه در استراحت است مبادا موجب ملال او شود در بیرون آن حجره نشستند باوجودے که ایام گرما بود و فرش صحن از سنگ چون تابه آهنے حرارت داشت باین همه مدتے آنجا ماندند تا حضرت عروة الوثقی رحمة الله علیه بطور خود بیدار شدند و مطلع شده آداب بجا آوردند آن زمان حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه اندرون حجره تشریف برده قیلوله نمودند۔

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمہ جب دہلی میں تشریف فرما تھے اس وقت حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ایک دن آپ اپنے والدمحترم علیہ الرحمہ کے بستر پر قیلولہ کے وقت آرام فرما ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمہ قیلولہ فرمانے کیلئے دوپہر کو محل میں تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ کے بستر پر حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ آرام فرما ہیں خادم نے بیدار کرنا چاہا تو حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمہ نے منع فرما دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے ایک دوست آرام فرما ہیں شاید اٹھانے سے ملال میں آجائیں نہ اٹھاؤ اور پھر آپ کمرہ سے باہر تشریف فرما ہوئے حالانکہ باہر صحن پتھر کا تھا اور سخت گرمی کی وجہ سے لوہے کی طرح گرم تھا لیکن آپ وہاں بیٹھے رہے حتی کہ جب خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ خود اپنے آرام سے بیدار

ہوئے اور آپ کی آمد کی خبر ملی تو آداب بجالانے کیلئے حاضر ہوئے۔ پھر اس کے بعد حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمۃ اندر تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔

می آرند که خدمت ایشان در سن چهارده سالگی بودند که بعرض والد خود رسانیده بودند که من از خود نورے می یابم که تمام عالم ازان نور منور است چون آفتاب اگر آن نور فرور ود عالم ظلمانی است حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه بشارت قطبیت بایشان دادند و فرمودند که تو قطب وقت میشوی و این سخن را از من یاد آرد و خدمت حضرت عروة الوثقی رحمة الله علیه در بعضے مکاتیب خود بعد از نقل بشارت مسطوره نوشته اند لِلّٰهِ سُبْحَانَہ الحمد که موعود منجر گشت و اثر بشارت بحصول پیوست کذلک نور ارشاد ایشان در اطراف و اکناف عالم منتشر شد چنانچه این نوشته ایشان بر این مدعا شاهد عدلست ع بر حال تو هم حال تو برهان و دلیل:۔ بکرم خداوند جل شانه بطفیل رسول الله صلی الله علیه و اله وصحبه وسلم و بیمن توجه حضرت پیر دستگیر قدسنا الله تعالی بسره معامله تسلیک و تکمیل بغایت سهولت پذیرفته و راه وصل اقرب گشته و کار دهور بایام و شهور مقرر شده هر چند بحسب کمیت مستر شدان این معامله قلت دارد چه این وقت کثرت آن را برنتابد لیکن از روئ کیفیت افزون و بیش از بیش است یکی از مستر شدان بواسطه در هفت روز از ابتدائ تعلیم طریقه فنائے قلبی در خود نشان میداد و چیزها بیان می نمود که گویا بحوالی فنائ نفس رسیده وَمَا ذٰلِکَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ و اکثر مجازان فقیر که از احوال مستر شدان خود بیان می کنند و قصص سرعت وصول که می گویند عقل عقیل در تحیرے می ماند۔

توجمہ: آپ جس وقت چودہ سال کی عمر میں تھے اس وقت آپ قبلہ والد گرامی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور میں نے ایک ایسا نور دیکھا ہے۔ جس سے سورج کی طرح تمام جہان روشن ہے اگر وہ نور ختم ہو جائے تو تمام جہاں تاریک ہو جائے حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمۃ نے یہ سن کر آپ کو مقام قطبیت کی بشارت دی۔ اور فرمایا کہ تو قطب وقت ہوگا یہ بات میری طرف سے یادرکھنا حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک مکتوب میں اس بشارت کو نقل فرمانے کے بعد لکھا ہے کہ للہ سبحانہ الحمد جو دعویٰ تھا وہ پورا ہوا اور بشارت کا حصول اپنے انجام کو پہنچا اور اس طرح آپ سے نور ارشاد تمام جہاں میں پہنچا۔ جیسا کہ یہ لکھا گیا اپنے دعویٰ پر یہ گواہ ہے۔ مصرعہ: تمہارا حال ہی تمہارے حال کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ اور پیر دستگیر قدسنا اللہ سرہ تعالیٰ کی برکت سے معاملہ سلوک تکمیل کی انتہاء تک آسانی سے پہنچا اور راہ وصل قریب تر ہو گیا۔

اور کئی زمانوں کا کام دنوں اور مہینوں میں ہوا۔ یقیناً رشد و ہدایت حاصل کرنے والوں میں اگر چہ یہ معاملہ تعداد کے اعتبار سے بہت کم ہے کیونکہ یہ وقت ان کی کثرت کا نہیں لیکن کیفیت و مقدار کے حوالہ سے بہت بڑا ہے۔ مریدین میں سے ایک مرید نے ایک ہفتہ کے اندر تعلیم طریقہ کی ابتداء سے لے کر ایک ہفتہ کے اندر فنائے قلب کا مقام حاصل کرلیا اور ایسے احوال بیان کرنے لگا جیسا کہ فنائے نفس کے مقام پر پہنچ گیا ہو۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

توجمہ: یہ اللہ تعالیٰ پر غالب نہیں۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۰، سورۃ فاطر: ۱۷)

اور فقیر کے اکثر خلفاء مجاز اپنے مریدین کے احوال کو بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور سرعت وصول کے جو قصے بیان کرتے ہیں وہ عقل میں آنے والے نہیں۔

فرد:

اگر بادشاہِ بر درِ پیرزن		بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

ترجمہ: اگر بادشاہ بوڑھی عورت کے دروازہ پر آئے، تو اے خواجہ حیرت کا اظہار نہ کر۔

تم کلامہ الشریف۔

آپ کی کلام مکمل ہوئی۔

بعضی از خصوصیات ایشان در احوال حضرت خازن الرحمۃ ذکر یافتہ چنانچہ از خوانندگان مخفی نخواہد بر د حضرت عروۃ الوثقی رحمۃ اللہ علیہ در بعضی مکتوبات خود نوشتہ اند کہ در نماز عصر بودم بسط عظیم روئ داد و منزلت عالی و کیفیت بس شگرف کہ ہر گز مثل آن رو نداده بود بلکہ محظور و متصور ہم نگشتہ شرف ورود یافت و امورے در میان آمد کہ مصداق لا عین رأت ولا اذن سمعت

ترجمہ: آپ کے احوال وخصوصیات کا کچھ ذکر حضرت خواجہ خازن الرحمہ علیہ الرحمہ کے ذکر میں گزر گیا ہے۔ جو کہ پڑھنے والوں پر مخفی نہیں۔ حضرت خواجہ عروۃ الوثقی قدس سرہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نماز عصر میں تھا کہ ایک بسط عظیم رونما ہوا اور منازل اعلیٰ اور احوال ناپیدہ سامنے آئے کہ ان کی مثال پہلے کبھی نہیں دیکھی بلکہ کبھی وہم وخیال میں بھی نہیں آئی اس سے جب میں مشرف ہوا تو ان کو ایسا پایا کہ:

لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ۔

ترجمہ: نہ کبھی کسی آنکھ نے انہیں دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے انہیں سنا ہے۔

(صحیح البخاری، رقم: ۳۲۴۴، صحیح مسلم، رقم: ۲۸۲۴، سنن الترمذی، رقم: ۳۱۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۳۲۸، سنن الدارمی، رقم: ۲۸۶۱، ج، ۳، ص، ۱۸۶۰، الزہد والرقائق لابن مبارک، ص، ۵۱۱، رقم: ۱۴۵۶، مسند حمیدی رقم: ۷۷۹، ج، ۲، ص، ۲۴، مسند احمد، رقم: ۸۱۴۳، مسند البزار، رقم: ۹۱۴۳، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۱۱۰۱۹، صحیح ابن خزیمہ، ج، ۳، ص، ۱۹۰، صحیح ابن حبان، رقم: ، ج، ۲، ص، ۹۱، المعجم الاوسط، رقم: ۲۰۰، المعجم الصغیر، رقم: ۵۱، المعجم الکبیر، رقم: ۵۷۰۶، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم: ۳۵۴۹، حلیۃ الاولیاء، ج، ۲، ص، ۲۶۲، شعب الایمان، رقم: ۶۵۱۴، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۳۷۰، معجم ابن عساکر، رقم: ۳۹۴)

تواند بود نہ زبان را یارائے گفتن و نہ قلم را تاب نوشتن۔

اور نہ قلم انہیں لکھنے کی طاقت رکھتی ہے اور نہ زبان میں اسے بیان کرنے کی طاقت ہے۔

فرد:

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست		ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

ترجمہ: حافظ کی یہ فریاد لاف زنی کے لئے نہیں، یہ قصہ عجیب اور گفتگو نایاب ہے

انگارم کہ وصول آن وابستہ بنشاء اصالت ومحبوبیت ذاتی است ماناکہ آن مقام را خصوصیتی بہ کاتب بود کہ درآن بارگاہ خود را منفرد دید نتائج کلمہ طیبہ و سائر الفاظ ذکر مثل تسبیح و تحمید و تکبیر را دران حریم قدس گنجائش نیافت اگر گنجایش است قرآن راونماز را ہم بعلاقہ آن سوائ تلاوت قرآن مجید و ادائ نماز نسبت بآن مقام تعطیل می نماید و می فہمد کہ ہیچ کسب و عمل را در

حصول این نسبت علیه مدخل نیست موهبت صرف است سابقه عنایت می باید دیگر هیچ مانا که ریاضات و مجاهدات در مبادی قرب ولایت دخل دارد تازمانیکه سیر در اصول است اعمال سودمند و نتائج بخش است که بوسیله آن سالک مستعد ترقیات می فرماید و از تکرار کلمه نفی و اثبات از ظل باصل راه می کشاید و از اصل باصل عروج می نماید و آنچه مذکور شد آنجا اصل اصل را در رنگ ظل درراه باید گذاشت بریاضات شاقه در حوالی آن بارگاه معلی عاهے نمی کشاید وصول بآن منوط بموهبت محض است یا محبت صرف خصوصیت و عدم شرکت احدی که بالامذکور شده چون نیک تامل دید از این راه گذر است که هر کس که باین منزلت رسیده است مقامے از خود دارد که دیگرے را باصالت بآن شرکت نیست هر چند واصلان آن مقام اقل قلیل اند ازانجمله حضرت ایشان را در آنجا ملاحظه نمود بغایت عظمت و نهایت ابهت و علو شان در نظر در آمدند چنانکه عقل در وهم و ادراک آن حیران و سراسیمه است و زبان قلم و قلم زبان در بیان آن عاجز و قاصر بائد دانست که عالم را ظل حضرت حق جل سلطانه دانستن یا مرآت او تعالیٰ تصور نمودن و موهوم، دیدن و کمالات منعکسه ظل را باصل سپردن و ظل را خالی بلک معدوم فهمیدن بعد ازان آن را بکمالات اصل متحقق بودن همه، در قرب ولایات است که، از ظل باصل پیوستن است می فهمید بعد ازان که اصل را در رنگ ظل در راه گذارد و بحوالی آن حریم اقدس برسد ازین امور هیچ در کار نیست بلکه متصور نبود آنجا ظل دانستن نیست اوصاف را باصل داده خود را فانی و مستهلک دیدن، وبقائ تحقیق باصل پیدا کردن مشهود نمی گردد و وصول آن موطن را راه جدا است از این به آن مقام رسیدن دشوار است تم کلامه، الشریف۔

ترجمہ: میں سمجھتا ہوں کہ اس مقام تک وصول منشاء اصالت اور محبوبیت ذاتی ہے اور اس مقام کی خصوصیت کاتب کے ساتھ ہے۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو اس مقام میں تنہا دیکھتا ہوں۔ اس حرم میں نتائج کلمہ طیبہ، تمام قسم کے اذکار اور تسبیح وتحمید اور تکبیر کی کوئی گنجائش نہیں اگر ہے تو صرف نماز اور تلاوت قرآن کو ہے اور یہ بھی ہے کہ اس مقام میں رہ کر اگر سوائے نماز اور تلاوت قرآن کے کسی اور چیز سے تعلق رکھا تو اس مقام میں تعطل پیدا ہو جائے گا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس مقام کے وصول میں کسی چیز کو کوئی نسبت حاصل نہیں سوائے عطاء الٰہی جل وعلیٰ اور عنایات کے اور میں سمجھتا ہوں کہ ریاضات اور مجاہدات کا تعلق صرف اور صرف قرب ولایت کی مبادیات سے ہے۔ جب تک سیر اصول میں ہے تو اعمال فائدہ منداور نتائج بخش ہیں کہ ان کے وسیلہ سے سالک کی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور نفی اثبات کے کلمہ کا تکرار ظل سے اصل کی طرف راہ کھولتا ہے اور اصل سے اصل الاصول کی طرف راہ دکھاتا ہے۔ اور وہ جو پہلے مذکور ہوا وہاں اصل الاصل کو ظل کے رنگ راستے میں چھوڑ دیا گیا اور ریاضات مشکلہ سے اس بارگاہ عالی کی طرف کوئی راستہ نہیں کھلتا یہ محض عطاء الٰہی جل وعلیٰ یا محض محبت کی خصوصیت ہے اور اس میں پہلے ذکر کی گئی چیزوں کی کوئی شرکت نہیں پائی جاتی۔ جب کوئی اچھی سوچ والا سالک اس راہ سے گزرنے والوں کو دیکھتا ہے کہ جو اس مقام پر پہنچتا ہے وہ اپنا مقام اس طرح سے رکھتا ہے کہ دوسرے کو اس کی اصالت میں کوئی شرکت نہیں اگرچہ اس مقام تک پہنچنے والے بہت تھوڑے ہوتے ہیں ان کی صفات میں سے ہے کہ وہاں پر اللہ رب العزت جل وعلیٰ کی ذات کا مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ ذات نہایت بلند مقام عظمت وجلالت اور بلندی مقام میں دیکھتے ہیں وہ اس طرح کی صفات ہیں کہ عقل ان کے ادراک میں حیران و پریشان ہے۔ اور قلم کی زبان وزبان کی قلم اس کو بیان کرنے سے عاجز ہے اور یہ جاننا چاہئے کہ جہان کو ظل حق سبحانہ وتعالیٰ جاننا یا کائنات کو اس کی ذات کا آئینہ سمجھنا اور موہوم مشاہدہ اور کمالات منعکسہ کو اس طرح سمجھنا جیسے ظل کو اصل کے سپرد کرنا ہے۔ اور پھر ظل کو خالی

بلکہ معدوم سمجھنا کہ بعد میں کمالات اصل سے متحقق ہوں گے یہ سب کچھ قرب ولایت ہے جو کہ ظل کو اصل میں ملانا ہے۔اور یہ بات سمجھنی چاہئے کہ اصل کو ظل کے رنگ میں راستے میں چھوڑنا اور اس حرم اقدس کے اردگرد پہنچنا یہ ان معاملات میں سے کوئی کام نہیں بلکہ اس چیز کا تصور نہیں ہوسکتا کہ اس جگہ ظل کو بھی نہ دیکھا جائے۔اوصاف کو اصل کی طرف لے جانا اور خود کو فانی اور ہلاک جاننا اور تحقیق کی بقاء کیلئے اصل کو پیدا کرنا اس سے مشہود نہیں ہوتا بلکہ اس راستے کے وصول کی راہ جدا ہے۔اس سے اس مقام تک پہنچنا مشکل ہے۔

و نیز خدمت حضرت عروۃ الوثقی رحمۃ اللہ علیہ ببعضے مخلصان در مکاتیب شریف خود نگارش فرمودہ اند کہ از شمول عنایات کہ در بارہ این عاصی واقع است چہ نویسد۔

اور حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ اپنے بعض مخلصین کو مکتوبات مبارکہ میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ اس گناہ گار کو جو عنایات عطا کی گئیں ان کے بارے میں کیا لکھے۔

مصرعہ:

داد او را قابلیت شرط نیست قبل من قبل بلا علۃ

ترجمہ: اس کی عطا کے لیے قابلیت ہونا شرط نہیں بلکہ وہ جسے قبول فرماتا ہے بغیر کسی وجہ کے قبول فرماتا ہے۔

اگر بتفصیل آن پردازد یحتمل کہ قلم تاب آن نیار دو کاغذ بسوزد و متکلم و مستمع از ہوش روند بعد ازان کہ گوید و کہ شنود خوش گفت۔

ترجمہ: اور اگر اس کی تفصیل لکھی جائے تو قلم شاید اس کی تاب نہ لا سکے اور کاغذ جل جائے بولنے والا سننے والا اپنے ہوش کھو بیٹھیں۔اس کے بعد کیا کہا جائے اور سنا جائے۔کیا ہی اچھا کسی نے کہا۔

بیت:

سراپا آتشے امشب قدح کو دیگری پر کن		کہ خواہد سوخت مجلس تا تو می در جام خواہی کرد

ترجمہ: وہ سراپا آتش تھا جس نے آج رات کسی کے پیالے کو بھرا، پوری محفل جل جاتی اگر تیرے جام میں نہ ڈالا جاتا

ایضا لطافت و علو زبان رامی گیر دیضیق صدری ولا ینطلق لسانی

ترجمہ: پھر بھی ان باتوں میں زبان کی بلندی اور لطافت رکھنی چاہئے میرا سینہ ان باتوں سے بند ہوتا ہے اور زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

مصرعہ:

سخن از لب تو گفتم بہ لبم سخن گرہ شد کہ مستمعان متکلم را معذور دارید۔

ترجمہ: میں تیرے لبوں سے بولتا ہوں میرے ہونٹوں کو بات کرنے سے گرہ لگ گئی تاکہ سننے والے بولنے والے کو معذور سمجھیں۔

الی اخر کلامہ الشریف مذکور فی زبدۃ المقامات۔ آپ کا اس بارے میں مکمل کلام شریف زبدۃ المقامات میں مذکور ہے۔

و نیز مرقومات ایشان است نقل از جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کہ روزی حضرت ایشان قدسنا اللہ تعالی بسرہ الاقدس پیش از آنکہ بسفر اجمیر رو آرند نواخ آب چناب در صوبہ پنجاب ہمراہ خلیفہ عصر دیرہ بودند و موسم اعتدال خریفی در ایام تشریق

دقایق اسرار فنا و بقا و زوال عین و اثر بطرز خاص خود بیان می فرمودند و سخن از وصول بکعبہ مقصود نشان آن بر زبان مبارک داشتند و زیادہ از یکماہ شدہ بود کہ ھمیں قسم معارف درمیان بود روز بروز غرائب دقائق آن می کشود و این فقیر غواصی بحار آن اسرار می نمود آنحضرت ھموارہ در تبیین و تفتیش حال باین بی پروبال می بودند و ترقب ترقی وے داشتہ توجہ برآن می گماشتند تا آنکہ در آن وقت کہ بیان دقائق مسطورہ می نمودند غیر از این فقیر دیگرے در خدمت شریف نبود بعد از استفسار حاصل روزگار دور از این کار نوازشہا در حق وی فرمودند و بشارت حصول معاملات مذبورہ فرمودند حمدا للہ سبحانہ عَلٰی ذٰلک وعلی جمیع نعمائہ خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کلمہ چند در مکتوبے در حق ایشان و برادر بزرگ ایشان رقم نمودہ اند کہ وے روز بعد از نماز بامداد در مجلس سکوت داشتم ظاہر شد خلعتی کہ داشتم از من جدا شد و خلعت دیگر بمن متوجہ کہ بجائے آن خلعت نشیند بخاطر آمد کہ این خلعت زائلہ را بکسے خواھند داد یا نہ آرزوئے آن شد کہ آن را بفرزند ارجمند محمد معصوم بدھند بعد از لمحہ دید کہ بفرزندے مرحمت فرمودند و آن خلعت او را بتمام پوشانیدند آن خلعت زائلہ کنایۃ از معاملہ قیومیت بودہ است کہ بتربیت و تکمیل تعلق داشتہ و باعث ارتباط باین عرصہ مجتمعہ او بودہ است و این خلعت جدیدہ را چون معاملہ بانجام رسد و مستحق خلع گردد امید است کہ از کمال کرم آن را بفرزندے اعزی محمد سعید عطا فرمایند این فقیر بتضرع مسئلت این معنی می نماید و اثر اجابت می فھمد و فرزندی را مستحق این دولت می یابد

ترجمہ: آپ کی تحریروں میں یہ بھی ہے کہ جو حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ کی طرف سے منقول ہے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ فرماتے ہیں کہ سفر اجمیر سے آنے سے پہلے دریائے چناب کے قریب صوبہ پنجاب اپنے خلیفہ عصر کے ہمراہ دیرہ میں تھے اور خریف کے موسم میں اعتدال تھا وہ دن ایام تشریق (بقرہ عید کے بعد کے تین دن) تھے ان دنوں میں اسرار فناء وبقاء کے اسرار و دقائق اور زوال عین واثر کو خاص طرز میں بیان فرمایا۔ اس دوران آپ کی گفتگو وصول کعبہ مقصود اور اس کے نشان کے متعلق تھی ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا کہ آپ اس قسم کے معارف کو بیان فرماتے اور ہر دن نئے غرائب و دقائق کو کھولتے تھے۔ اور یہ فقیر ان دنوں اس اسرار و دقائق کے دریا میں غوطہ زن تھا۔ اس دوران حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ اس بے بال و پر کے احوال بھی دریافت فرماتے تھے اور میری ترقی پر نظر رکھتے اور توجہ فرماتے تھے جس دوران آپ ﷫ مذکورہ احوال و دقائق کو بیان فرما رہے تھے اس وقت اس فقیر کے علاوہ وہاں پر کوئی اور موجود نہ تھا۔ اس زندگی کے حاصل مقصد کے متعلق سوالات ہوتے اس سے ہٹ کر میرے حق میں بہت ساری نوازشات فرماتے تھے۔ اور اس وقت مجھے معاملات مقاصد تک وصول کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں اور باقی ساری نعمتوں پر میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷫ نے آپ کے اور بڑے بھائی کے حق میں کچھ کلمات تحریر فرمائے ہیں کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد خاموشی سے بیٹھے تھے کہ ظاہر ہوا کہ انہوں نے جو لباس پہنا ہوا تھا وہ اتر گیا اور دوسری خلعت میری طرف متوجہ ہوئی میرے دل میں خیال آیا کہ یہ فرزند ارجمند محمد معصوم ﷫ کو دی جائے کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ میرے فرزند محمد معصوم ﷫ موجود ہیں اور انہیں یہ خلعت اہتمام سے پہنائی گئی اور وہ خلعت جو زائل ہوئی تھی وہ اشارہ تھا معاملہ قیومیت کی طرف جو تربیت و تکمیل سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اس عرصہ میں اس کے اجتماع ارتباط کا باعث بنا۔ اور اسے اس جدید خلعت کے ساتھ انجام تک پہنچایا

گیا، اور حق دار کو دیا گیا۔ اور مجھے امید ہے کہ میرے فرزند محمد سعید میں یہ دیکھا گیا کہ تمہارے سوال کو پورا کیا جائے گا اور قبول کیا جائے گا۔ اور میرے فرزند کو اس کا مستحق سمجھا گیا۔

ع

باکریما کارها دشوار نیست

ترجمہ: کرم فرمانے والے کیلئے یہ کام مشکل نہیں۔

اگر استعداداست هم داد او است تعالی **ترجمہ:** اگر استعداد دی ہے تو اس کی عطا ہے۔

فرد:

نیاوردم از خانه چیزے نخست		تو دادی همه چیز من چیز تست

ترجمہ: میں گھر سے کچھ بھی نہیں لایا، تو نے ہی دیا جو کچھ بھی ہے وہ تیرا ہی ہے۔

و باین تقریب حضرت خازن الرحمة و حضرت عروة الوثقى رضی الله تعالیٰ عنهما هر دو را بشکر دلالت نمودند و نوشته اند قال الله تعالیٰ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ میدایند که شکر عبارت از صرف عبد است جمیع ماانعم الله علیه من الجوارح و القوے الظاهرة و الباطنة الی ماخلق الله و اعطاه لاجله لولاه لما حصل الشکر و الله سبحانه الموفق و خدمت هر دو مخدوم زاد گان به حصول این معاملات شگرف در ماده خودها تصریح نموده اند چنانچه در محلش مذکور شود انشاء الله تعالیٰ۔

اس عطا پر آپ نے حضرت خازن الرحمہ اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ کو شکرادا کرنے پر اشارہ فرمایا اور جو شکر والی آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ

ترجمہ: اے آل داؤد شکر والا عمل کرو میرے بندوں میں سے تھوڑے ہیں جو شکر ادا کرتے ہیں۔ (سورة سبا: ۱۳)

یہ آیت لکھی اور فرمایا کہ شکر بندے کا تصرف کرنا ہے ان تمام چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر عنایات فرمائیں وہ جسم کے اعضاء ظاہری اور باطنی قویٰ جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمائے اور عطا کئے اگر یہ نہ ہوتے تو شکر ادا نہ ہوسکتا۔ اللہ سبحانہ ہی توفیق دینے والا ہے۔ اور دونوں مخدوم زادوں کو اپنے مادہ سے ان تمام معاملات کی عنایات کی تصریح فرمائی ہے جیسا کہ اس کا ذکر اپنی جگہ پر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

تذکرہ ثانی از منتخب رابع در ذکر ایراد
بعضی عرائض ومکاتیب شریف حضرت عُروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ

عریضہ اول:

عرض داشت بنده کمترین محمد معصوم بذروه عرض خاک نشینان آستانه علیا می رساند احوال و اوضاع خدمی این حدود و مستوجب حمد است سرافراز نامه عالی که به مصحوب ممریز خان مرسل بود و دران این عاصی مهجور ناقابل دور از کار را به انواع

عنایات سر بلند ساختہ بو دند شرف از ورود آن یافت۔

عریضہ اول:

بندہ کمترمحمد معصوم عرض گزار ہے جو آپ کے آستانہ عالیہ کے غلاموں میں سے کمتر ہے۔ یہاں کے خادمین کے احوال سبب حمد اللہ جل وعلیٰ ہیں آپ کا سرفراز نامہ جوعزیز خان کے ہمراہ بھیجا گیا تھا اس میں آپ نے اس گناہ گار مہجور اور نا قابل و ناکارہ شخص پر انواع و اقسام کی عنایات فرما کہ سر بلند کیا جو کہ میرے لئے ورود رحمت کا سبب ہیں۔

فرد:

منکه باشم که برآن خاطر عاطر گذرم		لطفها می کنی ای خاکدرت تاج سرم

ترجمہ: میں کون ہوتا ہوں کہ اس پاکیزہ دل میں میرا خیال آئے، آپ نے بڑی نوازش فرمائی آپ کے در کی خاک میرے سر کا تاج

قبلہ گاھا از احسان ھائ او تعالیٰ چہ نویسم و بکدام جوارح مکافات شکر او سبحانہ توان بجا آورد مگر آنکہ خود را خاک سازد بلک از خود نامے و نشانے نگذارد هنوز حق آن بجا نیاوردہ باشد چہ عبارتے کہ باین طرف منسوب بود البتہ قاصر بود و بعیب و نقصان متسم۔

ترجمہ: میری قبلہ گاہ میں اللہ تعالیٰ سبحانہ کے احسانات سے متعلق کیا لکھوں اور میرے اعضاء اللہ سبحانہ کا شکر کس طرح سے بجالائیں۔ اور خاص کر وہ شخص جس نے اپنے آپ کو مٹی بنا دیا ہوا اور اپنا کوئی نام ونشان نہ چھوڑا ہو۔ اور ابھی تک اس مالک کا کوئی حق بھی ادا نہ کیا ہو اس کا شکر بجالانے میں کیا نسبت رکھتا ہے۔ بلکہ یہ کرنے سے قاصر ہے اور اپنے آپ کی نسبت عیب اور نقصان کی طرف کرتا ہے۔

اللّٰهُمَّ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

ترجمہ: اے میرے اللہ جل جلالہ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کرسکتا جس طرح تو اپنی تعریف کرتا ہے۔

(صحیح مسلم، رقم: ۲۲۲، سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۷۹، سنن ابی داؤد، رقم: ۸۷۹، سنن الترمذی، رقم: ۳۴۹۳، السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم: ۱۵۸، موطا امام مالک، رقم: ۴۲۵، مسند اسحاق بن راھویہ، رقم: ۵۴۴، مسند احمد، ج۲، ص۱۴۷)

مکتوبات و معاملات شریفہ جدیدہ را اخوی خواجہ محمد هاشم از آگرہ فرستادند علو درجہ آن نہ بآن مثابہ است کہ فراخور فهم هر بیے سرانجام باشد و آنچہ اندراج یافتہ بود کہ افراد عالم همگی ظلال اسماء و صفات واجبی است عز شانہ پس همہ اعراض بودند کہ جوهری درمیان آنها کان نباشد تا قیام آنها بآن جوهر بود پس از ذات اقدس ایشان را جز حرمان نصیب نبود و نصیب شان غیر از صفات نباشد مگر یک ذات عارف الخ شبے در نماز تراویح در مراقبہ مطالعہ این معنی افتاد دید کہ اعراضی کہ ذات این کس بودند بہ اصل خو وعود کردند و هیچ نامے و نشانے ازان نماند و تمام مضمحل و محو و متلاشی در اصل خود گشت و هر چندمی رود همہ در اصل خود می رود و در اصول اصول الی ماشاء اللہ تعالیٰ و مشهود گشت کہ تا هر جا کہ میروی همہ در وجوہ و اعتبارات می روی کہ اصل اصول اندو از اصول و اصول اصول بذات مجرد رسیدن محال است اصول همہ انقطاع می پذیرد و ذات عز شانہ ماوراء الوراء است چہ اطلاق اصل دران حضرت جل سلطانہ ساقط است آخر الامر بیاس کشید بیقین معلوم شد کہ هر گاہ اصل توصیفات و اعتبارات باشد نهایت سعی آن خواهد شد کہ خود را در اصول خود مضمحل و متلاشی سازی و بعد از اضمحلال در اصل از اصل گذشتن معنی ندارد امری

دیگر بائد کہ نصیبے از ذات فرا گیر د و جل سلطانہ نہ در آن وقت بخاطر رسید کہ شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ خوش می فرماید وَمَا بعد ھٰذا الا العدم المحض یعنی نیست بعد از فنا و اضمحلال در اصول مگر عدم محض چہ احوال را در ان حضرت راھے نیست غیر از انقطاع و ذات مجرد ماوراء الورا است تا این را ذات عطا نفرمایند بذات تعالی رسیدن محال است و آنچہ آن حضرت ایشان نوشتہ اند کہ۔ این قسم بزرگ در یک عصر متعدد نمی شود علاوہ یاس مذکور شد آن قدر غم و غصہ روئداد کہ چہ نویسد در آن یاس گاھے بخاطر می رسید کہ تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب است پس عدم تعدد دیگر بکدام اعتبار خواھد بود آیا فرق اصالت و تبعیت باشد۔

ترجمہ: جدید مکتوبات ومعالات شریفہ کومیرے بھائی خواجہ محمد ہاشم نے آگرہ سے بھیجا اس کا درجہ عالی اس کے مشابہ ہے کہ کم فہم والاشخص اسے نہیں سمجھ سکتا۔ اور اس میں یہ جو درج کیا گیا ہے کہ جہاں کے افراد اللہ جل شانہ کی صفات واجبہ اور اسماء کا ظل ہیں پس اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا قیام جوہر کے ساتھ نہیں جس کے ساتھ نسبت ہے اس کیلئے سوائے محرومی کے دوسرا کوئی حصہ نہیں اور ان صفات میں سے حصہ صرف ذات عارف کو ملتا ہے۔ ایک رات نماز تراویح کے بعد اس معنی کو سمجھنے کیلئے مراقبہ میں مشغول تھا۔ کہ دیکھا کہ اس ذات کی تمام صفات نے اپنی اصل کی طرف عود کیا اور ان کا کوئی نام ونشان نہ رہا اور تمام کی تمام اپنی اصل میں مضمحل اور لاشئی ہوگئیں اور جب بھی واپس پلٹیں اپنی اصل کی طرف واپس پلٹیں۔ اور پھر اصول اصول کی طرف جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور یہ مشہود ہوا کہ جہاں کہیں بھی جاؤ گے ان وجوہ اور اعتبارات کی طرف جاؤ گے جو اصول اصول ہیں اور اصول سے اور اصول اصول سے ذات مجرد تک پہنچنا محال ہے۔ اور تمام اصول انقطاع کو قبول کرتے ہیں۔ اور ذات الہ جل شانہ ماوراء الوراء ہے کیونکہ ذات حضرت جل شانہ پر اصل کا اطلاق ساقط ہے آخر میں ناامیدی کے ساتھ یقینا معلوم ہوا کہ جو بھی توصیفات واعتبارات ہیں ان کی آخری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ خود کو اپنے اصول میں مضمحل اور لاشئی بنا دے اور اصل کے اضمحلال کے بعد اصل سے گزرنے کا کوئی مطلب نہیں یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف سے اسے کوئی حصہ نصیب ہوجائے اسی وقت دل میں خیال آیا کہ شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ نے کیا اچھا فرمایا ہے۔ اس کے بعد صرف عدم ہی ہے یعنی اصول میں فناء اور اضحلال کے بعد صرف عدم محض ہی حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ احوال کی اس بارگاہ میں کوئی راہ نہیں سوائے انقطاع کے اور ذات مجرد ماوراء الوراء ہے جب تک اسے ذات عطا نہ کی جائے اس وقت تک ذات تعالیٰ تک پہنچنا محال ہے اور وہ جو آپ حضرت نے لکھا ہے کہ اس قسم کے بزرگ ایک زمانہ میں ایک ہی ہوتے ہیں متعدد نہیں اس سے مایوسی ہوئی اور وہ غم واندوہ پیدا ہوا کہ کیا بتائیں اور وہ ناامیدی دل میں کبھی اس طرح بھی آتی ہے کہ وہ شخص جسے اپنے متبوع کے تمام کمالات کی کامل اتباع حاصل ہے تو وہاں دوسرے کا عدم کس طرح سے معتبر ہوگا۔ کیا یہاں اصالت وتبعیت کا فرق رہ جاتا ہے۔

اما این قسم خواطر مسکن آن اضطراب نمی شد محرمے نبود کہ باوے درد دل توان درمیان آورد آخر الامر بتوفیق آیہ کریمہ۔

ترجمہ: لیکن اس خیال کا دل مسکن نہیں بنا کہ اضطراب پیدا نہ ہوا اور ایسا محرم بھی نہیں کہ اس کے سامنے دردِ دل کو بیان کیا جائے آخر کار اس معاملہ کہ متعلق یہ آیت کریمہ واضح ہے۔

حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَھُمْ نَصْرُنَا۔ (سورۃ یوسف: ۱۱۰)

ترجمہ: حتی کہ جس وقت رسول ﷺ مایوس ہوگئے اور انہوں نے سمجھا کہ اب وہ جھٹلا دئے جائیں گے تو اس وقت ہماری مدد ان کے پاس پہنچ گئی۔

الی آخر مکتوب هشتاد و یکم از مکاتیب جلد ثالث که نام زد این فقیر گشته اطلاع دادند هر چند مکرر بر آن مکتوب گذشته بود اما گویا از این اطلاع دادن مصلحت نبود که چشم پوشیده از این حرف می گذشتم الحال بتوجه شریف امیدوار است که از این معما دری بکشاید چون در عین نوشتن بر این امر اطلاع یافت بتفصیل در خود مطالعه نتوانست نمود انشاء اللہ تعالیٰ بتوجه آن حضرت بهره ور گردد۔

ترجمہ: اور مکتوب نمبر (۸۱) جلد نمبر ۳ کے آخر تک کی عبارت جو اس فقیر کی طرف لکھی گئی اس سے مکمل اطلاع مل گئی جبکہ اس مکتوب کو متعدد مرتبہ پڑھا گیا اس سے پتہ چلا اس معاملہ پر اطلاع دینا مصلحت نہ تھی اس لئے گویا کہ بند آنکھوں سے یہاں سے گزار دیا گیا اب امید کرتا ہوں کہ اس معاملہ کا معمہ حل کر دیا جائے گا۔ جبکہ عین اس کو لکھتے وقت اطلاع دی گئی اس کی تفصیل اپنے مطالعہ میں نہیں آسکتی انشاء اللہ آپ حضرت کی توجہ سے میں اس سے بھی بہرہ مند ہو جاؤں گا۔

مخفی نماند که امریکه آن حضرت طلب آن می نمودند و آن وصول بذات بحت بوده بلک حصول نصیبه از ان مرتبه علیا بعد از چندگاه از نوشتن آن مکتوبات بآن مبشر و محقق گشت چنانچه در مکتوب هشتاد و ششم که به نام خواجه محمد حنیف در این جلد مرقوم است تصریح بآن معنی رفته و العبودیة۔

ترجمہ: یہ بات پڑھنے والوں پر مخفی نہ رہے کہ وہ معاملہ جس کی طلب کا اظہار حضرت نے فرمایا وہ ذات محض کا حصول ہے بلکہ اس مرتبہ عالی سے اپنے حصہ کا حصول ہے پھر کچھ عرصے بعد اس بشارت کے متعلق مکتوب لکھنے سے معاملہ کی تحقیق ہوگی جیسا کہ مکتوب نمبر ۸۶ جو خواجہ محمد آصف کے نام اسی جلد میں ہے اس میں اس کی تعریف ہے۔

عریضه ثانی در بیان بعضی اذواق مخصوصه بابیان شمول عنایات او سبحانه و تعالیٰ نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند عرض داشت کمترین بندها محمد معصوم ذره دار بموقف عرض بار یافتگان عتبه علیه میرساند احوال دعا گویان این حدود بیمن توجهات علیه مستوجب حمد است غیر از آلام فرقت و مهاجرت اندوهے واقع نیست۔

معروض ثانی:

یہ معروض آپ کے بعض مخصوص پسندیدہ اعمال اور ان پر ہونے والی عنایات جل وعلی سے متعلق ہے جو کہ اپنے پیر بزرگوار کو آپ نے تحریر کیا تھا آپ لکھتے ہیں کمتر بندہ محمد معصوم جو ذرہ کے برابر ہے بارگاہ عالیہ میں اپنے موقف سے متعلق عرض گزار ہے کہ اس جگہ رہنے والے دعا گو سب خیریت کے احوال سے مزین ہیں جو لائق حمد و ستائش ہیں سوائے جدائی اور غریب الوطنی کے اور کسی طرح پریشانی کا شکار نہیں ہیں۔

فرد:

خیال وصل تو تا حال زنده میدارد		وگر نه باغمِ هجران حیات معنی چه

ترجمہ: تیرے وصل کا خیال ابھی تک زندہ رکھے ہوئے ہے، ورنہ غم ہجر کی زندگی کا کیا مطلب

سر فراز نامهائ گرانمایه کرامیه بامعارف و اسرار سامیه پی درپے می رسند و معامله را از حضیض باوج می برند مکتوبے که متضمن تجلیات ثلثه است در این آوان رسید بقدر استعداد خود از ان بهره گردید و خطے فرا گرفت بعد از ان مکتوبے که مشتمل بر معارف نور

صرف ذاتی است شرف ایراد یافت در حین مطالعه آن شعورے از نور صرف یافته بود بلک فناء و بقاء بآن نیز فهمیده و تا مدتے در ان استغراق داشته هر چند در وقت کتابت آن نسبت مستورات تاوجهش چه باشد حضرت سلامت از عنایت او تعالیٰ چه نویسد و از احسان هائ او سبحانه چه سان بیان نمید کشان می برند هر چند نمی داند کجا می برند و کجا می رسانند اما التذاذات و کیفیات که در این میان روئ می دهند بیان آن نمی تواند کرد ذوقیست نه بیانے۔

ترجمہ: آپ کے سرفراز نامے جو گران قدر معارف واسرار سے بھرے ہوئے ہیں وہ تسلسل سے مل رہے ہیں اور معاملہ کو گہرائیوں سے بلندی کی اوج پر لے جاتے ہیں اور خاص طور پر وہ مکتوب جس میں تجلیات ثلاثہ کا بیان ہے میں اپنی استعداد کے مطابق ان سے بہرہ مند ہوا ہوں۔ اور ایک وافر حصہ اس سے حاصل کیا ہے۔ اس کے بعد اس مکتوب کے مطالعہ سے سرفراز ہوا جو نور صرف ذاتی کے معارف کے بیان پر مشتمل ہے اس کے مطالعہ کے دوران نور صرف سے متعلق شعور حاصل ہوا۔ بلکہ اس کی فناء و بقاء سے بھی واقفیت حاصل ہوئی۔ اور ایک مدت تک اس میں مستغرق رہا۔ لکھے ہوئے میں یہ نسبت چھپی ہوئی ہے اس کا چہرہ کیسا ہوگا حضرت کی ذات سلامت رہے میں اور کیا لکھوں اس کے علاوہ احسانات الٰہیہ جل وعلی کے متعلق کیا بیان کیا جائے۔ صرف ان میں سے گراں قدر کو ذکر کیا جاتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں لے جائیں گے اور کس منزل پر پہنچائیں گے۔ لیکن اس دوران ذات و کیفیات کی جو لذت ہے وہ بیان نہیں ہوسکتی وہ سب کچھ ذوقی ہے نہ کہ بیانی۔

بیت:

من نه باختیار خود می روم از قفائے تو		آن دو کمند عنبرین می بردم کشان کشان

ترجمہ: میں اپنے اختیار سے تیرے پیچھے نہیں چل رہا، وہ دو عنبرین کمند مجھے کھینچ کر لے جا رہی ہے

حضرت حق سبحانه و تعالیٰ علم و تمیز کامل بتوجه عالی عطا فرماید رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ قبل از این به مصحوب قاصدے واقعه نوشته فرستاده است اگر به صحت و سقم آن ممتاز شود کمال بنده پروری او است العبودیة۔

ترجمہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی توجہ عالی سے کامل علم وتمیز عطا فرمائے۔ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔ اس سے پہلے میں نے قاصد کے ہاتھ ایک واقعہ لکھ کر بھیجا ہے اگر اس کے صحیح اور غلط معاملات کی حضور نشاندہی فرما کر امتیاز فرما دیں تو کمال بندہ پروری ہوگی۔

عریضه ثالث در انکشاف نسبت عزیزے نیز به پدر و پیر بزرگوار خود رضی اللہ عنه نوشته اند عرض داشت احقر الخدمة محمد معصوم بذروه عرض آستان بوستان می رساند از آن روزے که از شرف سعادت حضور مهجور گشته است خبری از خادمان آن درگاه باین شکسته بال نرسیده بسے نگرانست احوال خادمان این جائے مستوجب حمد است و اوقات بجمعیت بسر می برند حضرت سلامت امشب که شب شنبه بیست و ششم ربیع الثانی است که میان شیخ مزمل از این دار رحلت نمودند خوب رفتند در وقت دفن کلاه تبرکی آن حضرت را که پیش بنده بود و رائ کلاهی که آن حضرت بنده را به تخصیص عنائیت فرموده بودند بر سر ایشان پوشانیدم به مجرد پوشانیدن یا بعد از لمحه دید که نسبت خاصیه عالیه آن حضرت در ایشان جلوه گر گشت تمامی این عزیز را در بر گرفت بعد از ان تمام مقبره را نسبتش فرو گرفت بلک تمامی آن گرد و نواحی را از نور مالامال ساخت من قبل قبل بلاعلة۔

معروض ثالث:

یہ تیسرا معروض اپنے والد پیر بزرگوار کی نسبت عزیز کے مقام کے انکشاف سے متعلق ہے۔ آپ لکھتے ہیں احقر محمد معصوم عرض کرتا ہے اور اسے باغ جیسے آستان تک پہنچاتا ہے۔ جس دن حضور کے قرب کی سعادت سے محروم ہوا ہوں اس دن سے اس آستانہ کے رفقاء کے احوال کی کوئی خبر نہیں۔ لیکن اس جگہ کے خادمین کے تمام احوال سب حمد الٰہی جل وعلیٰ ہیں اور اپنے تمام اوقات کو بڑی جمعیت سے بسر کر رہے ہیں حضرت کی ذات سلامت رہے آج رات بروز ہفتہ ۲۶ ربیع الثانی ہے اور میاں شیخ مزمل اس دار فانی سے رحلت کر گئے ہیں اور بڑی اچھی حالت میں یہ سفر اختیار کیا ہے۔ اور ان کے دفن کے وقت حضرت والا قدس سرہ نے جو ٹوپی تبرک کیلئے مجھے عطا فرمائی تھی وہ میرے پاس تھی میں نے وہ ان کے سر پر پہنادی تھی اس کے پہنانے کے ایک لمحہ کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ کی خاص نسبت عالیہ اس میں جلوہ گر ہوئی اور اس عزیز کو مکمل طور پر اپنی بغل میں لے لیا اس کے بعد اس نسبت نے تمام قبرستان والوں کو گھیر لیا بلکہ اردگرد کا تمام علاقہ اس کے نور سے مالا مال ہوا۔ جس کسی کو قبول کیا گیا بغیر علت کیا گیا۔

عریضہ رابع در حصول مقام عالی کہ باصل الاصل متعلق است نیز بہ پیر بزرگوار خود رضی نوشتہ اند عرض داشت نیاز مند درگاہ والا محمد معصوم بعرض اقدس می رساند احوال این شکستہ بال بیمن توجہ آن کعبہ امانی و امال بروجہ استقامت است و بھیچ گونہ در غریمت امور فتور راہ نہ یافتہ امید میدارد کہ بطفیل نظر عنایت آن حضرت در چند نفس عاریتی کہ ماندہ نیز فتور راہ نہ یابد و ثانیاً معروض، می دارد کہ فقیر تامدتہا مقبوض و مغموم می بود آخر الامر بتوجہ عالی بسطی عظیم روئداد و دران بسط مقام عالی بس بشگرف نمودار شد دران وقت چنان معلوم شد کہ این مقام فوق جمیع مقامات ظلال است و مقام اصل الاصل است کہ شائبہ ظلیت بدان راہ نیافتہ خود را بتمام داخل آن مقام یافت و سر خود را داخل مرکز آن مقام دید و باقی خود را تہ آن مرکز محاذی بآن و بعضی چیزہائ دیگر آن وقت مشہود بود اگر در حضور می بود یحتمل کہ بعرض می رساند۔

معروض چہارم:

یہ عریضہ مقام عالی جو اصل الاصول ہے اس کے حصول پر اپنے پیر بزرگوار رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا درگاہ والا کا نیاز مند محمد معصوم عرض گزار ہے کہ اس شکستہ حال کے احوال کعبۂ خواہشات و مقاصد کی توجہ سے وجہ استقامت پر ہیں اور کسی طرح کا بھی عزیمت کی راہ میں فتور نازل نہیں ہوا اور آپ کی نظر عنایت کے طفیل امید ہے کہ باقی جو مانگی ہوئی زندگی کے چند سانس ہیں وہ بھی راہ فتور سے بچے رہیں گے اور دوسری عرض یہ ہے کہ فقیر ایک مدت تک مضموم و مقبوض رہا اور آخر کار آپ کی توجہ عالی سے اعلیٰ قسم کا بسط حاصل ہوا اور اس بسط کے دوران ایک واضح مقام عالی ظاہر ہوا اس سے معلوم ہوا کہ یہ مقام تمام مقامات ظلال سے فوق ہے۔ اور مقام اصل الاصل ہے۔ کہ اس سے ظلیت کا کوئی شائبہ نہیں اپنے آپ کو میں نے مکمل اس مقام میں مدخل پایا۔ اور اپنے سر کو اس مقام کے مرکز میں داخل دیکھا اور باقی جسم کو اس مرکز کے محاذی دیکھا۔ اس وقت کچھ اور چیزیں بھی ظاہر ہوئیں اور اگر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو عرض کرنے کی جسارت کرتا۔

عریضہ خامس در اشارۃ بہ حصول نسبت سابقین بامعارف متعلقہ آن نیز بوالد عالی مقدار خویش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند عرض داشت بندہ کمترین محمد معصوم بذروہ عرض خاک نشینن درگاہ عرش اشتباہ می رساند کہ سرفراز نامہ گرامی کہ از سرائ ہو دل مرسل بود رسید جان ہائ افسردہ را سرور کامل بخشید و دلہائ مردہ را حیات جاودانی از سرِ نوارزانی فرمود حمداً للہ سبحانہ کہ

متعلقان این جائے ازان مهلکه بعافیت ماندند سفرے که مولانا محمد صدیق اختیار کرده بودند اوائل هم در نظر فقیر چندان زیبا نمی نمود

معروض پنجم:

اس میں نسبت سابقین اوران کے متعلقہ معارف کے بارے میں اپنے والد بزرگوار کوتحریر فرماتے ہیں۔کمتر بندہ محمد معصوم عرش کے مشابہ خانقاہ کے خاک نشینوں میں سے ایک عرض گزار ہے کہ آپ کا سرفراز نامہ جس نے دل کی قیمتی حیات ازسرنو بخشی الحمدللہ سبحانہ یہاں کے تمام متعلقین عافیت سے ہیں مولانا محمد صدیق نے جوسفر اختیار کیا تھا اولاً تو وہ فقیر کی نظر میں بہتر نہ تھا۔

فرد:

باپری روئ اگر در خانهٔ باشد کسی		ذوق بیرون چون کند دیوانهٔ باشد کسے

توجمہ: پری جیسے چہرے والے کا پاؤں اگر کسی گھر میں آجائے، ذوق اگر اسے باہر کرے تو کوئی دیوانہ ہو جائے

از استعداد بلند همتی مولانا این عزم عجب نمود بائستے که امرے که پیش گرفته بودند بانصرام رسانیده متوجه امر دیگر می گشتند ثانیا، احوال شکست خود را بعرض می رساند حضرت سلامت این فقیر را ازان باز که بعالم فرود آورده اند نشان آن نسبة را که در وقت عروج بآن مشرف ساخته بودند میانه می یابد که از یمین و یسار بیگانه است یمین و یسار از این نسبت قلیل النصیب اند بلکه هیچ مناسبتے ندارند این نسبت مخصوص بسابقان است اصحاب یمین در رنگ اصحاب یسار از این کمال چه دریا بند و ارباب ظلال در رنگ عوام مؤمنان از این سماچه فرا گیرند محبت ذاتیه که در آنجا ایلام محبوب زیاده محبت بخش است نسبت بانعام او اینجا محقق می، گردد و چون بذوق و وجدان خود رجوع می کند بے تکلف می یابد که خطے و حلاوتے بلکه از دیار محبتے که در وقت ایلام محبوب است فرحتے و سرورے می بخشد که در هنگام انعام او نیست توان گفت تصور ایلام محبوب فرحی و سروری می بخشد که در نفس انعام، آن فرح و سرور ثابت نیست چه در محبت ذاتیه هر چند فرح و سرور از شائبه نفسانیه منزه و مبرا باشد اتمیت و کملیت پیدا می کند و عالم را بتمام اعراض می یابد که بوئ از جوهریت نیافته است و قیام بذات در حق آن ثابت نیست قیوم جمیع اشیای اوست سبحانه مشار الیه بلفظ اَنَا بلکه مشار الیه بجمیع اشارت هم اوست تعالی چه ممکن را ذات نیست و اشارت بعرض عین اشارت بقیوم او است ممکنات را اشباحے پیش نمی داند و زیاده از ارادت خارجی در آنها تصور نمی نماید قدرت کامله او تعالی را باید ملاحظه نمودن که این ارادت را محض در مرتبه حس و وهم است برنهجی ثبات و استقرار داده است که از زوال مصون و محفوظ است و معامله ابدی باین مربوط و قیام اعراض را برنهجی می باید که از شائبه حالیت و محلیت پاک و مبراست پیش ازین نیست که ثبوت تقرر اشیاء با ذات تعالیٰ چون قلم در بیان احوال می گیرد آن قدر ریزش می شود که مدرکه از ضبط برداشت آن عاجز می شود لاجرم اقتصار بر قلیل می نماید و باقی را موقوف بر وقتی دیگر میدارد و العبودیة۔

توجمہ: مولانا نے اپنی استعداد اور بلند ہمتی سے بڑا اچھا کر دیکھا یا اور پورا کرنے کے بعد دوسرے معاملہ کی طرف توجہ کی ہے دوسرا یہ کہ فقیر شکست خوردہ اپنے احوال کا ذکر کرتا ہے حضرت کی ذات سلامت رہے فقیر کو جس جہاں میں پھر لے گئے تھے اور وقت عروج اس نسبت سے مشرف فرمایا اس دوران جانا کہ یمین

یسار اس سے بے خبر ہیں اور اس نسبت سے بہت کم حصہ رکھتے ہیں بلکہ وہ کوئی مناسبت نہیں رکھتے یہ نسبت سابقین کے ساتھ خاص ہے اس لئے اصحاب یمین اصحاب یسار کے رنگ میں اس کمال سے کچھ حصہ حاصل نہیں کر سکتے اور ارباب ظلال جو عام مؤمنین کے رنگ میں ہیں اس معاملہ سے کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ اور محبت ذاتیہ جس میں محبوب کا تکلیف دینا زیادہ محبت بخش ہوتا ہے اس نسبت کا انعام اس جگہ محقق ہوتا ہے اور جب اپنے ذوق اور وجدان کے ساتھ رجوع کرتا ہے تو بے تکلف وہ حلاوت اور لذت بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت کے تکلیف دینے میں محسوس کرتا ہے اور وہ فرحت وسرور اسے عطا کیا جاتا ہے جو انعام میں حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ سرور و فرحت جو محبوب کے تکلیف دینے میں ملتی ہے وہ نفس انعام واکرام میں ثابت ہی نہیں، کیونکہ محبت ذاتیہ میں فرحت وسرور جب شائبہ نفسانیہ سے مبرا ہوتا ہے تو پھر اکملیت اور اتمام پیدا ہوتا ہے۔

اور سارے عالم کو عرض کے زمرہ میں جانتا ہے اور جوہر کی بو بھی نہیں پاتا۔ اور قیام بالذات اس کے حق میں ثابت نہیں کیونکہ جمیع اشیاء کا قیوم اللہ سبحانہ کی ذات ہے جس کی طرف انا سے اشارہ کیا گیا۔ بلکہ تمام مشار الیہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے کیونکہ ممکن کی اپنی کوئی ذات نہیں ہوتی اور عرض کی طرف اشارہ اصل میں اس کے قیوم کی طرف اشارہ ہوتا ہے، اور ممکنات کی پہلے سے اشباح نہیں ہوتی اور ارادات خارجی سے زیادہ اس میں کسی چیز کا تصور نہیں ہوتا۔ اس میں قدرت کاملہ کو اس طرح سے دیکھنا چاہئے کہ یہ ارادات محض مرتبۂ حس اور وہم میں ہے اور اس قدرت کا ثبات واستقرار اس کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ وہ زوال سے مامون ومحفوظ ہے۔

اور ابدی معاملہ اس کے ساتھ مربوط ہے اور اس ذات کے ساتھ اعراض کا قیام اس طرح پر ہے کہ وہ شائبۂ حالیت ومحلیت سے مبرا ہے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہ اشیاء کے تقرر کا ثبوت اللہ تعالیٰ سے ہی ہے جس طرح قلم سے جو احوال لکھے جاتے ہیں اس قلم میں اس قدر ہی جنبش ہوتی ہے جس قدر لکھنے والے کی قوت مدرکہ اسے ہلائے گی۔ اور قلم اس معاملہ میں عاجز ہوتا ہے قلیل پر اختصار کرتے ہیں باقی کو کسی دوسرے وقت کیلئے چھوڑتے ہیں۔

عریضہ سادس مشعر از فنائ اتم و بقائے اکمل نیز بہ پیر بزرگوار خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض داشت مہجور ملازمت عالی محمد معصوم بدروہ عرض عاکفان آستانہ عالیشان می رساند حسن و جمال کہ متوہم می شد چون عاریتے وامانتی بود اھل امانت منصرف گشت غیر از شر و نقص ہیچ چیز باقی نماند حضرت سلامت در اثنائ این تحریر حالتی روئداد دید کہ آن عدم کہ غیر وی ہیچ چیز ظاھر نبود رو باستتار آورد و آن کمالات کہ باصل خود رجوع کردہ بود جلوہ گرشدن گرفت درین اثنا غیبتی روئداد می بیند از بسکہ طعام پر خوردہ است در طبیعت برھم زدگی پیدا شدہ وی بشدت روئدادہ می باید کہ از ھر رگ و پوست حتا کہ از رگ ناخن باھم مادہ می کشند و می بر آرند چون بافاقت آمد دید عدم را بتمامہ بر آوردہ اند و غیر از کمالات کہ باصل خود رجوع کردہ بود چیزے دیگر ظاھر نیست خود را بغایت نورانی و لطیف یافت بعد از ان دید کہ آن کمالات کہ بآن بقا بخشیدہ اند باصل خود رجوع کردن گرفتند و باصل الاصل ملحق گشتند و ظھور در آن حضرت بطریق اصالت و حقیقت پیدا کردہ اتصال حقیقی بے تکیف حاصل نمودند این زمان کہ از عدم تمام کشیدہ بآن کمالات ملحق شدہ بود آنجا اطلاق یافت و نسبت ظاھر با مظھر چون نسبت عالم خلق باعالم امر یافت حقیقت کمالات انفعالی آنجا ظاھر می شود و بعضے امور دیگر نیز اینجا معلوم بود نتوانست نوشت انشاء اللہ تعالیٰ چون بدولت حضور مشرف گردد بعرض رساند۔

معروض ششم:

اپنے پیر بزرگوار رضی اللہ عنہ کی خدمت فنائے اتم و بقائے اکمل سے متعلق جو میری سمجھ میں آیا ہے وہ پیش کیا جاتا ہے کہ بارگاہ عالی سے دور محمد معصوم آستان عالی شان کے معتکفین کی بارگاہ میں عرض گزار ہے۔ کہ جو حسن و جمال میرے وہم میں آیا وہ اس طرح کا ہے کہ جسے کوئی چیز مانگی ہوئی امانت ہوتی ہے وہ اہل امانت سے منصرف ہو جاتی ہے اور سوائے شر و نقص کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی حضرت کی ذات سلامت رہے اس تحریر کے دوران ایک ایسی حالت ظاہر ہوئی۔ کہ وہ عدم جس کے علاوہ کوئی چیز ظاہر نہ تھی اسے پردہ میں لانے سے وہ کمالات جو اصل کی طرف رجوع کر گئے تھے ظاہر ہونے لگے اور اسی اثناء میں حالت غیبت پیدا ہوئی کہ جس طرح زیادہ کھانے سے طبیعت میں گرانی پیدا ہوتی ہے وہ ہوئی اور وہ جسم میں اس شدت سے ظاہر ہوئی کہ ہر رگ اور گوشت و جلد کے ہر ذرہ میں اور ناخنوں میں اس کا مادہ ظاہر ہونے لگا۔ اور باہر آنے لگا اور جب افاقہ ہوا تو دیکھا کہ عدم کو اتمام میں لایا گیا ہے اور سوائے ان کمالات کے جو اپنے اصل کی طرف رجوع کر گئے تھے کچھ اور ظاہر نہیں ہوا اور اپنے آپ کو انتہائی نورانی و لطیف پایا ہے اس کے بعد ان کمالات جن کو بقا بخشی گئی تھی دیکھا گیا کہ اپنی اصل کی طرف رجوع کر گئے ہیں۔ اور اصل الاصل سے مل گئے ہیں اور آنحضرت کا ظہور بطریق اصالت و حقیقت پیدا ہوا ہے اور اتصال حقیقی بغیر کسی کیفیت کے پیدا کرنے کے حاصل ہوا ہے اس زمانہ میں کہ عدم کو مکمل طور پر کھینچ لیا گیا اور ان کمالات کے ساتھ الحاق کیا گیا وہاں اطلاق کو پالیا گیا اور ظاہر نے مظہر کی نسبت کو پالیا جس طرح عالم خلق کی نسبت عالم امر کے ساتھ پائی جائے تو حقیقت کمالات انفصالی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور امور بھی اس مقام میں معلوم ہوتے انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا انشاء اللہ جب حضرت کی زیارت کی دولت سے شرف یاب ہوں گے تو پھر بیان کریں گے۔

عریضہ سابع در عظمت مطلوب و عجز ادراک آن نیز بہ پیر و پدر بزرگوار خود رضی اللہ عنہ نوشتہ اند عرض داشت کمترین بندھا محمد معصوم بذروہ باریافتگان آستانہ علیا می رساند کہ اوضاع خدمت این حدود مستوجب حمدست ہموارہ ترصد استماع اخبار فرخندہ آثار سلامتی خدمۃ علیہ دامن گیر است اشتیاق دریافت دولت حضور راچہ شرح دھد و سوز و گداز جدائی راچہ سان وانماید۔

معروض ہفتم:

عظمت کی طلب میں رہنے والا اور اس کے ادراک سے عاجز اپنے والد پیر بزرگوار کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔ اور کمترین بندہ محمد معصوم آستان عالی میں پہنچنے والوں کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ اس طرف کے تمام معاملات قابل حمد و ستائش ہیں اور بارگاہ عالی کی خوشخبری کو سننے کا امیدوار ہے اور حضور کی بارگاہ میں باریابی کا شوق دامن گیر ہے اس سوز و گداز کی کیا تشریح کروں اور دلاسہ دینے کیلئے کیا سامان کروں۔

بیت:

درونم خون شد آخر چند جوشم		می اندر آب کینہ چندنوشتم

ترجمہ: میرا اندر خون بن گیا کس طرح سے جوش میں آؤں، اندر آب کینہ سے پر کیسے لکھوں۔

قبلہ گاہا عجب کاروبار است و طرفہ و دلال در عین آرام حرمان است و در نفس وصل ہجران می یابد و نمی یابد و نمی داند کہ چہ می یابد و تضاد در تضاد است و تناقض در تناقض آرامے می دھند و لذت می بخشند کہ ہزاران لذات و ارامھا در جنب آن بجوی نمی خرند و در عوض آن بہ پشیزی نمی گیرند۔

قبلہ گاہ یہاں عجب کاروبار ہے کیا عرض کروں اور اس پر طرفہ یہ کہ دلال عین آرام سے محروم ہیں اور نفس وصل ہجر حاصل کر لیتا ہے اور حاصل نہیں کرتا اور نہیں جانتا کہ کیا حاصل کیا ہے تضاد در تضاد اور تناقض در تناقض ہے یہ ایسا آرام اور لذت عطا کرتے ہیں کہ ہزاران لذات وآرام اس کے ساتھ ایک جو جیسی قدر بھی نہیں رکھتے اور اس کے عوض میں ایک مچھر کے برابر بھی نہیں۔

مصرعه:

آنجا که باشد نقل دمی بے کاریست

ترجمه: اس جگہ سانس کا لینا بھی بیکار ہے۔

این کارها اگر عمرها در شکرانه آن صرف نماید هیچ نه کرده باشد و اگر عهدها در طلب آن بگذراند بے سابقه فضل الٰهی هیچ حاصل ننموده مع ذلک حرمان همه وقت دامنگیر است و دوری و مهجوری همواره دستگیر۔

ترجمه: ان اعمال کے شکرانہ میں اگر عمر بھی گزار دی جائے تو پھر بھی ادا نہ ہوگا۔ اور اگر اس کی طلب میں کئی زمانے بھی گزارے جائیں تو بغیر فضل الٰہی جل وعلیٰ کے وہاں سے کچھ حاصل نہ ہوگا اس کے ساتھ محرومی ہمیشہ دامن گیر رہتی ہے اور دوری و مہجوری ہر وقت ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔

بیت

نه حسنش نه غایتی دارد نه سعدی را سخن پایان		بمیرد تشنه مستسقی و دریا همچنان باقی

ترجمه: اس کے حسن کی نہ انتہاء ہے اور نہ سعدی میں بیان کرنے کی طاقت، پانی مانگنے والا پیاسا مر گیا اور دریا اسی طرح باقی رہا۔

چه مطلوب در غایت تنزه و رفعت و طالب در نهایت پستی و منقصت نه این را باو شرکتے و نه آن را باو نسبتے این از ادراک آن عاجز و آنچه از و مدرک شود قاصر فلما لم یوجد بینهما نسبة ولو بالوحدة والشرکة ولا بالاسم فلاجرم یکون العجز عن درک ادراکه ادراکا والجهل عن کنه معرفته معرفة۔

ترجمه: کیونکہ مطلوب انتہائی مقام تنزہ رفعت میں ہے اور طالب انتہائی پستی اور نقص میں ہے اس کو اس سے کوئی مشارکت نہیں اسے اس سے کوئی نسبت نہیں یہ ادراک سے عاجز اور جو بھی اس کا ادراک کرتا ہے وہ قاصر ہے۔ جب ان میں کوئی نسبت ہی نہیں اگر چہ وحدت اور شرکت ہی کی ہو اور نہ نام میں تو یقیناً اس کے ادراک سے عجز ہی ادراک ہے اور اس کی حقیقت کی معرفت سے جہالت ہی معرفت ہے۔

و چون این معنی را بذوق و وجدان خود دریافته و بتعمق نظر فهمیده نه از روئے تکلف و تصنع بنابر آن جرأت و گستاخی نمود چه توان کرد که علو همت مطلبے را می خواهد که دست ادراک از دامن آن کوتاه است زیرا نکه هر چه حاصل شود نه اوست بلکه شبه و مثال او رااست و گرفتاری ظل گرفتاری بغیر است اگر هر چند نمود از اصل است اما بی شائبه ظلیت نخواهد بود و گرفتاران اصل را نقطه ظلیت، کوه عظیم است لهذا از مشاهدات رو تافته متوجه احدیت صرف است۔

ترجمه: یہ مفہوم و معنی میں نے اپنے ذوق اور گہری نظر و فکر کے بعد جانا ہے یہ از راہ تکلف و تصنع نہیں کہ اس کی بناء پر گستاخی اور جرأت کی جائے پر کیا کیا جائے کیونکہ عالی ہمت طالب کے بھی ہاتھ اس ذات کے دامن کے ادراک سے دور ہیں کیونکہ اس راہ میں جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے وہ اس کی ذات نہیں بلکہ شبہ و مثال

ہے اور جو شخص اس ذات کے ظل میں گرفتار ہو گیا وہ اس ذات کے علاوہ میں گرفتار ہے، اگرچہ جو کچھ بھی اصل سے نظر آتا ہے وہ شائبہ ظلیت سے پاک نہیں اور گرفتاران اصل کیلئے ظلیت اس راستے میں ایک بڑا پہاڑ ہے اس لئے وہ لوگ مشاہدات سے منہ پھیر کر احدیت صرف کی طرف متوجہ ہوئے۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

ترجمہ: (اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا) بے شک میں نے اپنا چہرہ اس کی طرف پھیر لیا جو ذات آسمان وزمین کی پیدا کرنے والی ہے میں تمام باطل عقائد سے دور رہنے والا ہوں اور مشرکین میں سے نہیں۔ (سورۃ الانعام:۷۹)

تم عرائضہ العالی۔

یہاں تک آپ علیہ الرحمۃ کے معروضات ختم ہوئے

هر چند معارف و کمالات در این عرائض مثبت است از ابتدائے احوال ایشان مخبر است و انتهائے کمال ایشان از حیطۀ بیان خارج است امابر هوشمندان اولوا الابصار مخفی نخواهد ماند و از نور هلال شعاع قمر را خواهند دریافت۔

ترجمہ: یہ سب اگرچہ آپ کے ابتدائی احوال کی خبر دیتے ہیں۔ اور آپ علیہ الرحمۃ کے انتہائی کمال کے احوال بیان سے باہر ہیں اور وہ عقلمندوں اور اصحاب بصارت کی نظروں سے اوجھل نہیں پہلی رات کے چاند سے مکمل چاند کی روشنی کا علم ہو جاتا ہے۔

فرد:

از لبت شیر روان بود که من می گفتم		کین شکر گرد نمکدان تو بیچیزی نیست

ترجمہ: تیرے لبوں سے وہ دودھ جاری ہوتا ہے جس کے متعلق میں کہتا ہوں، کیونکہ جو شکر تیرے نمکدان کے پاس ہے بغیر کسی وجہ کے نہیں

بالجمله خدمت حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالیٰ عنه را در رنگ والد ماجد خود سه دفتر مکاتیب والا اثر که هر مکتوبے از ان دریائے مواج عرفان است که اگر قطره از برکات آن به کام تشنه لبان بوادی حرمان افتد هریک نهنگ عمان ایقان کردند۔

ترجمہ: الغرض حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کی طرح مکتوبات کے تین دفتر ہیں جن اثرات میں ہر مکتوب عرفان کی لہروں کا ایک دریا ہے انمیں سے اگر معرفت کے پیاسوں کو ایک قطرہ بھی مل جائے تو آپ کے طریقہ کی حقیقت کو جان لیں۔

ز دریائے تو گریک قطره یابم		چه مروارید ریزد از سرابم

ترجمہ: تیرے دریا سے اگر مجھے ایک قطرہ مل جائے، تو میں نے اپنے سراب سے مروارید لے کر کیا کرنا ہے

ودو رساله زیبا در فن حدیث در کیفیت ادعیه ماثوره موقته و غیر موقته و فضائل و اذکار موقته و غیر موقته ع فضائل ذکر خفی بر ذکر جلی، وغیره فوائد زوائد جمع نموده اند مستند به کتب معتبره حدیث که پایه فوائد و فیوض آن از خوانندگان رسائل مخفی نخواهد بود و از جمله مکاتیب ایشان هفت عدد عریضه در این تذکره ثبت یافته و ختم بآن عرائض شده و چند مکتوب مبارک اسلوب در تذکره ثالث، مذکور می شود و قدرے مکاتیب علیا اسالیب در احوال حضرات مخدوم زاده گان یعنی فرزندان ایشان ایراد خواهد شد قدس الله

اسرارھم۔

ترجمہ: اوراس کے علاوہ آپ کے دو رسالے فن حدیث میں ہیں جن میں ماثورہ دعائیں مؤقت اور غیر مؤقت اور مؤقت وغیر مؤقت اذکار کے فضائل اور ذکر خفی کی ذکر جلی پر فضیلت اوراس کے علاوہ بہت سارے فوائد کے متعلق احادیث ذکر کی گئیں جن کو احادیث کی معتبر اور مستند کتابوں سے لیا گیا ہے اور ان رسائل کو پڑھنے والوں پر ان کے فوائد مخفی نہیں۔ اور آپ کے مکاتیب میں سے سات کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ اور آپ کا تذکرہ ان مکتوبات پر ختم کیا گیا ہے۔ اور آپ کے کچھ عالی قدر مکتوبات تذکرہ ثالث مین ذکر کئے جائیں گے اور کچھ مکاتیب کو مخدوم زادوں کے احوال میں ذکر کیا جائے گا قدس اللہ اسرارہما۔

تذکرہ ثالث از منتخب رابع در ذکر بعضی معارف علیا از مکاتیب شریف حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خفی نماند کہ افتتاح و ابتدائ ایراد مکتوبی نمودہ شد کہ دران بعضے خصوصیات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرج است هذا هو مکتوب صد و هشتادم از جلد اول کہ بحضرت شیخ محمد یحییٰ قدس سرہ در ذکر خصائص حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بطریق اجمال و تعریض بر احوال درویشی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

مخدوما در کتاب اخیر مندرج بود کہ در مشافہہم ذکر بعضی معارف آن حضرت نمودہ می شود مثل گذشتن از معارف توحیدی و بالا رفتن از مقام جذبہ و سلوک بی تکلف تسلیم و تصدیق می نماید از عزیزان مزایا و مابہ التفاضل آن حضرت کہ فقیر نوشتہ بود امور دیگر است کہ دیدہ عقل و وهم در ادراک آن خیرہ زبان خیال در تبیان آن لال است و این کمال کہ شما در معرض بیان آوردہ اید رتبہ ایست پائین، از زینہ ھائ صعود آن کمالات و مزایا بلکہ این کمال را کہ از کمالات و لایت است نسبت بآن امور کہ متضرع بر کمالات نبوت است هیچ اعتباری و اعتدادی نیست کاش حکم قطرہ داشتہ باشد نسبت بدریائے محیط این کمال از قبیل علوم لائق الاظهار است و آن امور از اسرار لازم الاستتار معلوم است کہ علوم باسرار چہ نسبت است و معاملہ کہ باخلقت آن حضرت قدس سرہ وابستہ است جداست، و اسرار دقائق و نازکی ھا کہ در ذات و صفات نوشتہ اند و تحقیقات و مقالات مفردہ کہ بیان فرمودہ اند علیحدہ و معاملات اصالت و تخمیر طینت از بقیہ خلقت خاتم الرسل وعلیهم وعلی آلہ کل الصلوات والتسلیمات را خود چہ بیان نماید و از ولایت آن حضرت کہ ناشی از مقام محبت و محبوبیت ذاتیے است چہ نشان دهد از حقیقت ھائ ھویت کہ خصوصیت بایشان دارد و آن حقیقت مخزن رحمت ھائ نا متناھی است آنکہ یک چشمہ آن درین نشاء پهن گشتہ دیگر بنشاء دیگر ذخیرہ شدہ و صفت رحمن وارحم الراحمین است هم از ان اتباع یافتہ است ایضا ترقی از تعین اول اثبات نمودہ اند و دیگران از ان منع نمودہ و منتهائ سیر و سلوک و علم و معرفت را دران حضرت ممتنع دانستہ و حضرت ایشان چندین مراتب و تعینات از گذشت آن اثبات فرمودہ اند و تعین اول را بمراحل ازان بالائ بردہ بہ لا تعین خود چہ رسد و دقایق حقیقت محمدی و حقیقت قرآنی و حقیقت کعبہ ربانی و حقیقت صلوٰۃ و حقیقۃ کہ فوق

این، حقائق است که آن حضرت به بیان آن ممتاز اند در مکتوبات مسطور است و کمالات حقیقت ولائیت محمدی و ولایت ابراهیمی و ولایت موسوی و ولایت احمدی و کمالات انبیا و خصوصیات رسل و مزایائے اولوا العزم و مبادی و تعینات هر کدام از این بزرگواران و خصوصیت حضرت روح اللہ و حضرت مهدی موعود و مبادی تعینات ملاء اعلی و ولایت حضرت صدیق و مبدأ تعین او رضی اللہ عنه که بیان او فرموده اند تاکی نویسد علی نبینا وعلی سائر الانبیاء والملائکة الصلوۃ والتسلیمات وعلی اتباعهم وهم چنیں تفاوت اقدام و اصلان بحقیقت صلوٰۃ و مزیت انبیا و در اینجا و صنوف اربعه این بزرگواران علیهم التحیات و خصوصیت انبیا که آسامی متبر که آنها در قرآن مجید مسطور است علیهم الصلوٰۃ و آنکه مقام آن سرور علیه السلام بر همه این مقامات سروریست و نصیبے که آن حضرت را از این، مقام ثابت است و نصیب حضرت مهدی موعود از ان منشاء اصالت و ولایت خود و اصالت حضرت مهدی موعود علیه الرضوان تاکجا شرح دهد در مرض موت اسرار و دقائق که بیان فرموده اند و کمالات اهل بیت آن سرور را علیه السلام وعلیهم التحیات والبرکات و بعضے از خدمات شائسته خود نسبت بآنها بچه طریق معقول سازد و حقایق قیومیت و دقائق مقام خلت و مزایائے محبت و اسرار صباحت و ملاحت و امتزاج این در حسن مطالعه نموده باشند و اسرار مقطعات که در بالائے رمزے از ان گذشته دریائے است بے پایان که در گفت و شنود نیامده و سربسته رفتند و آنچه نوشته اید که مکشوفات خود را برابر معارف آن حضرت داند سخن فهم بر معارف، آن حضرت است بلکه در فهم اصطلاح شیخ ابن عربی می رود که بمراحل از آن دور است بسانادان از روئ جهل مرکب اعتماد بربعضی وقائع مودها نموده در توهمات فاسده افتاده اند و مردم را از راه برده اند ضلّوا اضاعوا افاضلّوا افاضاعوا ابرابری کجا و مساوات کو تم مکتوبه الشریف۔

تذکرہ ثالث منتخب چہارم سے:

حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب میں سے بعض معارف اعلیٰ کا ذکر:

واضح رہے کہ جو مکتوب شروع میں میرا یہاں لانے کا ارادہ ہے اس میں خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی بعض خصوصیات ہیں یہ مکتوب نمبر ۱۱۸ جلد نمبر ۱ ہے جس میں حضرت شیخ محمد یحییٰ قدس سرہ نے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بعض خصوصیات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے جو احوال درویشی پر مشتمل ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ (سورۃ النمل:۵۹) خدمت کا حق ادا کرتے ہوئے اس کو کتاب کے آخر میں ذکر کیا جا رہا ہے جس میں آنحضرت کے بعض معارف کا ذکر ہے جیسے معارف توحیدی سے گزرنا، اور مقام جذبہ وسلوک سے آگے گزر جانا اور بے تکلف تسلیم وتصدیق کا اظہار کرنا۔ اے عزیز یہ آنحضرت کی وہ خاصیات ہیں جن کو لکھا ہے لیکن جو کچھ حقیقت ہے عقل اسے سمجھنے اور اس کے ادراک سے حیران ہے اور زبان خیال اس کے بیان سے قاصر ہے اور یہ جو کمالات بیان کئے گئے ہیں ان کا رتبہ ابتدائی احوال کا سا ہے جس سے آگے بڑے مراتب ہیں جن کا تعلق کمالات اور خصوصیات سے ہے بلکہ یہ کمالات ولایت سے ہیں اور ان کی نسبت ان کمالات سے جو کمالات نبوت سے منعکس ہیں کوئی اعتبار اور خاصیت نہیں رکھتے۔ ان دونوں کے درمیان شاید قطرہ کی دریا سے نسبت کا تعلق بن سکے۔ پہلے علوم ومعارف وہ ہیں جو اظہار کے قابل ہیں اور دوسرے وہ ہیں جن کو پوشیدہ رکھنا ہی بہتر ہے اور یہ بات واضح ہے کہ علوم کا

اسرار سے کوئی تعلق نہیں اور جو معاملہ خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی خلقت سے تعلق رکھتا ہے وہ علیحدہ باب ہے اور وہ دقائق و اسرار اور افکار جو ذات و صفات سے متعلق انہوں نے لکھے ہیں اور اس میں منفرد تحقیقات و مقالات کو بیان فرمایا ہے وہ ایک علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں اور آپ کے معاملات اصالت اور خمیر کا خاتم الرسل ﷺ کے بقیہ سے بنایا جانا اس کے متعلق کیا بیان کیا جائے۔ اور آپ کی ولایت جو کہ مقام محبت اور محبوبیت ذاتی سے پیدا کردہ ہے اس سے متعلق کیا بتائیں اور ہویت حقیقت جو کہ آپ کی خصوصیت ہے اور وہ حقیقت نامتناہی رحمتوں کا خزانہ ہے جس میں سے ایک چشمہ اس حالت میں واضح کیا گیا ہے اور دوسروں کو کسی اور وقت کیلئے ذخیرہ کر دیا گیا ہے اور صفت رحمن اور ارحم الراحمین سے اتباع حاصل کی ہے۔ اور تعین اول کی ترقی سے اثبات دیکھایا ہے۔ اور دوسروں کو اس سے روک دیا ہے اور سیر و سلوک کی انتہاء کو اس جگہ سے بیان کیا اور اس سے اوپر اطلاقِ ذات بحت کا تصور دیکھایا ہے اور سیر و سلوک اور علم و معرفت کو اس کی بارگاہ میں ممتنع جانا اور آپ جتنے بھی مراتب اور تعینات سے گزرے ان میں اثبات فرمایا اور تعین اول کو اس کے مراحل سے گزار کر لاتعین میں پہنچایا۔

اور دقائق حقیقت محمدی اور حقیقت قرآنی، حقیقت کعبہ ربانی حقیقت نماز، اور وہ حقیقت جو ان حقائق سے اوپر ہے جن کو بیان کرنے میں آپ کا امتیاز ہے۔ وہ سب کچھ مکتوبات میں موجود ہے اور کمالات حقیقت ولایت محمدی اور ولایت ابراہیمی ولایت موسوی ولایت احمدی و کمالات انبیاء و خصوصیات رسل و اوصاف اولوالعزم انبیاء علیہم السلام اور ان میں سے ہر ایک کی ابتداء و تعین بزرگواران، اور حضرت روح اللہ کی خصوصیت و حضرت مہدی موعود اور ملاء الاعلی کے مبادیٔ و تعینات ولایت حضرت صدیق اور آپ کا مبدأ و تعین ﷺ ان سب کو آپ نے بیان فرمایا ہے اس سب کو کیسے لکھا جائے علی نبینا و علی سائر الانبیاء والملائکۃ الصلوٰۃ والسلام و علی اتباعہم اور اسی طرح آپ نے واصلین کے اقدام میں تفاوت جو حقیقت نماز سے ہوتا ہے اور انبیاء کے اوصاف اور ان کے اصناف اربعہ علیہم التحیات کو بیان فرمایا۔ اور انبیاء علیہم السلام جن کے نام قرآن مجید میں بیان ہوئے ان کی خصوصیات کو بیان کیا اور حضور اکرم ﷺ کا مقام جو ان تمام مقامات سے اعلیٰ ہے اور اس میں سے آپ قدس سرہ کو جو حصہ ملا اور حضرت مہدی علیہ السلام کو جو حصہ ملا اور ان سے آپ کو جو ولایت و اصالت کا حصہ ملا اسے کیسے بیان کیا جا سکتا ہے۔ ان سب کی شرح اور دقائق و اسرار کو آپ نے اپنی مرض الموت میں بیان فرمایا اور حضور ﷺ کے اہل بیت (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے کمالات کو بھی بیان فرمایا۔

اور اسی طرح آپ نے جو اپنی نسبت سے متعلق بیان کیا وہ کیسے عقل میں آ سکتا ہے۔ اور حقائق قیومیت اور دقائق مقام خلت اور خصوصیات محبت اور صباحت و ملاحت کے اسرار اور ان دونوں کا آپس میں امتزاج ان سب کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ اور حروف مقطعات کی خصوصیات جن میں سے کچھ کا ذکر پہلے ہو چکا یہ سب ایک بے کنار دریا ہے جو گفت و شنید میں نہیں آ سکتا اور تسلسل سے چلتا جا رہا ہے اور وہ جو میرے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ اپنے مکشوفات کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے معارف کے برابر جانتا ہے۔ یہ بات آپ کے معارف سے متعلقہ فہم کے متعلق ہے بلکہ شیخ ابن عربی علیہ الرحمۃ کی اصطلاح کے فہم میں ہے جو اس سے کئی مراحل دور ہے اس کی برابری محض خیال ہے جو نادانی اور خام خیالی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بہت سارے نادانوں نے جہل مرکب کی وجہ سے بعض وقائع پر اعتماد کر لیا ہے اور فاسد توہمات کا شکار ہو گئے ہیں اور لوگوں کو راہ راست سے ہٹا دیا ہے وہ گمراہ ہوئے دوسروں کو بھی گمراہ کیا خود ضائع ہوئے اور لوگوں کو ضائع کیا۔ برابری تلاش کرنا فرع ادراک ہے اور بلکہ فرع تصور ہے جو کہ واقع میں نہیں ہوتا تو پھر برابری کیسی اور مساوات کہاں کی ہے۔

آپ کا مکتوب مکمل ہوا۔

مصرعه:

بخواب اندمگر موشے شتر شد

ترجمہ: خواب میں چوہا بھی اونٹ نظر آتا ہے۔

در تذکره اولی وعده رفته بود که بشارت قطبیت و قیومیت را که جناب حضرت مجدد الف ثانی به حضرت عروة الوثقی داده اند از کلام، خود ایشان در حصول بشارتین مذکورتین مکتوبے که بیان این مدعا دران است ایراد خواهد شد لهذا یفاء آن وعده نموده می آید هذا مکتوبه الشریف مکتوب هفتاد و ششم از مکاتیب جلد اول مکتوبات قدسی آیات حضرت عروة الوثقی بمولانا محمد حنیف کابلی که خلیفه جهت مند ایشان بود نوشته اند و در حصول نسبت قیومیت و بهره اصالت و محبوبیت ذاتی و کمال انفعالی و حصول منصب قطبیت که یکی از شعب قیومیت است و ماینا سب ذلک۔

ترجمہ پہلے تذکرہ میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کو جو شہادت قطبیت اور قیومیت سے متعلق دی تھی آپ نے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔جس میں مذکورہ دونوں بشارتوں کا ذکر ہے۔اسے ہم ذکر کریں گے اب اس وعدہ کو پورا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ لہٰذا وہ مکتوب لکھتے ہیں۔

یہ مکتوب آپ کے مکتوبات میں سے پہلی جلد میں مکتوب نمبر ۷۶ ہے اور اسے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نے مولانا محمد حنیف کابلی علیہ الرحمہ کو لکھا جو آپ کے خلفاء سے ہیں اس میں حصول نسبت قیومیت وحصہ اصالت، ومحبوبیت ذاتی، وکمال انفصالی، اور حصول منصب قطبیت جو کہ منصب قیومیت کا ایک شعبہ ہے اور جو اس کے مناسب ہے وہ سب کچھ لکھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

اخوی اعزی مولانا محمد حنیف رحمة الله علیه از این مسکین ضعیف بعد از مطالعه دعا و سلام معلوم نمایند که دران هنگام که حضرت مجدد الف ثانی قدسنا الله سبحانه بسره القدس درویشے را از مخلصان خود بخلعت قیومیت نواختند و باین امر خطیر سرفرازش، ساختند و آن درویش را در خلوت طلب داشته فرمودند که علاقه ارتباط من باین مجمع گاه همین معامله قیومیت بوده که آن رابه تو عطا نموده شد و مکونات بشوق تمام بتو روئ آوردند الحال سبب ماندن خود را در این جهان فانی نمی یابم و ادائ قرب ارتحال خویش از این جهان پرینش فرمودند آن درویش دلریش باوجود استماع بشارت مسطور جگر کباب و دیده پر آب شده با کمال الم واندوه، در خود فروفته نه زبانش را یارائ گفتن ماند و نه سامعه را تاب شنیفتن مانده چون آن حضرت تلوین را در آن مسکین مطالعه نمودند از روئ نهایت کرم فرمودند غم مخور که سنت الله سبحانه چنین جاری گشته است که یکی را به خود می خواند ویرے را به جایش می نشانند، و از کمال تلطف عبارت آب عزیز که در نفحات می آرند بزبان مبارک راندند که پیغمبر صلی الله علیه واله وصحبه وسلم ابوبکر رضی الله عنه سبحای او نشت ابوبکر رضی الله عنه پاے در کشیدند عمر رضی الله عنه بجائ او نشست عمر رضی الله عنه را پاے در کشیدند عثمان رضی الله عنه بجائ او نشست عثمان رضی الله عنه را پایے در کشیدند علی رضی الله عنه بجائے او نشست آن درویش

چون ,هیچگونه این معنی نیافت و نیز الم مذکور در خاطرش مذکور بود به لا و نعم لب نتوانست کشود و اموری که استکشاف آن ضروری بود درمیان نیاورد این بود که چون آن حضرت فرمودند که اشیابه قیومیت تو راضی تر و خوشتر اند از قیومیت من نیز از الم آنرا نتوانست جرأت نمود که پرسید خوش گفت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

میرے عزیز بھائی مولانا محمد حنیف علیہ الرحمۃ نے اس کمزور مسکین سے سلام و دعا کے بعد اس درویش کے متعلق پوچھا کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اسے اپنے مخلصین میں سے خلعت قیومیت عطا فرمائی تھی اور یہ اعلیٰ منصب عطا فرمانے کے لئے اسے خلوت میں طلب فرما کر فرمایا کہ میرا اس جگہ کے لوگوں سے جو تعلق تھا وہ قیومیت کا معاملہ تھا میں نے وہ تمہیں عطا کر دیا۔ اور تمام مکونات شوق سے تیری طرف آ رہے ہیں اب میں اپنا اس جہاں میں رہنا فانی نہیں سمجھتا اور اپنی رحلت کے قرب کا ان سے ذکر فرمایا تو اس سے اس درویش کا دل زخمی ہوا اور باوجود بشارت سننے کے دل جل گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کامل رنج و غم کی وجہ سے نیچے گر گیا اور زبان سے کچھ کہنے کی طاقت رہی اور نہ سننے کی سکت رہی۔ جب حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اس درویش میں تلوین کو دیکھا تو فرمایا غم نہ کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عادت جاریہ ہے کہ ایک کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور دوسرے کو اس کی جگہ پر بٹھا دیتا ہے۔ اور کمال محبت سے وہ عبارت آپ زبان پر لائے جسے نفحات میں ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ جب حضور ﷺ نے اس دنیا سے پاؤں پیچھے ہٹایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ پر بیٹھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو ان کی جگہ پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے جب وہ تشریف لے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی جگہ پر مسند نشین ہوئے جب آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ کی جگہ پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نیابت سنبھالی اس درویش نے جب اپنے اندر اس طرح کی کوئی قابلیت محسوس نہ کی اور دل میں تکلیف جدائی کو محسوس کیا تو نہ اقرار کیا نہ انکار۔ اور وہ معاملات جن کا کشف ضروری تھا وہ درمیان میں نہ آئے تھے وہ یہ تھے کہ جب حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ تمہاری قیومیت سے تمام اشیاء بنسبت میری قیومیت کے زیادہ راضی ہیں اس میں بھی آپ کے رنج نے اجازت نہ دی کہ اس کی حقیقت کے متعلق سوال کریں۔ شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے:

بیت:

وحشی گذشت یار نہ کردی حکایتے		ای خانمان خراب زبانِ تو بستہ بود

ترجمہ: دیہاتی گزرا اور اس نے یار کی کہانی نہیں سنائی، اے خانہ خراب تیری تو زبان بندھی رہی۔

چون اندوهِ این درویش را بیش دیدند فرمودند که در ارتحال من کونه مهلتی هست آیا به بینم چه علاقه درمیان است متوجه گشته بعد از لمحه فرمودند که تا ایام وصال من قیام تو با من و قیام افراد عالم با تو این مقوله گونه تسلی ده خاطر حرین این مسکین گردید بعد از این ماجرا بیک سال و سه ماه چندروز کم واقعه آن حضرت روئ نمود چه این گفتگو در عشره اولائ ذی الحجه سنه یک هزار و سی و دو بود و ارتحال آن هادی انام بیست و هشتم صفر سن یک هزار و سی و چهار بود پیش از عنایت این خلعت بده یازده سال که آن درویش در آن هنگام در حوالی چهارده سالگی بود بعرض اشرف رسانیده بود که من از خود نورے می یابم که تمام عالم از ان نور منور است و آن

نور در هر ذره از ذرات عالم ساریست چون آفتاب اگر آن نور فرورود عالم ظلمانی است آن عالی حضرت ویرا بشارت داده فرمودند که قطب وقت خویش می شوی و این سخن از من یاد آر حمداً لله سبحانه که موعود منجر گشت و اثر بشارت بحصول پیوست چه قطبیت یکی، از شعب قیومیت است۔

ترجمہ جب آپ نے اس درویش کے غم کو دیکھا تو فرمایا کہ میرے اس دنیا سے رحلت کو تھوڑا وقت رہ گیا ہے شاید میں دیکھ لوں کتنا وقت درمیان میں رہتا ہے آپ متوجہ ہوئے اور ایک لمحہ کے بعد فرمایا کہ ایام وصال تک میرا قیام تیرے ساتھ ہے اور افراد عالم کا قیام تیرے ساتھ ہے آپ نے یہ جملہ گویا مسکین کے دل کو تسلی دینے کیلئے کہا تھا اس واقعہ کے ایک سال اور تین ماہ سے کچھ دن کم کے بعد آپ کے اس دنیا سے وصال کا وقت آ گیا۔ یہ گفتگو ۱۰۳۲ھ کے ذی الحجہ کے مہینہ کے پہلے عشرہ میں ہوئی تھی اور آپ ہادی انام علیہ الرحمۃ کا وصال ۱۰۳۴ھ ۱۸ صفر المظفر میں ہوا تھا اس خلعت کی عنایت سے دس یا گیارہ سال پہلے جب اس درویش کی عمر چودہ سال کے قریب تھی اس وقت میں نے آپ کی بارگاہ میں گزارش کی تھی کہ میں نے اپنے آپ سے ایک نور دیکھا ہے کہ تمام عالم اس سے منور ہو گیا ہے، اور وہ نور سارے جہاں کے ہر ذرہ میں سرایت کر گیا ہے جس طرح سورج کا نور اور یوں لگتا ہے کہ اگر وہ نور ختم ہو جائے تو سارے جہاں پر اندھیرا چھا جائے گا تو حضرت عالی مقام علیہ الرحمۃ نے ان کو بشارت دی اور فرمایا کہ تو اپنے وقت کا قطب بنے گا یہ میری بات یاد رکھنا حمد اللہ سبحانہ کہ وہ وعدہ پورا ہوا اور بشارت کا اثر حاصل ہوا کیونکہ قطبیت مقام قیومیت کا ایک شعبہ ہے۔

برسر اصل سخن رویم و گویم که قیوم در عالم خلیفه حق است جل و علی و نائب مناب او اقطاب و ابدال وقت در دائره ظلال وی مندرج اند و افراد و اوتاد در محیط کمال او مندمج قیام افراد عالم بذات او است چه افراد عالم چونکه مظاهر اسماء و صفات اند ذاتی درمیان شان کائن نیست همگی اعراض و اوصاف اند و اعراض و اوصاف را از ذات و جوهر چاره نیست تا قیام شان بآن بود عادة الله جاری است که بعد از قرون متطاوله عارفی را نصیبی از ذات ارزانی داشته باشد وی را ذاتی عطا فرمایند که بحکم نیابت و خلافت قیوم اشیا می گردد و اشیا بوی قائم باشند باید دانست که حصول نسبت قیومیت هیچ کسے را تا نصیبے از اصالت نداشته باشد میسر نیست آن عالی حضرت، متعالی منقبت درویشے را که بحصول نسبة قیومیت بشارت داده بنوید ثبوت نشاء ه اصالت ویرا نیز سربلند گردانیدند و نیز فرمودند که هر قدر که نصیبی از اصالت داری موافق آن نشاء محبوبیت در نهاد تو مودع است یعنی محبوبیت ذاتی و کمال انفعالی در حق، وی نشان داده۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔ تم مکتوبه العالی۔

ترجمہ اب ہم اصل نکتہ کی طرف آتے ہیں کہ قیوم جہاں میں اللہ سبحانہ جل وعلیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے اور اس کے نائب اقطاب ابدال وقت اس کے دائرہ ظلال میں رہتے ہیں اور افراد و اوتاد اس کے احاطہ کمال میں داخل ہوتے ہیں اور قیام افراد عالم اس کی ذات سے ہوتا ہے کیونکہ افراد عالم اسماء وصفات کا مظہر ہیں ان کے درمیان کوئی ذات کائن نہیں سارے اعراض و اوصاف ہیں اور اعراض و اوصاف کا ذات و جوہر سے کوئی حصہ نہیں ہوتا صرف اوصاف کا قیام ذات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ ہے کہ کئی صدیوں کے بعد کسی عارف کو ذاتِ ارزانی سے کوئی حصہ ملتا ہے اور وہ ذاتی طور پر عطا کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ خلیفہ اور نائب ہونے کی وجہ سے اشیاء عالم کا قیوم بن جاتا ہے اور اشیاء کا قیام اس کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس عارف کو اصالت سے حصہ میسر نہ ہوا سے نسبت قیومیت حاصل نہیں ہوتی اور خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے جو اس درویش کو بشارت قیومیت عطا فرمائی تو اس کے ساتھ نشأۃ اصالت

کے ثبوت کا مژدہ بھی سنایا اور بھی فرمایا کہ جس مقدار میں تمہیں اصالت سے حصہ عطا کیا گیا ہے اس کے مطابق نشاۃ محبوبیت سے بھی تمہاری طبع میں حصہ رکھا گیا ہے یعنی محبوبیت ذاتی اور کمال انفصالی کو بھی اس کے حق میں ثابت کیا گیا۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

ترجمہ: یہ سب عطائیں اللہ تعالیٰ کیلئے مشکل نہیں۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۰، سورۃ فاطر: ۱۷) آپ کا مکتوب مکمل ہوا۔

و اگر از مرقومان ایشان و والد ایشان آنچہ مشعر بفضائل و معارف و کمالات ایشان است جمع کنم پس باید کہ کتاب علیحدہ بنویسم و این منتخب را تاب برداشت آن نیست لہٰذا اکتفا بر ہمین قدر رفت و یک مکتوبی کہ در آن ایماء آداب و رسوخ بشیخ مقتدا حاصل می شود نیز می نویسم بگوش ہوش استماع نما مکتوب صد و دوازدہم از جلد اول از مکاتیب حضرت عروۃ الوثقی رحمۃ اللہ علیہ بشیخ محمد شریف کابلی کہ خلیفہ خواجہ محمد صدیق پشاوری بودہ کہ بتقریبی مرشد او ازوے رنجیدہ و مرشد وی از جملہ کمل خلفائ حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ خدمت ایشان در تنبیہ او بر موقع خطائ او آنکہ مستر شد را استرضائ مرشد ناگزیر است، نوشتہ اند ہذا ہو الحمد للہ و الصّلٰوۃ نوشتہ می آید در اینولا شنیدہ شد کہ مولانا محمد صدیق را کہ پیر شما است رنجانیدہ اید و گستاخی ہا و بی ادبی ہا نمودہ اید و در سلوک سابق تغیرہا رفتہ و مولانا بسیار بسیار از شما رنجیدہ بحدیکہ معاملہ بہ تبرا و سلب نسبت، کشیدہ است از ان تواضع ہائ و نیستی ہائ و خدا طلبی ہائ کہ از شما ظاہر می شد این امور بسی مستبعد و خیلے محل تعجب است از پیر کہ قطع می کنید بکہ می پیوندید از خدا جل و علی قطع می خواہید بخاطر مریدان از پیر نتوان قطع نمود و بجہۃ رضائ مخلوق، از خالق تعالیٰ نمی توان برید چہ بلاشد حقوق از عالم از مثل شما مردم کہ این قسم حرکت ناملائم پیدا شود پس اعتماد از یاران اہل ارادت برخواست و ہر کہ نشو و نما پیدا خواہد کرد و قبولی خواہد بہم رساند یا صفائ وقتی خواہد دید از پیر اعراض و ترک آشنائی خواہد نمود اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ باید کہ مشاہدہ این امور رابطہ محبت در رسوخ عقیدہ بہ پیر بزرگوار زیادہ شود و انکساری و خاکسارے بسدہ او بیش از بیش نمایند کہ این دولت پہن کردہ او است و این صفا و قبول از انوار برکات او نہ آنکہ گردن کشی نماید و رعونت بہم رساند کہ مشیخت و بطالبان صحبت داشتن درین وقت از محرمات طریقت است عجب است کہ ایمان بسلامت ماند و طلب صحبت داشتن امریست علیحدہ در نفحات از عزیزی نقل می کنند کہ ہر کہ پیر ترا رنجہ دارد و تو با او بدنباشی سگ از تو بہ باشد چہ جای آنکہ تو مباشر رنجش پیر باشی بد فہمیدہ اید زود تدارک نمائید و مولانا را از خود راضی سازید بہر طریق کہ راضی شود غیر ازین علاجی نیست۔ تم عبارتہ الشریفۃ مکتوب طویل است و ہمہ مملو بدین مدعا است۔

ترجمہ اسی طرح آپ کے اور آپ کے والد ماجد خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے فضائل و مناقب اور کمالات جو مکتوبات مشتمل ہیں اگر انہیں جمع کیا جائے تو ایک علیحدہ کتاب بن جائے گی۔ اور اس منتخب کتاب میں اس کی تاب نہیں لہٰذا اسی پر اکتفاء کرتے ہیں اور ایک وہ مکتوب جس میں شیخ مقتداء کے آداب اور اس کے اقوال میں رسوخ بیان کیا گیا ہے اسے ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔ لہٰذا ہوش کے کانوں سے انہیں سنا جائے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے مکتوبات جلد اول مکتوب نمبر ۲۱۲ جو شیخ محمد شریف کابلی علیہ الرحمۃ جو خواجہ محمد صدیق پشاوری علیہ الرحمۃ کے خلیفہ تھے ان کے مرشدان سے ناراض تھے اور وہ مرشد حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے

کامل خلفاء میں سے تھے ان کو تنبیہ کرنے کیلئے لکھا کیونکہ اس معاملہ میں ان کی خطا تھی اس لئے فرمایا کہ مرید کیلئے مرشد کی رضامندی ضروری ہے۔ یہ وہ مکتوب ہے۔

الحمد للہ والصلوٰۃ: میری طرف لکھا گیا ہے کہ سنا گیا ہے کہ تمہارا پیر مولانا محمد صدیق ہے تم نے انہیں رنجیدہ کیا ہے اور ان کی گستاخی کی ہے اور یہ اس حد تک ہوا ہے کہ انہوں نے تم سے نسبت کو ختم کر لیا ہے۔ تم سے جو تواضع انکساری اور خدا طلبی ظاہر ہوتی ہے اس سے تو معاملہ بڑا دور لگتا ہے اور یہ خیال محل تعجب ہے کہ تو اپنے پیر سے قطع تعلق کر کے کس کے ساتھ پیوستہ ہونا چاہتا ہے۔ شاید تو خدا تعالیٰ سے قطع تعلقی چاہتا ہے مریدوں کی خاطر پیر سے قطع تعلقی بہتر نہیں مخلوق کی رضا کیلئے اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق نہیں کرنی چاہئے کیا ہوا کیا جہاں سے حقوق کی پاسداری اٹھ گئی تمہارے جیسے شخص کو اس طرح کی حرکت زیب نہیں دیتی اس کی وجہ سے اہل صحبت سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ جو کچھ بھی ترقی اور قبولیت اور صفاء وقت حاصل ہوئی ہے وہ پیر سے اعراض میں نہ سمجھنا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمہیں چاہئے کہ ان معاملات کے مشاہدہ سے پیر کے ساتھ رابطۂ محبت اور رسوخ فی العقیدہ کو زیادہ کرے اور اس کے سامنے عاجزی وانکساری کو زیادہ سے زیادہ ظاہر کرے کہ یہ دولت وہاں سے آئی ہے اور یہ صفاء وقبولیت اس کے انوار و برکات سے ہیں۔ نہ اس وجہ سے کہ تو نے گردن کشی کا راستہ اختیار کیا ہے اور تکبر کا اظہار کیا ہے اس حالت میں طالبان سلوک کے ساتھ صحبت رکھنا اور ان کا شیخ بننا محرمات طریقت سے ہے ایمان کا سلامت رہنا اور طلب صحبت کا تعلق رکھنا دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ نفحات میں مذکور ہے کہ ہر وہ چیز جس سے تیرا پیر ناراض ہو اور تو اسے برا نہ سمجھے تو تجھ سے کتا بہتر ہے کیونکہ تو پیر کو رنجیدہ کرنے کا سبب بنا ہے تم نے غلط سمجھا ہے اس کا تدارک کرو اور مولانا کو اپنے متعلق راضی کرو جس طرح بھی وہ راضی ہو انہیں راضی کرو اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں۔ یہ مکتوب کافی لمبا ہے اور سارا کا سارا اسی مدعی سے بھرا ہوا ہے۔

ع

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

ترجمہ: گھر میں اگر کوئی ہے تو ایک حرف کافی ہے۔

مخفی نماند که مذهب حضرات مجددی در مسئله توحید موافق آرائ صائبه علمائے دین و عرفائ کاملین است آن قدر و تعظیم شرع متین کوشیده اند که یکسر موئ انحراف ازان کوه عظیم وسیۂ جسیم قرار داده و طریقت و حقیقت را خادمان شریعت فرموده و کلمات، اکابر اهل وحدت وجود را که بظاهر بآرائ اهل حق چندان موافقت نداشت بدلائل روشن با کتاب و سنت برابر نموده اند و مادۂ، اختلاف را از میان برداشته صلح کلی داده اند و در معنی فریقین را متحد ساخته اختلاف را در عبارات و الفاظ وانموده اند و برائ فریقین مصلح شده اند چنانچه از واقفان علوم و معارف مجددی و متتبعان مکاتیب احمدی و معصومی مخفی نخواهد بود که در توفیق این، فریقین چه سعی ها نموده و خدمت ها کرده اند و ازان شکرانه حمد و ثنائ بجائ آورده جائ که می فرمایند الحمد لله الذی جعلنی صله، بین البحرین و مصلحا بین الفئتین اما جماعه که خود را درزی صوفیه گرفته و کلمات اکابر را یاد کرده بی انکه ازمعانی بهره ور گردیده یا به مقصد آنها واقف شده باشند غلط هائے صریح و لغزش های قبیح خورده اند و خود را بر یا و تقلید در خرقه کشیده سر از

اطاعت شرع و دین، بر آوردہ و جماعه جهال را که أُولَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ اند از راہ بردہ اند از پے علو دنیا و دین را باد دادے به کلمات نامناسب که مخالف ارائے صائبه اهل حق اند قائل شدہ اند حضرت مجدد و رد آن جماعه مکاتیب بسیار نوشته اندو از حدت دین مفاسد آنها را از کتاب و سنت معلوم نمودہ ایراد فرمودہ اند مشرب و مذهب خود و اکابر مستقیم الاحوال را از ایشان امتیاز دادہ اند ازان، مکاتیب یک مکتوبے ایراد می رود تا حقیقه معامله ظاهر گردد و محق از مبطل جدا شود مکتوب بیست نهم از جلد اول مکتوبات قدسی آیات حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنه به مرزا عبیداللہ بیک در رد جماعه که مذهب صوفیه علیه را ترک تعرض دانسته اندو باسقاط عمل و دیگر مفاسد قائل گشته باذکر احادیث که در فرضیت بامر معروف و نهی منکر وارد شدہ است و ذکر احادیث فضائل، جهاد

ترجمہ یہ بات واضح رہے کہ مجددی حضرات کا مذہب مسئلہ توحید میں علمائے دین اور عرفاء کاملین کی صائب رائے کے موافق ہے۔ اور شرع متین کے احکام میں اس طرح سے کوشش کرتے ہیں کہ ان سے بال برابر کوتاہی کو کوہ عظیم اور بڑی کھائی قرار دیتے ہیں۔ اور طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت مانتے ہیں۔ اور وحدت الوجود کے قائل اکابر علماء کے اقوال جو کہ بظاہر اہل حق کے اقوال سے مناسبت نہیں رکھتے انہیں واضح قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت کرتے ہیں اور مادہ اختلاف فریقین کو درمیان سے ختم کر کے صلح کلی اختیار کی ہے اور فریقین کی عبارات کے اتحاد کو ثابت کرنے کے بعد الفاظ وعبارات کے اختلاف کو ختم کر دیا ہے اور فریقین کیلئے مصلح بنے ہیں جس طرح کہ علوم مجددی کے واقف اور احمدی اور معصومی مکتوبات کی اتباع کرنے والوں پر مخفی نہیں ہے کہ انہوں نے فریقین کے اختلاف کو ختم کرنے کیلئے کیا کیا کوششیں کی ہیں اور ان کی خدمت کی ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کو بیان کرتے ہوئے آپ یوں فرماتے ہیں۔ تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے مجھے دو سمندروں کے درمیان صلہ بنایا اور دو گروہوں کے درمیان مصلح بنایا۔ لیکن ایک کے لوگ کچھ ایسے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو صوفیاء کے بناوٹی لباس میں رکھتے ہیں اور انہوں نے اکابر صوفیاء کے چند کلمات کو یاد کر لیا ہے حقیقت میں وہ ان کے معانی سے بے خبر ہیں اور ان کلمات کے مقاصد سے بے بہرہ ہیں۔ وہ صریح غلطی پر ہیں اور قبیح لغزش کا شکار ہوئے ہیں اور خود کو خرقہ کی تقلید دریا میں بند کر لیا ہے اور شرع ودین کی اطاعت سے بے نیاز ہو گئے ہیں یہ وہ جماعت جاہلین ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا۔

أُولَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ۔

ترجمہ: وہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ (سورۃ الاعراف: ۱۷۹)

وہ لوگ راہ راست سے جدا ہیں دنیا کے حصول کیلئے انہوں نے دین کو خیر آباد کہہ دیا ہے۔ اور ان کلمات کے قائل بن گئے ہیں جو اہل حق کی صائب رائے کے خلاف ہیں۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ان کے رد میں بہت سارے مکتوبات لکھے ہیں۔ اور حدت دین کی وجہ سے آپ نے ان کے فاسد خیالات کو کتاب وسنت کے واضح دلائل سے ثابت کر کے اپنے اور اپنے اکابر کا مذہب ومشرب ان فاسد خیال لوگوں سے ممتاز کر دیا ہے۔ ان مکتوبات میں سے ایک مکتوب ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں تا کہ حقیقت معاملہ واضح ہو اور حق کو باطل سے جدا کیا جائے۔ یہ مکتوب حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کے مکتوبات میں سے مکتوب نمبر ۲۹ جلد اول کا وہ مکتوب ہے جو آپ نے مرزا عبید اللہ بیگ کو ان صوفیاء کی جماعت کے رد میں لکھا جنہوں نے عالی قدر صوفیاء کے مسلک کو چھوڑ دیا تھا اور اسقاط

عمل اور دوسرے کئی مفاسد کے قائل ہو گئے تھے۔ان کا رد کرتے ہوئے ان احادیث کا ذکر کیا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں اور فضائل جہاد کی احادیث کا ذکر بھی کیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡن

مخدوما در اهل زمانه زبان زده و شائع شدی که مشرب صوفیه علیه ترک تعرض است بحال خلق و بد نابودن با کسی چون این کلمهٔ خلاف واقع است و متضمن بمفاسد کثیره بخاطر رسید که درین باب چیزے نویسد و مفاسد آن را ظاهر سازد و بدین تقریب احادیثے که تعلق بامر معروف و نهی منکر و حبّ فی الله و بغض فی الله۔ و فضیلت جهاد فی سبیل الله و علو مرتبه مجاهدان و درجات شهداء دارد ایراد نماید و بعضی نقلها از صوفیه کرام که مناسبتی باین مقام دارد مبنی از استقامت بر جاده شریعت غرا است و رد جماعه ایست که خود را منتسب باین طایفه علیه می سازند و سر از ربقه شریعت حقه می بر آرند نیز درج نموده بدوستان ارسال داشت و من الله سبحانه العصمة والتوفیق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

میرے دوست اس زمانہ کے لوگوں میں مشہور ہو گیا ہے کہ صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ لوگوں کے حال سے کوئی تعرض نہیں کرتے یعنی جو کوئی بھی کچھ کر رہا ہے اسے نہیں روکتے اور کسی کو برا نہیں کہتے۔

یہ والا نظریہ باطل ہے اور خلاف واقع ہے اور بہت سارے مفاسد کی آماجگاہ ہے یہ سن کر میرے دل میں خیال آیا کہ اس کے متعلق کچھ لکھا جائے۔اور اس نظریہ کے مفاسد کو ظاہر کیا جائے۔اور اس سلسلہ میں ان احادیث کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اللہ کے لئے محبت اور اسی کیلئے بغض اور فضیلت جہاد فی سبیل اللہ ذکر کیا جائے۔اور مجاہدین اور ان کی جائے شہادت کے فضائل کا ذکر کیا جائے۔اور صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کے وہ اقوال جو اس مقام کے مناسب ہیں شریعت غرا کے راستہ پر استقامت کے طالب ہیں اور اس جماعت کے رد میں ہیں جو اپنے آپ کو صوفیاء کے عالی گروہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور شریعت مطہرہ کی رسی سے اپنی گردن کو نکالتے ہیں۔یہ سب کچھ لکھ کر دوستوں کو ارسال کیا جائے۔ومن اللہ سبحانہ العصمۃ والتوفیق۔

مکر ما کسی که معتقد این معنی است معلوم نیست که از صوفیه کدام جماعه را می خواهد طریقه پیران ما که مشائخ نقشبندیه اند خود اتباع سنت و اجتناب از بدعت است چنانکه از کتب و رسائل شان ظاهر و هویدا است امر معروف و نهی منکر و حب فی الله و بغض فی الله و جهاد فی سبیل الله از سنن مقرره مصطفویه است بلکه از واجبات و فرائض دین او علیه من الصلوٰة افضلها و من التحیات اکملها پس ترک امر معروف ترک این طریقه علیه بود حضرت خواجه نقشبندیه رحمة الله علیه می فرمودند که طریقه ما عروة الوثقی است چنانچه در ذیل متابعت حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم دست زدن است و اقتدا باثار صحابه کرام علیهم الرضوان کردن است و درین طریقه باندک عمل فتوح بسیار است اما رعایت متابعت سنت کار بزرگ است هر که ازین طریقه مارویٔ گرداند خطر عظیم دارد اگر مشرب صوفیه ترک تعرض بودی چرا حضرت خواجه نقشبند رحمة الله علیه که از روسائے صوفیه اند و راس این طریقه علیه به پیر خود

حضرت امیر کلال کہ جای ادب بود و احق بودند بعدم تعرض در باب ذکر جھر کہ طریقہ حضرت امیر بود امر معروف کردند و علمای بخارا را جمع نمودہ پیش ایشان بردند و ایشان از راہ حسن نشاء مسلمانی و کمال حقانیہ گفتہ حضرت خواجہ را قبول کردند و ذکر جھر را گذاشتند چنانچہ منقول است۔

ترجمہ: قابل عزت جو کوئی شخص بھی مذکورہ عقیدہ کا متحمل ہے میں نہیں جانتا کہ اس کا تعلق صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کے کس گروہ سے ہے۔ میرے طریقہ کے مشائخ نقشبندیہ اتباع سنت اور اجتناب بدعت کے داعی ہیں جو کہ ان کی کتابوں اور رسائل سے واضح ہے۔ اور وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ محبت اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اور بغض اس کی رضا کیلئے کے قائل ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ کو سنت مقررہ مصطفویہ بلکہ واجبات وفرائض دین مصطفی ﷺ سے مانتے ہیں۔ پس امر بالمعروف کو چھوڑنا اس طریقہ سنت کو چھوڑنا ہے حضرت خواجہ نقشبندیہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا طریقہ عروۃ الوثقیٰ ہے جو کہ حضور ﷺ کی اتباع میں ہاتھ رکھنا ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اقوال کی پیروی ہے اس طریقہ میں تھوڑا عمل بھی بہت ساری فتوح کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا سنت کی اتباع بڑا متبرک کام ہے اور میرے اس طریقہ سے چہرہ پھیرنا عظیم خطرہ کا سبب ہے۔ اگر طریقہ صوفیاء دوسروں کے عمل سے تعرض نہ کرنا ہے تو پھر حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ جو صوفیاء کے سردار ہیں اور اس طریقہ کی بنیاد رکھنے والے ہیں اپنے پیر حضرت امیر کلال علیہ الرحمہ جو کہ ان کی جائے ادب ہیں۔ وہ بنسبت عام مؤمنوں کے زیادہ لائق تھے کہ ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے لیکن پھر بھی آپ نے اپنے پیر سے ذکر بالجہر جو طریقہ حضرت امیر کلال علیہ الرحمہ تھا کے متعلق امر بالمعروف پر عمل کرتے ہوئے ذکر بالجہر کے عدم افضلیت سے متعلق بات کرتے ہوئے چالیس علماء بخارا کو جمع کیا اور شیخ کے پاس گئے اور دلائل احسن اور حقانیت مسلمہ سے ثابت کیا تو آپ نے ذکر بالجہر کا طریقہ چھوڑ دیا۔ جیسا کہ منقول ہے۔

و طریقہ سلف و صوفیہ و مشایخ مستقیم نیز همیں بود و صوفیہ کرام این همه دفاتر در سلوک و ریاضات و موعظت نوشته اند و مهلکات، منجیات قرار داده امر معروف و نهی منکر است یا چیز دیگر و تعرض است یا ترک تعرض حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ از پیر خود نقل می فرمائیند کہ فرمودہ کہ راہ دوستی چہ تاریک و باریک است می بائید کہ خلق را نصیحت کنی و بترسانی شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کہ پیشوائ اهل وحدت وجود است چرا صوفیہ وقت خود را کہ طریقہ سماع و قاصی داشتند مانع آمد و دلالت بترک آن نمود و بعضی آنها بگفتہ شیخ باز آمدند و طریقہ خود را گذاشتند و بعضی باز نہ گشتند لیکن اعتراف نقص و قصور خود کردند چنانچہ شیخ در بعضے رسائل خود نوشتہ است۔

ترجمہ: حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ اپنے پیر سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوستی کا راستہ کتنا باریک اور تنگ ہے تمہیں چاہئے کہ مخلوق کو نصیحت کرو اور ڈراؤ۔ اور شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ جو اصحاب وحدت الوجود کے پیشوا ہیں انہوں نے اپنے وقت کے صوفیاء کو جو سماع کے قائل تھے کس لئے سماع سے منع کیا اور اسے ترک کرنے کے دلائل دیئے۔ اور بعض لوگ شیخ کے کہنے سے رک گئے۔ اور اپنے طریقہ کو چھوڑ دیا۔ اور بعض لوگ اس پر قائم رہے لیکن اس کے قصور کا اعتراف بھی کیا۔ جیسا کہ شیخ نے اپنے بعض رسائل میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی جناب حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضی رسائل خود باب بزرگ در

امر معروف و نهی منکر آورده است و دقایق آن را بیان فرموده است و احتیاط ها دران امر خطیر رعایت نموده و همان جامی آرد فاذا ثبت انه لایجب الانکار ای النهی عن المنکر عند عدم القدرة فهل یجوز انکارها اذا غلب علی ظنه الخوف علی نفسه فعندنا یجوز ذلک وهو الافضل اذا کان من اهل العزیمة والصبر فهو کالجهاد فی سبیل الله تعالٰی مع الکفار وقد قال الله تعالی فی قصة لقمان علیه السلام وَأمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ لاسیما اذا کان عند سلطان جائر ولاظهار الایمان عن ظهور کلمة الکفر لان الفقهاء اتفقوا علٰی ذلک وانما لا اختلاف بیننا وبینهم فی غیر هذین الموضعین۔

ترجمہ: حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ نے بھی اپنی کتابوں میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بڑے تفصیلی ابواب بنائے ہیں اور اس کے دقائق کو بیان کیا ہے اور اس اہم معاملہ میں احتیاط کو اختیار کیا ہے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ جب ثابت ہو جائے کہ انکار واجب نہیں یعنی منکر چیز سے رکنا اس کے اختیار میں نہیں رہا تو کیا اس سے بچنا جائز ہے کہ نہیں یعنی جب اس کے گمان میں غالب ہو کر اگر ایسا نہ کیا تو فتنہ کا خوف ہے تو ہمارے ہاں ایسی صورت میں جائز ہے اور یہی افضل ہے۔ اور اگر وہ اہل شخص عزیمت اور اہل صبر سے ہے تو اس کیلئے صبر کرنا اور ممنوع چیز میں مبتلاء نہ ہونا کافروں کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا:

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

ترجمہ: نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور جو تمہیں اس پر پہنچے اس پر صبر کرو بے شک یہ اہم معاملات میں سے ہے۔ (سورۃ لقمان:۱۷)

خاص طور پر یہ جب جابر بادشاہ کے سامنے ایمان کے اظہار کیلئے ہو بنسبت کلمۂ کفر کے اظہار کے۔ اس لئے کہ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے ہمارے اور ان کے درمیان اس کے علاوہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

انصاف باید نمود اگر مشرب ایشان که پیشوای اهل ولایت و مقتدای صوفیه بودند ترک تعرض بودی این همه مبالغه در امر معروف و نهی منکر کے کردندی و نیز حضرت شیخ فرموده الذی یومر به وینکر علی ضربین فکل ما وافق الکتاب والسنة والعقل فهو معروف وکلما خالف ذلک فهو منکر ثم ذلک ینقسم قسمین احدهما ظاهر یعرفه العوام والخواص وهو کوجوب الصلوة الخمس وصوم شهر رمضان والزکوٰة والحج وغیر ذلک ومن المنکر کتحریم الزنا وشرب الخمر والسرقة وقطع الطریق والربا والغصب وغیر ذلک فهذا القسم یجب انکاره علی العوام کما یجب علی الخواص من العلماء والقسم الثانی مالا یعرفه الا الخواص مثل اعتقاد مایجوز علی الباری عزوجل ومالا یجوز علیه فهذا مختص بالعلماء انکاره فان اخبر واحد من العلماء ذلک من العوام جاز له ذلک ووجب علی الامی انکاره علی القدرة۔

ترجمہ: انصاف سے کام لینا چاہئے کہ اگر وہ لوگ جو اہل تصوف کے پیشوا ہیں اور مقتدائے اہل ولایت ہیں ان کا جب یہ مسلک ہے اگر اس کے خلاف کوئی اچھائی ہوتی یعنی لوگوں کو ان کے اعمال پر چھوڑ دینا ہی بہتر ہوتا اور نہی عن المنکر صوفیاء کرام (علیہم الرحمہ) کا مسلک ہوتا تو یہ لوگ ایسا کیوں کرتے۔ اور بطریق مبالغہ امر معروف نہی عن المنکر کیوں کرتے۔

اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ کام جن کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یا جن سے منع کیا جاتا ہے وہ دو قسم ہیں۔ ایک وہ جو کتاب وسنت اور

عقل کے موافق ہے وہ معروف ہے اور جو ان کے خلاف ہے وہ منکر ہے یہ پھر دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے۔ایک وہ ہے جو ظاہر ہے اسے عوام خاص سب جانتے ہیں جیسے نماز کا فرض ہونا رمضان المبارک کے روزے، زکوۃ، حج اور اس کے علاوہ دوسرے احکام اور منکرات میں سے زنا، شراب پینا، چوری، ڈاکہ زنی، سود دوسرے کا مال غصب کرنا وغیرہ اس قسم کا انکار عوام پر بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ خاص یعنی علماء کرام پر ہے۔

اور دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جن کو صرف علماء جانتے ہیں مثلاً: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کیا جائز ہے اور کیا ناجائز ہے۔اس طرح کی چیزوں کو ماننا صرف علماء پر واجب ہے اور اگر علماء میں سے کسی ایک نے ان معاملات کی خبر عوام کو دے دی تو بھی عوام پر بھی ان کو ان کی قدرت کے مطابق ماننا واجب ہو جاتا ہے۔

فضیل عیاض که از اکابر صوفیه است فرموده: من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الایمان من قلبه۔ واذا اعلم الله عز وجل من رجل انه مبغض لصاحب البدعة رجوت الله تعالی ان یغفر له وان قل عمله واذا رایت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اخر۔

ترجمہ: حضرت قاضی فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ اکابر صوفیاء کرام میں سے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ کوئی کسی بدعتی سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سارے اعمال کو ضائع فرما دیتا ہے اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ فلاں شخص بدعتی سے بغض رکھتا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ اگرچہ اس کا عمل قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ اور جب تو راستے میں کسی بدعتی کو دیکھے تو وہ راستہ چھوڑ دے۔

وقال فضیل سمعت سفیان بن عینیه یقول من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط الله عز وجل حتی یرجع۔

ترجمہ: حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بدعتی کے جنازہ کیلئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے۔ جب تک واپس نہ پلٹ آئے۔

وقد لعن النبی صلی الله علیه وسلم من احدث حدیثا او اوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل عنه صرف ولا عدل یعنی بالصرف الفریضة وبالعدل النافلة۔

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو کوئی بدعت پیدا کرتا ہے جس نے اس دین میں بدعت پیدا کی۔ یا کسی بدعتی کو اپنے پاس جگہ دیتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اس سے فرض و نفل عبادت کسی طرح بھی قبول نہیں کی جاتی۔

مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صرفًا وَلَا عَدْلًا۔

(صحیح البخاری، رقم: ۱۸۷۰، صحیح مسلم، رقم: ۳۳۶۳، سنن الترمذی، رقم: ۲۱۲۷، سنن ابی داؤد، رقم: ۲۰۳۴، مسند البزار، رقم: ۷۸۴، السنن الکبری، رقم: ۴۲۶۴، المراسیل لابی داؤد، رقم: ۵۳۵، مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم: ۱۸۰، مسند احمد ۹۵۹)

و در حدیث آمده است : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الَّذِينَ فَارَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا: إِنَّهُمْ أَصْحَابُ الْبِدْعَةِ وَالْأَهْوَاءِ، لَيْسَ لَهُمْ تَوْبَةٌ، أَنَا مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ۔ عن عمر۔

ترجمہ: ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: اے عائشہ رضی اللہ عنہا بے شک وہ لوگ جنہوں نے دین میں فرقے پیدا کئے اور وہ کئی گروہ تھے۔ وہ اصحاب بدعت ہیں اور خواہشات کے پیروکار ہیں۔ ان میں توبہ نہیں ہو گی۔ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ (السنة لابن ابی عاصم، رقم: ۴، ص، ۸)

اگر مشرب صوفیہ کرام ترک تعرض بودے چرا یکے از روسائے صوفیہ فرمودے آن روز کہ درمیان صوفیہ بنقار نگذرد آن را خیر ندانند، شیخ الاسلام فرمودہ کہ نقار صوفیان کن مکن است پس حاصل معنی چنان باشد کہ روزے صوفیان میان خودھا امر معروف و نھی، منکر ننمایند و مداھنت بکنند آن خیر نیست نیک تامل باید نمود کہ جماعت بعدم تعرض قائلند عذاب و ثواب اخروی و مواعید شدیدہ در باب اعمال سوء کہ در قرآن مجید و احادیث صحیحہ وارد شدہ است قبول دارند یا نہ پس چرا نامرادے را از مھلکہ شدیدہ عظیمہ بنزد آرند و طریق نجات را از عذاب سخط باو ننمایند اگر بر سر راہ نابینائے چاھے یا مارے بود یا کسی در مھلکہ دنیاوی افتادہ باشد ظاھر آنست کہ این جماعۃ او را متنبہ خواھند ساخت و تعرض حال او خواھند کرد چرا بر مھلکہ اخروی کہ اشد و ابقی است متنبہ نہ سازند و راہ نجات ننمایند یقین است کہ قبول ندارند و معتقد قیامت و حشر و نشر و مافیہ نیند اعاذنا اللہ سبحانہ عن اعتقادھم السوء۔

ترجمہ: اگر صوفیاء کرام کا مسلک لوگوں کو ان کے احوال پر چھوڑنا ہوتا تو صوفیاء کے سردار کیوں فرماتے کہ صوفیاء کرام میں جس دن کوئی حرام سے منع کرنے والا اور فرائض کا حکم دینے والا نہ ہو اس دن کو اچھا نہ سمجھا جائے۔ اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ صوفیاء کے پاس یہ کرو اور یہ نہ کرو ہی ہوتا ہے پس اس کلام کا حاصل یہ ہے کہ جس دن میں صوفیاء امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں اور سستی کریں وہ دن اچھا نہیں۔ اچھی طرح سوچنا چاہئے کہ وہ جماعت جو صوفیاء کیلئے لوگوں کو ان کے احوال پر چھوڑ دینے کے قائل ہیں۔ وہ اخروی ثواب وعذاب کے متعلق جو آیات قرآن میں اور میرے اعمال پر وعید ہے اور یہ سب کچھ احادیث میں بھی ہے اسے مانتے ہیں کہ نہیں۔ اور یہ لوگ کسی نامراد کو شدید ہلاکت کی راہ سے باہر کیوں نہیں نکالتے اور عذاب وناراضگی کے راستہ سے بچنے کے علاوہ اسے کوئی دوسرا راستہ کیوں نہیں دیکھاتے۔ اگر کسی نابینا کے راستے میں سانپ یا کنواں آجائے یا وہ کسی دنیاوی ہلاکت میں پڑ رہا ہو تو ظاہر ہے یہ لوگ اسے بچائیں گے اور اس کے حال سے تعرض کریں گے تو پھر جو اخروی سزائیں اس سے زیادہ بڑی ہیں ان سے لوگوں کو کیوں نہیں بچاتے۔ اور راہ نجات نہیں دیکھاتے یقیناً یہ لوگ اسے قبول نہ کریں گے حالانکہ قیامت حشر ونشر کے معتقد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے برے اعتقاد سے بچائے۔

اگر ترک تعرض خلق مرضی حق بودے جل و علی چرا بعثت انبیاء علیھم السلام نمودے و تشریع شرائع فرمودے و دعوت بدین اسلام وبطلان ادیان دیگر رائے اسلام کردے و ھر کہ دعوت آن بزرگواران قبول نہ کرد در امم سابقہ بعذاب ھائے گوناگون گرفتار نمودہ ھلاک و استیصال شان نمودے بائستے خلق را بطور آنھا می گذاشت و ھیچ تعرض نمی نمود و منکرانرا بہ چیزے عذاب و ھلاک نمی فرمود و نیز برین تقدیر جھاد را برائ چہ فرض می ساخت کہ ھم متضمن ایذا و قتل مسلمانان است و ھم ایذائ و قتل کفار این ھمہ فضیلت، و مزیت جھاد را و مجاھدان و شھداء فی سبیل اللہ را کہ بنصوص قطعیہ ثابت شدہ است چنانچہ بعضی از آنھا خواھد آمد چون باشد کہ بنا حق تعرض مردم می نمایند و ایذائ می رسانند و نیز نفس انسانی کہ از مخلوقات حق است سبحانہ چرا بحرب و معادات او امر نمود و جھاد او را جھاد اکبر فرمود و قرب خود را بآن جھاد مربوط ساخت کما ورد: عاد نفسک فانھا انتصبت بمعاداتی او را ھم بوضع او بائستے گذاشت پس معلوم شد کہ این ھا اعداء اللہ اند حق سبحانہ می خواھد کہ انتقام از اعدائے خود بگیرد وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُوۡ انۡتِقَامٍ۔

ترجمہ: اور اگر لوگوں کے احوال سے تعرض نہ کرنا اللہ رب العزت کی پسندیدہ چیز ہوتی تو پھر احکام معروف ومنکر کی تبلیغ کیلئے انبیاء ﷺ کو کیوں مبعوث فرماتا۔ اور شریعت کیوں عطا فرماتا اور دین کی دعوت وادیان باطلہ کا رد اور دین اسلام کی پسندیدگی کا اظہار کیوں فرماتا۔ پھر انجام یہ ہوا کہ جس نے ان انبیاء ﷺ کی

دعوت کو قبول نہ کیا ان امم سابقہ کو عذاب میں مبتلاء کیا اور ہلاک کر دیا۔ اس نظریہ کے مطابق تو چاہیے تھا کہ ان کے احوال سے کوئی تعرض نہ کیا جاتا بلکہ ان کو ان کے احوال پر چھوڑ دیا جاتا۔ اور منکرین کو عذاب دے کر ہلاک نہ کیا جاتا۔ اور جہاد کو کیوں فرض کیا جاتا۔ کیونکہ اس میں بھی مسلمانوں کی اذیت اور قتل ہوتا ہے۔ اور کفار کا بھی اس میں قتل ہے۔ اور جہاد کی فضلیت وخصوصیت اور شہداء کی فضلیت جو نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ یہ نہ ہو۔ اور ناحق لوگوں کے احوال سے عرض نہ کیا جاتا اور انہیں ایذا نہ پہنچائی جاتی۔ اور اسی طرح کہ انسانی نفس جو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ہے۔ اس کے ساتھ مجاہدہ وعداوت کا حکم نہ دیا جاتا۔ اور اسے جہاد اکبر نہ کہا جاتا۔ کیونکہ یہ بھی نفس کے احوال میں تعرض ہے۔ اور اسے اپنے قرب کا وسیلہ کیوں بنایا۔ اور وارد ہوا ہے کہ:

عَادِ نَفْسَكَ فَإِنَّهَا انْتَصَبَتْ لِمُعَادَاتِي۔

ترجمہ: اپنے نفس سے عداوت رکھو کیونکہ وہ میری عداوت میں مصروف ہے۔

(الاحکام فی اصول الاحکام للآمدی، ص، ۱۴۹، کشف الاسرار شرح اصول البزدوی، ج، ص، ۱۸۷، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج، ۲، ص، ۸۵،)

اس نفس کو بھی اپنی حالت پر ہی رہنے دینا چاہیے تھا اور اسے درست راستے کی طرف لانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں سے خود انتقام لے گا۔

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔ (آل عمران: ۴)

از کمال رحمت انبیا را بالاصالت و اولیا را به تبعیت بدعوت فرستاد و اعلام ثواب و عذاب بزبان آنها فرمود و حجت را بر مخالفان درست ساخت و زبان عذر شان بند نمود لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ به چشمه پوشی و خواب خرگوشی این کارخانه عظیم القدر مرتفع نمی شود و هیچکس نمی تواند آن را دفع کردن اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ، مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ اگر می خواست همه را براه راست بدانت می نمود و بدار السلام می فرستاد وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَهَدٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ لیکن ارادت ازلی چنین خواست و حکمت لم یزل هم چنین اقتضا نمود ولکن حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت سے انبیاء علیہم السلام کو اصالتاً اور اولیاء علیہم الرحمہ کو تبعاً دعوت کیلئے بھیجا۔ اور عذاب وثواب کی جگہوں کو ان کی زبان سے بیان فرمایا۔ اور مخالفین پر حجت کو کامل فرمایا۔ اور ان کے عذر کی زبان کو بند کرتے ہوئے فرمایا:

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ۔

ترجمہ: تاکہ لوگوں کیلئے رسولوں کے آنے کے بعد کوئی دلیل باقی نہ رہے۔ (سورۃ النساء: ۱۶۵)

چشم پوشی اور خواب خرگوش سے عظیم قدرت کا کارخانہ ختم نہ ہوگا۔ اور نہ اسے ختم کرنے کی کوئی طاقت رکھتا ہے۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ، مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ،

ترجمہ: بے شک تیرے رب کا عذاب یقیناً واقع ہونے والا ہے۔ اسے روکنے والا کوئی نہیں۔ (سورۃ الطور: ۷، ۸)

وَلَوْ شَآئَ اللہُ لَھَدٰھُمْ اَجْمَعِیْن۔

اور اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو سب کو راہ ہدایت عطا فرماتا۔ اور دارالسلام میں بھیجتا۔

لیکن ارادہ ازلی ایسا نہیں تھا حکمت لم یزل کا تقاضہ یہ نہ تھا۔

وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

ترجمہ: لیکن میری طرف سے فیصلہ ثابت ہو گیا کہ میں ضرور جہنم کو لوگوں اور جنوں سے بھروں گا۔ (سورۃ السجدۃ: ۱۳)

بمولائے حقیقی جل شانہ جائ پرسش نیست کہ چرا چنین کرد و چنان نہ کرد۔

اللہ جل شانہ سے پوچھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے کہ اسے کہا جائے یہ کیوں کیا یہ کیوں نہ کیا۔

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ۔

ترجمہ: جو وہ کرتا ہے اس کے متعلق کوئی نہیں پوچھ سکتا اور وہ لوگوں سے پوچھے گا۔ (سورۃ الانبیاء: ۲۳)

بزرگے فرماید۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں:

بیت:

کر اا ز ہرۂ آن کہ از بیم او		کشاید زبان جز بہ تسلیم او

ترجمہ: کس کو ہمت ہے کہ وہ اس کے خوف سے، زبان کھولے سوائے تسلیم کر لینے کے

قَالَ اللہُ تَعَالٰی: قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْٓا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی۔ پس متابعان او علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام باو در دعوت و امر معروف شریک اند و ھر کہ تارک امر معروف است تابع نیست انصاف بائد داد اگر فساق و کفار مبغوض و اعداء حق نبودندے بغض فی اللہ از واجبات دین نیامدے و افضل مقربات و مکمل ایمان نگشتے و سبب حصول ولایت و رضا و قرب خداوندی جل سلطانہ نہ شدے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي۔

ترجمہ: اے محبوب فرما دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں اور میری اتباع کرنے والے بصیرت پر اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (سورۃ یوسف: ۱۰۸)

حضور ﷺ کے تابعین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت میں شریک ہیں۔ اور جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرتا ہے وہ تابع نہیں ہے اس معاملہ میں انصاف سے کام لینا چاہئے اگر فاسقین و کافرین اللہ تعالیٰ کے دشمن اور مبغوض نہ ہوتے تو بغض فی اللہ واجبات دین سے نہ ہوتا۔ اور افضل المقربات اور ایمان کا کامل نہ ہوتا۔ اور حصول ولایت، قرب و رضاء خداوندی جل وعلیٰ کا سبب نہ ہوتا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ حَقَّ صَرِيحِ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ لِلَّهِ، وَيُبْغِضَ لِلَّهِ، فَإِذَا

أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوَلَاءَ مِنَ اللّٰهِ عزوجل رواه احمد

ترجمہ: حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا بندہ ایمان صریح کا حق ادا نہیں کرتا حتی کہ اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرے اور اس کے لئے بغض کرے۔ اور جب اس کا بغض اور محبت اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا مستحق ہو جاتا ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا۔

(مسند احمد رقم: ۱۵۵۴۹)

و عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ۔ رواه ابو داؤد

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے بغض کیا اللہ تعالیٰ کیلئے دیا اللہ تعالیٰ کیلئے منع کیا۔ تو اس کا ایمان کامل ہو گیا۔ امام ابو داؤد نے اسے روایت کیا۔

(سنن ابی داؤد رقم: ۴۶۸۱، المعجم الاوسط، رقم: ۹۰۸۳، المعجم الکبیر، رقم: ۷۶۱۳، مسند الشامیین، رقم: ۱۲۶۰، مستدرک حاکم، رقم: ۲۶۹۴)

وعَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رواه ابو داؤد

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل ترین عمل اللہ تعالیٰ کیلئے محبت اور اللہ تعالیٰ کیلئے بغض ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، رقم: ۴۵۹۹)

وعَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ، وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ۔ قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔ رواه احمد۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کیلئے بغض کرے۔ اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگائے رکھے۔ عرض کی گئی اس کے بعد تو آپ ﷺ نے فرمایا تو لوگوں کیلئے وہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور ان کیلئے وہ ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ امام احمد نے اسے روایت کیا۔

(مسند احمد، رقم: ۲۲۱۳۰، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۴۸)

وہم حدیث آمدہ است: تَقَرَّبُوا إِلَى اللّٰهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْقَوْهُمْ بِوُجُوهٍ مُكْفَهِرَّةٍ وَالْتَمِسُوا رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ وَتَقَرَّبُوا إِلَى اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِ مِنْهُمْ۔ رواه ابن شاهين والديلمي۔

ترجمہ: اور حدیث پاک میں بیان کیا گیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرب حاصل کرو گنہگاروں سے بغض کر کے اور ان سے خوشگوار ملاقات نہ کرو۔ ان کو ناراض کرنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرو ان سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اسے ابن شاہین اور الدیلمی نے روایت کیا ہے۔

(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر، رقم: ۵۴۳۵، کنز العمال، رقم: ۵۵۱۸، المطالب العالیہ، ج ۱۳، ص ۵۲۷، الجامع الصغیر، رقم: ۶۲۲۲، جامع الاحادیث، رقم: ۱۰۹۱۶)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ فی کنز الحنفی فِي الْخَبَرِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: يَا مُوسَى هَلْ عَمِلْتَ لِي عَمَلًا قَطُّ؟ قَالَ: إِلٰهِي صَلَّيْتُ لَكَ، وَصُمْتُ لَكَ، وَتَصَدَّقْتُ لَكَ، وَذَكَرْتُكَ. قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَمَّا الصَّلَاةُ فَلَكَ بُرْهَانٌ، يَعْنِي حُجَّةٌ لَكَ،

وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ، وَالذِّكْرُ نُورٌ، فَأَيُّ عَمَلٍ لِي؟ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: إِلٰهِي دُلَّنِي عَلَى الْعَمَلِ الَّذِي هُوَ لَكَ. قَالَ: يَا مُوسَى هَلْ وَالَيْتَ لِي وَلِيًّا، أَوْ عَادَيْتَ لِي عَدُوًّا؟ فَعَلِمَ مُوسَى أَنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ تَعَالَى وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ تَعَالَى۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کنز خفی میں حدیث مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ کیا تو نے کبھی میرے لئے کوئی کام کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے خدا میں نے تیرے لئے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ کیا اور تیرا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تمہارے لئے دلیل ہے روزہ ڈھال ہے صدقہ سایہ ہے اور ذکر نور ہے میرے لیے تو نے کون سا عمل کیا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے مولا جل وعلیٰ! مجھے ایسا عمل بتا جو میں خالصتاً تیرے لئے کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ کیا تو نے کبھی میرے لئے کسی کو دوست بنایا یا کبھی میرے لئے کسی سے دشمنی کی اس گفتگو سے موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ کسی سے محبت ہو تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو اور اگر کسی سے بغض ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔

(تنبیہ الغافلین، رقم: ۷۵۲، ص، ۴۸۲، بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ، ج، ۲، ص، ۲۶۷، احیاء علوم الدین، ج، ۲، ص، ۱۶۰، ارشیف ملتقی اہل الحدیث، ج، ۵۲، ص، ۴۵۴،)

و در بالا از فضیل قدس سرہ نقلی در این باب گذشتہ است و الحق کہ محبت دوستان محبوب و عداوت دشمنان او از لوازم محبت است محب صادق در این دو عمل اختیار ندارد و محتاج بکسب و بعمل نیست چنانچہ در اعمال دیگر محتاج است دوستان دوست چہ بلا بنظر زیبا می نمائد و دشمنان او چہ قسم زشت۔ و بداین معنی در مجاز ظاہر و ہویدا است کہ ہر کہ دعویٰ دوستی نماید تا تبری از دشمنان او نکند مقبول نیست منافق بیش نمی داند۔

ترجمہ: اوپر جو گزرا اس میں حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت گزری اس سے اور ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حق بات یہ ہے کہ اس کے دوستوں سے محبت اور اس کے دشمنوں سے دشمنی مالک کائنات سے محبت کے لوازمات سے ہے محب صادق سوائے ان دو کاموں کے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ اور دوسرے اعمال وجہد کی اسے زیادہ حاجت نہیں ہوتی جس طرح کہ دوسرے لوگوں کو ہوتی ہے وہ دوست کے دوستوں کو اچھی نظر کے سوا اور اس کے دشمنوں کو بری نظر کے سوا نہیں دیکھتا۔ یہ معنی محبت مجازی میں بھی ظاہر ہے کہ جو شخص محبوب کے دشمنوں کے سامنے تلوار نہیں نکالتا وہ اپنے دعویٰ محبت میں سچا نہیں وہ منافق ہے۔

شیخ الاسلام گفتہ کہ من بابو الحسن شمعون نہ نیکم کہ استاد من حصیری را می رنجانید و ہر کہ پیر ترا رنجہ کند و تو از وے رنجہ نباشے سگ از تو بہ بود۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ابوالحسن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ بہتر نہیں ہوں کہ میرے استاد حصیری کو وہ ستاتا ہے اور جو تیرے پیر کو رنجیدہ کرے اور تو اس سے اظہار ناراضگی نہ کرے تو تجھ سے کتا بہتر ہے۔

و قال اللہ تعالیٰ: قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تحقیق تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام میں اور جو ان کے ساتھ تھے ان میں کامل نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی تم پوجا کرتے ہو ان سے بری ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں تمہارے اور ہمارے درمیان عداوت اور بغض ہمیشہ کیلئے واضح ہو گیا حتیٰ کہ تم لوگ ایمان لے آؤ۔ (سورۃ الممتحنۃ: ۴)

و نیز فرمودہ:

اور دوسری جگہ فرمایا

:لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ۔

ترجمہ: تمہارے لئے ان میں کامل نمونہ ہے اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ سے اور آخرت کے دن سے امید رکھتا ہے۔ (سورۃ الممتحنہ:۶)

پس از این آیات کریمہ معلوم شد کہ طالب حق را جل وعلی این زتبرا و بغض وعداوت ضرور ناگزیر است

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ان دشمنوں سے طالب حق جل وعلیٰ کی دشمنی ضروری ہے۔

و نیز فرمود او تعالیٰ:

اور یہ بھی فرمان الٰہی جل وعلیٰ ہے کہ:

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ: تم لوگ ان کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔ (سورۃ الممتحنہ:۱۳)

و نیز فرمودہ:

اور دوسری جگہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔ الی قولہ سبحانہ۔ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

ترجمہ: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔ پس تحقیق وہ سیدھے راستے سے گمراہ ہوگیا۔ (سورۃ الممتحنہ:۱)

از این سہ آیت معلوم شد کہ موالات اعدائے اللہ تعالیٰ موجب گمراھی است و راھی بوصول مطلب ندارد

ان تینوں آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دوستی گمراہی کا سبب ہے اور یہ راستہ وصول الی اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

و نیز فرمودہ او تعالیٰ:

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ سے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ: اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر غصہ کا اظہار کرو۔ (سورۃ التوبہ:۷۳)

و نیز فرمودہ:

دوسری جگہ فرمایا:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ۔

ترجمہ: جس نے ان کو دوست بنایا وہ انہیں میں سے ہے۔ (سورۃ المائدہ:۵۱)

و نیز فرمودہ تعالیٰ:

ایک اور جگہ اہل ایمان کی نشانی یہ بتائی کہ:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ۔ الآیۃ۔

ترجمہ: تم ایمان والی قوم کو نہ پاؤ گے کہ وہ ان سے دوستی کریں جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے دشمنی رکھتے ہیں اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں، یا بیٹے ہوں، یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے رشتہ دار ہوں۔ (سورۃ المجادلہ: ۲۲)

و نیز فرمودہ:

اور جگہ فرمایا:

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ۔

اگر وہ ایمان لاتے اللہ تعالیٰ پر اور نبی ﷺ پر اور جو ان پر نازل کیا گیا تو وہ ان دشمنوں کو دوست نہ بناتے۔ (سورۃ المائدۃ: ۸۱)

مصرعہ:

تولی بی تبری نیست ممکن

ترجمہ: اس مقام میں یہ مصرعہ سچا آتا ہے: دشمنی کے بغیر دوستی ممکن نہیں

اینجا صادق می آید نہ در اصحاب کرام چنانچہ رفضہ کمان بردہ اند چہ تبرا از اعدا باید نہ از احبا و جمعیکہ بشرف صحبت مشرف اند بہ محبت و مودت بایکدیگر موصوف اند شدت و غلظ شان با کفار بود۔

ترجمہ: اسی طرح حضور ﷺ کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے محبت ہو نہ کہ رافضیوں کی طرح جو کمان لے کر صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کے درپے ہیں کیونکہ محبوب کے دشمنوں سے دشمنی مطلوب ہے نہ کہ دوستوں سے اور جتنے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان صحبت محبوب ﷺ سے فیض یاب ہوئے وہ سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کی نفرت وعداوت تو دشمنوں کیلئے ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ:

جس طرح اللہ کریم جل وعلیٰ فرماتا ہے:

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔

ترجمہ: وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ (سورۃ الفتح: ۲۹)

اگر گویند کہ خلق ہمہ مظاہر و مجالی حق اند جل و علا و غیز از نمانندگی کمالات او سبحانہ درین ہا چیزے نیست چنانچہ مشرب اہل وحدت وجود است پس ہمہ را بچشم محبت باید دید و بہیچ کدام بد نباید بود چنانچہ گفتہ اند۔

ترجمہ: اگر تم لوگ کہتے ہو کہ پوری مخلوق اللہ تعالیٰ کی قدرت وجلالت کے ظہور کی جگہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے کمالات کے علاوہ کسی چیز کی نمائندگی نہیں جس

طرح کہ اہل وحدت الوجود کا مسلک ہے۔پس سب کو محبت کی نظر سے دیکھنا چاہئے اور کسی کو برا نہ سمجھنا چاہئے۔جیسا کہ کہا گیا ہے۔

مصرعه:

بدی مطلق نباشد در جهان

ترجمه: پس جہاں میں برائی مطلقاً نہیں۔

گویم عداوت و عدم موالات کفار و غلظت و جهاد باین ها بنصوص قطیعه ثابت شده است که ریب را اصلا در ان گنجائش نیست اینها فی انفسهم هر چه باشند متابعت نصوص مارا فرض و ناگزیر است مارا بنص کار است نه بفص نجات فردا وابسته بنص است نه بفص خواب و خیال کشوف و الهامات در برابر نص نمی توان شد غایت الامر شخصے که مغلوب حال است باید که خود را به تکلیف بر متابعت نصوص دادو عمل بنصوص هر چند خلاف وجدان و کشف او بود نماید همواره ملتجی و متضرع باشد که حقیقت کار کماهو منکشف گردد و چشم بصیرت او مکتحل بتراب اقدام انبیا و اصحاب کرام علیهم السلام بود۔

ترجمه: میں کہتا ہوں کہ کفار سے دشمنی کرنا اور دوستی نہ کرنا ان پر اظہار غضب کرنا، اور جہاد کرنا یہ سب نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں، اس جگہ جو کچھ بھی ہمارے نفسوں میں ہے وہ نصوص کی اتباع سے ہے اور ہمارے لئے فرض ہے۔ہمیں نص سے کام ہے نہ کہ عقل سے کل کی کامیابی نصوص سے ہے عقل سے نہیں۔خواب، خیالات اور کشف والہامات نصوص کے برابر نہیں ہوسکتے۔اور اگر کوئی شخص مغلوب الحال ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو نصوص کی اتباع کا مکلف جانے اور نصوص پر عمل کرے اگرچہ یہ سب کچھ اس کے وجدان و کشف کے خلاف ہو اسے چاہئے کہ وہ حقیقت کے منکشف ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آہ وزاری کرے۔تاکہ اس کی آنکھیں انبیاء ﷺ اور ان کے اصحاب کرام (علیہم الرضوان) کے قدموں کی خاک سے سرمہ حاصل کریں۔

مصرعه:

این کار دولت است کنون تا کرا رسد

ترجمه: یہ کار دولت ہے اب دیکھیں کس تک پہنچتا ہے۔

با آنکه گوئیم که جماعه که مشرب وحدت وجود دارند مراتب وجود در اثبات می نمایند و احکام غیر مرتبه آن را از احکام مرتبه دیگر جدا اثبات می کنند و احکام کثرت را که مبنائ شریعت بر آن است از دست نمی دهند و رفع آن را الحاد و زندقه می شمرند۔

ترجمه: وہ جو میں نے کہا ہے کہ جو جماعت وحدت الوجود کا مسلک رکھتی ہے وہ مراتب وجود کا اثبات کرتی ہے۔اور احکام غیر مرتبہ کو احکام مرتبہ سے جدا ثابت کرتے ہیں۔اور وہ احکام کثیرہ جن کی بناء شریعت پر ہے اسے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔اور اس کے ختم کرنے کو الحاد اور زندیقی شمار کرتے ہیں۔

مصرعه:

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

ترجمه: اگر مراتب کا لحاظ نہ کرے تو زندیقی ہے۔

پس امر معروف و بد بودن با اهل فسق و کفر از احکام کثرت است و در رنگ سائر احکام شرعیه بر داشتن آن الحاد و زندقه بود هر

چند بدی مطلق را نفی می کنند لیکن بدی نسبی اثبات می نمایند۔

ترجمہ: پس امر بالمعروف کرنا اور اہل فسق وکفر کو برا سمجھنا یہ احکام کثرت سے ہے اور دوسرے احکام شرعیہ کے رنگ میں ہے کہ انہیں ختم کرنا الحاد اور زندیقی ہے اور یقیناً مطلق برائی کی نفی کرنی چاہیے اور ثابت شدہ برائی کو برا کہا جائے۔

مصرعه:

بدبه نسبت باشد آن را هم بدان

ترجمہ: بدکی نسبت سے دوسرے ابدان بھی بد ہو جاتے ہیں

و بدی نسبی دو بد بودن و احتراز کردن کافی است و اهل وحدت وجود از آن هم پرهیز می کنند و دیگر انرا منع می آیند و مار و کژدم را می کشند و مردم را از ان می ترسانند و از مطیعان و معتقدان خود راضی اند و از منکران و مخالفان خود ساخط و در غضب چنانچه مولوی روم قدس سره که از رؤسائ صوفیه موحد است می فرماید۔

ترجمہ: اور جو نسبی بد ہوتا ہے اس سے پرہیز کرنا کافی ہے اور اہل وحدت الوجود ان سے پرہیز کرتے ہیں اور دوسروں کو منع کرتے ہیں۔ سانپ اور بچھو کو مارتے ہیں اور لوگوں کو ان سے بچاتے ہیں۔ اور اپنے معتقدین اور مریدین سے راضی ہیں۔ منکرین ومخالفین سے ناراض ہیں۔ اور ناراضگی میں جس طرح کہ مولوی مولائے روم قدس سرہ جو کہ موحد صوفیاء کے سردار ہیں فرماتے ہیں:

بیت:

منکر این حرف ایندم در نظر		شد ممثل سر نگون اندر سقر

ترجمہ: ان الفاظ کا اور ان خیالات کا منکر، ہوگا جہنم میں نیچے سر کرنے والا

و از طعام لذیذ و آب شیرین و متاع نفیس و آواز خوش و منزل خوش و صور جمیله بیشتر راغب و ملتذ ند به نسبت باضداد آن در رعایت احوال منتسبان خود و حمایت شان نسبت بدیگران بیشتر می نمایند و از مهالک خود را کناره می گیرند و جلب منافع و دفع مضار مهما امکن می کنند و از تدبیر معاش و تربیت فرزندان فارغ نیند و از مشورت و کنکاش خالی نیند و زنان خود را در پرده می دارند و تجویز نمی، نمایند که نامحرمی گرد شمان گردد و دست درازی کند و اطفال خود را از غذاهائ ناملائم پرهیز می کنانند۔

ترجمہ: وہ لذیذ کھانوں، میٹھے پانی، اچھا سامان، اچھی آواز، اچھے گھر، اچھی صورت سے راغب اور لذت حاصل کرنے والے ہیں۔ بنسبت ان کی ضد کے اور یہ لوگ اپنی طرف منسوب لوگوں کے احوال کی حمایت کرتے ہیں۔ بنسبت دوسروں کے اور اپنی ذات کو نقصان دینے والی چیزوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور منافع مند چیزوں ان کے ضرر کو دور کرنے کی ممکنہ کوشش کرتے ہیں اور اپنے ذریعہ معاش اور اولاد کی تربیت سے فارغ نہیں رہتے مشورہ اور باہمی گفتگو سے خالی نہیں ہوتے اپنی خواتین کو پردہ میں رکھتے ہیں اور کسی نامحرم کو ان کے قریب نہیں آنے دیتے تاکہ دست درازی سے باز رہیں اور اپنی اولاد کو بروں کی صحبت سے دور رکھتے ہیں۔ ظالم اور تجاوز کرنے والے کو سزاوار ٹھہراتے ہیں اور مریضوں کو ناروا غذا سے پرہیز کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

این همه رعایت احکام کثرت است یا چیزے دیگر پس از امور دنیائ دنی رعایت این احکام کردن باوجود اباحت ترک آن و در امور

اخروی ترک این احکام کردن باوجود و رود امر الٰهی جل سلطانه باتیان آن و بحیله وحدت وجود سر از رقبه بندگی کشیدن عجب انصاف است و از قاعده عقل در اندیش دور و در منشاء آن عدم انقیاد و نا گرویدنے است با احکام الٰهی جل شانه و عدم اعتقاد است بطور نبوت و انکار است از قیامت و از عذاب و ثواب آن اعاذنا الله سبحانه و ایاکم عنه اهل وحدت وجود که مستقیم الاحوال اند قصص تشرع و تصلب شان در دین مشهوره و ماثور اند و محتاج نوشتن نیست۔

ترجمہ: یہ سب کچھ جو بیان کیا گیا احکام شریعت کی رعایت کرنا ہی ہے نہ کہ کوئی دوسری چیز۔ پس دنیا کمینی کیلئے ان احکام کی رعایت کرنا باوجود اس کے کہ ان کا چھوڑنا بھی مباح ہے۔ (یعنی وہ احکام شریعت جو صرف دنیا کے حصول کیلئے ہیں اگرچہ در پردہ وہ حکم الٰہی جل وعلیٰ اور حکم رسول اللہ ﷺ بھی ہیں ان پر اصحاب وحدت الوجود عمل کرنا نہیں چھوڑتے) چہ جائے کہ وہ ان احکام الٰہیہ جل جلالہ کو چھوڑیں جن کو ماننے کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے۔ تو یہ کہاں کا انصاف ہوا کہ اپنے آپ کو وحدت الوجود کا قائل کہہ کر اللہ تعالیٰ کی بندگی سے سر پھیرا جائے۔ یہ عقل اور دور اندیشی کے قاعدہ سے دور ہے اور اس عقیدہ کا قائل اپنے آپ کو کہہ کر وحدت الوجود کا سہارا لینا حقیقت میں احکام الٰہی جل وعلیٰ کا انکار کرنا ہے۔ اور نبوت کے طریقہ سے دوری اور قیامت، عذاب وجزا کا انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس طرح کے عقائد سے بچائے۔ اصحاب وحدت الوجود جو مستقیم الاحوال ہیں ان کا شریعت کے احکام کو بیان کرنا اور احکام دین پر سختی کرنا مشہور ہے اور ماثور ہے اسے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ایشان ماقدسنا الله سبحانه بسره این همه احتیاط که در وضو و طهارت و نماز و آداب آن داشتند می فرمودند که از عمل والد بزرگوار اخذ نموده ام از کتب این قسم عمل بدست آوردن مشکل است و والد بزرگوار ایشان که جد این فقیر باشند و باوجودے که مذهب مشرب وحدت وجود داشتند و بفصوص دانی طاق بودند تشرع ایشان هم بروجه کمال بود چنانچه معروف است ایشان می فرمودند که این احتیاط را در اعمال از عمل شیخ خود که در سلسله چشتیه بودند شیخ رکن الدین اخذ نموده ام ایشان نیز باوجود مشرب توحید به تشرع کامل موصوف اند و حضرت شیخ این احتیاط را در و والد خود حضرت شیخ عبد القدوس رحمة الله علیه گرفته بودند و ایشان درجه علیا در مشرب، وحدت داشتند و همواره مغلوب حال میبودند مع ذلک در تشرع و احتیاط ظاهری نیز فرد کامل بودند حضرت خواجه احرار که چراغ نقشبندیه باوجودیکه مائل به مشرب توحید بودند در تشرع و ترویج شریعت قدم راسخ داشتند می فرمودند اگر من شیخی کنم، هیچ کس را یارائ شیخی نماند لیکن مرا برای ترویج دین آورده اند نه برای شیخی شیخ محی الدین ابن عربی قدس سره در علم حدیث صاحب اسناد بود در علم فقه پایۀ اجتهاد داشت فرموده که بعضے از مشائخ محاسبه اعمال یومی ولیلی خود به مقتضائے حدیث: حاسبوا قبل ان تحاسبوا اختیار کرده اند من در محاسبه از ایشان افزودم و محاسبه خطرات نیز با محاسبه اعمال قرین کردم سلطان العارفین و سید الطائفة که گویا بانی این مشرب بودند سرتاپا به تشرع آراسته بودند می آرند که چون بایزید نماز می کردے قعقعه از استخوان سینه وے برون می آمدے و می شنیدندے از هیبت حق و تعظیم شریعت فی العوارف عن الجنید یقول لرجل ذکر المعرفة فقال الرجل اهل المعرفة بالله ینقلون الی ترک الحرکات من باب البر والتقوٰی الی الله تعالی فقال جنید ان هٰذا قول قوم تکلموا باسقاط الاعمال، وهٰذا عندی عظیمة والذی یسرق ویزنی احسن حالا من الذی یقول هذا وان العارفین بالله اخذوا الاعمال بالله والیه

یرجعون فیھا و لو بقیت الف عام لم انقص من اعمال النبی ذرّۃ الا ان یحال لی دونھا و انھا لاکد فی معرفتی و اقوی بحالی۔ منقول است کہ منصور حلاج باآں ہمہ دعوی ہر شبانروز ہزار رکعت نماز می گذارد و آں شب کہ روز آں کشتہ شد پانصد رکعت گذاردہ بود۔

ترجمہ: میرے شیخ قدس سرہ (مجدد الف ثانی) وضو، نماز، اور طہارت کے احکام و آداب میں بہت درجہ احتیاط فرماتے تھے۔ کہا کرتے یہ اعمال کتابوں سے براہ راست سیکھنا مشکل ہیں میں نے یہ احتیاط اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ جو کہ میرے دادا ہیں ان سے سیکھی تھی۔ آپ اگرچہ مذہب وحدت الوجود رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود احکام شریعت کو ماننے اور عمل کرنے میں بھی یکتا تھے اور آپ کا قول مشہور ہے کہ یہ سب کچھ آپ نے اپنے شیخ حضرت شیخ رکن الدین علیہ الرحمہ جو کہ سلسلہ چشتیہ کے پیروکار تھے ان سے سیکھا تھا۔ وہ باوجود مشرب توحید رکھنے کے شریعت پر عمل کرنے میں کامل تھے۔ اور شیخ نے یہ عمل اور احتیاط اپنے شیخ اور والد ماجد حضرت شیخ عبدالقدوس رضی اللہ عنہ سے سیکھی تھی۔ جو کہ وحدت الوجود میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور اکثر اوقات مغلوب الحال رہا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود احکام شریعت پر عمل کرنے میں کہیں بھی کمی نہیں کرتے تھے۔ اور عمل کرنے میں کامل تھے۔

حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمہ جو کہ نقشبندیہ کے چراغ ہیں۔ جو کہ مائل بمشرب توحید تھے اور احکام شریعت کی تشریح و عمل کرنے میں قدم راسخ رکھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں پیری مریدی کروں تو اس وقت اور کسی کو شیخی کرنے کی جرأت نہ ہو لیکن مجھے شریعت کی ترویج و اشاعت کیلئے بھیجا گیا ہے۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ جو کہ علم حدیث میں صاحب اسناد اور علم فقہ میں درجہ اجتہاد رکھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعض مشائخ اپنے اعمال کا محاسبہ اس حدیث پاک:

حَاسِبُوا أَنْفُسَکُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا۔

ترجمہ: اپنا حساب کرو پہلے اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے۔

(سنن الترمذی، رقم: ۲۴۵۹، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۳۴۴۵۹، شرح السنۃ للبغوی، ج، ۱۴، ص، ۳۰۹، حلیۃ الاولیاء، ج، ۱، ص، ۵۲، الزہد والرقائق لابن المبارک، رقم: ۳۰۶، ص، ۱۰۳، محاسبۃ النفس لابن ابی الدنیا، رقم: ۲، ص، ۲۲، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ج، ۸، ص، ۲۷۱، تفسیر ابن کثیر، ج، ۱، ص، ۱۳۴)

کے مطابق کرتے تھے میں اپنا محاسبہ کرنے میں مبالغہ کرتا ہوں۔ اور اعمال کے محاسبہ کے ساتھ دل میں آنے والے افکار کا بھی محاسبہ کرتا ہوں۔

سلطان العارفین سید الطائفہ جو اس مسلک (وحدت الوجود) کے بانی ہیں آپ سر سے پاؤں تک شریعت مطہرہ سے آراستہ تھے بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت بایزید علیہ الرحمہ جب نماز پڑھا کرتے تھے تو آپ کی سینہ کی ہڈیوں سے آواز آیا کرتی تھی جو کہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور تعظیم شریعت کی وجہ سے تھی۔

عوارف المعارف میں حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی معرفت کا ذکر کر رہا تھا وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو نیکی اور تقویٰ کے باب کی حرکات و افعال کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی وجہ سے ترک کر دیتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ اس قوم کا قول ہے جو اعمال کے ساقط ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں (یعنی اہل اللہ کیلئے عمل نہ کرنے کا عقیدہ) اور یہ میرے نزدیک بہت بڑی بات ہے وہ شخص جو چوری کرتا ہے اور زنا کرتا ہے اس کا حال یہ عقیدہ رکھنے والے سے بہتر ہے اور عارف باللہ لوگ اللہ تعالیٰ کیلئے ہی عمل کرتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان اعمال کی جزا کیلئے اور اگر میں ایک ہزار سال بھی زندہ رہوں تو نبی علیہ السلام کے اعمال میں سے ایک ذرہ برابر بھی میں کمی نہیں کروں گا ہاں یہ کہ کوئی خاص وجہ ہو۔ کیونکہ یہ عمل میری معرفت کو پکا کرتا ہے اور میرے حال کو قوی کرتا ہے۔

روایت کیا جاتا ہے کہ شیخ منصور حلاج علیہ الرحمۃ اپنے سب دعوؤں کے باوجود جوانہوں نے کئے وہ ایک ہزار رکعت نماز ایک دن اور رات میں پڑھتے تھے۔اور جس دن انہیں قتل کیا گیا اس دن پانچ سو رکعات پڑھیں تھیں۔

یکے از کمل مشایخ طبقات فرموده غضوا ابصارکم ولو عن شاة انثی اگر مشرب اهل وحدت وجود ترک تعرض و آزار خلق بودی مولانا عبدالرحمن جامی علیه الرحمة که از کمل از باب وحدت الوجود از محققان شان بوده چرا رد این جماعة کتاب سلسلة الذهب نمودے و مثنوی طویل در نکوهش آنها آوردی عنوان مثنوی را باین عبارت نوشته در مذمت آنها که بنائ مذهب خود بر کم آزاری نهاده اندو در ورطه اباحت و اتحاد افتاده اند۔

ترجمہ: طبقات کے کامل مشائخ میں سے ایک فرماتے ہیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھو اگرچہ سامنے بکری ہی ہو۔اگر اصحاب وحدت الوجود کا مسلک لوگوں کے احوال سے تعرض نہ کرنا ہوتا اور اس میں وہ لوگوں کو تکلیف دینا سمجھتے تو حضرت مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ جو اصحاب وحدت الوجود میں سے کاملین سے اور محققین سے ہیں کیوں ان لوگوں کا رد اپنی کتاب میں فرماتے جس کو سلسلۃ الذہب میں ذکر کیا ہے۔اور ان کی برائی میں طویل مثنوی لکھی ہے۔اور اس مثنوی کا عنوان ان الفاظ میں بیان کیا ہے:ان کی مذمت میں جو اپنے مذہب کی بنا کم آزاری پر رکھتے ہیں اور اباحت واتحاد کی لہروں میں پڑے ہیں:

ابیات:

ترک آزاد کردنِ خواجه		دفترِ کفر راستِ دیباچه

ترجمہ: خواجہ کا لوگوں کے احول سے تعرض کو چھوڑنا، یہ کفر کے دیوان کا دیباچہ ہے۔

منکر آمد به پیش او معروف		شد بمنکر عنانِ او مصروف

ترجمہ: نیکی کا حکم اس کے سامنے برائی ہے،اس کی کوشش برائی میں مصروف ہے۔

نفس محنت گزین راحتِ جوئے		دادش در رهِ اباحت روئے

ترجمہ: اس کا نفس محنت سے کنارہ کش اور راحت پسند ہے،اس نے اپنا چہرہ راحت کے دروازے کی طرف کیا۔

شد یکی پیش او حلال و حرام		می نه اندیشد از نکال و بال

ترجمہ: اس کے سامنے حلال وحرام ایک چیز ہیں،وہ سزا وعذاب سے نہیں ڈرتا۔

می شود مرتکب مناهی را		می فتد در عقب ملاهی را

ترجمہ: وہ ممانعات کا منکر ہے،وہ کھیل کود کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

گاهِ لافد ز مذهبِ تجرید		گه گزافدز مشربِ توحید

ترجمہ: کبھی وہ مذہب تجرید کا دعویٰ کرتا ہے،کبھی وہ مذہب توحید کے متعلق لاف زنی کرتا ہے۔

نیست لاف و گزاف او عارے		لیکن او را چو نیک انگاری

ترجمہ: لاف زنی اور ہوائیاں بکنا اس کیلئے شرم کا باعث نہیں،لیکن جب تو اسے نیک کام کرنے کا کہے تو۔

مذهبش جمع فضّه و ذهب است		مشربش شرب بادهٔ عنب است

ترجمہ: اس کا مذہب سونا و چاندی جمع کرنا ہے، اس کا مشرب انگور کی شراب ہے۔

از علامات عقل دین عاری		مذهبش حصر در کم آزاری

ترجمہ: علامات دین سے اس کی عقل عاری ہے، اس کا مذہب لوگوں کو نہ چھیڑنا ہے۔

نه ز احوالِ سابقش عبرت		نه زاحوالِ لاحقش حیرت

ترجمہ: گزرے ہوئے لوگوں کے احوال سے وہ عبرت نہیں لیتا، آنے والے احوال سے اسے کوئی حیرت نہیں۔

نسبتِ خود کند بدرویشان		دم زند از ارادتِ ایشان

ترجمہ: اپنی نسبت درویشوں کی طرف کرتا ہے، ان ارادت کا دعویٰ کرتا ہے۔

هرکه درویش زو شود بیزار		کے زد رویش آمد این کردار

ترجمہ: جس کام سے درویش بیزار ہو، وہ اس کے کردار میں کیسے آئے گا۔

نیست درویش آنکه زندقه ایست		نیست جمعیت آنکه تفرقه ایست

ترجمہ: زندیقی ہے درویشی نہیں، جس میں تفرقہ ہو وہ جمعیت نہیں۔

اصطلاحات عارفان از بر		کرده او می کند بیان فرفر

ترجمہ: عارفوں کی اصطلاحات اسے یاد ہیں، انہیں وہ فرفر بیان کرتا ہے۔

دلش از سرکار واقف نه		معرفت بے شمار عارف نه

ترجمہ: اس کا دل سرکار سے واقف نہیں، ایسے عارف کی معرفت کو کسی شمار میں نہ لا۔

همچو جوزے همه نماید نغز		لیک چون بشکنی نیابی مغز

ترجمہ: بادام بنا کے چھلکا دیکھا تا ہے، لیکن جب اسے کھولا جائے تو مغز برآمد نہیں ہوتا۔

کرده وهمِ و خیال ناپاکان		مندرج در عبارت پاکان

ترجمہ: اس کے افکار و خیالات ناپاک لوگوں جیسے، اپنے آپ کو پاک لوگوں میں سے ظاہر کرتا ہے۔

لفظها پاک معینش کر گین		نافهٔ چین لفافهٔ سر گین

ترجمہ: اس کے الفاظ پاک اور معانی بھیڑیے جیسے، اس کی خوشبو چینی اور اس کا غلاف گوبر جیسا۔

نافه نکشاده مشک افشاند		ور کشاید جهان بگنداند

ترجمہ: خوشبودان کھولے بغیر اچھی مہک دیتا ہے، اگر کھول دے تو پورے جہاں کو گندا کردے۔

وفی العوارف سئل سهیل عن الرجل یقول انا کالباب لا اتحرک الا اذا حرکت قال هذا لا یقول الا احد الرجلین اما صدیق و اما زندیق لان

الصدیق یقول ھٰذا القول اشارۃ الی قوام الاشیاء باللہ سبحانہ و تعالٰی مع احکام الاصول و رعایۃ العبودیۃ و الزندیق یقول ذٰلک اصالۃ لا لاقامۃ الاشیاء عَلَی اللہِ تعالٰی و اسقاطا للملامۃ عن نفسہ و نخلاعِ الدین و رسمہ۔

ترجمہ: عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو کہتا ہے کہ میں دروازے کی طرح ہوں میں اس وقت حرکت کرتا ہوں جب میں حرکت دیا جاؤں۔

جواب میں آپ نے فرمایا یہ قول یا تو صدیق کا ہے یا زندیق کا بہر حال صدیق یہ قول اس طرح پر کرتا ہے کہ جس سے اشارہ اس طرف ہے کہ تمام اشیاء کا قوام اللہ تعالیٰ سے ہے اور اصول احکام اس پر لاگو ہیں اور وہ عبودیت کی رعایت بھی کرتا ہے اور زندیق یہ قول اس طرح پر کرتا ہے کہ یہ چیزیں اپنی حرکات میں اصلی ہیں ان کے قوام کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسقاط ہے یہ قول اپنے نفس سے ملامت کو روکنے کیلئے کرتا ہے اور اپنے آپ کو دین کے احکام سے بچانے کیلئے۔

عجب کاروباریست جمعی از انانکہ مشرب کم آزاری و صلح کل اختیار کردہ اند باھمہ فرق از کافران و جھودان و جوگیہ و براھمن و ملاحدہ و زنادقہ و ارمنی و غیر آن نیک اند صلح و محبت ھا و انبساطھا و صحبت ھا بایکدیگر دارند غیر از متابعان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اھل سنت و جماعت اند فرقہ ناجیہ اند در باب آنھا ارشدہ است الذین ھم علی ما انا علیہ و اصحابی

ترجمہ: اس جماعت کا عجیب کاروبار ہے جن کا مشرب لوگوں کی دل آزاری نہ کرنا ہے۔ اور صلح کلی اختیار کرنا ہے اور تمام فرقوں کو صحیح کہنا ہے چاہے وہ کافر ہوں، یہودی، جوگی، برہمن، ملحد، زندیق، ارمنی، اور دوسرے فرق باطلہ سب کے سب کے ساتھ محبت اور فراخی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں۔ سوائے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کو اختیار کرنے والوں سے جو کہ اہل سنت و جماعت ہیں اور فرقہ ناجیہ ہیں انہیں کے بارے میں فرمایا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اس راستہ پر ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ علیہم الرضوان ہیں۔

کہ باتنھا غلظت و عداوت دارند صلح شان بایکدیگر آنست و باینھا در مقام ایذائ و آزار اند و تخریب اینھا می خواھند عجب صلح کل است کہ با محمدیان کہ پیشوائ شان رحمت عالمیان است غلظت و عداوت باشد و باغیر محمدیان کہ محل غلظت است بنصوص قرآنی محبت و مؤدت بود بلی الکفر ملۃ واحدۃ نیک تامل نمایند ترک تعرض خلق اگر محمود می بود امر بالمعروف و نہی عن المنکر از واجبات دین متین نمی گشت و حق سبحانہ این امت را باتیان این امر جلیل القدر خیر امۃ نمی فرمود۔

ترجمہ: یہ کہ ان سے نفرت وعداوت رکھنا اور دوسروں سے صلح اختیار کرنا ہے۔ اور ان کو مقام تکلیف اور ازار میں رکھنا اور ان کے ساتھ احوال خراب رکھنا یہ عجیب صلح کلی ہے۔ کہ محمدیوں کے ساتھ عداوت و بغض رکھنا جن کے امام و پیشوا رحمۃ للعالمین ہیں اور غیر محمدی جو کہ محل بغض و عداوت ہیں نصوص قطعیہ کی وجہ سے ان کے ساتھ محبت و الفت کا برتاؤ کرنا ان کے متعلق بڑا اچھا نظریہ پیش کیا گیا کہ کفر کے سارے گروہ ایک ہی ہیں۔ اور اگر لوگوں کے احوال سے تعرض نہ کرنا اچھا ہوتا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجبات دین متین سے نہ ہوتے۔ اور حق تعالیٰ اس امت کے اس اہم کام کرنے پر اسے خیر امت نہ فرماتا۔

قال اللہ تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

ترجمہ: جس طرح کہ قرآن کریم میں فرمایا: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے بنائی گئی ہو کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ (سورۃ آل عمران: ۱۱۰)

و نیز فرمودہ: الآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللهِ۔

اور دوسری جگہ یوں فرمایا کہ: وہ نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔ (سورۃ التوبہ:۱۱۲)

و نیز فرمودہ: وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

اور ایک اور جگہ فرمان الٰہی جل وعلیٰ یوں ہوا: مؤمن مرد اور عورتیں بعض بعض کے ولی ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ (سورۃ التوبہ:۷۱)

و جمیع انبیاء علیہم السلام و صحابہ و تابعین و سائر سلف صالحین چہ کوششہا در اتیان امر معروف و نہی منکر نمودہ اند و چہ ایذاہا در تحصیل این امر کشیدہ اند و بامر عبث این ہمہ جہد نمودن و ایذائ کشیدن سفاہت محض است اگر ترک تعرض مستحسن می بود چرا انکار قلبی را از انکار شرعی اضعف ایمان فرمودی۔

ترجمہ: تمام انبیاء علیہم السلام صحابہ و تابعین (علیہم الرضوان) اور تمام سلف صالحین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بجالانے میں کتنی کوشش کرتے رہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے میں کتنی تکالیف برداشت کرتے رہے۔ اور اگر یہ کام عبث ہے تو اس کے متعلق کام کرنا اور ایذا برداشت کرنا محض بے وقوفی ہوگا اور اگر اس ذمہ داری کا ترک کرنا افضل ہوتا تو برائی کو دل سے برا سمجھنے کو کمزور ایمان کیوں کہا جاتا۔

کما ورد فی الحدیث الصحیح عَنْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم انہ قال: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. رواہ مسلم

ترجمہ: جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی بھی برائی دیکھے تو اسے چاہئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے ختم کرے اور اگر طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے برا کہے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا۔

(صحیح مسلم ،رقم:۷۸،سنن ابن ماجہ ،رقم:۱۲۷۵،سنن ابی داؤد ،رقم:۱۱۴۰،سنن الترمذی ،رقم:۲۱۷۲،سنن النسائی ،رقم:۵۰۰۸،صحیح ابن حبان ،رقم:۳۰۶،حلیۃ الاولیاء ،ج،۷،ص،۲۵۸،شعب الایمان،رقم:۲۸،ج،۱،ص،۱۲۹،شرح السنۃ للبغوی،رقم:۴۱۵۷)

و چرا تارک امر معروف را در بلدہ از بلاد داخل عذاب اہل آن بلدہ ساختندی و در زیر و زبر آن شریک نمودندی۔

ترجمہ: اسی طرح اگر یہ کوئی اچھا کام ہوتا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والے کو اس عذاب میں کیوں شامل کیا گیا جو اس شہر کے نافرمانوں پر نازل کیا گیا جاتا ہے۔ اور اس قوم کی تہس نہس کرنے میں اسے بھی کیوں شامل کیا گیا۔

کما روی جابر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم اوحی اللہ عز و جلّ الی جبرائیل علیہ السلام ان اقلّب مدینۃ کذا و کذا باہلہا فقال یارب ان فیہم عبدک فلان لم یعصیک طرفۃ عین قال فقال اقلبہا علیہ و علیہم فان وجہہ لم یتغیر فی ساعۃ قطّ رواہ البیہقی۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی اور فرمایا کہ فلاں فلاں شہر کو شہر والوں سمیت تباہ کردو تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اس میں تیرا فلاں بندہ بھی رہتا ہے جس نے تیری ایک لمحہ کیلئے بھی نافرمانی نہیں کی تو فرمایا اسے بھی دوسروں کے ساتھ شامل کردو کیونکہ گناہ کرنے والوں کو دیکھ کر اس کا چہرہ کبھی بھی نہیں بدلا۔ اسے امام بیہقی نے روایت فرمایا۔

اگر گوئیند آیۃ کریمہ: یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا عَلَیْکُمْ أَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَیْتُمْ۔

اگر یہ فرقہ اس آیت کریمہ: اے ایمان والو! تم پر اپنے نفسوں کو بچانا لازم ہے تمہیں کوئی ضرر نہ دے گا جو گمراہ ہوا اگر تم ہدایت پا گئے۔ (سورۃ المائدۃ:۱۰۵)

دلالت تبرک امر معروف و نہی منکر دارد۔

کو دلیل بنائیں کہ لوگوں کے احوال سے تعرض نہ کیا جائے۔

گوئیم ممنوع است چہ معنی ابتدا کہ در کریمہ آمدہ است شامل امر معروف و نہی منکر آمدہ است کما حررہ المفسرون یعنی چون شمااعمال صالحہ بجا آرید امر معروف کنید و نہی منکر نمائید گمراہی دیگران شمارا ازیان ندارد و شان نزول این آیہ مؤید این معنی است چون مسلمانان از کفر و عدم انقیاد کفار نگو نسار دل تنگ شدند حق تعالیٰ تسلیہ مسلمانان باین آیۃ کریمہ فرمودہ یعنی چون شماآن کار خود را کردید و دلالت براہ راست نمودید و از کفر و طغیان ترسانیدید بعد ازان کفر آنہا بشما مضرت نہ رساند و جمعیکہ این آیۃ کریمہ را بر ظاہر گذاشتہ اند گفتہ اند این آیہ بایات امر معروف منسوخ گشتہ است۔

ترجمہ: اس کے جواب میں میں کہوں گا اس عمل کی ممانعت کا کیا معنی کہ اس آیت کریمہ کی ابتداء میں جو کچھ ہے وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو شامل ہے۔ جیسا کہ مفسرین نے لکھا ہے۔ گویا کہ یہ کہا گیا کہ تم جب نیک عمل کرو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو گے تو پھر دوسروں کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہ دے گی۔ اور اس آیت کا شان نزول بھی اسی معنی کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ مسلمان جب کفر سے اور کافروں کے اسلام کی تائید کرنے سے تنگ دل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی گویا کہ فرمایا: تم نے جب نیکی کا کام کیا اور دوسروں کو یہ راہ دکھلائی اور کافروں کی طغیانی سے ڈرے تو پھر ان کا کفر تمہیں کوئی تکلیف نہ دے سکے گا۔ اور وہ جماعت جو اس آیت کو ظاہر پر محمول کرتی ہے وہ اس آیت سے امر بالمعروف والی آیت کو منسوخ مانتے ہیں۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیقَ، یَقُولُ: (فی خطبتہ) یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّکُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآیَةَ: یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا عَلَیْکُمْ أَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَیْتُم، المائدۃ: (۱۰۵) فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوهُ، یُوشِكُ أَنْ یَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ«. رواہ ابن ماجہ والترمذی و صححاہ

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو؟ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر تمہارے نفسوں کی حفاظت لازم ہے تم لوگوں کو جو گمراہ ہوئے وہ کوئی ضرر نہ دے سکے گا جب تم ہدایت پا گئے۔ پس بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بے شک لوگ بے حیائی کو دیکھ کر نہ رکیں قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو عذاب میں شامل فرمادے۔ ابن ماجہ اور ترمذی علیہما الرحمہ نے اسے روایت کیا۔ اور اسے صحیح حدیث قرار دیا۔

(شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۱۵۳، مسند ابی یعلی الموصلی، رقم: ۱۳۱، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۰۰۵، صحیح ابن حبان، رقم: ۳۰۴)

وفی روایۃ ابی داود، إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَأْخُذُوا عَلَى یَدَیْهِ، أَوْشَكَ أَنْ یَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ

ترجمہ: اور امام ابوداؤد علیہ الرحمہ کی روایت میں ہے کہ: جس وقت وہ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب نازل فرمائے۔

(سنن ابی داود رقم: ۴۳۳۸)

وفی روایة اخری له :» مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالمَعَاصِي، ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا، ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا، إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ مامن قوم يعمل فيهم بالمعاصی ثم يقدرون على ان يغيروا ثم لا يغيرون الا يوشک ان يعمهم الله بعقاب

ترجمہ: امام ابوداود علیہ الرحمہ کی ایک اور روایت کے یہ الفاظ ہیں۔کوئی بھی ایسی قوم نہیں جن میں گناہوں کا عمل کرنے والے بھی ہیں اور وہ اس پر قادر ہیں کہ اسے بدل سکتے ہیں پھر بھی نہیں بدلتے تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عموماً عذاب نازل فرمائے گا۔(سنن ابی داؤد رقم:۴۳۳۸)

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِي، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الآيَةِ؟ قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُم) المائدة:(۱۰۵) قَالَ: أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »بَلِ ائْتَمِرُوا بِالمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ المُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ العَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ القَبْضِ عَلَى الجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ« قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ المُبَارَكِ: وَزَادَنِي غَيْرُ عُتْبَةَ - قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ. قَالَ: »بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ« رواه الترمذی و ابن ماجة۔

ترجمہ: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے قول: تم پر اپنے نفسوں کو بچانا لازم ہے گمراہ کی گمراہی تمہیں کوئی ضرر نہ دے گی جب تم ہدایت پا جاؤ گے۔ کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم لوگ نیکیوں کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے حتی کہ جب تم دیکھو کہ ہر جگہ خواہشات کی پیروی ہو رہی ہے اور دنیا اثر انداز ہو گئی ہے اور ہر ایک اپنی رائے کو اچھا سمجھتا ہے اور تو اپنے لئے ضروری معاملات کو دیکھے تو پھر تم پر اپنے آپ کو بچانا لازم ہے۔اور لوگوں کو ان کے احوال پر چھوڑ دے کیونکہ تمہارے بعد صبر کرنے والے حالات آئیں گے جو ان میں صبر کرے گا اس کی حالت یہ ہوگی کہ گویا اس نے جلتے ہوئے انگاروں کو ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے اس وقت میں صحیح احکام پر عمل کرنے والے کو پچاس عاملین کے عمل کا ثواب عطا کیا جائے گا جو اس جیسا عمل کریں گے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان لوگوں میں سے جو عمل کرنے والے ہوں گے ان کے برابر پچاس کا اجر ملے گا؟ فرمایا نہیں تم میں سے پچاس لوگوں جیسا اجر ملے گا۔اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ علیہما الرحمہ نے روایت فرمایا ہے۔

(سنن الترمذی، رقم:۳۰۵۸، صحیح ابن، رقم:۳۸۵، المعجم الکبیر، رقم:۵۸۷، مسند الشامیین، رقم:۷۵۳، حلیة الاولیاء، ج۲، ص۳۰، الآداب للبیہقی، رقم:۱۵۱، شعب الایمان، رقم:۹۲۷۸)

اگر گویند که امر معروف و جهاد فی سبیل الله طریقه انبیائ کرام است علیهم وعلى اتباعهم الصلوات والتسلیمات و طریقه اولیاء ترک،تعرض است و عدم امر معروف چنانچه بعضے از اهل این وقت می گوئیند که وجوب و فرضیت این امور و فضائل اتیان آن و مواعید،ترک آن بنصوص ثابت گشته است و فرضیت و وعده وعید نسبت بکافه انام است خصوصیت باشخاص دون اشخاص ندارد وخواص و عوام و انبیاء و اولیاء در اتیان فرائض برابر اند وهمه داخل وعدو وعید بآنکه گوئیم حصول نجات ووصول بدرجات کمال مربوط بمتابعت انبیا علیهم الصلوة والتسلیمات است اولیا هرچه یافته اند از ولایت و محبت و معرفت و قرب الٰهی جل شان همه بمتابعت و طفیل انبیا علیهم السلام یافته اند راه وصول منحصر در اتباع آن بزرگواران است قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ سوای این هر راهی که هست روے به ضلالت دارد و سبیل شیاطین است کریمه فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ دلیل شافی است بر این معنی

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ شاهد عدل بر آن۔

اگر کوئی سوال کرے کہ امر معروف اور جہاد فی سبیل اللہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ اور طریقہ اولیاء رحمہم اللہ کا لوگوں کے احوال سے تعرض نہ کرنا ہے۔ اور امر معروف نہ کرنا ہے۔ جیسا کہ اس دور کے کچھ لوگ کہتے ہیں۔

میں ان کے جواب میں کہتا ہوں ان احکام کی فرضیت اور اس راستے پر عمل کرنے کے فضائل اور نہ کرنے پر وعید نصوص شریعت سے ثابت ہے اس کی فرضیت اور اس پر وعدہ ووعید کا تعلق تمام لوگوں سے ہے کسی خاص طبقہ کے لوگوں کے ساتھ اس کی تخصیص نہیں انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام علیہم الرحمہ اور عوام الناس ان فرائض کی ادائیگی میں برابر ہیں۔ اور سب وعدہ ووعید میں داخل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حصول نجات اور درجات کمال کا وصول انبیاء علیہم السلام کی متابعت پر منحصر ہے اولیاء کرام علیہم الرحمہ نے جو کچھ پایا ولایت ومحبت ومعرفت وقرب الٰہی جل وعلیٰ سب کچھ انبیاء علیہم السلام کے طفیل اور متابعت سے پایا اور راہ وصول ان بزرگواروں کی اتباع پر منحصر ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ (سورۃ آل عمران: ۳۱)

اس کے علاوہ جو بھی راستہ ہے وہ گمراہی کی طرف ہے اور سبیل شیاطین ہے یہ آیت کریمہ:

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ۔

ترجمہ: کیا ہے حق کے بعد مگر ضلالت۔ (سورۃ یونس: ۳۲)

اس معنی کی کافی دلیل ہے۔

اور اسی طرح یہ آیت کریمہ: وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ۔

ترجمہ: اور بے شک یہ میرا راستہ مستقیم ہے پس تم اس کی اتباع کرو اور دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ تم سیدھے راستے سے جدا ہو جاؤ گے۔ (سورۃ الانعام: ۱۵۳)

اسی معنی کی گواہ ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابن مسعود، قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَقَالَ: هٰذِهٖ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ إِلَيْهِ، وَقَرَأَ (وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ)، الأنعام (۱۵۳) الآيَةَ۔ رواه احمد والنسائی والدارمی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے اور پھر اس کے اردگرد اور لکیریں کھینچی اور فرمایا یہ شیطان کا راستہ ہے ان راستوں میں سے ہر پر ایک شیطان ہے جو اس کی طرف بلاتا ہے اور پھر یہ آیت پڑھی: بے شک میرا راستہ سیدھا ہے پس تم اس کی اتباع کرو۔ اسے امام احمد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا۔

(شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۹۷، مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم: ۲۴۱، مسند احمد، ج ۷، ص ۲۰۸، سنن الدارمی، رقم: ۲۰۸، مسند البزار، رقم: ۱۶۹۴، صحیح ابن حبان، رقم: ۶، ج ۱، ص ۱۸۰)

پس هر که بیمتابعت انبیاء علیهم السلام خواهد که در راه حق درآید و به کمال برسد غیر گمراهی چیزے حاصل نکرده باشد اگر چیزے حاصل کرد استدراج بود که نتیجه آن در آخرت خسران و حرمان بود۔

ترجمہ: اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام کے راستے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کمال تک پہنچ جائے گا اسے گمراہی کے علاوہ کوئی دوسری چیز حاصل نہ ہوگی اور اگر وہ کچھ سمجھتا ہے کہ اسے حاصل ہوا ہے تو یہ استدراج ہے جس کا آخرت میں نتیجہ خسارہ اور محرومی ہوگا۔ ایک آیت کریمہ میں فرمایا: وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی راستہ اختیار کرتا ہے اس سے وہ قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ (سورۃ آل عمران: ۸۵)
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بیت:

محال است سعدی که راهِ صفا		توان رفت جز درپے مصطفا

ترجمہ: سعدی محال ہے کہ راہ صفا، درِ مصطفی ﷺ کے بغیر حاصل ہو۔

جنید بغدادی قدس سره که رئیس صوفیه و سید الطائفه است می فرماید: مَن لم یحفظ القرأن و لم یکتب الحدیث لایقتدی به فی شاننا هذا و انّ علمنا هذا مقیّد بالکتاب و السّنة۔

ترجمہ: حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ جو صوفیاء کے سردار ہیں اور سید الطائفہ ہیں فرماتے ہیں: جو شخص احکام قرآن کی حفاظت نہیں کرتا اور احادیث کو لکھ کر یاد نہیں کرتا ہمارے احوال میں اس کی اقتداء نہیں کی جاتی کیونکہ ہمارا یہ علم قرآن وسنت کے ساتھ مقید ہے۔

می آرند که درویشی از حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس سره پرسید که شیطان را بر روندگان این راه هیچ دسترس باشد خواجه فرمودند که هر رونده که بسر حد فنائ نفس نرسیده باشد چون در خشم شود شیطان بروی دست یابد اما آن رونده که بسر حد فنائ نفس رسیده است وے را خشم نبود غیرت باشد و هر کجا غیرت بود شیطان بگریزد و این چنین صفت آن کس را مسلم شود که روئے براه حق دارد تعالیٰ شانه و کتاب خدائے عز و جل بدست راست گیرد و سنت رسول الله صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم بدست چپ گیرد و درمیان این دو روشنائی راه را سلوک کند۔

ترجمہ: حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ سے ایک درویش نے پوچھا کہ اس راہ پر چلنے والوں پر شیطان کب حملہ کرتا ہے فرمایا جب وہ فنائے نفس کے مقام تک نہ پہنچے اور غصہ میں ہو اور وہ جو فنائے نفس کے مقام تک پہنچ جاتا ہے اسے غصہ نہیں آتا وہ غیرت میں ہوتا ہے اور جہاں غیرت ہوتی ہے شیطان وہاں سے گریز کرتا ہے اور یہ صفت اسے حاصل ہوتی ہے جو راہ حق پر چلتے ہوئے کتاب اللہ کو سیدھے ہاتھ میں پکڑے اور سنت رسول اللہ ﷺ کو بائیں ہاتھ میں پکڑے رکھے اور ان دونوں کی روشنی میں راہ سلوک کو اختیار کرے۔

از حضرت خواجه احرار منقول است که می فرمودند که اگر تمام احوال و مواجید را بما دهند و حقیقت ما را بعقاید اهل سنت و جماعت متحلی نسازند جز خرابی هیچ نمی دانم و اگر تمام خرابی ها را بر ما جمع سازند و حقیقت ما را به عقائد اهل سنت و جماعة

بنوازند ھیچ باک نداریم۔

حضرت خواجہ احرار ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے تمام احوال ومواجید عطا کر دیئے جائیں اور میری حقیقت کو عقائد اہل سنت سے مزین نہ کیا جائے تو میں سوائے خرابی کے کچھ اور نہیں جانتا اور اگر میری ذات میں تمام خرابیاں جمع ہو جائیں اور میری حقیقت کو عقائد اہل سنت و جماعت سے نواز دیں تو مجھے کوئی خوف نہیں۔

انصاف بائد داد نبوت ختم یافته است و زمان وحی منقطع شده و دین کامل گشته و نعمت تمام شده امروز بکدام حجت و بکدام سند این چنین دین متین را کسی تواند بر داشت و بخواب و خیال خود کلمه متفقه انبیائ علیهم الصلوات و التسلیمات که بوحی قطعی و اخبار الٰهی مثبت و متیقن گشته یک سو ساخت عقل دور اندیش را کار بائد فرمود و بخواب و خیال مغرور نباید شد و از سبیل شیاطین دور بائدبود و صراط مستقیم سنت سنیه را از دست نباید داد و اتباع انبیاء علیهم التحیات البته منجی است و مثمر برکات و سوائ آن همه خطر است فالحذر راه نجات قطعی را گذاشته براه خطر رفتن و در دام شیاطین لعین افتادن و خود را در معرض هلاک سرمدی دادن از عقل بسی مستبعد و وجد و حال و خواب و خیال که برخلاف پیغمبران برحق بود کسراب بقیعة یحسبه الظمان ماء است چون کار بخدا افتد جل و علا و گور و قیامت پر تو انداز و غیر از متابعت انبیائ علیهم البرکات که بوحی قطعه ثابت شده است هیچ سود ندارد و دستگیری در آن وقت ننماید آری اگر احوال و مواجید و کشوف و الهامات باین متابعت جمع شود نور علی نور باشد و چون به کمال آن برسد معامله از صورت شریعت بحقیقت شریعت آید چنانچه صحابه کرام و سلف صالحین و مشایخ مستقیم الاحوال را بود رزقنا الله سبحانه و ایاکم هٰذه الدرجة القصوی۔

ترجمہ: اس معاملہ میں انصاف سے کام لینا چاہئے کیونکہ نبوت ختم ہوگئی۔ وحی منقطع ہوگئی اور دین کامل ہوگیا اور نعمتیں کامل ہوگئیں آج اور کہاں سے دلیل وسند لائیں اس طرح دین متین کو کون پس پشت ڈال سکتا ہے اور وہ حکم جو تمام انبیاء ﷺ کا متفقہ ہے جو وحی الٰہی اور اخبار الٰہی جل وعلیٰ سے قطعاً ثابت ہے اسے ایک طرف ڈال دے عقل دور اندیش سے کام لینا چاہئے اور خواب وخیال سے مغرور نہیں ہونا چاہئے اور شیاطین کے راستوں سے دور رہنا چاہئے اور صراط مستقیم وسنت سنیہ کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور اتباع انبیاء ﷺ یقیناً ایک مضبوط کنڈا اور پھل دار راستہ ہے اس کے علاوہ سارے راستے پر خطر ہیں۔ راہ نجات قطعی کو چھوڑ کر راہ خطر پر چلنے سے خوف رکھنا چاہئے شیاطین لعین کے جال میں آنے اور خود کو ہمیشہ کی ہلاکت کے راستے ڈالنا عقل سے دور ہے اور یہ سمجھنا کہ وجد وحال اور خواب وخیال انبیاء علیہم السلام کے راستہ کے علاوہ میں ہے اس کی مثال یہ آیت ہے:

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً۔

ترجمہ: اس سراب کی طرح جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے۔ (سورۃ النور: ۳۹)

اور جب تیرا کام اللہ تعالیٰ سے ہوگا قبر اور قیامت کا معاملہ آئے گا۔ تو سوائے انبیاء ﷺ کے راستہ کی اتباع جو وحی قطعی سے ثابت ہوگیا اس وقت کوئی اور کام نہ آئے گا۔ اور تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا۔ تو خیال رکھ اگر احوال ومواجید اور کشف والہام اس اتباع کے ساتھ جمع ہو جائیں تو نور علی نور ہے اور اس طرح سے کمال حاصل ہو جاتا ہے اور معاملہ صورت شریعت سے حقیقت شریعت تک جا پہنچتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) اور سلف صالحین ومشائخ مستقیم

الاحوال کا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو یہ کمال عطا فرمائے اور یہی آخری درجہ ہے۔

پس مقرر شده که راه وصول بدرجات قرب الٰهی جل شانه خواه قرب نبوت بود خواه قریب ولایت و واصلان انبیا باشد علیهم الصلوات یا اولیا منحصر در راه شریعت است که پیغمبر خدا علیه وعلی اٰله الصلوة والسلام بدان رفت و دعوت کرده مامور بدان گشته در کریمه قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ۔ وکریمه قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

ترجمہ: پس اس سے ثابت ہوا کہ قرب الٰہی جل وعلیٰ یا قرب نبوت ﷺ ہو اسی راستے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور واصلین انبیاء ﷺ ہوں یا اولیاء کرام علیہم الرحمہ ہوں اسی راستے میں منحصر ہیں۔ جو راہ شریعت ہے کیونکہ حضور ﷺ اسی راستہ پر چلے اور اسی کی دعوت دی اور اسی پر آپ مامور تھے۔

اور آیت کریمہ: قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ۔

ترجمہ: فرما دیجیے یہ میرا راستہ ہے میں اور میری اتباع کرنے والے بصیرت پر رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ (سورۃ یوسف: ۱۰۸)

اور دوسری: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

ترجمہ: اے محبوب ﷺ فرما دیجیے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ (سورۃ آل عمران: ۳۱)

نیز بآن دلالت دارد سوائے آن هر راهے که هست رُو بضلالت دارد و از مطلوب حقیقی منحرف کلّ طریقة وراء الشریعة فهی زندقة کریمه و ان هٰذا صراطی مستقیما الآیة و کریمه فماذا بعد الحق الا الضلال و کریمه وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔

ترجمہ: یہ اس معنی پر دلالت کر رہی ہیں اس کے علاوہ جو راستہ بھی ہے وہ ضلالت و گمراہی ہے۔ اور مطلوب حقیقی سے منحرف ہے۔ جو بھی طریقہ شریعت کے علاوہ ہے وہ زندیقی ہے۔

اسی طرح یہ آیات بینات:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا۔ الآیة۔

ترجمہ: اور بے شک میرا راستہ مستقیم ہے۔ (سورۃ الانعام: ۱۵۳)

اور: فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ۔

ترجمہ: پس حق کے بعد کچھ نہیں مگر گمراہی۔ (سورۃ یونس: ۳۲)

اور: وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔

ترجمہ: جس نے اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کیا اسے قبول نہ کیا جائے گا۔

و حدیث خطّ لنا الحدیث و حدیث: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ و احادیث دیگر شاهد این معنی است۔

اور لکیر کھینچنے والی حدیث اور ہر بدعت گمراہی۔ (مسند احمد، رقم: ۴۱۴۲، سنن الدارمی، رقم: ۲۱۲، صحیح مسلم، رقم: ۸۶۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۲) والی حدیث اور اسی طرح دوسری احادیث اس معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

و آنچه از عبارات بعضی از اکابر واقع شده است که راه هائ که موصل جناب قدس خداوندے است جل سلطانه دو راه است راهے است که بقرب ولایت تعلق دارد و راهے است که بقرب نبوت متعلق است منافاتی باین تحقیق ندارد که این هر دو راه داخل دائره شریعت عز است و این هر دو قرب منوط به متابعت انبیاء علیهم الصلوات والبرکات که صراط مستقیم است پس کسے که خواهد که بی اتیان احکام شریعت و بے تبعیت رسل علیهم الصلوات و التسلیمات بیکی از این دو قرب برسد به مطلب نه رسد و راه گم کند و خائب و خاسر بود۔

ترجمہ: اور ہمارے بعض اکابر علیہم الرحمہ کی جو عبارات راہ موصل کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ان کے متعلق جاننا چاہئے کہ جو اللہ رب العزت کی ذات کی طرف راہ موصل ہے وہ دو طرح کی ہیں۔ ایک راستہ قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ان دونوں میں جدائی کرنے والا اس کی حقیقت سے واقف نہیں کہ یہ دونوں شریعت مطہرہ کے دائرہ میں داخل ہیں اور یہ دونوں کا قرب انبیاء ﷺ کی اتباع سے وابستہ ہے جو کہ صراط مستقیم ہے اور جو چاہتا ہے کہ احکام شریعت کو بجالائے بغیر احکام شریعت پر عمل اور اتباع انبیاء ﷺ کے بغیر ان دو میں سے کسی ایک قرب کے راستہ پر گامزن ہو جائے وہ اپنے مطلب تک نہیں پہنچ سکتا اور راستہ سے گم ہو جائے گا۔ اور خائب و خاسر رہے گا۔

همچنیں آنچه مشهور گشته که الطرق الی الله بعدد انفاس المخلوقات درست است چه هر ظل را باصل خود شاهراه است و هر مخلوق راعین باصره جدا بما نحن فیه هیچ تدافع ندارد چه این همه راه هائ در حق وصول مشروط باتیان احکام شرعیه است هر که از دائرۂ شریعت عزا برآند خواهد که بیکی از این طرق در آید در راه ماند و بمطلب نرسد بلک گم راه گردد پس منشاء این همه طرق شریعت آمد باوجود تعدد طرق عائد به یک طریق گشت اتحاد طرق گفتن باعتبار منشاء است و تعدد طرق باعتبار ناشی دو طریق باعتبار طرق کلیه است و طرق بسیار باعتبار طرق جزئیه است۔

ترجمہ: اور یہ جو مشہور ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی طرف راستے مخلوقات میں موجود نفوس کی تعداد کے مطابق ہیں۔ یہ درست ہے کیونکہ ہر سایہ کی اپنی اصل سے نسبت ہوتی ہے۔ اور ہر مخلوق کی بصارت کی آنکھ جدا ہے۔ یہ والے اقوال جس معاملہ میں ہم گفتگو کر رہے ہیں اس سے جدا نہیں کیونکہ ان راستوں میں سے ہر راستہ جو وصول الی اللہ کا ہے وہ شریعت کے احکام پر عمل سے مشروط ہے۔ اور جو بھی شریعت مطہرہ کے دائرہ سے باہر آئے اور پھر چاہے کہ ان راستوں میں سے کسی پر چل کر راہ وصل تک پہنچ جائے گا وہ اپنے مطلوب کو حاصل نہ کر سکے گا بلکہ گمراہ ہو جائے گا۔ پس ان متعدد طرق کا منشاء شریعت ہے۔ جس کی وجہ سے متعدد طرق ہونے کے باوجود وہ سب ایک راستہ کی طرف جاتے ہیں، ان میں اتحاد طرق کا قول باعتبار منشاء کے ہے اور تعدد طرق ناشی کے اعتبار سے کہا جاتا ہے اور جو پیچھے دو راستوں کا ذکر ہوا وہ باعتبار کلی کے ہیں اور زیادہ راستے باعتبار جزئی ہونے کے ہیں۔

فی معارج الهدایة قال بعضهم الطرق الی الله تعالی بعدد انفاس المخلوقات ولکن کلها مندرجة ومندمجة و منطویة و منکسبة فی دائرة الشریعة الکبری المجلة الشریعة المحمدیة العظمی وهذه الطرق بالنسبة الی ارکان شجرة الشریعة اصولها و فروعها و عروقها و اغصانها و اوراقها و ازهارها و انوارها ولا یقال هی اشیاء سواها وامور مباینة لها لا والّذی برء النسمة و شق الحبة ماوراء المحجة البیضا والشریعة الحنیفیة الکبری الا بنیان الضلال والعمی فماذا بعد صراط الحق القویم و سبیل الله المستقیم الا سبیل الشیطان المبعد الرحیم

المطرود الابتر العقیم۔

ترجمہ: اور معارج الہدایہ میں کہا گیا ہے کہ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ کی طرف راستے مخلوقات کے نفوس جتنے ہیں لیکن سارے کے سارے شریعت کبریٰ کے اندر درج اور لپٹے ہوئے ہیں جو شریعت محمدیہ عظمٰی سے مزین ہیں اور ان سب راستوں کی نسبت شریعت مطہرہ سے اس طرح ہے جس طرح کہ درخت کے تنے سے اس کی جڑوں، ٹہنیوں، رطوبتوں، پتوں، کلیوں، پھولوں، رنگ و بو سب کی نسبت ہوتی ہے اور ان سب کو ایک ہی درخت کہا جاتا ہے اور انہیں درخت سے علیحدہ کوئی چیز نہیں سمجھا جاتا۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے روح کو پیدا کیا اور دانے کو پھاڑا۔ کہ واضح دلائل اور شریعت حنفیہ کبریٰ کے علاوہ راستہ ہے وہ گمراہی اور تاریکی کا راستہ ہے۔ اور صراط حق اور صراط مستقیم کے بعد صرف شیطان کا ہی راستہ ہے جو رحمت سے دور راندہ ہوا اور مردود ہے لاوارث اور بانجھ ہے۔

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ۔

ترجمہ: حق کے علاوہ صرف گمراہی ہی ہے۔ (سورۃ یونس: ۳۲)

قال اللہ تعالیٰ: وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ میرا راستہ مستقیم ہے۔ اس کی اتباع کرو اور دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو تم اس راستے سے جدا ہو جاؤ گے یہ تمہیں وصیت کی جاتی ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (سورۃ الانعام: ۱۵۳)

وفی العوارف قوم من المفتونین سموا انفسهم ملامتیہ ولبسوا لبسة الصوفیة لینسبوا الی الصوفیة وماهم من الصوفیة بشئ بل هم فی غرور غلط تستترون بلبسة الصوفیة توقیا تارة دعوی اخری وینتهجون مناهج اهل الاباحة ویزعمون ان ضمائرهم خلصت الی اللہ تعالیٰ وهذا عندهم هو الظفر بالمراد والارتسام بمراسم الشریعة رتبة العوام وقاصرین الافهام والمنحصرین فی مضیق الاقتداء تقلیدا وهذا هو عین الالحاد والزندقة والابعاد وكل حقیقة ردتها الشریعة فهی زندقة وجهل هؤلا المقرورین ان الشریعة حق العبودیة والحقیقة هی حقیقة العبودیة من صار من اهل الحقیقة تقیّد بحقوق العبودیة و حقیقة العبودیة وصار مطالبا بامور و زیادات لایطالب بها غیره ممن یصل الی ذلک لانه یخلع من عنقه ربقة التكلیف ویخامر باطنه الزیغ والتحریف واحادیث نبوی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام والتحیة کہ در باب امر معروف ونہی منکر وجہاد فی سبیل اللہ وارد شدہ است ایرادمی نماید نیک مطالعہ فرمایند۔

ترجمہ: اور عوارف المعارف میں فرمایا گیا۔ اہل فتنہ کی ایک قوم ہے جو اپنے آپ کو ملامتیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں اور صوفیا کا ظاہری لباس پہنتے ہیں تاکہ انہیں بھی صوفی سمجھا جائے۔ حالانکہ صوفیاء کرام کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ دھوکہ اور غلطی پر ہیں وہ صوفیاء کا لباس تقیہ کرتے ہوئے پہنتے ہیں اور دعویٰ کوئی اور کرتے ہیں اہل اباحت کے طریقہ پر چلتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہیں اور یہ ان کے ہاں کامیابی ہے اور شریعت کے احکام پر عمل کرنا ان کے ہاں عوام کا مرتبہ ہے اور وہ عوام حقیقت کے سمجھنے سے قاصر ہے اور اقتداء کے دائرہ میں بند ہے۔ اور حقیقت میں یہ عین الحاد، زندیقی اور شریعت سے دوری ہے اور اصل یہ ہے کہ ہر وہ حقیقت جسے شریعت رد کردے وہ زندیقی ہے اور یہ دھوکہ میں رہنے والے لوگ جاہل ہیں۔ کیونکہ شریعت حق عبودیت ہے اور حقیقت اصل میں حقیقت عبودیت ہی ہے اس لئے جو اہل حقیقت میں سے ہو جاتا ہے وہ حقوق عبدیت میں مقید ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جو اس

مرتبہ پر پہنچتا ہے اس سے ایسے زیادہ احکام کا مطالبہ کیا جاتا ہے جس کا دوسروں سے نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے گلے سے تقلید کی رسی کو نکال دیتے ہیں اور ان کے باطن میں ٹیڑھا پن اور حقیقت کو بدلنا ہے۔ اور احادیث نبی ﷺ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اب انہیں یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور تم لوگ نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل فرمائے گا پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ تمہاری دعا کو قبول نہیں فرمائے گا۔ اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا۔ (شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۱۵۴، سنن الترمذی، رقم: ۲۱۶۹، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۱۴۰)

وَعَنِ الْمعرس بن عَمِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

۲۔ حضرت معرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب زمین میں کوئی گناہ ہوتا ہے تو جو حاضر ہے وہ اسے برا سمجھتا ہے تو وہ اس طرح سے ہوگا جس طرح کہ وہ اس گناہ کی جگہ سے غائب تھا اور جو غائب تھا وہ اس گناہ کو جاننے کے بعد اس سے راضی ہوا تو وہ اس طرح سے ہے جیسے وہ اس گناہ کرنے والوں میں موجود ہے۔ اسے امام ابوداؤد نے روایت فرمایا۔

(سنن ابی داؤد رقم: ۴۳۴۵، المعجم الکبیر رقم: ۳۴۵، السنن الکبری للبیہقی، رقم: ۱۴۵۵۱، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۱۴۱)

وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ . رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّة

۳۔ حضرت عدی بن عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مولیٰ فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے دادا کو سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ رب العزت کچھ خاص لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا حتی کہ جب وہ اس قوم کو کوئی برائی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور وہ انہیں روکنے پر قادر ہیں اور روکتے نہیں جب وہ اس طرح کا رویہ اختیار کر لیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ عام اور خاص سب پر عذاب نازل فرما دیتا ہے اسے شرح السنۃ میں روایت کیا گیا۔

(الزہد والرقائق لابن المبارک، رقم: ۱۳۵۲، الفتن لنعیم بن حماد، رقم: ۱۷۴۲، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۱۵۵، مسند احمد، رقم: ۱۷۷۲۰، مسند ابن ابی شیبہ، رقم: ۵۸۶، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۱۴۷)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: [لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا

فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ . قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: »لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل کے لوگ گناہوں میں مبتلا ہو گئے اور ان کے علماء انہیں منع کرنے لگ گئے۔ اور وہ لوگ نہ رکے پھر ایسا ہوا کہ علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے کی محافل میں شریک ہونے لگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے ان کے دل ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیئے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے اس قوم پر لعنت نازل کی گئی۔ اور قرآن کریم میں یوں فرمایا یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے البتہ تم لوگ ضرور گناہوں سے روکو گے۔ اسے امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

(مسند احمد ۳۷۱۳، سنن ابی داؤد رقم: ۴۳۳۶، سنن الترمذی، رقم: ۳۰۴۷، المعجم الکبیر، رقم: ۱۰۲۶۴، شعب الایمان، رقم: ۷۱۳۸، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۵۱۴۸)

وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: »كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ ولتأطرنه على الحق أطرا ولتقصرنه على الحقِ قصرا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ«

۵۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے۔ اور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور انہیں حق پر قائم رکھو گے اور حق پر ہی انہیں روکے رکھو گے ورنہ تمہارے دل بھی ایک دوسرے جیسے بن جائیں گے پھر تم پر بھی اسی طرح سے لعنت کی جائے گی جیسے ان پر کی گئی۔ (سنن ابی داؤد، رقم: ۴۳۳۷، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۵۱۴۸)

وهم در حدیث است: إِذَا رَأَيْتَ أُمَّتِي تَهَابُ الظَّالِمَ أَنْ تَقُولَ: إِنَّكَ ظَالِمٌ، فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهُمْ

اور حدیث پاک میں یہ بھی ہے: جب تم لوگ میری امت کے عقلمند لوگوں کو دیکھو کہ وہ ظالم کو کہے کہ تو ظالم ہے تو تو اس گناہ سے بچ گیا۔

(المعجم الوسط، رقم: ۷۸۲۵، المعجم الکبیر، رقم: ۱۴۳۵۱، مسند احمد، رقم: ۶۷۸۴، الجامع الصغیر، رقم: ۱۰۵۰)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ تُصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ أَبْغَضَهُ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُو على البطانة كله رواه البيهقي۔

۶۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو آخری زمانہ میں ان کے سلطان (جس کے ہاتھ میں معاملات کی باگ دوڑ ہوگی) کی طرف سے بڑی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان سے کوئی بھی نجات نہیں پاسکے گا مگر وہ شخص جس نے دین کی معرفت حاصل کی پس اس کے

خلاف وہ اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے جہاد کرتا رہا پس یہ وہ شخص ہے جو سبقت کرنے والوں میں آگے چلا گیا۔ اور وہ آدمی جس نے دین اللہ کی معرفت حاصل کی اور اس کی تصدیق کی اور وہ آدمی جس نے دین کی معرفت حاصل کی اور اس پر عمل کیا پس اگر یہ دیکھیں گے کسی کو اچھا عمل کرتے ہوئے تو اس سے محبت کریں گے اور اگر کسی کو برا عمل کرتے ہوئے دیکھیں گے تو اس سے بغض رکھیں گے پس یہ وہ ہیں جو نجات پائیں گے خفیہ طور پر سب کے سب۔ اسے امام بیہقی نے روایت کیا۔

(شعب الایمان، رقم: ۱۸۱۷، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۱۵۱)

وہم در حدیث است: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ حم عن ابن مسعود۔

اور حدیث پاک میں یہ الفاظ بھی ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس کسی نبی کو بھی بھیجا اس کی امت میں اس کی اتباع کرنے والے اور اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت پر عمل کرتے تھے اور ان کے احکام کی اتباع کرتے تھے پھر ان کے بعد ان کے ناخلف خلیفہ بنے جو وہ کہتے تھے جس پر وہ عمل نہیں کرتے تھے اور وہ خود کرتے تھے جس کا حکم نہیں دیتے تھے پس اس سے جس نے ان سے اپنے ہاتھ سے جہاد کیا تو وہ مؤمن ہے اور جس نے اپنی زبان سے جہاد کیا وہ مؤمن ہے اور جس نے ان سے اپنے دل کے ساتھ جہاد کیا وہ مؤمن ہے اس کے علاوہ ایک رائی کے برابر بھی ایمان کا راستہ نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، رقم: ۸۰، شعب الایمان، رقم: ۷۱۵۵۳، معجم ابن عساکر، رقم: ۷۹۱، السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم: ۲۰۱۷۸، جامع الاصول، رقم: ۱۰۸، کنز العمال، رقم: ۵۵۳۲، الجامع الصغیر، رقم: ۱۰۷۲۹، جامع الاحادیث، رقم: ۲۰۷۹۷، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۱۵۷)

وہم در حدیث است: إِذَا خَفِيَتِ الْخَطِيئَةُ لَمْ تَضُرَّ إِلَّا صَاحِبَهَا، وَإِذَا ظَهَرَتْ فَلَمْ تُغَيَّرْ ضَرَّتِ الْعَامَّةَ طس عن ابی ہریرۃ

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب گناہ سے خوف کیا جائے تو اس کا ضرا سے کرنے والے کو ہوگا اور جب عام ہو جائے اور لوگوں کے چہرے اس سے نہ بدلیں تو پھر یہ گناہ عام لوگوں کو نقصان دے گا۔

(المعجم الاوسط، رقم: ۴۷۷۰، مجمع الزوائد، رقم: ۱۲۱۴۱، الفتح الکبیر، رقم: ۱۶۴۸، کنز العمال، رقم: ۵۵۳۹، الجامع الصغیر، رقم: ۱۴۹۳)

وہم در حدیث است: إِذَا رَأَيْتُمْ أَمْرًا لَا تَسْتَطِيعُونَ تَغْيِيرَهُ، فَاصْبِرُوا حَتَّى يَكُونَ اللهُ هُوَ الَّذِي يُغَيِّرُهُ «عد هب عن ابی امامة

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ جب تم خلاف شریعت کسی کام کو دیکھو تو اور تم میں صبر کرنے کی طاقت نہ ہو تو صبر کرو حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے تبدیل فرمادے۔

(المعجم الکبیر، رقم: ۷۶۸۵، شعب الایمان، رقم: ۹۳۴۵، مجمع الزوائد، رقم: ۱۲۱۷۴، الفتح الکبیر، رقم: ۱۰۶۰، کنز العمال، رقم: ۵۵۴۲، الجامع الصغیر، رقم: ۱۵۱۶، جامع الاحادیث، رقم: ۱۹۹۷)

وہم در حدیث است: وجب عليكم الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ما لم تخافوا أن يؤتى إليكم مثل الذي نهيتم عنه، فإذا خفتم ذلك فقد حل لكم السكوت۔۔ ابو نعيم والديلمی عن المسور۔

۹۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث پاک میں ہے کہ تم پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے جب تم یہ خوف نہ کرو کہ تمہارے پاس

وہ چیز آ جائے گی جس سے تمہیں منع کیا گیا ہے اور جب تم اس کا خوف کرو تو تمہارے لئے اسے دیکھ کر خاموش رہنا جائز ہے۔ اس کو ابو نعیم اور امام الدیلمی نے مسور سے روایت کیا۔

(کنز العمال، رقم: ۵۵۵۹، جامع الاحادیث، رقم: ۲۵۲۵۸)

وهم در حديث است: ألا أخبركم بأقوام ليسوا بأنبياء ولا شهداء؟ يغبطهم يوم القيامة الأنبياء والشهداء بمنازلهم من الله على منابر من نور يعرفون الذين يحببون عباد الله إلى الله، ويحببون الله إلى عباده، ويمشون في الأرض نصحاء، قيل: كيف يحببون عباد الله إلى الله؟ قال: يأمرونهم بما يحب الله وينهونهم عما يكرهه الله، فإذا أطاعوهم أحبهم الله. هب وأبو سعيد النقاش في معجمه وابن النجار عن أنس۔

۱۰۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو نہ انبیاء اور نہ شہداء ہوں گے لیکن قیامت والے دن انبیاء اور شہداء ان سے رشک کریں گے جب انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے نور کے منبروں پر دیکھیں گے۔ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے محبت اس کے بندوں کیلئے کرتے تھے۔ زمین پر نصیحت کرتے ہوئے چلتے تھے۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا وہ کیسے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت کریں گے؟ فرمایا وہ اس طرح کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ان چیزوں کے کرنے کا حکم دیں گے جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور جو ناپسند فرماتا ہے اس سے منع کریں گے اور جب وہ ان کی اطاعت کریں گے تو یہ ان سے محبت کریں گے۔ اسے ابن سعد النقاش نے اپنی معجم میں ذکر کیا۔ اور ابن البخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(شعب الایمان، رقم: ۴۰۵، کنز العمال، رقم: ۵۵۶۵، ۸۴۵۹، جامع الاحادیث، رقم: ۴۴۱۷، ۳۵۷۵۷)

وهم در حديث است: إِذَا ظَهَرَتِ المَعَاصِي فِي أُمَّتِي، عَمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمَا فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ أُنَاسٌ صَالِحُونَ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَتْ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ أُولَئِكَ؟ قَالَ: يُصِيبُهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ، حم طب عن أم سلمة۔

۱۱۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے: آپ ﷺ فرماتے ہیں: جس وقت میری امت میں گناہ علی الاعلان ہونے لگ جائیں گے تو سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہوگا آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کیا اس وقت ان لوگوں میں صالحین نہیں ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان پر بھی وہی نازل ہو گا جو دوسرے لوگوں پر نازل ہوگا اس کے بعد وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا میں ہوں گے۔ امام طبرانی نے اسے ام سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

(مسند احمد، رقم: ۲۶۵۹۶، المعجم الکبیر، رقم: ۷۴۷، مجمع الزوائد، رقم: ۱۲۱۴۵، کنز العمال، رقم: ۵۵۷۹، جامع الاحادیث، رقم: ۲۳۴۰)

وهم در حديث است: بئس القوم قوم يستحلون المحرمات بالشبهات، وبئس القوم قوم لا يأمرون بالمعروف، ولا ينهون عن المنكر. أبو الشيخ عن ابن مسعود۔

۱۲۔ ایک اور روایت میں آقا ﷺ یوں فرماتے ہیں: قوموں میں سے وہ قوم بہت بری ہے جو شبہات کے ذریعے محرمات کو حلال کرتی ہے۔ اور وہ قوم بھی دوسری قوموں کی بنسبت بہت بری ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتی۔ اسے ابو الشیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(کنز العمال، رقم: ۵۵۸۴، جامع الاحادیث، رقم: ۱۰۲۸۸)

وهم در حديث است: من أرعب صاحب بدعة ملأ قلبه أمنا وإيمانا، ومن انتهر صاحب بدعة آمنه الله من الفزع الأكبر، ومن أهان صاحب بدعة رفعه الله في الجنة درجة، ومن لان له لقيه تبشبشا فقد استخف بما أنزل على محمد ۔ابن عساكر عن ابن عمر۔

۱۳۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے: جس نے کسی بدعت والے کی توہین کی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بے خوفی اور ایمان سے بھر دے گا۔اور جس نے بدعتی کا مذاق اڑایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ فرمائے گا اور جس نے بدعتی کی اہانت کی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔اور جو بدعتی کو بشاشت وخوشی سے ملا اور نرمی کی پس تحقیق اسے اس نے ہلکا سمجھا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔اسے ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(کنز العمال، رقم: ۵۵۹۸، جامع الاحادیث، رقم: ۴۵۵۳۶)

و در روایتے آمده: من أعرض عن صاحب بدعة بغضا له ملأ الله قلبه أمنا وإيمانا، ومن انتهر صاحب بدعة آمنه الله يوم الفزع الأكبر، ومن أهان صاحب بدعة رفعه الله في الجنة مائة درجة، ومن سلم على صاحب بدعة أو لقيه بالبشر واستقبله بما يسره فقد استخف بما أنزل الله على محمد ۔الخطيب عن ابن عمر۔

۱۴۔ ایک روایت میں آتا ہے: جو کسی بدعتی سے بغض کرتے ہوئے اعراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بے خوفی اور ایمان سے بھر دے گا۔اور جو بدعتی کی توقیر کرتا ہے اور اسے بشارت دیتے ہوئے ملتا ہے اور اس کا استقبال اس طرح سے کرتا ہے جس سے وہ خوش ہوتا ہے تو تحقیق اس نے اسے خفیف جانا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ (کنز العمال، رقم: ۵۵۹۹، جامع الاحادیث، رقم: ۲۱۳۵۹)

وهم در حديث است: من أنعش حقا بلسانه جرى له أجره حتى يأتي الله يوم القيامة فيوفيه ثوابا الله ۔حل عن أنس۔

حدیث پاک میں ہے جس نے اپنی زبان سے حق بلند کیا اسے اس کا اجر مسلسل ملتا رہے گا حتی کہ قیامت والے دن مکمل ملے گا اللہ تعالیٰ کا نام لو۔

(کنز العمال، رقم: ۵۶۰۰، جامع الاحادیث، رقم: ۲۱۵۶۶، حلیۃ الاولیاء، ج۸، ص۱۷۹، مکارم الاخلاق للطبرانی، رقم: ۷۶، شعب الایمان، رقم: ۷۲۷۵)

وهم در حديث است: من مشى مع مظلوم حتى يثبت له حقه ثبت الله تعالى قدميه يوم تزل الأقدام ۔أبو الشيخ وأبو نعيم عن ابن عمر۔

۱۵۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص مظلوم کے ساتھ چلا حتی کہ اس کا حق اس کیلئے ثابت کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو اس دن ثابت قدم رکھے گا جس دن دوسرے قدم لڑکھڑا جائیں گے۔اس کو ابوالشیخ اور ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

(جامع الاصول، رقم: ۴۷۹۲، کنز العمال، رقم: ۵۶۰۴، جامع الاحادیث، رقم: ۲۴۰۰۴)

وهم در حديث است: والذي نفسي بيده ليخرجن من أمتي من قبورهم في صورة القردة والخنازير بمداهنتهم في المعاصي، وكفهم عن النهي وهم يستطيعون ۔أبو نعيم عن عبد الرحمن بن عوف۔

۱۷۔ ایک حدیث پاک میں روایت کیا گیا ہے: حضور ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔البتہ ضرور میری امت

کے لوگ گناہوں میں اپنی زبانوں کو لمبا کرنے اور برائی کے کاموں سے منع کرنا چھوڑنے کی وجہ سے باوجود اس کے کہ وہ اس پر استطاعت رکھتے تھے۔ وہ لوگ اپنی قبروں سے بندر اور خنزیر کی شکل میں نکلیں گے۔ اسے ابونعیم نے عبدالرحمن سے روایت کیا۔

(کنزالعمال، رقم: ۵۶۰۵، جامع الاحادیث، رقم: ۲۵۲۰۰، امالی ابن بشران، ج۱، ۳۹۰، رقم: ۹۰۱، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری، رقم: ۲۵۹۳)

وهم در حديث است: يكون في آخر الزمان قوم يحضرون السلطان فيحكمون بغير حكم الله، ولا ينهونه فعليهم لعنة الله.-أبو نعيم والديلمي عن ابن مسعود

۱۸۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ایسی آئے گی کہ وہ بادشاہوں کے پاس جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا فیصلہ کریں گے۔ اور نہ انہیں روکیں گے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔ اسے ابونعیم اور دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(الفردوس بماثور الخطاب، رقم: ۸۷۲۷، کنزالعمال، رقم: ۵۶۱۶)

وهم در حديث است: لا ينبغي لنفس مؤمنة ترى من يعصي الله فلا تنكر عليه. "الحكيم عن حسين بن علي".

(کنزالعمال، رقم: ۵۶۱۴، نوادر الاصول فی احادیث الرسول، ج۱، ص۱۱۷، ۸۸، جامع الاحادیث، رقم: ۱۸۱۶۰)

وہم در حدیث است: أَفْضَلُ الجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ، أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ-خط عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۔ حدیث پاک میں بیان کیا گیا۔ افضل ترین جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم سربراہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ یہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا۔

(سنن ابی داود، رقم: ۴۳۴۴، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۰۱۱، کنزالعمال، رقم: ۵۵۱۲)

وهم در حديث است: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الحبُّ فِي اللهِ-رواه ابو دواد-

اور حدیث پاک میں یہ بھی آیا ہے: افضل ترین عمل اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنا ہے۔ اسے امام ابوداؤد نے ذکر کیا۔

(سنن ابی داود، رقم: ۴۵۹۹)

وفی رواية: إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ الحبُّ فِي اللهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللهِ-

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ عمل اس کیلئے محبت کرنا اور اس کیلئے ہی بغض کرنا ہے۔

(مسند احمد، ج۳۵، ص۲۲۹، رقم: ۲۱۳۰۳)

وعَنْ زَوْجِ دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ مِنْ دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ لِلرَّبِ، وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ، وَآمَرُهُمْ بِالمَعْرُوفِ، وَأَنْهَاهُمْ عَنِ المُنْكَرِ-رواه ابو شيخ والبيهقى-

۲۰۔ ابی درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہترین کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کیلئے تقویٰ رکھتا ہے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی اور امر بالمعروف کرتا ہے اور بے حیائی سے روکتا ہے۔ اسے ابوشیخ اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(شعب الایمان، رقم: ۷۵۷۸، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری، رقم: ۲۰۳۶، الامر بالمعروف والنہی عن المنکر لابن ابی الدنیا، رقم: ۲۲، اتحاف الخیرۃ المہرۃ، رقم: ۵۰۵۵۳، الترغیب والترہیب، رقم: ۱۳۸۹، ج۲، ص۵۲)

وهم در حديث است: لَا تَزَالُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ تَنْفَعُ مَنْ قَالَهَا وَتَرُدُّ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَالنِّقْمَةَ مَا لَمْ يَسْتَخِفُّوا بِحَقِّهَا، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الِاسْتِخْفَافُ بِحَقِّهَا؟ قَالَ يَظْهَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ تَعَالَى فَلَا يُنْكَرُ وَلَا يُغَيَّرُ. «رواه الاصفهانى ﷺ

۲۱۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے: لاالہ الا اللہ کا کلمہ ہمیشہ اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا کہ اس عذاب اور رسوائی کو ختم کر دیا جائے گا حتی کہ وہ اس کے حق کو خفیف جانے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا اس کے حق کو خفیف جاننا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی الاعلان گناہ ہوں اور وہ نہ انہیں روکے اور نہ ہی انہیں دیکھ کر اس کا چہرہ بدلے۔ اسے الاصفہانی نے روایت کیا ہے۔

(الترغیب والترھیب، رقم: ۳۴۹۸، ج ۳، ص ۱۶۲، الزواجرعن اقتراف الکبائر، ج ۲، ص ۲۷۳، بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ، ج ۳، ص ۲۴۹)

وعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ أَوْصَانِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا۔ رواه ابن حبان

۲۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے میرے محبوب ﷺ نے وصیت فرمائی کچھ خیر کی عادات کے متعلق۔ پہلی یہ کہ میں اللہ تعالی کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہ کروں، اور یہ وصیت فرمائی کہ میں ہمیشہ حق بات کروں اگر چہ وہ کڑوا ہی ہو۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا۔

(صحیح ابن حبان، رقم: ۴۴۹، موارد الظمان، رقم: ۲۰۴۱، الترغیب والترھیب، رقم: ۳۵۰۱، ج ۳، ص ۱۶۳)

وعن ابی هريرة - رضي الله عنه - قال: كنّا نسمع أن الرجلَ يتعلق بالرجلِ يوم القيامة وهو لا يعرفه، فيقول له: مالك إليّ وما بيني وبينك معرفة؟ فيقول: كنتَ تراني على الخطأ وعلى المنكرِ ولا تنهاني «ذكره رزين رضى الله عنه۔

۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کو سنا کرتے تھے آپ فرماتے تھے ایک آدمی دوسرے آدمی کے قیامت کے دن پیچھے پڑ جائیگا۔ اور وہ اسے پہچانتا نہ ہوگا تو وہ اسے کہے گا کہ تو نے مجھے گناہ کرتے ہوئے اور بے حیائی کرتے ہوئے دیکھا تھا اور مجھے منع نہیں کیا تھا۔ اسے حضرت رزین نے ذکر کیا۔

(جامع الاصول، رقم: ۷۹۶۱، جمع الفوائد، رقم: ۹۹۹۳، الترغیب والترھیب، رقم: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۵۳)

فضیلت جہاد

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ رواه البخاری۔

فضیلتِ جہاد

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں سو درجات ہیں جو اللہ تعالی نے مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے تیار فرمائے ہیں۔ دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے جتنا فرق ہے۔

(صحیح البخاری، رقم: ۲۷۹۰، صحیح ابن حبان، رقم: ۷۳۹۰، کنز العمال، رقم: ۱۰۵۳۵، الجامع الصغیر، رقم: ۳۸۸۹، جامع الاحادیث، رقم: ۸۰۳۱)

وهم در حديث است :مَثَلُ المجاهِدِ في سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ القَائِمِ القَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لَا يَفتر مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ المجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ متفقٌ عَلَيْهِ

۲۔ حدیث پاک میں ہے: فی سبیل اللہ مجاہد کی مثال اس روزہ دار اور رات کو قیام کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل کرنے والے کی ہے جو نہ کوئی روزہ چھوڑتا ہے اور نہ کوئی نماز۔ حتیٰ کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ سے واپس آجائے۔ متفق علیہ۔

(سنن سعید بن منصور، رقم: ۲۳۲۰، صحیح مسلم، رقم: ۱۱۰، الجمع بین الصحیحین، رقم: ۲۴۹۱، جامع الاصول، رقم: ۱۸۲، ۷، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۷۸۸)

وهم در حديث است:وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ المسلِمِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقتَلَ فِي سَبِيلِ الله ثُمَّ أُحْيى ثُمَّ أُقتَلُ ثُمَّ أُحْيى ثُمَّ أُقتَلُ ثُمَّ أُحْيى ثُمَّ أُقتَل متفقٌ عَلَيْهِ

۳۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر نہ ہوتے مؤمنوں میں سے کچھ مرد نہ اچھا سمجھتے ان کے نفس یہ کہ وہ پیچھے رہیں اور میں نہ پاتا کہ ان کو کس چیز پر سوار کروں تو میں بھی فی سبیل اللہ لڑنے جانے والے جہاد سے پیچھے نہ رہتا۔ البتہ میں ضرور پسند کرتا ہوں کہ میں فی سبیل اللہ شہید کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مجھے شہید کیا جائے میں پھر زندہ کیا جاؤں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۷۹۱، الجامع الصغیر، رقم: ۱۳۰۳۱، کنز العمال، رقم: ۱۰۵۶۴، الفتح الکبیر، رقم: ۱۳۱۱۵، السنن الکبری، رقم: ۱۸۵۵۴، مسند الشامیین للطبرانی، رقم: ۳۰۱۶)

يحتمل ان يراد ههنا بالقانت القائم فيكون تعلق الباء كتعلقه فى قولك قام فى الامر اذا جد فيه وتجلد له فما لمعنى القيام بما تجب عليه من استفرغ الجهد فى معرفة كتاب الله تعالى والامتثال بما امر به والانتهاء بما نهى عنه او ان يراد به طول القيام اى المصلى الذى يطول قيامه فى، صلوة قراءة فيهاطس

اس حدیث پاک میں قانت سے مراد قیام کرنے والا ہے۔ کیونکہ الباء کا تعلق اس طرح ہے جس طرح تو کہے وہ شخص معاملہ میں ٹھہرا رہا جب وہ اس میں مکمل کوشش کرے اور پختہ ارادہ کئے رہے۔ اور ماسوائے اس چیز کے قیام کیلئے ہے جو اس پر واجب ہوئی۔ اور کتاب اللہ کی معرفت اور اس پر عمل کرنے اور منکرات کے منع کرنے میں وہ انتہائی درجہ تک پہنچتا ہے۔ اور طول قیام سے مراد وہ ہے کہ نمازی اپنی نماز میں قرأۃ کو لمبا کرتا ہے۔

وهم در حديث است: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيهَا۔

۴۔ حدیث پاک میں آیا ہے: فی سبیل اللہ ایک دن گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری، رقم: ۲۸۹۲، سنن الترمذی، رقم: ۱۶۶۴، جامع الاحادیث، رقم: ۱۲۶۷۰، کنز العمال، رقم: ۱۰۷۳۸، الترغیب والترھیب، رقم: ۸۵۴، ج، ۱، ص، ۴۷۵، المعجم الکبیر، رقم: ۶۱۳۴)

وفى رواية: وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا العَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوِ الغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔ متفق عليه۔

ترجمه: اور فی سبیل اللہ صبح کرنا اور شام کرنا پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔ متفق علیہ۔

(صحیح البخاری، رقم: ۲۸۹۲، الجامع الصغیر، رقم: ۵۷۹۵، الترغیب والترھیب، رقم: ۸۵۴، ج، ۱، ص، ۴۷۵، سنن الترمذی، رقم: ۱۶۶۴)

وهم در حديث است: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔ رواه البخاری

اور ایک حدیث پاک میں فرمایا: میرے بندے کے جو قدم میری راہ میں غبار آلود ہوں گے انہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ اسے امام بخاری نے روایت کیا۔
(صحیح البخاری، رقم:۲۸۱۱، جامع الاصول، رقم:۷۱۰۹، مشکوٰۃ المصابیح، رقم:۳۷۹۴)

وهم در حدیث است: لَا يجتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا۔ رواه مسلم

اور حدیث پاک میں یہ بھی فرمایا: کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں جمع نہ ہوں گے۔ (صحیح مسلم، رقم:۱۸۹۱، المسند الجامع، رقم:۱۴۶۲۴)

وهم در حدیث است: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الجنَّةَ يحبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شيءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشَرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الكَرَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۔ ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا ان میں سے کوئی بھی نہیں چاہے گا کہ واپس دنیا میں جائے اور اس سے کچھ حاصل کرے مگر شہید وہ چاہے گا کہ دنیا میں جائے اور دس مرتبہ شہید کیا جائے، یہ اس وجہ سے کہ اسے اس عمل سے جو عزت ملی۔ متفق علیہ۔
(صحیح البخاری، رقم:۲۸۱۷، صحیح مسلم، رقم:۱۸۷۷، مشکوٰۃ المصابیح، رقم:۳۸۰۳)

وهم در حدیث است: يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهما الآخَرَ يَدْخُلَانِ الجنَّةَ: يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ على القَاتِلِ فيستشهد۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْه

۶۔ حدیث پاک میں آتا ہے: حضور ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ان دو بندوں کے متعلق مسکراتا ہے جو دونوں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں لیکن جائیں گے دونوں جنت میں ان میں سے ایک فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس قاتل کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور وہ توبہ کرتا ہے اور پھر وہ بھی فی سبیل اللہ شہید ہوتا ہے۔ متفق علیہ۔
(صحیح البخاری، رقم:۲۸۲۶، صحیح مسلم، رقم:۱۸۹۰، مشکوٰۃ المصابیح، رقم:۳۸۰۷)

وهم در حدیث است: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ رواه مسلم

۷۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے شہادت کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا اگرچہ اس کی موت اپنے بستر پر آئے۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا۔ (صحیح مسلم، رقم:۱۹۰۹)

وهم در حدیث است: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يحدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔ رواه مسلم۔

ایک اور حدیث پاک میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کبھی جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں یہ خواہش کبھی پیدا ہوئی تو وہ نفاق کے ایک درجہ پر مرا۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا۔ (صحیح مسلم، رقم:۱۹۱۰)

ونیز آمده: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۸۔ اور بھی حدیث پاک میں آیا ہے: حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا۔ ایک آدمی غنیمت کیلئے لڑتا ہے دوسرا اچھی یاد کیلئے لڑتا ہے اور

ایک آدمی اپنا درجہ دیکھانے کیلئے لڑتا ہے ان میں سے کون فی سبیل اللہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا فی سبیل اللہ وہ ہے جو اس لئے جہاد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو۔ متفق علیہ۔

(صحیح البخاری، رقم: ۲۸۱۰، صحیح مسلم، رقم: ۱۹۰۴، مسند احمد رقم: ۱۹۵۹۶، مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم: ۴۸۸، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۴۳۲۹، شعب الایمان، رقم: ۳۹۵۸، السنن الکبری للبیہقی، رقم: ۱۸۵۴۴، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۱۴)

وھم در حدیث است: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلاَّ الَّذِي مَاتَ مُرَابِطاً فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد، وَالدَّارِمِيُّ

۹۔ حدیث پاک میں روایت کیا گیا۔ ہر وہ مرنے والا جس کے اعمال کا خاتمہ اس عمل پر ہوا کہ وہ فی سبیل اللہ اپنے گھوڑے کو باندھے ہوئے ہے۔ تو اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ اسے امام ترمذی ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا۔

(سنن الترمذی، رقم: ۱۶۲۱، سنن ابی داؤد، رقم: ۲۵۰۰، سنن سعید بن منصور، رقم: ۲۴۱۴، مسند احمد رقم: ۲۳۹۵۱، سنن الدارمی، رقم: ۲۴۶۹، مسند البزار، رقم: ۳۷۵۳، صحیح ابن حبان، رقم: ۴۶۲۴، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۸۰۳، مستدرک حاکم، رقم: ۲۴۱۷، شعب الایمان، رقم: ۳۹۸۲، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۲۶۱۷، مجمع الزوائد، رقم: ۹۴۹۵، کنز العمال، رقم: ۱۰۶۱۳، الجامع الصغیر، رقم: ۸۶۹۱، جامع الاحادیث، رقم: ۱۵۷۳۵، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۲۳)

وھم در حدیث است: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ. «رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فی سبیل اللہ اونٹنی پر جہاد کرتا ہے تو اس کیلئے جنت لازم ہوگئی۔ اور جس کسی کو زخم لگا فی سبیل اللہ یا اسے کوئی کنکر لگا تو وہ قیامت والے دن موتیوں کی طرح ہوں گے جن کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی اور جو فی سبیل اللہ کسی راستے پر چلا قیامت کے دن اس پر شہداء کا لباس ہوگا۔ اسے امام ترمذی ابوداؤد اور امام نسائی نے روایت کیا۔

(سنن النسائی، رقم: ۳۱۴۱، مسند احمد، رقم: ۲۲۰۱۴، سنن ابی داؤد، رقم: ۲۵۴۱، المعجم الکبیر، رقم: ۲۰۴، مصنف عبدالرزاق، رقم: ۹۵۳۴، السنن الکبری للبیہقی، رقم: ۱۸۵۵۶، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۲۵)

وھم در حدیث است: لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ایک اور حدیث پاک میں ہے وہ شخص آگ میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا۔ حتیٰ کہ دودھ جانور کے پستانوں میں واپس چلا جائے۔ اور کسی بندے پر فی سبیل اللہ کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہ ہوگا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔

(سنن الترمذی، رقم: ۲۳۱۱، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۲۸)

وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى: فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا وَفِي أُخْرَى: فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا

اور امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کسی مسلمان کے گلے میں کبھی بھی اور دوسری روایت میں ہے: بندے کے پیٹ میں کبھی بھی اور بخیلی و ایمان کی ایک

مؤمن بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(سنن النسائی، رقم، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۲۸)

وهم در حدیث است: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور ایک روایت میں ہے کہ: دو طرح کی آنکھوں کو آگ نہ چھو سکے گی ایک وہ جو خوف خدا میں روئی اور ایک وہ جو فی سبیل اللہ حفاظت کرنے کیلئے جاگتی رہی۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔

(سنن الترمذی، رقم: ۱۶۳۹، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۲۶۲۰، مسند الشہاب القضاعی، رقم: ۳۲۰، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۲۹)

وهم در حدیث است: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک اور روایت میں ہے: ایک دن فی سبیل اللہ گھوڑا باندھنا درجہ کے اعتبار سے دوسری ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔

(سنن الترمذی، رقم: ۱۶۶۷، مسند احمد، رقم: ۴۰۷، مسند البزار، رقم: ۴۰۶، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۴۳۶۳، سنن النسائی، السنن الکبری للبیہقی، رقم: ۱۷۸۸۸، رقم: ۳۱۶۹، سنن الدارمی، رقم: ۲۴۶۸، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۳۱)

وهم در حدیث است: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: »طُولُ الْقِيَامِ« قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: »جُهْدُ الْمُقِلِّ« قِيلَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: »مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ« قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: »مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ. «قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: »مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ. «رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۱۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کو لمبا قیام کرنا۔ پھر عرض کیا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا غریب کا کوشش کرنا۔ پھر عرض کیا گیا کونسی ہجرت افضل ہے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا۔ تو پھر عرض کیا گیا کونسا جہاد افضل ہے۔ تو فرمایا جس نے مشرکوں سے اپنے مال اور نفس کے ساتھ جہاد کیا۔ پھر عرض کیا گیا کونسا قتل افضل ہے فرمایا جس نے اپنے خون کو بہایا اور اس کے گھوڑے کو کاٹ دیا گیا۔ اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا۔

(سنن ابی داوٗد، رقم: ۱۴۴۹، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۳۳)

وهم در حدیث است: لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۔ ایک حدیث پاک میں حضور ﷺ سے روایت کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے پاس شہید کو چھ اوصاف سے نوازا جائے گا۔ ۱۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ۲۔ وہ اپنا جنت میں ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ ۳۔ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ ۴۔ قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے وہ محفوظ رہے گا۔ ۵۔ اس کے سر پر وقار کا تاج جو یاقوت سے بنا ہوگا رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ ۶۔ اور حور عین میں سے بہتر حوروں کے

ساتھ اس کا نکاح کیا جائے گا۔اور اپنے اقرباء میں سے ستر لوگوں کی بخشش کی اجازت ہوگی اور قبول ہوگی۔اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

(سنن الترمذی، رقم: ۱۶۶۳، سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۷۹۹، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۳۴)

وهم در حديث است: مَنْ لَقِيَ اللهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ . رَوَاهُ التِرمِذِيُ وَابْنُ مَاجَه

ایک دوسری روایت کے الفاظ زیادہ ہیں: جوشخص اللہ تعالیٰ سے جہاد کے اثر کے بغیر ملاتو اس کی ملاقات اس حالت میں ہوگی کہ اس کے جسم میں نقص ہوگا۔اس میں سلمہ کا لفظ ہے اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔اور ایک نسخہ میں لقی اللہ کے جملہ کے ساتھ ثلمۃ کا لفظ ہے۔اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

(سنن الترمذی، رقم: ۱۶۶۶، سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۷۶۳، مستدرک حاکم، رقم: ۲۴۲۰، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۳۵)

وهم در حديث است: الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ. «رَوَاهُ التِرمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِرمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۳۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے۔شہید اپنے قتل ہوتے وقت صرف اتنی تکلیف پاتا ہے جتنی کہ ایک آبلہ پھوڑنے سے ہوتی ہے۔اسے امام ترمذی، نسائی اور دارمی نے روایت کیا۔اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(سنن الدارمی، رقم: ۲۴۵۲، سنن الترمذی، رقم: ۱۶۶۸، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۲۶۳۰، السنن الکبری للبیہقی، رقم: ۱۸۵۲۵، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۳۶)

وهم در حديث است: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةِ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَقَطْرَةِ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ تَعَالَى۔.رَوَاهُ التِرمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۴۔ حدیث پاک میں ہے۔اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ایک قطرہ خوف خدا میں بہائے گئے آنسوؤں کا اور دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہایا گیا ہو۔اور دو نشانوں میں سے ایک نشان جو فی سبیل اللہ میں لگے اور دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں لگے۔اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(سنن الترمذی، رقم: ۱۶۶۹، المعجم الکبیر، رقم: ۷۹۱۸، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۳۷)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً . «رَوَاهُ أَحمد

۱۵۔ حضرت ابوامامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سریہ میں گئے تو ایک آدمی ایک غار کے پاس سے گزرا جس میں پانی اور سبزیاں تھیں پس اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ یہیں ٹھہر جائے اور دنیا سے خلوت نشینی اختیار کرلے۔اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دین یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا مگر میں واضح دین حنیف کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں۔اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ

قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے ایک صبح یا شام اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی ایک کا صف میں قیام اس کے ساتھ سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اسے امام احمد نے روایت کیا۔ (مسند احمد، رقم: ۲۲۲۹۱، المعجم الکبیر، رقم: ۷۸۶۸، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۴۹)

وهم در حديث است: المؤمِنونَ في الدُّنيَا علىٰ ثَلَاثَةِ أَجزَاءٍ: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ [وَأَنْفُسِهِمْ في سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِي يأمن النَّاس علىٰ أَمْوَالهمْ وَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِي إِذَا أَشرفَ علىٰ طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ.. رَوَاهُ أحمد

۱۶۔ حدیث پاک میں روایت کیا گیا ہے: دنیا میں مؤمنوں کی تین اقسام ہیں ایک وہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور پھر کوئی شک نہ کیا اور اپنے مال اور نفسوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور ایک وہ کہ لوگ اپنے مال اور نفسوں کے بارے میں اس سے بے خوف ہیں۔ پھر وہ جو طمع کے پیچھے لگ گیا اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ گیا۔ اسے امام احمد نے روایت کیا۔

(مسند احمد، رقم: ۱۱۰۵۰، تعظیم قدر الصلاۃ لمحمد بن نصر المروزی، رقم: ۶۴۸، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۵۴)

وهم در حديث است: مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً في سبيلِ الله وأقامَ في بيتِهِ فلَه بكلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ في سَبِيلِ اللهِ وَأَنْفَقَ في وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هذهِ الآيَةَ: (واللهُ يُضاعفُ لمن يشاءُ) رَوَاهُ ابنُ مَاجَه

۱۷۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچہ بھیجا اور خود گھر رہا تو اسے ہر درہم کے بدلہ میں سات سو درہم کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے خود جہاد کیا اور خود خرچ کیا اسے ہر درہم کے بدلہ میں سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے دوگنا فرما دیتا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۷۶۱، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۵۷)

وَعَنْ فَضَالَةَ بنِ عُبيد قَالَ: سمِعْتُ عمَرَ بن الخطاب يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَمَا أَدْرِي أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: »وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ . «رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۸۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے ہیں شہداء چار قسم کے ہیں۔ ایک وہ آدمی جس کا ایمان اچھا ہے اور وہ دشمن سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے حتیٰ کہ شہید ہو جاتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف آنکھیں اس طرح سے اٹھا کر دیکھیں گے۔ آپ نے اپنے سر کو اتنا اوپر اٹھایا کہ ٹوپی گر گئی۔ یہ میں نہیں جانتا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ٹوپی یا رسول اللہ ﷺ کی ٹوپی دوسرا وہ آدمی کہ اس کا ایمان جید ہے وہ دشمن سے ملاقات کرتا ہے گویا کہ اس کے جسم پر ایک کانٹا لگا ہے وہ وادی سے اوپر چڑھا

تھا کہ ایک تیر کہیں سے آیا وہ قتل ہو گیا۔ یہ دوسرے درجہ میں ہوگا۔ اور تیرا وہ مؤمن جس نے اچھے عمل بھی کئے اور برے بھی کئے۔ وہ دشمن سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے حتی کہ شہید ہو جاتا ہے یہ تیسرے درجہ میں ہوگا۔ اور چوتھا وہ آدمی جو اپنے آپ کو بہتر سمجھتا تھا وہ دشمن سے ملا اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور شہید ہو گیا یہ چوتھے درجہ میں ہوگا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن غریب قرار دیا۔

(مسند احمد، رقم: ۱۵۰، سنن الترمذی، رقم: ۱۶۴۴، مسند ابی یعلی الموصلی، رقم: ۲۵۲، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۵۸)

وهم در حديث است: اَلْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ: مؤمن جاهد بنفسه وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ: »فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فِي خَيْمَةِ اللهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ« قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ: »مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السيف لَا يمحو النِّفَاقَ رَوَاهُ الدارميُّ

۱۹۔ حدیث پاک میں ہے: مقتول تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ مؤمن جو اپنے نفس اور مال کے ساتھ فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے اور جب دشمن سے ملاقات ہوتی ہے تو وہ لڑتا ہے حتی کہ شہید ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا یہ وہ شہید ہے جس کا ذکر الممتحنہ میں ہے یہ عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کے خیمہ میں ہوگا۔ انبیاء کرام ﷺ اس سے صرف ایک درجۂ نبوت کی وجہ سے فضیلت رکھتے ہوں گے۔ اور دوسرا وہ مؤمن کہ اچھے اور برے عمل دونوں کرتا رہا۔ اور اپنے مال و نفس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جہاد کرتا ہے اور جب دشمن سے ملاقات ہوتی ہے تو لڑتا ہے حتی کہ وہ شہید ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہے جو مضمضہ میں ہے اس کے گناہ اور غلطیاں مٹادی جائیں گی بے شک تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہوگا۔ اور منافق اپنے مال اور نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور لڑائی کرتا ہے حتی کہ قتل ہو جاتا ہے یہ جہنم میں جائے گا۔ اور تلوار نفاق کو ختم نہیں کرتی۔ اسے دارمی نے روایت کیا۔

(سنن الدارمی، رقم: ۲۴۵۵، مسند ابی داوٗد الطیالسی، رقم: ۱۳۶۳، صحیح ابن حبان، رقم: ۴۶۶۳، المعجم الکبیر، رقم: ۳۱۱، ج ۱۷، ص ۱۲۶، مسند الشامیین للطبرانی، رقم: ۱۰۲۳، البعث والنشور للبیہقی، رقم: ۲۳۵، شعب الایمان، رقم: ۳۹۵۶، السنن الکبری للبیہقی، رقم: ۱۸۵۲۳، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۳۸۵۹)

وَعَن ابن عائذٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟ « فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ: »أَصْحَابُكَ يَظُنُّونَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ« وَقَالَ: »يَا عُمَرُ إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ . «رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي» شُعَبِ الْإِيمَانِ

۲۰۔ ابن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ایک شخص کے جنازہ کیلئے باہر تشریف لائے اور جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ آدمی فاجر تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک آدمی نے جواب دیا ہاں یارسول اللہ ﷺ اس نے ایک رات فی سبیل اللہ چوکیداری کی تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور پھر دفن کر کے مٹی ڈالی اور فرمایا کہ تیرے ساتھی تیرے متعلق گمان کرتے ہیں کہ تو جہنمی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے اور فرمایا اے عمر تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے سوال نہیں کیا جائے گا۔ لیکن تم سے فطرت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

(شعب الایمان، رقم: ۳۹۸۸، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۳۸۶۰)

وهم در حديث است: وَفْدُ اللهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ تین لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والا۔ اسے امام نسائی نے روایت کیا۔

(السنن الکبری للنسائی، رقم: ۳۵۹۱، سنن النسائی، رقم: ۲۶۲۵، صحیح ابن حبان، رقم: ۲۵۱۱، مستدرک حاکم، رقم: ۱۶۱۱، شعب الایمان، رقم: ۳۸۰۷، صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۲۵۱۱، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۲۵۳۷)

وهم در حديث آمده: حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَقِيَامِهِ فِي أَهْلِهِ أَلْفَ سَنَةٍ: السَّنَةُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ يَوْمًا، وَالْيَوْمُ كَأَلْفِ سَنَةٍ۔ رواه ابن ماجه۔

۲۱۔ حدیث پاک میں آتا ہے فی سبیل اللہ ایک رات چوکیداری کرنا ایک آدمی کا اپنے اہل میں رہ کر ایک ہزار سال کے روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے سے بہتر ہے۔ ایک سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔ اسے ابن ماجہ علیہ الرحمۃ نے روایت کیا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۷۷۰)

وهم در حديث است: غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ، وَالَّذِي يَسْدَرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ سُبْحَانَهُ

۲۲۔ حدیث پاک میں آتا ہے سمندر میں ایک غزوہ خشکی کے دس غزوات کے برابر ہے۔ اور وہ سپاہی جو آڑ بنتا ہے وہ اس طرح ہے جو فی سبیل اللہ اپنے خون کا انتظار کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۷۷۷)

وهم در حديث است: شَهِيدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيدَيِ الْبَرِّ، وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ، وَمَا بَيْنَ الْمَوْجَتَيْنِ كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللهِ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ إِلَّا شَهِيدَ الْبَحْرِ، فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا، إِلَّا الدَّيْنَ وَلِشَهِيدِ الْبَحْرِ الذُّنُوبَ وَالدَّيْنَ رواه ابن ماجة۔

۲۳۔ حدیث پاک میں ہے: سمندر کا شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے اور سمندر میں حالت جہاد میں جس کا سر چکرائے وہ خشکی میں اپنے خون میں دوڑنے والے کی طرح ہے۔ اور جو ان دونوں اسباب کے درمیان ہے وہ طاعت اللہ میں دنیا کو چھوڑنے والے کی طرح ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو ارواح قبض کرنے کا وکیل بنایا ہے مگر سمندر کے شہید کی روح اللہ تعالیٰ خود قبض فرماتا ہے۔ اور خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر قرض۔ اور سمندر کے شہید کے سارے گناہ اور قرض بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۷۷۸، المعجم الکبیر، رقم: ۷۷۱۶)

وعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِي، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلاً غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ، مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا شَيْءَ لَهُ« فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا شَيْءَ لَهُ« ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ« رواہ احمد والنسائی۔

۲۴۔ حضرت ابوامامہ ﷺ فرماتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو جہاد کیلئے جاتا ہے اجر اور شہرت کی غرض سے اسے کیا ملے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کچھ نہ ملے گا اس شخص نے یہی سوال تین مرتبہ دہرایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کچھ نہ ملے گا اس نے پھر تین مرتبہ دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اسے کچھ نہیں ملے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اس کی رضا کیلئے کیا جائے۔ اسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا۔

(السنن الکبریٰ للنسائی، رقم: ۴۳۳۳، سنن النسائی، رقم: ۳۱۴۰، المعجم الکبیر، رقم: ۷۶۲۸)

وهم در حديث است: إِنَّ صَلَاةَ الْمُرَابِطِ تَعْدِلُ خَمْسَ مِائَةِ صَلَاةٍ، وَنَفَقَةَ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ مِنْهُ أَفْضَلُ مِنْ تِسْعِمِائَةِ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِهِ رواه البيهقي۔

۲۵۔ حدیث پاک میں ہے: جہاد کا انتظار کرتے وقت کی ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور ایک دینار اور درہم کا خرچ کرنا اس سات سو دینار سے افضل ہے جو اس کے علاوہ میں خرچ کیا جائے۔ اسے امام بیہقی نے روایت کیا۔ (الترغیب والترھیب، ۲، ص، ۱۵۷)

وفی روایة: بألفي ألف صَلَاة وَفِيه نكَارَة۔

ایک روایت میں ہے: دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور کہا گیا یہ روایت جید نہیں۔ (الترغیب والترھیب، ۲، ص، ۱۵۷)

وهم در حديث است: ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ. "رواه الطبرانی

۲۶۔ حدیث پاک میں ہے: تین شخص ہیں کہ ان کی آنکھیں آگ نہ دیکھ سکیں گی۔ وہ آنکھ جس نے فی سبیل اللہ چوکیداری کی دوسری وہ جو خوف خدا میں روئی۔ اور تیسری وہ جو اللہ تعالیٰ کے محارم سے رکی رہی۔ اسے امام طبرانی نے رویت کیا۔

(معجم ابی یعلی الموصلی، رقم: ۲۱۵، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۰۰۳، مجمع الزوائد، رقم: ۹۴۹۰، کنز العمال، رقم: ۴۳۲۵۱)

وهم در حديث است: أَلا أنبئكم لَيْلَة أفضل من لَيْلَة الْقدر حارس حرس فِي أَرض خوف لَعَلَّه أَن لَا يرجع إِلَى أَهله۔ رَوَاهُ الحاكِم وَقَالَ صَحِيح على شرط البُخَارِيّ

۲۷۔ حدیث پاک میں ہے۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس رات کے بارے میں جو لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ وہ چوکیدار جو خوف کی جگہ میں چوکیداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر آجائے۔ اسے ابی بن کعب نے روایت کیا۔ اور کہا یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

(مستدرک حاکم، رقم: ۲۴۲۴، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۸۸۱۷، شعب الایمان، رقم: ۳۹۲۹، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۱۹۳۳۴، کنز العمال، رقم: ۱۰۷۱۶، جامع الاحادیث، رقم: ۴۶۰۵، الترغیب الترھیب، رقم: ۱۹۲۴، ج، ۲، ص، ۱۵۹)

وهم در حديث است: كل عين باكية يَوْم الْقِيَامَة إِلَّا عين غضت عَن محارم الله وَعين سهرت فِي سَبِيل الله وَعين خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة الله۔ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِي

۲۸۔ حدیث پاک میں آتا ہے: قیامت کے دن ہر آنکھ اشک بار ہوگی مگر وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے محارم سے بند کی گئی اور وہ آنکھ جو فی سبیل اللہ جاگی۔ وہ آنکھ جس سے خوف خدا سے مچھر کے برابر آنسو نکلے۔ اسے اصفہانی نے روایت کیا۔

(حلية الاولياء ،ج،۳،ص،۱۶۳،الفتح الكبير ،رقم:۱۶۴۸،كنز العمال ،رقم:۴۳۸۳۲،الجامع الصغير ،رقم:۹۷۲۷،جامع الاحاديث،رقم:۱۵۶۷۱،الترغيب والترهيب ،رقم:۱۹۲۹،ج،۲،ص،۱۶۰)

وهم در حديث است: من أعَان مجاهدًا فِي سَبِيل الله أَو غارما فِي عسرته أَو مكَاتبا فِي رقبته أظله الله فِي ظله يَوْم لَا ظلّ إِلَّا ظله۔ رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ

۲۹۔ حدیث پاک میں آیا ہے: جس نے مجاہد فی سبیل اللہ کی مدد کی یا نمازی کی اس کے خاندان میں یا مکاتب کی اس کے آزادی میں اسے اللہ تعالیٰ اس دن جس دن اس کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا اپنے سایہ میں رکھے گا۔ اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا۔

(مسند احمد رقم:۱۵۹۸۷،المعجم الكبير ،رقم:۵۵۹۰،مستدرک حاکم ،رقم:۲۴۴۸،شعب الايمان ،رقم:۳۹۷۲،معجم ابن عساکر ،رقم:۶۰۶،السنن الصغير للبيهقي ،رقم:۳۴۶۴،السنن الكبرى للبيهقي ،رقم:۲۱۶۲۱،مصنف ابن ابي شيبه ،رقم:۱۹۵۵۴،مجمع الزوائد ،رقم:۲۴۴۷،الفتح الكبير ،رقم:۱۱۴۴۱،كنز العمال ،رقم:۳۱۲۹۵،الجامع الصغير ،رقم:۱۲۲۲۵،جامع الاحاديث ،رقم:۲۱۳۲۶،الترغيب والترهيب ،رقم:۱۹۴۱،ج،۲،ص،۱۶۳)

وهم در حديث است: من أظل رَأس غاز أظله الله يَوْم الْقِيَامَة۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ۔

اور دوسری حدیث میں ہے: جس نے غازی کے سر پر سایہ کیا اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا۔ اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے روایت کیا۔

(مسند احمد ،رقم:۱۲۶،صحیح ابن حبان ،رقم:۴۶۲۸،مستدرک حاکم ،رقم:۲۴۴۷،شعب الايمان ،رقم:۳۹۷۱،مسند ابی يعلی الموصلی ،رقم:۲۵۳،السنن الكبرى للبيهقي ،رقم:۱۸۵۷۱،مصنف ابن ابی شیبہ ،رقم:۱۹۵۵۳،مجمع الزوائد ،رقم:۹۴۶۵،كنز العمال ،رقم:۱۰۷۰۹،الترغيب والترهيب ،رقم:۱۹۴۲،ج،۲،ص،۱۶۳)

وهم در حديث است: من احْتبسَ فرسا فِي سَبِيل الله إِيمَانًا بِاللَّه وَتَصْدِيقًا بوعده فَإِن شبعه وريه وروثه وبوله فِي مِيزَانه يَوْم الْقِيَامَة يَعْنِي حَسَنَات۔ رَوَاهُ البُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهمَا۔

۳۰۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے فی سبیل اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کی خوراک اس کا پانی پینا اور لید اور بول قیامت کے دن اس کے میزان میں تولا جائے گا یعنی نیکیوں میں۔ اسے امام بخاری نے روایت کیا۔

(صحيح البخاری ،رقم:۲۸۵۳،السنن الكبرى للنسائی،رقم:۴۴۰۷،شرح معانی ،رقم:۵۳۴۳،صحیح ابن حبان رقم:۴۶۷۳،مستدرک حاکم ،رقم:۲۴۵۶،شعب الايمان ،رقم:۳۹۹۴،شرح السنة للبغوی ،رقم:۲۶۴۸،السنن الصغير للبيهقي ،رقم:۳۱۴۰،مسند ابی يعلی الموصلی ،رقم:۶۵۶۸،السنن الكبرى ،رقم:۱۹۷۴۶،الفتح الكبير ،رقم:۱۶۴۸،كنز العمال ،رقم:۱۰۵۴۸،الجامع الصغير ،رقم:۱۰۹۱۱،مشكوة المصابيح ،رقم:۳۸۶۸،الترغيب والترهيب ،رقم:۱۹۴۴،ج،۲،ص،۱۶۴)

وهم در حديث است: طُوبَى لمن أَكثر فِي الْجِهَاد فِي سَبِيل الله من ذكر الله فَإِن لَهُ بِكُل كلمة سبعين ألف حَسَنَة كل حَسَنَة مِنْهَا عشرَة

أَضْعَاف مَعَ الَّذِي لَهُ عِندَ اللهِ من المَزِيد۔ الحدِيث رَوَاهُ الطَّبرانِي فِي الكَبِير۔

۳۱۔ حدیث پاک میں آیا ہے: خوشی ہے اس کیلئے جو فی سبیل اللہ جہاد میں ذکر اللہ کی کثرت کرتا ہے۔ اس کیلئے ہر کلمہ کے بدلہ میں ستر ہزار نیکیاں ملیں گی ہر نیکی اس میں دس گنا ہوگی۔ یہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادتی ہوگی۔ اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۴۳، ج، ۲۰، ص، ۷۰، مجمع الزوائد، رقم: ۹۴۵۴، الفتح الکبیر، رقم: ۷۵۳۶، کنز العمال، رقم: ۱۰۷۹۸، الجامع الصغیر، رقم: ۸۰۷۸، الترغیب والترھیب، رقم: ۱۹۷۹، ج، ۲، ص، ۱۷۱)

وهم در حدیث آمده است: صَلَاة فِي مَسْجِدِي تعدل بِعَشَرَة آلَاف صَلَاة وَصَلَاة فِي المَسْجِد الحَرَام تعدل بِمِائَة أَلف صَلَاة وَالصَّلَاة بِأَرْض الرِّبَاط بألفي أَلف صَلَاة۔ الحدِيث رَوَاهُ أَبُو الشَّيخ ابن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب۔

۳۲۔ حدیث پاک میں ہے: میری مسجد میں نماز پڑھنا دس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ اور دشمن کے مقابلہ کی جگہ میں نماز پڑھنا دو لاکھ نماز کے برابر ہے۔ اسے حدیث کو ابوالشیخ اور ابن حبان نے روایت کیا۔

(الترغیب والترھیب رقم: ۱۹۸۱، ج، ۲، ص، ۱۷۲، المغنی عن حمل الاسفار، ج، ص، ۲۳۹، رقم: ۳)

وهم در حدیث است: من رمى رمية فِي سَبِيل الله قصر أَو بلغ كَانَ لَهُ مثل أجر أَرْبَعَة أنَاس من بني إِسْمَاعِيل أعتقهم رَوَاهُ البَزَّار۔

۳۳۔ حدیث پاک میں آتا ہے: جس نے ایک تیر فی سبیل اللہ نشانے پر مارا وہ راستے میں گر گیا یا ہدف پر پہنچ گیا اسے بنی اسماعیل علیہ السلام سے چار لوگوں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اسے بزاز نے روایت کیا۔

(مسند البزار رقم: ۷۵۱۵، المعجم الاوسط، رقم: ۱۳۵۸، جامع الاحادیث، رقم: ۲۲۲۹۴، الترغیب والترھیب، ج، ۲، ص، ۲۰۲۴)

وهم در حدیث است: مقَام الرجل فِي الصَّف فِي سَبِيل الله أفضل عِند الله من عبَادَة الرجل سِتِّينَ سنة۔ رَوَاهُ الحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شرط البُخَارِيّ۔

۳۴۔ حدیث پاک میں ہے: آدمی کا فی سبیل اللہ صف میں قیام کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

(مستدرک حاکم، رقم: ۲۳۸۳، شعب الایمان، رقم: ۳۹۲۷، کنز العمال، رقم: ۱۰۶۱۸، الجامع الصغیر، رقم: ۱۰۸۲۶، الترغیب والترھیب، ج، ۲، ص، ۱۸۵)

وهم در حدیث است: ساعتان لَا ترد على دَاع دَعوته حِين تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِي سَبِيل الله۔ رَوَاهُ ابن حبَان فِي صَحِيحه

۳۵۔ حدیث پاک میں ہے: دو گھڑیوں میں دعا کرنے والے کی دعا رد نہیں کی جاتی ایک نماز کی اقامت کے وقت اور دوسری فی سبیل اللہ صف میں۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا۔

(صحیح ابن حبان، رقم: ۱۷۶۴، موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، رقم: ۲۹۷، المعجم الکبیر، رقم: ۵۷۷۴، الترغیب والترھیب، ج، ۲، ص، ۱۱۷)

وهم در حدیث است: قَالَ رجل يَا رَسُول الله إِنِّي أقف الموقف أُرِيد وَجه الله وَأُرِيد أَن يرى موطني فَلم يرد عَلَيْهِ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم حَتَّى نزلت فَمن كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعِبَادَة ربه أحدا، الكَهْف (۱۱۰) رَوَاهُ الحَاكِم

وَقَالَ صَحِيح على شرط الشَّيخَين۔

۳۶۔ حدیث پاک میں ہے: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک میں دشمن کے مقابلہ میں جب کھڑا ہوتا ہوں۔ تو ایک تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور دوسرا میں ارادہ کرتا ہوں کہ اپنے مقام کو بھی دیکھوں۔ ابھی رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا تھا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: جو شخص اپنے رب سے ملاقات کا ارادہ رکھتا ہے وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے اسے امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

(مستدرک حاکم، رقم: ۲۵۲۷، شعب الایمان، رقم: ۶۴۳۸، الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۱۹۸)

وھم در حدیث است: إن أول النَّاس يقضى عَلَيهِ يَوْم الْقِيَامَة رجل استشهد فَأتي بِهِ فَعرفهُ نعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيهَا قَالَ قَاتلت فِيك حَتَّى استشهدت قَالَ كذبت وَلَكِن قَاتلت لِأَن يُقَال هُوَ جريء فقد قيل ثمَّ أَمر بِهِ فسحب على وَجهه حَتَّى ألقِي فِي النَّار۔ الحَدِيث رَوَاهُ مُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

۳۷۔ حدیث پاک میں ہے: بے شک لوگوں میں سے جس کے ساتھ آسانی کا فیصلہ قیامت کے دن کیا جائے گا وہ ہوگا جو شہید ہوا تھا اسے اس کو دی جانے والی نعمتوں کی پہچان کرائی جائے گی وہ ان کی پہچان کرے گا اسے کہا جائے گا تو نے اس کے لیے عمل نہ کیا تھا۔ اور وہ کہے گا یا اللہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا تھا حتی کے شہید ہوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا کیونکہ تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے وہ تجھے کہہ لیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اسے گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسے امام احمد، حافظ، نسائی اور ترمذی و ابن خزیمہ نے روایت کیا اپنی صحیح میں۔

(صحیح مسلم، فی الامارۃ، رقم: ۱۵۲، سنن الترمذی، فی الزہد، باب ۴۸، سنن النسائی، فی الجہاد، باب ۲۲، الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۱۹۵)

وھم در حدیث است: من فَاتَهُ الْغَزْو معي فليغز فِي الْبَحْر۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط

۳۸۔ حدیث پاک میں ہے: جس کا میرے ساتھ غزوہ فوت ہو جائے اسے چاہئے کہ سمندر کے جہاد میں شریک ہو۔ اسے طبرانی نے روایت کیا۔

(الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۲۰۰)

وھم در حدیث است: الشُّهَدَاء ثَلَاثَة رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله فِي سَبِيل الله لَا يُرِيد أَن يُقَاتل وَلَا يقتل يكثر سَواد الْمُسلمين فَإِن مَاتَ أَو قتل غفرت لَهُ ذنُوبه كلهَا وأجير من عَذَاب الْقَبْر ويؤمن من الْفَزع ويزوج من الْحور الْعين وحلت عَلَيْهِ حلَّة الْكَرَامَة وَيُوضَع على رَأسه تَاج الْوَقار والخلد وَالثَّانِي خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيد أَن يقتل وَلَا يقتل فَإِن مَاتَ أَو قتل كَانَت رُكْبَتَيْهِ مَعَ إِبْرَاهِيم خَلِيل الرَّحْمَن عَلَيْهِ السَّلَام بَين يَدي الله تبَارك وَتَعَالَى

فِي مقْعد صدق عِنْد مليك مقتدر الْقَمَر (۵۵) وَالثَّالِث خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيد أَن يقتل وَيقتل فَإِن مَاتَ أَو قتل جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة شاهرا سَيْفه وَاضعه على عَاتِقه وَالنَّاس جاثون على الركب يَقُول أَلا أفسحوا لنا فَإنَّا قد بذلنا دماءنا وَأَمْوَالنَا لله تبَارك وَتَعَالَى قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَو قَالَ ذَلِك لإِبْرَاهِيم خَلِيل الرَّحْمَن عَلَيْهِ السَّلَام أَو لنَبِيّ من الْأَنْبِيَاء

لزحل لهم عَن الطَّرِيق لما يرى من وَاجِب حَقهم حَتَّى يَأْتُوا مَنَابِر من نور تَحت الْعَرْش فيجلسوا عَلَيْهَا ينظرُونَ كَيفَ يقْضى بَين النَّاس لَا يجدونَ غم الْمَوْت وَلَا يغتمون فِي البرزخ وَلَا تفزعهم الصَّيْحَة وَلَا يسمهم الْحساب وَلَا الْمِيزَان وَلَا الصِّرَاط ينظرُونَ كَيفَ يقْضى بَين النَّاس وَلَا يسألون شَيْئا إِلَّا أعْطوا وَلَا يشفعون فِي شَيْء إِلَّا شفعوا فِيهِ ويعطون من الْجنَّة مَا أَحبُّوا ويتبوؤون من الْجنَّة حَيْثُ أَحبُّوا۔ رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهاني

۳۹۔ حدیث پاک میں آتا ہے شہداء تین طرح کے ہیں۔ وہ آدمی جو فی سبیل اللہ اپنے مال اور نفس کے ساتھ نکلا وہ لڑنے کا اور شہید ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن اس سے مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوجاتی ہے۔ یہ اگر مرجائے یا شہید ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور عذاب قبر سے بچایا جائے گا اور فزع اکبر سے محفوظ رہے گا اور حورعین سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔ اور کرامت کی پوشاک اسے پہنائی جائے گی اس کے سر پر وقار کا لباس وتاج رکھا جائے گا۔ اور دوسرا وہ جو اپنے نفس اور مال کو لے کر نکلا ثواب کی امید کرتے ہوئے اور نیت یہ تھی کہ ثواب کے لیے جہاد کرے اور قتل نہ ہو اگر یہ مر جائے یا شہید کیا جائے تو اس کی سواری اللہ تعالیٰ کے سامنے ابراہیم خلیل الرحمن کے ساتھ ہوگی مقعد صدق میں عزت والے مالک کے پاس اور تیسرا وہ جو اپنا نفس اور مال لے کر ثواب کی امید رکھتے ہوئے نکلتا ہے اور وہ لڑائی کرنے اور شہید ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر وہ اس حالت میں مرگیا یا شہید ہوگیا تو قیامت کے دن وہ تلوار کو اپنی گردن میں لٹکاتے ہوئے آئے گا اور دوسرے لوگ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے اور شہداء کہیں گے راستہ چھوڑ دو بے شک ہم نے اپنا مال اور خون اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ اگر یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ یا انبیاء میں سے کسی نبی علیہم السلام کیلئے بھی یہ جملہ کہیں گے تو وہ ان کیلئے راستہ چھوڑ دیں گے ان کے اس حق کی وجہ سے جو ان پر واجب ہے۔ حتی کہ وہ نور کے ان منبروں پر آکر بیٹھیں گے جو عرش کے نیچے ہوں گے۔ اور وہ دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح سے فیصلے ہوں گے وہ موت کا غم نہ پائیں گے اور نہ وہ برزخ میں غمگین ہوئے ہوں گے۔ انہیں قیامت کی چیخ نے پریشان نہ کیا ہوگا۔ اور نہ انہیں حساب پریشان کرے گا۔ نہ میزان اور نہ صراط وہ دیکھ رہے ہوں گے کہ فیصلہ لوگوں کے درمیان کیسے ہورہا ہے ان کو بن مانگے سب کچھ ملے گا اور وہ جس کی سفارش کریں گے قبول کی جائے گی جنت میں سے جو چاہیں گے وہ انہیں ملے گا اور جہاں تک جانا چاہیں گے جاسکیں گے۔ اسے امام بزار، بیہقی اور اصفہانی نے روایت کیا۔ (الترغیب والترھیب، ج۲، ص ۲۰۸، ۲۰۹)

وَعَن نعيم بن همار رَضِي الله عَنهُ أَن رجلا سَأَلَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم أَي الشُّهَدَاء أفضل قَالَ الَّذين إِن يلقوا فِي الصَّفّ لَا يلتفتون وُجُوههم حَتَّى يقتلُوا أُولَئِكَ ينطلقون فِي الغرف الْعلَا من الْجنَّة ويضحك إِلَيْهِم رَبهم وَإِذا ضحك رَبك إِلَى عبد فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَاب عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى وَرُوَاتهمَا ثِقَات۔

۴۰۔ حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سے شہید افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جو جاکے صف میں شامل ہوئے اور ادھر ادھر توجہ نہیں کی حتی کہ شہید ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنت اعلیٰ کے محلات میں چلیں گے اور انہیں دیکھ کر ان کا رب تعالیٰ مسکرائے گا۔ اور جب تیرا رب اپنی کسی بندے کو دنیا میں دیکھ کر مسکراتا ہے تو اس کا حساب نہیں لیا جاتا۔ اسے امام احمد ابو یعلیٰ نے روایت کیا اور اس کے رواۃ ثقہ ہیں۔

(مسند احمد ج۵، ص ۲۸۷، الترغیب والترھیب، ج۲، ص ۲۰۹)

وھم در حدیث است: ألا أخبركم عن الأجود الله أنا أجود ولد آدم وأجودهم من بعدي رجل علم علما فنشر علمه يبعث يوم القيامة أمة واحدة ورجل جاهد بنفسه لله عز وجل حتى يقتل۔ رواه أبو يعلى والبيهقي

۴۱۔ حدیث پاک میں آتا ہے: حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین آدمی کی خبر نہ دوں۔ اور میں بنی آدم سے بہترین ہوں اور جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے بھی بہترین جو ہوں۔ ایک وہ آدمی کہ اس نے علم حاصل کیا اور اپنے علم کو پھیلایا تو انہیں قیامت کے دن ایک ہی گروہ میں اٹھایا جائے گا اور وہ آدمی جس نے اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اور شہید ہو گیا۔ اسے ابویعلیٰ اور بیہقی نے روایت کیا۔

(الترغیب والترھیب، ۱، ص، ۶۸)

وھم در حدیث است: ثلاثة يحبهم الله ويضحك إليهم ويستبشر بهم الذي إذا انكشفت فئة قاتل وراءها بنفسه لله عز وجل فإما أن يقتل وإما أن ينصره الله عز وجل ويكفيه فيقول انظروا إلى عبدي هذا كيف صبر لي بنفسه والذي له امرأة حسنة وفراش لين حسن فيقوم من الليل فيقول يذر شهوته ويذكرني ولو شاء رقد والذي إذا كان في سفر وكان معه ركب فسهروا ثم هجعوا فقام من السحر في ضراء وسراء۔ رواه الطبراني في الكبير بإسناد حسن۔

۴۲۔ حدیث پاک میں آتا ہے: اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں سے محبت فرماتا ہے اور انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے اور انہیں بشارت دیتا ہے ایک وہ جب دشمن کا گروہ سامنے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے لڑتا ہے وہ شہید ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور کفایت فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو اپنی جان کی تکلیف پر کس طرح سے صبر کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ اس کی بیوی خوبصورت ہوتی ہے اور بستر نرم ہوتا ہے پس وہ رات کو قیام کرتا ہے اور اپنی شہوت کو چھوڑ دیتا ہے اور میرا ذکر کرتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو سو جاتا۔ اور تیسرا وہ شخص جو سفر کرتا ہے اور اس کے ساتھ قافلہ ہوتا ہے۔ وہ سو جاتے ہیں اور وہ سحری کے وقت جاگتا ہے اور قیام کرتا ہے خفیہ طور پر اور اعلانیہ۔ اسے امام طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

(الترغیب والترھیب، ج، ۱، ص، ۲۴۵)

و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ [صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (فَصَعِقَ مَنْ فِي السموات وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شاء الله من الذين لم يَشَأِ اللهُ أَنْ يَصْعَقُوا قَالَ هُمُ الشُّهَدَاءُ يَبْعَثُهُمُ اللهُ متقلدين سيوفهم حَوْلَ عَرْشِهِ تَتَلَقَّاهُمْ مَلَائِكَةٌ مِنَ المحشرِ بِنَجَائِبَ مِنْ يَاقُوتٍ أَزِمَّتُهَا الدر الأبيض برحائل الذهب أعنتها السندس والإستبرق ونمارقها وزمامها ألين من الحرير وخطامها مَدُّ أَبْصَارِ الرِّجَالِ يَسِيرُونَ فِي الجنَّةِ عَلَى خُيولٍ يَقُولُونَ عِنْدَ طُولِ التُّزْهَةِ انطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَنْظُرْ إِلَيْهِ كَيْفَ يَقْضِي بَيْنَ خَلْقِهِ يَضْحَكُ اللهُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا ضَحِكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى عَبْدٍ فِي مَوْطِنٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ. رواه ابن ابی الدنیا۔

۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: اور سور پھونکا جائے گا اور آسمان و زمین میں جو بھی ہیں گھبرا جائیں گے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ وہ کون ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نہ چاہے گا کہ ان پر قیامت کی غشی طاری ہو وہ کون لوگ ہوں گے۔ تو

جبرائیل علیہ السلام نے کہا وہ شہداء ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح سے اٹھائے گا کہ وہ تلواریں گلے میں لٹکائے ہوئے ہوں گے۔ عرش کے اردگرد ہوں گے محشر سے ان کے پاس فرشتے تھال لے کرآئیں گے جو یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے اور سفید موتیوں کا جڑاؤ ہوگا۔ اس میں سونے، سندس اور استبرق ریشم کے لباس ہوں گے جن کی تہیں دنیا کے ریشم سے نرم ہوں گی اور ان کی لمبائی آدمی کی نگاہ کی دوری تک ہوگی۔ جنت میں وہ گھوڑوں پر چلیں گے وہ چکر لگاتے ہوئے دربانوں سے کہیں گے ہمیں لے چلو تا کہ ہم دیکھیں کہ ہمارا رب اپنی مخلوق کے درمیان کیسے فیصلے فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر مسکرائے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو محشر میں اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے کو دیکھ کر مسکرائے گا تو اس کا حساب نہ لیا جائے گا۔ اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔

(صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا، رقم: ۲۴۵، ص، ۱۷۹)

وہم در حدیث است: ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ إِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ۔

ایک دوسری روایت میں ہے۔ تین طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دیکھ کر مسکراتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو رات کو نماز پڑھتا ہے اور دوسری وہ قوم جب وہ نماز کیلئے صفیں بناتی ہے۔ اور تیسری وہ قوم جو جہاد میں دشمن سے لڑنے کیلئے صفیں بناتی ہے۔

(شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۹۲۹، مسند ابی یعلی الموصلی، رقم: ۱۰۰۴، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۱۹۳۱۷، کنز العمال، رقم: ۴۳۲۵۷، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۱۲۲۸)

وہم در حدیث است: مَا تَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ إِلَّا عَمَّهُمُ اللهُ بِالْعَذَابِ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي بِإِسْنَادٍ حسن

۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث پاک میں روایت کیا گیا۔ تم پر جہاد کرنا واجب ہے ہر نیک اور گناہ گار امیر کے ساتھ جب وہ گناہ کبیرہ کے عمل سے اجتناب کریں۔

(المعجم الاوسط، رقم: ۳۸۳۹، ج، ۴، ص، ۱۴۸، مجمع الزوائد، رقم: ۹۴۶۸)

وہم در حدیث است: الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ، بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ، "عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔

۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث پاک میں روایت کیا گیا۔ تم پر جہاد کرنا واجب ہے ہر نیک اور گناہ گار امیر کے ساتھ جب وہ گناہ کبیرہ کے عمل سے اجتناب کریں۔

(مسند الشامیین، رقم: ۱۹۸۸، سنن الدارقطنی، رقم: ۱۷۶۴، کنز العمال، رقم: ۱۰۴۸۱)

وہم در حدیث است: الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، عن ابی موسی۔

۴۷۔ حدیث پاک میں ہے: جنت تلوار کے سایوں کے نیچے ہے۔

(صحیح البخاری، رقم: ۲۸۱۸، صحیح مسلم، رقم: ۱۷۴۲، سنن ابی داؤد، رقم: ۲۶۳۱، مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم: ۵۳۲، مسند احمد رقم: ۱۹۱۱۴، الفردوس بماثور الخطاب، رقم: ۲۶۱۰، کنز العمال، رقم: ۱۰۴۸۲)

وہم در حدیث است: مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۴۸۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے فی سبیل اللہ ایک صبح کی اور اسے جو گرد وغبار پہنچا قیامت کے دن وہ اس کیلئے کستوری بن جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۷۷۵، المعجم الاوسط، رقم: ۱۳۵۹، الفتح الکبیر، رقم: ۱۱۷۹۷، کنز العمال، رقم: ۱۰۴۸۶، الجامع الصغیر، رقم: ۱۱۲۰۵، جامع الاحادیث، رقم: ۲۲۲۵۱)

وھم در حدیث است: مَنْ سَلَّ سَيفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ بَالَغَ اللهَ۔ (ابن مزدويه) عَن أَبِي هُرَيرَة.

۴۹۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے فی سبیل اللہ اپنی تلوار لہرائی اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مبالغہ کیا۔ اسے ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(الفتح الکبیر، رقم: ۱۱۸۷۴، کنز العمال، رقم: ۱۰۴۸۹، الجامع الصغیر، رقم: ۱۲۴۰۶، جامع الاحادیث، رقم: ۲۲۴۶۷)

وھم در حدیث است: مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَاحْتَسَبَ، غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ (طب) عن ابن عمرو.

۵۰۔ حدیث پاک میں ہے جس کے سر میں فی سبیل اللہ درد ہوا تو اس کے پہلے والے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اسے طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

(سنن سعید بن منصور، رقم: ۲۴۲۵، مسند البزار، رقم: ۷۲۴۳، المعجم الکبیر، رقم: ۵۳، ج ۱۳، ص ۲۷، شعب الایمان، رقم: ۱۹۴۶۲، کشف الاستار عن زوائد البزار، رقم: ۶۷۷، مجمع الزوائد، رقم: ۳۸۰۰، الفتح الکبیر، رقم: ۱۱۹۳۶، کنز العمال، رقم: ۱۰۴۹۰، الجامع الصغیر، رقم: ۱۲۴۳۱، جامع الاحادیث، رقم: ۲۲۶۶۴، الترغیب والترھیب، ج ۴، ص ۱۵۱)

وھم در حدیث است: مَنْ فَدَا أَسِيرًا مِنْ أَيْدِي الْعَدُوِّ فَأَنَا ذٰلِكَ الأَسِيرُ۔ ط، ص، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ جس کسی نے دشمن کے ہاتھ سے کسی قیدی کو چھڑایا تو وہ قیدی میں ہی ہوں۔

(المعجم الصغیر للطبرانی، رقم: ۴۲۳)

وھم در حدیث است: ساعات في سبيل الله خير من خمسين حجة، عن ابن عمر۔

۵۱۔ حدیث پاک: فی سبیل اللہ کی چند گھڑیاں پچاس حج سے بہتر ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا۔

(کنز العمال، رقم: ۱۰۵۷۷)

وھم در حدیث است: السُّيُوفُ مَفَاتِيحُ الجَنَّةِ۔ أبو بكر في الغيلانيات وابن عساكر عن يزيد بن شجرة

۵۲۔ حدیث پاک میں ہے: تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔ ابوبکر بن عساکر حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کرتے ہیں۔

(سنن سعید بن منصور، رقم: ۲۵۲۰، المعجم الکبیر، رقم: ۶۴۱، ج ۲۲، ص ۲۴۶، مستدرک حاکم، رقم: ۶۰۸۶، مصنف عبد الرزاق، رقم: ۹۵۳۸، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۱۹۳۲۷، مجمع الزوائد، رقم: ۹۵۲۲، الفتح الکبیر، رقم: ۷۰۵۲، کنز العمال، رقم: ۱۰۵۷۹، الجامع الصغیر، رقم: ۷۱۱۹، الفردوس بماثور الخطاب، رقم: ۳۵۵۶)

كفى بالسيف شاهدًا۔ عن سلمة بن المحيق۔

تلوار گواہی کیلئے کافی ہے۔ اسے سلمہ بن المحیق۔

(کنز العمال، رقم: ۱۰۵۸۱)

السيوف أردية المجاهدين۔۔ فروى عن أبي أيوب، المحاملي في أماليه عن زيد بن ثابت۔

ابوایوب المحاملی سے اپنی املاء شدہ احادیث جو زید بن ثابت سے ہے اس میں یہ روایت کرتے ہیں کہ تلواریں مجاہدین کی چادریں ہیں۔

(کنز العمال، رقم: ۱۰۵۸۲)

وھم در حدیث است: ألا أخبركم بخير الناس منزلة؟ رجل آخذ بعنان فرسه في سبيل الله حتى يقتل أو يموت، ألا أخبركم بالذي يليه؟ رجل معتزل في شعب يقيم الصلاة ويؤتي الزكاة. ويشهد أن لا إله إلا الله۔۔ ك، عن أبي هريرة۔

۵۳۔ حدیث پاک میں ہے: کیا میں تمہیں لوگوں میں سے مرتبہ کے اعتبار سے اچھا آدمی نہ بتاؤں وہ آدمی ہے جس نے اپنے گھوڑے کی لگام فی سبیل اللہ پکڑی حتی کہ وہ قتل ہوا یا فوت ہو گیا کیا میں تمہیں اس آدمی کی خبر نہ دوں جو اس سے مقام کے اعتبار سے ملا ہوا ہو گا۔ وہ آدمی ہے جو لوگوں سے جدا ہو کر کسی گھاٹی میں چلا گیا۔ نماز پڑھتا ہے زکوۃ ادا کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا۔

(کنز العمال، رقم: ۱۰۶۵۳)

وہم در حدیث است: الإِسلَامُ ثَلَاثَةُ أَبيَاتٍ: سُفلَى، وَعُليَا، وَغُرفَةٌ، فَأَمَّا السُّفلَى: فَالإِسلَامُ دَخَلَ عَلَيهِ عَامَّةُ المسلِمِينَ، فَلَا يَسأَلُ أَحَدٌ مِنهُم إِلَّا قَالَ: أَنَا مُسلِمٌ. وَأَمَّا العُليَا: فَتَفَاضَلُ أَعمَالُهُم، بَعضُ المسلِمِينَ أَفضَلُ مِن بَعضٍ. وَأَمَّا الغُرفَةُ العُليَا: فَالجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، لَا يَنَالُهَا إِلَّا أَفضَلُهُم۔ طب، عَن فَضَالَةَ بنِ عُبَيدٍ

۵۴۔ حدیث پاک میں ہے: اسلام کے مقام کے تین درجات ہیں۔ سفلی، علوی، غرفہ سفلی اسلام میں سے وہ ہے جس میں عام مسلمان داخل ہیں۔ جن سے کوئی بھی پوچھے تو وہ کہے میں مسلمان ہوں۔ اور علوی یہ ہے کہ مسلمانوں کے اعمال کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہونا۔ اور اعلیٰ مکان جہاد فی سبیل اللہ ہے جسے ان میں سے سب سے افضل حاصل کر سکے گا۔ امام طبرانی نے اسے فضالہ بن عبید سے روایت کیا۔

(المعجم الکبیر، رقم: ۸۲۲، جامع المسانید والسنین، رقم: ۸۶۹۱، مجمع الزوائد، رقم: ۹۴۱۲، کنز العمال، رقم: ۱۰۶۵۸، جامع الاحادیث، رقم: ۱۰۱۴۶)

وہم در حدیث است: من مرض يوما في سبيل الله أو بعض يوم أو ساعة، غفرت له ذنوبه، وكتب له من الأجر عدد عتق مائة ألف رقبة، قيمة كل رقبة مائة ألف. ابن زنجويه عن رجل من أهل الحجاز، مرسلا.

۵۵۔ حدیث پاک میں ہے: جو شخص فی سبیل اللہ ایک دن بیمار رہا۔ یا دن کا کچھ حصہ، یا ایک گھڑی۔ اس کیلئے ایک لاکھ غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے جن میں سے ہر ایک غلام کی قیمت دوسرے ایک لاکھ غلاموں کے برابر ہو گی۔ اسے ابن زنجویہ نے اہل حجاز کے ایک شخص سے روایت کیا۔

(کنز العمال، رقم: ۱۰۶۷۳، جامع الاحادیث، رقم: ۲۳۹۶۷)

وہم در حدیث است: لموقف في سبيل الله لا يسل فيه بسيف، ولا يطعن فيه برمح ولا يرمى بسهم أفضل من عبادة ستين سنة لا يعصى الله فيها طرفة عين. ابن النجار عن ابن عمر۔

۵۶۔ فی سبیل اللہ کھڑا ہونا جسے اس میں نہ کوئی تلوار لگی ہو نہ نیزہ نہ اسے تیر لگا ہو یہ وقت اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جس میں ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی نافرمانی نہ کی ہو۔ اسے ابن النجار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ (کنز العمال، رقم: ۱۰۶۹۷، جامع الاحادیث، رقم: ۱۸۸۲۳)

وہم در حدیث است: لا يزال الجهاد حلوا خضرا ما أمطرت السماء وأنبتت الأرض وسينشأ نشؤ من قبل المشرق يقولون: لا جهاد ولا رباط، أولئك هم وقود النار، رباط يوم في سبيل الله خير من عتق ألف رقبة، ومن صدقة أهل الأرض جميعا. ابن عساكر وضعف عن أنس۔

۵۷۔ حدیث پاک میں ہے: جہاد ہمیشہ سرسبز و شادات (جاری) رہے گا جب تک آسمان سے بارش ہوتی رہے گی اور زمین سے سبزہ اگتا رہے گا اور سورج [illegible] طلوع ہوتا رہے گا جو کہیں گے اب کوئی جہاد نہیں اور کوئی مقابلہ بازی نہیں۔ وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ بلکہ ایک دن فی سبیل اللہ گھوڑا باندھنا

ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور پوری دنیا والوں کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ اسے ابن عساکر نے روایت کیا اور انس نے اسے ضعیف قرار دیا۔

(کنز العمال، رقم: ۱۰۷۴۲، جامع الاحادیث، رقم: ۱۷۷۵۳)

وهم در حديث است: المنفق على الخيل كباسط يده بالصدقة، ويقبضها، وأبوالها وأرواثها عند الله يوم القيامة كذكي المسك. ـ ابن سعد طب عن يزيد بن عبد الله بن عريب عن أبيه عن جده

۵۸۔ حدیث پاک میں ہے: اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس طرح ہے اس کے ہاتھ صدقہ کے طرف لمبے ہیں اور انہیں نیچے نہیں رکھتا۔ اور گھوڑے کا بول، لید اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کستوری کی طرح ہوں گے۔ اسے ابن سعید نے یزید بن عبد اللہ سے روایت کیا۔

(العظمۃ لابی الشیخ الاصبہانی، ج۵، ص۱۷۸۱، کنز العمال، رقم: ۱۰۷۵۹)

وهم در حديث است: من مرض يوما في البحر كان أفضل من عتق ألف رقبة يجهزهم وينفق عليهم إلى يوم القيامة، الحديث كل عن علي رضى الله تعالى عنه۔

۵۹۔ حدیث پاک میں ہے: جو شخص سمندری جہاد میں ایک دن بیمار ہوا وہ اس کی طرح ہے جو ایک ہزار غلام کو آزاد کرتا ہے اور انہیں سامان دیتا ہے اور قیامت تک ان پر خرچ کرتا رہتا ہے۔ یہ مکمل حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے۔ (کنز العمال، رقم: ۱۰۷۷۰)

☆☆☆☆☆

مکتوب شصت وپنجم

بشیخ الیاس رضی اللہ عنہ در شرح بعضی کلمات مصطلحه این طریقه علّیه رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اما بعد چون صلاح آثار شیخ الیاس از این فقیر درخواست که بعضی از کلمات که در این طریقه علیه زبان زد و دائر است شرح آن بنویس اجابة للمسئول باندازه فهم قاصر نوشته آمد و الله سبحانه الملهم للصواب۔

پینسٹھواں مکتوب:

بنام شیخ الیاس رضی اللہ عنہ طریقہ عالیہ کے بعض کلمات کی تشریح میں

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علی سید المرسلین محمد و الہ و صحبہ اجمعین۔

اما بعد: جب صاحب اصلاح آثار شیخ الیاس نے اس فقیر کو اس طریقہ عالیہ کے بعض کلمات کی تشریح کے متعلق سوال کیا تو مسؤل کو قبول کرتے ہوئے فقیر اپنی استطاعت کے مطابق ان کی شرح لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ درست جواب کا الہام فرمانے والا ہے۔

سفر در وطن عبارت از سیر النفسی است که آنرا جذبه نیز گوئند ابتدای معامله این بزرگوار ان این سیر است و سیر آفاقی که سلوک عبارت از ان است در ضمن این سیر قطع می شود در سلاسل دیگر شروع کار از سیر آفاقی میکنند و انتهابه سیر النفسی مے شود و شروع کار از سیر النفسی خاصه این طریق است و اندراج نهایت در بدایت بهمین معنی است که سیر انفسی که نهایت دیگران است بدایت این اکابر انست سیر آفاقی مطلوب را بیرون از خود جستن است و سیر انفسی در خود آمدن و گرد دل خود گردیدن اندرین معنی گفته اند۔

سفر در وطن: اس اصطلاح سے مراد سیر انفسی ہے اسے جذبہ بھی کہتے ہیں اس سلسلہ کے بزرگوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ابتداء اس سیر سے کرتے ہیں اور راہ سلوک میں جو سیر آفاقی ہے وہ اسی سیر انفسی کے ضمن میں ہی طے کر لیتے ہیں دوسرے سلاسل راہ سلوک کی ابتداء سیر آفاقی سے کرتے ہیں اور انتہاء سیر انفسی سے کرتے ہیں یہ دوسرے سلاسل کی انتہاء ہے اور ہمارے سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کی یہ ابتداء ہے۔

سیر آفاقی کا مطلب مطلوب کو اپنے سے باہر تلاش کرنا ہے۔اور سیر انفسی کا مطلب اپنے اندر آنا اور اپنے دل کے ارد گرد گھومنا ہے۔اس مفہوم کے مطابق یہ کہا گیا۔

فـرد:

همچونا بینا مبر هر سوی دست		باتو درزیر گلیم است هر چه هست

ترجمہ: نابینا کی طرح ہر طرف ہاتھ نہ مار، تیری گدڑی (لباس) کے اندر ہے جو بھی ہے

و خلوت در انجمن که محل تفرقه است از راه باطن بامطلوب خلوت داشته باشد و تفرقه بیرونی بحجره درونی راه نیابد

خلوت در انجمن: یہ کہ محل تفرقہ میں پوشیدہ راستے سے اپنے مطلوب کے ساتھ خلوت رکھنا ہے اور بیرونی تفرقہ سے اندر والے حجرہ کا کوئی راستہ نہیں ہونا چاہئے۔

بیت

از برون درمیان بازارم		واز درون خلوتست بایارم

ترجمہ: باہر سے میں بازار میں ہوں ، اور اندر سے میں یار کے ساتھ خلوت میں ہوں

در ابتدای این معنی به تکلف است و در انتهائے بی تکلف و در این طریق این معنی چون در ابتدای دست مے دهد راهے برای حصول آن وضع کرده انداز خصائص این طریق آمده است هر چند منتهیان طرق دیگر را نیز دست میدهد اندرین معنی گفته اند۔

اس معنی کی ابتداء تکلف سے ہے اور انتہاء بے تکلفی سے ہے۔اور اس معنی کے حصول کیلئے جب ابتداء میں ہاتھ دیا جاتا ہے تو یہ وہ راہ ہے جو اس کے حصول کیلئے بنائی گئی ہے اور یہ اس کے خصائص میں سے ہے۔یہ اس طرح سے ہے کہ جس طرح دوسرے طریقوں کے منتہی ہاتھ دیتے ہیں۔اس مفہوم میں یہ کہا گیا ہے۔

فـرد:

از درون شو آشنا و از برون بیگانه باش		اینچین زیبا روش کمتر بود اند رجهان

ترجمہ: اندر سے آشنا ہو اور باہر سے بیگانہ ظاہر کر ، اس طرح کے خوبصورت چہرہ والے کم ہوتے ہیں

من لم یملک عینه فلیس القلب عنده۔

جو اپنی آنکھوں کا مالک نہیں اس کے پاس دل نہیں۔

نظر برقدم عبارت ازان است که درراه رفتن نظر برقدم دوخته شود بمحسوسات متلونه پراگنده نکند تابجمعیت اقرب باشد چه درابتدای دل تابع نظر است وپریشانی نظر در دل تاثیر مے کند خوش گفت:

نظر برقدم: اس سے مراد یہ ہے کہ چلتے وقت اپنے قدموں پرنظر ہو اور رنگ برنگی محسوسات سے اپنے دل کو پراگندہ نہ کرے تاکہ جمعیت کے قریب ہو۔ابتداء میں دل نظر کے تابع ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل میں اثر انداز ہوتی ہے۔کیا خوب کہا ہے:

بیت

بچه مشغول کنم دیده ودل راکه مدام		دل ترامی طلبددیده ترامے خواهد

ترجمہ: میں اپنے دل ونظر کو کس چیز میں مشغول کروں ،دل تیری طلب میں ہے اور آنکھیں تجھے چاہتی ہیں

هوش دردم عبارت ازان است که واقف نفس خود باشد تابه غفلت نه برآید کلمه سیوم برای دفع تفرقه ایست که انرآفاق می خیزد وکلمه چهارم دافع تفرقه نفس است۔

ہوش دردم: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے نفس کا واقف بنے تاکہ وہ غفلت سے باہر نہ نکلے تیسرا کلمہ تفرقہ کے دفع کیلئے ہے جو آفاق سے پیدا ہوتا ہے۔اور کلمہ چہارم تفرقہ نفس کا دافع ہے۔

یادکردویادداشت سالک تازمانے که در تکلف وتصنع است وبحقیقت وملکه حضور نه پیوسته است درمقام یادکرد است۔

یادداشت: سالک جب تک تکلف اور تصنع کے زمانہ میں ہے۔اور حقیقت وملکہ حضور تک نہیں پہنچا وہ مقام یادکرد میں ہے۔

بیت

دائم همه جاباهر کس درهمه کار		می دار نهفته چشم دل جانب یار

ترجمہ: رہ ہمیشہ ہر جگہ ہر شخص کے ساتھ ہر کام میں ، دل کی آنکھیں ہمیشہ یار کی طرف کھلی رکھ۔

وچون حضور دوام پذیر واز تکلف یادکرد وارهد وملکه گردد که بنفی منتفی نشود یادداشت بود۔

جب حضور ودوام حاصل ہوجائے تو تکلف سے یاد کرنا دور ہوجاتا ہے اور یہ ملکہ بن جاتا ہے۔جو کسی نفی سے ختم نہیں ہوتا تو یادداشت بن جاتا ہے۔

بیت

دارم همه جاباهمه کس درهمه حال		درد آرزو در دیده خیال

ترجمہ: رکھتا ہوں میں اپنے آپ کو سب کے ساتھ ہر حال میں ہر جگہ۔دل میں بھی تو ہوتا ہے اور خیال کی آنکھوں میں بھی۔

ویادداشت رامعنے دیگر است بغایت عالی وآن معنی درخور این مکتوب نیست۔

یادداشت کا معنی ایک دوسرا ہے جو نہایت عالی ہے جو اس مکتوب میں لکھنے کی گنجائش نہیں رکھتا۔

وقوف قلبی آنست که نگران وواقف دل بود وتوجهی ونظری بآن داشته باشد قطع نظر از ذکر نکند تاتفرقه بآن راه نیابد وبنقوش ماسوی منقش نه گردد وگفته اند که دل بیکارنیست بماسوای آمیخته است یابامطلوب درآویخته آدمی تابیدار است حو اس ظاهره که

جواسیس، اندا خبار عالم بدل میر سانند و درتفرقه می دارند وچون بخواب مے شود حواس باطینه این کار میکنند ودل را پریشان می دارند وچون صاحب دل متوجه بدل خود میگردد گوئیاخطی کرددل ازاین توجه پیدامی شود نمی گذارد که اخبار عالم بدل برسددراین، هنگام دل بمقصد اقصی درآویزدچه بیکاری درحق او مفقود است چون ازاین امر ممنوع گشت چاره ندار دوغیر از توجه بآن طرف احتیاج بذکر وتوجه مذکور ندارد دل از دشمن باز دارد دست را طلبید حاجت نیست زنگ از آئینه بزوای که غیر از ظهورهیچ نیست از حضرت ایشان شنیده ام که کسی راکه ذکر قلبی درنگیر دومتاثر نشود ویرا ازذکر باز داشته به مجرد وقوف قلبی امر باید کردوتوجهات بائدنمودتاذکر درگیرد۔

وقوف قلبی: اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دل کا واقف ونگران رہے اور اپنی مکمل توجہ ونظر دل کی طرف رکھے اور کبھی بھی ذکر اللہ سے قطع نظر نہ ہو یہاں تک کہ اس راہ میں تفرقہ کا شکار نہ ہو اور ماسوی اللہ کے نقوش کو اپنے دل میں منقش نہ ہونے دے کہا گیا ہے کہ دل کوئی بیکار چیز نہیں کہ اسے ماسوی اللہ سے بھرلیا جائے اور مطلوب کو نکال دیا جائے اور وہ آدمی جس کا مغز بیدار رہے تو وہ سمجھے کہ ظاہری حواس یہ جاسوس ہیں جو جہان کی خبروں کو دل تک پہنچاتے ہیں اور پھر آدمی کو تفرقہ میں ڈالتے ہیں اور اگر یہ حواس باطنی سوئے رہیں (مطلوب کا کام نہ کریں) تو وہ ان خیالات جہاں کو دل تک پہنچنے دیں گے اور دل کو پریشان کریں گے اور اگر صاحب دل اپنے دل کی طرف توجہ رکھے گا تو گویا وہ اپنے دل کو ایک حصار میں لے لیتا ہے جس کی وجہ سے یہ جہاں کے خیالات اس کے دل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس وجہ سے وہ اپنے دل کو مقصود اعلیٰ کی طرف متوجہ رکھے گا کیونکہ اس کے حق میں بیکاری مفقود ہو جائے گی۔ جب اپنے دل کو ان چیزوں سے ممنوع کر دے گا تو پھر اسے ذکر کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ دل کو دشمن سے دور رکھو یہی کافی ہے پھر دوست کو طلب کرنے کی ضرورت نہیں صرف کرنا یہ ہے کہ آئینہ کو میل وکچیل سے دور رکھو (اس میں جو آئے گا خود ہی نظر آجائے گا اسے دیکھانے کی ضرورت نہیں) کیونکہ دل اس محبوب کا ٹھکانہ اور ظہور کی جگہ ہے۔

میں نے حضرت خواجہ مجددالف ثانی علیہ الرحمۃ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص میں ذکر قلبی گرفت نہ کرے اور اس سے متاثر نہ ہو اسے ذکر سے روک دو اور اسے صرف وقوف قلبی کی طرف توجہ دلاؤ۔ اور اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے یہاں تک کہ ذکر اس میں گرفت کر جائے۔ اور دل اس سے متاثر ہو جائے۔

وقوف عددی عبارت ازان است که برعدد ذکر نفی واثبات برنهجی که درطریقه معهود است واقف باشد تادر هر نفس طاق گوید نه جفت۔

وقوف عددی: اس سے مراد یہ ہے کہ ذکر نفی واثبات کو اس سلسلہ میں مقررہ طریقہ کے مطابق کرے اور واقف رہے تا کہ ہر سانس طاق عدد میں رہے، جفت نہ ہو۔

مراقبه مشتق از ترقب است وترقب انتظار را گویند پس مراقبه جمع نمودن حواس ظاهره وباطنه است در انتظار محبوب

مراقبہ: یہ لفظ ترقب سے مشتق ہے اس کا معنی انتظار کرنا ہے اور مراقبہ سے مراد اپنے حواس ظاہری وباطنی کو جمع کر کے محبوب کے انتظار میں بیٹھا رہے۔

بیت

همه چشمیم تابرون آی	همه گوشیم تاچه فرمائے

ترجمه: میرا پورا جسم آنکھ ہے تم باہر آؤ، میں پورا کا پورا کان ہوں تم کچھ کہو۔

عزیزی گوید مراقبه را از گربه آموختم و مراقبه را معنی دیگر هم هست و آن آگاهی و علم بنده است بدوام اطلاع حق سبحانه بر او و حضور او تعالیٰ مراد را خواجه بزرگ قدس سره میفرموده اند که طریقه مراقبه از طریق نفی و اثبات اعلی است و اقرب است بجذبه از طریق مراقبه بمرتبه وزارت و تصرف درملک و ملکوت می توان رسید و اشراف بر خواطر و بنظر موهبت نظر کردن و باطن را منور گردانیدن از دوام مراقبه است و از ملکه مراقبه دوام جمعیت خواطر و دوام قبول دلها حاصل است و اینمعنی را جمع و قبول می نامند سلطان الذکر آنست که ذکر تمام بدن را فرا گیر و هر عضو در رنگ دل ذاکر و متوجه مطلوب گردد۔

ترجمہ: میرے ایک عزیز نے مجھے کہا کہ میں نے مراقبہ بلی سے سیکھا (کہ وہ اپنے شکار کیلئے کس طرح سے گھات لگا کر بیٹھتی ہے)۔

مراقبہ کا ایک دوسرا معنی یہ ہے کہ بندہ اپنے علم و آگاہی میں ہمیشہ اپنے رب کریم کے احکام سے مطلع رہے۔ اللہ تعالیٰ کی مراد اور حضوری میں رہے۔

خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مراقبہ کا طریقہ نفی و اثبات کے طریقہ سے زیادہ اعلیٰ و اقرب ہے جذبہ کے ذریعہ مراقبہ کے طریقہ سے مرتبہ وزارت اور تصرف ملک و ملکوت تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اور دل کے خیالات کو جانا جا سکتا ہے۔ اور نظر وہبی سے نظر کرنا اور باطن کو منور کرنا یہ مراقبہ کے دوام سے حاصل ہوتا ہے۔ اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دل اور دلوں کا دوام قبول حاصل ہوتا ہے۔ اور اس مفہوم کو جمع و قبول کا نام دیا جاتا ہے۔ اور سلطان الذکر یہ ہے کہ پورے جسم کو اس طرح بنا لے جیسے وہ سارا کا سارا دل ہے اور وہ سارا ذکر اور مطلوب کی طرف متوجہ ہے۔

بیت

هر دم بهوای تست دمساز		هر موی زگیسوم به پرواز

ترجمہ: میں ہر سانس تیری خواہش کا دم مارتا ہوں، جسم کے ہر روئیں اور بال سے میں پرواز کر رہا ہوں۔

رابطه حفظ صورت پیر است در دل حضرت خواجه احرار قدس سره اشاره برابطه نموده اند جائیکه فرموده اند ع سایه رهبر به است از ذکر حق یعنے این طریق از ذکر نافع تر است بیانش آنست که مرید بیچاره چونکه گرفتار عالم سفلی است بعالم علوی مناسبت ندارد تا اخذ فیوض و برکات از آن حضرت بے توسط نماید متوسطی باید خداوند هر دو جهت که از عالم علوی خطے فرا گرفته بعالم سفلی جهت، دعوت و ارشاد رو آورده باشد و از راه مناسب اولی از عالم غیب اخذ فیوض نموده از راه مناسب ثانیه که بعالم سفلے دارد فیوض را به مستعد آن رساند و آن واسطه در حق مرید پیر است که اتصال بیچونی بغیب الغیب نموده بعالم شهادت رجوع نموده است پس مرید هر چند وجوه مناسبت پیر بیشتر داشته باشد اخذ فیوض از باطن او زیاده تر نماید۔

رابطہ: رابطہ کا مطلب اپنے پیر و مرشد کی صورت کو ہمیشہ دل میں یاد رکھنا ہے حضرت خواجہ احرار قدس سرہ ایک جگہ رابطہ کے معنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اپنے رہبر کا سایہ ذکر حق سے بہتر ہے۔ یعنی یہ طریقہ راہ سلوک میں ذکر سے زیادہ فائدہ مند ہے اس کی وضاحت کچھ اس طرح سے ہے کہ مرید بیچارہ عالم سفلی میں گرفتار ہے اس کی نسبت عالم علوی سے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بلا واسطہ کس طرح فیض حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے اسے کوئی واسطہ چاہئے اور پیر جس نے دونوں جہات سے عالم علوی کے اردگرد خط کھینچ کر اسے پیچھے چھوڑ دیا ہے اور عالم سفلی میں تبلیغ دعوت و ارشاد کیلئے رجوع کیا ہے۔ اور مناسبت اولی کی راہ سے عالم غیب سے فیوض حاصل کر کے مناسبت ثانیہ کے راستہ سے جو کہ عالم سفلی کے ساتھ ہے اس ذریعہ سے فیوض کو اس تک پہنچاتا ہے

جو پہلے سے تیار بیٹھا ہے اس کی طرف منتقل کرتا ہے اور وہ واسطہ مرید کے حق میں پیر ہوتا ہے جو کہ اتصال بے چونی غیب الغیب سے رکھتا ہے اور عالم شہادت سے رجوع کرتا ہے اس لئے جو مرید اپنے پیر سے وجوہ مناسبت زیادہ رکھے گا وہ باطنی فیوض بھی زیادہ حاصل کرے گا۔

بیت

زان روئے کہ چشم تست احوال		معبود توپیر تست اول

ترجمہ: وہ چہرہ جو تیری آنکھوں سے دور ہے، تیرا پہلا معبود تیرا پیر ہے

وچیز ھای کہ مناسبت بہ پیر بآن حاصل شود محبت است بہ پیر وخدمت ورعایت آداب او است ظاھر او باطنا واتباع او است در آداب وعادات وعبادات ومرادات او ساختن وخود را در حضور او کالمیت فی ید الغسال دیدن ودر پیر فانی گشتن ولھذا گفتہ اند کہ فنافی الشیخ مقدمہ فنافی اللہ است وطریقہ رابطہ از اجل امور است واشد مناسبت بہ پیر پیدا ست میکند ومسھل امور مسطور است کہ محصل، مناسبت اند وچون نسبت رابطہ غائب می آید خود را عین پیر مے یابد وبہ لباس وصفت او خود را موصوف می یابد وھر کجا کہ می نگرد صورت پیر می بیند۔

ترجمہ: اور وہ چیزیں جن سے پیر کے ساتھ مناسبت حاصل ہوتی ہے وہ محبت ہے اور پیر کی خدمت اور آداب کی رعایت ہے جو کہ ظاہر و باطن سے ہونی چاہئے اور آداب، عادات، عبادات میں پیر کی اتباع کرنا اور اس کی مراد کا خیال رکھنا ہے اور اپنے آپ کو پیر کے ہاتھوں میں اس طرح سے سمجھے کہ جس طرح غسل دینے والے کے ہاتھ میں میت ہوتی ہے۔ اور اپنے پیر میں فانی ہو جائے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ فنافی الشیخ ہونا فنافی اللہ کا مقدمہ ہے۔ اور رابطہ کا طریقہ بڑا اہم ہے اور پیر کے ساتھ بہت اچھے انداز میں مناسبت پیدا کرتا ہے۔ اور آسان لفظوں میں یہ کہ پیر کے ساتھ مناسبت کا حاصل ہے۔ اور جب نسبت رابطہ غالب آجاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو لباس میں اور صفات میں پیر کی طرح سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو پیر کی صفات سے متصف پاتا ہے اور جہاں کہیں بھی دیکھتا ہے پیر کی صورت ہی دیکھتا ہے۔

بیت

در ودیوار چو آئینہ شداز کثرت شوق		ہر کجامی نگرم روئے ترامے بینم

ترجمہ: کثرت شوق سے درودیوار آئینہ بن گئے، جس طرف بھی دیکھتا ہوں تیری صورت ہی نظر آتی ہے

توحید یگانہ کردن دل است از التفات بماسوای واز شھود وشعور ماعدا۔

اور توحید کا مطلب اپنے دل کو ہر طرح کی توجہ سے خالی کرنا اور شہود وشعور کے علاوہ رکھنا ہے۔

بیت

توحید بعرف صوفی ای صاحب سیر		تخلیص دل از توجہ او است بغیر

ترجمہ: اے صاحب سیر توحید صوفی کے عرف میں، دل کو اس کے غیر کی توجہ سے خالی کرنا ہے

عدم فنا است در جھت جذبہ وآن عبارت تست از عدم شعور خود باوصاف خود وجود عدم بقائے است کہ بر این فنا مرتب شود واین بقا چون در جھت جذبہ است کہ سلوک بآن ضم نگشتہ است از عود بوجود بشریت ایمن نیست پس ولایت بآن حصول نہ پیوندد و فنای وبقائے

حقیقے است کہ ولایت بآن مربوط است واز عودمذکور ایمن است ودوام آن را لازم فنای حقیقے نسیانی ماسوی او تعالی است وزوال علم ماعدا حضرت ایشان قدس سرہ فرمودہ اند کہ اگر زوال علم حصول اشیااست فنای قلبی است و اگر زوال علم حضوری است عبارت ازنفس حاضر است فنا ی نفس است ووجود فنای بقای است کہ براین فنا مرتب می شود وبوجود موہوب بولایت ثانیہ موجود گردو حضرت خواجہ نقشبندقدس سرہ بھمین معنی فرمودہ اند کہ وجود عدم بوجود بشریت عودمی کند اماوجودفنابوجود بشریت عودنمی کند۔

ترجمہ: جہت جذبہ میں عدم فنا ہے اوروہ عبارت ہے اپنے اوصاف کا شعور نہ ہونے سے اورعدم بقا کا وجود ہے۔وہ اس طرح کہ اس فنا پر بقا مرتب ہوگی اور جہت جذبہ میں جب سلوک اس کیساتھ ضم نہ ہوتو وجود بشریت میں عود کرنے میں بے خوفی نہیں ہوگی۔اورولایت کا حصول اس سے نہ ملے گا اورفناء وبقاء حقیقی جو ولایت سے مربوط ہے تو عدد مذکور میں بے خوفی ہے اوراس کا دوام فنائے حقیقی کو لازم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے ماسویٰ کو بھول جانا ہے اوراس کے غیر کا علم زائل کر دینا ہے۔حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ علوم حصول کا زوال فنائے قلبی ہے اورفناء کا وجود بقاء ہے جو اس فنا پر مرتب ہوتا ہے اوروجود موہوب ولایت ثانیہ میں موجود ہوتا ہے۔حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ اس مفہوم کے متعلق فرماتے ہیں کہ وجودِ عدم وجودِ بشریت میں لوٹ آتا ہے اور وجود فناء وجود بشریت میں لوٹ کرنہیں آتا۔

باز گشت عبارت ازآن است کہ بعد از ذکر نفی واثبات بطریق معہود بزبان قلب بگوید خداوند امقصودمن توئی ورضای من بتو۔تم مکاتیبہ الشریف بعون الملک اللّطیف:۔

بازگشت: اس سے مراد یہ ہے کہ نفی واثبات کے ذکر کے بعد معہود طریقہ سے اپنے دل کی زبان سے کہے: اے میرے خداتو ہی میرا مقصد اور تیرے ہی ساتھ میری رضا ہے۔اختتام مکاتیب شریفہ بعون الملک اللطیف۔

تذکرہ رابع از منتخب رابع در ذکر بعضی خوارق وتصرفات بطریق اختصار از حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ شمہ از علوم ومعارف ایشان ذکر یافت واول واعظم خوارق معارفے اند کہ موافق کتاب وسنت واقع شود وتعظیم وتو قیر کتاب وسنت ودین وشریعت کماینبغی لاحداز مرقومات ومکتوبات ایشان قدرے ازان در قیدقلم آمدہ واضح ولائح گردید کہ مافوق آن متصور نباشد پس ذکر خوارق عادات وتصرفات وکرامات کہ تعلق بعالم کون وفساددارد پایہ ادنی است نسبت بآنہا وحاجت نوشتن آن نیست اماچون عادت مؤلفان احوال بزرگان چنین جاری شدہ کہ ازانہا برخے نیز می نویسند لھذا این فقیر نیز تبعیت آنہا نمودہ برخے از خرق عادت وتصرفات وکرامات جناب عروۃ الوثقیٰ ثبت می نمائم وھر نقلے کہ تعلق بخرق عادت داشتہ باشد ابتدای آن بسرخی من خرق عاداتہ مے نویسم وھر ذکری کہ مشعر از تصرف ایشان بود افتتاح آن من تصرفاتہ بسرخی می نگارم مے آرند کہ جناب حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرزند اکبر وخلیفہ اول وقائم مقام بے بدل ایشانند ومنصب قیومیت فی سائر اخوان بطریق اصالت بایشان رسیدہ وممتاز تمامی فرزندان ومستفیضان والدبزرگوار خود اند از ایشان مروی شدہ

چوتھا تذکرہ چوتھے انتخاب سے:

حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی بعض کرامات وتصرفات

یہ بات ظاہر ہے کہ آپ کے علوم ومعارف کا تھوڑا سا ذکر ابھی ہوا اور آپ کی اول اور اعلیٰ ترین کرامت تو یہ ہے کہ آپ کا عمل کتاب وسنت کے موافق تھا اور کتاب وسنت اور دین وشریعت کی تعظیم اس طرح سے فرماتے جو کہ اس کی شان کے لائق ہے جو کہ آپ کے تحریر کردہ مکتوبات سے ہم نے کچھ تحریر کی ہے۔ اور اس سے واضح وعیاں ہوا کہ اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کرامات اور تصرفات جن کا تعلق عالم فساد سے ہے ان کی آپ کے مقام ومرتبہ کے ساتھ ادنیٰ سی مناسبت بھی نہیں ہے۔ اس لئے انہیں لکھنے کی ضرورت بھی نہیں لیکن چونکہ بزرگوں کے احوال لکھنے والوں کی عادت ہے کہ وہ ان کے احوال کے ساتھ ان کی کرامات کا ذکر بھی کرتے ہیں اس لئے ہم بھی آپ کی کرامات وتصرفات میں کچھ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کی جو کرامت جس کا تعلق خرق عادت سے ہوگا اس کی ابتداء میں ہم من خرق عاداتہ آپ کا خلاف عادت جاریہ عمل لکھیں گے۔ اور جہاں ہم تصرفات کا ذکر کریں گے وہاں پر سرخی من تصرفاتہ آپ کے تصرفات کی لکھیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب قیوم زمان شیخ محمد صبغتہ اللہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے فرزند اکبر خلیفہ اول اور قائم مقام بے بدل ہیں اور منصب قیومیت پر بطریق اصالت اپنے بھائیوں میں سے پہنچے اور سب سے ممتاز ہیں اور اپنے والد بزرگوار علیہ الرحمہ کے مستفیض ہیں فرماتے ہیں:

مِن خَرقِ عاداته:

که روزے حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه باهلخانه خود که والده فرزندان ایشان باشد خطاب نموده فرمودند که امروز ظهور روح پر فتوح قطب المحققین وارث المرسلین شفای دل های دردمند حضرت خواجه بهاو الدین نقشبند رضی الله تعالیٰ عنه شده اشارت، فرمودند که امروز یکے ازینات من بچند واسطه در خانه شماورودمی فرماید باید که در تعظیم وتوقیر او کماینبغی کوشش روداگر کسے ازروئے نادانی بچشم حقارت در لباس او که از وراثت فقراست دیده بخنده پیش آید موجب مخاطره ایمان او خواهد بود حضرت ام المریدین از استماع این کلام از اول روز بدروازه حرم سرای رفته انتظار قدوم برکت لزوم آن مخدومه نموده نشستند تاوروسعادت آمودن آن مخدده گردیدبه ادب وتواضع بسیار پیش آمد نموده لوازم نیازمندی بجاآورده وخدمات شائسته نموده تامدت اقامت درملازمت خدمت خود هیچ دقیقه نامرعی نداشتند وچون ایشان توجه برفتن فرمودندآنچه لوازم خدمت کاری است مهیاساخته رخصت فرمودند حضرت ام المریدین شکرانه خداوندی جل شانه بجا آوردند که امر حضرت خواجه بزرگ رضی الله عنه بجائے آمدو نیز مخدومه محترمه از خدمت ایشان راضی ومسرور رفتند۔

آپ کی کرامات میں سے ہے:

ایک دن حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ اپنے اہل خانہ سے مخاطب ہوئے جن میں آپ کے صاحبزادوں کی والدہ بھی تھیں آپ فرماتے ہیں کہ آج قطب المحققین وارث المرسلین شفاء دل درمنداں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح ظاہر ہوئی ہے اور اشارہ فرمایا ہے کہ میری ایک بیٹی جو

چندواسطوں سے میری صاحبزادی ہے وہ تمہارے گھر میں آئے گی تمہیں چاہئے کہ اس کی تعظیم وتوقیر جیسا کہ ممکن ہوکرو اور اگر کوئی اس کے لباس کہ جو درا شت فقر سے ہے دیکھتے ہوئے ہنسا تو یہ اس کے ایمان کیلئے خطرہ ہوگا۔ حضرت ام المریدین یہ کلام سن کر پہلے دن سے ہی حرم کے دروازہ پر تشریف لے ئیں اور انتظار فرمانے لگیں۔ اور مخدومہ کی بابرکت آمد کا انتظار کرنے کیلئے بیٹھ گئیں یہاں تک کہ ان پردہ دار خاتون کا آمد ذی سعادت ہوتو ان کے ساتھ انتہائی ادب کے ساتھ پیش آیا گیا اور تمام لوازم نیازمندی بجالائے گئے اور خدمات شائستہ کا اظہار کیا گیا اور ان کی مدت اقامت تک ان کی خدمت میں کسی طرح کی کوتاہی کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا گیا۔ اور جب انہوں نے جانے کا ارادہ کیا تو ان کو رخصت کرنے کے جتنے بھی لوازمات تھے سب کو پیش نظر رکھا گیا اور الوداع کیا گیا اور حضرت ام المریدین شکرانہ خداوندی جل وعلیٰ بجالائیں کہ حضرت خواجہ بزرگ ﷺ کے حکم پر عمل کیا گیا۔ اور حضرت مخدومہ ومحترمہ ان کی خدمت سے راضی اور مسرور تشریف لے گئیں ہیں۔

مِن تصرّفاته:

می آرند که در وقتی عبور عسکر سلطان زمان ایشان ازدار الارشاد سر هند واقع شده بود سلطان وقت اورنگ زیب عالم گیربود که از جمله مریدان بلک از زمره مستفیضان ونسبت یافته گان ایشان بود چنانچه در مکتوبات ایشان بطرف سلطان مذبور بسامکاتبات ورودیافته وبشارات عالی واشارات متعالی درباره او مندرج شده بلکه بشارت فنای قلب وفنای نفس نیز مذکور گردیده وبطرف کشمیر عنان توجه ظل الله مصروف بود چون سلطان منسلک طریقه شده بود وبهره کلی یافته اهل عساکر تمام رارجوع نمودندواکثردست ارادت درفتر اک ایشان زده واز فیوضات باطنی وتصرفات ظاهری کامیاب مطالب دوجهانی گردید ندازان جمله یک شخصے رازنجیر بپاآوردند وپدرش که از مریدان قدیم بود بعرض حضرت عروة الوثقیٰ رسانیدکه این فرزند من گرفتارچنک عشق مجازی شده دست از خدمت سلطان وجاه ومنصب خود برداشته اسیر وبیقرار دیوانه وارلیل ونهار دریادقدورخسار معشوق صوری گردیده اگر تصرفے درباره اورودتابخود آید موجب آسائش این مخلص صمیمی خواهدبود خدمت ایشان خطاب بآن بیقرار نموده فرمودندکه از این اندیشه باطل وخیال لاطائل در گذشته روی همت بمرغزار حقیقت آری واز بستان معرفت ثمره بابی هر آئینه بهتر خواهدبود.

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کے لشکر کا گزر آپ کے زمانہ میں دار الارشاد سرہند سے ہوا اس وقت کے سلطان اورنگزیب عالمگیر تھے وہ آپ کے مریدین اور فیض ونسبت یافتگان میں سے تھے جیسا کہ آپ کے مکتوبات سے ظاہر ہے جو سلطان معظم کی طرف لکھے گئے ہیں۔ اور ان میں سلطان کو بہت ساری بشارات اور عالی مرتبت اشارات سے نوازہ گیا ہے بلکہ بشارت فنائے قلب وفنائے نفس سے بھی نوازہ گیا ہے۔ بادشاہ اس وقت کشمیر کی طرف جارہا تھا۔ چونکہ بادشاہ اس طریقہ عالیہ سے منسلک تھا اور حصہ کلی یافتہ تھا تو لشکر والوں نے بھی خانقاہ کی طرف رجوع کیا اور اکثر نے حضرت ﷺ کی درگاہ پر ہاتھ رکھا اور فیوضات باطنی اور تصرفات ظاہری اور دونوں جہاں کے مطالب میں کامیابی حاصل کی۔ ان میں سے ایک شخص ایسا تھا جسے زنجیروں میں جکڑے ہوئے آپ کے پاس لایا گیا اس کا والد آپ کے مریدین قدیم میں سے تھا اس نے حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور یہ عشق مجازی میں گرفتار ہوگیا ہے اور اپنے آپ کو بادشاہ

مت اور اپنے منصب جاہ سے علیحدہ کرلیا ہے۔ اور دن رات بے قرار اور دیوانہ وار اپنے محبوب کے قدورخسار صوری کے خیالات میں گم ہے اگر آپ اس سے متعلق میں تصرف فرمائیں اور یہ اپنی حالت میں لوٹ آئے تو اس مخلص کی آسائش کا سبب ہوگا حضرت علیہ الرحمۃ نے اس بے قرار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اس خیال باطل اور فکر بے ہودہ کو چھوڑ اور اپنی ہمت کا چہرہ حقیقت کے باغ کی طرف لا اور معرفت کے باغ سے پھل کھاؤ تو ہر لحہ بہتر ہو جائے گا۔

بیت

عشق حقانی شعارخویش کن		عشق صوری رابطفلان واگذار

ترجمہ: عشق حقیقی کو اپنا شعار بناؤ، صورت کے عشق کو بچوں کیلئے چھوڑ دو

آن گرفتار بندیار فی الحال زبان رامترنم این فرد حضرت خواجہ حافظ شیرازی نمود۔

یہ سن کر خیال یار کے جال میں گرفتار دیوانے نے اپنی مترنم زبان سے حضرت خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھا:

فرد:

درکوی نیکنامی مارا گذرادند		گرتونمی پسندی تغیرکن قضارا

ترجمہ: نیک نامی کے بازار سے وہ مجھے نہیں گزرنے دیتے، اگر تو بھی پسند نہیں کرتا تو قضا بدل دے

خدمت ایشان درآن وقت بجذب فرمودند کہ تغیر کردند قضارا بمجرد استماع این کلام عقل رفتہ بسرش عود کردو عشق مجازی مبدل بحقیقی شدہ وبسعادت ارادت مشرف شدہ ازفیوضات عام ایشان بہرہ حاصل نمودہ درزمرہ اولیای وصلحای درآمد کامل ومکمل گردید۔

ترجمہ: حضرت علیہ الرحمۃ نے اس وقت جذب کی حالت میں فرمایا ہم نے قضاء کو بدل دیا وہ شخص آپ کا یہ کلام سنتے ہی وہ دیوانہ اپنی اصلی حالت میں لوٹ آیا اور اس کا عشق مجازی عشق حقیقی میں بدل گیا۔ اور آپ کی ارادت کی سعادت سے مستفیض ہوا اور آپ کے فیوضات عامہ سے حصہ حاصل کیا اور اولیاء وصلحاء کی صف میں شامل ہوا اور کامل ومکمل بنا۔

مِن خزق عاداتہ:

روزے جناب ایشان درتناول فواکہ بودند وبرغبت تمام می خوردند مے آرند کہ آن انبہ بود کہ اعلای میوھای ھندوستان است صالحہ از مخلصات بزیارت آمدہ بود بخاطرش خطور نمود کہ اھل اللہ را اکل باین رغبت مے باشد تا وجہش چہ بود فے الحال از اشراف خاطر در یافتہ فرمودند وجہش آنست کہ ھرچہ اولیا تناول می فرمایند ھمہ نور مے شود پس نور ھر قدر کہ بیش بود مرغوب است

آپ کی کرامات میں سے ہے:

آپ ایک دن آم کھانے میں مصروف تھے اور رغبت وشوق کے ساتھ پھل کھا رہے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کے اعلیٰ ترین پھلوں میں سے تھا آپ کے مریدین میں سے ایک صالحہ خاتون آپ کی زیارت کیلئے اس وقت حاضر ہوئی یہ دیکھ کر اس کے دل میں خیال آیا کہ اہل اللہ کو کھانے میں اس قدر رغبت نہیں ہوتی آپ کے اس طرح تناول کرنے کا کیا مطلب ہے۔ وہ خاتون ابھی اسی خیال میں تھی کہ آپ نے اس کے دل کے خیال کو جان لیا اور فرمایا اس کی وجہ یہ ہے

کہ اولیاء علیہم الرحمہ جو کچھ کھاتے ہیں وہ نور بن جاتا ہے اور نور جتنا زیادہ ہوگا مرغوب ہوگا۔

مِن تصرّفاته:

آورده اند که یکی در خانقاه عالم پناه ایشان آمده مشاهده کثرت اخراجات ایشان نموده استفسار وجوه مداخل از صوفیان کرد گفتند وجه مقرر اصلا مقبول امام معصوم قیوم نیست غیر از توکل خالصه اسبابی منظور خدمت ایشان نمی افتد آن مرد وقت خلوت ایشان راملاحظه نموده معروض داشت که این مخلص اراده حج دارم واین داعیه دامنگیر شده در نزد من از عنایات ایزدی سنگی است که خاصیت آن دارو که مساس آن آهن اسود راطلاء احمر می سازد آنراهمراه نمی توانم بردوامینی چون شمامنظور نیست ونیز موجب سعادت این مخلص است که آنرابخدمت عالی گذارم که تامراجعت آنچه جهة اخراجات فقراازآن سنگ طلاء نموده شود وبکارر ودموجب رفاهیت ملازمان عالی باشد اگر حیات باقی بود ومراجعت نصیب شود عن عنایته نمانید والا نه بخدمت حضرت باشد ایشان درحضور آن شخص سنگ راگرفته برطاقچه انداختند وآن مرد مرخص شد بعد مدتت دوسه سال که آنعزیز ازان سفر مراجعت نمود بدارالارشاد سرهند رسیده بملازمت عالی باریافت فرمودند که سنگ شمادرهمان طاقچه که در حضور شماانداخته بودیم افتاده است بردارید سبب نگاه داشت آن بود که این سنگ اگر درین سفر از نزد شمامی رفت مرغ روح شماازمفارقت آن پرواز مے کردآن گاه بخادمی امر فرمودند که سنگ وکلوخ بسیار حاضر ساز وچون حاضر نمود فرمودند که همه طلای شوید به مجرد فرمودن طلای ناب شدند بعدازان فرمودند که کسی را که این کمال عنایت شده باشداور نمی رسدونمی سزد که باین چیز ها گرائد۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص آپ کی خانقاہ عالیشان میں آیا اور اس نے وہاں پر رہ کر جب وہاں پر ہونے والے اخراجات دیکھے تو وہاں موجود صوفیاء سے ان اخراجات کی آمدن کا سبب پوچھنے لگا انہوں نے کہا کہ اس کی کوئی وجہ بھی امام معصوم کو پسند نہیں اور نہ کوئی سبب ہے سوائے توکل خالص کے اور کوئی سبب نہیں۔ اس شخص نے خلوت میں جب آپ کو دیکھا تو آپ کے پاس آیا اور عرض کی حضور میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اور مجھے فکر یہ ہے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی عنایات میں سے ایک پتھر ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ اسے جب سیاہ لوہے کے ساتھ لگایا جائے تو وہ سرخ سونا بن جاتا ہے میں اس پتھر کو ساتھ سفر میں نہیں لے جانا چاہتا اور مجھے آپ جیسا کوئی امانت دار نظر نہیں آتا اور میرے لئے یہ سعادت کی بات ہے کہ میں اسے آپ کے پاس چھوڑ جاؤں اور آپ میرے واپس آنے تک اس پتھر سے سونا بنا کر اپنی خانقاہ کے اخراجات کو پورا کریں اور یہ اس درگاہ کے ملازمین کی خیر خواہی کا کام بھی ہوگا اور اگر میری زندگی باقی رہی تو میں جب واپس آؤں گا تو آپ سے لے لوں گا اور اگر نصیب میں نہ ہوا تو یہ پتھر آپ کی خدمت میں رہے گا آپ نے وہ پتھر لے کر اس کی موجودگی میں ہی ایک طاق میں پھینک دیا اور وہ شخص چلا گیا دو یا تین سال کے بعد جب وہ سفر سے واپس آیا تو دارالارشاد سرہند میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا پتھر جہاں ہم نے تمہاری موجودگی میں رکھا تھا وہیں پر ہے اسے اٹھا لو اور اسے رکھنے کا سبب یہ تھا کہ اگر یہ تمہارے پاس ہوتا اور یہ تم سے چلا جاتا تو اسی وقت تمہاری روح پرواز کر جاتی۔ آپ نے اسی وقت ایک خادم کو کافی سارے پتھر اور ڈھیلے لانے کا حکم دیا جب وہ پتھر آ گئے تو آپ نے ان سے

فرمایا سارے سونا بن جاؤوہ سارے پتھر اصلی سونا بن گئے اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی عنایت سے جسے یہ کمال عطا کرے تو اسے یہ زیب نہیں دیتا کہ اس طرح کی چیزوں کو کوئی اہمیت دے۔

فردلمحرره:

درمس قلب من ای مظهر حق کن نظری		زانکه اکسیر اثر نرگس شهلاداری

توجمه: اے مظہر حق میرے تانبے جیسے دل پر بھی نظر فرمائیں، اس لئے کہ اس کے اکسیر کا اثر نرگس کو شہلا بنادیتا ہے۔

مِن تصرّفاته:

صاحب کتاب برکات معصومی می آرنه که از والد خود نقل مے نماید که روزے خدمت حضرت عروة الوثقیٰ بعد از ملاحظه یک سال مدخل خود را که یک لک شده بود و مصرف خانقاه معلیٰ که یک لک وپنجاه هزار گردیده در ادائے احسان حضرت رحمان تبارک وتعالیٰ بزبان مبارک آورده اند که مدخل جناب خواجه احرار قدس سره یک لک هزار بوده و مصرف ایشان یک لک ثابت شده مدخل مایک لک وخرچ یک لک وپنجاه هزار وباوجود آن قرضدار نه ایم بلک کشائش کامله ورفاهیت تام شامل حال است زیاده چه تصرف باشد۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

برکات معصومی کتاب کے مصنف اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نے اپنے اسباب آمدن کا ملاحظہ کیا تو وہ ایک لاکھ سالانہ نظر آیا اور جب خانقاہ معلیٰ کے اخراجات کو دیکھا تو وہ ڈیڑھ لاکھ تھے اس پر حضرت رحمن تبارک وتعالیٰ کے احسان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی زبان مبارک پر آیا کہ حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمہ کی آمدن کا حساب ڈیڑھ لاکھ تھا اور اخراجات ان کے ایک لاکھ تھے اور میری آمدن ایک لاکھ اور خرچ ڈیڑھ لاکھ ہے اس کے باوجود میں مقروض نہیں ہوں۔ بلکہ کشائش کاملہ شامل حال ہیں اس کے علاوہ تصرف کیا ہوتا ہے۔

مِن خَرقِ عاداته:

چون ایشان عزم سفر حرمین الشریفین نمودند بایشان مکشوف ساختند که بعد خروج تو از دیار هند انواع بلاهای مختلفه برزمین هند روی خواهد داد وانتقامات کلی ازاین هاخواهند نمود وتغیرات عظیم روئے خواهد داد که بوفودتو دراین دیار این همه اطوار معوق می بود به نسبت پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام چه تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب است بموجب آیه کریمه مَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وچون بازمراجعت نمای موجب رفاهیت امن وامان خواهد شد فَوَقَعَ كَمَا كُوْشِفَ لَهٗ مے آرند که باعث باین مقدمات آن شد که چون خدمت ایشان باراده مذکور تابه دار السلطنت رسید ندیکی از سادات بخدمت ایشان آمد وعیان نمود که مرا زوجه جمیله بود که بسیار مطبوع ومقبول من بود روزی رانانام هندو که از روسای فرقه هنود بود ومقرب سلطان اورابدید وفریفته او شد وجبراً اورازمن ستاند از این ممرهر جا استغاثه بردم نظر بحشمت او نموده کسی عرض مرا بسلطان نرساند وغور من ننمود خدمت حضرت عروة الوثقیٰ بابرادر بزرگ خود خواجه حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالیٰ عنهما از استماع این مقدمه از کمال غیرت که لوازم ولایت است متغیر

شدند و فرمودند در نزد سلطان رفته احوال ترا اظهار خواهم ساخت اگر بغور تو رسید فبها والا نه تغیر سلطنت او خواهیم کنانید و در ان
وقت نزد سلطان رفتند در آن وقت دار اشکوه سلطان بود احوال سید مذکور باو رسانیدند و طلب غور و گفت بخاطر یک زن نمی توان
چنین امیرے معتبرے را فضیحت نمود بآن سید بنابر خاطر شما مبالیغ کثیر میدهم که دیگر تزویج نماید خدمت حضرتین از این سخن
متغیر شده فرمودند که هرگاه بغور این سید نمی رسی و آن کافر را بسزا نمی رسانی مایان از این سفر که در پیش داریم هرگز بملک هند
مراجعت نخواهیم کرد تا تو بادشاه باشی در جواب ایشان گفت حضرات مخیر اند و من در این ایام عزیمت لشکر بطرف اورنگ زیب
دارم بجانب دکن که از من باغی شده باین امور نمی توانم پرداخت و نمی توانم مثل رانا امیرے را از خود رنجانیدن حضرت عروة الوثقیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جواب فرمودند که تا رانا و اعوانش بسزا نرسند انشاء اللہ تعالیٰ مایان بهند نخواهیم آمد و از مجلس سلطان برخاستند
هیبت باطنی ایشان آن قدر برو غلبه کرد که هیچ نوع اذیت بایشان نتوانست رسانید خدمت ایشان چون ببلاد دکن رسیدند و اورنگ
زیب بدانطرف بود و از اخبار قدوم ایشان باراده سفر حرمین و مشاجرت ایشان بدار اشکوه باخبر گردید از این معنی امید قوی حاصل
روزگار خود دانسته خود را بخدمت حضرت عروة الوثقیٰ رسانید و مرید شد و معروض داشت که نسبت من بدار اشکوه هیچگونه
مقاومت را بر نمی آید الابدست آویز محکم ایشان که عروة وثقیٰ جهان جهانیان اند ایشان فرمودند باک مدار بموجب آیه کریمه کَمْ مِن
فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ به عنایات ایزد تعالیٰ تا سلطنت تو مقرر شده هرگز رجوع ما بهند واقع نخواهد شد از این بشارت اورنگ
زیب قوی دل گردیده تهیه عساکر نمود و مقابله دار اشکوه را مستعد شد چون خدمت ایشان بزیارت روضه منوره جناب اقدس کامیاب
شدند وعده که باورنگ زیب فرموده بودند معروض داشتند چنان مامور گردیدند که سلطنت را باورنگ زیب عنایت فرمودیم اما چون
دار اشکوه خود را در زمره مریدان حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی جناب شیخ شاه سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
در آورده است و خدمت ایشان جانب او را دارند محمد صبغة اللہ فرزند اکبر خود را به بغداد فرست که رفته بایشان مقصود ترا حاصل
سازد تا بخاطر او ایشان از طرف دار اشکوه دست بردارند لهذا حضرت عروة الوثقیٰ موجب فرموده امر شریف خدمت حضرت قیوم
زمان شیخ محمد صبغة اللہ را ببغداد شریف فرستادند و ایشان بشرف زیارت مبارک مشرف شده مطلوب را معروض داشتند خدمت
حضرت جناب غوث الجن و الانس مقصود را قبول نموده علاوه بر آن خلعت غوثیت خود بحضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغة اللہ
عنایت فرمودند چنانچه در احوال ایشان مشروح نوشته خواهد شد بر سر اصل سخن رویم که بعد رسیدن حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ در بلاد عرب بلدان هند ببلادهای مختلفه گرفتار شدند از قسم قحط و وبا و زوال سلطنت و تغیر آن و قتل و نهب و انواع ابتلا سبب
هلاکت و ذلت اهل آن گردید چون خبر زوال سلطنت دار اشکوه و تسلط اورنگ زیب عالم گیر رسید خدمت حضرت عروة الوثقیٰ از
احکام حج و زیارت خلاص شده بودند عنان مراجعت بهند آوردند باهزاران انعامات ایزدی متوجه وطن گردیدند که تفصیل آن در رساله
یواقیت الحرمین مذکور است فی الجمله بورود ایشان در بلدان هند موجب نزول رحمت ایزدی گردید و اهل آن از مهالک نجات یافتند
و اورنگ زیب از استماع مراجعت ایشان چند منزل استقبال نموده انواع خدمتگاری بجا آورده مدت متمکن تخت سلطنت فیروزے
میمنت بود چون او در بلاد هند سلطان مستقیم بانواع دینداری و خداپرستی و ظاهر آرائی و استحکام سلطنت نگذشت چنانچه این معنی

مشہور انام است حاجت بیان ندارد۔

آپ کی کرامات میں سے ہے:

آپ نے جب حرمین شریفین کے سفر کا ارادہ فرمایا تو کشف کے ذریعہ آپ کو معلوم ہوا کہ میرے جانے کے بعد ہندوستان پر انواع واقسام کی بلا وآفات کا نزول ہوگا اور اس زمین سے انتقام کلی لیا جائے گا۔ اور عظیم تغیرات نظر آئیں گے اور کشف میں بتایا گیا کہ تمہاری وجہ سے اب تک یہ سب کچھ دور رکھا گیا تھا اور یہ حضور ﷺ کی نسبت کی وجہ سے ہے کیونکہ تابع کامل اپنے متبوع کے جمیع کمالات سے فیض وحصہ حاصل کرتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت مبارکہ:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے گا جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہیں۔ (سورۃ الانفال: ۳۳)

اور جب آپ واپس آئیں گے تو آپ کی آمد امن وکامیابی کا سبب ہوگی۔ پس ایسے ہی ہوا جیسا کہ کشف کے ذریعہ بتایا گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس سب کی وجہ جو بنی اس کا اظہار اس طرح ہوا کہ آپ جب سفر کے ارادہ مذکورہ سے دار السلطنت پہنچے تو سادات کرام میں سے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیوی بڑی خوبصورت تھی اور میری تابع وفرمانبردار تھی ایک دن رانا نام ہندو جو ہندوؤں کا ایک رئیس ہے اور بادشاہ کا مقرب ہے اس نے اسے دیکھ لیا اور اس پر فریفتہ ہو گیا اور اسے زبردستی مجھ سے لے گیا اس وجہ سے میں نے اکثر جگہوں پر استغاثہ کیا اس کے خوف کی وجہ سے کوئی بھی میری گزارش کو بادشاہ کے پاس نہ لے گیا اور میری عرض پر غور نہ کیا گیا۔ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ اپنے بڑے بھائی خواجہ حضرت خازن الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے اس مقدمہ کو سن کر کمال غیرت سے جو کہ لوازم ولایت میں سے ہے چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا ہم بادشاہ کے پاس جا کر تمہارے احوال کا اظہار کریں گے اور اگر اس نے اس مقدمہ پر غور کیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم اس کی سلطنت کو بدل دیں گے۔ آپ اسی وقت بادشاہ کے پاس گئے ان دنوں میں اس علاقہ کا بادشاہ دارالشکوہ تھا اس کے سامنے اس سید صاحب کے احوال کو بیان کیا اور اسے اس پر غور کرنے کیلئے کہا لیکن بادشاہ نے اس رانا ہندو کے سلطنت کا بڑا ہونے کی وجہ سے اس کے مقدمہ میں سستی سے کام لیا اور کہا کہ ایک عورت کی خاطر میں اپنی سلطنت کے ایک معتبر شخص کو رسوا نہیں کرسکتا اور آپ کی خاطر میں اس سید کو کافی ساری رقم دے دیتا ہوں وہ دوسری شادی کرلے۔ اس کی اس بات پر دونوں صاحبزادوں کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا اگر تم نے اس سید صاحب کے معاملہ پر غور نہ کیا اور اس کافر کو سزا نہ دی تو ہم اپنے اس سفر کے بعد اس وقت تک ہندوستان نہیں آئیں گے جب تک تمہاری بادشاہت قائم ہے اس نے جواب میں کہا آپ حضرات کو اختیار ہے میں ان دنوں اورنگزیب پر حملہ کرنے کا ارادہ کر چکا ہوں اور میں دکن کی طرف جا رہا ہوں کیونکہ اورنگزیب نے بغاوت کر دی ہے اس کو میں برداشت نہیں کرسکتا اور اس طرح کے احوال میں میں اپنی سلطنت کے رانا جیسے امیر کو رنجیدہ نہیں کرسکتا اس کے جواب میں حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نے فرمایا: جب تک تو رانا اور اس کے ساتھیوں کو سزا نہیں دے گا ہم ہندوستان نہیں آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کہہ کر آپ مجلس شاہ سے اٹھ گئے اور وہ آپ کی ہیبت باطنی کی وجہ سے آپ کو کچھ نہ کہہ سکا۔ آپ جب سفر کرتے ہوئے دکن میں گئے اور اس وقت اورنگزیب اسی طرف تھا اور اس کے پاس آپ کی دار الشکوہ سے گفتگو کی ساری کیفیت پہنچ چکی تھی اس کو جب آپ کے سفر کی خبر اور وہاں پہنچنے کے بارے میں علم ہوا تو وہ پکی امید رکھتے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوا اور مرید ہوا اور عرض کی کہ میں دار اشکو مقابلہ

کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر ان مضبوط ہاتھوں سے جو تمام جہانوں کے جہان کیلئے عروۃ الوثقیٰ ہیں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا خوف نہ کر اس آیت کریمہ کے سبب: کتنی تھوڑی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے غالب آ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی عنایات کے باعث جب تک سلطنت تمہیں نہیں ملے گی ہم واپس ہندوستان نہیں آئیں گے۔

اس بشارت کو سن کر اورنگزیب کا دل اور مضبوط ہو گیا اور اس نے لشکر کشی کا ارادہ کر لیا اور داراشکوہ سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا۔ اور جب حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو جو وعدہ اورنگزیب سے کر کے آئے تھے وہاں پر آقا ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا تو وہاں سے حکم ملا کہ ہم نے سلطنت اورنگزیب کو عطا کر دی لیکن داراشکوہ حضرت غوث اعظم صمدانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مریدین کے زمرہ میں آتا ہے اس لئے تم اپنے بڑے بیٹے محمد صبغۃ اللہ کو بغداد بھیجو اور وہ وہاں جا کر سارا معاملہ پیش کرے اور جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ داراشکوہ سے اپنا ہاتھ اٹھا لیں گے تو تمہیں تمہارا مطلب حاصل ہو جائے گا۔

اس لئے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ نے حکم شریف کے مطابق اپنے بیٹے حضرت قیوم زمان محمد صبغۃ اللہ کو بغداد شریف بھیجا جب آپ شرف زیارت سے بغداد میں فیض یاب ہوئے تو سارا معاملہ عرض کیا تو غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اسے قبول فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ کو خلعت غوثیت سے بھی نوازا جیسا کہ آپ کے احوال میں مکمل وضاحت موجود ہے۔

اب ہم اصل گفتگو کی طرف آتے ہیں۔ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے عرب پہنچنے کے بعد ہندوستان میں طرح طرح کے تغیرات آئے قحط سالی، وبائی امراض، زوال سلطنت قتل وغارت، چوری ڈاکہ، ہلاکت ذلت اور طرح طرح کی ذلت سے اہل ہندوستان شکار ہوئے اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کو جب حج وزیارت سے فراغت کے بعد داراشکوہ کی سلطنت کے زوال اور اورنگزیب کی تخت نشینی کی خبر ملی تو پھر آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا اور ہزاروں انعامات خداوندی جل وعلیٰ کے ساتھ وطن واپس لوٹے۔ ان کی تفصیل آپ کے رسالہ یواقیت الحرمین میں مذکور ہے۔

الغرض ہندوستان میں آپ کا واپس آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باعث بنا اور اہل ہند کو انواع واقسام کی ہلاکتوں سے عافیت ونجات حاصل ہوئی اور اورنگزیب نے جب آپ کی واپسی کا سنا تو چند منازل دور آ کر آپ کا استقبال کیا اور ہر طرح کی خدمت وآداب بجا لایا اور تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور جس طرح کی دینی خدمات اور خدا پرستی اور ظاہری استحکام اور سلطنت کی مضبوطی اس کے دور میں تھی کسی اور بادشاہ کے دور میں نہ ہوئی۔ بادشاہ اورنگزیب کی شہرت مشہور ہے قابل بیان نہیں۔

مِن خرقِ عاداتہ:

خداپرست خان نام مردے از امرای از جهة تطبیق اسم بامسمی ترک امارت ظاهری نموده به تنویر باطنی ملتزم خانقاه عالی شان حضرت عروة الوثقی بود در آن هنگام که در ظل هما آثار آن دیار میگذار نید اتفاقاً روزی شش نفر مهمان از اعزه زمان که بآن خان نسبت قرابت و معرفت داشتند در حجره او ورود نمودند خان مذبور از ممر افلاس که از لوازم فقر است در مهمانداری آنها مشوش شد واظهار احوال خود درابه متصدیان خانقاه از غایت تمکین نتوانست نمود و وقت ختم مقرری حضرت عروة الوثقی شد از خوف فوت آن وقت مهمان رابجای خود گذاشته خود رابه مکان ختم بخدمت عالی رسانیده درختم شریک شدامادر خاطر اندیشه مرکوز بود بعد

از ادای ختم بدستور معمول فواکه حاضر آوردند وتقسیم نمودند قاسمان را عادت چنان جاری بود که اهل ختم را ده ده دانه انبه میدادند وغیر حضار را پنج پنج دانه تقسیم میکردند بخان مذبور نیز بدستور معمول دانه دادند همانا در خاطر خان مذبور مهمانان عبور کردند فی الفور حضرت عروة الوثقیٰ خان راطلب داشته ویک سبد انبه رابخود قریب فرمودداز دست مبارک خود ده انبه جدا کرده دادندو فرمودند که این تقسیم یک ضیف شماو ده دانه دیگر جدا نموده فرمودند که این رسد ضیف دویم شماهمین قسم شش رسد راجدا کرده عنایت کردند که جمله شصت دانه انبه شد وشش اشرفی نیز پوشیده دردست او دادند وفرمودند که شما بجائے فرزند مائید هر گاه دروقت بودن خانقاه مهمانی ورود فرماید بلاتحاشی عیان مینموده باشند بعد ازمرخص شدن شما از خانقاه کشایش بسیار حاصل روزگار شما خواهد شد فَوَقَعَ کَمَا اَخْبَرَ رضی اللہ تعالی عنه این قصه از زبان خان مذکور در برکات مکتوب است

آپ کی کرامات میں سے ہے:

ایک شخص جس کا نام خدا پرست تھا وہ امراء میں سے تھا اور اپنے نام کے معنی کے مطابق اس کی شخصیت تھی اس لئے اس نے ظاہری امارت ومرتبہ کو چھوڑ دیا اور اپنے باطن کو روشن کرنے کیلئے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کی خانقاہ عالیشان میں آ گیا اور یہیں رہنے لگا اتفاق سے ایک دن وہ جن دوستوں اور اعزہ کو اس امارت کی حالت میں چھوڑ کر آیا تھا ان میں سے چھ لوگ اسے ملنے کیلئے آئے۔ خان صاحب چونکہ ان دنوں فقر کی زندگی گزار رہے تھے جو کہ لوازم فقر سے ہے اس وجہ سے وہ ان کی مہمانداری میں تشویش کا شکار ہوئے اور اپنے احوال کے متعلق خانقاہ کے عاملین کو کچھ نہ بتا سکے اسی دوران اس ختم شریف کا وقت ہو گیا جس کو حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نے مقرر کیا ہوا تھا۔ ان مہمانوں کی خدمت میں مصروف ہونے سے اس کے رہ جانے کا خوف تھا۔ اس لئے مہمانوں کو ان کی جگہ پر چھوڑا اور خود ختم شریف میں شریک ہوئے۔ مہمانوں کی خدمت کا معاملہ بھی دل میں تھا کہ کیا کیا جائے۔ ختم کے پڑھنے کے بعد معمول کے مطابق پھل لائے گئے اور تقسیم کرنے والوں کی عادت کچھ اس طرح تھی کہ ختم میں شریک ہونے والوں کو دس دس دانے آم دیئے جاتے اور دوسرے وہاں بیٹھنے والوں کو پانچ پانچ دیئے جاتے۔ اور خان صاحب کو بھی معمول کے مطابق دس دانے دیئے گئے اسی دوران خان صاحب کے دل میں مہمانوں کا خیال آیا۔ اس وقت فوراً حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نے خان صاحب کو طلب کیا اور ایک ٹوکرا آموں کا اپنے قریب کیا اور اپنے ہاتھ مبارک سے آم علیحدہ علیحدہ کر کے تقسیم کئے اور دس دانے علیحدہ کر کے فرمایا یہ تمہارے ایک مہمان کے ہیں۔ دوسرے دس علیحدہ کر کے فرمایا دوسرے مہمان کے ہیں اسی طرح چھ مہمانوں کیلئے علیحدہ علیحدہ عنایت فرمائی یعنی مکمل ساٹھ آم عطا فرمائے اور اس کے ساتھ چھ اشرفیاں بھی پوشیدہ طور پر عنایت فرمائیں۔ اور فرمایا تم ہمارے بیٹے کی طرح ہو تم جب تک اس خانقاہ میں ہو اور تمہارے پاس کوئی مہمان آئے تو بلا جھجک ہمیں بتانا اور تمہارے یہاں سے فارغ ہو کر جانے کے بعد تمہارے رزق میں بڑی وسعت فراخی آئے گی۔ اس کے بعد ایسا ہی ہوا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ یہ واقعہ خان صاحب کی اپنی زبان سے برکات مکتوب میں لکھا ہوا ہے۔

مِنْ خَرْقِ عاداته:

خدمت مخدوم زاده خامس حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سره که فرزند پنجم ایشان بودند درمکاتیب خود درمکتوب صد وچهل ویکم که بنام شیخ باقر لاهوری ورود یافته نگارش فرموده اند وبعینه عبارت آن مخدوم زاده ایراد می ورد دربلده

کابل عزیزی حضرت ایشان را یعنی حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالی عنہ را بخواب دیدند و ان حضرت او را نیمہ ترکی عنایت فرمود .
چون بافاقت آمدہ آن نیمہ را در بیداری پیش خود یافت تم کلامہ الشریف

آپ کی کرامات میں سے ہے:

مخدوم زادہ خامس حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سرہ جو آپ کے پانچویں صاحبزادے ہیں آپ اپنے مکتوبات مکتوب نمبر ۱۶۱ میں فرماتے ہیں جو شیخ باقر لاہوری علیہ الرحمہ کے نام لکھا ہے اس کی بعینہ عبارت ہم لکھتے ہیں کہ کابل کے شہر میں آپ کا یعنی حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کا ایک عزیز تھا اس کی آپ سے خواب میں ملاقات ہوئی اس خواب میں آپ نے اسے ترکی ٹوپی عطا فرمائی جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو اس ٹوپی کو اپنے پاس موجود پایا۔

من تصرفاته:

از خدمت حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل قدس سرہ منقول می نویسند کہ روزی حضرت عروۃ الوثقی بوضوی نماز اشتغال داشتند درعین وضو آفتابہ کہ در دست مبارک داشتند بجوش تمام بر دیوار زدند خادمہ کہ حاضر بود رفتہ آفتابہ دیگر را حاضر آورد از این مقدمہ وہم بر داشتہ بخدمت حضرت ام المریدین رفتہ عرض این ماجر نمود خدمت ام المریدین رفتہ عرض این ماجرا نمود خدمت ام المریدین احوال خوف خادمہ را بعرض رسانید فرمودند باو بگوئید خوف نکند در آن اثنا یکی از مخلصان ما را در صحرای شیر غرندہ مقابل شدہ بود و قصد ہلاک او کردہ او از کمال عجز متوجہ باطن ما شدہ استخلاص خود خواست نزد ما در آنوقت جز آن آفتابہ اسلحہ حاضر نبود بر سینہ آن شیر زدیم و آن بیچارہ را از شر آن سباع نجات دادیم تا روزے کہ میر محمد طاہر یکی از مریدان حضرت عروۃ الوثقی بود از سفر بنگالہ آمدہ بحضور جمع کثیر از تصرفات عالی ایشان بیان نمود کہ در صوبہ بنگالہ بجائی می رفتم ناگاہ شیر غرندہ رسید در آن اثنا یاد پیر بزرگوار خود کردم فی الفور بہ چشم سر بفتح سین دیدم کہ حضرت عروۃ الوثقی رسیدند آفتابہ کہ در دست مبارک داشتند بر آن شیر زوند کہ زہرہ آنشیر ترقید و از نظر من غائب شدند و مرا نجات از شر شیر دادند بعد از ان پرچہای آفتابہ مبارک را تبرکاً برداشتہ ام و تاحال در پیش من است چونکہ میر مذکور بار بحضور پر نور یافت بی آنکہ او عرض نماید فرمودند للہ سبحانہ الحمد کہ مدد بروقت در حق شما واقع شد والا نہ شیر کار شما را بآخر رسانیدہ بود۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل قدس سرہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نماز کیلئے وضو میں مشغول تھے وضو کرتے ہوئے آپ نے اچانک لوٹا اٹھالیا اور پورے زور سے اسے دیوار پر مارا اور وہاں ایک خادمہ موجود تھی وہ جلدی سے دوسرا لوٹا لے آئی اس کے دل میں اس واقعہ سے وہم پیدا ہوگیا اور اس نے حضرت ام المریدین علیہا الرحمہ کو یہ واقعہ جا کر بتایا۔ حضرت ام المریدین علیہا الرحمہ نے خادمہ کے خوف کا واقعہ آپ کو بتایا آپ نے فرمایا اسے کہنا خوف نہ کرے کیونکہ وضو کرتے وقت میرا ایک مرید صحرا میں سفر کر رہا تھا کہ ایک شیر غراتا ہوا اس پر حملہ آور ہوا اور اسے مارنے کا ارادہ کیا اسی دوران وہ باطنی طور پر میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے اس شیر سے جان چھڑانے کی درخواست کی اور اس وقت سوائے لوٹے کے میرے پاس اور کوئی اسلحہ نہ تھا میں نے اسے ہی شیر کے سینہ پر دے مارا اور اس بے چارے کو شیر کے شر سے نجات دلائی۔

اس کے بعد میر محمد طاہر جو آپ کا مرید سفر میں تھا۔ وہ جب بنگال کے سفر سے واپس آیا تو اس نے ایک مجمع میں آپ کے اس تصرف کے بارے میں کچھ یوں بیان کیا کہ میں سفر کے دوران صوبہ بنگال کے ایک علاقہ میں سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک شیر غراتے ہوئے میرے اوپر حملہ آور ہوا اس دوران میں نے مدد کے لئے توجہ اپنے پیر بزرگوار کی طرف کی فوراً اسی وقت میں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لوٹا تھا اس سے آپ نے شیر کو مارا جس سے شیر ڈر گیا اور آپ میری نظروں سے غائب ہو گئے اور مجھے اس طرح سے شیر سے نجات دی اس کے بعد میں نے تبرکا لوٹے کے وہ ٹکڑے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لئے ہیں اور اب تک میرے پاس ہیں اس کے بعد جب وہ مرید حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے بتانے کے بغیر ہی اسے دیکھتے ہی فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لائق ہیں کہ تمہاری مدد بروقت ہوگئی ورنہ شیر تمہارا کام تمام کر دیتا۔

من تصرفاته:

اززبان بادشاهزاده گوهر آرابیگم که مرید مخلصه ایشان بودمی نویسند که دران ایام که حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه بابرادرم دار اشکوه مناظره روئداد بشارت سلطنت را ببرادرم اورنگ زیب عنایت کردند بدستخط مبارک خود بشارت مذکور نوشته باورنگ زیب دادند متوجه سفر حجاز شدند حضرت اورنگ زیب بشارت مسطور رابوالده خود اظهار نمودند من حاضر بودم بیقین میدانم که برادرم محمد عالم گیر راسلطنت هندوستان ازتصرف حضرت عروة الوثقیٰ رسیده رضی اللہ تعالیٰ عنه

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

شہزادی گوہر آرا بیگم جو آپ کی مخلص مریدہ تھی اپنی زبان سے بیان کرتیں ہیں کہ میرے بھائی داراشکوہ کے ساتھ حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کا جب مناظرہ ہوا اور اس کی روئیداد میں آپ نے میرے بھائی اورنگزیب عالمگیر کو سلطنت کی بشارت دی اور یہ بشارت لکھ کر آپ نے اس پر دستخط کیے اورنگزیب کو دی اور پھر سفر حجاز مقدس کی طرف روانہ ہو گئے اس بشارت کا اظہار حضرت اورنگزیب نے میری والدہ کے سامنے کیا۔ اس وقت میں بھی موجود تھی میں یقینا جانتی ہوں کہ میرے بھائی محمد عالم گیر کو سلطنت ہندوستان حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے تصرف سے ملی۔

من تصرفاته:

می آرند که سعدالله خان در حضور شاه جهان بتقریبے تکذیب حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه نمود فی الفور بدرد قولنج مبتلاشدو برقبح کلمه ناشائسته خود متنبه شده مبلغ پانصدروپیه نیاز و کوزه آب فرستاد واز خدمت ایشان عفو تقصیر خود خواست که آبا رادمیده بفریسند بخوردن آن شفایابد هرگز درمعرض قبول نیفتاد چون حضرت مخدومزاده گان بشفاعت بسیار نمودند ایشان بغضب فرمودند در وغگویان دم نمی کنند بآدمیان او گفتند زود بروید که روح اومنتظر همین جواب است خادمان او مایوس شده گردیدند و سعدالله خان آنچه شنیده بودند معروض داشتند فی الفور رحلت نمود نعوذ بالله من غضب اللہ تعالیٰ و غضب اولیائه۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

بیان کیا جاتا ہے کہ سعد اللہ خان ۔ نے شاہ جہاں کی موجودگی میں ایک تقریب میں حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کی تکذیب کی اور اسی وقت درد قولنج میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے وہ اپنے الفاظ کی گندگی پر متنبہ ہوا اس نے پانچ سو روپیہ نیاز کیلئے اور ایک کوزہ پانی کا آپ کی خدمت میں بھیجا اور آپ سے اپنے جرم کی

معافی کا طلب گار ہوا اور کہا کہ پانی دم کر کے بھیج دیں تا کہ اس کے پینے سے شفا پاؤں آپ نے اس کی معذرت قبول نہ فرمائی اور جب آپ کے صاحبزادوں نے بھی اس کی سفارش کی تو آپ نے غصہ میں فرمایا کہ جھوٹ بولنے والے دم نہیں کیا کرتے۔ اور اس کے آدمیوں سے فرمایا کہ جاؤ اس کی روح اسی جواب کی منتظر ہے۔ اس جواب سے اس کے خادمین مایوس ہو کر جب واپس پہنچے اور سعد اللہ خان نے جب یہ جواب سنا تو بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت فوت ہو گیا۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے اولیاء کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔

بیت

این قوم چو تیغ آبدارند		جان ازتن بی ادب بر آرند

ترجمہ: یہ لوگ تیز دھاری تلوار کی طرح ہیں ، بے ادب کے جسم سے جان نکال دیتے ہیں

من تصرفاته:

می نویسند که روزے یکی ازامرای ایران که مذهب رفض داشت متوجه دارالسلطنة هند بود وعبور بدار الارشاد سر هند نمود از روئے استهزاخادم بخدمت ایشان فرستاد که من بزیارت حضرت مے آیئم خدمت ایشان ازروی اکرمواالضیف ولو کان کافراً امرتیاری اسباب میهماندارے نمودند تانماز عصر منتظر بودند که خبر رسید که امیر مذکور سوار شده رفت وغرض او استهزابود اتفاقاًدرآن اثنا خدمت عرفان پناه خواجه محمد حنیف کابلی که ازاعاظم خلفای ایشان بود از کابل رسیدوماحضری که ترتیب داده بودند برای ایشان حاضر آوردند خدمت خواجه مذکور تحفه نیز که همراه داشت درخدمت گذرانید درآن هاچند عدد کار دولایتی بودخدمت حضرت عروة الوثقی یک کاردبرهنه نموده فرمودندتربوزی حاضر آوریدتربوزه حاضر کردندبآن کاردتربوزه رابریدند وفرمودند که دراثنای تربوزه محسوس شد که سررافضی رابریدیم همچنان شد که ازاینطرف بریدن تربوزبودوزان طرف جداشدن سر رافضی مذکور۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن ایران کے امراء میں سے ایک جس کا مذہب رافضی تھا وہ ہندوستان آیا اور اس سفر کے دوران وہ دارالارشاد سر ہند سے گزرا تو اس نے از روئے مزاق ایک خادم کو حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیجا کہ ہم زیارت کرنا چاہتے ہیں آپ نے اس پر عمل کرتے ہوئے۔

اکرمواالضیف ولو کان کافراً۔

ترجمہ: مہمان کی عزت کرو اگر چہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ (تفسیر روح البیان، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۷۷، ج۱، ص۲۸۲)

اس کی مہمانداری کے لوازمات تیار کرنے کا حکم دیا اسی دوران عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ جماعت کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ آپ کو خبر ملی کہ وہ امیر رافضی اپنی سواری پر سوار ہو کر چلا گیا ہے۔ اس سے اس کی غرض صرف استہزا کی تھی۔ اس دوران عرفان پناہ حضرت خواجہ محمد حنیف کابلی جو آپ کے بڑے خلفاء میں سے تھے کابل سے پہنچ گئے جو کچھ کھانے کیلئے تیار کیا گیا تھا وہ ان کو دے دیا گیا۔ حضرت خواجہ محمد حنیف علیہ الرحمہ آپ کے لئے اپنے ساتھ کچھ تحفہ تحائف بھی لائے تھے۔ جو آپ کی خدمت میں پیش کئے ان میں کچھ ولایتی خنجر بھی تھے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ نے ان میں سے ایک کو کھولا اور فرمایا تربوز لایا جائے تربوز لایا گیا

اسے جب آپ نے کاٹا تو فرمایا اس تربوزہ کاٹنے کے دوران مجھے محسوس ہوا کہ رافضی کا سر کٹ گیا ہے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ جس وقت تربوز کاٹا جارہا تھا اسی وقت اس رافضی کا سر بھی کٹ گیا۔

بیت

مکن بازی که سراینجابیازی		دراین میدان نشاید ترکتازی

ترجمہ: اس جگہ کھیل نہ کر کہ یہاں سر کی بازی لگائے گا ، اس میدان میں عربی گھوڑے کی ضرورت نہیں۔

من تصرفاته:

می آرند که شخصے در بلده اکبر آباد بوده در وقت احتضار خود خواهر زاده خود را طلبید و فرمود که احوال تو ناتمام مانده باید که بخدمت عروة الوثقیٰ رفته سلوک نمای تابکمال رسی بعده بزبان آورد که چنان معلوم میشود که بعد از دو ازده سال باین دولت مستسعد خواهی شد اتفاقاً دراین مدت هر چند او را سفر ها دست داد بدار الارشاد سرهند نتوانست خود را رسانید تا که مدت موعود بسر آمد۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

بیان کیا جاتا ہے کہ اکبر آباد میں ایک پیر صاحب تھے ان کا آخری وقت آگیا اس وقت انہوں نے اپنے بھتیجے کو بلایا اور فرمایا کہ تمہارے احوال ابھی ناقص و نامکمل ہیں تم حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کمال حاصل کرنا اس کے بعد ان کی زبان پر آیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دولت تمہاری استعداد میں بارہ سال کے بعد آئے گی اتفاق کی بات ہے کہ اسے جب بھی سفر کرنا پڑا وہ سرہند کی طرف کا نہ تھا یہاں تک کہ وعدہ کی ہوئی مدت سر پر آ گئی۔

بیت

گل بختش شگفتن کرد آغاز		همای دولتش آمد بپرواز

ترجمہ: اس کے بخت کی دولت نے شگفتہ ہونے کا آغاز کیا ، اس کی دولت کا ہما پرواز میں آیا۔

خود را بسر هند مبارک رسانید و بشرف زیارت حضرت عروة الوثقیٰ مشرف شد ایشان چون او را دیدند فرمودند که دو ازده سال از وصیت پیر شما همین امروز پوره شد چون آنعزیز حساب نمود بموافق ارشاد ایشان برابر آمد فرمودند که این اظهار برای این معنی نمودم که کمال شیخ شما ظاهر شود شما و حضار مجلس همه از کمال او باخبر شوید و عزیز مذکور مدتے بملازمت خانقاه عالم پناه گذرانیده بموفق استعداد خود در مراتب معرفت سیر و سلوک نموده بخلافت امتیاز یافته مرخص وطن مالوف خویش گردید

ترجمہ: آخر اس نے اپنے آپ کو سرہند پہنچایا اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کی زیارت سے مشرف ہوا جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: تمہارے پیر کی وصیت والے بارہ سال آج پورے ہوئے ہیں اس نے جب حساب لگایا تو واقعتاً آپ کی بات کو سچ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کا اظہار صرف اس لئے کیا ہے کہ تمہارے پیر کا کمال ظاہر ہو تم اور ساری مجلس والے اس کے کمال سے باخبر ہو جاؤ۔ اس مذکورہ عزیز نے ایک مدت خانقاہ عالم پناہ میں گزاری اور اپنی استعداد

کے مطابق معرفت اور سیر وسلوک کے مدارج حاصل کئے اور آپ سے خلافت حاصل کی اور پھر اپنے وطن واپس چلا گیا۔

من تصرفاته:

صاحب برکات می نویسد که روزی این درویش را صحبت بادشاه وقت محمد معظم شاه که فرزند اورنگ زیب بود دست داد ذکر تصرفات حضرت عروة الوثقی رضی اللہ عنه درمیان آمد سلطان مذکور گفت که خدمت ایشان مرا در ایامی که حضرت اورنگ زیب بسیر کشمیر متوجه بودند وعبور از دار الارشاد سرهند نمودند وبشرف زیارت مشرف شدند وآن سال پنجم از جلوس بوده بشارت دادند که سلطنت بعد از انقضای مدت حیات والد تو بتوقرار خواهد گرفت وبعد از چهل وپنج سال این بشارت ایشان بوقوع آمد چه مدت سلطنت حضرت اورنگ زیب پنجاه سال بود۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

صاحب برکات اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک دن درویش کو بادشاہ وقت محمد معظم شاہ علیہ جو اورنگزیب کا صاحبزادہ تھا اس کے پاس بیٹھنے کا موقع ملا اس دوران حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کے تصرفات کا ذکر چھڑ گیا اس وقت بادشاہ کہتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے اورنگزیب عالمگیر کی بادشاہت کے ایام میں کشمیر کی سیر کرنے کا موقع ملا وہ اورنگزیب کی مسند نشینی کا پانچواں سال تھا۔ میں جب دار الارشاد سرہند سے گزرا تو آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا جب آپ کی زیارت سے شرف حاصل ہوا تو آپ نے مجھے بشارت دی کہ تمہارے والد کی عمر پوری ہونے کے بعد سلطنت تمہیں ملے گی اس واقعہ کے ۴۵ سال کے بعد یہ بشارت پوری ہوئی کیونکہ اورنگزیب کی سلطنت پورے پچاس سال رہی۔

بیت

اول وآخر هم تاابد		پیش علم عارفان پیدا بود

ترجمہ: اول وآخر اور ازل سے ابد تک ، عارفین کے علم میں ظاہر ہوتا ہے۔

من تصرفاته:

می آرند که خدمت خواجه محمد حنیف کابلی که از اعاظم خلفای ایشان بودند قبل از وصول بخدمت ایشان در ایام جوانی فرخنده شبی بخواب دیدند که ایشان بدار الارشاد سرهند رفته اند ودر خانقاه ملائک پناه رسیده می بینند که دو عزیز نورانی نشسته اند وشمع در حضور ایشان مے سوزد خواجه مذکور بخاطر رسانید که اگر مطلع کردم که این دو عزیز کیایند فی الفور شخصے بطرف او آمد خواجه استفسار نمود که این دو عزیز کیانند آن شخص گفت که هر دو فرزندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنه اند یکی خازن الرحمة خواجه محمد سعید رضی اللہ عنه نام دارد ویکی عروة الوثقی خواجه محمد معصوم موسوم است خواجه بدان شخص گفت که مرا بفرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی یعنی خواجه محمد معصوم برسان آن شخص میگوید که من نیز باشاره ایشان بنزد تو آمده ام آخر الامر خواجه را برده بخدمت ایشان رسانید چون خواجه از ان خواب دولت مآب بیدار شد احوال را با اقارب خود درمیان نهاد وشوق وجذب بخواجه غلبه کرد وبا جمعی از احبه خود روانه سرهند شریف شد اتفاقاً چون قریب دار الارشاد سرهند شریف رسیدند وقت شام

بود تابخانقاہ عالم پناہ می رسید شب شدہ بود بنوعیکہ دیدہ بود دید کہ دو عزیز نشستہ اند وشمع درحضور ایشان می سوز دھمان شخص کہ درخواب اورادلیل کعبہ مقصوشدہ بود بخواجہ ملاقی شدہ اورابخدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رسانید خواجہ مذکور درخدمت عالی مشغول شدہ دراندک مدت بدرجات کمال فائض شدوبخلافت ممتاز شدہ مراجعت وطن مالوف یافت، بعدازرسیدن بوطن واظہار خلافت اہل وطن متفق الکلمۃ بانکار برخاستند وباستھزامیگفتند کہ خواجہ از پیر خوابکے خودارشاد آوردہ آخر الامر چندی متفق شدہ بخواجہ گفتند کہ مایان بغیر دیدن خارق بتونمی گردیم مایان تیاری مھمانی پیر تومیکنیم امروز وقت طعام اور ابمابگواگراووقت موعود بدعوت ماحاضر شدمایان ھمہ مریدان تومیشویم واگرحاضر نشدند پس اظہار کمال خود نزد مایان منماخواجہ از کمال اعتقاد وغلبہ جذبہ کہ لوازم مبتدیان است قبول نمودہ فرمود کہ غالباً وقت طعام ایشان بعداز نماز عشای می باشد شمایان تیاری طعام بکنید امیداست کہ ایشان حاضر شوند جماعت تمسخر کنان بہ تیاری طعام پرداختند واستبعادمی نمودند کہ پیر خواجہ دریکروزاز سرھند بہ کابل چگونہ خواھد آمد ھمہ اکابر کابل از اھالی وموالی وقت حاضر شدند ومنتظر وقت بعدعشای بودند وخواجہ بعد از نماز عشای مراقب شداھل دعوت طلب برآوردن طعام از خواجہ کردند خواجہ فرمودند طعام برآرید کہ وقت طعام خوردن ایشان ھمین است آنھابرآوردن طعام مشغول شدند ناگاہ از فرازبام آواز پای بگوش غفلت زدگان رسید دیدند کہ از راہ زینہ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ باحضرات مخدوم زادہ گان بصحن خانہ خرامیدند وبر مسندیکہ برای ایشان فرش کردہ بودند نشستند ومخدوم زادگان عالیشان گرداگرد والدمذکور خود حلقہ بستہ نشستند جماعۃ مرضاء القلوب از مشاھدہ این حال متحیر شدہ، بقدم مبارک افتادند وعذر تقصیر خواستند خدمت ایشان فرمودند کہ محض برای خاطر داری خواجہ آمدہ ایم والامار اسر اظہار کرامت نیست زینھار باردیگر از اولیای طلب کرامات نمی نمودہ باشند کہ ضرر خانص است القصہ طعام تناول فرمودہ وشب رابا جماعت بسر بردند واکثر آن جماعت داخل طریقہ علیہ شدند قریب صبح بازبالای ھمان بربام برآمدہ فواکہ تازہ کہ بخدمت گذارنیدہ بودند حضرات مخدوم زادہ گان برداشتند وفواکہ خشک وغیرہ تحف کہ تیار نمودہ بودند بخواجہ عنایت فرمودند کہ از پشاور ولاھور بخدمت برساند وخوددریک لمحہ بدار الارشاد سرھند رسیدند ھر چند آن مردم عرض نمودند کہ چند روز آقامت نمودہ بازبراہ متوجہ وطن شوید فرمودند کہ خبر بکسی نکردہ ایم ازاین واقعہ مبادا اضطرابی درمتعلقان واقع شود بالجملہ نماز بامداد در مسجد خود بایاران ادانمودند وفواکہ مرطوبہ رابذوی القربیٰ وغیرہ محبان تقسیم نمودند

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت خواجہ محمد حنیف کابلی جو کہ آپ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں وہ آپ کی خدمت میں آنے سے پہلے جوانی کے دنوں میں ایک رات خواب میں دیکھتے ہیں کہ وہ دار الارشاد سرہند میں پہنچ گئے ہیں۔ اور خانقاہ ملائک پناہ میں دو بزرگوں کو اس طرح سے بیٹھا ہوا دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے شمع روشن ہے اور خواجہ مذکور دل میں خیال کرتے ہیں کہ کوئی ہو جو مجھے ان دونوں بزرگوں کے بارے میں بتائے اسی وقت ایک شخص اس کی طرف آتا ہے اور خواجہ اس سے پوچھتے ہیں وہ بتاتا ہے یہ دونوں خواجہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ﷫ کے فرزند ہیں۔ ان میں سے ایک خازن الرحمہ خواجہ محمد سعید ﷫

نام کے ہیں اور دوسرے عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ ہیں خواجہ صاحب اس شخص سے کہتے ہیں مجھے دوسرے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچاؤ۔ وہ شخص کہتا ہے میں آپ ہی کے اشارہ سے تمہارے پاس آیا ہوں آخر کار اس نے خواجہ کو لے جا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ جب خواجہ اپنے خواب سے بیدار ہوئے اور یہ خواب اپنے عزیز واقارب کو بیان کیا تو شوق وجذبہ کا خواجہ پر غلبہ ہوا اور ایک جماعت کے ساتھ دار الارشاد سرہند شریف روانہ ہوگیے اتفاقاً جب سرہند پہنچے تو شام کا وقت ہوگیا تھا اور جب خانقاہ عالم پناہ میں پہنچے تو رات ہوچکی تھی۔ اور جس طرح کہ خواب میں دیکھا تھا کہ دو بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے شمع روشن تھی اور وہ شخص جو اسے خواب میں حضرت خواجہ سے ملاقات کراتا ہے وہ سامنے آیا وہ انہیں لے کر حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے پاس گیا۔ اور وہ آپ کی خدمت میں مشغول ہوگیے اور تھوڑی مدت میں درجات کمال پر فائض ہوئے اور خلافت کے شرف سے فیض یاب ہو کر اپنے وطن واپس ہوئے۔ اور جب وہ اپنے وطن میں پہنچے اور لوگوں کے سامنے اظہار خلافت کیا تو انہوں نے بالاتفاق اس کا انکار کردیا اور استہزاء کرتے ہوئے کہا کہ خواب میں پیر سے ارشاد کیسے ہوسکتا ہے۔ آخر کار سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تمہاری کوئی کرامت دیکھے بغیر ہم تمہارے معتقد نہ ہوں گے اس لئے آج ہم آپ کے پیر کی مہمان نوازی کی تیاری کرتے ہیں اور آپ انہیں کھانے کیلئے دعوت دیں اگر وہ کھانے کے وقت تک پہنچ گئے تو ہم سب آپ کے مرید ہوں گے اور اگر وہ حاضر نہ ہوئے تو پھر ہمارے سامنے اپنے کمال کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس بات پر اس خواجہ صاحب نے اپنے کمال اعتقاد اور جذبے کے غلبہ کی بنیاد پر جو کہ ابتدائی سالکین کیلئے لازم ہوتا ہے۔ اس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ غالباً آپ کے کھانے کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہوتا ہے۔ اس لئے تم لوگ کھانے کی تیاری کرو امید ہے کہ آپ تشریف لائیں گے۔ اس پر وہ ساری جماعت مزاق کرتے ہوئے کھانے کی تیاری میں مصروف ہوگئی اور اس بات کو بہت ناممکن سمجھنے لگے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک دن کے اندر سرہند سے کابل کا سفر طے کر کے یہاں پہنچا جاسکتا ہے۔ اس بات کو سن کر کابل اور اردگرد کے لوگ وہاں جمع ہونے لگے اور عشاء کے بعد کے وقت کا انتظار کرنے لگے۔ ادھر خواجہ صاحب کابل میں عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد مراقبہ میں مصروف ہوئے اور لوگ جنہوں نے دعوت کا اہتمام کیا تھا کھانا تیار کرچکے تھے وہ کھانے لانے کی اجازت مانگنے لگے خواجہ صاحب نے اجازت دی اور کہا کھانا لاؤ کیونکہ آپ کے کھانا کھانے کا یہی وقت ہے۔ وہ لوگ کھانا لانے پر مصروف ہوگئے اس دوران ان غفلت زدگان کے کانوں میں زینہ سے کسی کے پاؤں کی آواز آنے لگی جب دیکھا تو مکان کے صحن میں حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ اور آپ کے صاحبزادگان ٹہل رہے ہیں اور آ کر اس مسند پر تشریف فرما ہوگئے جو آپ کی نشست کیلئے تیار کی گئی تھی اور آپ کے اردگرد آپ کے صاحبزادگان تشریف فرما ہوئے اور ان لوگوں کی جماعت اس سے متحیر ہوئی اور آ کر آپ کے قدموں میں گرگئی اور اپنی غلطی کی معافی مانگنے لگی اس پر آپ نے فرمایا کہ میں تو آپ لوگوں کے خواجہ کی خاطر داری کیلئے آیا ہوں ورنہ مجھے کسی کرامت کے اظہار کی ضرورت نہیں اس کے بعد کبھی بھی اولیاء اللہ سے کرامت کا طالب نہ بننا کیونکہ یہ اخلاص کو ضرر دیتا ہے۔

مختصر یہ کہ آپ نے کھانا وہاں تناول فرمایا اور رات اس جماعت کے ساتھ بسر کی اور اس جماعت کے اکثر لوگ طریقہ عالیہ میں شامل ہوئے۔ اور صبح کی نماز سے کچھ پہلے بالاخانہ میں تشریف لائے اور تازہ پھل جو آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے وہ حضرت مخدوم زادوں یعنی صاحبزادگان نے ساتھ اٹھا لئے اور دوسرے خشک میوہ جات جو آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے وہ تحفہ آپ نے خواجہ کو دیا اور فرمایا کہ اسے پشاور اور لاہور کے راستہ سے ہمارے پاس بھیج دینا اور آپ اسی وقت ایک لمحہ میں دار الارشاد سرہند میں پہنچ گئے وہاں کے لوگوں نے آپ سے بہت کہا کہ کچھ دن یہاں قیام فرمائیں آپ نے فرمایا کہ میں نے

اس واقعہ کے متعلق کسی کو نہیں بتایا اور اگر کسی کو پتہ چلا تو متعلقین میں اضطراب پیدا ہوگا۔ الغرض صبح کی نماز آپ نے اپنی مسجد میں مریدین کے ساتھ ادا فرمائی
وہاں والے تازہ پھل اپنے محبت کرنے والوں اور رشتہ داروں میں تقسیم فرما دیئے۔

فــرد:

چه شود گربسر وقت من خسته جگر		قدمی رنجه نمائی ودلم شادکنی

ترجمه: کیا ہوگا اگر خستہ جگر کی وقت گزاری کے لئے، قدم رنجہ فرمائیں اور میرے دل کو شاد کریں

من تصرفاته:

از خدمت اخوند موسی صاحب ساکن بهنی کوتی منقول است که چون حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه باجازت مرا ممتاز کردند و خلعت خلافت عنایت فرمودند و رخصت بوطن مالوف کردند معروض ایشان نمودم که اکثر مردم آنجائے افاغنه اند و شدید بے آنکه تصرفے ظاهر معائنه ننمایند ارادت نخواهند آورد بلکه استهزا خواهند کرد اگر از تصرف عالی چیزی به بنده عنایت شود که دران سرزمین افاعی گزنده بسیار است و ایذای کلی از انها بخلق متعدیست در آنها نوعی توجه شود که مطیع من شوند هر آئینه موجب اخلاص از آنها خواهد بود فرمودند که نام شما برهر گزنده که مذکور گردد سر از اطاعت شما نه بردارد و دیگر درهر امراض دم شما موجب شفا است و جای دوا و همه مرمان آن جا بشما مخلص و مطیع خواهند شد فوقع کما اخبر رضی الله عنه

آپ کی کرامات میں سے ہے:

حضرت اخوند موسیٰ صاحب ساکن بہنی کوئی دوست موسیٰ یہ بہنی کوٹ کے رہائشی تھے جو جلال آباد کا علاقہ ہے۔ اور حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے اعاظم خلفا میں سے تھے سے منقول ہے کہ جب حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور خلعت خلافت عنایت فرمائی اور وطن جانے کی رخصت دی تو میں نے عرض کیا حضور ہمارے علاقہ میں اکثر ایسے افغانی لوگ رہتے ہیں اور وہ جب تک کوئی کرامت نہ دیکھیں گے اقرار نہیں کریں گے بلکہ استہزاء کریں گے۔ اور اگر آپ مجھے اپنے تصرف سے کوئی چیز عنایت فرمائیں تو وہاں پر سانپ اور اژدہا کافی ہوتے ہیں اور لوگوں کو کاٹتے ہیں۔ اور لوگ ایذا کلی میں ہیں اس معاملہ میں آپ توجہ فرمائیں کہ وہ مطیع ہو جائیں اور ہر طرح سے ان سے نجات مل جائے۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا جس سانپ کے ڈسے ہوئے شخص پر تمہارا نام لیا جائے گا وہ تندرست ہو جائے گا اور تمہارا دم ہر مرض کیلئے شفاء ہوگا اور دوا ہوگا اور وہاں کے تمام لوگ تمہارے مطیع اور فرمانبردار ہوں گے اور یہ سب کچھ ایسے ہی ہوا جیسے آپ نے فرمایا تھا۔

من تصرفاته:

از صوفی پائینده طلا کابلی منقول است که وقتیکه این مخلص را مجاز نموده رخصت فرمودند بعرض اقدس رسانیدم که مشیخت را خرچ خانقاه می باید دانید رویش بجز نام خدا چیزے ندارم امر فرمودند که صوفی قدرے کاغذ سرخ و سفید بیارید فقیر تجسس نموده پاره کاغذ سرخ و سفید بهم رسانیده بخدمت حاضر نمودم بدست مبارک خود از آن کاغذ بطور روپیه و اشرفی مدور قطع نمودند و بلعاب دهن مبارک خود آلوده بدست بنده دادند روپیه و اشرفی شده بودند بخاطر فقیر خطور نمود که اگر این تصرف به بنده

عنایت شود خوبتر خواهد بود از این روپیه و اشرفی به مجرد این خطور امر نمودند که این تصرف بشما عنایت نمودیم بشرطیکه از احتیاج نکنید بعده هر وقت که محتاج میشدم کاغذ سرخ را مدور نموده بلعاب دهن مے بر آوردم اشرفی میشد و اگر کاغذ سفید بر آوردم روپیه میشد و این تصرف او مشهور بوده لهذا ملقب بصوفی پائنده طلا کابلی شده بود

صوفی پائندہ ملا کابلی سے منقول ہے کہ جس وقت اسے خلافت کا مجاز بنا کر رخصت کیا گیا تو میں نے عرض کیا کہ پیری مریدی کے لیے خانقاہ کا خرچ چاہیے جانتے ہیں کہ فقیر کے پاس تو اللہ کے نام کے سوا کچھ نہیں تو آپ نے مجھے فرمایا صوفی سرخ وسفید کاغذ کے ٹکڑے لاؤ فقیر ڈھونڈ کی سرخ کاغذ کے کچھ ٹکڑے اور آپ کی خدمت میں پیش کیے آپ نے انہیں اپنے ہاتھ میں لیا اور روپیہ واشرفی کی طرح گول گول کاٹا اور پھر انہیں لعاب دھن لگایا تو وہ روپیہ اور اشرفی بن گے یہ دیکھ کر فقیر کے خیال میں آیا کہ اگر یہ تصرف مجھے دے دیا جائے تو کتنا ہی اچھا ہو یہ روپیہ واشرفی دیکھ کر ابھی میرے دل میں خیال آیا تھا تو آپ نے فرمایا ہم نے تمہیں دے دیا بشرطیکہ ضرورت تک رہنا اس کے بعد جب کبھی مجھے ضرورت پڑی میں نے سرخ کاغذ کو کاٹ کر لعاب لگایا تو اشرفی بن گئی اور اگر سفید کاغذ کو لگایا تو روپیہ بن گیا ان کی یہ کرامت مشہور ہوی کہ انہیں صوفی پائندہ طلا کے نام سے شہرت ملی۔

من تصرفاته:

کذلک صوفی پائنده کرباس نیز از مجازان ایشان بوده در وقت رخصت باو پاره کرباس عنایت نموده بودند و فرمودند که در این کرباس برکت است صوفی مذکور مدت عمر خود از ان کرباس میفروخت و خرج مایحتاج خود می نمود و از کرباس هیچ کم نمی شد تا انقضای مدت حیات او بعد از ارتحال صوفی مذکور همان کرباس را بامر اد تکفین او نمودند و صوفی مذبور مشهور بصوفی کرباس پائنده بوده این قدر از خوارق و تصرفات که مذکور شد در رنگ آنست که از بحر بی پایان بجرعه آب اکتفا رود۔

آپ کے تصرفات میں سے ہے:

اسی طرح ایک بزرگ صوفی کپاس والے کے نام سے مشہور تھے وہ بھی آپ کے خلفاء مجاز میں سے تھے وہ اجازت کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو آپ نے انہیں کپاس کے کچھ ٹکڑے دیئے اور فرمایا اس کپاس میں برکت ہے۔ یہ صوفی صاحب اپنی ساری زندگی اس کپاس میں سے فروخت کرتے رہے اور اپنی حاجت کے مطابق خرچ کرتے رہے اور اس کپاس میں کوئی کمی نہیں آئی ان کے انتقال کے بعد اس کپاس سے ان کا کفن تیار کیا گیا اور یہ صوفی کپاس والے کے نام سے مشہور ہو گئے۔ یہ جو آپ کے تصرفات اور کرامات کا ذکر کیا گیا اسکی مثال ایسے ہے جیسے ایک بے کنارہ سمندر سے ایک گھونٹ بھر لیا جائے۔

بیت

بحر را اگر آوری در کوزه		چند گنجد قسمت یکروزه

ترجمه: سمندر کو اگر کوزے میں بند کرو، تو اپنی ایک دن کی زندگی میں کتنا جمع کرلو گے۔

اگر کتب ورسائل که در احوال ایشان و فرزندان و خلفای ایشان جمع شده و در آنها آنچه ذکر یافته جمع نمایم از قسم خوارق و تصرفات هر آئینه از احصائے آن عاجز آیم۔

اگر ان کتابوں اور رسائل کو دیکھا جائے جو آپ اور آپ کے خلفاء وصاحبزادگان کے احوال کے متعلق لکھے گئے ہیں تو آپ کی کرامات وتصرفات کا اتنا ذخیرہ جمع

ہو جائے گا جن کا شمار کرنا ممکن نہیں۔

فـــرد:

ذکر حالاتش نیاید درشمار		عاجزم گریک نویسم ازهزار

ترجمہ: ان کے حالات کا ذکر شمار میں نہیں آتا، میں ہزار میں سے ایک لکھنے سے بھی عاجز ہوں۔

تذکرہ پنجم از منتخب چهارم در ذکر ارتحال حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه ازاینجهان بفرادیس جنان

مے آرند که خدمت ایشان دو سه سال قبل از انتقال آثار قرب ارتحال راازفراست معنوی دریافته به تهیه سفر اخروی مستعد شده دست حق پرست از جمیع بائست دنیابرداشته بترنم الرفیق الاعلیٰ مترنم بودند واظهاراین مقدمة جانکاه اشارة وعلانية بانواع باحبائی واقربای می نمودند چنانچه کتب خانه که کلان ترخزینه سرکارمعرفت مداربود ومحبوب ترین امتعه آن قدوه ابرار ومشتمل بر کتب متداوله وغیر متداوله از غریب علوم وعجائب فنون مجتمع بوده که درجاء هائے دیگریافته نمے شدآنرابفرزندان گرامی خودوغیرهم محبان ومخلصان ومستحقان قرعه انداخته بموجب آن تقسیم فرمودند ونیز بشب پانزدهم شعبان درسال انتقال امر فرمودند که تفصح،از نورقمر نمائید که بدستور معمول منور است یادرشعاع وضیای آن فتور است هر چند بیننده گان غورمے نمودنداصلادرقمر اثر نور نمیدیدند باوجودیکه اثر ازآثار ابربراطراف فلک پیدانبود حتیٰ که شب بنصف رسیدبینندگان عاجز شده معروضداشت که ماه،چون دیگ سیاه برروی فلک انجم سپاه ایستاده واثر ضیادروی مشاهده نمی شود فرمودند که نام قطبے از صحیفه هستی محو نموده اند که ماه ازغم آن کاهیده اهل آسمان رانیلگون ساخته است اماهیچ یکے از حضار محفل خلد مشاکل دریافت معنی این مقوله ننمودتاآنکه واقعه این رحلت آن قیوم وقت روی داد بعد ازان از سرآن مطلع شدند ونیز می نویسند که دران نزدیکی روزی در باغیچه عالی، که مدفن متعالی ایشان شد تشریف فرماشدند وجائے که مرقد مقدس قراریافته ساعتی مراقب بودند وفرمودند که نزدیک است که مکان فقیری از فقیران صاحب کمال گرددومردم از استماع این مقوله گمان بردند که مگرورود کدام بزرگے درآنجا خواهد شد ودران ایام در واقعه بشرف زیارت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه مشرف شدند ازان جناب استفسار احوال آن جهانی نمودند ایشان در جواب فرمودند که این جاماآل همه برحمت است فردای آن مخلصان رابنوید فرحت جاوید خبر دار کردند ومثل ماعاصیان راامیدوار ساختند می آرند که قبل از وصال ایشان بشش ماه این رویای صالحه دست داده بودمی آرند که ایشان دراین ایام بکمال جمال صرف شده بودند که بوی از جلال درایشان دریافته نمی شد گویاوفود شریف ایشان مظهر رحمت عام شده بود وهر کسےرابکمال شفقت ومهر بانے وبشاشت تمام پیش آمدمی نمودند وکثرت ارشاد آن قدرعالم گیر شده بود که بموجب کریمه إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً کثرت خلائق دراطراف واکناف عالم بمرتبه رجوع یافته که افواج رجال ونساء وپیر وصغیر وکبیر وبرنابر نهجی ورود می نمود که تعدادآن جزدر علم علام الغیوب نگنجد ورودفیض وبرکات برصلحای

وعصات ابر نیسان ریزان شدہ بود کہ ہر کہ بدان درگاہ زحمت اشتباہ وارومی شداز خوان الوان رحمت ایزدی بفیوض وبرکات سرمدی می رسید باوجود این فیاضی از خوف مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن لیل ونہار بنالہ زار میگذارنیدند ودر مکاتیب مبارک نیز از این مقولہ مذکوریدبود۔

چوتھے انتخاب میں پانچواں تذکرہ:

حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا جہان فانی سے جنت الفردوس کی طرف کوچ:

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے انتقال سے دو تین سال پہلے رحلت کے قرب کے آثار کا ملاحظہ اپنی فراست سے فرمالیا تھا اور سفر آخرت کی تیاری کا تہیہ کرلیا تھا اور تمام دنیاوی امور سے ہاتھ اٹھالیا تھا رفیق اعلیٰ کے ترانہ میں گم رہنے لگے اور اس جانکاہ مقدمہ کی طرف آپ نے اپنے احباء واقرباء کو اشارہ فرمادیا تھا۔ جیسا کہ آپ کا جو خزانہ علم ومعرفت کا کتب خانہ تھا اور آپ کو اپنے متاع میں سے محبوب ترین تھا اور اس میں بہت ساری نایاب کتب تھیں جو کہیں اور نہ پائی جاتیں تھیں اور یہ علوم وفنون متداولہ وغیر متداولہ کا ذخیرہ تھا اسے اپنے محبین، مخلصین، مستحقین اور صاحبزادوں میں قرعہ اندازی کرتے ہوئے تقسیم فرمادیا تھا اور اپنے وصال کے سال میں پندرہ شعبان کی رات فرمایا کہ غوروخوض سے معلوم ہوا ہے کہ چاند کا نور معمول کے مطابق نہیں ہے یا اس کی شعاعوں اور روشنی میں فتور ہے۔

جب دیکھنے والوں نے باہر چاند کو دیکھا تو اس ٹکیہ میں روشنی نہ تھی حالانکہ اس وقت بادلوں کا کوئی نام ونشان نہ تھا۔ حتی کہ آدھی رات ہوگئی۔ دیکھنے والوں نے عرض کی حضور چاند کہ صرف خالی ٹکیہ کا اثر چاند کی طرح نظر آتا ہے اور روشنی نہیں آپ نے جواب میں فرمایا آج ایک قطب کا نام صفحہ سے مٹادیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے چاند اس کا غم منارہا ہے۔ اور اس نے اہل آسمان کو نیلگوں کردیا ہے۔ جو اس محفل میں موجود تھے ان میں سے کسی نے اس مقولہ کی وضاحت نہ پوچھی حتی کہ آپ قیوم وقت کی رحلت کا وقت آگیا۔ اس کے بعد اس گفتگو کے راز سے سب واقف ہوئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ انہی دنوں میں سے ایک دن آپ اپنے باغیچہ جہاں آپ کا مدفن ہے تشریف فرما تھے اور جو آپ کی قبر انور کی جگہ ہے وہاں پر مراقبہ کیا اور پھر فرمایا کہ قریب ہے کہ یہ باکمال فقیروں میں سے ایک فقیر کی جگہ بنے لوگوں نے جب یہ سنا تو خیال کرنے لگے یہ ٹھیک ہے مگر فقیر کہاں سے آئے گا اور انہیں دنوں میں خواب میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا واقعہ پیش آیا تو آپ نے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے احوال دریافت فرمائے تو آپ نے فرمایا اس جگہ تمام رحمت ہے اور مخلصین کو اس کی نوید سنائی گئی اور مجھ گناہ گار کو اس کا امیدوار بنایا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے وصال سے چھ ماہ پہلے کا یہ واقعہ ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ ان دنوں میں آپ جمال صرف کا مظہر تھے اور جلال کا ذرا سا بھی اثر نہ تھا گویا کہ آپ کا وجود شریف مظہر رحمت بن گیا تھا۔ اور ہر کسی سے کمال رحمت ومہربانی وشفقت سے پیش آتے تھے اور آپ کا ارشاد اس کثرت سے عالم کو گھیرے ہوئے تھا جس کا سبب اس آیت کریمہ میں ہے:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ، وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا،

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کی مدد وفتح آگئی اور لوگوں کو گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ (سورۃ النصر: ۱، ۲)

مخلوق کثرت سے اکناف عالم سے مرد وخواتین فوج در فوج آپ کی طرف رجوع کرنے لگے جن کی تعداد شمار میں نہیں آسکتی انہیں صرف علام الغیوب کی ذات

جاتی ہے۔آپ کے فیض کا بادل نیک وبد وصالحین سب پر برسنے لگا۔وہ اس طرح کہ جوبھی زحمت زدہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی انواع واقسام کی نعمتوں اور برکات سرمدی سے فیض یاب ہوتا۔آپ اس فیاضی کے باوجود رات ودن آہ وزاری میں گزارتے اور آپ کے مکاتیب میں ایک یہ مقولہ مذکور ہے۔

منہا درمکتوبے برنگاشتہ اند کہ افسوس کہ اشرف عمر درہوا وہوس رفت ودرحرمان ومعصیت گذشت ودردیوار برکردار این دوراز کار گریان وزار زار است وہر سنگ وسفال بزبان حال فریاد می کنند مالھذا خلقت ومالھذا امرت۔

ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں: افسوس کہ عمر کا اچھا وخوبصورت حصہ خواہشات اور محرومی ومعصیت میں گزرگیا اور جس دیوار کے پاس سے بھی گزر ہوتا ہے وہ زار وزار رو رہی ہے اور ہر پتھر وٹھیکری اپنی زبان حال سے کہہ رہا ہے میں اس لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کیلئے میں گزرا ہوں:

بیت

ہر دو عالم درلباس تعزیت		اشک مے بارند تو درمعصیت

ترجمہ: پورا جہاں تعزیت کے لباس میں، اشکبار ہے اور تو معصیت میں پڑا ہے۔

اُذْكُرُوا اللهَ وَتُوبُوا اِلَى اللهِ جائت الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهُ الرَّادِفَجائتِ الْمَوْتُ بخدافیرہا انتہیٰ کلامہ الشریف آوردہ اند کہ شروع مرض مبارک ایشان چنان بود کہ درعین عافیت وکمال صحت روزی بدرس کتاب مشکوٰۃ المصابیح اشتغال داشتند درحین قرائت این حدیث مبارک الحدیث ھذا عَنْ جَابِر رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یود اھل العافیۃ یوم القیمۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لوان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ہمنا از روی ابتلا درخاطر عاطر حظور نمود فی الفور وجعی بسابق مبارک بھم رسید بدست شریف ساق مبارک راسخت گرفتند ودرس راموقوف فرمودند ومعلوم اھل مجلس راشد کہ وجعی بساق ایشان لاحق شدہ بزبان مبارک نیاوردند چہ آن متمنا بودہ القصہ آن وجع بحدی غلبہ نمود کہ ازساق وزانو متجاوز شدہ بتمام بدن اوجاع محیط گردید دروقت غلبہ اوجاع اکثر بتلاوت کلام مجید شغل مے نمودند وبنماز جمعہ وجماعت خمسہ حتی الامکان از دست نمیدادند وبصبر وشکیبای بسر مے بردند واین شعر عربی درآن اوجاع اکثر بزبان مبارک مے راندند۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔کانپنے والی آگئی اس کے پیچھے آنے والی آگئی۔موت اپنے مکمل سامان کے ساتھ آگئی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے مرض کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ آپ مکمل صحت وعافیت کے ساتھ مشکوٰۃ المصابیح کے درس میں مشغول تھے اور یہ حدیث پاک پڑھا رہے تھے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وقال حديث حسن غريب۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عافیت والے قیامت کے دن جب اس ثواب کو دیکھیں گے جو اہل آزمائش کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کاش ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے۔اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

(سنن الترمذی ترمذی، رقم: ۲۴۰۲، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۱۵۷۰)

یہ حدیث پڑھاتے ہوئے آپ کے دل میں آزمائش کا خیال آیا۔ اسی وقت آپ کی پنڈلی مبارک میں درد شروع ہوگیا اس وجہ سے آپ نے پنڈلی کو زور سے پکڑ لیا اور درس کو موقوف کردیا۔ اس سے درس والوں کو بھی پتا چل گیا کہ آپ کی پنڈلی میں درد ہوا ہے۔ اور جیسا کہ تمنا تھی زبان سے کچھ نہ کہا۔ مختصر یہ کہ اس درد نے اس طرح تجاوز کیا کہ زانو سے ہوتا ہوا پورے جسم میں پھیل گیا اور اس کے غلبہ کے وقت آپ تلاوت کلام مجید میں مصروف ہوجاتے اور نماز جمعہ و دوسری پانچوں نمازیں حتی المقدور ادا فرماتے صبر و سکون سے وقت گزارتے اور اکثر اوقات عربی کا یہ شعر اپنی زبان سے ادا کرتے تھے:

شعر:

ان قال لی مُتْ مُتُّ سمعاً وَ طَاعَةً

ترجمہ: اگر مجھے کہا گیا مرجا تو سر و آنکھوں سے حکم قبول کرونگا

وَ قلتُ لداعی المَوْتِ اَھلاً وَ مَرحَباً

ترجمہ: اور موت کی طرف بلانے والے کو مرحبا کہوں گا

ودیگر اشعار شوق انگیز بزبان تازی و فارسی نیز بزبان مبارک میگذشت از ان ھایکے این است۔

اور اسی طرح عربی و فارسی کے شوق انگیز اشعار زبان پر آتے رہتے ان میں سے ایک یہ ہے:

بیت

گر بجان دادن میسر می شدی کس را وصال		طالب وصلش بدی ہر کس کہ جانی داشتے

ترجمہ: اگر جان دینے سے کسی کو وصال حاصل ہوتا، تو ہر وہ وصل کا طالب بن جاتا جو جان رکھتا ہے

ونیز تکرار این شعر مے نمودند۔

اور اکثر یہ شعر پڑھتے رہتے:

شعر:

لیتک تحلوا الحیات مریرة		لیتک ترضی والاناس غضاب

ترجمہ: کاش جلنے والی زندگی میٹھی ہوجاتی، کاش کہ تو راضی ہوتا اگرچہ سارے لوگ ناراض ہوں۔

لیت الذی بینی وبینک عامر		وبینی وبین العالمین خراب

ترجمہ: کاش میرا اور تیرا معاملہ چلتا رہتا، اور جو میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے وہ خراب ہوجاتا

القصہ وجع بر نہجی مستولی شد کہ روزی دست یکی از خدمہ بعضوی از بدن مبارک رسید تمام بدن در رعشہ در آمد آنعزیز از غایت تعجب معروض داشت کہ مجروح یک جزو بدن مبارک است کہ زانو ساق باشد وز دست رسیدن بدیگر اجزائے بدن چرا موجب لرزہ گل بدن کرد فرمودند کہ کدام عضو است کہ مجروح نیست از کمال صبر و وقار ہرگز بلب مبارک حرف صادر نمی نمودند کہ مخبر از شدت وجع باشد بلکہ در حین غلبہ آن تلذذات فراوان حاصل روزگار ایشان می شد چہ بمشرب مجددی و معصومی ایلا محبوب

رالذیذ ترفرموده انداز انعام اوچه درانعام رضائے محب ومحبوب است وذ ایلام رضائے خالص محبوب است پس نزدمحب راسخ المحبة رضای خالص محبوب از رضای مشترک جانبین لذیذو دلپذیر است آورده اند که بتقریبے بیان نمودند که سجده من فوق العرش واقع مے شود بلک خادمے که دراین وقت مراممد رکوع وسجود است سجده او نیز فوق العرش واقع شده از محرمان اسرار ایشان منقول است که شش ماه قبل از وفات می فرمودند که هر سجده که بوقوع مے آید خواه از فرض خواه از نفل فوق العرش واقع میشود بلک تمام نماز آنجاکه لفظ جادران بارگاه ازتنگی میدان عبارت است وقوع مے یابد بحکم کلام صادق سید البشر علیه وعلیٰ اله الصّلوة والسلام الساجد یسجد علی قدمی الله فلیسجد ولیرغب می آرند که خدمت حضرت مخدوم زاده برجاده شیخ ابو القاسم که فرزند حضرت قیوم زمان اند ونبیره حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله تعالیٰ عنهم از مشاهده دیدار پر انوار در شدت اوجاع واز ارکثرت صبر وقار ایشان راملاحظه نموده می فرمودند که هر کراآرزوی دیدار سید الابرار باشد باید که مشاهده جمال باکمال حضرت عروة الوثقیٰ نماید وازان جایے بوقار صوری واستقلال معنوی جناب نبوی بردعلیه وعلیٰ اله الصّلوة والسلام آورده اند که حضرات مخدوم زاده گان که همه بدرجات کمال فائض بودند وتصرفات عالی داشتند ازغایت ملاحظه آزار والدخود همه درتوجه ودرجذب آزارواوجاع مشغول میبودند ساعتے تخفیف لاحق مے شد بدستور سابق عود می کرد چه عافیت صوری بحقیقت تمام شده بودومعامله بعافیت معنوی کشیده آورده اند که در ایام عرس جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه که بجهت نیاز عرس ایشان طعام تیار میکردند وجناب حضرت عروة الوثقیٰ در شدت مرض بودند چه عرس جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه بیست هشتم شهر صفر المظفر واقع است ووفات حضرت عروة الوثقیٰ نهم شهر شریف ربیع الاول ورودیافته درمیانه زیاده ازیازده روز مفاصله نبود وایشان از کثرت شدت مرض دروقت تقسیم طعام حاضر نمی توانستند شد امر نمودند که مردم مدعور اطعام بدهند چون طعام برآوردند ونزد مردم گذاشتند ومردم بخوردن طعام مشغول بودند جناب حضرت عروة الوثقیٰ باوجود شدت مرض در محفه محفوف خود نشسته درمجلس حاضر شدند امااز کثرت ضعف نتوانستند که از محفه مقدسه بیرون شوند دورآن محفه نشسته ماندند وشله پرهیزانه که برای ایشان تیار نموده بودند حاضر آوردند ایشان درمجلس عرس بامدعوان درتناول پرهیزانه مشغول شدند دران اثنایکی از حضار مجلس رابخاطر خطور نمود که اگر از پرهیزانه خاص این فدوی رابترکے عنایت شود موجب سعادت غیر مترقب خواهد شد ازین اطعمه متلون که اهل مجلس تناول مے نمایندآن پرهیزانه که الوش ایشانست درکام این مخلص عزیز تراست خدمت ایشان از اشراف باطن خطره رافهمیده نام اور ابزبان مبارک آورده طلب نمودند چون قریب ایشان شد فرمودند که این شله بی روغن طبیب برای من تجویز نموده است اگر مرغوب شما افتاده بگیرندآن مرآن پرهیز انه راازمواهب جلیله ایزدی تصور نموده اظهار خطره خود کرده از خدمت شریف برداشته بارفقاواحباب خود لقمه لقمه تقسیم نموده برغبت تمام خوردند وازبرکات آن که دوسه لقمه تناول جناب ایشان بود امیدوار ترقیامت بسیار شدند هٰذا من ادنی تصرفاته رضیٰ الله عنه می نویسند که به قرب ارتحال خدمت ایشان رقعات بطرف فقرائے گوشه نشینان که دردار الارشاد بودند نوشته اند درآن رقعات اکثر این عبارت مے بود که فقیر محمد معصوم از دنیامی رود باید که بدعای خیریت خاتمه ممد ومعاون باشند هریکے از انهابموجب حوصله خود چیزے درجواب رقیمه مبارک نوشته انداز آنهاملید میرزانام عزیزے صاحب

کمال بودہ مے نویسند کہ مزار آن عزیز در وسط بازار دار الارشاد واقع است در جواب رقعہ ایند وبیت نوشتہ اند۔

ترجمہ: مختصر یہ کہ یہ درد اس حد تک بڑھا کہ ایک دن ایک خادم نے جسم کے ایک حصہ پر ہاتھ لگایا تو درد کی وجہ سے آپ کا سارا جسم کانپنے لگا وہ خادم تعجب میں آ کر عرض کرتا ہے حضور درد تو صرف پنڈلی اور زانو میں ہے باقی سارے جسم پر ہاتھ لگانے سے تکلیف سمجھ میں نہیں آتی۔ جواب میں آپ نے فرمایا جسم کا کونسا حصہ درد میں نہیں؟ آپ کمال صبر واستقامت سے اس درد کو برداشت کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی بھی زبان سے ایسا لفظ نہیں نکلا جس سے دیکھنے والوں کو درد کا پتہ چلے بلکہ درد کے غلبہ کے وقت اس سے تلذذ زمانہ حاصل کرتے کیونکہ مشرب مجددی ومعصومی مشرب ہے کہ وہ محبوب کے تکلیف دینے کو لذیذ تر سمجھتے ہیں کیونکہ انعام کا انداز یہ ہے کہ محبوب ومحب کی رضا کو اچھا سمجھنے میں ہے۔ اور تکلیف میں خالص رضائے محبوب ہے۔ پس راسخ المحبۃ محب خالص رضائے محبوب کو دونوں طرف کی رضا سے زیادہ لذیذ سمجھتا ہے۔

ایک تقریب میں آپ نے فرمایا کہ ہمارا سجدہ فوق العرش واقع ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ خادم جو میری رکوع وسجدہ میں مدد کر رہا تھا اس کی نماز بھی ایسے ہی ادا ہوئی۔ آپ کے جو محرم راز واسرار تھے ان سے منقول ہے کہ آپ اپنی وفات مبارکہ سے چھ ماہ قبل فرماتے ہیں میں جو بھی سجدہ ادا کرتا ہوں وہ خواہ فرض ہو یا نفل عرش کے اوپر ہوتا ہے۔ بلکہ ساری نماز جو اس جگہ ادا کی جاتی ہے جگہ کا لفظ یہاں قلت عبارت کے پیش نظر ادا کیا ہے۔ وہ عرش پر ہوتی ہے۔ یہ سید البشر ﷺ کے سچے کلام کے مطابق سب کچھ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سجدہ کرنے والا شخص ہر سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں پر کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ سجدہ کرتا رہے اور رغبت سے کرے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم زادہ شیخ ابو القاسم کی مسند پر تھے جو حضرت قیوم زمان کے فرزند اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے نبیرہ ہیں انہوں نے جب آپ کا دیدار کیا اور شدت تکلیف میں کثرت صبر ووقار کی وجہ سے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کیا تو فرمایا جو چاہتا ہے کہ حضور سید الابرار ﷺ کا دیدار کرے اسے چاہئے کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی زیارت کرلے۔ اس صورت میں آپ نے حضور ﷺ کا صبر واستقلال معنوی وصوری حاصل کرلیا۔

یہ حالت بیان کی جاتی ہے کہ حضرات مخدوم زادگان تمام درجات کمال پر فائض تھے اور تصرفات عالیہ کے متحمل تھے اپنے والد محترم علیہ الرحمۃ کے انتہائی درد وتکلیف سے صبر وسکون کو دیکھتے اور جذب آزار توجہ میں مشغول ہو جاتے کچھ دیر کیلئے عافیت محسوس ہوتی پھر اسی طرح تکلیف لوٹ آتی۔ یہاں تک کہ عافیت صوری حقیقت کے ساتھ مکمل ہوئی اور معاملہ عافیت معنوی تک جا پہنچا۔

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عرس مبارک کے دنوں میں جب نیاز کیلئے کھانا تیار کیا گیا جو کہ ۲۸ صفر المظفر کو تھا اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات مبارکہ ۹ ربیع الاول شریف کو ہوئی ان دونوں تاریخوں میں زیادہ وقفہ نہ تھا آپ ان دنوں شدت مرض کی وجہ سے کھانے کی تقسیم میں حاضر نہ ہو سکے اور حکم فرمایا کہ کھانا تقسیم کیا جائے اور دعوت دیئے گئے سب لوگوں کو دیا جائے اس حکم کے مطابق جب لوگوں کو کھانا دیا گیا اور لوگ کھانے لگ گئے۔ جناب حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ شدت مرض کی وجہ سے اپنی پالکی میں لیٹے ہوئے بیٹھے اور کھانے کی مجلس میں تشریف لے گئے اور کثرت ضعف کی وجہ سے باہر تشریف نہ لا سکے وہیں بیٹھے ہوئے جو آپ کیلئے پرہیزی کھانا بنایا گیا تھا وہ لایا گیا اور عرس کی محفل میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ تناول فرمایا اس کھانے کے دوران ایک شخص نے دل میں سوچا کہ اگر مجھے اس پرہیزی کھانہ میں سے کچھ تبرک مل جائے تو خاص عنایت ہوگی۔ اور میرے لئے خاص سعادت اور نعمت غیر مترقبہ ہوگی۔ یہ مجلس

والے جورنگ برنگے کھانے کھارہے ہیں میرے لئے اس سے وہ پرہیزی کھانا بہتر ہے۔ آپ نے اس خیال کو پڑھ لیا اور اس کا نام لے کر بلایا جب وہ شخص قریب آیا تو آپ نے فرمایا یہ بغیر گھی کے کھانا تیار کیا گیا ہے اور میرے لئے طبیب نے یہ تجویز کیا ہے اور یہ اگر تمہیں پسند ہے تو اسے لے لو۔ اس شخص نے اس کھانے کو اللہ جل وعلیٰ کی عطا سمجھا اور اپنے دل کی بات آپ کے سامنے رکھی اور وہ کھانا اٹھا کر اپنے دوسرے دوستوں کے ساتھ مل کر ایک ایک لقمہ سب نے بڑے شوق سے کھایا اور ان دو تین لقموں کی برکتوں سے آپ کی برکات اور ترقیات درجات کے خواہشمند ہوئے۔ یہ آپ ﵁ کے تصرفات میں سے کمتر ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ؒ کی رحلت کا جب وقت قریب آیا تو آپ نے اس شہر میں جو لوگ گوشہ نشین تھے ان کی طرف خط لکھے اور اکثر خطوط میں یہ عبارت درج تھی کہ فقیر محمد معصوم اس دنیا سے جارہا ہے اسے خاتمہ بالخیر کی دعاؤں سے مدد کرنا ان میں سے ہر ایک نے آپ کے خط کے جواب میں اپنے ذہن کے مطابق کچھ لکھا۔ ان میں سے ایک گوشہ نشین بزرگ جن کا نام ملیدؔ مرزا تھا۔ وہ صاحب کمال بزرگ تھے ان کا مزار دارالارشاد سرہند شریف کے بازار کے درمیان میں ہے۔ انہوں نے جواب میں یہ دو شعر لکھے تھے:

نظم:

دری هرپیره زن می زد عزیزے		که ای زن درد عاهایادم آور

ترجمہ: ہر بوڑھی کے دروازہ پر عزیز دستک دیتا ہے، اے بی بی دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا

یقین میدان که شیران شکارے		دراین راه خواستند از موریاری

ترجمہ: یقین کے میدان میں شکار کرنے والے شیر، اس راہ میں ہاتھی سے یاری لگاتے ہیں

یکی از بنات طاهرات ایشان روایت نموده که روزے در حجره خلوت ایشان دراین ایام آخر ایشان باریاب شدم این فرد رابشوق تمام تکرار می نمودند۔

ترجمہ: آپ کی صاحبزادیوں میں سے ایک بتاتی ہیں کہ ایک دن میں آپ کی خلوت والے حجرہ میں گئی جو آپ کے آخری ایام تھے۔ تو میں نے سنا یہ شعر آپ بڑے شوق سے پڑھ رہے ہیں:

فرد:

تودستگیر شوای خضر پی خجسته که من		پیاده میروم وهمرهان سوارانند

ترجمہ: اے خضر آپ اس پھٹے ہوئے پاؤں والے کی دستگیری کریں، میں پیدل جارہا ہوں اور میرے دوست سوار ہیں

آورده اند که یک روز قبل از رحلت مبارک ایشان عبدالملک که یکی از فقرائے مبتدع بود اما تسخیرات داشت بموجب آن قبولیتی بهم رسانیده بود واز جهت حفظ مشیخت خوداز خدمت ایشان دورمی بود خلاف عادت جهت عیادت آمده بخدمت ایشان باریاب شدایشان چون بطرف اودیدند واثر فرحت درومشاهده کردند یعنی ایشانرا بشدت مرض دیدچون مریض القلب بود ازآن فرحتناک گردید ایشان آن معنی رادرو مشاهده نموده از راه غیرت که لوازم ولائت است فرمودند ازین قبولیت که از خواندن اسمائے سیفی بهم رسانیده وآنراکمال نشاتین تصورنموده واهل روزگاررامسخر ومنقاد ساخته از دریافت کمالات ولائت که ثمره اش حضور

ومشاهده است بجز حصول مشیخت که عین مباعدتست مطلب کارنه فهمیده واستغنااز صحبت اکابر اولیاکه اهل حضور اند پیدانموده عنقریب فرزندی سیف الدین اور امنهدم ونا چیز خواهد بدنمود فوقع کم اخبر دراندک مدت رواج مشیخت جناب شیخ محمدسیف الدین رحمۃ اللہ علیہ چنان شد که از مشیخت او نام ونشانی نماند نعوذبالله من غضبه وغضب اولیائه۔

ترجمه: آپ کی رحلت مبارکہ سے ایک دن پہلے ایک عبدالملک نام کا شخص جو بدعتی فقرا میں سے تھا۔ وہ عمل تسخیر کرتا تھا اور اس میں کافی مقبولیت رکھتا تھا اور اپنی مشیخیت کو بچانے کیلئے آپ سے کافی دور رہتا تھا خلاف عادت وہ آپ کی عبادت کیلئے آیا اور اسے بارآوری نصیب ہوگئی آپ نے جب اسے دیکھا اور اس میں فرحت وخوشی کے آثار ملاحظہ فرمائے یعنی اس نے آکر جب آپ کی تکلیف کو دیکھا تو دلی مریض تھا خوش ہوا جب آپ نے یہ ملاحظہ فرمایا تو غیرت ولایت کی وجہ سے فرمایا کہ تیری قبولیت اسماء سیفی پڑھنے سے ہے اور تو اسے دنیا وآخرت کا کمال سمجھتا ہے اور اصحاب زمان کا مزاق اڑاتا ہے اور انہیں اپنا فرمانبردار بنالیا ہے اور ولایت کے کمالات کی دریافت جس کا ثمرہ حضور ومشاہدہ سے ہے وہ تجھ سے بہت دور ہے تیرا اس کام سے کوئی مطلب نہیں اور اہل حضور اکابر اولیاء کرام کی صحبت سے تو دور ہے۔ عنقریب میرا بیٹا سیف الدین ان سب چیزوں کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد ایسا ہی ہوا جو آپ نے فرمایا تھا۔ اور تھوڑی ہی مدت میں حضرت شیخ محمد سیف الدین ﷺ کی ہر طرف شہرت پھیل گئی۔ اور اس شخص کا مشیخیت سے نام ونشان مٹ گیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے اولیاء کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں۔

بیت

این قوم چوتیغ آب دارند		جان ازتن بی ادب برآرند

ترجمه: یہ قوم تیز تلوار جیسی ہے، جسم سے جان بے ادبی کی وجہ سے نکال لیتے ہیں

فقیر بعضے از اولاد او را دیدم که دربند آمده اند واسیر مردم اند.

ترجمه: فقیر نے اس شخص کی اولاد میں سے کچھ کو دیکھا ہے اسے بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے اور لوگوں نے اسے قیدی بنایا ہے۔

بیت

هرآن کهتر که بامهتر ستیزد		چنان افتد که هر گز بر نخیزد

ترجمه: ہر وہ گھٹیا جو اعلیٰ سے لڑتا ہے، وہ اس طرح گرتا ہے کہ دوبارہ نہیں اٹھ سکتا

مے آرند که روز وصال مبارک خود بحضرت مخدوم زاده بزرگ قیوم زمان شیخ محمد صبغة الله رضی الله تعالی عنه که حاضر الخدمته بوده اند وخدمات اودیه وغیره مینمودند بادخطاب نموده فرمودند که نزدیک آی باوجود نزدیکی نزدیک ترشد سراپا گوش گشته منتظر مواهب نشستند فرمودند که رضاء الله فی رضاء الوالدین زیاده متوجه شدند از استماع اینکلام فرخنده مآل بمصداق این

ترجمه: بتایا جاتا ہے کہ حضرت نے اپنے وصال مبارک کے دن اپنے بڑے صاحبزادے قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ ﷺ کو فرمایا جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کے آرام ودوا کا خیال رکھے ہوئے تھے۔ قریب آؤ وہ آپ کے قریب ہی تھے اور قریب آگئے سراپا گوش بن کر آپ کی عطا کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا:

رضا الرب في رضاء الوالدين۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے۔ (کنز العمال، رقم: ۴۵۵۵۱)

یہ سن کر آپ اور زیادہ متوجہ ہو گئے۔ یہ اعلیٰ کلام سنتے ہوئے آپ اس مصرعہ کا مصداق بن گئے تھے۔

مصرعه

همه گوشیم تاچه فرمائے

ترجمہ: میں سراپا گوش ہو آپ کیا فرماتے ہیں

عنایت نموده گفتند که وضع بے نظیر شمادرهمه وجوه همیشه مقبول ومحبوب ماماست تغیر وتبدیل را درآن تجویز نخواهد بوددوم برادران وهمشیره های شما همه از شماخورداند اگر ازآنها تقصیرے و کوتهی سربرزندبرآن نخواهید گرفت ودل خودراازآنها رنجه ننمایند که برای آنهاضرر است ورشته اتفاق رامضبوط تر خواهید ساخت سیوم صحبت سلاطین رابے ضرورت اختیار نخواهند نمود خدمت ایشان آداب بجاآورده ازجناب قدس خداوندی جل سلطانه توفیق بران مسئلت نمودند تاآنکه درحین وصایامنصب عالی ونسبت متعالی خود که کنایه ازمعامله قیومیت باشد برایشان عنایت فرمودند۔

صاحب برکات معصومی مینویسد که دران شب که فردائے ایشان از دنیارحلت می نمایند برهر دری ازدرهائے دارالارشاد هاتفے ندامی، کرد که فرداقیوم وقت ازاین سرای فانی رخت بدارالبقای جاودانے مے کشدهرکراسودای جمال باکمال اودرسربود بشتابدونقدوقت رادریابد۔

ترجمہ: آپ نے عنایت فرماتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔ اور فرمایا: تمہاری شخصیت بے نظیر میرے نزدیک ہمیشہ مقبول ومحبوب رہی ہے۔ اس نظریہ میں کبھی بھی تغیر وتبدل نہیں ہوا۔ دوسری بات یہ کہ تمہارے بھائی اور بہنیں سب تم سے چھوٹے ہیں اگر ان سے کوئی غلطی وکوتاہی ہوجائے تو گرفت نہ کرنا اور اپنے دل کو ان سے تنگ نہ کرنا جو کہ ان کیلئے تکلیف کا باعث ہوگا اور ہمیشہ اتفاق کا رشتہ مضبوط رکھنا۔

تیسری بات یہ کہ بادشاہوں کی صحبت بغیر ضرورت کے اختیار نہ کرنا۔ ان ساری باتوں کو سن کر آپ آداب بجالائے اور جناب قدس خداوندی جل سلطانہ کی توفیق پر شکر ادا کیا کہ اس گفتگو میں اشارہ وکنایہ آپ کو منصب قیومیت اور نسبت عالی سے نوازا گیا۔ اور معاملہ قیومیت آپ کے سپرد کر دیا گیا۔

صاحب برکات معصومی فرماتے ہیں کہ جس رات کی صبح آپ کا وصال مبارک ہوا اس رات دار الاشاد سرہند کے ہر دروازے پر غیب سے آواز آئی کہ آج صبح اس وقت کے قیوم کا اس دنیا فانی سے دار البقاء کی طرف رحلت کا سفر ہے جو کوئی بھی آپ کی زیارت کر کے جمال باکمال سے مستفیض ہونا چاہتا ہے وہ اس موجودہ وقت کو غنیمت جانے۔

فــرد:

غنیمتے شمرای شمع وصل پروانه		که این معامله تاصبحدم نخواهد ماند

ترجمہ: اے شمع پروانہ کے وصل کو غنیمت شمار کر، کیونکہ یہ معاملہ صبح تک نہیں رہے گا۔

ونیز مینویسند که درقصبات سر هند مبارک وغیره بلدان بعیده مثل لاهور وپشاور که وقوف این ماجرا نداشتند بایشان نیز این ندارمیده، بودوآن شب رانوشته گذاشته بودند که اثر این آوازوشورش این نداازکی پرتو انداز خواهد شدچون این قضیه انتشار یافته تاریخ آن ندابوفات ایشان برابرآمد ونیز دران روززلزله عظمی واقع شده حتیٰ که اشیا هائیکه برطاقچه هاافتاده برزمین شکستند گویاقیامت برپاشده بود لاشک که مقدمه قیامت بوده چراکه قیوم عالم وعالمیان بودند ازانتقال ایشان درقوام عالم شکست آمده موجب اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ لَشَیْءٌ عَظِیْمٌ شده چنانکه مینویسند که یکی ازبنات طاهرات ایشان درآن ساعت بدوگانه نماز شغل داشتند چون ازنماز فارغ شدند می بینند که پشت بقلبه اند هماناکه زلزله ایشان رامنقلب نموده یا در حواس ایشان ازکثرت غم واندوه فتوی راه یافته ازآن تشخیص قبله نا نموده مشرق را زمغرب فرق نمی کردند چنانکه دربارهٔ قیامت صادراست کریمه وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وآخر کلام ایشان سلام بوده یعنی فرمودند السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ماناکه حضور سراپاسرور جناب نبوی علیه الصّلوٰة والسّلام باملائکه کرام واولیائے عالی مقام شده باشد

ترجمہ: اوراس کتاب میں یہ بھی تحریر ہے کہ سرہند مبارک کے اردگرد کے دیہاتوں اوردور دراز کے شہروں مثلاً لاہور، پشاور کے لوگ جن کوان سب معاملات کا علم نہ تھاان تک بھی یہ آواز پہنچی۔انہوں نے بھی اس آواز پہنچنے کی تاریخ اوروقت اپنے پاس لکھ کررکھ لیا تا کہ اس آواز اورشہرت کی وجہ جان سکیں کہ کیا ہوتا ہے۔ اورجب آپ کے وصال کی خبران شہروں تک پہنچی تواس تاریخ کے ساتھ اس خبر کالوگوں نے جب موازنہ کیا توان دونوں کو برابر پایا۔اوراس دن خوب زلزلہ آیا اس کی شدت اتنی تھی کہ الماریوں میں رکھی چیزیں باہر گرگئی تھیں۔

گویا کہ قیامت آگئی ہے۔اس میں شک نہیں یہ واقعہ مقدمات قیامت میں سے تھا۔کیونکہ جن شخصیات کا مرتبہ قیوم عالم وعالمیان ہوتا ہے ان کے انتقال سے قوام عالم شکست وریخت کا شکار ہوتا ہے جواس آیت کریمہ کا سبب ہوتا ہے۔

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ: بے شک قیامت کازلزلہ بڑی شئ ہے'' (سورۃ الحج:۱)

اوریہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی صاحبزادیوں میں سے ایک نماز پڑھنے میں مصروف تھیں جب نماز سے فارغ ہوئیں تو دیکھا کہ ان کی پشت قبلہ کی طرف ہے۔ان کیلئے یہ سمت کی تبدیلی یا تو زلزلہ کی وجہ سے ہوسکتی ہے یا یہ ہے کہ اس غم کی وجہ سے آپ کے اعصاب پراس طرح سے اثر پڑا ہو کہ قبلہ کی سمت ہی یاد نہ رہی ہو آیا مشرق کدھر ہے اورمغرب کدھر ہے۔جیسا کہ قیامت کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔کہ

وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَاهُمْ بِسُکَارٰی۔

ترجمہ: تم اس دن لوگوں کونشہ کی حالت میں دیکھو گے حالانکہ انہوں نے نشہ نہ پیا ہوگا۔) (سورۃ الحج:۲)

آپ کا آخری کلام سلام تھا۔یعنی آپ نے آخری وقت میں السلام علیکم کہا تھا یہ اس لئے ہوگا کہ حضور سراپاء سرور جناب نبی اکرم ﷺ ملائکہ کرام اوراولیاء عظام عالی مقام کی زیارت کے جلوہ سے سرفراز ہوئے ہوں گے۔

بیت

چه خوش بود که بسر وقت من رسد دلدار		رخش به بینم وجانرافدای اوسازم

ترجمہ: کیا اچھا ہو کہ جان دینے کے وقت آئے میرا دلدار، اس چہرہ کی زیارت کروں جان ان پر فدا کر دوں

وصال مبارک اشتمال ایشان نصف یوم السبت نهم رفیع القدر ربیع الاول هزار و هفتادو نه هجری بعالم روئد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

آپ کا وصال مبارک بروز ہفتہ آدھی رات کے وقت ۹ ربیع الاول عظیم القدر ۱۰۷۹ھ کو پیش آیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

بیت

نه پنداری که جانرارایگان داد		فروغی روی جانان دیدوجان داد

ترجمہ: تم نہ سمجھنا کہ جان ایسے ہی دے دی، محبوب کے روشن چہرہ کی روشنی کی زیارت کی اور پھر جان دی

بعد ازیں واقعه جان کاه آنقدر دردو آفات و بلیات بلانهایات بر کافه اهل جهان رخ نمود که شرح آن از تحریر و بیان بیرون است گویا که رحلت ایشان و تولد غم و محن تو امان افتاد۔

ترجمہ: آپ کے وصال مبارک کے بعد اس طرح سے اہل جہاں پر آفات و بلیات نازل ہوئیں کہ ان کو شمار کرنا اور تحریر کرنا ممکن نہیں گویا کہ آپ کی رحلت شریف اور دنیا پر غم واندوہ کے پہاڑ ٹوٹنا جڑواں چیزیں ہیں۔

بیت

تاتورفتی زچمن لاله رخان خارشدند		نرگس وسوس وگل این همه بیمار شدند

ترجمہ: جب تو گیا تو لالہ زار چمن خار بن گیا، نرگس وگینڈا وگلاب بیمار ہو گئے۔

تواریخ وصال ایشان اهل فضل زمان چه نثر وچه نظم که بیان نموده اند نه آن قدر است که درین منتخب گنجائیش یابد امابعضے از ان ها ایرادمے نمائیم منها حضرت وحدت قدس سره فرموده اند

ترجمہ: آپ کی تاریخ وصال اہل فضل زمان نے نظم ونثر میں اس قدر بیان کی ہے کہ اس مختصر کتاب میں ان سب کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ ان میں سے کچھ ذکر باعث برکت ہوگا۔ حضرت وحدت قدس سرہ فرماتے ہیں:

نظم

ازین زندان فانی درگذشته		شهے کین نه طبق رابودسرپوش

ترجمہ: اس فانی قید خانے سے ایک ایسا بادشاہ گذرا جس کے لیے نو طبق عمامہ تھے۔

بنات النعش شد امروز هیهات		همان مجمعه که پروین دیدمش دوش

ترجمہ: اولاد آج کے دن تباہ ہوگئی، اس تمام جماعت کی جو دین کو اس کا سہارا سمجھتا تھا۔

برسم ماتمی از ساز ناهید		فلک ازابرکرده پنبه درگوش

ترجمہ: ایسی رسم ماتم بپا کی ساز ناہید نے، کہ آسمان نے بادل کی کپاس اپنے کانوں میں ڈال لی

خروش از شش جهت بر خوست آندم		که مرغ گلشن حق گشت خاموش

ترجمہ: چہاطراف سے چیخ وپکار اٹھ کھڑی ہوئی اسی وقت، کہ گلشن حق کا پرند خاموش ہوگیا

جهانرا آتش درخرمن افگند		خود اندر خلوت وصلش هم آغوش

ترجمہ: جہان کے خرمن میں آگ لگادی، خود وصل کی گود میں خلوت نشین ہوا

بساکس خانمان برباد دا دند		بساکس رفته رفته گم شداز هوش

ترجمہ: بہت ساروں نے جہاں کو ویران کیا، بہت سارے آہستہ آہستہ عقل سے محو ہوگئے

زداغ غم بصحرا رونهادند		چولاله ناز نینان خانه بردوش

ترجمہ: غم کے داغ سے چہرہ پھیرلیا، جیسے گھر کے نازنین کندھوں پر پھول رکھتے ہیں

پے تابوت آن قطب زمانه		چورعدنعره زن احباب درجوش

ترجمہ: اس قطب زمان کے تابوت کیلئے، جب دوستوں اور عورتوں نے نعرہ لگایا جوش میں

درپیر مغان بستند افسوس		کنون کورند کومی خانه گونوش

ترجمہ: پیر کے دروازہ نے در بند کرلیا، اب کس لئے رند ہو کس کیلئے میخانہ کس کیلئے پینا

چنان مرآت دل راحیرت افزود		که گشته صورت حالش فراموش

ترجمہ: دل کے آئینہ نے اس طرح حیرت کا اظہار کیا، کہ اپنے حال کی صورت بھول گیا

چو پنهان شدزچشم مردمان او		چوجان درجسم تربت گشته روپوش

ترجمہ: لوگوں کی آنکھوں سے وہ ایسے پوشیدہ ہوا، جیسے جان جسم کی قبر میں ہو روپوش

ندا آمد که آن معصوم مطلق		بکوئی وحدت آمد دوش بردوش

ترجمہ: اعلان ہوا کہ وہ معصوم مطلق، وحدت کی گلی میں آیا کندھوں سے کندھوں پر ہوتا ہوا۔

بگوسال وصالش غیب دان بود		که بود از جام غیب عشق مدهوش

ترجمہ: کہو اس کا سال وصال غیب نے یہ بتایا، کہ غیب کے جام سے عشق مدہوش ہوگیا

اگرخواهی نشان سال عمرش		بگووالله دیگرباش خاموش

ترجمہ: اگر تو ان کی عمر کے سال کا نشان چاہتا ہے، واللہ کہہ اور خاموش ہوجا۔

خدمت حضرت اورنگ زیب عالمگیر فرموده اند

حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ نے یوں فرمایا:

نظم:

قیوم جهان خلیفة الله	دانندہ رازهائے مکتوم

ترجمہ: قیوم جہاں خلفۃ اللہ، پوشیدہ راز جانے والا۔

دردائرہ وجود تابود	بودش بجهان مثال معدوم

ترجمہ: جب تک وہ وجود کے دائرہ میں تھا، جہاں سے ان کی مثال معدوم تھی۔

تاریخ وصال اوخرد گفت	رفته زجهان امام معصوم

ترجمہ: عقل نے ان کی تاریخ وصال یوں کہی، امام معصوم جہاں سے چلا گیا۔

ناصر علی کہ ملک شعراء وقت بود و از جملہ مخلصان چنین گفتہ

ناصر علی جو شعراء وقت کا بادشاہ تھا اور آپ کے مریدین مخلصین میں سے تھا وہ کہتا ہے:

بیت:

چراغی خاندان نقش بندان	فروغ دین احمد خواجه معصوم

ترجمہ: خاندان نقشبند کا چراغ، دین احمد کو فروغ دیا خواجۂ معصوم نے۔

بسوی گلشن جنت قدم زد	ازین ویران رباط کهنه بوم

ترجمہ: گلشن جنت کی طرف قدم اٹھایا، اس ویران پرانے لوگوں والی سرائے سے۔

طلب کردم زدل سال وصالش	نداآمدزعالم رفته معصوم

ترجمہ: دل سے میں نے ان کے وصال کا سال طلب کیا، ندا آئی معصوم جہاں سے چلا گیا

خدمت حضرت مروج الشریعت یافتہ اند بہ جنت خوابید:: نیز عزیزے یافتہ نقشبند ثانی بود::

نیز عزیزے گفتہ اَلْمَوْتُ جَسْرٌ بِہٖ یُوْصَلُ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ۔

۱۔ کچھ لوگوں نے یوں بیان کیا ہے حضرت شریعت کو رواج دینے والے جنت میں سوئے ہوئے پائے گئے۔

۲۔ نقشبند ثانی تھے۔

۳۔ ایک عزیز نے یوں کہا:

اَلْمَوْتُ جَسْرٌ بِہٖ یُوْصَلُ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ:۔

ترجمہ: موت ایسا پل ہے جو حبیب کو محبوب سے ملاتا ہے۔

خدمت قدوۃ الواصلین امام العارفین مجتبی رب الجلیل حضرت شیخ میاں محمد اسمٰعیل فرمودہ اند خدیو ولایت بود و عدد سنین عمر مبارک ایشان هفتا دو دو سال کامل آمدہ چنان کہ از اصل حساب بشمار تواریخ مبارک ایشان پوشیدہ نیست غسل مبارک

ایشان،راآخوند سجاول که از فحول علمائے زمان واستاد فرزندان ایشان بود واز مریدین قدمای وصاحب نسبت والای بود باذن حضرت مخدوم زادگان داده می آرند که چون بمضمضه رسید عرض نمود که مرا قدرت کشودن دهن مبارک نیست خود دهن مبارک رابرنگ احیا کشودند وقبول آب نمودند بعینه بطریق احیا مضمضه فرمودند که حاضران متحیر ماندند ازین معنی مخلصان راموجب ازدیاد عقیدت گردیده وغیرمردم راباعث اخلاص شد کفن مبارک بموجب مسنون سه جامه دادند که ازارولفافه وقمیص باشد وعمامه،ندادند چه مسنون نیست بلکه بدعت است ونزدحضرات مجددی درهیچ بدعتی حسن نیست اگرچه اوراحسن نامند ومقدم برنماز ایشان برادر اصغر ایشان حضرت شاه جیو بامر حضرات مخدوم زاده گان وگویند که بنوعی اجتماع خلائق شده بود که از تعداد بیرون بود حتی که باغ فتحے که از سندل پوره که محل ایشان بود مسافت کثیر دارد همه مملو از خلائق بوده دروقت دفن مبارک آسمان بنوعے گریان شده که از شدت باران خیمه برمدفن مبارک برپانمودند تادفن صورت بندد ومدفن ایشان همان باغیچه قرار گرفت که درحیات خودفرموده بودند که اینجا محل یکے از فقرای صاحب کمال خواهد شد چنان که درابتدای این تذکره مذکور شد هرچند که گفتگوبسیار شد ومرضی حضرت مخدوم زاده گان آن بود که درروضه حضرت مجددالف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه بگذارند امامخلصان،عرض نمودند که ایشان راکه مثل حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه اند باید که بمسافت از ایشان گذاشته شود مصرعه یک تخت دوشاه برنشاید تادرمابین این دو روضه مقدسه محل وافراز برای قبور خلایق حاصل گردد که درآن امید است که موجب رحمت،ایزدی گردد واز عذاب مامون مانند وقرب جوار موجب شفاعت وسبب مغفرت جمعی کثیر شود نوشته اند که قبر مبارک ایشان خواهر حضرت اورنگ زیب عالم گیر قبه مرتفع عالی بنما نموده که از مسافت بعید برنگ قبه خضرای نبوی علیه الصّلوٰة والسلام ظاهر ومبرهن است بسه اشیانه قرار داده اند قبر ایشان وقبور اکثری از فرزندان آن قبله صفا کیشان درآن مکان عالی شان اقتران یافته

ترجمه: حضرت قدوۃ الواصلین امام العارفین مجتبائے رب جلیل حضرت شیخ میاں محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: آپ کی عمر مبارک کامل ۷۲ سال ہے جیسا کہ آپ کی تاریخ سے شمار کرنے سے کچھ پوشیدہ نہیں رہتا۔ آپ کو غسل آخوند سجاول نے صاحبزادوں کی اجازت سے دیا جو اپنے زمانہ کے جید عالم دین تھے اور آپ کے صاحبزادوں کے استاد تھے اور قدیم مریدین سے صاحب نسبت تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ جب غسل دیتے ہوئے کلی کروانی چاہی تو میں نے عرض کیا میرے اندر آپ کا منہ کھولنے کی طاقت نہیں آپ خود ہی اپنے منہ کو اس طرح سے کھولیں جیسا کہ زندگی میں کلی کرنے کیلئے کھولا کرتے تھے آپ نے میری یہ عرض قبول فرمائی اور جس طرح زندگی میں کلی کیا کرتے تھے کلی فرمائی جس سے حاضرین حیران ہوئے اور یہ واقعہ مریدین ومخلصین کیلئے محبت وعقیدت کی زیادتی کا باعث بنا اور غیروں کیلئے باعث اخلاص بنا۔ آپ کو سنت کے مطابق تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں ازار، لفافہ اور قمیص تھی اور عمامہ شریف نہیں باندھا گیا کیونکہ سنت نہیں بلکہ بدعت ہے اور مجددیوں کے نزدیک کوئی بھی بدعت حسنہ نہیں اگرچہ اسے احسن کا نام دیا جائے۔ آپ کا جنازہ آپ کے چھوٹے بھائی نے صاحبزادگان کی اجازت سے پڑھایا۔ اور کہا جاتا ہے کہ آپ کے جنازہ میں اتنا اجتماع تھا کہ تعداد سے باہر ہے۔ حتیٰ کہ باغ فتح سندل پورہ جہاں آپ کا محل تھا کافی مسافت رکھتا ہے لیکن یہ سب علاقہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور آپ کی تدفین کے وقت آسمان اس طرح سے رویا کہ آپ کی تدفین کیلئے بارش کی زیادتی کی وجہ سے

قبر مبارک پر خیمہ لگانا پڑا۔ تا کہ تدفین کا عمل مکمل ہو سکے۔ اور آپ کی تدفین وہاں کی گئی جہاں زندگی میں باغ کے اندر آپ نے فرمایا تھا کہ اس جگہ صاحب کمال فقراء میں سے ایک فقیر کا محل اس جگہ ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے اس تذکرہ کی ابتداء میں ذکر کیا ہے وہی کافی ہے۔ تدفین کے معاملہ میں صاحبزادوں کی رضا یہ تھی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے روضہ میں آپ کی تدفین کی جائے۔

اور مخلصین نے کہا کہ آپ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی مثل ہیں اس لئے ایک مسافت پر دفن کرنا چاہئے۔ مصرعہ: ''ایک تخت پر دو بادشاہ نہیں بیٹھتے'' یہ علیحدہ تدفین اس لئے کی گئی کہ دونوں بزرگوں علیہما الرحمہ کے مزارات کے محلات کے درمیان کا فاصلہ دوسرے لوگوں کی تدفین کیلئے باقی رہے اس امید پر کہ یہاں لوگوں کی تدفین باعث رحمت الٰہی جل وعلی ہو اور عذاب سے محفوظ رہیں۔ ان کا پڑوس کثیر لوگوں کی شفاعت ومغفرت کا سبب بنے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی قبر مبارک پر اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ نے اس طرح کا گنبد بنایا جو دور سے حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارکہ کے گنبد کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے روضہ مبارکہ کے اندر آپ کی قبر انور کے ساتھ آپ کے فرزندوں اور اصحاب صفا کی قبور ملی ہوئی ہیں۔

بیت

رفعت قبه اش از تارک افلاک بلند		چاردیواروی وهشت جنان شدهم سر

ترجمہ: آپ کے روضہ کی بلندی آسمانوں سے بلند، اس کی چاردیواری جنت کی ہم سر

طوریک بار تجلی گه سبحان گردید		هست هر لحظه برین روضه تجلی دگر

ترجمہ: طور سبحان کی ایک تجلی سے گھاس بن گیا، ہے یہاں ہر لحظہ تجلی دگر

صورتش لولو صافی چو قصور جنت		خاک آن پاک زمین است چو مشک اذفر

ترجمہ: اس کی صورت کا صاف موتی جنت کے محل کی ہم مثل، اس کی خاک پاک زمین ہے اذخر کی خوشبو کی طرح

هر که از فیض ازل شد بجوارش مدفون		یافت در روضه رضوان بعنایات مقر

ترجمہ: جو بھی فیض ازل سے ان کے پڑوس میں دفن ہوا، جنت رضوان میں وہ پائے گا اپنا ٹھکانہ

القصه روضه واقعه شده که خبر از ریاض جنان مے دهد کثرت فیوض وبرکات آن که برزائران چون ابر نیسان ریزان است از شرح وبیان خارج است ع لذت می نشناسی بخدا تا نه چشمے هر که بشرف زیارت مشرف شده واز انوار بیکفی وبیرنگی آن پی برده در رنگ حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل که گویا این فرد ایشان شده

ترجمہ: الغرض آپ کا روضہ مبارک جنت کے باغوں کی خبر دیتا ہے۔ زائرین پر وہاں کے فیوض وبرکات بارش کی طرح برستے ہیں۔ جو حال بیان سے باہر ہیں۔ تو اس کی لذت اس وقت تک نہیں بتا سکتا جب تک چکھ نہ لے۔ اور جو شخص آپ کے مزار مبارک کی زیارت سے مشرف ہوا ہے وہ انوار کی بے کیفی اور بے رنگی کی وجہ سے رنگ میں آ گیا۔

حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بیت

کوربینا شود وپیرجوان میگردد		کوی می خانه عجب آب وهوای دارد

ترجمہ: اندھا بینا بن جاتا ہے اور بوڑھا جوان، مئے خانہ کی گلی کی آب و ہوا عجیب ہے

لطافت دار الخلد از درو بامش ظاهر وحوران معانے درنقوش قصور آن ناظر وقوف آن مورد به معنے وارد مدینه است ونزول آن سرمنزل بدان جهت صعود عرش رازینة از کعبه مقصود منزل است وبمقام محمود مماثلی الله در القائل

ترجمہ: دار الخلد کی لطافت اس مقبرہ کے درودیوار سے عیاں ہے اور معنوی حوریں اس محل کے نقش ونگار سے جھانکتی ہیں۔ وہاں ٹھہرنے والے کو وہاں معنوی طور پر مدینہ طیبہ کی ہوا میسر آتی ہے اور وہاں اترنا یہ سر رکھتا ہے کہ یہ مقام صعود عرش کا زینہ ہے جس کی منزل کعبۂ مقصود ہے اور مقام محمود کے مماثل ہے۔

بیت

گرشنود قصه این بوستان		کعبه شود طایف هندوستان

ترجمہ: اگر اس باغ کا قصہ سن لیتا، ہندوستان کا یہ ٹکڑا کعبہ بن جاتا

لِلّٰهِ الْحَمْدُ والْمِنَة که این فقیر بعنایات اللّٰه سُبْحَانَه وَصَدَقَةُ حَبِیْبِه علیه الصلوة والسلام بشرف زیارت مزارفیض آثار حضرت مجدد الف ثانی، وحضرت عروة الوثقیٰ رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما مشرف شدم اما این موهبت رابه تبعیت حضرت بی بی صاحبه که والده این فقیر اند حاصل نموده ام چه اصلاعازم زیارات عالیات جناب ایشان بوده اندوفقیر بمتابعت ایشان بارياب گردید

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا احسان وفضل ہے کہ یہ فقیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عنایت اور اس کے حبیب ﷺ کے صدقہ سے حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمہ کے مزارات فیض آثار کی زیارت سے مشرف ہوا ہے اور یہ عطا حضرت بی بی صاحبہ جو فقیر کی والدہ ہیں ان کے طفیل ہوئی ہے اگرچہ اصلاً فقیر کی والدہ ان کی زیارت عالیہ کے لیے گئیں تھیں ان کی متابعت میں یہاں بھی باریابی حاصل ہوئی۔

بیت

مورمسکین هوسی داشت که تاکعبه رسد		دست درپائے کبوترزدناگاه رسید

ترجمہ: مسکین چیونٹی خواہش رکھتی تھی کہ کعبہ جائے، کبوتر کے پاؤں کو ہاتھوں سے پکڑا تو اچانک پہنچ گئی

هم چنین امید واثق ورجاوافق از جناب اقدس خداوندی آنکه از جمیع کمالات آن قدوة الصالحات این ضعیف نحیف رابهره مند وکامیاب گرداند اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مَّجِیْد

ترجمہ: اس طرح میں امید واثق اور رجائے وافق اللہ تعالیٰ وتقدس کی بارگاہ سے رکھتا ہوں کہ مجھے اس صالحہ قدوہ (والدہ ماجدہ) کے تمام کمالات سے بہرہ منداور کامیاب فرمائے۔ بے شک وہ قریب ہے قبول فرمانے والا ہے۔

(التذکرۃ باحوال الموتی امور الآخرۃ ،ص،۱۱۶، التفسیر المظہری، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ج،۱،ص،۹۷، ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ج،۹،ص،۲۹۵، العاقبۃ فی ذکر الموت ص،۳۲، المحبۃ اللہ لابی اسحاق الختلی ،ص،۷۶)

تذکره ششم از منتخب چهارم درذکر خلفائے حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه

مخفی نماند که ارشاد حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه بتمام عالم منتشر شده بود و اطراف اربعه جهان چه شرق چه غرب و چه جنوب و چه شمال از فیض عام ایشان مالامال مسموع شده که عزیز انیکه از صحبت عالی ایشان بدرجات ولایت رسیده اندزیاده از یک لک وچهل هزار اند و جماعت مریدان ایشان از حیطه تحریر وتقریر بیرون است اما کمل خلفای ایشان که بدرجه کمال واکمال رسیده اند واز زمره مکملین شده اند زیاده ازچهار صد بوده اند چون وضع این رساله برانتخاب است بذکر اسمای بعضی از آنها اکتفارفت وتفصیل احوال آنها ننمودخلیفه اول وخلف بی بدل وقائم مقام مکمل ومبشر باصلالت ومتحقق بکمالات نهایت النهایت،وصاحب منصب قیومیت وفردیت وارث کمالات قطبیت وغوثیت قبله جهان ونان حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغة اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه که تفصیل احوال ایشان باحوال فرزندان وبر ادران ایشان حواله منتخب خامس شده ان شاء اللہ آنجا قدرے نوشته خواهد شد وخلیفه ثانی فرزند ثانی آن قبله دوجهانی است مسمیٰ بحضرت محمد نقشبند مشهورو ملقب بحضرت حجة اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه،وخلیفه ثالث ایشان فرزند ثالث ایشان است مسمی بحضرت محمد عبید اللہ مشهور وملقب بمروج الشریعت رضی اللہ تعالیٰ عنه وخلیفه رابع فرزندرابع ایشان حضرت محمد اشرف قدس سره وخلیفه خامس ایشان حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سره وخلیفه ششم ایشان حضرت شیخ محمد صدیق قدس سره این هر شش مخدوم زاده برجاده باعلی درجات کمال واکمال مشرف شده اند واز نسبت های خاصه والد شریف خودها حظ وافروبرخ کامل یافته واین هر شش به قطبیت جهات سته فائض بودند تفصیل احوالات ایشان انشاءاللہ تعالیٰ درمنتخب خامس چنانچه ایمابدان رفته است خواهد شدو خلیفه هفتم ایشان نبیره ایشان حضرت شیخ ابو القاسم که فرزند حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغة اللہ اند وخدمت حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه ایشان را داخل فرزندان گرفته اندوارث ظاهری دررنگ فیوض باطنی موافق فرزندان خودداده اند چنانکه تفصیل آن در ذکر ایشان خواهد شد انشاء اللہ تعالیٰ خدمت حضرت وحدت برادرزاده ایشان اند هر چند اول بخدمت والدخود حضرت خازن الرحمة مشرف شده اندامادرثانی از خدمت،حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ عنه نیز تشریف یافته اندو از صحبت حضرت حجة اللہ نیز بهره ورشده اندو خدمت خواجه محمد حنیف کابلی بعداز حضرات مخدوم زاده گان درسائر مجازان ممتاز اندو بعد از ایشان خواجه محمد صدیق پشاوری ولد خواجه عبد الغفور سمرقندی که از جمله مجازان جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه بوده است درباقی خلفای امتاز تمام دارند واین ده نفر که مذکور ش از جمله طبقه اولیٰ خلفای حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ عنه اند دررنگ عشره مبشره که دراصحاب نبوی صلی اللہ علیه واله وسلم امتیاز داشتندنیز انهاتا از اکثر خلفای معصومی ممتاز اند والعلم عند اللہ سبحانه بحقیقة الحال وسوای ایشان برخی از خلفای جناب حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه نیز مذکورمے نمایم واسامی مبارک ایشان راثبت می کنم بگوش هوش استماع نما منها خدمت حضرت،میر امان اللہ برهان پوری وخدمت شیخ ابو المظفر برهان پوری وشیخ علیم جلال آبادی ومولانا حسن علی

پشاوری و مولانا شیخ باقر لاهوری وسیادت وولائت مآب آخوند موسیٰ پھٹی کوتھی و مولانا بدر الدین سلطان پوری و شیخ بایزید سهارن پورے ولد شیخ بدیع الدین حاجی حبیب اللہ حصاری ثم بخاری شیخ مراد کشمیری ثم شامی مخدوم شیخ آدم نتهی شیخ ابراهیم بکری شیخ یوسف، کردیزی ثم ملتانی میر شرف الدین حسین لاهورے شیخ انور اللہ لاهوری شیخ حسین منصور جان پری آخوند سجاول سر هندی، میر رفعت بیگ گرزبردار شاه حسین عشاق خواجه عبد الصمد کابلی شیخ عبد الکریم کابلی شیخ ابو القاسم کابلی ولد صوف مغربی که الحال مقیمین واعزه کابل از اولاد اوینند مولانا محمد امین حافظ آبادی و شیخ عطاء اللہ سورتے شیخ نورمحمد سورتی حافظ محسن سیال کوٹی محمد شریف لاهوری حاجی امان اللہ لاهوری شیخ محمد فاروق لاهوری شیخ محمد عارف لاهوری شیخ محمد حکیم و مولانا محمد حکیم و مولٰنا محمد امین بخاری ثم پشاوری شیخ حاجی سلیم بلخی شیخ حاجی عاشور بخاری شیخ حافظ صادق کابلی سید اسرائیل و مولٰنا حسن و خواجه ماه دهلوی میر غضنفر دار اشکوهی دهلوی میر عبد الفتاح و شیخ محمد جان ولد ان میر محمدنعمان قدس سره میر عارف نبیره حضرت میر محمد نعمان قدس سره میر عماد هروی الحسینی میر شرف الدین حسین ولد میر عماد مذکور جامع جلد ثانی مکتوبات سامی معصومی میر مفاخر حسین ایضاً ولد میر عماد مذکور میر محمد زمان وملامحمدشریف وصوفی مشهور بصوفی پائنده طلاکابلی وصوفی عبد الرؤف مشهور بصوفی پائینده کرباس کابلی وصوفی عبد الرحمان و میر ماه عرب، وصوفی سعد اللہ کابلی میان شیخ محمد عبد الخالق بنگالی شیخ شاه خواجه ترمذی شیخ اسد اللہ افغان خواجه محمد فاروق و مولانا جمال الدین و مولانا محمدافضل و شیخ حاجے حسین و صوفی نوربیگ و مولانا قائم و ملافیض محمد فتح آبادی و میان دینار که خواجه سرای شاه جهان بوده شیخ محمد یار ملقب بخداپرست خان و مولانا احمد ترک که بارشاد اهل، حرمین کام یاب شده بود و مولانا مومن بیگ برهان پوری میر مغل کابلی و شیخ مومن بیگ کابلی ملاخواجه مسافر و شیخ عبد الحمید برهان پوری و مولانا محمد کاشف رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیهم اجمعین و از جمله اغنیا که بتشریفات معصومی مشرف شده اند و از برکات مجددی کامیاب گردیده اند اول و اعظم آنها حضرت اورنگ زیب عالم گیر است رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃً در ذکر فضائل او مستحق کتاب علٰیحده است بعضے خصوصیات او با احوال بعضے خلفائے مذکور در برکات معصومی یافته می شود فَاِنْ شِئْتَ فَارْجِعْ الیه:

چھٹا تذکرہ منتخب چہارم سے

حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کے خلفائے کرام

یہ بات شہرت رکھتی ہے کہ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ ﷺ کے ارشادات کا فیض پوری دنیا میں پھیلا ہے۔ اور اس جہان کی اطراف اربعہ مشرق، مغرب، شمال، جنوب ہر سو آپ کا فیض عام ہے۔ اور اس کی رنگت ہر طرف سے دیکھی جاتی ہے۔ اور وہ عزیز جو آپ کی صحبت کے فیض سے درجہ ولایت پر پہنچے ان کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار سے زیادہ ہے۔ اور آپ کے مریدین کی تعداد تحریر و شمار سے زیادہ ہے۔ اور آپ کے کامل خلفاء کرام جو درجہ کمال و اکمال تک پہنچے اور زمرۂ

مکملین میں شامل ہوئے وہ چار سو سے زیادہ ہیں ہم چونکہ یہ کتاب منتخب مضامین کی شکل میں لکھ رہے ہیں۔اس لئے ہم ان کے اسماء ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔اوران کے احوال کی تفصیل ہم ذکر نہ کریں گے۔

آپ کے خلیفہ اول اور خلف بے بدل اور قائم مقام مکمل جنہیں اصالت کی بشارت دی گئی اور کمالات نہایت النہایت سے متحقق ہوئے۔اور صاحب مقام قیومیت وفردیت، وارث کمالات قطبیت وغوثیت، قبلہ جہان وجہانیاں حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ۔آپ کے احوال کی تفصیل آپ کے فرزندوں اور بھائیوں کے ساتھ منتخب خامس میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کئے جائیں گے۔

آپ کے خلیفہ ثانی فرزند ثانی قبلہ دو جہانی ان کا نام محمد نقشبند اور لقب حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث آپ کے فرزند ثالث ہیں جن کا اسم شریف حضرت محمد عبید اللہ اور لقب مروّج الشریعت رضی اللہ عنہ ہے اور خلیفہ رابع آپ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں جن کا نام حضرت محمد اشرف قدس سرہ اور خلیفہ خامس حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سرہ خلیفہ ششم حضرت شیخ محمد صدیق قدس سرہ ہیں یہ چھ صاحبزادگان اعلیٰ درجات کمال واکمال کی مسند سے مشرف ہوئے۔اور اپنے والد محترم کی نسبت خاصہ سے حصہ کامل حاصل کیا۔اور سارے صاحبزادگان جہات ستہ کی قطبیت کے مقام پر فائز ہوئے۔اوران کے احوال کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ منتخب خامس میں ذکر کی جائے گی۔جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے۔اور آپ کے خلیفہ ہفتم آپ کے پوتے حضرت شیخ ابوالقاسم جو کہ حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ کے فرزند ہیں۔حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے صاحبزادوں کی صف میں شامل فرمایا ہے اور فیوض باطنی کے رنگ میں وارث ظاہری بنا کر اپنے صاحبزادوں کے موافق بنایا ہے۔جیسا کہ اس کی تفصیل ہم آگے انشاء اللہ ذکر کریں گے۔اور آپ کے بھتیجے حضرت وحدت علیہ الرحمہ اگر چہ انہوں نے پہلے اپنے والد حضرت خازن الرحمت سے فیوضات حاصل کئے لیکن بعد میں حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے فیض سے مشرف ہوئے۔اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھی حاضر رہے۔

حضرت خواجہ محمد حنیف کابلی علیہ الرحمہ آپ کے صاحبزادوں کے بعد آپ کے خلفاء کرام میں سے سب سے ممتاز ہیں۔ان کے بعد خواجہ محمد صدیق پشاوری علیہ الرحمہ کا درجہ ہے ان کے والد خواجہ عبد الغفور سمرقندی علیہ الرحمہ یہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ سے مجاز ہے اور باقی خلفاء میں یہ امتیاز رکھتے ہیں یہ جن دس خلفاء کرام کا ذکر کیا گیا یہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے طبقہ اولیٰ کے خلفاء ہیں اور اس طرح سے باقی خلفاء میں ممتاز ہیں جس طرح کہ حضور ﷺ کے صحابہ میں عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو باقی صحابہ کرام علیہم الرضوان پر امتیاز حاصل ہے۔یہ خلفاء بھی دوسرے خلفاء معصومی سے اسی طرح سے ممتاز ہیں باقی حقیقت کا علم اللہ سبحانہ کے پاس ہے۔ان کے علاوہ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے دوسرے خلفاء کرام کے نام ذکر کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔توجہ سے دیکھیں۔

حضرت امیر امان اللہ برہان پوری وحضرت شیخ ابوالمظفر برہان پوری وشیخ علیم جلال آبادی ومولانا حسن علی پشاوری ومولانا شیخ باقر لاہوری وسیامت وولایت مآب آخوند موسیٰ پہٹی کوتہی ومولانا بدر الدین سلطان پوری وشیخ بایزید سمعان پوری ولد شیخ بدیع الدین حاجی حبیب اللہ حصاری ثم بخاری شیخ مراد کشمیری ثم شامی مخدوم شیخ آدم ننھی شیخ ابراہم بکری شیخ یوسف کردیزی ثم ملتانی میر شرف الدین حسین لاہوری شیخ انور اللہ لاہوری شیخ حسین منصور جان پری آخوند سجاول سرہندی میر رفعت بیگ گرز بردار شاہ حسین عشاق خواجہ عبد الصمد کابلی شیخ عبد الکریم کابھی شیخ ابوالقاسم کابلی ولد صوف مغربی ان کے ماننے والے اوران کی اولاد اب بھی

کابل میں ہیں مولانا محمد امین حافظ آبادی وشیخ عطاء اللہ سورتے شیخ نورمحمد سورتی حافظ محسن سیال کوٹی محمد شریف لاہوری حاجی امان اللہ لاہوری شیخ محمد فاروق لاہوری شیخ محمد عارف لاہوری شیخ محمد حکیم ومولانا محمد حکیم ومولانا محمد امین بخاری ثم پشاوری شیخ حاجی سلیم بلخی شیخ حاجی عاشور بخاری شیخ حافظ صادق کابلی سید اسرائیل مولانا حسن وخواجہ ماہ دہلوی میر غضنفر داراشکوہی دہلوی میر عبدالفتاح وشیخ محمد جان ولدان میر محمد نعمان قدس سرہ میر عارف نبیرہ حضرت میر محمد نعمان قدس سرہ میر عماد دہروی الحسینی میر شرف الدین حسین ولد میر عماد مذکور یہ جامع جلد ثانی مکتوبات سامی معصومی ہیں میر مفاخر حسین ایضاً ولد میر عماد مذکور محمد زمان وملا محمد شریف اور یہ صوفی مشہور ہوئے صوفی پائندہ فلا کابلی کے نام سے وصوفی عبدالرؤف یہ مشہور ہوئے صوفی پائندہ کرباس کابلی کے نام سے وصوفی عبدالرحمن ومیر ماہ عرب وصوفی سعد اللہ کابلی میاں شیخ محمد عبدالخالق بنگالی شیخ رحیم داد افغان شیخ غلام محمد افغان شیخ حاجی خان افغان وشیخ احمد خان افغان خواجہ عبداللطیف پشاوری شیخ عبداللطیف شکر خالی شیخ میر محمد خان شیخ شاہ خواجہ ترمذی شیخ اسد اللہ افغان خواجہ محمد فاروق ومولانا جمال الدین ومولانا محمد افضل وشیخ حاجی حسین وصوفی نور بیگ ومولانا قائم وملا فیض محمد فتح آبادی یہ کچھ عرصہ کیلئے خواجہ سرائی شاہ جہان تھے شیخ محمد یار ملقب خدا پرست خان ومولانا احمد ترک کہ بار یہ اہل حرمین کے اشارہ سے کام یاب ہوتے تھے ومولانا محمد یوسف ومیر محمد معصوم سرہندی خواجہ محمد مؤمن جذبی شیخ حاجی محمد خان طالقانی مولانا مؤمن بیگ برہان پوری میر مغل کابلی وشیخ مؤمن بیگ کابلی ملا خواجہ مسافر وشیخ عبدالحمید برہان پوری ومولانا محمد کاشف (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)۔

اور اغنیاء ودنیاداروں میں سے جو لوگ معصومی توجہات اور برکات مجددی سے مشرف ہوئے اور کامیاب رہے ان میں سے سب سے پہلے اور بڑے اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ تھے یہ فضائل کے اعتبار سے ایسی شخصیت تھی کہ ان پر ایک علیحدہ کتاب لکھی جائے ان کی بعض خصوصیات بعض دوسرے خلفاء کرام کے احوال کا ذکر کرتے ہوئے برکات معصومی میں ذکر کی گئی ہیں وہاں سے دیکھی جاسکتی ہیں۔

مُنتخب خَامِس از مُنتَخبات سَبعَه در ذکر قطب دوران قیوم الزمان حضرت شیخ محمّد صِبغَة الله وفرزندان واخوان ایشان رَضی الله تعالیٰ عنهم

تذکره اول از منتخب پنجم

درذکر ولادت حضرت قیوم زمان ورسیدن ایشان بدرجات کمال واکمال رضی الله تعالیٰ عنه

ولادت کثیر السعادت حضرت قیوم الزمان واقف اسرار لی مع الله خدمت شیخ محمد صبغة الله رضی الله تعالیٰ عنه یازدهم شهر ربیع الثانی ۱۰۳۳ یکهزار وسی وسه درایام حیات جناب جد بزرگوار ایشان حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه در بلده متبرکه دار الارشاد سرهندواقع شده می آرند که خدمت جد شریف ایشان درآن ایام در بلده دار الخیر اجمیر بتقریب آنکه سلطان وقت ایشان راباخود میداشت تشریف داشتند ووالد ماجد ایشان حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه نیز برای سعادت زیارت والدخود ببلده مذبور رفته بودند بعداز تولد ایشان والده ماجده ایشان اسم آن نوباده بستان ولایت راموقوف باستصواب جدووالد ایشان گذاشته چون خدمت

حضرتین مذکورین از بلده مذبور ه مراجعت نمودند دراثنای راه خبرولاذت آن قرة عین الولایت رسید خدمت حضرتین ازاین خبر فرحت اثرمسرورو بتهج گردیدندچه وارث نسبت خاصه خود ایشان راامیدانستند

انتخاب خامس منتخب سبع میں سے

ذکر قطب دوران قیوم زمان حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ اور صاحبزادگان واخوان رضی اللہ عنہم

تذکرہ اول از منتخب پنجم

حضرت قیوم زمان کی ولادت اور درجات کمال واکمال تک رسائی رضی اللہ عنہ

حضرت قیوم الزمان واقف اسرار لی مع اللہ شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی ولادت ۱۱ ربیع الثانی ۱۰۳۳ھ کو حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ میں دارالاشاد سرہند شریف میں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت کے دنوں میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ دارالخیر اجمیر شریف میں ایک تقریب میں اس وقت کے بادشاہ کے بلانے پر تشریف لے گئے تھے اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ بھی اس قیام کے دوران والد ماجد علیہ الرحمہ کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ انہیں دنوں میں جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کی والدہ نے اس بستان ولایت میں کھلنے والی نئی کلی کا نام دادا اور والد کی صواب رائے پر موقوف کر دیا۔ جب یہ دونوں بزرگ اجمیر شریف سے واپس آئے تو راستے میں صاحبزادے کی ولادت کی خبر ملی دونوں بزرگ یہ خبر سن کر خوش وخرم ہوئے۔ کیونکہ انہیں وارث نسبت خاصہ جانا گیا۔

بیت

از آمد نت چو گل شگفتم		دامن	دامن	بہاررفتم

ترجمہ: تیرے آنے سے میں پھول کی طرح شگفتہ ہو گیا، میرے دامن دامن میں بہار آ گئی

واعظم نبائر حضرت مجدد الف ثانی واکبر فرزند آنحضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایشانند القصه چون بدارالارشاد دررسیدند برای دیدن ایشان آمدند بمجرد دریافت آن قرة العین حضرت مجدد الف ثانی فرمودند اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ملاصبغة اللہ بعده روی مبارک خود قریب گوش ایشان آورده کلمات خفیه بگوش سراپاهوش وی درمیان آوردند که کسی از کیفیت آن کلمات مطلع نشده همانا که با اسرار خاصه وعلوم ومعارف مختصه مبشر ساختند زهے سعادت طفلی که زبان ازآلائیش شیر پاک نکرده باسرار خاصه مجددی سرفراز شد

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ عروہ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کے بڑے صاحبزادے شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب آپ سرہند شریف میں پہنچے تو صاحبزادے کو دیکھنے کیلئے تشریف لائے اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو دیکھتے ہی حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا السلام علیکم ملا صبغۃ اللہ اس کے بعد آپ نے اپنا چہرہ مبارک ان کے کان کے قریب فرما کر کچھ راز میں کہا جس کی کسی کو سمجھ نہیں آئی۔ شاید کہ اسرار خاص او ن

کے ساتھ مختص علوم ومعارف کی بشارت دی گئی ہو۔ یہ سعادت ہے اس بچے کیلئے کہ جس کی زبان نے ابھی دودھ نہیں چکھا لیکن اسرار مجددی سے سرفراز ہو گیا۔

بیت

نیست امروزی میان ماوجانان اتحاد		بلبل مارا به طفلی چوب گل گهواره بود

ترجمہ: آج میرے اور محبوب کے درمیان اتحاد نہیں، بلبل مجھ سے بہتر کہ بچپن میں کھیلنا لکڑی، پھول اور جھولے سے ہے

خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه بو الد ایشان خطاب کرده فرمودند که درین فرزند تو رنگے از اصالت یافتم بنابر ان نام نامی اور امحمد صبغة الله گذاشتم چه رای حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه برین قرار گرفته که منصب قیومیت بے بهره اصالت متعذر الوجود است وچون برخ اصالت درایشان ملاحظه نمودند از فراست معنوی وارث منصب قیومی ایشانرا شناختند وباشارة اصالت بشارت معامله قیومیت دادند وخدمت حضرت مرشدی قیوم جهان گویا این معنی ارشارت فرمودند جائیکه درمدح ایشان گفته‌اند بلی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

ترجمہ: حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے ان کے والد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے اس بیٹے میں میں رنگ اصالت کا مشاہدہ کر رہا ہوں اس لئے اس کا نام محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمہ رکھ رہا ہوں۔ کیونکہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی رائے کا اس سے اتفاق ہے کہ منصب قیومیت بے بہرۂ حصہ اصالت کے حاصل نہیں ہوتا۔ اور جب ان کے چہرہ میں اصالت کے اثرات دیکھے تو انہیں اشارۃً منصب قیومیت پر بشارت دی گئی۔ مرشدی حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ جہاں آپ کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔

بیت

چون شه کنعان دراقلیم شهود		گوی از اخوان بطفلے درربود

ترجمہ: جیسے کنعان کا بادشاہ شہود کے ملک میں، بازی کی گیند بچپن میں اپنے بھائیوں سے آگے لے گیا۔

هم چووالد آن شه کون ومکان		فخر عالم بود شرف انس وجان

ترجمہ: اسی طرح انکا والد شاہ کون ومکان فخر عالم اور جن وانس کا شرف تھا۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ الجمعہ: ۴)

مصرعه:

قیاس کن ز گلستان من بهار مرا

ترجمہ: میری بہار کا اندازہ میرے باغ سے کرلے۔

آورده اند که خدمت ایشان پنج یاشش ماه بودند که به مرض شدید گرفتار شدند بنوعیکه مردم تیماردار وحکمای بلند اقتدار دست از معالجه ایشان باز داشتند ومایوس شدند حتیٰ که روزی نفس تحرک نبض که لوازمه حیات اند ایشان محسوس نمی شد والدین ایشان

در تهیه اسباب تکفین و تجهیز شدند این خبر بسمع مبارک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ رسید ایشان تشریف آوردند و نقاب ازروی معشوقانه ایشان برداشته دست حق پرست بر خساره شریف ایشان گذاشته تبسم نموده فرمودند که بابا اینچه خوش طبعی است که با مادر و پدر خود می کنید و این هار امحزون مے سازید برخیزید تا این هاخوش شوند و بآرام نجورند و بخپسند فی الفور چشم مبارک کشوده بکریه متحرک شدند و صحت کلی یافتند که کوی از امراض اثر ی نبود بعده حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بحضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ عنہ خطاب نموده فرموده اند که مردم ازین طفل مایوس اند و دست از حیات او برداشته و من این را به محاسن سفید مزین مسند مشیخت مشاهده می نمایم و عالم بسیار ی در پیر امونش حلقه کنان نشسته می بینم خدمت ایشان کسب باطنی راتمام و کمال از خدمت، والد خود حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نموده اند و به نسبت های خاصه ایشان رسیده و از کمال مخصوصه ایشان بهرور گردیده و نیز در طفولیت از انظار فیض آثار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بهره مند شده اند از جناب حضرت مجدد الف ثانی، رضی اللہ عنہ درماده حضرت قیوم زمان رضی اللہ عنہ که عمر ایشان درحیات آنقبله صفا کیش زیاده ازیک سال نه شده بود که بسا بشارات عالی و اشارات متعالی وارد شده که تفصیل آن نه درخور این منتخب است لهذا بشارت گذشته اکتفا افتاد۔

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ابھی پانچ یا چھ ماہ کے تھے کہ ایک ایسے مرض میں مبتلا ہو گئے کہ اعلیٰ اقدار کے مالک حکماء واطباء علاج سے مایوس ہو گئے۔ حتیٰ کہ ایک دن نبض وسانس جو زندگی کی علامت ہے وہ بھی محسوس ہونا بند ہو گئی۔ آپ کے والدین تجہیز وتکفین کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ جب یہ خبر حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ تشریف لائے تو اس معشوقانہ چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرائے اور فرمایا بابا یہ کونسی خوش طبعی ہے کہ اماں وابا کو پریشان کر رہے ہو۔ اٹھو تا کہ یہ خوش ہو جائیں اور انہوں نے نہ آرام کیا ہے اور نہ سوئے ہیں۔ آپ نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔ اور ہلنا جلنا شروع کر دیا اور صحت کلی اس طرح نظر آنے لگی کہ بیمار ہی نہ تھے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ العزیز کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمایا کہ لوگ اس بچے سے مایوس ہو گئے تھے اور اس کی زندگی سے انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ اور میں اسے خوبصورت عادات اختیار کئے ہوئے مسند مشیخیت پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور کثیر مخلوق اس کے اردگرد حلقہ بنائے ہوئے بیٹھی ہے۔ آپ نے باطنی احوال کو تمامیت اور کمال کے ساتھ اپنے والد محترم حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ سے حاصل کیا اور انہیں کی نسبت سے خاص نسبت پر فائز ہوئے اور آپ کے کمالات مخصوصہ سے بہرہ ور ہوئے۔ اور بچپن میں ہی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات سے بہرمند ہو گئے تھے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ نے حضرت قیوم زماں علیہ الرحمہ کے مادہ کے متعلق اس وقت کچھ یوں فرمایا تھا جبکہ آپ کی عمر مبارک ابھی ایک سال بھی نہ ہوئی تھی جس میں بہت ساری بشارات سے نوازا تھا اور اشارات عالی کئے تھے جن کی تفصیل اس مختصر مقام کے لائق نہیں۔ اس لئے گزشتہ بشارات پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ع

سالی که نکوست از بهارش پیدا است

ترجمہ: سال کی فراغی اس کی بہار کا پتہ دیتی ہے

اماآنچه از قسم بشارات که والد ایشان حضرت عروة الوثقی رضی اللہ عنہ درباره حضرت قیوم زمان فرمودند برخے ازان ایراد می

شوداز خدمت حضرت قیوم زمان منقول است که حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باین حقیر خطاب نمودہ مے فرمودند کہ شمادر فرزندان نسبت اصحاب دارید یعنی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رادیدہ اید وزمان ایشان رایافتہ ودیگران نہ واین فرق رااندک خیال نکنی کہ از اصحاب کرام علیہم الرضوان بیک صحبت حضرت سید الرسل علیہ وعلی آلہ من الصلوۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا واتمہا کہ یافتہ اند ومستسعد شدہ وھیچ ولی اکمل بدرجہ ادنے این بزرگواران نرسد اگرچہ جناب حضرت اویس قرنی وعمر مروانے باشد چہ صحبت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از کمال متابعت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام اثر از ان صحبت عالے داشت چہ تابع کامل راازجمیع کمالات متبوع نصیب وافراست صاحب برکات ومعدن الجواہر در کتب خود نوشتہ کہ عارفے کامل تام المعرفتے پیش این عاصی راقم نقل فرمودہ کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضور من مے فرمودند کہ اگر ملکے مقرب بصورت بشر متمثل شدہ برزمین می آمد غالباً بصورت پیر حقیقت فرزندی محمد صبغۃ اللہ میشد از خدمت حضرت خواجہ محمد حنیف کابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعظم خلفای حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ است منقول است کہ درایام میکہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ طلب دعوت سلطان وقت روانہ دار السلطنت بودند وجمیع حضرت مخدوم زادہ گان واکثر خلفای وبسیاری ازمریدان ومخلصین کہ عدد آنہادر کارخانہ خیال بہ محال گنجائیش دار دورکاب سعادت انتساب بودند واز توجہات ایشان ہریکے بقدر استعداد خود بہرہ می یافت یک روزی حضرت مخدوم زادہ بزرگ عالی یعنی حضرت قیوم الزمان این فدوی راطلب داشتہ فرمودند کہ خواجہ جیو شمابجناب حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ازین ضعیف سلام رسانیدہ عرض نمائید کہ ارشاد حضرت تمام آفاق رادربر گرفتہ ہریکے ازیاران وخلفای ہرروزی بہ بشارات عالی مشرف مے شوند وترقیات فراوان حاصل می نماید تابہ مخدوم زادگان چہ رسد کہ ایشان محرم اسرار مخصوصہ آن حضرت اندواین فقیر بسبب سستی طالع مدت است کہ توجہ نیافتہ وبہ بشارتے سرفراز نگشتہ ازین ممر حسرت وپریشانی نقدوقت است امیداز تفضلات قیومانہ وترحمات کریمانہ آن دارد کہ این غریب رادرراہ نگذارند واز توجہ غریب پروری محروم نفرمانید وتوکید فرمودند کہ فلانی عرض احوال نہانی بسمع مبارک آن قبلہ درجہانی بعبارتے کہ لائق حال دانی برسانی فقیر باوجودیکہ لیاقت آن پیغام در خود نداشت اما امتثال امر ایشان بجاآوردہ وقت رادریافتہ معروضہ قطب رابموقف قطب الاقطاب رسانید م ساعتے سکوت نمودہ آب درچشم مبارک گردانیدہ فرمودند کہ خواجہ شماازماباایشان سلام برسانید وبگوئید کہ من باین کبر سن وضعف بدن بمردم طلاب صحبت می دارم بحکم حدیث قدسی اذا رایت لی طالبافکن لہ خادماًروی ازینہانمی تابم وآنچہ درنزدمابودمدتی است کہ بشما ایثار کردہ ایم اگربزیادتی آن شوق باشد درروضہ منورہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بروید ودرآن نعمت ہای تازہ ماراہم شریک سازید والحال وقت آن است کہ مسندی دربرابرمن فرش کنید ویاران راتوجہ نمائید ومرا ازین باربرآرید وقت مدداست نہ محل عذر فقیر این مدعارابعالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان برسانیدم خوش وقت شدند وشکر انہ الٰہی بتقدیم رسانیدند از خدمت زبدۃ الواصلین اسوۃ المحققین قدوۃ ارباب تحقیق حضرت شیخ محمد صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ برادر اصغر ایشان بودند چنین مردے می نمایند کہ ایشان فرمودہ اند کہ خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمودند کہ درمسترشدان سائر فرزندان بامسترشدان خود کہ بلاواسطہ باواسطہ صریحا

فرق یافته میشود این مشعر از کمال مناسبت معنوی حضرت قیوم الزمان امت باوالد ایشان که دیگرے رانیست چه ایشان دررنگ والدخود بهره اصالت داشتند وبدان ازسائر اخوان ممتاز بودند۔

وہ بشارات جو آپ کے والد حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں ان میں سے کچھ کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت قیوم زماں علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میرے بیٹوں میں سے نسبت اصحاب رکھتے ہو۔ کیونکہ تم نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اوران کا زمانہ پایا ہے۔اوردوسروں کو یہ فضیلت حاصل نہیں اورتم اسے کم نہ سمجھنا۔جیسا کہ صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے حضور سید المرسلین ﷺ سے جو کچھ ایک صحبت میں حاصل کیا وہ بعد میں آنے والے کامل ترین اوراکمل اولیاء میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوسکا۔اگرچہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اورعمر مروانی (عمر بن عبدالعزیز) ہی ہوں۔اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی صحبت کمال متابعت نبی ﷺ کی وجہ سے اس طرح اثر رکھتی ہے کہ تابع کامل کو متبوع کے تمام کمالات سے وافر حصہ عطا کیا جاتا ہے۔صاحب برکات اورمعدن الجواہر اپنی کتب میں تحریر کرتے ہیں کہ عارف کامل تام المعرفت اس عاصی سے پہلے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نے میری موجودگی میں فرمایا کہ اگر کوئی مقرب فرشتہ انسانی شکل میں زمین پر آئے تو وہ میرا گمان ہے کہ وہ میرے فرزند محمد صبغۃ اللہ کی حقیقت میں ہوگا۔حضرت خواجہ محمد حنیف کابلی علیہ الرحمۃ جو حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے اکابر خلفاء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بادشاہ کی دعوت پر حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ دار السلطنت کی طرف روانہ ہوئے۔اورآپ کے ساتھ تمام صاحبزادے اکثر خلفاء اورکافی تعداد میں مریدین جن کا شمار ممکن نہیں روانہ ہوئے۔اور ہر کوئی آپ کی توجہات سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق حصہ حاصل کر رہا تھا۔ایک دن بڑے صاحبزادے حضرت قیوم زمان نے اس فدوی کو طلب کیا اور فرمایا خواجہ جیو تم حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کرنا کہ حضرت کا ارشاد تو تمام آفاق عالم میں پہنچ چکا ہے۔اور ہر کوئی یاروں اور خلفاء میں سے روز بشارات سے نوازہ جاتا ہے۔اورآگے بڑھنے کیلئے ترقیات حاصل کرتا ہے۔یہاں تک کہ مخدوم زادگان آپ کے محرم راز مخصوصہ ہیں۔اور یہ فقیر ایک مدت ہوئی سستی کی وجہ سے کسی بشارت سے مستفیض نہیں ہوا۔ اور کوئی توجہ حاصل نہیں ہوئی۔میری یہ اس موجودہ وقت کی پریشانی ہے آپ کے فضل قیومانہ اور ترحم کریمانہ سے امید ہے کہ اس فقیر کو راستہ میں نہ چھوڑیں گے۔ اور فقیر کو توجہ غریب پروری سے محروم نہیں کریں گے۔اور ساتھ تاکید فرمائی کہ میری یہ راز کی باتیں اس قبلہ دو جہان کی سماعت تک جن حالات کے مطابق تم جو عبارت بہتر سمجھو اس میں پہنچا دینا۔میں اگرچہ باوجود اس کے کہ اس پیغام کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔لیکن آپ کا حکم مانتے ہوئے وقت کا خیال رکھتے ہوئے ایک قطب کی عرض کو قطب الاقطاب کی خدمت میں پہنچایا۔آپ یہ سن کر کچھ دیر خاموش رہے اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اورفرمایا کہ اپنے خواجہ کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ میں بڑھاپے اور کمزوری کے باوجود طلاب سالکین کے ساتھ صحبت کرتا ہوں اس حدیث قدسی پر عمل کرتے ہوئے:

إِذَا رَأَيتَ لِي طَالِبًا فَكُنْ لَهُ خَادِمًا.

ترجمہ: جب تو میرا کسی کو طالب دیکھے تو اس کا خادم بن جا۔

(شعب الایمان، رقم: ۹۴۸۲، حلیۃ الاولیاء، ج،۱۰، ص،۶۷، تفسیر الثعلبی، الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، ج،۳، ص،۳۳۴، لطائف الاشارات تفسیر القشیری، ج،۱، ص،۲۳۸، البحر المحیط فی التفسیر، ج،۳، ص،۱۲۱، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج،۱، ص،۲۹۹، فیض القدیر، ج،۲، ص،۳۹۱)

میں نے اس سے چہرہ نہیں پھیرا اور جو کچھ میرے پاس تھا ایک مدت ہوگئی کہ میں نے اسے ان پر نثار کر دیا وہ اگر اپنے ذوق وشوق میں زیادتی پاتے ہیں تو انہیں کہو کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ پر جائیں اور وہاں سے ملنے والی تازہ نعمت کا مجھے بھی شریک کریں۔ اور اس وقت حال یہ ہے کہ انہیں کہو کہ اپنی مسند میرے ساتھ لگائیں اور مریدین پر توجہ کریں۔ اور میری اس بوجھ سے جان چھڑائیں یہ مدد کا وقت ہے عذر کا نہیں۔ فقیر نے یہ ساری گفتگو عالی حضرت قیوم زمان علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہنچائی آپ خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کیا۔

حضرت زبدۃ الواصلین اسوۃ المحققین قدوہ ارباب تحقیق حضرت شیخ محمد صدیق رضی اللہ عنہ جو آپ کے چھوٹے بھائی تھے انہوں نے اس طرح کی مردمی دیکھائی کہ فرماتے ہیں حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مریدوں اور اپنے بیٹے محمد صبغۃ اللہ کے مریدوں میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ بخلاف دوسرے صاحبزادوں کے مریدین اور اپنے مریدین میں کہ ان میں بلاواسطہ یا بالواسطہ فرق محسوس کرتا ہوں۔ یہ حضرت قیوم زماں کی معنوی مناسبت کا واضح ثبوت ہے۔ جو ان کو اپنے والد محترم سے حاصل ہے جو کسی اور کو نہ تھی۔ کیونکہ آپ اپنے والد کی طرح اصالت سے حصہ رکھتے تھے۔ اور اس وجہ سے دوسرے بھائیوں سے ممتاز تھے۔

درمعدن الجواهر خدمت میان سفر احمد نقل از والد خود حضرت شیخ محمد فضل الله که خواهرزاده حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله تعالیٰ عنه اند می کنند که ایشان می فرمودند که یک مرتبه حضرت قیوم الزمان ختم قرآن مجید درماه رمضان المبارک درصلوة تراویح،بنفس نفیس خود درمسجد یکه متصل خانه مبارک ایشان بودمی نمود درشب ختم چند سوره راموقوف از مسجد خود نموده درخدمت حضرت عروة الوثقیٰ شتافتند بامید آنکه برکات ختمه رابابرکات حضرت عروة الوثقیٰ جمع نموده حظ وافر حاصل نمایند وسور موقوفه رابایشان شنوانند القصه درچند رکعت اخیر آن سور رابحضرت عروة الوثقیٰ رضی الله تعالیٰ عنه شنوانیدند ودرحین استماع غیبتی واستغراقے برتمام مجلس روئداد بعد ازفراغ ختم حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله تعالیٰ عنه بحضرت قیوم زمان خطاب کرده فرمودند که درحین تلاوت شما اسرارے درمیان آمد که مصداق آن لاعین رات ولااذن سمعت توان گفت ازجمله اسرار واجب الاستتار چیز بظهور پیوست ونزول اجلال بلاکیف باکمال عظمت وکبریای معلوم گردید وتاج عالی مکان به جواهر ویواقیت که روشنی آن ازوادی ناسوت تاتختگاه جبروت آفاق رادرگرفته برفرق شماتافت مانا که درنزول اجلال ملهم گردیده که این نزول بلاکیف،ازقبیل متشابهات است کماوردفی الخبرینزل رَبُّنَااِلَی السَّمَآءَ الدُّنْیَا وکلمات اکابر رابحسن قبول باید شنید وعلم آنرامفوض برقائل باید داشت وَبَرَدِّ وانکارپیش نبائد آمد که موجب سعادت است وردوانکارمشعر شقاوت هٰذاهوالحق فماذابعد الحق الاالضلال

ترجمہ: معدن الجواہر میں حضرت میاں سفر احمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں جو حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قیوم زمان نے اپنے گھر سے ملحقہ مسجد میں رمضان شریف میں خود نماز تراویح میں قرآن کریم ختم فرمایا۔ اور ختم شریف کی رات چند سورتوں کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ امید ہے کہ ختم مبارک کی برکات کو حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی برکات کے ساتھ جمع کریں گے اور موقوف سورتیں انہیں سنائیں گے۔ الغرض موقوف شدہ سورتوں کو حضرت عروۃ الوثقیٰ کی موجودگی میں پڑھا گیا اور ان رکعات میں قرآن کریم کی تلاوت کے دوران تمام نمازیوں پر استغراق طاری ہوا ختم کے بعد حضرت عروۃ

الوثقیٰ ﷺ نے حضرت قیوم زمان علیہ السلام سے فرمایا: کہ تمہاری تلاوت کے دوران ایسے اسرار نازل ہوئے کہ جو اس جملہ کا مصداق ہیں۔

مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ۔

ترجمہ: انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔

(صحیح البخاری، رقم: ۳۲۴۴، صحیح مسلم، رقم: ۲۸۲۴، سنن الترمذی، رقم: ۳۱۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۳۲۸، سنن الدارمی، رقم: ۲۸۶۱، ج، ۳، ص، ۱۸۶۰، الزہد والرقائق لابن مبارک، ص، ۵۱۱، رقم: ۱۴۵۶، مسند حمیدی رقم: ۷۷ ۹، ج، ۲، ص، ۲۴، مسند احمد، رقم: ۸۱۴۳، مسند البزار، رقم: ۹۱۴۳، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۱۱۰۱۹، صحیح ابن خزیمہ، ج، ۳، ص، ۱۹۰، صحیح ابن حبان، رقم: ، ج، ۲، ص، ۹۱، المعجم الاوسط، رقم: ۲۰۰، المعجم الصغیر، رقم: ۱۵۱، المعجم الکبیر، رقم: ۵۷۰۶، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم: ۳۵۴۹، حلیۃ الاولیاء، ج، ۲، ص، ۲۶۲، شعب الایمان، رقم: ۶۵۱۴، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۳۷۰، معجم ابن عساکر، رقم: ۳۹۴)

اور جو اسرار نازل ہوئے ان کا پوشیدہ رہنا واجب ہے ان سے کئی چیزوں کا ظہور ملا ہوا ہے اور نزول اجلال بے کیف با کمال عظمت وکبریائی معلوم ہوا اور ایک بلند تاج جو جواہر ویاقوت سے جڑا ہوا تھا جس کی روشنی وادیٔ ناسوت سے تختگاہ جبروت تک ہے اور آفاق کو اس نے گھیر لیا وہ تمہارے سر کی مانگ پر چمک رہی تھی اور اس نزول اجلال کے دوران الہام ہوا کہ یہ نزول محمد صبغۃ اللہ کے قرآن کریم سننے کی برکت سے ہوا ہے۔ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ نزول اجلال بلا کیف یہ متشابہات کا حکم رکھتا ہے۔ جس طرح کہ حدیث پاک میں وارد ہوا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا۔

ترجمہ: ہمارا رب ہر رات نزول فرماتا ہے آسمان دنیا پر (صحیح البخاری، رقم: ۱۱۴۵، صحیح مسلم، رقم: ۷۵۸)

اور بڑے لوگوں کے کلمات اچھائی سے قبول کرنا اور سننا چاہئے اور اس کا علم اس کے کہنے والے کو بھی سونپنا چاہئے اور رد وانکار کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے۔ یہی سعادت کا سبب ہے اور انکار باعث شقاوت ہے۔ یہی حق ہے اور حق کے بعد گمراہی ہی ہے۔

واز خدمت حضرت خواجہ محمد صدیق پشاوری کہ از اعاظم خلفائے حضرت عروۃ الوثقیٰ اند مروی است کہ این فقیر در حین حیات حضرت عروۃ الوثقیٰ بہ جہت شرف زیارت ایشان مشرف شدم ورع وتقوی حضرات مخدوم زادگان رابیش از حد مشاہدہ می نمودم وہریکے مزین بحیلہ شریعت وراہنمونی طریقت بمرتبہ کمال می یافتم بنا گاہ در خاطر این خاک راراہ افتاد کہ فرزندان حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ درفضائل وبزرگے ہریکی رابیش از دیگرے می بینم آیا ہمہ ایشان درقرب الٰہی جلّ شانہ برابر اند یا فرق ہم دارند اگر فرق بود افضل اینہا کدام باشدہر چند این خطرہ رادور می نمودم وندامت می کشیدم بلکہ باستغفار معالجہ رفع خطرہ می کردم سودمند نمی شد بلکہ خطرہ مذبور مے افزود وتشفی این معنی را از جناب حضرت عروۃ الوثقیٰ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دانستہ باوجود ترک ادب وقت رادریافتہ مقدمہ مذکورہ رابموقف عرض رسانیدم تبسم نمودہ فرمودند کہ خواجہ حل این معنی دربلدہ پشاور بعد از دخول شمادرشب اول خواہد شد فقیر بعد چندے از جناب اقدس مرخص شدہ روانہ پشاور شدم روز دخول فرحت فراوان داشتم کہ امشب حل این مقدمہ بیمن پیر دستگیر خواہد شد چون روز بآخر رسید وشب پرتو انداخت بانتظار بودم چون بخواب شدم درواقعہ بشرف زیارت جناب اقدس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف شدم می بینم کہ جناب اطہر باچاریار کبار تشریف ارزانی دارند وحضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ باسائر فرزندان خودمقابل روی مبارک دست بستہ ایستادہ

اندد راین اثنای آن حضرت علیه الصلوۃ و السلام به بنده مے فرمایند که فرزندان شیخ محمد معصوم بااو در رنگ هر چهار یار من اند بامن وسبابه مبارک راجانب خلفائے گردانیده وباز سباء رابنز دیک حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالیٰ عنه برده فرمودند الکبیر کبیر فافهم ازاین بشارت معتقد حضرت مخدوم زاده بزرگ یعنی حضرت قیوم الزمان بیش ازهمه گردیدم وفضل ایشان رابرهمه در رنگ قطعی دانستم من معدن الجواهر خدمت حضرت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی الله عنه ایشان رابشارت داده اند که دنیاترا آخرت گردانیده اند چنانکه تصریح آن بمکتوبے که بنام حضرت قیوم الزمان درجلداول ورودیافته ومعنی این کلمه رانیز دران مکتوب حل فرموده اند وبدین عنوان بیان فرموده اند که حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه مبشر ساخته اند که دنیاترا آخرت گردانیدیم سطرے چند درحل شرح این عبارت عالیه وحل این مکاشفه غیبه مرقوم میگردوبگوش هوش استماع نماتم کلامه العالی درآخرهمین مکتوب نوشته فافهم فانّ کلامنااشارۃ وبشارۃ لک مکتوب شریف طولانی است ان شئت فارجع الیه۔

ترجمہ: حضرت خواجہ محمد صدیق پشاوری علیہ الرحمۃ جوحضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے بڑے خلفاء سے ہیں ان سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ یہ فقیر حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں آپ کی زیارت کرنے کیلئے حاضر ہوا۔ وہاں میں نے صاحبزادگان کا تقویٰ وطہارت کا منظر بہت خوب دیکھا اور ہر ایک کو شریعت مطہرہ کے احکام سے مزین پایا۔ اور طریقت کی راہنمائی میں انہیں مرتبہ کمال پر پایا یہ سب کچھ دیکھ کر اس خاکسار کے دل میں یہ خیال آیا کہ ان صاحبزادگانِ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کو بزرگی وفضائل میں ہر ایک کو ایک دوسرے سے بڑھ کر دیکھا تو مجھے یہ خیال آیا کہ یہ سب قرب خداوندی جل شانہ میں برابر ہیں یا کوئی فرق ہے۔ اور اگر کوئی فرق ہے تو کس میں ہے کس درجہ کا ہے۔ میں نے اس خیال کو ہر درجہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ختم نہ ہوا مجھے اس سے بہت ندامت بھی ہوئی پھر میں نے اسے ختم کرنے کی کوشش کرنے میں استغفار کرتا رہا لیکن پھر بھی کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ یہ خطرہ اور بڑھ گیا۔ آخر میں نے ترک ادب کرتے ہوئے اور وقت کا خیال کئے بغیر اس معاملہ کے حل کیلئے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ غوث الثقلین کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور کہا کہ اے خواجہ تمہارے اس مسئلہ کا حل تمہارے پشاور میں پہنچنے کے بعد پہلی رات میں حل ہوگا۔ فقیر کچھ دنوں کے بعد آپ سے اجازت لے کر پشاور گیا۔ جب میں داخل ہوا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آج رات میری مراد پوری ہوگی۔ جب دن ختم ہوا اور رات چھانے لگی تو مجھے انتظار لگ گیا۔ اس کے بعد جب رات میں مجھے نیند آئی تو خواب میں میں جناب اقدس رسالت مآب حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ تو یہ منظر دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ کے چاروں خلفاء کرام رضوان اللہ علیہم بھی موجود ہیں اور آپ ﷺ کے سامنے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ اپنے فرزندان کے ساتھ دست بدستہ کھڑے ہیں۔ اسی دوران حضور ﷺ مجھے فرماتے ہیں کہ شیخ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے فرزندان ان کی نسبت میں اس طرح سے ہیں جس طرح یہ چاروں خلفاء سے میری نسبت ہے۔ اس کو بتاتے ہوئے آپ نے شہادت کی انگلی سے سب کی طرف اشارہ کیا اور آخر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بڑا بڑا ہوتا ہے اس سے سمجھ جاؤ۔ میں اس بشارت سے حضرت مخدوم زادہ بڑے صاحبزادہ یعنی حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کو تمام صاحبزادوں سے افضل جاننے لگا۔ اور ان کی افضلیت کو قطعی طور پر سمجھنے لگا۔ یہ حکایت معدن الجواہر سے لی گئی ہے۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا تمہاری دنیا کو آخرت بنا دیا گیا ہے جیسا کہ اس کی تصریح اس مکتوب میں ہے جو حضرت قیوم زماں علیہ الرحمۃ کی طرف لکھا گیا اور آپ کے مکتوبات کی جلد اول میں ہے۔ اور اس جملہ کا معنی بھی اس مکتوب میں

حل کیا گیا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ اور اسے اس عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔ کہ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری دنیا کو آخرت بنا دیا گیا ہے۔ ہم اس معنی کے بیان کیلئے اور اس عبارت کی پیچیدگی کو حل کرنے کیلئے چند سطریں تحریر کرتے ہیں۔ اسے غور سے سنیں۔ آپ کا کلام مکمل ہونے کے بعد آخر میں لکھا ہے۔ اسے سمجھو ہمارا یہ اشارہ اور تمہارے لئے بشارت ہے۔ آپ کا مکتوب کافی لمبا ہے۔ اگر آپ اسے پڑھنا چاہتے ہیں تو مطلوبہ جگہ کو دیکھ لیں۔

نوشته اند که وضع شریف حضرت قیوم الزمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود وفور علائق و کثرت وابستگان و نیاز مندان در غایت بی تعلق ونهایت بی تعینی افتاده بود چنانچه دنیا و مافیهارا به پشت پازده و علت غائی بیش از آخرت نشمرده متوجه مطلبی بودند که دست اکثر ازاهل الله از ان شجره بلند بالا کوتاه و درراه است حتی که حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمودند که درین بی تعلق وبی تعینی، که سرمایه عمر گرامی فرزندی محمد صبغة الله مصروف است مرا آرزوی آنست که یک روز ما باین صرافت بگذرو میسر نیست چنانکه وقت رحلت خودنیز تحسین وضع نموده اند چنانچه درمنتخب رابع درذکر وفات حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه مذکورشده مجملش آنکه حین ارتحال خود ایشان راقریب طلب داشته فرموده اند که وضع بی نظیر شماهمیشه مقبول ومحبوب مابوده،است تغیر وتبدیل رادرآن وضع بی نظیر تجویز نخواهید فرمودد وبرادران وهم شیران همه از شماخوردانداگرازان هاکوتاهیے وتقصیرے سرزندبرآن نخواهید رفت سیوم صحبت سلاطین بی ضرورت کلی تاممکن باشد اختیار نخواهید کرد عادت مبارک ایشان برستراحوال چنان مائل افتاده بود که هرگز اظهاراحوال راتجویز نداشتند تااین که بعضی ازمخلصان به عرض عالی ایشان رسانیدند که بااین همه کثرت اسرارووارادات این قدرتستر راچه سبب باشد فرمودند که آنچه حق گفتن ونوشتن بود حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه وحضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه گفته ونوشته اند دیگری رابهتر ازین گفتگو درین عصر ممکن نه واگرهمونراتکرارکندتحصیل حاصل کرده باشدوبزنان الهام ترجمان این فردآوردند

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت قیوم زمان ﷺ کا کثرت معاملات اور کثیر تعداد میں متعلقین و وابستگان کے آنے جانے سے واسطہ تھا لیکن اس کے باوجود کسی دنیاوی معاملہ سے نہ کوئی تعلق نظر آتا تھا اور نہ تعین تھا۔ اور گویا کہ دنیا و مافیہا کو آپ نے پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ اور آپ آخرت سے زیادہ علت غایہ کسی چیز کو نہ سمجھتے تھے اور ہمیشہ اپنے اس مطلب کی طرف توجہ فرماتے تھے۔ اور اس وصف سے اکثر اہل اللہ کا ہاتھ پیچھے رہ گیا اور اس مطلب اعلیٰ کے شجرہ طوبیٰ کے حصول میں وہ راستے میں ہی رہ گئے۔ حتیٰ کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو دنیا سے بے تعلقی اور بے تعینی میرے فرزند محمد صبغۃ اللہ کو پوری عمر حاصل رہی میری آرزو ہے کہ میں بھی ایک دن کیلئے اس میں سے گزروں لیکن مجھے یہ حاصل نہ ہوا۔

اسی طرح آپ اپنے اس صاحبزادے کی خوبیوں کو اپنی اس دنیا سے رحلت کے وقت بھی بیان کرتے ہیں جن کا ذکر منتخب رابع میں حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کی وفات کے بیان میں گزر چکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے انہیں اپنی وفات کے وقت قریب بلایا اور فرمایا تمہاری بے نظیر شخصیت کے اوصاف و خصائل مجھے ہمیشہ پسند رہے ہیں۔ اور تو نے ان اوصاف حمیدہ خوبہ میں تبدیلی نہیں کرنی۔ دوسرا یہ کہ تمہارے بہن بھائی سب تم سے چھوٹے ہیں اگر ان سے کوئی غلطی

وکوتاہی ہوتی ہے تو ان سے درگزر کرنا۔اور تیسرا یہ کہ بادشاہوں کی صحبت کو بے بغیر کلی ضرورت کے اختیار نہ کرنا۔اور احوال وواردات میں آپ کے ستر کی عادت کچھ اس طرح سے تھی کہ ان کا اظہار نہ کرتے تھے اور نہ اسے جائز سمجھتے تھے۔یہاں تک کہ جب بعض مخلص دوستوں نے عرض کیا کہ حضور آپ کے احوال وواردات کثرت سے ہیں آپ انہیں بیان نہیں کرتے اسے چھپانے میں کیا حکمت ہے۔آپ نے فرمایا ان احوال کے بیان کرنے کا جو حق تھا اسے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہما نے بیان وتحریر فرما دیا ہے ان سے بہتر بیان کرنے والا اس زمانے میں کوئی نہیں اور اگر انہیں کو دوہرانا ہے تو یہ تحصیل حاصل ہے اور اپنی زبان سے یہ شعر کہا۔

فرد:

درمکرربستن مضمون رنگین خسن نیست		کم دھد رنگ ار کسی بند دحنائے بستہ را

ترجمہ: رنگین مضمون میں تکرار حسن نہیں، کیونکہ استعمال شدہ مہندی کا رنگ کم آتا ہے

واکثر ھامے فرمودند کہ قیامت محک ھر کمال است ودران جاھر کس بتمام عیار خواھد گرفت یا از اعتبار خواھد افتاد وخلص کلام آن کہ خاطر حضرت قیوم الزمان مائل بر کمال ستر افتادہ چنانکہ مکاتیبی کہ از حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنام نامی ایشان کہ مشعر از درجات ایشان بودوارد میشد بعد از مطالعہ آن مکاتیب کہ الحال در مکتوبات معصومی بنام ایشان یافتہ می شو از ان قبل اند کہ قبل رسیدنیدہ اند بااین ھمہ تستر وپوشیدگی آن قدر کہ خوارق ومعارف وتصرفات عالی کہ از ایشان ظھور یافتہ درحضرات مجددی از کسی شنیدہ شد بلی للہ درالقائل مصرعہ پریر وتاب مستوری ندارد چنانچہ بعضی از ان درین تذکرہ ثبت یافت وبعضی در تذکرہ آیندہ نوشتہ خواھد شد

ترجمہ: اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ قیامت ہر کمال کو ختم کرنے والی ہے اور کوئی کتنی بھی عیاری کرے یا اعتبارات کا اظہار کرے سب نے اس میں جانا ہے۔خلاصہ کلام یہ کہ آپ احوال کے بیان کرنے میں مائل بستر تھے اور حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کے مکتوبات جو آپ کے نام نامی سے منسوب ہیں پڑھنے والا ان میں سے آپ کے مقامات کو جانا جا سکتا ہے۔یہ وہ مکتوبات ہیں کہ ان میں براہ راست کسی کو ان احوال کی خبر نہیں دی گئی۔اور یہ مکتوبات بھی وہ ہیں کہ ان کو آپ نے کسی ضرورت کے تحت کسی کو لکھا اور راستے میں کسی مخلص نے اس کی نقل تیار کر کے رکھ لی۔اس کے بعد اس مکتوب کو پھر اس کی طرف بھیج دیا گیا۔لیکن اس پوشیدگی کے باوجود آپ سے جو خوارق عادات وکرامات ظاہر ہوتے ہیں وہ شمار میں نہیں آتے اور حضرات مجددی میں سے کسی سے ان کا ظہور نہیں ہوا۔کہنے والے کو اللہ تعالیٰ جزا عطا فرمائے۔(چھپا ہوا اڑنے کی تاب نہیں رکھتا) ان میں سے بعض خوارق عادت وکرامات کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔اور کچھ کو آئندہ تذکرہ میں لکھیں گے۔

وخدمت حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ حضرت قیوم الزمان رابلک سائر اخوان ایشان بمنصب محبوبیت مستسعد اند چنانکہ درکتاب مواھب القیوم فی اسرر المعصوم کہ تصنیف مخدوم زادہ باکمال میان شا فی الحال است بتفصیل آوردہ اند خصوصاً کہ خدمت،حضرت قیوم الزمان مبشر باصالت اند واستعداد قیومیت بی بھرہ اصالت ممکن نہ لھذا ایشان رادرسائر اخوان باین منصب

ممتاز فرمودند وپیش طاق ایشان رامرتفع گردانید ند صاحب برکات معصومی مے نویسند که حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ میفرمودند که اگرپدری تعظیم پسری می نمودمن تعظیم فرزندی محمد صبغة الله نمایم هر چند بعضی اخوان وبنی اعمام نیز این منصب رادرخودیافته اند بلکه اظهار نموده وجه توفیق این راحضرت والده فقیر که اعظم اولیای زمان وقدوة صالحات دوران بوده اند چنین فرموده اند که فرزندان حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه از شش بمتابعت والد خویش درجه کمال داشتند وهیچگو نه درجه از درجات اتباع رانمی گذاشتند وتابع کامل راازجمیع کمالات متبوع حظ وافر وبرخ کامل است وقیومیت نیز از مناصب خاصه والد ایشان بود وهر یکے از آزانها مظهر کمالات قیوم بوده اند وبه تبعیت آثار وعلامت قیومیت رادرخود مشاهده مے کردند لاچار حاکم برقیومیت خود بودند پس هر یکے رامظهر قیوم بایددانست وبه تبعیت قیوم باید گفت امابا صالت بموجب دلائل وبشارات که ذکر یافته حضرت قیوم الزمان راکه شیخ محمد صبغة الله باشند قیوم جهان بعد از استماع این تطبیق وتوفیق خیلے محظوظ شده بحضرت والده فرمودند که هر چند مردم دراین معنی غور بسیار نموده اند ودلائل بیشمار بیان کرده اماآنچه شما فهمیده آید کسے بادراک آن نرسیده بود گویا که این ودیعت برای شمابود جزاک الله سبحانه خیر الجزاء۔

ترجمہ: حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت قیوم زماں علیہ السلام بلکہ اپنے تمام صاحبزادگان کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا میرے سارے بیٹے محمدی المشرب ہیں اور تمام منصب محبوبیت کیلئے مستعد ہیں جیسا کہ مخدوم زادہ باکمال میاں شافی الحال کی تصنیف مواہب القیوم فی اسرار المعصوم میں اس کی تفصیل ذکر کی گئی ہے۔ اور خصوصاً حضرت قیوم الزماں علیہ السلام کو اصالت کی بشارت دیتے ہوئے کہا کہ منصب قیومیت اصالت کے حصہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے انہیں دوسرے تمام بھائیوں میں ممتاز درجہ دیا گیا۔ اگرچہ ان کے مقامات بھی مرتفع ہیں صاحب برکات معصومی فرماتے ہیں کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگرچہ بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہے لیکن میں اپنے بیٹے محمد صبغۃ اللہ کی تعظیم کرتا ہوں۔

اسی طرح اگرچہ یہ مقام ومنصب دوسرے بھائی اور آپ کے چچازاد بھی اپنے اندر پاتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ اور اس میں موافقت کی وجہ فقیر کی والدہ محترمہ جو اپنے زمانہ کے اعظم اولیاء اور صالحین زمان کی امام تھیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزندان اپنے والد سے چھ جہات میں مطابقت رکھتے ہیں اور اتباع کے درجات میں سے کسی درجہ کو انہوں نے نہیں چھوڑا اور تابع کامل کو اپنے متبوع کے کمالات تمام کمالات میں سے وافر حصہ میسر ہوتا ہے۔ اور مقام قیومیت بھی ان کے والد کا خاصہ ہے اس لئے ان میں سے ہر کوئی کمالات قیومیت کا مظہر ہے اور تابعیت کے ساتھ اپنے اندر آثار قیومیت کا مشاہدہ کرتا ہے اور یقیناً وہ اپنی قیومیت کے حاکم ہیں اور ہر ایک کو مظہر قیومیت ماننا چاہئے بالتبع انہیں قیوم کہنا چاہئے لیکن اصالت کے اعتبار سے جو دلائل سے واضح ہے اور بشارات میں ان کا ذکر پایا گیا اس لئے حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ کو قیوم جاننا چاہئے اور ہر ایک کے مراتب کے فرق کا لحاظ کرنا چاہئے۔

میرے مرشد قیوم جہاں اس تطبیق اور توفیق کے خیال سے بڑے محظوظ ہوئے اور والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اس معاملہ کو سلجھانے کیلئے بہت سارے لوگوں نے گفتگو کی ہے اور اس غور وفکر میں بڑے دلائل دیتے ہیں لیکن جو تم سمجھی وہ تمہارا خاصہ ہے۔ اس ادراک تک کوئی اور نہیں پہنچا اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی جزا عطا فرمائے۔

تذکرہ ثانی از منتخب خامس در ذکر فضائل وخصوصیات وتصرف وخرق عادات جناب حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعمال یومی ولیلی ایشان تمام بمتابعت سنت بودہ تقاعد از اتباع سنت اگر امر سہل می بود چون کوہ عظیم بنظر مبارک ایشان مے نمود تفصیل آن رامیان سفر احمد در معدن الجواہر نمودہ ویک معدن تمام در تمام عبادات وعادات ایشان بیان کردہ وچون وضع این منتخب بر انتخاب است لہذا از تفصیل آن تقاعد نمودہ شد کہ اگر بتفصیل مے پرداخت ہر آئینہ مثل رابع این کتاب علاوہ می شد ماحصلش آنکہ درھر امور متابعت سنت ازدست ندادہ اند حتی کہ درخودن وپوشیدن ونشست وبرخاست وسفر وحضر ولباس وادعیہ موقتہ وغیرموقتہ واذکار لسانی وجنانی وصوم وصلوۃ وحج وعمرہ وزکوۃ وخلق واحسان وتوکل وتبتل وحلم وعلم وسخاوکرم وتحمل وغیرہ محاسن سرموی بی اتباع نبودند ومحاسبہ اعمال خودھر روز وشب موبمومی نمودندواعمال دنیات خودرامعیوب مے انگاشتند ونادم ومستغفر مے بودند وھیچگونہ حسنی را در اعمال خود تصور نداشتند وازین ممر محزون می بودند و وَاعْمَلْ وَاسْتَغْفِرْ رادست آویز داشتند وکشوف وواردات راکہ اگرمثل فلق صبح روشن می بود وسرموبشریعت حقہ برابری نمی داشت نمی پسندیدند باوجود کمال علمیت ادنی مسئلہ رابی اذن علمائے دیندار بعمل نمی آوردند وباوجود قطبیت وقیومیت بمنصب غوثیت وفردیت نیز ممتاز بودند می آرند منصب غوثیت راازعطایای حضرت شیخ الجن والانس سید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یافتہ بودند چنانچہ کیفیت آنرا در منتخب رابع احوال والد ایشان نوشتہ شد کمالایخفےٰ علےٰ عابرہ نورانیت جبہہ مبارک ایشان آنقدر بود کہ نظر ہر کہ بر جمال باکمال ایشان مے افتاد بزبان حال میگفت ماھٰذا بشرا ان ھٰذا الاملک کریم

تذکرہ ثانی از منتخب خامس

حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل وخصوصیات وکرامات

آپ کے دن ورات کے تمام اعمال سنت کے مطابق ہوتے تھے اور کسی آسان سے کام سے بھی سنت کو چھوڑنا آپ کیلئے کوہ عظیم کا درجہ رکھتا تھا۔ ان سب اعمال کی تفصیل میاں سفر احمد نے معدن الجواہر میں بیان فرمائی ہے اور اس میں سے ایک معدن صرف آپ کی عبادات وعادات کے متعلق خاص کیا ہے اس کتاب کو ہم نے انتخاب کیلئے لکھا ہے اس لئے وہ ساری تفصیل یہاں ذکر نہیں کریں گے۔ اور اگر تفصیل کی طرف جائیں تو اس کتاب کا چوتھائی حصہ اسی لئے خاص ہو جائے گا۔ اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے کسی معاملہ میں سنت کی اتباع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ حتیٰ کہ کھانے، پینے، بیٹھنے، اٹھنے، سفر، قیام، موقت وغیر موقت دعائیں، اذکار لسانی وجنانی، نماز، روزہ، حج، عمرہ، زکوۃ، خلق، احسان، توکل، گوشہ نشینی، حلم، علم، سخاوت، کرم، تحمل اور اس کے علاوہ تمام محاسن بال برابر بھی سنت سے علیحدہ نہ تھے۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ دن ورات لمحہ بالمحہ کرتے تھے۔ اپنے اعمال اور نیات کو کامل نہ سمجھتے تھے۔ اس وجہ سے آشفتہ وپریشان رہتے تھے۔ اچھے عمل اور استغفار کے درپے رہتے تھے اور وہ کشف وواردات جو بال برابر بھی شریعت کے موافق نہ ہوتی انہیں ذرا بھی پسند نہ فرماتے

تھے۔ اور خود باوجود کمال علمیت کے چھوٹے سے مسئلہ کو بھی علماء کی اجازت کے بغیر عمل میں نہ لاتے تھے۔ باوجود اس کے کہ خود منصب قیومیت، غوثیت اور فردیت سے ممتاز تھے اور فرمایا کرتے تھے میں نے منصب غوثیت حضرت شیخ الجن والانس سید عبدالقادر الجیلانی ﷺ کی عطا سے حاصل کیا ہے۔ جیسا کہ اس کی کیفیت منتخب رابع میں آپ کے والد کے احوال میں بیان کی گئی۔ جو کہ اسے پڑھنے والے پر مخفی نہیں۔ آپ کے چہرہ مبارک کی نورانیت ایسی تھی کہ جو بھی آپ کی زیارت کرتا وہ یہ کہتا:

مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ

ترجمہ: یہ کوئی انسان نہیں بلکہ کوئی عزت دار فرشتہ ہے۔ (سورۃ یوسف: ۳۱)

صاحب معدن الجواھر مے نویسد کہ این مسکین در واقعہ بزیارت جناب اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مشرف شدم آن حضرت رابصورت حضرت قیوم الزمان متمثل یافتم این نیز از کمال متابعت ایان مخبر است یکی از اولیای زمان ایشان مے نویسد کہ فقیر ارادہ خرید بعضی امتعہ داشتم می بینم کہ گوئیدہ در واقعہ میگوید ولباس التقوی ذلک خیر چنانچہ میان صبغۃ اللہ جیو راست یا چنانچہ میان صبغۃ اللہ جی دارند یکی ازاین دو کلمہ مے گوید ازان معتقد تقوی ایشان گردیدم۔

ترجمہ: صاحب معدن الجواہر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو حضرت قیوم زمان علیہ السلام کی صورت میں دیکھا۔ یہ واقعہ آپ کی کمال اتباع کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس زمانہ کے اولیاء میں سے ایک بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ سامان کی خریداری کا ارادہ رکھتا تھا اس خریداری کے دوران ایک آواز میں نے سنی تقویٰ کا لباس بہترین ہے جیسا کہ میاں صبغۃ اللہ کا ہے یا یہ کہا جو میاں صبغۃ اللہ علیہ السلام کے پاس ہے۔ ان دو جملوں میں سے کوئی ایک کہا تھا۔ یہ سن کر میں ان کے تقویٰ کا معتقد ہو گیا تھا۔

صاحب معدن الجواھر مینویسد کہ عزیزی ازمجازان حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ بنزد راقم بیان نمود کہ جناب حضرت قیوم الزمان از کابل می آمدند وبدار الارشاد سرھند داخل مے شدند مخلصین ومریدین در رکاب سعادت آثار ایشان بودند ومردم شہر نیز جماعت کثیر باستقبال ایشان برآمدہ بودند وباد بہ تندی می ورزید وگرد وغبار جسم وشمائل خلق رامملو ساختہ درآن اثنامے مراملھم ساختند کہ درمغز ھر کسی یاھر یکی ذرہ ازین گرد رسیدہ یادرون چشمش دویدہ بلی ھر کہ درین قافلہ باشد اگرچہ نیت استقبال ندارد اما از بزرگے ایشان منکر نبود بطفیل محمد صبغۃ اللہ آن کس رابخشیدم وداخل مقبولان گردانیدم فقیر این مقدمہ رابعرض حضرت قیوم الزمان رسانیدم تبسم فرمودہ حمد مولی علی الاطلاق رابجا آوردند۔

ترجمہ: صاحب معدن الجواہر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ کے خلفاء میں سے کسی عزیز نے مجھے بیان کیا کہ حضرت قیوم زمان کابل سے دارالارشاد سرہند تشریف لائے۔ اور شہر میں داخل ہوئے۔ کافی مریدین اور مخلصین آپ کے ساتھ تھے اور شہر سے بھی کثرت سے لوگ آپ کے استقبال کیلئے آئے تھے اسی دوران ہوا تیز چل پڑی اور گرد و غبار نے لوگوں کے جسم اور لباس کو بھر دیا اس حالت کے دوران مجھے الہام ہوا کہ اس جماعت میں جتنے بھی لوگ ہیں اگرچہ ان میں سے کوئی استقبال کیلئے نہیں آیا۔ شرطیکہ وہ آپ کی بزرگی کا منکر نہ ہو ان میں سے جس کے دماغ یا آنکھ میں ایک ذرہ بھی غبار کا گیا ہے اسے بخش دیا گیا اور اسے مقبولان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ فقیر نے اپنے اس الہام کا ذکر حضرت قیوم الزماں علیہ السلام کی بارگاہ میں کیا تو آپ یہ سن کر تبسم فرمانے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ کی

مطلقاً حمد بیان کی۔

می آرند که دراواخر عادات مبارک ایشان چنان قرار گرفته بود که تلاوت کلام مجید بآواز خفی می نمودند یکی از نیازمندان صادق العقیدت وقت را دریافته بعرض پایه ولایت رسانید که درخفی خواندن آیا حکمتی باشد ساعتے خاموش مانده فرمودند که در آخر عمر حضرت ایشان یعنی حضرت عروۃ الوثقیٰ قدسنا الله بسره الاقدس تلاوت را بصوت خفی اختیار فرمودند روزے یکی از مخلصان همین قسم عرض نموده فرمودند که وقت تلاوت تمام مکونات الٰهی تعالیٰ شانه شریک می شوند ونمی گذارند که این کس بآواز بلند تواند خواند چون رای ایشان برستر احوال اقرار گرفته بود جو ب اورادر جواب حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی الله عنه ادافرمودند

ترجمه: اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ عمر کے آخری ایام میں قرآن کریم آہستہ آواز میں پڑھا کرتے تھے۔آپ کے مریدین میں سے کسی نے جب یہ دیکھا تو اس نے کسی مناسب وقت میں آپ سے کلام اللہ آہستہ پڑھنے کی وجہ دریافت کی کہ اس میں حکمت کیا ہے۔آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: کہ آخری عمر میں میرے شیخ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی تلاوت کلام الٰہی کو آہستہ آواز میں شروع کر دیا تو اسی طرح کسی مرید نے آپ سے یہ سوال کیا تھا تو آپ نے جواب دیا کہ تلاوت کے وقت تمام مکونات الہیہ جل شانہ میرے شریک ہوتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ ان کی آواز سے کوئی شخص اس بات سے مطلع ہو جائے۔ یعنی کہ آپ کی رائے احوال کے ستر پر تھی۔حضرت قیوم جہاں کا جواب حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے جواب میں تھا۔

شعر

خوشترآن باشد که سردلبران		گفته آید درحدیث دیگران

ترجمه: اچھا شخص وہ ہوتا ہے جو محبوبان کا راز، دوسروں کی بات میں کہہ جائے

از مرزامحمد مسعود کابلی که مخلص ایشان بوده مروی مے نویسند که اهلیه مومی الیه مذکور فوت شده بود خدمت حضرت قیوم الزمان بجهت فاتحه تعزیت خانه اورامشرف نمودند مومی الیه بعرض رسانید که متوفی مذبوره خیلی اخلاص واعتقاد بخدمت ایشان داشت اگرمرضی عالی باشد که مرقداوقریب است اگرقدم رنجه فرمانید موجب بنده نوازی خواجه بود حضرت ایشان قبول فرموده به مرقدآن رفتند ودعای مغفرت برقبر اوخواندند ومراقب شدند دراثنای دعاومراقبه فرحی وسروری برجبه ایشان عیان گردید چون به پالکی شریف سوار شدند ورجوع فرمودند مرزامحمد مسعود پالکی مبارک راگرفته دررکاب سعادت انتساب می رفت دراثنای راه به عرض رسانید که درهنگام دعاومراقبه اثر سرور وفرحت برجبین نورآئین مبارک یافته می شد وجهش چه باشد فرمودند که مرادرآنجا ملهم ساختند وندادردادند که غفرت لک ولمن توسل بک بواسطة او بغیر واسطة الیٰ یوم القیمة وهٰذه المرائة منهم چون عنایت بیغایت اوتعالیٰ جل شانه برخودباین مثابه دیدم وآن مرحومه راباوجودعموم بخصوص داخل این حکم یافتم شکرانه الٰهی بتقدیم رسانیدم باید دانست که این قسم الهام بوالدماجد ایشان یعنی حضرت عروۃ الوثقیٰ وحضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنهما شده بود چنانچه درمقامات ایشانان مسطوراست بسنت والدبزرگوار وجدعالی مقدار این موهبت نصیب این خلف سعید گردید طوبیٰ لهم وبشریٰ کسانے راکه توسل ایشانان حاصل نمودند وداخل طریقه علیه ایشان شده اند اللهم اجعلنا منهم ولاتحرمنامن برکاتهم بحرمة

سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام آمین یارب العلمین می نویسند کہ روزی سلطان وقت اورنگ زیب عالم گیر طلب ایشان نمود کہ از زیارت ایشان مستفیض شود باوجودیکہ سلطان مرید وخلیفہ والد ماجد ایشان بودہ خدمت ایشان قبل از رسیدن خدام سلطان مطلع، شدند امر فرمودند کہ پالکی مبارک حاضر آرند سوار شدہ بہ باغی تشریف بردند وبہ متعلقان گفتند کہ ہرگاہ آدمان ظل سبحانی، بطلب من بیائیند بگوئید کہ قبل از رسیدن شما ایشان بطرفے رفتہ اند القصہ بعدہ از انقضای این ماجرا یکے از نیاز مندان صمیمی، بعرض اقدس رسانید کہ این قدر فرار از ازمجلس سلطان باوجود کثرت خواہش اوچہ سبب باشد وحال آن کہ برادران شما صحبت سلاطین اختیار نمودہ اند وکارسازی عالم ازین ممر فرمودہ درپاسخ زبان گوہر فشان کشودہ گفتند کہ برادران مانیات صالحہ داشتہ باشند فقیر یک دل دارم کہ بیک پادشاہ دادہ ام دیگر ندارم کہ بہ بادشاہ دیگر بدھم ورباعی عارف جامی قدس سرہ بزبان مبارک بشوق تمام آوردند

ترجمہ: مرزا محمد مسعود کابلی جو آپ کے مخلص مرید تھے ان سے مروی ہے کہ ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت قیوم زمان رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعزیت وفاتحہ کیلئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ فاتحہ کے بعد انہوں نے عرض کی حضور متوفیہ اہلیہ آپ کے مخلصین میں سے تھی اور آپ سے اچھا اعتقاد رکھتی تھیں اگر آپ کی رضاء ہو تو میری گزارش ہے کہ آپ ان کی خبر پر اگر قدم رنجہ فرمائیں تو یہ بندہ نوازی کا سبب ہوگا۔ حضرت نے یہ گذارش قبول فرمائی اور اس کی قبر پر تشریف لے جا کر اس کیلئے دعا مغفرت کی اور مراقبہ فرمایا مراقبہ اور دعا کے دوران آپ کے چہرہ پر خوشی اور سرور کے نشان ظاہر ہوئے اس کے بعد آپ جب پالکی پر سوار ہوئے تو مرزا محمد مسعود نے پالکی اٹھانے میں سعادت سمجھی اور ساتھ شامل ہو گئے۔ راستے میں موقع ملتے ہی عرض کیا حضور دعا اور مراقبہ کے وقت آپ کے چہرہ انور پر خوشی وفرحت کے آثار کا مشاہدہ کیا گیا اس کی کیا وجہ ہے جواب میں آپ نے فرمایا مجھے وہاں الہام کرتے ہوئے بتایا گیا یہ آواز آئی: ''ہم نے تمہاری بھی مغفرت کر دی اور اس کی جس نے بالواسطہ یا بلاواسطہ تمہیں وسیلہ بنایا قیامت تک اور یہ خاتون بھی انہیں میں سے ہے'' میں نے جب اللہ تعالیٰ کے یہ عنایت بے غایت اپنے اوپر دیکھی اور عموم کے بعد بالخصوص اس خاتون کو اس میں شامل کیا گیا تو میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا۔

اس قسم کے الہامات آپ کے والد ماجد اور دادا بزرگوار مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں جیسا کہ مقامات میں مذکور ہے۔ گویا کہ آپ کو اپنے والد کریم اور دادا عالی احترام علیہما الرحمہ کی سنت کے مطابق یہ مقام ومرتبہ دیا گیا۔ خوشخبری اور بشارت ہے ان کیلئے جنہیں یہ وسیلہ حاصل ہے۔ اور وہ جوان کے طریقہ عالیہ کے مریدین ہیں۔ اے اللہ ہمیں بھی ان میں شامل فرما اور ان کی برکات سے محروم نہ فرما بحرمۃ سید البشر وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام آمین یا رب العالمین۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ سلطان وقت اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے آپ کی زیارت سے مستفیض ہونے کی اجازت مانگی اور سرہند شریف میں اس کے لیے سپاہیوں کو بھیجا اس کے باوجود کہ بادشاہ آپ کے والد محترم کا مرید وخلیفہ تھا آپ کو بادشاہ کے سپاہیوں کے وہاں آنے سے پہلے ہی اس کا پتہ چل گیا تھا۔ آپ نے خادمین سے پالکی لانے کا حکم دیا اور اس میں سوار ہو کر باغ میں تشریف لے گئے اور متعلقین نے فرمایا کہ بادشاہ کے سپاہی جب آ کر پوچھیں تو انہیں جواب دینا کہ آپ لوگوں کے یہاں پہنچنے سے پہلے حضرت کہیں تشریف لے گئے ہیں۔ مختصراً یہ کہ اس واقعہ کے بعد آپ سے کسی مخلص نے سوال کیا حضور آپ

کے دوسرے بھائی تو بادشاہ سے ملتے ہیں اور آپ اس درجہ کیوں احتراز کرتے ہیں۔ اور اس کی کثرت خواہش کے باوجود آپ اس کی مجلس سے دور رہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے آپ نے اپنی گوہرافشاں زبان سے ارشاد فرمایا میرے بھائیوں کی نیت صالحہ ہے اور فقیر کے پاس ایک دل ہے اور اسے ایک بادشاہ کو دے گیا ہے۔ میرے پاس دوسرا دل نہیں کہ کسی بادشاہ کو دوں اور اس وقت اپنی زبان مبارک سے حضرت عارف جامی قدس سرہ کے یہ اشعار ارشاد فرمائے:

رباعی

ای آنکه بقبله تبان روست ترا		بر مغز چراحجاب شدپوست ترا

ترجمہ: اے وہ ذات کہ تیرا چہرہ میرا قبلہ ہے، مغز پر تیرے ظاہر کا حجاب کیا کہتا ہے

دل درطلب این وآن نه نکوست ترا		یکدل داری بس است یکدوست ترا

ترجمہ: دل اس اور کی طلب میں یہ تیرے لیے اچھا نہیں، تیرے پاس ایک دل ہے ایک ہی محبوب کافی ہے

می آرند که شبها که برای ادائے تہجد مے بر خاستند بعضی شعرهای پرسوز اززبان مبارک میفرمودند واکثر می فرمودند بسوز تمام کوریم وکریم ومسافر ولنگیم۔

ترجمہ: دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب تہجد کی نماز کیلئے بیدار ہوتے تو کچھ اشعار پرسوز آواز میں پڑھا کرتے تھے اور اکثر جو شعر پڑھتے تھے وہ پرسوز آواز میں یہ پڑھا کرتے تھے میں نابینا ہوں میرے کریم اور میں مسافر ہوں لیکن لنگڑا ہوں۔

از وعزیزے خدااگاھے منقول است که در اثنای سلوک که بمقام جمع الجمع رسیدم از آنجا که بدایت حال بود هر خس وخاشاک در دیده بصیرت بعنوان حقانیت می در آمد وولالت بعبادت خود می کردوگاھے انا الحق در دل جوش می زد وگاھے همه اوست بنظرمے درآمد واین معامله استیلا پیدا کردروزی بعد از نماز عصر چون مغلوب این معامله بودم وپاس شریعت از وست رفته ازان گریه واندوه روئے نمود خدمت حضرت قیوم الزمان استفسار گریه کردند معامله هائله رابه عرض اقدس رسانیدم فرمودند از انا الحق توبه باید کردوهمه اواست مقامی است که در اثنای راه سالکان راروی مے دهدوبسیاری ازعرفائے درین مقام مانده وسکونت اختیار نموده اند وحظ های فراوان فرابرده امارای حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه برهمه ازواست قرار گرفته بائد که شماهم همه ازواست بگوئید واز همه اواست در گذرید که محل خطراست بمجرداشاره شریف از مقام جمع الجمع گذشته بمقام فرق بعد الجمع پیوستم وبجای همه اواست همه ازواست یافتم ومعتقدقوت وتصرف صریحه ایشان گشتم۔

ترجمہ: ایک خدا آگاہ خلیفہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ راہ سلوک میں میں جب مقام جمع الجمع پر پہنچا تو وہاں ابتدائی حال میں جب تھا تو بصیرت کی آنکھ میں ہر تنکہ وذرہ حقانیت کے عنوان کے ساتھ آیا اور اپنی عبادت پر دلالت کرنے لگا تو اس وقت کبھی میرے دل میں انا الحق کے نعرہ نے جوش لگایا اور کبھی ہمہ اوست نظر میں آنے لگا اور اس معاملہ نے بلندی اختیار کرلی اس کے دوران ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں اس حالت میں اتنا مغلوب ہوگیا کہ شریعت کی پاسداری ہاتھ سے چلی گئی میں اس وجہ سے گریہ وزاری کرنے لگا۔ حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ نے اس رونے کی وجہ پوچھی میں نے آپ کی بارگاہ میں سارا معاملہ عرض کردیا آپ نے فرمایا انا الحق سے تو توبہ کرنی چاہئے اور ہمہ اوست ایک ایسا مقام ہے جو سالکین کے راستے میں آجاتا ہے اور اکثر سالکین اسی مقام میں ٹھہر جاتے ہیں اور اپنے

بڑے حصہ کو دور لے جاتے ہیں۔لیکن حضرت خواجہ مجددالف ثانی رضی اللہ عنہ کی رائے اس مقام پر ہمہ از وست کی ہے تمہیں بھی چاہئے کہ ہمہ از وست کہو اور ہمہ اوست کو چھوڑ دو کیونکہ یہ محل خطر ہے اس کے بعد میں آپ کے صرف اشارہ سے مقام جمع الجمع سے گزر کر مقام فرق بعد الجمع پر پہنچ گیا۔اور ہمہ اوست کی جگہ ہمہ از وست کو پالیا۔اور آپ کی روحانی قوت وتصرف کا قائل ہو گیا۔

مے نویسند که میر محمد غنی نواسه مولانا محمد هاشم کشمی قدس سره اظهار نموده که فقیر بدار الارشاد سرهند جهت دریافت زیارت حضرات و مزارات رفته بودم وهر یکی از مخدوم زاده گان این فقیر رابدعوت سرافراز می فرمودند خدمت عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان روزی این فدوی را فرمودند که میر جیو وقت طعام شما کدام است عرض نمودم که چاشت گاه فرمودند که چنین وقت چیزے خواهد رسید انشاء اللہ تعالیٰ سعادت خودنگا شته منتظر بودم حتی که وقت چاشت گذشت بخاطر خطور نمود که آیا ایشانرا فراموش شده باشد امااز غایت ادب چیزی نخوردم تاوقت ظهر شدبه مسجد حاضر شدم خدمت ایشان بعد ازادائے نماز فرمودند که میر جیو سهو نشده اما بزی که کشته طعام تیار کرده بودندآن بزنیاز آمده بود بعد از کشتن وپختن برصاحبان بز اظهار مطلبی نمودند طعام مشکوک شد آن طعام را بآنهادادیم و گوشت دیگر ازبازار طلب داشته تیاری طعام شما نمودیم انشاء اللہ تعالیٰ میر سد عرض نمودم که حضرت ازراه ذره پروری بنده راازطعام مشکوک نجات بخشیدند بعد از نفسے اطعمه متلونه رسید بحلاوت کامله، خوردیم وبموجب نص قرآنی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم از دل و جان معتقد ایشان شدم۔

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ میر محمد غنی جو مولانا محمد ہاشم کشمی قدس سرہ کے نواسہ ہیں اظہار فرماتے ہیں کہ میں سرہند شریف میں صاحبزادگان اور مزارات کی زیارت کیلئے حاضر ہوا۔اور مخدوم زادوں میں سے ہر ایک نے دعوت سے سرفراز فرمایا۔ایک دن اعلیٰ حضرت قیوم زماں قدس سرہ نے فرمایا: شاہ جیو تمہارے کھانے کا کیا وقت ہے میں نے عرض کیا چاشت کا وقت ہے۔آپ نے فرمایا اس وقت کچھ آ جائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنی سعادت سمجھتے ہوئے وقت کا انتظار کرنے لگا۔انتظار کرتے کرتے چاشت کا وقت گزر گیا میرے چھوٹے دل میں یہ خیال آیا کہ شاید آپ بھول گئے ہوں گے لیکن ادب کا خیال کرتے ہوئے میں نے کچھ نہ کھایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا اور میں نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہوا آپ نے ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد فرمایا ہم بھولے نہیں تھے شاہ جیو جو بکری ذبح کر کے کھانا تیار کیا گیا تھا وہ بکری نیاز کی آئی تھی اس مطلب کا اظہار بکری والوں نے ذبح ہو کر پکنے کے بعد کیا اس لئے کھانا مشکوک ہو گیا۔وہ کھانا ان کو دے دیا گیا اور ہم نے تمہارے کھانے کیلئے بازار سے گوشت منگوایا ہے اور تمہارا کھانا تیار کیا ہے انشاء اللہ آ جائے گا۔میں نے عرض کیا یہ حضور کی بندہ پروری ہے کہ اس خاکسار کو مشکوک کھانے سے بچایا۔تھوڑی دیر کے بعد کئی قسم کے کھانے آ گئے اور میں نے رغبت سے کھانا کھایا اور اس نص قرآنی کے سبب:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

ترجمہ: تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا وہ ہے جو متقی ہے۔(سورۃ الحجرات: ۱۳)

آپ کا میں دل وجان سے معتقد ہو گیا۔

می آرند که در ایام طفولیت بموجب امری به صحبت سلطان وقت شاهجهان پادشاه غازی غفر اللہ له رسیده بودند درآن وقت موذن

بانگ نماز دادبادشاہ برای نماز برخاست ایشان نیز برای نماز براخاستند بخاطر شریف آمد کہ پائے جامہ خالی از اشتباہ نیست ادب سلطان راگذاشتہ پای جامہ رابدر کردہ لنگ ازاربستہ بنماز پرداختند چون از نماز فراغ شدند پای جامہ رابسرعت پوشیدہ نشستند چون برخاستند بادشاہ بوزیر سعد اللہ خان خطاب نمودہ فرمود کہ امروز بندہ از بندگان خدائے رادیدم کہ غیر از خداجل شانہ نمیداند کہ دیگری ھم ھست یانہ کہ بحضور مثل من بادشاھی ذی شانی یک طفلی از مخادیم سرھند پاجامہ زافرود آوردہ ونماز راباآداب آن ادانمودہ الحمد للہ کہ درین عہد من این قسم مردمان ھستند۔

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ بچپن میں آپ کسی وجہ سے بادشاہ وقت غازی شاہجہاں غفر اللہ لہ کے پاس گئے اس وقت مؤذن نے نماز کا اعلان کیا بادشاہ نماز کیلئے اٹھا آپ بھی نماز کیلئے تشریف لے گئے اس وقت آپ کے دل میں اپنے پاجامہ کی پاکی کے متعلق شبہ آ گیا آپ نے بادشاہ کے ادب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پاجامہ اتار دیا اور چادر باندھ کر نماز ادا فرمائی اور پھر جلدی سے پاجامہ پہن لیا اور بیٹھ گئے جب اٹھ کر چلے گئے تو بادشاہ نے اپنے وزیر سعد اللہ خان کو کہا کہ آج میں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیکھا ہے جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا کہ کوئی ہے۔ یا نہیں کیونکہ میرے جیسے شان وشوکت کے مالک بادشاہ کے سامنے سرہند کے مخدوموں کا ایک بچہ اپنے پائجامہ کو اتار کر نماز کو اس کے آداب کے مطابق ادا کرتا ہے۔ الحمد للہ میرے زمانے میں بھی اس طرح کے لوگ ہیں۔

وصاحب معدن الجواھر مے نویسد کہ سیدی از مخلصان عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان اظہار نمود کہ خدمت ایشان وقتی بسیر بجوارہ آمدہ بودند شخصے از اعیان آن بلدہ دعوت کردہ بود وخدمات شائستہ بہ کاربردہ وقت رفتن ایشان آن داعی چند پرکالہ رخت ومبلغ چھل روپیہ بخدمت گذرانید ایشان چون بہ پالکی سوار شدند درر کاب می رفت مسافت بعید درر کاب سعادت انتساب بود چون قریب فرسخی رفت خدمت ایشان پالکی را ایستادہ کنانیدہ فاتحہ رخصت برای او خواندند وقت رخصت آن عزیز معروض داشت کہ برادر این فدوی ارادہ دار السلطنۃ دارد وبرادران حضرت آن جااند کہ اگر ازراہ غلام نوازی مکتوبی بعنوان سفارش بطرف حضرات عنایت فرمانید موجب بندہ پروری خواھد بود ایشان مکتوب رانوشتہ بدست مومی الیہ دادند وازخادم نقد وجنس نذراوراخواستہ حوالہ او کردند بران عزیز گریہ مستولی شدہ قسم یاد کرد کہ نیاز رابااین نیت نگذرانیدہ بودم واین فکر آن وقت بخاطر نداشتم ومکتوب ھم نمی خواھد امانیاز مرارد نہ فرمایند بمعرض قبول نہ افتادہ عزیز مذبور سہ منزل درر کاب میرفت والحال درقبول نیاز می نمود آخر الامر بعد سہ روز چون بسیار بی آرامی اورامشاھدہ نمودند مکتوب راپس گرفتہ نیاز اوراقبول فرمودند عزیز مذکور شکر گویان بمقام خود عود نمود

ترجمہ: صاحب معدن الجواہر تحریر کرتے ہیں کہ ایک سید جو حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کے مخلصین میں سے تھا اس نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت سیر کے لئے جوارہ میں تشریف لے گئے اس شہر کے لوگوں میں سے ایک شخص نے آپ کی دعوت کی اور آپ کی بہترین خدمت کی اور رخصت کے وقت اس نے زادراہ کے لئے کچھ دیا اور چالیس روپے بھی ساتھ پیش کئے۔ اور کافی دور تک آپ کے ساتھ چلا جب ایک فرسخ کا سفر مکمل ہوا تو آپ نے پالکی کو روکا اور اسے رخصت کرنے کیلئے دعا فرمائی اس نے رخصت ہوتے وقت آپ سے عرض کیا کہ میرا بھائی دار السلطنت جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور آپ کے بھائی وہاں تشریف فرما ہیں

اگر آپ اس غلام کیلئے سفارش کرتے ہوئے ایک خط لکھ دیں تو حضرت کی بندہ نوازی ہوگی آپ نے خط لکھ کر اسے عنایت فرمایا اور جس خادم کے پاس نیاز کا روپیہ اور جنس تھا اسے بلایا اور فرمایا اس کی دی ہوئی نظر کو واپس کردو اس واقعہ سے وہ عزیز رونے لگا اور قسم اٹھا کر کہتا ہے میں نے نیاز اس لئے نہیں دی اور نہ ہی نیاز پیش کرتے وقت میرے دل میں خط لکھوانے کا خیال تھا۔ مجھے یہ خط نہیں چاہئے لیکن میری یہ نذر قبول فرمالیں آپ نے اس کی یہ عرض قبول نہ فرمائی حتیٰ کہ وہ اس سفر میں ساتھ چلتا رہا حتیٰ کہ اس نے تین منازل کا سفر ساتھ طے کیا۔ اور نیاز قبول کرنے کیلئے آہ وزاری کرتا رہا۔

آخر کار تین دن کے بعد جب آپ نے اس کی بے سکونی کا مشاہدہ فرمایا تو وہ مکتوب واپس لے لیا اور اسکی نیاز کو قبول کرلیا وہ مرید اس پر شکر ادا کرتے ہوئے اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔

فــرد:

اگر از شبهه خلیدی خاری		پاکشیدندی ازان گل زاری

توجمہ: اگر تجھے کانٹا لگنے کا خوف ہے تو اس باغ سے پاوں باہر نکال

می آرند که خدمت ایشان ازبلده لاهور بدار الارشاد سرهند می رفتند چون پالگی مبارک که بکنج رسید دو روپیه بخادم عنایت کردند که کنجک هاخرید نماید که در اثنای راه برائے سائلان بکار می آید خادم بخدمت قیام نمود و پالگی شریف روانی شد چون بمسافت بعیدے رفتند خادم کنجک هار اآورد چون بکنجک هانظر فرمودند پالگی شریف راایستاده کرده کنجک هار اشمافرمودند اتفاق دوعدد کنجک زیاده برآمدبخادم فرمودند که بقال به سهو دو کنجک زیاده داده برده باوبرسان خادم تعلل آغاز نمود و گفت مردم بقال بکسے زیاده نمید یدمن پس نمی روم فرمودند هرگاه توپس نمی روی لاچار من خود رفته حق اورا مے رسانم دیگرخدام معروضداشتند که حضرت رجوع نه فرمانید مایان رفته میر سانم فرمودند که مبادا ازراه گردیده بیاید وحق اوراابماند آخر الامر دوروپیه اجوره دادند ومکتوبی بداروغه کنج نوشتند که این دو کنجک را به بقال داده جواب نامه را بدست آرنده مکتوب بارسید بقال ارسال نمائید۔

توجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ آپ لاہور سے دارالاشاد سرہند واپس تشریف لے جارہے تھے جب آپکی پالکی مبارک کنج شہر میں پہنچی تو آپ نے ایک خادم کو دو روپے دیے اور فرمایا کنجک خرید کرلاو راستے میں مانگنے والوں کے کام آءیں گے وہ خادم گیا اور پالکی آگے روانہ ہوگئی جب کچھ دور چلے گیے تو خادم کنجک لے کر آیا آپ نے انہیں جب شمار کیا تو دو کنجک زیادہ تھے پالکی کو کھڑا کر کے خادم کو فرمایا سبزی فروش نے غلطی سے دو زیادہ دے دیے ہیں جاو اسے واپس دے کر آو خادم جانے سے حیل حجت کرنے لگ گیا کہ ، کسی کو زیادہ نہیں دیتے میں نہیں جاوں گا آپ نے فرمایا اگر تو نہیں جائے گا تو خود جا کر واپس دوں گا خادم نے معذرت کی آپ نہ جائیں میں خود جا کردوں گا آپ نے سمجھا شاید راستے سے واپس نہ آجائے اور اسکا حق رہ جائے آخر کار اسے دو روپے مزدوری دی اور وہاں کے داروغہ کو لکھا کہ یہ دو کنجک دوکاندار کو واپس کردو اور کہا کہ اس کا جواب نامہ ساتھ لے کرآنا تو وہ دوکاندار کا جواب میں لکھا مکتوب جمع رسید ساتھ لے کرآیا۔

ونیز می آرند که خدمت ایشان درسفری به مرض نقرس بیمار شده بودند دوست مبارک هم شکسته اتفاق بیتوته شب بخانه افتاد که

درآن خانه اشجار خرما بودند ومکان ایشان تحت آن اشجار قرار یافت دران شب ایشان چار پایه را ترک نموده برزمین جای گرفتند وتمام شب باوجود اوجاع اضطجاع نه فرمودند بلکه نشسته ماندند وهر خرمای وبرگی که می افتاد بادب تمام برداشته آنرا جای مرتفع می گذاشتند تاروز شد صاحب خانه عرض نمود که خدمت ایشان شب رابا این کیفیت بسر بردند وجهش چه باشد فرمودند که ور حدیث وارد شده که اکرموا عمتکم النخلة فانها خلقت من بقیة طینة آدم علیه السلام۔

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایک دفعہ سفر میں نقرس کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور آپ کے ہاتھ پھٹ گئے رات کو آپ نے جس جگہ قیام فرمایا اتفاقاً وہاں کھجور کے درخت تھے اور آپ کو ان درختوں کے نیچے ٹھہرنا پڑا آپ نے وہاں پر رات کو چارپائی کو چھوڑ دیا اس پر قیام نہ فرمایا، اور نیچے زمین پر ٹھہرے اور پوری رات تکلیف کی وجہ سے کوئی پریشانی کا اظہار نہ کیا۔ اور بیٹھے رہے اور اوپر سے جو کھجور بھی گرتی اسے اٹھا کر اونچی جگہ پر رکھتے صبح گھر والے کو جب اس کی خبر ملی تو اس کی وجہ دریافت کی کہ آپ نے ساری رات اس تکلیف میں کیوں بسر کی آپ نے جواب میں فرمایا:

حدیث شریف میں آتا ہے:

أَکْرِمُوا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَةَ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ فَضْلَةِ طِینَةِ أَبِیکُمْ آدَمَ۔

اپنی پھوپھی کھجور کی عزت کرو۔ کیونکہ وہ آدم علیہ السلام کی طینت سے پیدا کی گئی ہے۔ (الجامع الصغیر، رقم: ۱۰۶۱ء۳، کنز العمال، رقم: ۳۵۳۰۰)

بموجب امر حدیث اکرام او لازم بود اینقدر احتیاط وتقا که در ایشان بوده کم از کسی شنیده شد لهذا از کمال اتقا جناب قدس خداوندی جل شانه وجود مسعود ایشان راقیوم الزمان گردانید وقوام عالم وعالمیان رابوجود شریف ایشان گذاشت ومنصب مخصوصه جد بزرگوار ووالد عالی مقدار رافی سائر اخوان به ایشان عنایت فرمود وتا مادام قیام ساعت نسبت ایشانرا وعده دوام داد الحمد لله که این مسکین را از جمله محبان ایشان گردانید وهم اززمره اولاد ایشان ساخت امید واثق در جائے کامل از جناب قدس خداوندی جه شانه آن که چنان که از نسبت ظاهری ایشان ممتاز گردانید از معامله باطنی ایشان نیز بهره کامل وبرخی وافر عنایت کند انه قریب مجید۔

اس حدیث پاک کی وجہ سے اس کھجور کا احترام لازم تھا۔ اس طرح کا احتیاط اور تقویٰ کم ہی کسی میں سنا ہوگا۔ اسی کمال تقویٰ خداوند جل قدسہ کی وجہ سے آپ کے وجود مسعود کو قیوم الزمان بنایا گیا۔ اور قوام عالم وعالمیان آپ پر چھوڑ دیا گیا اور دادا محترم اور والد محترم علیہما الرحمہ کا منصب بھی باقی سب بھائیوں میں سے آپ کو عطا کیا گیا۔ اور تا قیام قیامت آپ کی نسبت کو دوام کا وعدہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے کہ اس نے بندہ مسکین کو بھی آپ کے محبین میں سے بنایا ہے۔ اور آپ کی اولاد میں شامل فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ سے امید کامل ہے کہ جس نے آپ کے ساتھ ظاہری نسبت عطا فرما کر ممتاز کیا ہے وہ مجھے آپ کی باطنی فیضان سے کامل حصہ اور وافر مقدار عنایت فرمائے گا بے شک وہ قریب ہے اور قبول فرمانے والا ہے۔

بیت

شکر فیض توچمن کندای ابربهار		که اگر خار واگر گل همه پرورده تست

ترجمہ: تیرے بہار کی بارش جیسے فیض کا شکریہ، کانٹے اور پھول سب تیرے پروردہ ہیں۔

تذکرہ سیوم از منتخب خامس در ذکر بعضی خوارق وتصرفات حضرت قیّوم الزمان شیخ محمد صِبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر چند مکرر نوشتہ شدہ کہ نزد اکابر مستقیم الاحوال خوارقی کہ تعلق بعالم کون وفساد دار داز حیّز اعتبار ساقط است چنانچہ از عارف سَرِیعُ السَّیر شیخ ابو سعید ابو الخیر مذکور است کہ بوی گفتند کہ فلان کس بر روی آب می رود فرمود کہ سھل است ماھی ومرغ آبی ینز بروی آب می رود گفتند کہ برھوا طیران می نماید و در لمحہ از شھری بشھری میرود گفت مرغی وصعوہ نیز این طیران دارند و شیطان نیز دریک نفس از مشرق بہ مغرب می رود مرد آن است کہ باخلق در آمیز وزن بخواھد و نجورد و بخشد ودلش کہ لمحہ از یاد حق جَلَّ وَعَلَی فارغ نباشد۔

تیسرا تذکرہ پانچویں انتخاب سے
حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی کرامات وخوارق عادات

ہم پہلے یہ اصول کئی مرتبہ ذکر کر چکے ہیں کہ اولیاء اکابر مستقیم الاحوال علیہم الرحمہ کے ہاں کرامات کا تعلق کون وفساد کے جہاں سے ہے۔ اوران کا کوئی اعتبار مقام ومرتبہ کے لحاظ سے نہیں کیا جاتا۔ حضرت عارف سریع السیر شیخ ابوسعید ابوالخیر علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ آپ سے کسی نے کہا فلاں شخص پانی پر چلتا ہے فرمایا آسان ہے مچھلی اور مرغابی بھی پانی پر تیرتی ہے۔ پھر کہا گیا وہ تو ہوا میں اڑتا بھی ہے اور ایک لحہ میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں چلا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح تو پرندے بھی اڑتے ہیں اور شیطان بھی ایک سانس میں مشرق سے مغرب کی طرف اڑ جاتا ہے۔ اصل میں مرد کامل وہ ہے جو مخلوق میں گھل مل کر رہے نکاح کرے کھائے لوگوں کو دے اور ایک لحہ یاد حق سے غافل نہ ہو۔

نظم:

در ابلیس لعین پر شقاوت		بود پیدا ہزاران خرق عادت

ترجمہ: ابلیس لعین پُر شقاوت میں، ہزاروں کرامات پائی جاتی ہیں۔

گھے از در در آید گاھے از بام		گھے در تن نشیند گہ در اندام

ترجمہ: کبھی وہ دروازے سے آتا ہے کبھی روشندان سے، کبھی وہ جسم میں بیٹھتا ہے کبھی دل میں۔

رھا کن تر ھاتِ شطح وطامات		خیال ۔ نور اسباب کرامات

ترجمہ: اپنے آپ کو لالچ اور بخل سے رہا کر، اور کرامات کے اسباب کے نور میں خیال رکھ۔

کراماتِ تو اندر حق پرستی است		جزاین کبر ورباء وعجب ھستی است

ترجمہ: تیری کرامت حق پرستی میں ہے، اس کے علاوہ تکبر ریاکاری اور خود پسندی ہے۔

اما عادت نو یسند گان جاری شده که در احوال اکابر ازاین قسم خوارق مے نویسند لهذا هر چند قصص ورع و تقوی متابعت شرع وترک،هو اکه بالا ذکر یافته در بزرگی ایشان کافی است و احتیاج باثبات خرق عادات نمانده۔ اما قاعده مذکور را ملاحظه نموده چیزے ازین قبیل نوشته می شود۔

ترجمہ: لیکن بزرگوں کے احوال لکھنے والوں کی چونکہ عادت ہے کہ وہ اس ساتھ ساتھ کرامات کا ذکر بھی کرتے ہیں۔اس لئے ہم آپ کی وہ کرامات جن کا تعلق شریعت،تقویٰ،خوف اورترک خواہشات سے ہے وہ ذکر کریں گے اگرچہ اس طرح کی کچھ ہم نے پہلے بھی ذکر کی ہیں جو کہ آپ کی بزرگی وکمال کیلئے کافی ہیں اسے ثابت کرنے کی ضرورت نہ رہی۔لہٰذا قاعدہ مذکورہ کے تحت چنداور کرامات کا ذکر کرتے ہیں۔

مِنْ خَرْقِ عَادَاتِه: می نویسند که در سفر حرمین الشریفین که ہم رکاب والد بزرگوار خود بودند خبر گیری آب ونان صوفیان تعلق بایشان،داشت روزے خادم سرکار عرض نموده که همیه و چوب ناپیدا است و خمیر افتاده وقت طعام صوفیان رسیده علاجی فرمائیند امرفرمودند که خمیر را حاضر آرید چون حاضر آوردند آنرابرداشته بگوشه بلکه عقب قلعه کوهی رفتند و از خمیر نان راساخته بر سر مبارک رابرهنه کرده بودند و نان پخته می شد حتیٰ که اکثری خمیر پخته شد اقلی مانده بود که یک خادم جهت تفحص در رسیده و مشاهده احوال کرد و بیشتر شده به ایشان در گفتگو در آمد چون ایشان همیشه ستر احوال رامرعی داشتند لا چارسر مبارک راپوشیده،باقی خمیر رابرداشته بخدمت حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنه آمدند وعرض نمودند که حطب همین قدر بهم رسیده که همیں نان پخته شدند زیاده وفانکرد حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنه از راه تبسم در جواب عنایت فرمودند که اگر خادم نمی رسید حطب تمام آرد را کفایت می کرد۔

۱۔ حرمین شریفین کے سفر میں ایک دفعہ آپ اپنے والد محترم کے ساتھ تھے اور آپ کے ذمہ صوفیاء کے کھانے پینے کے انتظامات تھے۔ایک دن خادم نے آکر بتایا کہ آج لکڑیاں نہیں ہیں کہ آگ جلا کر روٹیاں پکائی جاسکیں۔اور آٹا گوندھا ہوا ہے کھانے کا وقت آ گیا ہے۔اس کا کوئی انتظام کیا جائے آپ نے فرمایا کہ آٹا لاؤ جب آٹا لایا گیا تو آپ اسے لے کر پہاڑ کے پیچھے چلے گئے اور آٹے سے روٹیاں بنائیں آپ روٹی بنا کر اپنے سر پر رکھتے تو وہ پک جاتی آپ کا سرننگا تھا۔جب اکثر روٹیاں پک گئیں اور تھوڑی سی رہ گئیں ایک خادم آپ کے احوال کی خبر لینے کیلئے آپ کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں آ گیا اور اس نے آپ کا یہ حال دیکھ لیا اور آپ سے گفتگو کرنے لگا آپ چونکہ اپنے احوال میں ستر رکھتے تھے اس لئے سر کو ڈھانپ لیا اور باقی آٹا اٹھا کر واپس آ گئے۔اور حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آکر عرض کیا حضور کچھ روٹیاں رہ گئیں ہیں کہ لکڑیاں ختم ہو گئیں تھیں۔جتنی لکڑیاں تھیں اتنی روٹیاں بن گئی ہیں۔حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ نے از راہ تبسم جواب دیا کہ اگر خادم نہ آتا تو لکڑیاں پوری ہو جاتیں حتیٰ کہ کام مکمل ہو جاتا۔

مِنْ خَرْقِ عَادَاتِه از شرافت پناه میرزا محمد افضل کابلی نقل می نویسند که در ایام خدمت حضرت قیوم الزّمان رضی اللہ تعالیٰ عنه به،کابل تشریف داشتند و خادمی را جهت اخبار فرزندان بدار الارشاد سرهند می فرستادند در آن هنگام برای بول برخاستند و بعد از فراغ بول کلوخی برای استبرا گرفته بودند ناگاه خادم عرض نمود که خرچ راه مهربانی کنید همان کلوخ بدست او دادند دید که تصرف نموده حقیقت او را منقلب ساخته طلای احمر کرده بودند فرمودند که خرچ راه تو باشد میرزا محمد افضل مذبور گفته که میر

ظریف و میر غلام حسین ولد ارشد خان دیوان کابل و مرزا محمد مسعود ذویاران دیگر بسیار حاضر بودیم که کلوخ از خاک برداشته و استبرانمودند وطلای کرده به صوفی دادند هر یکے برائے خرید طلای مذبور ترددنمودیم اما میر غلام حسین سبقت نموده طلاراز صوفی خریدو تبر کانگهداشت

۲۔ حضرت مرزا محمد افضل کابلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جن دنوں حضرت قبلہ قیوم الزمان علیہ الرحمۃ کابل میں تشریف فرما تھے ان دنوں میں مجھے آپ نے صاحبزادوں کے احوال کی خبر گیری کیلئے دارالاشاد سرہند میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ان دنوں آپ ایک دفعہ بول کیلئے تشریف لے گئے فراغت کے بعد استنجا کرنے کیلئے ڈھیلا تلاش کر کے اسے استعمال کرنے لگے تھے کہ ایک خادم نے عرض کیا حضور میرے خرچ راہ کیلئے مہربانی فرمائیں کچھ عطا کریں۔آپ نے وہ ڈھیلا اسے دے دیا اس نے جب دیکھا تو اس ڈھیلے کی حقیقت بدل گئی اور وہ مٹی سے سرخ سونا بن گیا۔آپ نے فرمایا یہ تمہارا خرچ راہ ہے۔مرزا محمد افضل علیہ الرحمۃ کہتے ہیں میر ظریف میر غلام حسین والد ارشد خان دیوان کابل۔مرزا محمد مسعود علیہ الرحمۃ اور دوسرے کئی مریدین بھی حاضر تھے جنہوں نے مٹی کے ڈھیلے کو سونا بنتے ہوئے دیکھا۔اور اسے صوفی کو دیا گیا۔اس صوفی نے اسے بیچنا چاہا تو لوگوں نے اس میں تردد کیا لیکن میر غلام حسین علیہ الرحمۃ نے سبقت کرتے ہوئے خرید کر تبرک کے طور پر رکھ لیا۔

بیت:

در امس قلبم نگاه مرحمت کن ازکرم		تا زاکسیر نظر در دم طلاگرددتمام

ترجمہ: میرے دل کے تانبا پر اگر آپ نظر رحمت فرمائیں، تو وہ آپ کی نظرِ اکسیر سے ایک سانس مین طلاء بن جائے۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ خدمت ایشان در بلده اٹک بخانہ قاضی آن بلده نزول نموده بودند و قاضی در خانہ نہ بود متعلقان قاضی بخدمت گذاری حاضر بودند و ایام روزه رمضان بوده ایشان بنماز تراویح مشغول شدند بہ ناگاه شورشی عظیم در بلده مذکور برپاشد وقریب خانہ قاضی، آن شورش و غوغا رسید معلوم کردید که افاغنہ یوسف زی بجهت تاراج خانہ قاضی آمده بودند و قریب هزار کس میشد ندازاین ممر در عورات و اطفال خانہ قاضی فغانے شدید برپاشد چون آن جماعۃ قریب خانہ رسید ندیکبار گی رجوع نمودند و بهزیمت می رفتند وسرهائے بریده از آنهامی افتاد تا آن که از بلده مذکور بدر شدند فی الجملہ تسکین یافتند از هم دیگر تفحص هزیمت نمودند گفتند که چون قریب خانہ قاضی رسیدیم مردی سفید ریشی خضر وشی را دیدیم که شمشیر عریان بدست دارد و بر هر کس که می اندازدبی اختیار سرش از تن می افتد ناچار باضطرار تمام گشتیم و چون حلیہ آن شخص بیان نمودند بعینہ حضرت قیوم الزمان بودند و حال آن که ایشان در نماز ایستاده به فراغت تمام ادائی صلوٰه میکردند این تصرف ایشان در تمام بلده مذکور و اطراف آن کالشمش فی نصف النهار بدرجہ اشتهار است۔

۳۔ آپ ایک دفعہ اٹک شہر میں اس شہر کے قاضی کی دعوت پر تشریف لے گئے اور اتفاق سے ان دنوں قاضی صاحب اپنے گھر میں نہیں تھے لہٰذا اس کے گھر والوں نے آپ کی خدمت گزاری کی اور وہ روزۂ رمضان کے دن تھے شام کے وقت جب آپ نماز تراویح میں مصروف ہوئے تو اس شہر میں شور اٹھ کھڑا ہوا اور وہ آہستہ آہستہ قاضی کے گھر کے قریب آ گیا اس حملہ اور لڑائی میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ یوسف زئی قبیلہ کے افغان ہیں جو قاضی کے گھر کو تباہ کرنے کیلئے آئے

ہیں اور وہ ہزار لوگوں کے قریب تھے اس وجہ سے قاضی کے گھر سے خواتین اور بچوں نے آہ وزاری شروع کر دی اور جب وہ حملہ آوروں کی جماعت گھر کے قریب پہنچی تو اچانک واپس ہٹ گئی اور شکست خوردہ صورت میں واپس پلٹنے لگی اور ان کے سر کٹے ہوئے وہاں گرنے لگے یہاں تک کہ وہ اس شہر سے باہر نکل گئے۔ الغرض جب انہیں وہاں سے نکل کر سکون ملا تو ایک دوسرے سے اس شکست کی وجہ پوچھنے لگے تو ان میں سے جن لوگوں نے یہ منظر دیکھا تھا وہ کہنے لگے کہ ہم جب قاضی کے گھر کے قریب پہنچے تھے تو ہم نے دیکھا ایک سفید داڑھی اور سبز لباس والے شخص کو ہم نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے اور وہ اسے جس شخص کی طرف بھی بڑھاتے ہیں اس کا سر کٹ کر نیچے گر جاتا ہے۔ اس وجہ سے ہم مجبوراً وہاں سے بھاگے ہیں اور جب ان سے اس شخصیت کا حلیہ پوچھا گیا تو وہ بعینہ حضرت قیوم زماں علیہ الرحمۃ کا تھا حالانکہ آپ اس وقت نماز میں تھے اور مکمل خشوع وخضوع سے نماز ادا فرما رہے تھے آپ کی یہ کرامت اس پورے شہر میں دوپہر کے سورج کی طرح مشہور ہوگئی۔

مِنۡ تَصَرُّفَاتِہٖ حقائق و معارف آگاہ صوفی محمد رفیع کابلی کہ از زمرہ خلفائی ایشان بود ازوی منقول مینویسند کہ در اثنائی سفری بدریائی رسیدیم کہ کشتی نداشت و گذرے ہم معلوم من نبودہ توکل بر حفظ الہیٰ نمودہ خود درابدریا گذاشتیم چندی رفتہ بودیم کہ آب غلبہ نمود و مرا درربود و چند غوطہ دادوران ہنگام یاد ایشان نمودم و ناگاہ دست ایشان را دیدم کہ ظاہر شد و مرا گرفتہ از امواج بخات دادہ بساحل رسانید و ناپدید شد۔

۴۔ آپ کے خلفاء میں سے صوفی محمد رفیع کابلی علیہ الرحمۃ جو صاحب معرفت حقائق تھے ان سے منقول ہے کہ ایک دفعہ سفر کے دوران میرا گزر ایک دریا سے ہوا وہاں مجھے کشتی نہ ملی اور دریا سے گزرنے کا راستہ بھی مجھے معلوم نہ تھا میں نے اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر توکل کرتے ہوئے اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا اور چلنے لگا میں ابھی کچھ آگے ہی گیا تھا کہ پانی میں ڈوب گیا اور غوطے کھانے لگا اس دوران میں نے آپ کو یاد کیا اچانک آپ کا ہاتھ سامنے آیا اور مجھے موجوں سے نجات دیتے ہوئے باہر لے گیا اور کنارے پر پہنچا دیا اور پوشیدہ ہو گیا۔

چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیان

ترجمہ: سمندر کی موجوں سے اسے کیا خوف جس کے کشتی چلانے والے نوح علیہ السلام ہوں۔

مِنۡ تَصَرُّفَاتِہٖ نویسند کہ یکی از مخلصان ایشان بسفری می رفت در اثنائی راہ طریق را گذاشتہ بسر کوہی رسید سبز و خرم گوئی اثر خزان بدان اشجار دست تصرف نداشت و بہار سر مدی توطن بدان جا اختیار نمودہ و لالہ قدرت خود بخود روئیدہ و اوقسام گل وضمیران و سنبل تختہ تختہ شگفتہ و ہیچ راہے نہ طرفی نہ بر آمدہ ہر چند سیر گاہ دل کشا کہ یاد از فردوس جان افزائی داداتا چون از بنی آدم فشانے در آن جا پیدا نبود وجز وحوش وطیور نہ نظرش نمی آمد ویراوحشت افزود وہر جانب تردد بسیار کرد مخلص خود نمی یافت لا چار تن نہ ہلاک نہاد وآن خرم گلستان در نظر وی بلائی جانستان گردید در آن آوان بیاد حضرت قیوم الزّمان رطب اللّسان شد نہ چشم سر بجمال باکمال ایشان مشرف شد دید کہ عنان اسپ اورا گرفتند و فرمودند کہ چشم بپوش بموجب امر عالی چشم خود درانہ پوشید لمحہ نگذشتہ بود کہ بانگ مردم قافلہ بگوشش رسید چشم بکشا و خود درانہ قافلہ یافت و ایشان مختفی شدند

۵۔ تحریر کیا گیا کہ آپ کے مخلص مریدوں میں سے ایک شخص تھا جو ایک سفر میں جا رہا تھا اچانک وہ قافلے والا راستہ چھوڑ کر ایک ایسی جگہ پر جا پہنچا جہاں وہ پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ اور وہاں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے اور وہاں درخت اس طرح نظر آ رہے ہیں اور گل ضمیران، سنبل ہر طرف لہلہا رہے ہیں جیسے یہاں کوئی بھی کبھی اس طرف نہیں آیا۔ اور وہ اس طرح کی سیر گاہ ہے کہ اس کا باغ جان کو تازہ کرنے والا ہے اور اس طرح ہے کہ کبھی کوئی انسان اس طرف آیا ہی نہیں۔ اور وہاں اسے سوائے جانوروں اور پرندوں کے کوئی چیز نظر نہیں آ رہی اور اس ماحول سے وہ وحشت زدہ ہو گیا اور ہر طرف دوڑ و دھوپ کی کوئی راستہ نظر نہ آیا اور چھٹکارے کا کوئی راستہ نہ دیکھتے ہوئے ہلاکت کا انتظار کرنے لگا آخر اس باغ پر آخری نظر ڈالتا ہے اور اس وقت اس کے دل میں حضرت قیوم زمان علیہ السلام کا خیال آیا اور وہاں پر اس نے اس وقت اپنے سر کی آنکھوں سے آپ کو دیکھا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہیں اور لگام پکڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے آ کر فرمایا اپنی آنکھیں بند کرو اس نے حکم کے مطابق آنکھیں بند کر دی ابھی ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ قافلے کی آوازیں کانوں میں آنے لگیں اور جب آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو قافلہ کے ساتھ پایا اور آپ وہاں موجود نہ تھے۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ از صوفی عبد اللّطیف مروی می نویسند کہ یک باری خدمت ایشان بہ کابل تشریف داشتند در حوالی مرزا محمد عادل کہ متصل پل خشتی واقع است نزول فرمودہ بودند و بہ پائے مبارک ایشان آزار نقرس بود حکما منع یخ آب کردہ بودند از آن جہت برائی، ایشان یخ نمی آوردند و از ہر کہ طلب یخ می نمودند عرض میکرد کہ در بازار یخ بہم نمی رسد اتفاقاً نیم روزی باین فدوی امر فرمودند کہ بعضے چشمہ ہائی می باشد کہ آب آن ابرد من الیخ تو انگفت درین نزدیکی کدام چشمہ باین ہیبتہ یافتہ می شود عرض نمودم، کہ نیست فرمودند کہ نادیدہ جواب ندہید برخواستہ تجس نمائید ہر چند معلوم داشتم کہ چشمہ درین نواحی نیست اما امر عالی راپاس داشتہ باجمعی از مریدان برا خاستیم بہ مجرد برآمدن از دروازہ چشمہ نمایان شد کہ آب از زیر دیوار حوالی مذکو جوش زدہ، برآمدہ است چون بہ نزدیک رسیدیم چشمہ دیدیم اَبْیَضَ مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلیٰ مِنَ الْعَسَلِ وَ اَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ در شان او توان گفت مایان و عابران آن طریق ہمہ متحیر ماندیم اول خود از ان آب نوشیدیم و ظرفی رابر کردہ بخدمت آوردیم و قصہ تصرف ایشان را عرض نمودیم، خوشوقت شدند و شکرانہ الہی جل شانہ بہ تقدیم رسانیدند و آن چشمہ را مسحیٰ بچشمہ نور نمودند مدتے آن چشمہ بد ؛ ن ظرافت جاری بود۔

۶۔ صوفی عبد اللطیف علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ آپ ایک دفعہ کابل میں مرزا محمد عادل کے ہاں تشریف لے گئے جن کی رہائش پل خشتی کے قریب ہے اور اس وقت آپ کے پاؤں میں نقرس کی تکلیف تھی اور حکماء نے ٹھنڈے پانی کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔ اس وجہ سے آپ کی ضرورت کیلئے گرم پانی لایا جاتا تھا اور اگر آپ ٹھنڈا پانی طلب فرماتے تو جواب یہ دیا جاتا کہ بازار میں ٹھنڈا پانی نہیں ہے۔ اتفاقاً آپ نے ایک دن مجھے حکم فرمایا کہ یہاں قریب کوئی چشمہ ہوگا جس کا پانی ٹھنڈا ہوگا ایسا چشمہ کہاں ہوگا میں نے عرض کیا یہاں کہیں نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا بغیر دیکھے جواب نہیں دیتے جاؤ دیکھو مجھے معلوم تھا کہ یہاں پر کہیں چشمہ نہیں لیکن حکم کے مطابق میں باہر نکلا تو جس گھر میں رہائش تھی وہاں دیوار کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک چشمہ جاری ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور اس چشمہ کے برآمد ہونے کی وجہ سے وہاں کے رہائشی اور گزرنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیسے نکل آیا۔ پہلے میں نے خود وہ پانی پیا اور ایک برتن میں پانی ڈال کر آپ کیلئے لایا۔ اور آپ کی یہ کرامت میں نے جب آپ کے سامنے بیان کی تو آپ نے

خوش ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا اوراس چشمہ کا نام نور کا چشمہ پڑ گیا۔ایک مدت گزر گئی ہے کہ وہ چشمہ جاری ہے۔

مِنۡ تَصَرُّفَاتِہٖ :صاحب معدن الجواهر از ملا محمد شوق که خلیفه ایشان بوده نقل می نویسند که خدمت ایشان در کابل تشریف داشتندو این غلام راباامامت خود سرفراز فرموده بودندیک روزے برائی نماز ظهر بخدمت می آمدم در راه جوانے بنظر در آمد شیفته او شدم و بیک باردل،از تصرف من بدر شد واز خود غایب شدم بعد لمحه بهوش آمدم جوان مذکور گذشته رفته بودبر خاستم و خودرابخدمت ایشان رسانیدم خدمت ایشان رادیدم که در حجره شریف در از کشیده بودند از خادم پر سید ند که کیست عرض نمودمکه فقیر شوق است فرمودند قصه شیخ صنعان و عاشق شدن او بدختر تر ساشنیده اید و این ابیات راخواندند۔

۷۔ صاحب معدن الجواہر آپ کے خلیفہ ملامحمد شوق سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کابل میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے مجھے اپنی امامت کے لیے مقرر فرمایا ایک دن ظہر کی نماز کیلئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے آرہا تھا راستے میں میں نے ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھا میں دیکھتے ہی اس کا گرویدہ ہو گیا اوراچانک میرا دل میرے کنٹرول سے نکل گیا اور میں آپے سے باہر ہو گیا کچھ دیر کے بعد حواس بحال ہوئے تو میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان وہاں سے غائب ہے۔ میں وہاں سے اٹھا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے حجرہ شریف میں لیٹے ہوئے ہیں آپ نے خادم سے پوچھا کون آیا ہے میں نے عرض کیا فقیر شوق آیا ہے۔آپ نے فرمایا تو نے شیخ صنعان کا ایک ترسا(یہودی) کی بیٹی پر عاشق ہونے کا قصہ سنا ہے۔اور یہ اشعار آپ پڑھنے لگے۔

مثنوی

شیخ صنعان پیر عهد خویش بود		از کمالش هر چه گویم بیش بود

ترجمہ: شیخ صنعان اپنے زمانے کا پیر تھا،اس کے کمال پر جو میں کہہ سکتا ہوں اس سے وہ بہتر تھا۔

شیخ بود اندر حرم پنجاهِ سال		بامریدِ چارصد صاحب کمال

ترجمہ: شیخ پچاس سال کا ہو چکا تھا،اس کے چارسو صاحب کمال مرید تھے۔

دختر ترساچوبرقع بر گرفت		بند بندِ شیخ آتش در گرفت

ترجمہ: یہودی کی بیٹی سے جب برقع اتر گیا،شیخ کے خیال کی حدود میں آگ لگ گئی۔

دانستم که از اشراف باطن بر حالم مطلع شدند بالجمله بر خاسته بنماز پر داختند بعد از فراغ نماز چون دل از تصرف بدر شده بودلاچار بر خاسته بنظاره آن محبوب رفتم وقت عصر که باز برائے نماز حاضر شدم خواستم که مقدم شوم فرمودند که از امروز شما امامت نمی کرده باشید دیگرے را امام کردند بنده خجالتے کشیدم که فوق آن نباشد ازان روز به توبه و استغفار مشغول شدم بهر روز محبت در تنقیص میشدتا آنکه بیمن پیر دستگیر رضی الله عنه دل راتسلی کلی حاصل شد وازان عشق اثری نماند وقتی عصری بخدمت حاضر شدم،چون بطرف بنده دیدند تبسمی فرمودند گفتند که شماسوره فاتحه بخوانید بامر عالی سوره فاتحه خواندم فرمودند که بعد ازاین امامت میکرده باشید زمین خدمت بوسیدم و سرور کلی حاصل وقتم شد ازاین سه خوارق ایشان مشاهده کردم اول آنکه از اشراف باطن،معامله هائله رادریافتند ثانیاً از تصرف ازان بلیه نجات دادند ثالثاً ستر احوال بنده نمودند و کسی را مطلع نگردانیدند و

فرمودند که فقیر را در مخرج ضاد و ظا شبه است که اکثر مردم عجم فرق آن ندارند و دیدیم که شما خوب مے خوانید و فرق کنید۔

ترجمہ: میں نے آپ کی اس گفتگو سے سمجھ لیا کہ آپ کو میرے احوال کی خبر ہوگئی ہے۔ الغرض آپ اٹھے اور نماز ادا فرمائی نماز سے فراغت کے بعد میں اس محبوب کو دیکھنے کیلئے چل پڑا کیونکہ میرا دل میرے اختیار میں نہ تھا۔ عصر کی نماز کیلئے میں دوبارہ واپس آیا میں امامت کیلئے آگے بڑھا آپ نے فرمایا آج تم امامت نہیں کروگے کسی دوسرے کو امام بنایا گیا۔ مجھے بڑی شرمندگی ہوئی کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں اس دن میں نے توبہ واستغفار کی اور ہر روز آہستہ آہستہ میرے دل سے اس کی محبت کم ہونے لگی یہاں تک کہ پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کی برکت سے دل میں تسلی ہوگئی اور اس کے عشق کا اثر کلیۃً ختم ہوگیا میں عصر کی نماز کیلئے ایک دن حاضر ہوا جب آپ نے میری طرف دیکھا تو تبسم فرمایا اور کہا کہ تم سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرو حکم کے مطابق میں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اس کے بعد فرمایا اب تم امامت کراسکتے ہو اس وقت میں نے خدمت کی زمین کو بوسہ دیا اور سرور کلی حاصل ہوا۔ اس سے میں نے آپ کی تین کرامات دیکھیں ایک یہ کہ میرے باطن معاملہ کو آپ نے جان لیا۔ دوسری یہ کہ اپنے تصرف سے مجھے اس بلا سے نجات عطا کی۔ تیسرا یہ کہ بندہ کے احوال پر ستر فرمایا۔ اور کسی کو اس کی خبر نہ دی۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ فقیر کو ضاد اور ظا کے مخرج میں شبہ تھا کہ اکثر عجمی لوگ اسے نہیں جانتے اور میں نے تمہاری تلاوت میں دیکھا کہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اور ان دونوں میں فرق کرتے ہو۔

من تصرفاته درویشی از مخلصان ایشان را مرضی صعب عارض شد شبی بجهت دعائی صحبت خدمت ایشان شتافت اتفاقاً در ان وقت خدمت ایشان باکل طعام مشغول بودند چون اورا دیدند فرمودند بکدا می ازین اطعمه هیل خاطر شما میشود عرض نمود که بهمه مائل، وشائقم وما پرهیز دارم وطبیب که علاج او می نمود نیز از جمله مخلصان ایشان بوده حاضر الخدمت بود بوی فرمودند که این اطعمه در حق وی چونست عرض نمود که سم قاتل است بمریض فرمودند که اطعمه بخورید که شفائی شما در همین است آن مریض باشتهائی تمام تکیه بر بشارت آن قبله انام نموده از اقسام اطعمه متلونه تناول نمود وفی الحال صحت کلی یافت:

۸۔ آپ کے مریدین میں سے ایک درویش کو ایک موذی بیماری لاحق ہوگئی اور وہ ایک رات آپ کے پاس دعا کیلئے حاضر ہوا اتفاقاً جس وقت وہ آیا آپ کھانا کھانے میں مشغول تھے جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا ان کھانوں میں سے کسی کھانے میں تمہاری طبیعت چاہ رہی ہے۔ اس نے کہا کہ میں ہر طرح کا کھانا رغبت سے کھاتا ہوں لیکن فی الحال جو طبیب میرا علاج کر رہے ہیں انہوں نے ان سے منع کیا ہے اور وہ طبیب جو اس مریض کا علاج کر رہا تھا وہ بھی آپ کے مخلص مریدوں میں سے تھا اور وہاں حاضر تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اس کیلئے یہ کھانے کیسے ہیں اس نے عرض کیا یہ زہر قاتل ہیں آپ نے فرمایا تم یہ کھانے کھاؤ تمہاری شفاء اس میں ہے۔ اس مریض نے آپ کی اس بشارت پر بھروسہ کرتے ہوئے بڑی رغبت سے وہ کھانے کھائے اور اسی وقت صحت یاب ہوگیا۔

من خرقه عاداته: می آرند که در ایامی در بلدان هندوستان قحط کلی افتاده بود وامتداد بهم رسیده مردم بخدمت ایشان به طلب دعا می آمدند وعرض می نمودند که آخر این بلیه که دور خواهد شد وازین قحط وبا مردم که خلاصی خواهند یافت خدمت امر بصبر مے نمودند هر بار که صورت ابر در آسمان پدیدار می شد مردم بخدمت ایشان عرض نمودند که در آسمان ابر محسوس است امید باریدن باران پیدا شده وتفاول از زبان مبارک ایشان می خواستند ایشان می فرمودند که این ابر عقیم معلوم می شود وگاهے می گفتند که بی

فیض، معلوم می شود و گاهی عنایت می کردند که اعتبار ندارد حتی که ایام ابتلا بآخر رسید روزی خدمت ایشاں به یاران فرمودند که به بیند کی در آسمان ابر معلوم می شود فقرا تجسس نموده معروض داشتند هم چون ابری نیست که باو اعتبار شود یک قطعه تاریکی جانب مغرب است فرمودن تاریک نیست این ابر یست بارنده عالم گیرد بمجرد فرمودند ان ابر وسعتی پیدا کرد پهن شدن گرفت ورعد وشورش آغاز کرد وبرق جهیدن گرفت وبارش بشدت باریدن گرفت وخدمت ایشاں به فرحت تمام این آیه کریمه میخواندند هو الذی ینزل الغیث ما قنطو وینشر رحمته وهو الولی الحمید تا سه شبانروز باران بشدت تمام می بارید در تمام بلدان هندوستان به هیمیں، هئیت مے بارید عنایت خداوندی جلّشانه به همین یاران اطفائی قحط وبا نمود وعالم از سر نو رنگ تازگی یافت۔

۹۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ہندوستان میں قحط و وباء پھیل گئی اور لوگ آپ کی خدمت میں دعا کروانے کیلئے تشریف لائے۔ اورعرض کی کہ یہ بلا دور ہونی چاہئے اور لوگ اس قحط و وباء سے خلاصی پا جائیں۔ آپ نے دعا نہ فرمائی صبر سے کام لیا اور ان دنوں میں جب بھی آسمان پر کوئی بادل نظر آیا آپ سے کہا گیا کہ آسمان میں بادل نظر آ رہا ہے بارش برسنے کی امید ہے۔ لوگ اس موقع پر آپ کی زبان سے نیک فالی کے کلمات سننا چاہتے تھے لیکن آپ فرماتے یہ بادل بانجھ ہے اور کبھی فرماتے یہ بے فیض لگتا ہے اور کبھی فرماتے کوئی اعتبار نہیں۔ حتیٰ کہ یہ آزمائش کا زمانہ یوں اپنی انتہاء کو پہنچا کہ ایک دن آپ نے مریدین سے فرمایا دیکھو کہ آسمان میں کوئی بادل نظر آ رہا ہے لوگوں نے باہر نکل کر تلاش کیا کوئی بادل نظر نہ آیا آ کر عرض کی بادل تو کوئی نہیں لیکن مغرب کی طرف کچھ اندھیرے کا ٹکڑا نظر آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تاریکی نہیں بلکہ ایسا بادل ہے جو پورے ملک میں برسے گا۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ بادل میں وسعت پیدا ہو گئی اور گرج وچمک کا سلسلہ شروع ہو گیا گرج وکڑک کی آوازیں آنے لگ گئیں اور شدت سے بارش برسنے لگی۔ اور آپ خوشی سے یہ آیت کریمہ پڑھنے لگے:

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ (سورۃ الشوریٰ:۲۸)

ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو لوگوں کی مایوسی کے بعد بارش نازل فرماتی ہے، اور وہ اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور وہ ولی اور بہت خوبیوں والا ہے۔

یہاں تک کہ یہ بارش تین دن رات تک پورے ملک ہندوستان میں برستی رہی اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس بارش سے قحط اور وبا ختم ہو گئی۔ اور جہاں میں نئے سرے سے تازگی آ گئی۔

من تصرفاته: می نویسند که فرزندان ایشاں مخدوم زاده خدا آگاه میاں شیخ اهل الله قدس سره العزیز به تپ مربوع مبتلا بودند ومدت یک سال گزشته بود وحکما از معالجه به عجز اعتراف نمودند روزے خدمت حضرت قیوم زمان رحمه الله علیه باصحاب فرمودند که مدت مرض فرزندی شیخ اهل الله بامتداد کشیده وبسیار عاجز شده ومرض او نیز ممتد می نماید باید که مرض اورا بخود کشیم وتصدیع، بقیه اورا به خود اختیار کنیم بعد از فرمودن این کلام خدمت مخدوم زاده را شفائے کامل حاصل شد وخود ایشاں تا مدت دو سال بآں تپ مبتلا بودند وبعده شفائے کامل نصیب وقت ایشاں شد۔

۱۰۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے صاحبزادے خدا آگاہ شیخ اہل اللہ قدس سرہ العزیز ایک دفعہ بخار میں مبتلاء ہو گئے اور ایک سال کا عرصہ گزر گیا اور حکماء نے علاج کرنے سے عاجزی کا اظہار کیا۔ ایک دن حضرت قیوم زمان ﷺ نے مریدین سے فرمایا میرے بیٹے اہل اللہ کی بیماری لمبی ہو گئی ہے اور وہ عاجز ہو گیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اور لمبی چلے گی۔ مجھے چاہئے کہ اس کی مرض کو میں لے لوں اور اس کی باقی تکلیف کو خود برداشت کروں۔ آپ کے یہ فرمانے کے فورا

بعد مخدوم زادہ کو شفاء مل گئی اور آپ خود بیمار ہو گئے اور یہ بیماری دو سال تک چلی۔ اس کے بعد آپ کو شفاء ملی۔

من تصرفاته :می نویسند که یک از مریدان ایشان بوده به شامت نفس ارادت بجائے دیگر آورد از خاندان مجددیے رو گردان شد کسی، بخدمت ایشان عرض نمود که فلان دست از فتراک حضرت باز داشته بطرف دیگر رجوع آورده فرمودند از ماچه برد وهر چه کرد به خود کرد و آن شخص فی الحال بعلت جنون گرفتار شد بطوق و زنجیر محبوس و به هلاکت دارین و خسارت نشاتین مبتلا گردید۔

۱۱۔ لکھا گیا ہے کہ آپ کا ایک مرید تھا اور وہ بلا وجہ شامت نفس کی وجہ سے کسی دوسرے کا مرید بن گیا اور خاندان مجدد سے روگردانی کر لی۔ کسی نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ فلاں شخص نے آپ سے ہاتھ دور کر لیا ہے اور کسی دوسرے کی طرف رجوع کیا ہے آپ نے فرمایا مجھ سے کیا لے گیا جو کچھ اس نے کیا ہے اپنے ساتھ کیا ہے۔ وہ شخص فوراً جنون کے مرض میں گرفتار ہو گیا لوگوں نے طوق ڈال کر زنجیروں سے باندھ دیا اور ہلاکت دارین اور دونوں زندگیوں کے خسارہ مین مبتلا ہو گیا۔

بیت

یا مکن با پیل بانا ن دوستی		یا بنا کن خانه در خود فیل

ترجمہ: ہاتھی والوں کے ساتھ یا تو دوستی نہ کرو یا اپنے گھر کا دروازہ ہاتھی والا بنا لے

من خرق عاداته :از زبان شرزه خان کلان که قلعه دار کابل بود می نویسند که خدمت حضرت قیوم الزمان در شهر کابل تشریف داشتند وبنده حاضر بخدمت بودم ناگاه یکی از بعضی بد افعال که در کابل شیوع داشت بخدمت ایشان حالی نمود خیلی طبعیت ایشان ملول شد فرمودند که از شامت اینها این بلده خواهد سوخت بنده خائف بودم که از زبان اولیائ چیزی که می بر آید البته وقوع مے یابد چون خدمت ایشان روانه دار الارشاد سرهند شدند مدّتے نگذشته بود که بارود خانه قلعه را آتش در گرفت ۔ وتمام قلعه صورت جهنم گردید و مردم بسیاری باامتعه فروان هلاک شدند در آن اثنائے بباطن فیض مواطن ایشان رجوع نمودم و استخلاصی خود در یوزه کردم بچشم سر می بینم که عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان مشکیزه آب بر کتف مبارک دادند و آب فضل بر آن آتش قهر مے ریزند آتش، فرو نشست و این مخلص باجمیع قبیله و امتعه و اکثر اسباب ازان مهلکه بسلامت ماندیم و حال آن که ایشان در آن ایام بد ارالارشاد سرهند تشریف داشتند

۱۲۔ شرزہ خان اپنی زبان سے بیان کرتے ہین جو کہ قلعۂ کابل کا قلعہ دار تھا حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کابل شہر میں تشریف رکھتے تھے۔ اور بندہ آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس وقت کچھ بد فعلی کرنے والے لوگ جو کابل میں پھیلے ہوئے تھے آپ کے پاس آئے جس سے آپ کی طبیعت میں ملال آ گیا۔ آپ نے فرمایا ان کی شامت کی وجہ سے یہ شہر جل جائے گا۔ بندہ اس سے خوف زدہ ہو گیا کیونکہ اولیاء اللہ کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ یقیناً واقع ہوتا ہے۔ جب آپ دار الارشاد سرہند واپس چلے گئے ابھی کچھ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ قلعہ کے بارود خانہ میں آگ لگ گئی۔ اور پورا قلعہ جہنم کی صورت پیش کرنے لگا۔ اور بہت سارے لوگ اپنے ساز و سامان کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئے۔ اس دوران میں نے باطنی طور پر آپ کی طرف رجوع کیا۔ اور اس مصیبت سے خلاصی مانگی۔ اور گزارش پیش کی تو میں نے اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے اپنے کندھے پر ایک مشکیزہ رکھا ہوا ہے اور اپنے فضل کا پانی اللہ تعالیٰ کے قہر کی آگ پر ڈال رہے ہیں اس سے

آگ ٹھنڈی ہوگئی اور یہ مخلص اپنے قبیلہ اور اکثر ساز وسامان کے ساتھ اس ہلاکت سے باہر آ گیا حالانکہ آپ اس وقت دارالارشاد سرہند میں تشریف فرما تھے۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِه: می آرند که گل اندام نام مروی از مخلصان ایشان ظاهر نموده که ابلیس پر تلبیس را بر من بسیار دست تصرف بوده اکثر بخطر اتی نا ملایم و افعال ناشائیسته رهنمونی می نمودشی در عین این ابتلا بخاطر خطور نمود که تو از زمره بارفتگان عتبه علیه حضرت قیوم الزمانی رحمۃ اللہ علیه چرا عرض حال خود بخادمان آندرگاه نمی نمائی تا ازین بلیه مامون کردی القصه وقت نماز تهجدی ایشان را خلوت یافته عرض احوال خود کردم فرمودند که شیطان از شما نا امید شد از ان شب تا الیوم که چند سال گذشته از تصرف او بدر شدم وهیچ گونه دخل او را در خود مشاهده نه نمودم حتی که زمان از ان فرموده تا این زمان محتلم نشده ام۔

۱۳۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گل اندام ایک شخص جو آپ کے مریدین میں سے تھا۔ اس نے بتایا کہ ابلیس پر تبلیس کو مجھ پر کافی غلبہ ہے اور اکثر ناشائستہ خیالات وافعال کیلئے وہ مجھے وسوسہ ڈالتا ہے۔ ایک عین ابتلاء کے وقت اس کے دل میں خیال آیا کہ تو حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کے پیچھے چلنے والوں میں سے ہے اور تو اپنے حال کا ذکر ان کے پاس کس لئے نہیں کرتا۔ تاکہ تو ان بلاؤں سے محفوظ ہو جائے۔ مختصراً یہ کہ میں نے تہجد کی نماز کے وقت آپ کو خلوت میں پایا تو اپنے حالات کی عرض پیش کی آپ نے فرمایا کہ شیطان اب تم سے ناامید ہو گیا ہے۔ اس رات سے لے کر آج تک کچھ سال گزر گئے ہیں میں اس کے تصرف سے بری ہوں اور کہتا ہے کہ اس کے بعد آج تک مجھے احتلام بھی نہیں آیا۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِه: صاحب معدن الجواهر می نویسند و بعینه عبارت او بی کم و کاست ایراد مے رود که مخدوم زاده عالی درجه صاحب ناطق اسرار و علوم فاروق موجود و معلوم حضرت شیخ غلام محمد معصوم سلمه اللہ القیوم که نبیره عالی حضرت اند یعنی حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه وبه کمالات ظاهری و باطنی آراسته و خداوند مقامات علیه و واردات عجیبه اند هنگام مراجعت از سفر حجاز به امراض قویه مثل ضعف دل و دماغ و تب مبتلا گردیدند بعد از رسیدن بلده دار الخلافت شاه جهان آباد معامله بیاس کشید خدمت ایشان را عرض داشتے بجناب عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه به جهت طلب بشارت شفا نمودند از ان جا سرفراز نامه بدست خط خاص در جواب رسید کی فقره او اینا ست و بشارت میدهم شمارا شفا مے شود و به خریت در وطن رسیده مارا می سبیند فوقعَ کماَ بشر رضی اللہ تعالیٰ عنه

۱۴۔ صاحب معدن الجواہر فرماتے ہیں ہم اسے بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ مخدوم زادہ علی صاحب ناطق اسرار فاروق موجود و معلوم حضرت شیخ غلام محمد معصوم علیہ الرحمۃ جو نبیرۂ حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ ہیں اور کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ ہیں اور مقامات عالیہ پر فائز اور واردات عجیبہ رکھنے والے آپ جب سفر حجاز سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں امراض قویہ ضعف دل و دماغ اور بخار میں مبتلا ہو گئے۔ دارالخلافت شاہ جہاں آباد میں جب پہنچے تو معاملہ ناامیدی تک جا پہنچا اس وقت حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں شفاء یابی کی بشارت حاصل کرنے کیلئے عرض کی تو اس جگہ پر آپ کے خاص خط سے لکھا ہوا رقعہ جواب میں آیا جس کا ایک فقرہ یہ ہے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تمہیں شفاء ملے گی اور صحت یاب ہو کر وطن واپس آؤ گے اور مجھے دیکھو گے۔ ایسا ہی ہوا جیسے فرمایا تھا۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِه: از احوال شیخ فقیر اللہ قدس سره می نویسند که مومی الیه مذکور دزدیے بدل و سارق بے همتا بوده و در شجاعت بے مانند و بدزدی و قطع طریق مشهور روقت چنانچه در آن نواحی خانه نبود که از جفائے ایشان بسلامت مانده باشد و دیه نبود که دست تصرف ایشان

بآن نرسیده چون عنایت بیغائیت الٰهی شامل حال او گردید اتفاقاً سارق مذبور در دیه میوه خاتون وارد شد و خدمت حضرت قیوم الزمان رحمة الله علیه در آن جابودند روزانه بزیارت ایشان مشرف شدی شبانه بار فقائی خود در قریه یعقوب تر کمان که ماوائی او بود رفت و کاروان سرائے قریب قریه مذکور بوده که آن جا تجارولائیت بلخ نزول می نمودند و آن شب قافله بزرگی نازل آن کاروان سر اشد، هبو ددز دمذبور از احوال قافله باخبر شده بود که بامال بسیار اند خصوصاً اسپی در اصطبل دارند که به قیمت بسیار می دارند شیخ مذبور بارفقائی بار اده دزدی اسپ متوجه کاروان سر اشد ند در سرار امحکم یافتند خود شیخ که رئیس دزدان بود به صنعت کمند داخل، کاروان سر اشد ورفقار ابیرون گذاشت وخود راباسپ مذبور رسانید میخ قدام اور ابر آوردو اراده بر آوردن میخ عقب داشت که، اسپ آواز کرد صاحب اسپ برخاسته میخ کنده اور اگرفت که بر زمین بکوبد دزدمذکور خود را قریب اسپ بر زمین انداخته بود به، هئتی که هر گز محسوس نمی شد اتفاقاً صاحب اسپ میخ اسپ را بر کف دست دزد گذاشته به میخ کوب کوفتن آغاز نمود دزداز آنجاکه گرفتار آمد کشید ن دست موجب هلاکت خود دید لاچار از راه بر دباری خود دست مومی الیه زیر میخ بسته شد چون صاحب، اسپ از آن جائے به مکان خود رفت دزدهر چند سعی نمود خود را نه توانست رهائی داد چون همان روز بزیارت ایشان مشرف شده بود به باطن ایشان متوجه شد و عرض نمود اگر ازین بلیه نجات میسر شد از دزدی توبه نموده مرید ایشان میشوم و در ساعت دید که، ایشان حاضر شد ند و میخ از دست او بر آور دند و گفتند که بر وکه تر اخلاصی دادیم دزداز آن جابر خاسته براه که آمده بود بد رشد، وبار فقائے خود مقدمه هائله درمیان نهاد و گفت که من نزد ایشان رفته از دزدی توبه میکنم رفقای او گفتند که در دزدی رئیس مابودے الحال مانیز اقتدابه تو نموده تائب میشویم القصه دزد مذبور باررفقای بخدمت ایشان آمده تائب شدند و از هر جائیکه دزدی نموده بود مهما امکن چیزے رسانیده بجلی حاصل کرد و بسلوک مشغول شدند و در اندک مدتے بدرجات کمال و اکمال رسید و بشرافت کلافت ممتاز شد و از خدمت ایشان مسمی بشیخ فقیر الله رحمة الله علیه شدچه قبل ازاین مومی الیه خسو بیگ نام داشت مردم بسیار بوسیله او داخل طریقه علیه شدند و مردم آن جاالی الیوم بفضائل و مناقب او رطب اللسان اند حدیث نفیس: خَیَارُکُمْ فِي الْجَاهِلِیَةِ خَیَارُکُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا در حق او صادق آمد۔

۱۵۔ شیخ فقیر اللہ قدس سرہ اپنے احوال لکھتے ہیں کہ وہ ایک ماہر چور اور بے مثال ڈاکو تھے۔ شجاعت اور ڈاکہ زنی، چوری میں اس علاقہ میں شہرت رکھتے تھے اور وہاں کا کوئی گھر ان کے ظلم سے بچا ہوا نہ تھا کہ ان کے دست تصرف سے کوئی دیہات خالی نہ تھا۔ جب عنایت الٰہی جل وعلیٰ ان کے شامل حال ہوئی۔ تو وہ میوہ خاتوں گاؤں میں آئے اور اس وقت حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ بھی وہاں پر قیام پذیر تھے اور یہ چور آ کر روزانہ آپ کی زیارت کرتا تھا۔ ایک رات اپنے ساتھیوں کے ساتھ یعقوب ترکمان گاؤں میں جو اس کا ٹھکانہ تھا وہاں گیا اس کے قریب ایک سرائے تھی وہاں پر بلخ سے آنے والے قافلے ٹھہرا کرتے تھے۔ اور اس رات ایک بڑا قافلہ وہاں پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ یہ چور جب اس قافلہ کے احوال سے باخبر ہوا تو پتہ چلا کہ اس میں بہت سارا مال ہے اور خاص طور پر بہت قیمتی گھوڑے اصطبل میں ہیں۔ یہ چور خاص طور پر ان گھوڑوں کی چوری کیلئے سرائے میں گیا اور پتہ چلا کہ گھوڑے سرائے کے اندر باندھے ہوئے ہیں۔ چوروں کا یہ سردار کمند ڈالنے میں ماہر تھا وہ اس کے ذریعہ سرائے میں داخل ہوا۔ اور اپنے ساتھیوں کو باہر چھوڑ دیا اندر داخل ہو کر وہ ایک گھوڑے کے قریب گیا اور

گھوڑے کو اگلے کھونٹے سے کھول لیا اور جب پچھلے کھونٹے سے کھولنے لگا تو گھوڑا ہنہنانے لگا اس کی وجہ سے مالک کو پتہ چل گیا وہ یہ کھونٹا دوبارہ لگانے کے لیے اٹھا اور آ کر اسے ٹھوکنے لگا۔ چور نے پکڑے جانے کے ڈر سے وہاں پر اپنے آپ کو اس طرح لیٹ کر چھپالیا کہ اندھیرے میں مالک کو کوئی علم نہ ہوا اس نے کھونٹا گانے کیلئے اس پر ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ اور وہ کھونٹا اتفاق سے اس چور کے ہاتھ پر ٹھونکا جا رہا تھا اور تکلیف کی وجہ سے اگر بولتا ہے تو اس کا بھید کھل جائے گا اور وہ ڈر کی وجہ سے برداشت کرتا رہا اور کوئی حرکت نہ کی آخر مالک جب اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا تو چور نے وہاں سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی بڑی کوشش کی اس میں کامیاب نہ ہوا اور وہ اسی دن آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر آیا تھا کہ اس کے دل میں خیال آیا وہ آپ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی کہ اگر اسے اس مصیبت سے چھٹکارہ مل گیا تو وہ توبہ کرلے گا اور آپ کا مرید ہو جائے گا۔ وہ اسی وقت دیکھتا ہے کہ آپ تشریف لائے اور اس کا ہاتھ نکالا اور فرمایا کہ جاؤ تمہیں ہم نے چھٹکارا دیا چور وہاں سے کھڑا ہوا اور جس راستے سے آیا تھا واپس چلا گیا۔ اور اپنے دوستوں کے درمیان یہ سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ میں اب جا رہا ہوں اور آپ کے پاس جا کر توبہ کرلوں گا اس کے دوستوں نے کہا کہ چوری کے معاملہ میں بھی تو ہمارا لیڈر تھا لہٰذا اب توبہ کے معاملہ میں بھی تو ہمارا لیڈر ہے۔ مختصراً یہ کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آپ کے پاس حاضر ہوا اور توبہ کی اور جہاں جہاں سے جس کا مال اٹھایا تھا اسے واپس کیا اور راہ سلوک میں مشغول ہو گیا اور تھوڑے عرصہ میں درجہ کمال تک پہنچ گیا اور شرافت وخلافت سے نوازہ گیا اور آپ کی طرف سے اسے شیخ فقیر اللہ کا نام دیا گیا اور اس سے پہلے اس کا نام خسرو بیگ تھا کئی لوگ اس کے وسیلہ سے طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ اور اس علاقہ کے لوگ آج بھی ان کے فضائل ومناقب کو بیان کرتے ہیں اور یہ حدیث پاک:

فَخِيَارُكُمْ فِي الجاهِلِيَةِ خِيَارُكُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقُهُوا

ترجمہ: تم میں سے جاہلیت کے زمانہ کے بہترین لوگ اسلام میں بھی بہترین ہیں جب وہ فقاہت حاصل کرلیں۔

(مسند احمد، رقم: ۱۰۲۹۵، الادب المفرد، ص ۷۰، صحیح البخاری، رقم: ۳۳۷۴، مسند البزار، رقم: ۸۴۴۸)

ان کے حق میں سچی ثابت ہوئی۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِهٖ: می نویسند که عزیزی از محبان صمیمی ایشان از کثرت محبت و فرط اعتقاد از وطن مالوف مهاجرت نموده سکونت بدارالارشاد اختیار فرموده وباهل وعیال خود آمده به مجاورت ایشان سر افراز گشت مدتی از فیوضات باطنی ایشان کامیاب بوده واز نسبتهای عزیز الوجود بهره مند اتفاقا اهلیه مومی الیه بمرض صعب گرفتار شد وبهلاکت مشرف گردید عزیز مذبور باهلیه خود محبت بیکران داشت بخدمت ایشان عرض نمود که دعا در حق آن مریضه نمائیند و دریوزه شفائے او کنند ایشان فرمودند که غم مخور که مرض او بصحت مبدل خواهد شد بعد از چندی احوال آن مریضه بیاس کلی انجامید وشبی مقدمه او به آخر رسید حضرت ربانه قابض ارواح سپارید و چشم ودست و پائے اوراچنانچه عادت موتی است درست نمودند عزیز مذبور از آنجا گریه کنان خود از اندر سرای والارسانید و فریاد برآورد که آن مریضه برحمت حق شد امید وار دعائی به مغفرت او می باشم در اوفت ایشان برای ادای تهجد برخاسته بودند فریاد و فغان آعزیز راشنید ند خود بدر سرای آمدند و فرمودند که آن مریضه نمرده است آن عزیز عرض نمود که حضرت دست و پائے اورادرست نموده چشم اور ابسته بخدمت آمده ام فرمودند سی هرگز نمرده است و چیزے از قسم ماکولات عنایت فرمودند که رفته دهن اورابهر نوع که باشد کشوده این طعام رادر دهن او اندازند وبه هیچ نوع از مرگ او اندیشه مدار آن عزیز

بحیرت رفت باز انباع امر نموه بربالین آن مریضه آمده دهن اور ابشدت خلاص کرده طعام رادر دهن او انداخت به مجرد انداختن طعام درحرکت آمدو مضغ طعام نمودو موت او بحیات مبدل گشت و صحبت کلی یافت و طلب شوربا نمود ازین تصرف ایشان جمع کثیره بدل و جان معتقد ایشان شدند و مر دم بے شمار بهر حال ظاهرمی نمودند که خدمت حضرت قیوم الزمان احیای اموات می نمایند بمتابعت حضرت عیسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنا وَ عَلیه الصَّلوٰۃ وَالسَّلام بلے عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیل در حدیث نفیس نبوی است علیٰ صَاحِبِهاالصَّلوٰةوَالسَّلامُ

۱۶۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آپ کا مخلص مرید تھا اور آپ کے ساتھ کثرت محبت واعتقاد کی وجہ سے اس نے اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کر کے دارالارشاد سرہند میں سکونت اختیار کرلی تھی اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ یہاں کا مجاور بن گیا تھا۔ اس مدت میں وہ فیوضات باطنی اور نسبت عزیز الوجود سے بہرہ مند ہو گیا تھا اتفاقاً اس کی اہلیہ ایک موذی مرض میں گرفتار ہوئی۔ اور ہلاکت کے قریب جا پہنچی یہ شخص اپنی بیوی سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیماری کا ذکر آپ کے پاس کیا اور اس کیلئے دعا کی درخواست کی اور اس شفاء کی چاہت کا اظہار کیا آپ نے اس سے فرمایا پریشان نہ ہو وہ صحت یاب ہو گی۔ ادھر اس مریضہ کے احوال ناامیدی تک جا پہنچے ایک رات اس کی حالت اس حد تک پہنچ گئی کہ لواحقین نے اس کی روح کو عزرائیل علیہ السلام کے سپرد کیا اور اس کے ہاتھ پاؤں میت سمجھ کر درست کر دیئے یہ مرید آہ وزاری کرتا ہوا آپ کی خانقاہ میں آیا اور عرض کی کہ مریضہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں چلی گئی ہے۔ میں اس کی دعائے مغفرت کی خواہش رکھتا ہوں۔ اس وقت آپ تہجد کی نماز کیلئے تیاری کر رہے تھے آپ نے اس کی آہ وزاری سن لی تھی اور گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ وہ مریضہ نہیں مری وہ شخص کہتا ہے حضور ہم نے اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کئے ہیں اور آنکھیں بند کی ہیں اور پھر آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ ہرگز نہیں مری۔ اور کھانے کی کوئی چیز آپ نے اسے دی اور فرمایا جا جس طرح بھی ہو اس کا منہ کھول کر یہ اس میں ڈالو وہ شخص حیرت زدہ ہو کر گیا اور اس مرنے والی خاتون کے سرہانے کھڑا ہو کر کافی کوشش کے بعد اس کا منہ کھول کر اس نے وہ کھانا اس کے منہ میں ڈالا تو وہ خاتون متحرک ہوگئی اور وہ کھانا چبانے لگی۔ اور اس کی موت زندگی میں بدل گئی اور صحت کلی آ گئی اور اس نے کھانے کیلئے شوربا مانگا۔ آپ کی اس کرامت سے ایک کثیر جماعت دل وجان سے آپ کی معتقد ہوگئی اور بہت سارے لوگوں میں آپ کے مردہ کو زندہ کرنے کی کرامت پھیل گئی اور مشہور کہ آپ مردوں کو زندہ فرماتے ہیں اس سے آپ کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع ثابت ہوئی اور یہ حدیث پاک آپ کے حق میں سچی ثابت ہوئی۔

عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

ترجمہ: میری امت کے علماء انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کی طرح ہوں گے۔

(مقاصد الحسنہ ،رقم:۷۰۲،الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ رقم: ۲۹۴،کشف الخفاء ،رقم:۱۷۴۴،مرقاۃ المفاتیح ،ج،۵،ص،۱۸۷۴،فیض القدیر ،ج،۱،ص،۹،شرح البخاری للسفیری،ج،۲،ص،۲۷۵)

مِنْ تَصَرُّفَاتِه: می آرند که عزیزے ظاهر نمود که در خانه من درختے بود اما عقیم که بارنمی آورد روزی بخدمت عالی حضرت یعنے حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ عرض این مدعا نمودم فرمودند که عصای مرا بردہ برتنه آن درخت برسان امید است که بار آور شود

بفضل اللہ سبحانہ میوہ نفیس فراوان خواھد آورد چون عصای مبارک را بر تنہ درخت چسپانیدم ازان سال میوہ دار گردیدہ و میوہ او در تمام شہر ضرب المثل شد و ھم چنین کہ ھر زن عقیمہ را کہ آن عصای ایشان را التصاق و اقعہ مے شد بعون اللہ سبحانہ و تعالیٰ بار آور میگردید

۱۷۔ ایک مرید نے بتایا کہ میرے گھر میں ایک پھل دار درخت تھا لیکن اس پر پھل نہیں لگتا تھا ایک دن میں نے حضرت کی بارگاہ میں یہ معاملہ پیش کیا آپ نے فرمایا میرا یہ عصا لے جاؤ اور اس درخت پر مارنا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر بڑے اچھے پھل فراوانی سے لگیں گے۔ میں نے جب آپ کا عصا لے جا کر اس درخت کو لگایا تو اسی سال اس پر پھل لگے۔ اور اس کا میوہ پورے شہر میں ضرب المثل بن گیا۔ اور اسی طرح آپ کا یہ عصا جس بانجھ عورت کو لگایا جاتا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے صاحبِ اولاد بن جاتی۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ: از جناب ارشاد مآب صوفی عبد اللطیف کابلی رحمۃ اللہ علیہ کہ خلیفہ ایشان بودمی نویسند کہ مومی الیہ اظہار می نمود کہ، کی باری شوق ملاقات ایشان درد لم پدید آمد و خدمت ایشان بدار الارشاد سر ھند بودند بخاطر خطور نمود کہ والدین ایشان، حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ از سر ھند در کابل در لمحہ دعوت حضرت خواجہ محمد حنیف کابلی حاضر شدند و باز در لمحہ رفتند اگر خدمت ایشان نیز بسنت والد خود اقتدا نمودہ این فدوی را بجمال جہان آرای خود مشرف سازند و بر آتش اشتیاق من آبے ریزند از الطاف کریمانہ ایشان می آیند سرعت نمودہ در قدم ایشان افتادم و ملازمت نمودم چون خواستم کہ اظہار مطلوب خود نمایم از نظرم غایب شدند وَ صَارَ ذٰلِکَ بَاعِثاً لِاِعْتِقَادِ جَمَاعَۃٍ کَثِیْرَۃٍ مِنَ الْمُنْکِرِیْنَ و قصہ حضور والد ماجد ایشان در منتخب رابع در تذکرہ، خوارق، آن قبلہ صفا کیشان بتفصیل نوشتہ شد

۱۸۔ صاحب مسند ارشاد جناب صوفی عبد اللطیف کابلی علیہ الرحمۃ جو آپ کے خلیفہ تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں ایک دفعہ آپ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور آپ اس وقت دار الارشاد سرہند شریف میں تھے۔ میرے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ آپ کے والد حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ ایک دفعہ سرہند سے کابل میں حضرت خوجہ محمد حنیف کابلی علیہ الرحمۃ کی دعوت پر ایک لمحہ میں تشریف لے آئے تھے آپ بھی اپنے والد کی سنت کے مطابق تشریف لے آئیں گے اور اس فدوی کو اپنے جمال جہاں آراء سے نوازیں گے اور میرے شوق کی آگ پر پانی بہائیں گے۔ اور یہ آپ کے الطاف کریمانہ سے بعید نہیں کہ میری طرف آپ توجہ فرمائیں یہ خیالات ابھی میرے دل میں ہی تھے کہ میں بازار کی طرف گیا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ میں آپ کے روبرو ہوں جلدی سے میں آپ کے قدموں پر گر گیا اور انہیں پکڑ لیا جب میں نے اپنے مطلب کو بیان کرنا چاہا تو آپ نظروں سے غائب ہو گئے تھے۔ اور یہ واقعہ بہت سارے منکرین کے اعتقاد کا باعث بنا۔ آپ کے والد محترم والا واقعہ ہم نے آپ کی کرامات کے باب میں ذکر تفصیلاً کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔

بیت

پدر نور و پسر نور است مشہور		از آنجا فھم کن نور علی نور

ترجمہ: باپ نور اور بیٹا (بھی) نور، مشہور ہے، یہاں سے سمجھ لے نورٌ علی نور (کے مطلب) کو

خَرْقِ عَادَاتِہٖ: صالحہ مرید ایشان بود ارادہ سفر مے نمود و خدمت ایشان منع نمودند کہ ترا خطرے درین سفر در پیش است ازین

اندیشه بر گرد چون مقدر بود آن صالحه خود درانه توانست از ان سفر باز داشت و متوجه سفر شد بارادت سبحانه به منزل مقصود رسیده بوطن مراجعت فرمود و حال آن که از سفر خیریت مراجعت صورت بست درین اندیشه بود ناگاه قوم جاٹ که بر زنی مشهور آفاق اندبروی تاختند اسباب و اموال و یرابتاراج بردند و رئیس آنهاخود اور اباخادمه که همراه داشت غنیمت دانسته بخانه خود بر دشبے باندیشه زفاف نزدوی آمد آن ضعیفه ازیں حال ملول گردید استمداد از جناب ایشان خواست و آن گم راه بدست درازی مشغول شد و این، ضعیفه ردآن مے نمود دریں گریرو دارمی بیند که خدمت ایشان حاضر شدند و شمشیر برهنه در دست دارند بدان کار آن ناپاک راساخته بهلاکش رسانیدند و باین ضعیفه فرمودند که زود به همراه خادمان خود بدر شوید که شمار ابخانه شمابرسانم هر دو در اثر ایشان بسرعت تمام برآمدند خدمت ایشان فرمودند که چشم نه پوشید هر دو چشم پوشیدند بعد لمحه فرمودند که چشم بکشاید چون چشم خود را کشودند در خانه خود در محله جسونت پوره که مسکن آنهابو در سیده بودند

۱۹۔ آپ کی ایک صالحہ خاتون مرید تھیں اسے کسی سفر پر جانا پڑا آپ کے پاس حاضر ہوئی اس سفر کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا نہ جاؤ تمہارے لئے اس سفر میں خطرہ ہے۔اس خاتون کو مجبوراً یہ سفر کرنا پڑا اور اپنے آپ کو روک نہ سکی۔اور سفر پر چلی گئی اور اپنا کام پورا کرنے کے بعد واپس خیر وعافیت سے آگئی اور جب اپنے وطن کے قریب پہنچ گئی تو اس کے دل میں آپ کے سفر سے منع کرنے کا خیال آیا۔اور سوچنے لگی میں تو سارا کام کرنے کے بعد بخیریت پہنچ رہی ہوں۔وہ اسی خیال میں تھی کہ اس علاقہ کی جاٹ قوم جو علاقہ میں رہزنی میں مشہور تھی انہوں نے حملہ کیا اور اس کا سارا مال لوٹ لیا اور ان ڈاکوؤں کے سربراہ نے اس خاتون کو اس کی خادمہ کے ساتھ غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے گھر لے گیا اور رات کے وقت اس سے زنا کرنے کی کوشش کرنے لگا وہ عورت اس سے جان چھڑانے کی کوشش کرنے لگی اور اس نے اس دوران آپ سے مدد طلب کی اور وہ گمراہ دست درازی میں مشغول رہا یہ کمزور خاتون اسے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی اس لڑائی کے دوران اس نے دیکھا کہ آپ موجود ہیں اور ننگی تلوار آپ کے ہاتھ میں ہے۔اور اس سے آپ نے اس ناپاک پروار کیا اور اس کا کام تمام کر دیا۔اور اس خاتون سے فرمایا تم اپنے ساتھ اپنی خادمہ کو لے کر جلدی باہر آؤ کہ تمہیں تمہارے گھر پہنچانا ہے یہ دونوں خواتین جلدی سے آپ کے پیچھے آئیں آپ نے فرمایا آنکھیں بند کرو اور ایک لحہ کے بعد فرمایا کہ آنکھیں کھولیں جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے گھر میں محلہ جسونت پورہ میں اپنے آپ کو پایا۔

بیت

ای دست گیر هر دو جهان دست من بگیر		کافتاده ام بمهلکه و گیردارها

ترجمہ: اے دستگیر دونوں جہان کے میرا ہاتھ پکڑیں، میں ہلاکت میں ہوں اور گھر کو آگ لگی ہے

مِنْ خَرْقِ عَادَاتِه: عورتی حامله بخدمت ایشان آمده عرض نمود که هر بار دختر می آرم امید آن که خدمت ایشان به فرمایند که این مرتبه چه بار دارم فرمودند که لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی دانست که دختر میدارم فَوَقَعَ کَمَا اَشَارَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه

۲۰۔ ایک حاملہ خاتون آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی حضور میں جب بھی حاملہ ہوتی ہوں ہر بار بچی پیدا ہوئی ہے اس دفعہ فرمائیں کیا ہوگا آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی

ترجمہ: نذکر مؤنث کی طرح نہیں (سورۃ آل عمران:۳۶)
اس سے وہ خاتون سمجھ گئی کہ بچی ہی پیدا ہوگی اور ایسے ہی ہوا جیسا آپ نے اشارہ فرمایا تھا۔

مِنْ خَرْقِ عَادَاتِہٖ: از ارشاد پناهی صوفی عبد اللطیف کابلی رحمة الله علیه منقول می نویسند که خدمت ایشان یک بارے در کابل تشریف داشتند و به معرفت بنده از بقال بر داشت خرچ روز مره می نمودند وقت رفتن حساب اور ادا کرده آنچه بر داشته شده بود بداد رسانید ند بعد چندی، که بعضی مخلصان به ملازمت ایشان رفته بودند از پنج و شش منزل رخصت یافته آمدند و مکتوبے بنام این غلام آوردند نوشته بودند که بخاطر مے رسد که شش کودی که ربعه فوس می شود از بقال مانده دوباره باو حساب کنید و باو برسانید فقیر به موجب امر عالی، حساب را عادت نمودم چنانچه فرموده بودند همان شش کودی باقی مانده بود باو رسانیدم و کاغذ رسید اور اگرفته بخدمت ایشان رسانیدم۔

۲۱۔ حضرت صوفی عبدالطیف کابلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کابل میں تشریف فرما ہوئے اور آپ اس فقیر کے معرفت سے سبزی فروش سے روزانہ کے خرچہ کے لیے اشیاء منگواتے اور پھر اس قیام کے اختتام پر آپ نے حساب کے مطابق اس کو قیمت ادا کردی آپ کے ساتھ ہمارے مخلصین میں سے ایک آپ کے ساتھ گیا تھا پانچ چھ منزل کا سفر کرنے کے بعد وہ واپس آیا اور اس غلام کے نام ایک خط لایا جس میں لکھا تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ سبزی فروش کے چھ کودے جو فوس کا چوتھائی حصہ ہے وہ رہ گیا ہے تم جا کر حساب کرو اور اسے حق دو فقیر آپ کے حکم کے مطابق گیا جب حساب کیا تو ایسے تھا جیسے آپ نے فرمایا تھا اور اسے چھ کودے اسے دے دیے اور اسکی رسید آپکی خدمت میں بھیج دی۔

مِنْ خَرْقِ عَادَاتِہٖ: صاحب مقامات ایشان می نویسند که میر عوض باقی نام مردی از زمره مخلصان ایشان نزدوی ظاهر نموده که من مدتے در خدمت حضرت قیوم الزمان قدس سره می بودم و خوارقی بسیار ی از ایشان مشاهده نموده ام اگربیان آن هانمایم هر آئینه بطول انجامد اما یک خارقی عجیبے در خصوص خود مشاهده کرده ام آنست که این فدوی را بخدمت بوابی سرافراز فرموده بودند و اهلیه ام داخل حرم سرای و الامی بود اتفاقاً روزے بخدمت ایشان بدعوت مخلصی تشریف فرماشد ه بودند و بنده بدر حرم سراے نشسته بودم ناگاه اهلیه ام از داخل حرم سرائے بدر و ازه خاص آمد و بامن غرضی داشت بر خاسته نزدوی شدم در اثنای گفتگو بخاطر رسید که ازین جانظری داخل حرم سراے اندازم و چگونگی آن را معلوم سازم چون قدمی پیش نهاده نظر در حرم سرا انداختم اهلیه من گفت که خدمت ایشان غیور اندتر الازم نیست که نظر در حرم سراے اندازی گفتم که آنجا همه ماوا ن من اند اگر در نظر م آیند چه باک، بانگاه چشم از بینای معزول شدند توبه کردم باز بینائی عود نمود باز نظرے در حرم سراے سردادم باز نابینا شدم باز توبه کردم باز بحال اصلی امدم باز نظر ی انداختم بدستور سابق نابینا شدم هم چنین شش مرتبه بدین دوتور بینا و نابینا شدم مرتبه هفتم هر چند توبه کردم، سود مند نشد و نا بینا ماندم اهلیه من دست مرا گرفته بحجره که بمن تعلق داشت بردد رآن جانگریه و زاری مشغول شدم که خدمت، ایشان از دعوت عود نموده آمد ند بدر حجره فقیر ایستاد ند فرمودند که هر چند نیت شما بد نبود اما حق سبحانه و تعالیٰ غیور

است و خلافت اولیای خود مے کند وَاِنَّ اللہَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِینِ می فرماید عرض عضو تقصیر نمودم فرمودند عفو است چشم بکشائید چون چشم را کشادم بر جمال ایشان مشرف شدم در قدم ایشان افتادم و تجدید توبہ کردم۔

۲۲۔ صاحب مقامات تحریر فرماتے ہیں کہ ایک آپ کے مریدین میں سے میر عوض باقی شخص تھا۔ وہ میرے پاس آیا اور بیان کرتا ہے کہ میں ایک مدت تک حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہا ہوں اور آپ کی بے شمار کرامات کا میں نے مشاہدہ کیا ہے اگر انہیں بیان کیا جائے تو کافی لمبا وقت گزر جائے گا لیکن آپ کی ایک عجیب کرامت میں نے مشاہدہ کی وہ میں بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ فقیر آپ کی خدمت میں دربان تھا اور میری اہلیہ حرم سراء میں کام کرتی تھی ایک دن اتفاقاً آپ ایک مخلص مرید کی دعوت پر تشریف لے گئے تھے اور بندہ آپ حرم سراء کے دروازہ پر بیٹھا تھا کہ میری اہلیہ حرم سے باہر آئی اور مجھے کسی کام سے اپنے پاس بلایا جب میں اس کے قریب گیا اور بات چیت میں مصروف تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں حرم کے اندر نظر ڈالتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اندر سے کیسا ہے۔ اس مقصد کیلئے جب میں نے قدم آگے بڑھایا اور اندر جھانکنے لگا تو میری اہلیہ نے مجھ سے کہا کہ حضرت صاحب بڑے غیور ہیں تو تجھے کیا ضرورت ہے کہ اندر دیکھ رہا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ وہاں ساری میری مائیں ہیں اگر ان پر نظر پڑھ جائے تو کیا ہوا۔ اچانک میری بینائی چلی گئی اور میں نے فوراً توبہ کی تو بینائی واپس آ گئی۔ پھر نظر ڈالی تو حسب سابق میں نابینا ہو گیا پھر توبہ کرنے سے دوبارہ بینائی مل گئی پھر نظر ڈالی تو نابینا ہو گیا پھر توبہ کی تو بینائی واپس آ گئی۔ اس طرح سے چھ مرتبہ ہوا اور ساتویں مرتبہ ایسا کرنے سے میں جب نابینا ہوا تو پھر بینائی واپس نہ آئی میری اہلیہ میرا ہاتھ پکڑ کر میرے مخصوص حجرہ میں لے آئی وہاں آ کر میں آہ و زاری میں مصروف ہو گیا۔ اسی وقت آپ بھی دعوت سے واپس تشریف لے آئے تھے۔ میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا اگرچہ تمہاری نیت بری نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ بڑا غیور ہے وہ اپنے اولیاء کے بعد ان کے گھر ہوتا ہے۔

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ترجمہ: بے شک وہ صالحین کا ولی ہوتا ہے۔ (سورۃ الاعراف:۱۹۶)

پڑھا میں نے یہ سب کچھ سن کر معافی مانگی تو آپ نے معاف فرما دیا اور فرمایا آنکھیں کھولو میں نے آنکھیں کھولی تو آپ کے جمال پر نظر پڑی اور آپ کے قدموں میں گر کر دوبارہ توبہ کی۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ: از حافظ نظام کابلی کہ بشرف خلافت از ایشان مشرف بود می نویسند کہ وی بیمار بودہ و بشدت حمی گرفتار خدمت حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ بعیادت ایشان آمدند فرزند حافظ مذکور انگور و خربوزہ بخدمت ایشان بر آوردند و خدمت ایشان بہ طبیبے کہ حاضر بود و معالجہ مومی الیہ نمود فرمودند کہ این فواکہ برای حافظ جیو چون است عرض نمود کہ سمّ قاتل است پس از دست شریف چند کرچ خربوزہ و چند خوشہ انگور دادند کہ حافظ را ہوشیار دردہ بخورانید کہ خدائے تعالیٰ قادر است کہ ہمین سم را موجب شفای او کند کسان حافظ را باخبر کردہ ہوشیار نمودند و انگور و خربوزہ را باو دادند بمجرد خوردن آن شفای کامل عاجل یافت۔

۲۳۔ حافظ نظام کابلی جو آپ کی خلافت سے بھی مشرف تھے فرماتے ہیں کہ وہ بیمار تھا اور بخار کی شدت میں مبتلا تھا حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ عیادت کیلئے تشریف لائے۔ حافظ صاحب کے صاحبزادے آپ کی خدمت میں خربوزہ اور انگور لائے آپ نے اس طبیب سے جو حافظ صاحب کے علاج کے لئے موجود

تھے پوچھا کہ یہ پھل حافظ صاحب کیلئے کیسے ہیں تو اس نے عرض کیا حضور یہ تو ان کیلئے زہر قاتل ہیں آپ نے اپنے ہاتھ سے چند کاشیں خربوزہ کی اور انگور کے چند خوشے انہیں دیئے اور کہا کہ یہ حافظ صاحب کو کھلا دیں اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اس زہر کو اس کیلئے شفاء کا سبب بنا دے کچھ دوستوں نے حافظ صاحب کو لے جا کر وہ خربوز اور انگور کھلائے ان کے کھانے کے بعد اسی وقت حافظ صاحب کو شفاء نصیب ہوگئی۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ: می نویسند که خدمت ایشان از بلده لاهور باراده دار الارشاد بدر شدند و در آن ایام راه مسدود بوده چه طائفه قطاع الطریق دست تظلم دراز نموده بودند و قافله عظمی هم رکاب ایشان بوده روزی که از سلطان پور برآمدند در عرصه راه بقافله فرمودند که، مردم قدام را بگوئید که پیش نروند در عقب پالگی باشند مردپیش شده مردم قافله را با خبر کرد بعضے گردید ند ودر عقب پالگی مبارک، شدند و بعضے گویند بالضرب شمشیر خود می رویم پس نمیگردیم خدمت ایشان فرمودند که اَلرَّاضِیْ بِالضَّرَرِ لَایَسْتَحِقُّ النَّظَر اتفاقاً، شخصے عرض نمود که حضرت دوبار من پیش رفته نه همراهی مرد مانے که پیش رفتند فرمودند که غم نیست شما پیش نروند بمال شما ضروری عائد نمی شود ساعتی بران نرفته بود که قوم هارونی که براه زنی بمفسدی مشهور بوده اند قریب بدوصد سوار بر قوم، قافله تاختند و کسانے را که به شمشیر خود اعتبار داشتند اکثری را کشتند و بعضی را اسیر کرده و اموال قافله بتاراج برده مگر دوبار که بدان دست تصرف نیافتند و دین اثنا پالگی مبارک بابقیه قافله رسید سواران خود را از اسپ انداخته به قدم بوسی مشرف شدند و عرض نمودند که از مردم قافله آنچه متعلق ایشان اند به آن هاغرض مانیست فرمودند که آنچه همراهان ما اند همه به ما تعلق دارند دو بار از همرهان ماپیش بودند آن را تجسس کنید که چه شده و دزدان عرض نمودند که دو باراند که دو شیرغرنا ده در اطراف آن، هامی، گرند و کسی را از هیبت آن سباع بدان بارها رسید نمی تو از فرمودند که همان بارها از همراهان ماند بصاحب بارها امر فرمودند که رفته بارهائے خود در ادریاب آن شخص چون قریب بارها خود شد هر دو شیر از نظر ش غائب شدند دزدان و مردم قافله تمامی بخدمت ایشان گردیده مرید شدند و اموال را به مردم باقی مانده قافله دادند و خود هار خصت یافته رفتند۔

۲۴۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ آپ لاہور میں تھے اور دار الارشاد سرہند میں واپس آرہے تھے کہ ان دنوں راستے مسدود تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ اس راستے میں ڈاکوؤں نے دست ظلم بلند کیا ہوا تھا اور آپ کے ہمراہ ایک بہت بڑا قافلہ تھا آپ نے قافلہ والوں سے فرمایا کہ آگے کوئی نہ چلے سب پالکی کے پیچھے چلیں کچھ لوگوں آگے بڑھ کر آگے چلنے والوں کو انکو خبر کردی کچھ لوگ واپس لوٹ آئے اور کچھ نہ آئے اور کچھ کہنے لگے ہم اپنی تلوار کے زور پر آگے بڑھیں گے اور واپس نہ جائیں گے۔ آپ کو جب انکے قول کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا جو اپنے آپ کو تکلیف دینے پر راضی ہو وہ نظر رحمت کا مستحق نہیں۔ اتفاقاً ایک شخص کہتا ہے حضور میرے سامان کے دو گٹھڑے آگے چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو تمہارے مال کو کچھ نہ ہوگا۔ ابھی ایک گھڑی بھی نہ گزری تھی کہ اس قافلہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور یہ ڈاکو اپنے فن میں مشہور تھے اور دو سو کے قریب تھے اور وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم ماہر تلوار باز ہیں لڑیں گے پیچھے نہ جائیں گے۔ ان میں سے اکثر کو ڈاکوؤں نے قتل کر دیا اور کچھ کو قیدی بنالیا اور قافلے کو تاراج کر دیا مگر وہ جو دو گٹھڑے تھے انمیں سے کچھ نہ لے سکے اسی دوران آپ کی پالکی بھی اس قافلہ کے پاس جا پہنچی ان ڈاکوؤں نے جب دیکھا تو اپنے گھوڑوں سے اتر کر آپ کی قدم بوسی میں مصروف ہو گئے اور عرض کی کہ اس قافلہ میں جو لوگ آپ کے متعلقین ہیں ہم انہیں کچھ نہ کہیں گے آپ نے فرمایا جو ہمارے ساتھ ہے وہ ہمارے متعلقین ہی ہیں۔ اور ہمارے متعلقین میں سے ایک

شخص کا سامان آگے تھا اسے ڈھونڈ کے لاؤ کہاں ہے۔ چوروں نے کہا حضور دو گھٹڑے آگے پڑے ہیں اور ان کے پاس دو شیر غرا رہے ہیں اور ان کے ارد گرد گھوم رہے ہیں اور کوئی بھی شخص ان شیروں کے خوف کی وجہ سے ان کے قریب نہیں جا سکتا آپ نے فرمایا وہ سامان ہمارے ایک تعلق والے کا ہے۔ اور اس سامان والے سے فرمایا جاؤ اور اپنا سامان لے آؤ وہ شخص جب اپنے سامان کے قریب گیا تو شیر اسے دیکھ کر غائب ہو گئے وہ چور اور قافلے والے لوگ سب آپ کے سامنے جھک گئے اور آپ کے مرید ہو گئے اور لوٹا ہوا مال لوگوں کو واپس کر دیا اور پھر آپ سے رخصت لے کر چلے گئے۔

مِنْ تَصرّفَاتِہ: می نویسند کہ صوفی الف بلخی رحمۃ اللہ علیہ کہ یکی از زمرہ خدمت گاران فدوی ایشان بودہ بہ رکاب از دار الارشاد بہ کابل می آید اتفاقاً در منزل باریک آب چندی قدمی از خدمت ایشان پیش شدہ بود دو پادہ مال تجارت باخود داشتہ چون بہ مقام بینی گرگ کہ جائے مہیب و خطرناک بود رسید فرقہ ز افاغنہ کہ بہ قطاع طریق مشہور اند تاختہ متاع صوفی را بغارت بردند صوفی مذبور مال را بہ تاراج دادہ خود را بخدمت ایشان رسانید خدمت ایشان فرمودند کہ چرا از ما پیش شدہ بودی عرض نمود کہ شومی اعمال خود و ادبار اقبال فرمودند کہ خاطر جمعدار کہ آنچہ از تو رفتہ بہ بعنایات ایزدی باز بہ تو خواھد رسید رفتہ تجسس مال خود نمائید صوفی از مردم آن نواحی نشان آن بد کیشان یافتہ خود را بہ منزل آن با رسانید و اظہار نمو کہ من خدمت گار حضرت قیوم الزمان مے باشم جماعت مفسد ان نام ایشان شنیدہ بظاہر باصوفی بتملق پیش آمد ند و در خود ھا جمع شدہ مشورت قتل صوفی نمودند ناگاہ آتشے در خانہ ھائے آنہا افتاد بچشم سر مشاھدہ می نمودند کہ حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ عیہ تشریف دارند و آتش در خانہای آنہا می زدند از مشاھدہ آن رجوع بصوفے نمودہ در قدم ھائی او افتادہ عذر تقصیر مے خواستند و اطفائے آتش مے جستند و بر مال او قسم ھایاد مے کردند چون خاطر صوفی جمع شدہ آتش فرو نشست و دزدان متاع صوفی را ذرہ ذرہ از خانہا جمع نمودہ دادند و ظاہر نمودند کہ بچشم سرمے دیدیم کہ حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ حاضر اند و آتش بخانہ ھای مامی زنند از این تصرف اکثر از جملہ مخلصان شدند۔

۲۵۔ صوفی الف بلخی آپ کے خدمت گاروں میں سے ایک تھا وہ آپ کے ساتھ دار الارشاد سے کابل آرہا تھا اتفاقاً باریک آب کی منزل جب آئی تو وہ وہاں آپ سے کچھ آگے بڑھ گیا اور اپنے ساتھ وہ کچھ مال تجارت بھی لایا تھا جب وہ بینی گرگ کے مقام پر پہنچا جو ایک خطرناک جگہ تھی وہاں افغان ڈاکوؤں کا ایک گروہ اس پر حملہ آور ہوا اور اس کا سامان لوٹ کر لے گیا اور یہ صوفی صاحب اپنا مال لٹوا کر واپس آئے اور حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور جب آپ کو یہ واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا تم آگے کیوں گئے تھے۔ اس نے کہا اپنی بدقسمتی کی وجہ سے بخت کو پیچھے کر دیا آپ نے فرمایا پریشان نہ ہو تیرا گیا ہوا سامان اللہ تعالیٰ کی عنایت سے تمہیں مل جائے گا۔ جاؤ اور جا کر اپنا مال ڈھونڈو اس صاحب نے جا کر ان کو تلاش کیا اور ان کے ٹھکانے پر پہنچ کر کہا کہ میں حضرت قیوم زمان کا مرید ہوں ان ڈاکوؤں نے جب آپ کا نام سنا تو بظاہر اس سے نرمی سے برتاؤ کیا اور دوسری جگہ پر سب اکٹھے ہو کر اس کے قتل کا مشورہ کرنے لگے۔ اچانک ان کے گھر کو آگ لگ گئی اور انہوں نے حضرت قیوم زمان کو دیکھا کہ آپ ان کے گھر کو آگ لگا رہے ہیں وہ یہ دیکھ کر دوڑ کر اس صوفی کے پاس آئے اور معافی مانگنے لگے اور اس کے سامان کی قسمیں اٹھانے لگے۔ جب صوفی کو ان پر اطمینان ہو گیا تو آگ ٹھنڈی ہو گئی اور چوروں نے صوفی صاحب کے مال کا ذرہ ذرہ تلاش کر

کے ان کو واپس کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حضرت قیوم زمان ﷺ موجود ہیں اور ہمارے مکان کو آگ لگا رہے ہیں اس وجہ سے وہ سب توبہ تائب ہو کر آپ کے مخلص مرید بن گئے۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ: صاحب مقامات ایشان می نویسند که عزیزے از مخلصان ایشان ابو البنات بوده و فرزند نرینه در خانه او متولد نمی شد چون آرزوی فرزند نرینه داشت روزے بخدمت والائے ایشان معروض داشت که اگر حضرت در باره من دعا فرمایند که جناب تقدس خداوندی بیمن دعای ایشان مرا فرزند نرینه عنایت کند از کمال مهربانی خواهد بود خدمت ایشان دعا نموده فرمودند انشاء الله تعالیٰ امید است که این مرتبه بخانه شما فرزند نرینه تولد شود فَوَقَعَ کَمَا بَشَّرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

صاحب مقامات آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کے مریدین میں سے ایک کے ہاں صرف بیٹیاں ہی تھیں اس کے گھر کوئی بیٹا نہیں تھا اور وہ بیٹے کی تمنا رکھتا تھا ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ میرے لیے دعا فرمایں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی دعا کی برکت سے بیٹا عطا فرمائے آپ کی کمال مہربانی ہوگی آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ اس مرتبہ تمہارے گھر میں بیٹا ہوگا اور آپ کی بشارت کے مطابق ایسا ہی ہوا۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ: مے نگارند که شبے بعد ادای نماز شام در مجلس ایشان بعضے از اصحاب ایشان بیان نمودند که فلان امیر زاده که از آباو اجداد از مخلصان حضرت عالی شان است الحال از شامت بلیس (بمعنے مردبے خیر ۱۲ منتخب) و اغوای ابلیس باین خاندان بے ادب شده الفاظ ناملائم از دی صادر میشود که نسبت باین اکابر میگوئید خدمت ایشان بعد از استماع این قول متغیر شدند و غیرت ولایت که نمونه عزت الٰهی است جل شانه در ایشان پدید آمد و ساعتے فرو رفتند و این فرد که از گفته صائب است بزبان آوردند۔

۲۶۔ ایک دفعہ عشاء کی نماز کے بعد آپ کی مجلس میں کچھ لوگوں نے آکر بیان کیا کہ فلاں امیر زادہ جس کے آباو اجداد اس خاندان عالیشان کے مخلصین میں سے ہیں لیکن وہ بے ادب ان بزرگوں کی نسبت کو برا بھلا کہتا ہے اور نازیبا الفاظ بکتا ہے۔ اور شیطان نے اسے اغوا کرلیا ہے۔ یہ گفتگو سننے کے بعد آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور ولایت کی غیرت جو غیرت الٰہیہ جل وعلیٰ کا نمونہ ہے کو جوش آیا اور کچھ دیر بعد آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اور یہ شعر جو درست کہا گیا ہے آپ کی زبان پر آئے۔

فرد:

انتقام هرزه گویانرا بخاموشی گذار		تیغ میگوید جواب مرغ بی هنگام را

ترجمہ: برائی بیان کرنے والے کے انتقام کو خاموشی میں گزار، نہ لڑنے والے پرندے کا جواب تلوار دیتی ہے

حضار محفل جلد مشاکل از دیدن آثار غیرت و شنیدن این فرد ترسیدند روز دیگر آن امیر زاده بشمشیر مقتول شد بعد از واقعه او از راه کرم بر جنازه او رفته نماز گذارندند و به بشارت ایمان و امید خیر خاتمه مبشر گردانیدند۔

محفل میں موجود لوگ غیرت کی مشکلات کو دیکھنے اور اس شعر کو سننے کے بعد خوف میں آگئے اگلے دن اس امیر زادہ کو کسی نے تلوار سے قتل کر دیا آپ از راہ کرم اس کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی اور اس کے ایمان اور خاتمہ بالخیر کی بشارت دی۔

مِنْ تَصَرُّفَاتِہٖ: صاحب معدن الجواهر رحمة الله علیه می نویسند که یکی از نیاز مندان دانش وران نقل نموده که قبل از دخول طریقه علیه

نقشبندی ملتزم طریقه حضرات کبرویه بودم رضی اللہ تعالیٰ عن اَرْبَابِهما وهیچ کشاد کار خود مشاهده ننمودم حتی که بخاطر رسید که این گروه معارف شکوه مخصوص زمان پیشینیان بودند درین عصر حکم عنقای مغرب دارند پس پیرے و مریدی درین زمان عیب است،مدتی بدین عقیده می بودم تا آنکه روزی ازیاری بخت بلند و طالع ارجمند در رهگذری به سواری اسپی می گذشتم که پالکی مبارک حضرت تاج الاولیاقیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه مقابل آمدو نظر بر روئے مبارک ایشان اُفتاد۔

۲۷۔ صاحب معدن الجواہر لکھتے ہیں کہ آپ کے نیاز مندوں میں سے ایک دانشور نقل کرتے ہیں کہ میں طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہونے سے پہلے حضرات کبرویہ کے طریقہ میں داخل تھا اور میں اس میں کوئی کشادہ راستہ مشاہدہ نہ کرسکا۔حتی کہ میرے دل میں خیال آیا کہ اس سلسلہ کے اولین مخصوص لوگ معارف رکھتے تھے اس دور میں عنقائے مغرب والی بات ہے لہٰذا اس دور میں پیری مریدی عیب ہے۔کافی عرصہ یہ سب کچھ چھوڑ کر میں اسی عقیدہ پر کار بند رہا یہاں تک کہ ایک دن میرے بخت نے میرا ساتھ دیا میں ایک راستے سے سواری پر سوار جارہا تھا سامنے سے حضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان علیہ الرحمۃ کی پالکی گزری اور میری نظر آپ کے چہرہ پر پڑی۔

فرد:

بیک دیدارکاراز دست رفته		زمامِ اختیار از دست رفته

ترجمہ: ایک نظر سے ہی کام ہاتھ سے گیا، اختیار کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی۔

و از اسپ فرود آمده بقدم بوسی مشرف شدم ورفاقت عالی اختیار نمودم و ملتزم صحبت شدم و مورد توجهات گردیدم و دیدم آنچه دیدم، و صد چند معتقد اولیائے اینوقت گردیدم و لذت قرن اول در آخر دیدم و مضمون حدیث نفیس مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ الْمَطَرِ (الْغَیْث) لَا یَدْرِیْ اَوَّلُه خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُه فهمیدم

میں اپنے گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور آپ کی قدم بوسی سے شرف یاب ہوا اور آپ کی رفاقت اختیار کرتے ہوئے صحبت کو لازم پکڑ لیا اور آپ کی نظر عنایت کا شکار ہو گیا اور پھر وہ کچھ دیکھا جو دیکھا اور میں اس دور کے کئی سو اولیاء کے پاس گیا ہوں گا لیکن میں نے قرن اول کی لذت اس آخری دور میں دیکھی۔جو کہ اس حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق ہے جو میں سمجھا:

مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ المطَرِ لَايَدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَوْ آخِرُہٗ۔

ترجمہ: میری امت کی مثال بارش جیسی ہے جس کا یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا پہلا قطرہ بہتر ہے یا آخری۔

(مسند ابی یعلی، رقم:۳۴۷۵،سنن الترمذی، رقم:۲۸۶۸،مسند البزار، رقم:۱۴۱۲،معجم الاعرابی، رقم:۱۱۲۲،صحیح ابن حبان، رقم:۷۲۲۶،مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم:۶۸۲، ج،۲،ص،۳۸،مسند احمد، رقم:۱۲۳۲۷،المعجم الاوسط، رقم:۴۰۵۸،المعجم الکبیر، رقم:۶۵، ج،۱۳،ص،۳۱،حلیۃ الاولیاء، ج،۲،ص،۲۳۱،مسند الشہاب القضاعی رقم:۱۳۴۹)

بیت:

صائب جماعتے که بمعنے رسیده اند		تسخیر دل بیک نگہے آشنا کنند

ترجمہ: وہ کامل جماعت جو حقیقی معنی تک پہنچی ہے، ایک نگاہ کی تسخیر سے دل کو آشنا کرتی ہے۔

تذکرہ چهارم از منتخب خامس در ذکر ارتحال حضرت تاج الاولیاء قیوم الزّمان ازین جهان بفرادیس جنان رحمه الله تعالیٰ عنه

صاحب برکات میان سفر احمد می نویسند که روزی این حقیر بی پر و بال حاضر الخدمت بودم و بمالیدن پای مبارک مشغول عنایات بسیار درمادہ خود مشاهده نمودم القصیر چون اراده سفر دکن داشتم به خاطر گذشت که دولت قدم بوسی بعد از انفراغ این سفر هم به موجب بشارت عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان رحمة الله علیه میسر خواهد شد یانه جانب فقیر نگاه کردم آلوده کرده به بنده فرمودند که عارف سریع السیر شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمة الله علیه مے فرماید۔

حضرت تاج الاولیاء علیہ الرحمہ کا انتقال

قیوم الزمان علیہ الرحمہ اس جہاں سے جنت الفردوس جاتے ہیں

صاحب برکات میاں سفر احمد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن یہ فقیر بے حیثیت آپ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے پاؤں دبانے میں مشغول تھا۔ اور اپنے اندر میں نے آپ کی بے پناہ عنایات مشاہدہ کیں۔ مختصراً یہ کہ میں دکن کے سفر کا ارادہ رکھتا تھا میرے دل میں خیال آیا کہ اس سفر سے واپسی پر پتہ نہیں حضرت قیوم الزمان علیہ الرحمہ کی قدم بوسی کی دولت سے مشرف ہوں گا کہ نہیں۔ اس خیال پر آپ نے میری طرف نگاہ کی اور فرمایا حضرت عارف سریع السیر شیخ ابوسعید ابو الخیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قطعه:

در عالم ماز مابجز نام نماند		وز صبح وجود مابجز شام نماند

ترجمه: جہاں میں میرے متعلقات سے سوائے نام کے کچھ نہ رہے گا، اور میرے وجود کی صبح سے سوائے شام کے کچھ نہ رہے گا

مرغیکه فتاده بود در دام وجود		بگریخت زنزد مابجز دام نماند

ترجمه: ایسا پرندہ جو وجود کے جال میں ہو، وہ اڑ جائے اور میرے پاس سوائے جال کے کچھ نہ رہے

فقیر ازین رباعی معلوم کرد که اشارت بقرب ارتحال خویش می فرمائیند چه غالب وضع شریف بر اظهار اسرار به طریق رمز و اشاره بود ونیز مومی الیه مذبور نوشته که مرتبه اول که وزیر خان فوجدار دار الارشاد حضرت سرهند راجنگ با کفار نگو نسار نانک پرستان بدکردار افتاد داعیه جهاد در خاطر مبارک داشتند اما آنچه ازا نجاکه غلبه آزاد باکبر سن مجتمع بود خیر اندیشان تجویز بر آمدن ایشان نه نمودند اتفاقاً که درشبے که کارسازی از طرفین بود و تیر و تفنگ دهن موت کشوده بودند خدمت ایشان جانب آن قریه جهت تحقیق مقدمه متوجه بودند وبه قصد بول بر خاستند فی الفور پای مبارک ایشان بلعزیز وزیر افتادند چون خدام بر داشته آوردند زخمی قریب بسرین مثل زخم تیر یافتند معلوم شد که در آن مجموعه بطریق استمداد حضور فرموده بودند ازان جامجروح شدند چه این، مقدمه چون بعرض هم رسید نفی آن نه فرمودند و دران مرتبه فتح مسلمانان باوجود غلبه کفار باستمداد آن قبله عارفان دست داد

و ازان زخم شش، ماه شدت تصدیع آزار کشیده به شهادت و اصل حق شدند ازان پس براهل شهر شکل جمعیت صورت نه بسته بلک جمعیت از اهل عالم رخت بسته یکی از علامات ظهور فتن و اختلالات که در بلدان هند و اقعه شده رحلت ایشان بوده و در شروع فتنه ثانیه که اشد و دیرپابوده ازین عالم رخت بستند۔

فقیر نے اس رباعی کے پڑھنے سے سمجھ لیا کہ رحلت سے رب کا اشارہ ہے۔ کیونکہ آپ کی غالب عادت راز پر تھی اور اشارہ وکنایہ سے بات کرتے تھے۔ نیز آپ بیان کرتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جب وزیرخان جو دارالارشاد سرہند کا فوجدار تھا اسے نانک کے پرستاروں سے جنگ کرنی پڑی تو حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کے دل میں بھی جہاد کی خواہش تھی لیکن ساتھیوں نے آپ کے بڑھاپے کی وجہ سے منع کر دیا تھا۔ اس رات اتفاقاً دونوں طرف سے جنگ جاری تھی اور تیر وتفنگ نے موت کا منہ کھولا ہوا تھا۔ اور آپ اس جنگ والے علاقہ کی طرف تحقیق کیلئے متوجہ تھے اس وقت آپ حاجت بول کیلئے اٹھے اور جاتے ہوئے پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے گر گئے جب خادموں نے اٹھایا تو سرین کے قریب ایک تیر کے زخم کا نشان پایا جس سے معلوم ہوا کہ اس جماعت نے آپ سے مدد طلب کی اس مدد کی وجہ سے آپ زخمی ہوئے۔

جب یہ فکر آپ کے سامنے پیش کی گئی تو آپ نے انکار نہ فرمایا۔ اور باوجود کفار کے غلبہ کے مسلمانوں کو فتح آپ کی مدد کی وجہ سے نصیب ہوگئی۔ اور اس زخم کی شدت کو آپ نے چھ ماہ برداشت کیا اور پھر اسی سے شہادت نصیب ہوئی۔ اور آپ واصل بحق ہوئے۔ اس کے بعد اہل شہر میں اجتماع نہ ہو سکا بلکہ اہل جہاں سے جمعیت ختم ہوگئی اور ہندوستان کے شہروں میں اختلاف اور فتنے پیدا ہونے کی ایک نشانی آپ کی رحلت تھی اور دوسرا فتنہ جو اس جہان کیلئے دیرپا تھا وہ آپ کا اس دنیا سے جانا تھا۔

وفات ایشان روز جمعه نهم شهر ربیع الثانی سنه هزار و صد و بیست و دو هجری و مدت عمر مبارک ایشان حضور حق یک کم نود سال

آپ کی وفات مبارک ۱۱۲۲ھ ۹ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی اور آپ کی مدت وصال حضور حق سے نکالی جاتی ہے۔ آپ کی عمر مبارک (۸۹) اناسی سال تھی۔

بیت

در حضور حق چو روحش باریافت		سال تاریخش حضور حق مثال

ترجمہ: حضور حق میں چو روحش پہنچیں گے، آپ کے وصال کا سال حضور حق کی مثال ہے

و قیل هفتم یا هشتم شهر مذکور که مولد ایشان است و دراین اختلاف نیز اتباع سنت بدست آمد چه ایشان در هر امور متبع به سنت بودند که در روز رحلت جناب نبوی نیز اختلاف است وقت نماز عصر این واقعه روائد انا لله و انا الیه راجعونْ تواریخ ایشان را مخلصان و فرزندان عالی شان بسیار جمیع نموده اند ازان هاچیزی ثبت می نماید مِنهَا آن آیت رحمت بود مِنهَا فَضلِ رَبِّی مِنهَا خواجه نقشبندی مِنهَا وے چه گلدسته قیومیت بودم مِنهَا آویارب امام عالم رفت مِنهَا فرزند محبوب مجدد الف ثانی رحمة الله علیه مِنهَا افسوس ازدنیا رفته قیوم مِنهَا نوباده بستان اصالت بوده مِنهَا آن اعظم اولیا بود مِنهَا او فیض باری بود مِنهَا یکی از علمای راسخین بود مِنهَا چه وارث مرسلین بوده مِنهَا آه چه آیت ایزد رفت مِنهَا آه چه حجت ایزد رفت مِنهَا قیوم معصوم رفت و این ابیات در تاریخ ایشان تصور کرده

فقیر است

اور کہا جاتا ہے کہ اس مہینہ کی ساتویں یا آٹھویں تاریخ آپ کا یوم ولادت ہے۔اور اس اختلاف میں بھی اتباع سنت ہے۔اور آپ سنت کی اتباع میں حریص تھے کیونکہ حضور ﷺ کے روز رحلت میں بھی اختلاف ہے عصر کی نماز کے وقت آپ کا ساغر ارتحال پیش آیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی تاریخ وصال کو آپ کے مریدین اور صاحبزادوں نے بہت سارے الفاظ میں بیان کیا۔

ان میں سے کچھ کو ہم بیان کرتے ہیں۔

۱۔وہ رحمت کی نشانی ہے۔	۲۔میرے رب کا فضل ہے۔	۳۔خواجہ نقشبند۔
۴۔وہ قیومیت کا کیسا گلدستہ تھا۔	۵۔آہ اے اللہ امام عالم چلا گیا۔	۶۔فرزند محبوب مجدد الف ثانی۔
۷۔افسوس دنیا سے قیوم چلا گیا۔	۸۔باغ اصالت کا وہ نیا پھل تھا۔	۹۔وہ اعظم اولیاء تھا۔
۱۰۔وہ فیض باری تھا۔	۱۱۔علمائے راسخین میں سے ایک تھا۔	۱۲۔وہ کیسا وارث مرسلین تھا۔
۱۳۔آہ اللہ تعالیٰ کی کیسی علامت چلی گئی۔	۱۴۔آہ کیسی حجۃ اللہ چلی گئی۔	۱۵۔قیوم معصوم چلا گیا۔

یہ وہ ابیات ہیں جو فقیر نے آپ کی تاریخ وصال میں لکھے ہیں:

ابیات:

زین جهان تارفت قیوم ِالزمان		صبغة الله حجتے پروردگار

ترجمہ: اس جہاں سے قیوم زماں چلا گیا، جو صبغۃ اللہ تعالیٰ کی حجت تھے

بود ذاتش شعه مرآت حق		نقد قلب و قت زودیدے عیار

ترجمہ: آپ کی ذات آئینۂ حق کی شعاع تھی، نقد قلب وقت نے ان سے دیکھا

یعنی از لطف ِ اِلٰہِ لم یزل		بود غوث و قطب این ثانی هزار

ترجمہ: یعنی ہمیشہ رہنے والی ذات کے لطف سے، وہ غوث اور قطب دوسرے دو ہزار کے تھے

چون مجدد صاحبِ تجدید بود		عروة الوثقیٰ بدو معصوم وار

ترجمہ: جیسے مجدد صاحب تجدید تھے، عروۃ الوثقیٰ ان کے ساتھ معصوم تھے

چون شہِ کنعان بالطافِ اِلٰہ		در بوده گوی زاخوان صفار

ترجمہ: جسے کنعان کے شاہ اللہ تعالیٰ کے لطف سے، گیند اپنے بھائیوں سے بچپن میں ہی لے گئے

واقف ِشرع نبی در هر عمل		عارف ِحق خواجه ِعالی تبار

ترجمہ: نبی کی شریعت کے ہر عمل سے واقف تھے، عارف حق خواجہ عالی تبار

سید دوران امام ِ وقت خویش		مرجع افراد و ملجائ مدار

ترجمہ: اپنے وقت کے امام زمان کے سردار، افراد کا مرجع اور مدار کا ماؤ یٰ

درمقاماتِ ولایت ہرچہ بود		جملہ رادریافت آن صاحب وقار

ترجمہ: مقامات ولایت جو کچھ بھی تھا، ان سب کو پالیا اس صاحب وقار

در کمالات نبوت نیزیافت		و زتبعیت بھر ہ آن صاحب وقار

ترجمہ: کمالات نبوت میں بھی پایا، اتباع سے حصہ اس صاحب وقار نے

کرد عالم رامنور از فیوض		بعد زان شد عازم دار القرار

ترجمہ: جہاں کو اپنے فیوضات سے منور کردیا، اس کے بعد ہوئے عازم دارالقرار۔

از لباسِ تن مجرد گشت یافت		خلعتِ وصل ۔ جناب کردگار

ترجمہ: لباس تن سے خالی ہوکر پالی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے وصل کی خلعت۔

مے نویسند کہ نماز عصر را روز واقعہ خود بحضور ادانمودہ صدمرتبہ درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرستادہ متصل آن رحلت فرمودندمی آندکہ چون عمر مبارک ایشان بحدود ثمانین رسید اکثر ھامی فرمودند اَبْنَاءُ الثَّمَانِیْنَ عُتَقَاءُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ وچون از ثمانین تجاوز نمودندامید واری بر حمت باری بیش ازبیش مے نمودند و حمد الھیٰ جلّ شانہ بجامی آوردند و آرزوی شھادت بسیار داشتند لھذاایز دتعالیٰ ایشان رابدرجہ شھادت مشرف گردانید خلائق بسیار بر جنازہ ایشان حاضر شدندو داخل گنبد مبارک حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون نمودند قبل از این احوال آن مکان در ذکر وفات حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان شدہ در پردہ خاک بغواصی دریای انوار والدبزرگوار خود مشرف شدند۔

ترجمہ: لبیان کیا جاتا ہے کہ اس دن کی عصر کی نماز آپ نے ادا فرمائی اور اس کے بعد سومرتبہ حضور ﷺ پر درود پاک پڑھا اور اس کے فوراً بعد آپ وصال فرما گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب آپ کی عمر جب ۸۰ سال کی ہوئی تھی تو اس وقت آپ اکثر یہ کہا کرتے تھے۔ اسی سال کے لوگ اللہ تعالیٰ نے آزاد فرمائے ہوئے ہیں آگ سے۔ اور جب ۸۰ سال سے عمر زیادہ ہوئی تو آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعلیٰ درجہ کی امید رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے۔ اور شہادت کی بہت زیادہ تمنا کیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ بہت ساری مخلوق آپ کے جنازہ کے لئے حاضر ہوئی۔ اور آپ کو حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کے مزار شریف میں دفن کیا گیا اس مکان کے متعلق ہم پہلے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کے وصال کے باب میں ذکر کرچکے ہیں۔ اس عمل کی وجہ سے در پردہ آپ اپنے والد بزرگوار علیہ الرحمہ کے بحر انوار میں غوطہ زن ہوئے۔

فرد:

از برای عیش عشرت ساختن		صدھزار ان جان بباید باختن

ترجمہ: اس عیش وعشرت کو حاصل کرنے کے لئے، لاکھوں جانیں پیدا کرنی چاہئیں

تذکرہِ پنجم در ذکر ھر چھار فرزندان حضرت قیوم الزمان وسائر خلفایے ایشان رحمۃ اللہ علیہ

خدمت حضرت شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرزند نخست حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ اند و خدمت ایشان را حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ کہ جد ایشان داخل فرزندان خود گرفتہ حتی کہ چون کتب وغیرہ اسباب را بہ فرزندان تقسیم می نمودند قسمت کامل در رنگ فرزندان خود نہ ایشان دادہ اند و شفقت و مہربانی در بارہ ایشان زائد التحریر داشتند و نیز خدمت ایشان آن قدر تعشق ومحبت کہ بحد بزرگوار خود داشتند مافوق آن متصور نباشد چون محب کامل از جمیع کمالات محبوب خود بہرہ ور ست و اتباع محبوب را بر خود فرض عین میدان شد و در متابعت کما ینبغی تقصیر نمی نمائید لھذا منصبغ بہ کمالات او شدہ در رنگ او می نماید تابع، کامل از جمیع کمالات متبوع بہرہ و افر است در اندک مدت بہ کمالات معصومی فائض شدند و ماذون و مجاز گردیدند و باعلی درجات کمال او کمال رسید ند بشارات عالی و اشارات متعالی از خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ یافتہ اند چنانچہ در مکاتیب، معصومی مشوح است و از متتبعان آن مستور نیست و بشارت وصول بحقیقت کعبہ ربانی صریحا بایشان از جناب حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ در جواب عریضہ ایشان وار دشدہ چنانچہ در مکاتیب ثبت است و پایہ علمیت ایشان بمولویت رسیدہ بود اکثر علوم را در نزد عم عالی مقدر خود حضرت مرّوج الشریعت شیخ محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ اند از خدمت ایشان منقول است کہ می فرمودند کہ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ باعتبار دیدن خلائق سبق ازین فقیر می گیرد و باعتبار قوت مدرکہ وجودت طبیعت نکتھا بمیان مے آرو کہ گوئیامے خوانانند اکثرے علوم عقلیہ و نقلیہ از ایشان گذرانیدہ اند و بعضی را از دیگر فضلای وقت حاصل نمودہ حد تحصیل، را باتمام رسانید ند فضائل صوری و معنوی ایشان رادرین منتخب جمع نمی توانم نمود اشعار ایشان خیلی رنگین و نازک افتادہ، اند فردے از آنھا ایرادمی رود۔

تذکرہ پنجم

حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ کے فرزندان اور خلفاء کرام

حضرت شیخ ابو القاسم علیہ الرحمۃ جو حضرت قیوم زماں کے فرزند ہیں۔ اور آپ کے دادا حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ تھے انہوں نے آپ کو اپنے صاحبزادوں کی صف میں شامل کیا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے جب اپنی زندگی میں اپنی کتابیں اور دوسرا ساز وسامان تقسیم فرمایا تھا تو انہیں اپنے صاحبزادوں کے برابر حصہ عطا فرمایا تھا اور آپ پر حضرت کی ایسی شفقت ورحمت ہوتی تھی جو تحریر میں نہیں آسکتی۔ اور آپ بھی اپنے دادا سے اس قدر محبت والفت رکھا کرتے تھے کہ وہ بیان سے باہر ہے۔ کیونکہ عاشق کامل اپنے محبوب کی حد درجہ تعظیم وتوقیر کرتا ہے۔ اور متابعت بجالاتا ہے۔ اور اپنے محبوب کامل سے عاشق صادق تمام کمالات کو حاصل کرتا ہے۔ اس کے حصول کیلئے محبوب کی اتباع کو اپنے اوپر فرض کر لیتا ہے۔ اور ہر ممکن اس کی اتباع میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اس لئے اس کے کمالات میں رنگا جاتا ہے

اور پھر اس پر اپنے محبوب کا رنگ نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ عاشق اپنے محبوب کے تمام کمالات سے حصہ وافر پاتا ہے اور آپ بھی کمالات معصومی پر تھوڑی مدت میں فائض ہو گئے تھے۔ اور آپ کی طرف سے اجازت حاصل کر لی تھی۔ اور کمال کے ساتھ درجات عالی پر عروج حاصل کر لیا تھا اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ سے بہت ساری بشارات حاصل کر لی تھیں۔ جس طرح کہ ان کا ذکر مقامات معصومی میں ہے۔ اور آپ کی پیروی کرنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ اور آپ کو حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کی طرف سے خط کے جواب میں جو مکتوب لکھا گیا اس میں وصول تحقیقت کعبہ ربانی کی بشارت دی گئی ہے۔ جیسا کہ مکتوبات معصومی میں موجود ہے۔ اور آپ کامل عالم دین تھے۔

اور اکثر علوم آپ نے اپنے چچا حضرت مروج الشریعۃ شیخ محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ سے پڑھے اور آپ خود فرماتے ہیں کہ ابو القاسم بظاہر لوگوں کے دیکھنے میں مجھ سے سبق پڑھتا ہے لیکن جب میں اسے سبق پڑھا رہا ہوتا ہوں تو ایسے ایسے نکات و مطالب کا ورود ہوتا ہے کہ جیسے یہ مجھے پڑھا رہا ہو۔ آپ نے اکثر علوم عقلیہ ونقلیہ اپنے چچا سے پڑھے۔ اور آخری درجات تک علم حاصل کیا۔ اور کچھ اسباق آپ نے دوسرے فضلاء وقت سے پڑھے تھے۔ آپ کے تمام فضائل صوری ومعنوی اس مختصر میں جمع نہیں کئے جاسکتے آپ کے اشعار بڑے خوبصورت تھے ان میں سے ایک شعر کا ہم یہاں بیان کرتے ہیں:

فرد:

زسر بیرون کنم چشمی کہ از حسنش تہی باشد		چرا بر طاق ابر وجاوھم مینای خالی را

ترجمہ: اپنی نظروں کو آنکھوں سے باہر نکالو کہ اسکے حسن سے خالی ہیں، اس کے ابرو کے طاق پر خالی مینا کو کیسے بٹھاؤں

می آرند کہ حافظ محمد صادق کابلی رحمۃ اللہ علیہ کہ از خلفائے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ بودند در بلدہ دار الخلافۃ بارشاد مشغول و مامور چون و عبور حضرت شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ آبخا شدمومی الیہ مزبور در خدمت گذاری تقصیری ورزید و بعضی، انماماں از جانب او امور غیر مرضی عالی بایشان رسانید ند خاطر مبارک از وے در بار شد احوال را در خدمت جد بزرگوار خود نوشتند خدمت حضرت عروہ الثقیٰ رضی اللہ عنہ از رسیدن عریضہ ایشان از وی نیز برنج شدہ سلب نسبت و منع ارشاد فرمودند و مکتوبے بمشار الیہ باین معنی نوشتند این فقرہ از افتتاح آن مکتوب است:

ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ محمد صادق کابلی جو حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں سے تھے اور دار الخلافۃ کے شہر میں ارشاد میں مشغول تھے جب اس جگہ پر حضرت شیخ ابو القاسم علیہ الرحمۃ کا تقرر ہوا تو اس نے خدمت گذاری میں کوتاہی کی اور وہاں کے کچھ لوگوں نے اس کے متعلق آپ کے پاس ناپسندیدہ کاموں کا ذکر کیا جس کی وجہ سے آپ کا دل اس سے اٹھ گیا۔ تو آپ نے اس کے احوال کا ذکر اپنے جد بزرگوار کے پاس خط کی شکل میں کیا۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے پاس جب یہ خط پہنچا تو آپ اس سے رنجیدہ ہوئے اور اس سے نسبت سلب کر لی اور ارشاد سے روک دیا اور اس کی طرف ایک خط لکھا جس کا افتتاحی جملہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ایذای فرزند شخص مستلزم ایذای آن شخص است الی آخرہ می آرند کہ بعد مدّتے حضرت حجت اللہ رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مروّج الشریعۃ عذر تقصیر نمودہ و اور از خدمت، والد خود عضو او کنانید او اما از خدمت شیخ محمد فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ مروی مے نویسند کہ بعد عفو نسبت او عود نمود اما ارشاد باز عود نکرد خدمت ایشان بعد از وصال جدّ بزرگوار خود بمدّت سہ سال بطرف اکبر آباد تشریف فرما شدہ بودند در آبخا

رحلت نمودند مدت عمر شریف ایشان به بیست و هفت سال رسیده بود تابوت مبارک ایشان راازبلدہ مذبور بدار الارشاد آوردند و درروضہ منوّرہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ بیرون گنبد شریف مدفون نمودند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً تاریخ وصال ایشان راماناکہ اَفَلَتْ شَمْسُ الْعُلُوْم یافتہ اند:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے دلوں کوٹیڑھانہ کرنا بعداس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت عطافرمادی اورہمیں اپنی طرف سے رحمت عطافرما بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔(سورۃ آل عمران:۸)

کسی کے بیٹے کوجوایذادی جاتی ہے وہ اس کے باپ تک پہنچتی ہے۔آخر تک مکمل خط ہے۔بیان کیا جاتا ہے کہ کافی عرصہ کے بعد حضرت حجۃ اللہ اور حضرت مروج الشریعۃ علیہما الرحمہ نے اس کی غلطی کے عذر کو بیان کیا اور اپنے والد محترم سے اسے معافی دلائی تھی لیکن شیخ محمد فضل اللہ سے مروی ہے کہ معافی ملنے کے بعد اس کی نسبت اسے واپس مل گئی تھی لیکن ارشاد کا منصب نہ دیا گیا۔آپ اپنے جد بزرگوار کے وصال کے بعد تین سال تک اکبرآباد میں تشریف فرمار ہے۔اور وہیں پر وصال فرمایا اس وقت آپ کی عمر مبارک ۲۷ سال تھی اور آپ کے تابوت مبارک کو اس شہر سے دارالارشاد سرہند شریف لایا گیا اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں گنبد سے باہر دفن کیا گیا آپ کی تاریخ وصال اس جملہ سے نکلتی ہے۔علوم کا سورج غروب ہوگیا۔

ذِکرِ حضرت امام العَارِفین قُدوۃ العٰلمِین صَاحب کمال وَتکمِیل شیخ محَمَّد اسمٰعیل رَضی اللّٰہ عنہ

خدمت عارف بے بدیل شیخ محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ فرزند دوئیم حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ اند و صحبت جد بزرگوار خود یعنی حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ دریافت بملازمت ایشان مستفیض گردیدہ اند و بسا فیوض و برکات از ایشان اخذ نمودہ وبعد ازارتحال آن قبلہ ارباب کمال بخدمت والد حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ اتمام کسب باطنی نمودہ اند و باعلی درجات کمال واکمال فائض شدہ وعالم فرورفتگان بوادی ہو او جہان جہان سرگردانان تیہ اغوا از آثار تربیت و ارشاد و انوار ہدایت ارشاد ایشان بہرہ ور گردید و مسند ارشاد از تمکن ایشان آباد و سلسلہ اجداد ازتمکین شان قوی بنیاد کلام مبارک ایشان مرہم دل ہای افگار است و سکوت شرید شان موجب ورود انوار و اسرار است صفات حمیدہ ایشان نہ آن قدر است کہ در تقریر آید و مراتب سنیہ ایشان نہ از ان قبیل اند کہ در تحریر گنجد قصص ورع و تقویٰ ایشان لَاتُعَدُّ وَلَا تُحْصیٰ وعلوم و معارف والای شان از بیان مستغنی بحکم اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ شمہ از اتقای ایشان در معرض تبیان می رود بہ گوش ہوش استماع نما از زبان الہام ترجمان مرشدے و سیدی حضرت قیوم جہان رحمۃ اللہ علیہ مسموع دارم کہ خدمت حضرت شیخ محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ در ایام آغاز جوانی در خدمت والد شریف خود حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ بدار الخلافت دہلی تشریف فرما شدہ بودند و خدمت ایشان در وجاہت و

حسن ظاهری در دنگ کمال باطنی خود بی نظیر وقت و بی بدل دهر بودند اتفاقاً عورتے از اعیان آن بلده مفتون ایشان شده بود صبر و آرام از دست داده

حضرت امام العارفین قدوۃ العالمین صاحب کمال وتکمیل

حضرت شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عارف بے بدل شیخ محمد اسماعیل فرزند دوم حضرت قیوم الزمان علیہ الرحمۃ ہیں اور اپنے جد بزرگوار علیہ الرحمہ کی صحبت حاصل کی ہے۔اور آپ سے استفادہ کرتے ہوئے بہت سارے فیوض وبرکات حاصل کئے اور آپ قبلہ ارباب کمال کی رحلت کے بعد اپنے والد ماجد حضرت قیوم زماں علیہ الرحمۃ سے اکتساب کسب کرتے ہوئے اعلیٰ درجات کمال واکمال پر فائض ہوئے۔ بہت سارے لوگ جو تربیت کے آثار کو تلاش کرنے والے جن کا ایک جہاں تھا جو وادی خواہشات میں سرگرداں تھے انہوں نے آپ سے کمال تربیت ورشد وہدایت کو حاصل کیا۔اور آپ سے مسند ارشاد آباد رہا اور سلسلہ اجداد کو آپ سے قوت ملی۔آپ کا کلام زخمی دلوں کیلئے مرہم تھا۔اور آپ کا سکوت موجب ورود اسرار وانوار تھا۔آپ کی صفات حمیدہ بیان نہیں کی جاسکتیں اور آپ کے خوبصورت مراتب ایسے ہیں کہ لکھے نہیں جاسکتے۔اور تقویٰ وخوف خدا کے قصص اتنے ہیں کہ ان کا شمار ممکن ہیں۔اور علوم ومعارف بیان سے مستغنی ہیں۔اس آیت مبارکہ کے مطابق

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

ترجمہ: بے شک تم میں سب زیادہ متقی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہے (سورۃ الحجرات: ۱۳)

آپ کے تقویٰ وطہارت کے کچھ واقعات کو بیان کیا جاتا ہے ہوش کے کانوں سے انہیں سنئے گا۔

میں نے اپنے سیدی مرشدی حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ کی زبان الہام ترجمان سے سنا ہے کہ حضرت شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ اپنی جوانی کے آغاز میں اپنے والد محترم حضرت قیوم الزماں علیہ الرحمۃ کی موجودگی میں دار الخلافۃ دہلی میں مقرر ہوئے آپ اپنے ظاہری حسن وجمال میں بے نظیر اور باطنی کمال میں بے بدل اور یکتائے زمانہ تھے اتفاقاً ایسا ہوا کہ اس شہر کی ایک عورت آپ پر ایسی فریفتہ ہوئی کہ اس کی جان ہاتھوں پر آ گئی تھی۔شعر:

فرد:

عشق باصبر گے شود همتا		آتش وینبه چون بود یک جا

ترجمہ: عشق وصبر کیسے یکجا ہو سکتے ہیں، جیسے آگ اور روئی ایک جگہ ہوں۔

از کمال بے طاقتی پرده از روی مدعا بر داشته مادر خود را به طلب داشته اظهار نمود که آتش عشق فلان در پنبه از دام افتاده و شعله آن سر بلند شده بحدی که کار از اندیشه ننگ و ناموس گذسته الحال فکر و صال در حق این آواره نمایا رسوائی افشای حال را آماده باش و مادرش چون احوال دختر را بدین منوال یافت کیدی برانگیخت به حکم إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ نزد و اما درر فته اظهار نمود که دختر مرا مرضی، از قسم سوداشده آن را مراحض کن که بخانه خود برده علاج نمایئم دختر را به این بهانه از خانه داماد آورده و خانه خود را از اغیار خالی نموده خود به خدمت حضرت قیوم الزمان آمده عرض نموده که این مخلص مرید خاندان والاشان ایشان می باشم و دختری

دارم که به سود امبتلاشده میخواهم که داخل طریقه عالیه کرده شود تابیمن بزرگان از بلیه سود انجات باید و چون که جوان است این جابخدمت رسیدن او محال امید که از کمال دزه پروری حضرت صاحبزاده رااذن فرمایند که به کلبه فقیره رفته طریقه راباوبگوید خدمت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه مامون از کید زنان بود ند فرمودند که چه مانع دارد پالکی حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل را حاضر فرموده ایشان رااذن نمودند که همراه این مخلصه رفته دختر او راداخل طریقه علیه سازآن مکّاره ایشان راتاخانه خودبلدی یعنی واقف نمود چون بدر سرای رسیدند گفت که صوفیان درین جاباشند و شماداخل شوید ایشان فارغ البال بدرون سرای شدند و این زن در عقب ایشان شد ودر سرامحکم نموده خود قدام شده ایشان رابه بحجره ازان سر ابرد وفرشی مکلفی آنجا گسترده بودایشان رانشانیده وخود رفته دختر راآراسته به خدمت ایشان فرستاد دختر باکمال حسن وآراستگی باهزار غنج و دلال در حجره در آمدو برسم محبوبانه خود رادر آغوش ایشان انداخت و طریقه انبساط در پیش نهاد و خدمت ایشان متحیر شده دریافت نمودند وآن زن اظهار نمود که من مدتی در آتش عشق تو در افتاده ام و هیچگونه خود رابشمار سانید نمی توانستم باین حیل بخدمت رسیده ام ایشان علاج مگر اور ابجز حیله ندانستند فرمودند که هر گاهم چو تو وحیده عصری مرابخواهی من زیاده چه می خواهم امامر احاجت ضروری انسانی درین وقت غالب شده آبریز رابنما که تااز حاجت فارغ شده بیائیم آن زن بر خاسته راه آب ریزبه ایشان نمود خدمت ایشان فرمودند که آب ریز نمے روم راه بام بنماآن زن راه بام رانشان داده و خود برای آب استنجارفت که خدمت ایشان رابرساند ایشان فرصت راغنیمت شمرده بربام رفته خود رازبام به کوچه راه گذار انداخت اتفاقاً آنجائے برابریددروازه آن سرائے بوده که صوفیان آنجانشسته بودند به مجرد افتادن اغایت که بام بلند بود بهوش شدند واعضای ایشان مجروح شد صوفیان متحیر شده ایشان را برداشته در پالکی انداخته بخدمت والدایشان رسانید چون والد ایشان از کیف مقدمه پرسید ند ایشان اظهار احوال نمودند خدمت حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه شکرانه الهی جلّ شانه بتقدیم رسانید ند که حق سبحانه از کمال کرم خود فرزند ایشان راقوت پرهیز داده از بلیه کیدزنان محفوظ داشت ازین جاپایه پرهیز ایشان رابایددریافت و ازان پے به کمالاتے که متفرع برتقوے است باید برد علمیت ایشان به پایه مولویت رسیده بود واشعار رنگین دارند دیوانے جمع نموده اندو تخلص ایشان عاشق است در رنگ برادبزرگ ایشان شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیه که تخلص اوشان فائق بود در مدح اجداد مبارک خود بسیار مضمون های عالی بسته اند و فردی چنداز اشعار ایشان رونق ده این اوراق میگردد

ترجمہ: اس عورت نے اس آتش عشق میں جلتے ہوئے ایک دفعہ اپنی والدہ کو اپنے پاس پاس بلایا اور اپنے عشق سے پردہ اٹھایا اور بتایا کہ فلاں کے عشق کی آگ میرے دل کی روئی میں سرایت کر گئی ہے۔ اور اس کا شعلہ اس قدر بلند ہو گیا ہے کہ اب شرم و عزت سے معاملہ آگے گذر گیا ہے۔ اور وصال محبوب کیلئے یہ آوارہ سوچ والی عورت رسوائی حاصل کرنے پر بھی جب آمادہ ہو گئی اور اس کی والدہ نے اپنی بیٹی کے ان احوال کو بھانپ لیا تو اس کے دل میں ایک مکر سوجھا جو اس آیت کریمہ کے مطابق تھا: ''بے شک تم عورتوں کا مکر بڑا ہے'' وہ اپنے داماد کے پاس گئی اور کہا کہ میری بیٹی کو ایک مرض لاحق ہے لہٰذا تم مجھے اجازت دو کہ میں اسے اپنے گھر لے جاؤں اور علاج کروں۔ وہ بیٹی کو اس بہانہ سے اپنے گھر لے گئی۔ اور وہاں پہنچ کر اپنے گھر کو خالی کروایا اور حضرت قیوم زمان علیہ الرحمہ کی خدمت

میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میں اس خاندان عالیہ کی مخلص مرید ہوں اور میری ایک بیٹی ہے جو پاگل پن کے مرض میں مبتلا ہوگئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ وہ اس طریقہ عالیہ میں داخل ہو اور اس کی برکت سے اسے پاگل پن سے نجات مل جائے۔ اور وہ چونکہ نوجوان ہے اور اس کا یہاں آنا ممکن نہیں اس لئے اگر آپ اس فقیر پر کرم نوازی فرمائیں اور کمال ذرہ پروری فرماتے ہوئے صاحبزادے صاحب کو اجازت دیں کہ وہ میرے ساتھ جائیں اور اسے طریقہ عالیہ میں داخل فرمائیں۔ حضرت قیوم الزماں علیہ الرحمۃ چونکہ خواتین کے مکر سے محفوظ تھے اس لئے آپ نے فرمایا کوئی مانع نہیں اور حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ کی پالکی منگوائی کہ آپ کو حکم فرمایا جاؤ اور اس مخلصہ کی بیٹی کو طریقہ عالیہ میں داخل کرو یہ مکار عورت آپ کو اپنے گھر تک لے گئی آپ چونکہ ناواقف تھے جب اس کے گھر کے سامنے پہنچے تو اس نے کہا باقی صوفی مریدین کو آپ یہاں پر چھوڑ دیں اور اندر تشریف لے چلیں آپ فارغ دل کے ساتھ اس گھر میں داخل ہوئے اور یہ عورت پیچھے پیچھے چلنے لگی اور اپنی تابع داری کا اظہار کرنے لگی اور اندر پہنچ کر آگے آئی اور آپ کو ایک ایسے کمرے میں بیٹھنے کیلئے کہا جس میں پر تکلف بستر بچھایا ہوا تھا آپ کو وہاں بیٹھنے کی درخواست کی اور خود چلی گئی اور کچھ دیر کے بعد اپنی سجی ہوئی خوبصورت بیٹی کو آپ کے پاس بھیجا وہ جب آکر کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے محبوبانہ انداز میں اپنے آپ کو آپ کی آغوش میں گرا دیا اور آپ کے ساتھ دل لگی کا انداز اختیار کرنے لگی آپ اس کی اس حالت سے پریشان ہوئے اور فرمایا یہ کیا کر رہی ہو وہ کہنے لگی حضور ایک مدت ہوگئی ہے کہ آپ کے عشق کی آگ میں جل رہی ہوں اور میں نے اپنے آپ کو آپ تک پہنچانے کی بڑی کوشش کی لیکن نہ پہنچ سکی اور اس حیلے سے آپ کے پاس پہنچی ہوں آپ اس بیماری کا علاج کریں۔ آپ نے اس سے چھٹکارہ کیلئے یہ حیلہ اختیار کیا

کہ اسے فرمایا تم جیسی یکتا روزگار خاتون مجھے ملے مجھے اس سے زیادہ اور کیا چاہئے لیکن فی الحال مجھے باتھ روم جانے کی سخت حاجت ہے مجھے اس کا راستہ بتاؤ۔ میں حاجت سے فارغ ہوکر آتا ہوں۔ وہ عورت اٹھی اور اس نے آپ کو باتھ روم کا راستہ بتایا آپ نے فرمایا باتھ روم رہنے دو مجھے چھت پر جانے کا راستہ بتاؤ اس نے اوپر جانے کا راستہ بتایا اور خود استنجا کیلئے پانی لینے گئی تاکہ اسے آپ کے پاس چھت پر لے جائے۔ آپ جلدی سے چھت پر گئے اور اوپر سے باہر کی طرف چھلانگ لگا دی اور اتفاق سے یہ گلی کی وہ سمت تھی جس طرف مریدین صوفیاء بیٹھے تھے۔ آپ جب نیچے گرے تو اس سے جسم بھی زخمی ہوگیا تھا جب مریدین نے یہ حالت دیکھی تو حیران ہوکر اٹھے اور آپ کو اٹھا کر پالکی میں ڈالا اور والد صاحب کی خدمت میں لے گئے جب والد صاحب نے یہ حالت دیکھی تو اس کی وجہ پوچھی آپ کے بتانے پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر بجالائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت سے ان کے بیٹے کو یہ طاقت دی کہ انہیں زنا سے محفوظ رکھا اس واقعہ سے آپ کا کمال تقویٰ واضح ہے اور اس تقویٰ پر جس کمال کا انحصار ہے اسے پہچاننا چاہئے۔ اور آپ علمی حوالہ سے کامل عالم بنے اور آپ اشعار بھی اچھے کہتے تھے جن کا ایک مکمل دیوان ہے آپ کا تخلص عاشق ہے۔ چونکہ آپ کے بڑے بھائی کا تخلص فائق تھا اس وزن پر یہ تخلص رکھا۔ آپ نے اپنے اجداد عالیہ کیلئے کئی مضامین کو اشعار میں بیان کیا ہے۔ ان میں سے چند اشعار کو ان اوراق کی رونق بنایا جاتا ہے۔ یہ اشعار بھی آپ کے کہے ہوئے ہیں:

نظم:

آبر و گر طلبی گیر قوی پیشہ ما		رو بھی گر گذرد شیر کند بیشہ ما

ترجمہ: تو اگر آبرو چاہتا ہے تو میرے پیشے کو اختیار کر، لومڑی کے علاقہ سے گزر میرے جیسا شیر کا کچھار تیار کر

و نیز این فرد از فرمودہ ایشانست۔

یہ فرمودات بھی آپ کے ہیں:

فرد:

دردمار ابر کعبه مقصود بس است	عینک دیده دل داغ نمک سود بس است

توجمه: میرے درد کی انتہا کعبہ مقصود ہے ، میرے دل کی آنکھوں کی عینک کا داغ نمک کا فائدہ دیتا ہے

ونیز این فرد فرموده ایشان اسست

یہ شعر بھی آپ کا کہا ہوا ہے

نثار از ماه و پروین دادن و کرد سرش کشتن	چو عاشق کرده ام هر شب من این تعلیم گردن را

توجمه: چاند تاروں کو قربان کرنا اوران کے سر کے قریب قتل ہونا، عاشق کی طرح میں ہر رات کہتا ہوں یہ تعلیم کہاں سے لاؤں

ارشاد ایشان در اطراف و اکناف عالم منتشر شده بود و عزیزانی بسیار از ایشان بروئے کار آمده خصوصاً مشعر کمالیت ایشان آنکه مثل حضرت قطب الاقطاب غوث الاحباب قیوم دوران محبوب سبحان کاشف الاسرار و العلوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم رحمة الله علیه فرزندے از ایشان بوجود آمد که قایم مقام اجداد کبار خود شدند و در رنگ حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه و حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه به مراتب و الارسید ند چنانچه در منتخب ششم بیان احوال ایشان خواهد شد ان شاء الله تعالیٰ و خدمت حضرت شیخ محمد اسمٰعیل رحمة الله علیه را امام العارفین خطاب است چه در وقت خود مقتدای عرفای زمان بودند لهذا ملقب بامام العارفین شدند خدمت حضرت قیوم الزمان رحمة الله علیه که شیخ و والد ایشانند در سائر فرزندان و مجازان ایشان را ممتاز دانسته در حیات مبارک خود مجازان و غیره مریدان را حواله ایشان نموده اند چنانچه در مکتوبے که در جواب عریضه ایشان نوشته اند تصریح بران فرموده اند

توجمه: آپکے ارشاد ہدایت کا سلسلہ زمانے میں پھیلا جس سے بڑے بڑے صوفیاء ظاہر ہوئے۔اور آپ کے کمال کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ حضرت قطب الاقطاب غوث الاحباب قیوم دوراں محبوب سبحانی کاشف الاسرار والعلوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم آپ کے فرزندار جمند نے آپ سے ایسی تربیت پائی کہ قائم مقام اجداد بنے اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے رنگ میں اعلیٰ مراتب تک پہنچے۔جیسا کہ آپ کے احوال منتخب ششم میں مذکور ہوں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔اور حضرت شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ کا خطاب امام العارفین تھا اور آپ اپنے زمانہ کے عارفین کے مقتدا تھے۔آپ کے والد محترم حضرت قیوم زمان علیہ الرحمۃ آپ کو اپنے صاحبزادوں میں سے سب سے ممتاز رکھتے تھے۔اور اپنے زمانہ میں ہی اپنے خلفاء اور مریدین کو آپ کے حوالہ کر دیا تھا۔ جیسا کہ اس مکتوب میں صراحتاً لکھا ہے جو آپ کے خط کے جواب میں لکھا گیا تھا۔اور وہ خط یہ ہے۔

هٰذا مکتوبه الشریف

اَلْحَمْدُ لله وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی مکتوب مرغوب نور چشمی رسیده ساخت حَمِدَ الله سبحانه که بعافیت اند و از تفقد دوستان دور افتاده فارغ نه از دخول بلده کابل و کرم هائے یاران نوشته بودند بوضوح انجامید حضرت حق سبحانه یاران را جزا خیر

دهادو بعضی دیگران که چیزهائے غریب بیان می کنند نوشته بودند مطالعه آن سبب فرحتی فراوان گردید اگر استقامت آن جماعت معلوم می کنند و احوال آن هابے شبهه بحصول پیوست است گنجائش دارد که اجازت ارشاد بدهند و آنچه از عدم توجه مجازان نوشته بودند و چیزهائے دیگر بآن منتظم بوده فقیر بآواز بلندمی گوید که بهمه یاران چه مجازان چه غیر مجاز ان همه از شما توجه می گرفته باشندو از جانب فقیر هم هیچ ملاحظه درین باب نکنند که همیشه مرضی فقیر درین است دیگر از نسبت های خاص الخاص که نوشته بودند امیدوار باشند فقیر هیچ چیز از شمادریغ نداشته و نخواهد داشت امیدے که نسبت خاص الخاص بحصول انجامیده باشد هر چندعلم به نسبت نباشد چه حصول دیگر است وعلم چیز دیگر شَتَّانَ مَابَيْنَهُمَا فقیر درین روزها بسیار خوب است پاپیاده بمسجدمی رو دومی آید لیکن یک قسم ناتوانی در پای وزانوهست حق سبحانه آن را نیز دفع خواهد کرد اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ مکاتیب شمارسید، خوشوقت، ساختند وَالسَّلَام آن قدر محبت و محویت بوالد خود که شیخ و مقتدای ایشانند داشتند که مافوق آن متصور نه باشد لهذا بیشتر از همه اخذ فیوض نمودند چه مدار فیض این طریقه به محبت شیخ مقتد است چه مرید بقدر محبت اخذ فیوض از باطن مرشدی مے نماید خدمت مرشدی و سیدی حضرت قیوم جهان رحمۃ اللہ تعالی علیه در مدح جد خود که خدمت حضرت امام العارفین اند چنین می، فرمایند

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ (سورۃ النمل:۵۹)

میرے نور چشم کا خوبصورت خط پہنچا الحمد للہ میں عافیت سے ہوں میں اپنے دوستوں سے دور ہوں کابل آنے اور وہاں کے دوستوں کے متعلق لکھا گیا جس سے وضاحت کا انجام ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہاں کے دوستوں کو جزادے اور جو دوسری خوبصورت چیزوں کا بیان کیا گیا وہ پڑھ کر دل کو خوشی حاصل ہوئی۔ اور اگر یہ جماعت استقامت اختیار کرے اور انہیں احوال بے شبہ حاصل ہوتے رہیں تو گنجائش ہے کہ انہیں ارشاد کی اجازت دی جائے اور وہ جو تم نے میرے خلفاء مجاز کی عدم توجہ کا ذکر کیا ہے اور دوسری ان کی غیر منتظم چیزوں کا ذکر کیا ہے فقیر اعلانیہ کہتا ہے کہ میرے تمام مرید خلفا مجاز ہوں یا نہ ہوں سب کے سب تمہاری توجہ حاصل کریں۔

اور اس معاملہ میں فقیر کے پاس نہ آئیں۔ کیونکہ فقیر کی رضا اسی میں ہے۔ اور وہ جو تم نے نسبت خاص الخاص کے متعلق لکھا ہے اس کے متعلق یہ ہے کہ فقیر نے نہ کوئی چیز تم سے پوشیدہ رکھی ہے اور نہ ہی رکھے گا۔ امید ہے کہ نسبت خاص الخاص بھی اپنے انجام کو پہنچے گی جو علم نسبت سے حاصل نہیں ہوتا وہ کہاں سے آئے گا۔ اور دوسرا علم کوئی اور چیز ہے ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ فقیر کی صحت ان دنوں میں بڑی اچھی ہے پیدل چل کر مسجد میں جاتا ہے اور واپس آتا ہے۔ لیکن ایک پاؤں اور زانو میں کچھ کمزوری ہے انشاء اللہ حق سبحانہ وتعالیٰ اسے بھی دور فرمائے گا۔ تمہارے خطوط آتے ہیں تو دل خوش ہوتا ہے۔ والسلام اس قدر اپنے والد سے محبت ومحویت رکھنا جو کہ شیخ ومقتداء بھی ہیں۔ اس سے زیادہ کا تصور نہیں تمام فیوضات میں سے زیادہ کا حصول اسی سے ہوتا ہے۔

کیونکہ اس طریقہ عالیہ کا مدار محبت پر ہے اور جس قدر اپنے شیخ سے محبت ہوگی اسی قدر باطن سے فیوضات حاصل ہوں گے۔ حضرت مرشدی وسیّدی قیوم جہاں نے اپنے دادا کی شان میں ایک نظم لکھی ہے اور وہ اس طرح ہے:

مدح مِنْ کلام حضرتِ قیوم جهان رحمة الله علیه

نظم:

دلاچه گونه نشینی زدیدن گلذار		بیابه سیر گلستان که آمد است بهار

ترجمہ: اے دل تو کیوں باغ دیکھنے سے بیٹھ گیا ہے، آ گلستان کی سیر کر کہ بہار آئی ہے۔

چه بسته تو درین موسم بهار زبان		بگوچو طوطی شیرین بیان شگر گفتار

ترجمہ: تو نے اس موسم بہار میں اپنی زبان کیوں بند کی ہے، میٹھی زبان والے پرندے کی طرح آ اور شکر کی زبان کھول۔

بمدح اهل ولایت زبان خودکن پاک		بوصف اهل صفات صاف سازاین منقار

ترجمہ: اہل ولایت کی مدح کر کے اپنی زبان پاک کر، اہل صفا کے اوصاف سے اپنے منہ کو صاف کر۔

بمدح قدوه اقطاب شیخ اسمٰعیل		نما ترنم رنگین که سامع اند خیار

ترجمہ: شیخ اسماعیل اقطاب کے امام کی مدح کر، خوبصورت ترنم میں کہ سننے والے برگزیدہ لوگ ہیں۔

جمال اهل حقیقت کمال مجدوعلی		چراغ نور طریقت به مجلس ابرار

ترجمہ: اہل حقیقت کا جمال وکمال بزرگی وبلندی ہے، نیکوں کی مجلس میں نور طریقت کا چراغ ہے۔

امام سرور عشاق عار فان زمان		ظهور شمس هدی برگزیده جبار

ترجمہ: سرور کے امام زمانہ کے عارفین کے عاشق، شمس ہدایت کا ظہور اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ۔

گرفته است ازو افتخار قطبیت		ولایت است ازو درجهان به استشهار

ترجمہ: افتخار قطبیت ان سے حاصل ہوا، جہاں میں ولایت کی شہرت انہیں سے ہے۔

دلش چومنبع اسرار فیض ربانی است		جبین اوشده بی شبه مظهر انوار

ترجمہ: ان کا دل اسرار فیض ربانی کا منبع ہے، ان کی جبیں بے شک مظہر انوار ہے۔

غلام همت آن قطب شد صفی که دلش		شده است مطلع انوار و مصدر الاسرار

ترجمہ: صاف دل والا جو بھی اس قطب کا غلام بنا، وہ مطلع انوار اور مصدر اسرار بن گیا۔

وعمر مبارک ایشان از حدود سبعین تجاوز نمود قریب ثمانین رسیده بتاریخ کذااز این عالم پر ملال انتقال فرمودند اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن مجاز ان ایشان بسیار اند امادر کتب مقامات مذکور نشده لهذا ازذکر آنهاتقاعد نمود و اختصار بذکرفرزندان ایشان نمود رضی الله عنه فرزندان گرامی ایشان که بدرجه کمال رسیده اند یکی حضرت شاه محمد صبغة الله رحمة الله علیه که ارشاد ایشان در نواحی، کابل و پشاور بسیار بود وخلفائے صاحب کمال از ایشان بروی کار آمده اند چنانچه از انهایکی خواجه حسن اتا بوده که در نواحی کابل در قریه، گذرمی بودند وآثار ارشاد ایشان الی الیوم در خلفای ایشان مانده و در ملک ماوراء النهر و روم وبلغار خلفای

مومی، الیه منتشر شده و طریقه آن رامروج اند اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ وَ ثَبِّتْنَا عَلَى الطَّرِيْقَةِ الْمَرْضِيَّةِ يَرْحَمُ اللهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا از خدمت حضرت محمد صبغة الله رحمة الله علیه پسری تولد شده میان مسجدے نام دار د و الحال در قید حیات است در نواحی باوجود به سیر می برد هر کجاهست خدایابسلامت دارش ، هزار فیض آثار ایشان در بلده پشاور در باغ عبد الرحیم خان واقع است یزار و یتبرک به وعبد الرحیم، خان مذبور مرید ایشان بوده بعد از واقعه ایشان باغ راوقف مزار ایشان نموده وزیارت ایشان را آنجا ساخته است و فرزند ثانی حضرت امام العارفین شیخ محمداسماعیل حاجی غلام محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اند که از زمری خصوصیات ایشان بالاذکرشده و منتخب سادس این کتاب در ذکر ایشان و فرزندان ایشان قرار یافته انشاءاللہ تعالیٰ تفصیل احوال ایشان آنجاخواهدشد:۔

آپ کی عمر مبارک ۷۰ ستر سال سے زیادہ اور ۸۰ اسی سال کے قریب تھی جب آپ کا اس جہان فانی سے انتقال پر ملال ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خلفاء کثیر تعداد میں ہیں لیکن مقامات میں ان کے احوال وتعداد کا ذکر نہیں لہٰذا ہم ان کا ذکر حذف کرتے ہیں اور آپ کے صاحبزادوں کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ کے فرزندوں میں سے جو درجہ کمال تک پہنچے ان میں سے ایک شاہ محمد صبغۃ اللہ ہیں آپ کے ذریعہ کابل و پشاور کے علاقوں میں رشد وہدایت کا سلسلہ پھیلا اور آپ نے باکمال خلفاء کی تربیت کی جیسا کہ ان میں سے خواجہ حسن اتا ہیں۔ جن کی زندگی کابل کی ایک بستی میں گزری آپ تربیت وارشاد کے آثار آج بھی آپ کے خلفاء میں عیاں ہیں اور آپ کے خلفاء ماوراء النہر اور روم، بلغار میں پھیل کر۔ ان کے طریقہ کی ترویج کررہے ہیں۔ اے اللہ انہیں ثابت قدم رکھنا اور ہمیں اس پسندیدہ طریقہ پر ثابت رکھ۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو آمین کہے۔ حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمہ کی اولاد میں سے صرف ایک صاحبزادی ہیں اور بیٹا کوئی نہیں اور انہیں اس راقم نے اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوئے اپنے نکاح میں لیا ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا جن کا نام میاں مسجدے رکھا گیا ابھی وہ زندہ ہے اور سیر وسیاحت کیلئے نواحی میں رہتا ہے۔

مصرعه:

هر کجاهست خدایابسلامت دارش

ترجمہ: جہاں بھی ہے خدایا اسے سلامت رکھ۔

آپ کا مزار مبارک پشاور میں باغ عبدالرحیم خان میں واقع ہے ان کی لوگ تبرک کیلئے زیارت کرنے جاتے ہیں اور عبدالرحیم خان آپ کا مرید تھا اس نے یہ مزار آپ کے مزار کیلئے وقف کردیا تھا۔ اور وہاں مقبرہ بنایا۔ آپ کے فرزند ثانی حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمہ حضرت حاجی غلام محمد معصوم علیہ الرحمہ آپ کی کچھ خصوصیات پہلے ذکر ہوچکی باقی منتخب سادس میں آپ کے فرزندان میں انشاءاللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔

ذکر فرزند ثالث حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ اهل الله رحمۃ اللہ تعالیٰ فرزند سیوم حضرت تاج الاولیاقیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ اند باعلی مراتب کمال فائض بودند در خدمت والدماجد خود و استرضای ایشان حریص مے بودند علم و عمل و شائستگی و نکته دانی و استغناء از مخلوق و کمال تمکین و ثبات شیوه مرضیه ایشان بوده و الدماجد ایشان می فرمودند که فرزندی میان اهل الله صابر و شاکر است باکفار نانک پرستان همراه

شمشیر خان افغان یک جا شده جهاد فی سبیل اللہ نموده اند و شمشیر خان مذبور شهید شد و ایشان کفار بسیار را بدست مبارک خود به قتل رسانیده اند و کلمه حق راهر جابے تحاشی ادامی نمودند و در آخر عمر شریف از دار الارشاد بدار الخلافت بطریق سیر تشریف فرماشد آن جا رحلت فرمودند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن تابوت ایشان را از آنجا بدار الارشاد آوردند و در روضه منوره حضرت عروة الوثقی رضی اللہ عنه مدفون شدند مدت عمر ایشان پنجاه سال بوده رحمة اللہ علیه رحمةً واسعةً

فرزند ثالث حضرت تاج الاولیاء قیوم زماں علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ اہل اللہ علیہ الرحمۃ حضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان علیہ الرحمۃ کے تیسرے صاحبزادے ہیں آپ اعلیٰ مراتب کمال پر فائز تھے آپ اپنے والد کی خدمت میں رہے اوران کی رضاء میں حریص تھے۔علم وعمل شائستگی نکتہ دانی استغناء ازمخلوق کے مراتب پر کمال تمکن رکھتے تھے۔نانک کے پرستار کافروں کے ساتھ جہاد کرنے کیلئے آپ افغانیوں کے ساتھ رہے۔جن کا قائد شمشیر خان تھا اور وہ شہید ہوا لیکن آپ کافروں کے ساتھ برسرپیکار رہے اور کئی کافروں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور کئی علاقوں میں ان کے سامنے کلمۂ حق کہا اور آخری عمر میں آپ دار الارشاد سرہند سے دار الخلافت سیر کیلئے تشریف لے گئے تھے اور وہیں آپ نے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔وہاں سے آپ کا تابوت دار الارشاد سرہند میں لایا گیا اور آپ کو حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے روضہ میں دفن کیا گیا آپ علیہ الرحمۃ کی عمر مبارک پچاس سال تھی۔

ذکر فرزند رابع حضرت قیوم الزمان رحمة اللہ علیه مخدوم زاده صغیر

شیخ پیر نام مبارک ایشان رحمة اللہ علیه است ارشاد ایشان در نواحی کابل بسیار شده بود و مردم بیشمار از ایشان بدرجه کمال و اکمال رسیده می آرند چون ایشان نو تولد شدند مقارن آن ایام ماه رمضان آمد تمام آن ماه را روزه داشتند چه در ایام آنماه شیر ع نوشیدند بعد از شام خواهش شیر می نمودند مناقب ایشان بسیار است اما به همین قدر اکتفا نمود که اَلۡقَلِیۡلُ یَدُلُّ عَلَی الۡکَثِیۡر

فرزند رابع حضرت قیوم الزمان علیہ الرحمۃ مخدوم زادہ صغیر

آپ کا نام مبارک شیخ پیر تھا علیہ الرحمۃ آپ کابل کے نواحی میں ارشاد طریقت کا کام کرتے رہے۔اور وہاں کے بے شمار لوگ آپ کے ذریعہ بے شمار لوگ درجہ کمال واکمال پر پہنچے بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت مبارک رمضان شریف کے قریب ہوئی اور آپ نے پورا رمضان شریف روزہ رکھا اور دودھ نہ پیا اور روزہ کھلنے کے وقت آپ دودھ کی خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے آپ کے فضائل ومناقب بہت ہیں لیکن ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں قلیل کثیر پر دلالت کرتا ہے۔

ذکر آسامی خلفائے تاج الاولیا حضرت قیوم الزمان رحمة اللہ علیه

سوای فرزندان سائر مجاز ان بسیار از خدمت حضرت قیوم الزمان رحمة اللہ علیه بروے کار آمده اند اما آنچه میان سفر احمد صاحب معدن الجواهر که برکات معصومی نیز تصنیف او است در هر دو کتاب نسبت خود را بایشان ظاهر نموده و خود را ازیشان مجاز قرار داده، و این عزیز هم خواهرزاده وهم داماد حضرت قیوم الزمان رحمة اللہ علیه است و بسیار اطلاع در احوال ایشان دارد و بسیار وصول، فیوض وبرکات، ازایشان در حق خود بیان نموده که از مطالعه کنند گان آن کتب صدق این اقوال پوشیده نیست و شیخ ز ین

العابدین مشتہر میان فقیر اللہ برہان پوری نیز مجازان از ایشان است و شرافت پناہ میر عزیز و شرافت پناہ میر محمد غنی و مشیخت پناہ شیخ ابو نصر سلطان پوری رحمۃ اللہ علیہ و شیخ محمد رفیع کابلی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ عبد اللطیف کابلی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ ملا محمد شوق کابلی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ شکر دربرہ از قریہ یعقوب ترکمان و حافظ محمد نظام کابلی رحمۃ اللہ علیہ و صوفی الف بلخی رحمۃ اللہ علیہ و صوفی محمد کابلی رحمہم اللہ رحمۃً واسعۃً و خدمت حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ را پنج برادر اند کہ ہمہ آنہا بدرجات کمال و اکمال رسیدہ اند و از خدمت و الد خود مجاز اند چنانچہ در اسمای خلفای حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ آسامی و خصوصیات ایشان رمز ررفتہ اینجا تفصیل احوال آنہا بہ طریق ایجاز مے شود۔

تاج الاولیاء حضرت قیوم زمان ﷫ کے خلفاء کرام

آپ کے صاحبزادوں کے علاوہ آپ کے خلفاء مجاز کافی تعداد میں ہیں حضرت قیوم الزماں ﷫ نے ان کے متعلق لکھا ہے لیکن میاں سفر احمد جو کہ معدن الجواہر کے مصنف ہیں انہوں نے ۱۳ تیرہ اشخاص کا ذکر کیا ہے۔ ۱۔ ان میں سے ایک خود صاحب معدن الجواہر ہیں جو کہ برکات معصومی کے بھی مصنف ہیں۔ انہوں نے اپنی اس نسبت کو دونوں کتابوں میں بیان کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو خلیفہ مجاز قرار دیا ہے۔ کہ یہ عزیز آپ کا خواہر زادہ اور دامادِ حضرت قیوم الزمان ہے۔ اور آپ کے بہت سارے احوال کی خبر رکھتا ہے اور بہت سے فیوض و برکات جو آپ سے حاصل کئے ہیں انہیں بھی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ احوال مخفی نہیں ہیں۔ ۲۔ اور شیخ زین العابدین جو میاں فقیر اللہ برہان پوری کے نام سے مشہور ہیں۔ ۳۔ عزت مآب جناب میر عزیز۔ ۴۔ عزت مآب جناب میر محمد غنی۔ ۵۔ ملجاء الشیوخ شیخ ابونصر سلطان پوری۔ ۶۔ شیخ محمد رفیع کابلی۔ ۷۔ شیخ عبد اللطیف کابلی۔ ۸۔ شیخ ملا محمد شوق کابلی۔ ۹۔ شیخ فقیر اللہ شکر یہ بستی یعقوب شاہ کے مضافات سے تھے۔ ۱۰۔ حافظ محمد نظام کابلی۔ ۱۱۔ صوفی الف بلخی۔ ۱۲۔ صوفی محمد کابلی علیہم الرحمۃ۔ حضرت قیوم الزمان ﷫ کے پانچ بھائی ہیں جو سارے کے سارے درجہ کمال تک پہنچے اور اپنے والد محترم سے مجاز ہیں ان کے اسماء حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷫ کے خلفاء میں گزر گئے ان کے احوال کو یہاں پر اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے۔

تذکرہ سادس از منتخب خامس در ذکر
فرزند ثانی حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ
نام او محمد حجۃ اللہ معروف بہ نقشبند ثانی قدس سرہ السّامی

خدمت ایشان جامع بودند در علوم ظاہری و کمالات باطنی تبین احوال ایشان مستحق کتاب علیحدہ است اینجا بہ قدری اکتفا رفتہ تولد ایشان در شہر ذیقعدہ یکھزار و سی چہار ہجری اسم مبارک ایشان محمد نقشبند قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس و لادت ایشان بہ قرب واقعہ ارتحال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در بلدہ طیبہ دار الارشاد واقع شدہ مے آرند خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بوالد ایشان حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ بودند کہ این فرزند تو کہ در حمل است صاحب معارف و اسرار و الاواز عجائب روزگار خواہد شد فوقع کما بشر رضی اللہ عنہ حجت اللہ لقب ایشانست و منصب خلت بہ ایشان رسیدہ چنانچہ

ازفحوای عریضه ایشان که به طرف والدخود نوشته اند استنباط می شود هٰذاهو قبله عالم و عالمیان سلامت درین دوسه روز آنقدرشمول،عنایات ومواهب وعطیات الٰهی جلّ شانه در باره خود احساس نمود که شمه ازان بیان رابرنتابد علی الخصوص درین نزیکی آنقدر بدقائق اسرار خلت نواختند و بآن سر بلند نمودند که تفصیل آن از حیطۂ بیان خارج است و موافق آن بالهامات بزرگ سر افراز گردیدوےر روز بعد از نماز عصر متوجه حال خود گشت همان اسرار واجب الاستتار به قوت و غلبه تمام ظاهر شدن گرفت و عجائب غنج و دلال درمیان آوردند درین اثناملهم ساختند که خدای تعالیٰ پیش آمده است احساس نمود که درهمان بالاخانه باخیر و برکت گوئیا نزول بلاکیف باعظمت و کبر یای واقع شده و خصوصیاتے که باین بنده عاجز در میان آمد تو ان گفت که لَاعَیۡنٌ رَاتْ وَلَااُذُنٌ سَمِعَت یَضِیۡقُ صَدۡرِیۡ وَلَا یَنۡطَلِقُ لِسَانِیۡ زیاده برین جرات نمی تواند نمود اطلاق این قسم الفاظ برآن حضرت از تنگی میدان عبارت است و مصروف از ظاهر است وَاِلَّا فَهُوَ سُبۡحَانَه مُنَزَّهٌ عَنِ الزَّمَانِ وَ الۡمَکَانِ وَ النَّقَائِصِ کُلِّهَا سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ مدت عمر شریف ایشان هشتادیک سال شب بیست نهم محرم الحرام لیلة الجمعه سنه هزار وصد و پانزده هجری برحمت پیوستند اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ مزار فیض آثار ایشان واقع دارالارشاد متصل باغ فتح تاریخ وصال ایشان رایافته اندنور محض بود واز ایشان سه فرزند خلف شدند اکبر آنها شیخ ابو العلی رضی اللہ عنه که فرزند ایشان میان محمدزبیر بوده است و فرزندثانی حضرت حجت اللہ شیخ محمد اندسه چهار سال بعد از وفات والدخود رحلت نمودند در گنبدوالدخود مدفون شدندشیخ محمد کاظم فرزندثالث حضرت محمد حجت اللہ اند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیهم اجمعین:۔

منتخب خامس سے تذکرہ سادس

فرزند ثانی حضرت عروۃ الوثقیٰ محمد حجۃ اللہ عرف نقشبند ثانی (قدس سرہما)

آپ علوم ظاہری وباطنی کے جامع تھے۔آپ کے احوال کیلئے ایک علیحدہ کتاب درکار ہے۔لیکن یہاں کچھ چیزیں بیان کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا۔آپ کی ولادت ۳۴ ۱۰ھ میں ذی قعدہ کے مہینہ میں ہوئی آپ کا نام محمد نقشبند قدسنا اللہ بسرہ الاقدس۔آپ کی ولادت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے وصال کے قریب ہوئی آپ کے والد سے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تمہارا جو بیٹا رحم مادر میں ہے وہ صاحب معارف واسرار اور یکتائے روزگار ہوگا۔اور ایسا ہی ہوا جیسی بشارت دی گئی تھی۔ حجۃ اللہ آپ کا لقب ہے اور آپ کو منصب خلت عطا کیا گیا۔جو کہ آپ کے اس خط سے بھی ثابت ہے جو آپ نے اپنے والد ماجد کو لکھا۔اور وہ یہ ہے۔قبلہ عالم وعالمیان سلامت رہیں۔ان دوتین دنوں میں اس قدر اللہ جل شانہ کی عنایات اور عطائیں میرے شامل حال ہیں کہ ان میں سے ذرہ برابر بھی بیان کرنا ممکن نہیں بالخصوص یہ کہ اس قدر نزدیکی سے نوازا گیا اور دقائق اسرار کی خلت عطا کی گئی اور اتنا سر بلند کیا گیا کہ ان کی تفصیل بیان کی حدود سے باہر ہے اور اسی کے موافق الہامات سے نوازا گیا اور اسی روز عصر کی نماز کے بعد میں اپنے حال پر متوجہ ہوا تو وہی اسرار واجب الاستار مکمل قوت وغلبہ کے ساتھ ظاہر ہوئے اور اس خزانہ کے عجائب ودلائل ظاہر ہوئے اسی دوران الہام کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تشریف فرما ہیں اور احساس ہوا کہ بالا خانہ پر خیر وبرکت کے ساتھ نزول بلا کیف عظمت وکبریائی کے ساتھ واقع ہوا ہے۔اور اسی دوران اس بندہ کو جن خصوصیات سے نوازا گیا ان کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ

انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا میرا سینہ اس سے تنگ ہے اور زبان بول نہیں سکتی اور ان کے متعلق اس سے زیادہ جرأت نہیں کی جاسکتی اس قسم پر الفاظ کا اطلاق کرنا۔ اس طرح ہے کہ الفاظ کا میدان ان معانی کو بیان کرنے سے عاجز ہے اور ظاہر سے بھرا ہوا ہے۔ ورنہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ زمان مکان نقائص سب سے پاک ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

ترجمہ: تیرا رب پاک ہے عزت والا ہے، پاک ہے اس سے جو وہ اس کی وصف بیان کرتے ہیں اور تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تما جہانوں کا رب ہے۔ (سورۃ الصافات: ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲)

آپ کی عمر مبارک تقریباً اسی ۸۰ سال تھی اور آپ کا وصال ۲۹ محرم الحرام ۱۲۱۵ھ کو ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

آپ کا مزار فیض رساں دار الارشاد سرہند میں باغ فتح سے متصل ہے۔ اور آپ کی تاریخ وصال کو اس جملہ سے نکالا گیا ''نور محض'' آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ ان میں سے بڑے شیخ ابوالعلی علیہ الرحمۃ جن کے بیٹے میاں محمد زبیر علیہ الرحمۃ تھے اور دوسرے صاحبزادے حضرت حجۃ اللہ شیخ محمد علیہ الرحمۃ ہیں جو اپنے والد محترم کے تین سال بعد وصال کر گئے تھے اور والد کے مزار میں دفن ہوئے اور شیخ محمد کاظم علیہ الرحمۃ حضرت محمد حجۃ اللہ علیہ الرحمۃ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ علیہم الرحمہ۔

تذکرہ سادس از مُنتخب خَامِس در ذکر فرزند سیوم
حضرت عُروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شیخ محمد عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت ایشان باعلی درجات علوم ظاهری و معارف باطنی ممتاز بودند ولادت باسعادة آن قبله ارباب ارادت در شهر رجب المرحب سنه یکهزار و سی وهشت اتفاق یافته می نویسند نقل از زبان حضرت خازن الرحمة رحمة الله علیه که روز ولادت این مخدوم زاده بقرب مکان ولادت او فرشته می خواند وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ومحاسن اخلاق و مکارم اوصاف ایشان زائد التحریر است، می آرند که خدمت مولنا عبد الحکیم رحمة الله علیه بخدمت حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه تشریف آورده بودند اتفاقاً استفسار نمودند که دل پارچه گوشت است چه طور ذاکر میگردد و خدمت این مخدوم زاده حاضر بودند و در آن ایام در جوانی هفت و هشت سالگی بودند بی تامل فرمودند که زبان نیز پارچه گوشت است بقدرت خداچگونه گویا و ذاکر است دل چرا گویا و ذاکر نباشد اهل مجلس همه جواب شافی از ایشان باوجود کودکی شنیده متحیر ادراک ایشان شدند خدمت حضرت قیوم الزمان رحمة الله علیه در وصف این برادر خود می فرمودند که اخوی مرحومی حافظ و فاضل و حاجی و عارف و سخی و ولی و متقی و مقبول حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه و عاشق جمال جناب ایشان بودمی نویسند که حفظ کلام مجید دریک ماه نمودند و آن ماه روزه بودهر روز یک سیپاره یاد فرموده شب در تراویح می شنوانیدند می آرند که این مقدمه در کشتی بوده چه به سفر حج تشریف می بردند وماه مبارک در کشتی واقع شدم هر روز یک سیپاره یاد نموده به شب در تراویح مے خواندند کشف ایشان به نوعی بوده که آنچه در عالم، میگزشت بایشان معائنه می شد از و در بار شده بخدمت حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه التجا آوردند تا از انجا ایشان را کشیدند کذلک مینویسند تمام بدن ایشان حکم چشم گرفته بود و هر جزو بدن مبارک ایشان در رنگ چشم بینا بود و این معامله تامدت حیات

ایشان بوده جلد اوّل مکتوبات معصومیہ که مسمیٰ بدرۃ التاج است و رساله یاقوتیه به عبارت عربی تصنیف ایشانست که در واردات حرمین الشرفین از احوال والد خود جمع کرده اند بعده بامر ایشان ملاشاکر ولد مولنا بدر الدین بعبارت فارسی نقل فرموده تا کثیر النفع باشد تفصیل احوال ایشان در برکات نوشته است اِنْ شِئْتَ فَارْجِعْ اِلَیْهِ می آرند که قریب ایام وصال بدار الخلافت تشریف برده بودند بعد ازرجوع در سرائے سنبھالکه که مابین کنور پانی پت است و درهمین منزل واقعه حضرت خازن الرحمة شده بود و ایشان نیز بدان منزل رحلت نمودند روز جمعه بود سوال نمودند که وقت نماز شده آخوند سجاول به عرض رسانید که وقت است چون دست بتکبیر برمی داشتند گفتند السلام علیکم یارسول الله صلی الله علیه وسلم وهر دو دست بسر گذاشتند بعده نیت نماز فرموده و در سجده جان بحق تسلیم نمودند اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن مدت عمر شریف چهل و چهار یا چهل و پنجسال شده بود درهم شهر ربیع الاول سنه یکهزار و هشتادو سه رحلت نمودند در تاریخ ایشان قطعه گفته انداز هر مصراعی اگر تمام حروف را بشماری سال انتقال را بیابی

ساتواں ذکر پانچویں انتخاب سے

فرزند ثالث حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شیخ محمد عبید اللہ رضی اللہ عنہ

آپ اعلیٰ درجہ کے علوم ظاہری و باطنی میں ممتاز تھے آپ قبلہ ارباب ارادت کی ولادت باسعادت رجب المرجب ۸ ۱۰۳ھ میں ہوئی حضرت خازن الرحمہ علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جس دن اس مخدوم زادہ کی ولادت ہوئی اس دن مکان ولادت کے قریب ایک فرشتہ کی آواز سنی گئی جو پڑھ رہا تھا:

وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا

ترجمہ: ان پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوئے جس دن ان کا وصال ہوگا اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ مریم: ۱۵)

آپ کے محاسن واخلاق تحریر کی زبان سے زیادہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت مولانا عبدالحکیم علیہ الرحمہ حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کے پاس تشریف لائے گفتگو کے دوران اتفاقاً یہ سوال آیا کہ دل ایک گوشت کا ٹکڑا ہے یہ کیسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ وہاں یہ مخدوم زادہ بھی تشریف فرما تھے اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۷، یا ۸، سال تھی آپ بے کسی جھجک کے بولے کہ زبان بھی تو گوشت کا ایک ٹکڑا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیسے کر لیتی ہے یہ جب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ذاکر ہے تو دل بھی اس کی قدرت سے کیسے ذاکر نہیں ہو سکتا۔ اہل مجلس باوجود ان کے چھوٹی عمر کے یہ شافی جواب سن کر آپ کی قوت ادراک سے حیران ہوئے۔

حضرت قیوم الزمان علیہ الرحمہ اپنے بھائی کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرا مرحوم بھائی حافظ، فاضل، حاجی، عارف، سخی، ولی، متقی اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کا مقبول تھا۔ اور آپ کے جمال کا عاشق تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے قرآن کریم ایک ماہ میں حفظ کر لیا تھا اور وہ رمضان شریف کے دن تھے دن میں روزہ رکھتے اور ایک پارہ یاد کر کے رات کو وہ نماز تراویح میں سناتے تھے اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا کہ آپ حرمین شریفین کی زیارت کیلئے کشتی کے سفر سے جارہے تھے اور رمضان کے دن تھے دن میں ایک پارہ یاد کر کے رات کو وہاں کشتی میں نماز تراویح کے دوران سناتے تھے۔ آپ کا کشف اس درجہ کا تھا کہ جہاں میں جو کچھ بھی ہوتا تھا وہ آپ دیکھ لیتے تھے اور ایک دن آپ نے حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اور التجاء کی کہ مجھے اس مقام سے آگے نکالا جائے اور اسی طرح بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کا پورا جسم آنکھ کا حکم رکھتا تھا اور آپ کے جسم کا ہر عضو چشم بینا کی طرح دیکھ لیتا تھا۔ اور یہ وصف آپ کے پاس ساری زندگی رہا اور

مکتوبات معصومی جسے درۃ التاج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کی جلد اول آپ کی ہی ترتیب کردہ ہے۔اور رسالہ یاقوتیہ عربی زبان میں آپ کی ہی تحریر ہے۔جس میں حرمین شریفین کی زیارت کے موقع پر اپنے والد محترم کے واردات کو جمع کیا ہے۔اور پھر آپ کے حکم سے ملا شاکر ولد مولانا بدردین نے فارسی زبان میں اس کا ترجمہ کیا تاکہ کثیر لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔آپ کے مکمل احوال کی تفصیل برکات معصومیہ میں تحریر ہے اگر چاہو تو وہاں دیکھ لو بیان کرتے ہیں کہ آپ ایام وصال کے قریب دار الخلافت میں تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے سنھالکہ سرائے جو کہ کنور اور پانی پت کے درمیان ہے وہاں قیام فرمایا اور اسی مقام میں حضرت خازن الرحمۃ بھی تھے اور ان کی منزل بھی وہی تھی جمعہ کا دن تھا آپ نے پوچھا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔آخوند سجاول نے کہا وقت ہے۔ آپ نے جب تکبیر کیلئے ہاتھ اٹھائے تو کہا السلام علیکم یارسول اللہ ﷺ اور دونوں ہاتھ سر پر لے جا کر چھوڑ دیئے اور نماز کیلئے دوبارہ نیت کی اور جب سجدہ میں گئے تو اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

آپ کی عمر مبارک ۴۴ یا ۴۵ سال تھی آپ کا وصال ربیع الاول ۱۰۸۳ھ کو ہوا اس کی تاریخ میں قطعہ کہا گیا ہے۔اگر اس مصرعہ کے ہر حرف کو شمار کرو تو سال انتقال معلوم ہوگا۔

قطعہ:

تاشد زمیان دیدہ ارباب طلب		احمد قدر آن محمدی ﷺ المشرب

ترجمہ: ارباب طلب کی آنکھوں سے دیکھنے والا ہو، احمد ہے اور تقدیر میں محمدی مشرب والا

پوشیدہ فلک جامہ ماتم زدہ گان		و از نالہ شدہ روز محبان چون شب

ترجمہ: آسمان نے ماتم کا لباس پہنا اور ماتم کرنے لگا، انکے محبت کرنے والوں کے رونے سے دن رات ہو گیا

تابوت ایشان را بدار الارشاد بردند و داخل قبہ شریف حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متصل قبر مبارک دفن نمودند خدمت ایشان راسہ فرزند خلف شدند اول شیخ محمد ہادی رحمۃ اللہ علیہ و فرزند ثانی شیخ محمد پارسا و فرزند ثالث ایشان شیخ محمد سالم، رحمہم اللہ تعالیٰ۔

وہاں سے آپ کے تابوت کو دار الارشاد سرہند میں لایا گیا۔اور حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے مقبرہ میں متصل قبر مبارک دفن کیا گیا۔آپ کے تین صاحبزادے تھے جن کے اسماء یہ ہیں۔شیخ محمد ہادی علیہ الرحمۃ، شیخ محمد پارسا علیہ الرحمۃ، شیخ محمد سالم علیہ الرحمۃ۔

تذکرہ ثامن از منتخب خامس در ذکر فرزند چہارم
حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ محمد اشرف قدس سرہ

خدمت ایشان باعلی درجات کمال و اکمال ممتاز بودند و اکتساب کمالات از خدمت والد ماجد خود نمودہ اند و از نسبت ہای خاصہ ایشان بہرہ کلی یافتہ مجاز و ممتاز گردیدند ولادت کثیر سعادت آن قبلہ ارباب ولایت در سنہ ہزار و چہل و سہ ہجری در بلدہ دار

الارشاد سر هند اتفاق افتاد کسب علوم ظاهری بعد از حفظ کلام مجید بخدمت عمّ عالی مقدار خود حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالیٰ عنه نموده اند و تحصیل انواع علوم عقلیه و نقلیه از ایشان فرموده و بعضی نزد مولٰنا بدر الدین سلطان پوری رحمة الله علیه و تفسیر بیضاوی راتیمنًا از خدمت والد خود حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه خوانده اند خوارق و تصرفات ایشان مستغنی از بیان است می نویسند منقول از حضرت قیوم الزمان رحمة الله علیه که والدمارا دخول مقامی از مقامات قرب متمنا بود در روز تولد این برادر آن مشابهت در صورت بوالد خود داشتند می آرند که خدمت والد ایشان رامحبت کلی بایشان بوده می نویسند که خطاب ایشان بُرهَان الله رضی الله عنه بود چه باین لقب از جناب قدس خداوندی ملهم شده باشند عمر مبارک ایشان هفتاد و پنج سال شد وقت رحلت باین کریمه متکلم شده جان دادند وهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْل شب بیست و هشتم صفر المظفر که روز آن عرس جناب مجدد الف ثانی باشد رضی الله تعالیٰ عنه سنه هزار و صد و هژده وقت سحر جان بحق تسلیم دادند اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن در قبه شریف حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه مدفون شده اند و فرزند ایشان چهار اند اول شیخ محمد جعفر دوئم شیخ محمد حیات سیوم شیخ محمد روح الله چهارم میان شافی الحال رحمة الله علیهم اجمعین

آٹھواں ذکر پانچویں انتخاب سے

حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷫ کے فرزند ثالث شیخ محمد اشرف قدس سرہ

آپ اعلیٰ درجات کمال واکمال میں ممتاز تھے اوران کمالات کا کسب اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اوران کی نسبت سے کامل حصہ حاصل کیا اور خلیفہ ممتاز ومجاز ہوئے آپ قبلۂ اربابِ ولایت کی ولادت باسعادت ۱۰۴۳ھ میں دارالارشاد سرہند میں ہوئی قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد آپ نے علوم ظاہری کا حصول اپنے چچا حضرت خازن الرحمۃ ﷫ سے کیا اور علوم نقلیہ وعقلیہ ان سے حاصل کئے۔اور کچھ علوم مولانا بدرالدین سلمان پوری سے حاصل کئے اور برکت کیلئے تفسیر بیضاوی کو اپنے والدمحترم حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷫ کے پاس پڑھا۔

آپ کی کرامات وتصرفات بیان سے باہر ہیں۔بیان کیا جاتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں میرے والدمحترم مقامات قرب سے کسی مقام میں دخول کی تمنا رکھتے تھے اوروہ تمنا آپ کی ولادت والے دن پوری ہوئی۔اور آپ حسن ظاہری میں اپنے والد کے مشابہ تھے اور کامل حسن رکھتے تھے اور والد ماجد کو ان سے کامل محبت تھی آپ کا لقب برہان اللہ تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کیا گیا تھا آپ کی عمر مبارک ۷۵ سال تھی اور انتقال کے وقت آپ کی زبان پر یہ آیت کریمہ تھی:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور آپ نے ۱۱۱۸ھ ۲۸ صفر المظفر کی رات صبح سحری کے وقت جو کہ حضرت مجدد الف ثانی ﷜ کے عرس کا دن ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔(سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

اور آپ کی تدفین حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷫ کے مزار میں ہوئی آپ کے چار صاحبزادے تھے۔شیخ محمد جعفر، شیخ محمد حیات، شیخ محمد روح اللہ اور میاں شافی الحال علیہم الرحمۃ۔

تذکره تاسع از مُنتَخَب خَامس ودر ذکر فرزند پنجم حضرت عروة الوثقیٰ شیخ محمد سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنهما

خدمت ایشان صاحب درجات والاو کمالات عُلیابودند وجود شریف ایشان آیتے بود از آیات ایزدی و رحمتی بود از رحمت های صمدی ترویج شریعت شعار ایشان بوده و تخریب بدعت کار ایشان شده ارشاد ایشان آن قدروسیع شده که جهان بر مرشدان مبتدع تنگ گردید چه ایشان از خدمت والدخود برای تربیت سلطان وقت در دار السلطنت می بودندأمراوسلاطین زمان همه در فرمان ایشان بودند می آرند ولادت باسعادت ایشان در شهورسنه هزار وچهل و نه هجری در بلده طیبه دار الارشاد سر هند وقوع یافته ونیز همان بشارت که در احوال تولد حضرت مروج الشریعت رحمة اللہ علیه ذکر یافته همان بشارت از جناب حضرت خَازِنِ الرَّحْمَة رضی اللہ عنه در حق ایشان منقول است شده که ملکی رادیدند که وقت ولادت ایشان آیة کریمه وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدْتُ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّامیخواند چون بسن تدریس رسیدند بعد تلاوت کلام مجیدعلوم عقلیه و نقلیه رااز خدمت عم خودخواندند و در در اندک مدت، درعلوم کثیره ممتازشدند و کسب باطنی از خدمت والد ماجد خود حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ عنه نمودند و باعلی درجات رسیدند و از فیوض و برکات باطنی ایشان منور شدمی نویسند که چون ایشان برای تربیت سلطان زمان اورنگ زیب عالم گیر رحمة اللہ علیه، ازخدمت و الد خود مامور شدند و بدار السلطنت رسیدند بردروازه شهر تصاویر بود خصوصاًصورت دو پیل مست بوده که برپشت آنهاصورت دو پهلوان مهیب کشیده بودند ایشان بدروازه اندرون نشدند تاآن صورت رامنهدم نکردند و انواع بدعت که در آن، وقت بود به اول صحبت باسلطان همه رااز قلم و سلطنت او موقوف کنانیدند ودین اسلام آن قدر دربلدان هندقوت پذیرفت که هیچ وقت مثل آن نشده بود و اهل بدعت ذلیل و خوار شدند و هیچ جادر بلدان هند رواج آنهانماند نیز نوشته اند که وقتی در آن ایام بادشاه ایشان،را در باغ خاص دعوت کرد درمیان آن باغ حوضے بود که بکمال زینت تربیت یافته و درآن صورت ماهی هایے از طلادرمست نموده وچشم های آنهارااز جواهر و الماس ساخته بودند و جهت جلوس ایشان فرش بر کناره همان حوض انداخته بودند چون خدمت ایشان باسلطان برای جلوس برآن مکان رسیدند اول امر فرمودند که آن ماهی های طلای راشکسته از آنجادور کردند بعده جلوس نمودند و سلطان از آنجا که بهره ولایت یافته بود ازین امور ایشان محفوظ مے شد و شکرانه الٰهی بتقدیم می رسانید که در عصر من این نوع، مردمان پیدامی شوند و رجوع خلائق آنقدر شده بود که روزے بادشاه زاده محمد اعظم شاه رحمة اللہ علیه بخدمت ایشان برای توجه می آمده آن قدر جمهور خلائق بدروازه ایشان بود که از هجوم دستار از سر بادشا هزاده افتاد و بمشقت تمام دخول میسر شد بخدمت ایشان رسیده توجه شریف حاصل نمود چون بخدمت سلطان رسید و احوال هجوم خلق بغرض رسانید و الدش ازین بسیار محظوظ شد که اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ که درین نوع مردم اهل اللہ درین زمانه که سلاطین رابدرآنها بدین مشقت راه حاصل می شود و خدمت ایشان آنقدردر تعظیم اخوان خودمی کوشیدند و حقوق رامدنظر داشتند که روزی همین شاهزاده مذبور دعوت ایشان نموده بود ویکی از برادارن ایشان کلان تر بوزه حاضر بودند بایشان بدعوت رفته بود چون طعام رامی آوردند بادشاهزاده افتابه و لگن بدست خود گرفته

برائے شستن دست ایشانا ن آمد ایشان از دست او افتابہ ولگن گرفتہ اوّل دست برادر بزرگ خود راشتند باز آفتابہ ولگن را بہ شاھزادہ گذاشتند کہ دست ایشانرا و باقی مخدوم زادگان راشت این از کمال بی نفسی و حق پرستی ایشان ھم دلالت میکند مدت عمر شریف ایشا ن چھل و ھفت سال شد در سنہ ھزار و نودوشش ھجری از ین دار پر ملال انتقال نمودند اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تاریخ و صال ایشانرا یافتہ اندھی ستون دین افتاد روضہ مبارک ایشان در بلدہ دار الارشاد سرھند واقع است طُوْبیٰ لِمَنْ زَارَھاز خدمت ایشان ھشت فرزند خلف شدندسہ ازان در حضور ایشان بدرجہ کمال رسیدند و پنج از ایشان خورد ماندہ بودند از سہ فرزندان کلان ایشان اول شیخ محمد اعظم قدس، سرہ ثانی شیخ محمد حسین قدس سرہ ثالث شیخ محمد شعیب قدس سرہ

نواں ذکر پانچویں انتخاب سے

حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کے پانچویں صاحبزادے شیخ محمد سیف الدین علیہ الرحمۃ

آپ صاحب درجات علیا وکمالات عالیہ تھے آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھا صمدی جل وعلی کی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھا۔ ترویج شریعت آپ کا شعار تھا اور تخریب بدعت آپ کا مقصد تھا۔ آپ کے ارشاد کا جہان اس قدر وسیع ہوا کہ بدعتیوں کیلئے دنیا تنگ ہوگئی۔ آپ اپنے والد محترم کی طرف سے بادشاہ کی تربیت کیلئے دار السلطنت میں رہتے تھے کئی امراء وسلاطین آپ کے فرمان کے تحت تھے آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۴۹ھ میں دار الارشاد سرہند میں ہوئی۔ اور وہی بشارت جو حضرت مروج الشریعت کی ولادت کے وقت حضرت خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ نے دی تھی وہی آپ کے حق میں بھی منقول ہے کہ آپ کی ولادت کے وقت ایک فرشتہ کو دیکھا گیا کہ مکان ولادت کے قریب یہ آیت کریمہ پڑھ رہا ہے:

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ أَمُوْتُ وَیَوْمَ أُبْعَثُ حَیًّا

ترجمہ: ان پر اس دن سلام ہو جب وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ وفات پائیں گے اور جس دن وہ قبر سے زندہ نکلیں گے۔ (سورۃ مریم: ۳۳)

جب آپ سن تدریس کو پہنچے تو قرآن کریم پڑھنے کے بعد آپ نے علوم عقلیہ ونقلیہ کو اپنے چچا سے تھوڑی مدت میں پڑھ لیا اور علوم کثیرہ میں ممتاز درجہ حاصل کر لیا۔ اور باطنی علوم اپنے والد ماجد حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ سے حاصل کئے اور اعلیٰ درجات کی منازل طے کیں۔ اور ایک جہان ان برکات سے منور ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ جب والد محترم کی طرف سے بادشاہ کی تربیت کیلئے مقرر ہوئے اور دار السلطنت میں پہنچے تو اس شہر کے دروازوں پر دیکھا کہ تصاویر بنی ہوئی ہیں جو مخصوص دو بڑے بڑے ہاتھیوں کی تصاویر ہیں اور ان پر بڑے بڑے دو پہلوانوں کی تصاویر بنی ہوئی ہیں آپ نے جب تک وہ تصاویر منہدم نہ کروا دیں اس وقت تک شہر میں داخل نہ ہوئے۔ اور اس وقت جن بدعات پر عمل کیا جارہا تھا ان کو بادشاہ کی قلمرو سے ختم کروایا اور دین اسلام پورے ہندوستان میں اس قدر مضبوط ہوگیا کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ اور اہل بدعت ذلیل ہوگئے اور ہندو علاقوں میں بھی ان کے معمولات کا رواج نہ رہا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ انہیں دنوں میں بادشاہ نے آپ کی دعوت ایک باغ میں کی جس کے درمیان میں حوض تھا اور اس میں سونے سے مچھلیوں کی تصاویر بنا کے لگائی گئیں جن کی آنکھیں ہیروں اور جواہرات سے بنائی گئی تھیں اور آپ کے نشست کیلئے حوض کے کنارے پر تخت سجایا گیا تھا۔ آپ جب بادشاہ کے ساتھ وہاں بیٹھنے کیلئے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا پہلے ان سونے کی مچھلیوں کو یہاں سے توڑ کر کہیں دور لے جائیں پھر بیٹھیں گے۔ اور بادشاہ جو کہ آپ کی تربیت

سے اولیاء کے زمرہ میں داخل تھا اسے یہ عمل بہت پسند آیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا کہ میرے زمانہ میں ایسے مرد مان پیدا ہوئے ہیں اور آپ کی طرف عوام الناس کا رجوع اس قدر ہوتا تھا کہ ایک دن شہزادہ محمد اعظم آپ سے توجہ کے حصول کیلئے آیا اور اس ہجوم کی وجہ سے اس کی دستار نیچے گر گئی اور پھر وہ بڑی مشکل سے اندر داخل ہوسکا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر توجہ سے فیض یاب ہوا۔ اور شہزادہ جب واپس اپنے والد کے پاس گیا اور ہجوم کی وجہ سے دستار گرنے کا ذکر کیا تو بادشاہ اس سے بڑا محظوظ ہوا اور کہا کہ الحمدللہ اس دور میں بھی ایسے اہل اللہ موجود ہیں کہ بادشاہوں کو بھی وہاں مشکل سے باریابی حاصل ہوتی ہے۔ آپ اپنے بھائیوں کی بھی اس قدر تعظیم بجالاتے تھے کہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے۔ ایک دن اسی شاہزادہ نے آپ کی دعوت کی اور اس دعوت میں آپ کے بڑے بھائی بھی موجود تھے جب دعوت کے مقام پر پہنچے تو شاہزادہ لوٹا اور تھال لے کر ہاتھ دھلوانے کیلئے آگے بڑھا آپ نے اس سے لوٹا اور تھال لے لیا اور پہلے اپنے بڑے بھائی کے ہاتھ خود دھلوائے اور پھر لوٹا شہزادے کو دے دیا تا کہ وہ آپ کے دوسرے مخدوم زادوں کے ہاتھ دھلوائے۔ یہ واقعہ آپ کی عاجزی اور حق پرستی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کی عمر مبارک ۷۴ سال تھی۔ آپ کا انتقال پر ملال ۱۰۹۶ھ کو ہوا انا للہ انا الیہ راجعون۔ آپ کی تاریخ وصال اس جملہ سے نکالی گئی۔ دین کا ستون۔ آپ کا روضہ مبارک دارالارشاد سرہند میں واقع ہے خوشخبری اس کیلئے جو زیارت کرے۔ آپ کے آٹھ صاحبزادے تھے ان میں سے تین آپ کی زندگی میں درجہ کمال تک پہنچے اور باقی پانچ چھوٹے تھے۔ بڑے صاحبزدوں میں سے تین کے نام یہ ہیں۔ شیخ محمد اعظم، شیخ محمد حسین اور شیخ محمد شعیب علیہم الرحمۃ۔

تذکرہ عاشرہ از مُنتَخَب خامِس در ذکر فرزند ششم
حضرت عروۃ الوثقیٰ شیخ محمد صدیق رضی اللہ عنہما

خدمت ایشان اصغر اخوان خود چون فرزندی که در شیخوخیت متولد شود در نظر والد محبوب میباشد از ان جهت محبوب والدین، خود بودند وخدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنه هر کمالی که فرزندان کلان خود رابه بشارت داده اند ایشانرانیز بشارت داده اند ولادت کثیر السعادت آنقدوۃ ارباب ارادت در شهور سنه هزار وپنجاه ونه در بلده دار الارشاد واقع شده تعلیم علوم عقلیه ونقلیه در اندک مدت نموده بخدمت والد خود به سلوک مشغول شده اند چون عمر مبارک ایشان به حد بلوغ رسید وکسب باطنی ایشان نیز مقارن آن باتمام انجامید ودر سن هجده سالگی مبشر بوصول ولایت احمدی شدند هر چند که قبل بر آن به چند سال در طفولیت از سرور دین ودنیا بشارت این دولت یافته بودند خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنه ایشانرا کامل ومکمل دیده اجازت کامله دررنگ دیگر فرزندان عنائیت فرموده اند می آرند که در صورت ایشان مشابهت تام بحضرت والد خود داشتند علی الخصوص جبهه وابرو وچشم وبینی ایشان مشابهت بسیار داشت می آرند که اکثر مرض به ایشان حائل میشد درین بسیار شاکر می بودند واکثر عمر مبارک ایشان در پرهیز گذشته است چه از طعمه لذیذه وفواکه وغیره اشیای مرغوبات طبعی تناول نمی نمودند می فرمودند که پرهیز که برای خوف مرض کرده شود خیلی تصفیه باطن می نماید چه ازین ممر در دل خطور دریاضت نمی آید که به عجب بکشد روز آخر عمر شریف در دار السلطنة دهلی تشریف فرماشده بودند ومحمد فرخ سیر که بادشاه وقت بود مرید ایشان بود وصال ایشان پنجم شهر جمادی الاول سنه هزار وصدوسی ویکم هجری در دار السلطنة بذبور روئداد از انجا تابوت شریف ایشان را بدار الارشاد آوردند وقبه مبارک وروضه علیحده متصل روضه حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنه ساخته اند مدفن ایشان آنجا قرار گرفته یُزَارُ وَیُتَبَرَّکُ بِهٖ

رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنہ از خدمت ایشان و و فرزند خلف شدند اول شیخ محمد مهدی و ثانی شیخ محمد عبد الباقی رحمۃ اللہ علیهما مخفی نماند که خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ راشش صبیه بودند و از هر شش پسران ایشان نیز صبیات بودند و همه این صالحات بدرجه ولایت مشرف شده صاحب کشوف و کرامات ظاهره و خداوند معارف و خوارقات باهره اند که تفصیل آن موجب تطویل می شود رحمهن اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ چون تسوید این منتخب در دو یا وقوع یافته و صعوبت کشتی مانع تفصیل احوال حضرات خمسه از فرزندان حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شده ازین ممر کوته اندیشی گمان نبرد که راقم نسبت باین اکابر کم عقیده یا بی اطلاع از احوال ایشان بوده خدا جل شانہ گواه است که فقیر هریکی از فرزندان حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ را به مرتبه معتقدم و هر یکے را بتدریج بعد هم دیگر چنانچه ذکر شده ردیف همدیگر میدانم و امید استمداد از ارواح طیبه ایشان در حصول نسبت های خاصه این اکابر می نمایم

دسواں ذکر پانچویں انتخاب سے

حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کے چھٹے صاحبزادے شیخ محمد صدیق علیہ الرحمۃ

آپ اپنے بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے ہیں اور آپ کا معاملہ والدین کے حوالہ سے اس طرح ہے کہ جو بچہ بڑھاپے کی عمر میں ملتا ہے اس سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ آپ والدین کے محبوب تھے اور حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ نے جو کمالات کی بشارت بڑے صاحبزادوں کو دی وہ ان کو بھی دی، آپ قدوۂ ارباب ارادت در شہوار کی ولادت با سعادت ۱۰۵۹ھ کو دار الارشاد سرہند میں ہوئی آپ چھوٹی سی عمر میں ہی علوم عقلیہ ونقلیہ سے فارغ التحصیل ہو کر اپنے والد محترم کے پاس سلوک میں مشغول ہو گئے جب آپ کی عمر مبارک حد بلوغ تک پہنچ گئی اور سلوک میں علم باطن بھی انجام کے قریب پہنچ گیا۔

اور پندرہ سال کی عمر میں ولایت احمدی کی بشارت پائی اور یہ بشارت چند سال پہلے آپ کو سرور دین و دنیا کی طرف سے ملی تھی۔

اور حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ نے جب آپ کو کامل و مکمل جان لیا تو دوسرے صاحبزادوں کی طرح آپ کو بھی اجازت کاملہ عطا فرمائی آپ اپنے والد محترم سے مشابہت تام رکھتے تھے۔ بالخصوص پیشانی، ناک، پلکوں اور آنکھوں سے مکمل مشابہت تھی اور آپ اکثر بیمار رہا کرتے تھے اور اس پر بھی کثرت سے شکر بجا لاتے تھے۔ اور اکثر عمر مبارک پرہیز میں گزری کہ آپ لذیذ کھانے، پھل اور مرغوبات طبعی تناول نہ فرماتے تھے۔

آپ فرماتے تھے کہ جو پرہیز مرض کے خوف سے کیا جاتا ہے وہ باطن کے تصفیہ کا خیال پیدا کرتا ہے اور اس خیال کی وجہ سے دل میں عبادت و ریاضت کا تصور اس طرح نہیں ہوتا کہ تکبر تک لے جائے۔

عمر کے آخری ایام میں آپ دار السلطنت میں تشریف فرما تھے اور ان دنوں محمد فرخ شیر بادشاہ تھا اور آپ کا مرید تھا آپ کا وصال مبارک جمادی الاول ۱۱۳۱ھ کو دار السلطنت میں ہوا اور وہاں سے آپ کا تابوت دار الارشاد سرہند لایا گیا اور آپ کا مزار علیحدہ حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷺ کے مزار کے ساتھ بنایا گیا اس کی لوگ زیارت کرتے ہیں اور برکت حاصل کرتے ہیں۔

آپ کے دوفرزند تھے ایک کا نام شیخ محمد مہدی اور دوسرے کا نام شیخ محمد عبدالباقی علیہما الرحمۃ تھا یادرہے کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی چھ صاحبزادیاں تھیں اور آپ کے ہر صاحبزادے کی بھی بیٹیاں تھیں اور وہ سب کی سب باکمال اور اصحابات کشف وکرامات تھیں اور اہل معارف وخوارق تھیں علیہن الرحمۃ ان سب کا علیحدہ سے ذکر کرنا تطویل کا باعث ہوگا۔ کیونکہ اس کتاب کی ترتیب انتخاب پر موقوف ہے اور کسی کو مشکل میں ڈالنا منع ہے۔

اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے پانچوں صاحبزادوں کے احوال سے متعلق اس کوتہ اندیش کی نظر کمال تک نہیں پہنچ سکتی اور راقم کم عقل اپنے اکابر کے کمال پر کیسے اطلاع پاسکتا ہے۔

اور اللہ جل شانہ گواہ ہے کہ یہ فقیر ہر صاحبزادے کا معتقد ہے اور جس طرح سے ذکر کیا اسی ترتیب کے مطابق ہر ایک کا درجہ سمجھتا ہے۔ اور ان ارواح طیبات سے مدد کی امید ہے کہ ان اکابر کی نسبت خاصہ کے حصول میں مدد فرمائیں گے۔

فرد:

یقین عذرم بزرگان در پزیر ند		کلان، ہاخوردہ بر خوردان نگیرند

ترجمہ: یقین ہے بزرگ میرے عذر کو قبول کریں گے، چھوٹوں کے بڑے چھوٹوں کی گرفت نہیں کرتے۔

منتخب سادس از منتخبات سبعہ در احوال حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث سر مست بادہ قیوم حضرت شیخ حاجی غلام محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ وقدوۃ الاولیاء ملاذ الانقیا مستغرق انوار سرمد حضرت شاہ غلام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مخفی نماند کہ خدمت حضرت قطب الاقطاب را در سائر اولاد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در زمان خود امتیاز تام بودہ و در عصر خود جامع بودند در منصب قیومیت و غوثیت و قطبیت و بے نسبت اصالت نیز محقق چنانکہ بطور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ منصب قیومیت بی نسبت اصالت ممتنع الوجود است این معنی از محرمان کلام والائے ایشان مخفی نیست و خدمت ایشان بہ قطب الا قطاب ملقب بودند و امام الاولیاء نیز خطاب ایشانست در رنگ جدّ خود قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ کہ تاج الاولیاء خطاب ایشان بودو در حق ایشان بشارت این مناصب مذکورہ قبل از تولد مبارک ایشان بسنین از حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمد صبغۃ اللہ شدہ بود کہ از نسل تو فرزندی عزیز الوجود تولد خواہد شد خواہ از تو بے واسطہ و خواہ از فرزندان تو بواسطہ چون آن عزیز رادریابے آنرا قائم مقام من دانستہ اسم مرابوی گذاری کہ وارث نسبت مجددی، و معصومی بالاصالت وے خواہد بود و فیوض و برکات الیٰ یوم القیامت در اولاد و منتسبان او خواہد ماند وطریقہ علیہ اکابر ارواج دیگر خواہد افزود این مژدہ بشارت کہ، در حق ایشان از جد شریف ایشان واقع شدہ در رنگ بشارتے است کہ حضرت

سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ در حق شیخ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل وجود ایشان بمدت مدید عنایت نمودہ بودند خدمت مولوی معنوی در مثنوی بآن تصریح فرمودہ اندو درین مجموعہ نیز در منتخب اول در احوال ایشان تفصیل آن شدہ است چون عمر مبارک ایشان بحد تعلیم رسید بدرس مشغول شدند واز انواع علوم عقلیہ و نقلیہ در اقران خود ممتاز گردیدند تاسن مبارک ایشان بحدود عشرین رسید از تحصیل فارغ شدہ بخدمت جدوالای خود حضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ بکسب سلوک باطنی مشغول گردیدند در مدت قلیلہ اخذ فیوض کثیرہ کردندو بدرجہ کمال و اکمال فائض شدندو از خدمت جد خود بخلافت کلی سر فراز گردیدندو عالمی از انوار ارشاد ایشان منور شدہ و طریقہ علیہ رارواج کلی بوجود ایشان حاصل گردید نسبت اجداد کبار خود را بتازگی و طراوت تمام در معروض جلوہ در آوردندو ارشاد ایشان عالم گیر شدہ و بشارت موعودہ مذکورہ بحصول پیوست۔

و بمناصب اعلیٰ کہ رمزی ازان رفتہ سرافراز گردیدندو این معانی رادر نسخہ خود خدمت میر غیاث الدین قدس سرہ کہ یکی از خلفای جہت مندان ایشانست و بسیار عزیز الوجود و شیرین سخن بود در قصیدہ بوزن مثنوی بنظم کشید اینجانیز فردے چند ازان ایراد نمود۔

سات منتخبات سے چھٹا انتخاب احوالِ قطب الاقطاب غوث الاغواث

سرمست بادۂ قیوم حضرت شیخ حاجی غلام محمد معصوم اور

قدوۃ الاولیاء ملاذ الاتقیاء مستغرق انوار سرمد حضرت شاہ غلام محمد ﷫

حضرت قطب الاقطاب حضور مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی ﷫ کی اولاد میں سے سب سے ممتاز تھے اور اپنے زمانہ کے جامع الصفات تھے منصب قیومیت، غوثیت اور قطبیت پر فائز تھے اور صاحب نسبت اصالت کے محقق تھے۔ اور آپ کی گفتگو کے محرم راز لوگوں سے مخفی نہیں کہ آپ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی ﷜ کی طرح منصب قیومیت پر بے نسبت اصالت متمتع الوجود تھے۔ آپ کے خطابات میں قطب الاقطاب اور امام الاولیاء ہیں آپ اپنے جد بزرگوار کے رنگ میں قیوم الزماں اور تاج الاولیاء کے خطاب سے نوازے گئے۔ اور آپ کے حق میں یہ بشارات مناصب آپ کی ولادت سے کئی سال پہلے حضرت عروۃ الوثقیٰ ﷜ کے واسطہ سے حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغۃ اللہ ﷫ تک پہنچی کہ تمہاری اولاد میں ایک نادر الوجود بیٹا ہوگا وہ تمہاری طرف منسوب بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ ہو جب وہ آجائے تو اسے میرا قائم مقام جاننا اور اس کا نام میرے نام پر رکھنا اور وہ نسبت مجددی و معصومی کا وارث بالاصالت ہوگا۔ اور فیوض و برکات اس کی اولاد اور نسبت رکھنے والوں میں قیامت تک جاری رہیں گے۔ اور طریقہ عالیہ کا رواج ہوگا۔ اور یہ خوشخبری آپ کے حق میں اس طرح سے اپنے جد بزرگوار کی طرف سے واقع ہوئی جس طرح کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی نے شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہما کے حق میں آپ کی ولادت سے کافی عرصہ پہلے دی تھی اور حضرت علامہ مولانا روم ﷫ نے مثنوی میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس مجموعہ میں پہلے انتخاب میں آپ کے احوال کی تفصیل ذکر کی جاچکی ہے۔ آپ کی عمر مبارک جب تعلیم کی حد تک پہنچی تو آپ تعلیم کے حصول میں مشغول ہوگئے اور قلیل مدت میں علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت حاصل کر لی۔ اور بیس

سال کی عمر میں فارغ التحصیل قرار پائے اور اپنے جد امجد حضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان کے پاس کسب سلوک میں مشغول ہو گئے اور تھوڑی مدت میں کسب فیض کرتے ہوئے درجۂ کمال تک پہنچے اور اپنے جد بزرگوار سے خلافت کلی کے منصب پر فائز ہوئے۔ اور ایک جہاں آپ کے انوار سے مستفیض ہوا۔ اور طریقہ عالیہ کو رواج کلی آپ کی نسبت سے ملا اور آپکے آباء واجداد کی نسبت میں تروتازگی آئی اور آپ کے ارشاد کا سلسلہ عالمگیر ہوا۔ اور بشارت مذکور درجہ حصول تک پہنچی۔ اور جن مناصب اعلیٰ کی بشارت دی گئی تھی وہ درجہ حصول تک پہنچے۔

اور ان سارے مراتب کی طرف آپ کے مرید وخلیفہ غیاث الدین جو کہ نادر الوجود شیریں سخن تھے انہوں نے اپنے قصیدہ میں ذکر کیا اور جب پیش کیا تو آپ نے بھی اس میں چند اشعار شامل فرمائے۔ اور وہ قصیدہ یہ ہے۔

نظم:

ای مست شراب ناب قیوم	شد برتومزین اسم معصوم

ترجمہ: اے قیوم کے پیالے کی مست شراب، تجھ پر معصوم کا نام مزین ہوا۔

ای بدرمنیر چراغ باهر	سیمای ولایت از تو ظاهر

ترجمہ: اے بدرمنیر واضح چراغ تجھ سے ولایت کے آثار ظاہر ہوئے۔

ای نیر مشرق تصوف	لامع ز تو مشعل تعرف

ترجمہ: اے مشرق تصوف کے سورج، تجھ سے مشعل معرفت روشن ہوئی۔

ای بحر تموّج حقائق	مشروح تو گو هردقائق

ترجمہ: اے سمندرِ حقیقت کی موج، تجھ سے گوہر دقائق کی شرح ہوئی۔

ای مطلع آفتاب توحید	شد مقتبس تو ماه و خورشید

ترجمہ: اے آفتاب توحید کے طلوع ہونے کی جگہ، چاند وسورج تجھ سے اقتباس کرنے والے ہیں۔

ای ابر مبرّق گهر بار	جاری ز تو بحر هایے اسرار

ترجمہ: اے موتی برسانے والے چمکدار بادل، تجھ سے اسرار کے سمندر جاری ہیں۔

ای عقده کشائی مشکل دل	روشن زتوشمع محفلِ دل

ترجمہ: اے دل کی مشکلات کی گرہ کھولنے والے، تجھ سے شمع محفل روشن ہے۔

ای محرم رازایمن عشق	پرگل زتوکشته گلشن عشق

ترجمہ: اے باغ عشق کے محرم راز، تیرے رخسار پر گلشن عشق قتل ہو گیا۔

ای بلبل آشیان جبروت	منظور تو بوستان لاهوت

ترجمہ: اے جبروت کے آشیاں کی بلبل ، بوستان لاہوت تجھے پسند ہے۔

ای آهوی مرغذار قدسی	صحرائی تو صحن عرش و کرسی

ترجمہ: اے قدسی باغیچہ کے ہرن ، عرش وکرسی کا صحن تیرا صحراء ہے۔

ای کوکب برج چرخ اقبال	اقطاب بخدمتت چوابدال

ترجمہ: اے بخت کے آسمان کے ستاروں کے برج ، تیری خدمت میں قطب ابدالوں کی طرح ہیں۔

ای اختر آسمان عرفان	روشن ز تو شمع نقشبندان

ترجمہ: اے آسمان عرفان کے چنیدہ ،نقشبندیوں کی شمع تجھ سے روشن ہے۔

ای ملجاء فرقه طریقت	صیقل ز تو عینکِ حقیقت

ترجمہ: اے طریقت کے گروہ کے ملجاء ،حقیقت کی عینک تجھ سے صاف ہوتی ہے۔

ای دُرّ ثمین بحر پر نور	حیران ز تو صد جنید و منصور

ترجمہ: اے نور کے بھرے ہوئے سمندر کے یکتا موتی، تجھ سے سینکڑوں جنید ومنصور حیران ہیں۔

از جذب توای مسیح عرفان	روشن شده شمع نقشبندان

ترجمہ: اے میدان عرفاں کے مسیحا ، تجھ سے نقشبندیوں کی شمع روشن ہوئی

از فضل توی محیط پرور	صد خسرو جام در تحیر

ترجمہ: تیرا فضل جہاں پر محیط ، سینکڑوں جام کے بادشاہ حیران۔

شد ذات تو در تمام اقطاب	در فضل و شرف چو دُرّ نایاب

ترجمہ: تمام اقطاب میں تیری ذات فضل وشرف میں ہوئی در یکتا۔

شیران بوادی بصارت	دادند ز مولدت بشارت

ترجمہ: وادئ بصارت کے شیروں نے ، تیری ولادت کی بشارت دی۔

جدِّ تو که تاج اولیا بود	در وصفِ توصد مقوله فرمود

ترجمہ: تیرے جد تاج الاولیاء تھے، تیرے اوصاف میں سو باتیں کیں۔

برسائر اهل دارالارشاد	از قطبیت تو مژده میداد

ترجمہ: سارے اہل سرہند کو ، تیری قطبیت کی بشارت دی گئی

آن مہر سپہر دین واسلام		باخویش ترانمود ہم نام

ترجمہ: اے دین اسلام کے دوپہر والے سورج ، تیرے نام کے ساتھ اپنا نام دیکھتا ہوں

ای نام تو سر خطِ نجاتم		وی لطف تو حلِ مشکلاتم

ترجمہ: تیرا نام میری نجات کا باعث ہے ، تیری توجہ مشکلات کا حل ہے

ای مرہم داغ سوز ناکم		گلشن ز تو گشتہ مشت خاکم

ترجمہ: اے میرے داغ سوزناک کا مرہم ، تیری نظر سے میری ناک کی مٹھی گلشن بن گئی

زان یک نگہی تو سرفرازم		احسان تراچہ شرح سازم

ترجمہ: تیری ایک نظر سے سرفراز ہوا ، تیرے احسان کی کیا شرح کروں

مفتاح توجہی تو لاریب		بکشائے بدل دریچہ غیب

ترجمہ: تیری توجہ کے چابی ہونے میں کوئی شک نہیں ، جو دل میں غیب کا دروازہ کھول دے

ای راحت ِ جان بیقرارم		روشن ز تو چشم اشکبارم

ترجمہ: اے میری بے قرار جان کی راحت ، میری اشکبار آنکھیں تجھ سے روشن ہوئیں

ای بدرِ سرادقِ امانے		طغرائی تو خازن المعانے

ترجمہ: اے میرے امن کی غار کے چاند ، معانی کا خزانہ تیری شان

ای شاہِ سراچۂ ولایت		رونق دہِ مسند ہدایت

ترجمہ: اے ولایت کے ملک کے شہنشاہ ، مسند ہدایت کی رونق

ای قطب سپہر ملک جاوید		قندیل در تو رشک خورشید

ترجمہ: اے ہمیشہ کے ملک کی رونق کے قطب ، تیرے در کی قندیل رشک خورشید ہے

ای مرشد راہ خرقہ پوشان		ای کہف پناہِ سینہ ریشان

ترجمہ: اے خرقہ پوشوں کے مرشد ، اے زخمی سینوں کی کہف پناہ

ای راہِ نمائی جادہ عشق		ایجرعہ فزائی بادہ عشق

ترجمہ: اے عشق کے بازار کے راہنما، اے عشق کے میخانہ کے گھونٹ۔

ای زبدهٔ اولیائ اعظم	ای قدوهٔ اصفیائ اکرم

ترجمہ: اے اعظم اولیاء سے چنے ہوئے ، اے عزت دار اصفیاء کے امام

ای منبع فیض آسمانے	ای مهبطِ نور لامکانے

ترجمہ: اے آسمان فیض کا سرچشمہ ، نور لامکاں کے نازل ہونے کی جگہ

ای بلبل گلبنِ عجائب	ای طوطی گلشنِ غرائب

ترجمہ: اے عجائب کی شاخ کے بلبل ، اے غرائب کے گلشن کے پرندے۔

ای قطب مشائخ طریقت	ای غوث اکابرِ حقیقت

ترجمہ: اے قطب مشائخ طریقت ، اکابر حقیقت کے غوث۔

ای مروحه نسایم غیب	ای مقتبس فیوض لاریب

ترجمہ: اے غیب کی ٹھنڈی ہواؤں کے پنکھے ، فیوض لاریب کے چننے والے۔

سلطان سر مد ملک ارشاد	قطب الثقلین شاهِ اوتاد

ترجمہ: اے ملک ارشاد کے ہمیشہ والے بادشاہ ، قطبِ دوجہاں اوتادوں کے بادشاہ۔

دیباجه دفتر لطائف	صندوق جواهر شرافت

ترجمہ: اے دفتر لطافت کے دیباچہ ، جواہر شرافت کے صندوق۔

مفتاح عوالمِ درِ غیب	وهلیز تجلیات لا ریب

ترجمہ: اے غیب کے جہانوں کے دروازے کی چابی ، تجلیات لاریب کی دہلیز۔

درّ صدف خزانهٔ خویش	قطب فلک زمانه خویش

ترجمہ: اپنوں کے خزانہ کی سیپ کے موتی ، اپنے زمانہ کے آسمان کے قطب۔

سر هند ز نورِ تست فیروز	بیضائ تو گشت عالم افروز

ترجمہ: تیرے نور سے سرہند روشن ہوا ، تیرا بیضہ جہان کو روشن کرنے والا بن گیا۔

ظاهر ز تو جوهر کرامات	مقطوع تو عر صه کمالات

ترجمہ: جواہر کرامات تجھ سے ظاہر ہوئے ، عرصۂ کمالات تجھ پر ختم ہوا۔

این طارم نه رواق اخضر	گردید تر اچو حلقه بردر

ترجمہ: اے نو سبز آسمانوں کے پرندے ، تیرے گرد اس طرح سے ہوئے جیسے دروازے کا حلقہ

بردر که انوارِ تو ای شاه		شیران جهان بسانِ روباه

ترجمہ: اے بادشاہ تیرے دروازے پر انوار کی وجہ سے ، جہاں کے بہت سے شیر لومڑی کی طرح ہیں

عالم زمی تو مست مد هوش		شاهان بدرِ تو حلقه در گوش

ترجمہ: ایک جہاں تیری شراب سے مدہوش ہوا ، بادشاہ تیرے در پر حلقہ بنانے والے

اصحاب تو پرِ می وصال است		مستان ترا عجب خیال است

ترجمہ: تیرے مرید شراب وصال سے پر ہیں ، تیرے مست عجیب خیال والے ہیں

وه وه چه مئے و چه لذتست این		هیهی چه کمال قربت است این

ترجمہ: واہ واہ کیسی شراب اور کیسی لذت ہے ، ہاں کیا کمال ہے تیری قربت کا

ای مرشد راهِ عشقبازان		ای همدم سوزِ جان گدازان

ترجمہ: اے عشق بازوں کی راہ کے مرشد ، اے جان گدازوں کے سوز کے ساتھی۔

مگذار چنین خراب مارا		دریاب دلِ کباب مارا

ترجمہ: میرے جیسے خراب کو یوں نہ چھوڑ ، میرے دل کے کباب کو درست کر۔

هر چند بدم سگی تو هستم		ای قطب زمان بگیر دستم

ترجمہ: ہر چند کہ میں تیرے در کا کتا ہوں ، اے قطب زماں میرے ہاتھ کو پکڑیئے۔

دل خسته قلندرے گدائے		آمد بدر تو بے نوائے

ترجمہ: اے قلندر تیرا خستہ دل گدا ، تیرے در پہ آیا ہے بغیر صدا دیئے۔

بارنگ خزان ودیده تر		نومیدمسازیش ازین در

ترجمہ: نم آنکھوں والا خزاں کی وجہ سے ، اس در سے اسے ناامید نہ بنا۔

تاکی غم خون خورم درین راه		دست من و دامنِ تو ای شاه

ترجمہ: اس راہ میں کیسے خون کا غم کھاؤں ، اے شاہ تیرا دامن اور میرا ہاتھ ہے۔

در چاهِ غمم اسیر مگذار		رخسار مراز خاک بردار

ترجمہ: غم کے کنوئیں میں قیدی نہ چھوڑ ، میرے رخسار کو خاک سے اٹھا۔

در کهف کرم بده پناهم		بنمای بسوی دوست راهم

ترجمہ: کرم کی غار میں بندے نے پناہ لی ، دوست کی طرف مجھے راہ دکھا

گمراه شده ام تو رهبرم شو		غمخوار دلِ نکدرم شو

ترجمہ: میں گمراہ ہوگیا ہوں تو میرا رہبر ہے ، میرے دل کی پریشانیوں کا غمخوار بنئے

محرم بحریم و حدتم کن		سرِ مست مئے محبتم کن

ترجمہ: وحدت کے حرم میں مجھے محرم بناؤ ، شراب محبت سے سرمست بناؤ

در بوته منقل شهودم		بنمائے طلامس وجود م

ترجمہ: شہود کے میدان میں مجھ جیسے ذرے کے ، تانبے والے وجود کو سونا بناؤ

رشح ۔ رشحات فیض عرفان		افشاربه کام ۔ تشنه کامان

ترجمہ: فیض عرفاں کی بارش کے چھینٹوں کو ، تشنہ مقصدلبوں پر برسائیں

زان زخمِ شراب شعله انگیز		در ساغر باطنم فروریز

ترجمہ: اس شعلہ انگیز شراب کے زخموں کو ، میرے باطن کے پیالے میں ڈالیئے

از شعه آن شراب ساغر		کن دیده باطن منور

ترجمہ: اس ساغر شراب کی شعاعوں سے ، میرے باطن کی آنکھوں کو منور کیجئے

نقل است که آن امام قیوم		قطب الثقلین یعنی معصوم

ترجمہ: منقول ہے کہ اس امام قیوم کو ، قطب ثقلین یعنی معصوم کو۔

روزے بجناب صبغة الله		میداد چنین بشارت آنشاه

ترجمہ: ایک دن حضرت صبغۃ اللہ ، اس شاہ نے دی بشارت۔

کزآلِ تو اے ولیئے یزدان		فرزند شود چو ماهِ تابان

ترجمہ: اے ولی اللہ تیری آل سے، ایک بیٹا ہوگا روشن چاند کی طرح۔

کزفروکمال بے نهایت		فیضش بجهان کند سرایت

ترجمہ: کہ اس کی شان وکمال بے انتہاء کے ، فیض سے جہاں روشن ہوگا۔

در سکر بودبسان طیفور		در جاذبه هسم عنان منصور

ترجمہ: کریں ہوگا اس طرح اڑانے والا ، جذب میں لانے والا منصور کے چہرے کو

در عشق ز جملہ پیش باشد	ابو القاسم وقت خویش باشد

ترجمہ: عشق میں سب سے آگے ، اپنے وقت کا ابوالقاسم ہوگا۔

در کشف کرامت آن نکوکار	گردوئیم بحرراز اسرار

ترجمہ: کشف وکرامت میں وہ نیکوکار ، پھیردے گا راز کے سمندر کو

رونق دھد او سر یر ارشاد	روشن کند او چراغ اجداد

ترجمہ: ارشاد کے تخت کو وہ رونق بخشے گا ، اجداد کے چراغ کو روشن کرے گا

گرددز ہمہ برتبۂ فائق	باشد بلباس قطب لائق

ترجمہ: تمام سے رتبہ میں اعلیٰ ہوگا ، قطب لائق کے لباس میں ہوگا۔

آفاق شودز مقدمش نور	سرھند شودز مرقدش طور

ترجمہ: آفاق اس کے رہنے سے نور ہوگا ، سرہندان کے مرقد سے نور بن جائے گا۔

پس ذات ورا عزیز دارید	این اسم مر ابوی گذارید

ترجمہ: پس وہ ذات اسے عزیز رکھے ، میرا یہ نام اس کے سامنے لے۔

ناگاہ رسید پیک عزت	آن قطب جھان نمود رحلت

ترجمہ: اچانک عزت کا فرشتہ آگیا ، وہ قطب جہاں رحلت کرگیا۔

میداشت ز بعد قوت آن شاہ	قیوم زمانہ چشم در راہ

ترجمہ: اس شاہ کے فوت ہونے کے بعد ، قیوم زماں کی نظر راہ پر ہے۔

کز مرحمتِ عمیمِ واحد	آن نادرہ کے کند تولد

ترجمہ: اس واحد عام رحم کرنے والے کی رحمت سے ، اس نادر کی ولادت کب ہوگی۔

ناگہ بعنایتِ الٰھی	بشگفت گلے زباغ شاھی

ترجمہ: اچانک اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ، باغ شاہی میں ایک پھول کھلا۔

فرخندہ گلے حدیقہ سر مد	تابندہ چراغ شرع امجد

ترجمہ: ہمیشہ والے باغ کا ایک پھول شریعت پاک کا ایک روشن چراغ۔

آمد بو جود آن فلک شان	رشک ماه و آفتاب تابان

ترجمہ: آیا وجود میں وہ شان والا آسمان ، جو رشک ماہ وروشن سورج تھا۔

آن کاشف جمله سر ِ مکتوم	کردش بلقب غلام معصوم

ترجمہ: وہ تمام پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرنے والا ، ہوا ان کا لقب غلام معصوم۔

شد سال مبارکش چو عشرین	افروخت چراغ ملت ودین

ترجمہ: جب ان کی عمر مبارک بیس سال کی ہوئی ، تو انہوں نے ملت دین کا چراغ جلایا۔

تحصیل علوم شرع بنمود	انگه بسلوک سعی فرمود

ترجمہ: پہلے علوم دینیہ حاصل کئے ، پھر سلوک کی طرف توجہ فرمائی۔

در مُدتِ کم بفضل یزدان	گردید نهنگ بحر عرفان

ترجمہ: تھوڑی عمر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ، معرفت کا سمندر عبور کرلیا۔

در جذبه ربوددل زطیفور	در جیب شدش هزار منصور

ترجمہ: جذبہ میں طیفور سے آگے دل لے گئے ، ان کی جیب میں آئے ہزاروں منصور۔

برداشت لوائے معرفت را	آراست سریر قطبیت را

ترجمہ: انہوں نے معرفت کے جھنڈے کو اٹھایا، مسند قطبیت کو رونق بخشی۔

مشحون شداز و اياغ عرفان	افروخت چراغ نقشبندان

ترجمہ: ان سے معرفت کا ایوان مضبوط ہوا، نقشبندیوں کے چراغ کو جلایا۔

پوشید لباسِ احمدی را	نو شید مے محمدی را

ترجمہ: احمدی لباس پہنا ، شراب محمدی کو نوش کیا۔

آن بلبل علوی آشیانه	بگرفت سماع عاشقانه

ترجمہ: وہ بلند آشیانہ والی بلبل ہے ، جس نے عاشقانہ سماع حاصل کیا۔

گردون شده شیشۂ شرابش	بر کف شده ساغر آفتابش

ترجمہ: ان کے شراب کی بوتل ایسی گردش میں آئی، ان کے آفتاب کا ساغر ہتھیلی پر ہے۔

از قلقل خمِ نحن اقرب	لبریز نمود جام مطلب

ترجمہ: نحن اقرب کی شراب کی کالی مرچ سے ، جام مطلب کولبریز کیا

یک شیشہ ز جام او است افلاک	خم خانہ او برون ز ادراک

ترجمہ: ان کے جام کا ایک پیالہ آسمان ہے، ان کا شراب خانہ ادراک سے باہر ہے۔

اکواب جهان پرازمی اواست	بیرون ز دوکون نشۂ اواست

ترجمہ: جہاں کے پیالے ان کی شراب سے بھرے ہوئے ہیں ، اکوان اس نشہ سے باہر ہیں۔

او طرفہ شرربکام دل زد	مضراب عجب بتاردل زد

ترجمہ: انہوں نے ایک چنگاری میرے دل کی طرف پھینکی ، تو دل کے تار میں عجیب جھنجھناہٹ پیدا ہوئی۔

او رمزد گربگوش دل گفت	لؤلؤی گرز بحر دل سفت

ترجمہ: انہوں نے دل کے کانوں میں ایک دوسری بات کہی، دل کے سمندر سے ایک دوسرا موتی پرویا۔

اوریخت ز قطع شاہِ لولاک	صبہائ جنون بجام ادراک

ترجمہ: شاہ لولاک کے ٹکڑوں سے بہایا ، جنون کے دریا کو ادراک کے جام سے۔

در میکدہ ھائے کبریائی	نوشید شراب مصطفائی

ترجمہ: میکدہ کبریائی میں ، مصطفائی شراب پی۔

بگرفت قبائے عشق در بر	بنهاد کلاہ شوق بر سر

ترجمہ: عشق کی قباء کو بغل میں لپیٹا، شوق کی ٹوپی سر پر رکھی۔

بنشت بسرج رخش همت	رخ کرد بسوی ملک حضرت

ترجمہ: ہمت کی سواری پر سوار ہوئے ، حضرت کی بادشاہت کی طرف رخ کیا۔

ناگاہ جذباتِ لایزالی	بردش بحریم بے زوالی

ترجمہ: اچانک جذبات لایزالی ، انہیں حرمِ بے زوال میں لے گئے۔

زد سکہ قطبیت نامش	هم کرد قیوم خاص و عامشق

ترجمہ: ان کے نام نے قطبیت کا سکہ بنایا ، کہ خاص وعام کے لئے قیوم ہوئے۔

هم غوث وامام وقت خودشد	هم فرد همام وقت خود شد

ترجمہ: اپنے وقت کے امام وغوث ہوئے ، اور اپنے وقت کے ہمام بنے۔

شد ملک ملک مسخر او		کونین چو حلقه بردراو

ترجمہ: تمام جہان ان کے ایسے مسخر ہوئے ، دونوں جہاں نے ان کے در پر حلقہ بنالیا۔

این منظوم بسیار طویل است قدرے ازان در تذکرہ خوارق ذکر خواھد شد که بآنجا مناسبت دارد انشاء اللہ تعالی اینجا قدرے ایمابر احوال ایشان شد چناچه مشتی نمونه خروارے گفته اند می آرند که آنقدر استغراق و حضور بر ایشان غلبه داشت که به محسوسات ظاهری اگر چه در نظر ایشان می گذشت ادراک نمی فرمودند مگر از حضار مجلس ایشان را بر آن مطلع می ساخت این نقل اشاره باین مدعامی نماید۔

ترجمہ: یہ قصیدہ کافی لمبا ہے باقی کو خوارق کے تذکرہ سے مناسبت کے لحاظ سے وہاں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ یہاں پر ہم آپ کے احوال کا ذکر کرتے ہیں۔ جنہیں نمونہ کی ایک مٹھی کہا جا سکتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ پر استغراق کا اس قدر غلبہ تھا کہ ظاہراً نظر آنے والی چیزوں کے متعلق بھی نہ جانتے تھے مگر جس طرح سے موجود لوگ بتاتے وہی سمجھ لیا جاتا۔ یہ حکایت اس کی طرف اشارہ کیلئے کافی ہے۔

می آرند که در ایام کبر سنّ نوعی بامراض بار و مبتلا شده بودند و طبیب جهت پرهیز انه ایشان گوشت مرغ معین نموده بود و خادمی که در طبخ معین بود همیشه یکران را از ان بحضور عالی نمی برد روزے مرغی بیک پا چنانچه عادت مرغان رفته است ایستاده می شوند ایستاده بود آن مرد جهة رفع مظنه که همیشه یک پای را برای خود میداشت ایشان را مطلع ساخت که حضرت به بینید که مرغان این ولایت یکپادارند خدمت ایشان دیده یقین نموده فرمودند که سُبْحَانَ اللہ چه قدرت کامله است که بعضی مرغان را یکپای خلق نموده و ما یحتاج او را بیکپائے کفایت کرده این از کمال استغراق و حضور ایشان مخبر است که تا این حد از احوال ظاهری بیخبر مے بودند و تمام همت و الای شان در امور کمال باطنی مصروف بوده در نزد فقیر بیاض خاص ایشان است و دران از کشوف و الهامات و علوم و معارف بنوعے تدقیقات و تحقیقات نگارش نموده اند و در صفات و ذات و آثار و افعال بطرز خاص خود از عبارات عالی و اشارات متعالی بیان فرموده که عقل عقیل از دریافت آن عاجز و درک درّاک آن قاصر و آن بیاض مبارک تمام بدستخط شریف ایشان است و دران از الهامات و خصوصیات خود آن قدر باریک مقدمات آورده اند که ظاهر نمودن آن بیاض جز بنظر خواص از جمله محالات است مسموع از کابر است که خدمت ایشان در رنگ اجداد کبار خود باین الهامات نیز ملهم شده اند که غَفَرْتُ لَکَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ واین الهامات بجناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه و حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ و حضرت قیوم الزمان رضی اللہ عنہ، شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهم ملهم شده بود و این خلف رشید به نسبت اجداد کبار بدان ممتاز شد۔

ترجمہ: بتایا جاتا ہے کہ جب آپ ضعیف ہو گئے اور کافی بیمار رہنے لگے تو طبیب نے پرہیز کے طور پر ایک خاص پرندے کا گوشت کھانے کا مشورہ دیا آپ کے باورچی خانہ کا جو خادم تھا وہ پرندہ پکانے کے بعد ایک ران اپنے لئے رکھ لیتا اور دوسری آپ کو دیتا تھا اس نے جب ایک دفعہ دیکھا کہ یہ پرندہ ایک ٹانگ پر کھڑا ہے تو وہ آپ کے پاس حاضر ہوا اس لئے کہ کہیں آپ یہ شک نہ کریں کہ میں ایک ٹانگ رکھ لیتا ہوں آ کر کہا حضرت اس پرندہ کو دیکھیں اس علاقہ کے ان پرندوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک ٹانگ پیدا فرمائی ہے۔ حضرت نے جب اس پرندے کو ایک ٹانگ پر کھڑے ہوئے دیکھا تو یقین کرتے ہوئے فرمایا سبحان اللہ کیا

قدرت کاملہ ہے کہ کچھ پرندوں کا ایک پاؤں پیدا کیا ہے اور جسے حاجت ہے اسے ایک پاؤں ہی کافی ہے۔

یہ واقعہ آپ کے کامل استغراق اور امور باطنی کی طرف کامل توجہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ اس حد تک احوال ظاہری سے بے خبر رہا کرتے تھے۔ فقیر کے پاس آپ کے خاص تحریر کردہ اوراق ہیں جن میں کشف والہام اور علوم ومعارف کو بڑے دقیق اور تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں صفات ذات وآثار وافعال کو خاص طرز پر عبارات عالیہ اور اشارات متعالیہ میں اس طرح سے بیان کیا ہے کہ تیز عقل اس کو دریافت کرنے سے عاجز اور کامل درک رکھنے والا اس کے درک سے قاصر ہے اور وہ خاص تحریر میرے پاس آپ کے دستخط مبارک کے ساتھ محفوظ ہے اور اس میں آپ نے الہامات اور ان کی خصوصیات کو باریک مقدمات میں اس طرح سے بیان کیا ہے کہ سوائے نظر خاص سے اسے سمجھنا محال ہے اور ہم نے اپنے اکابر سے سنا ہے کہ آپ کو اپنے آباء و اجداد کی طرح الہام کیا گیا کہ ''ہم نے آپ کی اور جو بھی آپ کو بالواسطہ یا بلا واسطہ قیامت تک وسیلہ بنائے اس کی بخشش کر دی۔ اس طرح کے الہامات حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت عروۃ الوثقیٰ اور حضرت قیوم زمان اور شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں اور اس خلف رشید کو بھی اپنے آباء واجداد کی طرح اس صفت سے ممتاز کیا گیا۔

عادات و عبادات ظاهری ایشان تمام بمطابقت سنت واقع شده و موافقت حضرت اجداد خود را در افعال و اطوار وآثار آن قدر حریص بودند که ما فوق آن متصور نباشد و در امورے که سنت ازان ساکت است تابع الهام بودند حتیٰ که از اکابر مسموع است که نوشیدن آب بے اذن الهام بایشان میسر نبود در ایامی که خدمت ایشان بزیارت حرمین الشریفین تشریف می بردند و خدمت حضرت حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیه وحضرت وحدت رحمۃ اللہ علیه و دیگر کبار حضرات نیز عازم آن سفر بودند چون خدمت ایشان خوگر بملازمت جد خود حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه بودند و صحبت دیگران بر ایشان گران می نمود ازین ممر بجناب حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه عرض نمودند که فقیر را سوای صحبت حضرت صحبتے نمی ساز دو باخوان و بنی اعمام حضرت درین سفر همراهم هر چند ایشانان همه کامل و مکمل اند اما از آنکه این فدوی سوای ایشان بطرفے مد نظر ندارم و آداب صحبت دیگران کماهو از من بوقوع نخواهد آمد بلکه حضور مجلس عالی ایشانان نیز برمن گران است مبادا موجب آزار ایشانان شود و نقصے ازان عاید شود خدمت حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیه فرمودند که کشف کونی را باشما همراه میسازم چه شما و این اکابر همه ازان مقام عبور نموده اید و درعرصه سفر احتیاج بدان میشود چون این نسبت ملازم شما شود همه همراهان شما را احتیاج بشما خواهد بود چون محتاج شما شدند در استرضای شما خواهند بود و خدمت ایشان مرخص شده باحضرات دیگر ملحق شدند روزے واقعه عظمی بایشان نمودند که اگر امروز کوچ نموده بدان منزل رفته شود موجب این بلیه خواهد بود آن واقعه بعینه در حفظ فقیر نمانده اما دیگر صاحب زادہ گان را ظاهر بیاد باشد وحاصل آن همین است که ایشان بحضرت اعلام نمودند که امروز چنین وچنان بمن نموده اند و منع در کوچ فرموده اند حضرات فرمودند که ظاهر مقدمه بنظر نمے آید و کشوف چند ان اعتبار ندارند گاهے واقع مے شود گاهے واقع نمی شود توکل بهتر ست، القصه بعد اللتیا و التی کوچ نمودند ایشان آن روز از حضرت تخلف فرموده فردائے آن بایشان ملحق شدند آن واقعه بحضرات رونداده بود و موجب بسیار آزار ایشانان شده بعد ازان روزانه هیچ منزل کوچ نمے نمودند که از ایشان استصواب آن نمیدیدند۔

ترجمہ: آپ کی عبادات وعادات سب کی سب سنت کے مطابق تھیں۔اور آپ اپنے آباء واجداد کے طور طریقوں اور افعال کے اس قدر حریص تھے کہ ان سے زیادہ متصور کرنا محال ہے۔اور وہ معاملات جن کا بیان سنت میں نہیں ان کے بارے میں آپ الہام کا انتظار فرماتے اور پھر اس کی اتباع کرتے تھے۔حتی کہ بڑوں سے سنا ہے کہ آپ کو بغیر اجازت الہام کے پانی پینا سے میسر نہ ہوا۔جس سفر میں آپ زیارت حرمین شریفین کیلئے تشریف لے گئے اس میں حضرت حجۃ اللہ اور حضرت وحدت اور دوسرے صاحبزادگان بھی تھے آپ اپنے دادا حضرت قیوم الزمان کی صحبت کے عادی تھے اور دوسروں کی صحبت آپ کیلئے گراں گزرتی تھی اس وجہ سے آپ نے عرض کیا کہ مجھے آپ کی صحبت کے علاوہ کسی اور کے ساتھ جانا گوارا نہیں۔

اور اس سفر میں میرے بھائی اور دوسرے چچازاد بھی ہیں اگرچہ یہ سب کامل واکمل ہیں لیکن فقیر کی نظر میں سوائے آپ کے اور کوئی نہیں اور دوسروں کی صحبت کے آداب بجالانا میرے بس میں نہیں بلکہ ان کی مجالس میں جانا بھی میرے لئے گراں گزرتا ہے اور شاید کہ یہ عمل ان کیلئے دل آزاری کا سبب بنے اور اس سے مجھے کوئی نقصان ہو حضرت قیوم الزماں علیہ الرحمہ نے فرمایا ہم تمہارے ساتھ کشف کونی کو کردیتے ہیں تا کہ تم اور یہ دوسرے سب اس مقام سے عبور کرلیں اور سفر حج میں اس کی ضرورت ہوگی۔اور جب یہ نسبت تمہارے ساتھ لازم ہوگی تو دوسرے سارے تمہارے محتاج ہوں گے اور جب محتاج ہوں گے تو تمہیں راضی رکھنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد آپ نے رخصت طلب کی اور دوسروں کے ساتھ جا کر مل گئے۔سفر کے دوران ایک عظیم واقعہ یوں پیش آیا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر آج اگلے سفر کیلئے کوچ کیا گیا تو نقصان کا اندیشہ ہے۔اور یہ سارا واقعہ تو فقیر کی یادداشت میں محفوظ نہیں دوسرے صاحبزادوں کو یاد ہوگا۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ دکھایا گیا ہے کہ اگر آج سفر کیا گیا تو یہ یہ ہوسکتا ہے۔اور اس لئے مجھے آج سفر سے منع کیا گیا ہے۔دوسرے نے کہا کہ ظاہری احوال آپ کے کشف کے خلاف ہیں اور اس طرح کے کشف کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کبھی واقع ہوتے ہیں کبھی نہیں ہوتے لہٰذا اس معاملہ میں توکل بہتر ہے۔مختصر یہ کہ اِدھر اُدھر کی گفتگو کے بعد کوچ کا فیصلہ کرلیا گیا لیکن آپ اس دن نہ گئے اور اگلے دن ان کے ساتھ جا کر مل گئے۔اور انہیں وہ معاملہ راستہ میں پیش آچکا تھا جو ان کی تکلیف کا باعث بنا۔اس کے بعد یہ طریقہ طے ہوگیا کہ ہر دفعہ کوچ کرنے سے پہلے آپ سے پوچھا جاتا تھا۔

و نیز مسموع شده که در همان سفر چون کشتی ایشان بدریا قریب جده رسید گونه باد مخالف وزید و کشتی در تباهی آمد و امید خلاصی از تمام ز کاب آن بکسے نماند همه از همدیگر بحیلے و وداع می خواستند و غوغای محشر در اهل آن مرکب افتاده بود خواص و عوام حیران و سر اسیمه شده بودند و شبیهه يَوْمَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ پر تو ے انداخته بود و خدمت ایشان در آن هنگام بفراغ کلی بمراقبه و استغراق شغل داشتند یکی از حضرات ایشان را جنبانیده از کیفیت معامله باخبر کرد ایشان فرمودند که خاطر جمعدارید که اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ روز جمعه بجامع جده بخیریت نماز او اخواهد یافت و هیچگونه مکروهے واقع نیست فَوَقَعَ كَمَا بِشْر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عنه۔

ترجمہ: یہ بھی واقعہ سننے میں آیا ہے کہ اس سفر میں جس جہاز پر سوار تھے وہ جب جدہ کے قریب پہنچا تو مخالف سمت کی ہوا چل پڑی اور جہاز کی تباہی کے آثار نظر آنے لگے سارے سوار شور شرابا کرنے لگے بچنے کی امید ختم ہوگئی اور دوسرے سے معافی مانگنے لگے اور الوداع کہنے لگے سارے سوار حیران و پریشان تھے۔ اور لوگوں کی مشابہت اس آیت کے منظر سے مشابہ تھی:

وَتَرَى النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی۔

ترجمہ: اس دن لوگوں کو تم نشہ کی حالت میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ پئے ہوئے نہیں ہوں گے (سورۃ الحج:۲)

آپ اس ساری بھاگ دوڑ کے درمیان مکمل سکون سے ایک طرف مراقبہ میں مصروف تھے ایک خادم نے آپ کو جھنجھوڑ کر آ کر سارے واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا پریشان نہ ہو جمعہ انشاء اللہ ہم جدہ کی جامع مسجد میں پڑھیں گے اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے بشارت دی تھی۔

مشھور است که روزے ایشان بطواف مشغول بودند دران اثنا سارقے بجیب مبارک ایشان دست انداخت و حال آنکه جیب مبارک ایشان خالی بود ایشان بران مطلع شده دست اورا گرفته باخود میگردانیدند تا دوره طواف بآخر رسید و آن شخص بهیچ نوع خودراز دست ایشان رهانیدن نتوانست لاچار خودرا بایشان گذاشت چون فارغ شدند دست اورا کشیده بگوشه بردند و خادم را فرمودند که مبلغ کذا حضر ساخته و بدان سارق عنایت نمودند و فرمودند که مرا شرم آمد که دست او از کیسه من خالی رود۔

ترجمہ: یہ بات بہت مشہور ہوئی کہ آپ ایک دفعہ طواف میں مصروف تھے اس دوران ایک چور نے آپ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اتفاق سے جیب خالی تھی آپ کو پتہ چل گیا کہ جیب میں کسی نے ہاتھ ڈالا ہے۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے طواف میں اپنے ساتھ لے کر چلنے لگے کیونکہ ابھی طواف کا چکر پورا نہیں ہوا تھا اس چور نے ہاتھ چھڑانے کی بڑی کوشش کی لیکن ہاتھ نہ چھڑا سکا جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو اسے لے کر ایک کونے میں تشریف لے گئے اور خادم سے فرمایا کہ اسے اتنے پیسے دے دو اور فرمایا کہ مجھے شرم آئی تھی کہ اس کا ہاتھ میری جیب سے خالی جائے۔

مے آرند که خدمت ایشان بر کنار دریائے اٹک منزل داشتند جهت وضو بر کنار دریا آمدند و خدمت میر غیاث الدین که خلیفه جهت مند ایشان بوده و نظمی که بالا ثبت شده تصور فرموده اواست حاضر الخدمت بود بر کنار آب سنگے را باو نمودند که فارس است و خاصیت آن دارد که مسوس آن طلا شود اگر بکار شما است بردارید خدمت میر مذکور چون در جذب بود موافق مذاقش نیامد و بعصائیکه در دست داشت آن سنگ را بدریا انداخت سنان عصای او آهنے بود دفی الفور طلا شد آن را نیز بر آورده بدریا انداخت خدمت حضرت قطب الاقطاب تحسین همت او کردند و طالب صادق دانسته القائے نسبت خاصه خود بقدر استعداد فرمودند۔

ترجمہ: ایک دفعہ آپ دریائے اٹک میں سفر کر رہے تھے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا اور دریا کے کنارے وضو کرنے کیلئے تشریف فرما ہوئے اس دوران آپ کے پاس میر غیاث الدین علیہ الرحمۃ خلیفہ بھی تھے اور یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے وہ قصیدہ لکھا جو پچھلے صفحات میں ذکر کیا گیا آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ پتھر دیکھو ایسا ہے کہ اگر اسے کسی لوہے کی چیز سے لگاؤ گے تو وہ سونا بن جائے گا۔ تمہیں اگر ضرورت ہے تو اسے لے جاؤ میر غیاث الدین اس وقت حالت جذب میں تھے ان کے مزاج کے موافق نہ آیا۔

ان کے ہاتھ میں جو عصا تھا اس کے ساتھ اس پتھر کو دریا کے اندر پھینک دیا۔ اس عصا کے آگے جو نوک تھی وہ لوہے کی تھی اس پتھر کے ساتھ لگنے سے سونا بن گئی انہوں نے اسے اتار کر دریا میں پھینک دیا۔ حضرت قطب الاقطاب علیہ الرحمۃ نے اس کی تحسین فرمائی۔ اسے طالب صادق سمجھتے ہوئے ان کی استعداد کے مطابق نسبت خاص سے نوازا۔

و نیز مسموع است که یکبار در کشتی اٹک سوار شده عبور مے نمودند و دریادر آن ایام در طغیان بود کشتی را از حدی که می بر آید پایان برد آن مکان را کمالی و جلالی می نامند محل مهیب و مهلک است چنانچه از عابران دریاپوشیده نیست ملاحان فریاد بر آوردند ایشان از استغراق باخبر شده فرمودند که چه غوغااست صورت حال بعرض آن قدوۂ ارباب کمال رسانید ند ایشان فرمودند باک مدارید که فقیر ملهم شده ام که اهل این کشتی از غرق و حرق دنیاو آخرت محفوظ اند ملاحان را از بشارت ایشان دل قوی شده در تردد کشتی، شدند ایزدتعالیٰ خلاص آنها از غرق نموده کشتی را بمأمن رسانید چون از کشتی فرودآمدند شخصی از آنها بعرض رسانید که حضرت بشارت خلاصی غرق و حرق دنیا و آخرت عنایت نمودند در حق تمام اهل کشتی در دنیا خود این مژده بحصول پیوست در عقبی، نیز امید است که ثابت شود اما درین کشتی چند نفر هندوان اند در حق آنها این بشارت چگونه راست آید درین مقوله بودند که هندوآن مذکور آمده بخدمت ایشان اظهار نمودند که مارا اخلاص کلی حاصل شده بما کلمه عرض نمایند که مسلمان می شویم همه بخدمت ایشان اسلام آوردند می آرند که ایشان روئے مبارک خود را پوشیده می داشتند یادر پالکی مبارک خود دثارے میکشیدند که درر هگذار مباداعدو خداجل شانه و رسول الله صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم بنظر من ور ائد اتفاقاً اگر هندوئ بشرف دیدار ایشان مشرف می شدو حال کلمه می خواند و مسلمان میشد و این و اقعه بکرات وقوع یافته هندوآن از این معنی باخبر شده از رهگذار ایشان دور می شدند۔

ترجمہ: بتایا جاتا ہے کہ ایک دفعہ آپ دریائے اٹک عبور کرنے کیلئے کشتی پر سوار تھے اوران دنوں دریا میں طغیانی تھی اور کشتی دریا میں جس طرف جارہی تھی اس کے مخالف چلنے لگی جہاں یہ واقعہ پیش آیا اس مقام کو کمالی وجلالی کہتے ہیں یہ جگہ بڑی ہیبت ناک اور مہلک تھی جو کہ وہاں سے گزرنے والوں پر مخفی نہیں ملاحوں نے خطرے کی وجہ سے آہ وزاری شروع کردی آپ جب حالت استغراق سے باہر آئے تو پوچھا یہ شوروغوغا کیوں ہورہا ہے۔ جواب میں قدوہ اصحاب کمال کی بارگاہ میں واقعہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کشتی کے سوار فکر نہ کریں اس فقیر کو الہام کیا گیا ہے کہ اس کشتی کے سوار دنیاوآخرت میں ڈوبنے اور جلنے کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس بشارت سے سارے خوش ہوئے اور ملاح اس کشتی کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کرنے لگے آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں سے نجات عطا فرمائی اور غرق ہونے سے بچ گئے، کشتی امن کے ساتھ منزل پر پہنچ گئی۔

جب کشتی سے لوگ باہر آگئے تو ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا حضور آپ نے تمام کشتی والوں کو دنیاوآخرت میں غرق اور جلنے سے بچنے کی بشارت دی ہے اور دنیا کی بشارت کو تو سب نے دیکھ لیا ہے اور آخرت کی بھی امید ہے کہ وہ حاصل ہوگی لیکن اس کشتی میں کچھ ہندو بھی سوار تھے ان کے حق میں یہ بشارت کیسے سچی ثابت ہوگی ابھی یہ گفتگو ہورہی تھی کہ وہ ہندو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آکر کہا کہ ہمیں اخلاص کلی حاصل ہوگیا ہے آپ ہمیں کلمہ طیبہ پڑھائیں کہ ہم مسلمان ہوجائیں اور پھر سارے ہندو آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگئے۔

دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ آپ چہرہ نقاب میں رکھتے تھے اور پالکی میں پردے لٹکاتے تھے اور اس کی وجہ یہ بیان فرماتے تھے کہ شاید راستے میں کسی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے دشمن کی مجھ پر نظر نہ پڑ جائے اس کے باوجود اگر کسی ہندو کی آپ پر نظر پڑ جاتی تو آپ کو دیکھتے ہی وہ مسلمان ہوجایا کرتا

تھا اور جب یہ واقعہ متعدد مرتبہ پیش آیا تو ہندو آپ کا راستہ چھوڑ کر گزرنے لگے۔

ومنقول است که خدمت ایشان درین فرد از دیوان حافظ اعتراض مے نمودند که فرموده

منقول ہے کہ آپ کے پاس کسی نے دیوان حافظ علیہ الرحمہ کے اس شعر پر اعتراض کیا:

فرد:

من ازان حسن روزافزون که یوسف داشت دانستم		که عشق پرده عصمت برون آرد زلیخارا

ترجمہ: میں یوسف علیہ السلام کے اس روز بروز بڑھنے والے حسن کو جانتا ہوں، کہ عشق زلیخا علیہا السلام کو پردۂ عصمت سے باہر لایا۔

مے فرمودند که باعث بر عصمت زلیخا عشق حضرت یوسف علیه السلام سدنه آنکه موجب نقض عصمت او گردیدو مے فرمودند۔

آپ نے جواب میں فرمایا کہ حضرت زلیخا علیہا السلام کی عصمت کا باعث حضرت یوسف علیہ السلام کا عشق بنا نہ کہ یہ عشق ان کی عصمت کا نقض کرنے والا ہے۔

اور پھر یہ شعر پڑھا:

فرد:

کمال حسن یوسف راچه دانی حافظ بشنو		که عشق او سبب گردید برعصمت زیلخارا

ترجمہ: حافظ کمال حسن یوسف علیہ السلام کو تم کیا جانو سنو! کہ آپ کا عشق زلیخا علیہا السلام کی عصمت کا سبب بنا۔

درین معنی هم ادب جناب حضرت یوسف صدیق صلوات الله علیٰ نبینا و علیه السلام مے ماندو هم ادب حضرت زلیخا که حرم محترم اواست آن قدر دار آداب انبیامیٰ کو شیدند که بالا ترازان متصور نباشد و در استماع این فرد که ذکر میشود بجائے او لو الغرم اولو الفضل, تجویز مے نمودند

ترجمہ: اس معنی ومفہوم میں حضرت یوسف صدیق صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہ کا ادب بھی ہے اور حضرت زلیخا علیہا السلام کا ادب بھی ہے کیونکہ وہ آپ کی زوجہ تھیں۔ آپ انبیاء علیہم السلام کا اتنا ادب کیا کرتے تھے کہ اس سے زیادہ کی کوشش ممکن نہیں۔ اور آپ نے جب یہ شعر جو ذکر کیا جارہا ہے سنا تو اس میں الوالعزم کی جگہ الو الفضل کو جائز قرار دیا:

فرد:

دران روزے کز فعل پر سند قول		اولوالعزم رادل بلرزد زهول

ترجمہ: اس دن کہ قول وفعل کے بارے میں سوال ہوگا، الوالعزم شخصیات کا دل ہولنا کی سے کانپ رہا ہوگا

می فرمودند هر چند از عظمت کبریا جناب قدس خداوند جلّ شانه مخبر است و بصعوبت قیامت مشعر اما از صریح کنایه بهتر است که بآداب انبیا صلوات الله علیهم الیق و این کریمه مبارک بدان دال۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا کہ اگرچہ یہ شعر اللہ تعالیٰ ذات کبریاء کی عظمت کی خبر دیتا ہے۔ اور قیامت کی سختی کی خبر دیتا ہے لیکن صریح الفاظ کے بجائے کنایہ زیادہ

بہتر ہے۔ کیونکہ آداب انبیاء ﷺ زیادہ ضروری ہیں۔ اور یہ آیت کریمہ اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ، لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ، لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ہماری طرف سے نیکیوں میں سبقت لے گئے وہ اس سے (قیامت کی ہولناکی) سے دور کئے جائیں گے وہ اس کی کھسکھساہٹ کو بھی نہ سنیں گے اور جو وہ چاہیں گے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔ انہیں بڑی گھبراہٹ بھی پریشان نہ کر سکے گی اور ان سے فرشتے ملاقات کریں گے (اور کہیں گے) یہ وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا''۔ (سورۃ الانبیاء: ۱۰۱، تا، ۱۰۳)

مروی است کہ شبے خدمت ایشان در ملازمت مرشد خود کہ جد ایشان نیز بودند از خانقاہ معلے بدر حرم سرا تشریف آوردند از ان مکان طلب رخصت نمودند کہ بخلوت خود تشریف برند خدمت حضرت قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ فرمودند کہ ساعتے توقف نما تامن از اندرون گردیدہ بیایم بتو حرفے دارم خدمت ایشان آن جا ایستادہ ماند و جد ایشان چون بحرم محترم رفتند از خاطر مبارک ایشان نسیان شد، ایشان تا صبح از ان مکان بر آمدند ایشان را در ہمان مکان ایستادہ یافتند معلوم نمودند کہ از ہمون وقت ایستادہ اند استفسار نمودند بعرض رسانیدند از ان وقت منتظر بودم رخصت نمودند کہ وضو کردہ برای نماز بیاو نسبت خاصہ بایشان القا فرمودند بلے مریدان، رابدین صفات باید بود تا از فیوضات پیر بہرہ ور گردند مشہور است کہ ہیچ بے ادبی بخدا نرسیدہ است کسانے کہ بخدمت و ادب توفیق یافتہ اند آنہا بفیوض و برکات مستحق اند نہ غیر آنہا مَنْ خَدَمَ خُدِمَ

ترجمہ: مروی ہے کہ ایک رات آپ اپنے مرشد کریم جو کہ آپ کے جدامجد بھی تھے ان کی خدمت میں تھے کہ خانقاہ معلٰی سے حرم سرا کی طرف دروازہ سے داخل ہوئے آپ نے وہاں سے اجازت چاہی کیونکہ آپ خلوت گاہ میں جارہے تھے تو فرمایا یہیں ٹھہرو میں اندر سے ہو کر آتا ہوں مجھے تم سے کام ہے آپ وہاں ٹھہر گئے اور آپ کے جد محترم اندر گئے تو آپ کے ذہن سے یہ وعدہ نکل گیا اور باہر تشریف نہ لائے حتی کہ صبح کی نماز کا وقت آ گیا اور آپ وہیں کھڑے رہے کسی اور طرف نہ گئے صبح کی نماز کیلئے جب باہر تشریف لائے تو آپ کو کھڑے دیکھا اور پوچھا تو بتایا کہ میں تو اس وقت سے ہی آپ کا منتظر تھا۔

پھر وضو کیلئے اجازت مانگی فرمایا وضو کر کے نماز کیلئے آؤ اور پھر آپ نے انہیں نسبت خاصہ سے نوازا ایسے ہی مرید فیوضات سے نوازے جاتے ہیں مشہور ہے کہ کوئی بھی بے ادب خدارسیدہ نہیں بنا جو خدمت اور ادب کی توفیق سے نوازا گیا اسے فیوض و برکات کا حق دار بنایا گیا نہ کہ کوئی اور جو خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بنتا ہے۔

فرد:

ہر کہ عاشق شد اگر خود نازنین عالم است		نازکی کے راست آید ناز مے باید کشید

ترجمہ: ہر وہ شخص عاشق بنے جو جہان کے ناز اٹھا سکے، ناز کرنا اسے زیب دیتا ہے جو کسی کے ناز اٹھاتا ہے

تذکرہ ثانی از مُنتَخب سَادِس

در ذکر بعضے خصوصیات و خرق عادات جناب حضرت قطب الاقطاب حضرت حاجی شاہ غلام محمد معصوم قدس سرہ العزیز

مِنْ خرق عاداته: چند خوارق جناب ایشان را خدمت میر غیاث الدین رضی اللہ عنہ مذبور خود بہ نظم کشیدہ است اینجاھمان منظومہ راتبر کا ایراد میشود.

چھٹے انتخاب سے دوسرا تذکرہ

حضرت حاجی قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم قدس سرہ کی عادات و کرامات

آپ کی چند کرامات وخرق عادات کو میر غیاث الدین مذبور علیہ الرحمہ نے نظم میں بیان کیا ہے، ہم اس نظم کو برکت کیلئے یہاں ذکر کرتے ہیں۔

نظم:

ای خاصۂ مرید صادق او		بشنوتو زمن خوارق او

ترجمہ: اے آپ کے خاص مرید، مجھ سے آپ کی کرامات سن۔

روزے بکنارۂ سرائے		شد صحبت من بزاز خائیے

ترجمہ: ایک سرائے کے کونے پر، مجھے ایک کپڑا بننے والا ملا۔

آن جاھل بے تمیز بے درد		زین قطب زمانہ غیبتے کرد

ترجمہ: اس جاہل بدتمیز بے درد نے، اس قطب زمانہ کی غیبت کی۔

از غیبت آن مظن جاھل		اُفتاد مرا خطور در دل

ترجمہ: اس جاہل بدگمانی کرنے والے کی غیبت کرنے کی وجہ سے، میرے دل میں آپ کے متعلق برا خیال آیا۔

آن شبْ ز تصرف این علامات		بنمود بخوابم از کرامات

ترجمہ: اس رات ان علامات کے تصرف سے، مجھے خواب میں آپ کی کرامت دکھائی گئی۔

بستان خوش ۔ عجیب بھارے		باھر طرفش شگوفہ زارے

ترجمہ: ایک خوبصورت بہار والا باغ ہے، اس کے ہر طرف شگوفے و پھول ہیں۔

چون طرہ حور سنبل او		چون عارض مھو شان گل او

ترجمہ: اس کے سُنبل کے پھول حور کی چوٹی کی طرح ہیں، رخسار محبوب کی طرح اس کے گلاب ہیں۔

از چادر سبز فرش راهش ۔۔۔ واز لاله زعفران گیاهش

ترجمہ: اس کے راستے سبز فرش کی چادر میں ہیں، گل لالہ وزعفران جیسا اس کا گھاس ہے

خاکش بمثال مشک و عنبر ۔۔۔ آبش چوز لال روح پرور

ترجمہ: اس کی مٹی مشک وعنبر جیسی، اس کا پانی میٹھے پانی کی طرح روح پرور۔

سروش چو الف کشید قامت ۔۔۔ صحنش چوگل سمن تمامش

ترجمہ: سرو کے درخت الف کی طرح بلند وسیدھے، اس کا صحن کلی کے پھول کی طرح

با زینت خوبی آن گلستان ۔۔۔ برده کروز بهشت رضوان

ترجمہ: زینت میں اس باغ کی خوبصورتی، جنت رضوان کے باغ جیسی

در اوسطِ آن صدیق بینش ۔۔۔ آمد بنظر عمارتِ خوش

ترجمہ: جس کے درمیان میں نے دوست کو دیکھا، وہ آیا ایک خوبصورت محل میں

ایوان خوش و عجب مکانے ۔۔۔ پر فیض کرامت آشیانے

ترجمہ: اس کا ایوان خوبصورت مکان تعجب خیز، اس آشیانے کی کرامت فیض سے معمور

از عنبر و مشک طینتِ او ۔۔۔ جنات خجل بزینتِ او

ترجمہ: اس کی اصلیت مشک وعنبر سے، باغ میں پردے زینت ان کی

در اوسط آن بساط انور ۔۔۔ فرش وگری ازان نکوتر

ترجمہ: ان انوار والے پردوں کے درمیان، ایک اور خوبصورت فرش

فراش ازل ازان ز قدرت ۔۔۔ گسترده بسا طهای صنعت

ترجمہ: ازل کے بچھانے والے نے اپنی قدرت سے، کاریگری کے بچھونے بچھائے

دیدم که در و نشسته مردے ۔۔۔ بر مسند عهد خویش فردے

ترجمہ: اس میں میں نے ایک ایسے مرد کو بیٹھے دیکھا، اپنی مسند پر اپنے زمانہ کا یکتا

یعنے شه ، دین امام قیومِ ۔۔۔ قطب دو جهان غلام معصوم

ترجمہ: میری مراد شاہِ دیں امام قیوم، قطب دو جہاں غلام معصوم

چون مهر سپهر عالم آرائے ۔۔۔ بنشسته دران مقام کبرای

ترجمہ: دوپہر کے سورج کی طرح جہاں کو روشن کرنے والے، عزت کے مقام پر وہ تشریف فرما۔

دید م که بنز دبزم آن شاه ۔۔۔ یک مرد پدید گشت ناگاه

ترجمہ: میں نے دیکھا اس شاہ کی بزم کے پاس، ایک مرد اچانک تشریف لائے۔

آن مرشد عاشقان سرمست   بهرادبش ز جای برجست

ترجمہ: وہ مرشدِ عاشقان سرمست، اپنی جگہ سے ادباً اٹھ کھڑے ہوئے۔

لب پر گهر سلام بکشود   اورا بسی احترام بنمود

ترجمہ: لبوں سے سلام کے موتی نچھاور کئے، ان کا انتہائی احترام کیا۔

باشوق مصافحت کنادش   تشریف بجائے خویش دادش

ترجمہ: شوق سے مصافحہ کیا، انہیں اپنی جگہ پر بٹھایا۔

یک خلعت سبز آن نکو مرد   از تحت قمیص خود بر آورد

ترجمہ: اس صاحب مرتبہ شخصیت نے ایک سبز لباس، اپنی قمیص کے نیچے سے نکالا۔

پوشاند در او شاد بنشست   آنگه بنهاد بر سخن دست

ترجمہ: آپ کو پہنائی اور خوشی سے بیٹھ گئے، پھر گفتگو شروع کی۔

آن پیک خجسته پی ز اقبال   آغاز نمود گوهر قال

ترجمہ: اس بلند بخت فرشتہ صفت نے، گفتگو کے موتی یوں بکھیرنے شروع کئے۔

چون بلبل مست در بیان شد   ازدرون دهن گهر فشان شد

ترجمہ: جب مست بلبل گفتگو کرنے لگی، منہ سے موتی جھڑنے لگے۔

گفت آن شه بارگاه سرمد   شائسته خلعت محمد

ترجمہ: اس بادشاہ سرمد کی بارگاہ عرض کی، خلعت محمد کے لائق ہوئے۔

کین خلعت قطبی است و ارشاد   بهر تو رسول حق فرستاد

ترجمہ: یہ خلعت قطب ارشاد کی، تیرے لئے رسول حق ﷺ نے بھیجی ہے

آن پیر چون این سخن بگفتش   چو گل ماه چهره بر شگفتش

ترجمہ: اس بزرگ نے جب یہ بات کی، پھول کی طرح چاند جیسا چہرہ جگمگا اٹھا

گفت این سخن آنعزیز مذکور   در کتم عدم بگشت مستور

ترجمہ: اس مذکورہ عزت دار نے یہ بات کہی، عدم کے خزانہ میں پوشیدہ ہوگیا

از خواب چودیده برکشودم   مرآت دل از خطر ربودم

ترجمہ: نیند سے جب میں نے آنکھیں کھولیں، شک کے خیالات میرے دل سے چلے گئے

آن رنگ خطر چوبود در دل   شد رفع ز فضل پیر کامل

ترجمہ: ان خطرات کے رنگ جو دل میں تھے، پیر کامل کے فضل سے رفع ہو گئے

آنکس که نموده بود غیبت   زو قصه شنو بگیر عبرت

ترجمہ: وہ شخص جس نے آپ کی غیبت کی تھی، اس کا قصہ سن، عبرت حاصل کر

چون صبح رسید شب بدر شد   ماه گشت غروب شب سحر شد

ترجمہ: جب صبح ہوئی رات چھپ گئی، چاند غروب ہوا رات سحر سے بدلی

در های حصار شرق بکشود   بیضای فلک طلوع بنمود

ترجمہ: مشرق نے اپنے حصار کے پردے کھولے، آسمان کا سورج طلوع ہوا

رفتم بسلام آن فلک جاه   دیدم که پدید گشت ناگاه

ترجمہ: صاحب مرتبہ شاہ کے سلام کیلئے میں گیا، دیکھا میں نے اچانک ظاہر ہوا

غیبت گرآن ولی یزدان   باآه و فغان و چشم گریان

ترجمہ: اس ولی اللہ کی غیبت کرنے والا، آہ وزاری کرتا اور روتا ہوا

آمد بقدوم شاهِ غلطید   زین حالتش آن ولی بپر سید

ترجمہ: شاہ کے سامنے لیٹتا ہوا آیا، اس ولی نے اس کی حالت کے متعلق پوچھا

گفت ای شهِ مسند هدایت   خورشید سرادقِ ولایت

ترجمہ: کہا اے مسند ولایت کے شاہ، آسمان ولایت کے سورج

ویر وز خطائ بر زبانم   بگذشت ز جهل واز گمانم

ترجمہ: کل میری زبان سے غلطی ہوئی ، جو گمان وجہالت سے ہوگئی

در واقعه خویش رابیکبار   دیدم بر نقشبند ابرار

ترجمہ: اپنے واقعہ میں ایک بار، دیکھا میں نے نقشبند کے ابرار پر

آن شاه سوار قاع وحدت   بیضای سپهر دین ملت

ترجمہ: اس میدان وحدت کے شہسوار، دین وملت کے چمکتے سورج نے

زد نعره بمن که خیز مقهور   از صحبت ماتو دور شود دور

ترجمہ: قہر کا نعرہ لگایا اور فرمایا، تو میری صحبت سے دور ہو جا دور

کین خانه سرای مخلصان است		کے جای قدوم منکران اسست

ترجمہ: یہ مخلصین کا گھرانہ ہے، یہ منکروں کی جگہ کیسے بن سکتی ہے۔

بوجهل چه وچه قدراحمد		تاچند شوی باولیابد

ترجمہ: ابوجہل کیا اور قدر احمد ﷺ کیسی، تو اولیاء اللہ کے ساتھ بدکار کیسے رہ سکتا ہے۔

روز دو بآن ولے بگرد		مستغفر این گمان بد شو

ترجمہ: دو دن ابھی گزرے تھے، اس بدگمانی سے استغفار کیا اپنے آپ سے کہا۔

رو دامن ـ قطب را بدست آر		ورنه بغضب شوی گرفتار

ترجمہ: جا دامن اس قطب کا ہاتھ میں پکڑ، ورنہ غضب میں گرفتار ہوگا۔

اکنون شدم ای امیر عرفان		از گفتۂ زشت خود پشیمان

ترجمہ: اے میر معرفت اب ہوا میں، اپنے کہے ہوئے سے پریشان۔

بد کردم و توبه کردم اکنون		رحمے بنمابدین جگرخون

ترجمہ: برا کیا میں نے اور توبہ کی، اس جگر کو خون بنانے والے پر رحم کیجئے

گر تو نه پذیری این گناهم		پس روز حساب رو سیاهم

ترجمہ: اگر آپ نے میرا یہ گناہ معاف نہ کیا، تو قیامت کے دن میرا چہرہ سیاہ ہوگا۔

آن قطب چو دید حال زارش		بخشید خطائے بے کنارش

ترجمہ: اس قطب نے جب اس کا حال زار دیکھا، اس کی بے حد خطا کو معاف کیا

ای گشته امیر نفس مردرا		این طائفه راچو خود مپندار

ترجمہ: اے نفس مردار کے قیدی، اس گروہ کو اپنے جیسا نہ سمجھ۔

تاکے زگمان نفس کافر		بازنده دلان چه گردی منکر

ترجمہ: نفسِ کافر کے گمان سے کب تک، ان زندہ دلوں کا کیسے منکر ہوگا۔

این طائفه ماه و آفتابند		از بهر تو لیک در حجابند

ترجمہ: یہ گروہ چاند و سورج جیسے، تیرے لئے ہیں مگر حجاب میں ہیں۔

این فرقه مدام در حضور اند		غواص محیط بحر نورند

ترجمہ: یہ فرقہ ہمیشہ حضور میں ہے، نور کے سمندر میں غوطہ زن ہیں۔

لیکن تو ازین فرقه دوری	هے هے چه نشان دهم که کوری

ترجمہ: لیکن تو اس فرقہ سے اتنا دور، افسوس میں نابینا کو کیسے نشان بتاؤں

از پر تو آفتاب خاور	بے بهره بماند مرغ شپر

ترجمہ: بخت کے سورج کی روشنی سے، بے بہرہ رہتا ہے چمگادڑ

یک صوفی آن شه نکو نام	بر ظالمے داشت اند کے وام

ترجمہ: ایک شاہ صوفی نیک نام، ظالم پر رکھتا تھا کچھ قرض

آن صوفی چو وام خویش در خواست	آن مردزروی جهل در خواست

ترجمہ: اس صوفی نے جب اپنے پیسے مانگے، اس جہالت کے چہرے والے مرد نے مانگنے کی وجہ سے

زدسیلی بر عذار صوفے	شد خسته دل فگار صوفے

ترجمہ: صوفی کے رخسار پر ایک پتھر مارا، وہ خستہ دل صوفی زخمی ہوگیا

باجان حزین و چشم پر آب	آمد بحضور قطب اقطاب

ترجمہ: وہ غمزدہ جان اور پرنم آنکھوں کے ساتھ، قطب الاقطاب کے حضور آیا

بر گفت هر آنچه ماجرابود	بگریست جبین بخاک آلود

ترجمہ: جو ماجرا تھا اسے بیان کیا، خاک آلودہ جبین کے ساتھ رویا۔

آن قطب سر اوقات افلاک	این قصه شنید شد غضبناک

ترجمہ: جب اوقات افلاک کے سر قطب نے، یہ قصہ سنا تو غضبناک ہوئے۔

از کثرت اشتداد غیرت	شد سرخ چو گل جبین حضرت

ترجمہ: غیرت کے شدت کی کثرت سے ، پھول کی طرح حضرت کی جبیں سرخ ہوگئی۔

سبحه بزمین فگند از دست	مستقبل قبله زود بنشست

ترجمہ: ہاتھ سے تسبیح زمین پر پھینکی، قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے۔

آن بحر خوارقات عادات	برداشت دودست در مناجات

ترجمہ: خوارق عادات کے سمندر نے، دونوں ہاتھ مناجات کیلئے اٹھالئے۔

گفت ای شهِ مُلک لایزالی	قائم بسریر بے زوالی

ترجمہ: عرض کی اے شاہِ ملکِ لایزال، جس کا بے زوال تخت قائم ہے۔

هر کس که بکار ماست کج باز	اورابسقر تو سر نگوں ساز

ترجمہ: ہروہ جو میرے کام کو ٹیڑھا کرنے والا ہے، اسے جہنم میں نیچا دکھانا

ناگاہ زکرد گار بے عیب / الہام شدش ز پردۂ غیب

ترجمہ: اچانک مالک بے عیب کی طرف، پردۂ غیب سے الہام ہوا

هر کس که تر انماید آزار / اورابغضب کنم گرفتار

ترجمہ: جوبھی تجھے تکلیف دے گا، اسے میں اپنے غضب میں گرفتار کروں گا

از رحمت خود کنم برونش / سازم بجحیم سر نگونش

ترجمہ: اپنی رحمت سے میں اسے دور کروں گا، جہنم میں اسے سرنگوں کروں گا

هر کس که زدر گه تو ردشد / مردود اله ، تاابد شد

ترجمہ: جو تیری درگاہ سے مردود ہوا، ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مردود ہوگا

آن نیرِ آسمان اجلال / زین سر چو شنید گشت خوشحال

ترجمہ: اس آسمان جلال کے ستارے نے، یہ راز جب سنا تو خوشحال ہوا

مستانه صفت دودیده بکشود / رخ جانب صوفی کرد وفرمود

ترجمہ: مستانہ صفت نے آنکھیں کھولیں، چہرہ صوفی کی جانب کیا اور فرمایا

کامروز درابحکم یزدان / کردیم بخاک تیره یکسان

ترجمہ: آج کی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم میں آ، ہم چہرے کی چمک کو مٹی میں ملادیں گے

مردود شد عاقبت زدرگاه / از قهر ولی نعوذ بالله

ترجمہ: مردود ہوا وہ آخر درگاہ سے، ولی اللہ کے قہر سے نعوذ باللہ

اکنون شنو از هلاک آن مرد / کورا بغضب چسان فناکرد

ترجمہ: اب اس شخص کی ہلاکت کا قصہ سنو، کہ اس کو غضب نے کس طرح ہلاک کیا

آن مُد بر بے تمیز گم راه / دراکل طعام بود ناگاه

ترجمہ: وہ بدبخت بدتمیز گم راہ، کھانا کھارہا تھا کہ اچانک

شد بند یک استخوان بحلقش / نزدیک رسید جان بحلقش

ترجمہ: ایک ہڈی گلے میں پھنس گئی، اس کی جان حلق کے نزدیک آ گئی

دم رفت قفا به گشت مجنون / شد حال تباه او دگرگون

ترجمہ: سانس گدی میں اٹک گیا پاگل ہو گیا، اس کا حال برا اور دگرگوں ہوا

از قهر خدا بمُرد آنروز		بر هاویه جان سپر د آن روز

ترجمہ: قہرِ خدا سے وہ اس دن مر گیا، جہنم کے سپرد اس دن جان کی

از غیرت آن ولی یزدان		گردید بخاک دهر یکسان

ترجمہ: اس ولی اللہ کی غیرت سے، زمانے کی مٹی میں مل گیا

هر کس که باهل دل در افتاد		در حال سرش ز تن بر افتاد

ترجمہ: جو اہلِ دل سے لڑائی کرتا ہے، اسی وقت اس کا سرتن سے جدا ہوتا ہے

ای گشته مطیع نفس کافر		بازنده دلان چه گردی منکر

ترجمہ: اے نفس کافر کے فرمانبردار، زندہ دلوں کا تو کیوں منکر ہے

این بے ادبی این جنونت		انداخت بچاه سر نگونت

ترجمہ: تیری یہ بے ادبی اور جنون، تجھے کنوئیں میں الٹا پھینکے گا

از جاهلی وزکوریت حیف		خود رابزنی تو بردم سیف

ترجمہ: جہالت و اندھے پن سے افسوس، تو اپنے آپ کو تلوار کی نوک پر پھینکتا ہے

این قوم چو تیغ آبد ارند		جان از تن بے ادب بر آرند

ترجمہ: یہ قوم تیز تلوار کی طرح ہے، بے ادب کے جسم سے جان نکالتے ہیں

روبه توچه داری ترک تازی		بزنده دلان مکن تو بازی

ترجمہ: تو کیسا عربی چہرہ رکھتا ہے، زندہ دلوں کے ساتھ لڑائی نہ کر

ای طائر گلشن ِ هدایت		بشنو زغیاثی این حکایت

ترجمہ: اے گلشن ہدایت کے پرندے، میری مدد کی یہ حکایت سن

در راهِ حجاز بودم آزار		یک ماه بلرزه تپ گرفتار

ترجمہ: راہ حجاز میں بیمار ہو گیا، ایک مہینہ بخار کے لرزہ میں گرفتار رہا

یک شب بد لم شرار و بنشست		ضعفم بر بو د رفتم از دست

ترجمہ: ایک رات دل میں آگ لگی اور بیٹھ گیا، کمزوری کی وجہ سے چلنے سے قاصر ہو گیا

چون مرغ زحبس تن پریدم		خودرابسرای اوبدیدم

ترجمہ: پرندے کی طرح پنجرے سے نکل کر میں اڑا، اپنے آپ کو آپ کی خانقاہ میں دیکھا

کان طرفه سرای بو العجائب		گو یاکه جهان در دست غائب

ترجمہ: وہ سرائے ابوالعجائب تھی، گویا کہ پورا جہاں اس میں غائب ہے

ازشش جهت و چهار ارکان		پهنای او هزار چندان

ترجمہ: چھ اطراف اور چار ستونوں پر، ہزاروں پردے لٹکائے گئے ہیں

ناگاه بنظر در آمد ازدور		هر سوی سرادقات از نور

ترجمہ: اچانک دور سے نظر پڑی، نور کی لہروں کو ہر طرف دیکھا

القصه ازان زمین گذشتم		مقرون بسرادقات گشتم

ترجمہ: مختصر کہ میں وہاں سے گزرا، لہروں سے منصلق ہوگیا

دیدم بنگه که قطب مر حوم		گردید پدید یعنی معصوم

ترجمہ: اپنی آنکھوں سے قطب مرحوم کو دیکھا، ظاہر ہوئے وہ معصوم

دستم بگرفت رهنمون شد		در خیمه عالی درون شد

ترجمہ: وہ راہنما بنے اور میرا ہاتھ پکڑا، ایک بلند خیمہ میں چلے گئے

دیدم بمیانه بر سر یرے		بنشسته چوماهِ بے نظیرے

ترجمہ: اس درمیاں میں نے ایک تخت دیکھا، بے نظیر چاند کی طرح ایک شخصیت کو دیکھا

گردیده جهان زروی آن ماه		چون مطلع نیر سحرگاه

ترجمہ: اس چاند کے چہرے میں پورے جہاں کو دیکھا، جیسے سحری کے وقت ستاروں کا جھرمٹ

این بنده زراه نما بپرسید		کای رهبرِسالکانِ تجرید

ترجمہ: بندہ نے اس راہنما سے پوچھا، کون ہے یہ سالکان تجرید کا راہنما

این کیست که هست عالی القدر		رخساره چو ماه لیلة القدر

ترجمہ: یہ عالی القدر کون ہیں، جن کا رخسار لیلۃ القدر کے چاند جیسا ہے

این کیست در این صفوف خِلقان		بنشسته به تخت نور اعیان

ترجمہ: یہ مخلوق کی صفوں میں کون ہے، جو نور کے تخت پر بیٹھا ہے

این نور تجلی صفات است		یا آئینه جمال ذات است

ترجمہ: یہ تجلیِ صفات کا نور ہے، یا جمالِ ذات کا آئینہ ہے

یا مهر سپهر لامکان است	یا شاهِ سریر ملک جان است

ترجمہ: یا لامکان کی دوپہر کا سورج، یا ملک جان کے تخت کا شاہ ہے

گفتاکه حبیب لایزال است	شاهنشاهِ ملک بے زوال است

ترجمہ: انہوں نے کہا یہ محبوبِ خدا ﷺ، ہمیشہ رہنے والے ملک کے شہنشاہ ہیں

آن تخت نشین و قاب قوسین	سلطان لَمَا خَلَقْتُ کونین

ترجمہ: وہ قاب قوسین کے تخت نشین ہیں، بادشاہ ہیں اس کے ''اگر تجھے نہ بناتا تو دونوں جہاں نہ بناتا''

آن خاتم انبیائے بر حق	گردید قمر ز کلکِ او شق

ترجمہ: وہ انبیاء برحق ﷺ کے خاتم ہیں، جن کے اشارہ سے چاند دوٹکرے ہوا۔

یعنی شه بارگاهِ سرمد	تاج سرمرسلان محمد

ترجمہ: یعنی بارگاہِ سرمدی کے شاہ، سرمرسلان کے تاج محمد ﷺ

القصه بآن رسول اشرف	گشتم بزیارتش مشرف

ترجمہ: مختصراً میں اس رسول اشرف ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

سر بر سر رکبه اش نهادم	در پای مبارکش فتادم

ترجمہ: آپ کے گھٹنے پر سر رکھ دیا، آپ کے پاؤں مبارک میں گر پڑا۔

همدست خود آن جناب حضرت	مالید به پشت من بشفقت

ترجمہ: آپ نے اپنے ہاتھ، شفقت سے میری پشت پر ملے

آن قطب زخاتم النبیین	طلبید شفای گفت آمین

ترجمہ: اس قطب نے خاتم النبیین ﷺ سے، میری شفاء کیلئے عرض کیا تو آپ نے آمین کہا۔

برداشت دو دست برد عاشد	خواهان شفائے این گداشد

ترجمہ: دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، اس گدا کی شفاء کو طلب کیا۔

زان ضعف چودیده برکشودم	شکرانهٔ حق بدل نمودم

ترجمہ: اس کمزوری سے جب میں نے آنکھیں کھولیں، دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

گردید دلم مفرح وشاد	گشتم ز بلاء و رنج آزاد

ترجمہ: میرا دل خوش وشاد ہوا، میں بلاء ورنج سے آزاد ہوا۔

این است شنو کمال پیران		این است طریق دست گیران

توجمه: سن یہ پیروں کا کمال ہے، ہاتھ پکڑنے والوں کا یہ طریقہ ہے۔

تذکرہ خوارق ایشان را بر همین مقدار اختصار نمودہ شد اگر بتفصیل آن می پر داخت به مثل این رساله بائست دیگر جمع میکرد و بتطویل می انجامید و از مقاصد دور مے افتاد۔

توجمه: آپ کی کرامات کی مقدار کے اس اختصار پر اکتفاء کرتے ہیں اگر اس کی تفصیل کو لکھا جائے تو اس جیسی ایک اور کتاب بن جائے گی اور یہ تفصیل مقصد سے دور لے جائے گی۔

تذکرہ ثالث از منتخب سادس در ذکر وفات حسرت آیات جناب قطب الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه

مروی است که چون عمر شریف ایشان از حدود تسعین تجاوز نمود قرب و صال خود را اظهار می فرمودند و مقارن آن ورود آفات در بلدان هند پیداشد و خلل در سلطنت چغتائیه پدید آمده بود در ان ایام احمد شاه بادشاه درانی باعسکر عظیم باراده دهلی بلاهور رسید و بیرون بلده مذبور فرود آمد از آنجا شاه ولی خان که وزیر او بود باسردار جهان خان هر دو را بخدمت ایشان فرستاد و خدمت ایشان بیرون قلعه در میدانی محله سکونت داشتند هردو امیر مذکور بخدمت ایشان مشرف شدند و قدم بوسی حاصل نموده معروض داشتند که سلطان سلام فرستاده و جهت فتح همت در یوزه نموده خدمت ایشان فرمودند که عمر فقیر بآخر رسیده سالے پیش بودن خود را نمی بینم در آخر عمر ننگ سلاطین هند را نمیگذارم هر چند سلطان هند از این خاندان گردیده و قبله توجه خود راپر اگنده نموده، و از ان جهت خلل کلی در سلطنت او راه یافته برزوال سلطنت آماده شده اند اما مدت حیات فقیر کم مانده تا زندگی فقیر باو معترض نشوید که فتح نخواهید یافت و سال آئنده فقیر ازین دنیا سفر خواهد نمود و فتح کلی نصیب شما خواهد بود و دستار مبارک خود را از خادم طلب نموده امر فرمودند که دو جا کنند یک قطعهٔ بوزیر شاه ولی خان عنایت نمودند و قطعه ثانی را بسردار جهان خان شفقت فرمودند قطعی که بوزیر عنایت شده بود بر قطعهٔ سردار می چربید فرمودند که قدر منزلت شما هر دو بزیادتی و کمی این قطعه متفاوت خواهد افتاد و رخصت نمودند هر دو امیر مذکور بعرض سلطان کیفیت ارشاد ایشانرا رسانید هر چند که در آن مرتبه ترددات نمودند نافع نه افتاد و بفتح صورت پذیر نشد سال دیگر که ارتحال ایشان از این دار پر ملال واقع شد باز سلطان درانی آمد و بحسب مدعا کامیاب شد نیز مسموع شده که بعد از تولد مرشدی حضرت قیوم جهان رضی اللہ عنه فرموده بودند که مرا برای وجود این فرزند داشته بودند چون این فرزند بوجود آمد سبب بودمن در این عالم نمی نماید و بشارات بسیار در حق ایشان فرمودند ان شاء اللہ تعالیٰ در احوال ایشان مذکور خواهد شد و از این نوع اشارات بقرب ارتحال خود بسیار نموده اند در سنه یکهزار و یکصد و شصت یکم از حدود تسعین، متجاوز شده بقرب صدر سیده در پنجم تاریخ ذی الحجة الحرام بوصل جناب قدس خداوند تعالیٰ شانه مشرف شده اند۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن تاریخ وصال ایشان را بسیار یافته اند اما بنزد فقیر از آنها منظومه که میر غیاث الدین تصور نموده است موجود بود

بتحریر آمد۔

چھٹے انتخاب کا تیسرا ذکر

حضرت قطب الاقطاب ﷫ کی وفات حسرت آیات

جب آپ کی عمر مبارک ۹۰ نوے سال کے قریب ہوئی، تو آپ نے اپنے وصال کے قرب کا اظہار فرمایا اور اس کے ساتھ ہی ہندوستان میں آفات کا نزول اور سلطنت چغتائیہ میں خلل واقع ہونے لگا۔ انہی دنوں میں احمد شاہ ابدالی شاہِ درانی ایک بڑے لشکر کے ساتھ دہلی پر حملہ آور ہونے کیلئے لاہور پہنچ گیا اور شہر کے باہر آکر پڑاؤ ڈال لیا اور وہاں سے اپنے وزیر شاہ ولی خان اور سردار جہان خان دونوں کو آپ کی خدمت میں بھیجا آپ ان دنوں قلعہ کے باہر میدانی محلہ میں سکونت پذیر تھے یہ دونوں امیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کی قدم بوسی کی اور عرض کیا کہ بادشاہ نے سلام بھیجا ہے اور آپ کی خدمت میں فتح کی دعا کی درخواست کی ہے۔ آپ نے فرمایا میری عمر آخر میں پہنچ گئی ہے۔ ایک سال سے زیادہ میں اپنے آپ کو باقی نہیں دیکھتا۔ اور آخری عمر میں ہندوستان کے بادشاہوں کی بے عزتی کو نہیں دیکھ سکتا۔ اگرچہ ان دنوں میں بادشاہوں نے آپ کی خانقاہ سے پھر کر اپنے قبلہ کو پراگندہ کر لیا تھا۔ اس وجہ سے سلطنت مغلیہ میں یہاں تک خلل آپہنچا تھا کہ وہ تباہ ہونے والی تھی۔ بہرحال فقیر کی مدت زندگی کم رہ گئی ہے اور جتنی باقی ہے اس وقت تک تم اس سلطنت میں فتح کلی نہ پاسکو گے اور آئندہ سال فقیر دنیا سے سفر آخرت پر چلا جائے گا۔ تو تمہیں فتح کلی مل جائے گی اور آپ نے اپنی دستار طلب فرمائی اور اس کے دو ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا ایک حصہ بادشاہ کے وزیر ولی خان کو عنایت فرمایا اور دوسرا سردار جہان خان کو دیا۔ اور جو حصہ وزیر کو عنایت کیا گیا تھا وہ سردار کے حصہ سے کچھ زیادہ تھا۔ آپ نے فرمایا ان دستار کے ٹکڑوں کی مقدار میں تمہاری قدر و منزلت کم وزیادہ ہوگی۔ وہ دونوں رخصت ہوئے اور بادشاہ کو جا کر آپ کے ارشادات بتائے۔ بادشاہ نے اس وقت حملہ کیا لیکن یہ فتح کیلئے سودمند نہ ہوا پھر اگلے سال جب اس دار سے دار آخرت کی طرف آپ کا انتقال پرملال ہوا اور بادشاہ درانی نے حملہ کیا تو اپنی خواہش کے مطابق اسے کامیابی ملی اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ جب میرے مرشد حضرت قیوم جہاں ﷫ کی ولادت ہوئی تو آپ نے فرمایا میں اس فرزند کیلئے رکا ہوا تھا اور اب اس فرزند کا وجود آگیا ہے لہٰذا میرا اس دنیا میں رہنے کا سبب نظر نہیں آتا اور پھر آپ کے حق میں بہت ساری بشارات فرمائیں۔ انہیں ہم انشاء اللہ آپ کے احوال میں ذکر کریں گے۔ اور بھی اس طرح کے اشارات آپ نے اپنے وصال سے پہلے کئی فرمائے تھے۔ آپ کا وصال ۱۱۶۰ھ میں ہوا جب آپ کی عمر مبارک ۹۰ نوے سال سے تجاوز کر چکی تھی اور سو سال کے قریب تھی پانچ ذی الحجۃ کو آپ وصل جناب خداوند قدوس جل وعلیٰ سے مشرف ہوئے:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ آپ کی تاریخ وصال کا ذکر بہت سارے لوگوں نے کیا ہے مگر فقیر کے پاس جو میر غیاث الدین نے نظم میں بیان کیا وہ موجود ہے اسے تحریر کیا جاتا ہے۔

نظم:

زبستان مجدد الف ثانی	بباغ قطب معصوم زمانی

ترجمہ: مجدد الف ثانی ﷫ کے باغ سے، چمن قطب معصوم زمانی میں

بر آمد از نهال صبغة الله		عجائب گل چو چشم آسمانے

ترجمہ: صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ کے اولاد میں آیا، ایک عجیب پھول آسمانی سورج جیسا

ماه از برج امام العارفین بود		که مهر آسمان جانش بخوانی

ترجمہ: امام العارفین کے برج کا چاند تھا، کہ ان کی جان کو آسمان کا سورج کہو

نبی را نائب کامل مکمل		مجددشان قیوم جهانی

ترجمہ: نبی ﷺ کے کامل ومکمل نائب، مجدد کی شان والا قیوم جہانی

امام الاولیا از حق خطابش		باسمِ معرفت معصوم ثانی

ترجمہ: امام الاولیاء کا حق سے خطاب ملا، اسم معرفت میں معصوم ثانی

پس الفے بیکصد شصت یکم		بجنت رفت خوش زین دار فانے

ترجمہ: پس ۱۱۶۰ھ میں، اس دار فانی سے خوش جنت میں گیا

و قبر مبارک ایشان واقعه دار الارشاد در روضه مبارک حضرت عروة الوثقی رضی اللہ عنہ بیرون گنبذ شریف متصل والد ایشان حضرت امام العارفین رضی اللہ عنہ واقع است طُوبی لمن زارها و قبه خوردی بر ایشان بنا یافته خدمت حضرت میر غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ در اتصال شجرۂ ایشان و انتساب ایشان بسلسله علیه نقشبندیه رضی اللہ تعالیٰ عن أرْبَابِ اِهَالِیهَا زیبا بنظم کشیده اند اینجا ایراد می شود:۔

ترجمہ: آپ کی قبر انور دار الارشاد سرہند میں حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے روضہ میں گنبد کے باہر اپنے والد محترم امام العارفین کی قبر شریف سے متصل ہے۔ خوشی اس کیلئے جس نے اس کی زیارت کی اور آپ کی قبر پر ایک چھوٹا سا گنبد بنایا گیا حضرت میر غیاث الدین علیہ الرحمۃ نے آپ کا شجرہ آپ کی نسبت سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ والوں سے راضی ہو۔ کو اس نظم میں بیان کیا ہے اسے ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

قَصِیدَہ شُجْرَہ

پیشتر از آنکه دو عالم نبود		نام و نشان هیچ زآدم نبود

ترجمہ: اس سے پہلے کہ دونوں جہان نہ تھے، آدم علیہ السلام کا کوئی نام ونشان نہ تھا

خلقت لوح ونه قلم بوده است		صورت کونین عدم بوده است

ترجمہ: لوح وقلم کی تخلیق نہ ہوئی تھی، کونین کی صورت بھی معدوم تھی

حی قدیم ازلی بوده است		ذات شهِ لم یزلی بوده است

ترجمہ: صرف حی وقدیم تھا، شاہ لم یزل کی ذات تھی

بحرازل نور محیط احد		خودبخوداز قدرت او جوش زد

ترجمہ: ازل کا سمندر نور احد سے بھرا تھا، خود بخود قدرت نے اس سے جوش مارا

گشت ازان جنبش دریائے نور		گوھر اسرار محمد ظھور

ترجمہ: اس سے دریائے نور میں جنبش ہوئی، اسرار کے موتی محمد ﷺ کا ظہور ہوا

باعث او خالق پروردگار		کرد جھان راز عدم آشکار

ترجمہ: اس کی تخلیق کرنے والا پروردگار، اس نے جہاں کو بے نشانی سے ظاہر کیا

خسرو نہ خیمۂ افلاک او است		صاحب آن خطبہ لولاک اوست

ترجمہ: خیمہ افلاک کے وہ سردار ہیں، ان کا خطاب لولاک ہے

اوست شہ کشور افلاکیان		اوست شہ و سرور این خاکیان

ترجمہ: وہ کشور افلاک کے شاہ ہیں، وہ ان خاکیوں کے سردار ہیں

انی قد آمنت بَاقبالہ		صلیٰ اللہ علیہ وآلہ

ترجمہ: میں ان کے آنے پر ایمان لایا، اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل پر درود بھیجے

از پے این نعت نبی کبار		بازبیا بر صفت چاریار

ترجمہ: نبی کبار کی اس نعت کے بعد، چار یاروں کی خوبیاں زیب دیتی ہیں

افضل اصحاب شہ مقتدا		یعنی ابو بکر امام الھدیٰ

ترجمہ: وہ شاہ مقتدا سے افضل صحابی، یعنی ابوبکر امام ہدی

آنکہ بلر زید زعدلش جھان		یعنی عمر بادشہِ انس و جان

ترجمہ: وہ جن کے عدل سے جہاں لرز اٹھے، یعنی عمر جن وانس کے شاہ

چشم جھان نور ز عثمان گرفت		عینک از دیدہ ایمان گرفت

ترجمہ: جہان کی آنکھ نے نور عثمان سے لیا، ایمان کی آنکھ نے ان سے عینک لی

مخزن اسرار خفی و جلی		شیر خدا یعنی علی ولی

ترجمہ: وہ اسرار خفی وجلی کا خزانہ، یعنی شیر خدا علی ولی

آن دو گُلِ گلشن شاہ نجف		آن دوماہ برج سپھر شر ف

ترجمہ: باغ شاہ نجف کے دو پھول، عزت کی دوپہر والے برج کے دو چاند

آن دو شھنشاہ زمین و زمن		ابنے علی یعنی حسین و حسن

ترجمہ: زمین وزماں کے دوشاہ، علی کے صاحبزادے حسین وحسن

خیز کنون بر بط دل سازکن   پردہ زرخسار سخن باز کن

ترجمہ: اٹھ دل کے ربط سے ساز بنا، گفتگو کے رخسار سے پردہ ہٹا

دست بنہ در خمِ این سلسلہ   روبفگن در دو جھان غلغلہ

ترجمہ: اس سلسلہ کے خم پر ہاتھ رکھ، منہ سے دونوں جہاں میں شور مچا

ای بلقب طوطی شکر شکن   بازبیا بر سرِ اصل سخن

ترجمہ: یعنی اس پرندے کے لقب کے ساتھ جس کی آواز میٹھی ہو، وہ اصل سخن کے سر کو زیبا ہے

خاص ازان گوھر خود مصطفے   ریخت بصد ر علی مرتضے

ترجمہ: اس سے اپنا خاص موتی مصطفی ﷺ نے علی المرتضی کے سینہ میں ڈالا

خازن آن گوھر احمد علی است   سلسلہ آرائے محمد علی است

ترجمہ: اس گوہرِ احمد ﷺ کو خزانہ میں رکھنے والے علی ہیں، محمد ﷺ کے سلسلہ آراستہ کرنے والے علی ہیں

شد زپے آن ولی خافقین   صاحب این سلسلہ یعنی حسین

ترجمہ: ہوئے وارث اس تیز رفتار والے ولی کے، اس سلسلہ والے حسین

آنچہ گرفت از پدر آن نیکزاد   جملہ سپارید بزین العباد

ترجمہ: وہ جس نیک وصف نے اپنے والد سے حاصل کئے، تمام اچھے اوصاف وہ زین العابدین ہیں

ازپے آن نیز امام ھمام   واو ھمان گنج بباقر تمام

ترجمہ: ان کے بعد امام ہمام نے، دیا وہ خزانہ باقر کو مکمل

آنچہ زباقربر صادق رسید   شد ھمہ درج صدف بایزید

ترجمہ: وہ جو باقرؒ سے صادق تک پہنچا، ہوا وہ سب درج بایزید کے سینہ میں۔

از پے آن قدوہ کبرائے دین   گشت درین حلقہ حریف نگین

ترجمہ: ان کبرائے دین کے آئمہ کے بعد، ہوئے جو مقابلہ میں نگینہ کی طرح

یعنی شہ مملکت عارفان   قطب جھان بو الحسن خرقان

ترجمہ: یعنی شاہِ مملکت عارفاں، قطب جہاں ابوالحسن خرقان۔

از پے آن مھر سپھر سمے   کوکبہ دورابو القاسمے

ترجمہ: ان کے بعد دوپہر کے سورج کی طرح جن کا نام ہوا، زمانہ کے ستارے ابوالقاسم ہیں۔

شیخ جهان قطب زمان بوعلی		جای نشین شد پی آن دوولے

ترجمہ: شیخ جہاں قطب زماں بوعلی، جانشین ہوئے ان دو اولیاء کے۔

از پئے آن قبله اهل صفا		مهر زشرق همدانٓ زو ضیا

ترجمہ: ان کے بعد قبلہ اہل صفاء نے، مشرق کے سورج کی طرح روشنی دی ہمدان سے۔

یوسفے از چاه دل آمد برون		شد بهمه خلق جهان ر هنمون

ترجمہ: وہ یوسف جو دل کے کنوئیں سے باہر آئے، ہوئے ساری مخلوق کو راہ دکھلانے والے۔

پر تواز طلعت او ناگهان		زد بدل پادشه غجدوان

ترجمہ: انہوں نے اچانک روشنی، ڈالی شاہ غجدوان کے دل پر

شور عجب ریخت ببازار او		جمله جهان گشت خریداراو

ترجمہ: ان کے بازار میں عجب شور مچا، پورا جہاں ان کا خریدار بنا

شد دل عارف هم زان بهره ور		ریخت همان غلغله بر ریوگر

ترجمہ: عارف کا دل ان سے حصہ لینے والا بنا، ریوگر پر ساری دولت لٹادی

از پے آن مهبط نور احد		طبل فلک نوبت محمود زد

ترجمہ: اس نور احد کے نازل ہونے کی جگہ، آسمان کے طبل نے محمود کو باری دی

گشت چواوواصل نور یقین		شد پی او خواجه علی جانشین

ترجمہ: جب وہ نور یقین کے واصل بن گئے، ان کے بعد خواجہ علی جانشین بنے

آن شید دین چون ز جهان رخت بست		خواجه سماس بجائش نشست

ترجمہ: اس شاہ دین نے جب جہاں سے سمان باندھا، خواجہ سماس ان کی جگہ بیٹھے

شد زپے وآن ولی ذوالکمال		کوکبه حضرت میر کلال

ترجمہ: ان کے بعد ولی ذوالکمال، ستارہ بنے میر کلال۔

آن گهر قلزم سر اِلٰه		نور نبی میر سیادت پناه

ترجمہ: وہ سمندر سرِ الٰہ کے گوہر، نبی ﷺ کے نور میر سیادت پناہ۔

گشت ازان بدر زمان بهر مند		خسر و دین یعنیٔ شه نقشبند

ترجمہ: ہوئے جن سے بدر زمان بہرہ مند، خسرو دین شاہ نقشبند۔

هادی کل مر شد دنیا و دین	قطب جهان مهبط نور یقین

ترجمہ: کل کے ہادی مرشدِ دنیا وَ دین، قطب جہاں نورِ یقین کی منزل

شاه سریر بلد غوثیت	سکه زن مملکت قطبیت

ترجمہ: ملکِ غوثیت کے تخت پر بیٹھنے کے بادشاہ، نے مملکت قطبیت میں اپنا سکہ منوایا

شمس و قمر رشک بر راه او	شیر جهان روبه در گاه او

ترجمہ: شمس وقمران کی راہ پر رشک کرنے والے، جہاں کے شیران کی درگاہ پر حاضر ہونے والے

گشت چوماه نسبش جلو گر	شد دل یعقوب ازان بهره ور

ترجمہ: چاند جب ان کے نسب میں جلوہ گر ہوا، یعقوب کا دل اس بہرہ ور ہوا

از پے آن سکه شا هنشهی	زد بجهان فیض عبید اللهی

ترجمہ: اس سکۂ شہنشاہی کے بعد، آیا جہاں میں عبیداللہ کا فیض

چون دل او مخزن اسرار شد	معتکف پر ده انوار شد

ترجمہ: جب ان کا دل مخزن اسرار ہو گیا، پردۂ انوار میں اعتکاف کیا

بر شرف مسند آن حق پرست	قطب زمان خواجه زاهد نشست

ترجمہ: اس حق پرست کی مسند پر، قطب زماں خواجہ زاہد بیٹھے

آن شه دین خواجه درویش را	کر د عطا خواجگی خویش را

ترجمہ: اس شاہ دین نے خواجہ درویش کو، اپنی خواجگی عطا کی

گشت پس ازدهر شهور سنه	قطبیت کواجه دین امکنه

ترجمہ: ہوئی پھر زمانہ کے سال ومہینوں کے بعد، خواجۂ دین امکنی کی قطبیت

از پے آن خسر و خورشید فر	کاملی طر مسند او شد دگر

ترجمہ: اس سرداری کے سورج کے بعد، ایک اور کامل ان کی مسند پر بیٹھا

یعنیٔ مه بر ج سپهر یقین	خواجه باقی سر مردان دین

ترجمہ: یعنی یقین کی دوپہر کے برج کا سورج، خواجہ باقی مردان دین کا سردار

شدماه و خور مقتبس سینه اش	گنج معانی دل بے کینه اش

ترجمہ: ہوئے چاندوسورج ان کے سینہ سے اقتباس کرنے والے، بے کینہ دل کے معانی کے خزانہ سے

طرفه می از کد ساقی گرفت	جمله جهان رامی باقی گرفت

ترجمہ: ساقی کے ہاتھ سے شراب عشق کا پیالہ لیا، سارے جہاں کو باقی نے گھیر لیا

ازپیے آن کشور هندوستان		گشته سراپا وطن بوستان

ترجمہ: اس لئے کشور ہندوستاں، ہوا سارا وطن بوستاں

مر قد آن خواجه عالی گهر		مید هد ش از جنت رضوان خبر

ترجمہ: اس خواجۂ عالی قدر کی مرقد، جنت رضوان کی خبر دیتی ہے

دهلی پر از جلوه انوار اواست		دهلی کوبلده اسرار او است

ترجمہ: دہلی ان کے انوار سے بھرا ہوا ہے، دہلی آپ کے اسرار کا شہر ہے

از آن مقتبس بحر نور		شد گهر ذات مجدد ظهور

ترجمہ: اس سمندر نور سے اقتباس کرنے کے لئے، ذات مجدد کے نگینہ کا ظہور ہوا

یعنے قدح پر می صهبای ناب		احمد فاروق شد ہ کامیاب

ترجمہ: یعنی اعلیٰ نسل کی شراب کا بھرے ہوئے پیالے کے لئے، احمد فاروق کامیاب ہوا

ز د بنخست آن شه عالی مقام		سکه به هند و یمن روم وشام

ترجمہ: خاص اس شاہ عالی مقام نے اپنا سکہ جمایا، ہند، یمن، روم اور شام میں

این در ناب ازصدف دیگر است		جو هراوراشرف دیگر است

ترجمہ: یہ در نایاب کسی اور سیپ سے ہے ، اس کے جوہر کو شرف کوئی دوسرا ملا ہے

جذبه آن اکمل شمس اقتباس		بود ز حدیش برون از قیاس

ترجمہ: ان کا جذبہ شمسِ اقتباس سے اکمل ہوا، اس کی روشنی قیاس کی حدود میں نہیں آتی

رونق از وممملکت هند یافت		زینت از و خطه سر هند یافت

ترجمہ: مملکت ہند نے ان سے رونق پائی، خطۂ سرہندان سے مزین ہوا

مست می میکده مصطفے		بحر کرم معدن صدق وصفا

ترجمہ: میکدۂ مصطفی کی شراب سے مست، بحر کرم خزانہ صدق وصفا

قافله سالار سفر در وطن		پیش نشین هر صف انجمن

ترجمہ: سفر در وطن کے قافلہ سالار، صف انجمن کے صدر نشین

ساغر آن قطب چوسر شارشد		جلوه کنان واصل دیدار شد

ترجمہ: اس قطب کا ساغر جب سرشار ہوا، جلوہ گر واصلِ دیدار ہوا

از پے آن قطب حقیقت پناه   دادضیا مشعل این شاهراه

ترجمہ: اس حقیقت پناہ قطب کے بعد، دی روشنی اس شاہراہ کو

یعنی قدح بخش دل طالبان   شمس جهان بدر زمین و زمان

ترجمہ: یعنی طالبان کے دل کو سکون دیا، جہاں کا سورج زمین وزماں کا چاند

سرور اقطاب شر اقتدا   خواجه معصوم امام الهدیٰ

ترجمہ: سروراقطاب، شاہِ اقتداء، خواجہ معصوم امام ہدایت

در نسب این بر فلک انتساب   عالی سپهر هست پر از آفتاب

ترجمہ: فلک کی مناسبت رکھنے والے اس نسب میں، تیسرے پہر میں آفتاب بھرا ہوا ہے

بلک رفیع تر ز فلک شان او   بادشهان حلقه بگوش او

ترجمہ: بلکہ ان کی شان آسمان سے بلند ہے، بادشاہ ان کے حلقہ بگوش ہیں

مهبط نوراواست زاسرار پر   بحر محیط او است ملیب زدر

ترجمہ: اسرار سے پرنورنزول ان پر، ان کا سمندر موتیوں سے بھرا ہوا ہے

شاه سوار که بیک حمله او   بردبه معنی سبق از جمله کو

ترجمہ: ایسے شہسوار کہ ایک حملہ میں، سبقت کا مفہوم سب سے لے جائیں

از پے آن شاه مجد سیر   شدماه قیوم زمان جلوه گر

ترجمہ: اس شاہ بزرگی وسیر کے بعد، قیوم کا چاند جلوہ گر رہا

نائره باطن آن اولیاء   شعله زنان شد ز سمک تاسما

ترجمہ: اولیاء کے باطن کو روشن کرنے والا، آسمان سے زمین تک روشنی پھیلانے والا

گشت سمای جبروت آشیان   ساخت مقر بر افق لامکان

ترجمہ: آسمان جبروت ان کا آشیانہ بنا، لامکان ان کا ٹھکانہ بنا

شد زپے آن ولیے ذو المنن   غوث زمان بدر زمین و زمان

ترجمہ: اس ذی احسان ولی کے بعد، غوث زماں زمین وزمان کا چاند بنے

سرور عشاق شه عارفان   خواجه اسمعیل مه برج جان

ترجمہ: سرورعشاق شاہ عارفاں، خواجہ اسماعیل برج جان کے چاند

هادی مهدی جهان ازازل   بادشه کون و مکان بی بدل

ترجمہ: ازل سے جہان کے ہادی ومہدی، کون ومکان کے بے بدل بادشاہ

از پے آن خواجه خور شید بین		نور فزاغوث زمان شد مبین

ترجمہ: اس سورج جیسے خواجہ کے بعد، نورافزا غوثِ زماں ہوئے

شاه سوار صف مردان راه		قطب زمان حضرت معصوم شاه

ترجمہ: مردان راہ کے شہسوار، قطب زماں حضرت معصوم شاہ

مرشد دین هاوی نهج القویم		کان یقین وافی عهد القدیم

ترجمہ: دین کے مرشد مضبوط راستہ کے ہادی، یقین کا خزانہ عہد قدیم کے وفادار

گردر هلش افسر ارباب حال		خاک درش اشک عیون زلال

ترجمہ: اس کی گردراہ ارباب حال کی سربراہ، اس کے در کی خاک میٹھے چشمے کے آنسو

صیرفی گوهر دریائے قدس		مقتبس نور تجلی قدس

ترجمہ: دریائے قدس کا گوہر نایاب، تجلیِ قدس کے نور کو حاصل کرنے والا

تازه گلے گلشن اصل نسب		نخل نزاکت قد شیر ین رطب

ترجمہ: نسب کی بنیاد والے باغ کا تازہ پھول، نزاکت کا پھل خوبصورت انوکھا قد

مروحه گردان فیوج اِله		سلسله جنبان رسالت پناه

ترجمہ: فیوضِ نور کا پھنکھا چلانے والا، رسالت پناہ کے زنجیر کو ہلانے والا

جرعه فزائند کاسات عشق		مبتهج مستی حالات عشق

ترجمہ: عشق کے پیالوں سے گھونٹ بھرنے والا، حالات عشق کی مستی میں ہیجان پیدا کرنے والا

آئینه قابل انوار ذات		معتکف بر ج حریم صفات

ترجمہ: انوارِ ذات کو قبول کرنے والا آئینہ، حرم صفات کے برج میں اعتکاف کرنے والا

نور مجسم در بحر شهود		مالک دل کاشف سرود ود

ترجمہ: بحر شہود میں نور مجسم، سِرِ محبت کے کشف والے دل کا مالک

پیش رو کوکبه قاع دین		زیب ده مجلس اهل یقین

ترجمہ: دین کے چمکدار ستاروں کا قائد، اہل یقین کی مجلس کو آراستہ کرنے والا

بادشه جمله اساتیذفقر		موتمن جلوه جاوید فقر

ترجمہ: جملہ اساتذہ فقر کا بادشاہ، ہمیشہ کے فقر کے جلوہ کا امین

فیض اعم مظهر نور قدم		بحر سخا منبع جو د وکرم

ترجمہ: نورقدیم کا اظہار کرنے والا فیض کو عام کرنے والا، سخاوت کا سمندر جودوسخا کا خزانہ

واقف اسرار بطون فے البطون		ناظر انوار شیون در شیون

ترجمہ: طہ درطہ اسرار کا واقف، شیون درشیون انوار کا مشاہدہ کرنے والا

در دکش میکده لم یزل		پیر مغان اکمل روز ازل

ترجمہ: میکدۂ لم یزل کا درد حاصل کرنے والا، اور ازل سے کامل پیر مغاں

میکده طرفه بر آراسته		یافته آن نشه که می خواسته

ترجمہ: آنکھ کے میکدہ کو آراستہ کرنے والا، جو مے حاصل کرتا ہے وہ نشہ پالیتا ہے

چون در آن میکده رادر کشاد		غلغله در گنبد گر د ون فتاد

ترجمہ: جب وہ میکدہ کا دروازہ کھولتا ہے، آسمان کے گنبد میں شور مچ جاتا ہے

ساغر او پر زمی دیگر است		نشه اوهم زشے دیگر است

ترجمہ: جان کا پیالہ ایک دوسری شراب سے بھرا ہے، اس کا نشہ کسی دوسری شے سے ہے

تاابدرشته ارشاد او		کندهمباد از کف اولاد او

ترجمہ: جب تک ان کے ارشاد کا رشتہ رہے، نہ ہو دور ہاتھ ان کی اولاد سے

شکر خداراکه چنین سلسله		نظم نمود از هن بے حوصله

ترجمہ: خدا کا شکر کہ اس سلسلہ کی، نظم مجھ جیسے بے حوصلہ سے لکھی گئی

بارخدایا بحق این شهان		از در خود بر در غیرم مران

ترجمہ: اے خدا ان شاہوں کا وسیلہ، اپنے در سے کسی اور کے در پر نہ بھیجنا

گرچه بدرگاه تو اے کردگار		عاصیم ور وسیه و شر مسار

ترجمہ: یااللہ اگرچہ تیری بارگاہ میں، میں گناہ گار وسیاہ کار ہوں

لیک بر آن لطف تو دارم میدا		از کرم خود مکنم ناامید

ترجمہ: لیکن جو تیری مہربانی کی میں امید رکھتا ہوں، اپنے کرم سے مجھے ناامید نہ کرنا

یک نظر از رحمت خویشم بکن		چاره در ددل ریشم بکن

ترجمہ: اپنی ایک نظر رحمت مجھ پر کرنا، میرے زخمی دل کی چارہ جوئی کرنا

گر چه نیم لائق آن یک نظر		رحم کن و برکرم خود نگر

ترجمہ: اگرچہ میں اس ایک نظر کے لائق نہیں، اپنے کرم کو دیکھتے ہوئے ایک نظر فرما

ای کرمت چاره گر هردلے		حل بود از لطف تو هر مشکلے

ترجمہ: یا اللہ تیرا کرم ہر دل کی چارہ جوی کرتا ہے، تیرے لطف سے ہر مشکل حل ہوتی ہے

بیکسم و عاجز وخوارم بسے		در دوجهان جز تو ندارم کسی

ترجمہ: بے کس ہوں عاجز ہوں خوار ہوں بہت، دونوں جہاں میں میرا تیرے سوا کون ہے

راه سوی گلشن جانم بده		از شرر نفس امانم بده

ترجمہ: اپنے باغ کی طرف مجھے راہ دے ، نفس کے شر سے مجھے امن دے

چشم دلم جانب خود بازکن		گلخن جانم چمن راز کن

ترجمہ: میرے دل کی آنکھ اپنی طرف کھول، میری جان کے صحراء کو باغ بنا

گرچه غیاثی است ز عالم بهتر		عفو کن واز گنهم در گذر

ترجمہ: اگرچہ تیری مدد جہاں سے زیادہ ہے، معاف فرما اور میرے گناہ سے درگذر فرما

هر چند خلفائے جناب حضرت قطب الاقطاب رحمة الله علیه سوائے فرزندان عالی مقدار ایشان نیز بسیار بودند اما حضرت امیر غیاث الدین رحمة الله علیه بسیار در اقران خود ممتاز بودند بدرجات کمال واکمال رسیده شمه از احوال ایشان لازم که بیان آید اما چون درین منتخب تمام اختصار مظور است لهذا بطریق ایجاز از کلام خود او که در مبادی احوال خود در عین جذبه فرموده است نوشته می شود۔

ترجمہ: حضرت قطب الاقطاب قدس اللہ سرہ کے خلفا آپ کی اولاد کے علاوہ بھی بہت سے ہیں لیکن ان میں سب سے ممتاز حضرت میر غیاث الدین علیہ الرحمۃ ہیں۔ اور یہ درجات میں کامل واکمل تھے ہم ان کے کچھ احوال کو یہاں بیان کرتے ہیں۔ اور یہ کتاب چونکہ اختصار پر منحصر ہے لہٰذا ایجاز کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے ان کی وہ کلام جو انہوں نے اپنے احوال جذبہ کو بیان کرتے ہوئے لکھے ہیں وہی یہاں لکھی جاتی ہے۔

مصرعه:

بر حال تو هم حال تو برهان و دلیل

ترجمہ: تیرے حال پر تیرا حال ہی دلیل و برہان ہے

نظم:

گه در حجابم گه مست دیدار		گه عین ظلمت گه غرق انوار

ترجمہ: کبھی میں حجاب میں کبھی دیدار میں مست، کبھی تاریکی میں کبھی انوار میں غرق۔

گه محو ذاتم گه در صفاتم		گاهے در افعال و گاهی در آثار

ترجمہ: کبھی ذات میں محو کبھی صفات میں کھویا ہوا، کبھی افعال میں کبھی آثار میں۔

گاه بحر و حدت گاه موج کثرت	آن موج زین بحر بیرون پندار

ترجمہ: کبھی سمندر وحدت میں کبھی موج کثرت میں، اس لہر کو اس دریا سے باہر نہ سمجھ

اے شمع عرفان وای ماه تابان	از میغ امکان خودرابرون آر

ترجمہ: اے عرفان کی شمع اے روشن چاند، پوشیدہ مکان سے اپنے آپ کو باہر لا

در خود سفر کن از جان گذر کن	انگه نظر کن بر روی آن یار

ترجمہ: اپنی ذات میں سفر کر اپنی جان سے آگے جا، اس وقت یار کے چہرہ کو دیکھ

کان یار حاضر در تست ظاهر	لیک از خواطر کن بر روی آن یار

ترجمہ: وہ یار جو تجھ میں ظاہر و حاضر ہے، لیکن اپنے دل میں اسے محفوظ رکھ

گشته حواسات کتم ِ حجابت	ورنه عیان است آن شمع رخسار

ترجمہ: تیرے حواس کے حجاب کی وجہ سے وہ پوشیدہ ہوا، ورنہ اس کے رخسار کی شمع تو ظاہر ہے

گنجی است در تو لیکن چه چاره	خفتیده دروی نفس تو چون مار

ترجمہ: تیرے اندر خزانہ ہے لیکن کیا فائدہ، کیونکہ اس میں نفس کا سانپ سویا ہوا ہے

خواهی که یابی راهے بدین گنج	او راقلم زن از تیغ اذکار

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ اس خزانہ تک تیری رسائی ہو، تو ذکر کی تلوار سے کاٹ دے

خواهی که گردی غرق تجلی	از چشم جانت این پرده بردار

ترجمہ: تو اگر تجلی میں غرق ہونا چاہتا ہے، تو اپنی روح سے پردہ اٹھا

آنکه چو منصور بر یاد آن نور	میزن انا الحق بر چوبه دار

ترجمہ: وہ جو منصور نے اس نور کی یاد، سے انا الحق کہا تو تختہ دار پر لے گئی

گشتی چو منفک ازریب و از شک	بادت مبارک از بخت پیدار

ترجمہ: جب تو شک وشبہ سے جدا ہو، تو تجھے بیدار بخت کی مبارک ہو

برزن چو عشاق بیرون زنه طاق	براوج اطلاق در عالم یار

ترجمہ: عاشقوں کی طرح نُوطبق سے باہر آ، اطلاق کی بلندیوں پر سارے جہاں میں یار بن

بشنو تو اکنون در های مکنون	بانظم شیرین لفظ شکر بار

ترجمہ: اب تو پوشیدہ موتیوں کے متعلق سن، شیریں نظم اور میٹھے الفاظ کے ساتھ

مستان از انم پیرے مغانم	داده نهانم کاسات اسرار

ترجمہ: میں اسے مست اور پیر مغاں ہو گیا، اسرار کے پیالے مجھے پوشیدہ طریقہ سے دیئے

یعنی که معصوم قطب یگانه		غوث زمانه شاه سپه دار

ترجمہ: یعنی معصوم قطب یگانہ، غوث زماں طاقتور بادشاہ

داده بدستم جا مِ جهان بین		آن آل یسین آن پیر اخیار

ترجمہ: میرے ہاتھ میں جہاں دیکھنے والا جام دیا، وہ آل یٰسین اور چنے ہوئے لوگوں کے پیر

من مست هستم مست الستم		توبه شکستم از جام سر شار

ترجمہ: میں مست الست ہو گیا، سرشاری کے جام کی وجہ سے توبہ توڑ دی

گه در کنشم گه در مساجد		گه رند زاهد گه مست هشیار

ترجمہ: کبھی میں کنیسہ میں کبھی مسجد میں، کبھی رند زاہد کبھی مست ہوشیار

گه خرقه پوشم گه باده نوشم		گه عقد تسبیح گه شد زنّار

ترجمہ: کبھی خرقہ پہننے والا کبھی شراب پینے والا، کبھی تسبیح پھیرنے والا کبھی زنار والا

گه در سکو تم گه در تکلم		زین قعر قلزم زین موج زخار

ترجمہ: کبھی خاموش کبھی بولنے والا، کبھی اس صحراء میں کبھی سمندر کی لہروں میں

گه غرب و شرقم گه جمع و فرقم		گه رعد برقم گه غیث مدرار

ترجمہ: کبھی مغرب و مشرق کبھی جمع و فرق میں، کبھی کڑ کنے والا بادل بارش برساتا ہوا

گه آب خاکم گه باد وآتش		گه نور پاکم بیرون از ین چار

ترجمہ: کبھی پانی و مٹی کبھی ہوا و آگ، کبھی نور پاک ان چاروں عناصر سے باہر

گه برزمینم گه بر سمایم		گه بر هوایم چون ابر در بار

ترجمہ: کبھی زمین پر کبھی آسمان پر، کبھی ہوا میں بارش والے بادل کی طرح

سفته غیاثی در عین مستی		از کان و جدان در هائے اسرار

ترجمہ: مدد کرتے ہوئے پروئے مستی کے چشمہ میں، وجدان کی کان سے اسرار کے موتی

خدمت ایشان باعلی درجات کمال مشرف شدند و مجاز گردیده بولایت خود فیض آباد که توابع بدخشان است تشریف فرماشدند و طریقه ایشانرا دران ولایت رواج کلے شد و خلائق کثیر بتوسط ایشان بدرجات کمال مشرف شدند الی الیوم نسبت ایشان در اولاد و منتسبان ایشان جلوه گراست و مزار مبارک ایشان چون لعل در کان بولایت بدخشان واقع شده یزار و یتبرک به رحمة الله تعالیٰ رحمة

واسعةً۔

ترجمہ: آپ اعلیٰ درجات کمال سے مشرف ہوئے اور اجازت حاصل کی اور فیض آباد بدخشاں کے مضافات میں تشریف لے گئے اس علاقہ میں آپ کا سلسلہ رواج پکڑ گیا اور کثیر مخلوق آپ کی نسبت سے درجات کمال تک پہنچی۔ آج تک آپ کی نسبت آپ کی اولاد و خلفاء میں موجود ہے۔ اور آپ کا مزار مبارک کان میں لعل کی طرح بدخشاں میں واقع ہے۔ لوگ اس کی زیارت سے برکت حاصل کرتے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ واسعة۔

تذکرۂ رابعۂ از مُنْتَخَب سادس در ذکر قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد ولد حضرت قطبُ الاقطاب امام الاولیاء شاہ حُضرتُ غلام محمد مَعْصُوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خدمت ایشان بعد از تحصیل علوم ظاهری کسب کمالات باطنی از خدمت والد خود حضرت قطب الاقطاب نموده اند و به نسبتهای خاصه ایشان مشرف شده بدرجه کمال و اکمال رسیده مجاز شدند چون والد ایشان خدمت ایشان را کامل و مکمل یافتند مسند مشیخت را بایشان تفویض فرمودند و سائر فرزندان و مریدان را بایشان حواله نمودند و خدمت ایشان در حیات والد شریف خود بر مسند ارشاد اتکانموده بر هنمای بریه مشغول شدند و هنگامه ارشاد و لارشاد ایشان در اطراف و اکناف عالم انتشار یافت و جهان جهان خلائق از اطراف و طرائق بخدمت ایشان رسیده داخل بطریقه عالیه شدند و اخذ فیوض و کمالات نمودند و مظهر اسرار و برکات گردیدند القصه مرجع کل در عصر خویش بودند و همه اخوان و اکثرے از اقوام ایشان اخذ فیوض و برکات از خدمت ایشان نمودند بموجب آیة کریمه إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجاً جوق جوق مردم از فقرا و اغنیا و سلاطین و حکام و مشائخ و اکابر و فضلاء و علما رجوع آوردند و خلفای ایشان در اطراف و اکناف عالم انتشار یافتند و آن قدر رواج این طریقه که در ایام ایشان شد چه از نفس نفیس خود ایشان چه از فرزندان و برادران و غیره مجازان ایشان که حوصله کاتب از تعداد آن عاجز و زبان قلم از تکتب آن قاصر از اکابر شنیده شد که در مراقبه صبح معموله ایشان زیاده از دوازده هزار مردم جمع می شدند و در مراقبه بعد از جمعه آن قدر جمعیت خلائق میشد که از اندازه حساب بیرون می بود حضرت جی صاحب کلان و قدوة الاولیاء لقب ایشان بوده۔

چھٹے انتخاب سے چوتھا ذکر

قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد ولد قطب الاقطاب امام الاولیاء

حضرت شاہ غلام محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

آپ علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد کمالات باطنی کے کسب میں مصروف ہو گئے اور اس کے لئے والد محترم قطب الاقطاب کی میں خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نسبت خاصہ کے حصول کا شرف حاصل کیا اور درجہ کمال و اکمال پر فائز ہوئے اور خلیفہ مجاز بنے جب آپ کے والد نے آپ کو کامل و اکمل پایا تو مسند

شیخیت ان کے سپرد کی اور سب فرزندان و مریدین کو بھی تربیت کے لئے آپ کے سپرد کیا اور آپ اپنے والد کی حیات میں ہی مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مخلوق کی رہنمائی کرنے لگے۔ اور آپ کے رشد وہدایت کا سلسلہ اکناف عالم میں پھیل گیا اور مخلوق جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگی۔ اور داخل طریقہ ہوئی۔ اور آپ سے فیوض وکمالات سے فیض یاب ہوئے۔ اور اس آیت کریمہ کے مطابق آنے والوں کا تانتا بندھ گیا:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ، وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ کی مدد آگئی اور آپ نے لوگوں کو جوق در جوق دین میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا'' (سورۃ النصر: ۱، ۲)

اور ان آنے والوں میں فقرا، اغنیا، بادشاہ، حکام اور مشائخ واکابر فضلاء وعلماء تھے اور آپ کے خلفاء اطراف واکناف عالم میں پھیل گئے۔ اور آپ کے طریقہ کا رواج اس قدر ہوا کہ آپ خود بنفس نفیس اور آپ کے فرزندان، برادران، خلفاء اتنے پھیلے کہ ان کا شمار حوصلہ کاتب میں نہیں اور زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اکابرین سے میں نے سنا ہے کہ صبح وشام کے مراقبہ میں آپ کے پاس بارہ ہزار سے زیادہ لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا۔ اور جمعہ کے بعد مراقبہ میں اتنے مریدین جمع ہوتے تھے کہ ان کا شمار ممکن نہ تھا اور آپ حضرت جی صاحب کلاں اور قدوۃ الاولیاء کے لقب سے مشہور ہوئے۔

و عادت مبارک ایشان چنان قرار یافته بود که شش ماه باعیال و اطفال و اخوان و اقرنادر لاهور تشریف می داشتند و شش ماه دیگر به پشاور مے بودند وهمه عیال و اطفال و اقربا و ملازمان راباخود می آوردند ومے بردند و در رنگ اردوی بادشاهی جمعیت خلائق در راه بایشان مے بود حتیٰ که مسموع شده پالگی های مردانه و پالگی هائے زنانه که از متعلقان ایشان همراه می بود گاهے بصد عددمی رسید گاهے زیاده ازان مے شدند و سواری هائے دیگر مثل کجاوه و گاڈی و ستور وغیره برین قیاس باید نمود شنیده شده که ماهی قبل ازسفر قوم را برای اصلاح راههای مے فرستادند که از رهگذار ها قطع جنگل و خار و خاشاک می نمودند و مایحتاج طریق و منازل راتهیه می فرمودند و بخشش و سخاو کرم آن قدر که از ایشان بوقوع آمد چه شرح نماید فی الجمله آیتے بودند از آیات الٰهی و رحمتی بودند از رحمت هائے سبحانی و تمام عمر شریف خود درابشغل احادیث بسر بردند و مسموع شده که چندین هزار احادیث باسناد یاد داشتند و بر فعلے که از ایشان صادر میشد حدیثے در آن باب می آوردند و آن فعل را مطابق بحدیث مبارک مے نمودند حتی، که بر نوشیدن آب احادیث، کثیره مے فرمودند۔

ترجمہ: اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ چھ ماہ کا عرصہ آپ لاہور گزارتے اور اپنے اہل وعیال، اقرباء ملازمین کو ساتھ رکھتے تھے اور دوسرے چھ ماہ پشاور میں قیام فرماتے اور وہاں پر بھی ان اہل وعیال اقرباء وملازمین کو ساتھ لے جاتے اور آپ کے راستے میں لوگ اس طرح سے جمع ہوتے جیسے بادشاہ کے آنے پر ہوتے تھے اور سننے میں آیا ہے کہ آپ کے ساتھ آپ کی اور آپ کے اہل وعیال کی جو پالکیاں ہوتیں تھیں وہ ایک سو کے قریب تھیں اور اسی طرح سے وہ لوگ جو کجاووں بیل گاڑیوں اور خچروں پر سوار ہوتے ان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اور سفر میں روانگی سے ایک ماہ پہلے لوگوں کو راستہ صاف کرنے اور وہاں سے جھاڑ جھنکار کو کاٹنے کیلئے اور منازل کے انتظام کیلئے بھیجا جاتا تھا اور آپ کی بخشش وعنایات کرم اس قدر تھیں کہ بیان ممکن نہیں الغرض آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور سبحانی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھیں۔ اور آپ نے تمام عمر احادیث مبارکہ کے مطالعہ میں گزاری اور آپ کو کئی ہزار احادیث بمع سند کے یاد تھیں اور آپ جو کام بھی فرماتے اس کے مطابق حدیث پاک بیان فرماتے تھے اور اس کام کو حدیث پاک کے مطابق فرماتے تھے حتیٰ کہ پانی پینے کے

متعلق آپ کو کئی احادیث یاد تھیں۔جو بیان فرماتے تھے۔

فقیر از زبان یکی از منتسبان ایشان شنیده ام که یکی از علمای پشاور بحرکت بعضی مرضاء القلوب باجماعة از طلبه جیده خود برای مذاکره بخدمت ایشان آمد و این عزیز در قوت علمیه و فصاحت تقریر و بلاغت تحریر سر آمد علمای زمان بود چون در حضور عالی باریاب شد صورت علوم تمامی و کمال از لوح دل وی محو گردید بطرف تلامیذ اشاره نمود همه آنهار انیز همان حالت روئے داده بود هیچ یکے از انها را حرفی بر زبان و بر دل نیامداز مجلس عالی بر خاستند و عجل خود در فتند و کتب را کشودند خود در ابقوت اصلی یافتند و بعضی مباحثه های دقیق را بتکرار همدیگر ضبط گرفته روز دیگر باز به نیت سابق آمدند همان حالت اول دیدند باز رجوع نمودند چون از مجلس عالی بیرون شدند خود را بقوت اصلی یافتند روز ثالث باز آمدند و کتب را نیز باخود آوردند به مجرد ملاقات ایشان در خود نظر کردند و متوجه شدند خود را عاری محض دیدند کتب خود را کشودند از الف تا با فرق نمی نمودند آن عزیز باتلامیذ خود بر قدم های مبارک ایشان افتاده و اظهار معامله خود نمودند خدمت ایشان فرمودند که فلان بحث و فلان بحث را ضبط نموده آمده بودند و جواب هر یک را بیان فرمودند آن عزیز باطلبه خود مرید ایشان شدند و صحبت والا اختیار نموده از برکت صحبت ایشان بهر کلی یافتند و از مجازان شدند۔

ترجمہ: فقیر نے آپ کے ایک مریدؒ سے سنا کہ پشاور کے علماء میں سے ایک نے بعض دلی بیماری رکھنے والوں کی تحریک پر یعنی بغض کی وجہ سے ایک دفعہ اپنے ساتھ طلباء کی ایک جماعت کو لیا اور آپ کی خدمت میں علمی مذاکرہ کیلئے آیا یہ شخص قوت علمیہ اور فصاحت و بلاغت میں اور تقریر میں اس وقت کے علماء کا سربراہ تھا۔جب وہ آپ کی خدمت میں باریاب ہوا تو اس کے دل سے علوم وکمال کی تختی صاف ہوگئی اور اس نے اپنے شاگردوں کو اشارہ کیا تو ان کی بھی یہی حالت تھی اور ان میں سے کوئی بھی ایک حرف بھی زبان سے ادانہ کرسکا،اور وہ خاموشی سے آپ کی مجلس سے اٹھ کر اپنے علاقہ میں چلے گئے۔اور کتابیں کھول کر جا کر دیکھنے لگے تو اپنے آپ کو اصل حالت پر پایا اور کچھ دقیق قسم کی ابحاث کو آپس میں تکرار کر کے یاد کرنے لگے اور پھر دوسرے دن اسی نیت سے پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پھر وہاں آ کر پہلی حالت پر ہو گئے اور واپس چل دیئے باہر آنے پر پھر اپنے اصلی حال پر آ گئے تیسرے دن اپنی کتابوں کو بھی لے کر آئے اور وہاں آ کر ملاقات کرنے کے بعد اپنے آپ کو ہر چیز سے عاری سمجھنے لگے اور اپنی کتابیں کھول کر پڑھنے کی کوشش کی تو حالت یہ تھی کہ الف اور با میں کوئی فرق نہ کر سکے یہ دیکھ کر وہ عالم اپنے تلامذہ کے ساتھ آپ کے پاؤں پر گر پڑا اور اپنے معاملہ کا اظہار کیا آپ نے ان کی روئیداد سن کر فرمایا کہ تم نے فلاں بحث اور فلاں بحث یاد کی تھی اس کا جواب یہ ہے اس کا یہ ہے یہ معاملہ دیکھ کر وہ اپنے طلباء کے ساتھ آپ کا مرید ہو گیا اور آپ کی صحبت اختیار کر کے کلیۃً فائدہ حاصل کیا اور آپ کا خلیفہ مجاز بنا۔

و خدمت والده شریفه فقیر حضرت بی بی صاحبه قدس سرها که خواهر زاده ایشان و یکی از صالحات کاملات زمان بودند مے فرمودند که،دو سن هفت سالگی بودم روز بیست نهم رمضان مبارک را روزه داشتم و همان روز بخدمت ایشان مرید شدم چون از تلقین فارغ شدند متوجه من گردیدند حالتے بمن روئداو که لذت آن الی الیوم از من نرفته همانا که خلص نسبت عالیه را بطریق اندراج النهایه فی البدایة بمن القانمودند و آن قدر رسوخ عقیدت و کمال محبت که بجناب ایشان داشتند در تحریر نمی آید و کسیکه فی الجمله از جناب

ایشان کم اخلاص بود آنرابے بهره محض مید انستند و اگر از اهل طریق بوده باوسو معامله می نمودند اگر متنبه نمیشد سلب نسبت اومی،فرمودنداز انها این معنی رافقیر درحق یک از منتسبان مرشدے حضرت قیوم جهان قدس سره دیده نعوذ باللہ من غیرت اولیاء اللہ۔

ترجمہ: اور فقیر کی والدہ محترمہ حضرت بی بی صاحبہ قدس اللہ سرہا جو آپ کی خواہرزادہ تھیں اور کامل خواتین وصالحات میں سے تھیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے سات سال کی عمر میں رمضان المبارک کا ۲۹ انتیسواں روزہ رکھا تھا اور اسی دن آپ کی مرید ہوئی تھی اور جب میں ذکر کی تلقین اور توجہ سے فارغ ہوئی تو مجھ پر ایسی حالت ظاہر ہوئی کہ اس کی لذت میں آج تک محسوس کرتی ہوں کیونکہ اس خالص نسبت سے آپ نے اندراج النہایۃ فی البدایۃ کو میری طرف القاء کیا اور آپ سے اس قدر راسخ عقیدت اور کامل محبت رکھتی تھیں کہ تحریر نہیں کی جاسکتی اور جو شخص آپ سے نسبت کے باوجود اخلاص نہ رکھتا اسے بے بہرہ سمجھا جاتا اور اگر کوئی اہل طریقہ ہوتا اور اس سے آپ بے عملی دیکھتے تو اسے متنبہ کرتے اس کے بعد بھی اصلاح نہ کرتا تو اس سے نسبت سلب فرمالیتے یہ معاملہ میں نے اپنے مرشد حضرت قیوم جہاں قدس سرہ کے مریدوں میں سے ایک میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کی غیرت دینیہ سے پناہ میں رکھے۔

چون مدت عمر مبارک ایشان بانقراض رسیده شوق لقاء اللہ بر ایشان غلبه کرد طالب و داعی آن شدند و بقرب ارتحال خود مطلع گردیدند و اظهار آن می نمودند و حظ هاازان بر مے داشتند مسموع است که سی روزه ماه رمضان مبارک رااتمام به صحت ادا نمودند و ختمات تراویح رابطریق معمول خود تمام کردند شب عید فطر باصحت کلی بمستراح خود اضطجاع نمودند وقت نماز تهجد برای نماز بر خواسته وضو نمودند و ادعیه موقته آن وقت راخواندند و بنماز مشغول شدند بعد از فراغ نماز به مستراح رجوع نمودند تاصلوٰة بین النومین واقع شود چون بخواب رفتند بر نخواستند وقت صبح خادمه ایشانرابرای نماز بیدار نمود و الحاح کرداز ایشان اثر حس و حرکت ندید فغان بر آوردو فرزندان و متعلقان جمع شدند چون دست بر نبض میگذاشتند نبض متحرک مے بود و لطائف درسینه بے کینه،ایشان بذکر مشغول بودند و زعفران چون بر جبه می مالیدند خشک میشدوآئینه را چون قریب دم ودماغ مے آوردند اثر بخار نفس بر آن ظهر میشد حکماوغیره متحیر ماندند آخر الامر اهل کشف دریافتند که ایشان رحلت نموده اندسنه هزار ویک صدو هفتاد وهفت هجری بتاریخ شب غره شوال که شب عید فطر باشد ازین دار پر ملال بدین نوع ارتحال نمودند اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پس از رحلت مبارک ایشان صورت جمعیت ظاهری دراین خاندان کماهو نماندو تفرقه کلی رو نمود۔

ترجمہ: جب آپ کی عمر مبارک مکمل ہونے کے قریب ہوئی تو آپ کو شوق لقاء اللہ کا غلبہ ہوا۔ اور آپ ذات الٰہ کے طالب بن گئے اور اپنے وصال کے قرب کی خبر دے دی اور اس سے محفوظ ہوتے تھے آپ نے تیس روزے مکمل صحت کے ساتھ رکھے اور تراویح کی نماز مکمل معمول کے مطابق ادا فرمائی عید الفطر کی رات مکمل صحت کی حالت میں آرام فرمانے کیلئے لیٹ گئے اور پھر تہجد کی نماز کیلئے بیدار ہوئے اور وضو کرنے کے بعد اس وقت کی دعائیں پڑھیں اور نماز تہجد ادا فرماتی اور پھر لیٹ گئے تاکہ سنت پر عمل کرتے ہوئے نماز تہجد کو دو نیندوں کے درمیان کیا جائے جب آپ کو نیند آگئی اور صبح کی نماز کیلئے بیدار نہ ہوئے تو خادمہ نے آپ کو نماز کیلئے اٹھانے کیلئے آواز لگائی اور اس کے باوجود آپ کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو اس نے آہ وزاری شروع کی جسے سن کر صاحبزادے اور متعلقین جمع ہو گئے اور جب آپ کی نبض کو چیک کیا گیا تو نبض میں حرکت تھی اور لطائف سینہ مبارکہ میں ذکر میں مشغول تھے اور جب زعفران آپ کے چہرے پر لگایا گیا تو خشک ہو گیا اور مزید دیکھنے کیلئے جب سانس کی حرکت کو دیکھنے کیلئے آئینہ ناک کے قریب کیا گیا تو اس پر بھی سانس کے اثرات ظاہر تھے حکماء یہ سب

دیکھ کر حیران رہ گئے آخر کار اہل کشف نے بتایا کہ آپ رخصت فرما چکے ہیں۔آپ کا وصال ۱۱۷۰ھ یکم شوال عید الفطر کی رات کو ہوا اور اس جہاں سے رحلت فرمائی: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورۃ البقرہ:۱۵۶) آپ کی رحلت کے بعد اس خاندان میں پہلے جیسی جمعیت نہ رہی اور بکھر گیا۔

فقیر از زبان یکے از مریدان ایشان در قریہ شب قدر توابع پشاور شنیدم کہ قرب ارتحال ایشان بخدمت رسیدہ بودم مبلغ سہ روپیہ نذر بخدمت گذاشتم فرمودند این مبلغ را بردارو نزد خود امانت بدار فردای عید فطر بر قبر من بیا شخصے آمدہ اظہار خواھد نمود کہ همین، عدد مبلغ بذمہ این شخص قرض داشتم باوبدہ اما این معنی را مخفی دار آن شخص گفت کہ از خدمت عالی رخصت شدم و بمکان، خود درفتم رورمذکور بشهر آمدم خبر رحلت ایشان شنیدم بر قبر مبارک رفتہ بزیارت مشرف شدم بموجب امر عالی ساعتے در آنجا متوقف ماندم دیدم شخصے غریب بیامد و زیارت کرد وبمن گفت کہ بذمہ ایشان مبلغ کذا قرضداشتم الحال بفرزندان ایشان اظهار کنم یانہ کہ ایشان در عزا والد خود اند من آن وجہ را برآوردہ بوی دادم و گفتم ایشان این مبلغ برای تو بمن امانت داوہ بودند بگیر وبفرزندان ایشان حاجت اظهار تو نماندہ و ازین مقدمہ زیادہ از پیش معتقد ایشان شدم تواریخ ایشان بسیار جمع شدہ است امامیر غیاث الدین قدس سرہ چند فردے نظم فرمودہ۔

ترجمہ: فقیر نے آپ کے مریدین میں سے ایک سے پشاور کے نواح میں شب قدر بستی میں سنا کہ میں آپ کے پاس آپ کی رحلت کے قریب گیا اور تین روپیہ آپ کو نذرانہ پیش کیا آپ نے فرمایا یہ پیسے اٹھالو اور اپنے پاس امانت رکھو عید الفطر کی صبح میری قبر پر آنا وہاں ایک شخص تمہیں آکر کہے گا کہ اس شخص سے میں نے اتنا قرض لینا ہے اسے دے دینا اور اس بات کو پوشیدہ رکھنا وہ شخص مجھے بتاتا ہے کہ میں نے آپ سے رخصت لی اور اپنے گھر چلا گیا اور پھر عید الفطر والے دن جب میں شہر گیا تو آپ کے وصال مبارک کی خبر مجھ تک پہنچی اور پھر میں آپ کی قبر انور پر گیا اور زیارت سے مشرف ہوا اور پھر آپ کے حکم کے مطابق کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا اور اس دوران میں نے دیکھا کہ ایک اجنبی شخص وہاں آیا اور زیارت سے فراغت کے بعد مجھے کہنے لگا کہ آپ حضرت علیہ الرحمہ کے ذمہ میرا اتنا قرض تھا اور اب میں اس کے متعلق صاحبزادوں کو بتاؤں یا نہ بتاؤں کیونکہ وہ والد کے وصال کے غم وتعزیت میں مصروف ہیں میں نے اسے وہ پیسے نکال کر دے دیئے اور کہا کہ آپ نے یہ پیسے مجھے تمہارے قرض کیلئے امانت دیئے تھے یہ لے لو اور آپ کے صاحبزادوں کو بتانے کی ضرورت نہیں اور میں اس واقعہ سے آپ کا اور زیادہ معتقد ہو گیا آپ کی تاریخ وصال کو بہت سارے لوگوں نے جمع کیا ہے اور جو میر غیاث الدین علیہ الرحمہ نے نظم لکھی ہے ہم اسے یہاں تحریر کرتے ہیں۔

نظم

غلام محمد شہ اهل دل		امام ہدیٰ قطب ارض وسما

ترجمہ: غلام محمد اہل دل کے بادشاہ، امام ہدیٰ قطبِ ارض وسماء

مجدد صفت شاہ معصوم فر		سَعِيدِ ازل صِبغةُ الله لِقَا

ترجمہ: مجدد وصف شاہ معصوم، ازلی سعید اللہ کے رنگ کی ملاقات والے

زنور دلش منفعل آفتاب		بسانِ پدر بود صاحب لوا

ترجمہ: ان کے دل کے نور سے سورج کو روشنی ملی، ان کے والد صاحب لوا تھے

بشد عازم ملکدار البقا		چو زین دار فانی ملال آمدش

ترجمہ: جب اس دار فانی نے انہیں ملال دیا، تو فلک دار البقاء کو سفر کیا

بتشریف روحش مباهت نما		ملائکه همه خیر مقدم کنان

ترجمہ: سب فرشتوں نے خوش آمدید کہا، آپ کی روح کی تشریف آوری پر فخر کیا

چو شد روضه قدوة الاولیا		پشاور شد از مرقدش معتبر

ترجمہ: پشاور آپ کے مرقد سے معتبر بنا، کیونکہ وہاں قدوۃ الاولیاء کا روضہ بنا

بساطِ زمین گشت رشک سما		زانو ار آن روضه پر زنور

ترجمہ: وہ آپ کے روضہ کے انوار کے نور سے پُر ہے، زمین کا یہ ٹکڑا آسمان بن گیا

بفردوس جاکر دآن مقتدا		بتاریخ او شدند ایم زغیب

ترجمہ: اس تاریخ کو غیب سے آواز آئی، اس مقتداء کا مقام جنت الفردوس میں ہوا

سوای فرزندان و اخوان و اقربای مبارک ایشان نیز دیگر عزیزان بسیار از خدمت ایشان بدرجه کمال رسیده اند از آنها خدمت مرزا عمر خان شرزه خانے و خلیفه مسجدے استالفے ترکنه می و خواجه نظام خواجه خدری و خواجه حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ آئینه ساز کابلی این هر چهار عزیزان از باقی مجازان ممتاز شدند و مردم بسیار از اینها اخذ طریقه نمودند الی الیوم خلفای و فرزندان آنها ملتزم طریقه اند و ذکر باقی خلفای ایشان بتطویل میکشد و ذکر فرزندان ایشان در تذکره خامس و سادس قرار نموده و ذکر اخوان در تذکره سابع این منتخب ثبت میشود انشاء اللہ تعالیٰ و ختم این تذکره بایراد شجره مبارکه که خدمت میر غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ بطریق مثنوی در انتساب سبت علیه نقشبندیه تا بایشان نظم فرموده مے شود

ترجمہ: آپ کے صاحبزادوں، بھائیوں اور اقرباء کے علاوہ اور بہت سارے لوگ آپ کی تربیت سے درجہ کمال تک پہنچے ان میں سے مرزا عمر خان شرزہ خانی جو مسجد استقفعالی ترکئی کے خلیفہ تھے اور خواجہ نظام و خواجۂ خدری اور خواجہ حبیب اللہ کابلی جو آئینہ ساز تھے یہ چاروں شخصیات ان خلفاء میں ممتاز تھیں۔ اور بہت سارے لوگوں نے ان سے طریقہ عالیہ کے مطابق تربیت حاصل کی اور آج تک آپ کے خلفاء اور صاحبزادے آپ کے طریقہ عالیہ پر کاربند ہیں باقی خلفاء کا ذکر تطویل کا باعث بنے گا۔ اور آپ کے صاحبزادوں کا ذکر پانچویں اور چھٹے تذکرہ میں کیا جائے گا۔ اور آپ کے بھائیوں کا ذکر ساتویں تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا اور اس تذکرہ کا اختتام اس شجرہ مبارکہ کے ذکر سے کیا جائے گا جو حضرت میر غیاث الدین علیہ الرحمہ نے نسبت طریقہ عالیہ نقشبندیہ کو بیان کرتے ہوئے نظم میں لکھا ہے۔ اور وہ نظم یہ ہے:

نظم

کز غیر نبود نقش مابین		چون پیشتر از ظهور کونین

ترجمہ: جب ظہور کونین سے پہلے، نقش ونگار سامنے کچھ نہ تھا

جز شاهِ سریر لایزالی		کو بود بتخت بے زوالی

ترجمہ: ہمیشہ والے تخت کے بادشاہ سوا، وہ تخت بے زوال تھا

می خواست بخود که عشق زیاد		تصویر بشر بهانه سازد

ترجمہ: اپنی ذات سے عشق چاہا، تو تصویر بشر کا بہانہ کیا

دریائے تجلی صفاتش		جنبید زا قتضائے ذاتش

ترجمہ: تجلیٔ صفات کا دریا، اس کی ذات کے تقاضہ سے حرکت میں آیا

ناگاه ازان محیط بیحد		گردید ظهور نور احمد

ترجمہ: اچانک اس محیط بے حد سے، نور احمد ﷺ کا ظہور ہوا

زان نور ظهور انبیا شد		بنیاد سرادق سما شد

ترجمہ: اس نور سے انبیاء علیہم السلام کا ظہور ہوا، پھر آسمان کے پردوں کی بنیاد بنی

آمد زعدم پدید کونین		خیل ملک و گروه صنفین

ترجمہ: عدم سے کونین کا ظہور ہوا، فرشتوں کی جماعت اور جن وبشر

بشنو صفتش زایزاد پاک		لولاک لماخلقت الافلاک

ترجمہ: آپ کی صفات اللہ تعالیٰ سے سنو، اگر آپ کو نہ بناتا تو آسمان نہ بناتا

سلطان مقربان درگاه		شایان سریر لِیْ مَعَ اللّٰہ

ترجمہ: آپ مقربین بارگاہ کے سلطان، ''میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص وقت ہے'' کے تخت نشین۔

تاج سر انبیا مرسل		نور دل اولیاء اکمل

ترجمہ: انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے تاج، اولیاء کاملین کے دل کے نور

منشی صحائف حقائق		عنوان مکاتب دقائق

ترجمہ: صحائف حقیقت کی انشاء کرنے والے، دقائق کے اوراق کا عنوان

در صدف وجود آدم		مسجود ملائک مکرم

ترجمہ: وجود آدم کی سیپ کا نایاب موتی، سجودِ ملائکہ مقربین

یک لحظه ز هفت چرخ افلاک		بر جست چو برق چست و چالاک

ترجمہ: ایک لحظہ میں ساتوں آسمانوں سے، آگے گزر گئے چمکنے والی بجلی کی طرح

در راه توای رسول یزدان		میکائیل جبرائیل حیران

ترجمہ: تیرے راستہ میں اے رسول اللہ، میکائیل و جبرائیل حیران

نہ طاق سرد اقات خضرا		بوسید قدوم مرکبت را

ترجمہ: سبز پردوں کے نو اطباق، آپ کی سواری کے قدم چومے

ایخواجه بارگاه مقصود		مخصوص تو شد مقام محمود

ترجمہ: اے خواجۂ بارگاہ مقصود، مقام محمود تیرے لئے خاص ہوا

این رتبه نه هیچ انبیاراست		این جامه بقامت توزیباست

ترجمہ: یہ مقام کسی نبی کا نہیں، یہ لباس آپ کے جسم پر ہی جچتا ہے

یارب بجمال شاه لولاک		فخر دو جهان تاج افلاک

ترجمہ: اے رب شاہ لولاک کے جمال کے صدقے، فخر دو جہاں تاج افلاک کے صدقے

یارب بشه سر یر تصدیق		سلطان صحابه یعنی صدیق

ترجمہ: یا اللہ تخت تصدیق کے بادشاہ کے صدقہ، صحابہ کے سلطان یعنی صدیق

باحرمت آن امیر عادل		با آن شه تخت کشور دل

ترجمہ: یا اللہ حرمتِ امیر عادل، اس دل کے تخت کے شاہ کا وسیلہ

یا رب بحق علوم عثمان		غواص محیط نور فرقان

ترجمہ: یا اللہ وسیلہ علوم عثمان کا، نور فرقان کے محیط کے غوطہ زن کا

یا رب بحق علی شه دین		ابن عم خاتم النبین

ترجمہ: یا اللہ وسیلہ علی شاہ دین کا، خاتم النبیین کے چچازاد کا

یارب بشهادت امامین		سبطین رسول فخر کونین

ترجمہ: یا اللہ وسیلہ شہادت امامین، رسول فخر کونین کے پھول

یارب بامام اهل ارشاد		تاج الملوک زین عباد

ترجمہ: یا اللہ صدقہ امام اہل ارشاد، تاج الملوک زین العابدین

باحرمت باقرو جلالش		باجعفر صادق و کما لش

ترجمہ: صدقہ حرمت و جلالتِ باقر کا، وسیلہ کمالِ جعفر صادق کا

یارب بحق امام کاظم		آن کهف جماهراکارم

ترجمہ: یا اللہ وسیلہ امام کاظم کا، جو خزانہ ہیں تمام اخلاقیات کا

با آنکه علی رضا ست نامش	باید ز علوم و فیض عامش

ترجمہ: وہ جن کا نام علی رضا ہے، ہوا جن کے علوم سے فیض عام

بانور دل تقی شه دین	باسر نقی امام حق بین

ترجمہ: واسطہ تقی شاہِ دین کے نور دل کا، امام حق نقی کے سر کا

باجذبه عسکری و حالش	بابحر کمال بے زوالش

ترجمہ: واسطہ جذبہ وحالِ عسکری کا، واسطہ دریائے کمال بے زوال کا

باحرمت مهدی و خروجش	باطالع اختر و عروجش

ترجمہ: وسیلہ مہدی اور ان کے نکلنے کا، ان کے اعلی بخت وعروف کا

یارب بصفای شیخ الاسلام	آن قطب زمانه پیر بسطام

ترجمہ: یارب وسیلہ صفائے شیخ الاسلام، جو قطب زماں پیر بسطام ہیں

یارب بامیر کر کانی	باحرمت پیر خرقانی

ترجمہ: یارب وسیلہ امیر کرکانی کا، حرمت پیر خرقانی کا

یارب بابو علی جان باز	شهباز فضای گلشن راز

ترجمہ: یارب وسیلہ بوعلی جاں باز کا، فضائے گلشن راز کے شہباز

بایوسف تخت ملک ایقان	باآن ماه آسمان عرفان

ترجمہ: وسیلہ یوسف جو ملک یقین کا تخت، واسطہ اس آسمان معرفت کے چاند کا

باحرمت شاه غجدوانی	سرمست شراب لامکانی

ترجمہ: واسطہ حرمت شاہِ غجدوانی کا، سرمست شاہ لامکانی کا۔

یارب بولائے خواجه عارف	آن بحر حقائق معارف

ترجمہ: یارب خواجہ عارف کی ولایت کا صدقہ، وہ جو سمندر ہیں حقائق معارف کے

یارب بولائے خواجه محمود	باخواجه علی که شمع دین بود

ترجمہ: یا اللہ واسطہ خواجہ محمود کی ولایت کا، واسطہ شمع دین خواجہ علی کا

یارب بیقین پیر سماس	آن شاه سریر ملک انفاس

ترجمہ: یا اللہ واسطہ یقین پیر سماس، وہ شاہ ملک انفاس کے تخت کا

باحرمت آن امیر سادات		آن بحر خوارقات عادات

ترجمہ: واسطہ اس امیر سادات کی حرمت کا، جو سمندر ہے خوارق عادات کا

با حرمت آنکه نقشبند است		از پر تو ذات بهر ه مند است

ترجمہ: وسیلہ ان کا کہ وہ نقشبند ہیں، عکس ذات سے بہرہ مند ہیں

یارب بحق کمال یعقوب		کو داشت بجذب حال مغلوب

ترجمہ: یا اللہ وسیلہ کمال یعقوب کا، کہ وہ رہے جذبہ حال سے مغلوب

یارب برضای پیر احرار		مواج محیط بحرانوار

ترجمہ: یارب پیر احرار کی رضا کا واسطہ، بحر انوار کی امواج کے محیط کا

باحرمت زاهد نکو نام		کو بود رواج دین اسلام

ترجمہ: وسیلہ زاہد نیکو نام کا، کہ ان سے دین اسلام کو رواج ملا

یارب بخشوع آن حق اند یش		فیاض زمانه خواجه درویش

ترجمہ: یا اللہ وسیلہ اس حق اندیش کے خشوع کا، فیاض زمانہ خواجہ درویش کا

باحرمت امکنه شه دین		سیمرغ فضای قاف تمکین

ترجمہ: وسیلہ شاہ دین امکنی کا، کوہ قاف تمکین کی فضاء کے سیمرغ

باحرمت ذات خواجه باقی		کز خویش فنا است باتو باقی

ترجمہ: واسطہ ذات خواجہ باقی کا، کہ وہ اپنی ذات سے فنا تیری ذات سے باقی

با آن شه با رگاه سرمد		قطب ملکو ت شیخ احمد

ترجمہ: وسیلہ بارگاہ سرمد کے شاہ کا، قطب ملکوت شیخ احمد کا

یا رب بوقا ر خواجه معصوم		کو در صف اولیا است قیوم

ترجمہ: یا اللہ واسطہ وقار خواجہ معصوم کا، جو صف اولیا میں قیوم ہیں

با حرمت آن شه فلک جاه		قیوم زمانه صبغة اللہ

ترجمہ: واسطہ ان شاہِ آسمان جاہ کا، قیوم زمانہ صبغۃ اللہ کا

باآنکه امام عارفان است		شمس فلک محققان است

ترجمہ: وسیلہ ان کا جو امام عارفاں ہے، آسمان محققین کے سورج ہیں

با آن جذبات شاه مرحوم		قطب دو جهان غ‍ـ‍ـرم معصوم

ترجمہ: وسیلہ شاہ مرحوم کے جذبات کا، قطب دو جہاں غلام معصوم کا

یا رب بر موز آن نکو زاد — فر زند رشید قطب اوتاد

ترجمہ: یارب واسطہ اچھے اوصاف والے کے رموز کا، فرزند رشید قطب اقطاب کا

شا ئسته آن سر یر مسند — یعنی شه دین غلام محمد

ترجمہ: تخت مسند کے شائستہ، یعنی شاہ دین غلام محمد

با حلقه ذکر صوفیا نش — باجذب دل قلندر انش

ترجمہ: واسطہ حلقۂ ذکر کے صوفیاء کا، جذبۂ دل کے قلندروں کا

باباد شهان کشور فقر — باجوهر یان گوهر فکر

ترجمہ: واسطہ کشور فقر کے شاہوں کا، واسطہ گوہر فکر کے جوہریوں کا

باتیز ورروزگان آن راه — باهم نفسان ذکر الله

ترجمہ: واسطہ اس راہ پر تیز چلنے والوں کا، واسطہ ذکر اللہ کے سانسوں

با شیر و شان بیشه راز — طائر صفتان عرش پرواز

ترجمہ: مخزن راز کے شیروں کا، صفات عرش کی پرواز کرنے والوں کا

باذکر سبحان علیا — با منجذ بان صحن غبرا

ترجمہ: واسطہ سبحان کے اعلیٰ ذکر کا، صحن غبراء کے مجذوبوں کا

فیض بغیاثی از کرم بخش — یک مشر به زان می قدم بخش

ترجمہ: فیض غیاثی کا کرم عطا ہو، اس مشرب سے ایک قدم مجھے عطا ہو

گر چه به فعل ز شتم و بد — بخشا بطفیل آل احمد

ترجمہ: اگرچہ فعل میرے برے اور بد ہیں، آل احمد کے طفیل بخشش فرما

در محفل قدس محرمم ساز — بانوار تجلی همدمم ساز

ترجمہ: محفل قدس میں محرم بنا، نور تجلی کا ساتھی بنا

یک جرعه ز جام نحن اقرب — دل می طلبدبده تو یارب

ترجمہ: ایک گھونٹ نحن اقرب کے پیالہ سے، دل تجھ یہی طلب کرتا ہے

از خدمت ایشان شش فرزند خلف شدند اول خدمت حضرت جیو صاحب که در احمد شاهی مدفون اند اسم ایشان شاه غلام حسین است ثانی خدمت حضرت جیو صاحب که باوالد خود در پشاور مدفون اند اسم ایشان شاه غلام حسن است این هر دو حضرات از باقی

اخوان ممتاز بودند و نسبت عالیه باوجود صحبت پدر از جد بزرگوار خود حضرت قطب الاقطاب حاصل نموده بودند و به بشارات عالی، از ایشان سر افراز گشته چون احوال این هر دو اکابر تفصیل مے طلبد برای ذکر احوال هر یکی تذکره علیحده مذکور میشود انشاءالله تعالیٰ او این رو ده بزرگوار از یک والده بودند و والده ایشان از اولاد حضرت شیخ الجن و الانس جناب حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالیٰ عنه بوده است ازان خدمت والد و جد ایشان حرمت این هر دو فرزندر ازیاده از فرزندان دیگر داشتند باقی چهار فرزندان ایشان در این تذکره مذکور می شوند فرزند ثالث حضرت قطب الاقطاب نهنگ دریای عرفان غوث الزمان حضرت میان عبد الرحمٰن قدس سره از جمله اصحاب و یاران مخصوص و ممتاز بحضرت پیر دستگیر خود در قید حیات بارشاد طلاب و مرجع خلائق آن وقت اعلی و ادنی صاحب کشف و کرامات در شان آن ولایت پناه هویدا و آشکارا بود اکثر خلفای ایشان در اتکان پشاور و احمد شاهی خلافت و ارشاد بر پاوفائز اندو میان عبد الرحمٰن که فرزند ثالث ایشان است در حضور والد خود رحلت نمود و بسیاز مردم داخل طریقه علیه بوسیله او شدند و بسیار صحبت موثر دا ت از وے یک پسر خلف شد حضرت میان محمد شاه نام از چشم معذور بوده و حفظ کلام مجید داشت و بعضے علوم لابدی رابیاد داشت و ارشاد می نمودند فرزند رابع ایشان حضرت میان محمدی نام داشتند خدمت ایشان در علوم ظاهری پایه مولویت داشتند و شعر بسیار خوب می فرمودند و دیوانی دارند تمام در نعت و مدح جناب نبوے صلی الله علیه و آله وصحبه و سلم جمع نموده اند و تخلص خود را الطفے قرار داده اند این غزل نعت از فرموده ایشان بیاد فقیر بود ایراد نمود۔

ترجمه: آپ نے چھ صاحبزادے پیچھے چھوڑے ان میں سے پہلے حضرت جیو صاحب علیہ الرحمۃ جو احمد شاہی میں مدفون ہیں۔ ان کا نام شاہ غلام حسین ہے۔ دوسرے حضرت جیو صاحب جو کہ اپنے والد محترم کے ساتھ پشاور میں مدفون ہیں ان کا نام شاہ غلام حسن ہے۔ یہ دونوں حضرات باقی سب بھائیوں سے ممتاز تھے۔ باوجود والد محترم کی حیات کے نسبت عالیہ اپنے دادا بزرگوار حضرت قطب الاقطاب سے حاصل کی اور آپ کئی بشارات عالیہ سے نوازے گئے۔ ان دونوں اکابر کے احوال تفصیل طلب ہیں۔ اس لئے ان کے احوال کا ذکر انشاء اللہ علیحدہ کیا جائے گا۔ یہ دونوں صاحب زادے ایک والدہ سے ہیں اور ان کی والدہ حضرت شیخ الانس والجن حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ اور تیسرے صاحبزادے حضرت قطب الاقطاب دریائے معرفت غوث زماں حضرت میاں عبدالرحمن قدس سرہ آپ اپنے تمام پیر بھائیوں اور خلفاء سے ممتاز تھے۔ آپ حضرت دستگیر علیہ الرحمۃ کی زندگی میں ہی استاد طلاب اور مرجع خلائق تھے۔ اس وقت کا اعلیٰ ادنیٰ صاحب کشف وکرامت آپؒ کی ولایت سے آشکار تھا آپ کے اکثر خلفاء پشاور کے مضافات میں رشد و ہدایت کے سلسلہ میں مصروف تھے اور آپ کے فرزند ثالث میاں عبدالرحمن اپنے والد کی زندگی میں ہی اس دنیا سے رخصت فرما گئے تھے۔ جن کے وسیلہ سے طریقہ عالیہ میں بہت سارے لوگ داخل ہوئے اور آپ کی صحبت بہت زیادہ اثر رکھتی تھی۔ آپ کا ایک صاحبزادہ تھا جو کہ آنکھوں کی بینائی سے معزور تھا اور اس کا نام حضرت میاں محمد شاہ تھا۔ انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا اور بعض ضروری علوم بھی یاد کئے تھے اور رشد و ہدایت کا مشغلہ کرتے تھے اور آپ کے چوتھے فرزند حضرت میاں محمد تھے آپ علمی پایہ میں مکمل عالم تھے اور شعر بڑے اچھے کہتے تھے آپ کے دیوان بھی ہیں اور وہ سب حضور ﷺ کی مدح و نعت میں ہیں اور آپ کا تخلص لطف تھا۔ آپ کی یہ غزل جو نعت میں ہیں وہ مجھے یاد ہے اسے ذکر کیا جا رہا ہے۔

نعت محمد ﷺ

ای کہ تو احمد و محمود و محمد لقبی	سید ابطحی و ہاشمی و مطلبی

ترجمہ: اے وہ ذات جس کا احمد ومحمود ومحمد لقب ہے، سید ابطحی ہاشمی ومطلبی ہے

ای کہ شاہان جہان جملہ گدایان تو اند	رحمتے عالمے و خواجہ قدس نسبی

ترجمہ: اے وہ جس کے تمام جہاں کے شاہ گدا ہیں، عالمین کی رحمت اور قدسی النسب خواجہ ہیں

بو البشر راز وجود تو شرف در کونین	کہ از نسلش چو تو ممتاز نہ شد ھیچ نبی

ترجمہ: ابوالبشر کو تیرے وجود سے دونوں جہانوں میں شرف والا، کہ ان کی نسل سے آپ جیسا ممتاز کوئی نبی نہ ہوا

چہ خلیل و چہ کلیم و چہ نجی و چہ مسیح	ھمہ حیران کمال تو بدین بو العجبے

ترجمہ: کیا خلیل وکلیم اور نجی ومسیح، تیرے کمال سے سب حیران وتعجب خیز ہیں

هود باصالح و داود سلیمان یوسف	روز محشر بتو محتاج شفاعت طلبے

ترجمہ: ہود سے صالح اور داؤد وسلیمان ویوسف، روز محشر میں محتاج ہو کر تجھ سے شفاعت طلب کریں

توئی ای مرسل امی کہ بہ حیثیت دارد	باھمہ علم و خرد روح امین حکم صبی

ترجمہ: تو اے رسول امی یہ حیثیت بہتر رکھتا ہے، تمام کا علم وعقلِ روح امین اور آپ سے بچہ جیسا

گشت مستی اخلاق تو ای مرجع کل	چہ جنوبی چہ شمالی و چہ شرقی غربی

ترجمہ: سب کے لئے تیرے اخلاق کی مستی مرجع بن گئی، کوئی جنوب سے ہو یا شمال سے یا مشرق سے یا مغرب سے

ای قریشی مضری المدنی المکی	مہ خورشید لقانخل حدیق عربی

ترجمہ: اے قریشی مضری ومدنی ومکی، لقاء کے سورج اور باغ عرب کی کھجور

جز ثنای تو نیاید زمن نامہ سیاد	ذکر فکری سحری نالہ و فغان شبی

ترجمہ: میرے نامہ سیاہ میں، تیری ثناء کے سوا کچھ نہیں، سحر میں میرا ذکر وفکر رونا رات میں آہ وفغان

داعوای مدح تو کردن نہ بلطفے زیبا است	گر چہ گفتہ سخنی چند ور ازبی ادبی

ترجمہ: تیری مدح کا دعویٰ کرنا میرے لطف کو زیبا نہیں، اگر چہ کچھ گفتگو بے ادبی میں کی ہے

وخدمت ایشان بعد از والدشریف خود بخدمت عم بزرگوار خویش حضرت مرشدے قیوم جہان گردیدہ اخذ فوائد زوائد نمودہ انداز ایشان پسر خلف نشدہ وفرزند خامس ایشان میان خیر الدین اند از ایشان یک پسر خلف شدہ میان محمد عمر نام فرزند سادس ایشان میان عبدالرحیم نام بودند واز ایشان پسرے نماندر حمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ترجمہ: آپ اپنے والدمحترم کے بعد اپنے چچا بزرگوار حضرت مرشدی قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کے پاس رہے اوران سے باطنی فوائد حاصل کئے۔ اوران کا کوئی

صاحبزادہ نہ تھا۔آپ کے پانچویں صاحبزادے میاں خیر الدین ﷫ ہے ان سے ایک صاحبزادہ تھا جن کا نام محمد عمر تھا اور چھٹے فرزند میاں عبدالرحیم تھے ان کا کوئی صاحبزادہ نہ تھا (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)۔

تذکر خامس از منتخب سادس در ذکر
حضرت جیوصاحب شاہ غلام حسین واولاد ایشان قدس اللہ اسرارھم

خدمت ایشان ابتدائ اخذ طریقہ علیہ از خدمت جدبزرگوار خود نمودہ و از نسبت عالیہ ایشان مستفیض شدہ بامر مبارک رجوع بوالد ماجد خود کردند و سلوک تسلیک را بخدمت ایشان باتمام رسانیدند و مجاز شدند و در حضور والد خویش بارشاد مشغول بودند جماعت کثیر از ایشان مستفاد گردیدند و در حضور وارشاد ایشان عالم گیر شدہ چنانچہ در عصر خویش مرجع کل بودند وقوت علمیت ایشان بنھج کمال بودہ و پایہ معرفت ورای حال واحوال بلک از حال گذشتہ بمحول حال پیوستہ بودند خلفای صاحب کمال از ایشان بوقوع آمدند و دراطراف عالم انتشار یافتند و طریقہ راارواج کلی دادند اگر تعداد خلفای ایسان نمودہ شود بتطویل خواھد انجامید و سخاو کرم ایشان زائد البیان و مذکور ھر لسان است وفات ایشان در غربت واقع شدہ در بلدہ قندھار و مدفن مبارک ایشان دربلدہ مذبور قرار یافتہ و بر مزار مبارک ایشان مخلصان احاطہ در مسجد حوض و امکنہ فقرا ساختہ اند امروز مرجع کل احیای آن بلدہ،مزار فیض آثار ایشان است و قبور اموات آن شہر در جوار رحمت وثار عالی قرار یافتہ طرف شرقے شہر متصل بدامان کنار جوی شاہ واقع شدہ طوبی لمن زارہ۔

چھٹے انتخاب سے پانچواں ذکر
حضرت جیوصاحب شاہ غلام حسین اور آپ کی اولاد (قدس اللہ اسرارہم)

آپ نے ابتداء طریقہ عالیہ اپنے دادا بزرگوار سے حاصل کیا اور نسبت عالیہ کا استفادہ کیا اور پھر آپ کے حکم سے والد ماجد کی طرف رجوع فرمایا اور سلوک احسان کو آپ کے ہاں مکمل کیا اور خلیفہ مجاز بنے اور اپنے والد کی موجودگی میں ارشاد میں مشغول ہو گئے۔آپ سے کثیر جماعت نے استفادہ کیا اور آپ کا طریق ارشاد عالمگیر ہو گیا۔آپ اپنے زمانہ میں مرجع کل بن گئے تھے اور آپ کی قوت علمیت کمال پر تھی اور معرفت ورائے کا پایہ حال واحوال بلکہ حال سے گزر کر محول حال جل جلالہ سے جاملا تھا آپ کے خلفاء صاحب کمال تھے جو کہ اطراف عالم میں پھیل گئے۔اور طریقہ عالیہ کو رواج دیا اور اگر آپ کے خلفاء کے متعلق لکھا جائے تو لمبا ہو جائے گا۔آپ کی سخاوت وبخشش کی شہرت زبان زد عام ہے آپ کا وصال سفر کی حالت میں ہوا آپ کا مقبرہ قندھار میں ہے اور متوسلین نے مقبرہ کے ساتھ مسجد حوض اور زائرین کیلئے قیام گاہ کا اہتمام کیا ہے۔اور آپ کا مزار اس علاقہ کے لوگوں کیلئے مرجع ہے اور اس کے قبرستان کو اتنی شہرت ہے کہ لوگ آپ کے مزار کے گرد اپنے مردوں کو برکت کیلئے دفن کرتے ہیں۔اس قبرستان کا ایک کنارہ شہر کے مشرق سے ملا ہے اور نہر کے کنارہ واقع ہے۔جو اس کی زیارت کرے اس کے لئے بشارت ہے۔

و فرزندان گرامی ایشان چھار بودہ اند اکبر آنھا میان غلام مجتبی نام داشتند و از والد خود مجاز بودند و خلائق بسیار از ایشان اخذ

طریقه نمود ند و خلفاے بسیار از ایشان بروی کار آمده و در قندهار وهرات خلفای ایشان رواج کلی دارند و ایشان بحد مولویت بوده از ایشان دو پسر خلف شده اما در حیات ایشان صغیر بودند ذکر فرزند ثانی حضرت جیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ که الیوم در قید حیات اند صاحب مسند اجداد کبار ایشان اند اسم ایشان میان ادریس است و مشهور بحضرت میان قاضی اند اخذ طریقه عالیه از والد ماجد خود نموده اند و بدرجات کمال فائض شده در صغر سن مجاز گردیده بودند و عالمے از ایشان اخذ طریقه عالیه نموده فائض گردید ند الحال وجود شریف ایشان بسے مغتنم است و سلسله اکابر از ایشان برپا اخلاق و اوصاف ایشان در قید قلم و بند رقم بتعسر گنجائش یابد و قوت علمیت ایشان مستغنے از بیان است و تمام عمر را بتدریس بسر برده اند الحال مشغول دائمی ایشان قرأة صحیح بخارے شب و روز درآن مشغول اند فقیر چون اکثر بصحبت ایشان رسیده مجلس ایشانرا خالی از شغل کتاب مذبور نیافته ام و در علوم و معارف حضرات الیوم کم کسی راچون ایشان اطلاع خواهد بود و بیان معارف به تدقیقات لازمی و تحقیقات واجبی از ایشان باید شنید فی الجمله مجموعه فضائل کمالات ظاهری و باطنی اند و باحضرت میان فضل احمد جی مرحوم صحبتها نموده حظها گرفته اند اللهم متّع المسلمین بِطولِ حیاتِه یرحم اللہ عبداً قال أمیناً و فرزند ثالث حضرت جیو صاحب میان محمد عِیٖسی نامداشتند و در علمیت فائق وقت بودند و از نسبت والد خود بهره ور و مجاز و رسوخ عقیده کلی باجداد مبارک خود داشتند و آثار صلابت بانقراض رسیده در بلده پشاور رحلت نمودند در جوار ضریع بزرگور خود آسودند رحمۃ اللہ علیہ رحمةً واسعةً چهارم فرزند حضرت جیو صاحب میان غلام رسول نامداشتند در ابتداے نشو و نمای جوانی رحلت نمودند رحمۃ اللہ علیہ رحمةً واسعةً۔

ترجمه: آپ کے چار صاحبزادے تھے ان میں سے بڑے کا نام میاں غلام مجتبیٰ تھا جو کہ اپنے والد کے خلیفہ مجاز تھے۔ اور کثیر مخلوق نے آپ سے سلسلہ کی تعلیم حاصل کی اور آپ کے خلفاء کافی تعداد میں ہیں جو قندھار ہرات میں اپنے سلسلہ کو رواج دینے والے ہیں آپ مکمل عالم دین تھے آپ کے دو صاحبزادے تھے جو کہ آپ کی زندگی میں چھوٹے تھے۔

اور دوسرے آپ کے صاحبزادے جو کہ آج کل زندہ ہیں اور اپنے اجداد کے مسند نشین ہیں۔ آپ کا نام میاں ادریس ہے۔ اور حضرت میاں قاضی کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ آپ نے طریقہ عالیہ اپنے والد سے حاصل کیا اور درجہ کمال پر فائز ہوئے اور چھوٹی عمر میں ہی اجازت مل گئی۔ اور ایک جہاں نے آپ سے کسب فیض کیا ان دنوں میں آپ کا وجود غنیمت ہے اور آپ سلسلہ اکابر پر قائم ہیں۔ آپ کے اخلاق و اوصاف کو قید تحریر میں لانا ممکن نہیں آج کل آپ مسلسل شب و روز صحیح بخاری کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ فقیر جب بھی آپ کی صحبت میں گیا کبھی بھی آپ کو اس کتاب سے خالی نہ پایا۔ اور علوم و معارف کی معلومات آپ جیسی آج کل کسی کو کم ہی ہوں گی اور معارف واجبی و دقائق لازمی کا بیاں آپ ہی سے سننا چاہئے الغرض آپ کی ذات مجموعہ کمال و فضائل باطن و ظاہری ہیں۔ اور حضرت میاں فضل احمد کی صحبت اختیار کی اور ان سے خط ارشاد حاصل کیا۔ اے اللہ آپ کی لمبی زندگی سے مسلمانوں کو نفع عطا فرما اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو آمین کہے۔

اور تیسرے فرزند حضرت جیو صاحب میاں محمد عیسیٰ علیہ السلام ہیں علمیت میں آپ کا بہت بڑا مقام تھا اور نسبت کا علم اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور خلیفہ مجاز ہوئے آپ کو اپنے اجداد سے متعلق راسخ عقیدہ تھا آپ پر آثار شجاعت و صلابت واضح تھے اور کمالات کا عروج آپ کی پیشانی سے واضح تھا عمر کے آخری مراحل آپ نے پشاور میں گزارے جب اس دنیا سے رحلت فرمائی تو آپ کو اپنے دادا بزرگوار کے پہلو میں دفن کیا گیا رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

آپ کے چوتھے فرزند حضرت جیو میاں غلام رسول صاحب ﷫ تھے جو جوانی کی ابتدائی عمر میں ہی اس دنیا سے پردہ فرما گئے تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

تَذکرہ سَادس از منتخب سَادس در ذکر حضرت شاہ غلام حسن و فرزندان ایشان قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم

خدمت ایشان اخذ طریقه از خدمت جد بزرگور حضرت قطب الاقطاب نموده اند و به نسبت های خاصه ایشان بهره مند گردیده باذن مبارک ایشان رجوع بو الد خود نمودند و سلوک طریقه رابترتیب از ایشان کرده اند و بدرجات کمال و اکمال رسیده مجاز شده اند و در حیات والد خود بارشاد مشغول بودند و عالمی از ایشان اخذ طریقه نموده اند آن قدر ارشاد ایشان وسعت پذیر فته که مرتبه اول که بکابل آمدند روز اول هژده هزار کس رجال و نساء در نزد ایشان داخل طریقه شدند و روز دیگر از کثرت خلائق حساب وسیاهه راموقوف نمودند و خلفاے صاحب کمال از ایشان بسیار ماندند و ارشاد ایشان انتظام کلی یافت و در هر قریه از قرای کابل خلیفه از ایشان متمکن است و کذلک در دیگر بلدان و مسموع گردیده که آن قدر جذب در صحبت ایشان بود که اکثر مردم حلقه ایشان بهوش میشدند و بعضی بجنون مے رسیدند باوجود مراعت طریقه که مدار آن خفیه است اهل حلقه ایشان ضبط خود نمی توانستند نمود و مال بوجدمے کشید و از کثرت تواجد غلغله در تمامی محله مے آفتاد و رهگذار از هجوم خلائق بسته می شد و بر همه آنها وجد سرایت می نمود و در کوچه و بازار مدهوشان سر شار افتاده بودند یکی از مریدان ایشان نزد فقیر نقل نموده که روزے وقت را در یافته بخدمت عرض نمودم که مدار طریقه عالی بسکوت است و حضرت نیز امر سکوت مے نمایند اما مردم خود را نمی توانند یافت باعث آن چه باشد تبسم نموده فرمودند که شیر مستان نقشبندی کاسات مئے قادری مے نوشند یعنی نسبت ما از نسبت مادری چاشنی از نسبت قادری گرفته از ان نشه دوبالا دارند و ضبط خود نمی توانند نمود۔

چھٹے انتخاب سے چھٹا تذکرہ

حضرت شاہ غلام حسین اور آپ کے صاحبزادے (قدس اللہ اسرارہم)

آپ نے طریقہ عالیہ کا حصول اپنے دادا بزرگوار حضرت قطب الاقطاب سے حاصل کیا اور آپ کی نسبت سے بہرہ مند ہوئے اور آپ سے اجازت ملنے کے بعد اپنے والد کی طرف رجوع فرمایا اور طریقہ کے سلوک کے راستہ کی تربیت آپ سے حاصل کی اور درجات کمال پر پہنچ کر سند اجازت وخلافت حاصل کی اور اپنے والد کی زندگی میں ہی ارشاد وطریقت کا کام شروع کر دیا اور خلق کثیر نے آپ سے فیض طریقت حاصل کیا اور آپ کے سلسلہ کو اتنی وسعت ملی کہ پہلی دفعہ آپ جب کابل تشریف لائے تو ایک دن میں دس ہزار مردوں اور عورتوں نے آپ کے دست پر بیعت کی اور دوسرے دن لوگوں کی کثرت کی وجہ سے حساب کا کام چھوڑ دیا گیا۔ اور آپ کے صاحب کمال خلفاء بے شمار ہیں۔ اور آپ کے طریق سلسلہ کا فیضان بڑا منظم تھا۔ اور کابل کی ہر بستی وشہر میں آپ کے خلفاء ہیں اور اسی طرح دور دراز کے شہروں میں بھی اور آپ کے حلقہ ذکر میں اس طرح سے جذب تھا کہ اکثر شاملین ذکر بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ اور بعض پر جنون کی کیفیت

طاری ہو جاتی تھی۔ باوجود کہ آپ کیفیات میں اخفاء پر کاربند رہتے لیکن اس کے باوجود آپ کے حلقہ میں آنے والے مریدین اپنے احوال پر ضبط نہ کر سکتے تھے اور وجد کا شکار ہو جاتے اور جس کی وجہ سے پورے محلہ میں شور مچ جاتا تھا۔ اور گلیوں میں ہجوم اکٹھا ہو جاتا تھا اور ان سب پر وجد کی کیفیت سرایت کر جاتی تھی اور وجد سے مدہوش لوگ بازاروں میں سرشار پھرتے تھے آپ کے مریدین میں سے ایک نے فقیر کے پاس ذکر کیا کہ ایک دن میں نے وقت میں فرصت دیکھتے ہوئے آپ سے عرض کیا حضرت آپ کا طریقہ عالیہ تو سکوت پر مبنی ہے اور آپ بھی سکوت کا حکم دیتے ہیں لیکن کچھ لوگ اپنے احوال پر قابو نہیں رکھ سکتے (یعنی وجد میں آ کر شور مچاتے یا چھلانگیں لگاتے اور کپڑے پھاڑتے ہیں اور زور زور سے ھوھو کرتے ہیں) اس کی کیا وجہ ہے آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا کہ نقشبندی مست شیر قادری پیالے شراب عشق پیتے ہیں یعنی میری نسبت کے ساتھ میری مادری نسبت کی چاشنی کو قادری نسبت سے حاصل کرتے ہیں جس سے نشہ دوبالا ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے اپنے احوال پر ضبط نہیں کر سکتے۔

فرد:

ازین افیون که ساقی درمی افگند		حریفا نرانسر ماند ونه دستار

ترجمہ: اس افیون سے جو ساقی نے شراب میں ڈالی، حریفوں کا سر رہا نہ دستار رہی۔

وآخر عمر نسبت موروثی برایشان غلبه کرد اهل صحبت ایشان بتمکین ووقار آمدند واز غلغله وبیقراری تسکین یافتند خدمت ایشان رساله دربیان سلوک وتسلیک املا فرموده اند وکار را بر طالبان سهل نموده ودران بسے مدراج معارف را بیان کرده اند ودر مجلس عالی ایشان آن قدر صلابت ایشان مستولی بود که کسی را یارای تکلم نبود ومزاج مبارک ایشان جلال امیز بود وهیئت ایشان ودلها متمکن فقیر صحبت ایشان را در صغر یافته بودم آن قدر التفات ومهربانی که نمی نمودند هرکز یارای تکلم نداشتم بخاطر فقیر نیست که در حضور ایشان متکلم شده باشم۔

ترجمہ: آخری عمر میں آپ پر نسبت موروثی نے غلبہ کیا اور آپ کے اصحاب صحبت سکون و وقار میں آ گئے اور شور شرابے سے سکون میں آ گئے۔ آپ نے سلوک و تسلیک پر ایک رسالہ بھی لکھا ہے۔ جس سے اس معاملہ کا سمجھنا طالبین کے لئے آسان ہو گیا ہے اور اس میں آپ نے بہت سارے مدارج و معارف کو بیان کیا ہے۔ اور آپ کی مجلس عالی پر اس قدر قدرت و رعب تھا کہ کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ تھی اور آپ کا مزاج جلال آمیز تھا اور آپ کی ہیبت دلوں میں رہتی تھی فقیر آپ کی صحبت میں بچپن سے رہا ہے مجھ پر آپ بہت زیادہ التفات و مہربانی فرماتے تھے لیکن کبھی بھی بات کرنے کی جرأت نہ کی اور فقیر کے دل میں ایک دفعہ کا واقعہ بھی محفوظ نہیں کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بات کی ہو گی۔

نقل تصرفات وخوارق ایشان از حد زیاده مسموع شده اکثرے بخاطر نمانده واز آنچه بخاطر مانده دوسه تصرف ایشان نوشته میشود صوفی عبد الله نام مردے ار مستفیضان ایشان ظاهر نمود که روزے در نواحی کابل بقرب چاردهی بایشان بودم پالکی مبارک ایشان را در راهے می بردند ناگاه قطعه ابرے بر آسمان ظاهر شد وپهن شدن گرفت مقارن دامان کوه چند سیاه خانه از قبیله مهمند نزول نموده بودند خدمت ایشان بجانب ابر نگاه نمودند باز بطرف سیاه خانه هائے دیدند وساعتے متأمل شدند وبفقیر خطاب نموده فرمودند که زود خود را باین سیاه خانها برسان وباهل آن بگو که فلانے در اینجا می آید اگر قبول کردند زود بیا فقیر خود را رسانیده پیغام رسانیدم آنها از

قبول نزول ایشان اباکردند بخدمت رسیده معروض داشتم سر مبارک خودرا جنبانیده برزبان مبارک آوردند الراضی بالضرر لایستحق النظر فرمودند که مردم قدام رابقلعه خودراهنما شده خود مقدم شووزود تهیه مکان نما که باران شدید بنظر مے آید فقیر صوفیان راکه در قدام بودند بقلعه خود راه نمودن شدم وخود مقدم شده تهیه مکان نزول ایشان نمودم چون خدمت ایشان بدر قلعه رسیدند باران بشدت تمام ریزش نمود وخدمت ایشان مکدر بقلعه درون شدند فقیر ترسیدم که مبادا از من ملول شده اند معروض داشتم، که باعث ملال ذات عالی چه باشد فرمودند که در ابربلائے بسر اهل سیاه خانهابنظر آمده ملتجی بررفع آن شدم معلوم نمودند که گربترغیب ترا در خانهائے خود برند ازین بلیه نجات یابند وآنهانزول مرادرمکان خود قبول نفرمودند آن بلیه برآنهاواقع شد برزبرج قلعه برآمده مشاهده احوال آنهابکن فقیر از برج متفحص شدم دیدم که سیلے عظیم از کوه آمده وخانهائے آنهارابر داشته بدریاملحق نمود واقعه رابعرض رسانیدم فرمودند که الراضی بالضرر لایستحق النظر

ترجمہ: آپ تصرفات اور کرامات بے حد سننے میں آئے ہیں جن میں سے اکثر مجھے یاد نہیں اور جو مجھے صحیح طرح یاد ہیں ان میں سے دو تین کا ذکر یہاں کرتے ہیں۔آپ کے مریدین میں ایک جس کا نام عبداللہ تھا وہ کہتا ہے کہ میں ایک دن کابل کے نواحی علاقہ چاردہی میں آپ کے ساتھ تھا آپ کی پالکی کو اٹھا کر آگے لے جارہے تھے کہ اچانک آسمان پر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور آگے بڑھنے لگا وہاں پر قریب ہی پہاڑ کے دامن میں چند خانہ بدوش مہمند قبیلہ سے وہاں پر قیام کئے ہوئے تھے آپ نے بادل کی طرف دیکھا اور پھر ان گھروں کی طرف دیکھا کچھ دیر وہاں پر تأمل فرمایا اور فقیر سے فرمایا جاؤ اور ان خیمہ والوں سے جا کر کہو کہ فلاں یہاں آیا ہے (آپ نے اپنے متعلق کہا) اور اگر تم چاہو تو وہ تمہارے پاس آئیں۔فقیر گیا اور انہیں پیغام دیا تو انہوں نے آپ کے یہاں آنے کو پسند نہ کیا میں نے واپس آکر معاملہ کی خبر دی یہ سن کر آپ نے اپنے سر کو ہلایا اور زبان مبارک سے فرمایا ''جو اپنی تکلیف پر راضی ہو وہ نظر رحمت کرنے کا مستحق نہیں'' اور آپ نے فرمایا جاؤ اور لوگوں کو آگے جا کر قلعہ کا راستہ بتاؤ اپنے مکان میں جانے کی تیاری کرو کیونکہ بارش آنے والی ہے فقیر صوفیاء کے آگے گیا اور اپنے قلعہ کی طرف لے جانے لگا اور میں آگے بڑھا کہ آپ کے تشریف رکھنے کیلئے گھر میں مناسب انتظام کروں جب آپ قلعہ کے دروازے پر پہنچے تو بارش نے شدت اختیار کر لی اور آپ جب قلعہ میں داخل ہوئے تو چہرے پر پریشانی کے آثار تھے فقیر ڈر گیا کہ شاید مجھ سے ملول ہیں میں نے عرض کیا کہ اس ملال کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اس بادل میں مجھے ان خانہ بدوش کے سر پر مصیبت نظر آئی۔ میں ے اس کو دور کرنے کی التجاء کی تو مجھے کہا گیا کہ اگر تمہیں رغبت سے اپنے گھر لے جائیں تو اس بلا سے انہیں نجات مل جائے گی۔اور انہوں نے میرے وہاں جانے کو پسند نہیں کیا اور وہ بلا ان پر واقع ہو چکی ہے تم جاؤ اور قلعہ کے برج پر کھڑے ہو کر ان کے احوال کی خبر لاؤ فقیر ان کے احوال کی چھان بین کیلئے گیا تو دیکھا کہ بارش کی وجہ سے پہاڑوں کے اوپر سے سیلاب کا پانی آیا اور ان کے گھروں کو بہا کر دریا میں لے گیا یہ واقعہ واپس جا کر میں نے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔جو اپنے ضرر پر راضی ہو وہ نظر رحمت کرنے کا مستحق نہیں۔

نظم

زهے غلام حسن پیر عارف کامل		چوکر دعزم مسلم بسیر باغ عدن

ترجمہ: زہے غلام حسن پیر کامل، جب اس نے ارادہ کیا باغ عدن کی سیر کا

بفر قتش زهمه شهر غلغله برخاست		بماتمش همه جاجمع شدچه مردچه زن

ترجمہ: ان کی جدائی سے تمام شہر میں شور مچ گیا، ان کی وفات سے ہر جگہ مردوزن اکھٹے ہو گئے

سحر رچشم کواکب فشاندۃ قطرہ زاشک		زغم بخون شفق شام کرد تردامن

ترجمہ: صبح نے ستاروں کی آنکھوں سے قطرہ اشک بہائے، ان کے غم سے خون کے ساتھ شفق نے تردامن کے ساتھ شام کی

زبیر عقل جوجستم وصال تاریخش		جواب داد که تاریخ شان مجواز من

ترجمہ: عقل کے پیر سے جب میں نے ان کی تاریخ وصال طلب کی، جواب دیا ان کی تاریخ مجھ سے نہ مانگ

زاهل شهر شنوکزغمش چه میگویند		شنید از همه سو نعره هی غلام حسن

ترجمہ: اہل شہر سے سنو کہ ان کے غم سے کیا تلاش کرتے ہیں، ہر طرف سے نعرہ سنا کہ وہ غلام حسن ہے

مزار شریف ایشان در پشاور در جنب والد بزرگوار خود متصل مرقد حضرت قدوۃ الاولیاء سمت مغرب است إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ خدمت ایشان کثیر الاولاد بودند اماپسران ایشان سوای بنات هفت نفر خلف شدند فرزند اول ایشان میان غلام اسمٰعیل نام داشتند و بمحاسن و کمالات آراسته بودند تمکین و وقار شعار ایشان بود ازعلوم ظاهری بهره کلی داشتند و سلوک باطنی رابخدمت والد خود باتمام رسانیده بودند مردم بسیار اخذ طریقه ازوی نموده بودند وبعد از والد شریف خود بر مسند والد در پشاور بودند و فرزند ثانی ایشان والدفقیر اند که حضرت شاه غلام نبی نام داشتند و والده ایشان نیز از سادات کرام بودند بعد از بهره علوم ظاهری کسب کمالات باطنی از خدمت والد خود نموده اند و مجاز گردیده و نامه ارشاد بدستخط جد شریف برای ایشان نزد فقیر موجوداست ایرادمی رود۔

ترجمہ: آپ کا مزار شریف پشاور میں اپنے والد محترم حضرت قدوۃ الاولیاء کے پہلو میں مغرب کی طرف ہے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کثیر الاولاد تھے۔ آپ کے بیٹوں میں سے بیٹیوں کے علاوہ سات باقی رہے۔ پہلے آپ کے فرزند میاں غلام اسماعیل تھے آپ محاسن وکمالات سے آراستہ تھے اور تمکین ووقار آپ کا شیوہ تھا اور علوم ظاہری میں آپ کامل تھے اور سلوک باطنی اپنے والد کے پاس مکمل کیا تھا اور آپ سے کثیر مخلوق نے طریقہ عالیہ حاصل کیا۔ اور اپنے والد کے بعد مسند نشین ہوئے۔ اور دوسرے بیٹے فقیر کے والد تھے جن کا نام شاہ غلام نبی تھا اور آپ کی والدہ بھی سادات کرام سے تھیں علوم ظاہری میں کمال حاصل کرنے کے بعد باطنی کمالات کیلئے اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خلیفہ مجاز بنے اور آپ کا ارشاد خط جو دادا محترم سے ملا تھا وہ ان کے دستخط کے ساتھ فقیر کے پاس موجود ہے۔ اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ معلوم جمیع طالبان راه حق سبحانه وتعالیٰ و جمیع مخلصان حضرات عالی شان غزنی و کابل و کوه دامان و قندهار و ترکستان رابوده باشد ازاین جانب فقیر غلام حسن سلام سنت الاسلام مطالعه نمایند و خمس الاوقات باجماعة درویشان در حلقه ها و اذکار ختم در دعائے سلامتی ایمان شمایان مخلصان مشغولیم بعده آنکه مخفی نماند در این وقت فرزندے ارشدی جامع الکمالات نور چشمی میر غلام نبی که اجازت نامه چهار طریقه که مراد نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه است بموجب امر حضرات عالیشان رخصت این چهار طریقه راداده شد هر طالب راکه ذوق طلب راه حق جل وعلا در طریقه

حضرات عالیہ نقشبندیہ و جمیع طریقہ ھا باشد مرید شوند کہ بہر خواھند یافت و خوشنودی حضرات عالیشان خواھد شد و نجات در این است از کمالات حضرات ایشان بشرط آنکہ بر سجادہ شریعت مستقیم و بر حب اولیاء اللہ و مرشدان طریقت مستقیم و سر گرم با شند انشاء اللہ تعالیٰ بکمال مکمل خواھند رسید و خدمت فرزندے ارشدی جامع الکمالات میر غلام نبی را نیاز تمامی اینجانب دادہ باشند کہ باعث رضای حضرات عالی شان و رضامندی این فقیر خواھد شد چرا کہ شما جمیع خلیفہ ھای و مریدھار ابایشان سپردہ شد میباید کہ در خدمت ایشان حاضر باشند و اگر ھر کدام رو گردان این خاندان حضرات شود خدا و رسول خدا و حضرات عالی شان و نیز این فقیر از او نارضا باشد چرا کہ رضای فرزندی رضائے فقیر است زیادہ چہ نوشتہ شود و السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

جمیع طالبان حق سبحانہ وتعالیٰ اور جمیع مخلصین حضرات عالی شان غزنی، کابل، کوہ دامان، قندہار، ترکستان کو معلوم ہونا چاہئے کہ فقیر غلام حسن کی طرف سے سلام سنت الاسلام کا مطالعہ کیا گیا اور پانچوں وقت درویشوں کی جماعت کے ساتھ حلقہ ذکر و دعا سلامتی مریدین کیلئے ہم مشغول ہیں۔ اور اس کے بعد یہ بات مخفی نہ رہے کہ میرا فرزند ارشد جامع الکمالات نورچشمی میر غلام نبی کو چاروں سلاسل یعنی نقشبندیہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کی اجازت دی گئی ہے۔ بموجب امر حضرات عالیشان کے ان سلاسل کی اجازت دی گئی ہے تا کہ جسے راہ حق جل وعلیٰ کی طلب کا ذوق ہو وہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ اور تمام طرق میں مرید ہو اور اپنا حصہ حاصل کرے تو حضرات عالیشان کی خوشنودی کا باعث ہوگا۔ اور نجات دارین کا سبب ان حضرات کے کمالات ہیں اس شرط کے ساتھ کہ شریعت کے راستہ پر استقامت رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکمل کمال حاصل ہوگا۔ اور فرزندِ ارشد میری غلام نبی کو اس طرف سے تمام نیازمندی حاصل ہے۔ جو کہ رضائے حضرات عالیشان اور اس فقیر کی رضامندی کا باعث ہے۔ کیونکہ تمام مریدین اور خلفاء کو ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور جو ان سے روگردانی کرے گا وہ اس خاندان اور اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ اور حضرات عالی شان اور اس فقیر کی ناراضگی کا باعث ہوگا کیونکہ میرے فرزند کی رضا فقیر کی رضا ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

ذکر خوارق عادات ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خوارق بسیار از ایشان مخلصان اظہار می نمایند کہ ایراد آن بتطویل مے انجامد از آنہا نقلے از زبان حضرت والدہ بیاد فقیر است نوشتہ می شود۔

آپ کی کرامات وعادات ﷺ

آپ کے خوارق وکرامات جو آپ کے مریدین نے بتائے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو اختصار لمبا ہو جائے گا۔ لیکن جو میں نے اپنی والدہ کی زبان سے سنے ہیں ان میں سے چند کا یہاں ذکر کیا جارہا ہے۔

والدہ فقیر مے فرمودند کہ در ایامی کہ تراحاملہ بودم روزے والدتو فرمودند کہ بخانہ ما فرزند نرینہ تولد خواھد شد و ھمچون این خال

سیاه که بر صدر من است بر صدر او خواهد بود و طویل العمر و غیره بشارات عنایت نمودند چون تولد شدی بعینه همان نوع خال که بر صدر والد تو بود بر سینه تو بوده است و الیٰ الحین آن خال بر صدر مائل به پهلوی چپ فقیر موجود است و کذٰلک وقت حمل برادر فقیر میان ضیاء الحق نیز فرموده بودند که خالے که بر کتف من است بر کتف این پسر خواهد بود و هم چنین وقت حمل همشیره نیز فرموده بودند که این مرتبه بخانه ما دختر تولد خواهد شد و در جوانی رحلت خواهد کرد فوقع کما اخبر۔

ا۔ فقیر کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب میں تم سے حاملہ ہوئی تو ایک دن تمہارے والد مجھے فرماتے ہیں میرے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا اور جو یہ تل میرے سینے پر ہے اس کے بھی ہوگا۔ اور وہ لمبی عمر والا ہوگا اور بھی کئی بشارات کا ذکر کیا۔ اور جب تم پیدا ہوئے تو اسی طرح تمہارے سینے پر بھی تل تھا جو تمہارے والد کے تھا۔ اور وہ تل ابھی تک سینہ پر تھوڑا سا دائیں پہلو کی طرف فقیر کے سینہ پر ہے۔ اور اس طرح تمہارے بھائی ضیاء الحق کے حمل کے وقت بھی فرمایا کہ جو تل میرے کندھے پر ہے وہ میرے اس پیدا ہونے والے بیٹے کے بھی ہوگا۔ اور اس طرح میری ہمیشیرہ کے متعلق فرمایا کہ اس دفعہ میرے گھر میں بیٹی پیدا ہوگی اور جوانی میں اس دنیا سے رحلت کر جائے گی۔ اور یہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ والد صاحب نے فرمایا تھا۔

خدمت مرشدی و حضرت قیوم جهان مے فرمودند روزے والد شما کتابتے بجانب من نوشته بودند و در آن کلمات ناملائیم ثبت نموده بود بخاطر گران آمد شخصے پرسید که چه مکتوب است که شما را ملول ساخته است گفتم کاغذ غلام نبی است که مقدمات ناملائم نوشته است در آن هنگام ملهم ساختند که حضرت غلان نبی بگو که وے پایه محبوبیت دارد و از محبوبان ناز معقول است خدمت مرشدی حضرت قیوم جهان قدس الله سره الاقدس میفرمودند که زهے طالع والد شما که در آخرت اور اهم مقام حضرت بی بی صاحبه می باید شد که مقدمه زوجیت این امر را استدعی است روزی رساله منظومه والد شریف در دست فقیر بود فرمودند که چه در دست داری رساله را بخدمت گذاشتم دیدند و بسیار پسند یدند و تحسین نمودند خدمت ایشان را در توکل پایه بلند و عالی بود حتیٰ که او را معین هر گز نمے پسند یدند و مردم از مشاهده اخراجات و کثرت عیال و خدمت صادر و وارد و صوفیان مقرری که همیشه در خانقاه بودند متحیر مے ماندند و حمل مے نمودند که ایشان در کیمیا دسترس دارند بعضے بخدمت ایشان ظاهر نمودند که شمارادر کیمیا دسترس عظیم است چه شود که ما را نیز بنمایئد خدمت ایشان تبسم نموده فرمودند که کیمیای ما مکتسبی نیست موهبتے است که بنمودن راست نمی آید و آن توکل کامل است که از مواهب ایزدی است مرتبه ثانی که فقیر بعزم حج بقندهار رسیدم و بزیارت ایشان مشرف شدم، بفقیر فرمودند که قرب ارتحال معلوم مے شود ترا نباید که از نزد من بروی حج فرض ادا ساخته باید که بامنباشی و بعد از من سرپرستی عیال و خدمت فقرا نمای فقیر معروضداشت که از کابل باراده حج بر آمده ام و الحال تقاعد خیلی برمن گران است امید از کرم عالی، آنکه فقیر را رخصت فرمایند آب بچشم آورده فرمودند که حسبنا الله و نعم الوکیل ترا بخدا سپردم وقت رخصت تا بیرون شهر بوداع بر آمدند و ادعیه مسنونه وداع خواندند فرمودند که از راه خدا گر دایند محال است و الا نه رخصت نمیدادم چرا بار دیگر ملاقات معلوم نمی شود ازفقیر گریه کنان جدا شدند و فقیر نیز گریان بودم فقیر چون بشرف زیارت روضه مشرف شدم معلوم نمودم که بطریقه، عزار پرسی معامله درمیان آمد چون فقیر از احکام حج خلاص شدم و از زیارت کامیاب گردیدم بسرعت از راه خشکی مراجعتہم نمودم در راه موانع بسیار واقع شد چون بشکار پور رسیدم خبر ارتحال ایشان رسید تاسف دامن گیر شد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ

رَاجِعُوْن، سنه هزار و دو صد و بیست و شش در ماه جمادی الاول بجوار رحمت بحق مشرف شدند و مدت عمر ایشان پنجاه و شش سال شد در ایام مرض مریدان را فرمودند که تا آمدن محمد فضل بکسی رجوع ننمایند و چون او بیائد از و مشغول شوید و دیگر وصایا بمریدان نمودند و وصیت نامه برای فقیر نوشته بدست ملا هراتی که از ملتزمان صحبت ایشان بود دادند و تاکید نمودند که بدست دیگرے نخواهی داد و در آن بعضے اشعار رنگین از زاده طبع خویش ثبت فرموده بودند و لله الحمد که آن ودیعت بفقیر رسید ع بوسیدم و بر مردمک دیده نهادم:۔ و این قطعه در ماده تاریخ ایشان از فقیر منظوم شده

ترجمہ: میرے مرشد کریم قیوم جہاں ﷺ فرماتے ہیں۔ایک دن تمہارے والد نے مجھے خط لکھا اور اس میں کچھ نامناسب کلمات لکھے جنہیں پڑھ کر میرے دل پر گراں گزرا میری کیفیت دیکھ کر ایک شخص نے پوچھا اس خط میں کیا لکھا ہے کہ آپ رنجیدہ ہو گئے۔میں نے کہا یہ کاغذ غلام نبی نے لکھا ہے اور اس میں کچھ ناشائستہ الفاظ تحریر کئے ہیں اسی وقت مجھے الہام کیا گیا کہ غلام نبی سے کہو کہ وہ مرتبہ محبوبیت رکھتا ہے اور محبوبوں کے ناز معقول ہوتے ہیں۔

حضرت مرشدی قیوم جہاں ﷺ فرماتے ہیں تمہارے والد کا نصیب کتنا اچھا ہے کہ اس کا مقام آخرت میں بی بی صاحبہ والا ہوگا کیونکہ مرتبہ زوجیت اسی امر کا تقاضا کرتا ہے۔

ایک دفعہ میرے ہاتھ میں ایک منظوم رسالہ تھا والد صاحب نے دیکھ کر فرمایا کیا ہے میں نے وہ رسالہ انہیں پیش کر دیا اسے دیکھ پسند فرمایا اور خوبی بیان فرمائی والد صاحب کا توکل میں بڑا مقام تھا اور کبھی کسی کی مدد کو پسند نہیں فرماتے تھے اور لوگ آپ کے اخراجات اور اہل وعیال کی کثرت اور آنے والے صوفیا و سالکین کی خدمت اور خانقاہ میں مستقل اپنے صوفیاء کے اخراجات کو دیکھ کر حیران تھے اور کہا کرتے تھے یہ سونا بنانے کا فن جانتے ہیں اس لئے اتنے اخراجات کو بغیر سبب کے پورا کر لیتے ہیں بلکہ بعض لوگوں نے کہا بھی کہ آپ فن کیمیا گری جانتے ہیں ہمیں بھی سکھائیں آپ نے مسکرا کر جواب دیا کہ میرا کیمیا گری کا فن کسبی نہیں عطائی ہے وہ سکھایا نہیں جا سکتا اور وہ توکل کامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی حاصل ہوتا ہے ایک دفعہ فقیر حج کے ارادہ سے قندھار پہنچا اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوا والد صاحب نے فقیر سے فرمایا کہ میری رحلت کا وقت قریب ہے لہٰذا تجھے نہیں چاہئے کہ مجھ سے دور جاؤ تم نے حج فرض ادا کر لیا ہے تمہیں چاہئے کہ میرے پاس رہو اور میرے بعد اہل وعیال کی سرپرستی کرو اور فقراء کی خدمت کرو فقیر نے عرض کیا حضور میں حج کے ارادہ سے کابل سے یہاں تک آیا ہوں اور اب اس خیال کو دور کرنا ممکن نہیں اور آپ کے کرم عالی سے امید ہے کہ فقیر کو رخصت فرمائیں گے یہ سن کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

ترجمہ: ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔(سورۃ آل عمران:۱۷۳)

تجھے میں خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور رخصت کرنے کے لئے شہر کے باہر تک آئے اور مسنون دعائیں پڑھنے کے بعد فرمایا کہ راہ خدا سے واپس کرنا محال ہے ورنہ میں رخصت نہ دیتا کیونکہ دوبارہ ملاقات نہیں ہوگی اور پھر روتے ہوئے فقیر سے جدا ہو گئے اور فقیر بھی رو رہا تھا اور فقیر جب روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو اس وقت درمیان میں تعزیت کا معاملہ بھی آیا اس کے بعد فقیر جب احکام حج سے فارغ ہوا اور زیارت سے کامیاب ہوا تو واپسی کیلئے خشکی کا راستہ باوجود مشکلات کے بڑی تیزی سے طے کیا اور جب شکار پور پہنچا تو آپ کی رحلت کی خبر ملی جس کی وجہ سے افسوس دامن گیر ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (سورۃ البقرہ:۱۵۶)

آپ جمادی الاول ١٢٢٦ھ کو رحمت الٰہی جل وعلیٰ سے ملے آپ کی عمر مبارک ٥٦ سال تھی اور بیماری کے دنوں میں آپ نے مریدین سے فرمایا کہ محمد فضل کے آنے تک کوئی بھی یہاں سے نہ جائے اور جب وہ آجائے تو سلوک کیلئے اس کے پاس مشغول ہو جانا اور باقی وصایا مریدین سے کئے اور فقیر کیلئے ایک وصیت نامہ لکھ کر ملا ہراتی کو دیا وہ آپ کے مخلصین اور مقربین سے تھا۔ اور اسے تاکید فرمائی کہ کسی اور کو نہ دینا اور اس میں آپ نے اپنی طبع رنگین کے مطابق کچھ اشعار بھی تحریر فرمائے۔ الحمدللہ وہ وصیت فقیر تک پہنچ گئی میں نے اسے بوسہ دیا اور آنکھوں کی پتلیوں پر سجایا۔ اور یہ قطعہ آپ کے مادۂ تاریخ میں نظم کیا۔

نظم

آن عارف ولی که غلام نبی بداد		چون شد برون زحیطه این نیزه خاکدان

ترجمہ: وہ عارف ولی جو غلام نبی ظاہر ہوا، جب اس خاکداں کے زمرہ سے باہر ہوا۔

عریان شد از لباس جسد بهر وصل یار		در بر گرفت شاهد مقصود در زمان

ترجمہ: وصل یار کیلئے جسم کے لباس سے باہر آیا، زمانہ میں مقصودِ محبوب کے بغل گیر ہوا۔

در مرغذار قدس بصد گونه آب و تاب		بادار وان اقدس والاش جاودان

ترجمہ: قدسی باغ میں سینکڑوں ناز و انداز سے، ہمیشہ رہنے والے دوستوں کے ساتھ ہے۔

گفتم خرد بسال و صال لش چه یافتے		چون خرده بین اهل جهانی ونکته دان

ترجمہ: میں نے عقل سے کہا کہ ان کا سال وصال کیا ہے، مثل اہل جہاں عقلمند اور نکتہ دان۔

گفتنا که رو تو باسر سالش حساب کن		بردند روح انوار اور ابه قدسیان

ترجمہ: کہا جاؤ تم سر سے اس کے سال کا حساب کرو، اس کی روح کو قدسیوں کے ساتھ لے جایا گیا۔

فرزند ثالث جد شریف میان مسجدے اند و والده ایشان صبیه جناب فرد الکاملین سرمست باده قیوم فنافی الرسول حضرت شاه صبغة الله جیو رحمة الله علیه است که در ذکر اوشان رمزے بدان رفته الحال اکبر اعمام فقیر ایشانند در باجور بارشاد فیض رشا و مشغول اند و مردم، آن نواحی بایشان اخلاص کلی دارند حکام و رعایا آن نواحی از مخلصان ایشانند و فرزند رابع جد شریف میان ابو الحسن اند و فرزند پنجم ایشان میان عبد الوهاب است و فرزند ششم ایشان میان حاجی نام دارند و فرزند هفتم ایشان میان غازی است و این هر دو صاحبزاده که اخیر ذکر شدند از بطن والده و الدفقیر اند و تربیت بنزد و الدفقیر یافته اند۔

ترجمہ: میرے دادا محترم کے تیسرے صاحبزادے میاں مسجدے ہیں ان کی والدہ فرد کاملین سرمست بادۂ قیوم فنافی الرسول ﷺ حضرت شاہ صبغۃ اللہ جیو صاحب علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی ہیں ان کا ذکر پہلے کچھ گزر چکا ہے اور اب وہ میرے سب سے بڑے چچا ہیں اور باجوڑ میں ارشاد فقراء میں مشغول ہیں۔ اس علاقہ کے لوگ آپ کے ساتھ بڑے مخلص ہیں حکام اور رعایا آپ کے تابع ہیں۔ اور دادا محترم کے چوتے صاحبزادے میاں ابوالحسن ہیں اور پانچویں میاں عبد الوہاب اور چھٹے میاں حاجی ہیں اور ساتویں میاں غازی اور یہ جو دو آخری صاحبزادے ہیں فقیر کی دادی یعنی میرے والد کی والدہ کے بطن سے ہیں اور انہوں نے والد محترم سے تربیت حاصل کی ہے۔

تذکرہ سابع از منتخب سادس در ذکر احوال حضرت شاہ عزت اللہ وباقی فرزندان حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرزند دویم حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم احمدنام داشتند در محبت والد شریف خود فانی بودند وازان محبت نتائج کلی یافتند از ایشان یک پسر خلف شدہ میان نثار احمد نام ومیان سراج احمد فرزندوی بودہ فرزند ثالث بود فرزند رابع حضرت قطب الاقطاب میان عبد القدوس نام وارند از ایشان یک پسر خلف شدہ فرزند خامس ایشان سلوک بخدمت برادر خود قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد نمودہ اند و باعلی درجات کمال فائض شدہ وبہ نسبت خاصہ مجددی رسیدہ اند واز خدمت برادر خود مجاز گردیدند وجہانی از ایشان منور شدہ معاملہ ارشاد ایشان عالم گیر بود خلفای ایشان طرق جاری دارند ارباب جاہ و ریاست را رجوع کلی بخدمت ایشان بودہ اوصاف و اخلاق ایشان مستحق کتاب علیحدہ است خدمت ایشان مرتبہ مداریت داشتند سخا و کرم ایشان منت بر اہل زمان گذاشتہ بود ہمت عالی ایشان بنوعی بود کہ دنیا و مافیہا در نظر ایشان حکم متاع غرور داشت اگر بالفرض تمام امتعہ دنیای بایشان تعلق میداشت و آنرا بیک کس میدادند ہنوز از عطایائے خود محجوب می بودند آن قدر مہربانی کہ برفقیر داشتند اگر احصای آن نمایم مثل ربع این مجموعہ جمع شود و خدمت ایشان بعمر مسنون رسیدہ در بلدہ کابل بوصال حضرت باری مشرف شدند بتاریخ دو از دہم بمتابعت سید البشر سرافراز گردیدند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن بیرون شہر کابل برتپہ مشرف بر چمن، در دامن پشتہ مرنجان شرقی بلدہ مذکور آسودند احمد خان نور زی کہ از مرید ان صمیمی ایشان بود نبای مزار فیض آثار ایشان، نمودہ مسجد و احاطہ و چاہ و مکان ترتیب دادہ وتیمور شاہ بادشاہ درانی باغیکہ قریب مزار ایشان است مسمی بگلاب باغ در صرف مزار ایشان مکان یافت طوبی لہ و بشرے الیوم مزار مبارک ایشان مرجع خلائق است یزار و یتبرک بہ رحمۃ اللہ علیہ از ایشان ہفت، پسر خلف شدند اکبر آنہا میان شاہ بیگ است کہ مسند ایشان باوتعلق دار دامروز در یارکند بر ہنمونی بر یہ مشغول است فرزندثانی ایشان میان شاہ نواز نام داشت در صورت این مخدوم زادہ پنج فرزند دیگر حضرت شاہ عزت اللہ قدس سرہ داشتند حافظ عباس و میان الیاس ومیان علیم اللہ و میان نعمت اللہ و میان حرمت اللہ اند اللہم وفقہم فیما تحب و ترضی ذکر فرزند سادس حضرت قطب، الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہ جناب قطب الاقطاب و العارفین غوث الکاملین حضرت پیر محمد صادق در قید حیات پیر سر مست بادہ قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم نور اللہ تعالیٰ مرقدہ و جناب قطب الاقطاب حضرت غلام محمد قدس سرہ بر شریعت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام محکم بدرجہ کمال و محبت حضرات ذو البرکات قدس اللہ اسرارہم مزین، بعلم و تحصیل علم ظاہری و باطنی آراستہ و بخدمت حضرت قبلہ دارین خود بطریقہ مبارک مشرف شدہ بودند و مخلوق الہیٰ جل شانہ از ارشاد ایشان در دار السلطنۃ کابل و کوہ دامن و توابع و اطرافہا ہر طرف و از جلال آباد از دست مبارک ایشان ہزار ان کسان، بتوبہ وانابت و تلقین مشرف شدند واز اعزازان و شرفایان و عزیز ان تاثیر مجلس و صحبت ایشان بہر کس تاسر و سرایت

میشدند و حرص و هوای و ریای بوجود مسعود راهی نداشت و همواره ظاهرا و باطنا بخلق محمدی علیه الصلوٰة والسلام آراسته و عمر مبارک ایشان شصت و سه سال بود در پشاور بجوار حق رحلت نمودند ازان حضرت سه فرزندان خلف شدند هر واحد مسند ارشابکمالات صوری و معنوی آراسته بودند حضرت میان محمد اسحٰق و میان حضرت غلام محی الدین و حضرت میان محمد یعقوب ذکر فرزند سابع حضرت قطب الاقطاب میان عبد الاحد اند مشهور بمیان کالو جیو از ایشان چهار فرزند خلف شده میان غلام رسول و میان غلام حیدر و حافظ عبد الحمید و میان فضل حق ذکر فرزند ثامن حضرت قطب الاقطاب حضرت میان بشیر الله قدس سره اند خدمت اشاین در عین نشو نمای جوانی وقوت نسبت باطنی لا ولد رحلت نموده اند مکارم اخلاق زائد البیان است مردم کوهستان و بخراب و کابل و توابع مریدان ایشان اند که بعد ارتحال ایشان بحضرت مرشدی قیوم قیوم جهان گردیده اند یکی از مریدان ایشان نقل نمود که در ایامیکه ایشان امرد بودند روزے من در رکاب ایشان بودم در رهگذر شخصے بطرف ایشان نگاه انداخت گستاخانه متصل آن نگاه کور شد بعده بخدمت ایشان آمده گریه وزاری آغاز نمود پس از التجاے بسیار پاره خاکے برداشته دادند که در چشم خود بکش چون کحل الجواهر آنرا بچشم انداخت فی الحال بینا شد تصرفات ایشان را اگر بیان نمایم باید که نصف این مجموعه دیگر بیقرایم رحلت ایشان در غربت واقع شده در بلده لاهور ازان جاتابوت ایشان را بدار الارشاد سرهند بردند و در جوار والد ماجد خود مدفون شدند خدمت ایشان و حضرت قیوم جهان قدس الله تعالیٰ سره الاقدس و والده حضرت بی بی صاحبه از یک مادر بودند ذکر فرزند تاسع حضرت قطب الاقطاب حضرت مرشدی قیوم جهان اند اسم مبارک ایشان در افتتاح کتاب ذکر یافته و کیفیت احوال ایشان به منتخب سابع حواله نموده شد و باعث بر جمع این مجموعه ذکر ایشان شده

بیت

مثنوی راچون تو مبدء بوده		گرفزون گر دو تواش افزوده

ترجمہ: مثنوی کی ابتداء تجھ سے ہوئی، اگر بڑھ جائے تو تیری وجہ سے بڑھی

چھٹے انتخاب سے ساتواں ذکر احوال حضرت عزت اللہ اور حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد کے باقی صاحبزادے رضی اللہ عنہم

حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے دوسرے صاحبزادے کا نام احمد علیہ الرحمۃ تھا اپنے والد کی محبت میں فانی تھے اور ان کی محبت سے نتیجہ کلی رکھتے تھے ان کا ایک بیٹا جس کا نام میاں نثار احمد علیہ الرحمۃ تھا اور ان کا جو بیٹا تھا اس کا نام میاں سراج احمد علیہ الرحمۃ تھا اور تیسرے صاحبزادے کا نام شاہ نور دین علیہ الرحمۃ تھا میاں بدالدین علیہ الرحمۃ ان کے والد کا نام تھا اور حضرت قطب الاقطاب علیہ الرحمۃ کے چوتھے صاحبزادے کا نام میاں عبد القدوس علیہ الرحمۃ تھا اور ان کا ایک صاحبزادہ تھا اور ان کے پانچویں فرزند حضرت شاہ عزت اللہ علیہ الرحمۃ تھے آپ پہلے اپنے والد سے تربیت سلوک حاصل کرتے رہے اور پھر قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد علیہ الرحمۃ سے تربیت حاصل کرتے رہے اور اعلیٰ درجات کمال حاصل کئے اور خاص نسبت مجددی حاصل کی اور اپنے بھائی کے خلیفہ مجاز بنے ایک جہاں ان کی تربیت سے

منور ہوا اور ان کی شہرت عالمگیر ہوئی آپ کے خلفاء کا سلسلہ آج بھی جاری ہے ارباب حکومت ورعایا آپ سے کلی طور پر رجوع کرتے تھے آپ کے اوصاف واخلاق ایسے ہیں کہ ان پر ایک علیحدہ کتاب لکھنی چاہئے۔ آپ مرتبہ مداریت پر فائز تھے اور آپ کا جود وسخا جہاں پر ایک احسان تھا آپ کی فکر وہمت ایسی تھی کہ دنیا ومافیہا آپ کی نظر میں دھوکہ وفریب کے علاوہ کچھ نہ تھی بالفرض اگر پوری دنیا بھی آپ کی ملک میں آجاتی اور وہ آپ کسی کو دے دیتے تو بھی وہ آپ کی عنایات وعطایا میں چھپ جاتی اور فقیر پر اس قدر مہربانی فرماتے تھے کہ اگر اسے شمار کیا جائے تو اس کتاب کا چوتھائی حصہ بن جائے گا۔ آپ کی عمر جب سنت کے مطابق ہوگئی تو کابل شہر میں آپ وصال باری تعالیٰ سے مشرف ہوئے اور سید البشر ﷺ کی اتباع کے مطابق تاریخ بھی بارہ تھی:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورۃ البقرہ:۱۵۶)

اور کابل شہر میں پشتہ مشرقی مرنجاں میں آپ آسودہ خواب ہیں اور احمد خان نورزئی علیہ الرحمۃ جو آپ کے مخلص مریدوں میں سے تھا اس نے آپ کا مزار فیض آثار تعمیر کیا تھا۔ جن میں مسجد کنواں اور دوسری تعمیرات کی تھیں۔ اور تیمور بادشاہ درانی نے جو باغ آپ کے مزار شریف کے قریب ہے اسے باغ گلاب کا نام دیا تھا اور اسے مزار کے مصارف کیلئے وقف کر دیا تھا۔ اور احمد خان علیہ الرحمۃ نے وصیت کے مطابق وصال کے بعد آپ کے قدموں میں جگہ پائی ان کیلئے خوشخبری اور اچھائی ہو۔ آج آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے لوگ تبرک کیلئے اس کی زیارت کرتے ہیں۔ آپ کے سات صاحبزادے تھے ان میں سے بڑے میاں شاہ بیگ ہیں آپ کی مسند ان کے پاس ہے آج کل آپ یارکند میں مخلوق کی راہنمائی میں مصروف ہیں اور آپ کے دوسرے فرزند میاں شاہ نواز علیہ الرحمۃ ہیں جو آپ کے ساتھ ظاہری مشابہت اپنے والد کے ساتھ رکھتے ہیں ساری عمر بدخشاں میں گزاری اور آخری عمر میں آپ بخارا تشریف لے گئے تھے اور وہاں پر وصال فرمایا یہ دونوں صاحبزادے اپنے والد کے محبوب تھے اور ان کے علاوہ پانچ صاحبزادے اور ہیں حافظ عباس ومیاں الیاس، میاں علیم اللہ علیہ الرحمۃ، میاں نعمت اللہ علیہ الرحمۃ اور میاں حرمت اللہ علیہ الرحمۃ ہیں اے اللہ انہیں اس کام کی توفیق عطا فرما جسے تو پسند فرماتا ہے اور اس سے راضی ہے۔ حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم رضی اللہ عنہ کے چھٹے صاحبزادے جناب قطب الاقطاب والعارفین غوث الکاملین حضرت پیر محمد صادق علیہ الرحمۃ آپ پیر سرمست بادہ قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم نور اللہ مرقدہ کی زندگی میں شریعت مطہرہ پر عامل تھے اور حضرت ذوبرکات کی محبت سے بہرہ مند تھے اور علم ظاہری وباطنی سے مزین تھے اور اپنے والد قبلہ دارین سے اپنے طریقہ سے مشرف ہوئے اور بڑی مخلوق نے آپ سلسلہ ارشاد میں تربیت حاصل کی اور دار السلطنت کابل، کوہ دامان، اور ان کے مضافات اور جلال آباد سے ہزاروں لوگ آپ کے دست پر توبہ تائب ہوئے اور آپ کی تلقین سے مشرف ہوئے چھوٹے بڑے غریب امیر سب آپ کی صحبت سے تاثیر لیتے تھے اور حرص خواہش اور ریاکاری کو آپ کی مجلس میں کوئی راستہ نہ تھا اور ظاہر وباطن سے آپ اخلاق محمدی ﷺ سے آراستہ تھے آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی پشاور میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے اور ان میں سے ہر کوئی کمالات صوری ومعنوی سے مالا مال تھا حضرت میاں محمد اسحاق علیہ الرحمۃ، حضرت میاں غلام محی الدین علیہ الرحمۃ اور حضرت میاں محمد یعقوب علیہ الرحمۃ تھے۔ آپ کے ساتویں صاحبزادے حضرت میاں عبد الاحد علیہ الرحمۃ ہیں جو میاں کالوجیو علیہ الرحمۃ کے نام سے مشہور تھے ان کے چار بیٹے تھے جو میاں غلام رسول علیہ الرحمۃ میاں غلام حیدر علیہ الرحمۃ حافظ عبد الحمید علیہ الرحمۃ اور میاں فضل حق علیہ الرحمۃ ہیں۔ حضرت قطب الاقطاب علیہ الرحمۃ کے آٹھویں صاحبزادے حضرت میاں بشیر اللہ قدس سرہ ہیں۔ آپ عین جوانی کے دنوں میں قوت باطنی سے منور تھے اور جوانی میں ہی لاولد انتقال فرما گئے آپ کے مکارم اخلاق بیان سے باہر ہیں آپ کے مریدین کوہستان، خراب، کابل، اور مریدان کے مضافات میں موجود ہیں۔ اور ان کے

مریدین ان کے وصال کے بعد مرشدی حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ کے پاس آ گئے تھے۔ آپ کا ایک مرید بتاتا ہے کہ آپ جب امرد (قریب البلوغ) تھے اور کہیں جا رہے تھے میں بھی آپ کے ساتھ تھا راستے میں ایک شخص نے بری نظر سے آپ کو دیکھا تو وہ اسی وقت نابینا ہو گیا اور پھر بعد میں وہ آپ کے پاس آیا اور خوب آہ وزاری کی اور معافی مانگنے لگا آخر آپ نے معاف فرمایا اور ایک چٹکی مٹی کی اٹھا کر دی کہ اسے اپنی آنکھوں میں سرمے کی طرح ڈال لو اس نے جب آنکھوں میں ڈالی تو اسی وقت اس کی بینائی واپس آ گئی۔ اور اس طرح کی آپ کی دوسری کرامات کو لکھا جائے تو اس کتاب کے نصف کے برابر اور لکھنا پڑے گا۔
آپ کا وصال سفر کی حالت میں ہوا آپ لاہور میں تھے وہاں پر آپ کا وصال ہوا اور پھر آپ کے تابوت کو دارالارشاد سرہند لے جایا گیا اور آپ کو والد محترم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ اور حضرت قیوم جہاں قدس سرہ اور حضرت والدہ بی بی صاحبہ سب ایک والدہ سے تھے۔ حضرت قطب الاقطاب علیہ الرحمہ کے نویں صاحبزادے مرشدی حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ ہیں آپ کا نام ہم نے کتاب کے شروع میں لکھا تھا اور آپ کے احوال کیلئے منتخب سابع کو خاص کیا گیا ہے اور ان سب بزرگوں کے احوال کو لکھنے کا باعث بھی آپ ہی کا ذکر ہے۔

منتَخب سابع از مُنتَخبات سَبعَه متضمن بر هفت تذکره در احوال مجدد مائة ثالث عشر غوث الجن والبشر قُطب زمان قیوم جَهان زبده اهل الله حضرت حاجی محمد صَفِی الله رضی الله تعالیٰ عنه و مُنتسبان ایشان

تذکر اول از منتخب سابع در ذکر ولادت صوری حضرت قیوم جهان رضی الله تعالیٰ عنه

ولادت کثیر السعادت ایشان چهارم ذی القعده الحرام سنه هزار و یکصد و پنجاه و شش هجری وقوع یافته از والد شریف ایشان منقول است که شبے که فردائ آن خدمت ایشان متولد شدند در واقعه بزیارت حضرت ابو لبشر علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام مشرف شدند و خدمت حضرت ابو البشر علیه السلام در آنواقعه بو الد ماجد ایشان بشارت دادند که فردا بخانه تو فرزندی تولد خواهد شد که عجوبه روزگار و برگزیده کردگار خواهد بود و نسبت آباو اجداد را وارث خواهد گردید و عالمی از و منور خواهد شد قدوم میمنت لزوم اور ابسے مغتنم دانسته اسم مرابوی گذار چون خدمت حضرت قطب الاقطاب از خواب چشم کشودند وقت صبح بود بوضو و نماز پر داختند در خانقاه معلی با جماعت فقرای بمراقبه مشغول بودند دیدند که کعبه حسنی بخانه ایشان نزول نموده و میگوید که برای زیارت فرزند نو متولد شده تو آمده ام درین بودند که خادمه از حرم سرا آمده بشارت ولادت آن قرة العین الولایت بسمع مبارک رسانید خدمت ایشان از بشارات پے در پے بفرحت تمام داخل حرم سرا شدند و بمولد و الای آن نوباده بستان مجددی و معصومی شتافتند و بوسه بر طاق ابروی آن ثمرة الفواد دادند و در گوش ذی هوش ایشان اذان و اقامت رسانیدند می آرند که چون آغاز تکبیر نمودند طفل نو متولد شده لب به تکبیر کشود چناچه حضار همه استماع نمودند بعد از فراغ بو الد ایشان آنچه شنیده بودند معروض داشتند خدمت ایشان امر باخفای آن فرمودند و گفتند که این طفل فرد عصر خویش خواهد شد و صاحب معاملات شگرف خواهد شد و عالمی از نور ارشاد او منور

و کامیاب خواھد گردید و مرا برای تولد او گذاشته بودند الحال چون این نادره پیدا شد سبب بودن خود را درین عالم نمی بینم از والده ایشان منقول است که این طفل من چون اطفال دیگر اول لب بگریه نکشوده بلکه ابتدای لب بذکر مبارک اسم ذات کشوده و سه مرتبه بفصاحت تمام اسم مبارک اللہ را بزبان آورده بعده بگریه برداخت و والده ایشان می فرمودند که عجائبی که ازین طفل می بینم اگر اظهار نمایم اکثری باور ندارند لهذا اسرار او را پوشیده می دارم۔

منتخبات سبعہ میں سے ساتواں انتخاب یہ سات تذکروں پر مشتمل ہے

تیرھویں صدی کے مجدد کے احوال حضرت غوث الجن والبشر قطب زمان قیوم جہاں زبدۃ اہل اللہ حاجی محمد صفی اللہ ﷺ اور آپ کے متعلقین کے احوال منتخب سابع کا پہلا ذکر

حضرت قیوم جہاں ﷺ کی ولادت صوری

آپ کی ولادت بسعادت ۱۱۵۶ھ ذی القعدہ شریف کی چار تاریخ کو ہوئی آپ کے والد محترم فرماتے ہیں کہ اس رات جس کی صبح آپ کی ولادت ہوئی مجھے حضور ابوالبشر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی اور حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام فرماتے ہیں جو آپ کے والد کیلئے بشارت تھی کہ صبح تمہارے گھر میں ایک بیٹا پیدا ہوگا جو عجوبہ روزگار اور زمانہ کا برگزیدہ ہوگا اور اپنے آباء واجداد کی نسبت کا وارث ہوگا اور اس سے ایک جہاں منور ہوگا آپ نے ان کے آنے کو برکت خیال کرتے ہوئے آپ کا نام آدم علیہ السلام کے نام پر رکھا صبح جب حضرت قطب الاقطاب علیہ الرحمہ نیند سے بیدار ہوئے وضو ونماز سے فراغت کے بعد خانقاہ معلیٰ میں با جماعت فقراء مراقبہ میں مشغول تھے تو دیکھا کہ کعبہ مبارک کا نزول آپ کے گھر میں ہوا ہے۔ اور کہا کہ تیرے اس پیدا ہونے والے بیٹے کی زیارت کیلئے میں آیا ہوں۔

آپ اس میں مشغول تھے کہ گھر سے آ کر ایک خادمہ نے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک کی بشارت دی آپ اس بشارت کے ملتے ہی گھر تشریف لے گئے اور اس بستان مجددی ومعصومی کے نو وارد کو گود میں اٹھا کر ابروؤں کے درمیان بوسہ دیا اور کان مبارک میں اذان واقامت دی آپ نے کلمہ تکبیر جب کہا تو اس بچے نے بھی اپنے لب کھولے اور اس طرح کا اظہار کیا جس طرح اذان سننے والا جواب دیتا ہے اور وہاں موجود لوگوں نے اسے سنا جو آپ نے سنا تھا فراغت کے بعد سب کو بتایا اور اسے مخفی رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ بچہ اپنے زمانہ کا وحید العصر ہوگا۔

اور اعلیٰ معاملات کا مالک ہوگا اور کثیر زمانہ اس سے نور حاصل کرے گا۔ مجھے اس جہاں میں اسی لئے چھوڑا گیا تھا اب چونکہ وہ آچکا ہے اس لئے میں اپنے یہاں رہنے کا مقصد نہیں سمجھتا۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اس بچے نے پیدا ہونے کے بعد دوسرے بچوں کی طرح اپنے ہونٹ سب سے پہلے رونے کیلئے نہیں کھولے بلکہ اسم ذات کو تین مرتبہ سب سے پہلے مکمل صفات کے ساتھ ادا کیا اور اس کے بعد روئے۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جو عجائب آپ سے بچپن میں ظاہر ہوئے ان کا اگر میں اظہار کروں تو اکثر لوگ انہیں ماننے سے انکار کر دیں گے لہٰذا ان کا راز میں رہنا ہی بہتر ہے۔

بیت:

عرض نادادن زحالات تو حالی دیگر است	چهر پوشیده حالانرا جمالی دیگر است

ترجمہ: تیرے احوال کا ذکر نہ کرنا دوسرا حال ہے، احوال سے چہرہ پوشیدہ رکھنے والوں کا جمال کچھ اور ہوتا ہے۔

و خدمت والد ایشان در ایام طفولیت این بشجره ولایت توجهات عالی خود را از ایشان دریغ نمی داشتند چنانچه خود حضرت قیوم جهان در دیباجه مخزن الانوار صفی احمدی فی کشف اسرار المجددی ایمابدان نموده اند هذا هو هر چند که در ایام حیات صوری آن کعبه ارباب حقیقت این فقیر صغیر و خورد سال بود فاما از انجا که در حصول کمال و برکات طریق درین سلسله علیه نقشبندیه جلیله صغیر و کبیر و برنا و پیر و نساء و رجال و احیاء و اموات مساوی اند لهذا آن حضرت قبله دارین و کعبه کونین قدس سره بموجب عنایتی که در حق من داشتند بمقتضای امر الهی جل شانه که بدان مامور بودند کمال اشفاق و عنایات خود را در باره این فقیر فی سائر فرزندان مصروف داشتند و درهمان ایام طفولیت بدل ناقابل این بیحاصل متوجه گردیده توجهات کثیر البرکات خود را از این ذره بیمقدار دریغ نداشتند و اکثری به بشارات عالیه و اشارات متعالیه نیز می نواختند چنانچه برخی از بشارات که از زبان درفشان آن عالی حضرت متعالی منقبت که در حق این بی بضاعت صدور یافته در سائر احباب اخیار آن قبلة الابرار در دنگ آفتاب نصف النهار بدرجه اشتهار است و چنانچه مقربان آن درگاه فلک جاه را از استماع آن کلمات زاکیات در حق طفل چند ساله که مشاهده می نمود تعجب و حیرانی می افزود

ترجمہ: آپ کے والد محترم بچپن میں اس شجرۂ ولایت سے اپنی توجہات کو دور نہ رکھتے تھے حضرت قیوم جہاں نے اپنی کتاب ''مخزن انوار صفی الاحمدی فی کشف اسرار المجددی'' کے دیباچہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہاں اس طرح ذکر کیا جارہا ہے۔ یقیناً اس کعبۂ ارباب حقیقت کی ظاہری حیات طیبہ میں اگرچہ یہ فقیر بچہ تھا لیکن چونکہ اس سلسلہ عالیہ میں چھوٹے بڑے جوان بوڑھے مرد اور عورت زندہ و مردہ میں کوئی تخصیص نہیں اور حصول برکات و کمالات میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا حضرت قبلہ دارین کعبہ کونین قدس سرہ بسبب اس عنایت کے جو آپ کو مجھ سے تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس پر عمل پیرا تھے کمال شفقت ومحبت کا اظہار اس فقیر کے بارہ میں کیا کرتے تھے اور اپنے صاحبزادوں کے ساتھ اس فقیر کو توجہات میں شامل کرتے تھے۔ اور ان بچپن کے دنوں میں اپنی توجہات گراں قدر کو دل کی توجہ سے اس فقیر بے ذرہ کو عطا فرماتے اور اس سے کبھی دریغ نہ کیا کرتے تھے اور اکثر بشارات عالیہ اور اشارات عالیہ سے بھی نوازتے تھے اور آپ عالی حضرت نے اس بے وقعت کے حق میں جو منقبت تحریر فرمائی وہ قبلہ ابرار کے تمام متعلقین میں نصف النہار کی طرح مشہور ہے جیسا کہ اس بارگاہ فلک جاہ نے اسے جب سنا اور خاص کلمات کو بچے کے حق میں سنا تو ان کی حیرانی و تعجب بڑھ گیا۔

بیت:

نیست امروزی میان ماوجانان اتحاد	بلبل ما را به طفلی چوب گل گهواره بود

ترجمہ: آج میرے اور محبوب میں اتحاد نہیں، میرا بلبل گلی ڈنڈا کھیلنے والے بچوں کا گہوارہ ہے

تم کلامه العالی و کذلک از جد امجد ایشان حضرت قیوم زمان و حضرت عروة الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنهما نیز در حق ایشان بشارات عالی و اشارات متعالی علی التواتر و التوالی منقول است که شمه از ان خدمت ایشان در قصیده مدح حضرت قیوم الزمان نظم فرموده اند

اینجاچندفردے از ان تمینامذکور میگردد۔

اسی طرح آپ کے جدامجد حضرت قیوم زمان اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہما نے بھی آپ کے حق میں بشارات عالیہ فرمائی ہیں جو کہ تسلسل سے فرمائی گئیں۔ آپ نے جو قصیدہ حضرت قیوم الزمان علیہ الرحمۃ کی مدح میں نظم فرمایا تھا اس کا کچھ حصہ برکت کیلئے یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

نظم

عروۃ الوثقیٰ بآن شه و انمود		بهر این مسکین بشاراتے که بود

توجمہ: عروۃ الوثقیٰ شاہ نے اپنے لب کھولے، بشارت کے ساتھ کہ جو اس مسکین کیلئے تھی

گفت از نسل تو آید در وجود		بو العجب فردے بالطاف ودود

توجمہ: فرمایا تیری نسل سے وجود میں آئے گا، اللہ تعالیٰ کی توجہ سے عجیب روزگار

کو یگانه عصر خود باشد چومن		بل خلیفه حق بود اند ر زمن

توجمہ: کہ وہ فرید زمانہ ہوگا میری طرح، بلکہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوگا

بر نمه ذرات عالم زامر هو		هم چوخور تابنده باشد نوراو

توجمہ: اللہ کے حکم سے تمام ذرات عالم پر، سورج کی طرح اس کا نور تابندہ ہوگا

از محیط فرش تاعرش علا		جمله زویابند ارشاد و هدا

توجمہ: فرش سے عرش عُلیٰ تک سارے، اس سے رشد وہدایت حاصل کریں گے

اند ریں دیر کهن زان نام دار		در وقوع آید عجائب روزگار

توجمہ: اس زمانہ میں اس شہرت والے سے، وقوع ہوگا عجائب روزگار کا

ای خدای پاک بچون و چنان		دستگیر و ره نمای بیکسان

توجمہ: اے خدائے پاک بے جہت وکیفیت، دستگیر اور بے کسوں کے راہ نما

این صفی بچاره مسکین گدا		دار دامید عطایے انتها

توجمہ: یہ صفی بے چارہ گدا، تجھ سے بے انتہاء امید رکھتا ہے

حامل بارامانت شد به جهل		لطف کن از قوتش آور به فعل

توجمہ: جہالت سے تیری امانت کا متحمل ہوا، مہربانی فرما فعل کی طاقت عطا فرما

بر سرش از چار سوصد آفت است		دست بر گیرش که وقت رافت است

توجمہ: اس کے سر پر چار سو آفتیں ہیں، ہاتھ پکڑ کہ مدد کا وقت ہے

از حواس خمسه خسته جان شده		شش جهت راچار طبعش ره زده

ترجمہ: حواس خمسہ سے خستہ جان ہوا، چہار طبع کو شش جہات میں راہ دے

خاطر ش اند رشش و پنج ابتر است		نرد جانش پای بند شش دراست

ترجمہ: خیال اس کا چھبیس میں ابتر ہے، اس کی جان کے پاؤں میں چھ دروازے بند ہیں

ماه کنعانش فتاده در چهے		آفتابی دل درابر ناگهے

ترجمہ: کنعان کا چاند کنویں میں جا گرا، دل کا سورج اچانک بادل میں آ گیا

یونسش در بطن ماهی شد زبون		از کرم آور ز ظلماتش برون

ترجمہ: اس کا یونس اچانک مچھلی کے پیٹ میں گیا، بخشش سے اسے تاریکی سے باہر لا

ای بحق شاه فرقان مجید		کن در آغوش آنچه در گوشش رسید

ترجمہ: شاہ فرقان بزرگ کے وسیلہ سے، اسے آغوش مین لے جو کان میں آئے

وی بحق سائر بانیان		گوهر گنج نهانش کن عیان

ترجمہ: سارے ربانیین کے وسیلہ سے، پوشیدہ خزانہ کو ظاہر فرما

تاکند جان اند ان حالت نثار		هر دل افسرده رابخشد بهار

ترجمہ: جان اس حال پر نثار کریں، ہر افسردہ دل کو بہار عطا فرما

از خدمت ایشان مسموع است که می فرمودند که در ایام طفولیت عجائب معاملات در نظر من می در آمد و ظهور ارواح طیبه و ملاقات صلحای جنیان اکثر وقوع مے یافت روزی در ایامی صبی بااطفال هم عمر خود بیرون شهر لاهور رفته بودم و دران ایام سواران نانک پرستان بر نواحی بلده مذکور تاخت می نمودند اتفاقاً دران ساعت بر درخت کناری سوار بودم و برای اطفال کنار می افشاندم ناگاه کردسوران پیداشد و اطفال گریختند و به شهر و من نشدم همچنان کنار خوب چیده بااطفال ندا کردم که کنار هابگیرند اطفال گفتند اندازیدو من بر آن اطفال می نگریستم دیدم که از دهن اطفال آتش می بر آید متحیر شدم گفتم چه شده شمایان را که آتش از دهن شمامے بر آید گفتند که مااطفال نداد ندمیان برای خدمت گذاری و محافظت شما آمدیم و نیز می فرمودند که در ایام طفولیت روزی در جنگل شدیم و بامن کسی نبود شیری رادیدم که در عقب من می آید و بهر طرف که می روم متابعت من میکند و دل من قوی بود هیچگونه خطره بمن راه نداشت چون از جنگل بر آمدم شیر از من تخلف ورزید دانستم که بدرقه من شده بود و نیزمے فرمودند که روزی بر اسپ سوار بودم و خادمان متعقب شده بودند براهی می رفتم ناگاه اسپ ایستاد و نمیرفت چون تفحص نمودم دیدم که شیری حمله کنان ازروی من، می آید بمجردے که چشم من بروے افتاد بسرعت تمام پس گردیده میگریخت دانستم که حفظ آلهی بامن است۔

ترجمہ: آپ سے سنا گیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ بچپن میں عجیب معاملات میری نظر میں ظاہر ہوتے تھے ان میں سے یہ ہے کہ ارواح طیبات ظاہر ہوتیں تھیں اور جنوں میں سے صالحین بھی اکثر آتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک دفعہ بچوں کے ساتھ میں لاہور شہر کے باہر گیا اور ان دنوں سکھوں نے لاہور کے

نواحی علاقے پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا تھا اور یہ حملے کرتے رہتے تھے اتفاق سے جب میں بچوں کیلئے بیری کے درخت پر چڑھ کر ان کیلئے بیر توڑ رہا تھا اور ٹہنیوں کو جھاڑ رہا تھا۔ اچانک کچھ سوار بچوں کو نظر آئے بچے ان سے ڈر کر دوڑے اور شہر چلے گئے اور مجھے پتہ نہ چلا اس دوران میں نے کافی سارے بیر توڑے اور درخت کے اوپر سے بچوں کو آواز دی کہ بیر لے لیں۔ انہوں نے آواز دی کہ نیچے پھینک دو میں نے جب نیچے دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بچوں کے منہ سے آگ نکل رہی ہے میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا تمہارے منہ سے آگ باہر آرہی ہے انہوں نے کہا کہ ہم جنوں کے بچے ہیں تمہارے ساتھ جو بچے تھے جب وہ حملہ آوروں کے خوف سے ڈر کر بھاگ گئے اور تمہیں نہیں بتایا تو ہم تمہاری خدمت اور حفاظت کیلئے آئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک دفعہ میں جنگل میں گیا اور میرے ساتھ کوئی نہ تھا میں نے ایک شیر کو دیکھا کہ میرے پیچھے آرہا ہے اور میں جدھر جاتا ہوں وہ بھی ادھر ہی جاتا ہے اس سے میرا دل مضبوط ہوا اور راستے کا کوئی خطرہ نہ رہا جب میں جنگل سے باہر آ گیا تو وہ شیر پیچھے چلا گیا۔ اس سے مجھے پتہ چلا کہ وہ میری حفاظت کیلئے آیا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں گھوڑے پر سوار کہیں جا رہا تھا اور میرے پیچھے خدام تھے اور راستے پر چلتے ہوئے گھوڑا اچانک رک گیا اور چلانے پر بھی نہ چلا میری نظر جب سامنے پڑی تو دیکھا کہ ایک شیر مجھ پر حملہ کرنے کیلئے آگے بڑھ رہا ہے اس پر جب میری نظر پڑی تو وہ نظر پڑتے ہی پیچھے پلٹا اور تیزی سے دوڑ گیا اس سے میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میرے ساتھ ہے۔

مصرعہ:

وانرا کہ تو رھبری زکس باکش نیست

ترجمہ: جس کا تو راہنما ہے اسے کسی کا خوف نہیں۔

ازین نوع معاملات در طفولیت بایشان روی دادہ و مسموع شدہ اگر ثبت نمایم بتطویل انجامد خدمت ایشان بسن چھار سالگی از سایہ پایہ والد شریف خود جدا شدند ودیعت نسبت عالیہ را اجمالاً از والد خود گرفتند و بقیہ سلوک رابہ تفصیل از خدمت برادر خود حضرت قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد رضی اللہ عنہ بعد از رسیدن بسن بلوغ نمودہ اند چنانچہ رمزی ازان در رسالہ خود آوردہ اند و خدمت حضرت قدوۃ الاولیاء بوصیت والد بزرگوار خود دقیقہ از دقائق افاضہ در حق ایشان نامرعی نداشتند میفرمودند کہ در ایام، طفولیت یاد دارم کہ در ھر مرضی کہ عارض میشد از فکر خود مصالح آنرا دانستہ طبابت میکردم نافع می افتاد و نیز عنایت نمودہ اند کہ ھر کہ بسن دہ سالگی رسد و در مزاج خود محتاج بطبیب شود این معنی از نقص عقل او خبر می دھد۔

ترجمہ: اس طرح کے اور کئی معاملات ہیں جو آپ کو بچپن میں پیش آئے اور لوگوں سے سنے گئے انہیں اگر لکھا جائے تو یہ کتاب طوالت کا شکار ہو جائے گی۔ آپ چار سال کی عمر میں اپنے والد محترم کے بلند پایہ سائے سے محروم ہو گئے تھے اور نسبت عالیہ کی امانت کو اجمالا اپنے والد محترم سے حاصل کیا اور باقی سلوک کی منازل اور اسباق کو بالتفصیل اپنے بھائی حضرت قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد قدس اللہ سرہ سے بلوغت کے بعد حاصل کیا جیسا کہ کچھ آپ نے اپنے رسالہ میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت قدوۃ الاولیاء نے اپنے والد محترم کے حکم کے مطابق آپ کی تربیت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا آپ فرماتے ہیں کہ بچپن میں مجھے یاد ہے کہ میں کسی بھی مرض میں مبتلا ہوتا تھا تو خود سوچ کر اس کی دوائی استعمال کرتا تھا اس فائدہ حاصل ہوتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جب دس سال کا ہوا تو میں نے اپنے مزاج میں طبیب کی ضرورت کو محسوس کیا یہ معنی ان کی نقص عقل کی خبر دیتا ہے۔

تذکرہ ثانی از منتخب سابع در ذکر رسیدن حضرت قیوم جهان بسن بلوغ وکسب کمالات ورسیدن ایشان بدرجات عالیات رضی اللہ عنہ

چون عنایت بیغایت جناب قدس خداوندی جل شانہ شامل حال ایشان بود از ابتدای نشو نمای جوانی شوق این راہ دامنگیر ایشان شدہ عنان توجہ شریف آن مستغنی التعریف رادر پی حصول کسب کمالات ووصول بہ محول حالات گردانیدہ شورشے وجنونے در طلب ارزانی نمود و آتش عشق در کانون سینہ معارف گنجینہ ایشان انداختہ خس وخاشاک ماسوای مطلب راهدان شعلہ جانگداز درواد وجود شریف ایشان راچون طلای ناب از تاب التهاب بدر آوردہ بجواهر بیشمار و لالی آبدار معارف و اسرار مرصع و مزین گردانید چنانچہ رمزے ازان کلام مبارک فرجام ایشان استنباط میکرد و هذا هو خلص کلام آنکہ چون پس از وفات آن خجستہ صفات این پس ماندہ سر گردان صغیر و خورد سال ماندہ بود از سایہ بلند پایہ پیر و پدر بزر گوار جدا افتادہ لهذا از غم مفارقت و الم مهاجرت آن عالی حضرت متعالی منقبت زار زار چون ابر نو بهار می گریست و سینہ بریان خود را بآب دیدہ گریان تسکین میداد و گرد یتیمی را از جبهہ غبار آلودہ خویش بر و مال بیکسی مے افشاند و باهر کہ از جماعت اقارب شیشہ دل غمگین مجروح خود رامی نمود بعضی بلفظ بشکن بشکن تا شکستہ تر گردد و اشارت بسنگ ملامتم می نمودند و جمعی بہ نیش سنان زبا ن جگر یش نمودہ نمک پاشی چشم حقارت طباتیم می فرمودند تا سالی چند براین حال بر آمد کہ عنایت ازلی حضرت لایزالی شامل حال درویش گردیدہ دستگیری رحمت فرمود او رابخدمت فرزند رشید و خلیفہ آن ایام همام قبلۃ الانام روح اللہ روحہ رسانید و طریق اندراج النهایۃ فی البدایۃ اکابر رابہ برکت صحبت شریفش حاصل نمودہ باجازت تعلیم و تلقین طریقہ عالیہ شریفہ از جناب فیض مآب او مفتخ وممتاز گردید الحمدُ للہِ علیٰ ذٰلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ ومبارکاً علیہ تم کلامہ الشریف:۔

ساتویں انتخاب سے دوسرا تذکرہ

حضرت قیوم جہاں رضی اللہ عنہ کا سن بلوغ وکسب کمال ودرجات عالیہ

جب عنایت بے غایت اللہ جل قدسہ آپ کی طرف شامل حال ہوئیں تو ابتداء جوانی میں اس راہ کا شوق دامن گیر ہوا اور اللہ جل مجدہ جو مستغنی عن التعریف ہے اس کی خاص توجہ سے آپ حصول کمالات اور وصول اس ذات کا جو حالات کو بدلنے والی ہے اس کی راہ کے درپے ہوئے اور اس کی طلب میں جنون اور شورش ارزاں ہوئی اور سینہ جو معارف کا گنجینہ بنا اس میں آتش عشق کو ڈالا گیا اور اسی شوق میں آپ کا وجود مبارک اس طرح بن گیا جیسے خالص سونے کو سونار بھٹی سے نکالنے کے بعد انواع واقسام کے قیمتی موتیوں اور ہیروں سے جڑ دیتا ہے اس طرح سے انوار وتجلیات سے مزین ہو گیا جیسا کہ آپ کی کلام مبارک سے یہ سب کچھ مستنبط ہوتا ہے ہم یہاں پر آپ کی کلام کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں۔ یہ فقیر خستہ حال جب اس عالی صفات کی وفات کے بعد سرگرداں وحیران تھا اور کم عمر تھا اور والد بزرگوار اور پیر کے سایہ سے محروم ہو گیا تو اس عالی حضرت بلند صفات واعلیٰ مناقب کے غم مفارقت اور جدائی سے اس طرح سے زار وزار روتا تھا جس طرح

سے موسم بہار کا بادل برستا ہے اور اپنے جلنے والے سینہ کو آنسوؤں کے پانی سے تسکین دیا کرتا تھا۔ اور چہرے سے یتیمی کی گرد کو بے کسی کے رومال سے صاف کیا کرتا تھا اور اپنے اقارب میں سے ہر ایک کے سامنے زخمی اور ٹوٹے ہوئے شیشہ کو دیکھا کرتا جس سے بعض کے ترش لفظوں سے اور ٹوٹ جاتا اور ملامت کے پتھر مجھ پر برسائے جاتے۔ اور کچھ الفاظ کے تیروں کے ڈنگ سے میرے جگر کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے حقارت کی نظروں سے میری طبیعت سازی کرتے چند سال اس حال میں گزر گئے یہاں تک کہ عالی حضرت لم یزل کی عنایت درویش کے شامل حال ہوئی۔ اور اس کی رحمت نے دستگیری فرمائی۔ اور مجھے فرزند رشید اس زمانہ کے خلیفہ ہمام قبلۃ الانام روح اللہ روحہ کی خدمت میں پہنچا دیا اور ابتداء میں انتہاء کے اس طریقہ کے اکابر کی بابرکت صحبت حاصل ہوئی اور میں آپ جناب کی تعلیم و تلقین کی اجازت سے مفتخر و ممتاز ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کی بہت بہت حمد مبارک جو کفایت کرنے والی اور اس پر برکت دینے والی ہے یہ آپ کا کلام تھا۔

مخفی نماند کہ این معاملات کہ مذکور گردید مخبر از مبادیٔ احوال و مشعر از طلوع اختر اقبال آن کعبۂ ارباب حال دارد اما کمالاتے و مراتبے کہ از جناب اقدس الٰہی بہ محض عنایت نامتناہی در حق ایشان مرحمت شدہ مصداق مالا عین رات ولا اذن سمعت توان گفت۔

یہ بات مخفی نہ رہے کہ جو کچھ ذکر ہوا یہ آپ کے ابتدائی احوال اس کعبۂ ارباب حال کے بخت کے سورج کے طلوع ہونے سے متعلق ہے لیکن وہ کمالات و مراتب جو بارگاہ اقدس و تعالیٰ نے محض عنایت نامتناہی سے جو آپ کو حاصل ہوئے ہیں وہ اس جملہ کا مصداق ہیں:

مَالَاعَيْنٌ رَأَتْ، وَلَاأُذُنٌ سَمِعَتْ۔

ترجمہ: وہ ایسی چیز ہے کہ نہ کسی آنکھ نے انہیں دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔

(صحیح البخاری، رقم: ۳۲۴۴، صحیح مسلم، رقم: ۲۸۲۴، سنن الترمذی، رقم: ۳۱۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۳۲۸، سنن الدارمی، رقم: ۲۸۶۱، ج، ۳، ص، ۱۸۶۰، الزہد والرقائق لابن مبارک، ص، ۵۱۱، رقم: ۱۴۵۶، مسند حمیدی رقم: ۹۷۷، ج، ۲، ص، ۲۴، مسند احمد، رقم: ۸۱۴۳، مسند البزار، رقم: ۹۱۴۳، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۱۱۰۱۹، صحیح ابن خزیمہ، ج، ۳، ص، ۱۹۰، صحیح ابن حبان، رقم: ، ج، ۲، ص، ۹۱، المعجم الاوسط، رقم: ۲۰۰۱، المعجم الصغیر، رقم: ۵۱، المعجم الکبیر، رقم: ۵۷۰۶، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم: ۳۵۴۹، حلیۃ الاولیاء، ج، ۲، ص، ۲۶۲، شعب الایمان، رقم: ۶۵۱۴، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۳۷۰، معجم ابن عساکر، رقم: ۳۹۴)

بیت:

وصف حالاتش نیاید در شمار		عاجزم گر یک بگویم از ہزار

ترجمہ: اس کے اوصاف کمال شمار میں نہیں آسکتے، میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ ہزار میں سے ایک بھی کہوں

و ارشاد ایشان در اطراف عالم منتشر شدہ و خلفاء صاحب کمال از ایشان بروی کار آمدند و بگرمی ہنگامہ غلغلہ ارشاد را بہ مشرق و مغرب رسانیدند و چون عمر شریف ایشان بحدود اربعین رسید متصل آن سفر ترکستان بایشان روندادد ران سفر شورشے و جذبے در نہاد ایشان افتاد و قلق و اضطرابے دیگر پدید ار گردید چون ازان سفر مراجعت واقع شد و بہ کابل رسیدند آن حالت متزائد گروید و معاملہ ایشان را بجائے رسانید کہ از جمیع بائست خود یکسو شدند و ترک کلی گزیدند حتیٰ کہ آنچہ در ملک او بود ہمہ را بفقراء و مساکین ایثار نمودند و مداخلی کہ مقرری سرکار ایشان بودہ از ہمہ اوست بردار شدند فرامین و ارقام را بسلاطین و حکام پس فرستادند و در آمد شد اہل روزگار را روی بر خود بستند حتی کہ امرای ذو الاقتدار چون بزیارت ایشان می آمدند در دیوان خانہ یاوری

خانقاه نشسته انتظار بسیار کشیده می رفتند و صحبت میسر نمی شد بعضی که خو گیر صحبت ایشان بودند انواع ترددات بکار بردند نافع نه افتادی و مردم در نظر ایشان چون شیر ببر مے نمودند تاآنکه فقرامے خانقاه معلی را طلب داشته اظهار نمودند که فقیر بفقص خود رامناسب بمنصب ارشاد نمیدانم باید که شمایان از قبل من خود را رخصت دانسته از هر جای که بوی به مشام شاما آید بوی بگیرید و مرا معذور داریدو درین امر الحال فرمودند اما محبان از آنچه داشتند بر نگشتند بمصداق این فرد۔

ترجمہ: آپ کے رشد وہدایت کا چرچا اطراف عالم میں منتشر ہوگیا اور آپ کے صاحب کمال خلفاء ظاہر ہوئے اور ارشاد کے ہنگامہ و جولانی کو مشرق سے مغرب تک پہنچایا جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو آپ کو ترکستان کا سفر در پیش آیا اور اس سفر کے دوران آپ کے دل میں ایک شورش برپا ہوئی اور نہاں خانہ میں جذبہ نے قلق واضطراب کی کیفیت اختیار کر لی اور جب آپ اس سفر سے واپس آئے اور کابل پہنچے تو اس کیفیت میں اور اضافہ ہوگیا اور یہ معاملہ اس طرح کی صورت اختیار کر گیا کہ آپ اپنے تمام معاملات کو چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے اور ہر چیز سے ترک کلی اختیار کر لیا حتی کہ جو کچھ بھی آپ کی ملکیت میں تھا وہ سارا فقراء مساکین میں تقسیم کر دیا اور سرکار کی طرف سے جو وظائف آپ کو ملتے تھے ان سے بھی ہاتھ اٹھالیا اور حکام وسلاطین کے جو فرامین و کاغذات آپ کے پاس تھے وہ واپس کر دیئے اور اندر ہی بیٹھنے لگے حتی کہ لوگوں سے ملنا جلنا بند کر دیا حتی کہ اہل اقتدار حکام وامراء آپ سے جو ملنے آتے وہ دیوان خانہ یا خانقاہ میں انتظار کرتے کرتے چلے جاتے اور انہیں صحبت میسر نہیں ہوتی اور جو آپ کی صحبت کے عادی تھے وہ طرح طرح کے حیلے بہانے کرتے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوتا اور لوگوں کو آپ ببر شیر کی طرح دیکھتے ایک دن آپ نے تمام خانقاہ کے فقراء کو طلب کیا اور فرمایا کہ فقیر اپنے آپ کو رشد وارشاد کے قابل نہیں سمجھتا کیونکہ مجھے اپنے عیبوں کا پتہ چل گیا ہے۔ تم لوگ میری طرف سے اجازت سمجھو اور جس کسی کو بھی کہیں دوسری جگہ خوشبو ملتی ہے اسے حاصل کرلے اور مجھے اس معاملہ میں معذور سمجھے اور اس معاملہ میں آپ نے کافی زور دیا لیکن محبت کرنے والے جہاں تھے وہیں رہے اور کہیں نہ گئے جو کہ اس شعر کا مصداق تھے:

فرد:

تو خواهی آستین افشان و خواهی دامن اندر کش		مگس هر گز نخواهد رفت از دکان حلوای

ترجمہ: تو چاہے آستین چڑھائے یا اپنا دامن چھپالے، مکھی حلوائی کی دوکان سے کہیں نہ جائے گی

وبد آنچه بودند پافشرده نشستند دران ایام خدمت ایشان بقدر ادای صلوٰة خمسه بمسجد خود می آمدند بعد از ادای بسرعت بزاویه که در حرم سرای اختیار نموده بودند می شدند و آنجا بگریه و زاری و التجا و تضرع بسر می بردند و متعلقان و محبان از دیدن آن حالات و ترک تنعمات و التزام ریاضات و استماع و تعصب و بیقراری روز و شب و انواع قلق و اضطراب ایشان در غم و الم می بودند و چاره آن نمی دانستند بلکه حکم بجنون و سودا میکردند بیاد فقیر است که روزے دران ایام بخاطر ایشان آمد که کتب و اسباب تبرکات نیز داخل اموال اند آنهارا نیز باید بفقیر اداد چون اظهار این امر نمودند حضرت بی بی صاحبه قدس سرها فرمود که کتب و اشیای متعلق تبرکات را فقرا سهل دانسته باندک چیزے از دست خواهند برآورد بهتر آنست که اشیاے مذکوره رافروخت نموده مبلغی که حاصل آید بفقرا بدهند حضرت ایشان امر بفروخت آن اشیانمودند آنچه قیمت آنها مقرر شد حضرت بی بی صاحبه از خود داده آن اشیارا داشتند و نیز روزے اهل حرم و سرای را دریک حجره انداخته مساکین را طلب داشته اشیامایحتاج خانه را تمام بانها دادند ازین نوع معاملات بسیار

در ان اوقات از ایشان بوقوع مے آمد روزے سنگے طلب نمودند چهار دندان علیای مبارک خود را شکستند چون دندان هائے مبارک مضبوط بودند بضرب شدید آورده شدند و بایشان محنت کلی روی نمود و مدتے بزحمت بسر بردند و این امور هیچگونه مسکن اضطراب ایشان نمیشد و جمال مقصود بحسب خواهش نمی نمودند تا روزی در معامله بزیارت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و الہ وصحبه و سلم مشرف شدند و از ان سرور مهربانی و شفقت بسیار مشاهدۀ نمودند و بعد از ان روز والد خود را امیدیدند که به ایشان توجه می نمایند چندی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه رادیدند که در ایشان تصرف نمودند و نسبت خاصه خود را القا فرمودند و معامله ایشان روز بروز مترقی گردید و سکر ایشان بصحو ممتزج شد فی الجمله دریافت معامله خود نمودند روز بروز بعروجات و مکاشفات و الهامات سرافراز می گردیدند و تسلی هامی یافتند تا بار دیگر بزیارت حضرت خواجه کائنات صلی اللہ علیه و اله و صحبه و سلم مشرف شدند و آن حضرت عنایت فرمودند که تا الحال در من مرضی بوده الحال صحبت کلی حاصل روزگار من شده زهی مراتب متابعت و سرایت محبت که تا بچه حدیک جهت می سازو که احوال محب را محبوب بخود اشاره می نماید۔

ترجمہ: ان دنوں میں آپ باہر صرف پانچ فرض نمازوں کیلئے تشریف لاتے اور ادائیگی نماز کے فوراً بعد جلدی سے مسجد سے چلے جاتے اور حرم کی ڈیوڑھی میں داخل ہو جاتے اور وہاں جا کر آہ وزاری وگریہ میں مصروف ہو جاتے اور آپ سے محبت کا تعلق رکھنے والے لوگوں نے کھانا پینا گفتگو اور سماع کلام سب کچھ چھوڑ دیا اور عبادت و ریاضت کا التزام اور بیقراری میں رہنے لگے اور اس سے چھٹکارے کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا تھا بلکہ جنون اور پاگل پن کی کیفیت کا اظہار کرنے لگے۔ فقیر کو ابھی تک یاد ہے کہ ایک دن آپ کے دل میں خیال آیا کہ میرے پاس جو سامان، کتابیں اور تبرکات ہیں وہ بھی اسباب میں داخل ہیں انہیں بھی فقراء کو دے دینا چاہئے جب آپ نے اس ارادہ کا اظہار کیا تو حضرت بی بی صاحبہ رحمہا اللہ نے فرمایا کہ کتابوں تبرکات اور سامان کو فقراء عام چیز سمجھیں گے اور تھوڑی سی قیمت میں فروخت کر دیں گے بہتر یہ ہے کہ ان تمام اشیاء کو خود فروخت کیا جائے اور اس کی جو قیمت حاصل ہو وہ فقراء میں تقسیم کر دی جائے۔ اسے آپ نے قبول فرمایا اور ان اشیاء کے فروخت کرنے کا حکم دیا ان کی جو قیمت مقرر ہوئی حضرت بی بی صاحبہ نے وہ قیمت خود ادا کر دی اور تمام اشیاء اپنے پاس رکھ لیں۔ اور ایک دن یہ بھی ہوا کہ آپ نے تمام اہل خانہ کو ایک کمرے میں بھیج دیا اور مساکین کو طلب کر کے گھر میں جو چیزیں بھی ضرورت کی تھیں سب ان میں تقسیم کر دیں اس طرح کے واقعات اکثر آپ کے ہاتھوں سے رونما ہوتے رہے۔ ایک دن آپ نے پتھر منگوایا اور اوپر والے چار دانت توڑ دیئے چونکہ دانت کافی مضبوط تھے وہ کافی زور آوری کے بعد توڑے گئے جس سے کافی تکلیف ہوئی کافی عرصہ آپ نے اس طرح کی تکالیف میں گزارا اور ان تمام سے گھر میں کسی طرح کا اضطراب نہ آیا اور خود بھی زیادہ صفائی کا خیال نہ رکھتے تھے

حتی کہ ایک دن حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت سے آپ مشرف ہوئے اور آپ ﷺ نے کافی مہربانی وشفقت کا اظہار فرمایا اور کچھ دنوں کے بعد اپنے والد محترم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کی توجہات حاصل کیں اور کچھ دنوں کے بعد حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی زیارت سے شرف یاب ہوئے آپ نے بھی تصرف ومحبت فرمائی اور اپنی نسبت خاصہ کا القاء کیا اور اس طرح سے روز بروز آپ کا معاملہ ترقی اختیار کرتا گیا اور سکر کی حالت صحو میں بدل گئی۔ الغرض اپنے معاملہ کو خود دریافت کیا اور مکاشفات والہامات سے سرفراز ہوئے اور تسلی یافتہ صورت اختیار فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسری مرتبہ خواجہ کائنات

حضور ﷺ کی زیارت سے شرف حاصل کیا آپ نے عنایت فرمائی اور پھر حال راضیہ کا حصول ہوا یہاں تک کہ مراتب متابعت اور محبت کی سرایت نے معاملہ یہاں تک پہنچا دیا کہ احوال محبت کا محبوب نے خود اشارہ فرما دیا۔

بیت:

هست معذوریش معذورهی من		هست بیماریش بیماری من

ترجمہ: اس کی معذوری میری معذوری ہے، اس کی بیماری میری بیماری ہے

بعد ازان بالکلیه بافاقه آمدند اما رجوع بارشاد نمی نمودند و کسانیکه در خانقاه معلی درین مدت معطل مانده بودند بعرض مے رسانیدند و اظهار اشتیاق توجه می نمودند خدمت ایشان بوعدهای محبوبانه می پرداختند و تسکین آنهامی دادند و محبان هجران دیده اینقدر التفات را عطیه عظیم انگاشته شکرانه هائے خداوندی بجامی آوردند و حظ هامی برداشتند و می گفتند۔

ترجمہ: اس کے بعد احوال میں بالکل افاقہ مل گیا لیکن ارشاد کی طرف رجوع نہ فرمایا اور وہ لوگ جو خانقاہ میں بغیر توجہ کے تھے انہوں نے عرض کی اور توجہ کے شوق کا اظہار کیا تو آپ نے محبوبانہ انداز میں اعراض کیا اور انہیں تسکین دے دی اور عاشقان نے ہجر کی حالت میں اس کو بھی غنیمت جانا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور اس سے محظوظ ہوتے ہوئے کہنے لگے۔

بیت:

خوش این زمان که تبرا بوعده گشت بدل		امید وصل زاین رهگذر می بینم

ترجمہ: کتنا اچھا یہ وقت ہے کہ تو نے دل سے وعدہ کیا، وصال کی امید اسی راستے میں نظر آ رہی ہے

خدمت ایشان روی بنزول آورند و شعوری بعالم پیدا کردند و آمیز شے بهم رسانید ند در این اثنا بعنایات بی غایات جناب اقدس خداوندی، سرافراز شده بمنصب قیومیت ممتاز گردیدند و خلعت بغایت عالی و تاج مکلل و مرصع یواقیت و لالی که شعشعان آن تمام عالم رامنور ساخته بسرو بر خودیافتند وبدعوت ارشاد کل مامور گردید ند و طوقے رانیز بایشان نمودند که هر که انگار منصب تو نمایداین طوق بگردن او خواهد افتد بعد ازورود این معامله اول خدمت حضرت بی بی صاحبه راکه خواهر زاده ایشان بود طلب داشته توجه نمودند و القای خلاصه نسبت خود فرمودند و اظهار معامله خود کردند و از حرم سرائے بیرون آمدند خواجه حبیب اللہ آئینه ساز از زمره خلفای حضرت قدوة الاولیا ی شاه غلام محمد معصوم بودند بدر سرائے ایستاده یافتند مومی الیه سلام و نیاز بجاآورده مبارکی منصب عالی و تاج و خلعت متعالی رسانید و اظهار نمود که باین جرات مامور گردیدم و لا مراچه یار که اظهار مکاشفه خود بخدمت عالی نمایم خدمت ایشان بخانقاه شریف تشریف فرماشدند مریدان راطلب داشته اظهار عطایای پروردگار نمودند و تلقین جدید عنایت کردند و بمراقبه و توجه پرداختند یاران هجران دیده از این معامله چنان تازگی یافتند که زندگی از سر نو گرفتند و این آوازه در شهرو اطراف افتاد جوق در جوق خلائق از هر طرائق رجوع آوردند و مظهر برکات و مورد فیوضات شدند۔

ترجمہ: آپ نے نزول کی طرف توجہ فرمائی اور عالم کا شعور پیدا کیا۔ اور لوگوں میں آمیزش کو اختیار کیا اور اس دوران اللہ تعالیٰ کی عنایات بے انتہاء سے سرفراز

ہوئے۔ اور منصب قیومیت پر فائز ہوئے۔ اور خلعت کے ساتھ وہ تاج پہنا جس میں انواع اقسام کے ہیرے وجواہرات تھے جن سے تمام عالم منور ہو گیا اور دعوت وارشاد کی طرف کلی توجہ فرمائی اور آپ کو ایک طوق دیا گیا کہ جو بھی تیرے منصب کا انکار کرے گا اس کی گردن میں یہ طوق ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد آپ نے سب سے پہلے حضرت بی بی صاحبہ کو بلایا آپ ان کے خواہرزادہ تھے انہیں نسبت خاصہ سے نوازا اور اپنے معاملہ کا ان کے سامنے اظہار کیا اور حرم سرائے سے باہر آئے اور خواجہ حبیب اللہ علیہ الرحمۃ جو آئینہ ساز تھے اور حضرت قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں سے تھے انہیں سرائے کے دروازہ کے قریب کھڑا پایا انہوں نے سلام ونیاز پیش کیا اور منصب عالی اور تاج وخلعت متعالی کی مبارک باد پیش کی اور اظہار کیا کہ میں اس کام پر مامور تھا ورنہ میری کیا جرأت کہ میں اپنے مکاشفہ کا آپ کے سامنے اظہار کروں۔ آپ اس کے بعد خانقاہ میں تشریف فرما ہوئے اور مریدین کو طلب فرمایا اور اس دوران جو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی تھی اس کا اظہار فرمایا اور تلقین کو تازہ کیا اور مراقبہ وتوجہ میں مشغول ہوئے اور مریدین جو ہجر وفراق میں غم زدہ تھے ان کو ان ساری توجہات سے اس طرح سے تازگی ملی جیسے نئی زندگی مل گئی ہو اور اس کی شہرت پورے شہر اور اس کے مضافات میں پھیل گئی اور مخلوق جوق در جوق ہر طرف سے آنے لگی اور مظہر برکات اور مورد فیوض بنی۔

بیت:

جملہ عالم شد ازان مئے در سرور		جز کہ خفاش عدوی دیدہ کور

ترجمہ: تمام جہان پر اس شراب سے سرور میں آ گیا، سوائے چمگادڑ دشمن کے جو اندھی ہے۔

وبعد ازان مدتے در دار السلطنۃ کابل صنها اللہ عن الأفات والتزلزل اهل روزگار را بارشاد سرافراز داشتند واز اطراف واکناف مردم ترک علائق وعوائق خود نموده بخدمت میر سیدند ومیدید ند فقیر درین ایام چنان یقین داشت که مثل این مجمع اهل اللہ وصحبت للہ وفی اللہ که امروز در مجلس عالی ایشان است اگر گرد عالم گشته شود بوی ازان بمشام نخواهد آمد ومشیخت دیگران را در مقابل ایشان همچون بازی کودکان میدانست۔

ترجمہ: اس کے بعد کافی عرصہ آپ دار السلطنت کابل اسے اللہ تعالیٰ آفات اور مصیبتوں سے بچائے میں رہے اور لوگ اپنی ذمہ داریوں اور کاموں کو چھوڑ کر آپ کی رشد وہدایت سے سرفراز ہوتے رہے اور فقیر ان دنوں کے متعلق یقین رکھتا ہے کہ اس طرح کے اہل اللہ اور محبت فی اللہ کا اجتماع آج کل کسی کی مجلس میں اس کی خوشبو نظر نہیں آئے گی جو کہ اس محفل عالی شان میں تھی اور دوسرے شیوخ کی محافل آپ کے سامنے ایسے ہیں جیسے وہ بچوں کے کھیل کود کا اجتماع ہو۔

بیت:

بلی هر کس گرفتار هوای است		مهی دیگر به چشمش اژدهای است

ترجمہ: یقیناً ہر کوئی خواہشات میں گھرا ہوا ہے، دوسرے کی خواہش ان کے سامنے اژدھا ہے

معاملات عرفان ومقالات پنهان آن قدر بروز واعلان کرد که شب وروز مستفیضان در بیان انواع این وآن می گذشت وبجز نعره مدهوشان ووجده حالات درویشان بگوش نمی آمد جمعی را میدید که سر بگریبان فرو برده ودر بحر شهود ومشاهده مستغرق گردیده وخلقی از ذوق یافت وبعضی از قلق نایافت بیحوصله شده از خود وخودی بریده چون مرغ نیم بسمل بشوق خنجر قاتل دست وپا زده در

گوشه افتاده و مترنم به مضمون این فرد گردید۔

ترجمہ: آپ کے معاملات عرفان اور مقالات پنہاں نے اس قدر شہرت حاصل کی کہ دن رات ان سے استفاضہ کرنے والے اس کے طرح طرح کے بیانات میں مشغول رہتے لیکن ان کو سوائے مدہوشوں کے نعروں اور درویشوں کے وجد وحال کے شور کے علاوہ کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا ایک جماعت کو اگر وہاں دیکھا جاتا کہ وہ سر جھکائے بحر شہود ومشاہدہ میں غرق ہیں اور دوسری قوم ذوق یافت اور تیسری قوم نایافت کے قلق سے بے حوصلگی کا شکار ہو کر اور خود سے خودی کا شکار مرغ نیم بسمل کی طرح خنجر شوق سے اپنے دست وپا کے قاتل بن کر ایک گوشہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اس شعر کے ترنم میں مشغول ہیں۔

بیت:

ازمن اکنو طبع صبر دل وهوش مدار		کان تحمل که تو دیدی همه برباد آمد

ترجمہ: مجھ سے دل وہوش کے صبر کی امید نہ رکھ، وہ جو تحمل تو نے دیکھا تھا سب برباد ہو گیا۔

سرعت وصول که در مسترشدان ایشان دیده میشد از جاهای دیگر کم شنیده و معاملات که بشهور و سنین تعلق داشت از برکت ایشان، بایام و ساعات بحصول می انجامید۔

اور آپ کی صحبت میں جس سرعتِ وصول کو دیکھا گیا اس کا مشاہدہ کہیں کم ہی سننے میں آیا ہے اور سلوک کے معاملات جو سالوں اور مہینوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ آپ کی برکت سے دنوں اور ساعتوں میں طے پاتے دیکھے گئے ہیں۔

بیت:

فریاد حافظ این همه آخر بهرزه نیست		هم قصه عجیب و حدیث غریب هست

ترجمہ: حافظ کی فریاد یہ صرف بے وقوفی سے نہیں، یہ قصہ عجیب اور داستاں انوکھی ہے۔

خدمت ایشان را جامع گردانید ند در مناصب قرب و کمال و منصب قیومیت را باقطبیت و فردیت را باغوثیت و خلت را باندیمیت وغیره، مناصبی که زبان قلم از تکتب آنها عاجز است به محض عنایت بی غایت بایشان مرحمت فرمودند وخدمت ایشان را مبشر گردانیدند و الهام در دادند که شفاعت اهل کبائر این امت فردائے قیامت حواله تو خواهد شد و تر اماذون بشفاعت اهل کبائر خواهند ساخت فردائے آن روز طعام بسیار بشکرانه این عطیه تیار نمودند و مردم اعزه و غیره را دعوت عام کردند و فقرائے ومساکین را مبلغ بسیار ایثار نمودند بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اظهار این الهام نمودند ونیز دررنگ اباو اجداد کبار ایشان را بالهام غَفَرْتُ لَکَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ نیز مشرف ساخته اند ونیز ایشان را معلوم نموده اند که دنیائے ترا آخرت گردانیدیم و کذلک این الهام بحضرت مجدد الف ثانی رحمة الله علیه و حضرت عروة الوثقیٰ رحمة الله علیه وحضرت قیوم زمان رضی الله تعالیٰ عنهم شده این خلف رشید را بسنت آبا باین دولت سرافراز نمودند ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وخدمت ایشان را بر مقامات اجداد کبار خود عبور عنایت نمودند ومقامات هریکی را متصل درزیر مقامدیگر یافتند مگر یکے از جداد خود را دیدند که مقام ایشان اند کے پایئن تر واقع شده آنجا توجه گماشتند تا آن مقام را عروج واقع شد و در مکانے که ایشان مے خواستند جائے یافت۔

آپ کو تمام مقامات و مناصب کمال کا جامع کہا جاتا ہے۔ منصب قیومیت قطبیت کے ساتھ، فردیت غوثیت کے ساتھ، خلت ندیکی کے ساتھ، اور اس کے علاوہ کئی مناصب جن کو قلم لکھنے سے عاجز ہے یہ سب کچھ محض عنایت الٰہی جل وعلیٰ سے حاصل ہوا۔ اور اس کی بشارت دی گئی اور الہام کیا گیا کہ قیامت کے دن اہل کبائر کی سفارش آپ کے حوالہ کی گئی اور آپ کو اہل کبائر کی سفارش کی اجازت ہے اس الہام کی رات گزرنے کے بعد صبح آپ نے کثیر کھانا پکایا اور اعزہ واقرباء کی دعوت کی اور فقراء کے درمیان نقد اشیاء کو بھی تقسیم کیا جس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو۔ (سورۃ الضحیٰ:۱۱)

اس آیت کریمہ کے حکم پر عمل کیا اور اس الہام کا اظہار کیا اور آپ کو اپنے آباء واجداد والے الہام والی خاصیت سے بھی نوازا گیا جو یہ ہے: ''میں نے تیری مغفرت کی اور اس کی جو تمہیں قیامت تک وسیلہ بنائے گا''۔ اور یہ بھی بتایا گیا کہ ہم نے آپ کی دنیا کو آخرت بنا دیا۔ اس طرح کا الہام حضرت مجدد الف ثانی حضرت عروۃ الوثقیٰ اور حضرت قیوم زمان رضی اللہ عنہم کو بھی ہوا اور اس خلف رشید کو بھی اپنے آباء واجداد کی سنت کے مطابق یہ الہام کیا گیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ اور آپ کو اپنے آباء واجداد کے مقامات عبود عطا کیا گیا اور ہر ایک مقام کو دوسرے سے متصل اور ایک دوسرے سے نیچے پایا لیکن اپنے اجداد میں سے کسی ایک کو دیکھا کہ ان کا مقام ان سے تھوڑا سا دائیں طرف واقع ہوا ہے اس طرف توجہ فرمائی تا کہ مقام ذرا اوپر ہو جائے تو پھر اس مقام کو عروج حاصل ہوا۔ اور جو جگہ آپ چاہ رہے تھے وہ مل گئی۔

بیت:

کمال طفل هنر مند زینت پدراست		شود زآب گهرنام ابر نیسان سبز

ترجمہ: ہنر مند بچے کا کمال باپ کی زینت ہے، میٹھا پانی برسانے والے بادل سے سبزہ اگتا ہے۔

و بایشان معلوم گردانیدند که بر هر جنازه که تو نماز گذاری آن نیت مغفور گردد و بایشان معلوم ساختند که نسبت تو در منقسبان تو تا انقراض این نشاء خواهد ماند اگر مثل این عطیات که بایشان عنایت شده مذکور گردد و هر آئینه بتطویل انجامد و معارفیکه بایشان نموده اند همه موجب کتاب و سنت اند خدمت ایشان عنایت میکردند که من حیرانم از معارف بعضی اکابر که فی الجمله از کتاب و سنت انحراف دارد و فقیر را ازین قسم معارف هیچ معلوم نساخته اند لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ که آنچه بمن نموده اند همه موافق کتاب و سنت بوده چه در مبادی احوال و چه در وسط و چه در انتها و خدمت ایشان هم بروحانیت والد شریف خود اویسی بودند و هم بجناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه و آخر بجناب اقدس نبوی اویسی گردیدند و اخذ عز کمالات از خدمت آنسرور صلی الله علیه وسلم فرموده اند چنانچه در شجره که میر حسن علی نظم فرموده ایمای بدان نموده است اینجا آن شجره را ثبت می نمایم۔

ترجمہ: اور الہام سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ جس میت کا آپ جنازہ پڑھائیں گے اس کی بخشش ہو جائے گی اور آپ کی نسبت آپ سے منسوب لوگوں کے اندر اس دنیا کے قیام تک رہے گی۔ اسی طرح کے اور عطیات خداوندی جو آپ کو ملے ان کا اگر ذکر کیا جائے تو طویل درکار ہے۔ اور جتنے بھی معارف آپ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ سب کتاب وسنت کے مطابق ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کے معارف کو میں دیکھ کر حیران ہوں کہ وہ کتاب وسنت سے مطابقت نہیں

رکھتے اور فقیر کے علم میں اس طرح کے معارف نہیں دیئے گئے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی حمد اور احسان سے ہے کہ جو معارف مجھے دیئے گئے وہ سب کتاب وسنت کے موافق ہیں وہ ابتداء احوال میں ہوئے ہوں یا وسط میں یا انتہاء میں۔ آپ اپنے والد محترم کی روحانیت کے اعتبار سے اویسی ہیں اور اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور آخر میں جناب اقدس حضور ﷺ کی نسبت سے بھی اویسی ہیں اور حضور ﷺ سے کمالات کا حصول پایا ہے جس کو شجرہ میں میر حسن علی نے نظم کیا ہے اور اس طرف اشارہ کیا ہے یہاں اس شجرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ھذا ھو النظم

اول ھر امر ذی بال است حمد ذو الجلال		بعدہ زیباست نعت سرور اصحاب وال

ترجمہ: ہر اچھے کام سے پہلے حمد ذوالجلال ہے، اس کے بعد لائق ہے نعت سرور ﷺ وصحابہ وآل اطہار کی

و از پس این بشنو از من نسبت کبرای دین		ازصفی صفوۃ الحق تارسول لایزال

ترجمہ: اس کے بعد سن مجھ سے دین کے بڑوں کی نسبت کے متعلق، صفی صفوۃ الحق سے رسول خدا بزرگ ﷺ تک

کو خلیفہ ایزداست ونائب شاہ رسل		قبلہ اشیای عالم کعبہ ارباب حال

ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور نائب ہیں شاہ رسل کے، اشیاء عالم کے قبلہ اور ارباب حال کے کعبہ

شافع اھل کبائر رحمت حق راظھور		آیتی فضل الھی مردہ جانان رازلال

ترجمہ: اہل کبائر شفاعت کرنے والے رحمت حق کا ظہور، فضل الٰہ کی نشانی مردہ جان کیلئے میٹھا پانی

اندراین اعراض فانی جوھر قائم بذات		صاحب تجدید قیوم جھان تاج الرجال

ترجمہ: اس دنیا فانی کا جوہر ان کی ذات سے قائم ہے، صاحب تجدید، قیوم جہاں اور تاج مرداں ہیں

ھم امام وسرور وقت است فرد عصر خویش		ھم کفیل کعبہ ھم شیخ حریم بے زوال

ترجمہ: وقت کے سردار، امام اور اپنے زمانہ کے یکتا، کفیل کعبہ اور حرم لازوال کے شیخ

ھم مربائی الہ وھم اویسیے رسول		ھم مرید وھم مراد حضرت عزوجلال

ترجمہ: مربیٔ الٰہ اور اویسی رسول اللہ ﷺ سے، اللہ ذوالجلال کے مرید ومراد

از علوم واز معارف کو بد وممتاز گشت		عاجز انداز فھم آن ارباب علم وحال وقال

ترجمہ: علوم ومعارف میں وہ ممتاز ہوئے، کہ ان کو سمجھنے سے ارباب علم وحال وقال عاجز ہیں

حائل آن نیز ذات است قلب اقدس سش		کہ اباکردند زوارض وسموات وجبال

ترجمہ: ان کا قلب اطہر اس چیز کا حامل ہے، جس کا زمین وآسمان اور پہاڑوں نے انکار کر دیا تھا

از مناصب ھر چہ امکان است در نوع بشر		جز نبوت جملہ رادریافت آنصاحب کمال

ترجمہ: بنی نوع انسان میں جن مناصب کا امکان ہے، سوائے نبوت کے اس صاحب کمال نے سب حاصل کیا

خلت و قر بت مجیت ندیمی وصور ۔۔ از صباحت وزملاحت باهمه آمد بقال

ترجمہ: خلت، قربت، محبت، ندیمی اور صورت، صباحت، ملاحت تمام کے متعلق گفتگو کی

مرشد اوفی الحقیقة شد روان جد خویش ۔۔ شیخ احمد کو مجدد بود فرد بے مثال

ترجمہ: مرشدان کے فی الحقیقۃ ہوئی روح جد، شیخ احمد علیہ الرحمۃ کہ وہ مجدد تھے بے مثال

هم طفیل اومربی گشت سلطان رسل ۔۔ هم بامدادش جناب اقدس ایزد تعال

ترجمہ: ان کے طفیل ان کے مربی ہوئے سلطان رسل ﷺ، جناب ذات اقدس تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی

لیک اول بانی ارشاد آن قیوم دین ۔۔ سوی جدامجدش هم یارسول ذو الجلال

ترجمہ: لیکن پہلے دین قوم کے ارشاد کی بنیاد رکھنے والے، ان کے دادا کی طرف فرمان ہوئے رسول ذوالجلال ﷺ

روح پاک اب او شد فرددوران قطب وغوث ۔۔ شاہ معصوم ولی باعون لطف لایزال

ترجمہ: روح پاک ان کے والد کی ہوئی غوث وقطب کے درمیان، شاہ معصوم ولی علیہ الرحمۃ ذات لم یزل کی مدد سے

قطب عالم شیخ اسماعیل امام العارفین ۔۔ والد معصوم ثانی بود آن کانِ کمال

ترجمہ: قطب عالم شیخ اسماعیل امام العارفین علیہ الرحمۃ، معصوم ثانی علیہ الرحمۃ کے والد جو تھے کمال کی کان

غوث اعظم صبغة الله مرشد این حضرتین ۔۔ کردتجدید صداثنا ثانی عشر در حسب وحال

ترجمہ: غوث اعظم صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ ان دونوں کے مرشد، حساب حال کے اعتبار سے بارھویں صدی کے مجدد

مقتدایش عروۃالوثقیٰ است قیوم جهان ۔۔ شیخ ثانی شیخ خود اند رحال و قال

ترجمہ: ان کے امام قیوم جہاں عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ ہیں، شیخ ثانی دوسرے کے شیخ ہیں حال وقال میں

پیر اوقائم مقام حضرت خیر البشر ۔۔ الف ثانی رامجدد مانع دین از زوال

ترجمہ: ان کے پیر حضرت خیر البشر ﷺ کے نائب ہیں، مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہوئے مانع اس دین کے زوال کے

مبدء فیض جز و کل مرشد جن و ملک ۔۔ قطب ارشاد دو عالم بحر علم حال و قال

ترجمہ: جزء وکل کے فیض کا مبدأ مرشد جن وملک، دونوں جہان کے قطب ارشاد علم حال وقال کا سمندر

قبله اوتاد وابدال کعبه هر قطب و غوث ۔۔ مرجع افرادو بخار مهدی اهل ضلال

ترجمہ: اوتاد وابدال کا قبلہ ہر غوث وقطب کا قبلہ، افراد ونجباء کا ملجع اور گمراہوں کیلئے مہدی

بے حجاب وهم تخرا مید فردے از بشر ۔۔ بعد پیغمبر چون آن شه در نهایات الوصال

ترجمہ: بے حجاب کسی وہم میں انسانوں سے نہیں آسکتا، رسول اللہ ﷺ کے بعد جیسا شاہ ہے نہایت الوصال کا

مقتدائی نیست جز آن واصل الاصول	باچنین سرعت روی ها در اصول و در ظلال

ترجمہ: اس واصل اصل الاصول جیسا کوئی مقتداء نہیں، اس طرح کا تیز چلنے والا اصول وظلال میں

کس نفهمیده است در اقطاب امت همچواو	فرق در ذات و صفات و شه شهان مثال

ترجمہ: کسی نے نہ سمجھا اقطاب امت میں ان جیسا، فرق ذات وصفات اور شان مثال کی مشابہت میں

مرشد اودر طرقهای وساطت مصطفی است	زابتدا انا انتها در اکتساب بر کمال

ترجمہ: طرق وساطت میں ان کے مرشد ہیں مصطفی ﷺ، ابتداء سے انتہاء تک کمال کے کسب کرنے میں

بیک در راه اصالت نائبی پیغمبر است	بے وساطت هابذات الله دار د اتصال

ترجمہ: اصالت کی راہ میں نائب رسول ﷺ، بے وساطت رکھتے ہیں ذاتِ الٰہ سے وصال

باوجود این اصالت خانه زاد آنشه است	لیک عبد ی کوفزائد خواجه راعز وجلال

ترجمہ: باوجود اس کے کہ یہ اصالت اس شاہ کے گھر کی ہے، لیکن وہ بندہ جس نے خواجہ کا عز وجلال بڑھایا

پیش زین شرح کمالش نایدازمن که خرد	اندرین حیرت ز سررفت وزمانم گشت لال

ترجمہ: اس سے پہلے کمال کی شرح نہیں کی میں نے کہ عقل، اس معاملہ میں حیرت کی وجہ سے سر سے چلی گئی اور زبان گونگی ہوگئی

لاجرم ز اصل معانی باز میکردم بحرف	کانشه تجدید رامرشد بفضل لایزال

ترجمہ: یقیناً میں الفاظ کے معانی سے الفاظ باہر نکالتا ہوں، کہ وہ شاہ تجدید کے مرشد ہیں اللہ کے فضل سے

در کمالات نخستین خواجه عبد الباقی است	گرچه جان خواجه رابگرفت آن شه درمال

ترجمہ: کمالات کو حاصل کرنے والے خواجہ عبدالباقی علیہ الرحمہ ہیں اصل، اگرچہ خواجہ کی جان کو انہوں نے حاصل کیا

ظل رحمان خواجه کز انعکاس باطنش	ماند باقی تاقیامت اولیائے ذو الجلال

ترجمہ: رحمت کے سایہ سے خواجہ نے انعکاس باطن کیا، تا قیامت باقی ہیں اولیاء ذوالجلال

شیخ ایشان قطب عالم خوجگی امکنه	خواجه درویش است اورا والدوهم پیر حال

ترجمہ: ان کے شیخ قطب عالم خواجہ امکنی علیہ الرحمہ، خواجہ درویش علیہ الرحمہ ان کے والد اور پیر حال

بود پیر وخال مولانا محمد زاهد ش	خواجه او خواجه احرار است قطب بے مثال

ترجمہ: ان کے پیر وخال مولانا زاہد علیہ الرحمہ ان کے خواجہ ہیں خواجہ احرار علیہ الرحمہ بے مثال

سر بپائے خواجه می مالید آن چرخ برین	کو بپائے پیر خود یعقوب بودے چهره مال

ترجمہ: اس بلند آسمان نے خواجہ علیہ الرحمہ کے پاؤں پر سر رکھا، کیونکہ انہوں اپنے پیر یعقوب علیہ الرحمہ کے پروں پر چہرہ ملا تھا

نقشبند دین و دنیا خواجه او نقشبند ‖ خواجه کانرا خواجه شد از خدمت میر کلال

ترجمہ: دین و دنیا کا نقش باندھنے والا ہوا ان کا خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ اس خواجہ کا خواجہ بنے میر کلاں علیہ الرحمہ

چون منقش بود لوح دل زمدح نقشبند ‖ خواستم تاسر کنم مدحش زبانم گشت لال

ترجمہ: جب ان کے دل کی تختی منقش ہوگئی مدح نقشبند علیہ الرحمہ سے، تو میں نے چاہا کہ اپنے سر کی زبان کو ان کی مدح میں لال کروں

میر وبابا محمد خواجه سماس یافت ‖ ره بسوی دولت عرفان بلطف لایزال

ترجمہ: ان کے راہنما ہوئے بابا محمد خواجہ سماس علیہ الرحمہ، دولت عرفان کے راستہ کی طرف لطف لایزال سے

خواجه سماس راخواجه علی رامیتنے ‖ خضروش بنمود در جوی دلش آب زلال

ترجمہ: خواجہ سماس کیلئے خواجہ علی رامیتنی علیہ الرحمہ، خضر بنے دیکھائی ان کو دل میں میٹھے پانی کی نہر

شیخ او چون خواجه محمود است زامحمود گشت ‖ طالبان راه حق راعاقبت بی قیل و قال

ترجمہ: ان کے شیخ چونکہ خواجہ محمود علیہ الرحمہ ہیں اس لئے وہ محمود ہوئے، طالبان حق کے یقینا بغیر کسی قیل وقال کے

مرشد او خواجه عارف یافت از خواجه جهان ‖ لعل کان جوهر عرفان بفضل ذوالجلال

ترجمہ: مرشد انہوں نے خواجہ عارف علیہ الرحمہ کو پایا خواجہ جہاں سے، جو کان ہے جواہر لعل کی ذوالجلال کے فضل سے

خواجه یوسف یوسف ثانی مصر عصر خویش ‖ غجدوانی چون چون زلیخا یافت ان یوسف جمال

ترجمہ: خواجہ یوسف علیہ الرحمہ جو اپنے زمانہ میں یوسف مصر کے ثانی تھے، غجدوانی علیہ الرحمہ نے زلیخا کی طرح پایا یوسف کا جمال

خواجه او بو علی فارمد غواص عشق ‖ خورده او از خرقانی بو الحسن آب زلال

ترجمہ: ان کے خواجہ بوعلی فارمدی علیہ الرحمہ عشق کے سمندر میں غوطہ لگانے والے، انہوں نے ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ سے پیا میٹھا پانی

پیشوای راه عرفان است سلطان بایزید ‖ رهبر خود بر گزید ه جعفر صادق زآل

ترجمہ: راہ عرفان کے پیشوا ہیں سلطان بایزید علیہ الرحمہ، جنہوں نے اپنا رہبر بنایا جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو آل سے

باامام سید جعفر دونسبت شد قرین ‖ از رسول حق دراین راه بهر افراط کمال

ترجمہ: امام سید جعفر صادق رضی اللہ عنہ کیلئے دو نسبتیں ملیں، رسول اللہ ﷺ سے اس راستے میں کمال کی زیادتی کیلئے

آن یکی دادش باقلیم ولایت سرورے ‖ وان دگر بخشید ش از خوان نبوت صد نوال

ترجمہ: ایک وہ جس نے دی سلطنت ولایت میں سرداری، وہ دوسرا جس نے دسترخوان نبوت سے نو سو نوالے کھائے

اولین نسبت که ابواب ولایت بر کشود ‖ از جناب والد خود یافت آنصاحب کمال

ترجمہ: پہلی نسبت جس نے ولایت کے دروازے کھولے، پائی انہوں نے اپنے والد سے اس صاحب کمال نے

والدش باقر محمد ازشه زین العباد	اوزاب خود حسین مجتبیے بی قیل و قال

ترجمہ: ان کے والد محمد باقر رضی اللہ عنہ نے شاہ زین العابدین رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد حسین مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے بغیر کسی وسیلہ کے

آن شهنشاه شهید ان ازامیر المومنین	حید رصفدر علی مرتضی تاج الرجال

ترجمہ: اس شہنشاہ شہیداں نے امیر المؤمنین، حیدر، صفدر، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تاج الرجال سے

راهبر شاه ولایت شد شفیع المذنبین	صدربدرهر دو عالم شمع بزم لایزال

ترجمہ: ان کے رہبر ولایت بنے شفیع المذنبین، دونوں جہاں کی بزم لایزال کی شمع کے صدر

آمدم اکنون بشرح نسبت ثانیه اش	آنکه بر قرب کمالات نبوت هست دال

ترجمہ: اب میں ان کی دوسری نسبت کی شرح بیان کرتا ہوں، وہ جو کمالات نبوت کے قرب پر دال ہے

اخذ کرد از باطن قاسم که اب ام اواست	آن امام المسلمین جعفر بفضل ذو الجلال

ترجمہ: حاصل کی انہوں نے قاسم رضی اللہ عنہ سے جو ان کے نانا ہیں، اس امام المسلمین جعفر رضی اللہ عنہ نے ذوالجلال کے فضل سے

پیر او سلمان فارس مقتدای عصر خویش	یافت از صدیق اکبر پر تو صدق وکمال

ترجمہ: پیران کے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے امام، پایا انہوں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عکس صدق وکمال کا

افضل الاصحاب خیر الاولیاء صدیق را	رهنماخیر الرسل شد آفتاب بی زوال

ترجمہ: افضل الاصحاب خیر الاولیاء صدیق رضی اللہ عنہ کے، رہنما خیر الرسل ہوئے آفتاب بے زوال

ای حسن گرمی توانی مدح شان احسن بگوی	تاکه گردی از طفیل مدح شان احسن مآل

ترجمہ: اے اگر تو طاقت رکھتا ہے تو ان کی مدح بھی اچھی طرح کر، تاکہ ان کی مدح کے طفیل تو اچھا ہو آل کی طرف سے

تذکرہ ثالث از منتخب سابع در ذکر تصانیف واشعار وتصرف وخرق عادات وبعضی عبادات معموله حضرت قیوم جهان زبده اهل الله حضرت صفی الله رضی الله عنه

خدمت ایشان سه رساله تصنیف دار ندیکی رامسمی به آداب الارشاد نموده اند و معدن الاسرار نیز نامیده اند و این رساله را در ایام آغاز جوانی تصنیف فرموده بودند در سنه یکصد وهفتاد وشش بعد الالف رساله دوم رامخزن انوار صفی احمدی تاریخ است مسمی به مخزن الانوار احمدی فی کشف الاسرار المجددی کرده اند و درین رساله بیان سلوک هر چهار طریقه فرموده اند و تصنیف این رساله در دار السلطنت کابل صانها الله تعالیٰ عن الأفات و التزلزل واقع شده در سنه هزار ویکصد ونود وهشت از هجرت حضرت خیر البریه علیه و علیٰ آله من الصلوات و التسلیمات افضلها و اتمها و رساله ثالث منظوم است بطریق مثنوی مسمی بچهار جوی و هر طریقه را بجوی از انهار

رضوانی مناسبت داده اند چناچه طریقه نقشبندیه را قدس الله تعالی اسرار اهالیهم بجوی شیر نسبت داده اند و طریقه اکابر قادریه را رضی الله سبحانه عنهم بجوی شهد نسبت داده اند و طریقه حضرات چشتیه را قدس الله تعالی اسرار اکابرهم بجوی خمر مناسبت فرموده اند و طریقه حضرات سهروردیه را بجوی آب خطاب کرده اند رضوان الله تعالی علیهم اجمعین و این جوی رابع ناتمام مانده و هر چند مدت حیات ایشان بعد از تصنیف این رساله بتطویل کشیده اما بارادة الله سبحانه وقت ایشان مساعد نشد که در اتمام آن مے کوشیدند و از افتتاح این رساله فردے چند تیمناً اینجا ایراد می رود و هذا من رسالته الشریفة المسمی بچهار جوی۔

ساتویں انتخاب کا تیسرا ذکر تصانیف واشعار، کرامات اور

حضرت قیوم جہاں زبدہ اہل اللہ حضرت صفی اللہ کی معمولہ عبادات رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی تصانیف میں تین رسالے ہیں۔ ایک کا نام آداب الارشاد ہے اور اس کا دوسرا نام معدن الاخبار بھی ہے یہ رسالہ آپ نے جوانی کے ابتدائی دنوں میں ۱۱۷۶ھ میں لکھا تھا دوسرا رسالہ مخزن انوار ہے اس کی تاریخ صفی احمدی ہے۔ اس کا نام مخزن انوار الاحمدی فی کشف اسرار المجد دی ہے۔ اس میں چاروں طریقوں کے سلوک کا بیان ہے یہ رسالہ آپ نے ۱۱۹۲ھ میں دار السلطنت کابل میں لکھا تھا اس کو اللہ تعالیٰ آفات اور زلزلوں سے بچائے اور تیسرا رسالہ مثنوی کی طرح منظوم ہے اس کا نام چہار جوی ہے اور ہر طریقہ کو نہر رضا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہم کو دودھ کے نہر سے تشبیہ دی ہے۔ اور طریقہ اکابر قادریہ رضی اللہ سبحانہ عنہم کو شہد کی نہر سے تشبیہ دی ہے۔ اور طریقہ حضرات چشتیہ کو قدس اسرارہم کو نہر شراب سے تشبیہ دی ہے اور طریقہ حضرات سہروردیہ کو نہر آب سے تشبیہ دی ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اور اس چوتے سلسلہ کی تفصیل نامکمل رہ گئی ہے۔ اگر چہ اس رسالہ کی تصنیف کے بعد آپ کی زندگی کافی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو مکمل کرنے کیلئے حالات سازگار نہ ہوئے۔ اس رسالہ کے شروع سے ہم یہاں کچھ تبرک کیلئے ذکر کرتے ہیں۔ یہ وہ رسالہ جس کا نام چار دریا رکھا گیا۔

نظم:

حمد بیحد وثنا ئے بیعدد		مرقدیم لایزالی راسزد

ترجمہ: حمد بے حد وثنائے لاتعداد، خاص کر قدیم لایزال کی شان شایان ہے

کوبایمائے دو حرف کاف ونون		هستیهااز نیستها آرد برون

ترجمہ: وہ ذات جو صرف کن سے، کئی ہستیوں کو نیستی سے لاتی ہے باہر

عقل رادر کنه ذاتش راه نیست		فکر ازماهینش آگاه نیست

ترجمہ: عقل کیلئے اس کی ذات کی حقیقت کو پانے کا کوئی راستہ نہیں، فکر اس کی ماہیت سے آگاہ نہیں

حال واستقبال ماضی همدگر		زابتداو انتهایش بے خبر

ترجمه: حال واستقبال وماضی ایک دوسرے ساتھ، اس کی ابتداء وانتہاء سے بے خبر ہیں

آسمان گوید زمین حیران کیست	ارض گوید چخ سر گردان چیست

ترجمه: آسمان کہتا ہے زمین حیران کیوں ہے، زمین کہتی ہے آسماں سرگرداں کیوں ہے

عرش وفرش وکرسی وارض وسما	وآنچه مافیها الی تحت الثریٰ

ترجمه: عرش وکرسی اورارض وسما، اور جو کچھ ان میں ہے زمین کی تہہ تک

جمله حیرانند بذات پاک او	عاجز ازوقاصر از ادراک او

ترجمه: اس کی ذات پاک میں سب حیراں ہیں، اس کے ادراک سے عاجز وقاصر ہیں

خواست چون روزے نخستین کردگار	که نماید سرمخفی آشکار

ترجمه: چاہا جب خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے، سرِّ مخفی کو آشکار کرے

تاکند اظهار ذات خویشتن	در مراءات صفات خویشتن

ترجمه: تاکہ اپنی ذات کا اظہار کرے، اپنی صفات کے آئینہ میں

پس تجلی کرد بر خود آن چنان	کش از ونور محمد شد عیان

ترجمه: پھر تجلی کی اپنی ذات پر اس طرح، کہ اس سے نور محمد ﷺ ظاہر ہوا

نجم ثاقب نیر برج هدا	بدراوج لامکان شمس الضحیٰ

ترجمه: نجم ثاقب اور ستارے برج ہدایت کے، چاند لامکاں کی بلندیوں کے اور چمکتے ہوئے سورج

نے غلط بل نور بے مانند چون	از شبیه ومثل کیفیت برون

ترجمه: اس میں نہیں غلطی کہ وہ نور بے مثل وشباہت، تشبیہ ومثل وکیفیت سے باہر

حق بخود آن نور آئینه ساخت	واند رآن آئینه باخود عشق باخت

ترجمه: حق تعالیٰ نے خود اس نور کا آئینہ بنایا، اور پھر اس نور میں اپنا عشق بھر دیا

بال آثار صفات خود کشود	باعدم بخشید تشریف وجود

ترجمه: اپنی صفات کے آثار کا پردہ ہٹایا، عدم سے وجود کو شرافت بخشی

ازفروغ نور پاک آن وحید	هر چه دیدی و شنیدی آفرید

ترجمه: اس دریکتا کے فروغ نور سے، جو تو نے سنا و دیکھا اسے پیدا فرمایا

چونکه او بد سرور سردار کل	نوراوشد موجب اظهار کل

ترجمہ: کیونکہ وہ سب سرداروں کے سردار بنے، ان کا نور سب کے اظہار کا سبب بنا۔

بعد زان آن نور پاک مصطفے	گشت ساجد در مقام عابد ے

ترجمہ: اس کے بعد وہ نور پاک مصطفی، ہوا ساجد مقام عبادت میں۔

تا بوقت و ساعت موعود خود	بوددائم عابد معبود خود

ترجمہ: اپنے وعدہ کے مقرر اوقات تک، رہا ہمیشہ اپنے معبود کی عبادت کرتا۔

عقده کردبیان اومے کشود	قدسیان راراه روشن مے نمود

ترجمہ: مقرب فرشتوں کا عقدہ اس نے کھولا، قدسیوں کو روشن راہ اس نے دیکھائی۔

بود انواع ملک را ره نما	عالم ارواح راهم مقتدا

ترجمہ: وہ جہاں کی تمام انواع کا رہنما، عالم ارواح کا بھی امام۔

زورق افلاک راملاح بود	ناخدای کشتے ارواح بود

ترجمہ: آسمانوں کی کشتی کا ملاح بنا، کشتیٔ ارواح کا ناخدا بنا۔

چونکه هنگام ظهور او رسید	نوبهار آمد خزان رو درکشید

ترجمہ: جب اس کے ظہور کا وقت آیا، بہار آگئی خزاں نے اپنا منہ چھپالیا۔

غنچه دل بر شگفت از مقدمش	زنده شد جان فسرده ا زومش

ترجمہ: ان کے آنے سے دل کا غنچہ کھل گیا، افسردہ جان ان کے دم سے زندہ ہوئی۔

روز روشن شد شبستان جهان	آفتاب آمد شهاگشته نهان

ترجمہ: جہاں کی رات کا دن روشن ہوا، سورج آیا رات چلی گئی۔

منهدم شد قلعه کفر وفساد	بلده ایمانیان آباد وشاد

ترجمہ: قلعہ کفر و فساد منہدم ہو گیا، اہل ایمان کا ملک آباد ہوا۔

از جناب حضرت رب المجید	مژده رحمت بعالم در رسید

ترجمہ: رب بزرگتر کی بارگاہ سے، رحمت عالم کی بشارت ملی۔

اتفاقش کند بنیاد نفاق	وصل جستند عهده داران فراق

ترجمہ: آپ سے اتفاق نے نفاق کی بنیاد ختم کردی، وصل نے اسے فراق کا عہدہ تلاش کیا۔

کعبه شد بتخانه دار الحرب	بت شکستند بت پرستان بو العجب

ترجمہ: کعبہ کفرستان کا بتخانہ تھا، تعجب ہے کہ بت پرستوں نے بت توڑ دیئے۔

ظلمت عالم تمامی نور گشت	صبح نور روزے شب دیجور گشت

ترجمہ: سارے جہاں کی تاریکی روشنی میں بدل گئی، عید کی صبح سے سیاہ رات چلی گئی۔

زانکه در عالم چو رشد وتربیت	نیست ممکن غیر جذب جنسیت

ترجمہ: کیونکہ جہاں میں رشدوتربیت ممکن نہیں، سوائے جنسیت کے جذب کرنے کے

لاجرم آن نور پاک من لدن	در بشر روپوش شد از امر کن

ترجمہ: یقیناوہ نور پاک من لدن سے، حکم کن سے بشر میں چھپ گیا

جامه چون و چنان در بر کشید	دعوی جسمانیان برخود کزید

ترجمہ: لباس صفات کا پہنا، جسم کا دعویٰ اپنے اوپر قبول کیا

بے نشان پوشید پیر ایه وجود	لامکان اندرمکان خودرا نمود

ترجمہ: بے نشان نے وجود کا لباس پہنا، لامکاں نے اپنے آپ کو مکان میں دیکھایا

نور پاکش همچوشمس خاوران	کرد منزل در سپهر جسم وجان

ترجمہ: ان کے نور نے چمکتے ہوئے سورج کی طرح، اپنا ٹھکانہ دوپہر کے جسم وجاں میں بنایا

هست برچرخ چهار م آفتاب	نیست مرآت فلک اور احجاب

ترجمہ: سورج چوتھے آسمان پر ہے، آسمان کا شیشہ اس کیلئے حجاب نہ بنا

خاصه خور شید یکه از انوار حق	کردر وشن عرش وفرش ونه طبق

ترجمہ: اس سورج کی خاصیت ہے کہ انوار حق سے، کرتا ہے روشن عرش وفرش اور نوطبق

تافت بر ذرات عالم در حجاب	نور پاک او برنگ آفتاب

ترجمہ: ذرات عالم پر چمکتا ہے حجاب میں، آپ کا نور سورج کے نور کے رنگ میں

صد جهان روشن شد از انواراه	قوت جان هاگوهر گفتاراو

ترجمہ: سو جہاں ان کے نور سے روشن ہوئے، جان کی روزی کا گوہر گفتگو

مقتبس شد هر یک از نزدیک و دور	جز که خفاش عدوی دیده کور

ترجمہ: دور ونزدیک والے سب نے ان کا فیض لیا، سوائے دشمن کی اندھی چمگادڑ کے

هر زمان خفاش لافے میزند	که عدوی آفتابم از حد

ترجمہ: ہر زمانے کی چمگادڑ بکواس بکتی ہے، میں سورج کی دشمن ہوں

چشم من هر گزندیده روئے او		دل نمی خواهد که آیم سوئے او

ترجمہ: میری آنکھیں اس کی طرف نہیں کھلتی، کیونکہ میرا دل نہیں چاہتا کہ جاؤں میں اس طرف

خودند اند آن لئیم خود پرست		که بمعنی دشمن جان خود است

ترجمہ: وہ بدبخت خود پرست نہیں جانتا، کہ حقیقت میں وہ اپنی جان کا دشمن ہے

همچنان مظاهر نور مقدس اورابیان فرموده از حضرات خلفای اربعه تبیین کرده بازبه اکابر طرق اربعه آورده وهر طریقه را بجوی نسبت نموده اند اِنْ شِئْتَ الْاِطِّلَاعَ فَارْجِعْ اِلَيْهِ ونیز خدمت ایشان رادر اشعار دیوانے بود بغایت رنگین وعالی در ایام جذبے ثانی آنرا شستند، دوسه غزلے ازان یافته شده اینجا نو شته مے شود غزلے ازان در نکوهش دنیا دینه و اهل آن فرموده اند و دران مدح شریف حضرات انبیائے کرام صلوات الله تعالیٰ علیهم و اصحاب و احباب ایشان و سائر مشائخ و ابرار که ترک آن نموده اند و مفتون نشده بیان کرده اند۔

ترجمہ: اسی طرح اور بھی آپ ﷺ کے نورِ مقدس کے مظاہر کو بیان کیا اور پھر حضرات خلفاء اربعہ ﷢ کے فرمودات کی وضاحت کرنے کے بعد اکابر طرق اربعہ کی طرف توجہ فرمائی اور ہر طریقہ کو ایک دریائے نسبت سے تشبیہ دی ہے۔ اگر تم اسے جاننا چاہتے ہو تو وہاں سے پڑھ لو۔ اسی طرح آپ کے دیوان میں بڑے دلچسپ اشعار ہیں اور جذب کے ایام میں آپ نے انہیں دھو دیا ہے ان میں سے دو تین غزلیں بعد میں ملی ہیں انہیں یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک غزل جو گھٹیا دنیا اور اس کے اہل کے بیان میں ہے اس میں حضرات انبیاء ﷩ کی نعت ان کے اصحاب و احباب کی مدحت اور تمام ان مشائخ و ابرار کا ذکر کیا ہے جنہوں نے ترک کی راہ کو اختیار کیا ہے اور فتنہ سے دور رہے ہیں۔

هٰذا هو النظم:

چیست دنیا جانستان زهر شکر پیچیده		جیفه سگ دیده در نافه پوشیده

ترجمہ: کیا ہے دنیا جان لینے والی زہر کی شکر، میں لپٹی ہوئی، مردار کتے کی آنکھیں نافۂ عنبر میں پوشیدہ

بی وفای زشت رائے گاهش لیل و نهار		قحبه مکاره دهر د غانامیده

ترجمہ: بری بے وفا دن رات رائے نئی دینے والی، زمانے کی مکارہ کا کوٹھا پوشیدہ دھوکہ

محنت ورنج وبلای غفلت آباد مهیب		دل نه بند وکس در وجزابله نادیده

ترجمہ: پریشانی، رنج، بلا، غفلت، ہیبت ناک آبادی، اس سے دل نہیں لگا تا سوائے اندھے بیوقوف کے

حال این ماتم سراپر سیدم از پیر طریق		گفت بادی یاخیالے یاچوسیل تیره

ترجمہ: اس ماتم کدہ کا حال میں پیر طریقت سے پوچھتا ہوں، کہا ہادی نے خیال ہے یا ندی کے سیلاب کی طرح

گفتمش چون است حال آنکه بندون درو		گفت واویلا بحال پر غلط فهمیده

ترجمہ: میں نے عرض کیا کیا حال ہے اس کا جو اس میں دل لگائے، کہا واویلا اس کے حال غلط کا سمجھ

غافل است و بیخبر یا احمق است آن بد گھر	یاخری یاغول یادیوانہ یالغزیدہ

ترجمہ: غافل ہے بے خبر ہے یا بد اصل ہے، گدھا ہے بھوت ہے یا دیوانہ یا بیکار۔

باز پرسیدم کدام است آنکہ دل بر کند ازو	گفت یاآدم صفی یانوح طوفان دیدہ

ترجمہ: پھر میں نے پوچھا وہ کیسا جس نے اس سے دل باہر نکال لیا، فرمایا یا آدم صفی یا نوح طوفان دیکھنے والا۔

یاخلیل خلت حق یاکلیھم طور عشق	یامسیح مریم ویا احمد بگزیدہ

ترجمہ: یا خلیل خلت حق والا یا کلیم طور پر عشق کرنے والا، یا مسیح مریم یا احمد برگزیدہ۔

یاز اصحاب ھدے یاز اھل بیت احتیا	یااویسی مصطفی از غیر حق ببریدہ

ترجمہ: یا اصحاب ہدیٰ یا اہل بیت مختار سے، یا اویسی نسبت والا مصطفی سے غیر حق سے کٹا ہوا۔

یاسر اقطاب عالم شاہ تجدید ھزار	یاضیاء الحق بھاء الدین موژولیدہ

ترجمہ: یا اقطاب عالم کا سرِّ ایک ہزار کی تجدید کرنے والا، یا ضیاء الحق بہاؤالدین چنے ہوئے۔

یامحی الدین جیلان یا جلال الدین روم	یاجناب خواجہ باقی بحق بگزیدہ

ترجمہ: یا محی الدین جیلانی یا جلال الدین رومی، یا جناب خواجہ باقی حق سے ملے ہوئے۔

یا زاقطاب است یاغوث است یا قیوم وقت	یا چوابراھیم ادھم رند صاحب دیدہ

ترجمہ: پھر وہ اقطاب سے ہے یا غوث ہے یا قیوم وقت، یا مثل ابراہیم ادہم کے رند صاحب عقل۔

یاامام عاشقان یا مقتدای عارفان	زاھدے از خائفان یا عابدے ترسیدہ

ترجمہ: یا امام عاشقاں یا مقتدائے عارفاں، یا خوف رکھنے والوں سے زاہد یا ڈرنے والوں سے عابد۔

یا زمستانیکہ مد ھوشند از جام الست	یامگر دردی کشی لائیے خم نوشیدہ

ترجمہ: یا پھر وہ مستانہ جو مدہوش ہے جام الست سے، یا وہ یکتا جس نے لاشیٔ کا خم پیا ہے۔

زلف مشکین ترانازم کہ در دام فریب	ھم چومن داروھزاران دل بموبچیدہ

ترجمہ: تیری زلف مشکبار پر ناز کہ تیرے دام فریب میں، مجھ جیسے ہزاروں دل لپٹے ہوئے ہیں۔

ای صفی در عالم فانی کسے یکدم مباد	بی می وچنگ ورباب وشاھد بگزیدہ

ترجمہ: اے صفی جہانِ فانی میں کوئی ایک سانس بھی رہا ہے، سوائے شراب، رسی، ڈول، اور محبوب دل کشیدہ کے۔

ونیز این غزل از دیوان مبارک ایشان است ودر این ایمای بقوت نسبت خود نمودہ اند۔

اور یہ والی غزل بھی آپ کے دیوان میں ہے اس میں آپ نے اپنی قوت نسبت کا ذکر کیا ہے۔

غزل:

گدای کوی تراذوق بادشاھی نیست	اسیر دام ھماسایه آلھیٰ نیست

ترجمہ: تیرے گلی کے گدا کو بادشاہی کا ذوق نہیں، مرتبہ کے جال کے قیدی کیلئے سایہ الٰہی نہیں۔

بتاج تخت وگھر گنج حشمت واقبال	مخور فریب کزین ھیچ باتوراھی نیست

ترجمہ: تاج وتخت اور خزانہ وحشمت وبخت، فریب نہ کھا ان سے کسی کی طرف تیرا راہ نہیں۔

تو یونسے بحقیقت فتاده در ظلمات	برابراکه مقام تو بطن ماھی نیست

ترجمہ: تو وہ یونس ہے جو حقیقت میں تاریکی میں ہے، باہر آ باہر آ تیرا مقام مچھلی کی پیٹ نہیں۔

بھر طرف که روی صد ھزار طوفان است	برابه کشتي قیوم کوتباھی نیست

ترجمہ: جس طرف بھی تو جائے لاکھوں طوفان ہیں، قیوم کی کشتی پر آ کہ اسے تباہی نہیں۔

زفیض پر توہ مھر جانش رقص کنان	کدام ذرہ که ازماہ تا بماھی نیست

ترجمہ: اس کی جان کے سورج کے فیض سے جان رقص کر رہی ہے، چاند کا ذرہ کیا کرتا ہے کہ اس جیسا چاند کوئی اور نہیں۔

فنا اتم وبقا اکمل اثر زائل	نشان ھستي موھوم گزبخواھی نیست

ترجمہ: فنا اتم بقا اکمل تمام اثرات زائل، اگر تو موہوم ہستی کا نشان چاہے تو نہیں ہے۔

ھزار حسرت افسوس ای صفی که ترا	قیام لیل نه دوروصبح گاھے نیست

ترجمہ: اے صفی ہزاروں افسوس وحسرت، تیرے پاس رات کی عبادت اور صبح کی آہ وزاری نہیں۔

واین غزل نیز از زادہ طبع مبارک ایشان است۔

ترجمہ: اور یہ غزل بھی آپ کی تحریر کردہ ہے۔

غزل:

وی بمن نگھے کردظالمی جفاکوشے	جان کني جگر کاھے دلبر رباھوشی

ترجمہ: اس ظالم جفاکش نے میری طرف نگاہ کی، تو دل لے گیا، جان لے گیا، جگر کے ٹکڑے کر گیا ہوش اڑا گیا

قاتلي ستمگاری خونخواری دل آزارے	بي پیاله سر شاری ذبح کن فراموشي

ترجمہ: وہ ایسا قاتل، ستم گر، خونخوار ودل آزار ہے، کہ بغیر پیالے کے سرشار کرتا ہے اور میرے ذبح ہونے کو فراموش کر دیتا ہے

مھوشي پر یروئي فتنه شر رجوی	خانه جنگ بد خوی باتکه قدح نوشي

ترجمہ: وہ چاند جیسا پری چہرے والا شرعشق پیدا کرنے والا فتنہ، وہ بدخو خانہ جنگی کرتا ہے جو وہ پیالہ پیتا ہے

لاله رخي سمن بوی غنچه لب فسون گوئیے	نونھال دل جوی نسترن بنا کوشي

ترجمہ: گلاب جیسا چہرہ، چنبیلی جیسی خوشبو پتیاں بکھیرنے والے لبوں کا غنچہ، نونہال، دلجو، ناکوشی کا مقابلہ کرنے والا

کبر تا مسلمانی آفتی دل وجان	خصم دین وایمانی کافری سیه پوشی

ترجمہ: میری مسلمانی کا خوف، دل وجان کی آفت، دین وایمان کا دشمن وہ انکار کرنے والا سیاہ پوش

جامه زری در بر طره گهر برسر	چهره ارغوان طاسی تپه بند در کوشے

ترجمہ: سونے کی کڑھائی والا لباس اور موتی والی چادر سر پر، زعفرانی چہرہ، مخمل کا کمر بند

دام زلف کافر کیش بهر صید ایمانم	چون کمند زناری کج فگنده بردوشے

ترجمہ: اس ٹالٹے والے کی زلفوں کا جال میرے ایمان کے شکار کیلئے ہے، جیسے آگ کی کمند کندھے پر ڈالے ہوئے

ترک چشم خونخوارش باسنان مژگانها	کرده غارت دلها زدقلم روهوشے

ترجمہ: ترکی خونخواری آنکھیں نوکیلے دانت، کئی دلوں کو غارت کیا کئی دلوں کو تار تار کیا

دودخط مشکینش آتشے بجانم زد	مهر خاورم کرده ماهی هاله آغوشے

ترجمہ: خوشبودار دھوئیں والی آگ نے میری جان لے لی، میرے بخت کا سورج ایک چاند نے گود میں لے لیا

دی بطاق ابر ویش سجده اداکردم	کعبه روبرو آمد قبله شد فراموشے

ترجمہ: وہ کہ جس کے ابرو کے طاق پر میں نے سجدہ کیا، کعبہ سامنے آگیا قبلہ فراموش ہو گیا

ای صفی چه افسون خواند عشق معجز انگیزت	کان صنم بگفت آمد باد ولعل خاموشے

ترجمہ: اے صفی اس معجز انگیز عشق کا کیا بتاؤں، کہ اس محبوب نے کہا آؤ اور ہونٹ خاموش رہے

خدمت ایشان را بیاضی است در قصائد مناجات و حمد سرور کائنات مدح حضرات عالی درجات چنان مقرر شده که در خاتمه این کتاب آنها را جمع کرده شود و تکمله این رساله گردد انشاء اللہ تعالیٰ۔

آپ حضرت علیہ الرحمہ کے کئی قصائد اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور سرور کائنات ﷺ کی نعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب میں ہیں جنہیں ہم اس کتاب کے آخر میں جمع کریں گے اور وہ اس کتاب کا انشاء اللہ تکملہ ہوں گے۔

ذکر بعضی عبادات حضرت قیوم جهان محبوب الرحمان رضی الله عنه السبحان

خدمت ایشان در عادات و عبادات و اکل ولبس و در جمیع امور حتی المقدور رعایت سنت را از دست نمیدادند و وظائف یومی ولیلی ایشان ادعیه و اوراد مسنونه بودند که از احادیث و آثار نبوی اخذ فرموده بودند صلوٰة و صیام نوافل نیز بدستور مسنونه ادا می شد و در نماز رعایت آداب و تعدیل ارکان و حضور و خشوع و طمانیت و وقار و طول قیام و سجود بنوعے دیده مے شد که مافوق آن متصور نه باشد و عادت ایشان در صیام نوافل چنان قرار یافته بود که در هر هفته چهار روز صائم می بودند و سه روز افطار مے نمودند ایام صیام ایشان متصل، می بود ابتدای از روز دوشنبه می نمودند و سه شنبه و چهار شنبه و پنجشنبه را متصل روزه می داشتند و جمعه را عید مے فرموده اند

لهذااز جمعه شروع افطار مے کردندوشنبه ویکشنبه متصل مفطرمے بودندواگر دراین سه روز ایشان را بعطیه می نواختند آنروز را نیزبشکرانه آن صائم مے بودند گاهے چنان واقع میشد که تمام هفته را بصوم میگزرانیدند خواه بوقوع صیام ایام بیض این واقعه می بود خواه بصیام شکرانه ودر لباس نیز رعایت سنت رابنوعے داشتند که در لباس مسنون تزائد وتغیر وتبدل را مجوز نمیداشتند کیفیت ازار وقمیص وردای وعمامه راازکتب تحقیق نموده معمول داشتند ودر پای مبارک نیز نعلین مے انداختند و سراویل و کفش و غیره انواع راپانمی کردند ددرهیچ امر بدعت رااز قلیل و کثیر نمی پسندیدند و در هیچ بدعت حسن نمیدانستند حتیٰ که سبحه نمیداشتند و در تسبیح و تهلیل اگر عدد مقصود مے بود بانگشتان حساب می فرمودند و در ختمات بسنگریزه می پرداختند وصاحب بدعت رادر مجلس خود بار نمیدادند واز صحبت اغنیا متنفر مے بودند ودر آمد وشد رابسته حتی که تیمور شاه بوقت مرض موت خود انواع سعے بکار برد که خدمت ایشانرا زیارت کند واکثرے امراء بطلب ایشان فرستاد هرگز بسمع قبول نیامد ودراواخر بجمیع امور محتاج باذن بودند ودرهرامرے که ازان اذن نمی یافتند بعمل نمے آوردند وهنود وانرا نزد ایشان بار نمی بود ودر رهگذار و بازار هر جا هندوی بنظرمے آمدروی مبارک رامی گردانیدند وگاهے بر سر مبارک ردامی داشتند تاچشم ایشان برمنکران نبوت نیفتد احیانا اگر هندوے بایشان ملاقی مے شدمآل او باسلام مے کشید چنانچه رمزے ازان در خوارق ایشان نوشته خواهد شد۔

حضرت قیوم جہاں محبوب الرحمٰن ﷺ السبحان کے بعض عادات وعبادات

آپ عادات وعبادات میں کھانے پینے پہننے اور تمام عادات میں حتی المقدور سنت کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اور آپ کے دن رات کے وظائف اور دعائیں مسنون تھیں جو احادیث وآثار نبوی ﷺ سے ماخوذ تھیں نماز وروزہ کو بھی مسنون طریقہ سے ادا فرماتے تھے اور نماز میں آداب، تعدیل ارکان، حضور قلب، خشوع وخضوع، طمانیت، وقار کا خیال رکھتے اور طول قیام وسجود یہ کا عالم تھا کہ اس سے زیادہ کا تصور ممکن نہیں۔ نوافل روزوں میں آپ کی عادت یہ تھی کہ ہفتہ میں چار دن کا روزہ رکھتے تھے اور تین دن روزہ نہ رکھتے تھے۔ جن دنوں کا روزہ رکھتے وہ متصل تھے جن کی ابتدا سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات کو اختتام تھا اور جمعہ کے دن کو آپ عید کا دن فرماتے تھے اس لئے اس دن سے روزہ چھوڑنے کی ابتداء کرتے اور جمعہ ہفتہ اتوار کا روزہ نہ رکھتے تھے اور اگر ان دنوں میں کوئی عطیہ خداوندی ہوتا تو ان دنوں میں شکرانہ کے طور پر روزہ رکھتے تھے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ پورا ہفتہ روزہ میں گزر جاتا تھا۔ اگر چہ ان تین دنوں میں ایام بیض کے روزے آجائیں یا شکرانہ کے روزے آجائیں۔ اور لباس میں بھی سنت کا خیال رکھتے اور لباس کو اسی نوعیت کا بناتے کہ سنت جیسے اجازت دیتی اور اس میں کسی تغیر وتبدل کو جائز نہ سمجھتے اور لباس میں قمیص، ازار، چادر اور عمامہ کی تحقیق جیسے کتابوں میں سنت کے مطابق ہے ویسے ہی اختیار کرتے تھے اور پاؤں میں نعلین استعمال فرماتے تھے شلوار اور لنگوٹ وغیرہ نہ پہنتے تھے اور بدعت کا عمل زیادہ ہوتا یا تھوڑا اسے پسند نہ فرماتے تھے اور کسی بھی بدعت کو حسن نہ کہتے تھے حتی کہ تسبیح ہاتھ میں نہ رکھتے تھے اور اگر کسی تسبیح کرنے میں تعداد مطلوب ہوتی تو انگلیوں سے حساب کرتے تھے اور معمول کے ختم وغیرہ پڑھنے میں کنکریوں کا استعمال کرتے تھے اور کسی بدعتی کو اپنی مجلس میں نہ آنے دیتے اور اغنیاء کی صحبت سے نفرت فرماتے تھے نہ کسی کو آنے دیتے اور نہ جاتے تھے۔ حتی کہ تیمور بادشاہ نے اپنی مرض الموت کے دنوں میں آپ کی زیارت کرنے کی بڑی کوشش کی اور کئی امراء کو آپ کے لینے کیلئے بھیجا آپ نے کسی کی گذارش کو قبول نہ کیا اور آخر

میں آپ تمام کاموں میں اجازت پر مامور رہتے اور جس کام کی اجازت نہ ملتی اسے نہ کرتے تھے اور ہندوں کو آپ کے نزدیک آنے کی اجازت نہ تھی اور جب آپ بازار جاتے تو اگر کسی ہندو پر نظر پڑ جاتی تو فوراً منہ پھیر لیتے یا اپنی چادر منہ پر ڈال لیتے تھے تاکہ منکران نبوت پر نظر نہ پڑے اور اگر کبھی کسی ہندو سے سامنا ہو جاتا تو اسے اسلام کی دعوت دے کر مائل باسلام کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ کی کرامات کے ذیل میں اس سے کچھ کا ذکر کریں گے۔

مِن خرق عاداته رضی اللہ تعالیٰ عنه:

روزے برائے دیدن حضرت بی بی صاحبه قدس سرها که همشیره زاده ایشان و والده فقیر بودند تشریف آوردند ارادة اللہ هندوی در زیر دروازه برائے حاجتے آمده بود و چون دید که خدمت ایشان تشریف می آرند گریخته از رهگذار دور شده باصطبل در آمد و در رابند نمود ارادة اللہ خدمت ایشان ساعتے زیر دروازه ایستاده ماندند و باکسی سخن نمی کردند آن هندوی از عقب در بطرف ایشان نگاه میکرد نظر مبارک بآن طرف افتاد فرمودند که این چه کس است که از عقب در نگاهمی کند شخصی عرض نمود که هندوے است جهت غرضے آمده بود چون ورود حضرت شد درعقب پنهان گردید فرمودند باوجود پنهان شدن چون بما دز دیده نگاه میکند بعد لمحه فرمودند که عنقریب باما هم نشین خواهد شد چون خدمت ایشان اندرون تشریف فرماشدند هندو بر آمد و یکی بادی اظهار نمود که بشارت اسلام یافته امید است که زود مسلمان شوی هندو از سخن او ناخوش شده رفت در عرصه راه یکی با او مخاصمه نمود و صورت دعوی درمیان آورد بخانه قاضی رفتند در آنجا بنوعی از زبانش کلمه صادر شد که حکم اسلام بروی آمد و بزور مسلمان کردند روز دیگر بخدمت آمد و داخل زمره مریدان شد۔

کرامات

۱۔ ایک دن آپ حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا جو آپ کی بھانجی اور فقیر کی والدہ تھیں کو ملنے کیلئے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں یہ ہوا کہ دروازہ کے پاس ایک ہندو کسی کام کی وجہ سے کھڑا تھا جب اس نے آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو بھاگ کر راستے سے علیحدہ ہو کر اصطبل میں جا کر چھپ گیا اور دروازہ بند کر دیا اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق آپ کچھ دیر دروازے کے پاس کھڑے رہے اور کسی سے کوئی بات نہ کی اور وہ ہندو پچھلی طرف سے آپ کو دیکھ رہا تھا آپ نے اچانک اس کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا کہ یہ کون ہے جو ہمیں پیچھے سے دیکھ رہا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا حضور ایک ہندو ہے جو کسی کام سے یہاں آیا تھا اور جب حضرت کا آنا ہوا تو وہ پیچھے جا کر چھپ گیا آپ نے فرمایا چھپنے کے باوجود ہمیں چور نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ ایک لمحہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ وہ ہمارے پاس آئے گا جب آپ اندر تشریف لے گئے تو ہندو آیا تو ایک شخص نے اسے اسلام کی بشارت دی اور کہا کہ تو جلدی مسلمان ہو جائے گا۔ وہ اس بات سے ناخوش ہوا اور چلا گیا۔ راستے میں اس کا کسی سے جھگڑا ہو گیا اور دعویٰ کیا گیا فیصلہ کیلئے قاضی کے پاس گئے وہاں گفتگو کے دوران اس کی زبان سے ایک ایسا کلمہ نکلا جس پر اسلام کا حکم لگتا تھا اور پھر اسے وہاں پر زبردستی مسلمان ہونا پڑا اور پھر اگلے دن وہ آ کر آپ کے مریدین میں شامل ہو گیا۔

من تصرفاته:

سالے تیمور شاه بیمار بود بخدمت ایشان کس فرستاد که حکما از دوا عاجز شده اند وقت همت است الحال آنچه فرمایند از قسم ادویه همان کرده شود فرمودند که یکپاو اسفرزه رابخورد در سه روز انشاء اللہ تعالیٰ شفا خواهد یافت بادشاه از حکما استصواب آن

درخواست همه متفق الکلمة عرض نمودند که این مرض عارض از برودت است اگر این دوا کرده شود موجب هلاکت بهر نوع در نظر است اما گفته ایشان را تجربه باید کرد معالج خان که از حکمای حاذق آن وقت بود گفت که این تجربه نمی باید کرد که بجان بازی کردن است موافق طبع بادشاه گفته وی نیامد طلب مقدار اسفرزه نمود و بخدمت ایشان فرستاد و بخادم گفت که گفتگوی حکمارانیز بعرض ایشان برسان و اسفرزه را بخدمت بگذران که از دست مبارک خود سه جا نمایند تا از یمن دست مبارک مضرت نرساند چون اسفرزه را بخدمت ایشان آورد و احوال گذشته بعرض رسانید ایشان تبسم فرمودند و اسفرزه را سه حصه برابر کردند و فرمودند که بی اندیشه سه روز پی در پی بخورد که صحت او در این ودیعت شده چون بعمل آورد موجب شفای کامل گردید بادشاه و حکما همه معتقد تصرف ایشان شدند و معالج خان مذکور را بخدمت ایشان فرستاد که مرید شود و معروض داشت که اگر صحبت عالی بوی اثر نمود و کشودی در کار او پیدا شد در عقب او نیز بخدمت رسیده سلوک طریقه علیه خواهم کرد چون معالج خان دو سه روز آمد شد نمود توجه عالی در وی اثر کرد در درک و عقل وی خللی پیدا شد چنانچه تشخیص احوال نبض نمی نمود و عادت بادشاه چنان جاری بود که طعام هر روزه را باستصواب او می کردند مومی الیه بصبح نبض بادشاه را دیده تجویز طعام و ادویه مصالح آن میکرد چون صبحی معالج خان در حضور رسید بادشاه تکلیف دیدن نبض بدستور سابق نمود معالج خان بعرض رسانید که من بحال خود نیستم نوعی حالتی بمن روئداد که را اسا شعور تشخیص را از من برده باید که حکیم دیگری برای این خدمت معین شود حضار مجلس سلطانی بعرض رسانیدند که معالج خان باوفور عقل و تمیز کامل بدینحال رسیده که تشخیص نبض نمی تواند نمود اگر ظل سبحانی صحبت ایشان اختیار نمایند کارخانه سلطنت رو بخرابی خواهد آورد بادشاه از خوف این از صحبت عالی محترز شد و امر فرمود که معالج خان را نگذارند که بار دیگر بخدمت ایشان رود و طعام مشتبه بوی بدهند که در صفائی وقت وی خلل آید و بهیت اصلی شود خدمت ایشان از استماع این ماجرا تبسم فرمودند و گفتند الراضی بالضرر لا یستحق النظر

۲۔ ایک سال تیمور بادشاہ بیمار ہوگیا اور کسی کو آپ کے پاس بھیجا کہ حکما دوا کی تجویز سے عاجز آگئے ہیں اور پریشانی کا وقت ہے آپ جس دوا کا مشورہ دیں گے وہ استعمال کی جائے گی آپ نے فرمایا تین دنوں میں ایک پاؤ اسفرزدہ کھاؤ انشاء اللہ شفا ملے گی بادشاہ نے اس نسخہ کے متعلق حکماء کی رائے چاہی تو سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ مرض بردودت کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اور اگر یہ دوا استعمال کی جائے گی تو ہلاکت کا باعث ہوگی بہرحال اس دوا کا استعمال محل نظر ہے۔ لیکن آپ کی کہی ہوئی بات کا تجربہ کرنا چاہئے معالج خان ان حکماء میں سے اس زمانے کا ایک عقلمند حکیم تھا وہ کہتا ہے کہ جان کی بازی لگا کر تجربہ نہیں کرنا چاہئے اس کی بات بادشاہ کو پسند نہ آئی اس نے مطلوب اسفرزدہ منگوایا اور آپ کی خدمت میں بھیجا اور خادم سے کہا کہ حکماء کی ساری گفتگو آپ کے گوش گزار کر دینا اور اس اسفرزدہ کے متعلق آپ سے کہنا کہ آپ خود اپنے ہاتھ سے اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیں جو تین دن کھانا ہے تا کہ آپ کے ہاتھ کی برکت سے تکلیف نہ ہو وہ خادم اسفرزدہ آپ کے پاس لایا اور ساری گفتگو آپ کو بتادی آپ سن کر مسکرائے اور اسفرزدہ کے تین حصے کر کے فرمایا اس کو بلاخوف کھاؤ اور تین دن کے بعد شفا مل جائے گی جو اسی میں ودیعت کی گئی ہے اور جب یہ نسخہ کھایا گیا تو بادشاہ مکمل صحت یاب ہوگیا اور تمام حکماء آپ کے تصرف کے معتقد ہوگئے اور معالج خان حکیم کو آپ کی خدمت میں مرید ہونے کیلئے بھیج دیا اور کہا کہ اگر آپ کی صحبت عالی کا اثر اس نے قبول کر لیا اور اس کے معاملہ میں کشادگی پیدا ہوگئی تو خود اس کے بعد

آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر طریقہ عالیہ کے مطابق راہ سلوک اختیار کروں گا۔ جب معالج خان کو آپ کے پاس آئے ہوئے دو تین دن گزر چکے تو اس کی طبیعت میں آپ کی توجہ نے اثر کیا جس کی وجہ سے اس کی عقل میں خلل پیدا ہو گیا اور وہ مریضوں کی تشخیص احوال میں نبض کا صحیح اندازہ نہ کر سکتا تھا اور بادشاہ کی عادت یہ تھی کہ وہ روز کا کھانا اس کی رائے کے مطابق کھاتا تھا اور وہ صبح کے وقت بادشاہ کی نبض دیکھ کر کھانا تجویز کرتا تھا۔ اور ادویات کے متعلق ہدایات دیتا تھا اس کے بعد جب معالج خان صبح کے وقت بادشاہ کے پاس آیا تو بادشاہ کی نبض کو دیکھا تو طبیعت کی تکلیف کو بدستور پایا اسے دیکھ کر معالج خان کہتا ہے کہ میرا شعور حسب سابق نہیں رہا اور میں مرض کی صحیح تشخیص نہیں کر سکتا اس خدمت کیلئے تم کوئی اور طبیب مقرر کر لو اور خود بھی آپ کی صحبت کو اختیار نہ کرنا ورنہ دستور سلطنت میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔ بادشاہ نے اس خوف سے آپ کی صحبت اختیار کرنے سے احتراز کیا اور معالج خان کے بارے میں حکم صادر کیا کہ اسے بھی اب دوبارہ آپ کی صحبت میں نہ جانے دیا جائے۔ اور حکم دیا کہ معالج خان کو کوئی مشتبہ کھانا کھلایا جائے تاکہ اس کی صفائی طبع میں خلل آجائے اور وہ پہلی ہیئت پر آجائے آپ نے جب یہ واقعہ سنا تو تبسم فرماتے ہوئے کہا جو اپنی تکلیف پر راضی ہے وہ نظر رحمت کا حقدار نہیں۔

فرد:

نگفتم فلانی که بد میکنے		نه بامن که بانفس خود میکنے

ترجمہ: میں نہیں کہتا کہ فلاں بدی کر رہا ہے، وہ میرے ساتھ نہیں بلکہ اپنے نفس کے ساتھ کر رہا ہے

من خرق عاداته رضی اللہ تعالیٰ عنه:

روزے حضرت بی بی صاحبه قدس سرها فقیر رابه طلب ایشان فرستادند چون بخدمت ایشان رسیدم درمجلس عالی از اکابر وقت بسیارے جمع بودند در اظهار طلب توقف نمودم روئے مبارک بسوی من آورده فرمودند بگو تاچه داری معروض داشتم که ازرائے عالی پوشیده نخواهد بود تبسم نموده فرمودند که بابا توهم آزمائش مامی کنی برو بخدمت بی بی صاحبه بگو که اینک آمدم فقیر عرض نمودم که توقف من آزروی آزمائش نبود بلک از ادب معروض داشتم گفتند راست گفتی چیزی از ادب چیزی نوع ثانی۔

۳۔ ایک دن بی بی صاحبہ ﷺ نے مجھے آپ کو بلانے کیلئے بھیجا جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کی مجلس میں اکابر وقت کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو طلب کے اظہار میں میں نے توقف کیا آپ نے میری طرف منہ کر کے فرمایا بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ آپ سے پوشیدہ نہیں آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ بابا تم بھی میری آزمائش کرتے ہو جاؤ بی بی صاحبہ سے جا کر کہو کہ آرہا ہوں میں نے عرض کیا کہ میرا توقف آزمائش کیلئے نہیں بلکہ ادب کیلئے تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کہا کہ ایک چیز ادب سے بھی ہوتی ہے اور دوسری طرح سے بھی ہوتی ہے۔

من تصرفاته رضی اللہ تعالیٰ عنه:

برادر فقیر میان ضیاؤ الحق بانواع سرفه وتپ گرفتار بود هر چند علاج مے نمودند فائده نمیکرد روزی کسے روغن گاؤ بخدمت ایشان آورده بود دران اثنای حضرت بی بی صاحبه برادرم رابخدمت ایشان فرستادند که رفته عرض احوال خود رابکن وبگو که از دواعاجز شده ام وقت تصرف است میان ضیاؤ الحق رسید واحوال خود رامعروض داشت فرمودند که دوائے شماپیشتر از شماآمده باطعام

وبیطعام از این روغن خوردہ باشند کہ شفای شما درین نہادہ شدہ چون روغن رابخدمت حضرت بی بی صاحبہ قدس سرھا آوردند خادمہ ایشان بعرض رسانید کہ در تپ وسرفہ روغن چگونہ دوائے باشد فرمودند کہ روغن چیز خوردن است اگر ایشان زہر دھند شفا است ازان روغن برادر فقیر مے خورد چون روغن خلاص شد آزار او ھم بصحت مبدل گردیدہ۔

۴۔ فقیر کا بھائی میاں ضیاء الحق بخار اور کھانسی کے مرض میں مبتلا ہو گیا اس کا جتنا بھی علاج کیا گیا کوئی بھی فائدہ نہ ہوا۔ایک دن آپ کے پاس کوئی گائے کا گھی لایا تھا اور بی بی صاحبہ نے میرے بھائی سے اتفاقاً اس دن کہا تھا کہ آپ کے پاس جاؤ اور خود اپنا حال بیان کرو اور عرض کرنا کہ دوائی سے میں عاجز آ گیا ہوں آپ اس وقت تصرف فرمائیں۔میاں ضیاء الدین نے جا کر آپ کے پاس اپنے حال کی عرض کی تو آپ نے فرمایا تمہارے آنے سے پہلے تمہاری دوائی میرے پاس آ گئی تھی کھانے کے ساتھ اور اس کے بغیر اس گھی کو کھانا تمہاری شفاء اسی میں ہے۔جب وہ گھی حضرت بی بی صاحبہ کے پاس لایا گیا تو خادمہ نے یہ سب سن کر کہا کہ بخار اور کھانسی کے ساتھ اس گھی کا کیا تعلق ہے یہ کونسی دوا ہے تو بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ گھی ایک کھانے کی چیز ہے اگر آپ زہر بھی دیتے تو اس میں شفاء ہوتی۔وہ گھی جب فقیر کے بھائی نے کھایا اور جب وہ گھی ختم ہوا تو اس بیماری سے شفاء مل گئی۔

من تصرفاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

درخت بیدے در خانہ ما بود و از مدتے خشک شدہ روزے ایشان را وضو میدادم و آب وضو ایشان را در زیر درخت انداختم فرمودند کہ این آب را بچہ نیت زیر درخت انداختی عرض نمودم کہ بطمع آنکہ سبز شود فرمودند کہ چنان خواھد شد آن درخت از سر نو سبز شد و شاخھا بر آوردہ و مدتے تازہ ماند بعد از چند سال باز روبختکی آورد روزے بطرف درخت نگاہ کردہ فرمودند کہ این درخت مادام حیات ما چون ما گاہ خشک و گاہ سبز است بعد از وفات ما خشک خواھد شد فَوَقَعَ کَمَا قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۔ بید کا ایک درخت ہمارے گھر میں تھا اور وہ ایک مدت سے خشک ہو گیا تھا۔ایک دفعہ آپ نے وضو فرمایا تو میں نے وضو کا پانی اس درخت کے نیچے ڈال دیا آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ تو نے یہ پانی کس نیت سے ڈالا تھا میں نے عرض کیا کہ حضور اس طمع سے کہ یہ درخت سبز ہو جائے آپ نے فرمایا ایسا ہی ہو گیا۔ اور وہ درخت نئے سرے سے سبز ہو گیا اور شاخیں نکلنے لگیں کافی عرصہ وہ درخت تازہ رہا اور کچھ سالوں کے بعد وہ پھر خشک ہونے لگا۔ایک دن آپ نے اس درخت کو دیکھتے ہوئے فرمایا یہ درخت میری زندگی کی طرح کبھی خشک اور کبھی تر رہے گا اور میری زندگی کے بعد خشک ہو جائے گا۔اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

من خرق عاداتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

فقیر از مدتے مریض بودہ و از دواھا دلم سرد گردیدہ روزے در حضور ایشان برای من دوا حاضر کردند طبع من ازان متنفر بود اما از ادب نمی توانستم کہ رد آن نمایم خدمت ایشان بر ضمیر م واقف شدہ فرمودند کہ میل تو بدوا نمی شود عرض نمودم کہ خیلی طبعیت من ازین متنفر است اگر در حضور عالی نمی بودم نمی نوشیدم فرمودند منوش فقیر خوشدل شدہ آن قدح را از دست انداختم تبسم فرمودند و گفتند کہ این قدر از دوا دل تنگی گفتم بمرض خوشم نہ بنوشیدن این دوا فرمودند دھن بکشا دھن خود بکشودم لعاب دھن مبارک را بدھن من انداختم آنرا آب حیات انگاشتہ برغبت فرو بردم و در حال صحت کلی یافتم۔

۵۔ فقیر ایک دفعہ کافی عرصہ بیمار رہا اور دوائیں کھانے سے دل تنگ ہوگیا۔ ایک دن آپ کی خدمت میں مجھے دوائی لینے کیلئے لے گئے میری طبیعت دوائی سے متنفر تھی لیکن ادب کی وجہ سے آپ کے سامنے کچھ نہ بولا آپ میری نیت سے واقف ہو گئے اور فرمایا تمہاری طبیعت دوا کی طرف مائل نہیں میں نے کہا کہ میرے خیال میں دوا سے متنفر ہے۔ اگر حضور فرمائیں کہ اس کو نہ کھاؤں تو نہ کھاؤں تو اس پیالہ کو ہاتھ سے پھینک دوں گا اگر فرمائیں کہ پی لو خوشدلی سے پی لوں گا آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا کہ تو اس طرح دوا سے دل تنگ ہے۔ میں نے کہا کہ بیماری سے میں خوش ہوں اس دوا کے پینے سے نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا میں نے اسے آب حیات سمجھتے ہوئے رغبت سے کھالیا اور اسی وقت مکمل صحت مل گئی۔

من تصرفاته رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

روزے وضو فرمودند و بخادم گفتند که این آب را نگهدار که بکار خواهد آمد آن خادمه از بادانی گفت که چه کار مے آید فرمودند که جهت دفع زهر مار بکار می آید و خود برای ادای نماز جمعه تشریف فرماشدند بعد از ادائے نماز از مردمان کوچی ضعیفه را بخدمت آوردند که، این را مار گزیده است و بحالت مرگ است و طفلی دار دو ماه که بمرگ این آن طفل نیز خواهد مرد دعا فرمایند که حق تعالیٰ اورا شفا دهد فرمودند که آب مستعمل وضو را که داشته بودیم برای این بود بیارید آب را حاضر کردند و بآنها دادند که باین آب مکان گزیده را بشوئید و بقیه آب را بخورانید چون بعمل آوردند فی الفور بصحت آمد۔

۶۔ ایک دن آپ نے وضو فرمایا اور خادم سے کہا کہ اس پانی کو محفوظ رکھ لو کام آئے گا وہ خادم نادانی سے کہتا ہے کہ حضور یہ کیا کام آئے گا آپ نے فرمایا یہ سانپ کے زہر کو ختم کرنے کیلئے کام آئے گا اور اس کے بعد آپ نماز جمعہ ادا فرمانے کیلئے تشریف لے گئے جب نماز ادا کر لی گئی تو لوگ محلہ کی ایک خاتون کو اٹھا کر لائے اور کہا کہ اسے سانپ نے ڈس لیا ہے اور حالت مرگ میں ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان میں سے ایک بچے کی عمر دو ماہ کی ہے اگر یہ مر گئی تو وہ بچہ بھی مر جائے گا آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا نصیب فرمائے آپ نے فرمایا وضو کا مستعمل پانی لاؤ جو ہم نے رکھا تھا۔ وہ اس کیلئے تھا جب وہ پانی لایا گیا اسے دے دیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے جہاں سانپ نے ڈسا ہے اس جگہ کو دھولو اور باقی پانی پی لو جب اس خاتون نے کیا تو فوری طور پر صحت یاب ہوگئی۔

مِن خرق عاداته رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

یکے از فرزندان ایشان میان مطیع اللہ نام داشت و در ایام شیر خوارگی بود بسیار مریض شده او را برداشته نزد حکیمی بردند آن حکیم چون او را دید بخادم گفت زود ببرید که در راه خواهد مرد چون بخانه آوردند احوال آن طفل متغیر بود مادرش از مشاهده آن در گریه و فغان آمد خدمت ایشان در مشغولی بودند از استماع آن آواز متوجه آن طفل شدند بایشان الهام در دادند بزبان هندی که معنی آن بفارسی این است که مادرش ریوند بخورد و بخورانند بطفل و بمالند بطفل از استعمال آن شفا یافت مدت عمر بهر مرضے که مبتلا می شد از خوردن و مالیدن ریوند شفا می یافت۔

۷۔ آپ کے صاحبزادوں میں سے ایک جس کا نام میاں مطیع اللہ تھا وہ بچپن کے دنوں میں بہت بیمار ہو گیا اور اسے اٹھا کر ایک حکیم کے پاس لے گئے اس حکیم نے اسے دیکھتے ہی خادم سے کہا کہ اس بچے کو لے جاؤ اور یہ راستے میں ہی مر جائے گیا۔ وہ خادم جب اس بچے کو گھر لایا تو اس کی حالت اور خراب ہوگئی اور اس بچے کی والدہ اسے دیکھ کر رونے لگی آپ اس وقت اپنے معمولات میں مصروف تھے آواز سن کر آئے اس بچے کو دیکھا تو آپ کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ جو

ہندی زبان میں تھا جس کا فارسی معنی یہ ہے کہ اس کی ماں ریوند چبائے اور چبائے ہوئے بچے کو ملے اس کے استعمال سے شفا مل جائے گی اور اپنی عمر میں جب بھی بیمار ہو گا ریوند کھانے اور ملنے سے شفا ملے گی۔

من تصرفاته رضی اللہ تعالیٰ عنه:

یکی از مشایئخ وقت بایشان مخالفتے داشت وسلطان وقت راباوے اخلاصے بود وبصحت سلطان آمد وشد داشت گاه گاه سخنان ناملائم از جانب ایشان در محفل سلطان مذکور می نمود یکی از ملازمان سلطان که بخدمت ایشان اخلاص کلی داشت از شنیدن سخنان او متغیر شده بخدمت ایشان معامله مذکوره را معروض خدمت ایشان نمود بغایت رنجیدند ورنگ مبارک سرخ شد حاضران آن ملازم رااشاره نمودند که زیاده از این حرفے برزبان نیارد ایشان از اشاره آنهامطلع شده فرمودند که چرامنع مے نمائید واز ملازم پرسیدند که وقتے که فلان از این نوع سخنان درمیان داشت در مجلس که حاضر بود وے اسمای امرای که حضار مجلس بودند یک بیک بزبان بردایشان فرمودند که کسے از اوشان تکذیب اورا نه کرد آن شخص گفت که همه تصدیق وی نمودند بلکه سخن اورا آبدارے میکردندزیاده ملول شدند ساعتی مراقب بودند وبعد لمحه فرمودند که بما نمودند که هفده گاور اتصدق ماکردند کذلک آن امراهفده نفربودنداز غضب سلطان بمرور ایام بقتل رسیدند ویکی از آنها نماندوآن شیخ باندک مدت هلاک شد واز مشیخت او اثرے نماند وبساط آن سلطنت نیر چیده شد نعوذ بالله من غضب اولیائه اگر از این نوع معاملات که بنظر فقیر از ایشان گذشته بے آنکه از دیگران شنیده ثبت نماید پس مثل این کتاب دفترے انشاکنم باآنکه مرضی ایشان در اظهار این معاملات ظاهر نشده معترضاًعن التطویل بهمین مقدار اکتفانمود۔

۷۔ مشائخ وقت میں سے ایک جو آپ سے مخالفت رکھتا تھا اور بادشاہ وقت کو بھی اس سے اخلاص تھا اور وہ بادشاہ کی صحبت میں آتا جاتا تھا اور کبھی کبھی کچھ غیر مناسب باتیں اپ کی طرف سے بادشاہ کی مجلس میں کیا کرتا تھا۔ بادشاہ کے ملازمین میں سے ایک جو آپ کے ساتھ اخلاص کلی رکھتا تھا وہ یہ باتیں سن کر غصہ میں آتا تھا اس نے ایک دفعہ یہ ساری باتیں آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیں آپ سن کر کافی رنجیدہ ہوئے اور رنگ سرخ ہو گیا حاضرین میں سے کچھ نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ایک حرف بھی اور زبان سے نہ نکالنے کا کہا آپ کو اس کی اس حرکت کا علم ہو گیا تھا آپ نے فرمایا اسے کیوں روکتے ہو آپ نے اس سے پوچھا جب وہ شیخ یہ باتیں کر رہا تھا اس وقت اس محفل میں جتنے لوگ موجود تھے سب کے نام بتاؤ اس نے موجود تمام امراء کے نام بتائے آپ نے فرمایا ان میں سے کسی نے اس کی تکذیب بھی کی تھی اس نے کہا کہ سب نے اس کی تصدیق ہی کی تھی بلکہ سب نے اس کی باتوں کی ملمع سازی کی تھی آپ کا دل اس سے زیادہ رنجیدہ ہوا اور کچھ دیر کیلئے آپ نے مراقبہ فرمایا ایک لمحہ کے بعد فرمایا کہ سترہ گائے میری تصدیق کر رہی ہیں حقیقت یہ کہ اس میں شامل لوگ سترہ تھے اور کچھ دنوں کے بعد وہ بادشاہ کے غضب سے قتل کر دیئے گئے اور ان میں سے ایک بھی باقی نہ بچا اور تھوڑے عرصہ بعد وہ شیخ بھی مر گیا اور اس کی گدی کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہا اور اس سلطنت کا بھی کچھ عرصہ بعد نام ونشان مٹ گیا۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے اولیاء کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں فقیر کی نظروں کے سامنے جو آپ کی کرامات گزری ہیں بغیر اس کے کہ جو کسی سے سنی ہیں اگر وہ سب لکھی جائیں تو اس طرح کی ایک اور کتاب بن جائے اور ان سے غرض صرف یہ ہے کہ آپ کے معاملات ظاہر کرنا ہے اور طوالت کا اظہار کرنے سے احتراز کرنا ہے۔ اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

فرد:

عنان از کف مده کاین دو راره است		رجوعی جانب مطلب ضرور است

ترجمہ: ہاتھ سے باگ نہ دے راستہ دور کا ہے، مطلب کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے

تذکره رابع از منتخب سابع در ذکر ارتحال حضرت قیوم جهان بفرادیس جنان رضی اللہ تعالیٰ عنه

چون عمر مبارک ایشان بآخر رسید در دل ایشان اشتیاق طواف بیت اللہ المعظم وزیارت روضه منوره حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم زادهما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً غلبه کرد هر چند که این عزم ایشان را از مدتے بوده وحج فرض را باوجودی که در ابتدائے جوانی ادانموده بودند چنانچه در ساله آداب الارشاد را دران راه تصنیف فرموده بودند ودران رساله از احوال وارده آن سفر خود نوشته اند اما شوق بنوعی داشتند که نذر فرموده بودند که تا براه حج نه بر آمده ام گوشت را که محبوب ترین اطعمه نزد من است نخواهم خورد واز این نذر دو از ده سال گذشته بود که روانگی ایشان روئد ادودراین مدت مدید گوشت نخورده اند وچون بمنزل اول بر آمدند خدمت، حضرت بی بی صاحبه قدس سرها دعوت نمودند واقسام گوشت را بانواع تیار کنانیدند وخدمت ایشان ازان تناول فرمودند وچون شب اول از کابل بر آمد ند منزل را قریب غار های اختیار فرمودند بقرب ده فرسنگ وسه روز آنجابود ند بمتابعت هجرت پیغمبر صلی اللہ علیه وآله وسلم ونیز جهت متابعت شب از کابل بدر شدند ومطابق کردند کوچ خروج را بتاریخ هجرت ودران منزل بایشان معلوم ساختند که از تحرک تو کره زمین بحرکت شد کذلک از انروز انواعی سر گردانی بعالم رخ نمود وجمعیت از اهل،جهان رخت بربست ودران سفر دراورادو وظائف عبادات وصیام مقرریه خود اداکردند فقیر به عرض رسانید که درین ایام سفر بعبادات زیاده از عادت ماسبق افزوده اید آیا باعث شکرانه ایں سفر خواهد بود تبسم فرموده گفتند که بابا عمر بآخر رسید هر چه از دست بیاید غنیمت است۔

ساتویں انتخاب میں سے چوتھا ذکر
حضرت قیوم جہاں ﷺ کی جنت الفردوس کی طرف رحلت

جب آپ کی عمر مبارک کے آخری دن تھے اس وقت آپ کے دل میں زیارت بیت اللہ اور اس کے طواف اور روضہ منورہ حضرت رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ ان دونوں مقامات کی عزت میں اضافہ فرمائے۔ کے اشتیاق نے غلبہ کرلیا اگر چہ آپ جوانی کی عمر میں حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کر چکے تھے جیسا کہ رسالہ آداب الارشاد جو آپ کی تصنیف ہے اس میں ذکر کیا ہے اور وہ اسی سفر کے دوران لکھی گئی تھی۔ اور اس میں اس سفر کے احوال وواردات کا ذکر ہے۔ لیکن پھر بھی اس سفر کا شوق اس طرح تھا کہ منت مانی کہ جب تک میں اس سفر پر نہ جاؤں گا گوشت جو آپ کی محبوب ترین غذا تھی اسے نہ کھانے کی منت مان لی۔ اور اس منت کو بارہ سال گزر گئے کہ پھر یہ سفر پورا ہوا۔ اور اس عرصہ میں آپ نے گوشت نہ کھایا اور جب آپ پہلی منزل کیلئے روانہ ہوئے تو حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہانے دعوت

کا اہتمام کیا اور گوشت سے کئی قسم کا کھانا تیار کیا اور اس میں سے آپ نے کھایا جب پہلی رات آپ کابل سے باہر تشریف لائے تو دس فرسنگ کے فاصلہ پر ایک غار تھا اسے اپنی منزل قرار دیا حضور ﷺ کی ہجرت کے اتباع میں وہاں پر تین دن قیام فرمایا اور رات کو نکلنے میں شب ہجرت نبی ﷺ کی مناسبت اختیار کی گئی اور اس منزل میں آپ کو الہام ہوا کہ آپ کے حرکت کرنے سے کرہ زمین میں حرکت آ گئی ہے۔ اسی طرح اس دن اس جہاں میں کئی طرح کی تبدیلیاں رونما ہوئی اور کافی سارے لوگوں نے آپ کے ساتھ رخت سفر باندھ لیا۔ اور سفر میں آپ نے اوراد و وظائف، عبادات وصیام میں مقررہ تعداد سے اضافہ کر دیا۔ فقیر نے ایک دفعہ عرض کیا حضور ان دنوں میں آپ نے عادت مبارکہ سے زیادہ عبادات میں اضافہ کر دیا ہے کیا اس کی وجہ اس سفر کا شکرانہ ہے آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا بابا عمر آخر میں پہنچ گئی ہے جو ہاتھ میں آ جائے غنیمت ہے۔

فرد:

در دو روزے زندگی جامی نشد سیر از غمت		کاشکی در عشق عمر جاودان میداشتی

ترجمہ: جامی کی دو دن کی زندگی تیرے غم سے سیر نہ ہوئی، کاش کہ اس عشق کیلئے عمر جاوداں ہوتی

از این نوع اخبار مشعر بر قرب ارتحال از ایشان شنیده می شد چون باحمد شاهی رسیدند چند روزی آنجا اقامت فرمودند و خلق بسیار داخل طریقه علیه شدند و کذلک چون بقلات نصیر خان رسیدند مردم قلات بیک منزل استقبال نموده بودند جمهور خلائق بنوعے بود که زیاده از ان متصور نباشد کذلک در هر بلده که مے رسیدند قدوم میمنت لزوم ایشان راغنیمت شمرده جوق درجوق خلائق بزیارت، شریف مشرف میشدند و ازان نتائج کلی برمیداشتند و در قلات چند روزے جهت بعضے مصالح ماندند و آنجا روانه بندر کاراچی از راه کوهستان شدند و فقیر بعرض رسانید که اگر براه سنده رفته شود عالمی از نور ارشاد عالی منور گردد فرمودند که بابا ایام حیات بسیار کم بنظر مے درآیند در راه رفتن سرعت را از ان مرعی مے دارم که بملک عرب رسیده شود اگر بطرف سنده می روم ایام بسیار می باید و رسیدن بعرب دشوار می شود روزے در عرض راه فقیر بایشان در شق ثانیه کجاوه سوار بودم و خدمت ایشان غنوده بودند بعد لمحه بیدار شدند فرمودند که معامله عجب بنظر در آمد جماعت از اهل الله را که اموا تند دیدم که بطرف عرب روانه اند و بر اسپان پس بزرگ سوار اند که فقط گردن های آن اسپان از تمام وجود اسپان دنیا کلان تر است و فقیر خود را بر پالکی مے بینم سوار و از قافله جدا شده بایشان ملحق شدم و پالکی من بے کهامیر فت و از اسپان پس نمی ماند از این معلوم نمودم که من بارو حانیان همراه خواهم، رفت و از شمایان جدا خواهم شد چون به بندر کاراچی رسیدند فرمودند که دریا بنظر من از خون مے درائد معلوم میشود که وفات، من در دریا واقع خواهد شد بعد از رکوب کشتی و قرب کوا در طوفانے شدید روئداد و بسه شبان روز بکشید مردم عاجز آمده التجا بخدمت ایشان آوردند و طلب دعائے نجات از شر طوفان نمودند خدمت ایشان عنایت کردند که بهتر آن است که بنده خود را بر ضائی خالق بگذارد و آنچه از ان جناب آید محبوب دارد ماچون مردم الحاح بسیار بکار بردند دست مبارک بدعا بر داشتند هنوز دست های ایشان بدعا بود که طوفان تخفیف شد و باران ایستاد و آفتاب از ابر بر امد چون از دعا فارغ شدند بالکل امن حاصل شد و باد از وزیدن ماند چنانکه سه روز کشتی جا بجا مانده بود بعد از سه روز باد وزیدن آغاز نمود چون به بندر مسقط رسیدند در قریه اربق فرود آمدند چه

خدمت مخدوم ابراهیم رحمة اللہ علیہ در اربق سکونت داشتند دران ایام که خدمت ایشان در آنجا بودند مخدوم صاحب انواع خدمتگاری بجائے آوردہ حتی الوسع در خدمت کوشیدند اتفاقاً در آنجا دندان مبارک ایشان بدرد آمد تجویز بر آوردن آن نمودند چون آن را بر آوردند بیخ دندان قوی بود تمام نه بر آمدہ و پارہ ازان در محل خود بماند بدان سبب زحمت بسیار از وجع بدیدند روزی در آن وجع ضعف بر ایشان غلبه نمود و مدتے بے حس و حرکت بودند چون بهوش آمدند فرمودند که عجب معامله دراین ضعف روئداد خود را در حضور مقدس جناب نبوے صلی اللہ علیہ وسلم یافتم و عنایات بیغایات در خود مشاهده نمودم و نسبت خاصه آنحضرت مرا در بر گرفت و وصل عریان میسر شد و معاملاتے درمیان آمدند که مصداق مَالاَعین رات و لا اذن سمعت تواند بود همانا که متمانا به حسب خواهش بدست آمد و ازین معلوم گشت که وقوف جسدی من در حضور روضه شریفه واقع نخواهد شد چه اگر بحیات آنجا رسیدن می بود این امور در انجا وقوع مے یافت چون از بندر مسقط روانه شدند و به بندر مخه رسیدند سواری دریار اموقوف نموده از آنجا براه خشک به نیت زیارت یمن تابندر حدیده روانه شدند چون بشهر زبید رسیدند مردم بسیار از ایشان مشغول شده مورد فیض و برکات گردیدند و ازان جا بقریه هما که قریب بهمان شهر بود در فته از زیارات مزارات کامیاب شدند و در ملک یمن در هر منزلیکه مے آمدند در اطراف آن مرحله تفرج مے نمودند و خیلی توصیف یمن بزبان مبارک میگذشت روزے یکی از مخلصان معروض داشت که ملک خراسان که مراد کابل و قندهار باشد از این ملک بمراتب بهتر است خدمت ایشان فرمودند که مگر نشنیده خبر اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ الرَّحْمٰنِ مِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ ونشنیده اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَافِیْ شَامِنَاوَیَمَنِنَا که دیگر ولایات را بر آن فضل میدهی این ولایت عرب است و خراسان عجم و عجم را باعرب چه مساوات و چون به بندر حدیده مبارک رسیدند بقرب مکانے که زیارت ایشان آن جا واقع شد نزول فرمودند و مردم بسیار بسعادت قدم بوسے مشرف شدند چند روز آنجا انعقاد حلقه و مجلس ارشاد گرم بود چنان سرعت فیاضی بوده که کارسنین بساعات تعلق داشت و بنصیب هر که از هر چه رسیدن بود رسید تاخدمت ایشان مریض شدند و حمی شدید بایشان عارض گردید روز اول بحلقه صبح پرداختند و آن روز جمعه بود بار دیگر حلقه میسر نشد۔

ترجمہ: اس سفر میں اس طرح کی آپ کے قرب ارتحال کی خبریں سنی گئیں۔ جب آپ احمد شاہی میں پہنچے تو چند دن وہاں قیام فرمایا اور خلق کثیر آپ کے ہاتھ پر طریقہ عالیہ میں شامل ہوئی۔ اسی طرح جب آپ قلات نصیر خان میں پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے ایک منزل آگے آ کر آپ کا استقبال کیا اور وہ لوگ اتنی کثیر تعداد میں تھے کہ ان کا گنناممکن نہ تھا۔ اسی طرح آپ جس علاقہ میں بھی تشریف لے جاتے لوگ آپ کی تشریف آوری کو غنیمت سمجھتے ہوئے استقبال کرتے تھے اور جوق در جوق آپ کی زیارت سے شرف یاب ہوتے تھے۔ اور اس کے ثمرات کلیہ حاصل کرتے تھے اور قلات میں چند دن آپ نے مصلحت کی خاطر قیام فرمایا اور پھر پہاڑی راستہ اختیار کرتے ہوئے کراچی کی بندرگاہ کیلئے روانہ ہوئے میں نے عرض کیا حضور اگر سندھ کی طرف سے کراچی جاتے تو خلق کثیر آپ کے نور ارشاد سے فیض یاب ہوتی آپ نے فرمایا عمر کا کم حصہ رہ گیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ جلد از جلد ملک عرب میں پہنچ جاؤں اور یہ سفر لمبا ہے اگر ادھر سے گئے تو زیادہ دن درکار ہوں گے اور ملک عرب میں پہنچنا مشکل ہو جائے گا ایک دن فقیر آپ کے ساتھ کجاوے کی دوسری طرف سوار تھا کہ آپ کو غنودگی آئی اور کچھ دیر کے بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا ایک عجیب معاملہ درپیش آیا ہے۔ وہ یہ کہ مجھے اہل اللہ جو اس دنیا سے جا چکے ہیں وہ سواریوں پر بیٹھے نظر آئے ہیں۔ اور عرب کی

طرف روانہ ہیں اور ان کے گھوڑوں کی گردنیں دنیا کے تمام گھوڑوں سے لمبی ہیں اور فقیر اپنی پالکی پر سوار ہے اور میں اپنے قافلہ سے جدا ہو کر ان کے قافلہ سے جا ملتا ہوں اور میری پالکی بغیر کہار کے سفر کر رہی ہے۔ اور ان گھوڑوں سے پیچھے نہیں رہتی۔ اس سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ان روحانیین کے ساتھ میں چلا جاؤں گا اور تم لوگوں سے جدا ہو جاؤں گا۔ جب ہم کراچی کی بندرگاہ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ سمندر میں خون دیکھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات سمندر میں ہو گی جب کشتی پر سوار ہوئے تو گوادر کے قریب شدید طوفان آگیا اور تین دن رات مسلسل اس میں گرفتار رہے اور کشتی کو آگے لے جانے سے قاصر رہے اور آخر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ بندہ خود کو رضائے خالق پر چھوڑ دے اور جو بھی اس کی طرف سے آئے اسے پسند کرے لیکن جب لوگوں کی گذارش وعرض میں اضافہ ہوا تو آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے آپ کے ہاتھ اٹھاتے ہی طوفان میں کمی آگئی اور بارش رک گئی اور سورج مکمل نکل آیا اور جب آپ دعا سے فارغ ہوئے تو ہر طرف امن ہو چکا تھا۔ اور جس ہوا نے تین دن کشتی کو ادھر ادھر بہکایا تھا اس میں ٹھہراؤ آ گیا اور وہ موافق سمت میں چلنے لگی۔ اور جب مسقط کی بندرگاہ پر پہنچے تو اربق شہر میں تشریف فرما ہوئے کیونکہ مخدوم ابراہیم علیہ الرحمہ بھی اربق میں رہائش پذیر تھے آپ کے وہاں قیام کے دوران مخدوم ابراہیم نے ہر طرح کی اپنی طاقت کے مطابق خدمت کرنے کی کوشش کی اتفاقاً اس قیام کے دوران وہاں آپ کے دانتوں میں درد ہونے لگا اور وہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ انہیں باہر نکالنے کا مشورہ دیا گیا۔ اور جب انہیں نکالا گیا تو دانت مضبوط ہونے کی وجہ سے ان کی جڑھیں بھی مضبوط تھیں جس کی وجہ سے ان کی جڑ مکمل نہ نکلی اس وجہ سے درد کی کافی تکلیف برداشت کرنی پڑی اور آخر اس کمزوری میں اتنا اضافہ ہوا کہ ایک دن آپ اس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے اور کافی دیر بے حس وحرکت پڑے رہے اور جب ہوش آیا تو فرمایا کہ اس دوران ایک عجیب معاملہ در پیش آیا ہے کہ حضور ﷺ سے ملاقات کا شرف ملا اور آپ ﷺ کی طرف سے عنایات بے غایت کا میں نے اپنے اندر مشاہدہ کیا اور آپ ﷺ نے مجھے بغل گیر ہوتے ہوئے نسبت خاصہ سے نوازا جس سے وصل عریاں نصیب ہوا۔ اور ایسے معاملات درمیان میں آئے کہ ان کے بارے میں:

مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ۔

ترجمہ: انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔

(صحیح البخاری، رقم: ۳۲۴۴، صحیح مسلم، رقم: ۲۸۲۴، سنن الترمذی، رقم: ۳۱۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۳۲۸، سنن الدارمی، رقم: ۲۸۶۱، ج، ۳، ص، ۱۸۶۰، الزہد والرقائق لابن مبارک، ص، ۵۱۱، رقم: ۱۴۵۶، مسند حمیدی رقم: ۹۷۷، ج، ۲، ص، ۲۴، مسند احمد، رقم: ۸۱۴۳، مسند البزار، رقم: ۹۱۴۳، السنن الکبری للنسائی، رقم: ۱۱۰۱۹، صحیح ابن خزیمہ، ج، ۳، ص، ۱۹۰، صحیح ابن حبان، رقم: ، ج، ۲، ص، ۹۱، المعجم الاوسط، رقم: ۲۰۰، المعجم الصغیر، رقم: ۵۱، المعجم الکبیر، رقم: ۵۷۰۶، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم: ۳۵۴۹، حلیۃ الاولیاء، ج، ۲، ص، ۲۶۲، شعب الایمان، رقم: ۶۵۱۴، شرح السنۃ للبغوی، رقم: ۴۳۷۰، معجم ابن عساکر، رقم: ۳۹۴)

کہا جا سکتا ہے۔ ان مقامات کو میری خواہش کے مطابق احسان فرماتے ہوئے عطا کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجھے روضۂ رسول ﷺ کی حاضری نصیب نہ ہو گی اور اگر زندگی میں وہاں پہنچنے کی فرصت ہوتی تو یہ سب معاملات وہاں ہوتے۔ آپ جب مسقط کی بندرگاہ سے روانہ ہو کر مخہ کہ بندرگاہ پر پہنچے تو سمندر کی سواری کو چھوڑ دیا اور وہاں سے یمن کی زیارت کرنے کی نیت سے خشکی کے راستے سے ہوتے ہوئے حدیدہ کی بندرگاہ تک آئے اور جب شہر زبید میں پہنچے تو کافی سارے لوگ آپ کی صحبت میں مشغول ہو کر فیض وبرکت حاصل کرنے لگے۔ اور اس شہر کے قریب ایک بستی تھی جہاں مزارات تھے وہاں آپ تشریف لے گئے

اوران سے فیض حاصل کیااور ملک یمن میں آپ جس منزل پر بھی پہنچتے وہاں پرارد گرد کے علاقہ کی تعریف فرماتے آپ کے مریدین میں سے ایک نے ایک دن عرض کی کہ ملک خراسان یعنی کابل اور قندھاراس علاقہ سے کہیں بہتر ہے آپ نے فرمایا تم نے یہ حدیث پاک نہیں سنی:

اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ الرَّحمٰنِ مِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ

ترجمہ: میں رحمن کی خوشبو یمن کی طرف پاتا ہوں۔

وَأَجِدُ نَفَسَ رَبِّکُمْ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ۔

ترجمہ: میں تمہارے رب کے نفس کو یمن کی طرف دیکھتا ہوں۔ (مسند احمد، رقم:۱۰۹۷۸)

إِنِي لأجد نَفَس الرَّحمن من جَانب الْيمن۔

ترجمہ: میں تمہارے رب کے نفس کو یمن کی طرف دیکھتا ہوں۔ (المغنی عن حمل الاسفار، ج۱، ص۱۲۲)

اور یہ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَفِي يَمَنِنَا۔

ترجمہ: اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطافرما۔

(مسند احمد، رقم:۵۶۴۲، صحیح البخاری، رقم:۷۱۰۳، سنن الترمذی، رقم:۳۹۵۳، مسند البزار، رقم:۶۰۶۷، المعجم الاوسط، رقم:۱۸۸۹، المعجم الکبیر، رقم:۱۲۵۵۳)

تم دوسرے ممالک کوان پرفضیلت دے رہے ہو یہ ولایت عرب ہے اور خراسان ولایت عجم ہے اور عجم کو عرب سے کیا برابری ہے۔ اور سفر کرتے ہوئے جب حدیدہ کی بندرگاہ پر پہنچے جہاں سے قریب آپ کا قرار ہے وہاں پر قیام فرمایا اور کثیر تعداد میں لوگ قدم بوسی کی سعادت سے مشرف ہوئے کچھ دن وہاں پر ارشاد کی مجلس اور حلقہ ذکر منعقد ہوا اور اس قیام میں آپ کی فیاضی کی تیزی اتنی تھی کہ کئی سالوں کا کام چند گھڑیوں میں ہو رہا تھا اور جس کو جتنا حصہ ملنا تھا اس نے حاصل کیا یہاں تک کہ آپ بیمار ہو گئے اور بخار تیز ہو گیا پہلے دن صبح کے حلقہ ذکر میں آپ تشریف فرما ہوئے اور وہ جمعہ کا دن تھا اس کے بعد تکلیف کی وجہ سے حلقہ میں نہیں آئے۔

بیت:

در پیر مغان بستند هیهات		کنون کورند کو میخانه کونوش

ترجمہ: پیر مغاں کا دروازہ بند ہو گیا افسوس، اب اندھے ہیں کیا میخانہ اور کیا پینا

تمام ایام مرض ایشان هفده روز کشید اما از روئے شدت او جاع وتپ اگر هفده سال گفته آید بجاست فقیر در عمر خود الی الیوم شدت حرارت تپ که از ایشان دیدم از هیچ محمومے بنظر نیامده روز چهار دهم از مرض بگفتے سوار شدند هر چند محبان معروض داشتند که،وقتی سواری دریا بسیار است چون حق تعالیٰ صحت عنایت فرمود سوار شوید با این همه شدت مرض سواری دریا مصلحت نیست فرمودند که کار از مصلحت رفته۔

ترجمہ: آپ کے مرض کے سترہ دن ہیں اور اگر شدت تکلیف اور بخار کی تیزی کو دیکھا جائے تو یہ دن سترہ سالوں کے برابر تھے فقیر نے اپنی زندگی میں آج تک

جتنے بھی بیماروں کو دیکھا ہے اس شدت کی بیماری اور تپش کسی میں نہیں دیکھی مرض کے چوتھے دن کشتی میں سوار ہونے کا حکم دیا۔ چند مخلص مریدوں نے عرض کی کہ سمندر کی سواری کرنے کا کافی وقت ہے جب صحت اجازت دے کر لی جائے گی۔ مرض کی اس شدت میں سواری کرنا کوئی مصلحت نہیں۔ آپ نے فرمایا مصلحت سے کام آگے نکل گیا ہے۔

بیت:

رند عالم سوز رابامصلحت بینی چه کار		کار ملک است این که تدبیر و تحمل بایدش

ترجمه: جہاں کو جلانے والے رند کو مصلحت سے کیا کام، بادشاہ کا کام ہے کہ تدبر و تحمل سے کام لے

اگر بمصلحت کار کرده شود در قاعدان محسوب خواهم شد روزی دو سه پیش بنظر نمے آید هر چه پیشتر رفته شود اولی تر خواهد بود ارادة الله کشتی را مانعے در پیش آمد دو روز جابجا ماند شب سیوم حوائج کشتی تمام میسر شد و ناخدا بخدمت ایشان عرض نمود که فردا بجا آورده شود فرمودند علی الصباح لنگر بر دارید و چون پاسے از شب بگذشت بفقیر فرمودند که امشب از شبهای گذشته آرامم آیا مرض کار خود کرده فارغ شده حضرت بی بی صاحبه که از کثرت غم و اندوه مریض شده بودند از استماع این سخن مطلب ایشان را فهمیده بهر نوع از جابر خاسته برابالین مبارک شدند و دست بر پیشانی انوار نشانی گذاشتند و جهت تسلی فرمودند که آثار عرق دیده می شود امید که عرق شفاباشد تبسم نموده فرمودند که چون از زبان شما لفظ شفا صادر شده امید که شفا اخروی حاصل باشد و مردم قافله که همراه در کشتی بودند طلب فرمودند و از آنها بجلی خواستند و قرض که از آنها دادنی داشتند ادا فرمودند بدین وجه که بعد حساب قرض که هشتصد روپیه بر آمد فرمودند که کسی باشد که این قرض را به خود بر دارد و مرا فارغ ساز و خدمت حضرت بی بی صاحبه فرمودند که من بذمه خود بر ادشتم قرض خواهان را فرموند که شما قبول دارید همه معروض داشتند که قبول داریم دست مبارک بر ادشته در حق حضرت بی بی صاحبه دعا فرمودند چون نیم شب شد فرمودند گونه تعب و تشنگی ظاهر شد آب حاضر کردند چون بدهن مبارک رسید رغبت نه فرمودند و بحضرت بی بی صاحبه گفتند که معلوم چنان است که وقت احتضار است باید که متوجه احوال من باشند که مبادا در این وقت خللے واقع شود چون پاسے از شب ماند فقیر امر فرمودند که دست خود برزانوی من گذاشته زور نما چون چنان کردم فرمودند که محسوس من نمیشود که بزنوئے من دست نهاده شد یا نه معلوم است که جان از آنجا بالا تر رفته فرمودند که دست بر سینه من بگذار چون گذاشته شد فرمودند که اینجا محسوس من می شود و آنقدر در آنوقت آثار بشاشت و فرحت بر چهره مبارک ظاهر بود که حضار را از ان تحیر دست میداد و وقت صبح اول لنگر کشتی را بر داشتند و در حین برداشتن شراع احوال ایشان تغیر مانده پهلو شدند و مر بخواندان یسن بر بالین خود نمودند و بذکر مشغول شدند باذکر تبسمی فرمودند و جان بجانان سپردند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

ترجمه: اور اگر مصلحت سے کام لیا گیا تو میں پیچھے رہنے والوں میں شمار ہو جاؤں گا دو تین دنوں سے زیادہ وقت نہیں ہے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اسے کر لینا چاہئے

اوراللہ تعالیٰ کا ارادہ کشتی کے چلنے سے مانع آ گیا کیونکہ کشتی کو چلانے والے اسباب پورے نہ تھے انہیں مکمل کرتے کرتے دودن گزر گئے تیسری رات کام مکمل ہوا ملاح نے آکر عرض کی کہ کل علی الصبح لنگر اٹھا لئے جائیں گے اگرچہ حضرت بیمار ہی ہیں ورنہ جو آپ حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔ آپ نے فرمایا تم لنگر اٹھا لینا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو آپ نے فقیر سے فرمایا کہ آج رات مرض کی تکلیف میں آرام ہے کیا مرض نے اپنا کام مکمل کرلیا ہے۔ حضرت بی بی صاحبہ آپ کے مرض کے غم واندوہ سے خود بیمار ہوگئیں تھیں آپ کی یہ بات سن کر اٹھیں کیونکہ انہوں نے کلام کا مطلب سمجھ لیا تھا اور آپ کی پیشانی انور پر ہاتھ رکھا اور تسلی کی خاطر فرمایا کہ پیشانی پر پسینہ کے آثار نظر آرہے ہیں پسینہ شفاء کی علامت ہے آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا تمہاری زبان سے شفا کا لفظ نکلا ہے امید ہے کہ شفاء اخروی حاصل ہوگی۔ اور جو لوگ کشتی میں آپ کے ساتھ تھے انہیں طلب فرمایا اور جس کا قرض دینا تھا اسے ادا کیا اور حساب کتاب کے بعد سات سو روپیہ باقی بچ گیا آپ نے فرمایا کون ہے جو اس قرض کو اپنے ذمہ لے لے اور مجھے آزاد کردے حضرت بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ میں اپنے ذمہ لیتی ہوں کہ ادا کر دوں گی آپ نے قرض خواہوں سے فرمایا تم قبول کرتے ہو۔ تمام نے عرض کیا کہ ہم قبول کرتے ہیں۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر بی بی صاحبہ کے حق میں دعا فرمائی جب آدھی رات گزر گئی تو آپ نے فرمایا کہ پیاس اور تھکاوٹ محسوس ہورہی ہے پانی لایا گیا اور جب آپ کے منہ کے قریب کیا گیا تو نہ پیا حضرت بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا وقت قریب ہے۔ تم میرے احوال کی طرف توجہ رکھو اس میں کوئی خلل نہ آئے جب رات کا کچھ حصہ باقی تھا آپ نے فقیر سے فرمایا کہ میرے زانو پر ہاتھ رکھو اور دباؤ میں نے جب ایسے کیا آپ نے فرمایا مجھے کچھ محسوس نہیں ہورہا لگتا ہے روح نکل کر اوپر آ گئی ہے۔ پھر فرمایا سینہ پر ایسا کرو جب میں نے کیا تو فرمایا یہاں محسوس ہورہا ہے۔ اس وقت آپ کے چہرے پر اتنی خوشی وفرحت کے آثار نظر آئے کہ تمام حاضرین حیران رہ گئے اور صبح کے پہلے وقت میں آپ نے کشتی کے لنگر اٹھانے کا حکم دیا اور جب لنگر اٹھا لئے گئے تو آپ کے احوال میں تبدیلی آ گئی اور آپ پہلو کے بل لیٹ گئے اور سرہانے پر سورۃ یٰسین پڑھنے کا حکم دیا اور خود ذکر میں مشغول ہوگئے۔ اور مسکراتے ہوئے جان محبوب کے قدموں پر نچھاور کردی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فرد:

آنچنان زی که وقت دادن جان		همه گریان شوند تو خندان

ترجمہ: تو جان دینے کے وقت اس طرح تھا کہ، سب رو رہے تھے اور تو خوش تھا

بعد از ارتحال حضرت بی بی صاحبه ناخدا را طلب داشته که اگر تاجده تابوت ایشان را بکشتی برسانی آنچه اجوره آن باشد بحسب مدعای دل بخواهی بتو داده می شود کشتیبان قبول ننمود و گفت که معمول مایان نیست که میت را در کشتی نگهداریم و از این امر بسے احتراز می نمائیم لیکن من کشتی را لنگر مے کنم و خدمت ایشان را تا بندر حدیده میرسانم از آن جا اگر مقصد شما بردن تابوت باشد براه خشک ببرید بعد اللتا والتی ایشان را به بندر حدیده برده شد و مردم آنجا از مخلصان وغیره ظاهر نمودند که اگر بے اذن شریف آنجا برده شود موحب باز آوردن خواهد شد باید که اول ایشان را بگذارید و بعد از رسیدن شما گر اذن شریف داد باز برده خواهد شد مکان گذاشتن ایشان متصل مسجد روشن هندی مقرر شد مکان شریفه را روزی در صحت خود پسندیده بودند آنجا درختی بود خدمت ایشان زیر سایه آن درخت نشسته بودند و فرمودند که اینجا کاملی مکمل مکان خواهد یافت و قبر ایشان زیر آن درخت واقع شد وقت غسل ایشان این

فقیر ایستادہ بود خدمت مخدوم صاحب نیز ایستادہ بودند وغسال چون بغسل مشغول شد وجامہ مبارک برداشت وآب بر جسد مبارک ریخت ساعت بساعت حسن ایشان می افزود چنانچہ مردم از دیدر ایشان سیر نمی شدند ومتحیر می ماندند چون غسل را باتمام رسانیدند فقیر بطرف روی مبارک ایستادہ بودم چنان معلوم نمودم کہ اشارہ بپای مبارک خود میکنند چون بطرف پای مبارک ایشان شدم اندکی خشکی درپای مبارک ایشان ماندہ بود آنرا بشتم وکفن مبارک ایشان بعدد مسنون دادہ شد وبرعدد مسنون افزودہ نشد پاس آنکہ ایشان درحیات خود تمام ملتزم بسنت بودند بعد ممات نیز مرضی ایشان بمتابعت است ارباب مکاشفہ می دیدند کہ ظہور ارواح طیبہ حضرات انبیا واہل بیت واصحاب واولیا بود وکذلک حین حمل جنازہ وصلوۃ این حضور مرئی، بود چون درکفن بپیچدند حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا کہ والدہ این راقم اند وہمشیرہ زادہ ایشان بودند ذکر ایشان درآخر منتخب خواہد شد خبر فرستادند کہ مردم از آنجا دور شوند در رنگ کسیکہ ازخواب باز چشم بکشاید بآہستگی چشم مبارک، راکشودہ بطرف ایشان نگاہی انداختہ پوشیدند چون ایشانرا برای نماز برآوردند آنقدر جمہور خلائق بود کہ عدد آن از حوصلہ کاتب، بیرون می نمود مخدوم صاحب مقدم بنماز ایشان شدند وچون بمدفن آوردند فقیر در قبر مبارک ایشان را گذاشت چون، روی مبارک را خواستم بقبلہ کنم مرئی شد کہ بحرکت ضعیف کہ مخبر بتصرف قوی است خود روی مبارک خود را بقبلہ برابر فرمودند چون روئے مبارک را کشودم آن قدر تجلی انوار برروئے ایشان بود وحسن متزائد شدہ میرفت کہ عقل عقیل از درک قاصر مے شد۔

ترجمہ: آپ کی رحلت کے بعد حضرت بی بی صاحبہ نے ملاح کو بلایا اور کہا کہ اگر تم آپ کے تابوت کو جدہ کی بندرگاہ تک لے جاؤ تو جو اس کی قیمت تم کہو گے ملے گی اس نے یہ پیشکش قبول نہ کی اور کہا کہ ہماری عادت یہ ہے کہ میت کو ساتھ اتنا دور نہیں لے جاتے اور ہم لنگر اٹھا رہے ہیں اور آپ کے تابوت کو حدیدہ تک لے جائیں گے۔ اور اگر پھر بھی آپ کا مقصد تابوت کو جدہ لے جانے کا ہو تو خشکی کے راستہ وہاں سے لے جانا۔ آپ کے کچھ مخلصین نے کہا کہ اگر آپ کی اجازت کے بغیر تابوت لے جایا گیا تو واپس آ جائے گا اور وہاں پر پہنچنے کے بعد اگر آگے لے جانے کی اجازت مل گئی تو لے جائیں گے وہاں پہنچ کر آپ کی تدفین کیلئے جو جگہ مقرر کی گئی وہ مسجد روشن ہندی کے متصل ہے اس جگہ کو آپ نے اپنی صحت کے دنوں میں پسند فرمایا تھا اس جگہ ایک درخت ہے آپ اس کے سایہ میں بیٹھے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ مکان میرے کامل و مکمل ہونے کا ہوگا۔ اور آپ کی قبر مبارک اس درخت کے نیچے بنائی گئی۔ آپ کو غسل دینے کے وقت یہ فقیر کھڑا تھا اور حضرت مخدوم صاحب بھی کھڑے تھے اور غسل دینے والے جب غسل دینے میں مشغول ہوئے اور کپڑے اتارے جسم مبارک پر پانی ڈالا گیا لحہ بالحہ آپ کا حسن بڑھنے لگا۔ اور اس طرح ہو گیا کہ لوگ آپ کے دیدار سے سیر نہ ہوتے تھے اور حیران تھے جب غسل کو مکمل کیا گیا اور فقیر آپ کے چہرے کی طرف کھڑا تھا۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جب میں نے آپ کے پاؤں کو دیکھا تو وہاں کچھ خشکی نظر آئی میں نے اسے دھو دیا آپ کے کفن کے کپڑے سنت تعداد کے مطابق دیئے گئے اس میں کوئی زیادتی نہ کی گئی۔ کیونکہ اس چیز کا لحاظ کیا گیا کہ آپ سنت کی زندگی میں بھی رعایت فرماتے تھے لہٰذا اس کی متابعت میں آپ کی خواہش ہے کہ زندگی کے بعد بھی سنت کا لحاظ کیا جائے۔ وہاں پر اہل کشف نے دیکھا کہ انبیاء ﷺ اہل بیت صحابہ اور اولیاء کرام علیہم الرحمہ کی ارواح تشریف لائیں ہیں۔ اور اس طرح یہ منظر جنازہ اٹھاتے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔ جب آپ کو کفن دے دیا گیا تو

حضرت بی بی صاحبہ کی طرف سے پیغام آیا جو کہ راقم کی والدہ اور آپ کی بھانجی ہیں ان کے احوال کا ذکر آخر میں آئے گا مرد ایک طرف ہو جائیں میں بھی زیارت کرنا چاہتی ہوں جب آپ تشریف لائیں اور چہرے کو کھولا گیا تو اس طرح ہوا کہ جس طرح کوئی نیند سے آنکھیں کھولتا ہے کھولی آپ کو دیکھا اور پھر آنکھیں بند کرلیں۔ اور جب نماز جنازہ ادا کی گئی تو اس قدر اس میں لوگ شریک ہوئے کہ کاتب ان کی تعداد لکھنے سے قاصر ہے۔ حضرت مخدوم صاحب نے نماز کی امامت فرمائی۔ جب تدفین کا وقت آیا تو فقیر آپ کو قبر میں اتارنے کیلئے نیچے گیا اور آپ کو نیچے اتارا جب آپ کا چہرہ قبلہ رو کرنے لگا تو دیکھا کہ آپ نے خود اپنے چہرے کو قبلہ رو کرلیا ہے۔ جب اندر آپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا گیا تو اس قدر اس پرنور کی تجلیات کو دیکھا جن سے حسن میں اضافہ اس قدر ہو گیا تھا جس کا ادراک کسی کی عقل میں آنا مشکل ہے۔

فرد:

چرا از کاسه سر چشم من بیرون نمی افتد		که دیدار اخیر است و بجا ماندن چه می باید

ترجمہ: میری آنکھیں میری کھوپڑی سے باہر کیوں نہیں آتیں، آخری دیدار ہے اس جگہ رہنے کا کیا فائدہ

وفات مبارک ایشان صبح یوم الاثنین ششم شهر ذیقعده الحرام فی سنه هزار و دو صد و دوازده و این تاریخ تصور کرده فقیر است۔

آپ کی وفات مبارک پیر کے دن چھ ذی القعدہ ۱۲۱۲ھ ہے اور فقیر نے تاریخ اس طرح سے بیان کی ہے۔

هذا هو النظم:

زباغ مجدد شه ملک دین		که فردوس را زو است صد زیب و زین

ترجمہ: ملک دین کے بادشاہ مجدد کے باغ سے، جن سے جنت الفردوس کو سو زیب زینت ہے

چو معصوم اولیٰ که قیوم وقت		بشد صبغة الله زفیضش قرین

ترجمہ: مثل معصوم اولیٰ جو قیوم وقت تھے، جو صبغۃ اللہ فیض سے ان کے ساتھی ہوئے

درختی که بد بر فلک سایه اش		که معصوم ثانیش خوانند بین

ترجمہ: وہ درخت کے اپنا سایہ عرش پر لے گیا، کہ انہیں دیکھنے والے معصوم ثانی کہتے ہیں

بسر نوگلے داشت خوب ولطیف		کزو بود خوشبو گلستا ن دین

ترجمہ: اپنے سر پر نو پھول خوبصورت تازہ رکھتا ہے، گلستان دین کی اس سے خوشبو ہے

قوام جهان راقضاچون شکست		نزول نمود آن بسوئے زمین

ترجمہ: قوام جہاں کو جب قضا نے توڑا، اس نے زمین کی طرف نزول کیا

همه قدسیان زین بماتم شدند		از انرو فلک جامه نیل است مین

ترجمہ: تمام قدسی اس پر ماتم زدہ ہوئے، اس وجہ سے آسمان جس کا جامہ نیلا ہے دیکھا اسے دیکھ

هجوم غمش عالمے گشت باز	بملک دل فضل شد جانشین

ترجمہ: ان کے غم کا ہجوم پورے جہاں میں چلا گیا، فضل کے دل کے مالک کا جانشین ہوا

چو تاریخ جستم نداشد زغیب	بجنت مکان کرد آن شاہ دین

ترجمہ: جب میں نے تاریخ تلاش کی غیب سے آواز آئی، اس شاہ دین کی جگہ جنت ہے

مخلصان ومحبان تواریخ بسیار جمع کردہ اند از آنہا خلیفہ احمد خان نظامانی کہ خلیفہ مخدوم صاحب است قصیدہ طویلہ جمع کردہ است ما نا کہ این دو فرد از قصیدہ او است۔

آپ کے محبین ومخلصین نے آپ کی کافی ساری تاریخی قطعات جمع کئے ہیں۔ خلیفہ احمد خان نظامانی علیہ الرحمۃ جو کہ مخدوم صاحب کے خلیفہ ہیں انہوں نے ایک طویل قصیدہ جمع کیا ہے اس کے دوشعر یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

ذی قعدہ بدو بگاہ ششم	کان اختر برج شدگم

ترجمہ: ذی قعدہ دو چھ، کہ ان کے بخت کا برج چھپ گیا

دوشنبہ دو از دہ صد وسال	کان باز زدہ از جہان پر وبال

ترجمہ: پیر کا دن بارہ سو سال، کہ وہ اس جہاں سے اپنا ساماں لے گئے

ونیز در حروف غم والم افزود یافتہ وخدمت مخدوم صاحب بزبان تازی مرثیہ املانمودہ اند ودران بعضی خصوصیات ایشان را نیز درج، فرمودہ وتاریخ ایشان را نیز دران قصیدہ بدو سہ مادہ درآن جاذکر کردہ اند آن مرثیہ راذکر مے سازم۔ مرثیہ الشیخ الاجل قطب الاکمل غوث الاغواث قیوم البشر مجدد مائۃ ثالث عشر مولٰنا ومر شدنا الحضرت الحاج محمد صفی اللہ السر ہندی المحمدے حسباً والفاروقی نسباً رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وفیہا تواریخ وصالہ قدسنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ باسرار کمالہ

ترجمہ: اس سے میرے دل کا غم اور بھی زیادہ ہوتا ہے کہ حضرت مخدوم صاحب نے عربی زبان میں ایک آپ کا مرثیہ لکھوایا ہے اس میں آپ کی بعض خصوصیات کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور اس قصیدہ میں آپ کی تاریخ وصال کا ذکر دو تین مادوں میں کیا گیا ہے۔ میں اسے یہاں ذکر کرتا ہوں۔ شیخ اجل، قطب اکمل، غوث الاغواث، قیوم البشر تیسرھویں صدی کے مجدد مولانا مرشدنا حضرت الحاج محمد صفی اللہ سرہندی محمدی حسبًا وفاروقی نسبًا رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ اس میں آپ کے وصال کی تاریخ کمال واسرار کا ذکر ہے۔

شمس المحبۃ و التقی	غابت بلیل دجی الفنا

ترجمہ: محبت اور تقوی کا سورج، سیاہ رات میں غائب ہو گیا

عن فرقہ احترق الشوی	فاسترجعو ا اہل البلا

ترجمہ: ان کے فراق سے بھنے ہوئے (کامیاب) جل گئے (کمزور ہو گئے)، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

قد کان ذایھدی العمی	فی دین خیر الانبیا

ترجمہ: وہ نابینوں کو ہدایت دینے والے تھے، خیر الانبیاء علیہم السلام کے دین کی

ولیبکه باغی الهدی		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کے وسیلہ سے ہدایت تک پہنچنے والا روئے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

فی حین مولده النقی		زارته کعبته بالسنے

ترجمہ: ان کی پاکیزہ ولادت کے وقت، اس سال کعبہ نے ان کی زیارت کی

سمه الأ دم بالصفی		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: آدم علیہ السلام نے ان کا نام صفی رکھا، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

ولذاصفی الله دعا		ومن الثقات لقد وعی

ترجمہ: اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا، اعتماد والوں میں سے اسے محفوظ کرلیا

قد کان ذاکل یعی		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: وہ ہر طرح کے لوگوں کو بچانے والے تھے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

قد کان رافته العلا		غیثاً مغیثا راتعا

ترجمہ: ان کا مقام بلند تھا، وہ مدد کرنے والے تھے ان کی مدد کی گئی ہر مراد پوری کی گئی

جواد هدی والعطا		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ہدایت و عطا بخشنے والے تھے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

قامت یداه عن النبے		فی ارشاد منهمک الغوی

ترجمہ: ان کا سلسلہ نبی علیہ السلام تک پہنچتا تھا، بغاوت میں منہمک لوگوں کو ہدایت دینے میں۔

نحو الطریق المنزوی		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: چنے ہوئے راستے کی طرف، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

ظلت سهام انظاره		فی جلب قلب اغیاره

ترجمہ: ان کی نظر تیر بن جاتی، اغیار کے دلوں کو پلٹنے کیلئے۔

کانت تصاد بداره		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: وہ ان کی خانقاہ میں شکار ہو جاتے تھے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

من مصرع شعر له		لم یعد الاصاده

ترجمہ: جو بھی ان کے مقابل میدان میں آیا، وہ شکار ہو کے ہی واپس پلٹا۔

والی النجات فقاده		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: اور نجات کی طرف اس کی قیادت کی، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

حتف السکارا انفه		ملجا الحیاری کنفه

ترجمہ: مدہوشوں کو وہاں ہوش ملا، حیراں رہنے والوں کیلئے وہ ٹھکانہ ہے۔

یحمی الامانة کتفه		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کے کندھے امانت کی حفاظت کرتے تھے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

صدرله فخزینة		بالحق فیه دفینة

ترجمہ: ان کا سینہ خزانہ ہے، حق کی طرف سے وہاں دفن کیا گیا۔

من فیضه بسکینه		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کے فیض سے سکون ہے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

جل اکتثار رماده		زان استواء نجاده

ترجمہ: ان کے ڈھیر کی راکھ کو لینے والے بڑے ہو گئے، ان کے سیدھے لیٹے ہوئے پلے خوبصورت ہو گئے۔

ولنعم من بعماده بد		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: کتنا اچھا ہے وہ جوان کے ستون کو لازم پکڑے رہا، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

صحت قلوب واحیه		بنعاله المتضاحیه

ترجمہ: بوسیدہ دل درست ہو گئے، ان کے روشنی والے نعل لگانے سے

فی الذکر عادت جاریه		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ذکر میں ان کی عادات جاریہ ہے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

محی لدین قد علا		قیوم وقت معتلا

ترجمہ: دین کو زندہ کرنے والے یقینا بلند ہوئے، سب سے جدا قیوم وقت ہیں

هو قطب اقطاب العلے		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: وہ قطب اقطاب عالیہ ہیں، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

قد جدد الثالث عشر		من الف ثانی واشتهر

ترجمہ: تیرھویں صدی کی انہوں نے تجدید کی، دوسرے ہزار میں وہ مشہور ہوئے

متنعة الآف البشر | فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ہزاروں لوگوں کے قائد، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

هو فرد عصر مختبر | هوغوث اغوث البشر

ترجمہ: وہ اپنے زمانہ کے چنے ہوئے، وہ انسانوں کے غوثوں کے غوث

فی نشر احکام ابتدر | فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: انہوں نے احکام دین کو جلد پھیلایا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

هو قطب ارشاد الامم | قطب المدار المحتشم

ترجمہ: وہ امم کے قطب ارشاد، مرتبہ والے قطب مدار

هادی الطریق العتصم | فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: مضبوط راستے کے ہادی، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

واضاء قلوب واحیة | من ضوئه بالراضیه

ترجمہ: بوسیدہ دل روشن ہوئے، ان کی راضی رہنے والی روشنی سے

ظل السکاری صاحیه | فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: سکر میں رہنے والوں کو صحو والا کر دیا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

وسقی العطاش عذوبه | لم یستقل ذنوبه

ترجمہ: پیاسوں کو اپنا میٹھا پانی پلایا، تو ان کے گناہ ختم ہو گئے

ملاء المد ام غروبه | فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کے جانے نے ہمیشگی کو بھر دیا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

ذاک المدام المسکر | بل ذو الخمار المخمر

ترجمہ: یہ ہمیشہ کی شراب والا ہے، بلکہ پوشیدہ طریقہ سے آنے والا ہے

اذعن به من ینکر | فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کا انکار منکر ہی کرے گا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

اقداح عشق بطونه | فاضت علی مطعونه

ترجمہ: پیالے جن کے اندر عشق ہے، جو نہ ماننے والوں پر بھی انڈیلے گئے

بات السلی بشجونه | فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: بہادروں نے ساری رات اس میں سے انڈیلا، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

یاویلنا فی فوته		واحستا فی موته

ترجمہ: افسوس ان کی جدائی پر، حسرت ان کے جانے پر

هدی العمی عن صوته		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: نابینا ان کی آواز سے ہدایت پا گیا، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

فی شعشعان انواره		نقباض من ابراره

ترجمہ: ان کے نور کی چمک میں، ان کی نیکیاں تلاش کرتے ہیں

یاویل نیس بداره		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: اے افسوس وہ اپنے گھر میں نہیں، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

مات الخلیفة للنبی		قام القیامة یاصفے

ترجمہ: نبی ﷺ کے خلیفہ نہ رہے، اے صفی قیامت قائم ہوگئی

من این اجدک یاولی		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: اے ولی میں آپ کو کہاں سے تلاش کروں، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو۔

این الصبوح واین من		اعطاه ذارب المنن

ترجمہ: شام دھویا جانے والا دودھ کہاں، اے احسان کرنے والے رب جسے تونے یہ جسے عطا کیا وہ کہاں ہے۔

یمسح به کل الزمن		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: اسے پورا زمانہ تلاش کرتا ہے، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو۔

این التذاذ صبوحه		انی احتظاظ سبوحه

ترجمہ: شام کے دھوئے ہوئے دودھ کی لذت کہاں ہے۔

کیف اهتدامن روحه		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: میں ان کی روح سے کیسے ہدایت پاؤں، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو۔

این الغبوق المرتضی		فی ساحت ارباب الهدیٰ

ترجمہ: شام کو پی جانے والی پسندیدہ شراب کہاں ہے، ارباب ہدایت کے میدان میں۔

ومتی اغتباق المهتدے		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ہدایت مانگنے والے کا شراب عشق پینا کب ہوگا، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو۔

این الصبوح الفائض		وانی استکار عارض

ترجمہ: شام کا ہضم ہونے والا دودھ کہاں ہے، آنے والا کہاں سے بھرے گا

ومتے استجار فائض		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: پناہ لینے والا کب کامیاب ہوگا، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

این الغیوق المحرق		من سکر حب العشق

ترجمہ: شام کو شراب پینے والا سوختہ دل کہاں ہے، حب عشق نے کسے مدہوش کیا

طار العقول فغلق		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: عقل حیران اور بند ہوگئی، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

این الغیوق بما حلے		فی سکر حب احتلے

ترجمہ: شام کی شراب پینے والا کہاں جو میزین ہوا، محبت کا نشہ دینے میں گیا

کیف ارتفاق المحتلے		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: وہ دینے والا کیسے ٹیک لگائے گا، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

یازائرین لوجهه		فالذاکرین بسره

ترجمہ: اے اس کے چہرہ کی زیارت کرنے والا، اس کے سِرّ کا ذکر کرنے والا

والفائضین بفیضه		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: اس کے فیض سے فائض ہونے والا، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

من وجهه فیض القدم		قدکان تحصیل الذمم

ترجمہ: ان کے چہرے سے فیض قدیم، کفالت کی ذمہ داری تھی

وهو الزریع الی القدم		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: وہ قدیم کی طرف بویا گیا، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

حضر النبی و صدیقه		معه اذاً صدیقه

ترجمہ: بیٹے اور دوست موجود ہوئے، اس کے ساتھ جب اس کے دوست

فی الغسل کان رفیقه		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: غسل دینے میں رفیق تھے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

فی فج حج اکبرے		قدجاد بالروح الصفے

ترجمہ: حج اکبر کے اجتماع میں، روحِ صفی کے ساتھ جید بنایا

لحديدة اليمن النقي		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: یمن کے صاف ستھرے لوہے نے، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

في حين غسل جنازته		قد كوشفو ا ببراعته

ترجمہ: ان کی میت کے غسل کے وقت، اس کی براعت کا کشف ہوا

اصحاب قرب جسمانته		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: اہل قرب والے اجسام کو، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

حضر اهل اسلام اذا		صلوا صلوة المهتدی

ترجمہ: اہل اسلام حاضر ہوئے جب، ہدایت دینے والے کا جنازہ پڑھا گیا

جمعا عظيما محتفى		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ایک عظیم جماعت نے ڈھانپ لیا، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

اهل البصيرة شافهوا		حين الصلوة فحاضروا

ترجمہ: اہل بصیرت نے دیکھا، جب وہ جنازہ کیلئے حاضر ہوئے

صلى النبى واصحابه		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنازہ پڑھا، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

صلى ملائكة السما		صفوا صفو فابارتضا

ترجمہ: آسمان کے ملائکہ نے جنازہ پڑھا، ان کی رضا کیلئے صفیں باندھیں

في عالم الارواح ذا		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: عالم ارواح میں اس وقت، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

متيقن ان الولی		قد كان بارشاد النبی

ترجمہ: یقینی بات ہے کہ ولی، نبی علیہ السلام کے ارشاد سے

يهدی هداه المعتلی		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: اپنی انوکھی ہدایت سے ہدایت دیتے، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

اللهم ارفع قدوه		توزوا راه بدره

ترجمہ: اے اللہ جل وعلیٰ ان کے مقام کو بلند فرما، کامیاب کرا اور اسے ان کے گھر میں دکھا

فی نشر ماجاء صدره		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: جوان کا سینہ لایا اسے نشر کرنے میں، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو

قدس الهی سره		وافض علینا بره

ترجمہ: اے میرے اللہ ان کے سر کو مقدس بنا، ان کی نیکیوں کا فیض ہمیں عطا فرما

حتے نقیل مقره		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: حتی کہ ہم ان کے مزار پر ٹھہریں، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

اسکنه فی بحبوحة		من خبة محبوبة

ترجمہ: رحمت میں انہیں ٹھہرا، محبوب جگہ میں۔

مع امة مفتونة		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: آزمائش والی امت کے ساتھ، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

وطنه فی انس البقا		ادمه فی حظ اللقا

ترجمہ: ان کا وطن بقاء والے انس میں ہو، ملاقات کے حصہ میں ہمیشہ رکھ۔

احبابه انج من الشقا		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: اس کے دوست شفاعت سے دور پھینکے گئے، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

برده ربی مضجعاً		ایده دائما مرحباً

ترجمہ: اے میرے رب ان کے ٹھکانے کو ٹھنڈا فرما، مرحبا کے ساتھ انہیں ہمیشہ رکھ۔

فی انس قدسک موهباً		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: اپنے انس قدس میں عطا کے ساتھ، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

ادم الهدی فی اله		واسترضه بماله

ترجمہ: اس کی آل میں ہدایت کو ہمیشہ رکھ، ان کو ان کے ٹھکانے پر راضی فرما۔

وارحم جمیع عیاله		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: اس کی تمام آل پر رحم فرما، اے اہل بلاء انا للہ پڑھو۔

رب ارض عن اولاده		وزاد التقی فی احفاده

ترجمہ: اے رب ان کی اولاد سے راضی ہو، پیچھے رہنے والوں میں تقویٰ زیادہ فرما۔

كثر جنود ارشاد ه		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کے ارشاد کے لشکر کو زیادہ فرما، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

ظلل بظل دائم		من فيض انس قائم

ترجمہ: انہیں ہمیشہ والا سایہ عطا فرما، ہمیشہ قائم رہنے والے انس سے

سكن بهم فى عاصم		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: محفوظ رکھنے والے میں ان کو سکونت دے، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

يارب ادحقوقه		عن ذمتى محقوقه

ترجمہ: اے رب ان کے حقوق کو ادا کر، میرے ذمہ سے جوان کے حقوق ہیں

قد علقت مرقوقة		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: اور جوان کے غلاموں سے متعلق ہیں، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

وامطر علينا وابلا		من غوثه غيثا حلے

ترجمہ: اور ہم پر موسلا دھار بارش برسا، ان کی مدد سے لگا تار رہنے والی

متدائما متواصلا		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ہمیشہ رہنے والی مسلسل، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو

ربى ادم ارشاده		فى جمع من قد صاده

ترجمہ: اے میرے رب ان کے ارشاد کو ہمیشہ رکھ، اس ساری جماعت میں جوان کے سامنے آئی۔

اوصاده من جاده		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: یا جو سامنے آئے اور اچھا کیا، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو۔

كثرت فى تطريقه		خلفا ء فيض طريقه

ترجمہ: زیادہ ہوئے ان کا طریقہ بنانے میں، ان کے طریقہ کے فیض کے خلفاء۔

فاكثر سواد فريقه		فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کے فریق کی تعداد کثیر ہوئی، اے اہل بلاء انااللہ پڑھو۔

وادم فيوضا باهره		الى القيامة ظاهره

ترجمہ: ان کے واضح فیوض کو ہمیشہ رکھ، قیامت تک ظاہر رکھ۔

وبالاستقامة عامره		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: استقامت میں قائم رکھ، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

عظم هدی خدامه		كثر لمن بزمامه

ترجمہ: ان کے خدام کی ہدایت کو عظیم کر، جوان کی زمام میں ہیں انہیں کثیر کر

ياتو ا لی احكامه		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: آئیں وہ ان کے احکام کی طرف، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

كثر سود جميله		ياتوه فی تسبيله

ترجمہ: ان کی اچھائیاں زیادہ فرما، جوان کا راستہ بنانے میں آئے

او سلک من بسبيله		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: یاان کے راستہ پر چلے، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

بارک باهل طريقنا		واكثر جميع فريقنا

ترجمہ: ہمارے طریقہ والوں میں برکت دے، ہمارے فریق کی جماعت کو زیادہ کر۔

واحرقهم بحر يقنا		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: ہمارے ذوق جیساان کا ذوق بنا، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

وياعظيم الحلق اسنی		حصصهم تلو النبی

ترجمہ: اے عظیم سنت کے اخلاق والے، نبی ﷺ سے ان کا حصہ بنا

سلكهم . للمستفی		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: ان کو عفو والے راستے میں چلا، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

فی قرب زلفے اقدس		قربهم بالانس

ترجمہ: زلف اقدس کے قرب میں، انس کی جگہ میں ان کو قرب دے

جنبهم عن دنس		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: میل سے انہیں دور رکھ، اے اہل بلاء اناللہ پڑھو

يامن تدوم بلافنا		يامن يحص بک البقا

ترجمہ: اے وہ ذات جو ہمیشہ رہے گی فنا نہ ہوگی، اے وہ ذات جس کے لئے بقا خاص ہے

وبک الحری او فی الثنا		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: تو ہی ثنا کے لائق ہے، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

كل يموت ويهلك		الآ الا له المالک

ترجمہ: ہر کوئی مرجائے گا ہلاک ہوجائے گا، مگر الہ المالک

واليه كل سالک		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: ہر کوئی اس کی طرف جانے والا ہے، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

اناله نسترجع		واليه كل راجع

ترجمہ: ہم اسی کی طرف رجوع کی امید رکھتے ہیں، اسی کی طرف ہر ایک جائے گا

وهو العليم السامع		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: وہ علیم اور سننے والا ہے، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

في يوم اثنين فارتحل		وبأ خر الفجر انتقل

ترجمہ: وہ پیر کے دن رحلت کر گئے، فجر کے آخر میں انتقال ہوا

وبظل خالصة استظل		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: اس کے خالص سایہ میں انہیں جگہ ملی، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

فی سادس الشهر البهی		ذيقعدة حضر الولی

ترجمہ: خوبصورت مہینے کی چھ تاریخ، ذی قعدہ میں ولی حاضر ہوئے

بمحوزة الفيض العلے		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: فیض العلی کے دائرہ میں، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

فی اثنا عشر سنه مضت		من بعد ماتها اتت

ترجمہ: بارہ سال گزر گئے، جو اس کے دو سو سال کے بعد آئے

اثر الف سنه قد خلت		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: ایک ہزار سال کا اثر گزر چکا تھا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

ولقد رضيت قضائه		اذذقته ورضائه

ترجمہ: یقینا ہم اس کی قضا پر راضی ہیں، جب وہ اور اس کی رضا مجھ پر آئی

متلذذا مهضائه		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: اس سے ذلت پاتے ہوئے اچھا جانتے ہوئے، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

فسئلت بشری الهاتف	عن سن وصل العارف

ترجمہ: غیب سے بشارت کی آواز سنی گئی، اس سال عارف کا وصال ہوا

جا کلمة الخیر الوفے	فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: وفا کرنے والی خیر نے ان سے کلام کیا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

یرضی اللّٰہ عنه جا	الف ومائتان احتوئ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گزر گئے، ایک ہزار اور دو سو مکمل

واثنا عشر معه استوے	فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: بارہ ان کے ساتھ برابر ہوئے، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

ثم ارثنی بلسانه	بشری الی غفرانه

ترجمہ: پھر ان کی زبان میں مرثیہ کہا گیا، بشارت ہے اس کی مغفرت کی

هو حام فی رضوانه	فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: وہ اس کی رضاء پر راضی ہیں، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

تاریخه الثالث فیها	هو فی الحریم قدس جا

ترجمہ: اس کی تیسری تاریخ میں، وہ حریم قدس میں آئے

بطفیل عمر الاصفیا	فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: عمر اصفیا کے طفیل، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

قد حار ابراهیمه	اذافات عنه نعیمه

ترجمہ: ابراہیم نے ان کی حفاظت کی، جب ان کی نعمتیں چلی گئیں

ماان اتته سهیمه	فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: جب ان کے پاس ان کا حصہ آ گیا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

صناقت علیه حیاته	ذاقت لدیه مماته

ترجمہ: ان کی زندگی تنگ ہو گئی، انہوں نے موت چکھ لی

باتت الیه شتاته	فاسترجعو ا اهل البلا

ترجمہ: ان کی زندگی گزر گئی، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

فیض الرسول المصطفے	من غیب غب مرتضے

ترجمہ: رسول مصطفی ﷺ کا فیض، غیب سے ان پر پسندیدہ انڈیلا گیا

غابت في حجب السنا		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: عمر کے حجاب میں وہ غیب ہوگیا، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

باصدق صديق عتيق		بافرق فاروق فريق

ترجمہ: صدیق عتیق رضی اللہ عنہ کے صدق کے ساتھ، فرق کرنے والے فاروق رضی اللہ عنہ کے فرق کے ساتھ

وحياى عثمان وثيق		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ معتمد کے حیا کے ساتھ، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

وباعين علم علينا		غواص بحر نبينا

ترجمہ: ہمارے علی رضی اللہ عنہ کے علم کی عین کے ساتھ، ہمارے نبی ﷺ کے علم کے سمندر کا غوطہ لگانے والے

رب اتخذن بخليه		واخلع علينا بحليه

ترجمہ: اے میرے رب انہیں ان کے خیال کے ساتھ لے، ہمیں ان کی زینت عطا فرما

برد حريق مصلتة		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: ان کی قبر کی آگ کو ٹھنڈا فرما، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

ربى فصل وسلم		لمحمد ولاله

ترجمہ: اے میرے رب صلاۃ وسلام بھیج، محمد ﷺ اور ان کی آل پر

ولصحبه واشياعه		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: صحابہ اور ان کی جماعت پر، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

ولانبيامن خوته		ولاوليا من امته

ترجمہ: ان کے بھائی انبیاء پر، ان کی امت کے اولیاء پر

واتباعه من شيعته		فاسترجعوا اهل البلا

ترجمہ: ان کی جماعت سے ان کی اتباع کرنے والے، اے اہل بلاء انا اللہ پڑھو

تذکرہ خامس از منتخب سابع در ذکر فرزندان
جناب حضرت قیوم جہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت ایشان کثیر الاولاد بودند حتی کہ نساء و رجال زائد از شصت نفر از ایشان بولادت رسیدہ اند اکثرے در ایام صبی رحلت نمودہ

اند و آنچه بعد از ایشان خلف شده اند هشت پسر وسیز ده صبیه بودند واز جمله پسران اول واکبر ایشان حضرت شاه ولی الله بودند خدمت وی باعلی درجات کمال واکمال رسیده واز خدمت والد شریف خود ماذون شده خلقی ازوی مشغول گردیده فقیر بعضے ستر شدان آن مخدوم زاده رادیده محفوظ شدم وحضرت مرشدی قیوم جهان خیلی وصف استعداد وے می نمودند ومکاشفات ومعارف اور امی پسندیدند وچون مسکن این مخدوم زاده بعید افتاده بود همیشه در حضور نمی بود اکثر احوالات خود رابقلم معروض میداشت وبصحت وسقم احوال بورود مکاتیب عالی سرافراز می شد فی الجمله اعجوبه روزگار وپرتو لطف کردگار بوده مردم آن نواحی بوجود شریفش مفتخر و ممتاز بودند واز فیوض وبرکاتش بهره مند وپرهیز وتقوی وی بسرحدی بود که بی اعانت خداوندی بوسع بشری بدان رتبه تورع از جمله محالات است از بسکه در امور احتیاط بکارمی برد که مردم حکم بجنون می نمودند فقیر بیاد دارد که شخصی پیزار پشاور بخدمت حضرت هدیه آورده باین مخدوم زاده دادن مخدوم زاده بنات اور اکنده وپیزار بپاکرد چون بخدمت حضرت آمد پیزاور رادیدند خیلی محفوظ شدند وشکرانه الهی بجا آوردند که در اولاد من چنین شخصی بوجود آمده اگر ازاین نوع خصائص وی ثبت شود بتطویل کشد خلیفه ملاعبد الکریم بابی اززبان حضرت قیوم جهان در توصیف زهد این مخدوم زاده نقل میفرمودند که روزی بتقریبی فرمودند که اگر در زیر جرم آسمان دیده شود همچون ولی الله زاهدی درین زمان بنظر ندرآمد ودر علوم ظاهری نیز برخ کامل داشت واحادیث بسیار بیاد نموده بود بیاد فقیر است که تیمور شاه درانی که سلطان وقت بود وفات یافت جماعت صاحبزادگان بنزد شاه زمان که سلطنت باومقرر بود برای فاتحه میرفتند وچنان مقرر نموده بودند که بمسجد جامع قلعه یکجا شده باز برای فاتحه نیز دبادشاه روند وخدمت حضرت قیوم جهان چون از صحبت سلاطین محترز بودند فرزندان ومتعلقان خود رابرای فاتحه فرستادند که در مسجد مذبور رفته باقوم یکجا شده بفاتحه بروید ارادة الله چون بدر قلعه بادشاهے رسیدند وقت عصر بود ونوبت ونقاره وکرناه وغیره انواع می نواختند که معمول آن وقت بود چون مخدوم زاده استماع نمود گوشهای خود رابدست بند نمود وجلو اسپ راگردانید چون کبیر همه او بود لاچار همه گردیدیم وبخدمت حضرت رسیدیم وخدمت ایشان استفسار نمودند که چرا جلد آمدید واقعه رابه عرض رسانیدند حضرت از استماع آن ملول شدند وفرمودند که قوم همه رفتند واز جانب ماکسے نرفته مبادا معاندان وقت رایافته بنامی درایند وبادشاه رادر تردداندازند وساعتے متامل شده فرمودند حَسْبُنَا اللهُ نِعْمَ الْوَكِيل اتفاقاً بعرض بادشاه رسانیدند که حضرات صاحب زادگان برای فاتحه آمدند سوای حضرت قیوم جهان که ایشان از مدتے تارک صحبت سلاطین اند بادشاه چون اخلاص کلی در آن وقت بخدمت ایشان داشت گفت من اراده نموده ام که اول بزیارت حضرت قیوم جهان مشرف شوم واز ایشان دستار به بندم وچون دیگر صاحبزادگان راملاقات کنم لابد باخود دستار آورده باشند وتکلیف بستن کنند هر آئینه رونمی توانم نمود بهتر آنست که اول زیارت ایشان رایافته ثانی ملاقات دیگر حضرات کنم غفار خان صفدوقدار رابخدمت صاحبزادگان فرستاد وعذرے درمیان آورد ووعده ملاقات بروز جمعه کرد وهمان شب بخدمت حضرت قیوم جهان پیاده آمد ودستار از ایشان

بست،باز ملاقات بدیگرا ن نمود خدمت حضرت قیوم جهان فرمودند که نتیجه درع میان ولی الله بود که بادشاه خود پاپیاده درا ینجارسید دوراز ملامت بر آورد تو کل و تبتل وورع وتقوی و انزواواستغنا وشکستگی وبے نفے زائد التحریر داشت در سنه هزار ودو صدو سی ویک از این دار پر ملال انتقال نمودند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ساتویں انتخاب میں سے پانچواں ذکر

حضرت قیوم جہاں ﷺ کے صاحبزادگان

آپ کثیرالاولاد تھے حتیٰ کہ آپ کی اولاد میں مجموعی طور پر لڑکے اور لڑکیاں تقریباً ساٹھ سے زیادہ تھے ان میں سے اکثر کی وفات بچپن میں ہوگئی تھی اور ان میں سے آپ کے بعد جو زندہ بچے ان میں سے آٹھ بیٹے اور تیرہ بیٹیاں تھیں اور سارے بیٹوں میں سے بڑے حضرت شاہ ولی اللہ تھے آپ اعلیٰ درجات کمال و اکمال تک پہنچے تھے اور اپنے والد محترم کے خلیفہ مجاز تھے ان سے خلق کثیر نے استفادہ کیا۔فقیر نے صاحبزادہ کے بعض فیض یافتگان کو دیکھا ہے ان کے احوال سے محظوظ ہوا۔حضرت مرشدی قیوم جہاں نے آپ کے بعض اوصاف ذکر کئے تھے اور ان کے معارف و مکاشفات کو پسند فرمایا تھا۔چونکہ اس مخدوم زادے کا ٹھکانہ دور تھا اور زیادہ اوقات حاضر نہ ہوتے تھے اس لئے اپنے احوال کو خط و کتابت کے ذریعہ بھیجتے اور اصلاح لیا کرتے تھے۔اور صحیح اور درست پر واقفیت خطوط میں ہی ملتی تھی۔الغرض آپ زمانہ کے پسندیدہ اور اللہ تعالیٰ کے لطف کا مرکز تھے آپ کے علاقہ کے لوگ آپ پر فخر کیا کرتے تھے۔آپ کے فیوض و برکات سے بہرمند تھے۔اور آپ کا تقویٰ و پرہیزگاری اس درجہ کا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر اس حد تک پہنچنا ممکن نہ تھا۔اس حد تک احکام میں احتیاط کیا کرتے تھے کہ لوگ کہا کرتے تھے یہ مجنون ہیں۔فقیر کو یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص پشاوری چپل تحفہ کے طور پر آپ کے پاس لایا اور اس مخدوم زادہ نے اس کی کڑھائی کو ختم کر دیا اور پہن لیا جب حضرت صاحب تشریف لائے اور چپل کی کڑھائی کو ختم کیا ہوا دیکھا تو اس سے خوش ہوئے۔اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ اس طرح کا شخص میری اولاد میں سے ہے۔اگر اس طرح کے آپ کے خصائص کا ذکر کیا جائے تو یہ مختصر کتاب لمبی ہو جائے گی۔خلیفہ ملا عبدالکریم بابی نے حضرت قیوم جہاں علیہ السلام کی زبان سے ایک محفل میں صاحبزادہ صاحب کے زہد کے بارے میں سنا کہ آپ نے فرمایا اگر آسمان کے نیچے رہنے والے لوگوں میں دیکھا جائے تو اس جیسا زاہد نظر آنا مشکل ہے۔علوم ظاہری میں بھی آپ ایک کامل حصہ رکھتے تھے۔اور بہت ساری احادیث آپ کو زبانی یاد تھیں۔فقیر کو یاد ہے کہ تیمور بادشاہ جو سلطان وقت تھا اس کا وصال ہوگیا۔اور صاحبزادگان با جماعت شاہ زمان جو سلطان سلطنت بنا تھا کے پاس فاتحہ پڑھنے کیلئے گئے۔حضرت قیوم جہاں علیہ السلام کیونکہ بادشاہوں کی صحبت سے پرہیز کرتے تھے۔اس لئے آپ نے صاحبزادوں کے ساتھ متعلقین کو بھیجا کہ مسجد میں جا کر قوم کے ساتھ مل کر فاتحہ خوانی کرنا اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں ایسا ہوا کہ جب قلعہ کے پاس پہنچے تو عصر کا وقت ہوگیا تھا۔اور اعلان نماز کیلئے نقارہ بجایا جارہا تھا جب بڑے صاحبزادے نے یہ سنا تو کانوں میں انگلیاں ڈال دیں اور جلدی سے گھوڑے کا منہ واپسی کیلئے موڑ دیا کیونکہ آپ سب سے بڑے تھے اس لئے سارے لوگ آپ کے ساتھ واپس پلٹ پڑے اور جب واپس خانقاہ میں پہنچے تو آپ نے جلدی آنے کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ نقارہ کی آواز پسند نہ آئی طبیعت رنجیدہ ہوئی تھی اس لئے میں جلدی واپس آگیا آپ نے فرمایا کہ ہماری طرف سے فاتحہ کیلئے کوئی نہیں گیا اور ہمارے مخالفین بادشاہ کے کان میں ہمارے خلاف باتیں بنائیں گے۔

دیر اس معاملہ میں توقف فرمانے کے بعد آپ نے کہا:

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیلُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بڑا کارساز ہے۔ (سورۃ آل عمران:۱۷۳)

اتفاقاً بادشاہ کے پاس یہ خبر پہنچی کہ سارے صاحبزادگان فاتحہ کیلئے آتے تھے سوائے حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کے کیونکہ وہ عرصہ دراز سے بادشاہوں کی صحبت سے پرہیز کرتے ہیں۔ یہ سن کر بادشاہ جو کہ آپ کے ساتھ اخلاص کلی رکھتا تھا اس نے کہا کہ میں خود حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کی زیارت کیلئے جاؤں گا۔ اور ان سے اپنی دستار بندھواؤں گا۔ اور اس کے بعد جب دوسرے صاحبزادہ سے ملاقات ہوگی تو وہ خود دستار باندھیں گے۔ اور یقیناً وہ سامنے آئیں گے۔ بہتر ہے کہ پہلے آپ کی زیارت و ملاقات کی جائے۔ پھر دوسرے صاحبزادوں سے ملاقات کروں گا۔ غفار خان صندوق دار کو ملاقات کا وقت لینے کیلئے بھیجا آپ نے اسے جمعہ کے بعد کا وقت دیا بادشاہ آپ کے پاس پیدل چل کر آیا اور آپ نے دستار باندھی اور پھر دوسرے صاحبزادوں سے ملاقات ہوئی حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ نے فرمایا یہ میاں ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے تقویٰ و ورع کا نتیجہ ہے کہ بادشاہ خود پیدل چل کر آیا تھا۔ اور ملامت سے بری کیا۔ آپ کی صفات توکل، تنہائی، تقویٰ، زہد، استغناء اور ریختی و کسر نفسی جیسی صفات کا تحریر کے احاطہ میں لانا مشکل ہے۔ آپ کا انتقال ۱۱۲۳ھ میں ہوا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورۃ البقرہ:۱۵۶)

فرزند دویم حضرت قیوم جهان میان قدوة الله نام دارند ودر نواحی کوهستان کابل سکونت دارند وفرزند سیوم ایشان میان کرامة الله اندر توابع پکلی سکه نت دارند فرزند چهارم ایشان میان امین الله نام دارند واین مخدوم زاده طبع شعر بسیار خوب دارند فرزند پنجم ایشان میان ذکر الله نام دارند ودر کوهستان کابل مے باشند فرزند ششم ایشان میان ظهور الله نام است واین مخدوم زاده در طفولیت خیلی،مقبول والد شریف خود در جوانی رحلت نمود فرزند هشتم ایشان میان عبدا لباقی است عمر این مخدوم زاده در حیات والد شریف،او بدو سالگی نرسیده بود والده این مخدوم زاده از اولاد حضرت خواجه خواجگان بهاؤالدین بلاگردان است رضی الله عنه از این ممر بتولد این مخدوم زاده خدمت حضرت مرشدے قیوم جهان خیلے محفوظ شدند اللّٰهم وفقهم فیما تحب وترضے بر این فقیر درمادہ جمیع حضرات مخدوم زادگان امید دارم که در نسبت والد شریف محفوظ شوند واز زبان الهام ترجمان والد ایشان نیز بشارت در حق،اینها مسموع دارم امید که از گوش باغوش رسد۔

ترجمہ: حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کے فرزند دوم میاں قدرت اللہ ہیں آپ کابل کے کوہستان کے مضافات میں رہتے تھے اور تیسرے صاحبزادے میاں کرامت اللہ ہیں جو پکلے کے مضافات میں رہتے تھے اور چوتھے فرزند میاں امین اللہ ہیں یہ صاحبزادہ شعری طبع بڑی اچھی رکھتے تھے۔ اور پانچویں صاحبزادے میاں ذکر اللہ ہیں جو کابل کے کوہستان میں رہتے تھے اور چھٹے میاں ظہور اللہ ہیں یہ صاحبزادے بچپن میں اپنے والد کے مقبول تھے اور ساتویں صاحبزادے میاں مطیع اللہ تھے جو اپنے والد کے بعد جوانی میں رحلت کر گئے تھے۔ اور آٹھویں صاحبزادے میاں عبدالباقی تھے یہ اپنے والد کی زندگی میں دو سال کے بھی نہ تھے کہ والد اس دنیا سے رخصت فرما گئے۔ اور ان کی والدہ حضرت خواجہ خواجگان بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھیں حضرت مرشدی قیوم

جہاں ﷺ اس صاحبزادے کی ولادت پر بڑے خوش ہوئے تھے اے اللہ انہیں اس کی توفیق عطا فرما جسے تو پسند فرماتا ہے اور جس سے تو راضی ہے۔ یہ فقیر تمام صاحبزادوں کے بارے میں امید رکھتا ہے کہ وہ اپنے والد کی نسبت شریفہ کو محفوظ رکھیں گے اور یہ بشارت میں نے ان کے والد کی زبان الہام ترجمان سے سنی تھی امید ہے کہ کانوں سے عمل میں بھی آئے گی۔

تذکرہ سادس از منتخب سابع در ذکر خلفائے حضرت قیوم جہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند که از خدمت ایشان خلائق بسیار به نسبت باطنی مشرف شده اند و صاحب کشوف و الهامات گردیده و مستحق بامر خلافت بوده اند آما کسانیکه مجاز گردیده اند بیست و هشت نفر اند اول و اکمل همه خدمت حضرت بی بی صاحبه قدس سرها اند می بائست که اوبی ذکر ایشان نموده می شد و در ذکر حضرت قیوم جهان و ایشان فاصله نمیشد چنانچه حضرت قیوم جهان عنایت می نمودند که صورت ماهر دو جدااست و حقیقت مایکی اما چون عادت نویسندگان مقامات چنان جاری شده که ذکر نسای صالحات در آخر کتاب می کنند کذلک در نفحات وغیره کتب یافته شده متابعت اینها نموده ذکر ایشان را در تذکره سابع این منتخب نموده شد و ختم کتاب بداین قرار یافت وثانی خلیفه ایشان فرزند ایشان میان ولی الله که احوال این مخدوم زاده در تذکره ماقبل ذکر یافته ان شئت، فارجع الیه کاتب الحروف نیز بشرف اجازت از ایشان حضرت قیوم جهان رضی الله تعالیٰ عنه مشرف شده ام اجازتے که بفقیر عنایت شده از مواهب ایشان است و الانه در خود لیاقت آن نمیداند و برادر عینی این فقیر میان ضیائو الحق نیز مجاز از ایشان است و صاحب حالات بلند و معارف ارجمند و از خدمت حضرت قیوم جهان و حضرت بی بی صاحبه به بشارات عالی و اشارات متعالی سرافراز اند الی اللهم اوصله غایة الکمال بحرمة النبی و الاٰ له خدمت مخدوم صاحب میان محمد ابراهیم رحمة الله علیه نبیره مخدوم صاحب جامع کمالات ظاهری و باطنی میان محمد هاشم قدس سره که از فحول سر آمد علمای عصر و احوال ایشان مستغنی از بیان است، بودند از ایشان مجاز اند و باعلی درجات کمال و اکمال مشرف و جهائے از ایشان منور شده در طریقه عالیه داخل گردیده و ارشاد ایشان کامل آمد و خلفای صاحب کمال از ایشان برونے کار شدند و سلسله علیه را رواج کلی دادند فرزند ایشان مخدوم میان عبد اللطیف بصحبت حضرت قیوم جهان مشرف شده اند و از توجهات علیه بهره کلی یافته و از خدمت و الد خود بکمال رسیدند و مجاز گردیده اللهم اوصله الی غایة ما یتمناه و از جمله خلفای ایشان خلیفه میان سلیمان و خلیفه میان احمد خان نظامانی و سیادت پناه میان سید نور محمد مرحوم و قاضی میان محمد قاسم و میان اسمعیل و خلیفه میان محمد فاضل و خلیفه احمد کهتائی و مولوی محمد حیات هریکے صاحب معارف و اسرار مظاهر کشوف و انوار اند و براه نمونی خلایق مشغول فی الدین و یرحم اللهم ذا اخواننا الله عبدا قال أمینا درین کتاب هر جا مخدوم صاحب در خلفای حضرت مرشدی قیوم جهان ثبت یافته مراد ایشانند و تفصیل احوال ایشان مستحق کتاب

علیحدہ است در اینجابھمین قدر اکتفا افراد فضیلت پناہ کمالات دستگاہ ملامحمدزکی نیز از خدمت حضرت قیوم جہان مجاز شدہ بلدرجات کمال فائض گردیدہ اما خدمت حضرت مرشدی قیوم جہان می فرمودند کہ نسبت ملامحمدزکی ضمنی است حامل نسبت وی صنم اما بعد از من عجب است کہ حفظ نسبت خود تواند کرد فضائل و کمالات شعار آخوندزادہ محمد انور نبوی از جملہ مجاز ان کامل و نسبت یافتگان مکمل حضرت قیوم جہان است و عالمی از واخذ طریقہ نمودہ در بلدہ مذکور بارشاد مشغول است۔

ساتویں انتخاب سے چھٹا ذکر

حضرت قیوم جہاں ﷺ کے خلفاء کرام

یہ واضح ہے کہ آپ سے خلق کثیر نے نسبت باطنی کا شرف حاصل کیا اور اصحاب کشف والہام بنے اور خلافت کے مستحق بنے لیکن جن کو آپ سے اجازت ملی وہ اٹھائیس افراد ہیں اور ان میں سے پہلی اور کامل واکمل حضرت بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ ہیں۔ چاہیے یہ تھا کہ ان کا ذکر سب سے پہلے کیا جاتا ان کے اور حضرت قیوم جہاں ﷺ کے ذکر میں فاصلہ نہ ہوتا۔ جیسا کہ حضرت قیوم جہاں ﷺ نے فرمایا کہ میری ظاہری دونوں صورتیں جدا ہیں لیکن حقیقت ایک ہے۔ لیکن مصنفین کی عادت جاریہ ہے کہ وہ احوال کے لکھنے میں خواتین صالحات کا ذکر آخر میں کرتے ہیں۔ جیسا کہ نفحات وغیرہ میں کیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کی اتباع کرتے ہوئے انکا ذکر ساتویں تذکرہ میں کیا جائے گا۔ اور اس سے کتاب کا اختتام ہوگا۔ اور آپ کے دوسرے خلیفہ آپ کے صاحبزادے میاں ولی اللہ ﷺ ہیں اس مخدوم زادہ کا ذکر سابق تذکرہ میں ہو چکا وہاں سے دیکھ لیں۔ اور کاتب الحروف فقیر بھی آپ کی اجازت وخلافت کا شرف رکھتا ہے لیکن جو فقیر کی خلافت ہے وہ محض آپ کی عطا ہے ورنہ میں اس کی اپنے اندر لیاقت نہیں دیکھتا اور میرے حقیقی بھائی میاں ضیاء الحق ﷺ بھی آپ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ اور صاحب کمالات ومعارف ہیں۔ اور حضرت قیوم جہاں ﷺ سے حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا سے بھی بشارات عالیہ اور اشارات متعالیہ سے نوازے گئے اے اللہ انہیں نبی ﷺ وآل نبی علیہم الرضوان کے وسیلہ سے غایت کمال تک پہنچا۔ حضرت مخدوم میاں محمد ابراہیم ﷺ اور نبیرہ مخدوم صاحب کمالاتِ ظاہری وباطنی میاں محمد ہاشم قدس سرہ جواجل علماء عصر میں سے تھے جن کے احوال کو بیان کی ضرورت نہیں یہ بھی آپ کے خلفاء مجاز ان سے ہیں اور اعلیٰ درجات کمال واکمال پر فائز ہوئے اور ایک جہان عظیم ان سے فیض یاب ہوا اور طریقہ عالیہ میں شامل ہوئے ان کا ارشاد کامل رہا اور ان کے خلفاء بھی صاحب کمال تھے جنہوں نے سلسلہ عالیہ کو رواج دیا۔ ان کے صاحبزادے مخدوم میاں عبداللطیف ﷺ بھی حضرت قیوم جہاں ﷺ کی صحبت سے شرف یاب ہوئے۔ اور توجہات عالیہ سے نوازے گئے اور حصہ وافر حاصل کیا اور بعد میں اپنے والد محترم کی صحبت سے درجہ کمال تک پہنچے اور خلیفہ مجاز بنے۔ اے اللہ انہیں اس غایت تک پہنچا جس کی وہ تمنا رکھتے ہیں۔ اور آپ کے خلفاء میں سے میاں سلیمان اور میاں احمد خان نظامانی ہیں۔ اور سیادت پناہ میاں نور محمد مرحوم ﷺ وقاضی میاں محمد قاسم ﷺ، میاں محمد اسماعیل ﷺ، میاں محمد فاضل احمد کہنائی ﷺ اور مولوی محمد حیات ﷺ ہیں ان میں سے ہر ایک صاحب معارف واسرار صاحب کشف وانوار اور مخلوق کے رہنما ہیں۔ اے اللہ ہمارے دینی بھائیوں میں اضافہ فرما اور اس پر رحم فرما جس نے آمین کہا۔ اس کتاب میں اکثر جگہ حضرت مرشدی کے خلفاء کا ذکر آپ کے ذکر کے ساتھ کیا گیا آپ کا ذکر مقصود ہے خلفاء کیلئے ایک علیحدہ کتاب درکار ہے۔ لہٰذا یہاں ان کے ناموں پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ فضیلت پناہ صاحب کمالات وآماجگاہ فیض

علامہ محمد زکی بھی حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ کے خلفاء سے ہیں۔ اور درجات کمال پر فائض ہوئے لیکن حضرت مرشدی قیوم جہاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علامہ محمد زکی کی نسبت ضمنی ہے اس کی نسبت کا حال میں ہوں میرے بعد بہت اچھا ہوگا کہ وہ میری نسبت کی حفاظت کر سکیں۔ صاحب فضائل وکمالات اخوندزادہ محمد انور نبوی علیہ الرحمہ آپ کے تمام خلفاء ومجازین سے کامل اور مکمل نسبت یافتہ حضرت قیوم جہاں قدس سرہ کے ہیں ایک جہاں نے آپ سے طریقہ عالیہ کا فیض حاصل کیا اور آپ اپنے شہر میں رشد وہدایت کے کام میں مشغول ہیں۔

حقائق ومعارف آگاه فضائل وکمالات دستگاه خواجه مقیم صوفیان چارکاری المشهور بصوفی خواجه از زمره خلفای ذوالاقتدای حضرت قیوم جهان است این عزیز خیلی صحبت موثر داشت وخلائق بسیار از وی بهره ور گردیده در حیات مرشد خود رحلت فرمود رحمة الله علیه پیر اکبر شاه خوستی نیز از مجازان معتبر ایشانست در الکای مذکور باردریک نواحی بسر می برد۔

ترجمہ: حقائق ومعارف کا خزانہ صاحب فضائل وکمالات خواجہ مقیم صوفیان چارکاری جو صوفی خواجہ کے نام سے مشہور ہوئے آپ بھی حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ کے ذوالاقتداء خلفاء میں سے ہیں۔ ان کی صحبت کامل اثر رکھتی ہے اور کثیر مخلوق اس سے فیض یاب ہوئی۔ یہ اپنے مرشد کی حیات میں ہی رحلت فرما گئے تھے۔ پیر اکبر شاہ خوستی بھی آپ کے خلفاء مجاز سے ہیں۔ درالکائی میں ارشاد خلق میں مصروف ہیں۔ پیر احمد بھی آپ کے خلیفہ مجاز ہیں جو پیر اکبر شاہ کے ساتھ ایک ہی علاقہ میں رہتے تھے۔

شاه بزرگ خوستی نیز از مجازان ایشان است وباحوال نادره سرافراز صاحب جذبات قوی است وخلقی از وبهره مند درنواحی کرم برهنمائی خلق مشغول شاه مقصود زرمتی نیز از مجازان ایشان است ومریدان صاحب نسبت داردیکی از فقرای وے بافقیر شبے بسر بر دخیلی از ومحفوظ شدم شیخ صنعان خوستی از جمله خلص مجازان ایشان است صاحب خوارق وکمالات باهره بوده قبر شریفیش در دو رواقع یزار ویتبرک به والحال نیز از مزاراومردم خوارق اظهار می کنند که دیده میشود وطریقه دراولاد او باقی است خلیفه ملاسلطان اندری مشهور بملاخلیفه صاحب کمالات ومنبع فیوضات است وخلقے از ومشغول از زمره خلفائے کامل حضرت قیوم جهان است فضیلت وکمالات پناه حقائق ومعارف آگاه خلیفه ملامهربان توخی محمدزهی از جمله خلفای کامل ایشان است وصاحب نسبت قوی وخلقے از وبهره مند وکامیاب فی الجمله عجوبه روزگاراست اخوندزاده ملامحمد حسین موسیٰ صاحب نسبت قوی بوده، در سفر سعادت اثر حرمین الشرفین درر کاب سعادت انتساب حضرت قیوم جهان بود قبل از ارتحال آن قبله ارباب کمال بچند روزے در بلده زبیدرحلت نمود رحمة الله علیه خلیفه ملا حسام الدین دولت شاهی از زمره مجاز ان کامل بوده بعد حضرت قیوم جهان بمدتے رحلت نمود رحمة الله علیه سید ولایت شاه پشنکی ثم شکارپوری از قدمائے خلفای ایشان است وخلقی از وفائض شده الحال مزار اودرشکارپوراست یزار ویتبرک به ملاحاجی ولی محمد بابی ولد حاجی رحیم خان مرحوم نیز از زمره خلفای حضرت قیوم جهان است، وخلیفه ملاعبد الکریم بابی قلاتی از قدمائے اصحاب ایشان بوده چون خدمت ایشان از قلات عبورنمودند عازم حرمین الشریفیین، شدندمومی الیه دوسه منزل در رکاب عالی بود وقت رخصت اورامجاز فرمودند ومریدان آنجائے راحواله مومی الیه کردندوامر بصحبت نمودند اهل صحبت او خیلے محظوظ شدند وصاحب انوار اسرار گردیدند در این دوسال ارتحال نموده در بلده

قلات مدفون شده یزار ویتبرک به رحمة الله علیه رحمة واسعةً وخلیفه محمد صادق کنجابی از خلفائے قدیم ایشان است بفضائل وکمالات سرافراز حاجی پیر محمد چاردهی از جمله مجازان معتبر ایشان است وصحبت مؤثر داشت وملا عبد الله جغتائی الاصل در کوهستان کابل از قبل ایشان مجاز بود وبخصائص مشهور الحال مزارش در کاریزی یزار ویتبرک به وملا عبدالله قهقهانے از قهقهان آمده مدتے در خانقاه معلی بسر برده از فیوضات وکمالات ایشان برخ کامل یافته مجاز شده بولایت، خود رجوع نمود مخدوم عبد الواحد سیوستانی مشهور بمخدوم محمد احسان صاحب فضائل وکمالات صوری ومعنوی واز خدمت ایشان اجازت داشت ملاعثمان علی زیئی نیز از مجازان بوده سیادت پناه سید حسن دهلوی صاحب شجره منظوم که در این منتخب ثبت شده نیز از جمله مجازان ومستعدان بوده وباعلی درجات کمال واکمال رسیده میان عبد الکریم تتوی ومیان قاضی محمد پوری ومیان عبد الله نصر پوری نیز از مجازان بود ندفضیلت وکمالات شعار خلیفه محمد کاظم شکارپوری نیز از قدمائے اصحاب ایشان بوده بدلالت مخدوم صاحب بخدمت ایشان رسیده بود ومظهر فیوضات شده نقل مے نمود که دران ایامے که مخدوم صاحب در شکارپور بودند جزی از ایشان مے خواندم روزی برای سبق آمدم ایشان رابنوعی دیگر یافتم که امکان سبق در ایشان ندیدم گفتم چه واقعه روئداده است که شمارا بنوعی دیگر مے بینم فرمودند ی صیادی رادوچار شدم ودر بند افتادم الحال از ذوق آن از خود رفتم بیاتاتر انیز باخود ردیف کنم باایشان بر خائسته بخدمت حضرت قیوم جهان رسیدم واخذ طریقه نمودم وبخدمت رسید واسپ رابیرون مکان بست، وبحضور آمد وطلب طریقه نمود خدمت ایشان طریقه باو گفتند چون خواستند که توجه بد هند آن شخص گفت که توجهی مے خواهم که از قید هستی برهم ایشان توجه باوفرمودند چون خدمت ایشان از توجه فارغ شدند آن مرد نشسته ماند هر قدر که اوراخبر کردند بخود نیامد فرمودند که بیمارے که دوابدل خود بخواهد حال وی چنین شود القصه تاشب در آن جانشسته ماند واسپش بسته شب رفقاش تجسس نموده آمد نداسپ رابآخور بسته دیدند از حال او استفسار نمودند مردم حال اورابگفتند نزدوی شده هر چه گفتگوی نمودند بخود نیامد وخدمت حضرت، قیوم جهان فرمودند که اورا برداشته باوطاقش برند چنان کردند علی الصباح رفقاش آمده اظهار نمودند که آن مرد مرده است خدمت ایشان بجنازه اش تشریف بردند تابمدفن تعقب نمودند۔

ترجمہ: شاہ بزرگ خوستی بھی خلیفہ مجاز ہیں۔ جو احوال نادرہ اور جذبات قویہ سے سرفراز ہوئے کرم کے نواح میں کثیر خلق آپ سے فیض یاب ہوئی۔ شاہ مقصود رامتی بھی آپ کے خلفاء سے ہیں۔ اور مریدان صاحب نسبت ہیں۔ ان کے مریدین میں سے ایک نے میرے پاس رات بسر کی میں اس سے محظوظ ہوا۔ شیخ صنعان خوستی آپ کے مخلص مجازان سے تھے۔ صاحب کرامات وکمالات ہوئے ہیں ان کی قبر دور میں ہے لوگ دور دور سے وہاں زیارت وتبرک کیلئے آتے ہیں۔ اور مزار کے اندر سے بھی لوگوں میں کرامات کا اظہار ہوا جو کہ دیکھا گیا۔ ان کا طریقہ ان کی اولاد میں باقی ہے۔ خلیفہ علامہ سلطان انوری علیہ جو ملا خلیفہ مشہور تھے صاحب کمالات وفیوضات تھے۔ ایک کثیر تعداد جوان کی نسبت سے ذکر میں مشغول ہوئی وہ حضرت قیوم جہاں علیہ کے خلفاء بنے۔ صاحب حقائق ومعارف وکمالات علامہ مہربان توخی محمد زئی جو آپ کے کامل خلفاء میں سے تھے اور صاحب نسبت کاملہ وقدسیہ تھے ایک مخلوق آپ کے فیضان سے بہرہ مند ہوئی آپ زمانہ کے پسندیدہ تھے آخوندزادہ علامہ محمد حسین موسی صاحب نسبت قویہ تھے آپ حرمین شریفین کے سفر میں حضرت قیوم جہاں قدس سرہ کے ہمراہ تھے۔

آپ کی رحلت سے کچھ دن پہلے شہر زبید میں ان کا وصال ہوا علیہ علامہ حسام الدین دولت شاہی علیہ بھی آپ کے خلیفہ تھے جنہوں نے آپ کے وصال کے بعد اس دنیا کو چھوڑا۔ سید ولایت شاہ شکار پوری پشنگی آپ کے قدیم خلفاء سے ہیں۔ ان کی نسبت سے ایک مخلوق کمالات پر فائض ہوئی ان کا مزار شکار پور میں ہے۔ لوگ تبرک کیلئے اس کی زیارت کرتے ہیں۔ ملا حاجی ولی محمد بابی ولد حاجی رحیم خان علیہ آپ کے خلیفہ ہیں۔ خلفیہ علامہ عبدالکریم بابی قلاتی علیہ آپ کے قدیم اصحاب سے ہیں۔ جب آپ سفر حرمین کیلئے قلات سے گزرے تو انہوں نے آپ کا استقبال کیا اور ایک دو منزل تک ساتھ چلے وقت رخصت آپ نے انہیں خلافت سے نوازا اور وہاں کے تمام مریدین کو ان کے حوالہ کیا اور مریدین کو ان کی صحبت اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور اصحاب صحبت اس سے محظوظ ہوئے۔ اور اصحاب اسرار وانوار بنے ان دو سالوں میں ان کا وصال ہوا قلات میں آپ علیہ کا مزار لوگوں کیلئے زیارت گاہ ہے۔ خلیفہ محمد صادق کنحابی آپ کے قدیم خلفاء سے ہیں جو فضائل وکمالات سے سرفراز تھے۔ حاجی پیر محمد چار دہی علیہ آپ کے معتبر مجاز ان میں سے ہیں۔ جن کی صحبت مؤثر تھی۔ علامہ عبداللہ چغتائی الاصل علیہ کوہستان کابل میں آپ کی طرف سے مجاز تھے اور خصائص الحال سے مشہور تھے ان کا مزار کاریزی میں ہے لوگ تبرک کیلئے زیارت کرتے ہیں۔ علامہ عبداللہ قہقہانی قہقہان سے آئے تھے اور ایک مدت تک خانقاہ میں رہے اور آپ کے فیوضات سے حصہ حاصل کیا اور کامل واکمل ہو کر آپ سے اجازت لی اور اپنے علاقہ میں واپس چلے گئے۔ مخدوم عبدالواحد سیوستانی علیہ جو مخدوم محمد احسان علیہ کے نام سے مشہور تھے فضائل وکمالاتِ صوری ومعنوی کے حامل تھے آپ سے مجاز تھے علامہ عثمان علی زئی علیہ آپ کے مجازان سے تھے اور سیادت پناہ سید حسن دہلوی علیہ جو وہ شجرہ منظوم لکھنے والے ہیں جو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے وہ بھی خلفاء مجازان سے ہیں۔ اور اعلیٰ درجات کمال واکمال پر سرفراز ہوئے۔ میاں عبدالکریم تتوی علیہ، میاں قاضی محمد نصر پوری علیہ، میاں عبداللہ نصر پوری علیہ بھی آپ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ صاحب کمالات وشعار فضائل خلیفہ محمد کاظم شکار پوری علیہ آپ کے قدیم اصحاب میں سے ہیں۔ مخدوم صاحب کے اشارہ سے آپ کی خدمت میں پہنچے اور مظہر فیوضات بنے منقول ہے کہ مخدوم صاحب جن دنوں میں شکار پور میں تھے ان سے جزری پڑھتا تھا ایک دن میں ان کے پاس سبق پڑھنے کیلئے آیا تو ان کو حالت غیر میں دیکھا اور وہ سبق پڑھانے والی کیفیت نہ تھی میں نے پوچھا حضرت کیا ہوا ہے کہ میں آپ کی حالت دگرگوں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایک شکاری کے ہاتھ آ گیا ہوں اس نے جال میں ڈال دیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں اپنے ذوق سے بیگانہ ہو گیا ہوں آ تو تمہیں بھی میں اپنا ساتھی بنالوں آپ اٹھے اور مجھے حضرت قیوم جہاں علیہ کی بارگاہ میں لے گئے اور میں نے طریقہ عالیہ کا سبق لیا اور پھر آپ کی خدمت میں آمد ورفت رکھی اور اپنے اندر روشنی محسوس کی۔

ایک دفعہ آپ کے پاس ایک شخص گھوڑے پر سوار آیا اور گھوڑے کو مکان کے باہر باندھ دیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر طریقہ عالیہ کا سبق حاصل کرنے کی خواہش کی آپ نے عطا کیا۔ جب آپ نے توجہ کرنا چاہی تو اس نے کہا کہ میں ایسی توجہ چاہتا ہوں کہ زندگی کی قید سے بری ہو جاؤں آپ نے توجہ فرمائی اور جب فارغ ہوئے تو وہ شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہا ہر ممکن اسے اٹھانے کی کوشش کی نہ اٹھا آپ نے فرمایا جو بیمار دل سے دوا مانگے اس کا حال ایسا ہی ہوتا ہے مختصرا کہ رات کو وہ اسی طرح بیٹھا رہا اور اس کا گھوڑا باہر بندھا رہا اس کے ساتھی اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں آ گئے اور جب وہاں گھوڑے کو دیکھا تو اندر آ کر اس کے متعلق پوچھا لوگوں نے اس کا حال بتایا وہ قریب جا کر اس سے بات کریں تو وہ کوئی جواب نہ دے حضرت قیوم جہاں قدس سرہ نے فرمایا کہ اسے اٹھا کر اس کے گھر لے جاؤ وہ لے گئے اور صبح انہوں نے آ کر بتایا کہ وہ مر گیا ہے آپ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور تدفین تک وہاں رہے۔

فرد:

آفرین بردل نرم توکه از بهر ثواب		گشته غمزه خود رابنماز آمده

ترجمہ: دل نرم پر آفریں ہے کہ ثواب کیلئے، اپنی ذات میں گم کونماز میں لے آئے

برسر اصل سخن رویم که خلیفه محمد کاظم ناقل بعد از تشریف بردن حضرت قیوم جهان از شکارپور مدتی بر آنچه داشت اکتفا نمود بعده بکراچی بخدمت مخدوم صاحب رسید و چندی بخدمت ایشان گذرانید و بزیارت حرمین الشریفیین رفته از اماکن متبرکه مشرف شده بوطن مالوف آمد وچون فقیر از حرمین مرتبه ثانی مراجعت نمود بافقیر نیز صحبت داشت باذن ارواح طیبه فقیر باو اجازت داد و مخلصان آن نواحی را حواله وی نمود روزی چند باطلبه نشست و خواست نمود بقرب آن بداعی وصال جانان جان سپرد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن احوال خلفای حضرت مرشدی قیوم جهان رااجمالاً ذکر نموده شد اگر تفصیل مے پرداخت بتطویل می انجامید۔

ترجمہ: ہم اصل گفتگو کی طرف آتے ہیں کہ خلیفہ محمد کاظم جو یہ واقعہ نقل کرتے ہیں وہ حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کے شکار پور سے جانے کے بعد کچھ عرصہ جتنا مناسب تھا وہاں رہے اور پھر کراچی حضرت مخدوم صاحب کی خدمت میں چلے گئے اور کچھ عرصہ آپ کی خدمت میں گزارا اور پھر زیارت حرمین شریفین کیلئے چلے گئے اور کئی متبرک مقامات کی زیارت سے مشرف ہوئے اور پھر وطن واپس آ گئے۔ اور فقیر جب دوسری مرتبہ حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف ہو کر واپس آیا تو انہوں نے میری صحبت بھی اختیار کی اور فقیر نے ارواح طیبہ کے حکم سے انہیں اجازت دی اور اس علاقہ کے مخلصین مریدوں کو ان کے حوالے کر دیا اس کے بعد انہوں نے چند دن طلباء سے نشست و برخواست رکھی اور تھوڑے عرصہ میں داعی وصال ہوئے اور جان جاناں کے سپرد جان کر دی: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ہاں ہم نے حضرت مرشدی قویم جہاں کے احوال کا ذکر اجمالاً کیا ہے اگر اس کی تفصیل کی طرف جائیں گے تو طول میں پڑ جائیں گے۔

تذکره سابع از منتخب سابع در ذکر عارفه بالله ومقبوله جناب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم حضرت بی بی صاحبه رضی اللّٰه تعالی عنها

خدمت ایشان والده راقم خواهرزاده حضرت قیوم جهان اند اول به خدمت حضرت قدوة الاولیاء شاه غلام محمد مشرف بودند واز نسبتهائے خاصه ایشان بهره یافته چنانچه رمزے ازان در تذکره احوال حضرت قدوة الاولیاء گذشته چون حضرت قیوم جهان بمنصب قیومیت سرافراز گردیدند بی بی صاحبه بخدمت ایشان رجوع فرمودند چنانچه در احوال حضرت قیوم جهان اشاره بدان رفته وسلوک آن راه از سرنو بخدمت ایشان از ابتدا تا انتها بانجام رسانیدند و باعلی درجات کمال و اکمال فائض ومشرف شدند اول نسبت ایشان به بیان آورده شود بعده کیفیت احوال ایشان بطریق اجمال مذکور گردد والد ماجد حضرت بی بی صاحبه حضرت شاه عطاء اللّٰه نام دارند ودر نسبت از طرف آبای کرام از سادات بخاری دهلوی انداز اولاد حضرت حاجی عبد الوهاب بخاری قدس سره که در ایام حضرت مجدد الف ثانی در حضرت دهلی صاحب ارشاد بودند وطریق اجداد خود درا ترویج می فرمودند واز جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللّٰه تعالی عنه مکاتیب بطرف ایشان ورود یافته دران مکاتیب فقرات مدحیه ایشان بسیار نوشته اند انشاء اللّٰه تعالی مکتوبی ازان مذکور خواهد شد نسب حضرت حاجی عبدالوهاب بخاری رحمة اللّٰه علیه بحضرت مخدوم جهانیان می رسد وطریقه نیز از ایشان داشتند

مکتوبی کہ بالا وعدہ ذکر شدہ نوشتہ می شود۔

ساتواں ذکر ساتویں انتخاب میں سے

عارفہ باللہ ومقبولہ بارگاہ رسول اللہ ﷺ حضرت بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ راقم کی والدہ اور حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کی بھانجی ہیں پہلے آپ نے حضرت قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد علیہ الرحمۃ سے شرف بیعت وذکر حاصل کیا اور آپ کی نسبت خاصہ سے حصہ حاصل کیا جیسا کہ اس کا کچھ ذکر حضرت قدوۃ الاولیاء علیہ الرحمۃ کے تذکرہ میں گزرا جب حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ منصب قیومیت پر فائز ہوئے تو بی بی صاحبہ قدس سرہانے آپ کی طرف رجوع فرمایا جیسا کہ حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کے احوال میں کچھ اس میں سے گزرا۔ آپ کے پاس ابتداء سے پھر راہ سلوک کو انتہاء تک مکمل کیا اور اعلیٰ درجات کمال واکمال پر فائز ہوئیں ہم پہلے آپ کا نسب نامہ ذکر کرتے ہیں اس کے بعد بطریق اجمال آپ کے احوال ذکر کریں گے۔ حضرت بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کے والد ماجد حضرت شاہ عطاء اللہ بخاری ہیں جو آباء واجداد کی طرف سے بخاری دہلوی سادات سے ہیں جو حضرت حاجی عبدالوہاب بخاری قدس سرہ کی اولاد سے ہیں جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے زمانہ میں دہلی کے اندر صاحب ارشاد تھے اور اپنے آباء واجداد کے طریقہ کی ترویج واشاعت کرتے تھے آپ کی طرف حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ کی طرف سے کچھ مکتوبات بھی لکھے گئے ہیں۔ اور ان میں آپ کے متعلق کئی تصریفی کلمات لکھے گئے ہیں انشاء اللہ ان میں سے ایک مکتوب آگے ذکر کیا جائے گا۔ حضرت حاجی عبدالوہاب بخاری علیہ الرحمۃ کا نسب حضرت مخدوم جہانیاں علیہ الرحمۃ تک پہنچتا ہے۔ اور طریقت کا سلسلہ بھی انہیں سے حاصل کیا۔ جس مکتوب کا ہم نے وعدہ کیا تھا وہ یہ ہے۔

مکتوب پنجاہ پنجم از جلد اول بسیادت پناہ نجابت دستگاہ شیخ عبدالوھاب بخاری صدور یافت در اظہار محبت

چند گاہ است کہ دل رامحبتے نسبت بملازمت شماپیداشدہ است غیر آن ارتباطی کہ سابقا متحقق بود بناء علیہ بدعای ظھر الغیب بے اختیار مشغول است وچون سرور کائنات ومفخر موجودات علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات والتحیات فرمودہ اند کہ من احب اخاہ فلیعلم ایاہ اظہار حب خود نمودن اولی وانسب وانست وباین محبت کہ نسبت باقربای آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پیداشدہ رشتہ امیدواری تمام بدست آوردہ حق سبحانہ وتعالیٰ بر محبت ایشان استقامت ارزانی فرماید بحرمۃ سید البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام تمّ مکتوبہ الشریف۔

مکتوب نمبر ۵۵ جلد اول سیادت پناہ بجابت دستگاہ

شیخ عبدالوہاب بخاری علیہ الرحمۃ کی طرف اظہار محبت کیلئے لکھا گیا

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ آپ کی طرف دل میں محبت کی نسبت پیدا ہوئی ہے یہ اس کے سواء ہے جو سلسلہ پہلے تھا۔ اس وجہ سے میں آپ کیلئے بیٹھ پیچھے دعا میں مشغول

ہو گیا۔ جیسا کہ فخر موجودات سرور کائنات ﷺ کا فرمان انور ہے کہ ''جو اپنے کسی بھائی سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے اس بھائی کو بتا دے'' اس لئے اظہار محبت کو اولیٰ وافضل وانسب سمجھا کہ جو محبت اقرباء رسول اللہ ﷺ ہے اس سے یہ سلسلہ امید ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ان کی محبت میں استقامت نصیب فرمائے۔ بوسیلہ سید البشر ﷺ ۔ خط مکمل ہوا۔

شجرہ ایشان بحضرت سید کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات بدینموال اتصال مے یابد چہ حضرت حاجی عبد الوھاب بخاری قدس سرہ ولد حضرت سید محمد بخاری اند وایشان از اولاد حضرت سید ابو الکرم حسین بخاری ملقب بسید جلال سبز ومشہور بمخدوم جھانیان اند وایشان ولد حضرت سید محمد غوث بخاری اند وایشان ولد سید السادات حسنی الحسینی سید جلال الدین اعظم البخاری ملقب بسید جلال سرخ اند وایشان ولد حضرت امام سید محمود اند وجناب ایشان ولد حضرت امام سید احمد اند وجناب ایشان ولد امام سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام سید علی عسکر رضی اللہ عنہ اند وجناب ایشان ولدحضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ اند وجناب امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ اند وجناب فیض مآب ایشان ولد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام الھمام خلیفۃ اللہ فی الانام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ اند وجناب ایشان ولد جناب امام واجب التعظیم والاکرام حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام سجاد ومفخر عباد سراج العالمین زین العابدین رضی اللہ عنہ اند وجناب مقدس ایشان ولد حضرت امیر المؤ منین وامام الاسلام والمسلمین شہید وسعید الدارین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند وخدمت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند وابن حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزھراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اند۔

ترجمہ: آپ کا شجرہ نسب سید کائنات ﷺ تک اس طرح جاملتا ہے۔ حضرت حاجی عبد الوہاب بخاری قدس سرہ ولد حضرت سید محمد بخاری ولد حضرت سید ابو الکرم حسین بخاری جن کا لقب سید جلال سبز اور مخدوم جہانیاں کے لقب سے شہرت ہے۔ یہ بیٹے ہیں حضرت سید محمد غوث بخاری ولد سید السادات حسنی الحسینی سید جلال الدین اعظم البخاری جن کا لقب سید جلال سرخ رضی اللہ عنہ سے یہ بیٹے ہیں سید ابو المؤید علی رضی اللہ عنہ ولد حضرت سید یوسف رضی اللہ عنہ ولد حضرت سید ابو جعفر رضی اللہ عنہ ولد حضرت امام سید محمود ولد حضرت سید امام احمد ولد سید امام عبد اللہ ولد سید حضرت امام سید علی عسکر ولد حضرت امام سید محمد تقی ولد حضرت امام سید محمد نقی ولد حضرت امام موسیٰ کاظم ولد حضرت امام الہام خلیفۃ اللہ فی الانام محمد جعفر صادق ولد جناب امام واجب التعظیم والاکرام حضرت امام محمد باقر ولد امام سید سجاد مفخر عباد سراج العالمین زین العابدین ولد حضرت امیر المؤمنین امام الاسلام والمسلمین شہید سعید الدارین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین ولد حضرت امیر المؤمنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وابن حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔

واز حاجے عبد الوھاب دھلوی البخاری قدس سرہ تا حضرت شاہ عطاء اللہ سرھندی بخاری قدس سرہ کہ والد حضرت بی بی صاحبہ اند بدینمنوال است کہ ولد حضرت حاجی صاحب عبد الوھاب مذکور حضرت سید مزمل اند قدس سرہ ولد ایشان حضرت حاجی سید عبد الرحیم اند وخدمت ایشان چون بحج بیت اللہ وزیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف شدند واز جناب اقدس امور گردیدند کہ بسر ھند مبارک رفتہ دختر حضرت شیخ محمد سعید ولد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما را در عقد خود

درآور که ازان عفیفه فرزندان صالح بنصیب تو است گویااین اشاره بحضرت بی بی صاحبه رضی اللہ تعالیٰ عنها بود چون خدمت ایشان بدار الارشاد سرهند رسیدند آنچه معلوم ایشان شده بود وبدان امور بودند بحضرت شیخ محمد سعید رضی اللہ تعالیٰ عنه ظاهر نمودند خدمت ایشان عنایت کردند که اگر بمن نیز ارشاره شود قبول خواهم داشت دران شب خدمت ایشان بزیارت حضرت سیدة النساء بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم مشرف شدند وخدمت حضرت بی بی فاطمة الزهرا رضی اللہ تعالیٰ عنها بایشان عنایت نمودند که صبیه خودرا بچادرمن انداز چون خدمت حضرت خازن الرحمة بیدار شدند بسر و دیده منت داشته عفیفه خودرا به حضرت حاجی عبد الرحیم بخاری نکاح نمودند همچنین ازان عفیفه ولدے که پیداشد صبیه حضرت وحدت رانکاح نمودند الی الیوم اولاد حضرت حاجی عبد الرحیم بخاری احفاد حضرات مجددی اند قدس سرهم وحضرت شاه عطاء اللہ قدس سره حضرت قطب الاقطاب حاجی غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنه رادرنکاح آورده که همشیره حقیقے حضرت مرشدی قیوم جهان بودند وخدمت حضرت بی بی صاحبه متولد از ایشان اند وحضرت شاه عطاء اللہ قدس سره ولد شاه خسرو اند قدس سره وایشان ولد شاه اهل اللہ اند قدس سره وایشان ولد شاه عبد الشکور اند وایشان ولد حاجی عبد الرحیم مذکور اند قدس اللہ تعالیٰ اسرارهم ونور نابانوارهم چون نسب ظاهری ایشان بیان شد اکنون اظهار نسبت باطنی ایشان کرده می شود وبگوش هوش استماع نماچون خدمت ایشان بسیر محبوبی ومرادی مراتب اظهار کمال واکمال راحاصل کردند ومعاملات سنین را بساعات طی فرمودند وبمقامات عالی ومراتب متعالی مشرف شدند وچون مشرب ایشان محمدی واقعه شده بود بجمیع مدارج ولایات فائض گردیدند دقیقه از دقائق اسرار وکمال نماند که بدان ممتاز نشدند وبالهامات خاصه وعنایات مختصر مفتخر ومسرور آمدند مرشد ایشان حضرت قیوم جهان خدمت ایشان راتکلیف تام بامر ارشاد داشتند وایشان خودرا ازین امر خطیر یکسو نمودند وموانع آن بیان مے فرمودند هرچند مبالغه دران امر مشاهده می نمودند کناره ازان می جستند واین لیت ولعل مدتے در گفتگوی کشید تاآنکه در معامله بشرف زیارت جناب اطهر صلوٰت اللہ علیه وعلی آله الانوار مشرف شدند وازان سرور کائنات ومفخر موجودات بخلعت خاصه خلافت ارشاد ممتاز ومجاز گردیدند وتاکید اکید درین امر شریف دیدند لاچار اظهار بخدمت مرشد والاتبار خود نمودند وآن قیوم وقت چون ازمدتے خواهش این امر داشتند ازاین ممر مسرور گردیده نامه اجازت وارشاد برای ایشان نوشته وجبه ودستار خودرابه تبرکات باایشان عنایت فرمودند وجماعت طلاب که بخدمت عالی بود بآنها امر کردند که بخدمت حضرت بی بی صاحبه رفته ازبیرون حجره شریف توجه گرفته باشند حتی که خلفائے کامل خودرانیز اذن بتوجه از ایشان نمودند وفرزندان واطفال واهل خودرا تمام چه بنات وچه ازواج بخدمت ایشان مرید کردند ایشان بامر مرشد واشاره ارواح طیبه طوعاً وکراهاً مشغول شدند بسرعت تاثیر درمسترشدان ایشان بنوعی شد که مافوق آن متصور نباشد ومردم از دور ونزدیک خصوصاً از عالم نساء بایشان رجوع آوردند وهنگامه ارشاد فیض رشاد ایشان در اطراف واکناف منتشر شد بسا نسوان ازخانمان خود دست برداشته بذیل دامان ایشان افتادند وازانوار واسرار سرمست وسرشار شدند وبسیاری ازمسترشدات ایشان مجذوبه گردیدند حتی که درخانه ایشان مجذوبات زنجیر بپا همیشه افتاده بودند درعالم نسوان مثل این اجتماع للہ وفی اللہ که درخدمت آن مقبوله رسول اللہ شده بود چه درمتقدمین ومتاخرین از صالحات شنیده نشده بلکه درعالم رجال خال خال دران حال باین قوت کمال واکمال بوده باشد۔

اور حضرت عبدالوہاب دہلوی بخاری قدس سرہ سے حضرت شاہ عطاء اللہ سرہندی بخاری قدس سرہ جو حضرت بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کے والد ہیں اور اس طرح سلسلہ نسب ہے۔ حضرت حاجی عبدالوہاب ولد سید مزمل قدس سرہ ولد حضرت حاجی سید عبدالرحیم علیہ ہیں آپ جب حج بیت اللہ اور روضۂ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو رسول اقدس ﷺ نے حکم فرمایا کہ سرہند مبارک میں جاؤ اور حضرت شیخ محمد سعید ولد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو اپنے عقد نکاح میں لاؤ کیونکہ اس سے نیک اولاد تمہارے حصہ میں ہے۔ گویا کہ یہ اشارہ حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ جب آپ دارالارشاد سرہند پہنچے جیسا کہ معلوم ہوا تھا اس کے متعلق حضرت شیخ محمد سعید رضی اللہ عنہ کو بتایا آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے بھی اشارہ ہوگا تو قبول کرلیں گے تو اسی رات حضرت سیدۃ النساء جگر گوشۂ رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنی صاحبزادی کو میرے دامن میں ڈال دو جب حضرت خازن الرحمت رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو سر وچشم سے قبول کرتے اور احسان جانتے ہوئے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضرت حاجی عبدالرحیم بخاری سے کردیا۔ اور ان سے جو صاحبزادہ پیدا ہوا اس نے حضرت وحدت علیہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا آج تک حضرت حاجی عبدالرحیم بخاری علیہ کی جو اولاد ہے ان کا ننھیال حضرات مجددی قدس سرہم ہے۔ اور حضرت حاجی شاہ عطاء اللہ بخاری قدس سرہ حضرت قطب الاقطاب حاجی غلام محمد معصوم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو اپنے نکاح میں لائے جو حضرت قیوم جہاں علیہ کی حقیقی بہن ہیں اور حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا ان کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت شاہ عطا اللہ قدس سرہ ولد شاہ خیر قدس سرہ ولد شاہ اہل اللہ قدس سرہ ولد شاہ عبدالشکور ولد حاجی عبدالرحیم قدس سرہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کے انوار سے ہمیں منور کرے۔ جب آپ کے ظاہری نسب کو بیان کیا گیا تو اب آپ کی باطنی نسبت کو بیان کرتے ہیں ہوش کے کانوں سے سننا چاہیے۔ حضرت بی بی صاحبہ نے جب سیر محبوبی ومرادی اور مراتب اظہار کمال واکمال کو حاصل کرلیا اور سالوں میں حاصل ہونے والے مقامات کو گھڑیوں میں حاصل کرلیا اور مقامات عالیہ اور مراتب متعالی کو حاصل کرلیا اور چونکہ آپ کا مشرب محمدی تھا اس لئے تمام مدارج ولایات پر فائض ہوگئیں اور اسرار کمال سے کوئی دقیقہ نہ رہ گیا جن سے آپ کو ممتاز نہ کیا گیا ہو اور اظہار تشکر وخوشی والے الہامات وعنایات خاصہ سے نوازا گیا۔ تو آپ کے مرشد کریم حضرت قیوم جہاں علیہ نے آپ کو ارشاد وتبلیغ کا حکم فرمایا لیکن انہوں نے اس اہم کام سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھا اور اس کے موانع کا ذکر کیا جتنا بھی یہ کام کرنے میں مبالغہ کیا گیا اتنا ہی اس سے احتراز کیا گیا۔ اس لیت ولعل میں ایک مدت گزر گئی یہاں تک کہ اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ نے خلعت خاصہ خلافت سے نوازا اور اجازت حاصل ہوئی اس معاملہ میں جب بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ نے امر ارشاد کی تاکید مزید دیکھی تو لاچار مرشد والاتبار کے سامنے اس کا ذکر کیا اور آپ قیوم وقت ایک عرصہ سے اس حکم کی خواہش رکھتے تھے لہٰذا اس حکم سے خوشی حاصل ہوئی اور اپنی طرف سے اجازت نامہ برائے ارشاد لکھا اور برکت کیلئے جبہ ودستار جو بزرگوں کا طریقہ تھا عطا فرمائی اور طالبان سلوک کی ایک جماعت کو آپ کے پاس توجہ حاصل کرنے کیلئے بھیجا کہ حضرت بی بی صاحبہ کے کمرے کے باہر رہ کر اس توجہ کو حاصل کریں گے۔ حتیٰ کہ اپنے کامل خلفاء کو بھی آپ نے اس توجہ حاصل کرنے کا حکم فرمایا اور اپنے صاحبزادوں بچوں تمام اہل خانہ کو بیٹیاں ازواج سب کو حضرت بی بی صاحبہ کا مرید کیا۔ یہ آپ نے اپنے مرشد اور ارواح طیبہ کے حکم سے کیا تھا، لہٰذا سب لوگ خوشی ناخوشی سے آپ کے حکم پر عمل کرنے لگے۔ اور آپ کے مریدین میں اس طرح سے صحبت سے سرعت سے اثر کیا کہ اس سے زیادہ کا تصور ممکن نہیں اور لوگوں نے دور ونزدیک خصوصاً خواتین نے آپ کی طرف کثرت سے رجوع کرنا شروع کردیا اور آپ کے ارشاد وتبلیغ کا ہنگامہ جہاں میں شہرت پا گیا یہاں تک کہ بہت سارے خواتین نے اپنے گھروں کو چھوڑ کر آپ کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کرلیا اور انوار واسرار سے اپنے آپ کو نوازنے

لگیں اور حضرت بی بی صاحبہ کی کافی ساری مرید خواتین مجذوب ہو گئیں حتیٰ کہ آپ کے گھر میں مجذوب خواتین اپنے پاؤں میں زنجیریں باندھ کر رہنے لگیں خواتین کا اجتماع للہ و فی اللہ جو آپ مقبولہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتا تھا اس طرح کا کسی پہلے یا بعد کے دور میں نہیں سنا گیا۔ خاص طور پر خواتین صالحات کے ہاں ایسا اجتماع نہ تھا بلکہ مردوں میں بھی اس طرح کہیں کہیں نظر آتا ہے۔ کہ اس قوت کے ساتھ وہ کمال اکمال کو حاصل کر پائے ہوں گے۔

بیت:

فیض روح القدس اربازمدد فرماید		دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می کرد

ترجمہ: فیض روح القدس اگر مدد فرمائے، دوسرے بھی وہ کریں گے جو مسیحا نے کیا۔

ارشاد نامه که خدمت حضرت قیوم جهان رضی اللہ تعالیٰ عنه نوشته اند اینجا ثبت می شود هٰذا هو الحمد لله الذی خلق الأدم علی صورته و کرمه بخلافته و اجری تلک النسبة بین انبیائه و اولیائه صلوات الله علی نبینا محمد و آله الطاهرین و صحبه المهتدین و کذٰلک علی الانبیاء اجمعین و اولیائه المرضیین و عباد الله الصالحین اما بعد نموده می آید که خدمت مخدومه محترمه معظمه مکرمه مظهر انوار القیوم نور العین و ثمرة الفواد امة المعصومة سلمها الله تعالیٰ چون سلوک و تسلیک طریقه عالیه حضرات نقشبندیه مجددیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما رانز د فقیر حاجی صفی الله السر هندی باتمام و اختتام رسانید و باعلی درجات کمال و اکمال مشرف شد و قطع مراتب ولایت صغرا کبر او علیا و سیر الی الله و فی عروج درمدراج کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم و صعود بمقامات انبیاء ورسل و دخول درصفوف آن اکابر و وقوف از علوم معیت احاطه و سریان توحید وجودی و شهودی بتفصیل حاصل نمود و از حضور خاصه نقشبندیه بطرز خاص حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه و فناء اتم و بقاء اکمل و زوال عین اثر و فناء فنا تحقیق یافت و ارتقای از جمیع مقامات ظلال و اصول و وصول باصل الاصل که از شائبه ظلیت مبرا و کیسو است حاصل وقت او شد و سوای آنچه مذکور گردید بمعاملاتے مشرف شد که این کمالات نسبت بآن حکم قطره دارد نسبت بدریای محیط چه این کمالات از علوم واجب الاظهار است و آن از اسرار لازم الاستتار یضیق صدری و لاینطلق لسانی ایمای بدان مے نماید و قطع هذا البلعوم اشاره بآن می کند و در مقام نزول چون عروج کابل آمد بخاطر فقیر افتاد که معز االیهار ااجازت تعلیم و تلقین نماید تا خلائق از فیوض و برکاتش بهره ور کردند اما مخدومه معظمه و مکرمه در قبول این امر اهمال درزیده و تعویق درین امر افتاد تا عنایات بے نهایات ازلی شامل حال او گردیده کار او را از فیض باوج رسانید و بمنصب خلت و محبوبیت و بهره اصالت و فردیت و ما یناسب ذٰلک من الخصوصیات و الانعامات از جناب اقدس خداوندی علی التواتر و التوالی سرافراز و ممتاز شد و درمعامله بشرف زیارت حضرت خیر البریه خاتمیت علیه و علی آله الصلوات و التسلیمات و البرکات و التحیه مشرف گردید و از ان جناب بخلعت خلافت و ارشاد و ماذون و کامیاب شد و در قبول این امر تاکید اکید یافت الحمد لله علی ذٰلک حمداً کثیراً هر چند الحال خدمت مخدومه مشار الیهار ااحتیاج باذن نیست اما چون از اکابر مرسوم گردیده که بے اذن پیر در این امر خطیر اقدام نمی نمایند لهذا قلمی میگردد که هر که از قسم نساء و رجال که طالب راه ایزد متعال باشد و بخدمت شریفش برسد و اخذ طریقه نماید گویا باین فقیر رسیده باشد و بقدر استعداد از نعکاس باطن شریفش بهره ور گردد۔

ترجمہ: وہ ارشادنامہ جو حضرت قیوم جہاں ﷺ نے آپ کو عطا فرمایا تھا اسے یہاں تحریر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جس نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا اور اپنی خلافت عطا فرما کر ان پر کرم فرمایا۔ اور اس نسبت کو اپنے انبیاء اور اولیاء صلوٰۃ اللہ علی نبینا محمد والہ الطاہرین واصحابہ المہتدین ولذلک علی الانبیاء اجمعین واولیاءہ المرضین وعباداللہ الصالحین میں بھی جاری فرمایا: امابعد: یہ ظاہر ہوا کہ مخدومہ محترمہ معظمہ مکرمہ انوار قیوم کا مظہر نورعین دل کا ثمرہ امۃ المعصومۃ سلمہا اللہ تعالیٰ نے جب سلوک وتسلیک طریقہ عالیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ ﷺ کو فقیر حاجی صفی اللہ السرہندی علیہ الرحمۃ کے پاس مکمل اختتام تک پہنچادیا اور اعلیٰ درجات کمال واکمال سے مشرف ہوئیں۔ اور ولایات صغریٰ وکبریٰ وعلیہ کے مراتب کو طے کرلیا اور سیر الی اللہ وفی اللہ کا عروج مدارج کمالات نبوت ورسالت الوالعزم کی طرق پر صعود ہوگیا۔ انبیاء ورسل کے مقامات پر صعود اکابر کی صفوں میں دخول اور علوم معیت احاطہ وسریان توحید وجودی وشہودی کو تفصیل سے حاصل کرلیا اور حضور خاصہ نقشبندیہ سے حضرت خواجہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی طرز خاص کے ساتھ فناء اتم وبقاء اکمل، زوال عین، اثر وفناء کی تحقیق کو حاصل کرلیا اور مقامات ظلال واصول سے ارتقاء اور اصل الاصول سے وصل جو شائبۂ ظلیت سے مبرا ویکسو ہے اسے حاصل کرلیا اور ان مذکورہ مقامات کے علاوہ دوسرے جن کے سامنے یہ مقامات قطرہ ودریا محیط کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کمالات کا علم واجب الاظہار ہے اور دوسرے اسرار کا علم لازم الاستار ہے جن کی فراخی سے سینہ تنگ ہوتا ہے اور زبان بول نہیں سکتی ان کی طرف اشارہ کردیا گیا اور گلہ کاٹنے سے ان کی حقیقت کی طرف راہنمائی کردی گئی۔

اور مقام نزول میں جب عروج آیا تو فقیر کے دل میں آیا کہ ان کو اجازت تعلیم وتلقین ذکر کردی جائے تاکہ ایک مخلوق ان کے فیوض وبرکات سے بہرہ ور ہو لیکن مخدومہ، محترمہ ومعظمہ نے اس سے صرف نظر کیا اور اس حکم میں لیت ولعل سے کام لیا یہاں تک کہ عنایات ازلی ان کے شامل حال ہوئیں اور ان کے کام کو پستی سے بلندی کی طرف لے گئے۔ اور منصب خلت ومحبوبیت سے نوازا گیا اور اصالت وفردیت سے حصہ عطا کیا گیا اور جو اس مقام کے مناسب خصوصیات، انعامات، اللہ ذات مقدس کی بارگاہ سے مسلسل لگاتار ہوئیں ان سے سرفراز ہوگئیں اور اس معاملہ میں شرف زیارت حضرت خیر البریۃ خاتم رسالت ﷺ سے مشرف ہوگئیں اور آپ ﷺ کی طرف سے خلعت خلافت واجازت سے نوازا گیا۔

اور اس معاملہ میں تاکید مزید حاصل ہوگئی الحمدللہ علی ذلک حمداً کثیرا۔ اگرچہ مخدومہ محترمہ کو اجازت کی ہماری طرف سے حاجت نہیں لیکن چونکہ اکابر اولیاء سے منقول ہے کہ اس عظیم معاملہ میں بے اجازت قدم نہیں رکھنا چاہئے لہٰذا لکھا جاتا ہے کہ ہر طرح کے مرد وعورتیں جو اللہ تعالیٰ کے طالب ہیں وہ ان کی خدمت میں پہنچیں اور طریقہ عالیہ کا سبق حاصل کریں وہ ایسے ہے جیسے اس فقیر کے پاس آگئے ہیں۔ اور اپنی استعداد کے مطابق ان کے باطن شریف سے حصہ حاصل کریں۔

وشرط الاجازة الاستقامة بالشريعة المرضية والسنة المصطفوية على صاحبها الصلوة والسلام والتحية والرسوخ بمحبة الشيوخ السلسلة العلية رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعين ثم الصلوة والسلام على خير الانام وعلى اله العظام وصحبه الكرام الى يوم القيام بعد ازاين مدتے ارشاد ورزيد ند وجهانے از قسم نسوان از خدمت ايشان مستفيض شدند جماعه كه بنقص عقل ودين متصف اند بكمال عرفان يقين، موصوف شدند۔

شروط اجازت:

پسندیدہ شریعت کے احکام اور سنت مصطفی ﷺ پر استقامت اور سلسلہ عالیہ کے شیوخ ؒ سے محبت کا رسوخ حاصل ہے الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام وعلی اله العظام وصحبه الکرام الی یوم القیام۔ اس کے بعد ایک مدت تک آپ کا ارشاد چلتا رہا اور عورتیں آپ سے استفادہ کرتی رہیں اور وہ جماعت جو عقل ودین کی کمی سے منسوب تھیں عرفان ویقین میں کامل بنتی گئیں۔

بیت:

حنظل صحرا چوسیب بوستان		میز ند پهلوبقند ای دوستان

ترجمہ: صحرا کا حنظل باغ کے سیب کی طرح ہے، دوستوں کی طرف سے شکر کا ذائقہ دیتا ہے

خدمت ایشان از کثرت مشاهده عنایات بیغایات جناب ایزدی درباره خود گاهے این فرد مے خواند۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت مشاہدہ اور عنایات بے غایات کا اپنے بارے اظہار کیلئے یہ شعر پڑھا کرتی تھیں۔

فرد:

اگر بادشه بردرپیرزن		بیاید توای خواجه سبلت مکن

ترجمہ: اگر بادشاہ بوڑھی عورت کے دروازہ پر، آئے تو اے خواجہ پریشان نہ ہو

روزی نقل حضرت رابعه قدس سرها درمجلس ایشان مے گذشت درآن اثنا بخاطر مبارک ایشان گذشته که نسبت حضرت رابعه معائنه کنم چون آن بوقوع یافت نسبت اور ادون نسبت بعضی از مسترشدان خود یافتند این معنی بخدمت حضرت قیوم جهان معروض داشتند ایشان عنایت نمودند که اگر رابعه درین وقت می بود خدمت ایشان اختیار می فرمود فردای آنروز ایشان را درمعامله الهام باین لفظ نمودند که ای فاطمه ثانیه ایشان این الهام رابخدمت حضرت قیوم جهان معروض داشتند خدمت ایشانرا امر بشکرانه آن نمودند حضرت بی بی صاحبه فردائے آن طعام بشکرانه آن بفقیر ادادند وخیرات ها نمودند۔

ترجمہ: ایک دن آپ کی محفل سے حضرت رابعہ قدس سرہا کی شبیہ کا آپ کی محفل سے گزر ہوا تو اس وقت آپ کے دل میں خیال آیا کہ حضرت رابعہ کی نسبت کو دیکھنا چاہئے جب اسے دیکھا تو ان کی نسبت کو اپنے بعض مریدین کی نسبت سے کم دیکھا یہ سب واقعہ آپ نے حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کے پاس ذکر کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ اگر حضرت رابعہ اس وقت ہوتیں تو وہ تمہاری صحبت اختیار کرتیں اگلے دن آپ کو الہام میں حضرت رابعہ نے فرمایا کہ اے فاطمہ ثانیہ تم نے یہ الہام حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمۃ کی خدمت میں ذکر کیا تھا۔ اسی مرتبہ پر آپ نے انہیں شکرانہ ادا کرنے کا فرمایا حضرت بی بی صاحبہ نے اگلے دن شکرانہ کے طور پر فقراء کو کھانا دیا اور خیرات کی۔

فرد:

فیض روح القدس اربازمدد فرماید		دیگران هم بکنند آنچه مسیحا مے کرد

ترجمہ: فیض روح القدس اگر پھر مدد فرمائے، دوسرے بھی وہی کریں جو مسیحا کرتا ہے

چون خدمت حضرت قیوم جهان باراده سفر سعادت اثر حرمین الشریفین از کابل برآمدند خدمت ایشان نیز باراده مذکور بامر مرشد خود روانه شدند ودران سفر در هر بلده وقریه که عبور ایشان واقع مے شد اهل آن از برکات صحبت شریف ایشان بهره ور گردیده داخل طریقۂ عالیه میشدند وچون به بندر حدیده شریف رسیدند واقعه مرشد ایشان روئداد بعد از دفن وعزا خدمت ایشان روانه حرمین شدند وچون بحرم کعبه محرمیه معظمه رسیدند واز احکام عمره فارغ شدند ایشان رابه خلعت قیومیت سرافراز فرمودند وبانواع عنایات نواختند که شرح آن درخور این مختصر نیست مرتبه اول که بدیدار کعبه مشرف شدند حقیقت آن باکمال بشاشت بایشان معانقه نمود ودوفنای اتم وبقای ایشان راباز روئداده حتی که می فرمودند که چون متوجه خود مے شدم سر خود را کعبه می یافتم وچهار جوارح خود راچهار مصلے سید یدم وسجده عابدان رابسوی خود می یافتم تاآنکه بتوجه وسعی بسیار این معامله رااز من جدا ساختند ومی فرمودند که وقت طواف هر بارے که بقرب حجراسودمے رسم از حجراسود ندامی رسد که تعالٰی یامقبوله گاهے تَعَالَیْ یَامَحْبُوْبَه گاهے تَعَالَیْ یَاهِنْدِیَهٗ بموجب امر چون تقرب میجویم حق تعالیٰ در آن وقت آن مکان رااز طائفان خلاص میکند وبمدعا تقبیل حجر واقع مے شود از این نوع معاملات که ایشان رادران اماکن متبرکه وقوع یافته ثبت آن بتطویل مے انجامد وچون بعد از فراغ حج در شهر مکه معظمه رسیدند فرمودند نامه قبول حج این غعیفه راعنایت نمودند وچنان نداء رادادند که دراین سال حج همه حجاج رابطفیل حج تو قبول کردیم چون بطرف مدینه طیبه روانه شدند در هر منزلے ایشان رابنوعطیه می نواختند تاآنکه بشرف زیارت روضه منوره علی صاحبها الصلوة والسلام مشرف شدند حضور جناب اطهر باهر دو خلیفه مکرم بایشان حاصل شد وعنایت بی نهایت دیدند واز جناب اطهر خلعت سبز رنگ در بر ایشان شد واز جناب خلفائے نیز دو خلعت بیچیده مرحمت گردید فرمودند باحوال شماهر دو برادر متوجه شدم که از عطایا بشماهم ارزانی شود برسر شمایان نیز دستار هابستانید ند الحمد لله علی ذٰلک وچون بزیارت روضه حضرت سیدة النساء بنت رسول الله صلوات الله علیه وعلیها مشرف شدند ازان جناب عنایات بسیار دیدند وفرمودند که سر مرا گرفته برپیشانی من بوسه دادند ومستغرق نسبت ایشان شدم وامر به نشستن فرمودند از کمال مهربانی واز خلص نسبت های خود بطریقے که مهمان عزیز رامی نوازند نواکتند وکذلک از مزارات بقیع نیز بانعامات مشرف شدند که تفصیل آن تطویل مے کشد ومدت هفت ماه بموجب امر عالی در طیبه طیبه سکونت فرمودند وحالات عجیب ومعاملات غریب بایشان روئدادروزے رخصت شدند باز از هر جانب عنایات یافتند وچون از حضور روضه منوره رخصت شدند در حضور عرض نمودند که این مسکینه راباز دراین دیار علیا طلب شود وخاک وے دراینجا گردومعلوم نمودند که تراب ترا حضرت علی کرم الله وجهه کرده اند وفرزندان تو درین جاخواهند رسید ند ازان جاباز احرام عمره بسته بزیارت بیت الله شریف روانه شدند واز زیارت کامیاب گردیده عیال راآنجا گذاشته فقیر راباخود گرفته بطرف طائف بقصد زیارت رفتند واز آنجا نیز مستفید گردیده باز بحرم شریف آمد ند واراده آن داشتند که تاحج دیگر آن جاباشند مدتے ماندند غره ماه مبارک رمضان بایشان رخصت شد وعنایت نمودند که ثواب حج آینده ترا وهمراهان ترا عنایت کردیم پس بطرف جده آمدند وروانه وطن شدند چون به بندر حدیده رسیدند بزیارت حضرت قیوم جهان مشرف شدند ودرحین رفتن جهت تعمیر روضه بمخلصان آنجامبلغے عنایت نموده بودند آنرا بمصرف رسانیده بودند وقدرے کارمانده بود بقدر آن نیز مبلغ دادند وبطرف وطن تشریف آوردند عبور ایشان درین رجوع از

ملک سنده واقع شده ومدتے آن جاماندند مردم بسیار از برکات ایشان فائض گردیدند وداخل طریقه علیه شدند وحبیه ایشان نیز دران ملک رحلت نمود قبرآن درشهر متعلوی که قریب حیدر آباد است واقع شده مسجدی راآنجابنافرمودند ومخلصات آن حدود قبه ومکانے آنجاتعمیر نمودند یزار ویتبرک بها فقیر تاریخ آن همشیره رامز حروف مصراع آخر این فردیافت مصرعه: باز بجنات رفت وآن گل باغ جنان وخدمت مخدوم صاحب درماده تاریخ همشیره یافته حزوف رضی الله عنها بودومدت عمر این همشیره معظمه شانزده سال کامل شده ودراین عمر قلیل بفوائد کثیر ممتاز بوده برسراصل سخن رویم چون خدمت حضرت بی بی صاحبه بوطن مالوف رسیدند ومخلصان آنجای از قدوم ایشان مسرور شدند بعد چند ماه بطرف دار الارشاد سرهند جهت زیارت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه تشریف بردند بعد از حصول زیارت ووصول سعادت بازبکابل آمدند سالے درآن جامانده باز بطرف بخار اشریف بزیارت حضرت نقشبند مشرف شدندودران ایام که درجوار مزار فیض آثار بسرمے بردند از جناب ایشان به نسبت های خاصه سرافراز گردیدند روزی بفقیر وبرادر فقیر عنایت نموده فرمودند که ایام عمر کم مانده صحبت مراغنیمت دانید وهمیشه توجه میگرفته باشید بازروی بفقیر آورده عنایت نمودند که مراچنان معلوم ساختند که بخانه محمد فضل فرزندی تولد شده وآن فرزندرادر نظرمن درآوردند چون بخانه رسی نام او عبد القیوم خواهی گذاشت فقیر بخدمت معروض داشت شما خود تشریف برند وخود نام بگذار تبسم فرموده گفتند رسیدن خود رامشاهده نمیکنم درآن ایام که در جوار مزار فیض آثار بسرمی بردند روزے فرمودند که خدمت حضرت خواجه عنایت نمودند که عمر توبآخر رسیده برای توسی سال عمر دیگراز حق سبحانه وتعالیٰ خواسته ام وفرمودند که مراچنان محبت وصال افتاده که معروض داشتم که عطیه که بر فقیر شده نصف آن که پانزده سال باشد بیک فرزند من عنایت شود ونصف ثانی بفرزند ثانی واثر جابت مفهوم گردید وچون از مزار فیض اثار حضرت شاه نقشبند رضی الله تعالیٰ عنه مرخص شده اراده مراجعت نمودند فرمودند که دروقت رخصت خدمت حضرت خواجه راچشم پر آب دیدم آنرانیز مشعر بر قرب ارتحال خود میدانم وبفقیر ومیان ضیاء الحق فرمودند که عرض شماهر دو برادر رابخدمت حضرت خواجه نمودم ایشان عنایت کردند که نسبت مادر اولاد توتا انقراض این نشاء خواهد ماند واز جانب شمایان خاطر مراجمع نمودند وچون بزیارت حضرت سید امیر کلال رضی الله تعالیٰ عنه آمدند وزیارت فرمودند گفتند خدمت امیر مرابقرب ارتحال مطلع نموده فرمودند که اینجای ماخواب روید معروضداشتم که مرابزیارت حضرت شاه می باید رفت رخصت عناعت فرمودند ازین نوع معاملات مشعر بر قرب وفات بایشان بسیار نمودند وچون بزیارت حضرت شاه مشرف شدند ازان حضرت شفقت بسیار مشاهده نمودند ومکان قبر ایشان رانیز بایشان نمودند اما خدمت ایشان بفقیر اظهار نکردند وچون روزے دوسه درآن جامانده شد فقیر عرض نمود که شتربانان ظاهر می نمایند که درین مکان پشه ومگس بسیار است وازان بشتران زبان میرسد بائد که کوچ نمی کنیم فقیر ازمردم آنجا جهت شتران مکان تجسس نمودم گفتند مارمول برای شتران مکان خوب است آن جاشتران را فرستاده شد روز جمعه فقیر برای نماز در مسجد روضه رفتم چون بمکان آمدم خدمت ایشان را لحاف برسر کشیده یافتم عرض کردم که خیر است فرمودند که تپ آمده است وآثار مرگ دیده می شود ومکانے که حضرت شاه بایشان نموده بودند حین زیارت نیز ظاهر فرمودند وآنچه وقت رخصت از حضرت مدینه منوره اشارت یافته بودند نیز بیاد دادند فقیر با برادر خود متالم شدیم وچهار روز کشیده

شب دوازدهم ربیع الاول تیاری طعام عرس فرمودند وتاکید نمودند مذکور وقت طلوع آفتاب طعام، تیار شود علی الصبح بخدمت عرض نمودم که طعام تیار است دست مبارک برداشته بروحانیت جناب اطهر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرانیدند وفرمودند که بگوئید که بزودی طعام بمردم بخورانید وبفقیر فرمودند موی مبارک جناب نبوی علیه وعلی آله الصلوۃ والسلام بکشا که زیارت می کنم چون زیارت نمودند باز فرمودند که قرآن تلاوت مرابکشا که بزیارت آن نیز مشرف شوم چون کلام مجید کشوده شد سورۃ الحمد وآیه از سوره بقرۃ تلاوت کردند بعده فرمودند که پارچه کفن خود را که بآب زمزم ترنموده بودم وداخل روضه منوره وکعبه معظمه کرده بودم آنرا بیارید چون حاضر شد در گوش ازان اثر آب باران که در راه شده بود یافتند بفقیر وبرادرم امر نمودند که شما هر دو خود بکنار جوئے شده این پارچه را باحتیاط نمازی کنید وزمزمی که موجوداست آنرا شگافته بآب آن تر سازید وبمکان خوب خشک کرده بیادید اچون ازین خدمت فارغ شدیم وبخدمت رسیدیم ایشانرا محتضر یافتیم بطرف ما این نگاه نمود فرمودند که بمن الهام کردند که اگر از برای فرزندان خود سلطنت میخواهی که بآنهاداده شود عرض نمودم که بجز فقر دیگر چیزے نمی خواهم وبآن شمار انواختند وبخدا جل شانه شمایان راسپاریدم وبذکر اسم ذات مشغول شدند وبطریقه خاصه خود رحلت فرمودند وقت رحلت ایشان پاسے از روز گذشته بودیاقدرے زائد بران وآن روز جمعه بود تاریخ دوازدهم از ماه رفیع القدر ربیع الاول سنه هزار دوصد وهجده از هجرت حضرت خیر البشر علیه وعلی آله الاطهر مع صحبه الانور من الصلوۃ الاظهر مدت عمر مبارک ایشان به پنجاه ودوسال کامل رسیده ومکانے که ایشان بدان اشاره فرموده بودند واقعے از قبه ثانی مزار فیض آثار حضرت امیر کرم اللہ وجهه الکریم بود که قبر مبارک آنجا کنده شد بعد از نماز جمعه جماعت کثیر در روضه منوره حضرت برایشان نماز گذاردند ودفن ایشان وقت نماز عشا شد سبب توقف دفن آن بود که مکان مذبور رواقی از قبه شریف بود وبنای آن بسیار از زمین عمیق برداشته بودند تابزمین اصل رسیدند مدت کشید هنگام دفن شریف این فقیر ایشان رابه قبر مبارک گذاشتم وبرادرم میان ضیاء الحق سلمه ربه از بالائے ایشان رابمن رسانید چون روی مبارک کشودم چشم کشوده بجانب فقیر وبرادرم نگاه مهر آلوده انداخته ضحک فرمودند برادر فقیر گفت ایشان زنده اند چون در قبر بگذاریم دراین اثنا چشم مبارک پوشیدند چون گفتگوی برادرم بسیار شد مردمی که آنجا حاضر بودند گفتند که از اولیای از این نوع خوارق بسیار بعد مرگ وقوع یافته چنانچه خدمت حضرت مولوی صاحب جامی رحمۃ اللہ علیه در نفحات در ذکر حضرت خواجه محمد پارسا رحمۃ اللہ علیه نیز این نوع نوشته اندباری مسکن گفتگوی ماگردید رضی اللہ تعالیٰ عنه تاریخ مبارک ایشان را درین نظم منظوم نموده ام۔

ترجمہ: جب حضرت قیوم جہاں سفر حرمین طیبین کے ارادہ سے کابل سے باہر تشریف لائے۔ آپ بھی اس سفر میں اپنے مرشد کے ساتھ چلیں۔ اس سفر میں جس علاقہ سے بھی آپ کا گزر ہوا وہاں کے لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور طریقہ عالیہ میں مرید ہوتے رہے۔ اور جب حدیدہ کی بندرگاہ تک پہنچے تو وہاں پر مرشد کریم کے وصال کا واقعہ ندار ہوا جس کی تفصیل پہلے گزر چکی۔ مرشد کریم کی تدفین وتعزیت سے فارغ ہونے کے بعد آپ حرمین طیبین کی زیارت کیلئے روانہ ہوئیں۔ اور جب حرم کعبہ میں حاضر ہوئیں اور عمرہ کے احکام سے فراغت ہوئی تو آپ کو خلعت قیومیت سے نوازا گیا اور بہت سی عنایات بھی حاصل ہوئیں جن کی تفصیل یہاں لکھنا ممکن نہیں جب آپ پہلی مرتبہ کعبہ شریف میں حاضر ہوئیں تو اس کی حقیقت کمال بشاشت سے آپ سے معانقہ کیا اور فنائے اتم وبقاے

نوازا گیا حتی کہ آپ فرماتی ہیں اس وقت جب میں اپنی طرف متوجہ ہوئی تو میں نے اپنے سر کو کعبہ کی طرح پایا اور میری چاروں اطراف اعضا کو میں نے چاروں مصلوں کی طرح دیکھا اور وہاں پر سجدہ کرنے والوں کو میں نے اپنی طرف سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ توجہ اور کوشش کے بعد یہ معاملہ مجھ سے علیحدہ ہوا اور فرماتی ہیں جب بھی میں طواف کے دوران حجر اسود کے قریب پہنچی تو حجر اسود سے آواز آئی اے مقبولہ میری طرف آ اور کبھی اے محبوبہ اور کبھی اے ہندیہ ندا آتی تھی۔ جب میں اس کے قریب پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو خالی کرالیا اور پھر میں نے اسے بوسہ دیا اس طرح کے اور واقعات جو آپ کے ساتھ وہاں پر ہوئے اگر انہیں لکھا جائے تو مضمون لمبا ہو جائے گا۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد آپ جب شہر مکہ میں آئیں تو فرمایا کہ اس کمزور کو حج کی مقبولیت کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سال سارے حاجیوں کا حج تیرے وسیلہ سے قبول کرلیا گیا ہے۔ اس کے بعد جب آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو ہر منزل پر عطیات سے نوازا گیا یہاں تک کہ روضۂ منور علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ مند ہوئیں۔ حضور ﷺ سے ملاقات دونوں خلفاء اکرام رضوان اللہ علیہما کے ساتھ ہوئی۔ اور وہاں پر بے نہایت عنایات کو دیکھا۔ اور حضور ﷺ کی طرف سے سبز رنگ کی خلعت سے نوازا گیا۔ اور دونوں خلفاءِ کرام رضی اللہ عنہما کی طرف سے بھی دو خلعتیں لپٹی ہوئی دی گئیں۔ اور فرمایا گیا کہ تمہاری طرف ان بھائیوں نے بھی توجہ کی ہے تاکہ تمہارے عطایا قیمتی ہوں اور تمہارے سر پر دستار باندھی گئی ہے الحمد للہ علی ذلک۔ آپ جب حضرت فاطمۃ الزہرا سیدۃ النساء بنت رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ پر حاضر ہوئیں۔ تو فرماتی ہیں کہ میرے سر کو آپ نے پکڑ کر میری پیشانی پر بوسہ دیا تو میں آپ کی نسبت میں غرق ہوگئی اور وہاں مجھے بیٹھنے کیلئے فرمایا اور کمال مہربانی اور اپنی خاص نسبت سے اس طرح نوازا کہ جیسے مہمان نوازی کی جاتی ہے۔ اور اسی طرح دوسرے مزارات سے بھی نوازشات ملیں ان کی تفصیل گفتگو کو لمبا کر دے گی اور حکم کے مطابق سات ماہ آپ نے مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی جس میں عجیب و غریب حالات و معاملات کا ظہور ہوا ایک دن رخصت چاہی تو پھر نوازشات عطا کی گئیں اور روضہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاکر عرض کی کہ حضور مجھے اس وطن عالی میں پھر حاضری کا موقعہ ملے اور میری قبر یہیں بنے تو جواب ملا کہ تیری مٹی کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ تیار کریں گے اور تیرے صاحبزادے اس جگہ آئیں گے۔ اور فقیر سے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے سوال اپنے لئے کیا تھا اور قبولیت تمہاری ہوگئی۔ اور واپسی کا سفر کرتے ہوئے جب جدہ پہنچیں تو پھر احرام باندھتے ہوئے احرام کی لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوگئیں اور عمرہ کی ادائیگی کی اور نوازشات عطا ہوئیں۔ اور اہل عیال کو وہیں رہنے دیا تھا۔ فقیر کو ساتھ لے کر جدہ کی طرف روانہ ہوئیں۔ وہاں سے استفادہ کے بعد پھر حرم مکہ میں حاضر ہوئیں اور ارادہ یہ کیا کہ دوسرے حج کے آنے تک یہیں قیام کریں گی کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ سے کہا گیا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھ آنے والوں کو آئندہ حج کا ثواب دے دیا گیا ہے پس آپ جدہ آئیں اور وطن کیلئے روانہ ہوئیں۔ اور وہاں سے جاتے ہوئے کچھ مریدین کو شیخ کے روضہ کو بنانے کیلئے کچھ ہدایات دیں تھیں ان کو وہاں پر پہنچایا کچھ کام باقی رہ گیا تھا اس کے مطابق پیسے مزدوروں کو دیئے۔ اور وطن کی طرف روانہ ہوئیں اور آپ کی واپسی سندھ کی طرف سے ہوئی۔ کافی عرصہ آپ نے وہاں قیام کیا اور کافی مخلوق فیض یاب ہوئی۔ اور طریقہ عالیہ میں مرید ہوئی۔ آپ کی ایک صاحبزادی کا وہاں انتقال ہوگیا ان کی قبر شہر متعلوی میں حیدرآباد کے قریب ہے۔ وہاں مسجد بھی بنائی اور وہاں مریدوں نے مقبرہ اور مکان تعمیر کئے لوگ تبرک کیلئے زیارت کرنے جاتے ہیں۔ فقیر نے اس ہمشیرہ کی تاریخ وفات کو اس مصرعہ میں بیان کیا ہے۔ مصرعہ: پھر جنات چلے گئے اور وہ پھول باغ جنت میں گیا۔ اور حضرت مخدوم صاحب نے ہمشیرہ کی تاریخ کو رضی اللہ عنہا کے جملہ میں بیان کیا ہے۔ اس ہمشیرہ کی مدت عمر کم تھی سولہ سال کی عمر میں انہوں نے وصال کیا۔ اور یہ قلیل عمر فوائد کثیرہ سے مالا مال تھی۔

ہم اصل گفتگو کی طرف لوٹتے ہیں کہ حضرت بی بی صاحبہ جب وطن واپس لوٹیں تو وہاں کے لوگ آپ کے واپس آنے سے خوش ہوئے۔ اور چند ماہ کے بعد آپ سرہند کی طرف حضرت خواجہ مجددالف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ کی زیارت کیلئے روانہ ہوگئیں وہاں سے زیارت اور سعادت کے وصول کے بعد وطن واپس آئیں۔

ایک سال وہاں رہنے کے بعد بخارا کی طرف حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ کے روضہ کی زیارت کیلئے تشریف لے گئیں۔ اور جو دن آپ نے مزار مبارک کے پاس گزارے ان دنوں میں نسبت خاصہ سے نوازا گیا۔ ایک دن فقیر اور بھائی کو اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا کہ میری عمر کے دن کم رہ گئے ہیں میری صحبت کو غنیمت جانو تم دونوں روزانہ مجھ سے توجہ حاصل کیا کرو۔ پھر فقیر کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد فضل کے گھر بچہ پیدا ہوگا اور اسے مجھے دکھایا گیا ہے جب تم گھر پہنچو تو اس کا نام عبدالقیوم رکھنا فقیر نے عرض کیا آپ خود تشریف لے جائیں اور نام رکھیں۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں اپنے جانے کی مہلت نہیں دیکھتی ان دنوں میں کہ میں حضرت خواجہ کے مزار کے پاس تھی تو آپ نے مجھے ایک دن فرمایا تھا کہ تمہاری عمر آخر میں پہنچ گئی ہے۔ اور ہم نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے تیس سال اور عمر مانگی ہے تو میں نے عرض کیا کہ مجھے وصال کی محبت بہت زیادہ ہے۔ میں عرض کرتی ہوں کہ جو عطیہ اس فقیرہ پر کیا گیا ہے اسے میں آدھا یعنی پندرہ سال اپنے ایک بیٹے اور دوسرے پندرہ سال دوسرے بیٹے کو عطا کئے جائیں۔ اس عرض کو قبول کر لیا گیا۔ اور جب میں نے حضرات خواجہ شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کے مزار شریف سے رخصت مانگی اور واپسی کا ارادہ کیا تو رخصت کے وقت میں نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے اس سے بھی میں نے اپنی رحلت کی طرف اشارہ سمجھا اور پھر مجھے اور میاں ضیاء الحق کو فرمایا کہ میں نے تم دونوں بھائیوں کیلئے حضرات خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں گزارش کی تھی آپ نے فرمایا کہ تمہاری نسبت اس دنیا کے ختم ہونے تک تمہاری اولاد میں رہے گی۔ اور تم دونوں کی طرف سے میرا دل مطمئن ہو گیا۔ اور جب آپ حضرت امیر کلاں علیہ الرحمہ کی زیارت کیلئے گئیں تو فرمایا کہ حضرت نے بھی مجھے میرے قرب وفات کی خبر دی ہے میں نے خواب میں عرض کیا کہ میں حضرت شاہ کی زیارت کیلئے جا رہی ہوں تو آپ نے مجھے اجازت عطا فرمائی اس طرح کے اور بھی کئی واقعات جو آپ کے قرب رحلت پر دلالت کرتے ہیں جو آپ کو نظر آئے۔ اور جب حضرت شاہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو کافی شفقت فرمائی اور آپ کو قبر کی جگہ بھی بتائی لیکن والدہ نے فقیر کو اس کی نشان دہی نہ کی۔ جب دو تین دن وہاں گزر گئے تو ہمارے جانوروں اور اونٹوں کو چلانے اور سنبھالنے والے چرواہوں نے شکایت کی کہ یہاں پر مکھی اور مچھر بہت زیادہ ہیں اور اونٹوں کیلئے پریشانی اور نقصان کا باعث ہیں یہاں ہمیں نہیں رکنا چاہئے اور کوچ کر جانا چاہئے میں نے یہ عرض آپ تک پہنچائی آپ نے فرمایا کہ ان کو ارد گرد جگہ تلاش کرنے کیلئے بھیجیں جہاں پر اونٹ سکون سے رہ سکیں انہیں وہاں بھیج دیں اور ہم نے یہاں سے کوچ نہیں کرنا ہمیں یہاں ایک معاملہ درپیش ہے فقیر نے کچھ شتربانوں کو جگہ کی تلاش کیلئے بھیج دیا انہوں نے آکر بتایا کہ یہاں سے قریب مارمول میں جگہ اونٹوں کے رکھنے کیلئے مناسب ہے وہاں پر انہیں بھیج دیں جمعہ کے دن نماز کیلئے فقیر روضۂ مقدسہ کی مسجد میں جانے لگا تو جہاں رہائش تھی آیا تو دیکھا کہ آپ نے لحاف اوڑھا ہوا ہے تو میں نے عرض کیا خیر ہے فرمایا کہ بخار ہو گیا ہے۔ اور آثار مرگ دیکھے جا رہے ہیں اور حضرت شاہ نے جو تدفین کی جگہ بتائی تھی اس کا بھی اظہار کر دیا جب زیارت کرنے کیلئے گئے اور حضور ﷺ نے مدینہ منورہ سے رخصت کے وقت جس چیز کی طرف اشارہ کیا تھا اسے بھی یاد دلایا۔ یہ سب دیکھ کر میں اور میرا بھائی رنجیدہ ہوئے آپ نے ہماری کافی حد تک دلداری کی اور مہربانی کا اظہار کیا اور صبر کرنے کا حکم فرمایا بیماری کا یہ عرصہ چوبیس دن تک چلا ربیع الاول کی بارھویں رات کو آپ نے اپنے عرس کیلئے کھانا پکانے کا حکم دیا۔ اور تاکید فرمائی کہ طلوع آفتاب سے پہلے کھانا تیار ہونا چاہئے علی الصبح میں نے عرض کیا کہ کھانا تیار ہے آپ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے اس کا ثواب روحانیت

مصطفی ﷺ کو ایصال کیا اور کہا کہ فرماتے ہیں اسے لوگوں کو کھلا دیں اور فقیر سے کہا کہ حضور ﷺ کے موئے مبارک لاؤ تا کہ میں اس کی زیارت کروں اور پھر فرمایا قرآن کریم کھولو میں اس کی بھی زیارت کرلوں جب قرآن کریم کھولا گیا تو آپ نے سورۃ الحمد اور سوۃ بقرۃ کی آیات پڑھیں اور فرمایا کہ وہ کفن جسے میں نے اپنے لئے آب زم زم سے دھودیا تھا اور روضہ رسول ﷺ سے مس کیا تھا اور کعبہ معظمہ سے بھی مس کیا تھا وہ لاؤ جب لایا گیا تو دیکھا کہ اس پر بارش کے پانی کے اثرات ہیں جو راستے میں ہونے والی بارش سے پڑے تھے ہم دونوں بھائیوں سے کہا کہ جاؤ اور نہر کے کنارے جا کر اس پر نماز پڑھو اور نہر کے پانی سے اس کو دھونا اور آب زم زم کے اثرات رہنے دینا اور اچھی طرح خشک کرنے کے بعد لانا یہ سب کچھ کرنے کے بعد جب ہم حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ سکرات الموت میں ہیں ہمیں دیکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے الہام کے ذریعہ کہا گیا کہ اگر تو چاہتی ہے تو تیرے بیٹوں کو سلطنت دیتے ہیں میں نے عرض کیا کہ انہیں فقر دیا جائے میں نے تم لوگوں کیلئے فقر مانگا ہے۔ اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد آپ ذکر اسم ذات میں مشغول ہوگئیں اور اپنے خاص طریقہ سے اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔ آپ کی رحلت کے وقت دن کا ایک حصہ یا کچھ زائد اس سے گزر چکا تھا۔ اور دن جمعہ تھا اور ماہ ربیع الاول رفیع القدر کی بارہ تاریخ تھی۔ ۱۲۱۸ھ تھی صاحب ہجرت ﷺ۔ آپ کی عمر مبارک باون سال تھی اور تدفین کا جس جگہ اشارہ کیا تھا وہ حضرت نصیر کرم اللہ وجہہ کے مزار فیض آثار کا دوسرا گنبد تھا وہاں قبر کھودی گئی اور نماز جمعہ کے بعد کثیر تعداد میں لوگوں نے مزار حضرت شاہ میں نماز جنازہ ادا کی اور دفن تک عشاء کی نماز کا وقت ہوگیا تھا۔ آپ کی تدفین میں دیر اس وجہ سے ہوئی کہ مزار مبارک کے جس حصہ میں آپ کی تدفین کی جانی تھی اس کی کھدائی کافی گہرائی سے کرنی پڑی کیوں کہ عمارت کی بنیاد جس زمین سے کی گئی تھی وہ وہاں پر کافی گہری تھی جب آپ کو قبر میں دفن کیا جانے لگا تو فقیر ان کی تدفین کیلئے قبر کے اندر گیا اور اوپر سے میرے بھائی میاں ضیاء الحق نے پکڑایا اور جب چہرے سے کفن ہٹایا گیا تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور رحمت بھری نظروں سے مسکرا کر ہم دونوں بھائیوں کو دیکھا میرے بھائی نے کہا کہ یہ ابھی زندہ ہیں جب میں نے انہیں قبر میں رکھا تو آنکھیں بند کرلیں جب میرے بھائی کی گفتگو زندہ ہونے کے بارے میں زیادہ ہوگئی تو وہاں پر موجود لوگوں نے بھائی سے کہا کہ اولیاء اللہ سے اس طرح کی کرامات وصال کے بعد بھی کافی ساری دیکھی گئیں ہیں جس طرح کہ علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس میں حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی اسی طرح کا لکھا ہے اسی لئے کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ میری گفتگو دوسری طرف چلی گئی آپ کی تاریخ وصال کو میں نے اس طرح نظم کیا ہے۔

منظومه:

عفیفه که دراین مرزوبوم مدفون است	وحیده ایست زال رسول ﷺ یزدانی

ترجمہ: وہ پاکدامنہ جو اس مزار میں مدفون ہیں، وہ آل رسول اللہ ﷺ میں سے یکتا ہیں

بعالم ارچه مسمات امة معصوم است	مخاطبه است بالهام فاطمه ثانی

ترجمہ: جہاں میں اگرچہ اس کا نام امۃ معصومہ ہے، الہام میں اسے فاطمہ ثانی کے نام سے موسوم کیا گیا

مراتبے که بوی کرده مرحمت یزدان	نمی توان که شما رم بوسع انسانی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جو مراتب انہیں عطا فرمائے، انسانی وسعت میں ان کا شمار ممکن نہیں

رسید نسبت فیض زشه صفی الله		که بودخال وی آن معدن صفادانی

ترجمہ: ان کی نسبت کا فیض شاہ صفی اللہ کو ملا، کہ ان کی خصلت اس خزانے کی صفائی کو جانتی تھی

چونفس اطهر اوبانگ ارجعی بشنید		بگشت راضی ومرضی بامریزدانی

ترجمہ: جب ان کے نفس اطہر نے اعلان سنالوٹ آ، ہوگئیں حکم الٰہ پرراضی اور رضا میں رہنے والی

بصد رجنت فردوس باهزار اکرام		خداکناومقامش بفضل سبحانی

ترجمہ: جنت الفردوس میں ہزاروں اکرام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ فضل سبحانی سے ان کا مقام کرے

هزار دوصد وهجده زهجرت نبوی		گذشته بود که بگذاشت عالم فانی

ترجمہ: ایک ہزار دوسو اور سترہ ہجرت نبوی سے، گزر گئے کہ انہوں نے عالم فانی کو چھوڑا

برصدر کتاب وعده درفته بود که ذکر صالحاتے کہ از صحبت کثیر البرکت ایشان بدرجات ولایت رسیده اند واز خوان الوان ایشان ذائقه کمالات چشیده بعد از ذکر ایشان مذکور خواهد شد اما اعراض از تطویل کلام قلم از تکتیب احوال آنهاباز داشت واکتفابذکر مجمل ایشان نمود وبدان ختم کتاب راقرار داد۔

ترجمہ: کتاب کے شروع میں وعدہ کیا گیا تھا کہ کچھ صالحات خواتین کا ذکر جو آپ کی صحبت کی برکت سے درجات ولایت تک پہنچیں تھیں اور اسی طرح کے دوسرے بھائیوں کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ لیکن اس مختصر کتاب کو طوالت سے بچانے کیلئے صرف آپ کے اجمالی احوال پر اس کتاب کو ختم کیا جاتا ہے۔

فرد:

نمیگردید کوته رشته معنی رهاکردم		حکایت بود بی پایان بخاموشی اداکردم

ترجمہ: میں نے رشتہ میں کوتاہی نہیں کی معنی بیان کر دیے، حکایت بہت لمبی تھی خاموشی سے بیان کر دی۔

والحمدالله الذی اعاننی باتمام هٰذه الرسالة واصلی علی نبیه صاحب الشفاعة وعلی اٰله وصحبه الموصفین بالکراته واخلصنی من الکتابة مع الکرامة والسلامة :۔ قَدْفَرَغتُ مِنْ تَسوِیْدِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ الْمَیْمُوْنَةِ بِعَوْنِ اللهِ سُبْحَانَه فی یوم الاثنین تاسِعِ وَعِشْرِیْنَ مِنْ شهر رمضان المبارک سنة ثلث وثلثین بعدالف ومائتین مِنَ الهجرة۔

الحمدللہ تعالیٰ جس نے یہ کتاب مکمل کرنے میں میری مدد کی اور اس کے صاحب شفاعت نبی پر درود اور ان کی آل پر اور صحابہ پر جن کا وصف کرامت ہے اور اس کتابت سے مجھے کرامت وسلامتی سے گزارا۔ اس رسالہ کے لکھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے میری فراغت بروز پیر ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۳۳ھ کو ہوئی۔

الخاتمیة عَلَیه وعلی اٰله الف الف صلوة وتحیة فی ٹنڈه محمد خان مِن توابع السِّنده, واقول اللهم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی ابیات لمؤلفه۔

الخاتمه: علیه وعلی اٰله الف الف صلوٰة وتحیة۔ مقام اختتام ٹنڈو محمد خان سنده هے۔اللهم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی۔

مؤلف نے اس کتاب کے اختتام کے شکرانہ کیلئے کچھ اشعار یوں لکھے:

بنام ایزد ز تائیدات سبحان | زالطاف شهنشاه رسولان

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ سبحان کی تائید سے، شہنشاہ رسولان کی توجہات سے

مدادم یافت از مشک تر امداد | بتحریر سلاسل زاهل عرفان

ترجمہ: میری سیاسی تیری خوشبو کی سیاہی سے تیار ہوئی، اہل معرفت کے سلاسل کو لکھنے کیلئے

گرفتم خامه رااز کلک مانے | پئے تصویر نقش نقشبند ان

ترجمہ: معانی کے کلک سے قلم بنایا، نقشبندیوں کی تصویر کشی کیلئے

نمودم انتخاب این منتخب ها | زاحوال خداوند ان ایقان

ترجمہ: اس منتخب میں میں نے جس انتخاب کا اظہار کیا، وہ خداوندان یقین کے احوال ہیں

بنظم آمد چو این در های منثور | وزآب تاب اول شد دو چندان

ترجمہ: جب یہ بکھرے ہوئے موتی پروئے گئے، تو پہلی آب وتاب دوگنی ہوگئی

صفا بخشد جهانرانامه من | زبس شد منزل صافی در زمان

ترجمہ: میرا نام جہاں کو صفا بخشے، منزل صافی سے یہی کافی ہو زمانہ میں

مصفا هر یکے زاوصاف کثرت | بوحدت کرد تسلیم دل وجان

ترجمہ: ہر کوئی صاف کیا ہوا اوصاف کثرت سے، دل وجان سے وحدت کو تسلیم کیا

شده از خویش بیرون صد مراحل | زچون وچند بگسسته دل وجان

ترجمہ: کئی مرحلے اپنے آپ سے دور ہوگیا، اس طرح اور اس طرح کے خیالات سے دل وجان کو صاف کیا

پی گل گشت بستان معانے | زخاشاک صور بر چیده دامان

ترجمہ: پھول کیلئے باغ لگایا جاتا ہے، ظاہری پودے اور لکڑی سے دامن صاف کرلیا

زخود گم گشته چندان کزدوعالم | نیابد کس نشان زان بی نشانان

ترجمہ: دونوں جہاں سے اس طرح سے گم ہوگیا، کہ اس بے نشان کا کوئی نشان نہ پائے

شده مولودز وتولید ثانی | در انوار قدم گشته نمایان

ترجمہ: اس سے تولید ثانی پیدا ہوئی۔ اس کے قدموں کے انوار نمایاں ہوئے

ترقی کرده ازواج ولایات | رسیده در کمالات رسولان

ترجمہ: ازواج ولایت سے ترقی کر کے، کمالات مرسلین تک پہنچے

فناشان بابقا مخلوط گشته	چوپور بو قحافه مرده باجان

ترجمہ: ان کی فنا، ابقاء میں مخلوط ہوگئی، جیسے ابوقحافہ کے بیٹے نے خاص طور پر اپنی جان محبوب کو دی

زخود بگذشته در عین شهود ند	عمر آسامحدث اکثرے شان

ترجمہ: عین شہود میں اپنے آپ سے گزر گئے، حضرت عمر محدث کی صفات سے متصف ہوئے

منور در ولایت از نبوت	به تبعیت تو ذی النورین شان دان

ترجمہ: ولایت میں نبوت سے منور ہوئے، اس اتباع سے ذوالنورین کی شان جان

گذشته زاعتبارات وشیو نات	شده محفوف ذات الله علی شان

ترجمہ: اعتبارات وشیونات سے گزر کر، اللہ تعالیٰ کی ذات میں محو ہوئے علی رضی اللہ عنہ

نه گرزآل اند محسو بند در آل	تعالی الله زهی عزوزهے شان

ترجمہ: آل سے نہیں لیکن آل کے حساب میں ہیں اللہ تعالیٰ کی عزت وشان کی بلندی ہو

اگرچه دفتر دل پر مدیح است	زبانم لال شداز وصف ایشان

ترجمہ: دل کا دفتر اگر چہ مدح سے بھرا ہے، ان کے اوصاف سے میری زبان لال ہے

خداوند بحق ذات پاکت	سوالے دارم از تو رد مگردان

ترجمہ: خداوندا تیری ذات پاک کے وسیلہ سے، میں ایک سوال کرتا ہوں رد نہ کرنا

چه کم آید ز الطاف عظیمت	کنی گر فضل رادرسلک ایشان

ترجمہ: تیری عظمت کی مہربانی کم نہ ہوگی، اگر تو ان کی لڑی میں فضل کو پرودے گا

الٰهی هرآن کس که این خط نوشت	بیخشا گناهش عطاکن بهشت

ترجمہ: یا اللہ جو بھی اس لکھی ہوئی کو لکھے، اس کے گناہ معاف فرما اور جنت عطا فرما

غلام همت آن عارفان باکرمم	که یک صواب ببینند صد خطابخشند

ترجمہ: میں ان عارفوں کی ہمت کا غلام ہوں، جو ایک درستگی کو دیکھ کر سو خطائیں معاف کرتے ہیں

الحمد للہ ذی الانعام والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام وعلی الہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام۔

امّا بعد نمودہ می آید کہ این افتتاح خاتمہ است کہ آنرا تکملہ این منتخبات عالیات وتتمہ این کلمات زاکیات نمودہ شدہ تیمنا وتبرکاً از کلام الہام فرجام جناب فیض مآب نتیجۃ الاولیاء خلاصۃ الاتقیاھادی طریق اندراج النہایۃ فی البدایۃ حضرت شیخ ومرشدی قیوم جہان قطب دوران غوث الزمان فرد الاوان مجدد مائۃ ثالث عشر سمی ابو البشر مقتدای خلائق ورھنمائے طرائق کاشف اسرار الی مع اللہ حضرت حاجی محمد صفی اللہ رضی اللہ عنہ۔

الحمد للہ ذی الانعام والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام وعلی الہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام۔

امابعد:

ظاہر رہے کہ یہ افتتاح خاتمہ ہے کہ جس کا تکملہ وہ منتخبات عالیات ہیں اور تتمہ کلمات ہیں کہ جنہیں برکت ونیک شگونی کیلئے ذکر کیا جاتا ہے یہ وہ کلام ہے جس کی صفت الہام ہے یہ حضرت جناب فیض مآب نتیجۃ الاولیاء خلاصۃ الاتقیا ہادی طریقہ اندراج النہایۃ فی البدایۃ میرے شیخ ومرشد قیوم جہاں قطب دوراں غوث الازماں فرد الاواں تیرھویں صدی کے مجدد ابوالبشر امام خلائق رہنمائے طرق کاشفِ اسرار لی مع اللہ وقت حاجی محمد صفی اللہ ﷺ۔

بیت

عنان ازکف مده کاین راه دوراست	رجوعی جانب مطلب ضرور است

ترجمہ: باگ ہاتھ سے نہ چھڑا کہ یہ راہ دور کی ہے، مطلب کی طرف میرا لوٹنا ضروری ہے

المقصور د آنکہ بخاطر فاتر این احقر چنان راہ یافت کہ قصائدئے کہ جناب ایشان نظم نمودہ اند وبعضے از آنہا در حمد ومناجات حضرت باری عزاسمہ وبر خے در نعت جناب رسالت مآب صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ سلم وبعضی در منقب حضرات اهل بیت وخلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالی علیهم اجمعین وبعضی در مدائح حضرات عالی در جات اجداد کبار ایشان علے الترتیب وقوع یافته بود خائیف از آنکہ مبادا بمرور ایام آن لآلی منثور مستور گردند وچهر زیبا از کمال استثنا از ناظر این پوشند چون این رساله جهت بیان احوال ایشان تصنیف وتالیف شدہ است آنہا کہ از قلم محترم ایشان یافتہ بود حفظ آنہا در اینجا زیبا نمودہ وخاتمہ کتاب کردہ شد۔شعر

ترجمہ: اس حقیر کے دل میں اس طرح آیا کہ وہ قصائد جو آپ جناب نے نظم کئے تھے اور ان میں سے کچھ اللہ باری اسمہ کی حمد ومناجات ہے اور کچھ جناب رسالت مآب صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ کی نعت مبارک ہے اور بعض حضرات اہل بیت اور خلفاء راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے مناقب اور بعض دیگر آپ کے اجداد کبار عالی حضرات کے قصائد ہیں انہیں یہاں اسی ترتیب کے مطابق ذکر کر دیا جائے کیونکہ خوف اس کا ہے کہ مرور زمانہ کی وجہ سے کہیں یہ بکھرے ہوئے موتی چھپ نہ جائیں۔اور کمال استغناء رکھنے والا چہرہ کہیں نظروں سے پوشیدہ نہ ہو جائے۔

اور دوسری بات یہ کہ یہ کتاب آپ کے احوال کی خاطر جمع کی گئی ہے۔اس لئے جو قصائد آپ کے قلم محترم سے نکلے ہیں ان کی حفاظت کیلئے انہیں بھی یہاں جمع کر دیا جائے۔اور ان پر کتاب کا اختتام کیا جائے۔

شعر:

فالدر یزداد حسنا وھو منتظم:

موتی کی خوبصورتی زیادہ ہو جاتی ہے وہ پرونے سے۔

ھٰذا ھو

مُناجَات بدرگاہ حَضرت قَاضِے الحاجات مِنْ کلامہ الشریف

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

بِسْمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرحیم

ربِّ یَسِّر ولاتعسّر وتممه بالخیر وبک تستعین

ای نام خوش تو ورد عشاق	درد تو دوائے جان مشتاق

ترجمہ: اے وہ ذات جس کا خوبصورت نام عاشقوں کا ورد، جان مشتاق کے درد کی دوا تو

ای حمد تو بیحد از بیان ها	در شکر تو منفعل زبان ها

ترجمہ: اے وہ جس کی حمد بیان کی حدود سے باہر، کئی زبانیں جس کے شکر میں مصروف

ای ذات تو برترازچه وچون	از وهم وقیاس جمله بیرون

ترجمہ: وہ ذات کہ تیری ذات چون چرا سے بالاتر، وہم وقیاس سب سے باہر

براوج کمالت ای خداوند	بال وپر مرغ فکر در بند

ترجمہ: اے خداوندا تیرے کمالات کی اوج پر، فکر کے پرندے کے بال و پر باندھے ہوئے ہیں

آنجاکه تر احریم وجاه است	اندیشه فکریان تباه است

ترجمہ: وہ جگہ جو تیرا حرم جاہ ہے، متفکرین کی سوچ وہاں تباہ ہے

درمرتبه تو عقل وتدبیر	نایافته راه غیر تقصیر

ترجمہ: تیرے مرتبہ کے بارے میں عقل وتدبیر نے، راہ نہ پائی سوائے کوتاہی کے

ای آنکه ثنا ومدحت تو	نایدزکسی چو حضرت تو

ترجمہ: اے وہ ذات کہ تیری حمد وثناء، تیری ذات کے لائق کسی سے نہ ہوسکی

ای فضل ترانهایتے نیست	وی لطف ترابداتیے نیست

ترجمہ: وہ ذات کہ تیرے فضل کی انتہاء نہیں، وہ تیری مہربانی کہ جس کی انتہاء نہیں

سر تابقدم گناه گارم	جز فسق وفجور نیست کارم

ترجمہ: سرتاپاؤں میں گنہگار ہوں، فسق وفجور کے سوا میرا کام نہیں

از جبر بلیس ونفس مردار	درچاه معاصیم نگونسار

ترجمہ: شیطان کے جبر اور نفس مردار سے۔ گناہوں کے کنویں میں سرنگوں ہوں

ای فضل تو از گناه من جیش	بخشای مرابرحمت خویش

ترجمہ: اے وہ ذات کہ تیرا فضل میرے گناہوں سے زیادہ۔ اپنی رحمت سے میری بخشش فرما

هر چند که در نهان کرامت	بود است ولی من از جهالت

ترجمہ: ہر چند کہ نہاں میں کرامت تھی اور میں جہالت سے۔

گشتم بامانت تو حامل	کردی لقبم ظلوم وجاهل

ترجمہ: تیری امانت کا حامل ہو گیا، تو نے مجھے ظالم وجاہل کا لقب عطا کیا۔

ای بادشه سر یر تقدیر	ناید زجهول غیر تقصیر

ترجمہ: اے تخت تقدیر کے بادشاہ، جاہل سے کوتاہی کے سوا کچھ نہیں آتا۔

از کثرت جهل غفلت من	شد ظلم وفساد خصلت من

ترجمہ: جہالت کی کثرت سے میری غفلت سے، ہوا ظلم وفساد میری عادت۔

فرمان ترابحبانه کردم	بدکردم وجز خطا نه کردم

ترجمہ: تیرے فرمان کو میں نہ بجالایا، برائی کی گناہ کیا۔

جز کذب ودغل نیامدازمن	بی شبه عمل نیامدازمن

ترجمہ: جھوٹ ودھوکہ کے سوا مجھ سے کچھ نہ ہوا، شبہ کے بغیر مجھ سے کوئی عمل نہ ہوا۔

پیمانه عهد راشکستم	سر رشته بندگی گسستم

ترجمہ: وعدہ کے پیمانے کو میں نے توڑ دیا، بندگی کے رشتہ سے سر پھیر دیا۔

یک طاعت بی ریانکردم	بی عشوه وبی نمانکردم

ترجمہ: ایک فرمانبرداری بھی بغیر ریا کے نہ کی، بغیر لالچ ودکھلاوے کے نہ کی۔

جز کبر وغرورسر کشی ها	جز ماومنی وکجروی ها

ترجمہ: سوائے تکبر وغرور اور سرکشی کے، سوائے مجھ سے کجروی کے کچھ نہ ہوا۔

جز نام ونشان وننگ وناموس	جزحیله وزرق ومکر سالوس

ترجمہ: سوائے نام ونشان اور عزت وناموس کے، سوائے حیلہ ودھوکہ ومکر سالوس کے

دیگر عملی زخودندارم	این است متاع روزگام

ترجمہ: دوسرا کوئی عمل میں نہیں دیکھتا، یہ میرے زمانے کی متاع ہے۔

القصه من ای کریم وغفار	کردم بگناه خویش اقرار

ترجمہ: مختصر اے کریم وغفار، میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔

ای آنکه بجز توام خدائے	لطف تو زبندگان جدائے

ترجمہ: اے وہ ذات کہ تیرے سوا میرا کوئی خدا نہیں، تیری مہربانی بندوں سے جدا نہیں

هر چند زبون وزشت کارم	از رحمت توامید دارم

ترجمہ: ہر چند کہ میرے کام گھٹیا و برے ہیں، تیری رحمت کا امیدوار ہوں

بااینهمه ظلم وفسق وعصیان	نومید نیم زلطف واحسان

ترجمہ: اس تمام ظلم و فسق و فجور کے ساتھ، تیرے لطف و احسان سے ناامید نہیں

اکنون بکرم بگیردستم	مگذار چنین خراب ومستم

ترجمہ: اب تیرے کرم نے ہاتھ پکڑا ہے، مجھے ایسے ہی مست و خراب نہ چھوڑ

ناشد بود آنکه سنگ اسود	بی پر تومهر لعل گردو

ترجمہ: نہیں ہوا وہ سیاہ پتھر، تیری توجہ کے بغیر لعل

هیچ است که آید از گیاهی	بیجذب وعطای کهربائی

ترجمہ: کیسے آتا ہے کسی پودے سے، بغیر جذب و عطا کے پھل

اند از قلابه وفارا	مگذار بطورخویش مارا

ترجمہ: وفا کے ہاتھوں کو آگے بڑھا، اپنے طور سے مجھے دور نہ کر۔

تخمی بدلم زمهر خودکار	خاربن ماسوی برون آر

ترجمہ: میرے دل کے بیج کو اپنی مہربانی سے کام میں لا، اپنے ماسوا کے جھاڑ جھنکار سے باہر لا۔

جامی زمی بقائی ایمان	دردہ بکرم زراہ عرفان

ترجمہ: بقائے ایمان کی شراب کا ایک پیالہ، راہ عرفان سے اپنے کرم سے عطا فرما

از دولت وصل مژده بخش	دل زنده ونفس مرده بخش

ترجمہ: وصل کی دولت کی خوشخبری عطا فرما، دل کو زندگی اور نفس کو موت عطا فرما

با شعله نار عشق جان سوز	شمع شب تارمن برافروز

ترجمہ: عشقِ جان سوز کے شعلہ کے ساتھ، میری رات کی شمع کے چراغ کو روشن فرما

از کاس کرام شاه لولاک	یک قطره چکان بروئی این خاک

ترجمہ: شاہِ لولاک ﷺ کے کرم کے پیالہ سے، اس خاک کے چہرہ پر ایک قطرہ ڈال

از رویت خود مساز نومید	بیرنج رسان بکنج جاوید

ترجمہ: اپنی رؤیت سے ناامید نہ فرما، بے زنخ ہمیشہ والے کونے میں پہنچا

دل بسته صفی بنقش نامت		سرمايه اوست لطف عامت

ترجمہ: صفی نے تیرے نام کا نقش دل پر بنالیا، اس کا سرمایہ ہے تیرا عام لطف۔

وله ایضاً فی مناجاته

الهی گرچه بدکارم عقوبت راسزاوارم		امید ازحضر تت دارم توئی رحمٰن یاالله

ترجمہ: الٰہی اگرچہ میں بدکار سزا کے لائق ہوں، تیری بارگاہ سے امید رکھتا ہوں تو ہی رحمٰن ہے یا اللہ

نشد صوم وصلوة از من نه حج ونه زکوٰة از من		نه سعی در ثبات ازمن بجز بطالن یا الله

ترجمہ: نہ ہوئی مجھ سے نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوۃ، نہ ثابت قدمی کی کوشش سوائے باطل کے یا اللہ

من از حسن عمل ددرم بداغ فسق ناسورم		عیان چون قصر معمورم نهان ویران یاالله

ترجمہ: حسن عمل سے میں دور ہوں فسق کے داغ کا ناسور ہوں، ظاہر میرا منقش محل کی طرح باطن ویراں یا اللہ

بصورت شیخ صنعانم بمعنی ننگ گبر انم		نه راه کفر رادانم نه از ایمان یاالله

ترجمہ: صورت میں شیخ صنعا کی طرح اندر سے مجوسی ہوں، نہ راہ کفر کو جانتا ہوں نہ حقیقت ایمان کو یا اللہ

منم حادث قدیمی تو رمیمم من رحیمی تو		لیئمم من کریمی توبصد برهان یاالله

ترجمہ: میں فناء ہونے والا تو باقی میں مظلوم تو رحیم، میں بدبخت تو سینکڑوں دلائل سے کریم یا اللہ

بکر دار خراب من بفعل ناصواب من		رخ احسان متاب از من توئی منان یاالله

ترجمہ: میرا کردار خراب عمل غلط، احسان کی نظر نہ پھیر تو منان ہے یا اللہ

بروی آل پیغمبر بکوی کعبه انور		ز تقصیرات من بگذر باین وآن یا الله

ترجمہ: آل پیغمبر ﷺ کے صدقہ اور کعبہ انور کی گلی کے وسیلہ سے، میری اس طرح اور اس طرح کی غلطیاں معاف فرما یا اللہ

بصدیق وعمر عادل بعثمان و علی عامل		عیان کن بامن جاهل ره عرفان یا الله

ترجمہ: بوسیلۂ صدیق وعمر عادل، عثمان وعلی عامل، مجھ جاہل پر راہ عرفان کو ظاہر کر یا اللہ

بوقت نزع من بارے بعشق خویش کن یارے		مرابی شوق نگذاری دران آن آوان یا الله

ترجمہ: وقت نزع میں اپنے عشق سے مدد فرما، اس وقت سے مجھے بے شوق نہ گزارنا یا اللہ

چو سکر اتم قریب آید اگر لطفے کنی شاید		مرابوی حبیب آئد زعر بستان یا الله

ترجمہ: جب سکرات قریب آئے اگر تو لطف فرمائے، شاید میرے پاس محبوب ﷺ عرب سے آئے یا اللہ

دران حالم ثباتم ده برات حسن خاتم ده		زگنج خود زکوتم ده زرایمان یا اللہ

ترجمہ: اس حال میں ثبات دے حسن خاتمہ کے ساتھ برأت ہو، سرمایہ ایمان کی اپنے خزانہ سے زکوۃ دے

زبعد مردنم خویشان زن وفرزندد لریشان		بنالند ساعتے ایشان چو غم کیشان یا اللہ

ترجمہ: میرے مرنے کے بعد عزیز، بیوی بچے پریشاں ہوں، کچھ دیر جب غمزدہ کی طرح رولیں یا اللہ

پس انکه حیله پرداند بتکفینم هنر بازند		بگورستان روان سازند مراانیان یا اللہ

ترجمہ: اس کے بعد حیلہ کریں میری تکفین کرلیں، وہ مجھے قبرستان لے جائیں یا اللہ

بقبر من فرود آرند بخاک تیره بسپارند		به تنهایئم بگذارند دران زندان یا اللہ

ترجمہ: قبر میں مجھے رکھ دیں مٹی ڈال دیں، اس قید خانہ میں اکیلا چھوڑ دیں یا اللہ

زمنکر وزنکیر من بفریاد ونفیرمن		تو باشی دستگیر من بهر عنوان یا اللہ

ترجمہ: منکر ونکیر سے میری فریاد وآہ زاری ہے، اس مقصد کیلئے میرا مددگار رہو یا اللہ

بحشرم چون برانگیزی بجمم جان درآویزی		مراازلطف نامیزی بمفضوبان یا اللہ

ترجمہ: جب مجھے حشر میں اٹھائے جسم میں جان ڈالے، مجھے اپنے لطف سے ناپسندیوں میں نہ ڈالنا یا اللہ

من از اندیشه آندم بگرداب غم افتادم		زعمرخویش ناشادم راجل خواهان یا اللہ

ترجمہ: اس وقت کی فکر سے میں غم کے گرداب میں ہوں، اپنی عمر سے ناشاد معافی چاہتا ہوں یا اللہ

ولی مشکل بود آندم که گرصدمرگ راخوانم		خلاصی نیست از آنم بهیچ عنوان یا اللہ

ترجمہ: لیکن مشکل اس وقت ہوگی اگر چہ سو مرگ کو بلاؤں، کسی طرح میری خلاصی نہیں یا اللہ

مگرلطف شودشامل یابن فرسوده شت گل		که آید برلب ساحل ازان طوفان یا اللہ

ترجمہ: اگر تیری مہربانی اس فرسودہ مٹی کی مٹھی پر ہو، جو طوفان سے ساحل پر آئی یا اللہ

دران وادی چودرمانم کنی دشوارآسانم		کشی برلوح عصیانم خط غفران یا اللہ

ترجمہ: اس وادی میں جب آؤں میری دشواری آسان کرنا، میرے گناہوں کی تختی پر معافی کی لکیر لگانا یا اللہ

صفی کوزشت کردار است ببخشایش سزاوار است		رااز جان طلب گاراست بدل جویان یا اللہ

ترجمہ: صفی جو برے کردار والا بخشش کے لائق ہے، جان سے تیرا طلبگار دل کی تلاش کرنے والا یا اللہ

لہٗ فِی تَحْمِیْدِ بَارِی عزاسمہ

ابتداکردم بحمد ذات قدس ذوالجلال		واحد بمثیل فرد لاشریک بی مثال

ترجمہ: ذات قدس ذوالجلال کی حمد کرتا ہوں، جو واحد بے مثل لاشریک بے مثال ہے

وائی گنج قدم سلطان اقلیم ازل	داور ملک ابد شاہ سریر بے زوال

ترجمہ: قدیم خزانے کا والی ازلی ملک کا بادشاہ، ملک ابد کا مالک بے زوال تخت کا شاہ

صانع افلاک وعرش وکرسی ولوح وقلم	خالق لیل ونہار وانجم وارض وجبال

ترجمہ: افلاک، عرش وکرسی، لوح وقلم کا صانع، خالق رات ودن، ستارے، زمین اور پہاڑ

مالک ومعبود ورب عالم بیحدوعد	وارث ومولای کل حی قدیم لایزال

ترجمہ: مالک ومعبود بے حد جہاں کا رب، وارث ومولای کل زندہ ہمیشہ رہنے والا قدیم

مطلع زاندیشہ دل واقف ذات الصدور	عالم سر خفی دانای ہر وہم وخیال

ترجمہ: دل کی فکر اور سینوں کی بات جاننے والا، سر خفی کا عالم وہم وخیال کا جاننے والا

سامع اصوات حیوان ونباتات وجماد	ناظر بطن البطون قادر بحال ہر محال

ترجمہ: حیوانات جمادات اور نباتات کی مناجات سننے والا، تہہ در تہہ دیکھنے والا ہر ناممکن پر ہر حال میں قادر

ظاہروباطن مع الکل بیجہت در ہر جہت	ابتداوانتہا مستقبل وماضی وحال

ترجمہ: ظاہر وباطن سب کے ساتھ بے جہت لیکن ہر جہت میں، مستقبل ماضی وحال کی ابتداء وانتہاء

میکند ہر روز ایجادی وحشر وعالمے	کل یوم ہو فی شان است فصل و ماہ وسال

ترجمہ: ہر روز حشر وجہاں میں ایجاد کرنے والا، ہر وقت وہ نئی شان کے ساتھ ہر موسم وماہ وسال میں

بردوام ہستیش بیشک وریب اند معترف	ہمچواصحاب ہداارباب بطلان وضلال

ترجمہ: اس کی ہستی کے دوام کے بے شک اور شک سے معترف ہیں، مثل اصحاب ہدایت اور ارباب باطل وضلال والے

ناید از ملک عدم فردی باقلیم وجود	تابسمع دل چو جان زونشنود بانگ تعال

ترجمہ: ملک عدم سے کوئی فرد سلطنت وجود میں نہیں آسکتا، جب تک اس کی سماعت دل کے ساتھ اعلان آجانہ سن لے

درفضای ہر دوعالم نیست رقصان ذرہ	بی شعاعی پر توخورشید عکس آن جمال

ترجمہ: ہر دوعالم کی فضا میں ذرے رقص نہیں، کرتے اس کے جمال کے سورج کے عکس کے پرتو کے بغیر

کل سمیع وکل بصیر وکل قدیراست وکلیم	کل او علم وارادت کل حیات بی زوال

ترجمہ: ہر ایک سننے والے دیکھنے والا ہر پر قادر اور کلام کرنے والا، سب کچھ اس کے علم وارادے سے اس کی حیات بے زوال

این صفات سبع باتکوین باشان وجود	مبداء ایجاد واصل براصول اند ر ظلال

ترجمہ: یہ ساتوں صفات کی تکوین اس کے ساتھ موجود، ایجاد کا مبدأ اور ظلال اصل اصول پر ہے

گرچہ عین ذات دانستند جمعی ازقصور	فی الحقیقت زائد اندازذات بحت ذوالجلال

ترجمہ: ایک اپنے عقلی قصور سے انہیں عین ذات جانتے ہیں، فی الحقیقہ یہ زائد ہیں ذات ذوالجلال سے

ناشی از ذات اند ظلل ذات باقی همچو ذات
بی تغیر بی تنزل غیر حادث لایزال

ترجمہ: یہ ذات سے ناشی ظل ذات باقی ہے مثل ذات کے، بغیر تغیر وتنزل غیر حادث ہمیشہ والے

مقتضای این وجوه لاغیر لاهو گفته اند
باوجود زائدات آن کاملین حال وقال

ترجمہ: ان وجوہ کا مقتضی نہ وہ ذات نہ غیر ذات کہا گیا، وجود کے ساتھ زائد کاملین حال وقال کہتے ہیں

مختصر سازم که بااین جمله اوصاف وجود
نیست عرض وجسم وجوهر رادر آنحضرت بحال

ترجمہ: میں مختصراً کہتا ہوں کہ ان سب اوصاف وجود، کیلئے نہیں ہے حیثیت اس بارگاہ میں وصف جسم وجوہر کی

اوبذات خویش موجود است بی شان ووجود
همچنین در هر صفت خود بیحد ست وپر کمال

ترجمہ: وہ اپنی ذات میں موجود ہے بے شان وجود، اسی طرح اپنے ہر وصف میں بے حد ہے اور پر کمال

پاک از تشبیهه وتمثیل است چونی وچگون
برتراز دید است ودرازدوانش وفکر وخیال

ترجمہ: وہ پاک ہے تمثیل وتشبیہہ بے چون وچگون سے، نظر سے برتر دانش وفکر وخیال سے دور

بعد حمد الله بنعت حضرت شاه رسل
می سرائم چون هزاراند رگلستان مقال

ترجمہ: اللہ کی حمد کے بعد نعت بارگاہ شاہ رسل میں، کہتا ہوں میں ہزار مرتبہ باغ گفتگو میں

گرچه من عمر یست در شکر گل رخسار او
ناله های زار دارم نذربستان وصال

ترجمہ: اگرچہ میری عمر گزر گئی اس کے گل رخسار کے شکر میں، باغ وصال کیلئے آہ وزاری کی منت پوری کرتا ہوں

غنچه سان در بیضه دل طوطی روحانیم
از مد بخش دفتر صدرنگ دار وزیر بال

ترجمہ: دل کے ٹکڑے میں غنچہ کھلا روح کا طوطی، اس کی مدح میں ہزاروں رنگ کے دفتر میرے سر کے نیچے

قمر ی جان هم بفیض سایه سروقدش
در ثنای قدس اوگویا یااست ایام ولیان

ترجمہ: میری جان کا پرندہ بھی اس کے سرو قد کے فیض سے ہے، ثنائے قدوس میں وہ گویا ہے دن رات

لیک امروز از پی تجدید نزهتگاه شوق
می کشایم طرح نواوراق گلزار مقال

ترجمہ: لیکن آج ذوق کی پاکیزگی کی تجدید کیلئے، کلام کے باغ اوراق کی نئی جلد کھولتا ہوں

منکه از جام وصالش سر خوش ومستانه ام
لاآبالی میدرم چاک گریبان خیال

ترجمہ: میں اس کی ذات کے وصال سے بے تاب ومستانہ ہوں، لاابالی میں گریبان خیال پاک کرتا ہوں

گه تدروآسافغانے بر کشم از سوزدل
گاه گلبانگے چو طاوسان بستان جمال

ترجمہ: کبھی پرندے کی طرح سوز دل سے آہ وفغان کرتا ہوں، کبھی باغ جمال کے موروں کی طرح ناچتا ہوں

گہ برنگ فاختہ کوکوزنم کو کوئے او ‖ گہ چولک لک جملہ لک گویانمش مصدوق حال

ترجمہ: کبھی فاختہ کی طرح اس کی گلی میں کوکو کرتا ہوں کہ وہ اس کی گلی ہے، کبھی مصدوق میں حال تیرے لئے تیرے لئے سب کچھ تیرا کہتا ہوں

گاہ چون طوطی جواب لعل شکرباراو ‖ در پس آئینہ زاستاد ازل دارم سوال

ترجمہ: کبھی طوطے کی طرح اس کا لعل برسانے والا جواب، پس آئینہ استاد ازل سے سوال کرتا ہے

گہ بنیران فراقش چون سمندر سر خوشم ‖ گاہ می نالم چو بلبل در گلستان وصال

ترجمہ: کبھی اس کے فراق کی آگ میں سمندر کی طرح بے تاب، کبھی گلستان وصال میں بلبل کی طرح روتا ہوں

گہ بظل لطف اوسازمَ مگس راچون ہما ‖ گہ ہماراچغد میگردانم از عکس ملال

ترجمہ: کبھی اس کی مہربانی کے سایہ میں مچھر کو ہما بناتا ہوں، کبھی ہما کو الّو بناتا ہوں عکس ملال سے

گہ چو سیمرغی بقاف قربتش پرمی کشم ‖ گہ چو عنقامی خرامم در نہایات الوصال

ترجمہ: کبھی سیمرغ کی طرح اس کے قرب کے کوہ قاف میں اڑتا ہوں، کبھی عنقاء کی طرح نہایات وصال میں خراماں ہوں

گاہ باز آیم ازان قربت چو شہبازی بصید ‖ کہ بطبل بازبازم خواندہ آن شہ بیجدال

ترجمہ: کبھی پھر آتا ہوں اس کی قربت سے شہباز کی طرح شکار کی طرف، کبھی طبل بجا کر بار بار بلاتا ہے وہ شاہ بغیر جنگ کے

گہ بسودای دراز زلفش از خودمیروم ‖ کہ سراپا حلقہ ام دردام فکراین خیال

ترجمہ: کبھی اس کی زلف دراز کے عشق سے آپے سے باہر ہوجاتا ہوں، کبھی سر سے پاؤں تک اس خیال کی فکر کے

گاہ می خند چوگل از فرحت دیداراو ‖ گاہ می گریم چو شمع محفل ارباب حال

ترجمہ: کبھی اس کے دیدار کی فرحت سے پھول کی طرح ہنستا ہوں، کبھی حال میں حلقہ بن جاتا ہوں کبھی پگھلتا ہوں ارباب حال کی شمع محفل کی طرح

گہ چو نرگس دیدہ بیدارم پی نظارہ اش ‖ گہ بخوابم غنچہ سان جویای آن صبح وصال

ترجمہ: کبھی اس کے نظارہ کیلئے آنکھوں کو بیدار رکھتا ہوں، کبھی غنچے کی طرح خواب میں اس کی صبح وصال تلاش کرتا ہوں

گہ سرفراز م چو سرواز نو بہار جلوہ اش ‖ گہ بخاک راہ چون برگ خزانم پایمال

ترجمہ: کبھی میں اس کے جلوہ کی بہار سے سرو کی طرح سرفراز ہوتا ہوں، کبھی کرتا ہوں خاک راہ کو پائمال خزاں کے پتے کی طرح

گہ شگوفہ سیم جان سازم نثار مقدمش ‖ گاہ ازدل میکنم چون گل فدای آن جمال

ترجمہ: کبھی اس کے آنے پر جان کی چاندی کے شگوفہ کو نثار کرتا ہوں، کبھی پھولوں کی طرح فدا کرتا ہوں اس کے جمال پر

گاہ نورافشان چوبدرکاملم از پر توش ‖ گہ چو انجم شب روانراوارہانم ارضلال

ترجمہ: کبھی اس کے پرتو کی وجہ سے بدر کامل کی طرح نور افشانی کرتا ہوں، کبھی رات کے ستاروں کی طرح اس کی جھلک پر نثار

گاہ تابم ہمچو مہراز مشرق حمد وثنا ‖ گہ بنعت از مطلع ثانی برایئم چون ہلال

ترجمہ: کبھی مشرق حمد وثنا سے سورج کی طرح چمکتا ہوں، کبھی نعت کیلئے مطلع ثانی لاتا ہوں مثل ہلال

وَلہ المطلع الثانی

ای شہ ملک رسالت وای حبیب ذوالجلال	کلک صنعت مظهر حق شمع بزم لایزال

ترجمہ: اے شاہِ ملک رسالت اے حبیب ذوالجلال، کاریگری کا نمونہ مظہر حق شمع بزم لایزال

کوکب برج هدایت بدراوج معرفت	نیرچرخ حقیقت آفتاب بے زوال

ترجمہ: برج ہدایت کے ستارے اوج معرفت کے قمر، آسمان حقیقت کے نیر آفتاب لازوال

گوهر دریای وحدت واحدیت راظهور	مبدا ایجاد کثرت منشا خیر وکمال

ترجمہ: دریائے وحدت کا گوہر احدیت کا ظہور، ایجاد کثرت کا مبدأ خیر وکمال کا منشاء

نخل بستان بعمرک سروباغ فاستقم	بلبل گلذار سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی مقال

ترجمہ: لعمرک کے باغ کا پھل فاستقم کے باغ کا سرو، گلزار سبحان الذی اسری میں بولنے والا بلبل

بوالبشر از شان علم ونسبت ذات توشد	اعلم الاسماء ومسجود ملک بی قیل وقال

ترجمہ: ابوالبشر شان علم اور تیری نسبت سے، اسماء کے جاننے والے اور مسجود ملائکہ بغیر کسی اعتراض کے بنے

وآن سفینه صدر نوحی چون صدف بوداز درت	تاچوگوهررست از امواج طوفان زوال

ترجمہ: اس سفینۂ نوح کا سینہ تیری ذات کے موتی سے، گوہر کی طرح طوفان زوال کی موجوں میں رہا

رشک گلزار ارم شد ناربرجان خلیل	داشت برجوئباردل از کوثرت آب زلال

ترجمہ: آگ جان خلیل پر گلزار جنت کا رشک بنی، پیاسوں نے تیرے در کی کوثر سے میٹھا پانی پایا

موسی عمران بطواف کعبه دیدارتو	دربیابان طلب بودی حدی خوان ماه وسال

ترجمہ: موسیٰ وعمران علیہما السلام تیرے دیدار کے کعبہ کے طواف کیلئے، بیابان طلب میں کئی ماہ وسال آوازیں دیتے رہے

عیسیٰ مریم زورداسم جان بخش تویافت	آن مسیحائی واوج ورفعت وقرب کمال

ترجمہ: عیسیٰ مریم نے تیرے اسم کے ورد سے جان کی بخشش پائی، وہ مسیحائی اوج رفعت قرب وکمال

اصل ایجاد رسل بل مبدء اظهار کل	فے الحقیقت ذات تست اے نور ذات ذوالجلال

ترجمہ: ایجاد رسل کی اصل بلکہ اظہار کل کی وجہ، حقیقت میں تیری ذات ہے اے نور ذات ذوالجلال

تیر دعوت چله قوس اجابت می کشد	کش هدف سان فرق بد خواه توسازد پائمال

ترجمہ: دعا کا تیر اجابت کے قوس میں جاتا ہے، کیسے اس بدخواہ کی جو تجھے پائمال کرے

هست از اعجاز فیض مقدمت برعدم	بحرمرجان وجود وگلشن حسن وجمال

ترجمہ: تیری ذات کا فیض عدم پر مقدم ہے، مرجان وجود کا سمندر حسن و جمال کا باغ

وزشعاع برق نعل تو سنت افروخته	مشعل مهروچراغ انجم وشمع بلال

ترجمہ: تیرے نعل کی شعاع سے سنت روشن ہوئی، سورج کی مشعل چراغ کی انجمن اور ہلال کی شمع

از بهار تیغ احباب تو باداغرق خون	لاله سان سرهای اعدایت بدامان قتال

ترجمہ: تیرے احباب کے تیروں کی بہار سے غرق ہو گئے، تیرے دشمنوں کے پھولوں کے سروں کی طرح لڑائی کے دامن میں

کام خشک خصم شرع وملت سیراب نیز	زآب زهر آمیز جام انتقام ذوالجلال

ترجمہ: شرع و تیری ملت کے دشمن کا کام خشک اور سیراب ہوا، انتقام ذوالجلال کے زہر آمیز پانی کے پیالے سے

ایکه کرداز گردنعلین تو عرشے ذوالمنن	توتیای دیده باآن عظمت وعزوجلال

ترجمہ: اے وہ ذات کہ تیرے نعلین کی خاک سے عرش ذوالمنن، اس عظمت و جلال وعزت کی آنکھیں سرگین کیں

کے رسد براوج نعت بال ادراک صفے	لاجرم چون غنچه ام سرور گریبان زانفعال

ترجمہ: صفی کے ادراک کا خیال تیری نعت کے کمال تک کیسے پہنچے، یقیناً میں غنچے کی طرح گریبان انفعال رکھتا ہوں

باد از حق صد تحیات وسلام بیعدد	برروان اقدست باسائر اصحاب وآل

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ سے سو تحیات وسلام بے عدد، تیری روح اقدس اور سارے اصحاب وآل پر

ایضاً وله فی نعته صلی اللہ علیه وآله واصحابه وسلم بطریق المخمس

روشن زمهر عارضت قندیل ماه ومشتری	محومه رخسار تو چون ذره شمس خاوری

ترجمہ: تیرے رخسار کے سورج سے ماہ ومشتری کا چراغ روشن ہے، تیرے رخسار کا تل شمس خاوری کا ذرہ

نام خدابرطور دل پیوسته حق رامظهر یے	در محفل جمع رسل تابان چو شمع انوری

ترجمہ: دل کے طور پر نام خدا پیوستہ اور مظہر حق ہے، انبیاء علیہم السلام کی محفل میں تو شمع انوری کی طرح روشن

حیرانم اندروصف توکز هر چه گوئم برتری

ترجمہ: تیرے اوصاف میں حیران ہوں جو میں کہوں تو اس سے برتر ہے

ای لی مع الله مرتبت وای قاب قوسین مسکنت	اوج لعمرک مزلت والشمس وصف عارضت

ترجمہ: اے وہ ذات لی مع اللہ تیرا مرتبہ قاب قوسین تیرا مسکن، لعمرک کی بلندی تیری منزل والشمس تیرے رخ کا وصف

واللیل وصف گیسویت سبع المثانی مخبر ست	انا فتحنا عسکرت لولاک حق تاج سرت

ترجمہ: واللیل تیرے گیسو کا وصف سبع المثانی تیرے علم کی خبر، انا فتحنا تیرا لولاک کا تاج حق تیرے سر پر

زیبد بفرق اقدست این افسری پیغمبری

ترجمہ: تیری مانگ اقدس کو انبیاء کی سرداری زیبا

تاعکس رویت دیده ام کلب درست گردیده ام		عشقت بدل ورزیده ام مهر بجان بگرزیده ام

ترجمہ: جب سے تیرے چہرہ کا عکس دیکھا ہے تیرے در کا کتا بن گیا ہوں، تیرے عشق کو دل میں پالا اسے جان کا سرمایہ بنایا

از دیده خون باریده ام مانند نے نالیده ام		گرد جهان گردیده ام خوبا ن عالم دیده ام

ترجمہ: خون کے آنسو بہائے گنے کی طرح رویا، پورا جہاں پھرا ہوں سارے خوبصورت دیکھے ہیں

چون توشه نشنیده ام بر مسند دین پرورے

ترجمہ: دین پروری کی مسند پر تجھ جیسا شاہ نہیں سنا

ای تاج فرق بو البشر وای نوح رانور البصر		فخر خلیل ناموراشجارخلت راثمر

ترجمہ: اے ابوالبشر کے سر کا تاج نوح کی آنکھوں کا نور، نامور خلیل کا فخر خلت کے اشجار کا پھل

هم شمع ایمن راشررهم آل موسیٰ راظفر		افسون عیسیٰ رااثر مثلت بناشد در بشر

ترجمہ: ایمان کی شمع کے وہ شعلے آل موسیٰ کی کامیابی، عیسیٰ کے فکر کا اثر تیرے جیسا انسانوں میں نہ ہوا

خیل رسل انجم قمرتو آفتاب خاوری

ترجمہ: بزم میں انبیاء چاند تو آفتاب خاوری

ای خواجه طٰه لقب وای سید یسین نسب		شاهنشه شرق وغرب ماه عجم مهر عرب

ترجمہ: اے خواجہ تیرا لقب طٰہ اور اے سید یٰسین تیرا نسب، شہنشاہ مشرق و مغرب قمر عجم مہر عرب

بستان صنعت رارطب ایجاد عالم راسبب		روز نخست اندر طلب آئینه دیدار رب

ترجمہ: باغ صنعت کا تازہ پھل ایجاد عالم کا سبب، خاص دن میں دیدار رب کے آئینہ کی طلب

پیدانشد دراین حلب جزرویت ای رشک پرے

ترجمہ: پیدا نہ ہوا اس جہاں میں سوائے تیرے اے رشک پری

ای مهر شرق وَالضحٰی وی بدراوج هَلْ اَتیٰ		نجم سپهر ماغویٰ شمع شبستان سجیٰ

ترجمہ: اے مشرق والضحیٰ کے سورج ہل اتی کی بلندیوں کے چاند، ماغویٰ کی دوپہر کا ستارہ سجیٰ کے شبستان کی شمع

شهبازاوج فاستوی عنقائے قرب قدرأی		بعد از تدلیٰ ودنیٰ از همتت اے بو العلی

ترجمہ: فاستویٰ کی بلندیوں کے شہباز قدرأی کے قرب کے عنقاء، تدلّی ودنیٰ کے بعد تیری ہستی اے ابوالعلی

زاغ البصر شد ماطغے . تاغیر حق رانگری

ترجمہ: زاغ البصر ہوا ماطغیٰ تا کہ غیر حق کو نہ دیکھے

عرش معظم جائے تو بر فرق کرسی پائے تو		اوج دنیٰ ادنای تو بزم رأئے ماوائے تو

ترجمہ: عرش معظم تیرا مقام کرسی پر تیرے قدم، دنیٰ اوادنیٰ کی بلندی تو بزم رائی مارائی تو

روح القدس شیدای تو رضوان چمن آرائے تو		فردوس خاک پائے تو طوبیٰ قد رعنای تو

ترجمہ: روح القدس تیرا شیدا گلستان رضوان کی آرائش تجھ سے، فردوس تیری خاکِ پا اور طوبیٰ تیرے قد کی رعنائی

رخسارہ زیبائے تو دیدحق است ای انورے

ترجمہ: تیرے رخسار کی زینت کی دید دیدار رب ہے اے انور

ای سرور دنیاودین وا ے رهبر ملک یقین		ازحق تراصد آفرین بوده است وباداهم قرین

ترجمہ: اے دین ودنیا کے سردار اے ملک یقین کے رہبر، اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے سو آفرین اور پھر ہم نشینی

کوئے تو فردوس برین پیک درت روح الامین		نقاش گلزویان چین نقش جمالش رابه بین

ترجمہ: تیری گلی فردوس بریں تیرے در کا دربان روح الامین، اے چین کے پھولوں کے نقاش ان کے جمال کو دیکھ

نایدزتو مانند این گرصد کنی صورت گری

ترجمہ: تو اس جیسی تصویر نہ بنا سکے گا اگر چہ سو صورتیں بنالے

ای مهراوج لامکان بدرسپهر عزوشان		شمع شبستان جهان نجم منیرآسمان

ترجمہ: اے لامکاں کے سورج عزت وشان کے دوپہر کا چاند، شبستان جہاں کی شمع آسماں کو روشن کرنے والے ستارے

ختم رسل صاحب قرآن مرآت نور مستعان		ازهجرت ای جان جهان جان دربدن دار د فغان

ترجمہ: ختم رسل آئینہ نور مستعان، اے جان جہاں تیرے ہجر سے جان بدن میں آہ وزاری کرتی ہے

کم ناید از لطف شهان گربرغریبان بنگری

ترجمہ: لطف شاہ سے یہ کم نہ ہوگا کہ غریبوں پر نظر کرے

من واله روی توام دیوانه بوئے توام		جان دوز ابروی توام دلبند گیسوی توام

ترجمہ: میں تیرے چہرے کا دیوانہ تیری خوشبو کا شیدا، تیری ابرو پر جان دینے والا تیری زلفوں پر جان نثار کرنے والا

مستسقے جوی توام بیمار داروئے توام		آشفته موی توام سر گشته کوئے توام

ترجمہ: تیری نہر کا پیاسا تیری دوا کا بیمار، تیری زلفوں کیلئے آنسو بہانے والا تیرا گلی کا مستانہ

در هائے ودر هوئے توام افتان وخیزان هر گهڑی

ترجمہ: تیرے در پر تیری خواہش میں پریشان وحیران ہوں ہر گھڑی

ای شافع روز جزای وای والی ملک عطا		هر دم صلوة ومرحباپیوسته بادامرترا

ترجمہ: اے شافع روز جزا اے والی ملک عطا، ہر دم صلوٰۃ و مرحبا تیرے لئے ہوں

کلبت صفی بینواگم کرده در گاه وفا	ازشومی حرص وهوادارو بهر درالتجا

ترجمہ: تیرا کتا صفی بے نوا در گاہ وفا میں گم ہو گیا، حرص و خواہش کی بدقسمتی سے تیرے در پر التجاء کرتا ہے

باحرمت نام خدا سوی خودت کن رهبری

ترجمہ: نام خدا کے وسیلہ سے اپنی طرف رہنمائی فرمایئے

ایضاً له فی نعت سید المرسلین علیه وعلی اله الصلوة والسلام

نعت سید المرسلین ﷺ

کعبه ارباب معنی مصحف روی شمااست	قبله گاهی عالم دل طاق ابروئے شمااست

ترجمہ: اربابِ معنی کا کعبہ آپ کے چہرہ کی اطراف ہیں، عالمِ دل کی قبلہ گاہ آپ کی ابروئیں ہیں

سفر اظهار جزوکل سطر فرقان هدا	خال هندوی شمازلف سمن بوی شمااست

ترجمہ: اظہار جزو کل کا سفر فرقان ہدایت کی سطریں، آپ کا تراشا ہوا ناخن تل چنبلی آپ کی زلفوں کی خوشبو

توتیای جوهر مازاغ کحل ماطغیٰ	سرمه اعجاز بار چشم جادوئے شمااست

ترجمہ: تجھے زیب ہے جوہر مازاغ اور کحل ماطغی، اعجاز کا سرمہ تیری آنکھوں کا جادو ہے

لیلة القدر که مے نامند اهل معرفت	پر تو عکس سواد خط دل جوی شمااست

ترجمہ: اہل معرفت جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں، وہ آپ کے سیاہ بالوں کا خط ہے جسے دل تلاش کرتا ہے۔

از فراز قاب قوسین تاباوج مازای	گردش پای نگاهی چشم جادوی شما است

ترجمہ: قاب قوسین کے فراز سے بلندی مارای تک، نگاہ کی گردش تک آنکھوں پر آپ کا جادو۔

نسخه والشمس وصف آفتاب عارضت	فقره والليل نعت شام گیسوی شمااست

ترجمہ: نسخۂ والشمس آپ کے رخسار کا مصف ہے، فقرۂ واللیل آپ کی زلفوں کا شام کا وصف ہے

صیت ارسلناک الارحمة للغلمین	بانگ طبل فیض عام نیکوئی شمااست

ترجمہ: وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا اعلان، آپ کی فرخی کا فیض عام کا نقارہ ہے

خلعت انا فتحناک وروای فاستقم	زیب سروقامت موزون دلجوئی شمااست

ترجمہ: فافتحنا کا لباس اور فاستقم کی چادر، یہ سب آپ کے قدِ سرو قامت پر زیبا اور دلجوی ہے

گرچه اجناس کساوجسمم از قربست دور	نقد جان تجاروش سیاره کوی شمااست

ترجمہ: اگر چہ میرے جسم کی کمی نے مجھے آپ کی قربت سے دور رکھا، جان کا حاصل آپ کی گلی کا سیارہ ہے

گشت مسجود ملک آدم طفیل حضرتت		نارابراهیم گل ابروی شمااست

ترجمہ: آپ کے طفیل آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ بنے، ناراابراہیم کا گلزار ہونا آپ ابرو سے ہے

شیث ادریس وعزیر وصالح وجرجیس ونوح		هر یکی چون ماه محو نیر روی شمااست

ترجمہ: شیث ادریس عزیر صالح جرجیس اورنوح علیہم السلام، ہرایک مثل چاند کے آپ کے چہرہ کا نیر ہیں

درچه شوقت هزاران یوسف مصری اسیر		صد چو اسمعیل قربان گشته کوی شمااست

ترجمہ: آپ کی ملاقات کے شوق کے کنوئیں میں ہزاروں مصری یوسف علیہ السلام قید ہوئے، اسماعیل علیہ السلام جیسے سینکڑوں آپ کی گلی میں قربان ہوئے

هر اولو العزمی چو عیسی از قدوم توبشیر		هر رسل چون موسی عمران ثنا گوی شمااست

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام جیسے ہراولوالعزم نے آپ کے آنے کی بشارت دی، موسیٰ بن عمران علیہ السلام جیسے ہررسول نے آپ کی ثناخوانی کی

حشمت ملک سلیمان کے پسند د بر جوی		مور مسکینی که آب ودانه اش جوی شما است

ترجمہ: حشمت ملک سلیمان علیہ السلام کو وہ چیونٹی کیسے پسند کرے گی ان کی نہر پر، جس مسکین کا دانہ پانی آپ کی نہر پر ہو

سرفونارویبزیر سایه بال هما		هرگدای کوبجان دل بسته کوی شمااست

ترجمہ: قسمت ہما کے بال سے سرکو باہر رکھتا ہے، وہ فقیر جس نے دل وجان آپ کی گلی سے وابستہ کرلیا

قلب زراند وده ام چون نقد خالص در جهان		رائج از تشریف ضرب سکه کوی شمااست

ترجمہ: میرادل سونے کی طرح مثل خالص روپے کے جہاں میں، رائج ہے آپ کے کوچہ کی مہر لگنے سے

گربه تن دوراز حضور لامع النور توام		حمد لله تانفس باقیت جان سوی شمااست

ترجمہ: اگرچہ میراجسم آپ کی نورانی لپٹوں سے دور ہے، الحمدللہ سانس جب تک باقی ہے جان آپ کی طرف ہے

پشت پابرافسر جمشید وکسری مے زند		آنشرافت قامت کوسر بزانوی شمااست

ترجمہ: جمشید وکسریٰ کی شہنشاہی پر پاؤں مارتا ہے، وہ عزت دار جس کا سر آپ کے زانو سے وابستہ ہے

رشک شیران جهان است آنکه برباب الوفا		چون صفی از صدق دل گرکین سگی کوی شمااست

ترجمہ: جہاں کے شیروں کے لیے رشک ہے وفا کے دروازہ پر، مثل صفی کے جوصدق دل سے آپ کی گلی کا کتا ہے

ولہ فی نعت سید المرسلین امام المتقین علیه وعلی آله واصحابه افضل صلوٰۃ المصلین واز کے سلام المسلمین

یا رسول الله فدای خاکپایت جان من		جسم وروح من دل من دیده حیران من

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ میری جان آپ کے قدموں کی خاک پر قربان، میراجسم روح دل اور حیران آنکھیں

والد ومولودمن اموال وخان ومان من		هستی من عمر من جمعیت وسامان من

ترجمہ: میرے والدین اولاد مرتبہ ومان، میری ہستی عمر جمعیت اور سارا سامان

شد طفیل مقدمت ای رحمت حق راظهور ‖ دین من دنیای من اسلام من ایقان من

ترجمہ: آپ کے طفیل رحمت حق کا ظہور ہوا، میرا دین میری دنیا میرا اسلام وایقان

مصحف رومدابرو سطر گیسوی خوشت ‖ کعبه من قبله من رشته ایمان من

ترجمہ: چہرہ قرآن ابرو قد سطریں گیسو خوب، میرا کعبہ میرا قبلہ میرے ایمان کی حقیقت۔

شوق فردوسم کجا باشد خیال کوی تست ‖ گلشن من جنت من روضه رضوان من

ترجمہ: جنت کی شوق کہاں صرف تیری گلی کے خیال کو شوق فردو چاندی کیسے، میری جنت میرا باغ میرا جنت رضوان

بی جمال گلشن آرائے تو بستان ارم ‖ کلخن من دام من رندان من نیران من

ترجمہ: تیرے جمال کی زینت کے بغیر باغ جنت، میرے لئے پتھر میرے لئے جال میرے لئے قید خانہ میرے لئے آگ

سایه موج خیال لعل گوهر بارتست ‖ سلسبیل وکوثر من زمزم وحیوان من

ترجمہ: تیرے خیال کی موج کا سایہ تیری طرف سے لعل او موتی برسانے والا ہے، میرے لئے وہ سلسبیل کوثر زمزم وآب حیات

تشنه لب مردن بدشت یثرب وبطحا ی تو ‖ جام جان بخش طهور عمر خضرست آن من

ترجمہ: تیرے بطحاء ویثرب کے صحرا میں تشنہ لب مرنا، وہ میرے لئے عمرِ خضر کی طہارت کو جان بخشنے والا جام ہے

چشم دارم که شود خاک درت روزپسین ‖ عنبر تکفین وکحل دیده حیران من

ترجمہ: امید رکھتا ہوں کہ میری تدفین کے دن تیرے در کی خاک، میرے کفن کیلئے عنبر پریشان آنکھوں کیلئے سرمہ ہو

در شبستان لحد گردد خیال قامتت ‖ شمع امن مرقدی من نخل گورستان من

ترجمہ: لحد کی شام میں آپ کے آنے کا خیال، میری قبر کی شمع اور قبرستان کا باغ ہے

حفظ نام اقدست باشد بگیرودارحشر ‖ دافع رنج وغم من شافع عصیان من

ترجمہ: تیرے نام اقدس کی یاد آنا دارحشر میں، میرے رنج غم کو دفع کرنے والا اور گناہوں کو معاف کرانے والی ہے

چون شفیع ماتوئی دریوم تبدیل الوجوه ‖ زهد گردوفسق من طاعت شود عصیان من

ترجمہ: جب تو میرا اس دن کا سفارشی ہے جس دن چہرے بدل جائیں گے، تو میرا فسق زہد بن جائے گا اور گناہ طاعت بن جائیں گے

چون شفیع ماتوئی منت نهد در رستخیر ‖ برسر بخشش گناهم برکرم احسان من

ترجمہ: جب تو میرا شفیع ہے چھٹکارے میں احسان فرما، میرے گناہوں کے بخشوانے پر کرم واحسان مجھ پر

چون شفیع ماتوئی دزدونفس از ابر مهر ‖ نارقهر از بیم سیل تیره عصیان من

ترجمہ: جب تو مرا شفیع ہے تو چور ونفس کے لیے رحمت کے بادل، قہر کی آگ کو بہانے کا خوف میرے گناہوں کے ساتھ

چون شفیع ماتوئی باشد تملق نقد وقت		کیمیای مغفرت رابامس عصیان من

ترجمہ: جب تو میرا شفیع ہے تو اس وقت گذارش کرنا، کیمیائے مغفرت کی گناہوں کے تانبے کیلئے

چون شفیع ماتوئی زین قرح گردوعاقبت		بزم شادی مرگ ماتم خانه عصیان من

ترجمہ: جب تو میرا شفارشی ہے اس خوشی سے آخرت، بزم شادی ہے میرے گناہوں کی مرگ کا ماتم خانہ ہے

بادشاها آسمان جاها ملائکه عسکرا		مرشدی من هادی من دین من ایمان من

ترجمہ: اے بادشاہ آسمان تیرا تخت فرشتے تیرا لشکر، تو میرا مرشد میرا ہادی میرا دین وایمان

از جناب حضرت دارم تمنای بدل		ای نثار مقدم پاکت هزاران جان من

ترجمہ: تیری بارگاہ سے میری دلی تمنا ہے، تیرے آنے پر میری ہزاروں جانیں قربان ہوں

تو سلیمان الهی ومنم مورے ضعیف		وادی نمل است سرتاپادل ویران من

ترجمہ: تو اللہ کا سلیمان میں ضعیف چیونٹی، میرا ویران دل سرتا پا وادیٔ نمل ہے

سر بسنگ وکوه وصحرامی زنم دیوانه وار		می چکد خون جگراز چشم گل ریزان من

ترجمہ: میں دیوانہ وار سر پتھروں دیواروں پر مارتا ہوں، میرے جگر کا خون پھول جیسی آنکھوں سے بہہ رہا ہے

کوه دردم عاجز است از چاره جانم مسیح		نیست غیراز شربت دیدار تو درمان من

ترجمہ: عاجز کے سانس پہاڑ بن گئے ہیں میرے مسیح چارہ گری فرمایئے، تیرے دیدار شربت کے علاوہ میرے درد کا کوئی چارہ نہیں

شعله زار سینه ام چشمک به نیران می زند		قطره وصلے چکان برآتش هجران من

ترجمہ: میرا سینہ شعلے برسا رہا ہے آنکھیں آگ برسا رہی ہیں، وصل کا ایک قطرہ برسا میرے ہجر کی آگ پر

واشتیاق لعل جان بخش ودردندان تو		چشمه یاقوت شد چشم گهرافشان من

ترجمہ: جان بخشنے والے لعل کا شوق تیرے دانت ہیں، چشمہ یاقوت بن جائیں میری آنسو بہانے والی آنکھیں

مغرب بستان دلم رامشرق انوار ساز		شمس من خورشید من مهر جهان تابان من

ترجمہ: میرے دل کے مغرب کو انوارِ مشرق بنا، میرے سورج میرے خورشید میرے جہاں کو روشن کرنے والے

مَطلَعِ ثانِی

یکشب از لطف وکرم شوساعتی مهمان من		فرش راهت دیده من خاکپایت جان من

ترجمہ: کسی رات اپنے لطف وکرم سے تو میرا مہمان ہو، میری آنکھیں تیری فرش راہ تیرے قدموں کی خاک میری جان

خورم آن وقتی که از تشریف فیض مقدمت		برسریرخلد خند د کلبه احزان من

ترجمہ: تیری تشریف آوری کے فیض کے وقت کو میں سمجھوں گا، جنت کے تخت پر میرے غموں کا مجموعہ ہنسیوں میں بدل گیا

ای خوش آن روز ومبارک ساعتے فرخندہ شب || یوسفتانت شود بام ودر کنعان من

ترجمہ: بڑا اچھا ہووہ وقت اوروہ ساعت خوبصورت ہو، کہ تو یوسف ہو کھڑکی اور دروازہ میرا کنعان

صد چمن گل عالم از یک غنچه خندان تو || بحر خون موج چمن زابر شفق باران من

ترجمہ: اس جہاں کے سو پھولوں کے باغ تیری ایک مسکراہٹ ہے، میرے خون کے سمندر پر چمن کی موج کیلئے شفق سے بارش برساؤ

شمع جان کعبه نور دیده بیدار تو || مایه صددیر کرده غفلت مژگان من

ترجمہ: تو شمع جان کعبہ بیدار کی آنکھوں کا نور، میں نے سینکڑوں مرتبہ دیر کی غفلت میرا خوف ہے

گلشن فردوس شاداب ازنم نیسان تو || کلخن دوزخ سیه زاعمال ناشایان من

ترجمہ: گلشن فردوس تیرے آنسوؤں سے شاداب، دوزخ کے درودیوار میرے برے اعمال سے سیاہ

درحریم کعبه دل ورد نامت صبح وشام || نور چشم وراحت جان قوت ایمان من

ترجمہ: میرے کعبہ دل کے حرم میں صبح وشام تیرے نام کا ورد، آنکھوں کا نور جان کی راحت میرے ایمان کی قوت

گردمی بی یادتو گیر م نفس گل می کند || کوری من ظلمت من دردبے درمان من

ترجمہ: اگر ایک سانس بھی تیری یاد کے بغیر لوں تو میرا سانس ختم کر دیا جائے، وہ میرا نابیناپن میری ظلمت تیری یاد میرے درد کا درمان

بستن لب از ثنائے مدح جاه تو بود || ذلت من خواری من حزن من حرمان من

ترجمہ: اگر تیری مدحت ثناء اور عزت کے بیان سے ہونٹ خاموش ہوں، تو یہ میری ذلت خواری پریشانی اور بدنصیبی ہے

ذکر جاه وحشمت واقبال وقرب حضرت || افتخار وعظمت من افسر من شان من

ترجمہ: تیرے مقام وحشمت کا ذکر بخت قرب بارگاہ کا ذکر، میرا فخر عظمت سرتاجی اور میری شان ہے

برسر وتن خرقه فقر وکلاه شوق تو || قلعه بی آفت من بر ج عالی شان من

ترجمہ: سروجسم پر خرقۂ فقر اور تیرے شوق کی ٹوپی، تو میرا قلعہ محفوظ اور برج عالی شان ہے

یادمژگان رساؤ ابروے خمدار تو || ناوک من تیر من قوس اجل فرمان من

ترجمہ: تیری مسکان دلفریبی اور ابروئے خمدار، میرے لئے خنجر تیر اور موت کا فرمان ہے

خاصه فکر گردش چشمت بدفع خصم بد || تیغ برق آمیز من برق شررجولان من

ترجمہ: تیری فکر کا خاصہ گردش تیری آنکھ برے دشمن کیلئے، برق آمیز تلوار میرے لئے آگ برسانے والی

کعبه مسند ورالامت پناها شافعا || ای امان جان من وای حافظ ایمان من

ترجمہ: تو کعبہ مسند اے امت کی پناہ وشفارش کرنے والے، اے میری جان کی امان میرے ایمان کے محافظ

سامانه آمدبردرگهت کزکلک جود || خط بخشائش کشی برنامه عصیان من

ترجمہ: اپنی تکلیف کی وجہ سے تیرے در پر سائل بن کے آیا ہوں کہ اپنی سخاوت کے شہکار سے، میرے گناہوں کے نامہ پر بخشش کی لکیر کھینچ دے

زآب شار فیض نعت خورم وشاداب باد		باغ نظم دلکش من گلشن دیوان من

ترجمہ: تیری نعت کے آب شار سے میں کھاتا ہوں اور خوش رہتا ہوں، دلکش نظم کا باغ میرے دیوان کا گلشن ہے

خالی از نقش خیال مدح حسن تومباد		خال وخط فکرتمن معنی نپهان من

ترجمہ: تیرے حسن کی مدح تیرے نقش کے خیال سے خالی نہ ہو، تیرے تل اور رخسار کی فکر اس معنی میں پوشیدہ ہے

هست در اقلیم ایمان کلب در گاهش صفی		خواجه من والی من سرور وسلطان من

ترجمہ: ایمان کے ملک میں صفی اس درگاہ کا کتا ہے، میرے خواجہ میرے والی اور سلطان و بادشاہ

دست صدقی می زنم اکنون بدامان دعا		ای نمک پرورده مدحت دل من جان من

ترجمہ: اب صداقت سے میں ہاتھ دعا کیلئے اٹھاتا ہوں، جس کا نمک کھایا اسی کی مدحت کرتا ہوں میری جان

تاشفق زاراست دشت صبر از تیغ ستم		تاشرباراست آه سینه سوزان من

ترجمہ: شفق تک آہ وزاری صحرائے صبر میں ظلم کی تلواروں پر، شعلوں کے پیدا ہونے تک آہ وہ سینہ سوزی

کشت جان خصم شرع اقدست سیراب باد		زاب سیل قهر قوم نوح ای خاقان من

ترجمہ: دشمن کی جان ختم کر شریعت سیراب رہے، قوم نوح کے قہر والے سیلاب سے اے سردار

خرمن نابود عمر دشمن دین توباد		عشوه گاهے صرصر عادای شه دوران من

ترجمہ: کھلیان نہ رہے دشمن دین کی عمر تیری ہوجائے، قوم عاد کی آندھی ٹھنڈی ہوا ہوا ے میر سردار

ایضاً له فی تتبع مولنا عبد الرحمٰن الجامع قدس سره السّامی

مولانا عبدالرحمن الجامع قدس سرہ السامی کی اتباع میں آپ نے یہ نعت لکھی

کی بودروزی که عزم یثرب وبطحا کنم		ره بکوی دلبر مه طلعت زیباکنم

ترجمہ: وہ دن کیسا ہوگا کہ میں یثرب وبطحا کے سفر کا ارادہ کروں گا، چاند جیسے محبوب کی گلی کا راستہ لوں گا

کے شب هجران سراید کی دمدصبح وصال		کے بخندم همچو گل کی غنچه دل واکنم

ترجمہ: شب ہجر کیسے ختم ہوگی صبح وصال کیسے آئے گی، کب کلی کی طرح ہنسوں گا کب دل کے غنچہ کو کھولوں گا

هم تراب طیب طیب کشم درچشم جان		هم بخاک پاک مکه دیده رابیناکنم

ترجمہ: وہاں کی پاک مٹی کو میں آنکھوں کی جان بناؤں گا، مکہ کی پاک خاک سے آنکھوں کو بنائی دوں گا

گهه به پهلوطی کنم این ره بسان رابعه		گهه چو بسطامی قدم ازدیده واز سر پاکنم

ترجمہ: کبھی اس راستہ سے پہلوطی کروں رابعہ کی طرح، کبھی بسطامی کی طرح آنکھیں کو پاؤں بنایا اور سر کو پاؤں

کے بود کزاشک چشم خونفشان درراہ دوست	هر دامن پرلاله وهر دشت رادریاکنم

ترجمہ: دوست کی راہ میں آنکھیں خون کے آنسو کب روئیں گی، کہ میں ہر دامن کو پھولوں سے بھرلوں اور ہر دشت کو دریا بناؤں

گهه حریم کعبه راروبم بجا روب مژه	گهه بابواب کریمش جبهه سائی هاکنم

ترجمہ: کب حرم کعبہ میں چہرے کو جھاڑو بنانے کا مژدہ دوں گا، کبھی اس کریم کے دروازہ پر جبیں کو جھکاؤں گا

چشمه زمزم که همجوش زلال کوثر است	سلسبیل آساکشم عمر ابد پیداکنم

ترجمہ: آب زمزم کا چشمہ آب کوثر کے میٹھے پانی کی طرح پر جوش ہے، ان کے چشمہ تک جاؤں تو عمر ابدی پاؤں گا

حجراسود کوبچشم نور عین کعبه است	بوسم وچون مردمک در دیده خودجاکنم

ترجمہ: حجر اسود کہ وہ کعبہ کا نور عین ہے، میں نے اسے بوسہ دیا لوگوں کی طرح آنکھوں کی پتلی میں اس کی جگہ بنائی

گهه فرودآرم سر تسلیم برپائے حطیم	گهه بهر رکنے سجود شوق سر تاپاکنم

ترجمہ: کبھی آکر سر تسلیم حطیم کے پاؤں پر رکھوں، کبھی ہر رکن کیلئے سجدۂ شوق سرتاپاؤں بن جاؤں

هم شوم قربان بصورت ازبرون آن خانه را	هم بصاحب خانه راهے در درون پیداکنم

ترجمہ: میں اس گھر کی صورت پر باہر سے قربان ہوں، صاحب خانہ کے لیے اندر کی راہ پیدا کروں

درضیاے آفتاب عظمت بیچو نیش	هستی شبرنگ خودرانیست سازم لاکنم

ترجمہ: اس کی بے چونی کے آفتاب کی عظمت کی روشنی میں، اپنی ہستی کی رنگ برنگی کی نسبتی کیلئے لا کروں

یارسول الله کمند طره مشکین کشا	تازهر دام کشاکش دل کشا یئهاکنم

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ میرے باندھے ہوئے ہاتھوں کو کھول لے، تا کہ ہر جال کو کھول کر دل کشائی کروں

بشگفد باغم رفیض نوبهار روضه است	از ریاض روضه فردوس استغنا کنم

ترجمہ: میرے باغ کی رونق آپ کے روضہ کی بہار سے ہے، ریاض الجنۃ میں فردوس سے مستغنی ہوتا ہوں

نیست در سر غیر سودای قدم بوست مرا	عمر خضر گربود سر در همین سوداکنم

ترجمہ: محبوب کی قدم بوسی کے سوا سر کا کوئی کام نہیں، مجھے عمر خضر بھی ملے تو انہیں قدموں پر سر رہے

سرنهم بر خاکپایت برندارم تاابد	حشر گربر پاشود من حشر برآن پاکنم

ترجمہ: تیرے قدموں کی خاک پر سر رکھوں نہ اٹھاؤں تا ابد، حشر اگر برپا ہو تو انہیں قدموں پر حشر گزاروں

چشم جانم گرشود آئینه خلد رخت	حاشا لله کآرزوی جنت الماوی کنم

ترجمہ: جان کی آنکھیں تیرے رخ انور کے لیے اگر آئینہ خلد بن جائیں، حاشا للہ کہ میں جنت الماویٰ کی آرزو کروں

هم سرت گردم چو گرون همچوانجم درنثار	گوهراز دیده ودل نقد جان یکجاکنم

ترجمہ: تیرے خیال میں رہوں ستاروں کی طرح گردش میں نثار، آنکھوں اور دل سے موتی کو نقد جاں سمجھ کر اکھٹے کروں

کے رسم در برمجنون تابهر دم لیلئے	از خیال نقش پای ناقه اش پیداکنم

ترجمہ: کیسے پہنچوں مجنوں کے مقام پر کہ ہر دم لیلیٰ کو، ان کی ناقہ کے پاؤں کے نشان کے خیال سے پیدا کروں

غرق طوفان فراقم آن قدر کز سیل اشک	طعنه برسامان ابرومایه در یاکنم

ترجمہ: فراق کے طوفان میں اس طرح غرق کہ آنسوؤں کے سیلاب سے، دریا کے بادلوں پر طعنہ کروں

حدند اروقصه طولانی در دم صفی	همچوجامی دفتر باید دگر انشاء کنم

ترجمہ: صفی کے دم میں لمبے قصہ کی حد نہیں، جامی کی طرح ایک پورا دفتر چاہئے اگر میں لکھوں

مطلع ثانی

کے دمد صبح که بند غنچه دل واکنم	عزم گل گشت بهار یثرب وبطحا کنم

ترجمہ: کب صبح ہو کہ میں دل کے بند غنچہ کو کھولوں، عزم یثرب وبطحا کی بہار وگلستان کا کروں

خورم آنروز ومبارک وقت وفرخ ساعتے	عزم سیر مطلع خورشید بے همتاکنم

ترجمہ: مجھے انتظار ہے اس مبارک وقت بخت والی ساعت کا، کہ بے حدود سورج کے مطلع کی سیر کا ارادہ کروں

دارهم از تنگنای هجروزندان فراق	از سلاسلهائے بارغم سرے بالاکنم

ترجمہ: تمام ہجر کی گھڑیوں اور زندان فراق سے، بارغم کی زنجیروں سے سر کو باہر کروں کب تیرے چہرہ کی کراہت دوست کے لیے ماہ رخ ہوگی، آنکھوں کے لیے نور سینہ کے لیے سرور پیدا کروں

کے بودکریرتوماه رخ زیبادوست	دیده رانور وسر ورسینه راپیداکنم

ترجمہ: کیسے ہوگا دوست کے رخ زیبا کا سورج، آنکھوں کو نور و سرور سینہ پیدا کروں

چشمه زمزم که دردش مایه آب بقااست	در کشم در بحردل آن چشمه رادر یا کنم

ترجمہ: چشمۂ زمزم کہ اس کا درد آب حیات ہے، دل کے سمندر کا دروازہ کھولوں اور اس چشمہ کو دریا کردوں

گهه شوم قربان بگردروضه شاه رسل	گهه بطواف کعبة الله دیده جای پاکنم

ترجمہ: کبھی میں قربان ہوں روضہ شاہ رسل ﷺ پر، کبھی طواف کعبۃ اللہ میں پاؤں کی جگہ آنکھیں رکھوں

کی رسم بربحر گوهر بحری وغواص آن	جستجوی آن گرامی گوهر خودراکنم

ترجمہ: جسے خشکی والے کی رسم موتی کی تلاش میں سمندر کی غوطہ زنی ہے، اس گرامی قدر موتی کی تلاش میں غوطہ زنی کروں

دردم در قعر بحر اندرسراغ آن گهر	آن قدر جوشم که شور محشر برپاکنم

ترجمہ: سمندر کی گہرائیوں میں اس موتی کی تلاش کے وقت، اس قدر جوش ہوتا ہے کہ اس کے شور سے محشر بپا کردوں

چون صدف گیرم بصدر خویش آن در دانه را	همچونیسان پرگهردامان ساحلها کنم

ترجمہ: اپنے سینہ کو سیپ بنالوں اس موتی کیلئے، غوطہ خوروں کی طرح اپنے دامن موتیوں سے بھرا ساحل پہ آؤں

یانبی کم فرصت وبس ناتوانم جذبه	نه که چون وی در طلب امروز رافرداکنم

ترجمہ: یا نبی فرصت کم اور جذبہ ضعیف ہے، نہ اس طرح ہو کہ آج کی طلب میں کل ہو

دارم از سودای هر مویت نجان سرمایه	صد هزاران سر فدای سود این سود اکنم

ترجمہ: آپ کے ہر بال کی محبت کو جان کا سرمایہ پاؤں، اس عشق پر سینکڑوں عاشقوں کے سروں کو قربان کروں

در بیابانی مدینه در سراغ ناقه است	گم شوم تانقش پای دلکشش پیداکنم

ترجمہ: مدینہ کے بیابان میں ناقہ کی تلاش میں، گم ہو جاؤں یہاں تک کہ نقشِ پائے دلکش عظمت کے ظاہر ہو

باغ جانم بشگفداز نو بهار کوی تو	از ریاض دل نهال حب رضوان لاکنم

ترجمہ: میرا باغِ جان آپ کی گلی کی بہار سے شگوفے نکالے، دل کے باغ سے محبت جنت کی نفی کروں

ای خوش آن صحرا که دروئے محمل نازت گذشت	کحل چشم خودغبارراه آن صحراکنم

ترجمہ: کتنا اچھا ہے وہ صحرا جس میں آپ ناز کی سواری کا گزر ہو، اس صحرا کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بناؤں

برسرهرمنزل وادی این راه از سرور	سجده گاهی شکررالبریز سرتاپاکنم

ترجمہ: اس راستے کی ہر منزل کی وادی کو سرور سے، سجدہ شکر کرتے ہوئے اول سے آخر تک بھر دوں

می کشد د ل رانوای بلبلے بستان جام	کے بودیارب که رودریژب وبطحا کنم

ترجمہ: بستاں جام کی بلبل کی دلربا آواز کھینچ رہی ہے، کب ہوگا کہ میں چہرہ یارب یثرب وبطحا کی طرف کروں گا

سر نخواهم سود سرمایه نیابم ای صفی	یکسر موبش بعمرخضراگرسودا کنم

ترجمہ: سر کا فائدہ نہیں چاہتا سرمایہ نہیں پاتا اے صفی، اگر عمر خضر کے بدلے اس کے بال سے کونے کا سودا کروں

ایضاًفِیْ نعْتِ سَیّدِ الْمُرْسَلِین شفِیْعِ الْمُذْنبِیْن عَلَیْه وعَلیٰ اٰلِهِ الصَّلوٰة وَالسلام بِطرِیْقِ الْمُثمن

نعت سید المرسلین شفیع المذنبین ﷺ بطریق المثمن

دوش کین بحرمدورپرزگوهر ساختند	از فروغ شمس عالم رامنورساختند

ترجمہ: دوش کس کا اس گول سمندر کو موتیوں بھرا گیا، پورے جہاں کے فروغ کیلئے اسے منور کیا گیا

فلک مشحون ملک ازماه انورساختند	سبع راسیاره این بحراخضر ساختند

ترجمہ: فرشتوں کے ساتھ پر آسمان اس ماہ انور کیلئے بنایا گیا، سات کو سیارہ وہ اس بحر اخضر کے لیے بنایا گیا

کهکشانی راکه می بینی شناورساختند	اسفل واعلے ومافیها مقدر ساختند

ترجمه: ترجمہ: جو کہکشاں تو دیکھتا ہے چمکدار بنایا اسے خوبصورت بنایا گیا، اسفل، اعلیٰ جو کچھ اس میں ہے اسے مقدار کے مطابق بنایا گیا

مقربان نه طبق با این غزل در ساختند	کای وجودت باعث ایجاد اینهر دوست

ترجمه: نوطبق کے مقربین یہ غزل کہتے ہیں، کہ آپ کا وجود اس دونوں جہاں کے وجود کا سبب ہے

سرورِعالم محمد آن شفیع المذنبین	کلک صنعت مظهرِ حق رحمة للعالمین

ترجمه: سرور عالم محمد ﷺ شفیع المذنبین، وجہ صنعت کا شہکار مظہر حق رحمت للعالمین

خاک روبِ بارگاه اقدسش روح الامین	از طفیل مقدم آن شهسوار ملک دین

ترجمه: جن کی درگاہ کا روح الامین خاکروب، اسی ملک دین کے شہسوار کی آمد کے طفیل

شد وجود اولیاو انبیاء ومرسلین	عرش وفرش و کرسی و افلاک وفردوس برین

ترجمه: انبیاء واولیاء ومرسلین کا وجود بنا، عرش وفرش وکرسی اور جنت البرین بنی

گشت اظهار الوهیت برائے آن امین	آیتین این مظهر لولاک بر نطقم گواه است

ترجمه: اس امین کیلئے اظہار الوہیت ہوا، دو آیات اس مظہر لولاک کی دلیل ہیں

گر نبودی ذات پاکِ آن تسهِ عالی تبار	آدم از کتمِ عدم هر گز نه گشتے آشکار

ترجمه: اگر اس شاہ عالی مرتبہ کی ذات نہ ہوتی، آدم عدم کی پوشیدگی سے وجود میں ظاہر نہ ہوتے

نوح را از قهر طوفانش کجا بودے قرار	ناشدی برجان ابراهیم آتش لاله زار

ترجمه: نوح کو طوفان سے قرار کیسے ملتا، نہ ہوتی ابراہیم علیہ السلام پر آگ گلزار

سوختے موسی بشمع ایمنش پروانه وار	از دم عیسی نگشتی مرده راجانِ دوبار

ترجمه: موسیٰ علیہ السلام آپ کے ایمان کی شمع پر پروانہ وار جلتے، نہ عیسیٰ علیہ السلام کی پھونک سے مردے زندہ ہوتے

گرنبودی اسمه احمد مر اورا یاد گار	غیر آن شاه رسل این درجهٔ علیا کراست

ترجمه: اگر آپ کا نام احمد ان کی یادگار نہ ہوتا، سوائے اس شاہ رسل ﷺ یہ بلند مقام کس کا ہے۔

اے الم نشرح ثنائ سینهٔ سینائے تو	وائے مزمل با مدثر هر یک از اسمائ تو

ترجمه: اے وہ ذات کہ الم نشرح تیرے سینہ کی ثناء ہے، مزمل اور مدثر دونوں تیرے نام ہیں

خلعتِ طه و یسین راست بر بالائے تو	سورهٔ والنجم رمز درجهٔ علیائے تو

ترجمه: طٰہٰ ویٰسین کا لباس آپ تن کو زیبا ہے، سورۃ والنجم آپ کے مرتبہ اعلیٰ کا اشارہ ہے

نسخهٔ والشمس وصف عارض زیبائ تو	آیت انا فتحنا رائتِ والائ تو

ترجمہ: نسخۂ والشمس آپ کے رخ انور کا وصف ہے، آیت انا فتحنا آپ کا جھنڈا ہے

فقرۂ واللیل نعت جعد عنبر سائے تو ۔۔۔ حسبک اللہ کین ہمہ فرقان ترا مدح وثناست

ترجمہ: فقرۂ واللیل آپ کی عنبر جیسی زلفوں کی تعریف ہے، حسبک اللہ کہ یہ سب قرآن آپ کی مدح وثناء ہے

زاشتیاقِ عارضت ای خواجۂ عالی جناب ۔۔۔ جان پر از غم دیدہ پر نم سینہ چاکم دل کباب

ترجمہ: آپ کے رخسار کا ذوق اے خواجۂ علی جناب، جان پرغم آنکھیں پرنم میرا سینہ چاک دل کباب

بیقرار اشکبارم نئے خورے دارم نہ خواب ۔۔۔ زندگی بی روئے زیبائے تو مرگست وعذاب

ترجمہ: بے قرار ہوں اشکبار ہوں نہ کھا رہا ہوں نہ سو رہا ہوں، تیرے رخ ریباء کے بغیر زندگی موت وعذاب ہے

من ندارم طالع بیدار تابینم بخواب ۔۔۔ ای برائے حق برآ از پردۂ خود بے حجاب

• ترجمہ: میں بیدار نہیں ہونا چاہتا جبتک خواب نہ دیکھ لوں، خدا کے واسطے تو باہر آ اپنے پردہ سے بے حجاب

آفتابی آفتابی آفتابی خوش بتاب ۔۔۔ کز فروغِ نور رخسارت دوعالم راضی است

ترجمہ: اے سورج اے سورج بہت اچھا چمک، تیرے رخسار کے نور سے دوعالم روشن ہے

آن شبی وصل کہ آمد جبرائیلِ باصفا ۔۔۔ گفت حق میخواندت برخیز ای صدر

ترجمہ: وہ شب وصل کہ جس میں جبرائیل باصفا آئے، عرش کی خدا بلا رہا ہے اٹھ اے مخلوق کے صدر نشین

بھرپابوست ملائک صف زدہ درھر سما ۔۔۔ نہ فلک از گردشِ خود ماندہ حیران جا بجا

ترجمہ: ہر آسماں پر فرشتے نے صف درصف تیرے پاؤں چومنے کے لیے، نوآسماں اپنی گردش میں حیران جابجا

دررھت بکشودہ حق ابواب جنات العلیٰ ۔۔۔ حوریان باھم زدیدارِ تو دارند مژدھا

ترجمہ: تیری راہ میں اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیے، حوروں نے ایک دوسرے کو تیرے دیدار کا مژدہ دیا

عرش و کرسی با قلم خود را نمودہ آنجلا ۔۔۔ خالق ارض و سما مشتاق دیدار شما است

ترجمہ: عرش وکرسی نے قلم کے ساتھ اپنی جلا دکھائی، خالقِ ارض وسما آپ کے دیدار کا مشتاق ہے

چون شنید این مژدہ از روح الامین خیر البشر ۔۔۔ شاد بر جست از سرِ بالین آمد سوئ در

ترجمہ: جب یہ مژدہ جبرائیل سے خیر البشر نے سنا، خوش اٹھے اور بستر سے دروازے کی طرف آئے

دید بزاق عجیبے بر ق سیر وباد پر ۔۔۔ پانھا رداندر رکاب آن باد شاھی بحر و بر

ترجمہ: دیکھا عجیب براق بجلی کی رفتار ہوا جیسی تیزی والا، اس کے رکاب میں شاہ بحر وبر نے پاؤں رکھا

چون بروئے زین نشست آن خسرو عالی قدر ۔۔۔ از مکان ولا مکان بگذشت در لمح البصر

ترجمہ: اس عالی قدر شہنشاہ نے جب اس زین پرنشت فرمائی، پلک جھپکنے میں مکان سے لامکان چلے

ماند اندر سدره از وی جبرئیل راهِ بر	گفت من نتوانم ای شه رو ترا حق رهنما ست

ترجمہ: سدرہ پر جبرائیل راستے میں ان سے پیچھے رہ گئے، عرض کیا میں نہیں جا سکتا اے شاہ جایئے حق آپ کا راہنما

پس عنان بر داشت آن شاه سریر لامکان	رفت تاجائے که من حیرانم از نام و نشان

ترجمہ: پھر اس شاہ نے تخت لامکان کی طرف باگ موڑی، اس جگہ تشریف لے گئے جس کے نام ونشان سے میں حیران ہوں

محو شد در ذات بیچون رست از چان وچنان	دیدن و گفتن بهم آمیخت بی صوت وبیان

ترجمہ: محو ہو گئے ذات بے چوں میں چوں و چنان کو چھوڑ دیا، دیکھنا اور کہنا مل گیا بغیر آواز و بیاں کے

گفت حق ماؤ توئیم و نیست غیری درمیان	گفت هستی تو نه ام من ای کریم مستعان

ترجمہ: حق نے فرمایا میں اور تو ہے نہیں کوئی غیر درمیان میں، عرض کی تیری ہستی ہے نہ میں ہوں اے کریم مددگار

گفت بخشیدم برویے تو گناهِ امتان	اختیار و حکم تقدیر ورضائ ماترا است

ترجمہ: فرمایا تیرے لیے امتوں کے گناہ بخش دیئے، اختیار حکم اور تقدیر ورضا میری تیری ہے

قدر هجده سال دنیا آن امام المرسلین	بود اندر حجلهٔ بیکیف حق خلوت نشین

ترجمہ: دنیاوی اٹھارہ سال کے قریب وہ امام المرسلین، حق تعالیٰ کے بے کیف حجرہ میں خلوت نشین رہے

هر چه حق گفتے شنیدے آن شهِ ملک یقین	هم ز اسرار نهان وهم ز تحقیقات دین

ترجمہ: ہر جو حق نے فرمایا شاہ ملک یقین نے سنا، وہ اسرار نہاں سے ہو یا تحقیقات دین سے

پس نزول قهقری فرمود آمد بر زمین	سیر او عشرِ یکنفس مے دان یقین

ترجمہ: پھر اس کے بعد زمین کی طرف نزول فرمایا، سیر آپ کی ایک سانس کا دسواں حصہ جان یقینا

حلقه می جنبید وبالین کرم بودش اے امین	قصهٔ مسخ یهودی معجز این ماجراست

ترجمہ: کنڈی ہل رہی تھی اور بستر گرم تھا اے امین، قصہ مسخ یہودی اس ماجرا کا اعجاز ہے

اے ابو بکری تو بر اوج خلافت آفتاب	ای ترا فاروق اعظم غمگسار وفتحیاب

ترجمہ: اے ابوبکر آپ خلافت کی بلندیوں کے آفتاب، اے فاروق اعظم آپ غمگسار و فاتح

ابن عفان جامع قرآن شه عالی جناب	حیدر صفدر علی مرتضی مالک رقاب

ترجمہ: ابن عفان عالی جناب جامع القرآن ہوئے، حیدر صفدر علی المرتضیٰ گردنوں کے مالک

من سگ درگاه اهلِ بیتم از صدق وصواب	بسته اند از حب ایشان در گلوئ من طناب

ترجمہ: میں درگاہ اہل بیت کا کتا ہوں صدق وصواب سے، میرے گلے میں ان کی محبت کا پٹا بندھا ہے

مهر شان کردم صفی از هر دو عالم انتخاب	خاکپائے آل زهرا در دو چشم تو تیا است

ترجمہ: محبت ان کی کا انتخاب کیا صفی نے دونوں جہاں سے، آل زہرا کی خاک پائے تیری آنکھوں میں ہے

وله فی نعته بطریق المسدس

نعت شریف بطریق المسدس

سرِ عاشق فدائ الفت اوست		جان نثارِ قدوم حضرت اواست

ترجمہ: عاشق کا سر ان کی الفت میں قربان، آپ کے آنے پر وہ جانثار

جگر الماس خوار نعمت او است		سینۂ باغ بهار نگهت او است

ترجمہ: ہیرے کا جگر آپ کا نعمت خوار ہے، باغ و بہار کا سینہ ان کی نگہت ہے

دل سر ا پردۂ محبت او است		دیده آئینه دار طلعت او است

ترجمہ: دل ان کی محبت میں حیران ہے، آنکھوں کا آئینہ ان کی زیارت کیلئے ہے

احدی نیست اندرین گلزار		بے تمنای عشق بے سروکار

ترجمہ: کوئی نہیں اس باغ میں، بغیر تمنائے عشق کے بے سروکار

کس بگل دل نهادکس برخار		کس ببرگے خوش است کس به بهار

ترجمہ: کسی نے پھول کو دل دیا کسی نے کانٹے کو، کوئی درخت پر خوش ہے کوئی بہار پر فریفتہ

توئی طوبی وماوقامت یار		فکرهر کس بقدرهمت اواست

ترجمہ: تو خوش ہے اور میرے لیے قامت یار، فکر ہر ایک کی اس کی طاقت کے مطابق ہے

گرچه از عشق داورم بدوکون		گوشه چشم ناورم بدوکون

ترجمہ: اگر چہ عشق کی وجہ سے میں دونوں جہاں میں داور ہوں، اس وجہ سے دونوں جہاں پر ایک نظر بھی نہیں ڈالتا

بخدا گردل آورم بدوکون		کوس شاهی براورم بدوکون

ترجمہ: خدا کی قسم اگر دونوں جہاں پر دل رکھوں، کسے دونوں جہاں کا شاہ بناؤں

منکه سر درنیاورم بدوکون		گردنم زیر بار منت اواست

ترجمہ: میں دونوں جہاں میں سر نہیں اٹھا سکتا، میری گردن ان کے احسان کے نیچے ہے

مطرب دل بگوش جان امشب		گفت ای دورمانده از مطلب

ترجمہ: دل کے مطرب نے جان کے کانوں کو اس رات، کہا اے مطلب سے دور رہنے والے

شکوه یار رامیار بلب		کرچه عاشق کش است ولامشرب

ترجمہ: یار کا شکوہ ہونٹوں پر نہ لا، اگر چہ تو اس کا عاشق ہے پریشان نہ ہو

گرمن الودہ دامن چه عجب	همه عالم گواه عصمت اوست

ترجمہ: اگر میرا دامن آلودہ ہے کیا پریشانی، سارا جہاں اس کی عصمت پر گواہ ہے

پیش زین گرچه بوددفتر چشم	چشم بود ونبود گوهر چشم

ترجمہ: اس سے پہلے اگرچہ میری آنکھ دفتر تھی، آنکھ تھی نہ تھی آنکھ کا گوہر تھا

شد چو مبعوث شمس خاور چشم	نگه دیده گشت اکثر چشم

ترجمہ: جب ہوا مبعوث چشمِ خاورِ شمس، اکثر آنکھ دیکھنے والی ہوئی

بے خیالش مباد منظر چشم	زانکه این گوشه خاص خلوت اوست

ترجمہ: اے منظر چشم بے خیال نہ ہو، کیونکہ یہ گوشہ خاص اس کی خلوت گاہ ہے

نام اوهست صیقل دلها	مهر او دیده راست نورافزا

ترجمہ: ان کا نام دلوں کا صیقل ہے، ان کا چہرہ آنکھوں کا نور بڑھانے والا ہے

درجاتش زفهم ماست ورا	لاتعد است هم ولاتحصیٰ

ترجمہ: ان کے درجات میرے فہم سے ماوراء ہیں، نہ ان کی تعداد ہے نہ شمار ہے

منکه باشم دران حرم که صبا	پرده دارحریم حرمت اوست

ترجمہ: میں کون ہوں اس حرم میں کہ صبا، ان کی حرمت کے حریم میں پردہ دار ہے

تانهاداوقدم بجبه خاک	شد زمین رشک عالم افلاک

ترجمہ: جب انہوں نے خاک کی پیشانی پر قدم رکھا، زمیں عالم افلاک کیلئے رشک گاہ بن گئی

گشت منسوخ دفتر املاک	بتقاضائے آیت لولاک

ترجمہ: دفتر املاک منسوخ ہو گیا، حدیث لولاک کے تقاضہ پر

من ودل گرفداشدیم چه باک	غرض اندرمیان سلامت اوست

ترجمہ: میں اور میرا دل ان پر فدا ہو جائیں تو کیا خوف، غرض ان کے سلامت رہنے میں ہے

قرص خورشید گرچه نورافزاست	لیک مفنی ماه واخترها است

ترجمہ: سورج کی ٹکیہ اگرچہ نور پھیلاتی ہے، لیکن چاند و ستاروں کو ختم کر دیتی ہے

وقت وقت شهنشه بطحااست	لی مع الله گواه این معنی است

ترجمہ: اصل وقت شہنشاہ بطحا کا وقت ہے، لی مع اللہ کا قول اس حقیقت پر گواہ ہے

دورِمجنون گذشت نوبت ماست	هر کراپنجروز نوبت اواست

ترجمہ: مجنوں کا دور گزر گیا اب میرا زمانہ ہے، ہر کسی کی پانچ دن کی باری ہے

نائب حق چواوست دردوسرا	پس کرا زهره وکرایارا

ترجمہ: دونوں جہاں میں وہ جب اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں، پس کس کا اتنا بڑا دل اور کس کے لیے یاری۔

که بجز حکم پانهد عجیبا	اول وآخر اندرین صحرا

ترجمہ: تعجب کہ ان کے حکم کے بغیر پاؤں رکھے، اس صحرا میں ہی اول وآخر ہے

هرگلے نوکه شد چمن آرا	اثراز رنگ بوی صحبت اواست

ترجمہ: ہر نیا پھول جو چمن آرا ہوا، وہ ان کی صحبت کے رنگ وبو کا اثر ہے

کامرانی روز وعشرت شب	بربط وچنگ ونغمه ومطرب

ترجمہ: دن کی کامیابی اور رات کی عیش، گٹار باجا نغمہ وگویا

ساقی وشیشه وشراب عنب	ملت وکیش مذهب ومشرب

ترجمہ: ساقی گلاس اور انگوری شراب، ملت لشکر مذہب ومشرب

ملک عاشقی وکنج طرب	هرچه دارم زیمن صحبت اوست

ترجمہ: ملک عاشقی اور گوشۂ مدہوشی، جو کچھ بھی میرے پاس ہے سب ان کی صحبت کی برکت ہے

هر کراشد بخاک کویش جا	از خودی رست زدبه پشتش پا

ترجمہ: ہر وہ جس کا ٹھکانہ ان کی گلی کی خاک ہوئی، خودی سے چھٹکارا پالیا اس کی پشت پر ٹھوکر ماری

تخت جمشید حشمت کسرا	چشم حق بین خود صفی بکشا

ترجمہ: تختِ جمشید حشمت کسریٰ، اے صفی حق دیکھنے والی اپنی آنکھ کھول

فقر ظاهر مبین که حافظ را	سینه گنجینه محبت اوست

ترجمہ: ظاہر فقر کو نہ دیکھ کہ حافظ کا، سینہ ان کی محبت کا گنجینہ ہے

در مدح شریف حضرت سیّدۃ النسآء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

که دار داین چنین خورشید تابابے که من دارم

ترجمہ: کونسا سورج وہ تابانی رکھتا ہے جو میری ہے

شهاب ثاقب دل نیر جانے که من دارم

ترجمہ: شہاب ثاقب کا دل روشن نہیں جو میرا ہے

ندارم هیچ باک ازآتش دوزخ که در محشر

ترجمہ: نہیں مجھے خوف آتش دوزخ کا کہ محشر میں

کریمه جرم بخش بحر احسانیکه من دارم

ترجمہ: کریم ذات جرم بخشانے والی احسان کرنے والی میری ہے

شفیعه هر دو عالم نورایمان حضرت زهرا

ترجمہ: نورایمان حضرت زہرا شفیعہ رضی اللہ عنہا ہردوعالم

کلید گنج رحمت شد بعصیانے که من دارم

ترجمہ: رحمت کے خزانے کی چابی ہیں میرے گناہوں کیلئے

سگ آل عبائش رابپاافتم سر ش کردم

ترجمہ: ان کی آل عباء کے کتے کے پاؤں پر سر رکھوں گا

بلاگردان شوم قربان کنم جانیکه من دارم

ترجمہ: بار بار جان کو میں ان پر قربان کروں گا

نباشدای صفی تاریک وتنهاخانه گورم

ترجمہ: نہ ہوگا اے صفی میری قبر کا گھر اکیلا وتاریک

زحب أل احمد شمع ایمانے که من دارم

ترجمہ: حب آلِ احمد کی شمع میرے پاس ہے۔

وَلَہٗ فِیْ مَنْقَبَت حضرت الخُلَفَاء الرَّاشدین رضوان اللہ تعَالیٰ عَنْھُم اَجمعین

سحر کز پر تو خورشید خاور		زمین وآسمان گرددمنور

ترجمہ: وہ صبح کہ اس کے خورشید خاور کے عکس سے، زمین وآسمان منور ہوئے۔

نسیم صبح در گلشن زندسر		چو بلبل مطرب جان برکشد پر

ترجمہ: صبح کی ٹھنڈی ہوا گلشن میں سر مارے، پھڑ پھڑانے والے بلبل کی طرح پر ہلائے۔

سرائد این غزل بادیده تر		سرم خاک ره هر چار سرور

ترجمہ: یہ غزل تر آنکھوں کو زیب ہے، میرا سر ان چار سرداروں کی راہ خاک۔

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابا بکر است شمع دین وایمان		عمر سر رشته اسلام وایقان

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ دین وایمان کی شمع، عمر رضی اللہ عنہ رشتۂ ایمان وایقان کا راز

امام کعبه جان است عثمان		علی شاه ولایت میر میدان

ترجمہ: امام کعبہ جان ہیں عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ شاہ ولایت اور میر میدان ہیں

بگویم دمبدم از حب ایشان		سر م خاک ره هر چارسرور

ترجمہ: دم بدم میں ان کی محبت سے کہتا ہوں، میرا سر چاروں سرداروں کی خاکِ راہ پر

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابو بکر است یار غاراحمد		عمر فرمان روائے شرع امجد

ترجمہ: ابوبکر احمد ﷺ کے یار غار ہیں، عمر شریعت مجید کے فرماں روا

زعثمان جمع شداحکام سرمد		علی صقیل گردین محمد

ترجمہ: عثمان سے ہمیشہ والے احکام جمع ہوئے علی دین محمد ﷺ کے صیقل گر ہیں

مراد من شود حاصل چوگردد		سرم خاک ره امر چارسرور

ترجمہ: میری مراد حاصل ہوجائے گی اگر ہوجائے، میرا سران چاروں سرداروں کی راہ میں

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابو بکر تقی صدیق اکبر		عمر فاروق اعظم میر لشکر

ترجمہ: ابوبکر تقی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سربراہ لشکر ہیں

جهان از نور عثمان شد منور		علی مرتضی ساقی کوثر

ترجمہ: نور عثمان رضی اللہ عنہ سے جہاں منور ہوا، علی رضی اللہ عنہ ساقیِ کوثر کے پسندیدہ

بود هر یک شفیع من بمحشر		سرم خاک ره هر چارسرور

ترجمہ: ہو ہر ایک میرا قیامت کے دن شفیع، میرا سران چاروں سرداروں کی خاکِ راہ ہے۔

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابو بکر است خورشید درخشان ‌ ‌ عمر براوج عدلش ماه تابان

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ روشن سورج ہیں، عمر رضی اللہ عنہ انصاف کی بلندیوں کے روشن چاند ہیں

منور ترزنجم ثاقب عثمان ‌ ‌ علی در بحر همت ابر نیان

ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ نجم ثاقب سے روشن تر، علی رضی اللہ عنہ ہمت کے سمندر میں برسنے والے

بود ورددلم اسمای ایشان ‌ ‌ سرم خاک ره هر چارسرور

ترجمہ: میرے دل کا وردان کا نام رہے، میرا سران چاروں سرداروں کی خاک راہ ہے۔

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابو بکر است یار اولینش ‌ ‌ عمر رونق ده اسلام ودینش

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ چار یاروں سے پہلے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ دین واسلام کو رونق دینے والے ہیں

بودعثمان امیر سیومینش ‌ ‌ علی باشد وصے آخر نیش

ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے امیر بنے، علی رضی اللہ عنہ آخر میں ان کے وصی تھے

کسے نبود چو ایشانان قرینش ‌ ‌ سرم خاک ره هر چار سرور

ترجمہ: کوئی بھی ان جیسا نہیں، میرا سران چاروں کی خاکِ راہ ہے

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابوبکر است فردوس معلے ‌ ‌ عمر طوبیٰ انوار تجلے

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ فردوس معلیٰ ہیں، عمر رضی اللہ عنہ طوبیٰ انوار تجلی ہیں

بود عثمان در وقصر محلے ‌ ‌ علی چون چشمه کوثر مصفے

ترجمہ: اس میں عثمان رضی اللہ عنہ خوبصورت محل ہیں، علی رضی اللہ عنہ چشمۂ کوثر کی طرح صاف ہیں

بمحشر بس بود این چار مارا ‌ ‌ سرم خاک ره هر چارسرور

ترجمہ: محشر میں یہ چاروں میرے لئے کافی ہیں، میرا سران چاروں سرداروں کی خاکِ راہ ہے

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابوبکر است شاه ملک ایقان | عمر کشور ستان سالارمیدان

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ ملک ایقان کے شاہ ہیں، عمر رضی اللہ عنہ میدان کے سردار ملک فتح کرنے والے

امیر اهل عرفان است عثمان | علی در صفدری هاشیرمیدان

ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ اہل عرفان کے امیر، علی رضی اللہ عنہ جانبازوں میں شیر میدان ہیں

ببین کین چارتن هستند یکجان | سرم خاک ره هر چار سرور

ترجمہ: دیکھو یہ چاروں ہستیاں یک جان ہیں، میرا سران چاروں سرداروں کی خاکِ راہ ہے

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

ابوبکر است چون عرش معظم | عمر باوسعت کرسی است همدم

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ مثل عرش معظم، عمر رضی اللہ عنہ وسعت کرسی کے ہمدم ہیں

نباشد کلک عثمان از قلم کم | علی بر نسخه لوح ست اعلم

ترجمہ: شہکاری عثمان رضی اللہ عنہ نوک قلم سے کم نہیں ہوگی، علی رضی اللہ عنہ نسخہ لوح کو جاننے والے ہیں۔

تمنای جزین معنی ندارم | سرم خاک ره هر چار سرور

ترجمہ: اس کے علاوہ میری کوئی تمنا نہیں، میرا سر چاروں سرداروں کی خاکِ راہ ہے

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

خداوندا بحق صدق بوبکر | بانصاف عمر فاروق اکبر

ترجمہ: اے اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صدق کے وسیلہ سے، عمر فاروق اکبر رضی اللہ عنہ کے انصاف کے وسیلہ سے

بحلم کامل عثمان داور | بعلم صفدرحیدر دلاور

ترجمہ: عقلمند عثمان رضی اللہ عنہ کے کامل حلم کے وسیلہ سے، صفدر حیدر رضی اللہ عنہ دلاور کے علم کے وسیلہ سے

بلطف خود کنی در روزمحشر | سرم خاک ره آن چار سرور

ترجمہ: روز محشر اپنی مہربانی میں رکھنا، میرا سر چاروں سرداروں کی خاکِ راہ ہے

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

صفی شرمندہ از کردار زشت است	بجز عصیان دگر تخمی نکشت است

ترجمہ: صفی علیہ الرحمہ برے کردار سے شرمندہ ہے، سوائے گناہوں کے کوئی کھیتی کاشت نہیں کی

ولی چون مہر شان در جان سرشت است	بفضل حق سزاوار بهشت است

ترجمہ: لیکن ان کی شرست میں مہربانی فرمانا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہشت کا حقدار بنے گا

بآب چشم تربردل نوشت است	سرم خاک رہ ہر چار سرور

ترجمہ: چشم نم کے پانی سے دل پر لکھا ہے، میرا سر چاروں سرداروں کی خاکِ راہ ہے

ابو بکر وعمر وعثمان وحیدر

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ

مَثنوِیے فی مَدحِ جَنَاب امام رَبّانِیُ محبُوب سُبحَانیے فردیَزانیے کَاشف اسرَار سبع المثانی خَازن رَحمتُ رَحمَانِیُ صدیق ثانی غَوث الخَلائِق غَوّاص الحَقَائِق مَطّلع الرّمُوز وَالاشارات مَنبع الفُیوضِ والبشارات واقف اسرار مُقطّعَات قرانیے ومُتَشَابِهَات فرقَانِیُ قَیّوم رَحمانِی حضرت مُجَدّد اَلف ثانیے رَضِی اللّٰه تَعَالیٰ عَنه وقَدس اللّٰه سَرّہ الاَقدَس

منقبت:

آن محمد طینت واحمد بنام	صاحب تجدید شاہ خاص وعام

ترجمہ: ان کی حقیت محمد اور نام احمد، تجدید کرنے والے عام وخاص کے شاہ

بدرفرقان نیر برج کمال	بانی بنیان دین تاج الرجال

ترجمہ: بدرفرقان برج کمال کے ستارے، دین کی بنیاد درست کرنے والے مردوں کے تاج

فرد کامل کاشف سریقین	داور اقلیم جان سلطان دین

ترجمہ: فرد کامل سریقین کو کھولنے والے، سلطان دین کی جان کے ملک کے سمجھدار

روی پاکش درشمائل بانبی	آن چنان بد کزحسن ابن علی

ترجمہ: ان کا چہرہ پاک عادات میں نبی جیسا، اس طرح سے جیسا کہ وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ

چون صدف عالم چوگوهر بوداو	اندرین اعراض جوهر بوداو

ترجمہ: جہاں کی سیپ میں وہ موتی کی طرح، ان صفات میں وہ جوہر تھے

بعد پیغمبر در اقلیم شهود	این چنین شاهے نامدد روجود

ترجمہ: ملک شہود میں رسول اللہ ﷺ کے بعد، اس طرح کے شاہ کا وجود نہ آیا

از نگاهش بس شقی وراه زن	بایزیدوقت گشت وبوالحسن

ترجمہ: ان کی نظر سے بہت سارے بدبخت اور ڈاکو، اپنے وقت کے بایزید علیہ الرحمۃ اور بوالحسن علیہ الرحمۃ بن گئے

روش گرزندیق دیدی درزمان	صدق ورزیدی و گردیدے به جان

ترجمہ: ان کی عادت اگر زمانہ میں زندیق دیکھے، اس کا صدق زیادہ ہو اور جان گرویدہ ہو

یوسفانه تانقاب از رخ کشود	ماه واختر هانمودند ش سجود

ترجمہ: یوسف علیہ السلام کی طرح جب چہرے سے نقاب ہٹایا، چاند وسورج سجدہ ریز ہو گئے

گشت خاک پای آن عالی قدر	سائر اقطاب راکحل البصر

ترجمہ: اس عالی قدر کی خاک پا، سارے اقطاب کی آنکھ کا سرمہ بنی

گوهر عرفان غرائب سفت او	گوش دل راراز دیگر گفت او

ترجمہ: معرفت کے موتیوں کے عجائب انہوں نے پروئے، دل کے کانوں میں دوسرے راز کہے

دیده حق بین اوبی بیش وکم	یک نظر می دیدتالوح وقلم

ترجمہ: بغیر کمی بیشی کے ان کی آنکھیں حق دیکھنے والی، ایک نظر میں لوح وقلم دیکھ لیتی

قبله اشیای عالم بوده است

ترجمہ: اشیائے عالم کا قبلہ تھے

فرد کامل غوث اعظم بوده است

ترجمہ: فرد کامل غوث اعظم تھے

مَرَاجعَت مُصنّف از مَنقَبَت به نَعت

مصنف کا منقبت سے نعت کی طرف رجوع کرنا

من بمدح آن امام راه نمون	داد معنی داد می لیکن کنون

ترجمہ: میں اس امام کی نعت کی طرف راہ دکھاتا ہوں، انصاف کا معنی ادا کیا لیکن اب

غالب آمداند رین حالت مرا	جذب عشق حضرت خیر الورا

ترجمہ: غالب آیا اس حالت میں میرے لئے، عشق حضرت خیر الوریٰ کا جذب

من بسوی فرع می گشتم دوان	اصل آمد بردسوی خودکشان

ترجمہ: میں فرع کی طرف دوڑ رہا تھا، اصل کی طرف اپنے چہرے کو لایا ہوں۔

داشتم بافرع او گفت وشنو	فرع سوی اصل خودراهم نمود

ترجمہ: میں ان کی فرع کی گفت وشنید میں رہا، فرع کو اصل کی طرف راہ دکھائی۔

زاحمد ظلی همی گفتم سخن	احمد اصلی مقابل شد بمن

ترجمہ: احمد ﷺ کے ظل میں گفتگو کی، احمد اصلی میرے سامنے آ گیا۔

مظهر حق شمع بزم لایزال	نجم ثاقب بدراوج بی زوال

ترجمہ: مظہر حق شمع لا یزال، اوج بے زوال کے چاند نجم ثاقب۔

کلک صنعت موجب اظهار کل	شافع یوم الجزا خیر الرسل

ترجمہ: شہکار صنعت کے اظہار کا وسیلہ بنا، شافع محشر خیر الرسل

او بقلاب محبت درزمان	بردسوئے خود مرابادل کشان

ترجمہ: زمانے میں وہ دلوں کی محبت کو بدلنے والے، اپنی طرف وہ کھینچ کر مجھے لے گئے

چون عنان اختیار از من ربود	پس در معنی بروی من کشود

ترجمہ: جب اختیار کی باگ مجھ سے چلی گئی، پھر معنی کے موتی مجھ پر کھولے گئے

دید طوطی شکر ستان وفا	یافت بلبل گلبن باغ وفا

ترجمہ: شکر کے طوطی نے وفا دیکھی، بلبل نے باغ وفا کی ٹہنی پالی

غمچه گلزارطبع من شگفت	قمر ی بستان جان آمد بگفت

ترجمہ: گلزار طبع کا غنچہ مجھ پر کھلا، جان کے باغ کا قمری آیا اور کہا

لاجرم در شکر این لطف وعطا	می فزایم طرح دیگر درثنا

ترجمہ: یقیناً اس لطف وعنایت کے شکر میں، میں طرح ثانی کو ثنا میں لاؤں گا

گر چه درعجز م زوصف ذات او	گوئم از اسمای زاکیات او

ترجمہ: اگرچہ میں ان کی ذات کے وصف سے عاجز ہوں، ان کی پاک اسماء کا ورد کرتا ہوں

الله الله مدح اسمایش کنم	تازاسمی بامسمی وارسم

ترجمہ: اللہ اللہ ان کے نام کی تعریف کروں، تا کہ ان کے اس بامسمی کو ظاہر کروں۔

گوش نه ای محرم اسرار یار	بشنواز من شرح نام آن نگار

ترجمہ: غور سے سن اے محرم اسرار کے یار، اس محبوب کے نام کی شرح مجھ سے سنو۔

گوش نه بشنوزمن ای یار غار	شرح نام آن شه عالی تبار

ترجمہ: غور سے مجھ سے سن اے یارغار، شرح اس عالی قدر شاہ کے نام کی

آن رسول خاص ومحبوب خدا	سرور کونین وختم الانبیاء

ترجمہ: وہ رسول خاص اور محبوب خدا، سرور کونین وخاتم الانبیاء

قبله گاهی جسم وجان خاکیان	سجده گاهے تارک افلاکیان

ترجمہ: خاکیوں کے جسم وجان کا قبلہ، آسمان کے تارکین کی سجدہ گاہ

از پی مجدوعلا وفتح وباب	شد مسمی بادواسم مستطاب

ترجمہ: بزرگی بلندی فتحِ باب کے لیے، ان کے خوبصورت نام کو مسمّی بنایا گیا

درکلام اقدس ربانیش	هست مسطور آن دونام نامیش

ترجمہ: ربانی کلام اقدس میں، لکھے ہوئے ہیں ان کے دونام

گفت اندرمژده قول مسیح	اسمه احمد تعالیٰ الله صریح

ترجمہ: قول مسیح میں مژدہ دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے ان کا صریح نام احمد بتایا

هم مکرر چند جااندرسور	حق محمد گفت داداز وے خبر

ترجمہ: سورتوں میں مکرر مرتبہ، محمد اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور خبر دی

در رشاد هر دو عالم این دو نام	هر یکی خاصیتے داردتمام

ترجمہ: دونوں جہاں کے ہر ذرے میں یہ دونام، ہر ایک مکمل خاصیت رکھتا ہے

عالم روح وملک راتربیت	درنخست از اسم احمد بوده است

ترجمہ: عالم روح اور ملک کی تربیت، خاص طور پر اسم احمد سے کی گئی

واز محمد فیض ارشاد وهدا	میر سدارواح هم اجسادرا

ترجمہ: محمد سے فیض رشد وہدایت، پہنچتا ہے ارواح واجسام کو بھی

زانکه شامل هست این نام شریف	باهمه اجساد وارواح لطیف

ترجمہ: جس کو یہ نام بزرگ شامل ہے، وہ تمام اجسام وارواح سے ہے لطیف

هریکی این نام رادرقرب حق	ماورای خلق امرونه طبق

ترجمہ: ہرایک اس نام کو قرب حق میں، سوائے مخلوق اور نواطباق کے

یک ولایت ازپی عزوکرم	هر یکی راهست از قدروعظم

ترجمہ: ایک ولایت اس کی عزت وکرم سے، ہرایک کی عزت وکرم ہے

آن ولایت که زنام احمد است	از محمد بااحداقرب تراست

ترجمہ: وہ ولایت جو نام احمد سے ہے، وہ محمد کی ولایت سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے

زانکه آن میمی که احمد شدازو	هست دراسم محمد یک بدو

ترجمہ: وہ میم جو احمد میں ہے اس سے، ہے اسم محمد میں دوگنا

نکته باریک آمداینجا ای عزیز	کومکو افتاد درعشق تمیز

ترجمہ: نکتہ اس جگہ باریک ہے اے پیارے، کہ عشق کی تمیز میں نہ پڑ

گرنگویم بسته ماند سردوست	ور بگوئم معز بشگافد بپوست

ترجمہ: اگر میں نہ کہوں تو راز بند رہے گا اے عزیز، اگر میں کہوں تو چھلکا مغز کو پھاڑ دے گا

ورنگویم دل نمے گیر وقرار	ور بگویم چون شود انجام کار

ترجمہ: اور اگر میں نہ کہوں تو دل کو قرار نہیں، اور اگر کہوں تو کام مکمل کیسے ہوگا

اندرین جاچون صراط آمد سخن	حق نگهداردزلغزش پای من

ترجمہ: اس راستے میں جب بات آگئی ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے میرے پاؤں کانپ رہے ہیں

نیست گرچه مقصد جانم صفے	زاین دواسمی غیر یکذات نبی

ترجمہ: اگرچہ میری جان صفی کا مقصد نہیں، ان دوناموں سے سوائے ایک ذات نبی

لیک من در فرق شرح این دومیم	همچوبرگ بیدمی لرزم زبیم

ترجمہ: لیکن ان دونوں میموں کے فرق بیان کرنے سے، میں خوف کی وجہ سے بانس کے طرح کانپ رہا ہوں

این معارف پس عجیب ات وشگرف	مشکل است اظهار این معنی بحرف

ترجمہ: یہ معارف بڑے عجیب ولطیف ہیں، الفاظ میں یہ مفہوم ادا کرنا مشکل ہے

حلقه میمیکه اندراحمد است	از غوامض های سرایزداست

ترجمہ: وہ حلقہ میم جو احمد میں ہے، اللہ تعالیٰ کے اسرار کی گہرائی سے ہے

هم کنایت از تعین روح اواست	هم اشارت که قریب است وبدوست

ترجمہ: وہ کنایہ روح سے ہے، جو اشارہ قریب کا ہے وہ اس سے ہے

لی مع اللہ جرعہ جام ویست ‖ خطبہ لولاک برنامی وی است

ترجمہ: لی مع اللہ اس جام کا ایک گھونٹ ہے، لولاک کا خطاب اس نام سے ہے

یاابیت وعندرب آرام اواست ‖ مَنْ رَاٰنِی قَدْ رَاَی الْحَقّ کام اواست

ترجمہ: رات گزارنا اور آرام ان کا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا یہ اس کا مقصد ہے

ہم ازاین میم است کزخیر البشر ‖ احمد بی میم آمد ورخبر

ترجمہ: اسی میم سے ہے جو ہے خیر البشر سے، احمد بغیر میم کے آیا ہے حدیث پاک میں

گفت قبل از میم روحی وجسد ‖ خلعت نامم احدبوداز احد

ترجمہ: کہا میم سے پہلے جسم اور روح، میری خلعت کا نام احد سے احد تھا

وزمحمداین دومیم بافتوح ‖ یک تعین از جسد دیگرزروح

ترجمہ: اور محمد سے دومیم فتوحات کے ساتھ، ایک سے تعین جسم کی اور دوسرے سے روح کی

نقش بست اسمی محمد زان دومیم ‖ کرددربرخلعت نورآن قدیم

ترجمہ: نقش باندھا ان دومیم سے اسم محمد کا مخلوق کے اندر اس نور قدیم کو رکھا۔

حلقہ ھای آن دومیم عارضی ‖ کردور گوش از برای نبدگی

ترجمہ: ان دومیم کے دائرے، ان کو بنایا بندگی کی کان

پس محمد چون احد باشد قدیم ‖ نیست حالت چزدوطوق آند ومیم

ترجمہ: پھر محمد احد کے طفیل جب ہوا قدیم نہیں ہے حالت دوطوق کے میم میں آنے کی

لیک چون آمد شد از بدء ظھور ‖ بعد ھر الفی تغیر درامور

ترجمہ: لیکن جب ہوا آنا ظہور کی ابتداء کے بعد، ہر ہزار سال کے بعد احکام میں تغییر

لاجرم اندرتعین جسم آن ‖ بعد الد آمد فتور ناگھان

ترجمہ: یقیناً اس جسم کی تعیین میں، ہزار کے بعد اچانک فتور آ گیا

آن تعین میم اولایش شکست ‖ جای اوالف الوھیت نشست

ترجمہ: پہلی میم کی تعیین ختم ہوگئی، اس کی جگہ پر الوہیت کا الف آ گیا

شد مبدل میم باالف ‖ تامحمد گشت احمد در الف

ترجمہ: پہلی میم الف سے بدل گئی، یہاں تک کہ ہزار میں محمد احمد ہو گیا

چون تعین میم جسمانی گست ‖ آن تعین روحیش قوت گرفت

ترجمہ: جب میم جسمانی کی تعیین گزر گئی، اس کی تعیین روحی قوت پکڑ گئی

قرب دیگر یافت روح پاک او	جان فدای حلقه فتراک او

ترجمہ: اس کی روح پاک نے دوسرا قرب حاصل کیا، اس کی جدائی پر جان فدا ہوئی

بعد زین حالت بدیوان احد	عزآن سرور فزون آمد زحد

ترجمہ: اس حالت کے بعد دیوان احد میں، اس سردار کی عزت بڑھ گئی حد سے

کاربارشاز دو طوق بندگی	بایک آنجامیدآن هم معنوی

ترجمہ: اسے کے بوجھ کا کام طوق بندگی سے، ایک کے ساتھ دوسرے کا معنوی انجام ہے

ای خوش آن دم که کمال آن وحید	از دو طوق بندگی بایک رسید

ترجمہ: کتنا اچھا ہے وہ وقت کہ اس یکتا کا کمال، بندگی کے دوطوق سے ایک میں پہنچ جائے

غنچه اقبال او گل گل شگفت

ترجمہ: اس کے بخت کے غنچہ نے پھول در پھول کھلا دیئے۔

بعد زان سر یست که ناید بگفت

ترجمہ: اس کے بعد وہ راز ہے جو کہا نہیں جا سکتا۔

وَلَه اَیْضاً فِیْ مَدحه الشریف قدسنا اللّٰه تَعَالیٰ بسرّه الاقدس

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی منقبت

دوش تامد نظر رخساره دلداربود	بیگل رویش نگه دردیده خاربود

ترجمہ: نظر کی انتہاء تک دلدار کے رخسار پر نظر رہے، بغیر پھول کے اس کے چہرے کو دیکھنا میرے لیے کانٹا ہے

گاه در دیر وحرم گهه خانقاه ومیکده	در بدر بسیار گردیدیم دردل یار بود

ترجمہ: کبھی جواخانہ اور حرم کبھی خانقاہ ومیکدہ، دربدر بڑا گھوما دل میں یار رہا

گاه در بتخانه گه در مسجد وگه میکده	هر طرف رفتیم مارا جلوه دلدار بود

ترجمہ: کسی وقت بت کدہ کبھی مسجد اور کبھی مے خانہ، جس طرف بھی گیا جلوۂ دلدار دیکھا

بانی دین شیخ احمدشاه تجدید هزار	فخر عالم شرف انسان خواجه ابرار بود

ترجمہ: بانئ دین شیخ احمد ہزار کی تجدید کے شاہ، فخر عالم شرف انسان خواجۂ ابرار ہوئے

از کمال لطف دردرج دل تنگم سپرد	آن در مکنون که باوزاحمد مختاربود

ترجمہ: کمال لطف سے دل کے درج کرنے میں تنگی میرے سپرد تھی، وہ در مکنون جو احمد مختار سے تھا

وصف در گاهش چگویم آنکه چون بیت العتیق		کعبه ارباب دل یاقبله احراربود

ترجمہ: اس کی درگاہ کی کیا وصف بیان کروں کہ وہ مثل بیت العتیق کے، ارباب دل کا کعبہ یا قبلہ احرار تھا

ازنسیم مصرعه عاشق گل باغم شگفت		شبکه در دل جلوه رنگین خیال یار بود

ترجمہ: صبح کی تازہ ہوا سے عاشق کے مصرعہ نے میرے باغ کا پھول کھلا دیا، وہ رات کہ دل میں خیال یار کا رنگین جلوہ تھا

آنچه برداز من برهن جام مئے ساقے صفی		زهد وتقویٰ وریاباجبه وستار بود

ترجمہ: وہ جو مجھ کو جام شراب ساقی برہنہ کر گیا، زہد وتقویٰ تھا اور جبہ ودستار ریا بن گیا۔

وَلَهٗ فِی مدح الشَّرِیف حضرت خَواجه سرمَست بَاده قَیّوم اِمَامِ مُحَمّد مَعْصُوم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالیٰ عنه

منقبت حضرت خواجہ سرمست بادہ قیوم امام محمد معصوم رضی اللہ عنہ

قطب دوران امام معصوم است		فردوران امام معصوم است

ترجمہ: قطب دوراں امام معصوم ہیں، فرد دوراں امام معصوم ہیں۔

قبله انس وسجده گاه ملک		کعبه جان امام معصوم است

ترجمہ: انسانوں کا قبلہ فرشتوں کی سجدہ گاہ، کعبۂ جاں امام معصوم ہیں۔

پای تاسرچو آیت رحمت		فضل واحسان امام معصوم است

ترجمہ: سر سے پاؤں تک رحمت کی نشانی، فضل واحسان امام معصوم ہیں۔

خواجه خواجگان شیخ شیوخ		پیر پیران امام معصوم است

ترجمہ: خواجۂ خواجگان شیخ الشیوخ، پیر پیران امام معصوم ہیں۔

در بشر نور قدس حق روپوش		سر سبحان امام معصوم است

ترجمہ: انسانوں میں نور حق پوشیدہ، سر سبحان امام معصوم ہیں۔

قطب ارشاد قبله عالم		شاه شاهان امام معصوم است

ترجمہ: قطب ارشاد قبلۂ عالم، شاہ شاہاں امام معصوم ہیں۔

در قنادیل جان حق جویان		شمع ایمان امام معصوم است

ترجمہ: جان کی قندیلوں میں حق تلاش کرنے والے، شمع ایمان امام معصوم ہیں

بجگر تشنه زلال وصال		آب حیوان امام معصوم است

ترجمہ: جگر تشنہ وصال زلال کے لیے، آبِ حیات امام معصوم ہیں

بعد اصحاب تابعین کبار		شرف انسان امام معصوم است

ترجمہ: اصحاب تابعین کبار کے بعد، انسان سے بزرگ امام معصوم ہیں

زان امانت که عاجز آمد چرخ		حامل آن امام معصوم است

ترجمہ: وہ امانت جس سے آسمان عاجز آیا، اُس کے حامل امام معصوم ہیں

بالوهیت ورسالت وبعث		نص وبرهان امام معصوم است

ترجمہ: الوہیت ورسالت اور بعثت، سب کی نص اور دلیل امام معصوم ہیں

ای صفی در وصعب جان ترا		چیست درمان امام معصوم است

ترجمہ: اے صفی تیرے لئے جان کی تکلیف مشکل، کیا ہے امام معصوم کی امان میں ہے

وَلَه اَیضاً فِی مَدحِه الشَّرِیفِ قدس الله تعالیٰ سرّه الاقدس

منقبت امام معصوم قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس

حجة الله امام معصوم است		آیت الله امام معصوم است

ترجمہ: امام معصوم حجۃ اللہ ہیں، امام معصوم اللہ تعالیٰ کی نشانی ہیں

قطب قیوم وغوث هردو ثقل		ولی الله امام معصوم است

ترجمہ: قطب، قیوم، غوثِ جن وانس، ولی اللہ امام معصوم ہیں

در جهان قائم مقام رسل		کیست بالله امام معصوم است

ترجمہ: زمانہ میں قائم مقام رسل ہیں، کون ہیں قسم اللہ امام معصوم ہیں

جالس حضرتش جلیس خدااست		رؤیت الله امام معصوم است

ترجمہ: آپ کے پاس بیٹھنے والا خدا کے پاس بیٹھنے والا ہے، رؤیت اللہ امام معصوم ہیں

دست بردست بعد دست نبی		بیدالله امام معصوم است

ترجمہ: ہاتھ پر ہاتھ رکھنے والا (بیعت کیلئے) نبی ﷺ کے ہاتھ کے بعد، اللہ کے ہاتھ پر وہ امام معصوم ہیں

نائب کامل رسول خدا		شهدالله امام معصوم است

ترجمہ: رسول خدا کے نائب کامل، دیدار خدا کرنے والے امام معصوم ہیں

خضر راه صفی بکعبه ذات

ترجمہ: کعبہ ذات کی طرف صفی کیلئے خضر راہ

شکر لله امام معصوم است

ترجمہ: اللہ کا شکر امام معصوم ہیں

فِیْ مَدحِ قدوۃ العُلَمائِ الرّاسِخِین وارث الانبیآئِ وَالْمُرسَلِیْن کاشف اسرار قرآن مَجِیْد شیخ مُحمد سَعِیْد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

منقبت قدوۃ العلماء الراسخین وارث الانبیاء والمرسلین کاشف اسرار القرآن المجید شیخ محمد سعید رضی اللہ عنہ

پری خوابے کہ من دیدم نمی گنجد بہ تعبیری

ترجمہ: جس پری چہرے والے کو میں نے خواب میں دیکھا وہ تعبیر میں نہیں آسکتا

شود مجنون مصور گر کشدر نگش بتصویری

ترجمہ: مصور بھی مجنوں بن جائے اگر ان کی تصویر بنائے

علاج نیست جزمے کہنہ درد غفلت مارا

ترجمہ: میری غفلت کے درد کا علاج سوائے پرانی شراب کے کچھ نہیں

شکست توبہ لازم شد نخواہم کرد تقصیری

ترجمہ: اس کیلئے توبہ توڑنا لازم ہے میں گناہ کرنا نہیں چاہتا

ندارم قاصدے تانامہ سوئے دوست بنویسم

ترجمہ: میرے پاس قاصد نہیں کہ دوست کی طرف خط لکھوں

ہمیں بس اضطرابے دل بود ایمائے تحرپری

ترجمہ: دل کا یہی اضطراب ہے تحریر لکھتے وقت

بیزم عیش بے لعل تومستان بگاھت را

ترجمہ: بزم زندگی میں تجھ سے لعل کے بغیر مست نگاہ والوں کیلئے

نباشد موج مے در ساغر جان کم ززنجیرے

ترجمہ: ساغر جان کی شراب میں موج زنجیر سے کم نہیں

غبارم توتیائے چشم طور ودیدہ بیضااست

ترجمہ: تیرا غبار میری آنکھوں میں چشم طور وید بیضا سے کم نہیں

منم خاکسترے برق نگاھی جلوہ تاثیرے

ترجمہ: جلوۂ تاثیر کی برق نگاہی سے میں جل گیا

بگلشن بے گل روئے توچون سیرھوس گیرم

ترجمہ: گلشن میں تیرے چہرے کے پھول کے سوا میری ہوس کیسے سیر ہو

بچشم غنچہ پیکان است وھر شاخ گلشن تیرے

ترجمہ: اس کا ہر غنچہ بھالا ہے اور ہر شاخ تیر ہے

بھار گریہ غم کوکہ ویران خانہ دل را

ترجمہ: غم کیلئے رونا دل کے ویران خانہ کیلئے بہار ہے

بجز سیل سر اشک دیدہ دشوار است تعمیرے

ترجمہ: سوائے آنسوؤں کی اینٹ کے تعمیر مشکل ہے

بکام تلخ وجان خشک افیون خوارھجر انت

ترجمہ: مقصد تلخ وجان خشک کیلئے تیرا ہجر افیون ہے

خیال بوسہ کنج لبت شھد است ھم شیرے

ترجمہ: تیرے لبوں کے کنارے کا بوسہ میرے لئے شہد اور دودھ ہے

چمن سر سبز وگل خندان ھو شاداب بلبل مست

ترجمہ: چمن سرسبز ہنستے پھول ہوا خوشگوار بلبل مست

بھارآمد مبارک باد بردیوانہ زنجیرے

ترجمہ: بہار آئی مبارک ہو لیکن دیوانہ زنجیروں میں ہے

زتراجرمی وزھد خشک گرآگاہ شوی زاھد

ترجمہ: تیرے جرم اور زہد خشک سے اگر آگاہ ہو جائے زاہد

عبادت لعن میگوید تراطاعات تکفیرے

ترجمہ: عبادت پر لعنت بھیجے اور تیری طاعات کی تکفیر کرے

زموج خط خشک بوریاخواندم کہ اے زراق

ترجمہ: خشک موج کے حصہ کو بوریا کہتا ہوں اے رزاق

تراتعظیم تعزیراست استشھاد تشھیرے

ترجمہ: تیرا تعظیم کرنا تعزیر ہے اور استشہاد تشہیر ہے۔

به بیماری نگاهش قاصدے دیگر نمے باید

ترجمہ: بیماری کیلئے اس کی نگاہ کے علاوہ کوئی دوسرا قاصد نہیں چاہیے

بجز در ودرون وناله دل آه شبیگری

ترجمہ: سوائے اندر کے درد نالہ دل اور رات کی آہ وزاری

شهنشاهی ولایت مظهر حق خازن الرحمة

ترجمہ: شہنشاہ ولایت مظہر حق خازن الرحمۃ

دراقلیم صباحت سرور ملک یمین میرے

ترجمہ: اقلیم صباحت کے سردار ملک یمین کے سربراہ

خلیل آسا امام راهنمابرجاده خلت

ترجمہ: مثل خلیل راہنمائے امام خلت کے منصب پر

ندیده زیر گردون دیده انجم چنین پیرے

ترجمہ: آسمان کے نیچے انجمن کی آنکھ نے ان جیسا پیر نہیں دیکھا

سعید واسعد مسعود بخستے آیت فضلے

ترجمہ: سعید اور اسعد اور مسعود بخت وفضیلت کی نشانی

مس نحس شقاوت راسعادت بخش اکسیری

ترجمہ: شقاوت کے عیب کے لئے کیمیا سعادت بخش اکسیر

دراین بستان نوائے بلبل بیدل خوشم آمد

ترجمہ: اس باغ میں بلبل بے دل کی آواز اچھی لگتی ہے

برنگ غنچه خوابے دیده ام ای صبح تعبیری

ترجمہ: غنچہ کے رنگ میں خواب دیکھا اے تعبیر صبح

در آغوش خیالم آن پری پیکرنمے گنجد

ترجمہ: میرے خیال کی آغوش میں وہ پری پیکر نہیں سماتا

صفی تاشیشه هستی است نتوان کردتسخیرے

ترجمہ: اے صفی جب تک شیشۂ ہستی ہے اس کی تسخیر نہیں ہوسکتی

در مدح شریف تاجُ الاَولیَا وارث الانبیا قیوم زمان مُجدد مائۃ ثَانِیُ عَشَرَ غَوثُ الجِنّ وَالبشر کاشف اسرار لی مَعَ اللہ حَضرت شیخ حَاجی مُحَمّد صِبغَۃ اللہ رَضِی اللہُ تَعَالیٰ عنہ

منقبت تاج الاولیاء وارث الانبیاء قیوم زمان بارھویں صدی کے مجدد غوث الانس والجن کاشف اسرار لی مع اللہ حضرت شیخ حاجی محمد صبغۃ اللہ ﷛

گویم اکنون از امام المتقین	بانی دین کاشف سر یقین

ترجمہ: اب میں کہتا ہوں امام متقین کے متعلق، بانی دین یقین کاشف سر یقین

شمس عرفان بدراوج کبریا	نور مطلق شمع بزم اجتبا

ترجمہ: شمس عرفان اوج کبریا کے چاند، نور مطلق شمع بزم اجتباء

غوث اعظم مرجع جن وبشر	شاہ تجدید سن اثنا عشر

ترجمہ: غوث اعظم مرجع جن وانس، بارھویں صدی کی تجدید کے شاہ۔

فرد یزدان مظہر معصو م حق	قطب دوران مبدء قیوم حق

ترجمہ: فرد یزدان مظہر معصوم حق، مبدء قیوم حق قطب دوران۔

عیسیٰ جانہا کلیم طور دل	صبغۃ اللہ کعبہ دل نور دل

ترجمہ: جانوں کے عیسیٰ طور دل کے کلیم، صبغۃ اللہ کعبۂ دل نور دل۔

از خوارق واز کرامات عجیب	بود بیحد وحساب اور انصیب

ترجمہ: خوارق وکرامات سے عجیب، بے حد وحساب ان کا نصیب۔۔

بالاصالت بود آن صاحب کمال	ثانی شیخ خود اندر حال وقال

ترجمہ: اصالت سے تھے وہ صاحب کمال، اپنے شیخ ثانی حال وقال میں۔

چون شہ کنعان در اقلیم شہود	گوی از اخوان بطفلی در ربود

ترجمہ: اقلیم شہود میں شاہ کنعان کی مثل، بچپن میں ہی اپنے بھائیوں سے آگے نکل گئے۔

ہمچو والدآن شہ کون ومکان	تاج عالم بود فخر انس وجان

ترجمہ: وہ شاہ کون ومکان اپنے والد کی طرح، تاج عالم تھے فخر انس وجان۔

خلعت قیومی اورابد ببر	افسر غوثیتش برفرق سر

ترجمہ: خلعت قیومیت ان کے لائق وہ اپنے والد سے لے گئے، سر کی مانگ سے وہ افسر غوثیت پر۔

عروة الوثقیٰ باوگفت وشنید	بهر این مسکین بشارتیٔ که دید

ترجمہ: عروۃ الوثقیٰ نے ان سے کہا اور سنا، اس مسکین کو بشارت دی

گفت از نسل تو آید در وجود	بوالعجب فردیے بالطاف ودود

ترجمہ: فرمایا تیری نسل سے وجود میں آئے گا، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ابوالعجب

کویگانه عصر خود باشد چومن	بل خیلفه حق بوداندرزمن

ترجمہ: وہ وحید زمانہ ہوگا میری طرح، بلکہ اپنے زمانہ میں خلیفہ حق ہوگا

برهمه ذرات عالم زامر هو	همچو خور تابنده باشد نوراو

ترجمہ: تمام ذرات جہاں پر اس کا امر ہوگا، سورج کی طرح اس کا نور چمکے گا

از محیط فرش تاعرش علا	جمله زویابند ه ارشادوهدا

ترجمہ: عرش وفرش کے احاطہ سے، سب اس سے رشد وہدایت پائیں گے

اندر این دیر کهن زان نامدار	در وقوع آید عجائب روزگار

ترجمہ: اس پرانے قلعہ میں اس نامدار سے، عجائب روزگار وجود میں آئیں گے

ای خدای پاک بیچون وچنان	دستگیر وچاره بیچارگان

ترجمہ: اے خدائے پاک بے چون وچنان، دستگیر اور بے چاروں کے چارہ۔

این صفی بشکسته دل مسکین گدا	دار وامید عطابی انتها

ترجمہ: اس شکستہ دل صفی مسکین گدا کو، عطا فرما امید عطابے انتہاء۔

حامل بارامانت شد بجهل	لطف کن از قوتش آوربفعل

ترجمہ: جہل سے تیری امانت کا متحمل ہوا، رحم فرما اپنی قوت سے اس کے کام بنا۔

برسر ش از چارسوصد آفت است	دست بر گیرش که وقت رافت است

ترجمہ: اس کے سر پر چاروں اطراف سے سینکڑوں آفات ہیں، اس کا ہاتھ پکڑ کہ رحم کا وقت ہے۔

از حواس خمسه خسته جان شده	شش جهت راچار طبعش ره زده

ترجمہ: حواس خمسہ سے اس کی جان خستہ ہوگئی، چھ جہات کیلئے چار طبائع نے راہ بند کی۔

خاطرش اندرشش وپنج ابتراست	نردجانش پای بندشش دراست

ترجمہ: اس کے دل میں چھ اور پانچ سے ابتر ہے، اس کی جان میں چھ پاؤں بند ہیں۔

یونسش در بطن ماهی شد زبون	از کرم آورزظلماتس برون

ترجمہ: اس کے یونس زبوں حالی سے مچھلی کے پیٹ میں ہے، اپنے کرم سے اسے باہر لا

ماه کنعانش فتاده درچهے	نیردل زیرا برناگهے

ترجمہ: اس کے کنعان کا چاند کنوئیں میں ہے، اس کے دل کے چراغ کو روشن کر

ای بحق شاه قرآن مجید	کن در آغوش آنچه در گوشم رسید

ترجمہ: اے بحق شاہ قرآن مجید، وہ آغوش میں لا جو میرے کان میں ہے

وی بحق سائر رَبّانییان	گوهر گنج نهانش کن عیان

ترجمہ: تمام ربانیین کے وسیلہ سے، پوشیدہ خزانہ ظاہر فرما

تاکند جان اندران حالت نثار

ترجمہ: تا کہ اس حالت میں جانثار کرے

هردل افسرده رابخشد بهار

ترجمہ: ہر دل افسردہ کو بہار بخشے

دَرمَدح شَرِیف واقف اسرار تَنزِیل صَاحِب کمال وَتکمِیل قُدوَۃُ العَاشِقِین امَام العَارفِین عَارف بے بَدِیل شیخ مُحَمَد اسماعیل رَضِی اللّٰہ تعَالیٰ عنہ

منقبت واقف اسرار تنزیل صاحب کمال وتکمیل قدوۃ العاشقین امام العارفین عارف بے بدل شیخ محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ

دلا چگونه نشینی زدیدن گلزار	بیابسیر گلستان که آمداست بهار

ترجمہ: اے دل باغ کے دیکھنے سے تو کیوں بیٹھا ہے، آ گلستان کی سیر کر کہ بہار آئی ہے

چه بسته تو دراین موسم بهار زبان	بگوطوطی شیرین بیان شکرگفتار

ترجمہ: اس موسم بہار میں تو نے زبان کیوں بند کی، طوطی شیریں بیان کی طرح میٹھی باتیں کر

بمدح شاه ولایت زبان خودکن پاک	بوصف اهل صفاصاف سازاین منقار

ترجمہ: شاہ ولایت کی تعریف کے ساتھ اپنی زبان پاک کر، اہل صفا کے اوصاف سے اس منہ کو پاک کر

بمدح قدوۀ اقطاب شیخ اسمٰعیل	نماتر نم رنگین که سامع انداخیار

ترجمہ: قدوۃ اقطاب شیخ اسماعیل کی تعریف کے ساتھ، رنگین گفتگو کر کہ پسندیدہ لوگ سن رہے ہیں

جمال اهل حقیقت کمال مجد وعلا	چراغ نور طریقت بمجلس ابرار

ترجمہ: جمال اہل حقیقت کمال بزرگی و بلندی، چراغ نور طریقت مجلس ابرار میں

امام سرور عشاق عارفان زمان	ظهور شمس هدابر گزیده جبار

ترجمہ: امام لذت عشاق عارفان زماں، شمس ہدایت کا ظہور جبار کے برگزیدہ

گرفته است از و افتخار قطبیت	ولایت است از و در جهان باستشهار

ترجمہ: ان سے افتخار قطبیت حاصل کیا گیا، پورے جہاں میں ان سے ولایت مشہور ہے

دلش چو فج اسرار فیض ربانی است	جبین او شده بی شبهه مصدر انوار

ترجمہ: جب ان کا دل اسرار فیض ربانی کا منبع ہے، ان کی جبیں بے شبہ مصدر انوار ہے

غلام همت آن قطب شد صفی که دلش	شده است مطلع انوار مصدر اسرار

ترجمہ: صفی کی ہمت ان کی غلام ہوئی کہ ان کا دل، مطلع انوار اور مصدر اسرار بنا

در مدح شریف قطب الاقطاب غوث الاجناب سرمست باده قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنه

منقبت سر قطب الاقطاب غوث الاجناب سرمست بادہ قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم رضی اللہ عنہ

دل ازان غلام معصوم است	دیده آن غلام معصوم است

ترجمہ: دل غلام معصوم علیہ الرحمہ سے ہے، آنکھیں اس غلام معصوم علیہ الرحمہ کی ہیں۔

عاشقانه بسمع جان بشنو	داستان غلام معصوم است

ترجمہ: عاشقانہ روح کے کانوں سے سن، یہ داستان غلام معصوم کی ہے۔

کعبه جان سجده گاه ملک	آستان غلام معصوم است

ترجمہ: کعبۂ جان سجدہ گاہ فرشتہ، آستانۂ غلام معصوم علیہ الرحمہ ہے۔

جنت اهل دل دراین عالم	خاندان غلام معصوم است

ترجمہ: اس جہاں میں اہل دل کی جنت، خاندان غلام معصوم علیہ الرحمہ ہے۔

رائج الوقت در جهان امروز	زرکان غلام معصوم است

ترجمہ: آج اس جہاں میں رائج الوقت، سکہ غلام معصوم علیہ الرحمہ کی کان کا ہے۔

چیست روشن ترازماه وخورشید	دودمان غلام معصوم است

ترجمہ: چاند و سورج سے کونسی چیز زیادہ روشن ہے، وہ غلام معصوم علیہ الرحمہ کا چراغ ہے۔

هر کجا عاشقیکه زنده دل است	جانفشان غلام معصوم است

ترجمہ: ہر جس جگہ عاشق زندہ دل ہے، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ پر جان چھڑکتا ہے۔

نخل طوبیٰ وسدرہ لاہوت	آشیان غلام معصوم است

ترجمہ: نخل طوبیٰ اور سدرہ لاہوت، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا آشیانہ ہے۔

روضہ خلد گلشن فردوس	بوستان غلام معصوم است

ترجمہ: روضہ خلد گلشن فردوس، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا بوستان ہے۔

اعظم از عرش اوسع از کرسی	لوح جان غلام معصوم است

ترجمہ: عرش سے بڑا اور کرسی سے وسیع، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی جان کی تختی ہے۔

بر تر از عرش و رفعتش شانے	بے نشان غلام معصوم است

ترجمہ: عرش سے برتر اس کی شان کی بلندی، بے نشان غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

مطلع شمس خاور نبوے	شرق جان غلام معصوم است

ترجمہ: نبوی سورج کی کرنوں کے طلوع ہونے کی جگہ، مشرقِ جان غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ ہے

آنچہ می تافت بردل صدیق	در روان غلام معصوم است

ترجمہ: وہ جو صدیق اکبر کے دل پر چمکا، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی روح میں ہے۔

چون عمر نطق اودرآخر کار	بلسان غلام معصوم است

ترجمہ: عمر رضی اللہ عنہ کی طرح بولنے والی آخرکار، زبانِ غلام معصوم ہے۔

آن متاعی کہ داشت ذی النورین	بدکان غلام معصوم است

ترجمہ: وہ متاع جو ذوالنورین کے پاس تھی، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی دوکان پر ہے

پرز الوان نعمت حیدر	خوان جان غلام معصوم است

ترجمہ: نعمت حیدر کے کھانوں سے پر، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی جان کا دستر خوان ہے

آنچہ ظاہر شد از مجددالف	در نہان غلام معصوم است

ترجمہ: وہ جو مجدد الف ثانی سے ظاہر ہوا، وہ غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں ہے

مظہر مہر عروۃ الوثقیٰ	لعل کان غلام معصوم است

ترجمہ: عروۃ الوثقیٰ کے نگینوں کا مظہر، غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی کان ہے

آن جمالی کہ صبغۃ اللہ داشت	بعد ازان غلام معصوم است

ترجمہ: وہ جمال جو صبغۃ اللہ کے پاس تھا، ان کے بعد غلام معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے

نسخه جامع همه اقطاب	ترجمان غلام معصوم است

ترجمہ: تمام اقطاب کا جامع نسخہ، ترجمان غلام معصوم علیہ الرحمۃ ہے

ای خوشابخت کایں گدا امشب	مهمان غلام معصوم است

ترجمہ: کیسا اچھا وہ بخت ہوگا کہ آج رات، مہمان غلام معصوم علیہ الرحمۃ ہے

دین وایمان جسم وجان صفے	درامان غلام معصوم است

ترجمہ: صفی کا دین وایمان اور جسم وجان، غلام معصوم علیہ الرحمۃ کی امان میں ہے

اَیْضاً فِی مَدْحِهِ الشریف رَضی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنه

آپ کی ایک اور منقبت

جان بیمار عمش رابامسیحا کارنیست	در د عاشق را دواجز شربت دیدار نیست

ترجمہ: اس کے غم میں بیمار کا مسیحا سے کوئی کام نہیں، عاشق کے درد کی دوا سوائے شربت دیدار کے نہیں

مظهر رنگین خیال جلوه جان بخش یار	جزدل حیر ت پر ست ودیده بیدارنیست

ترجمہ: جلوۂ جان بخش یار کے خیال کا مظہر رنگین، سوائے حیرت پرست دل اور بیدار آنکھوں کیلئے کچھ نہیں

ترک دنیاکرده پابرافسرشاهی زدن	در طریق عشقبازان کمتر ازاین کارنیست

ترجمہ: دنیا کو ترک کیا افسر شاہی پر لات ماری، عاشقوں کے مسلک میں اس سے کمتر کوئی کام نہیں

رهرواندر خواب غفلت رهزن حال خود است	وای برآنکس که در راه خطر بیدارنیست

ترجمہ: خوب غفلت میں رہنے والے اپنے حال کے خود ڈاکو ہیں، افسوس اس پر کہ جو پرخطر راہ میں بیدار نہیں

راز مئے خواران چه داندزاهد ظاهرپرست	که بجز طاعت فروشی کاراین مکارنیست

ترجمہ: مے خواروں کا راز کیا جانے زاہد ظاہر پرست، کیونکہ اس مکار کا کام طاعت فروشی کے سوا کچھ نہیں

قطب عالم فرددوران شاه معصوم ولے	کم زاصحاب رسل درمجمع ابرار نیست

ترجمہ: قطب عالم فرد دوان شاہ معصوم لیکن، اصحاب رسل کی طرح ان جیسے مجمع میں نیک نہیں

این جواب آنکه درمدحش غیاثی گفته است	کم زشاه نقشبند وخواجه احرار نیست

ترجمہ: یہ جواب جوان کی مدحِ غوثیت میں کہا گیا، شاہ نقشبند اور خواجۂ احرار سے کم نہیں

هست مصراع دل ازرنگین کلامت الصفے	نیست یک خاروخس کو صید چمن گلندانیست

ترجمہ: یہ ایک مصرعہ ہے تیرے دل سے رنگین کلام کا صفی، یہ چمن گلزار سے ایک تنکہ و کانٹا نہیں

دَرمَدح شَریف حضرت مولٰنا جَلال الدّین رُومِی قُدّس اللّٰہ سرہ العزیز

منقبت حضرت مولانا جلال الدین رومی (قدس اللہ سرہ العزیز)

بود هستی چو حباب است تو هم میدانی ❊ زندگی نقش بر آب است تو هم میدانی

ترجمہ: زندگی دانے کی طرح ہے تو بھی جانتا ہے، زندگی پانی پر نقش کی طرح ہے تو بھی جانتا ہے

عمر براق تراز برق بهار است درو ❊ عالمی پابر کاب است تو هم میدانی

ترجمہ: زندگی کا براق بہار کی بجلی سے تیز ہے اس میں، ایک جہاں پابرکاب ہے تو جانتا ہے

اهل محفل بفغانند که در حجله شمع ❊ پرپروانه حجاب است تو هم میدانی

ترجمہ: اہل محفل کا شور ہے کہ شمع کے کمرے میں، پروانے کا پر حجاب ہے تو بھی جانتا ہے

ساقی از لطف بده جام شرابے که مرا ❊ خوشتر از قند گلاب است تو هم میدانی

ترجمہ: اے ساقی مجھے اپنے لطف سے شراب کا جام دے کیونکہ وہ میرے لئے، گلقند سے اچھا ہے تو بھی جانتا ہے

قطب اقطاب شه روم جلال الدینم ❊ عارف عالی جناب است تو هم میدانی

ترجمہ: قطب الاقطاب شاہ روم جلال الدین ہیں، عارف عالی جناب ہیں تو بھی جانتا ہے

جان او سجده گه عالم قدس است و دلش ❊ کعبه اهل صواب است تو هم میدانی

ترجمہ: ان کی جان سجدہ گاہ عالمِ قدس اور ان کا دل، کعبۂ اہل صواب ہے تو بھی جانتا ہے

نیست او ختم رسل لیک کلامش بهدا ❊ معجزام کتاب است تو هم میدانی

ترجمہ: وہ ختم الرسل نہیں لیکن ان کا کلام ہدایت میں، ذی اعجاز کتاب ہے تو بھی جانتا ہے

فیض روحش پی سر سبزی بستان وجود ❊ الله الله چو سحاب است تو هم میدانی

ترجمہ: ان کی روح کا فیضان بستان وجود کی شادابی کیلئے، اللہ اللہ بادل کی طرح ہے تو بھی جانتا ہے

جان پناهازشر دیو رجیم هشدار ❊ دل زدستانش کباب است تو هم میدانی

ترجمہ: جان پناہ شیطان رجیم کے شر سے ہوشیار رہ، دل اس کے ہاتھ میں کباب ہے تو بھی جانتا ہے

چیست آن جرعه رنگین که تو دارے در جام ❊ گفت آن باده ناب است تو هم میدانی

ترجمہ: وہ رنگین گھونٹ جو تیرے جام میں ہے کیا ہے، کہا وہ پرانی شراب ہے تو بھی جانتا ہے

گرخماریست دلت زودبمئے خانه درآ ❊ صیقل زشراب است توهم میدانی

ترجمہ: تیرادل اگر خمار میں ہے آمئے خانہ میں آ، جان کا صیقل شراب سے ہے تو بھی جانتا ہے

ضبط انفاس خوش است آنکه درین حجله شمع	پرپروانه حجاب است تو هم میدانی

ترجمہ: سانس کا ضبط اچھا ہے کیونکہ حجرۂ شمع میں، پروانے کا پر حجاب ہے تو بھی جانتا ہے

صفی این مصرعه دل دوزغیاث الدین است

ترجمہ: صفی علیہ الرحمۃ یہ مصرعہ غیاث الدین کا دل موہ لینے والا ہے

علم بے عشق حجاب است تو هم میدانی

ترجمہ: علم بے عشق حجاب ہے تو بھی جانتا ہے

قَدْ فَرَغْتُ مِنْ تَسْوِيْدِ الْخَاتِمَةِ بِالسَّلَامَةِ وَنَسْئَلُ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی حُسْنَ الْخَاتِمَةِ مَعَ الْكِرَامَةِ لِيْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلِجَمِيْعِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

رُبَاعِیْ لِجَامِعِهٖ عفی عَنْهُ وَاَرْضَی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

میں یہ خاتمہ لکھنے سے سلامتی کے ساتھ فارغ ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالی سے عزت کے ساتھ حسن خاتمہ کا اپنے لئے اور سارے مسلمانوں اور جمیع امت محمد یہ ﷺ کیلئے سوال کرتا ہے اس سے امین ثم امین برحمتک یاارحم الراحمین۔

اس کتاب کے جمع کرنے والے کی رباعی عفی عنہ رضی اللہ عنہ

تمت بالخیر

نازم بقلم چومانی خرده نگار	زآغاز دتوسطش رساند آخر کار

ترجمہ: میں قلم پر ناز کرتا ہوں خوبصورت چہرے والے کی طرح، آغاز سے درمیان میں آخر کام پہنچا

گفتم تجرد که نام تاریخش گوی	گفتاکه قد بعمده المقامات شمار

ترجمہ: میں نے کہا کہ آؤ اس کا نام تاریخ کہو، کہا کہ تحقیقاً عمدۃ المقامات کہہ لو

تاریخ اولیاء

المعروف بالہامات غیبیہ فی سلاسل سیفیہ

از تصانیف

عارف باللہ حضرت ابوالاسفار علی محمد البلخی

(دامت برکاتہم العالیہ)

ناشر

دربار عالیہ سیفیہ

باڑہ منڈ یکس کھجوری خیبر ایجنسی، پشاور

بطور ضمیمہ لیا گیا

فصل بیست ونهم

جناب حضرت شهید صاحب قدس الله سره

اسم ایشان حاجی شاه محمد ضیاء الحق میباشد و بنام میان ضیاء الحق نیز یاد شده و شهرت ایشان درین طریقه بنام حضرت شهید و ایشان شهید میباشد صاحب گلدسته کرامات شمسیه حاجی شاه محمد ضیاء الحق ذکر نموده عبارت آن این است حضرت غوث العالمین قدوة المحققین زبدة العارفین حاجی شاه محمد ضیاء الحق و الدین المعروف بحضرت شهید قدس الله سره العزیز و در جائے دیگرے بنام ایشان شهید نیز یاد کرده اند برادر اعظم ایشان حضرت محمد فضل الله در عمدة المقامات: ص: ۴۹۰: بنام میان ضیاء الحق یاد کرده اند درینجا بسیار اشخاص اشتباه خواهد کرد از جهة عدم تفرقه بین اسماء ایشان مثل شاه ضیاء الحق و میان ضیاء الحق و محمد ضیاء الحق و حاجی شاه ضیاء الحق و حضرت شهید و ایشان شهید جناب ایشان پسر حضرت بی بی صاحبه میباشد که درین طریقه بنام حضرت بی بی قیومة شهرت دارند موصوفه خواهرزادهٔ عینی حضرت حاجی صفی الله قدس الله سره میباشد و از طرف پدر از احفاد حضرت شاه غلام محمد قدس الله سره میباشد که در ترجمه حضرت میانجی صاحب قدس الله سره نقشه نسب نامهٔ شان مفصل ذکر خواهد شد موصوف در تمام دوره سلوک همراه مرشد ایشان حضرت حاجی صفی الله قدس الله سره همراه بوده و در سفر حرمین شریفین نیز مصاحب بوده اند و بعد از وفات حسرت آیات مرشد خود عازم ماوراء النهر شدند که درین سفر برادر اعظم ایشان حضرت میان محمد فضل الله معروف به حضرت حاجی مؤلف عمدة المقامات و والده ماجده ایشان حضرت بی بی صاحبه نیز همراه شان بودند بعد از زیارات اماکن مقدسه و مزارات متبرکات بخارا واپس عازم شدند چون در مزار شریف واقع ام البلاد بلخ رسیدند حضرت بی بی صاحبه بتاریخ دوازدهم ربیع الاول روز جمعه ۱۲۱۸ هجری دران بلدهٔ متبرکه رحلت نموده در گنبد شرقی روضهٔ حضرت علی کرم الله وجهه مدفون شدند وبعد ازین بقیهٔ عمر ایشان در ترویج طریقهٔ عالیهٔ ونشر اخلاق مصطفویة در بلدة کابل حماها الله عن الآفات والتزلزل سپری شد و خلافت ایشان قرار بعضی سخن های سماعی که از بعضی دوستان شنیده بودم از طرف حضرت بی بی صاحبه عرف بی بی قیومة والده ایشان بوده بلکه ازین سخن هم کسی اطلاع نداشت که بی بی صاحبه والده ایشان شهید است و اینقدر میگفتند که درین سلسله یک شخصی از مستورات هم میباشد فقط راقم الحروف درین باب نهایت بذل المجهود نمودم قول صحیح وقطعی این است که حضرت ایشان مرید و خلیفه حضرت حاجی صفی الله میباشد و حضرت بی بی صاحبه نیز خلیفه حضرت حاجی صاحب میباشد ولی اینقدر فرق دارد که از والدهٔ ماجده ایشان نیز به بشارات عالی و اشارات متعالی سرفراز شده اند لذا بآوردن بی بی صاحبه در بین حضرت ایشان شهید و حضرت حاجی صفی الله قدس الله سرهما ضرورت نماند۔

زبدۃ العارفین شاہ ضیاء عرف جناب حضرت شہید صاحب (قدس اللہ سرہ)

آپ کا اسم شریف حاجی شاہ محمد ضیاء الحق علیہ الرحمۃ ہے اور میاں ضیاء الحق علیہ الرحمۃ کے نام سے بھی آپ کو یاد کیا جاتا ہے اور اس طریقہ عالیہ میں آپ کی شہرت حضرت

شہید ﷫ کے نام سے ہے۔ آپ شہید ہوئے تھے صاحب گلدستہ کرامات شمسیہ نے حاجی شاہ محمد ضیاء الحق ﷫ آپ کا نام بیان کیا ہے ان کی عبارت بعینہ نقل کرتے ہیں۔ ''حضرت غوث العالمین قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین حاجی شاہ محمد ضیاء الحق والدین معروف حضرت شہید قدس اللہ سرہ العزیز اور دوسری جگہ آپ کو شہید کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے آپ کے بڑے بھائی حضرت محمد فضل اللہ ﷫ صاحب عمدۃ المقامات نے ص: ۴۹۰: پر آپ کو میاں ضیاء الحق کے نام سے یاد کیا ہے اس جگہ پر کئی لوگوں کو نام کی وجہ سے اشتباہ ہو جاتا ہے مثلاً شاہ ضیاء الحق ﷫، میاں ضیاء الحق ﷫، محمد ضیاء الحق ﷫، اور حاجی شاہ ضیاء الحق ﷫ اور حضرت شہید ﷫ اور آپ شہید ﷫ حضرت بی بی صاحبہ قیومہ صاحبزادے ہیں آپ حضرت حاجی صفی اللہ قدس سرہ کی بھانجی ہیں اور والد کی طرف سے حضرت شاہ غلام محمد قدس سرہ کی اولاد سے ہیں حضرت میاں نجی صاحب قدس اللہ سرہ کے احوال میں ان کا مکمل نسب نامہ ذکر کیا جائے گا اور آپ تمام دورہ سلوک میں اپنے مرشد کریم حضرت حاجی صفی اللہ قدس اللہ سرہ کے ہمراہ تھے اور سفر حرمین میں بھی ساتھ تھے اور اپنے مرشد کریم ﷫ کی وفات حسرت آیات کے بعد ماوراء النہر کی طرف روانہ ہوئے اس سفر میں آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں فضل اللہ معروف حضرت حاجی ﷫ صاحب عمدۃ المقامات اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی صاحبہ بھی ساتھ تھیں آپ اس سفر سے واپسی بخارا کی زیارات مقدسہ اور متبرک مزارات کی زیارت کے لیے روانہ ہوئیں جب ام البلاد بلخ میں مزار شریف میں پہنچے ۱۴ ربیع الاول ۱۲۱۸ھ کو وہاں پر رحلت فرمائی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روضہ مبارکہ کے مشرقی گنبد میں مدفون ہوئیں اور اس کے علاوہ باقی عمر آپ کی طریقہ عالیہ کی ترویج اور اخلاق مصطفویہ کی نشر واشاعت میں کابل شہر اللہ تعالیٰ اسے آفات سے بچائے وہاں گزری اور آپ کی خلافت کے بارے میں بعض دوستوں سے سننے میں آیا ہے کہ وہ حضرت بی بی صاحبہ عرف بی بی قیومہ جو آپ کی والدہ ہیں ان کی طرف سے ہے بلکہ اس کی جستجو کسی کو اطلاع نہیں کہ آپ والدہ حضرت شہید ﷫ ہیں بلکہ اس قدر بھی کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک خاتون بھی ہیں راقم الحروف نے اس معاملہ میں کافی کوشش کی ہے جس کے نتیجہ میں صحیح اور قطعی بات یہ سامنے آئی ہے کہ حضرت صاحب مرید وخلیفہ حضرت حاجی صفی اللہ قدس سرہ کے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ آپ کو والدہ ماجدہ کی طرف سے بھی بشارات عالیہ اور اشارات متعالیہ سے نوازا گیا لہٰذا آپ کے اور حضرت صفی اللہ قدس سرہما کے درمیان بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کا واسطہ لانے کی ضرورت نہیں۔

وصاحب گلدستہ کرامات شمسیة که مجددی الاصل واز عین این خاندان است نیز از ذکر بی بی صاحبه استعفا نموده در ذیل شجره حضرت صاحب کوهستان چنین میفرماید واو شان (شاه محمد ضیاء الحق) مرید مکرم وخلیفه وسجاده نشین معظم قیوم ربانی غوث صمدانی مجدد مأته ثالث عشر مسمی باسم ابو البشر سرگرده اهل الله حاجی محمد صفی الله المعروف قیوم الجهان قدس سره انتهی۔۔۔ گلدستۂ کرامات شمسیه ودر سلاسل سائر حضرات که بعد از حضرت حاجی صفی الله قدس سره بوده اند نیز از بی بی صاحبه تذکر نشده وازان جمله است سلسله حضرت صاحب نور المشایخ قدس الله سره العزیز دلیل دیگر ازین بهتر برادر ایشان حضرت۔۔۔۔۔ در کتاب مستطاب عمدة المقامات: ص: ۴۹۰: از جمله چهارم نفر خلفاء حضرت حاجی صفی الله شمرده اند عبارتش این است وبرادر عینی این فقیر میان ضیاء الحق نیز مجاز از ایشان (حاجی صفی الله قدس الله سره) است وصاحب حالات بلند ومعارف ارجمند واز خدمت حضرت قیوم جهان وحضرت بی بی صاحبه به بشارات واشارات متعالی سرفراز اند انتهی تنها ازین عبارت اینقدر مفهوم میشود که ایشان

از حضرت بی بی صاحبہ نیز کسب کردہ اند ولی مأذون و مجاز بودن ایشان قطعی از طرف حضرت حاجی صاحب صفی اللہ قدس سرہ میباشد و اگر این موضوع را منظور داشتہ باشیم کہ ھر دو ذکر شود چگونہ ذکر شود مرید از حضرت حاجی صاحب و خلافت نیز از طرف آن بودہ در اسناد کہ معتبر میدانند ھمین دو موضع است کہ اول و آخر یعنی ارادت و خلافت از یک نفر حاصل شدہ باشد اما درین قسمت کہ بی بی صاحبہ پیر صحبت ایشان بودہ و از ان استفادہ نمودہ اند موضع دیگر است در ایراد اسناد ھمان اول معتبر است مانند کسیکہ از یک شخص صاحب کمال مرید شود و خلافت ھم از طرف آن شخص برایش اعطاء گردد و از دیگر خلفاء مرشد خود نیز کمالات حاصل کند برای این شخص ضرور نیست کہ در بین خود و مرشد خود دیگر اشخاصیکہ از ان ھا استفادہ باطنی کردہ ذکر نماید تدبر فافھم۔

ترجمہ: اور صاحب گلدستۂ کراماتِ شمسیہ جو مجددی الاصل اور عین اسی خاندان سے ہیں انہوں نے سلسلہ کے بیان میں اس مقام پر بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کا ذکر نہیں کیا اور حضرت صاحب کوہستان نے بھی شجرہ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ آپ حضرت شاہ محمد ضیاء الحق مرید مکرم و خلیفہ و سجادہ نشین معظم قیوم ربانی غوث صمدانی مجدد تیرھویں صدی مسمی ابو البشر سربراہ اہل اللہ حاجی محمد صفی اللہ المعروف حضرت قیوم جہاں قدس سرہ ہیں اور صاحب گلدستہ کرامات شمسیہ نے جو سارے حضراتِ سلاسل کے بارے میں لکھا ہے اور اس میں بھی حضرت حاجی صفی اللہ قدس سرہ کے بعد حضرت بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کا ذکر نہیں اور ان سب میں حضرت نور المشائخ قدس سرہ کے سلسلہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں سب سے بہتر دلیل آپ کے بھائی صاحب عمدۃ المقامات ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۴۹۰ (اس کی تفصیل پہلے لکھی جا چکی ہے) لکھتے ہیں کہ حضرت حاجی صفی اللہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ چہارم اس فقیر کے برادر عینی میاں ضیاء الحق ہیں جو آپ حاجی صفی اللہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ مجاز ہیں اور صاحب حالات بلند و معارف ارجمند ہیں اور حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ سے اور حضرت بی بی صاحبہ سے بشارات و اشارات عالیہ سے سرفراز ہیں۔ صرف یہی عبارت ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا سے بھی کسب فیض کیا ہے۔ لیکن مجاز و مأذون ہونا صرف قطعی طور پر حضرت حاجی صفی اللہ قدس سرہ سے ہی ہے اور اگر اس موضوع کو ہم نظر میں بھی رکھیں تو صرف دونوں کا ذکر ہوا ہے اور مرید و خلیفہ آپ صرف حضرت حاجی صفی اللہ قدس سرہ کے ہی ہیں اور اگر سند کا اعتبار کریں تو یہ دو جگہیں ہیں جن میں اول و آخر یہ ہے کہ آپ کو خلافت ایک شخصیت سے حاصل ہے لیکن یہ تقسیم کرنا کہ آپ کی پیر صحبت حضرت بی بی صاحبہ ہیں اور ان سے اذن و خلافت ہے یہ دوسری بات ہے۔ یہ مثال اس شخص کی ہوگی کہ وہ ایک صاحب کمال شخصیت کا مرید ہوتا ہے اور اس سے اذن و خلافت حاصل کرتا ہے اور اپنے پیر کے دوسرے خلفاء سے بھی استفادہ کرتا ہے۔ اور کمالات حاصل کرتا ہے تو اس کیلئے ضروری نہیں کہ اپنے اور اپنے پیر کے درمیان ان خلفاء کی سند کا بھی ذکر کرے جن سے استفادہ کیا ہے۔ اسے خوب سمجھ لیں۔

و دیگر حضرت ایشان شھید را قصہ ایست عجیب در آیا میکہ بزیارات حضرات خواجگان وارد بخارا شدند بادشاہ بخارا ایشان را با برادر کلان ایشان محمد فضل اللہ مؤلف کتاب عمدۃ المقامات کہ درین سفر ھمراہ بودند دعوت نمود و حضرت ایشان شھید باوجود مقامات بلند و معارف عام ـــ از علوم رسمی حصۂ کمتر داشتند و برادر ایشان حضرت محمد فضل اللہ فاضل و جامع علوم مروجہ بودند در اثناء دعوت پادشاہ مسئلۂ شرعی از حضرت ایشان شھید سوال کرد برادر ایشان در جواب مبادرت در زیدہ مسئلہ را حل

کردند از جهة اینکه مبادا حضرت میان ضیاء الحق حجالت شده از دربار شاهی بیرون شوند ازین حادثه حضرت ایشان شهید اندوه گین شده شب در زیارت حضرت خواجه بهاء الدین قدس الله سره العزیز رفتند واحوال خود را بواسطه آن عالی مقام بدر بارِ رب الارباب عرض نمودند وهم شب دران بقعه مبارکه خواب کردند صبح بعد از خواب تمام علوم ومعارف دو چند برایش حاصل شده بود وتألیفات زیادی از ایشان یادگار ماند که همه آن دلالت بر علم لدنی ایشان دارد ازان جمله کتاب مفتاح الحقائق است که نهایت مسائل دقیق در علم تصوف دران کتاب درج است وکذا اشعار های زیادی در نعت سرور کائنات علیه افضل الصلوات والتسلیمات ومدح دیگر بزرگانِ دین ازو یادگار است۔ رحلت ایشان بتاریخ روز عاشورا ۱۲۵۵ھ هجری واقع شده زیارت ایشان در نجراب واقع در دره حضرت فرخ شاه ولی که از اجداد کبار ایشان است آن جا میباشد وهر دو بزرگوار دریک مقام وجود دارند۔ انا لله وانا الیه راجعون۔ واین چند اشعار در مرثیه ایشان از حضرت میان محمد اکرم سندی خلیفه ایشان که از قریه ڈاسوڑی ملک سند میباشد، یادگار است که در مرثیه مرشد خود انشاء نموده اند:۔

ترجمہ: حضرت شہید ﷫ کا ایک عجیب واقعہ ہے کہ جب آپ حضرات خواجگان علیہم الرحمہ کے مزارات کی زیارت کیلئے بخارا گئے آپ کے ساتھ بڑے بھائی محمد فضل اللہ بھی تھے جو عمدۃ المقامات کے مؤلف ہیں تو اس وقت بخارا کے بادشاہ نے آپ کی دعوت کی حضرت شہید ﷫ باطنی مقامات کی بلندی کی وجہ سے روحانیت کی طرف زیادہ توجہ رکھتے تھے اور علوم رسمیہ کی طرف زیادہ شغف نہ تھا اور آپ کے بھائی محمد فضل اللہ ﷫ علوم مروجہ کے فاضل وجامع تھے اس دعوت کے دوران حضرت شہید ﷫ سے ایک شرعی مسئلہ دریافت کیا جس کے جواب میں جلدی کرتے ہوئے آپ کے بھائی نے فوراً جواب دے دیا اس بات کا خیال کرتے ہوئے کہ بھائی ضیاء الحق ﷫ کا مطالعہ اتنا وسیع نہیں ہے کہیں اس مسئلہ میں انہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور وہ دربار شاہ سے چلے نہ جائیں۔ حضرت شہید ﷫ اس معاملہ میں کافی پریشان ہوئے اور اس رات حضرت شاہ بہاؤالدین نقشبند ﷫ کے مزار شریف پر تشریف لے گئے اور وہاں پر اپنے احوال کا ذکر کیا اور آپ حضرت عالی مقام قدس سرہ کے وسیلہ سے اللہ رب الارباب وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اور وہ رات وہیں بسر کی اور صبح جب بیدار ہوئے تو تمام علوم ومعارف علم لدنی کے طریقہ سے آپ کو عطا کئے جا چکے تھے اور سابقہ حیثیت سے اب دوگنی ترقی دے دی گئی تھی اس کے بعد آپ نے جتنی تالیفات بھی یادگار چھوڑیں سب کی سب آپ کے علوم ومعارف کے لدنی ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک کتاب مفتاح الحقائق ہے جس میں علم تصوف کے دقیق مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح بہت سارے اشعار نعت نبی ﷺ اور دوسرے بزرگان کی منقبت میں آپ کی یادگار ہیں اور علوم ومعارف کا خزانہ ہیں۔ آپ کا وصال مبارک دس محرم الحرام ۱۲۵۵ھ میں ہوا آپ کا مزار شریف نجراب میں درہ حضرت فرخ شاہ ولی میں واقع ہے یہ بزرگ آپ کے اجداد میں سے ہیں۔ اور دونوں بزرگ ایک مقام میں آرام فرما ہیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

اور یہ چند اشعار آپ کے مرثیہ میں حضرت میاں محمد اکرم سندھیؒ جو آپ کے خلیفہ تھے اور سندھ کے شہر ڈاسوڑی سے تعلق رکھتے تھے نے لکھے ہیں انہوں نے یہ اشعار اپنے مرشد کے بارے میں خود لکھے تھے ان کی یادگار کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

اے در یغا بلبل عرفان پرید		زین جهان سوی جنان فرد وحید

توجمه: اے پیچھے رہنے والے بلبل معرفت اڑ گئی، اس جہان سے جنت کی طرف فرد وحید

در محرم همچو شاه کربلا		روز قتل شه حسین گشته شهید

توجمه: محرم الحرام میں شاہ کربلا کی طرح، شہادت حسین کے دن شہید ہوئے

زین غم وزین سوز باهر مخلصین		دردهائے غم عجائب شد پدید

توجمه: اس غم اور سوز سے ہر مخلص مرید میں، غم واندوہ کے عجائب پیدا ہوئے

بُد مرید حضرت شاه صفی		بر وجود ش فیض او بوده پدید

توجمه: آپ مرید حضرت شاہ صفی کے ہوئے، ان پر آپ کا فیضان ظاہر ہوا

دُر درج شیخ احمد غوث حق		آنکه او در اولیاء گشته مزید

توجمه: ان میں موتی شیخ احمد غوث حق کا آیا، وہ جو اولیاء میں اضافت کا باعث ہوئے

زین غم و زین حادثه از اهل دل		الف قامت چون مثال نون خمید

توجمه: اس غم وحادثہ سے اہل دل، ہو گئے الف کی طرح ان کے سیدھے قد نون کی طرح ٹیڑھے

بعد ماتم چون بجستم سال او		این ندا هاتف ز درد دل کشید

توجمه: تعزیت کے بعد جب میں نے ان کا سال وصال تلاش کیا، یہ ندا غائب سے درد دل میں آئی

پس سر دل را ز تیغ غم برید		شه ضیاء الحق خرد سالش شنید

توجمه: پھر دل کے سر کو غم کی تلوار سے کاٹا، تو شاہ ضیاء الحق علیہ الرحمہ ان کی عقل والا سال سنا گیا

فائده: چونکه سخن از حضرت بی بی صاحبه قدس الله سرها در میان آمد بعید نیست که سطری چند از احوال نیکو خصال آن عارفه کامله مکمله درین ذیل ایراد نمایم تذکره نویسان ما تقدم در باب نساء عارفات سه طریق اختیار کرده اند بعضی کتابی علیحده در تراجم وحالات صالحات جمع کرده اند از ان جمله است شیخ ابو عبدالرحمن سلمی نیشاپوری جامع طبقات المشایخ برخی در وسط رجال از باب طالب المولی مذکر کاملات قانتات را ذکر نموده اند مانند حضرت فرید الدین عطار که در تذکرة الاولیاء حضرت رابعه بصری را در وسط رجال آورده۔ عدۀ بعد از اتمام تراجم وحالات رجال در خاتمه کتاب عارفات و اصلات را الحاق نموده اند چنانچه حضرت مولانا عبدالرحمن جامی در نفحات الانس همین سلیقه را اختیار نموده اند:۔

فائدہ: یہاں جب حضرت بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کا ذکر درمیان میں آیا ہے تو مناسب ہے کہ اس عارفہ کاملہ کے احوال میں چند سطریں لکھی جائیں۔ سابقین علماء میں سے جو عارفات کاملات کا تذکرہ لکھتے ہیں وہ تین طریقوں پر ہیں۔ بعض نے صالح خواتین کے تذکرہ کیلئے علیحدہ مستقل کتابوں میں تذکروں کو جمع کیا ہے جیسے شیخ ابوعبدالرحمن سلمی نیشاپوری جو جامع طبقات الشائخ ہیں کچھ نے کاملین مردوں کے ذکر کے درمیان صالحات کا ذکر کیا ہے جیسے طالب المولی نے ایک

باب کاملات وقانتات کا ذکر کیا ہے جیسا کہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار علیہ الرحمہ نے اولیاء کرام کا ذکر کرتے ہوئے درمیان میں حضرت رابعہ بصری علیہا الرحمہ کا ذکر کیا ہے اور کچھ لوگوں نے مردوں کے تذکروں کے ختم ہونے کے بعد کتاب کے آخر میں عارفات واصلات کا ذکر تمت کے طور پر ذکر کیا ہے۔
جیسا کہ حضرت عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ نے نفحات الانس میں جو طریقہ اختیار کیا ہے۔

و لو كان النساء كمن ذكرنا	لفضلت النساء على الرجال

ترجمہ: اگر عورتیں اس طرح ہوتیں جن کا ہم نے ذکر کیا، تو عورتیں مردوں پر فضیلت پا جاتیں

فلا التأنيث لاسم الشمس عيب	و لا التذكير فخر للهلال

ترجمہ: تانیث سورج کے نام کے لئے عیب نہیں، اور نہ تذکیر چاند کے لئے فخر ہے

در فتوحات مکیه باب هفتاد و سوم بعد از تراجم عدۂ از رجال الله چنین آورده من هؤلآء الرجال باسم الرجال فقد يكون فيهم النساء ولكن يغلب ذكر الرجال قيل لبعضهم كم الابدال قال اربعون نفسا فقيل له لم لا تقول اربعون رجالا فقال قد يكون فيهم النساء انتهیٰ۔

ترجمہ: فتوحات مکیہ کے باب تہتر کے بعد متعدد مردوں کے ذکر کے بعد اس طرح لکھا ہے "یہ جو ہم نے مردوں کے نام سے ذکر کیا ہے ان میں سے کچھ خواتین بھی ہیں لیکن ان میں غالب ذکر مردوں کا ہے۔ کسی سے پوچھا گیا کہ ابدال کتنے لوگ ہیں تو جوابا کہا کہ چالیس نفوس ہیں۔ تو انہیں کہا گیا کہ چالیس مرد کیوں نہیں کہا تو جواب دیا کہ ان میں کچھ خواتین بھی ہیں۔

برديم در اصل سخن والد ماجد بی بی صاحبه حضرت شاه عطاء الله بخاری نام دارد که از احفاد حضرت شیخ عبد الوهاب بخاری میباشد والدۂ ایشان همشیرۂ حضرت شاه غلام محمد و حضرت قیوم جهان میباشد زوج ایشان حضرت شاه غلام نبی نام دارد که خلف حضرت شاه غلام حسن بن حضرت شاه غلام محمد میباشد و حضرت حاجی محمد فضل الله جامع عمدة المقامات و میان ضیاء الحق عرف جناب حضرت شهید صاحب این هر دو بزرگوار پسران حضرت بی بی صاحبه میباشد و حضرت میانجی علیه الرحمه که خلف و خلیفه حضرت ایشان شهید اند، نواسه حضرت بی بی صاحبه میباشد موصوفه ابتداء تلقین ذکر از خال (ماما) اعظم ایشان حضرت شاه غلام محمد نموده بودند۔ دران وقت روز بیست و نهم رمضان المبارک را روزه داشتند سن ایشان هفت ساله بوده و بعد از وفات حسرت آیات آن جناب بقیه کمالات و مقامات را از حضرت حاجی صفی الله عرف حضرت قیوم جهان خال (ماما) اصغر ایشان باتمام رسانیدند و از طرف ایشان به مقامات عالیه مشرف شدند و قطع مراتب ولایات صغریٰ و کبریٰ و علیا و سیر الی الله و فی الله عروج در مدارج کمالات نبوت و رسالت و اولو العزم و صعود بمقامات انبیاء و رسل و دخول در صفوف آن اکابر و وقوف از علوم معیت احاطه و سریان توحید وجودی و شهودی بتفصیل حاصل نموده و از حضور خاصه نقشبندیه بطرز خاص مجدد الف ثانی قدس الله سره فناء اتم و بقاء اکمل حاصل نمودند۔ روزی نقل حضرت رابعه قدس سرها در مجلس ایشان می گذشت در آن اثنا بخاطر مبارک ایشان گذشته که نسبت حضرت رابعه معائنه کنم چون آن بوقوع یافت نسبت او را دون نسبت بعضی از مسترشدان خود یافتند این معنی بخدمت حضرت قیوم جهان معروض داشتند ایشان عنایت نمودند که اگر رابعه درین وقت می بود خدمت ایشان اختیار می فرمود فردائے آن روز ایشان را در

معامله الهام باین لفظ نمودند که ای فاطمه ثانیه ایشان این الهام را بخدمت حضرت قیوم جهان معروض داشتند خدمت ایشان را امر بشکرانه آن نمودند حضرت بی بی صاحبه فردای آن طعام بشکرانه آن بفقراء دادند و خیرات ها نمودند۔

ترجمہ: اب ہم اصل گفتگو کی طرف رجوع کرتے ہیں حضرت بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ کے والد کا نام حضرت شاہ عطا اللہ بخاری علیہ الرحمہ نام تھا جو حضرت شیخ عبدالوہاب بخاری علیہ الرحمہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کی والدہ حضرت شاہ غلام محمد علیہ الرحمہ اور حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ کی ہمشیرہ ہیں ان کے خاوند کا نام شاہ غلام نبی علیہ الرحمہ تھا جو حضرت شاہ غلام حسن بن حضرت شاہ غلام محمد علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے اور حضرت بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کے صاحبزادے حضرت حاجی محمد فضل اللہ صاحب کتاب عمدۃ المقامات اور حضرت میاں ضیاء الحق عرف حضرت شہید علیہ الرحمہ ہیں۔ اور حضرت میاں نجی علیہ الرحمہ جو حضرت شہید علیہ الرحمہ کے خلیفہ ہیں یہ حضرت بی بی صاحبہ علیہا الرحمہ کے نواسہ ہیں پہلے آپ نے تلقین ذکر اپنے بڑے ماموں حضرت شاہ غلام محمد سے حاصل کی تھی اس وقت رمضان المبارک کا ۲۹ روزہ تھا اور آپ کی عمر سات سال کی تھی اور آپ کے وصال کے بعد باقی کمالات کو حضرت حاجی صفی اللہ علیہ الرحمہ عرف حضرت قیوم جہاں سے حاصل کیا جو آپ کے چھوٹے ماموں ہیں اور ان کے پاس کمال تک پہنچیں اور مراتب ولایات کو مکمل کرتے ہوئے درجات کمال حاصل کئے اور سیر فی اللہ والی اللہ میں عروج حاصل کیا اور اولوالعزم مقامات رسالت ونبوت کے مدارج کو طے کیا اور انبیاء ورسل کے مقامات کے ساتھ صعود کرتے ہوئے اکابر اولیاء کی صفوں میں داخل ہوئیں اور علوم معیت احاطہ اور سریان توحید وجودی وشہودی کو حاصل کیا اور حضور نقشبندیہ کے خاصہ کو بطرز خاص مجدد الف ثانی قدس سرہ کے طریقہ کے مطابق فناء اتم وبقاء اکمل پر حاصل کیا ایک دفعہ آپ کی محفل میں حضرت رابعہ بصری علیہا الرحمہ کی شبیہ نظر آئی تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ ان کی نسبت باطنی کے بارے میں معلوم کرنا چاہئے اور جب اس طرف توجہ کی تو ان کی نسبت کو اپنی بعض مریدات سے بھی کم پایا اور یہ معاملہ حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اگر رابعہ بصری اس دور میں ہوتیں تو وہ بھی تمہاری نسبت اختیار کرتیں اس دن الہام کے معاملہ میں آپ کو فاطمہ ثانیہ کے نام سے پکارا گیا اس الہام کا ذکر جب حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ کے پاس کیا گیا تو آپ نے شکرانہ کا حکم فرمایا تو حضرت بی بی صاحبہ نے فقراء میں کھانا تقسیم کیا اور خیرات عطا کی۔

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران هم بکنند آنچه مسیحا میکرد

ترجمہ: فیضِ روح القدس اگر پھر مدد کرے، دوسرے بھی وہ کریں جو مسیحا کرتا ہے

وهنگامه ارشاد فیض ارشاد ایشان در اطراف و اکناف منتشر شده بسا نسوان از خانمان خود دست بر داشته بذیل دامان ایشان افتادند و از انوار و اسرار سرمست و سرشار شدند و بسیارے از مسترشدات ایشان مجذوبه گردیدند حتی که در خانه ایشان مجذوبات زنجیر بپا همیشه افتاده بودند در عالم نسوان مثل این اجتماع لله و فی الله که در خدمت آن مقبوله رسول الله صلی الله علیه وسلم شده بود چه در متقدمین و متأخرین از صالحات شنیده نشده بلکه در عالم رجال خال خال در آن حال باین قوت کمال و اکمال بوده باشد و در مرة ثانیة که حضرت قیوم جهان از بلده کابل حماها الله عن الآفات و التزلزل از طریق غرنی و قلات و سنده بلوچستان عازم حج بیت الله الحرام شدند موصوفه باد و فرزند ایشان همرکاب حضرت قیوم جهان بودند چون حضرت قیوم جهان در قسمتی از راه که ذکر آن سپری شد رحلت نمودند موصوفه با ابنین شریفین احکام و ارکان حج را بجای آورده واپس عازم شدند چون بوطن مألوف رسیدند بعد از مرور چند ماه

طرف دار الارشاد سرهند جهت زیارت حضرت مجدد الف ثانی قدس الله سره رفتند و بعد از ان باز بکابل آمده سالی درینجا بودند تا اینکه عازم زیارات حضرات خواجگان ماوراء النهر شدند چون از بخارا بطرف ام البلاد بلخ تشریف آوردند دوزی چند در بلده فیض آثار مزار شریف سکونت پذیر شدند و هم در آنجا مدت بیست و چهار روزه بیمار بودند بالآخرة بتاریخ دوازدهم ربیع الاول روز جمعه ۱۲۱۸ھ هجری بعمر پنجاه و دو سالگی شربت کل نفس ذائقة الموت را چشیده جان بجهان دار انس و جان سپردند و در رواق شرقی روضه حضرت علی کرم الله وجهه عرف زیارت سخی شاه اولیاء دفن شدند انا لله و انا الیه راجعون۔

ترجمہ: آپ کے فیض وارشاد کا سلسلہ اطراف واکناف میں مشہور ہوگیا اور بہت ساری خواتین نے اپنے گھروں سے توجہ ہٹالی اور آپ کے پاس آکر مستقل طور پر کسبِ فیض کیلئے رہنے لگیں اور انوار وتجلیات سرمست کو حاصل کرنے لگیں۔ اور آپ کی بہت ساری مریدات مجذوب ہوگئیں تھیں حتی کہ آپ کی خانقاہ میں بہت ساری خواتین مجذوبات کے پاؤں میں زنجیر باندھ کر رکھا جاتا تھا۔ اور خواتین کا اجتماع اس مقبولہ رسول ﷺ کی بارگاہ میں جو تھا وہ متقدمین متاخرین میں سے کسی اور کے ہاں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ بلکہ مردوں میں بھی یہ حال کہیں کہیں دیکھنے کو ملتا ہے۔ دوسری مرتبہ جب حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ کابل اللہ تعالی اسے محفوظ رکھے اور قلات غزنی اور بلوچستان اور سندھ کے علاقوں کو سفر اختیار کرتے ہوئے عازم حج ہوئے تو آپ بھی اپنے دونوں صاحبزادوں کے ساتھ ہمراہ تھیں قسمت سے اس سفر (جس کا ذکر پہلے حصہ میں ہو چکا) میں حضرت قیوم جہاں رحمۃ اللہ علیہ رخصت فرما گئے تھے اور آپ احکام حج کو پورا کرنے کے بعد دونوں صاحبزادوں کے ساتھ جب وطن واپس آئیں تو چند دن گزارنے کے بعد حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کی زیارت کیلئے روانہ ہوگئیں اور واپس کابل آکر ایک سال گزارنے کے بعد حضرات خواجگان ماوراء النہر کی زیارت کے لئے بخارا کی طرف روانہ ہوئیں اور وہاں سے واپسی پر جب بخارا کی طرف آرہی تھیں تو ام البلاد بلخ پہنچی اور مزار فیض آثار میں قیام کے دوران چوبیس دن بیمار رہیں اور ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ ۱۲۱۸ھ میں باون (۵۲) سال کی عمر میں شربت ''ہر نفس نے موت چکھنی ہے'' کو پیا اور جان جن وانس کی جانوں کے مالک کے سپرد کردی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روضہ مبارکہ میں مشرقی دروازہ کی طرف حضرت سخی شاہ اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

بعد از وفات آن عارفه واصله حضرت ایشان شهید در اطراف کابل سکونت اختیار نمودند و حضرت محمد فضل الله در وطن آبائی خویش بلدهٔ قندهار رفته بر مسند والد خود بدعوت خلق الله الی الله مصروف شدند موصوف در ۱۱۸۴ھ هجری قمری در بلدهٔ فیض آثار قندهار چشم بجهان کشوده بودند و بعد از حصول علوم ظاهری جهة اخذ نسبت باطنی بامر والد ایشان حضرت شاه غلام نبی بخدمت حضرت قیومه جهان رفته ما دام الحیات در سفر و حضر در حضور حضرت قیوم جهان حاجی صفی الله میبودند و در سفر حرمین شریفین نیز با ایشان معیت داشتند جناب ایشان مانند برادر اصغر ایشان حضرت ایشان شهید نیز بچند نام یاد شده اند منجمله حضرت حاجی محمد فضل الله مجددی خواجه فضل الله محمد فضل الله قندهاری محمد فضل الله سرهندی که این همه اسماء شریفه ایشان می باشد و کتاب مستطاب عمدة المقامات که تصنیف ایشان است باعلی درجه دلالت بعلمیت ظاهری و باطنی ایشان دارد وفات ایشان در بلده قندهار در ۱۲۳۱ھ

هجری واقع شده زیارت ایشان در کنار مدفن والد ایشان در قندهار معروف ومشهور میباشد مولانا عبد الباقی مجددی سال وفات ایشان را از جمله (در بهشت کشود) استخراج نموده اند واین چند اشعار را در مرثیه او شان انشاء نموده وهو هذا۔

ترجمہ: اس عارفہ کاملہ کی وفات کے بعد حضرت شہید علیہ الرحمہ نے کابل میں سکونت اختیار کی اور آپ کے بھائی حضرت محمد فضل اللہ علیہ الرحمہ اپنے آبائی وطن قندھار میں تشریف لے گئے اور والد کی مسند پر جلوہ افروز ہوکر دعوت خلق اللہ الی اللہ میں مصروف ہو گئے ۔موصوف ۱۱۸۴ھ میں قندھار فیض آثار میں پیدا ہوئے تھے اور علوم ظاہری کے حصول کے بعد اپنے والد حضرت شاہ غلام نبی علیہ الرحمہ کے حکم کے مطابق نسبت باطنی کے حصول کیلئے حضرت قیوم جہاں علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ حضرت قیوم جہاں حاجی صفی اللہ علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری تک آپ کے ساتھ رہے آپ کے اپنے چھوٹے بھائی حضرت شہید علیہ الرحمہ کی طرح اور بھی چند نام ہیں جن سے آپ کو شہرت ملی ان میں سے حضرت حاجی محمد فضل اللہ مجددی خواجہ فضل اللہ محمد فضل اللہ قندھاری محمد فضل اللہ سرہندی علیہ الرحمہ اور کتاب عمدۃ المقامات آپ کی تصنیف ہے جو آپ کے باطنی وظاہری اعلیٰ درجات علم پر دلالت کرتی ہے اور آپ کی وفات قندھار میں ۱۲۴۱ھ میں ہوئی آپ کی مزار شریف اپنے والد کے مقبرہ کے ساتھ قندھار میں مشہور ہے۔اور مولانا عبدالباقی علیہ الرحمہ نے آپ کی تاریخ وفات کو جملہ ''جنت کھلی میں'' میں بیان کیا ہے۔اور یہ چند اشعار آپ کے مرثیہ میں کہے ہیں۔

منقبت

آه بگذشت شیخ فضل الله		که مثالش درین زمانه نبود

ترجمہ: آہ شیخ فضل اللہ گزر گئے، جن کی مثال اس زمانہ میں نہ تھی۔

عالم و فاضل و ولی الله		مبداء فیض وفضل و معدن جود

ترجمہ: عالم وفاضل وولی اللہ، مبدأ فیض وفضل اور خزانہ کرم۔

با کسی غیر حق نبودش کار		همه دم بود عرق بحر شهود

ترجمہ: کسی کے ساتھ بغیر حق کے کوئی کام نہ تھا، ہر سانس بحر شہود میں غرق تھے۔

کرد عمر شریف خویش تمام		صرف اندر عبادت معبود

ترجمہ: اپنی تمام عمر صرف کی، عبادت معبود میں۔

عملش با رعایت رخصت		همه اوقات بر عزیمت بود

ترجمہ: آپ کے عمل میں رخصت کی رعایت تھی، تمام اوقات عزیمت پر کاربند رہتے۔

خاطر هر کسی بدش ظاهر		چه دهم شرح از کشوف و شهود

ترجمہ: دل ان کا ہر کسی کے لئے ظاہر تھا، ان کے کشف وشہود کی کیا شرح بیان کروں۔

گر شقی هم شدی بخدمت او		می شدش فیض خاص او مشهود

ترجمہ: اگر کوئی شقی ان کی خدمت میں آیا، اس کے لئے خاص آپ کا فیض ظاہر ہوا۔

کرد باقی سوال تاریخش		عقل گفتا (در بهشت کشود)

ترجمہ: باقی رہنے ولوں نے آپ کی تاریخ کا سوال کیا، عقل نے کہا بہشت میں کشادگی

وزین جا چند اشعار مشتی نمونہ خروار از گفتار عالی شعار حضرت خواجہ محمد فضل اللہ قندھاری متبر کا تحریر میشود، وھو ھذا۔

ترجمہ: اس جگہ کچھ آپ کے کہے ہوئے اشعار برکت کے لئے ذکر کئے جاتے ہیں جو کہ کھجوروں سے ایک مٹھی نمونہ کے لئے ہیں۔

اشعار:

اگر چون سرو آزاد است دل از چون و از چنیدش		چو قمری حب دنیا کی شود طوق گلو بندش

ترجمہ: اگر سرو کے درخت کی طرح دل اس کے چوں اور چناں سے آزاد ہو، مثل قمری کے اس کے گلے میں دنیا کی محبت کا طوق ہے

چسان قامت کشد شمشادِ عقل از طور عشق ایدل		کجا ماند منار غزنوی با کوه الوند ش

ترجمہ: کیسے اس کی عقل کا شمشاد قد لمبا کرے گا طورِ عشق سے اے دل، کیسے منار غزنوی مقابلہ کرے گا الوند پہاڑ کا

اگر بر طاق گردون جفت میبودی هلال عید		فلک میکرد با ابروی آن مه روی مانند ش

ترجمہ: اگر آسمان کے دائرہ میں ہلال عید تلاش کیا جائے، آسمان اس ماہ رو کے ابرو کی طرح ہو جائے

مگر در آب دیده روی خود آن شوخ بی پروا		کزان بی الفتیها گشته با آئینه پیوند ش

ترجمہ: مگر میری نمدیدہ آنکھیں اس بے پرواہ کے سامنے، کہ اس بے الفت سے اس کے آئینہ میں پیوند ہو گئیں

اگر کهدامن کابل بهار خاطر ش گردد		نخواهد کرد میر کوره گان یاد سمرقندش

ترجمہ: اگر کابل کا دامن اسے دل کی بہار سے ہو جائے، میر کورگان سمرقند کی بہار کو یاد نہ کرے

ز سروا کرد خاطر میل باغ وراغ کوی عقل		مگر دامانِ صحراء جنون گردید پابندش

ترجمہ: نہیں کرتا دل میلان باغ وراغ عقل کی گلی میں، مگر صحرا کا دامن اس کے پاپوش سے مجنون ہو جائے

اگر فردوس اعلیٰ شد نصیب فضل در عقبیٰ		برون آرد مگر از سر هوای سیر سرهندش

ترجمہ: اگر فضل کے نصیب میں آخرت میں فردوس بریں ہو، سر باہر لائے محبوب سرہند سے

برویم در اصل سخن اشخاص و اقارب و منسوبین که در ترجمه عارفه موصوفه ایراد شد اگر اجمالی در فهم بعضی باقیمانده باشد میتوانند که ازین نقشۂ مرقومہ اختصار را ملاحظہ فرمایند وھو ھذا۔

ترجمہ: ہم گفتگو کے اصل کی طرف جاتے ہیں کہ عارفہ موصوفہ کے خیش و اقرباء کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی اگر تم باقی ماندہ کے بارے میں مختصراً جاننا چاہتے ہو تو اس نقشہ کو دیکھ لیں۔

حضرت حاجی شاہ غلام محمد معصوم عرف حضرت معصوم ثانی قدس اللہ سرہ

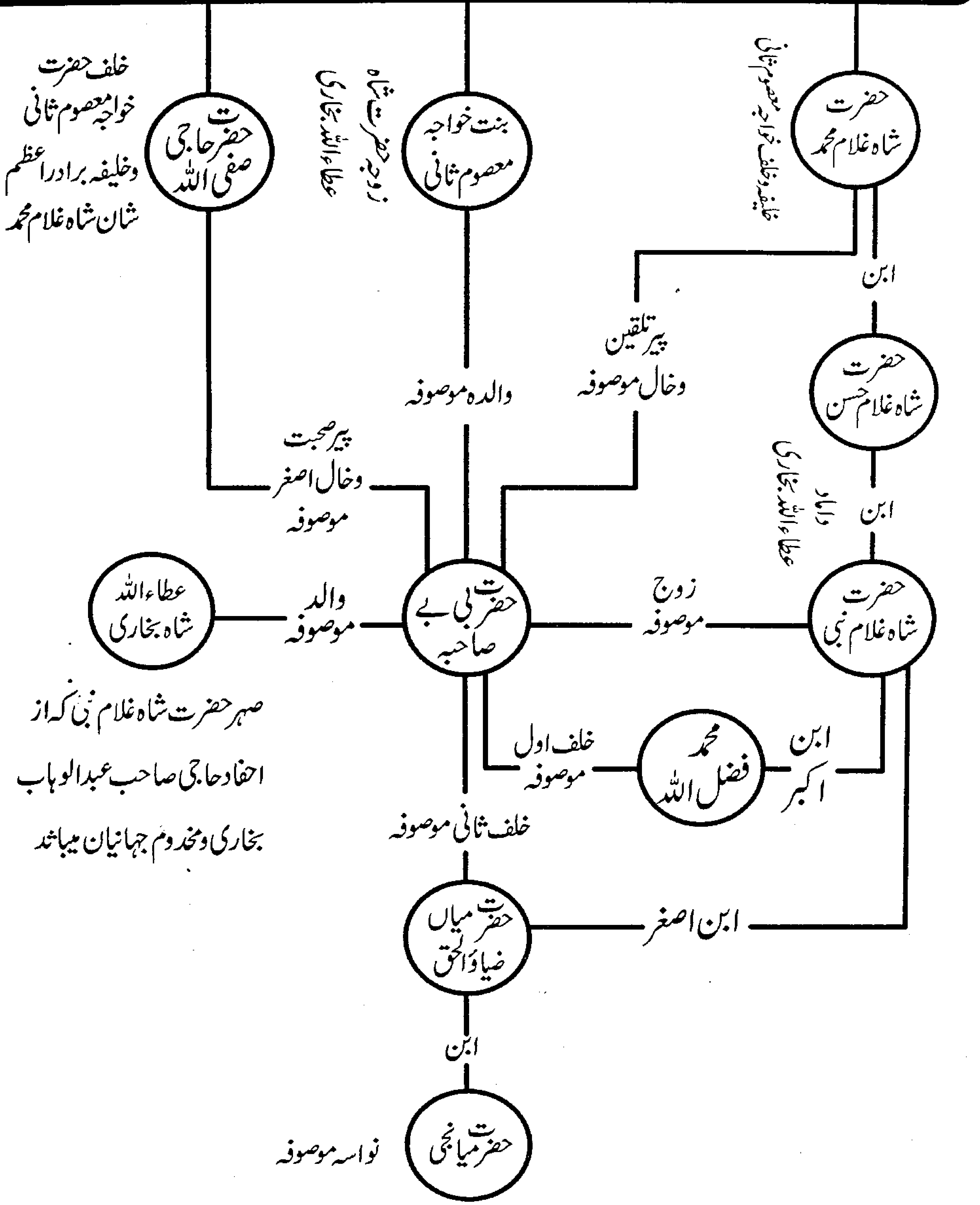

فصل سیم
حضرت میانجی صاحب قدس الله سره

نام گرامی ایشان حضرت شاہ ضیاء میباشد بنام حاجی شاہ ضیاء نیز یاد شدہ اند شهرت ایشان درین طریقه عالیه بنام حضرت میانجی صاحب میباشد ایشان خلف و خلیفه حضرت والد خود جناب ایشان شهید میان ضیاء الحق میباشد که سلسله نسب و سلوک ایشان بحضرت شاہ غلام محمد قدس سرہ یکجا جمع میشود صاحب گلدسته کرمات شمسیه غلام نجم الدین کابلی مجددی در ذیل شجره حضرت صاحب شمس الحق چنین آورده قطب الاقطاب غوث الاحباب ثانی مجدد الف ثانی حضرت حاجی شاہ ضیاء مجدد المعروف بحضرت میانجی صاحب قدس الله سره العزیز و نیز میفرماید روزے از خدمت حضرت صاحب که خلیفه و خواهرزاده ایشان بود شنیدم بعضی گفتگو در توصیف و تعریف بعضی حالات علوی صفات مبارک شان افتادند۔ قدری از حالات سعادت آیات جمیل و مقامات کرامات سمات بیعدیل شان بیان فرمودند آخر الامر برای این ناچیز فرمودند که از احوال فیض مآل او شان هر قدر بیان نمایم در فهم و ادراک تو در نمی آید جناب ایشان طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه را از والد ماجد خود کسب نموده بودند حضرت والد بزرگوار شان محمد ضیاء الحق قرار نوشته صاحب گلدسته کرامات شمسیه: ص: ۷۱: در آخر عمر خود برای شان فرموده بودند که هر قدر مدارج معارف و قرب الٰهی جل سلطانه و مقامات عالیات تصوف و سلوک که تعلق بماداشت همگی را شما بمحض فضل و کرم حق سبحانه تعالیٰ بتمام و کمال طی نموده آید که ذرۂ ازان باقی مانده اما چون که استعداد شما هنوز بلند است باید که در هندوستان در اطراف بلاد پنجاب بروید درویشی خاکستر نشینی که ظاهرا بلباس قلندری و گدا صفتی خواهد بود دو چار شما خواهد شد باقی کسب سلوک شما بملاقات درویش ممدوح مقصر و محصور است بعد از واقعه ارتحال حضرت ایشان شهید حسب الامر عالی شان روانه پنجاب شدند بعد از تفحص بسیار و تجسس بی شمار روزی درویش موصوف را یافتند که بالائے یک توده خاک مدهوش و مستغرق افتاده بود و بغیر یک چادر لنگ که بر موضع ستر خود پیچانیده بودند دیگر لباس و پوشاک نداشت بآن حلیه و صورت که حضرت ایشان شهید فرموده بود محلی و مصور یافتند و چیزی خوردنی نرم مانند تلخان گندم با شربت قند آمیز ساخته و در دهان موصوف انداخته که قدری طاقت و هوش برایش حاصل شد بعد ازان برخواسته نشست و ساعتی بهمراه جناب حضرت صاحب مجلس نموده بعده بسرعت تمام روان شد جناب حضرت صاحب نیز در پی او روان شدند رفقای شان همان روز هر چند جستجو نمودند و انتظار کشیدند درک شان را نیافتند فردا بعد از تفحص و تجسس بسیار در بین جنگلے که قریب همان نواحی بود رفته دیدند که صفۂ مرتب در انجا هست و حضرت صاحب ممدوح بر آن صفحه مدهوش افتاده اند و از درویش موصوف هیچ نشانی نیافتند یکی از رفقا سر مبارک حضرت صاحب را بزانوی خود نهاده قطرۂ چند آب از دیده ریختانده هرگاه قدری ساعت گذشت حضرت او شان بهوش آمده سر مبارک را بالا نموده و بهمراه رفقا روان شدند شنیده شده که میفرمودند که باقی کسب سلوک و مادر مقامات عالیات تصوف بصحبت درویش ممدوح علیه الرحمة و الرضوان بکرم او سبحانه و تعالیٰ اتمام یافت انتهی اما طریق نسب و سلوک ایشان بدین قرار است۔

حضرت میانجی صاحب (قدس اللہ سرہ)

آپ کا اسم گرامی حضرت شاہ ضیاء تھا اور حاجی شاہ ضیاء کے نام سے بھی شہرت رکھتے تھے اور اس طریقہ عالیہ میں آپ کی زیادہ شہرت میاں جی صاحب کے نام سے ہوئی آپ اپنے والد جناب حضرت شہید میاں ضیاء الحق قدس سرہ کے خلیفہ اور خلف رشید ہیں آپ کا سلسلہ نسب اور سلوک حضرت شاہ غلام قدس سرہ پر جا کر جمع ہو جاتا ہے اور صاحب گلدستہ کرامات شمسیہ غلام نجم الدین کابلی مجددی نے حضرت شمس الحق صاحب کے شجرہ کے تحت اس طرح ذکر کیا ہے حضرت قطب الاقطاب غوث الاحباب ثانیٔ مجدد الف ثانی حضرت حاجی شاہ ضیاء مجدد المعروف حضرت میانجی صاحب قدس سرہ اور صاحب گلدستہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت صاحب سے سنا جو کہ آپ کے خلیفہ اور بھانجے ہیں آپ ایک دن حالات علوی کی تعریف وتوصیف اور صفات کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے اور آپ نے کچھ حالات سعادت صفات جمیلہ اور مقامات کرامات کی علامات بے مثال کا بیان فرمایا آخر میں آپ نے اس فقیر سے فرمایا میں نے احوال فیض مآل کا بیان اس کے مرتبہ کے مطابق نہیں کیا کیونکہ وہ تمہارے فہم وادراک میں نہیں آ سکتا۔

آپ نے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا حصول اپنے والد ماجد سے کیا تھا صاحب گلدستہ کرامات شمسیہ لکھتے ہیں کہ آپ کے والد حضرت شاہ ضیاء الحق قدس سرہ نے اپنی آخری عمر میں آپ سے فرمایا کہ جو مدارج ومعارف قرب الٰہی جل جلالہ کے مقامات عالیہ تصوف وسلوک کا تعلق مجھ سے تھا وہ میں نے بفضل وکرم سبحانہ وتعالیٰ تمام کمال کے ساتھ ان میں سے تمہیں گزار دیا ہے اور جو باقی رہ گئے ہیں اور تمہاری استعداد بھی بلند ہے لہٰذا تم ہندوستان میں پنجاب میں جانا اور ایک خاک نشین درویش جو ظاہر الباس قلندری وگدائی میں ہوگا وہ تمہیں ملے گا باقی تمہارے کسبِ سلوک کا تعلق اس سے ہے جو اس کی ملاقات پر محصور ہے تو آپ اپنے والد بزرگوار کے حکم کے مطابق ان کے وصال کے بعد پنجاب کی طرف روانہ ہوئے اور کافی تلاش وجستجو کے بعد اس درویش کو مٹی کے ایک ٹیلہ پر لیٹے ہوئے پایا اور جو علامات آپ کو بتائی گئیں تھیں وہ ان میں دیکھ لیں۔ اور سوائے ستر پوشی کے ایک تہبند کے ان کے جسم پر کوئی لباس نہ تھا اور وہ مستغرق ومدہوش حالت میں لیٹے ہوئے تھے

ان میں حضرت شہید علیہ الرحمۃ کی بتائی ہوئی علامات کو جب پالیا تو گندم سے بنی ہوئی نرم چیز قند کے شربت میں ملا کر ان کے منہ میں ڈالی جس کی وجہ سے انہیں کوئی طاقت ملنے کے بعد ہوش آ گیا اور اٹھ کر بیٹھ گئے اور کچھ دیر حضرت صاحب کے ساتھ ہم مجلس رہے اور پھر جلدی سے اٹھ کر چل دیئے جناب حضرت ضیاء صاحب بھی ان کے پیچھے چل دیئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ کے رفقاء نے آپ کو کافی تلاش کیا لیکن نہ ملے اور ان کے انتظار وتلاش میں ایک دن گزر گیا پھر وہاں سے قریب ایک جنگل تھا انہیں وہاں تلاش کیا گیا تو وہاں پر ایک جگہ پر ایک بچھونا بچھا ہوا ہے اور آپ اس پر مدہوش لیٹے ہوئے ہیں رفقاء میں سے ایک نے آپ کے سر کو اپنے زانو پر رکھا اور منہ میں چند قطرے پانی کے ڈالے جس کی وجہ سے کچھ دیر بعد آپ کو ہوش آ گیا آپ نے سر اوپر اٹھایا اور اپنے رفقاء کے ساتھ چل دیئے آپ فرماتے ہیں باقی کسب سلوک اور مقامات تصوف مجھے اس درویش کی صحبت سے حاصل ہو گئے اور یہ سب محض فضل وکرم اور احسان سبحانہ وتعالیٰ سے تمام تک پہنچا آپ کا سلسلہ نسب وسلوک کچھ اس طرح سے ہے۔

حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز

↓

حضرت عروۃ الوثقیٰ

خواجہ محمد معصوم خلیفہ وخلف
حضرت امام ربانی قدس اللہ اسرارھما

↓

حضرت قیوم الزمان

خواجہ صبغۃ اللہ خلیفہ خلف
حضرت عروۃ الوثقی

↓

حضرت امام العارفین

خواجہ محمد اسماعیل خلیفہ وخلف
حضرت امام العارفین

↓

حضرت قطب الاقطاب

شاہ غلام محمد معصوم خلیفہ وخلف
حضرت قیوم الزمان

↓

حضرت قدوۃ الاولیاء

شاہ غلام محمد خلیفہ وخلف اکبر
حضرت قطب الاقطاب

حضرت شاہ غلام حسن خلیفہ وخلف
حضرت قدوۃ الاولیاء

حضرت شاہ غلام نبی خلیفہ وخلف حضرت شاہ غلام حسن

حضرت میانجی

خلیفہ وخلف حضرت ایشان شہید

حضرت قیوم جہان حاجی
محمد صفی اللہ خلف اُفر
حضرت قطب الاقطاب و
خلیفہ برادر اعظم
حضرت قدوۃ الاولیاء

حضرت ایشان شہید

خلیفہ حضرت حاجی صفی اللہ وخلف حضرت شاہ غلام نبی قدس اللہ سرھما

تاریخ وصال ایشان در روز مبارک جمعه پنجم شهر شوال ۱۳۱۶ هجری قمری میباشد، مدفن ایشان در قریه مسماة به نعمانی واقع در عنقریب بلده چهاریکار بطرف کابل در کنار طریق عامه فعلی در وسط مقبرهٔ صغیری واقع است صاحب گلدسته کرامات شمسیه بفاصلهٔ بیست کر ور راه بطرف سمت شمالی کابل تعین نموده جناب حضرت صاحب کوهستان قدس الله سره العزیز که خواهر زاده وخلیفه ایشان است مخمس ذیل را در مدح مرشد خود انشاء نموده اند و هو هذا۔

ترجمہ: آپ کی تاریخ وصال بروز جمعہ ۵ شوال المکرم ۱۳۱۶ھ ہے اور آپ کی تدفین نعمانی نام کی بستی میں ہوئی جو کابل کی طرف جاتے ہوئے چہار بکار شہر کے قریب ہے اور شارع عام کے کنارہ پر کابل کے شمال کی طرف ہے جناب حضرت صاحب کوہستان قدس سرہ جو آپ کے بھانجے ہیں اور خلیفہ بھی ہیں انہوں نے اپنے مرشد کریم کی منقبت کو بطریق مخمس یوں بیان کیا ہے۔

منقبت

آن غوث رهنما است ضیاء مجدد است		آن شیخ مقتداست ضیاء مجدد است

ترجمہ: وہ جو غوث و رہنما ہیں ضیاء مجدد ہیں، وہ جو شیخ مقتداء ہیں ضیاء مجدد ہیں

آن دوست کبریاست ضیاء مجدد است		آن معدن سخاست ضیاء مجدد است

ترجمہ: وہ جو دوست کبریا ہیں ضیاء مجدد ہیں، وہ جو معدن سخا ہیں ضیاء مجدد ہیں

آن صاحب حیاست ضیاء مجدد است

ترجمہ: وہ جو صاحب حیاء ہیں ضیاء مجدد ہیں

سرخیل اولیاء کرام است این زمان		آن نخل بوستان عمر میر سالکان

ترجمہ: اس زمانہ کے اولیاء کے سرخیل ہیں، وہ بوستان عمر کا پھل میر سالکان ہیں

گل غنچه زباغ مجدد شنو عیان		هر کس که دید روی نکویش بصد زبان

ترجمہ: غنچۂ گل باغ مجدد سے عیاں ہوا، ہر جس نے اس کا چہرہ خوبصورت دیکھا سو زباں سے

گفتا که پیشواست ضیاء مجدد است

ترجمہ: گویا ہوا پیشوا جو ہے وہ ضیاء مجدد ہے

هم حاجی است و غازی و هم متقی بود		هم عالم است با عمل و منتهی بود

ترجمہ: وہ حاجی، متقی، غازی، ہیں۔ عالم ہیں باعمل صاحب انتہاء ہیں

همراه بین و رهبر و جاذب قوی بود		او صوفی است صافی و هم او ولی بود

ترجمہ: ہمراہ بین رہبر و جاذب قوی، وہ صوفی صافی اور ولی اللہ ہیں

بیشک که رهنما ست ضیاء مجدد است

ترجمہ: بے شک وہ راہنما ضیاء مجدد ہیں

هر کس گرفت دامن آن صاحب کمال		با دیگران بگفتا که اخواننا تعال

ترجمہ: جس کسی نے اس صاحب کمال کا دامن پکڑا، اس نے دوسروں کو بھی کہا بھائیو آؤ

اذهب الی جنابه بفضل ذی الجلال		قد صنع بفضلک الله لا یزال

ترجمہ: جاؤ فضل اللہ کے ساتھ ان کی بارگاہ میں، بنایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے فضیلت کو ہمیشہ

او مهدی هداست ضیاء مجدد است

ترجمہ: وہ ہدایت کے راہنما ہیں ضیاء مجدد ہیں۔

از غیرت و شجاعت آن صاحب یقین		هر چند وصف پیش کنم کم بود چنین

ترجمہ: غیرت سے اور شجاعت سے وہ صاحب یقین، جتنے ان کے اوصاف بیان کروں کم ہیں۔

در خارق و کرامت آن تاج سالکین		کم کس بود بمثل وی امروز در زمین

ترجمہ: خرق و کرامت میں وہ تاج السالکین، ان جیسے آج اس زمین پر کم ہیں ز

فریاد رس بماست ضیاء مجدد است

ترجمہ: میری فریاد کو سننے والے ضیاء مجدد ہیں

عالم ببین ز فیض وجود ش منور است		بر طالبان راه خدا نیک رهبر است

ترجمہ: جہاں ان کے فیض وجود سے منور ہوا، طالبانِ راہِ خدا کے لئے وہ صحیح رہبر ہیں

ملک وجود ما ز نسیمش معطر است		حاجت بوصف نیست که خود شمس خاور است

ترجمہ: میرے وجود کی سلطنت ان کی خوشبو سے معطر ہے، ضرورت نہیں کہ خود سورج اس پر دلیل ہے

او رحمت خداست ضیاء مجدد است

ترجمہ: رحمت خدا حضرت ضیاء مجدد ہیں

سرخیل عارفان زمان است بیگمان		اولاد پاک حضرت معصوم شد بدان

ترجمہ: عارفانِ زماں کے وہ بے شک سربراہ ہیں، حضرت معصوم کی اولاد پاک ان سے ہے

اندر سلوک و جذبه عجب شیخ راهدان		در بحر معرفت شده مستغرق ایجوان

ترجمہ: سلوک وجذبہ میں وہ عجیب راہبر ہیں، اے جوان وہ بحر معرفت میں مستغرق ہیں

آن در بی بها است ضیاء مجدد است

ترجمہ: جو موتی بے قیمت ہے وہ ضیاء مجدد ہے

ای دل بگیر دامن آن شاه رهبر		منزل دراز وروز گذشتست بی خبر

ترجمہ: اے دل اس شاہ رہبر کا دامن تھام لے، منزل دور ہے اور دن بے خبری میں گزر رہے ہیں

هم لاشه لنگ هم رفقا رفته پیشتر		باشد که از کرم بکند همت در نظر

ترجمہ: میری سواری کمزور اور رفقاء پہلے چلے گئے، ہوسکتا ہے اپنے کرم سے نظر فرمائیں

بیشک که باضیاء است ضیاء مجدد است

ترجمہ: بے شک ضیاء مجدد علیہ الرحمہ باضیاء ہیں

قربان او شوم که لقب کرد مر ترا		بیشک ضیاء شیخ مجدد شدی بما

ترجمہ: ان پر میں قربان کہ خاص ان کو لقب ملا، بے شک ضیا مجدد علیہ الرحمہ میرے شیخ بنے

تجدید الف از جد تو میسر مر ترا		دارند امید از کرمت شاه وهم گدا

ترجمہ: تجدید الف تیرے جد امجد کو ملی، تیرے کرم کی امید شاہ و گدا رکھتے ہیں

آن معدن عطا است ضیاء مجدد است

ترجمہ: وہ خزانہ عطا ہیں ضیاء مجدد علیہ الرحمہ ہیں

شکر خدا که دست بدامان او شدم		از جمله کمینۂ مریدان او شدم

ترجمہ: خدا کا شکر کہ میرا ہاتھ ان کے دامن میں ہے، ان کے سب مریدوں سے میں کمینہ ہوں

سر تا قدم که غرق باحسان او شدم		شمس الحق حقیر گدایان او شدم

ترجمہ: سر سے پاؤں تک ان کے احسان میں غرق ہوں، شمس الحق حقیر علیہ الرحمہ ان کے گداؤں سے ہوں

جام جهان نما ست ضیاء مجدد است

ترجمہ: جام جہاں نما ضیاء مجدد ہی علیہ الرحمہ ہیں۔

فصل سی ویکم

حضرت صاحب کوهستان قدس الله سره العزیز

نام گرامی ایشان شمس الحق میباشد نسب شریف ایشان به پنج واسطه بجناب سراج العارفین شمس المقربین حضرت امام سیف الدین پسر پنجم حضرت عروة الوثقی میرسد بدین ترتیب حضرت صاحب موصوف بن حضرت شاه عزیز احمد عرف حضرت پیر زاده صاحب بن حضرت شیخ فدا احمد صاحب بن حضرت شیخ فضا احمد صاحب بن حضرت شیخ محمد موسی صاحب بن حضرت امام سیف الدین بن حضرت عروة الوثقی خواجه محمد معصوم بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس الله اسرارهم حضرت غلام نجم الدین کابلی سوانح وحالات وخوارق و کرامات ایشان را در رساله مسماة بنام گلدسته کرامات شمسیه جمع نموده اوصاف والقاب

ایشان را چنین معرفی میکند قطب دائرۃ زمان غوث انس و جان قیوم عالم و علمیان وحید بارگاه حضرت منان غوث الجن والبشر مجدد مأته رابع العشر شیخنا وامامنا قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین شاه محمد شمس الحق والدین علیه الرحمة والرضوان الفاروقی نسبا والحنفی مذهبا والمحمدی والنقشبندی مشربا انتهی، والد بزرگوار ایشان بعد از تسلط حکومت شوم نصاری (انگلس) بربر اعظم هندوستان هجرت مسنون اختیار نموده طرف کابل آمدند دران ایام ارشاد والارشاد حضرت میان ضیاء الحق در کابل واطراف آن عالمگیر شده بود حضرت صاحب عزیز احمد که در صحبت ایشان رسید شخص مجرد بود واهلیه وایشان باد وفرزندانش شیخ فدا محمد وشیخ عطا محمد بطرف مدینه منوره هجرت کرده بودند، موصوف بزبان فارسی کمتر مهارت داشتند حضرت ایشان شهید برای خوانین ومعتبرین مردم کوهستان وپنجشیر خطاب نموده گفتند که این حضرت صاحب پیر زاده شما است لذا مردم پنج بشیر وکوهستان بخدمت ایشان کمر همت بسته بوطن خودها بردند وحضرت ایشان شهید صلبیه ایشان را که مسماة به بی بی خوبی جهان بود، برای حضرت صاحب موصوف دادند مدتی از اقامة حضرت صاحب گذشته بود که حضرت میان ضیاء الحق بتاریخ ۱۲۵۵ھ هجری عالم فانی را وداع گفتند درین مدت حضرت صاحب موصوف که صاحب معارف بلند ومقامات وحالات ارجمند بودند ورجوع، عام وخاص بدر بار ایشان زیاده از حد وعد بود چند اهلیة از مردم عوام الناس بنکاح گرفته بودند بعد از چندین سال از واقعه رحلت حضرت ایشان شهید پسران ایشان حضرت میانجی صاحب وحضرت میان تبرک شاه برادرش صبیه محترمه ممدوحه را برای حضرت شیخ عزیز احمد صاحب عقد ازدواج نمودند همین بود که حضرت صاحب مس الحق ازان مستوره بوجود آمد القصه عمر عزیز این نونهال بوستان ولایت بحدود دوازده یا سیزده سالگی رسیده بود که والد ماجد ایشان در ۱۲۹۶ھ هجری سوم شهر صفر عالم فانی را وداع گفته جان بجهاندارش وجان تسلیم نمودند ودر سال آخر وفات ایشان بطرف مخلصین کرام که در منطقه کابل وپغمان ولوگره وکوه دامن وچهار دیه بودند تشریف آورده همه را وداع گفته میفرمودند۔

دیگر والله اعلم که ما وشما ملاقی شویم ودرین سفر جناب حضرت صاحب شمس الحق با وجود خورد سالی همراه شان بود ومخلصین را میفرمودند که بعد از من این پسر من پیر شما ست خلص بعد ازین سیر وسفر در وطن مألوف خود کوهستان قریهٔ پهنو چندروز بودند باز عازم ملک پنجشیر شدند که درانجا نیز جای ومنزل داشتند حضرت صاحب شمس الحق از قرائن وحالات ماتقدم اوضاع رحلت ایشان را دانسته بودند دست بدامن مبارک شان محکم گرفتند وبگریه شدند وعرض نمودند شما میروید ما را به که میگذارید در آن حالت ایشان بسیار دل آسائی وتسکین وتسلی فرمودند که شما غم نخورید او سبحانه تعالیٰ شما را ضائع نخواهد گذاشت ماهر چیزیکه از مقامات تصوف ومعارف داریم همه را بتوفیق حضرت تقدس وتعالیٰ برای شما سپردیم ودادیم لکن در ظاهر کسب سلوک شما تعلق بجناب حضرت حاجی ضیاء مجدد صاحب که خال شما است دارد همین بود که والد ایشان بتاریخ مذکور در قریهٔ رخه پنجشیر رحلت نموده وهم در آنجا دفن شدند انا لله وانا الیه راجعون۔

حضرت صاحب کوہستان (قدس اللہ سرہ العزیز)

آپ کا نام گرامی شمس الحق تھا اور آپ کا نسب شریف پانچ واسطوں سے سراج العارفین شمس المقربین حضرت امام سیف الدین جو حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ کے پانچویں صاحبزادے ہیں ان تک پہنچتا ہے جس کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔ حضرت صاحب موصوف بن حضرت شاہ عزیز احمد عرف پیرزادہ صاحب بن حضرت شیخ فدا احمد صاحب بن حضرت شیخ فضا احمد بن حضرت شیخ محمد موسیٰ صاحب بن حضرت امام سیف الدین بن حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم بن حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اسرارہم۔

حضرت غلام نجم الدین کابلی نے آپ کی سوانح حیات اور حالات و کرامات کو ایک جگہ جمع کیا ہے اور اس رسالہ کا نام کرامات شمسیہ رکھا ہے۔ اس میں آپ کے اوصاف و القاب کو ان ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ قطب دائرہ زمان، غوث انس و جان، قیوم عالم و عالمیان، وحیدِ بارگاہِ حضرت منان، غوث الجن والبشر مجدد مأتہ رابع وعشر شیخنا و امامنا، قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین شاہ محمد شمس الحق والدین علیہ الرحمہ الفاروقی نسباً والحنفی مذہباً والمحمدی والنقشبندی مشرباً۔

آپ کے والد بزرگوار ہندوستان پر انگیریزی حکومت کے قبضہ کے بعد ہجرت مسنونہ اختیار کرتے ہوئے کابل کی طرف تشریف لے گئے ان دنوں حضرت میاں ضیاء الحق کا رشد و ارشاد کابل اور اس کے اطراف میں مشہور تھا اور حضرت صاحب عزیر احمد جب آپ کی صحبت میں پہنچے تو اکیلے اور ان کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ تھیں ہو ؟ ان کے صاحبزادے فارسی زبان میں زیادہ مہارت نہ رکھتے تھے حضرت شہید علیہ الرحمہ نے کوہستان اور پنجشیر کے خواتین و حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حضرت صاحب تمہارے پیرزادہ ہیں لہٰذا پنجشیر اور کوہستان کے لوگ ہمت کریں اور ان کو اپنے ساتھ لے جائیں اور حضرت شہید صاحب علیہ الرحمہ نے اپنی ایک صلبی بیٹی ان کو دے دی جن کا نام بی بی خوبی جہاں تھا۔ اور حضرت صاحب کے وہاں اقامت اختیار کئے ہوئے کو ایک مدت گزر گئی جس کے بعد حضرت میاں ضیاء الحق ۱۲۵۵ھ میں اس دنیا سے کوچ فرما گئے۔ اس مدت میں حضرت صاحب موصوف جو صاحب معارف بلند اور مقامات و حالات ارجمند رکھتے تھے اور لوگوں میں سے عام و خاص کا رجوع آپ کی طرف بہت تھا اور آپ نے وہاں کی کچھ خواتین سے نکاح بھی کر لیا تھا۔ اور حضرت شہید علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد جو آپ کے صاحبزادے حضرت میاں نجی علیہ الرحمہ اور میاں تبرک شاہ علیہ الرحمہ کی ہمشیرہ جس کا نکاح حضرت صاحب نے حضرت شیخ عزیر احمد علیہ الرحمہ کے ساتھ کیا تھا ان سے حضرت شمس الحق صاحب علیہ الرحمہ پیدا ہوئے۔ الغرض اس نونہال بوستان ولایت کی عمر مبارک بارہ یا تیرہ سال کی تھی کہ ان کے والد ماجد ۱۲۹۹ھ تین صفر والمظفر کو عالم فانی سے کوچ کر گئے اور جان مالک جن و انس کے سپرد کر دی اور آپ اپنی عمر کے آخری سال میں کابل، پغمان، لوگرہ، دوکوہ دامن، چہار دیہہ کے علاقوں میں تشریف لائے اور وہاں رہنے والے اپنے مخلصین کو الوداع کہا اور دوسروں سے ملاقات کی اس سفر میں حضرت صاحب شمس الحق باوجود نوعمری کے آپ کے ساتھ تھے اور اپنے مخلصین کو آپ نے فرمایا کہ میرے بعد میرا یہ بیٹا تمہارا پیر ہوگا۔ اس کے بعد آپ اس سفر سے واپسی پر دیہنو کی بستی میں چند دن ٹھہرے پھر پنجشیر چلے گئے وہاں پر بھی آپ کا گھر تھا حضرت شمس الحق صاحب نے احوال سے جان لیا تھا کہ آپ کا اس جہان سے جانے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد کا دامن ہاتھ میں پکڑ لیا اور رونے لگے اور عرض کیا کہ آپ اس دنیا سے جا رہے ہیں اور مجھے کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ نے صاحبزادے کو تسلی دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے میں تمہیں اس کے سپرد کرتا ہوں وہ تمہیں ضائع نہیں فرمائے گا میں نے تمہیں

تصوف وسلوک کے وہ تمام مقامات سکھا دیئے جو میرے پاس تھے لیکن اس راستے پر چلنے کے لئے ظاہری پیر کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور اس کا حصہ تمہارے لیے حضرت ضیاء مجدد کے پاس ہے جو تمہارے خالو بھی ہیں۔ آپ کے والد محترم نے مذکورہ تاریخ میں پنجشیر گاؤں میں وصال فرمایا اور وہیں پر مدفون ہوئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

وحضرت صاحب شمس الحق قرار دستور والد بزرگوارش مقامات تصوف را بوجه اعلی واتم از خال ایشان حضرت میانجی صاحب قدس الله سره الاقدس باتمام رسانیدند واز طرف ایشان بخلافت وارشاد خلق الله مأمور ومؤظف شدند وطریقه عالیه را برای هر قاصی ودانی که بخلوص تمام صحبت ایشان را یافته بود مبذول داشتند واز توجهات اکسیر نمائی ایشان عالمی را منور ساختند ودر زمانهٔ ایشان این چنین کمالات وتاثیرات وحالات که از حضرت ایشان صادر میشد از اعجوبه وقت وزمان بودند خدمت ایشان از خلوت وانزواخود داری مینمود باوجودیکه قلبا از صحبت حکام وسلاطین متنفر بودند ظاهرا باهمه قادمین اخلاق ضیافت داری بوجه مسنون بجامیآوردند ودر خلوت که شهرت وانگشت نمائی زیاده تر بود این روش را بران ترجیح داده بودند لذا اکثر مردم ظاهر بین ایشان را نشناختند:

ترجمہ: حضرت صاحب شمس الحق علیہ الرحمۃ نے اپنے والد بزرگوار کے بیان کردہ دستور کے مطابق تصوف وسلوک کی اعلیٰ منازل ومقامات کو اپنے خالو حضرت میاں نجی قدس سرہ سے حاصل کیا اور آپ سے اجازت وخلافت کے ملنے کے بعد مخلوق خدا کی رہنمائی اور دستگیری کی طرف توجہ فرمائی۔ اور طریقہ عالیہ کی طرف ہر چھوٹے اور بڑے آنے والے کی طرف توجہ فرماتے اور اس کے باطن کو اس کی طرف متوجہ فرماتے اور اسے منور فرماتے اور توجہات اکسیر سے اسے نوازتے اس زمانہ میں آپ سے اس طرح کے حالات وکرامات کا صدور ہوا کہ وہ عجوبہ روزگار ہے۔ اور آپ اپنی خلوت میں خودداری کا اظہار فرماتے اور دل سے آپ حکام وسلاطین کی صحبت سے متنفر تھے لیکن پھر بھی ہر آنے والے کی اخلاقاً سنت کے مطابق ضیافت داری کرتے تھے اور جس کام میں شہرت اور انگشت نمائی زیادہ ہوتی تھی آپ اس سے خلوت کو ترجیح دیتے تھے جس کی وجہ سے اکثر ظاہر کو دیکھنے والے لوگ آپ کو نہیں پہچان سکتے تھے۔

مصرع:

قدر این می ندانی بخدا تا بچشی۔

ترجمہ: تو اس کی قدر نہیں جانے گا خدا کی قسم جب تک تو اسے چکھے گا نہیں۔

ودر زمانه حیات پر برکات حضرت مرشد خود جناب میانجی صاحب علیه الرحمه اکثر اهل زمان را بی شوق وذوق دیده بودند مدتی طریق انزدا و انقطاع اختیار نمودند ومیفرمودند دلم از آشنائی وصحبت مردم بتمامی سرد شده مریدان حضرت والد ایشان بحضور حضرت حاجی شاه ضیاء مجدد عرض نمودند که پسر حضرت ایشان ما را شما اجازه ارشاد وخلافت نمودید ولی از حال ما یان خبر گیری ندارند حضرت میانجی صاحب قدس الله سره ازین شکایات جناب ایشان را طلب داشته عتاب فرمودند که چرا مخلصین حضرت والدخود را متوجه نمی باشید ویک جلد کتاب تصوف نیز برای شان داده درین باب تاکید بلیغ نمودند حضرت ایشان بعد ازین بجانب

پغمان رفتند مدتے برین واقعه گذشت که حضرت میانجی صاحب علیه الرحمه ازین دار پر ملال انتقال نمودند باز از قضاء این قضیه خاطر ایشان بکلی وتمامی شکسته ومخزون شدند واپس بوطن مألوف خود رفته باوضاع شکار ودفع خفقان از مردم زمان خود را بر کنار ساختند مدتی چندی بعد ازین حضرت حاجی شاه ضیاء مرشد مبارک ایشان را در خواب دیدند که ازین اوضاع شان آزردگی داشته اند بنا بران بعد ازان بتوجهات طلاب طریق ومخلصین ایشان پرداختند فقط انزوا و انقطاع ایشان همین مدت بود که ذکر شد بقیۀ حالات ایشان از رسالۀ مؤلفۀ حضرت غلام نجم الدین مجددی مراجعه شود واقعه جانگاه وحادثۀ عالم شاه انتقال آن هادی کمال ومقرب حضرت ذوالجلال شب جمعه مبارک که بعد از نماز مغرب بتاریخ بیست دوم شهر رفیع القدر ربیع الاول ۱۳۵۰ھ هجری یک هزار وسه صد وپنجاه هجری تخمینا بعمر هفتاد سالگی باین عالم روی نمود ودفن مبارک شان پیش از نصف روز جمعه مبارک که بود ومرقد منور مطهر ومزار پر انوار فیض آثار شان در قریه دیهنو علاقۀ اشتر گرام که از مضافات ریزه کوهستان است که تخمینا بمسافت ومفاصله سی، کروه راه از دار السلطنة کابل بجانب سمت شمالی آن واقع شده درین وقت در جوار بلدۀ گل بهار در قریه مذکور معروف ومشهور زائرین وقادمین میباشد انا لله وانا الیه راجعون۔ درینجا چند اشعار خوش گفتار ایشان را که در دسترس راقم الحروف اصلح اللہ حاله ونور باله میباشد برای تعطیر مشام دوستان تیمنا آورده میشود منجمله مناجات بدرگاه قاضی الحاجات که از گفتار عالی شعار ایشان است این است:۔

ترجمہ: آپ اپنے مرشد میاں نجی علیہ الرحمہ کے زمانہ حیات میں اکثر اہل زمان کو بے ذوق وشوق سے دیکھتے تھے اور کافی عرصہ تک ان سے منقطع رہتے تھے اور کہا کرتے تے کہ میرا دل لوگوں کی صحبت سے سرد ہو گیا ہے آپ کے والد کے مریدین نے حضرت حاجی ضیاء مجددی کی بارگاہ میں عرض کیا کہ حضرت آپ نے میرے بیٹے کو اجازت دی ہے اور خلافت سے نوازا ہے لیکن وہ میرے مریدین کی خبر گیری نہیں کرتا حضرت میاں جی صاحب نے آپ کو بلایا اور عتاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو اپنے والد کے مریدین کی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتا۔ اور تصوف کی ایک کتاب دیتے ہوئے اس معاملہ میں تاکید مزید فرمائی آپ اس کے بعد پغمان کی طرف چلے گئے۔ اور اس واقعہ کے بعد ایک مدت گزر گئی تھی کہ حضرت میاں نجی صاحب قدس سرہ اس جہاں سے رخصت فرما گئے۔ اور اس واقعہ سے آپ کا دل زخمی ہوا اور وطن واپس آکر شکار میں اس غم کو بھلانے میں لگ گئے اور لوگوں سے کنارہ کشی کر لی اس سے کچھ عرصہ بعد آپ نے خواب میں اپنے مرشد حضرت حاجی ضیاء مجدد کو خواب میں دیکھا کہ آپ اس وجہ سے ان سے ناراض ہیں اس کے بعد اس طریق کے طالبان وسالکین کی طرف توجہ فرمانے لگے اور آپ کے اس معاملہ سے انقطاع کا وہی وقت ہے جس کا ذکر ہوا۔ باقی آپ کے حالات حضرت غلام نجم الدین مجددی علیہ الرحمہ کے رسالہ سے دیکھ لیں۔

آپ کے وصال جانکاہ وحادثہ عالم ہادی کمال مقرب حضرت ذوالجلال شب جمعہ بعد نماز مغرب بائیس ربیع الاول رفیع القدر ۱۳۵۰ھ میں تقریباً ستر سال کی عمر میں ہوا۔ اور آپ کی تدفین نصف النہار جمعہ سے پہلے ہو گئی تھی آپ کے مرقد انور ومزار مبارک کے نشانات بستی دیہنو اشتر گرام کے علاقہ میں ہے جو ریزہ کوہستان کے مضافات میں ہے جو کابل دار السلطنت سے تقریباً ۳ کوس کے فاصلہ پر شمال کی سمت میں ہے۔ اور ان دنوں میں گل بہار شہر کے مضافات میں مشہور ومعروف ہے اور زائرین اس کی زیارت کرتے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)۔ یہاں پر ہم آپ کے کچھ اشعار جو ہمیں حاصل ہوئے

انہیں تبرکا ذکر کرتے ہیں جو راقم الحروف اللہ تعالی اس کے احوال کی اصلاح فرمائے کو ملے تھے۔ اور ان خوشبودار شعروں کو جو مناجات قاضی الحاجات پر مشتمل ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں جو آپ کی عالی گفتار سے ہیں۔

ز درد وسوز عصیان اشکبارم	ذکر دارید خود شرمسارم

توجمہ: اپنے گناہوں کے دردوسوز سے روتا ہوں، اپنے برے ذکر سے شرمسار ہوں

خجالت شد فزون از جرم بسیار	ز درگاهت چنان امید وارم

توجمہ: زیادہ جرموں کی وجہ سے شرمندگی بڑھتی جارہی ہے، تیری درگاہ سے امیدوار ہوں

تو میدانی ز اسرار و عیانم	مکن رسوا بنزد خلق کارم

توجمہ: تو میرے ظاہر وباطن کو جانتا ہے، مخلوق کے نزدیک مجھے ذلیل نہ کرنا

توئی ستار یا رب ستر من کن	دگر نه سر بر سوائی برارم

توجمہ: اے رب تو ستار ہے میری ستر پوشی فرما، وگرنہ رسوائی کے ساتھ سر اٹھاؤں گا

اگر پرسی چه کردی روز محشر	ز طاعت و ز عبادت کردگارم

توجمہ: اگر تو پوچھے روز محشر میں نے کیا کیا، طاعت وعبادت کے متعلق میرے رب

نمیدانم چگویم من در آن دم	که با خود توشهٔ طاعت ندارم

توجمہ: میں نہیں جانتا اس وقت میں کیا کہوں گا، کیونکہ عبادت کا توشہ میرے پاس نہیں

بزاری وتضرع باز گویم	که غیر از فضل تو چیزی ندارم

توجمہ: آہ وزاری کر کے پھر میں کہتا ہوں، کہ تیرے فضل کے سوا میرے پاس کچھ نہیں

بود کز رحمتت رحمی نمائی	بدین عجز و بدین احوال زادم

توجمہ: اپنے رحم سے تو رحمت فرمائے، اس عاجزی سے ان احوال پر روتا ہوں

بشمس الحق ببخشا یا الهی	که حیران وپریشان روزگارم

توجمہ: شمس الحق علیہ الرحمۃ کی یا اللہ بخشش فرما، زمانہ میں حیران و پریشان ہوں

ودیگر چند بند مسدسات که در نعت حضرت خیر البشر صلوات اللہ وسلامه علیه انشاء نموده اند درینجا بعضی بندهای آن همچون گلدستهٔ از گلستان تبر کا ایراد میگردد۔

توجمہ: آپ کے کچھ اشعار بطریق مسدس حضور خیر البشر ﷺ کی نعت شریف میں ہیں ان میں سے کچھ بند جو گلستان میں سے ایک گلدستہ ہیں تبرکا یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

نعت:

ای دل از صدق بگو بهر محمد صلوات		به جمال خوش و اقرار محمد صلوات

ترجمہ: اے دل صدق سے محمد ﷺ پر درود بھیج محمد کے جمال واقرار پر درود بھیج

هم به افعال وبه کردار محمد صلوات		بلب لعل شکر بار محمد صلوات

ترجمہ: محمد کے افعال وکردار پر درود بھیج، محمد کے لبِ شکر بار پر درود بھیج

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمہ: محمد کے رخِ پرانوار پر درود بھیج، محمد ﷺ کے قدوقامت اور رخسار محمد ﷺ پر درود بھیج

یا نبی از من دلخسته گنهگار سلام		بتو و آل تو ای سید ابرار سلام

ترجمہ: اے نبی ﷺ مجھ دل خستہ گنہگار کی طرف سے سلام، آپ پر آپ کی آل پر سید ابرار سلام

بابو بکر و عمر کاشف اسرار سلام		هم بعثمان زکی حیدر کرار سلام

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کاشف اسرار پر سلام، عثمان زکی رضی اللہ عنہ اور حیدر کرار رضی اللہ عنہ پر سلام

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمہ: محمد ﷺ کے رخِ پرانوار پر سلام، قدوقامت اور رخسار محمد ﷺ پر سلام۔

انا عاصی و فقیر و ذلیل مضطر		انت شافع لذنوبی ورفیق المحشر

ترجمہ: میں گناہ گار فقیر ذلیل پریشاں، آپ میرے گناہوں شفیع اور رفیقِ محشر۔

رحم فرما که گناهم بگذشته از سر		هم ملائک بسما گوید و هم جن و بشر

ترجمہ: رحم فرمایئے میرے گناہ سر سے گزر گئے، آسمان پر فرشتے، جن اور انسان بھی کہہ رہے ہیں۔

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمہ: محمد ﷺ کے رخِ پرانوار پر سلام، قدوقامت اور رخسار محمد ﷺ پر سلام

یا رسول عربی عشق تو در دل بسیار		جا گرفته که ندارد بد گر جای قرار

ترجمہ: اے رسول عربی دل میں آپ کا عشق بڑا ہے، وہ جگہ پکڑی کہ دوسری کسی جگہ قرار نہیں

گر بخوانی بسوی خویش مرا ای سردار		گویم از شوق دل خویش بهر لیل و نهار

ترجمہ: اگر تو اے سردار مجھے اپنی طرف بلائے، اپنے دل سے شوق سے کہوں رات دن

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمہ: محمد ﷺ کے رخ پرانوار پرسلام، قدوقامت ورخسار محمد ﷺ پرسلام

خرم آن روز که ما سوی تو گیریم سفر		کاروان بسته شود جانب کویت یکسر

ترجمہ: وہ دن کتنا اچھا ہوگا کہ تیری طرف سفر ہوگا، کارواں جائے گا تیری گلی کی طرف

هم ز خویشان و عزیزان وداع کرده دگر		هم بهر جا و بهر منزل و بادیدهٔ تر

ترجمہ: میں عزیزوں سے الوداع کروں جب، پھر ہر جگہ ہر منزل نم آنکھوں کے ساتھ

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمہ: محمد ﷺ کے رخ پرانوار پرسلام، قدوقامت ورخسار محمد ﷺ پرسلام

ای خوش آنروز که از جمله ز دار شوم		قدم از دیده کنم جانب دلدار شوم

ترجمہ: وہ دن کتنا خوبصورت ہوگا کہ میں زائرین میں سے ہوں گا، آنکھوں کو پاؤں بنا کے دلدار کی طرف جاؤں گا

بی سر و پا شده با دوست طلبگار شوم		کام جانرا شکرین کرده به گفتار شوم

ترجمہ: بے سروپاء ہوکر دوست کا طلبگار رہوں گا، جان کے مقصد کا شکریہ ادا کر کے بولوں گا

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمہ: محمد ﷺ کے رخ پرانوار پرسلام، قدوقامت اور رخسار محمد ﷺ پرسلام

کوه و صحرئ مدینه چه عجب پر نور است		هر طرف مینگرم جمله بچشمم طور است

ترجمہ: مدینہ کے پہاڑ وصحرا کتنے عجیب پرنور ہیں، جدھر بھی میں دیکھتا چشم طور ہے

حیف صد حیف که از کابل مایان دور است		گویم هر جا که رسم آنکه دلم مسرور است

ترجمہ: افسوس صد افسوس کابل سے دور ہے، میں کہتا ہوں جس جگہ جاؤں دل مسرور ہے

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمہ: محمد ﷺ کے رخ پرانوار پرسلام، قدوقامت ورخسار محمد ﷺ پرسلام

یا نبی گنبد سبز تو عجب زیبا هست		دیده را نور فزاید چه مبارک جا هست

ترجمہ: اے نبی آپ کے گنبدِ سبز کی عجیب زیبائی ہے، آنکھوں کا نور بڑھاتا ہے کیسی خوبصورت جگہ پر ہے

شعله نور ازان تا بفلک پیدا هست		هرکه از دور ببیند بیقین گویا هست

ترجمہ: اس کے نور کی کرنیں آسمان تک ہیں، جو دور سے دیکھتا ہے وہ یہی کہتا ہے

بر رخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمه: محمد ﷺ کے رخ پرانوار پر درود، قد و قامت ورخسار محمد ﷺ پر درود

چون بدان شهر معظم برسیم ای یاران		هوشیم از برود گشته بتعجیل روان

ترجمه: اے دوستو جب میں اس شہرِ معظم میں پہنچا، روح کی جلد بازی سے ہوش اڑ گئے

بدر باب سلام آیم وگریم چندان		از سر شوق بگویم بتو ای مر هم جان

ترجمه: باب سلام پر میں آیا اور اس طرح رویا، سر شوق سے کہا تو میر جان مرہم ہے

برخ پاک پر انوار محمد صلوات		بقد و قامت و رخسار محمد صلوات

ترجمه: محمد ﷺ کے رخ پرانوار پر درود، محمد ﷺ کے قد و قامت ورخسار پر درود

ولہ ایضاً

نعت

ای صبا گر بگذری سوئ عرب اندر سحر		چون رسی شهر مدینه روضه خیر البشر

ترجمه: اے صبا اگر صبح کے وقت اگر تیرا گزر عرب سے ہو، جب تو شہر مدینہ روضۂ خیر البشر پر پہنچے

بس درود بیعدد بر گواز من نامه ببر		هم سلام از روی تعظیم و تحیات دگر

ترجمه: بس بے حد درود کا نامہ میری طرف سے لے جانا، سلام بھی تعظیم کی خاطر اور تحیات بھی

با جناب حضرت فخر الرسل آن تاج در

ترجمه: حضرت فخر الرسل کی بارگاہ میں وہ موتیوں کا تاج

بعد تعظیمات عرض خسته را بر گو چنان		بے کسی افتاده بیدست و پا از امتان

ترجمه: تعظیمات کے بعد خستہ دل کی عرض یوں کہنا، بے کس و بے دست تیری امت سے ایک ہے

عرض دارد با جناب حضرتت ای مهربان		زا شتیاق روی تو شه دیده پر نم دل طپان

ترجمه: اے مہرباں تیری بارگاہ میں عرض گزار ہے، تیرے چہرہ کے شوق سے آنکھیں پرنم دل تڑپ رہا ہے

زین سبب افتان وخیزان کو بکو ودر بدر

ترجمه: اس سبب سے پریشان وحیران وادی در وادی در بدر

عرض دیگر آنکه افتاده است در چاه گناه		هم ز افعال بد خود از خجالت رو سیاه

ترجمه: دوسری عرض یہ کہ گناہوں کے کنویں میں پڑا ہے، اپنے برے افعال سے چہرہ شرمندگی سے سیاہ

از گران باری عصیان گشته پشت او دوتا		رحم فرما ای شفیع امتان بهر خدا

ترجمہ: گناہوں کے بوجھ سے اس کی کمر دوہری ہوگئی، بہر خدا رحم فرمایئے اے شفیع امتاں

زانکه امیدی ز لطفت میکند او یک نظر

ترجمہ: امید ہے مہربانی سے ایک نظر فرمائیں گے

عرض سوم التماس این فقیر ناتوان		این بود یا مصطفی ما را بسوی خود بخوان

ترجمہ: تیری عرض فقیر کمزور کا التماس، یہ ہے کہ اے مصطفی اپنی طرف بلایئے

بقیت العمر آنکه با کوی تو باشم چون سگان		با جوار رحمتت جانرا فدا سازم چنان

ترجمہ: باقی عمر کتے کی طرح تیری گلی میں گزاروں، تیری رحمت کے جوار میں جان اس طرح دوں

از برای خاطر تو مغفرت یابم مگر

ترجمہ: تیری خاطر مغفرت پاؤں شاید

زین دو سه عرض که کردم یا رسول مجتبیٰ		بس امید واثقی کردم بدر بار شما

ترجمہ: یہ دو تین گزارشات اے رسول مجتبیٰ، آپ کے در سے امید واثق ہے

بی کسان را کس توئی بس گمراهان را رهنما		از جناب حضرت حق عذر شمس الحق بخواه

ترجمہ: بے کسوں کا سہارا گمراہوں کا راہنما تو ہی، بارگاہ خدا سے شمس الحق کو معافی دلا

روی بنماهم شفاعت کن بنزد خویش بر

ترجمہ: چہرہ دکھایئے شفارش کیجئے اپنے پاس بلایئے

وای آن روزی که از کویت سوی کابل شوم		دل بکویت مانده هم بیدل سوی منزل شوم

ترجمہ: افسوس وہ دن کہ تیری گلی سے کابل کی طرف گیا، دل تیری گلی میں رہ گیا بے دل منزل کی طرف گیا ہوں

بیخور و بیخواب گشته یا که نیم بسمل شوم		تن براه و دل بتو تا با وطن و اصل شوم

ترجمہ: بے کھائے، سوئے مرغ بسمل کی طرح، دل تیرے پاس جسم راستے میں وطن تک پہنچا

دل طپان وسینه بریان مانده ام خون جگر

ترجمہ: دل تڑپ رہا سینہ جل گیا خون جگر ختم ہوگیا

فصل سی ودوم

حضرت مولانا صاحب طالقان قدس اللہ سرہ

اسم شریف ایشان حضرت مولوی صاحب شاہ رسول می باشد شہرت مبارک درین طریقۂ عالیہ بنام مولانا صاحب طالقان است اصلاً از حصۂ تگاب بودند ابتداء علوم عقلیہ ونقلیہ را از اساتذۂ آن عصر ودیار تحصیل نمودند وعالم محقق ومدرس شدند سپش شروع بکسب، وکمالات باطنی نمودند واز پاس انفاس قدسی آیات عارف کامل وولی مکمل حضرت اخونزادہ صاحب تکاب قدس اللہ سرہ بطرق ثلاثہ قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ بمنصب خلافت رسیدہ از طرف موصوف مأذون ومجاز گردیدند مدتی چند بعد ازین شوق وذوق طریقہ عالیہ نقشبندیہ در دل ایشان افتید درآن زمان ارشاد والارشاد جناب قدوۃ المحققین وزبدۃ العارفین حضرت صاحب شمس الحق والدین قدس اللہ سرہ الاقدس در اوج کمال چون آب زلال معروف ومشہور عام وخاص بود لاجرم در صحبت اکسیر نمای آن ولی دوران رسیدہ بیعت طریقہ عالیہ نقشبندیہ را با جمیع اسباق آن کہ الی دائرہ لا تعین میباشد در اندک زمان بوجہ اتم واحسن بدرجہ اکمال، ومرتبہ تکمیل رسانیدند وبہ نسبت خاصہ نقشبندیہ مشرف شدہ از خدمت ایشان مجاز گردیدند مثل ایشان چون قصہ وحالات حضرت خواجہ باقی باللہ میباشد کہ در ترجمۂ ایشان بیان نمودہ شد جناب ایشان را حضرت احدیت در علم ظاہر وباطن استعداد بلند ومقام شامخ وارجمند عطا نمودہ بود ازان رو حضرت صاحب موصوف پیر ومرشد ایشان دیدند کہ ازاین چنین اشخاص عالمی منور ومعطر میگردد لذا برای ایشان ہرچہ زود ترا ز دیگران اجازہ خلافت وارشاد را باقصی مناسبت کہ سزا وار بود عطاء نمودند از حضرت، مرشدنا مسموع شدہ کہ میفرمودند کہ از جناب ایشان شنیدہ ام کہ ابتداء اجازہ خلافت را کہ ہمراہ ایشان در راہ بودم وجناب، حضرت صاحب باسپ خویش سوار ومن پیادہ بودم فرمودہ بودند باین لفظ۔

بتیسویں فصل

حضرت مولانا طالقان (قدس اللہ سرہ العزیز)

آپ کا اسم شریف حضرت علامہ شاہ رسول قدس سرہ تھا اور طریقہ عالیہ میں آپ کی شہرت مولانا طالقان رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ہوئی اصلاً آپ تگاب کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے اور آپ نے ابتدائی علوم عقلیہ ونقلیہ اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کئے اور ایک محقق عالم ومدرس بنے اس کے بعد آپ نے کمالات باطنی کے کسب کی طرف توجہ فرمائی اور پاس انفاس صاحب صفات قدسیہ عارف کامل ولی مکمل حضرت اخوندزادہ صاحب تگاب قدس سرہ سے طرق ثلثہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ کے اسباق اور مروجات کو مکمل کیا اور منصب خلافت تک پہنچے۔ اور موصوف کی طرف سے اجازت وخلافت سے نوازے گئے کچھ عرصہ کے بعد آپ میں طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے حصول کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور ان دنوں میں اس سلسلہ میں حضرت جناب قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین شمس الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ کے رشد وارشاد کا سلسلہ کمال تک پہنچا ہوا تھا اور آب زلال کی طرح عام وخاص میں آپ کی شہرت تھی تو یقینی طور پر آپ اس اکسیر نما صحبت میں پہنچے اور طریقہ عالیہ

نقشبندیہ میں بیعت کی اور تمام اسباق کے ساتھ تھوڑے عرصہ میں دائرہ لاتعین تک پہنچے اور اتم واحسن وجہ سے کمال واکمال تک پہنچے اور نقشبندیہ کی نسبت خاصہ سے مستفیض ہوئے اور آپ کی طرف سے اجازت وخلافت سے نوازے گئے آپ کے احوال وواقعات حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ کی طرح کے تھے جو کہ آپ کے احوال میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم ظاہر و باطن میں بلند استعداد اعلیٰ مقام اور بخت عطا فرمایا تھا اس وجہ سے آپ کے پیر و مرشد نے دیکھا کہ اس طرح کی شخصیت سے پورا جہاں منور و معطر ہو سکتا ہے تو ان کو دوسرے پیر بھائیوں سے جلدی آپ کو خلافت ارشاد کی اعلیٰ منازل تک پہنچایا گیا جن کے وہ لائق تھے ہمارے مرشد پاک سے میں نے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صاحب سے سنا کہ جب مجھے ابتدائی طور پر اجازت وخلافت دی گئی تو اس وقت آپ گھوڑے پر سوار تھے اور میں ساتھ پیدل چل رہا تھا۔ تو آپ نے ان الفاظ میں فرمایا۔

ملا ذِکر دادہ باشی

درین وقت هنوز اسباق ایشان تمام نشده بوده ودر لطیفه سرکار ایشان بوده ازین واقعه تعدیت کار وسرعت کمال ایشان اظهر من الشمس معلوم میشود القصه بعد ازینکه جناب ایشان از طرف حضرت صاحب موصوف مأذون شدند وسلوک ایشان باتمام رسید هنوز ورقه ارشاد موصول نشده بود که جناب حضرت صاحب بتاریخ ۱۳۵۰ هجری قمری ازین دار پر ملال رحلت نمودند ومولانا صاحب موصوف درین زمان در وطن مألوف خود منطقه تگاب بدرس وتدریس وارشاد وهدایت طلبه ظاهر وباطن عالمی را منور ساخته بودند مریدین واصحاب ومخلصین واحباب ایشان بحدی رسیده بود که دیگر اشخاص معاصر ومعاندرا در حیرت انداخته بودند ودر مریدین ایشان مجاذیب وعشاق در آه وناله وصیحه های عاشقانه چون مرغ بسمل وپروانه در حضور محرم وبیگانه در اضطراب وطپان بودند لذا بعضے اشخاص که گرفتار طبع مجبول بودند با حضرت ایشان شور وشر آغاز نمودند ودر حکومت وقت شکایت نمودند که این مولوی صاحب بدون ارشاد خط پیری میکند ومریدانش جذب میشوند درین وقت جناب حضرت صاحب نور المشایخ قدس الله سره که مولانای موصوف را میشناختند واز خلافت وارشاد ایشان که واقعی بود خبر شده بودند فی الفور برای ایشان ارشاد خط نوشتند ومیدانستند که منبع ومسیر هر دو طریق از یک شخص واحد جدا شده ومولانای مشار الیه نیز کامل الاستعداد وشخص متدین وصاحب الارشاد میباشد بعد ازین آتش صاحبان غرض هنوز بر افروخته بود جناب ایشان از مسکن آبائی خود هجرت مسنون اختیار نموده در خطه طالقان آمدند ودر منطقه مسماة به بهارک سکونت پذیر شده بتدریس علوم ظاهری وترویج طریقه عالیه ونشر اخلاق مصطفویه بقیة العمر را درین سر زمین باستانی سپری نمودند وارشاد ایشان در طریقه عالیه نقشبندیه زیاده تر نصیب عالی شعار ایشان مستفیض ومستفید شدند بالآخره در ۱۳۴۰ هجری شمسی مطابق ۱۳۸۲ هجری ق بعد ازانیکه در منصب امامت مشرف شده بود عالم فانی را وداع گفته بجوار رحمت حق پیوستند انا لله وانا الیه راجعون۔ مرقد منور ایشان نیز در منطقه بهارک ومشهور است:۔

ترجمہ: ''مولانا ذکر دیا کرو'' ان دنوں ابھی تک آپ کے اسباق مکمل نہ ہوئے تھے اور ابھی تک آپ کا حال لطیفہ سر پر تھا۔ اس واقعہ سے آپ کی اعلیٰ مقامات کی طرف ترقی اظہر من الشمس ہے۔ مختصر یہ کہ آپ کو حضرت صاحب کی طرف سے اجازت وخلافت مل گئی اور آپ کا سلوک مکمل ہو گیا لیکن آپ کو ارشاد خط ''خلافت کی سند'' نہیں ملی تھی یعنی حقیقت میں سب کچھ مکمل تھا اور ظاہری سند نہیں ملی تھی کہ حضرت صاحب ؒ ۱۳۵۰ھ میں وصال ہو گیا اور آپ اس دار پر

ملال سے رخصت فرما گئے۔

اور مولانا موصوف ان دنوں اپنے علاقہ پرتگاب میں درس وتدریس میں مشغول تھے اور طلباء کے ظاہر و باطن کی تربیت وہدایت میں مصروف تھے اور ایک جہاں ان سے منور ہو رہا تھا۔ آپ کے مریدین ومخلصین اصحاب واحباب اس حد تک پہنچ گئے تھے کہ معاصر معاندین حیرت میں تھے اور آپ کے مریدین جو عشاق تھے ان کی کیفیت یہ تھی کہ وہ آہ وزاری اضطراب ووجد چیخنا اور مرغ بسمل کی طرح ان کا تڑپنا مشہور تھا اور وہ پروانہ وار مضطرب دل لئے ہوئے تھے اور وہ لوگ جو آپ سے حسد وبغض والی کیفیت رکھتے تھے انہوں نے آپ کے خلاف شور وغوغا شروع کر دیا یہاں تک کہ حکومتِ وقت سے شکایت کی کہ یہ شخص بغیر ارشاد خط کے پیری کر رہا ہے اور اس کے مریدین میں اس وجہ سے جذب والی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

اس وقت حضرت نور المشائخ قدس سرہ مولانا موصوف کو جانتے تھے اور ان کے خلافت وارشاد کو واقعی جانتے تھے انہوں نے فی الفور مولانا کے لئے ارشاد خط لکھا اور یہ بات جان لی گئی کہ ایک شخص سے دو طریقہ کا منبع وسیر چلتے ہیں مولانا صاحب ذی استعداد متدین اور صاحب ارشاد تھے اس کے بعد بھی معاندین کی آگ جل رہی تھی اس وجہ سے آپ نے یہاں سے اپنے آبائی مسکن سے ہجرت مسنونہ اور طالقان کے علاقہ میں آ کر بھارک کے خطہ میں سکونت اختیار کی اور علوم ظاہری کی تدریس اور طریقہ عالیہ کی ترویج واشاعت میں اور اخلاق مصطفویہ کی نشر واشاعت میں بقیہ عمر تک مصروف رہے اور اسی سرزمین میں رہے اور طریقہ عالیہ سے لوگ نصیب عالی شعار سے مستفیض ومستفید ہوئے۔ اور بالآخر ۱۳۴۰ھ شمسی بمطابق ۱۳۸۳ھ میں منصب امامت پر فائز ہونے کے بعد اس جہاں فانی سے رخصت فرما گئے اور جوار رحمت سے جا ملے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ (سورۃ البقرۃ:۱۵۶)۔

آپ کا مزار مبارک بھارک میں مشہور ومعروف ہے۔

فصل سی وسوم

حضرت مولانا محمد هاشم السمنگانی قدس الله سره العزیز

فرید الدوران صاحب الخوارق والمعارف علم الوری ولی کامل ومکمل محبوب ذات سبحانی حضرت مولانا محمد هاشم السمنگانی شهرت ایشان مولوی بزرگ است اصل ایشان از ولایت سمنگان از منطقه مسماة بغزنیگک میباشد در عمر بیست وپنج سالگی شروع بتحصیل علوم ظاهری نموده بودند وابتداء که شامل مدرسه شدند از کافیه ابن حاجب شروع نموده بمدت چهار ده ماه از علوم مروجه فراغت حاصل نمودند ودر اثناء قرأت صحیح امام بخاری علیه الرحمه در روزی ۲۵ الی ۲۶ ورق میخواندند در زمان تحصیل گاهی در منطقه در تگاب نیز میبودند واز جناب ایشان شنیده شده که میفرمودند در آن آوان بزیارت مرقد مولوی سلطان محمد تگابی میرفتم شبی در خواب دیدم که علوم مولوی صاحب سلطان محمد همه برای من داده شده همین بود که بعد ازین خواب ابواب علوم وفنون برای ایشان کشوده شد۔

تنتیسویں فصل

حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی (قدس اللہ سرہ العزیز)

حضرت فرید دوران صاحب خوارق ومعارف نشانِ دوجہاں ولی کامل ومکمل محبوب ذات سبحانی حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی علیہ الرحمۃ آپ کی شہرت مولوی بزرگ کے نام سے تھی آپ کی اصلیت ولایت سمنگان کے علاقہ غزنگیک سے تھی آپ نے پچیس سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تحصیل شروع کی ابتدائی تعلیم اپنی گھریلو درسگاہ سے حاصل کی اور مدرسہ میں داخلہ کے وقت کافیہ ابن حاجب سے پڑھنا شروع کیا اور چودہ ماہ کی مدت میں علوم ظاہری سے سندفراغت حاصل کرلی اور جب آپ امام بخاری علیہ الرحمۃ کی صحیح پڑھتے تھے تو ایک دن میں پچیس چھبیس اوراق پڑھا کرتے تھے اور اس پڑھائی کے دوران آپ کا موضع تگاب میں بھی آنا جانا رہتا تھا اور آپ سے یہ سنا گیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں میں علامہ سلطان محمد تگابی علیہ الرحمۃ کے مزارشریف پر حاضر ہوا تو رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ علامہ سلطان محمد علیہ الرحمۃ کے تمام علوم مجھے دے دیئے گئے ہیں اور ایسا ہی ہوا کہ اس خواب کے بعد علوم وفنون کے دروازے آپ پر کھل گئے۔

در مدرسه های کشور غیب	تحصیل نموده علم لا ریب

ترجمہ: مدرسۂ ملک غیب سے،علم لاریب حاصل کیا

وچنان طی اللسان داشتند که در مدت پنج ساعت تمام قرآن کریم را ختم مینمودند در یک ماه رمضان المبارک، هتر ده پاره قرآن کریم حفظ نموده بودند وتمام ختمات ایشان زیاده از هزار بار شده بود وپنج سال مکمل صوم حضرت داؤد علیه السلام داشتندایشان مرید وخلیفه حضرت مولانا شاه رسول طالقانی قدس الله سره بودند ودر مریدین ایشان ممتاز بودند که بعد از وفات حضرت مولوی صاحب شاه رسول طریقه عالیه را چنان رونق دادند که در یک مجلس ایشان هم کسانی بودند که بمرتبه ولایت رسیدند از انسان چگویم که توجه اکسیر نمائی ایشان برای حیوانات نیز تأثیر انداخته بود هزار افسوس که عمر گران مایه چندان وفا نکرد بحدود چهل سالگی رحلت نمودند ودر زمانۂ ارشاد ایشان اکثر اوقات مریض بودند واگر در میدان گفتگو عالمی را متوجه میشدند آن کس ذورا از علوم عاری وعوام محض میدید وچنان دقائق علمی از ظواهر نصوص قرآن بیان مینمودند که عقل سامعین در اضطراب میماند واگر حقائق ومعارف وحالات وکرامات وخوارق ایشان جمع میکردند لائق آن بود که در چندین مجلد اوراق اتمام میافت خلص جناب ایشان آیتی بود از آیات الٰهی که مثلش در قرون طویل بوجود نخواهد آمد واگر نظر بظاهر ایشان میکردی هرگز گمان شیخ وصوفی یا عالم نمیتوانسی زیراکه ذات بابرکات ایشان اکثر اوقات بلکه تمام عمر عزیز بلباس هائے فاخره مؤدی مصداق واما بنعمت ربک فحدث بسر بردند وستارهائے سبز وسیاه را بسیار دوست داشتند ولباس های رنگین می پوشیدند۔

ترجمہ: اور آپ کو طی اللسان کا ملکہ اس طرح سے حاصل تھا کہ پانچ گھنٹوں میں پورا قرآن کریم ختم فرمالیتے تھے اور رمضان المبارک کے ایک مہینہ میں آپ نے سترہ پارے قرآن کریم کے حفظ فرمالئے تھے اور آپ نے پوری زندگی میں تقریباً ایک ہزار مرتبہ قرآن کریم ختم کیا تھا۔ اور پانچ سال مکمل داؤد علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے روزے رکھے آپ مولانا شاہ رسول طالقانی قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے اور مریدین میں سب سے زیادہ ممتاز تھے اور حضرت شاہ رسول

طالقانی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سلسلہ عالیہ کی اس طرح سے اور بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو آپ کی ایک مجلس میں بیٹھنے سے ہی مرتبہ ولایت تک پہنچے اور انسانوں کے متعلق تو کیا بات آپ کی نظر کیمیاء حیوانات پر بھی اثر انداز ہوتی تھی لیکن افسوس کہ آپ کی عمر نے وفا نہ کی اور آپ چالیس سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت فرما گئے۔ اور ارشاد و تبلیغ کی عمر میں آپ اکثر اوقات بیمار رہے ہیں اور اگر کسی مکالمہ کے دوران آپ کے سامنے کوئی عالم آتا تو وہ اپنے آپ کو علم سے کورا سمجھتا تھا اور عوام کی طرح جانتا تھا اور آپ قرآن کریم کی آیات سے اس طرح کے اسرار و نقاط بیان فرماتے تھے کہ عقل حیران رہ جاتی اور اگر آپ کے بیان کردہ اسرار و حقائق کرامات و خوارق کو بیان کیا جائے تو وہ ان چند اوراق میں ممکن نہیں خلاصہ یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے اور آپ جیسا شخص صدیوں میں بھی پیدا نہیں ہوتا اور اگر آپ کے ظاہر کو کوئی شخص دیکھتا تو آپ پر عالم یا صوفی کا گمان نہیں ہوتا تھا کیونکہ آپ نے ساری زندگی لباس فاخرہ زیب تن کرتے تھے جو قرآن کریم کی اس آیت پر عمل تھا ''بہر حال اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو'' آپ سبز اور سیاہ رنگ کی دستار کو پسند فرماتے تھے اور رنگین لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔

از درون شد آشنا و از برون بی گانہ وش		کاین چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان

ترجمہ: اندر سے آشنا اور باہر سے بیگانہ ہو، اس طرح کے خوبصورت جہاں میں کم ہوتے ہیں

بعد از وفات حسرت آیات حضرت مولانا صاحب شاہ رسول مدت مدیدی در سعی و استقراء اشخاص کمّل بودند اکثر مشاہیر احیاء و اموات عصر را گشتند بجز آنچہ را کہ از حضرت مولانائے مرحوم کسب نمودہ بودند از دیگری دفع عطشان ایشان حاصل نشد و بعد ازین چند سال آخیر از بقایای عمر ایشان را در مشیخیت صرف نمودند ولے ہر عابر السبیل را در سلوک داخل نمیکردند بمجرد یک صحبت تمام حالات و کیفیات قادمین را معلوم میکردند و میدانستند کہ این شخص چنین لیاقت دارد و آن شخص چنان خلص مصداق اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ بودند ازین سبب خلفاء ایشان عموما بہ سی نفر نمیرسد و صحبت ایشان چنان مؤثر و فرح افزا بود کہ شخص محظوظ ہر گز تاب جدائی ایشان را نداشت اما اشخاص ظاہر بین ہمچنان در بادیہ غباوت عمری بسر بردند۔

ترجمہ: حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ کے وصال کے کافی عرصہ بعد تک آپ کسی کامل کی تلاش میں رہے اور اکثر مشاہیر زندہ و وصال فرمودۂ زمانہ کے پاس گئے لیکن کسی سے کچھ حاصل نہ ہوا سوائے اس کے جو مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ سے ہوا تھا وہ رہا اس کے بعد آپ نے اپنی باقی عمر مشیخیت میں گزاری اور آپ ہر راہ گزر کو اپنا مرید نہ بناتے لیکن اسے بناتے جس کے متعلق مکمل صحبت کے بعد اس کی ساری کیفیات کو جان لیتے اسے سلوک میں داخل کرتے تھے۔

اس معاملہ میں آپ کی لیاقت اس حدیث پاک کی مصداق تھی:

اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ عزوجل۔

ترجمہ: مؤمن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(سنن الترمذی، رقم: ۳۱۲۷، المعجم الاوسط، رقم: ۳۲۵۴، ج، ۳، ص، ۳۱۲، المعجم الکبیر رقم: ۷۴۹۷، ج، ۸، ص، ۱۰۲، مسند الشامیین للطبرانی، رقم: ۲۰۴۲، ج، ۳، ص، ۱۸۳، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ج، ۴، ص، ۹۴، مسند الشہاب، القضاعی، رقم: ۶۶۳، ج، ۱، ص، ۳۸۷، جامع بیان العلم وفضلہ، رقم: ۱۱۹۷، ج، ۱، ص، ۶۷۷، مسند ابی حنیفۃ، روایۃ الحصکفی، کتاب التفسیر، رقم: ۳، شرح مسند ابی حنیفۃ، ج، ۱، ص، ۵۶۶، جامع الاصول، رقم: ۶۸۴، ج، ۲، ص، ۲۰۵، جامع المسانید والسنن، رقم: ۱۰۸۶۳، ج، ۸، ص، ۵۱۶، مجمع الزوائد ومنبع

الفوائد رقم: ۱۷۹۴۰،ج،۱۰،ص،۲۶۸،الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ،رقم: ۲۴۴،ج،۱،ص،۳۶،کنزالعمال ،رقم: ۳۰۷۳۰،ج،۱۱،ص،۸۸،الجامع الصغیر ،رقم: ۱۱۴۰،ج،۱،ص،۱۱۴۰)

اس وجہ سے آپ کے خلفاء کی تعداد تیس سے زیادہ نہ ہوئی اور آپ کی صحبت اس طرح سے مؤثر اور فرح بخش تھی کہ اس سے محظوظ ہونے والا شخص تاب جدائی نہ رکھتا تھا لیکن کم عقل لوگ اسی طرح صحرا میں اپنی عمر بسر کرتے رہے۔

مصرع

قدر این می ندانی بخدا تا نچشی

ترجمہ: اس کی قدر کو نہ جانو گے خدا کی قسم جب تک چکھو گے نہیں۔

بندہ راقم الحروف اصلح اللہ حالہ ونور بالہ دران ایام در سلک سلوک ایشان شامل نبودم بجز دو یا سہ مراتب ایشان شبی در خواب دیدم، کہ میفرمودند دستار بیارید کہ این کس را دستار بندی میکنیم درین اثنا مشار الیہ جناب ایشان این ذرہ نابکار بودہ بعد از بیداری مدتی در تتبع این خواب بودم تاویش بجز ارادت این طریقہ عالیہ دیگر مدرکی نقد وقت نشد ہمین بود کہ از محبوب ترین واقدم ترین وکمل اصحاب ایشان شخصی را یافتم کہ نائب مناب مطلق آن منبع فیوضات وبرکات میباشند اعنی حضرت مرشدی ومولائی اخونزادہ، صاحب سیف الرحمن قدس اللہ سرہ الاقدس برویم در اصل سخن گاہی وجود مبارک شانرا نوعے از درد وسقم تخفیف میافتند باز بتوجہ یاران وآشناہا شروع میکردند ومیگفتند کہ این وجود را چہ اطعمہ کرمہای قبر بسازم انعامات ونقود واجناسیکہ مردم، برای ایشان میدادند علی الفور برای مساکین ومستحقین ودوستان تقسیم میکردند بعد از وفات ایشان بجز چند جلد کتاب دیگر چیزی باقی نگذاشتند امتعہ دنیا بقدر یک فلوس نزد ایشان ارزش نداشت چیزی را کہ قبض میکردند چنان خوشحال نبودند کہ بصرف واعطاء آن برای دیگر اشخاص خوشحال تر میبودند ودر حقائق ومعارف تصوف چنان دارہ بودند کہ دیگر مشائخ مصاحب ومعاصر در مقابل ایشان مانند صبی بود کہ تازہ شروع بتحصیل کردہ باشد در فہم مکتوبات حضرت امام ربانی ودرک معانی مثنوی مولانا جلال الدین بلخی طرز خاصی داشتند کہ دیگران عشر عشیر آن را پی نمی بردند وآن حقائق ومعارف کہ نصیب وخاصہ خود ایشان، بود از علوم واجب الاظہار نبود بلکہ از اسرار لازم الاستتار بود اخبار آن از یضیق صدری ولا ینطق لسانی تعبیر مینمود واظہار آن بفہم ومدارک احدی نمی رسید لا جرم میفرمودند کہ ما را اجازت باخبار آن نمی باشد چون عمر مبارک ایشان حدود چہل سالگی رسید امراض واسقامیکہ داشتند زیادہ تر شد نظر بصواب دید آن وقت جہۃ تداوی عازم پاکستان شدند ہمین بود کہ بتاریخ نہم شوال المکرم ۱۳۹۱ ہجری قمری مشتمل حروف ختم القرآن مطابق ۶ قوس ۱۳۵۰ ہجری شمسی شربت موت را از کاس الموت کأس کل الناس شاربہ از دست ساقی واللہ یدعو الی دار السلام چشیدہ جان بجہان دار انس وجان تسلیم نمودند انا للہ وانا الیہ راجعون مرقد منور ایشان در حصہ پیر سباق میباشد وآن موضعیست از دیہات نوشہرہ کہ تحصیلیست از توابع صوبہ سرحد پشاور۔

ترجمہ: بندہ راقم الحروف اصلح اللہ حالہ ونور بالہ ان دنوں راہ سلوک پر کاربند نہ تھا اور میں نے خواب میں دو تین مرتبہ آپ کو دیکھا آپ فرمارہے ہیں کہ دستار لاؤ کہ اس کی دستار بندی کروں آپ کا اشارہ اس گھٹیا ناکارہ شخص کی طرف تھا۔ اس خواب سے جاگنے کے بعد میں آپ کی تلاش میں کافی عرصہ پھرتا رہا لیکن خواب

کی تعبیر اس صورت میں سامنے آئی کہ میں آپ کے سلسلہ کی اتباع کروں اور تو میں کچھ نہ کر سکتا تھا میں پھر اس تلاش میں نکلا کہ آپ کے اکمل و کامل اور اقوم ترین کسی خلیفہ کی اتباع کروں جو آپ کی محبوب ترین شخصیت ہو۔ آخر کار میں خلیفہ مطلق منبع وفیوض و برکات حضرت مرشدی و مولائی اخونزادہ سیف الرحمن قدس سرہ کے پاس میں حاضر ہوا ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

آپ کا جسم مبارک درد اور بیماری کی وجہ سے کمزور تھا پھر آپ نے مریدین اور خاص دوستوں کی رغبت سے اپنی طرف توجہ فرمائی اور فرماتے تھے کہ میں اس جسم کو کس لئے قبر کے کیڑوں کا سامان بناؤں آپ کو جو بھی ہدایا اور تحائف ملتے تھے وہ آپ اسی وقت غرباء اور مساکین اور مستحقین میں تقسیم فرما دیا کرتے تھے اور کچھ دوستوں میں تقسیم کرتے تھے آپ کے وصال کے بعد آپ کے پاس کتابوں کے علاوہ کچھ نہ ملا دنیا کا ساز و سامان آپ کے نزدیک ایک پیسہ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا آپ کسی سے کوئی چیز لیتے ہوئے اتنے خوش نہ ہوا کرتے تھے کہ جب کسی کو دے کر خوش ہوتے تھے۔ آپ پر حقائق و معارف کا ورود اس طرح سے ہوتا تھا کہ دوسرے آپ کے معاصرین آپ کے سامنے ایک بچے کی حیثیت رکھتے تھے جس نے ابھی راہ سلوک اختیار کی ہو۔ آپ مکتوبات امام ربانی اور مثنوی مولانا جلال الدین بلخی علیہ الرحمہ میں خاص مہارت رکھتے تھے اور دوسرے لوگ آپ کے عشر عشیر بھی نہ تھے اور آپ کے علوم و معارف اس درجہ کے تھے کہ وہ لائق بیان نہیں بلکہ ان کا راز رہنا ہی بہتر ہے۔ اس کے بتانے سے سینہ تنگ اور زبان کمزور ہے۔ اور اس کا فہم و ادراک کسی کی سمجھ میں آنے والا نہیں آپ یقینی طور پر ان کے متعلق فرماتے تھے کہ مجھے ان کے بتانے کی اجازت نہیں۔

آپ کی عمر مبارک جب چالیس سال کے قریب پہنچی تو بیماری اور تکلیف اس حد تک پہنچ گئی کہ درستگی کی صورت نظر نہیں آتی تھی اس وقت علاج کے لئے آپ پاکستان تشریف لائے۔ ابھی آپ یہیں تھے کہ ۹ شوال المکرم ۱۳۹۱ھ قمری جو حروف قرآن پر مشتمل ہے بمطابق ۱۳۵۰ء شمسی کو موت کا شربت موت کے اس پیالے سے پیا جس کو ہر انسان نے پینا ہے اسے ساقی کے ہاتھ سے پیا و اللہ یدعوا الی دار السلام۔ اور اپنی جان جن و انس کی جان کے مالک کے سپرد کر دی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

آپ کا مزار مبارک پیر سباق کے علاقہ میں جو نوشہرہ کا ایک دیہات صوبہ سرحد کے علاقہ میں ہے۔

فصل سی وچهارم

حضرت مرشدنا قدس الله سره

باعث بر جمع آوری این مجموعه اوصاف و احوال فرخنده حضرت ایشان است

چونتیسویں فصل

حضرت مرشدنا (قدس اللہ سرہ)

اس کتاب کو لکھنے کی خاص وجہ آپ حضرت فرخندہ جبین ہیں۔

این سخن را چون تو مبدء بودهٔ		گر فزون گردد تواش افزودهٔ

ترجمہ: اس گفتگو کی ابتداء تجھ سے ہے، اگر وہ بڑھے تو تو اسے بڑھائے

آن قیوم الزمان آن مربی بیعدیل آن ولی کامل ومکمل آن قدوة ارباب ارادت آن سالک مسالک اهل فتوب آن جامع محاسن طریق عبدیت، آن محلی بحلیة کمالات صوری ومعنوی آن غواص بحار حالات وشهود آن کشاف دقائق وجد ووجود آن مظهر خوارق

وجذبات آن عارج معارج ومقامات آن محقق حقائق وعرفان حضرت مرشدنا ومجری فیوضاتنا اخون زاده صاحب سیف الرحمن لا زالت شموس الطافة علی الخلان حضرت ایشان در ایام صغارت صاحب کشف وحالت بوده اند روزے باین ذره نابکار فرمودند که در ایام صبادت عالم کون ومکان ودوزخ وجنان را مشاهده میکردم واشکال های عجیب وغریب از انواع مخلوق الله که از دیده دیگران مستور بود همه را میدیدم ولی از عدم تفرقه بین این اشکال واقسام بوالد ماجد عرض مینمودم چونکه حضرت والدم از مزایا وزوایای این حالات وکیفیات خبر نبودند برایم میگفت ای پسر باین چیزها فریفته مشو شاید که گروه از جنیات باشند وگاهی چنان عشق وجذبه الٰهی بنده را مجلوب میساخت که گل گلاب را میگرفتم ودر کناری از دیگران علیحده میرفتم روزها در رنگ وبوی آن در حیرت بودم۔

ترجمہ: اور وہ ہیں قیوم زمان، مربی بے مثال ولی کامل ومکمل قدوۂ ارباب ارادت سالک مسالک اہل فتوت جامع محاسن طریق عبدیت مزین بکمالات صوری ومعنوی غوطہ زن سمندر حالات شہود کشاف دقائق وجد وجود مظہر خوارق صاحب معارج ومقامات محقق حقائق وعرفان حضرت مرشدنا ومجریٰ فیوضنا آخوندزادہ سیف الرحمن لازالت شموس الطافہ علی الخلان قدس اللہ سرہ آپ زمانہ بچپن میں صاحب کشف وحالات تھے آپ نے ایک دن اس نکمے سے فرمایا بچپن کے دور میں میں نے عالم کون ومکان دوزخ اور جنت کا مشاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے عجیب وغریب اشکال کا مشاہدہ کیا جو دوسرے لوگوں سے پوشیدہ ہوتی ہیں وہ چیزیں میں نے دیکھیں لیکن ان اشکال میں باہم فرق نہ کرنے کی وجہ سے میں نے اس مشاہدہ کا ذکر والد ماجد صاحب ﷺ کے پاس کیا اور حضرت والدمحترم ﷺ کو ان کی خصوصیات وصفات حالات کا چونکہ علم نہ تھا اس لئے فرمایا بیٹا ان چیزوں پر فریفتہ نہ ہونا کہ یہ جنات ہیں اور اس طرح سے عشق وجذبہ الٰہی جل وعلیٰ سے انسان کو خالی کیا جاتا ہے میں نے گلاب کا پھول حاصل کیا اور دوسرے لوگوں سے علیحدگی میں چلا گیا اس دن میں اس کی رنگ وبو سے حیرت زدہ تھا۔

برگ درختان سبز در نظر هوشیار	هر ورقی دفتریست معرفت کردگار

ترجمہ: دیکھنے میں درختوں کا پھل سبز ہے ہوشیار، ہر پتہ معرفت خدا کا ایک دفتر ہے

وبمجرد شمیدن آن در گوشۂ تنهائی زار زار میگرستم واشک ها از دیده روان وساعات زیادی برین سوز وگداز بودم باز در خانه میآمدم۔ واز شنیدن نعوت حضرت خیر البشر علیه من الصلوات اتمها ومن التحیات اکملها زیاده مسرور میبودم ودر صحبت های نعت خوانه شوق وذوق تمام داشتم القصه ذات با برکات با وجود این ذوق وحالات هنوز از کسی اخذ بیعت نکرده بودند ولی میفرمودند والد ماجدم بنده را در ایام صیادت در صحبت اشخاص نجیب بسیار مشرف ساخته بودند منجمله در صحبت عاشق سردار دو عالم نعت خوان ونعت گوی حضرت محمد صلی الله علیه وسلم حضرت حاجی محمد امین صاحب نیز مشرف شده بودم ولعاب دهان ایشان که نشۂ عشق ومحبت داشت از باده صهبای سرشار آگاهی میداد بدهانم داده بودند:۔

ترجمہ: اس کے مطلقا سونگھنے سے میں اس گوشۂ تنہائی میں رونے لگ گیا اور زار وقطار رونے سے آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس دوران دل میں سوز وگداز بڑھ گیا اور پھر میں گھر آیا اور حضور خیر البشر ﷺ کی نعت سننے سے میرے احوال خوش ہوئے۔ اور مجھے نعت خوانی کے ساتھ کامل ذوق وشوق تھا مختصرا یہ کہ آپ ابھی کسی سے بیعت نہ تھے اور یہ ذوق وشوق اور احوال تھے اور آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد مجھے بچپن میں اپنے ساتھ لے جاتے اور اس دور کے کئی

برگزیدہ اولیاء کے پاس لے جاتے اور ان سے میری ملاقات بھی ہوتی تھی ان میں سے عاشق سردار دو عالم نعت گو ونعت خوان محمد ﷺ حضرت حاجی محمد امین صاحب کی زیارت وصحبت کا مجھے شرف ملا اور آپ کا لعاب دہن جو نشۂ عشق ومحبت رکھتا تھا میں اس سے بچپن میں شرف یاب ہوا اور وہ میرے منہ میں ڈالا گیا۔

بعد ازین هرگز نبیند هیچ خماری دیگری		همچو من می خواره ومثل تو سرشار دیگر

ترجمہ: اس کے بعد دوسرا خمار تو نہ دیکھے گا، میرے جیسا شراب نوش اور تجھ جیسا سرشار کوئی دوسرا

چون عمر مبارک ایشان بحدود بلاغت رسید کتب ابتدائیه مروجه را از والد ماجد و دیگر اساتذه آن وقت و دیار تحصیل نموده بودند وبعده بمضمون فرموده عارف شیرازی:۔

ترجمہ: جب آپ بلوغت کی عمر کو پہنچے تو ابتدائی کتابیں آپ نے اپنے والد ماجد اور اس علاقہ کے دوسرے اساتذہ سے پڑھیں۔

اور اس کے بعد عارف شیرازی علیہ الرحمہ کے اس مضمون پر عمل پیرا ہوئے۔

طلب کردن علم شد بر تو فرض		دیگر واجب است از پیش قطع ارض

ترجمہ: علم کا طلب کرنا تجھ پر فرض ہوا، پھر اس کے لئے سفر کرنا واجب ہوا

عازم کشور همسایه شدند که از قدیم الایام تا کنون مرکز دورۂ احادیث وفنون ومرجع طلاب ومحصلین علوم ومعارف اسلامی دران سرزمین معروف ومشهور بوده وبعد ازینکه جناب ایشان وارد پاکستان شدند مدت دورۂ تحصیل را از علماء متدین ومقلد صوبه سرحدپشاور ونواحی آن پسری نمودند واز علوم صرف ونحو وتفسیر وحدیث وتجوید وفقه وعقائد حتی المقدور جد وجهد نمودند وآن چه در دیوان ازل برای ایشان مقرر ومقدر بود نقد وقت نموده واپس به وطن مألوف ایشان که منطقۂ کوت از توابع بلدۂ جلال آباد میباشد مراجعه نمودند وبعد ازین بنا بر تعیین قضا وقدر ازلی طرف خطۂ قطغن ولایت قندوز باستانی قدوم آوردند ودر قسمت دشت ارچی بموضع مساماۃ به نهر جدید سکونت پذیر شدند دران زمان دورۂ حیات حضرت مولانا صاحب مرحوم طالقان بود که طنطنۂ ارشاد والارشاد ایشان عالمی را منور ساخته بود جناب ایشان ابتداء بیعت سلسله عالیه نقشبندیه را ازان ولی کامل ومکمل نموده بودند هنوز در لطیفه قلب کار میکردند که مولانای مذکور دار فانی را وداع گفتند بعد ازین بخدمت حضرت مولانا محمد هاشم سمنگانی که از اعرف خلفاء ایشان بود رفته بقیه سلوک را بحد تکمیل واکمال رسانیدند ازین جا قیاس باید کرد که جناب ایشان از قدماء مریدین، حضرت مولانا محمد هاشم میباشند در آن آوان حضرت مولانا صاحب مرحوم هنوز متأهل نشده بودند اکثر اوقات در تتبع اماکن مقدسه وزیارات اولیاء الله میرفتند ازان جهة اقامة معینے نداشتند با وجود این همه حضرت مرشدنا میفرمودند که جناب ایشان از کثرت محبت وفرط علاقه خصوصیت هرگاه وناگاه که میسر ایشان در ولایت قندوز می افتید درارچی ویا دیگر اماکن بدیدن بنده میآمدند دران وقت مریدین ایشان فقط چند اشخاص معدود بودند وشب ها همراه من میبودند واز توجهات خاصه ایشان محظوظ میساختند در بین من وایشان چندان علاقۂ دوستی صورت گرفته بود که در نظر هر کدام بمنزله دو جسد ویک روح واحد متصور میشدیم باندازۂ که روزے، لطیفه سر من در حرکت در آمد که قبل ازین حرکت ظاهری نداشته بود بنده ازین واقعه که فجاۃ برایم طاری شد

متفکر بودم مدتے، همدرین فکر بودم که جناب ایشان تشریف آوردند و فرمودند که بتاریخ مذکور لطیفهٔ سر من نیز چنان حرکت ظاهری پیدا کرده بود انتهی کلامه الشریف۔

ترجمہ: لہٰذا مزید طلب علم کے لئے آپ ہمسایہ شہر گئے اور وہ شہر زمانہ قدیم سے آج تک دورۂ حدیث اور دوسرے علوم وفنون کا مرکز ہے اور طلباء کا مرجع ہے اور اسلامی علوم ومعارف حاصل کرنے والوں کیلئے یہ سرزمین مشہور ہے اس کے بعد آپ پاکستان تشریف لائے اور کافی عرصہ تک باعمل علماء سے صوبہ سرحد اور پشاور کے مختلف علاقوں میں علم صرف نحو تفسیر حدیث تجوید فقہ عقائد کے حصول میں جدوجہد کرتے رہے اور دیوان ازلی میں آپ کے لئے جو علم لکھا گیا تھا اسے حاصل کیا اور پھر اپنے وطن واپس آگئے جو کہ جلال آباد کے مضافات میں کوت کا علاقہ ہے اور تقدیر ازلی کے مطابق اس کے بعد آپ قطغن جو ولایت قندوز باستانی کا علاقہ ہے وہاں تشریف لے گئے اور دشت ارچی میں نہر جدید کے پاس سکونت اختیار فرمائی ان ایام میں حضرت مولانا طالقان علیہ الرحمہ کا سلسلہ ارشاد میں شہرہ تھا جس سے ایک عالم منور تھا آپ نے پہلے اس ولی کامل ومکمل سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کی ابھی آپ لطیفہ قلب کے مدارج طے کر رہے تھے کہ حضرت مولانا طالقان علیہ الرحمہ نے اس دار فانی کو الوداع کہہ دیا ان کے بعد آپ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ جو حضرت مولانا طالقان علیہ الرحمہ کے اقوم ومعرف خلیفہ تھے ان کے پاس بقیہ سلسلہ سلوک کی تکمیل کی اس تفصیل سے پتہ چلا کہ آپ حضرت مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کے اولین اور قدیم مریدین میں سے ہیں اور ابھی تک ان دنوں میں مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ نے شادی نہ کی تھی اور اکثر اوقات آثار ومزارات اولیاء علیہم الرحمہ کی زیارت کیلئے چلے جاتے اور اکثر اسی تلاش میں رہتے تھے اور اس لئے ایک مخصوص جگہ پر آپ کا قیام نہ تھا آپ فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کثرت محبت اور اس علاقہ کی خصوصیت کی وجہ سے ولایت قندوز میں آتے اور ارچی میں اور دوسری جگہ میں اس بندہ ناچیز سے ملنے کیلئے تشریف لے آتے تھے ان دنوں میں آپ کے مریدین چند لوگ تھے اور کئی راتیں میرے پاس رہا کرتے تھے اور مجھے خاص توجہات عنایت فرماتے تھے اس وجہ سے میرے اور حضرت صاحب کے درمیان دوستی وتعلق اس قدر گہرا ہوگیا تھا کہ ہم دو جسم ایک روح شمار ہوتے تھے ایک دن میرا لطیفہ سر حرکت ظاہری میں آیا اور اس سے پہلے حرکت ظاہری نہ تھی بندۂ ناچیز اس وجہ سے متفکر ہوا اور ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ یہ حرکت کیسے ہوئی اتفاقاً آپ ان دنوں میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اس دن اس تاریخ کو میرے لطیفہ سر نے بھی ظاہری حرکت کی تھی۔

بعد ازینکه حضرت مولانا صاحب مرحوم متأهل شدند و جسم لطیف ایشان از کثرت درد والم نحیف شده بود دوستان و مصاحبین ایشان نیز رو بتزاید بود برای جناب ایشان دران وقت گفته بودند که از من ذکر دادن است و از شما توجه کردن لذا در تمام مریدین حضرت مولانا صاحب مرحوم شخصی نبوده که دران ایام از توجهات حضرت ایشان در کناره مانده باشد باندازهٔ که قادمین او شان را قبل از ملاقات توجهات نموده اکثر ایشان را صاحب حیات قلبی مینمودند و بعده حضرت مولانا صاحب مرحوم تلقین ذکر نموده واپس بحضرت ایشان حواله میکردند خلص اینکه هر کسی را که حضرت مولانا صاحب مرحوم اجازهٔ خلافت داده اند بعد از حضرت مرشد نا، بوده و نیز حضرت ایشان شبی در خانقاه دشت ارچی باین ذرهٔ نابکار خطاب نموده فرمودند که تمام توجهات حضرت مولانا صاحب مرحوم در حق من مبذول داشته به بیست توجه نمیرسد و تربیه جنلب ایشان اکثر بتوجهات یک نفری و خصوصی در زمان و مکان خاص، در دوران جوش و خروش و صحت شباب حضرت مولانا صاحب مرحوم باتمام رسیده و بعد از دورهٔ مریضی و تأهل ایشان را در

جوار خود خوانده معاون وهمکار خود قرار می دادند ومیفر مودند چیزیکه در وجود من بود همه در وجود اخون زاده انتقال یافت این عبارت از صدر اول تا کنون برای توصیة کمل اصحاب مروج بوده چنانچه نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرموده اند ما صب اللہ فی صدری شیئا الاصببته فی صدر ابی بکر الحدیث۔ (الحاوی للفتاوی)

ترجمہ: اس کے بعد حضرت مولانا ہاشم ﷺ نے شادی کی اور آپ کا جسم مبارک اکثر بیماری اور تکلیف کی وجہ سے کمزور ہو گیا اور آپ کے مریدین اور ملنے والے بھی زیادہ ہونے لگے ان دنوں میں آپ نے مجھے فرمایا کہ میں صرف ذکر دیا کروں گا اور تم توجہ کیا کرو گے۔ اور ان دنوں میں کوئی بھی حضرت مولانا ﷺ کا مرید نہیں ہوگا جو آپ کی توجہ سے فیضیاب نہ ہوا ہوگا آپ اکثر اوقات آنے والوں کی کثرت کا اندازہ لگا کر آپ کے پاس انہیں بھیجنے سے پہلے توجہ کر کے ان کے اندر حیات قلبی پیدا کر دیا کرتے تھے اور پھر حضرت مولانا ہاشم ﷺ انہیں ذکر کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور پھر آپ کے حوالہ کر دیتے تھے خلاصہ یہ کہ حضرت مولانا ﷺ نے جس کو بھی خلافت عطا کی ہے وہ ہمارے مرشد کریم کے بعد ہی دی ہے ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے دشت ارچی کی خانقاہ میں فرمایا کہ حضرت مولانا ﷺ کی تمام توجہات جو میری طرف آئیں وہ بیس تک بھی نہیں پہنچتی اور آپ کی تربیت ایک طرح کی خصوصی توجہات کا نتیجہ ہے۔ جو زمان ومکان میں آپ کی خصوصیت سے ملیں اور یہ آپ کی صحت اور جوش وخروش کا زمانہ تھا اس کے دوران آپ نے تکمیل کر لی اور اس کے بعد حضرت صاحب کے مرض کا دور اور اہل داری کی مصروفیات زیادہ ہو گئیں۔ اور حضرت صاحب ﷺ نے آپ کو ان دنوں اپنے پاس بلا لیا اور اپنا معاون قرار دیا۔ اور فرماتے ہیں کہ جو چیز بھی میرے وجود میں تھی وہ سب میں نے اخوندزادہ کو عطا کر دی اور یہ والا جملہ قرن اول سے لے کر آج تک کامل ترین صاحب ومرید کو وصیت کیلئے بولنے کا رواج ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا

مَا صَبَّ اللهُ فِي صَدْرِي شَيْئًا إِلَّا صَبَبْتُهُ فِي صَدْرِ أَبِي بكر

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی میرے سینے میں ڈالا تھا وہ سب میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دیا۔ (الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۵۱)

وحضرت سید امیر کلال برای نائب مناب مطلق ایشان حضرت شاہ نقشبند فرمودند۔ پستان برای شما خشک کردم ومرغ روحانیت شما از بیضۂ بشریت بیرون آمد انتهیٰ قوله الشریف (رشحات) وحضرت مولانا صاحب مرحوم تکتبا نیز برای حضرت اخون زاده صاحب این موضع را بعبارت ردیف کما لاتم معنون ساخته بودند که عین آن تحریر تا کنون تبرکا بنزد حضرت مرشدنا موجود میباشد نقل، آن این است اخوی عزیزم ردیف کما لاتم همکار وصدیقم اخون زاده صاحب وجناب غمخوار وعاشقم پاچالالا وباقی پوره دوستان، تحفۂ سلام برسد الحمد لله لباس خیریت در براست فراق اخون زاده به فقیر بسیار دشوار است خودم نمیدانم سبب آن چیست۔ تاریخ ۲۱، برج حمل، ۴۹، یوم دو شنبه انتهت رسالة الشریفة۔ واز صحبت آن قدوة ارباب عرفان باعلی درجات کمال واکمال، مشرف شدند وقطع مراتب ولایات صغریٰ وکبریٰ وعلیا وسیر الی اللہ وفی اللہ وعروج در مدارج کمالات نبوت ورسالت واولوالعزم ووقوف از علوم معیت احاطه وسریان توحید وجودی وشهودی بتفصیل عمیق حاصل نمودند واز حضور خاصه نقشبندیه بطرز خاص حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنه وفناء اتم وبقا اکمل وزوال عین واثر وفناء فناء را تحقق یافتند وارتقاء از جمیع مقامات ظلال واصول ووصول باصل، الاصل که از شائبه ظلیت مبرا ویکسو است نقد وقت ایشان گردید وبعد از وفات حسرت آیات حضرت

مولانا صاحب مرحوم مرشد و مولاء ایشان طریقه عالیه را چنان رونق دادند که از تفصیل آن قلم عاجز میماند و بمضمون ورأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا طالبان راه حقیقت و بادیه پیمایان سلک معرفت فوج فوج در صحبت ایشان از چهار اطراف و اکناف قدوم آوردند و بسا اشخاص در صحبت ایشان بدرجه ولایت رسیدند و بمجرد یک مجلس ایشان صاحب کشفیات و حالات و مقامات شدند و بایک نظر کیمیا اثر ایشان صاحب ارشاد و خلافت شدند:۔

ترجمہ: اور حضرت سید امیر کلاں علیہ الرحمۃ نے اس معنی کا قول حضرت شاہ نقشبند علیہ الرحمۃ کیلئے فرمایا تھا وہ یہ ہے ''میں نے تمہارے لئے اپنے پستان خشک کئے ہیں تو تمہاری روحانیت کا پرندہ بشریت کے انڈے سے باہر آیا ہے''۔ اور حضرت مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمۃ نے حضرت صاحب کو اس معنی کا قول لکھ کر بھی دیا تھا جو تحریر آج بھی آپ کے پاس تبرکا موجود ہے اور وہ یہ ہے ''عزیزم بھائی میرے کمالات کا ردیف ہے اخوندزادہ میرے دوست اور غمخوار ہیں اور میں ان کا عاشق ہوں اور باقی سارے کے سارے دوستوں کیلئے سلام کا تحفہ الحمد للہ میں لباس خیریت میں ہوں اور اخوندزادہ کا فراق فقیر کیلئے دشوار ہے میں نہیں جانتا کہ اس کا سبب کیا ہے تاریخ ۱۳ برج حمل ۹ ھ بروز پیر (مخطوط) اور آپ اس قدوۂ ارباب عرفان کی صحبت سے درجات کمال و اکمال تک پہنچے۔ اور مراتب ولایت صغریٰ و کبریٰ وعلیا اور سیر الی اللہ و فی اللہ اور کمالات نبوت و رسالت اولو العزم انبیاء علیہم السلام کے مدارج میں عروج اور وقوف علوم معیت احاطہ و سریان توحید وجودی و شہودی کو تفصیل عمیق سے حاصل کیا اور نقشبندیوں کا خاصہ حضور کو بطریق حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے حاصل کیا فناء اتم و بقاء اکمل کو حاصل کیا اور زوال عین اور اثر فناء الفناء کو تحقیقا حاصل کیا۔ اور تمام مقامات ظلال واصول سے ارتقاء اور اصل الاصول کی طرف وصول جو شائبۂ ظلیت سے مبرا اور یکسو تھا یہ سب کچھ ان اوقات میں حاصل کرلیا تھا اور آپ نے اپنے مرشد و مولا حضرت مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمۃ کے بعد اس سلسلہ عالیہ کو اس طرح فروغ دیا جس کی تفصیل قلم ذکر کرنے سے قاصر ہے اور اس آیت کریمہ کا مفہوم نظر آنے لگا ''اور آپ نے لوگوں کو گروہ در گروہ دین اللہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور طالبانِ راہ حقیقت اور سلک معرفت کی بادیہ پیمائی کرنے والے آپ کی صحبت میں اکناف عالم سے گروہ در گروہ آنے لگے اور بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو آپ کی صرف ایک صحبت سے مقام ولایت تک پہنچے اور صاحب کشف و حالات و مقامات بنے۔ اور آپ کی ایک نظر کیمیا سے صاحب ارشاد و خلافت بنے۔

فیض روح القدس ارباز مدد فرماید		دیگران هم بکنند آنچه مسیحا میکرد

ترجمہ: فیض روح القدس اگر پھر مدد کرے، دوسرے بھی وہ کریں گے جو مسیحا کرتا ہے

وفحول علماء عصر واساتذۂ ایشان در طلب صحبت ایشان رسیده صاحبان حالات کمالات شدند وعدۂ زیادی از منکرین ایشان بمضمون الفضل ما شهدت به الاعداء که بغرض مناقشه ومجادله قدوم آورده بودند از مخالفات خودها تبرا نموده در سلک مریدین ایشان قرار گرفتند و بمدح واوصاف عالیه ایشان اعترافها نمودند:

ترجمہ: زمانہ کے بڑے بڑے علماء اور آپ کے اساتذہ آپ کی صحبت کی طلب میں آئے اور صاحب حالات و کمالات بنے اور آپ کے منکرین نے جب اس جملہ کے مفہوم کے مطابق ''فضیلت وہ ہے جس کی گواہی دشمن دیں'' آپ کے فضل کو دیکھا اور وہ آپ کے پاس بغرض مجادلہ و مناقشہ آئے تھے تو مخالفت سے مبرا ہو کر آپ کا دامن ارادت تھا، اور مریدین میں شامل ہو گئے۔ اور آپ کے مدح و اوصاف حمیدہ کے معترف ہو گئے۔

مثنوی:

خوشتر آن باشد که سرد لبران		گفته آید بر زبان دیگران

ترجمہ: اچھا وہ ہوتا ہے کہ محبوبوں کا راز، دوسروں کی زبان سے کہلوایا جائے

وارشاد والارشاد ایشان نہایت اتم واکمل واقع شد که درین عصر و دیار این چنین صحبت لله وفی الله با چنان سرعت واکمال از اعجوبه روزگار میباشد وبسا اشخاص صاحبان ارشاد وخلافت با مریدان واصحاب خود از جناب ایشان اکثر درزاویۂ خمول نشستند ومجاذیب ومحبان ایشان در هر دشت ودیار وکنج وکنار از شوق صهبای آن صاحب اسرار در خاک وخون غلطان وخیزان شدند۔

ترجمہ: اور آپ کا ارشاد الارشاد نہایت اتم واکمل ہوا۔ کہ اس زمانہ میں اس طرح کی للہ فی اللہ صحبت عجائب روزگار میں سے ہے۔ اور بہت سارے پیر اور خلفاء اپنے مریدین اور محبین کے ساتھ آ کر آپ کے سایہ میں بیٹھے اور آپ کی نسبت سے مجذوب اور محبین جہاں کے ہر کونے میں پھیل گئے اور اس صاحب اسرار کے ذوق وشوق میں مٹی اور خون میں نہا گئے۔

بنا کردند خوش رسمی بخاک وخون غلطیدن		خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

ترجمہ: مٹی وخون میں لوٹنے کی اچھی رسم بنائی، خدا ان پاک طینت عاشقوں پر رحم فرمائے

فائده:۔ جناب ایشان طریقۂ عالیه نقشبندیه را با طریقه چشتیه وسهروردیه از حضرت مولانا محمد هاشم سمنگانی قدس الله سره کسب نموده اند ولی در دو طریقه آخیر هنوز اجازه خلافت نیافته بودند که مرشد ایشان از عالم رحلت نمودند وهنگامیکه به زیارت ایشان مشرف شدند در عالم روحی خواهان اجازۂ این دو طریقه آخیر الذکر شدند جناب مولانای مرحوم فرمودند که بزیارت حضرت مرشدم مولانا شاه رسول وارد طالقان شوید که برای من نیز جناب ایشان بعد از فوت اجاره کرده بودند چون عازم طالقان شدند جناب او شان را که عنقریب زیارت شده بودند از دور دیدند که خوشحال ومسرور میباشند واجازت این دو طریقه برای ایشان عطا نمودند اما طریقه عالیه قادریه را علاوه از حضرت مولانا محمد هاشم از جناب حاجی صاحب پچیر که در سمت مشرقی واقع در پچیر سفلی بودند نیز کسب نموده بودند واز دیگر اولیاء الله ما تقدم اجازات روحی نیز برای ایشان داده شده است ماجرای این اجازات را برای این ذره نابکار چنین حکایت نمودند۔

فائدہ: حضرت صاحب علیہ الرحمہ نے طریقہ عالیہ نقشبندیہ اور طریقہ چشتیہ وسہروردیہ کو حضرت مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ سے حاصل کیا لیکن آخری دونوں سلسلوں میں ابھی آپ کو اجازت حاصل نہ ہوئی تھی کہ آپ کے شیخ ومرشد اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور پھر جب عالم ارواح میں آپ کی ملاقات اپنے شیخ سے ہوئی تو پھر اس حالت میں ان دونوں سلسلوں کی اجازت سے نوازا گیا اور حضرت مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اپنے شیخ مرشد حضرت مولانا شاہ رسول علیہ الرحمہ کی زیارت کے لئے طالقان گیا تو مجھے بھی آپ نے بعد از وصال اجازت عطا فرمائی تھی اور آپ نے طریقہ عالیہ قادریہ کو حضرت مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کے علاوہ حضرت حاجی علیہ الرحمہ سے پچیر میں جو مشرقی سمت میں پچیر سفلی میں واقع ہے وہاں سے بھی حاصل کیا اور اسی طرح اور کئی متقدمین اولیاء سے بھی عالم ارواح میں آپ کو اجازت عطا کی گئی۔ اس ساری اجازت وخلافت کا ماجرا آپ نے اس حقیر کو اسی طرح بیان فرمایا تھا کہ:

در واقعه دیدم که حضرت خواجه خواجگان شاه نقشبند قدس سره با جمعی از خلفاء ایشان حاضر شدند و درین اثناء قدوة العارفین حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس الله سره نیز با خلفاء ایشان در عقیب حضرت شاه باندازه یک موی دور تر قیام نمودند سپس حضرت غوث الثقلین نیز با خلفاء ایشان حاضر شدند و باندازه نیم قدم عقیب حضرت امام ربانی قدس سرهما استاده بودند و مثل این حضرت خواجه معین الدین اجمیری رحمة الله علیه با خلفاء ایشان حاضر شده باندازه یک قدم در عقیب حضرت غوث الثقلین قدس سرهما قیام نمودند و کذا حضرت شیخ شهاب الدین امام سهروردی با جمعی از اصحابش حاضر شده باندازه دو قدم عقیب خواجه اجمیری قدس سرهما استاده بودند و کذا حضرت مرشد مرشدنا مرشدنا مولانا شاه رسول طالقانی قدس سره با جمعی از اتباعش حاضر شدند و مرشدنا مولانا محمد هاشم السمنگانی قدس سره نیز با جم غفیر گرد آمده دریک طرف دیگری بطور علیحده استادند و بعده تمام این مذکورین در حق این فقیر دعا کردند و گفتند که در هر چهار طرق از طرف مایان مأذون و مجاز میباشد:۔

ایک دفعہ میں نے حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبند قدس سرہ کو دیکھا کہ آپ اپنے خلفاء کی جماعت کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اسی دوران حضرت قدوۃ العارفین حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ بھی اپنے خلفاء کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور حضرت شاہ نقشبند کے پیچھے ایک بال برابر فاصلہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے بعد حضور غوث الثقلین غوث اعظم رضی اللہ عنہ بھی اپنے خلفاء کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور تقریباً آدھے قدم کے فاصلہ پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے بعد حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ اپنے خلفاء کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور حضرت غوث الثقلین غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک قدم پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اسی طرح حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خلفاء کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ایک قدم کے فاصلہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اسی طرح ہمارے مرشد کریم کے مرشد مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خلفاء کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور ہمارے مرشد کریم مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس سرہ ایک جم غفیر کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور ایک طرف علیحدہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر یہ سب بزرگ اجتماعی دعا میرے حق میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے ان چاروں سلسلوں کی اپنی طرف سے تمہیں اجازت واذن دیا۔

عاشق شود آنکس که به کویت گذرد	آری ز در و بام تو میارد عشق

ترجمہ: جو بھی تیری گلی سے گزرتا ہے عاشق ہو جاتا ہے، کیونکہ تیرے در و بام سے عشق ٹپکتا ہے

مطابق این شبی در خواب دیدم یکی از خلفاء حضرت مرشدم میگوید که حضرت اویس قرنی این قرآن را برای من داده و میگوید که این امانت از حضرت خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم است برای من داده بود که این قرآن را برای اخونزاده سیف الرحمن برسانی اکنون من بشما تسلیم نمودم تا اینکه برای وی برسانی الغرض این مضمون را برای مرشدم عرض نمودم فرمودند که طریقه شما طریقه اویسی میباشد:۔

اس کے مطابق میں نے ایک رات دیکھا کہ ہمارے مرشد کریم نے خلفاء میں سے ایک کو فرمایا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ قرآن کریم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت ہے جو تمہارے لئے دی گئی تھی اور اس قرآن کریم کو اخوندزادہ سیف الرحمن کو پہنچا دینا یہ میں تمہیں دے رہا ہوں کہ تم انہیں پہنچا دینا الغرض میں نے جب یہ خواب اپنے مرشد سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہارا سلسلہ اویسی ہو گیا۔

در طریق نقشبندی بس اویسی کارتست	چون مجدد الف ثانی پرتو انوار تست

توجمه: طریق نقشبندی میں تمہارا کام کافی ہے، مجدد الف ثانی جیسے تیرے انوار ہیں۔

شورش جذب و جنون منشور از دیدارتست	مرکز خوبان عالم نقطۂ پرکارتست

توجمه: جذب وجنون کی شورش کا منشور تیرا دیدار ہے، خوبان عالم کا مرکز تیرا نقطۂ پرکار ہے۔

واقعۂ دیگر که با واقعه ما تقدم در یک مجلس از جناب ایشان شنیده بودم میفرمودند مدتها بود که در قسمت حکایات مثنوی معنوی حضرت مولانا جلال الدین بلخی در تفکر بودم که این حکایات وحالات را که مولانا ایراد نموده مثل قصۂ کنیزک وطوطی وشبان وسماک وغیره ماجری وقصص دیگر که اصلا دران مکان وزمان حضور نداشته اند با چنین تفصیل وبسط عمیق از کجا بیان نموده اند روزی همدرین فکر بودم ناگه در واقعه عالم مثال را متوجه شدم صور این اشیاء را همه در انجا حاضر یافتم وحضرت مولانا را نیز دیدم واشخاص واجناسیکه در مثنوی ایشان ثبت شده همه علی ترتیب المراتب موجود بودند بعد ازین دانستم که مولانا این قصص وحالات را از عالم مثال مشاهده نموده اند واز نهایت وضاحت کشف وحالات همچون اشخاص مشاهد بالبصیرة از بصارت خویش در نظم آورده اند ونعم قال فیه:

توجمه: ایک اور واقعہ جو میں نے حضرت صاحب سے اسی طرح کا ایک مجلس میں سنا تھا آپ فرماتے ہیں کہ کافی عرصہ ہوگیا ہے کہ ایک دفعہ میں مثنوی معنوی مولانا جلال الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی تقسیم حکایات میں متفکر تھا کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے کنیز، طوطے اور مچھلی کے حالات کو اس طرح قصوں کی طرح بیان کیا ہے کہ ان کا وجود زمان ومکان کے اعتبار سے کوئی وجود نہیں لیکن مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کی تفصیل عمیق کو کہاں سے بیان کیا ہے پورا دن میں اسی فکر میں محو رہا آخر میں نے عالم مثال کی طرف توجہ کی تو وہاں پر میں نے ان اشیاء کی تمام صورتوں کو موجود پایا اور وہاں پر میں نے حضرت مولانا کو بھی دیکھا اور وہ تمام اجناس واشخاص جن کا ذکر مثنوی میں ہے ان کو بھی حاضر پایا وہ اپنے مراتب کی ترتیب پر موجود ہیں اس کے بعد میں نے جان لیا کہ مولانا نے ان تمام قصص وحالات کا عالم مثال میں مشاہدہ کیا اور پھر نہایت وضاحت سے کشف وحالات کو ظاہری آنکھوں کی طرح مشاہدہ کرنے والے کی طرح اپنے مشاہدہ بصیرت کو بیان کیا اور انہیں نظم میں بیان کیا۔ اور اس بارے میں کیا خوب کہا ہے۔

اولیاء اطفال حق اندای پسر	غائبی و حاضری بس با خبر

توجمه: اولیاء اطفال حق ہیں اے بیٹے، حاضر وغائب سب نے باخبر ہیں

جناب ایشان با وجود وضوع حالات وضوء کشف وبصارات که همچون فلق الصبح مشاهده مینمودند باز هم در مقابل جزئی ترین حکم، شرعی اصلا اعتباری نمیدادند روزی سخن از کشف وحالات درمیان آمد که بعضی اخلاء مرئیات خویش را عرضه نمودۂ بودند جناب ایشان فرمودند شما برای من میگوئید من برای که بگویم بنده راقم الحروف اصلح الله حاله ونور باله روزی از عدم رؤیای خویش سخن گفتم که در سابق الایام در بدایات طریقه عالیه رؤیای واضحه وکثیر الوقوع میدیدم اکنون از ان دیدن ها باز ماندم جناب ایشان فرمودند که من هم چنانم از من وشما وقت آنست که از فراست سخن بگویم:

ترجمہ: آپ باوجود حالات کے واضح ہونے اور کشف وبصیرت کی روشنی ہونے کے جوکہ آپ کے حق میں صبح کی روشنی کی مانند ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود حکم شرعی کی ایک چھوٹی سی جزئی کو اس کے مقابلہ میں آنے پر اس کشف کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے ایک دفعہ گفتگو کے دوران لوگوں کے خوابوں کا ذکر آ گیا اور پھر لوگوں نے اپنے خواب بیان کرنے شروع کر دیئے آپ نے جواب میں کہا کہ تم لوگ مجھے بتا رہے ہو میں کس کو بتاؤں۔ بندہ راقم الحروف اللہ تعالیٰ اس کے احوال کی اصلاح فرمائے اور منور کرے۔ نے ایک دن آپ سے عرض کیا حضور اس سلسلہ عالیہ کے دخول ابتدائی دنوں میں مجھے کافی خواب آتے تھے لیکن اب میں انہیں نہیں دیکھتا آپ نے فرمایا میرا حال بھی یہی ہے۔ میرے اور تمہارے لئے بہترین یہ ہے کہ فراست کے متعلق بات کریں۔

من غلام آفتابم هم از آفتاب گویم		نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم

ترجمہ: میں غلامِ آفتاب ہوں آفتاب کے متعلق گفتگو کرتا ہوں، نہ رات ہوں نہ رات پرست ہوں کہ خواب کی گفتگو کروں

هم درین اثنا سخن از بعضی مشایخ درمیان آمد که مردم را بورد و اوراد جلب مینمایند و در بدل اسباق وروشت حضرات مشایخ طرق قدس الله اسرارهم اللهم سخر لنا مافی برک ومافی بحرک و امثال این الفاظ تعلیم مینمایند و میگویند که این کلمات را خوانده باشی که سبقت همین است جناب ایشان فرمودند به نیت تسخیر خلائق وجمع آوری دنیاء دینه خواندن کلام الله و اسماء او تعالیٰ و نفی اثبات بنزد من بسیار دون همتی میباشد که بهترین چیز را در معادل امتعه دنیا بدل مینمایند۔

ترجمہ: اس گفتگو کے دوران کچھ ان مشائخ کا ذکر آیا جو اوراد و وظائف جلب کو اسباق سلسلہ کے بدلے میں پڑھتے ہیں جوان کو حضرات مشائخ قدس اسرارہم نے عطا کئے ہوتے ہیں وہ یہ ہے "اللهم سخر لنا مافی برک ومافی بحرک" اے اللہ ہمارے لئے مسخر فرما جو تیری زمین اور سمندر میں ہے۔ اور اس طرح کے دوسرے الفاظ تعلیم کئے جاتے ہیں اور انہیں کو پڑھنے میں سبقت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ دنیا کے گھٹیا مال اور سامان کو اکٹھا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ذکر اور نفی واثبات کا ذکر کرنا یہ نہایت بددیانتی ہے اور ایک بہترین چیز کو دنیا کے ساز وسامان کے بدلہ میں دینا ہے۔

آه آه از دست صرافان گوهر ناشناس		هر زمان خرمهره را بادر برابر میکنند

ترجمہ: افسوس افسوس گوہر ناشناس صرافوں کے ہاتھ میں، ہر زمانہ میں موتی کو ٹھیکری کے برابر کیا گیا

وحدیث انما الاعمال بالنیات درین باب حجت قاطع میباشد روزی در تائید این مقام تقریری نهایت بسیط وعمیق با شواهد و ادله زیادی ایراد فرمودند در آن ایام بنده مریض وعلیل بودم تمام آن در حفظ ندارم ولی بمضمون ما یدرک کله لا یترک کله مابقای آنچه را که در ذهن این معتل الرای مستقر بوده همچون گلدسته و از گلزاری یا مشتی نمونه خرواری بطور حفظ ویادگاری درینجا تحریر مینمایم. منجمله این دو بیت مثنوی مولوی معنوی بود که قرائت نمودند:

اور یہ حدیث:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

(الزہد والرقائق لابن المبارک ،ص:۶۲،مسند الحمیدی ،رقم:۲۸،صحیح البخاری ،رقم:۱،سنن ابن ماجہ ،رقم:۴۲۲۷،سنن ابی داؤد ،رقم:۲۲۰۱،معجم ابن الاعرابی ،رقم:۶۵۱،المعجم الاوسط،رقم:۴۰)

اس باب میں واضح دلیل ہے اس دن آپ نے اس معاملہ کی تائید کیلئے نہایت بسیط وعمیق تقریر کوادلہ وشواہد کے ساتھ بیان فرمایا ان دنوں میں بندہ بیمار تھا اور وہ ساری تقریر بمع دلائل میرے حافظے میں نہیں رہی لیکن اس کا مفہوم ''جو سارا حاصل نہ کر سکے اس کو سارا چھوڑنا نہیں چاہئے'' کے تحت جو اس کمزور عقل والے کے ذہن میں ہے اسے باغ میں سے ایک گلدستہ یا بوری میں سے ایک مٹھی کے مصداق حفظ و یادگار کیلئے یہاں تحریر کرتا ہے ان میں سے مثنوی معنوی کے یہ دو شعر ہیں جو آپ نے پڑھے تھے۔

اهل دنیا کافران مطلق اند		دائما در دق دق و در ذق ذق اند

ترجمہ: اہل دنیا کافر مطلق ہیں، ہمیشہ دق دق اور ذق ذق میں رہتے ہیں

اهل دنیا چه کهین وچه مهین		لعنت الله علیهم اجمعین

ترجمہ: اہل دنیا کیسے گھٹیا اور ذلیل ہیں، اللہ تعالیٰ کی ان سب پر لعنت ہو

ابتداء بطرز ارباب عرفان از حقائق ومعارف که مناسب حال عبودیت وسزاوار درگاه معبودیت بود بسا کلمات عالیات را تشریح دادند که اقل قلیل ازان مواهب وعطیات که شائسته جناب ایشان بود پی میبردند ومثل این کمینه جسم غفیری بجز استماع دیگر چیزی نقد وقت ایشان نبود وبعد ازین در حقائق ودقائق علمی آن سخن گفتند این دو شعر را علاوه بر تاویلات ظاهراً از حدیث حب الدنیا اصل کل خطیئة استنباط ..ودند یعنی میفرمودند هرگاه که حب دنیا راس کل خطیئة شد ازین خارج شد آن قماش وامتعه دنیائی که محبت نداشته باشد چنانچه برخی از اکابر دین دنیا ـــ بودند دلی ذرۂ از یاد مولا غافل نبود۔

ترجمہ: ابتداء آپ نے اس طرح سے کی جس طرح کہ ارباب عرفان اور اہل حقائق ومعارف کے حالات کے مناسب ہوتی ہے اور اسے مقام عبودیت اور درگاہ معبودیت بہت سارے کلمات عالیات کی تشریح کی جن کو کم ازکم ان مواہب وعطیات سے کہا جا سکتا ہے جو آپ کی شایان شان ہے اور اس کمینہ جیسے جم غفیر میں سوائے سماع کے کچھ حاصل نہ کیا اور پھر اس مضمون کے حقائق ودقائق علمی کو ان دو شعروں کے علاوہ ظاہری تاویلات جو اس حدیث ''دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے'' سے استنباط کیا آپ نے فرمایا کہ یقیناً دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے لیکن اس سے وہ ساز وسامان نکل جائے گا جس میں محبت دنیا نہیں کیونکہ بہت سارے اکابردین دنیا کا مال ودولت بھی رکھتے تھے لیکن ذرہ برابر بھی یاد مولیٰ سے غافل نہ ہوتے تھے۔

مصرع:

حضوری گر همے خواهے ازو غائب مشو حافظ

ترجمہ: حافظ اگر حضوری چاہتا ہے تو اس سے غائب نہ ہو۔

واگر خدانخواسته سرمایه ابدی را بمتاع الدنیا قلیل بدل نمایند جای بسیار است که راس کل خطیئة شرک بالله میباشد۔ انتهی کلامه الشریف لاختصار۔ مدتی چند بعد ازین درخاطر فاتر چنین در گذشت که این حدیث شریف طابق ارباب اشارات در سلک نظم آورده ونام گرامی حضرت مرشدنا که مشتمل است وسه حرف است در اوائل هر فرد اول آن الی آخرة منقسم نمایم فسبحان الذی وفقنی فی اتمام هذا المرام وهو هذا مع الاختتام۔

اوراگرخدانا خواستہ سرمایۂ ابدی کودنیا کے قلیل مال کے برابردے دے گا تو یہ بہت بڑا خسارہ ہےاور ہر گناہ کی جڑ اور شرک باللہ ہے۔
اس کے کافی عرصہ بعدمیرے ذہن میں خیال آیا کہ اس حدیث پاک کوارباب اشارات کے مطابق نظم میں بیان کرنا چاہئے اور ہمارے مرشد گرامی کا نام مبارک تیس حروف پر مشتمل ہےاور ہر شعر کے شروع میں اس نام میں سے ترتیب کے مطابق ایک حرف آنا چاہئے پس پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے اس مقصد کے مکمل کرنے کی توفیق بخشی اوروہ مکمل یہ ہے۔

ای قلم می گو سخن از زیر ویم	هم رموز قصه های جام جم

ترجمه: اے قلم بلندی وپستی کی بات کر، جام ومحفل کے قصہ ہائے رموز کی بھی

از من و ما بگذر و دیوانه شو	در گروه عارفان مستانه شو

ترجمه: آگے جااور دیوانہ ہوجامیں اور ہم کو چھوڑ، عارفین کے گروہ میں مستانہ ہوجا

خرمن هستی که داری جان من	آتش و باد صبا یک دم بزن

ترجمه: خرمن ہستی میری جان جو تیرے پاس ہے، آگ اور بادصباء یک دم اس پر مار

ننگ و نام و جاه این دنیائے دون	می برد در سلک انتم غافلون

ترجمه: نام ونمود وعزت ومرتبہ اس گھٹیادنیا کا، لے جاتم غافل ہوکے کی لڑی میں

درد و سوز عشق میگوید خبر	اترک الدنیا بخوان شام و سحر

ترجمه: دردوسوزِ عشق خبر دیتا ہے، دنیا چھوڑ دے کا وظیفہ شام وسحر پڑھ

زال دنیا را بکن یکدم طلاق	تارهی از ورطهٔ ریخ و نفاق

ترجمه: زن دنیا کوایک دم طلاق دے، تاکہ رنج ونفاق کے گھیرے سے رہائی پائے

از خدا شرمے نداری و از رسول	حب دنیا کرده از غولان غول

ترجمه: اب تو خدااور رسول سے شرم نہ کر، دنیا کی محبت دیوانہ کرتی ہے

دین تو دینار تو گشته مدام	اسفل و اعلیٰ ندانی زین مرام

ترجمه: دین تیراروپیہ ہوگیا ہمیشہ، اس مقصد سے اعلیٰ وادنیٰ تونہیں جانتا

هر زه گوئی میکنی ای بو شرر	کفر واسلام از تو میگوید خبر

ترجمه: ہرزہ سرائی تو کررہا ہے اے ابوشرر، کفرواسلام تیرے کی خبر دی جارہی ہے

صحبت مردان حق میکن دمے	تا رسانندت مقام آدمی

ترجمه: صحبت مردان حق کی تو ایک لمحہ حاصل کر، تاکہ تجھے مقام آدمی تک پہنچائے

ای قلم تاکی تو در بحر خموش	سر بکن آواز تای و جذب و جوش

ترجمہ: اے قلم تو کب تک خاموشی کے سمندر میں رہے گا، سر اٹھا اور جذب وجوش کی سرنگی والی آواز نکال

حرفها بشنو تو از پیر کهن | تا شوی فانوس شمع انجمن

ترجمہ: حروف تو اس کے بوڑھے پیر سے سن، تا کہ تو شمع انجمن کا فانوس بن جائے

برفگن این ننگ و نام و صد هوس | آر زدی تره وفوم وحدس

ترجمہ: باہر نکل اس نام ونمود اور سو طرح کی ہوس سے، تو لہسن ودال کی آرزو رکھتا ہے

سر وحدت از مقام عاشقان | باز می جو گر ترا عقل است و جان

ترجمہ: سر وحدت کو مقام عاشقان سے، پھر تلاش کر اگر تیری عقل وروح ہے

یک دو سه روزی بکن تعلیم عشق | در مدارس هائے جان تفهیم عشق

ترجمہ: یہ دو تین دن تعلیم عشق حاصل کر، روح کے مدارس میں تفہیم عشق حاصل کر

فرفها بینی اسرار آن زمان | از رقوم و جذب و جوش عارفان

ترجمہ: فوراً وہاں دیکھے تو اس زمانہ کے اسرار، رقوم وجذب وجوش عارفاں سے متعلق

آرزوے دل نماند ای جوان | گر شوی همراز آن صاحب قرآن

ترجمہ: آرزو تیرے دل میں کوئی نہ رہے اے جواں، اگر اس صاحب قرآن کا ہمراز بن جائے

لا شوی در صحبتش عین الزمان | از مقام هستی و عیب و زیان

ترجمہ: لاشئ ہو جائے گا ان کی صحبت میں عین اس وقت، مقام ہستی سے عیب ونقصان سے

راه ورسم عاشقان این ست و بس | نے به چلتا رو ملنگی و جرس

ترجمہ: راہ ورسم عاشقاں یہی ہے اور بس، ملنگوں کی لاٹھی اور گھنٹی بس

حرف بلخی بشنو مستانه باش | در حضور اهل دل پروانه باش

ترجمہ: حروف الفاظ بلخی سن اور دیوانہ ہو جا، اہل دل کے حضور پروانہ بن جا

من که بودم زاهد و تقویٰ فروش | هستم اکنون در طریق جذب و جوش

ترجمہ: میں جو زاہد اور تقویٰ فروش تھا، اب میں جذب وجوش کے راستہ میں ہوں

آنکه از پیری ندارد این نشان | سنگ استنجاء شیطانش بخوان

ترجمہ: اس نشان والی پیری جس کے پاس نہیں، استنجا کے پتھر اس کے شیطان کو مار

نافۂ مشک ختن دارد اثر | چین و چترال جهان از وی خبر

ترجمہ: نافہ ہرن کی کستوری کا اثر رکھتا ہے، چین وچترال کا جہان ان کی خبر دیتا ہے

روزی جناب ایشان در مادبه بناء جدید بعضی اخلاء تشریف فرما بودند بنده از قدوم آوری ایشان با خبر بودم که صدر این مجلس جناب ایشان است درین وقت در خاطر فاتر چنین در گذشت که اشعاری چند مشتمل مضمون خیر مقدم با ضمیمه برخی از حالات فرخنده سمات انشاء نمایم ولی از کم فرصتی هنوز باین عزم شروع نا کرده بودم جناب ایشان قدوم آوردند طبق عادت مسنونه اول در مسجد رفتند وبعد از آداب مصافحه طرف این کمینه متوجه شده با تبسم فرمودند چرا اشعار انشاء نکرده بنده علی الفور بعجز و قصور معترف شده برخاستم و در کناری رفتم این دو بیت را انشاء نمودم:

ترجمہ: ایک دن نئے مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں کچھ دوست آئے اور مجھے آپ کی آمد کی بھی خبر مل گئی اور اس محفل کے صدر نشین بھی آپ تھے۔اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ آپ کے استقبال کیلئے چند اشعار تحریر کرنے چاہیں۔اس محفل میں وقت کی قلت کے باعث میں لکھنا ابھی شروع نہ کرسکا تھا کہ آپ تشریف لے آئے اور عادت مسنون کے مطابق مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں کے مصافحہ سے جب فارغ ہوئے تو اس کمینے کی طرف نظر فرمائی اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اشعار کیوں نہیں لکھے۔میں نے فوراً عاجزی اور غلطی کا اعتراف کیا اور محفل سے ایک کنارے پر چلا گیا اور یہ دو اشعار لکھے:

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما		وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ در و دیوار مبارک ہوئے،آپ کے وجود سے میرے تمام اسرار مزین ہو گئے

هنوز بانتهاء این قصیده کامران نشده بودم جناب ایشان دران مکان که عین بناء مزبور بود با جم غفیری از مریدین و مخلصین تشریف آوردند شخصی از حاضرین که صاحب جزبه قویه بود ورقه مسوده را از نزدم گرفته خیزان دو دان این دو بیت مذکور را باآواز بلند قرائت،مینمود بالآخره بعد از طی مراحل مادبه واختتام مجلس اشعار ذیل را بر آن دو بیت بطور مسدس انشاء نمودم که مجموع آن این است:

ترجمہ: ابھی میں نے یہ قصیدہ مکمل نہ کیا تھا کہ آپ مریدین کے جم غفیر کے ساتھ جس مکان میں دعوت تھی وہاں تشریف لے آئے اور حاضرین میں سے ایک شخص جو قوی جذبہ رکھتا تھا وہ میرے پاس آیا اور وہ کاغذ لے کر اس پر لکھے ہوئے شعر کو اونچی آواز سے پڑھنے لگا۔آخر کار اس دعوت کے اہتمام سے فراغت کے بعد ان اشعار کے ذیل میں میں نے مسدس کے طریقہ پر ایک نظم لکھی جو یہ ہے۔

پیر دانائی مبارک هم سر و سردار ما		رهر و شرح محمد از تو روشن کارما

ترجمہ: پیر دانا مبارک میرا سردار و سر ہے،شرح محمد کا رہبر تجھ سے میرا کام روشن ہے

شاهباز اوج قدسی بر سریر اولیاء		پرتو جذب و جنون کردی بعالم ارتقاء

ترجمہ: قدسی بلندیوں کا شہباز اولیاء کے تخت پر،جذب وجنوں کی روشنی سے عالم کی ارتقاء کی

اے مبارک از قدومت این در و دیوار ما		وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ در و دیوار مبارک ہوئے،آپ کے وجود سے میرے تمام اسرار مزین ہوئے

شمع فانوس خرد پرورده خاص زمان		قطب و قیوم زمانی بر سریر عاشقان

ترجمہ: عقل کے فانوس کی شمع خاص زمانہ کے پروردہ، عاشقوں کے تخت پر قطب وقیوم زماں

مشعل اهل خرد بر تر ز چرخ آسمان	میکنند تکرار و صفت عاشقان با این زبان

ترجمہ: اہل خرد کی شمع کو آسماں سے بلند کیا، عاشق تیرے اوصاف کو اسی زبان سے بیان کرتے ہیں

ای مبارک از قدومت از در و دیوار ما	وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درودیوار مبارک ہوئے، آپ کے وجود سے میرے تمام اسرار مزین ہوئے

منبع فیض و فتوت بر مقام عبدیت	هادی راه طریقت چون شما را شمسیت

ترجمہ: مقام عبدیت پر منبع فیض وارتقاء، راہ طریقت کا اس طرح ہادی جیسے آسماں پر سورج

روشن انداز محبت چهار اکناف و جهت	شد مریدانت بعالم چون فلک را بخمیت

ترجمہ: ان کی محبت سے چاروں اطراف وجہات روشن ہیں، آپ کے مرید جہاں میں آسماں کے ستاروں کی طرح

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما	وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درودیوار مبارک ہوئے، آپ کے وجود سے میرے تمام اسرار مزین ہوئے

در محبت شد فنایت آنکه دارد عزم تو	میرسد فیض و فتوحش آنکه دارد جزم تو

ترجمہ: محبت میں وہ فنا ہوا جس نے تیرا عزم کیا، فیض وفتوحات پر پہنچا جو تجھ پر یقین رکھتا ہے

سر این معنی نداند آن که دارد گفتگو	بلخی بیچاره دارد این ندا را آرزو

ترجمہ: اس معنی کا سر وہ نہیں جانتا جو باتین کرتا ہے، بلخی بیچارہ اس آواز کی آرزو رکھتا ہے

اے مبارک از قدومت این در و دیوار ما	وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درودیوار مبارک ہوئے، آپ کے وجود سے میرے تمام اسرار مزین ہوئے

غنچۂ باغ فتوت رهنمائی سالکان	پرتو جذب و جنون داری بعالم این زمان

ترجمہ: باغ فتوت کا غنچہ جو سالکین کی رہنمائی کیلئے ہے، جذب وجنوں کا اس زمانہ کے جہان میں عکس

این معما حل نگردد از فرید و از فلان	جز طریق سیفیه دیگر نمیدارم گمان

ترجمہ: یہ معمہ حل نہ ہوا فرید سے نہ کسی اور سے، سوائے طریق سیفیہ کے کوئی شک نہیں

اے مبارک از قدومت این در و دیوار ما	وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درودیوار مبارک ہوئے، آپ کے وجود سے میرے تمام اسرار مزین ہوئے

ناقصان را پیر کامل در دیار ما توئی	کاملان را رهنما بر جادۂ اعلیٰ توئی

ترجمہ: میرے ملک میں ناقصوں کا پیر کامل تو ہی ہے، کاملوں کیلئے اعلیٰ مراتب کا راہنما تو ہی

میکنم انشاء و صفت عارف یکتا توئی | میزنم افشا بعالم عشق را مولا توئی

ترجمہ: میں وصف یہی لکھتا ہوں عارفِ یکتا تو ہی، میں واضح کہتا ہوں جہاں عشق کا مولا تو ہی

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما | وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درو دیوار مبارک ہو گئے، آپ کے وجود سے میرے سارے اسرار مزین ہو گئے

شد مریدانت بعالم در تصرف هر کجا | هم طی بحر معارف هم تولا با شما

ترجمہ: ہوئے آپ کے مرید تصرف میں ہر جگہ، سمندر معرفت کو طے کرنے آپ کی طرف لوٹے

چین و چترال جهان دارد بگوشم این ندا | پیشوای قرن مهدی نقشبندان صفا

ترجمہ: چین و چترال کے جہاں سے میرے کانوں میں یہی آواز ہے، زمانہ مہدی کے پیشوا نقشبندی صفات ہوں گے

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما | وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درو دیوار مبارک ہو گئے، آپ کے وجود سے میرے سارے اسرار مزین ہو گئے

بر سر قرن چهارم بعد الف ما مضی | سر برهنه و رتهه نیسان دارم این ندا

ترجمہ: ہزار کے بعد چوتھی صدی کی ابتداء میں جو گزرے، برہنہ سر جہاں میں میں یہ اعلان کرتا ہوں

جاه نشین با یزید و خرقانی ای شها | هم ز سرهند شریف داری فیوض با صفا

ترجمہ: بایزید و خرقانی کے سجادہ نشین اے بادشاہ، سرہند سے بھی فیوض باصفا تجھے ملے

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما | وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درو دیوار مبارک ہو گئے، آپ کے وجود سے میرے سارے اسرار مزین ہو گئے

من نمیگویم سخن بل آشنا گوید بگو | طوطی باغ ترنم با ندا گوید بگو

ترجمہ: میں بات نہیں کرتا بلکہ آشنا کہتا ہے کہو، باغ ترنم کا طوطی مجھے کہتا ہے آواز سے کہو

بلبل باغ تبسم با صفا گوید بگو | رمز و اسرار ش چه داند بلخی دیوانه خو

ترجمہ: بلبلِ باغ تبسم کہتا ہے باصفا کہو، ان رمز و اسرار بلخی دیوانہ عادت کیا جانے

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما | وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درو دیوار مبارک ہو گئے، آپ کے وجود سے میرے سارے اسرار مزین ہو گئے

عندلیب ما مضی دارد سخن از خوی تو | رهرو راه صفا دارد سخن از خوی تو

ترجمہ: پہلے زمانہ کی بلبل نے تیری عادات کی خبر دی، راہ صفا پر چلنے والا تیری صفات کی بات کرتا ہے

ساقی بزم فنا دارد سخن از خوی تو | جمله صدقنا کشوده بر سریر کوی تو

ترجمہ: ساقی بزم فناء آپ کی بات کرتا ہے، صدّ قنا کا جملہ آپ کی گلی کے تخت میں کھولا گیا

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما		وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درو دیوار مبارک ہو گئے، آپ کے وجود سے میرے سارے اسرار مزین ہو گئے

بلخیا رمز کلامت می بر و سوی دیگر		نیست صبرم بعد ازین ای دیدۂ نور بصر

ترجمہ: بلخی تمہاری کلام کا اشارہ کہیں اور چلا گیا، اس کے بعد مجھے صبر نہیں اے آنکھوں کے نور

جنم تشهیر علم می نویسم این گهر		بر مقام عبدیت کردی بعالم این اثر

ترجمہ: میں جہاں تشہیر کرتا ہوں یہ موتی لکھ رہا ہوں، مقام عبدیت پر اس جہاں میں اثر کیا

ای مبارک از قدومت این در و دیوار ما		وی مزین از وجودت جملگی اسرار ما

ترجمہ: آپ کے آنے سے یہ درو دیوار مزین ہو گئے، آپ کے وجود سے میرے تمام اسرار مزین ہو گئے

تنبیه: واگر تمام حالات وواقعات ایشان از ابتداء دوران عالیشان خلافت وارشاد ایشان که عنقریب بیست سال است جمع مینمودند البته شایان چندین مجلد ضخیم وفخیم نقد وقت میگردید اکنون برخی اززمانه هجرت ایشان بطرف مملکت پاکستان حماها الله من شرور الزمان وآفات الدوران تذکر مینمایم وبالله التوفیق۔

جناب ایشان بعد ازمیان آمدن تاریخ منحوس کفر والحاد هفت ثور ۱۳۵۷ھ هجرت مسنون اختیار نموده عازم پاکستان شدند که دران،زمان دوران بربریت وقتل و کشتار وغارت وظیفه وشعار وطن فروشان بی ناموس بود واز همه بیشتر وپیشتر با حجاف اشخاص نجیب خصوصا عده روحانیون وعلی الخصوص مشائخ وقت را شروع نموده بودند۔ خلفاء ومریدین جان بر کف ایشان را که در نقاط مختلف کشور عزیز افغانستان زندگی میکردند بمضمون آیة کریمه "وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله" دستور دادند که بر علیه کفر والحاد بر زمند همین بود که آن جان بر کفان معرکة وسنگرتا آخرین قطره خون جهاد کردند واز هر گونه قربانیها دریغ نکردند عدۂ در صف قتال جام شهادت را چشیدند عده بضرب واشکنجه وبرق و کلفت بدرجه رفیع شهادت رسیدند عده تا کنون مفقود،الاثر میباشند که خانمان واطفال معصوم ایشانان در بادیه حیرت صبح ومسا چشم براه پدر و کاکا زندگانی میکنند اما مبارزین موجوده ایشان که در قید حیات بر علیه کفر وفساد فعلا آماده کار زار انداز حد وعد بیرون است واحصاء جمیع آن بسیار متعذر است وسکونت جناب ایشان در ابتداء ورود بپاکستان مدتی در منطقه پیر سباق که از توابع مشهوره نوشهره کلال است قرار گرفت درینجا با،وجود اندک اقامت تعداد زیاده در سلک ارادت ایشان بیعت نمودند بعد ازین اهالی نوشهره کلال در اشتیاق ایشان گرویده شده در،حصه نو شهره آوردند درینجا طالبان حقائق ومعارف الهی که سالها در طلب اهل کمال ومعرفت بودند از هر اطراف واکناف جوق در،جوق رجوع آوردند غلغله وشورش مجاذیب ایشان عالمے را در حیرت آورد گاهی بعضی نا واقفان این حالات بطور خود سرانه برای، کدام استفسار میآمدند ولی بمجرد رسیدن از ما فی الضمیر خودها نادم وتائب میشدند زیرا که اکثر مصاحبین ومریدین ایشان اهل

علم بودند ودر هر صحبت ایشان مباحث علمی مطرح میگردید علماء ومدرسین وطلبه در مساجد ومدارس آن نواحی اجتماعات وحلقهای ذکر تشکیل میدادند۔ صیحات وصعقات عاشقانه ایشان بگوش وهوش هر قاصی ودانی میرسید۔ در روز هائے پنجشنبه وجمعه انبوه وازدحام خلق الله چون ایام عیدین بنظر میرسید ازین منطقه بسا اشخاص با کمال از صحبت ایشان بوجود آمدند که امروز هر کدام آنها در مناطق مختلف پاکستان صاحبان خلافت وارشاد اند مریدین ومصاحبین زیادی دارند خلص صوبه سرحد ونواحی آن بوی وخوی دار الارشاد سرهند پیدا کرد لذا طبع مجبول بگفتار بسی نکتهای منظور ومقبول مشتمل بر احوال واوصاف دوران ارشاد والارشاد از ارچی الی نوشهره را به انشاء وانشاد انیگونه اشعار باتبکار خویش آغاز نمود۔

تنبیہ: آپ کے اگر تمام حالات عالی شان دور کی ابتداء جو اجازت خلافت سے آج تک ہے یہ تقریباً بیس سال بنتی ہے اگر وہ تمام لکھے جائیں تو اس وقت تک کے احوال کی متعدد جلدیں بن جائیں گی اب ہم صرف آپ کے زمانہ ہجرت جو کہ پاکستان کی طرف ہوئی اللہ تعالیٰ زمانہ کے آفات وفساد سے محفوظ رکھے۔ ان کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔

افغانستان میں منحوس دور ۱۳۵۷ھ کے بعد جو شروع ہوا تو آپ پاکستان کی طرف ہجرت کر گئے اس زمانہ میں وطن فروشوں کا زمانہ تھا جس میں فساد قتل وغارت اور بربریت کا دور دورہ تھا اور فسادیوں نے عزت دار لوگوں خاص طور پر علماء ومشائخ کو پکڑ کر قتل کرنا شروع کر دیا۔ آپ کے خلفاء ومریدین جو ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے تھے وہ اس آیت کے مضمون پر عمل پیرا تھے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ۔

ترجمہ: اور جہاد کرو ان سے حتی کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین سارا کا سارا اللہ تعالیٰ کیلئے ہو جائے۔ (سورۃ الانفال:۳۹)

اور کفر والحاد کے مقابلہ میں سربکف تھے۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے تک جہاد میں مصروف رہے اور کسی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہ کیا ان میں سے کسی نے میدان میں جام شہادت نوش کیا اور کچھ کو قید کر لیا گیا ان پر ہر مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے گئے شکنجوں میں کسا گیا بجلی لگائی گئی جس کی وجہ سے وہ شہادت کے اعلیٰ مراتب پر فائض ہوئے اور ان میں سے کچھ ابھی تک لاپتہ ہیں جن کے گھر والے اور بچے اپنے والد وچچا کی راہ دیکھ رہے ہیں اور آپ کے مقابلہ میں جو لوگ آئے ان کی تعداد کا تعین ناممکن ہے ان سب کفر والحاد کے احوال کے پیش نظر آپ پہلے ہجرت کر کے پاکستان کے علاقہ میں پیر سباق جو کہ نوشہرہ کلاں کے مضافات سے ہے وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا یہاں اگرچہ آپ کا قیام کم عرصہ کا ہے لیکن اس کے باوجود بڑی کثرت سے لوگ آپ کے مرید ہو کر راہ سلوک میں چلے اور یہاں کے بہت سے لوگ ایک عرصہ سے طالبان حقائق ومعرفت تھے اور اہل کمال ومعرفت کی تلاش میں تھے جو آپ کے آنے سے پوری ہوئی اور اطراف واکناف سے جوق در جوق لوگ آپ کے پاس آنے لگے اور تھوڑے عرصہ میں ہر طرف مجذوبان عشق کے شور وغوغہ کا چرچا ہو گیا اور ان معاملات سلوک سے ایک جہاں حیرت زدہ تھا اور کچھ راہ سلوک کے اسرار سے ناواقف لوگ ان معاملات پر آپ سے سوال واستفسار کیلئے آئے لیکن اعتراض کرنے پر اپنے خیالات پر خائب وخاسر واپس لوٹے کیونکہ آپ کے خلفاء ومریدین میں سے اکثر اہل علم تھے اور آپ کی صحبت میں ہونے والی ہر محفل میں علمی مباحث گفتگو میں آتے تھے اور وہاں کے مدرسین وطلباء اور خطباء مساجد اکثر محافل ذکر اور حلقوں کا اہتمام کرتے تھے اور اس علاقہ میں ہر طرف جذب ووجد میں

آنے والے عاشقوں کی آوازیں ہی آتیں تھیں جو ہر قریب و دور والے کے کانوں تک پہنچتی تھیں۔ اور جمعرات و جمعہ کے دن لوگوں کی کثیر تعداد وہاں نظر آتی تھی اور اس طرح کا منظر ہوتا تھا جس طرح کے عیدین کے موقع پر ہوتا ہے۔ اس علاقہ کے بہت سارے لوگ آپ کی صحبت سے با کمال بنے اور ملک کے مختلف علاقوں میں مسند خلافت وارشاد پر رونق افروز ہو کر لوگوں کو فیض یاب کر رہے ہیں ان کے مریدین کی تعداد کثرت میں ہے اور اس دور میں صوبہ سرحد نے خاص طور پر سرہند شریف کی فضاء پیدا کردی۔ لہٰذا ہم نے آپ کے دور ارشاد جو ارچی سے نوشہرہ تک ہے اسے نظم میں بیان کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

میکنم انشاء مدحت از دل و جان و یقین		از تو روشن شد بمایان سکه عین الیقین

ترجمہ: مدح لکھتا ہوں میں دل وجان اور یقین کے ساتھ، تیری ذات سے میرے عین الیقین کا سکہ روشن ہوا

خاتم اهل صفا را گشته ایندم نگین		شاد باش ای دل که هستی در پناه وے امین

ترجمہ: اہل صفا کی انگوٹھی کا اس وقت نگینہ بن ہیں، خوش ہے تو اے دل کہ امین کی پناہ میں ہے

گشته ارچی از قدومش جنت روی زمین		طوف در گاهش نموده مشرق و مغرب زمین

ترجمہ: ارچی ان کی آمد سے روئے زمین پر جنت مثال بن گیا، ان کی درگاہ کا طواف مشرق ومغرب نے کیا

شهسوار ملک معنی پیشوای عارفان		جاذبان در گهش دارد ز لاهوت آشیان

ترجمہ: ملک معنوی کے شہسوار پیشوائے عارفاں، ان کی درگاہ کے اہل جذب لاہوت میں آشیانہ بناتے ہیں

عاشقان خوی او دارد ندای الامان		شعله طور ست ما را یک نگاهش این زمان

ترجمہ: ان کی عادات کے عاشق الامان کی آواز لگاتے ہیں، اس زمانہ میں ان کی ایک نظر میرے لئے شعلہ طور ہے

گشته ارچی از قدومش جنت روی زمین		طوف در گاهش نموده مشرق و مغرب زمین

ترجمہ: ارچی ان کی آمد سے روئے زمین پر جنت بن گیا، ان کی درگاہ کا طواف مشرق ومغرب نے کیا

گر خدا خواهی برو مستانه در بازار او		عاشقان داند نشان و نکته پرکار او

ترجمہ: اگر خدا کو چاہتا ہے تو ان کی بازار کا دیوانہ بن جا، عاشق ان کے پرکار کا نکتہ رکھتے ہیں

بر سر کوه فنا دیدار وے هر دم بجو		رمز و اسرارش چو پرسی از من دیو انه خو

ترجمہ: کوہِ فنا پر ہر دم ان کا دیدار تلاش کر، ان کے اسرار و رموز مجھ جیسے دیوانے سے پوچھتے ہو

گشته ارچی از قدومش جنت روی زمین		طوف در گاهش نموده مشرق و مغرب زمین

ترجمہ: ارچی ان کی آمد سے روئے زمین پر جنت بن گیا، ان کی درگاہ کا طواف مشرق ومغرب نے کیا

تاج قیوم زمان دارد نشانے بر سرش		نقشبندان رسم و رفتار شاه جیلانی رهش

ترجمہ: قیوم زمان کے تاج کا نشان ان کے سر پر ہے، نقشبندیوں والی رسم اور شاہ جیلان والی رفتار راہ

سهروردی کارساز و چشتیان بر درگهش	تازو ترکان جهان گردیده پیش مقدمش

ترجمہ: سہروردی کارساز اور چشتی ان کی درگاہ پر، تازی وترکی پورے جہاں میں چکر لگانے کے بعد آپ کے سامنے آئے

گشته ارچی از قدومش جنت روی زمین	طوف در گاهش نموده مشرق و مغرب زمین

ترجمہ: ارچی ان کی آمد سے روئے زمین پر جنت بن گیا، ان کی درگاہ کا طواف مشرق ومغرب نے کیا

ره رو شرع محمد در صراط المستقیم	شد خراسان از وجودش معدن فیض عمیم

ترجمہ: راہ مستقیم یں شریعت محمدیہ پر چلنے والے، ان کے وجود سے خراساں فیض عام ہوگیا

خاک پایش طوطیای جمله آفات و سقیم	شادباش ای دل که گشتی در طریقش مستقیم

ترجمہ: ان کے قدموں کی خاک تمام آفات و بیماریوں کی دوا، خوش رہے اے دل کہ تو ان کی راہ پر پکا ہے

گشه ارچی از قدومش جنت روی زمین	طوف در گاهش نموده مشرق و مغرب زمین

ترجمہ: ارچی ان کی آمد سے روئے زمین پر جنت بن گیا، ان کی درگاہ کا طواف مشرق ومغرب نے کیا

یک نگاهش میبرد بر جاده ملک فنا	جاذب جذب او دارد نشه باد صبا

ترجمہ: ان کی ایک نگاہ ملک فنا میں لے جائے، ان کے جذب کا مجذوب بادصباء کا نشہ رکھتا ہے

نوبت کابل گذشت آمد بنو شهر شما	پرتو نورست اینجا در همه صبح و مسا

ترجمہ: کابل کی باری گزر گئی اور نوشہرہ تشریف لائے، نور کی روشنی جہاں صبح وشام ہے

صوبۀ سرحد شده مانند عصر ما مضی	چون مجدد الف ثانی بر سریر اولیاء

ترجمہ: صوبہ سرحد زمانہ قدیم کی طرح بن گیا، مجدد الف ثانی کی مثل تخت اولیاء پر

یک نگاهش می برد برتر ز چرخ آسمان	میرسد فیض وفتوحش چهار اکناف جهان

ترجمہ: جن کی ایک نگاہ آسمان سے اوپر لے جائے، ان کی فتوحات وفیض پہنچا چاروں اطراف میں

خطۀ سرحد شده سرهند ثانی این زمان	میکند تکرار وصفش بلبلان با این زبان

ترجمہ: خطۂ سرحد اس زمانے کا سرہند ثانی بن گیا، بلبل آپ کے اوصاف کو اس طرح بیان کرتی ہیں

صوبۀ سرحد شده مانند عصر ما مضی	چون مجدد الف ثانی بر سریر اولیاء

ترجمہ: صوبہ سرحد زمانہ قدیم کی طرح بن گیا، مجدد الف ثانی کی مثل تخت اولیاء پر

ای خوش آن روزی که گشتم در طریقت رهنمون	وی مبارک از وجودت شورش جذب و جنون

ترجمہ: مبارک وہ دن کہ چلا میں تمہارے طریقہ پر، مبارک ہو آپ کے وجود سے یہ جذبہ وجنوں

یک نگاهت دور ساز وشاقه ریب المنون	بر زبان پیروبرنا گشته جاری این سخن

ترجمہ: ایک نگاہ ریب المنون کے شک کو دور کردے، بوڑھے و جوان کی زبان پر یہی جاری ہے

صوبۂ سرحد شده مانند عصر ما مضی		چون مجدد الف ثانی بر سریر اولیاء

ترجمہ: صوبہ سرحد زمانہ قدیم کی طرح بن گیا، مجدد الف ثانی کی مثل تخت اولیاء پر

پیشوای قرن مهدی نقشبندان صفا		قطب و قیوم زمانی مرحبا صد مرحبا

ترجمہ: زمانہ مہدی کے پیشوا نقشبندی اوصاف والے، زمانہ کے قطب و قیوم مرحبا صد مرحبا

کوس پیری مینوازی بر سریر اصفیا		وصف اوصاف تو دار طوطیان صبح و مسا

ترجمہ: تخت اصفیاء پر پیروں کو نوازتا ہے، پرندے صبح و شام تیرے اوصاف بیان کرتے ہیں

صوبه سرحد شده مانند عصر ما مضی		چون مجدد الف ثانی بر سریر اولیاء

ترجمہ: صوبہ سرحد زمانہ قدیم کی طرح بن گیا، مجدد الف ثانی کی مثل تخت اولیاء پر

آرزو منددرت گوید ندای سر بسر		بشنواز من ای صبا این آه وفغانم بمبر

ترجمہ: تیرے دروازے پر آرزومند آواز لگاتے ہیں، سنو اے بادِ صبا میری یہ آہ و فغاں لے جا

کی کنا یک گوشه چشمی بحال ما نظر		بلخی بیچاره میگوید بهر شام و سحر

ترجمہ: کہ آنکھوں سے ایک بار میرے حال کو دیکھ لے، بلخی بے چارہ صبح و شام یہی کہتا ہے

صوبه سرحد شده مانند عصر ما مضی		چون مجدد الف ثانی بر سریر اولیاء

ترجمہ: صوبہ سرحد زمانہ قدیم کی طرح بن گیا، مجدد الف ثانی کی مثل تخت اولیاء پر

اما طریقه ارشاد والارشاد ایشان قرار ذیل است اولا طالب را می بینند که خلاف عقائد سلف صالحین وآئمه مجتهدین نباشد وکذا اشخاص مذبذب ومائل بفرق جدیده را قطعا تلقین ذکر نمی کنند مادامیکه از سوء عقیده وتزلزل مبرا نشده باشد وهمچنین مردمان دیگر که بترک سنن وفعل بدعات مبتلا میباشند مانند ریش کل وریش کوتاه وسکریتی وبروتی مود پرست وخود پرست وسر برهنه وبچه کشال وامثال اینهارا هرگز در طریقه شان شامل نمی کنند ومیگویند که بترک سنن کسے بجای نرسیده است:

طریقہ ارادت:

آپکا کسی کو مرید بنانے کا طریقہ یہ تھا کہ آنے والے کو پہلے دیکھتے کہ سلف صالحین کے عقائد کے مخالف تو نہیں اور آئمہ مجتہدین کے خلاف تو نہیں اور اسی طرح عقیدہ میں بدمذہب اور نئے پیدا ہونے والے فرقوں کی طرف مائل تو نہیں ان کی طرف اگر مائل ہوتا تو اسے ذکر کی تلقین نہ فرماتے جب تک کہ وہ عقیدہ سوء سے توبہ نہ کرتا اور متزلزل عقیدہ سے مبرا نہ ہوتا۔ اسی طرح وہ شخص جو ترک سنت اور فعل بدعت میں مبتلا ہوتا۔ اور داڑھی حد سے زیادہ لمبی اور چھوٹی داڑھی اہل سکریت وبروتیت متکبر وخود پرست ننگے سر اور کپڑے لٹکا کر چلنے والے کو ہرگز اپنے طریقہ میں شامل نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ترک سنت کرنے والا کسی مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔

محال است سعدی که راه صفا	توان رفت جز درپی مصطفی

ترجمہ: محال ہے راہ صفا پرائے سعدی، چل سکنا بغیر وسیلہ مصطفی ﷺ کے

روزی شخصی از مریدین ایشان در ایامیکه مقیم نوشهره بودند از پای چپ داخل مسجد شده بود علی الفور باخراج آن امر کردند وفرمودند که از پای راست بیاید داخل مسجد شوید حتی استعمال نمک را که قبل از غذا وبعد ازان ثبوت دارد قطعا از دست نمیدهد وهمچنین در ملابس وماکل وعادات وسائر حالات ایشان مطابق سنن معمول میدارند وقس من هنا بقیه مراتب المشروعات بعد ازین که شخص قادم وطالب باشراط متذکره موصوف بود باز هم باستخاره مسنونه امر مینمایند۔ بعد ازان از لطیفه قلب که ابتداء اسباق طریقه عالیه نقشبندیه است تلقین مینمایند سپس علی ترتیب المراتب بر حسب استعداد سالک بهر لطیفه آن توجه نموده لطائف عالم امر را باتمام میرسانند وبعده شروع در عالم خلق مینمایند پس سبق معروف نفی اثبات را بترتیب معروف اکابر نقشبندیه اجازه نموده توجه مینمایند وبعد ازین شروع به وقوف لطائف ودائره ولایت صغری وولایت کبری هکذا الی اخر سیر طریقه عالیه نقشبندیه که دائره لا تعین است میرسانند وبعضی مرتاضین وممتازین مریدین ایشان ما فوق لا تعین که دوائر ثلثه قیومیت وحقیقت صوم وسیف قاطع میباشد نیز بنظر شهود مشاهده نموده اند اما ذات بابرکات ایشان در حیات حضرت مولانا صاحب مرحوم ایشان را توجه قومیت نموده بودند واز کیفیات آن محظوظ شده بودند در سنہ ۱۴۰۲ هجری شخصے از مریدین ایشان که صاحب جذبه قویه وحالات عالیه بودند بزیارت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس الله سره رفته بودند بعد از قدوم آوری دوائر ثلثه مذکوره را برای جناب ایشان نقد وقت یافته تبریک میگفتند وشب وروز ذات با برکات بتوجه طلاب وقادمین وتربیه اشخاص خدا پرست وحق بین مصروف میباشند وبه دیگر کارهای دنیوی کدام جزوی اشتغال نور زیده اندازان رو مریدین ایشان باندک فرصت بتعدیت کاروبار خویش میدانند خلص از سالکین ومریدین ایشان چه تذکر نمایم اشخاص غیر سالک ومصاحب محض که با ایشان صحبت نموده اند صاحبان بسی کشفیات وجذبات وحالات شدند درینجا یک مکتوب ایشان که مؤید این مدعاست باعث تحریر میگردد در ایامیکه بنده راقم الحروف در مدرسه مولانا ابو بکر تایبادی واقع تایباد در ایران سکونت پذیر بودم مکتوب فیض مصحوب ایشان از پاکستان بتوسط شیخ مولوی صاحب برایم رسید مرقوم ومعنون باین عنوان بود که بالعبارة تحریر میشود۔

ترجمہ: جب آپ نوشہرہ میں مقیم تھے اس وقت ایک شخص ایک دن مسجد میں بایاں پاؤں رکھ کر داخل ہوا آپ نے اسے باہر نکال دیا اور فرمایا جاؤ پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو پھر آنا حتی کہ نمک کا استعمال کھانے سے پہلے اور بعد میں سنت سے ثابت ہے اسے بھی قطعا ترک نہ فرماتے اسی طرح تمام عادات ولباس بھی اور دیگر حالات سنت کے مطابق ہوتے تھے اسی طرح جب آنے والا شخص دوسرے شرعی احکام کو بجالاتا تو پھر آپ اسے استخارہ کرنے کا حکم فرماتے اس کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا جو طریقہ ہے اس طرح اسباق میں لطیفہ قلب سے شروع فرماتے اور اس کے بعد سالک کی استعداد کے مطابق ہر لطیفہ کی طرف توجہ فرماتے اور عالم امر کے احوال کی تکمیل فرماتے اور اس کے بعد عالم خلق کے احوال کی ابتداء فرماتے اس کے بعد اکابر نقشبندیہ کے مطابق نفی اثبات کا ذکر معروف طریقہ سے اس کی اجازت عطا فرماتے اور توجہ فرماتے اس کے بعد وقوف لطائف اور دائرہ ولایت صغری اور پھر ولایت کبری اور اسی طرح طریقہ نقشبندیہ کے مطابق

دائرۂ لاتعین کے آخر تک اسے پہنچاتے اور آپ کے بعض پسندیدہ مریدین وممتاز خلفاء مافوق لاتعین جوکہ دوائرثلثہ ہیں ایک دائرۂ قیومیت دوسرا حقیقت صوم اور تیسرا سیف قاطع کا ہے اس پر نظر شہود اور مشاہدہ سے پہنچے ہیں۔ لیکن آپ کی ذات بابرکات حضرت مولانا صاحب ؒ کے زمانہ میں توجہ قیومیت پر فائز تھے اور اس کی کیفیات سے محظوظ ہوئے تھے ۱۴۰۲ھ میں آپ کا ایک مرید جوجذبہ قویہ اور حالات عالیہ رکھتا تھا وہ جب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی زیارت کیلئے گیا اس کی واپسی پر آپ کو دوائر ثلثہ کو بھی بطور تبرک کے عطا لئے گئے اور رات دن آپ طالبین حق کی تربیت اور خدا پرستوں کی حقوق کی رعایت میں مصروف رہے اور دوسرے دنیاوی کاموں کی طرف جزوی توجہ رہ گئی جس کی وجہ سے آپ کے مریدین تھوڑے عرصہ میں اپنے کام تک پہنچ جاتے۔ خالص مریدین وسالکین کا ذکر تو دور کی بات ہے بہت سارے وہ لوگ جو سالک ومرید نہ تھے صرف آپ کی صحبت کے اختیار کرنے سے صاحب کشف وکرامات بن گئے۔ یہاں ہم آپ کا ایک مکتوب جو اس دعویٰ کی تائید کرتا ہے اسے تحریر کرتے ہیں یہ ان دنوں کی بات ہے جب راقم الحروف مولانا تایبادی کے مدرسہ جو ایران میں سے تھا تو آپ کا یہ مکتوب فیض مصدر میرے پاس شیخ مولوی صاحب کے واسطہ سے آیا جو اس عنوان سے منون تھا ہم اس کی بعینہ عبارت کو لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: بحضور ارجمند واقدس فرزند روحی ومعنوی ام داملا علی محمد بلخی ابو الاسفار صاحب را تحفه سلام تقدیم وامید قبول دارم وهمه رفقاء ودوستان وسالکین اینجانب سلام های ضمیمانه خودها بحضور تان تقدیم وارسال میدارد وخودم وارجمندان وفامیل حقیر نیز لباس صحت در بردارند وبدعا وخیر ونیک تان مشغول است وموفقیت وترقی دارین تان را از ذات بی چون مسلت داریم ثانی از لطف های تان که درباره یادآوری وارسال نامه ها ممنون نمودید مشکوریم که الحمد لله در رشته محبت فتور نرفته ونخواهد رفت واز خداوند جل جلاله از دیار آن را طالبم ارجمندا بنده را از کمبودی فرستادن مکتوب معذور دارید بچند وجه که اول کثرت شغل رفقاء ومریدان است که در اکثر وقت فرصت بتداوی ندارم اگر مریض شوم الحمد لله که خدمت دین اسلام است مصروف هستم ثانی چندان حوصله تحریر وخط ندارم لهذا بشما عرض میشود که قلت ارسال مکتوب های بنده از فراموشی وبی محبتی نیست وبجلالیت خداوند قسم است که درین تحریر آب دیده بنده ریزان است ونشانه اش در آخیر مکتوب معلوم خواهد نمودید که خط را مخدوش گردانیده از طرف فقیر اخندزاده سیف الرحمن۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: بارگاہ ارجمند واقدس میرے فرزند روحی ومعنوی علامہ علی محمد بلخی ابوالاسفار صاحب کو تحفہ سلام پیش ہے اور امید قبول رکھتا ہوں اور اس طرف کے تمام دوست ورفقاء صمیم قلب سے آپ کو سلام پیش کرتے ہیں اور قبولیت کی امید رکھتے ہین فقیر اور اس کے گھر والے تمام صحت وعافیت سے ہین اور دعائے خیر میں مصروف ہیں اور ذات بے چوں سے تمہاری ترقی وموافقت کی دعا کرتے ہیں دوسری بات یہ کہ آپ نے یہ خط ارسال کر کے لطف عنایت کا ثبوت دیا ہے اور ممنون کیا ہے اور مشکور کیا ہے کہ الحمد للہ رشتہ محبت میں کوئی فتور نہیں آیا اور اللہ تعالیٰ سے اس میں اضافے کی دعا ہے اے فرزندار جمند بندہ کو خط کا جواب دینے مین کوتاہی پر معذور سمجھنا کیونکہ مریدین اور دوسرے رفقاء کے آنے جانے کی کثرت کی وجہ سے مصروفیت زیادہ رہتی ہے اور اکثر اوقات تو بیماری کی حالت میں دوائی لینے کی فرصت بھی نہیں ہوتی اور الحمد للہ جو خدمت دین میں مصروف ہوں اس کی وجہ سے کوتاہی ہوگئی۔ دوسرا یہ بھی ہے کہ خط لکھنے کا مجھ میں زیادہ حوصلہ نہیں ہے لہٰذا آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس کی وجہ قلت محبت نہ سمجھنا کہ میں خط نہیں لکھتا۔ اور جلالت خداوند کی قسم کہ اس تحریر کے وقت آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور ان کے نشانات بھی مکتوب کے آخر میں نظر آرہے ہیں جنہوں نے خط کو خراب کر دیا ہے۔

از طرف فقیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن۔

قبل ازین بندہ راقم الحروف یک قطعہ دعا و سلام منظوم مشتمل باصطلاحات خاصہ ارباب اشارات و عرفان از ایران برای ایشان ارسال نمودہ بودم چنانچہ اشارتی ازان نیز درین مکتوب کردہ اند بقولہ الشریف ثانی از لطف ہائے تان کہ دربارہ یادآوری و ارسال نامہ ہا ممنون نمودید مشکوریم انتہیٰ قولہ الشریف بعید نیست کہ نقل آن نامہ را درین مقام تسطیر نمودہ برای اصحاب دانش وبینش در صفحۂ روزگار بطور یادگار در ہر دیر و دیار باقی بمانم وھو ھذا:

ترجمہ: اس سے پہلے بندہ راقم نے ایک قطعہ دعا وسلام کا جو منظوم تھا اور اس میں ارباب عرفان واشارات کی اصطلاحات کو نظم کیا تھا اور ایران سے ارسال کیا تھا آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے دوسرے قول میں یہ فرمایا ''تمہاری طرف سے یہ لطف مہربانی ہے کہ یادآوری کیلئے خط ارسال کیا اور ہمیں ممنون ومشکور کیا یہ بات بعید نہیں کہ اس خط کی نقل اس جگہ لکھی جائے تاکہ اصحاب دانش ونظر کی یاد میں میری یہ یادگار زمانہ کے قیام تک رہ جائے۔

باد صبا رفتہ بگو این سلام		با حضور مرشد عالی مقام

ترجمہ: اے بادصبا جا یہ سلام کہہ، بارگاہ مرشد عالی مقام میں

طوف مطاف تو بود بی شان		کاش بودم کلب درت یک زمان

ترجمہ: مطاف میں طواف تیرا ہو بے نشاں، کاش ایک وقت کیلئے تیرے در کا کتا بن جاؤں

پیک صبا باز بگو این سخن		زمزمۂ عشق بآن انجمن

ترجمہ: صبا کے فرشتے یہ بات کہنا، زمزمۂ عشق سے اس محفل میں

پیر خِرَد صاحب صہبای راز		یک نظرت بر سر عرش فراز

ترجمہ: اے پیر خرد خازن راز، تیری ایک نظر سے عرش سے اعلیٰ مقام ہو

خاص بشر در خطۂ نو شہر		عکس فیوضت بسما تا قمر

ترجمہ: خاصۂ بشر خطۂ نوشہرہ میں، تیرے فیض کا اثر آسماں سے چاند تک

خیل ملائک ہمہ تعظیم گفت		حلقۂ ذکر تو بتقدیم گفت

ترجمہ: ملائکہ کے سر بارہ تعظیم کریں، تیرے حلقۂ ذکر میں آگے آئیں

ہر نظرت باغ خرد را بہار		معنی او صیقل دلہای تار

ترجمہ: تیری ہر نظر باغ خرد کی بہار ہے، پراگندہ دلوں کیلئے وہ معنوی صیقل ہے

نسخۂ انوار فیوضات حق		گلشن خوبان جہان را سبق

ترجمہ: فیوضات حق کے انوار کا نسخہ، خوبان جہاں کے گلشن میں سرخیل

نقشہ و اسرار شۂ نقشبند		از سر ترتیب تو گردیدہ چند

ترجمہ: نقشۂ اسرار شاہ نقشبند، تو نے نئے سرے سے کچھ ترتیب دیا

گر بودی این رسم تو نیم قرن پیش	ناله و آواز طرب هم به پیش

ترجمہ: اگر آپ کی یہ عادت نصف صدی پہلے ہوتی، طرب کی آواز و نالہ پہلے ہوتا

جمله جهان بود همه شیدائے تو	عنقۂ مغرب به سراپائے تو

ترجمہ: ساراجہاں آپ کا شیدا ہے، مغرب کے سردار تیرے پاؤں کے نیچے

حکمت یزدان بزمان فتن	کرده ظهور تو چو در عدن

ترجمہ: اللہ کی حکمت کہ فتنہ کے زمانہ میں، آپ کو ظاہر کیا مثل جنت عدن کے

گردش چرخ است حکمت روان	صوبۂ سرحد شده سرهند جان

ترجمہ: آسمان کی گردش اس حکمت کو چلانے والی ہے، صوبہ سرحد سرہند کی جان بن گیا

شاه مجدد بزمانش ظهور	طرز دیگر داده بعالم نشور

ترجمہ: شاہ مجدد اپنے زمانہ میں ظاہر ہوئے، دوسری طرز سے جہاں کو اٹھایا

خواجۂ معصوم و امام عارفین	آدم با نور و دیگر اجمعین

ترجمہ: خواجہ معصوم اور امام العارفین، آدم نور کے ساتھ اور دوسرے تمام

روح او خوشنود ز درگاه تست	رمز او منقوش معمای تست

ترجمہ: ان کی روح خوش ہے تیری درگاہ میں، ان کے رمز منقوش تیرا معما ہے

بر تهه این چرخ مدور کنون	خیمۂ جان از وجودت رهنمون

ترجمہ: اس تہہ پر آسمان مدور ہے، خیمہ جان ان کے وجود راہنمائی لیتا ہے

جاذب جذب تو چو عنقا گرفت	بادۂ مست تو مُعلّٰی گرفت

ترجمہ: تیرے جذب کے جاذب عنقاء بن گئے، تیری درگاہ کا مست بلند مرتبہ بن گیا

گشته منور همه دوران ز تو	ارچی و ارهنگ و بدخشان ز تو

ترجمہ: سارا زمانہ تجھ سے منور ہو گیا، ارچی، ارھنگ، بدخشاں تجھ سے منور ہوا

نوبت آخر به پشاور رسید	پرتو انوار تطور رسید

ترجمہ: نوبت آخر پشاور تک پہنچ گئی، تیرے انوار تطور کو پہنچ گئے

حکمت یزدان به تثبت رسید	باه و مینای تجدد رسید

ترجمہ: حکمتِ خدا ثابت ہو گئی، زمانہ و قانون میں تجدد ہوا

دیدن روی تو بود حسن یار	حاجت مضمار و ترنم چه کار

ترجمہ: تیرے چہرے کو دیکھنا حسن یار کو دیکھنا ہے، چھپانے اور واضح کرنے کی کوئی حاجت نہیں

خاک زمین را نظرت کیمیا ست		بلخی بیچاره مرامش دعا ست

ترجمہ: خاک زمین کے لئے تیری نظر کیمیا ہے، بلخی بے چارے کا مقصد دعا ہے

بر دیم در اصل سخن مدت چیزی کمتر سه سال در نوشهره سکونت کردند و بعد ازین در قسمت باره در منطقهٔ کهجوری حصه مسمی به منڈیکس خانقاه عالی و مدرسه مسماة بدار العلوم سیفیه در جوار آن بنا کردن که ایندم دربار عالیه ایشان مرجع هر شیخ و شاب و خدا طلب و مأوی طالبان ظاهر و باطن میباشد۔ اکنون قلم خامه رقم بطرز دیگری گفتار خود در آغاز مینماید۔

ترجمہ: اصل گفتگو کی طرف ہم جاتے ہیں تین سال سے کم عرصہ آپ نوشہرہ میں رہے اس کے بعد باڑہ کی قسمت جاگی اور کھجوری کے علاقہ منڈیکس میں خانقاہ عالیہ اور دار العلوم سیفیہ کے نام سے ایک مدرسہ بنایا اس وقت وہاں پر آپ کی خانقاہ مرجع خاص و عام ہے اور ہر طرف سے خدا طلب بوڑھے اور جوان آپ کے پاس آرہے ہیں اور یہ جگہ ظاہر و باطن کا علم حاصل کرنے والوں کیلئے ملجاء و ماویٰ ہے۔

اب میں قلم سے اپنی گفتگو کا آغاز دوسری طرز سے کرتا ہوں۔

ثنای بیحد آن ذات خدا را		جناب لا مکان و کبریا را

ترجمہ: اس خداعزوجل کی بے حد ثنا، صاحب لامکان و کبریا کی

ز ما حمد و ستائش باد هر دم		بذات اقدسش باد امصمم

ترجمہ: مجھ سے حمد وستائش ہو ہردم، اس کی ذات اقدس پر میرا پکا یقین

درود لا تعد با مصطفایش		رسول الله حبیب و مجتبایش

ترجمہ: اس کے مصطفیٰ پر درود لاتعداد، رسول اللہ اس کے حبیب مجتبیٰ پر

دیگر با آل و اصحاب شریفش		به عشاق و به احباب نجیبش

ترجمہ: پھر ان کی آل واصحاب کرام پر، ان کے عاشقین اور پسندیدہ دوستوں پر

به قطب و فرد و عبد چرخ دوران		به محبوبان و مجذوبان ومستان

ترجمہ: اور قطب فرد عبد دوران پر، محبوبین مجذوبین اور مستوں پر

به قطب روزگار ما و قیوم		که طبلش مینوازد ساقی و خم

ترجمہ: میرے زمانہ کے قطب وقیوم پر، کہ وہ ساقی طبل وخم سے نوازتا ہے

شراب ارغوانی هست اینجا		نگاهش میبرد خلد مصفا

ترجمہ: وہاں ارغوانی شراب ملتی ہے، ان کی نگاہ خلد مصفیٰ میں لے جاتی ہے

بزیر چرخ آنبوس مدور		مشام عاشقان از وی معطر

ترجمہ: آسمان کے نیچے آبنوس چکر لگا رہا ہے، عاشقوں کے دماغ جس سے معطر ہیں

خرد گفتا بگوشم این سخن را   عدیم الوصف میباشد چو عنقا

ترجمہ: عقل نے یہ بات میرے کان میں کہی، یہ وصف رکھنے والی شخصیت عنقاء ہوگئی تھی

بیا ای طالبان دشت و صحرا   بیا ای تشنگان عشق مولیٰ

ترجمہ: آؤ طالبان دشت وصحرا، آؤ عشق مولیٰ کے پیاسو

شراب ارغوانی هست اینجا   حیات جاودانی هست اینجا

ترجمہ: شراب ارغوانی یہاں ملتی ہے، حیات جاودانی یہاں ملتی ہے

بیا ای بلبل باغ ترنم   بخوان اشعار بلخی با تبسم

ترجمہ: آاے بلبل باغ ترنم میں، بلخی کے اشعار مسکرا کر پڑھو

بگو بیچاره و زارد علیل است   مریض قلب و روح وهم ذلیل است

ترجمہ: کہو بے چارہ آہ وزاری والا بیمار ہے، مریضِ قلب وروح اور ذلیل ہے

نگاهی کئے کند آن دلبر ما   گهی دلبر گهی تاج سرِ ما

ترجمہ: میرا وہ دلبر کب نگاہ کرے گا، کبھی دلبر ہے کبھی سر کا تاج ہے

شوم چون ما مضی افتان و خیزان   برسم چشتیان و نقشبندان

ترجمہ: جو ہو چکا اس پر میں پریشان وحیران، چشتیوں اور نقشبندیوں کی طرز پر

مبارک پیر ارچی جمله راز است   که آن صهبای بطحا وحجاز است

ترجمہ: مبارک پیر ارچی سب راز ہے، کہ وہ سردار بطحا وحجاز ہے

منور شد ازان بلخ وبدخشان   تخار و قند و ز و ملک سمنگان

ترجمہ: ان سے بلخ وبدخشاں منور ہوا، تخار قندوز اور ملک سمنگان

کشندی فاریاب و ننگر هارش   ز نعمان تا کز جمله نثارش

ترجمہ: کشند خاریاب اور ننگرہار، لغمان سے کنڑ تک سب ان پر نثار

به کابل جذب و جوش از وی سرودند   چو قمری در گلستانش کشودند

ترجمہ: کابل میں جذب وجوش کا سرور زیادہ ہوا، جسے ان کے گلستان میں قمرے آگئے ہوں

نهال دیگرش غزنی و قندهار   بآخر سکه زد در ملک نوشار

ترجمہ: غزنی وقندھاران پر نہال، آخر ملک نوشار میں بھی ان کا سکہ چلا

ازین جا فیض ثانی چون گھر شد	شعاعش تا به پنجاب و سکھر شد

ترجمہ: اس جگہ سے جب فیض ثانی کا گہر ہوا، اس کی شعاع پنجاب وسکھر تک گئی

سید و خواجه و میر و ملائی	همه بادرگهش دارد گدائی

ترجمہ: سید خواجہ میر اور علامہ، سب نے اس کے در کی گدائی کی

مدرس طالب و طالب گدا شد	گدای درگهش ملک خدا شد

ترجمہ: مدرس طالب اور طالب گدا، ملک خدا نے اس کے در کی گدائی کی

فلک بان فلک دیگر ندا کرد	به باره سکه وی را بپا کرد

ترجمہ: ایک آسمان سے دوسرے تک ندا گئی، باڑہ میں ان کا سکہ جم گیا

ندا آید بگوشم هر سحرگاه	شده سرهند ثانی باره برما

ترجمہ: ہر صبح کانوں میں آواز آئی، باڑہ میرے لئے سرہند ثانی بن گیا

درینجا جذب و جوش عشق برپاست	درینجا ساکنان جذب مولیٰ است

ترجمہ: اس جگہ جذبہ وجوش اور عشق برپا ہے، یہاں جذب مولیٰ کے رہنے والے ہیں

درینجا پرتو نور است و انوار	درینجا شعله طور است ای یار

ترجمہ: یہاں نور وانوار کا پرتو ہے، اے یار یہاں شعلہ طور ہے

درینجا ساکنان مقعد عرش	چو بندد حلقهای دوش این فرش

ترجمہ: یہاں عرش پر رہنے والے ساکن ہیں، یہ فرش ان کے گرد حلقہ باندھتا ہے

نباشد جای مردودان منکر	اگر داری خبر از سایه پیر

ترجمہ: مردودوں اور منکروں کی یہاں کوئی جگہ نہیں، اگر سایہ پیر سے تیرا تعلق ہے

ز بلخی این سخن مستانه بشنو	چو آتش درمیان پروانه بشنو

ترجمہ: بلخی کی یہ سخن مستانہ سن، مثل آگ درمیان پروانہ سے سن

اگر سرزد پر وبالت درینجا	تو بیشک آدمی در عشق مولیٰ

ترجمہ: اگر تیرے پروبال یہاں جل جائیں، تو تو عشق مولا میں ہے آدمی

تو نشنیدی ندائے حی سبحان	ز لا خوف علیهم بهر ایشان

ترجمہ: تو نے حی سبحان جل جلالہ کا اعلان نہیں سنا، ان پر کوئی خوف نہیں ان کیلئے

دیگر فرموده پیغمبر بدینسان		ز من عادلی ولیا نکته ای جان

ترجمہ: دوسرا رسول اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا، جس نے میرے ولی سے دشمنی کی یہ نکتہ ہے یہاں

سپس نقل واثر دارم سلف را		هم اجماع از خلف دارم خلف را

ترجمہ: پھر میں اسلاف کے اثر ونقل کو دیکھتا ہوں، وہ اجماع ہے خلف کا اپنے خلف کیلئے

شود منکر ایشان خوار و مزبون		بسوء الخاتمه مردود و محزون

ترجمہ: ان کا منکر خوار وذلیل ہوا، سوء خاتمہ سے مردود و پریشان ہوا

الٰهی تا جهان پاینده باشد		ز فیضش عالمی فرخنده باشد

ترجمہ: الٰہی جب تک جہاں آباد ہے، ان کے فیض سے جہاں فرخندہ ہو

سخن کوتاه کن بلخی درینجا		کجا وصفش توانی بی سر و پا

ترجمہ: بات چھوٹی کر بلخی اس جگہ، تو بے سروپا ان کی وصف کیسے کرے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم سلسلۂ مذکوره اینست

بعد تحمید خداوند انام		باد از ما بر رسول وی سلام

ترجمہ: خداوند جن وانس کے حمد وثناء کے بعد، ان کے رسول پر میری طرف سے سلام

هم بآل پاک و اصحاب صفا		گو سلامم رفته ای پیک صبا

ترجمہ: ان کی آل واصحاب پاک پر بھی، اے بادصباء کے فرشتے انہیں میرا سلام کہنا

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقهٔ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر میں قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

از تو جویم ای خداوند کریم		فیض و احسان عمیم اندر عمیم

ترجمہ: اے خداوند کریم تجھ سے مانگتا ہوں، فیض واحسان عام درعام

دیگر از فیضان آن فخر الرسل		عاقبت ما را نگردانی ملول

ترجمہ: دوسرا اس فخر رسل کا فیض، میری عاقبت کو پریشان نہ بنانا

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقهٔ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر میں قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

هم بصدیق معظم یار غار		صادقم گردان و دروم از شرار

ترجمہ: صدیق معظم یار غار کے صدقے، مجھے صادق کر اور شر سے دور رکھ

از تو جویم راه فیضان و کرم		برکت سلمان فارسی عجم

ترجمہ: تجھ سے راہ فیضان وکرم مانگتا ہوں، سلمان فارسی عجمی کی برکت سے

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

دیگر از قاسم خدایا قسمتم		کن محب و عاشق و زار و خدم

ترجمہ: پھر اے خدا قاسم سے میری قسمت، کر محب عاشق رونے والا خادم

از امام جعفر صادق لقب		از تو جویم صدق و احسان و ادب

ترجمہ: امام جعفر صادق کے لقب سے، تجھ سے مانگتا ہوں صدق احسان اور ادب

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

دیگر از بسطامی شاه العارفین		دور داری از ره رنج و مهین

ترجمہ: پھر بسطامی شاہ العارفین کے وسیلہ سے، دور رکھ مجھے راہ رنج ومحنت سے

از فیوض بو الحسن و از خرقان		اسئل التوفیق منه المستعان

ترجمہ: ابوالحسن کے فیض اور خرقانی کے، تجھ سے توفیق ومدد مانگتا ہوں

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

از فیوض بو علی فارمدی		ای خدا توفیق و احسانم بده

ترجمہ: ابوعلی فارمدی کے فیوض سے، اے خدا توفیق واحسان عطا فرما

باز جویم از ره یوسف امان		آنکه بوده شاه ملک همدان

ترجمہ: پھر راہ یوسف سے امان مانگتا ہوں، وہ جو تھے ملک ہمدان کے شاہ

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

ای خدا از عبد خالق غجدوان		عاقبت محمود گردانی عیان

ترجمہ: اے خدا عبد الخالق غجدوانی کے صدقے، میری عاقبت اچھی فرما

از فیوض عارف ریوگر چنان		عارفم گردان و دورم از بدان

ترجمہ: اسی طرح عارف ریوگری کے فیوض سے، عارف مجھے بنا بدوں سے دور فرما

ای خداوندا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

دیگر از محمود انجر فغنوی		راه بنما در طریق معنوی

ترجمہ: پھر محمود نیچر فغنوی کے وسیلہ سے، طریق معنوی کی راہ دیکھا

از علی رامیتنی راهم نما		این خروش جوش صهبای بقا

ترجمہ: علی رامیتی کے وسیلہ سے راہ دیکھا، یہ جوش ہمیشہ باقی رکھ

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

از فیوض خواجۂ سماس ما		راه بنما در طریق اصفیا

ترجمہ: خواجہ سماسی کے فیوضات کے وسیلہ سے، طریق اصفیاء کی راہ دکھا

دیگر از آن عاشقت میر کلال		جرعۂ نوشان ما را از وصال

ترجمہ: پھر اپنے اس عاشق میر کلاں کے وسیلہ سے، ایک گھونٹ مجھے وصال کا پلا

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

از تو جویم فیض شاه نقشبند		نقشۂ نابود ما را هم ببند

ترجمہ: تجھ سے شاہ نقشبند کا فیض مانگتا ہوں، نیستی کا نقشہ میرے دل پر باندھ

بعد ازان از فیض عطار عظام		کن معطر صبح و شامم این مشام

ترجمہ: پھر فیض عطار عظیم سے، میرے دماغ کو صبح وشام معطر کر

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

باز جویم تا زنم چرخ این مقام		از فیوض چرخی مولانا تمام

ترجمہ: پھر مانگتا ہوں جب تک یہ آسمان ہے، مولانا چرخی کے فیوض سے

از فیوض خواجۂ احرار باز | از تو جویم راہ و رسم جملہ راز

ترجمہ: خواجہ احرار کے فیوض سے، راز کے راہ ورسم عطا فرما

ای خدا قربان احسانت شوم | صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

دیگر از زاہد محمد ہر زمان | کن عطاء زہد و توفیق و امان

ترجمہ: پھر زاہد محمد کے وسیلہ سے ہر زمانہ میں، عطاء ہو توفیق وزہد وامان

باز ما را ہمچو درویش فتی | جز ز درویشی نسازی ہیچ راہ

ترجمہ: پھر مجھے درویش فتی کے صدقہ سے، درویشی کے سوا میری کوئی راہ نہ ہو

ای خدا قربان احسانت شوم | صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

از فیوض خواجگی مرد فنا | فانیم گردان و دورم از بلا

ترجمہ: خواجہ مرد فناء کے فیوض کے وسیلہ سے، مجھے فنا کر اور دور رکھ ہر بلا سے

ہم زفیض خواجہ باقی بحق | از تو جویم راہ و رشد این سبق

ترجمہ: خواجہ باقی کے فیض کے وسیلہ سے، تجھ سے راہ رشد کا سبق مانگتا ہوں

ای خدا قربان احسانت شوم | صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

از امام خلق و ربانی لقب | راہ و رسم عاشقان سازی ادب

ترجمہ: امام خلق ربانی لقب والے، راہ ورسم عاشقوں میں رکھ باادب

باز جویم خواجۂ معصوم را | از فیوضش سر این مکتوم را

ترجمہ: پھر تلاش کرتا ہوں خواجہ معصوم کو، ان کے فیوض سے سر مکتوم کو۔

ای خدا قربان احسانت شوم | صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

صبغۃ اللہ را کہ دادی آن مقام | کن معطر از فیوضش این مشام

ترجمہ: صبغۃ اللہ کو جو تم نے مقام دیا، اس دماغ کو ان کے فیوض سے معطر فرما

از امام العارفین جویم ز تو | جذب و جوش نالہای ہا و ہو

ترجمہ: امام العارفین سے میں مانگتا ہوں، جذب وجوش رونا دھوا والا

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

دیگر از معصوم ثانی ای خدا		جرعۂ نوشان ز جام اصفیا

ترجمہ: پھر معصوم ثانی سے اے خدا، جام اصفیاء کا گھونٹ پلا

از غلام محمد که دارد اشتهار		قطرۂ از ابر نیسانش ببار

ترجمہ: غلام محمد سے جو شہرت رکھتے ہیں، ان کے کرم کے ابر سے ایک قطرہ برسا

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

دیگر از حاجی صفی الله ما		صاف داری از کدورات ای خدا

ترجمہ: پھر میرے حاجی صفی اللہ کے وسیلہ سے، مجھے کدرتوں سے صاف رکھ اے خدا

هم ازان حضرت شهید جاودان		شربت شهد شهادت را چشان

ترجمہ: پھر حضرت شہید جاویداں کے وسیلہ سے، شربت شہد شہادت عطا فرما

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

از امام حق میانجی مشتهر		شام ظلمت بر سرم آری سحر

ترجمہ: امام حق نجی مشہور کے وسیلہ سے، شام ظلمت کو سحر کے وقت سے دور فرما

دیگر از شمس الحق آن نور الهدی		جرعۂ نوشان ز جام اصفیا

ترجمہ: پھر شمس الحق نور الہدی سے، جام اصفیاء سے ایک گھونٹ پلا

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

باز داری ای خدایا از ملول		برکت پیر معظم شاه رسول

ترجمہ: دور رکھ اے خدا ملال سے، برکت پیر معظم شاہ رسول سے

چشمۂ عرفان کنی بر ما روان		وز محمد هاشم آن فخر الزمان

ترجمہ: چشمۂ عرفاں مجھ پر جاری فرما، محمد ہاشم فخر زماں کے وسیلہ سے

ای خدا قربان احسانت شوم   صدقهٔ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

زارع نخل محبت بود آن   منبع فیض و فتوت بود آن

ترجمہ: وہ محبت کا بیج بونے والے تھے، منبع فیض وفتوت وہ تھے

معدن علم و ادب بود در جهان   مشعل اهل خرد بود در زمان

ترجمہ: خزانہ علم وادب کا تھے جہاں میں، مشعل اہل خرد تھے زمانے میں

ای خدا قربان احسانت شوم   صدقهٔ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

چون ندا ارجعی آمد خطاب   رفت سوی دوست زین دار خراب

ترجمہ: جب مجھے لوٹ جا کی آواز آئے، اس دار خراب سے میں دوستوں کی طرف جاؤں

بس فرو بگذاشت ما را آفتاب   عالمی از عشق آن پیچ و تاب

ترجمہ: بس مجھے آفتاب سے پیچھے رکھ، عالم عشق کے پیچ وتاب سے

ای خدا قربان احسانت شوم   صدقهٔ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: یا اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

آن مبارک همچو خورشید روان   پرتو شمع معارف در زمان

ترجمہ: وہ مبارک مثل چمکتے سورج کے، شمع معرفت کی روشنی زمانہ میں

نقشبندان رسم و رفتارش بود   وز مجدد خوی گفتارش بود

ترجمہ: ان کا رسم ورفتار نقشبندیوں سے ہے، گفتار کی عادت مجدد سے ہے

ای خدا قربان احسانت شوم   صدقهٔ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: یا اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

با یزید وقت باشد در طلوع   هم جنید و خرقانی ای عمو

ترجمہ: طلوع میں بایزید وقت ہوئے، جنید وخرقانی سے عموم

گر بشویم این دهان از مشک ناب   کی توانم اسم پاکش را خطاب

ترجمہ: دھوؤں میں منہ مشک ناب سے، اس پاک ہستی کا نام کیسے لوں

ای خدا قربان احسانت شوم   صدقهٔ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

آن مبارک سیف رحمن اسمشان		شهرت آخند زاده اندر عاشقان

ترجمہ: وہ مبارک سیف الرحمن ان کا نام، عاشقوں میں آخندزادہ سے مشہور

بلخیا تاکی تو در بحر و بال		صرف عمر خویش سازی ماه و سال

ترجمہ: بلخی تو کب تک عمر سمندر وبال میں، اپنی صرف کرے ماہ وسال

ای خدا قربان احسانت شوم		صدقۂ اسرار خاصانت شوم

ترجمہ: اے خدا تیرے احسان پر قربان، تیرے خاص بندوں کے اسرار پر میں صدقے

یا الٰهی تا قیام آن قیام		عاشقانش را نمائی در ملام

ترجمہ: الٰہی قیامت کے قیام تک، اپنے عاشقوں کو ملامت میں نہ چھوڑنا

قسم دوم از سلسلۂ منظومہ

بعد تحمید و ثنایت ای حکیم		نامه بکشایم بنامت بس قدیم

ترجمہ: اے حکیم تیری حمد وثناء کے بعد، بس اے ذات قدیم تیرے نام سے لکھنے کو شروع کرتا ہوں

بعد ازین گویم صلوة جاودان		بر رسولش خاتم پیغمبران

ترجمہ: نیز اس کے بعد صلوٰۃ جاوداں بھیجتا ہوں، اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ پر

هم بآل و صحب و احباب کرام		باد از ما صد درود و صد سلام

ترجمہ: اصحاب وآل واحباب کرام پر بھی، ہو میری طرف سے سو درود اور سو سلام

یا الٰهی از فیوض مصطفی		چاره ساز اجارهٔ کارم نما

ترجمہ: یاالٰہی فیوض مصطفی ﷺ سے، سب بنانے والے میرے مقصد کا چارہ بنا

یا الٰهی از فیوض آن صدیق		نکتهٔ اسرار کن بر ما طریق

ترجمہ: یاالٰہی اس صدیق رضی اللہ عنہ کے فیوض، نکتۂ اسرار کا طریق میرے لئے کھول

یا الٰهی برکت سلمان پاک		از غضب ما را نگردانی هلاک

ترجمہ: یاالٰہی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی برکت سے، غضب سے مجھ کو ہلاک نہ کرنا

یا الٰهی از فیوض قاسمت		در پناه داری ز لطف و مرحمت

ترجمہ: یاالٰہی اپنے قاسم رضی اللہ عنہ کے فیوض سے، لطف ورحم سے اپنی پناہ میں رکھنا

یا الٰهی برکت جعفر بما		صادق الوعدم نمائی هر کجا

ترجمہ: یاالٰہی جعفر رضی اللہ عنہ کی برکت سے مجھے، صادق الوعد کرنا ہر جگہ

یا الٰهی از فیوض با یزید		دور داری وز همه شر پلید

ترجمہ: یاالٰہی بایزید علیہ الرحمہ کے فیوض کے وسیلہ سے، مجھے دور رکھنا تمام شر پلید سے

یا الٰهی از فیوض بو الحسن		عاقبت ما رانمائی در فتن

ترجمہ: یاالٰہی ابوالحسن علیہ الرحمہ کے فیوض سے، میری عاقبت کو فتنہ میں نہ ڈالنا

یا الٰهی از فیوض بو علی		راه عرفانم کشائی منجلی

ترجمہ: یاالٰہی فیوض ابوعلی علیہ الرحمہ سے، راہ عرفان روشن میرے لئے کھولے

یا الٰهی از فیوض یوسفت		اشفنا من کل داء عافیت

ترجمہ: یاالٰہی اپنے یوسف علیہ الرحمہ کے فیوض سے، ہر بیماری سے شفاء وعافیت عطا فرما

یا الٰهی از فیوض غجدوان		نجنا من شر اغواء الزمان

ترجمہ: یاالٰہی فیوضِ غجدوانی علیہ الرحمہ کے وسیلہ سے، زمانے کے فریب سے نجات عطا فرما

یا الٰهی از فیوض عارفت		عارفم گردان ز لطف و مرحمت

ترجمہ: یاالٰہی اپنے عارف کے فیوض سے، لطف ومرحمت سے مجھے عارف بنا

یا الٰهی از فیوض فغنوی		راه بنما در طریق معنوی

ترجمہ: یاالٰہی فیوض فغنوی علیہ الرحمہ کے وسیلہ سے، طریق معنوی کی طرف راہ دکھا

یا الٰهی از علی رامتن		روز رستاخیز ما را کن حسن

ترجمہ: یاالٰہی علی رامیتنی علیہ الرحمہ کے وسیلہ سے، چھٹکارے کے دن مجھے خوب کر

یا الٰهی برکت سماس خود		باز داری از بلا و از حسود

ترجمہ: یاالٰہی اپنے سماس علیہ الرحمہ کی برکت سے، محفوظ رکھنا ہر بلا وحاسد سے

یا الٰهی برکت میر کلال		عاقبت ما را نمائی در ملال

ترجمہ: یاالٰہی میر کلاں علیہ الرحمہ کی برکت سے، عاقبت میری کو ملال میں نہ ڈالنا

یا الٰهی از شه ما نقشبند		نقشه نابود ما را هم ببند

ترجمہ: یاالٰہی میرے شاہ نقشبند علیہ الرحمہ کے وسیلہ سے، مجھ پر نا ہونے کا نقشہ ثابت کر

یا الٰهی برکت مرد عطار		قطرۂ از ابر نیسانش ببار

ترجمہ: یاالٰہی مردعطار کی برکت سے، اپنے رحم کا قطرہ برسا

یا الهی برکت مولائے چرخ ‖ وافرم گردان ز رسم و راه برخ

ترجمہ: یاالٰہی مولانا چرخی کی برکت سے، مجھے جنت کی راہ کے رسم وعمل سے وافر بنا

یا الهی برکت احرار ما ‖ حل نمائی مشکل هر دوسرا

ترجمہ: یاالٰہی میرے احرار کی برکت سے، دونو جہاں میں میری مشکل حل فرما

یا الهی برکت زاهد بما ‖ توفیق زهدم نمائی هر کجا

ترجمہ: یاالٰہی میرے زاہد کی برکت سے، زہد کی ہر جگہ مجھے توفیق عطا فرما

یا الهی برکت درویش حق ‖ باز داری راه و رسم این سبق

ترجمہ: یاالٰہی درویش حق کی برکت سے، اس سبق سے دنیا کے راہ ورسم کو دور رکھنا

یا الهی از فیوض امکنه ‖ یومِ تسود وجوه ما را نگه

ترجمہ: یاالٰہی خواجہ امکنی کے فیض کے وسیلہ سے، جس دن چہرے سیاہ ہوں گے مجھے محفوظ رکھنا

یا الهی برکت باقی بحق ‖ از فیوض و فتح وے ما را سبق

ترجمہ: یاالٰہی خواجہ باقی کی برکت کے وسیلہ سے، اس کے فیوض وفتوحات میں مجھے سبقت دے

یا الهی از مجدد آن امام ‖ عاقبت ما را نمائی در ملام

ترجمہ: یاالٰہی اس مجدد امام کے وسیلہ سے، میری عاقبت کو ملال میں نہ ڈالنا

یا الهی برکت معصوم خود ‖ راه بنما در طریق فضل و جود

ترجمہ: یاالٰہی اپنے معصوم کی برکت سے، طریقِ فضل وجود کی طرف راہ دکھلا

یا الهی فیض قیوم زمان ‖ عاشقم گردان ز راه عاشقان

ترجمہ: یاالٰہی قیوم زمان کے فیض سے، راہ عاشقاں کا عاشق بنا

یا الهی از امام العارفین ‖ از تو جویم راه و رسم عارفین

ترجمہ: یاالٰہی امام العارفین کے وسیلہ سے، تجھ سے عارفین کا راہ رسم مانگتا ہوں

یا الهی برکت معصوم تو ‖ باز جویم جذب و جوش ها و هو

ترجمہ: یاالٰہی تیرے معصوم کی برکت سے، پھر میں مانگتا ہوں جذب وجوش ھاوھو

یا الهی از غلام محمد مرا ‖ کن غلامی غلامانش عطاء

ترجمہ: یاالٰہی غلام محمد کے وسیلہ سے مجھے، اس کے غلاموں کی غلامی عطا ہو

یا الهی از صفی الله حاج		درد ما را از وصال خود علاج

ترجمہ: یاالٰہی حاجی صفی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے، میرے درد کا اپنے وصال سے علاج کر

یا الهی برکت حضرت شهید		عاقبت ما را نگردانی بعید

ترجمہ: یاالٰہی برکت حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ سے، میری عاقبت کو دور نہ کرنا

یا الهی از میان جی آن امام		چاره کارم نمائی خود تمام

ترجمہ: یاالٰہی امام میاں جی رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے، میرے مقصد کا چارہ مکمل فرما

یا الهی از فیوض شمس حق		از تو جویم راه و رشد این سبق

ترجمہ: یاالٰہی شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض کے وسیلہ سے، اس سبق کے راہ ورسم مانگتا ہوں

یا الهی برکت آن شاه رسول		عذر و تقصیرات ما سازی قبول

ترجمہ: یاالٰہی اس شاہ رسول رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے، میری غلطیوں کے عذر قبول فرما

یا الهی از محمد هاشمت		باز داری در طریق عافیت

ترجمہ: یاالٰہی محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے، طریق عافیت میں محفوظ رکھنا

یا الهی از فیوض عاشقت		وز مبارک سیف رحمن عارفت

ترجمہ: یاالٰہی اپنے عاشق کے فیوض کے وسیلہ سے، مبارک سیف الرحمن رحمۃ اللہ علیہ عارف کے وسیلہ سے

هم ز فیض جملۀ اهل صفا		بلخی ما را نمائی در بلا

ترجمہ: جملہ اہل صفا کے فیض کے وسیلہ سے، مجھ بلخی کو بلا سے محفوظ رکھ

قسم سوم سلسلۀ منظومه

که مشتمل بر یازده بیت میباشد نصف اول آن الی باحمد مرشد عالم از شاعری بوده که اسم و لقب آن را نیافتم و بعد از تنقیح این لاشی در قالب شعری در آمد و نصف آخر آن مستقل از گفتار این نابکار است این سلسله را از جهت کوتاهی آن که مشتمل مضمون خیر الکلام قل میبود و برای حفظ کردن نیز سهولتی داشت تحریر نمودم:۔

قسم سوم سلسلہ منظوم

یہ گیارہ اشعار پر مشتمل ہے اس کا نصف اول احمد مرشد عالم تک کسی ایسے شاعر کی طرف سے ہے جس کے نام ولقب سے مجھے واقفیت نہیں اور اسے اس حقیر نے کچھ تنقیح کے بعد شاعری میں ذکر کیا ہے اور اس کے بعد دوسرا نصف مکمل اس نکمے کا کلام ہے اور یہ سلسلہ مختصر ہونے کی وجہ سے خیر الکلام بن گیا اور اسے یاد کرنا آسان ہے۔

بفیض سید عالم محمد اشرف انسان		بصدیق افضل امت بیار دیگرش سلمان

ترجمہ: محمد اشرف الانسان سید عالم ﷺ کے فیض کے وسیلہ سے، صدقے افضل الامت صدیق اور پھر سلمان رضی اللہ عنہ

بقاسم پور صدیق و بجعفر پارۂ حیدر	بسلطان با یزید و هادی آن بو الحسن رهبر

ترجمہ: قاسم علیہ الرحمۃ صدیق رضی اللہ عنہ کی انگلی اور جعفر علیہ الرحمۃ حیدر کا ٹکڑا، وسیلہ سلطان بایزید علیہ الرحمۃ اور ہادی ابوالحسن علیہ الرحمۃ رہبر کا

بخواجه بو علی و غوث دوران یوسف مسعود	بعبد الخالق مرشد بخواجه عارف و محمود

ترجمہ: وسیلہ خواجہ بوعلی علیہ الرحمۃ اور غوث دوراں یوسف مسعود علیہ الرحمۃ کا، وسیلہ عبدالخالق علیہ الرحمۃ مرشد خواجہ عارف علیہ الرحمۃ ومحمود علیہ الرحمۃ کا

بفیض خواجه یعقوب و عبید الله شه احرار	بخواجه زاهد و درویش و دیگر خواجگی ابرار

ترجمہ: وسیلہ فیض خواجہ یعقوب علیہ الرحمۃ اور عبیداللہ شاہ احرار علیہ الرحمۃ کا، وسیلہ خواجہ زاہد علیہ الرحمۃ درویش علیہ الرحمۃ اور خواجہ ابرار علیہ الرحمۃ کا

بخواجه باقی بالله باحمد مرشد عالم	بمحمد معصوم دوران و خواجه صبغة الله هم

ترجمہ: وسیلہ خواجہ باقی علیہ الرحمۃ واحمد علیہ الرحمۃ مرشد عالم کا، وسیلہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ دوران وخواجہ صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ کا

بفیض عارف یکتا کامام العارفین باشد	بشاه معصوم ثانی و خلف وے غلام محمد

ترجمہ: وسیلہ فیض عارف یکتا امام العارفین کا، وسیلہ شاہ معصوم ثانی علیہ الرحمۃ اور غلام محمد علیہ الرحمۃ کا

بآن حاجی صفی الله و هم حضرت شهید حق	باحسان میانجی و بمولانائے شمس الحق

ترجمہ: وسیلہ حاجی صفی اللہ علیہ الرحمۃ اور حضرت شہید حق علیہ الرحمۃ کا، وسیلہ احسان میاں نجی علیہ الرحمۃ اور مولانا شمس الحق علیہ الرحمۃ کا

بفیض شاه رسول خود به محمد هاشم مسعود	بقطب روزگار ما بقیوم زمان خود

ترجمہ: وسیلہ فیض شاہ رسول علیہ الرحمۃ اور محمد ہاشم مسعود علیہ الرحمۃ کا، قطب روزگار اور قیوم زمان کا

باخند زاده مشهور و بجذب و جوش اتباعش	بآه و سوز یاران و بمجذوبان درگاهش

ترجمہ: وسیلہ اخوندزادہ علیہ الرحمۃ کا جن کے مرید جذب وجوش میں مشہور، وسیلہ اس کی درگاہ کی آہ وسوز مریدوں کی اور مجذوبوں کا

باین خاصان درگاهت الهی از کرم بخشا	بحال بلخی مسکین بهر شام و سحر گاها

ترجمہ: وسیلہ اس درگاہ کے خاص لوگوں کا الٰہی کرم وبخشش بلخی مسکین کے حال پر ہر صبح وشام ہو۔

حضور سیّدی مبارک صاحب علیہ الرحمۃ پر جو اعتراضات ہوئے تھے

ان کے جوابات اور کچھ سیرت کا حصہ، عمدۃ المقامات مع عمدۃ الجوابات کی جلد دوم، سوم، چہارم، پنجم میں قارئین کے لئے پیش کر دیا ہے۔ اللہ رب العزت قبول فرمائے (آمین)

نوٹ: قارئین کرام سے گذارش ہے کہ عمدۃ المقامات کتاب میں جن کتابوں اور رسالوں سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے اگر مزید کسی بھی شخص کے پاس ہوں، عربی، فارسی، اردو، خطی نسخہ ہو، برائے کرم اس کی فوٹو کاپی ہمیں ارسال کریں ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ شکریہ

تبلیغ صوفیاء دعوتِ الی الخیر کی مطبوعہ کتب و رسائل

اشاعت بارِاوّل ایک انمول ہیرا انشاءاللہ عنقریب اشاعت بارِ دوئم نام جدید کے ساتھ

مجدد اعظم یعنی سیرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

علوم و معارف کے خزائن (یعنی رسائل امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) یہ کتاب ان آٹھ رسائل پر مشتمل ہے

رسالہ تہلیلیہ، رسالہ اثبات نبوت، رسالہ مبدأ و معاد، رسالہ معارف لدنیہ، رسالہ مکاشفات عینیہ، رسالہ شرح رباعیات، رسالہ رد روافض، تائید اہل سنت رد شیعہ، رسالہ ہدایۃ الطالبین، یعنی معمولات مجددیہ۔

مکتوبات معصومیہ (دو جلدیں مع سیرت مبارکہ)

حضرت برہان حقیقت قیوم ثانی عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

تجلیاتِ صوفیاء یہ کتاب سترہ ابواب پر مشتمل ہے، جس میں شریعت و طریقت کے کئی مسائل، مثلاً علم، عمل، خشیت الٰہی، سنت و بدعت، پیری مریدی، تصوف، لباس میں عمامہ شریف اور تہبند یا شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، اساتذہ والدین پیر و مرشد بزرگان دین کے آداب وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تہبند، شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا | اثبات الوجد | طریقہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ | امر بالمعروف و نہی عن المنکر و جہاد فی سبیل اللہ

ذکر حقیقی (یعنی ذکر قلبی) | راہ نجات (مکمل) | راہ نجات (چھوٹا سائز) | آداب سالکین | سنگت اولیاء اللہ | فضائل نقشبندیہ

شرف انصار | اکرام مسلم یا فساد فی الارض

سید اظہار الحق بن سید احمد علی شاہ سیفی کے رسالہ ''اظہار الحق'' کا جواب

اکرام الحق فی ردِّ اظہار الحق

کتب و رسائل کے لئے آج ہی مرکز سے رابطہ کریں

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

ترجمہ: بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

ترجمہ: آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اس کی محبت ہو

عُمْدَةُ الْمَقَامَات

مصنف

عالم باعمل عارف باللہ حضرت خواجہ محمد فضل اللہ مجددی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ اکابر مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

ترجمہ و تحقیق

ڈاکٹر مفتی محمد سلیم نقشبندی مدظلہ العالی
(جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)

جلد اوّل

باہتمام
مجدد الف ثانی ٹرسٹ کراچی

ناشر
تبلیغ صوفیہ [illegible]